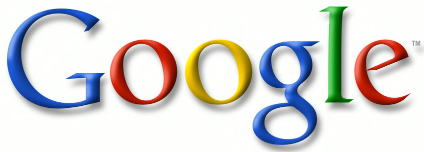



DOMINVS
ILLVMINATIO
MEA
SIR M. MONIER-WILLIAMS K.C.I.E.
EX LIBRIS
EBR. 97.

صفحه | مضمون

تیسرا باب

چوتھا باب

مغلوں کي شاہنشاهي کے معدوم ہونے تک

منجملہ بارہ حصوں مذکورالصدر کے آٹھہ حصوں کے تتمہ کي فہرست

اُن سلطنتوں کا بیان جو دلي کي شاہنشاهي کے بعد قایم ہوئیں

دکن کے بهمني بادشاہوں کا بیان

مضمون | صفحه

تیسرا باب

چوتھا باب

بارهواں حصه

اورنگ زیب کے جانشینوں کا بیان

پهلا باب

محمد شاہ کي تخت نشیني تک

دوسرا باب

نادر شاہ کے واپس جانے تک کے بیان میں

تیسرا باب

گیارھواں حصہ

اورنگ زیب یعني عالمگیر کي سلطنت کا بیان

پہلا باب

دوسرا باب

مضمون	صفحه

تیسرا باب

اکبر کي ملکي تدبیروں کے بیان میں

دسواں حصه

جهانگیر اور شاهجهان کي سلطنتوں کا بیان

پهلا باب

دوسرا باب

مضمون صفحہ

نواں حصہ

اکبر کی سلطنت کا بیان

پہلا باب

دوسرا باب

مضمون		صفحه

دوسرا باب

هندوستان کے حالات

صفحه

مضمون

چوتھا باب

هندوستان میں همایوں کی بحالی کا بیان

آٹھواں حصہ

پہلا باب

دکن کی حکومتوں کا بیان

اُن سلطنتوں کا بیان جو بہمنی والوں کے ملک میں الگ الگ قایم هوئیں

مضمون — صفحه

ساتواں حصہ

خاندان تیمور کا بیان

پہلا باب

بابر کي سلطنت کے بیان میں

دوسرا باب

تیسرا باب

صفحه	مضمون
۶۵۶	بادشاه کي وفات کا بيان
ايضاً	محمد تغلق کي سلطنت کا بيان
۶۵۸	بادشاه کي نامعقول تدبيروں کا بيان
۶۶۱	بغاوتوں کا بيان
۶۶۳	دکن کي عام بغاوت اور بادشاه کي آمادگي اور وفات کا بيان
۶۶۴	ديو گڏه کي دارالسلطنت بنانے اور باقي ناشايسته حرکتوں کا بيان ...
۶۶۵	اس بادشاه کے دربار کا حال جو ايک افريقه والے مسلمان نے بيان کيا
۶۶۷	بيان اسباب کا که اس بادشاه کے وقتوں ميں مسلمانوں کي سلطنت نهايت وسيع و فراخ تهي
۶۶۸	فيروز تغلق کي سلطنت کا بيان
ايضاً	فيروز تغلق کے بنگال اور دکن سے هاتهه اُٹهانيکا بيان
۶۷۰	فيروز تغلق کي وفات اور اُسکے قوانين و عمارات کا بيان
۶۷۲	غياث‌الدين تغلق ثاني کي سلطنت کا بيان
ايضاً	ابوبکر تغلق کي سلطنت کا بيان
۶۷۳	ناصرالدين تغلق کے دوباره بادشاهت کرنے کا بيان ...
۶۷۴	محمود تغلق کا بيان
ايضاً	بادشاهت کي تباهي اور تيمور کي چڙهائي کا بيان ...
۶۷۷	هندوستاني فوج کي شکست اور دلي کي تباهي کا بيان
۶۷۸	تيمور کے هندوستان سے چلے جانے اور اُسکي عادتوں کا بيان
۶۸۰	دلي کي بدعملي کا بيان
۶۸۱	سيدوں کي حکومت کا بيان
	لودهيوں کے خاندان کا بيان
۶۸۲	بهلول لودهي کا بيان
۶۸۳	سکندر لودهي کي سلطنت کا بيان
۶۸۴	ابراهيم لودهي کي سلطنت کا بيان
۶۸۵	هندوستان پر بابر کي چڙهائي کا بيان
۶۸۸	دلي آگره پر بابر کے قبضه کا بيان

مضمون	صفحه
مغلوں کے حملہ کرنے اور شاهزادہ محمد کے قتل ہوکر مرجانے کا بیان	٦٢١
بلبن کي وفات کا بیان	ایضا
کیقباد کي سلطنت کا بیان	٦٢٢

دوسرا باب

خلجي خاندان کا بیان

تیسرا باب

تغلق اور سادات اور لودهیوں کے خاندانوں کے بیان میں

خاندان تغلق کا بیان

صفحہ		مضمون

چھٹا حصہ

پہلا باب

غلام بادشاہوں کے بيان ميں

چوتھا باب

غور و غزنی کے خاندانوں کے دوسرے بادشاہوں کا بیان

خاندان غوری کا بیان

تیسرا باب

خاندان غزني کا بيان

فہرست

مضامین جلد دویم تاریخ ہندوستان جسمیں صرف مسلمانوں کي سلطنت کا بیان ہی

پانچواں حصہ

پہلا باب

دوسرا باب

ملتان کي رياست کا بيان

واضح هو که ملتان اُس بے انتظامي کے زمانه ميں باغي هوا جو تيمورلنگ کي يورش کے بعد اطراف و جوانب ميں واقع هوئي تهي يهه رياست لنگا پٹهانوں کے قبض و تصرف ميں آئي اور سو برس تک برابر رهي *

سولهويں صدي کے آغازميں سندة والے ارغونيوں نے لنگا پٹهانوں کو ملتان کي حکومت سے خارج کيا اور بعد اُسکے همايوں کے بهائي مرزا کامراں نے ارغونيوں کو وهاں کي رياست سے نکالا اور جب سے وة رياست تيموريوں کے دخل و تسلط ميں داخل هوئي *

باقي رياستوں کا بيان

وة باقي صوبے جو کسي زمانه ميں دلي کي سلطنت سے واسطه علاقه رکهتے تهے اُنکي نسبت يهه بيان کرنا ضروري و لابدي هے که تيمورلنگ کي يورش کے پيچهے وة سارے صوبے خود مختار هوگئے اگرچه منجمله اُن کے بهت سے صوبے بهلول لودهي اور بابر اور همايوں اور شيرشاة نے پهر دوبارة حاصل کيئے مگر اکبر کے جلوس تک وة صوبے پنجاب کے سوا جسکي بابت سکندر سور لڑتا جهگڑتا رها پٹهانوں کي حکومت کے رفيقوں وابستوں کے هاتهوں ميں رهے *

تمت تمام شد



۳ ابراهیم شاه سنه ۱۴۰۱ع مطابق سنه ۸۰۴

۴ محمود شاه سنه ۱۴۴۰ ع مطابق سنه ۸۴۴

۵ محمد شاه سنه ۱۴۵۷ ع مطابق سنه ۸۶۲

۶ حسین شاه سنه ۱۴۵۷ ع مطابق سنه ۸۶۲

معلوم هوتا هی که خواجه جهاں جو محمد تغلق کا وزیر تها اُسکي صغر سنّي کے زمانه میں جب اُس کي حکومت پر حاوي نهوسکا تو وه جونپور اپني حکومت گاه کو چلا گیا اور خود مختار بن بیٹها اُس کے خاندان کے چار آدمي جا نشین اُسکے هوئے اور مالوه اور دلي کے بادشاهوں سے لڑتے رهے چنانچه دوبار اُنهوں نے دلي کا محاصره کیا مگر سنه ۱۴۷۶ ع میں بهلول لودهي نے اُن کي حکومت کو خاک میں ملایا اور اُن کي قلمرو کو اپني قلمرو میں دوباره شامل کیا *

جبکه بابر بادشاه نے دلي پر فتح پائي تهي تو اُس پر تهوڑے دن گذرے تهے که جونپور کي ریاست پر قبضه کیا اور بعد اُس کے شیر شاه بهي اُس پر قابض هوا اور جبکه شیر شاه کے خاندان کا نام نشان باقي نرها تو وه مختلف لوگوں کے قبض و تصرف میں اُس وقت تک برابر رهي که اکبر شاه نے اپني سلطنت کے آغاز میں اُسکو فتح کیا *

جونپور کي ریاست قنوج سے لیکر جو اُس کے شمال و مغرب میں واقع هی گنگا کے کناره کناره وهاں تک پهیلي هوئي تهي جو بنگاله اور بهار کے جنوبي حصه کے درمیان میں جنوب مشرق کي جانب قایم تهي *

سنده کي سلطنت کا بیان

جبکه سنه ۷۵۰ ع میں عرب سنده سے خارج کیئے گئے تو بعد اُسکے سنده کي قلمرو بکر سے سمندر تک سمیرا راجپوتوں کے قبض و تصرف میں بارهویں صدي تک برابر چلي آئي بعد اُسکے وه خاندان معدوم هوا اور بڑي بڑي تبدیلیوں کے بعد ایک اور قوم کے هاتهوں میں پڑي جو راجپوتوں میں ساما کهلاتي تهي *

یهه بات تحقیق نهیں که سمیرا راجپوتوں نے کس زمانه میں مسلمانوں کو خراج دیا مگر غالب یهه هی که بارهویں صدي کے آغاز شهاب‌الدین غوري کے عهد سلطنت میں یا اُسکے کسي قریب جانشین کے دور و حکومت میں ادا کیا هوگا *

معلوم هوتا هی که ساما قوم والے پهلے پهل سرکش رهے اسلیئے که سنه ۱۳۶۱ع کے قریب جیسا که بالا مذکور هوا سلطان فیروز تغلق نے اسي خطاب کے ایک راجه پر حمله کیا بعد اُسکے تهوڑے دنوں گذرنے پر قوم مذکور کے راجپوتوں کو مسلمان کیا گیا اور سنده اُنکے قبض و تصرف میں جبتک برابر رها که ارغونیوں نے اُنکو خارج کیا جنکا دخل و تسلط شاهنشاه اکبر کي تخت نشیني تک برابر تها *

۱۴ يوسف شاه سنه ۱۴۷۵ع مطابق سنه ۸۷۹
۱۵ فتح شاه سنه ۱۴۷۱ع مطابق سنه ۸۶۶
۱۶ شاهزاده سنه ۱۴۸۱ع مطابق سنه ۸۸۶
۱۷ فيروز شاه سنه ۱۴۸۱ع مطابق سنه ۸۸۶
۱۸ محمود شاه سنه ۱۴۹۳ع مطابق سنه ۸۹۹
۱۹ مظفر شاه سنه ۱۴۹۴ع مطابق سنه ۹۰۰
۲۰ علاالدين ثاني سنه ۱۴۹۷ع مطابق سنه ۹۰۳
۲۱ نصرت شاه سنه ۱۵۲۱ع مطابق سنه ۹۲۷
۲۲ محمود شاه ثاني سنه ۱۵۳۴ع مطابق سنه ۹۴۰
۲۳ شير شاه سنه ۱۵۳۷ع مطابق سنه ۹۴۵
۲۴ سليم شاه سنه ۱۵۴۵ع مطابق سنه ۹۵۲
۲۵ عدلي شاه سنه ۱۵۴۸ع مطابق سنه ۹۵۵
۲۶ بهادر شاه سنه ۱۵۵۳ع مطابق سنه ۹۶۱
۲۷ جلال‌الدين شاه سنه ۱۵۶۱ مطابق سنه ۹۶۸
۲۸ سليمان کراني سنه ۱۵۶۴ع مطابق سنه ۹۷۱
۲۹ بايزيد شاه سنه ۱۵۷۳ع مطابق سنه ۹۸۱
۳۰ داؤد شاه سنه ۱۵۷۳ع مطابق سنه ۹۸۱

بنگاله کي سلطنت سلطان محمد تغلق سے باغي هونے کے بعد دوسو برس سے زيادہ قايم رهي اور بادشاهي خاندانوں ميں اکثر تبدل هوتا رها مگر اس عرصه ميں کوئي بات ايسي واقع نهوئي که وه بيان کے قابل هووے اس سلطنت کے غاصبوں ميں سے ايک راجه کنش هندو زميندار تها جس کے بيٹے نے اسلام قبول کيا † *

يهه بات اوپر بيان هوچکي که دلي کے بادشاه شير شاه نے بنگاله کو فتح کيا تها اور اکبر شاهنشاه کي تخت نشيني کے وقت ميں جانشين شير شاه کا ايک باغي سردار اس پر قابض متصرف تها *

جون پور کي سلطنت کا بيان

۱ خواجه جهان سنه ۱۳۹۴ع مطابق سنه ۷۹۶
۲ مبارک شاه سنه ۱۳۹۹ع مطابق سنه ۸۰۲

---

† معلوم هوتا هي که کسي زمانه ميں صوبه بهار کا شمالي حصه اس سلطنت ميں داخل تها اور علاوه اس کے سندر گنگ يعني ڈهاکه بهي شامل تها اور حاجي نگر يعني چاٹگام خراج گزار اس کا تها اور گاه گاه آسام کو بنگاله کے بادشاه ترتا کهسوتا تها اور کٹک اور اس کے آس پاس کے حصے اوڑيسه کے اس سلطنت کو اپنے معلوم هونے سے تهوڑے عرصه پهلے حاصل هوئے تهے

خاندیس والے بادشاهوں کي ذاتي تاریخ میں کوئي بات اِس کے سوا بیان کے قابل نہیں کہ دغابازي کے ذریعہ سے اسیرگڈھ کا بھاري قلعہ ایک هندو سردار کے قبض و قابو سے نکالا اور اُس کے پاس برهانپور کو آباد کیا اور دارالسلطنت اپنا قرار دیا یہہ شہر اب بھي بڑا عمدہ شہر هی اور بادشاهي مکانوں کے کھنڈروں سے جو آس پاس آس کے اب تک ٹوٹے پھوٹے پڑے هیں یہہ معلوم هوتا هی کہ وہ پہلے وقتوں میں اور بھي بڑا هوگا بلکہ یہہ معلوم هوتا هی کہ سارا خاندیس اپنے بادشاهوں کے وقتوں میں نہایت شاداب وتازہ رها وہ پتھر کے پشتے جنکے ذریعہ سے ندیوں کو آب پاشي کے قابل کیا گیا ایسي بڑي جهد و محنت اور سود و فائدے کے کام هیں جیسے کہ هندوستان میں اور جگھہ موجود هونگے اور اِس سے بحث نہیں کہ اُن پشتوں کو هندوؤں نے بنایا یا خاندیس کے بادشاهوں نے تعمیر کیا مگر خاندیس والے بادشاهوں کے وقتوں میں کام اُن پشتوں سے بلا شبہہ لیا جاتا تھا گو وہ آج کل جھاڑي جنگلوں میں دب دبا گئے *

اکبر نے سنہ ۱۵۹۹ ع مطابق سنہ ۱۰۰۸ هجري میں خاندیس کي ریاست کو دلي کي سلطنت میں دوبارہ داخل کیا *

بنگالہ کي ریاست کا بیان

† ۱ فخرالدین سنہ ۱۳۳۸ ع مطابق سنہ ۷۳۹ هجري
۲ علاءالدین سنہ ۱۳۴۰ ع مطابق سنہ ۷۴۱
۳ حاجي الشمس بخطاب شمس الدین سنہ ۱۳۴۲ ع مطابق سنہ ۷۴۳
۴ سکندر شاہ سنہ ۱۳۵۷ ع مطابق سنہ ۷۵۹
۵ غیاث الدین سنہ ۱۳۶۷ ع مطابق سنہ ۷۶۹
۶ سلطان السلاطین سنہ ۱۳۷۴ ع مطابق سنہ ۷۷۵
۷ شمس الدین ثاني سنہ ۱۳۸۳ ع مطابق سنہ ۷۸۵
۸ راجہ کنش سنہ ۱۳۸۶ ع مطابق سنہ ۷۸۸
۹ جیت مل عرف جلال الدین سنہ ۱۳۹۳ ع مطابق سنہ ۷۹۵
۱۰ احمد شاہ سنہ ۱۴۲۸ ع مطابق سنہ ۸۱۲
۱۱ ناصر الدین سنہ ۱۴۲۶ ع مطابق سنہ ۸۳۰
۱۲ ناصر شاہ سنہ ۱۴۲۶ ع مطابق سنہ ۸۳۰
۱۳ باربک سنہ ۱۴۲۸ ع مطابق سنہ ۸۳۶

---

† اِس خاندان کے آغاز عہد دولت کي تاریخیں محقق نہیں چنانچہ ابن بطوطہ سنہ ۱۳۴۲ ع میں دلي سے روانہ هوا اور ایک دو برس بعد اِس نے فخرالدین کو بنگالہ میں زندہ پایا

بہادر شاہ یعنی محمود شاہ کی کفران نعمت کا شاکی تھا تو اُس نے رتن سنگھ کی حمایت پر کمر باندھی غرضکہ محمود شاہ اُن دونوں کا مقابلہ نکرسکا اور بہادر شاہ نے اُسکی دارالسلطنت پر قبضہ کرکے خود اُس کو گرفتار کیا بعد اُسکے سنہ ۱۵۳۱ ع مطابق سنہ ۹۳۷ ہجری میں مالوہ کی ریاست گجرات کی سلطنت میں ہمیشہ کے لیئے شامل کی گئی *

خاندیس کی سلطنت کا بیان جس کا بانی ملک راجہ عربی نژاد تھا

۱ ملک راجہ مخاطب بناصر خاں سنہ ۱۳۹۹ ع مطابق سنہ ۸۰۱ ہجری

۲ میران عادل خاں سنہ ۱۴۳۷ مطابق سنہ ۸۴۲

۳ میران مبارکشاہ سنہ ۱۴۴۱ مطابق سنہ ۸۴۴

۴ عادلخاں اول سنہ ۱۴۵۷ مطابق سنہ ۸۶۱

۵ داؤد خاں سنہ ۱۵۰۳ مطابق سنہ ۹۰۹

۶ عادل خاں ثانی سنہ ۱۵۱۰ مطابق سنہ ۹۱۶

۷ میران محمد شاہ سنہ ۱۵۲۰ مطابق سنہ ۹۲۶

۸ میران مبارکشاہ ثانی سنہ ۱۵۳۵ مطابق سنہ ۹۴۲

۹ میران محمد خاں سنہ ۱۵۶۶ ع مطابق سنہ ۹۷۴

۱۰ راجہ علی خاں سنہ ۱۵۷۶ ع مطابق سنہ ۹۸۴

۱۱ بہادر شاہ سنہ ۱۵۹۶ ع مطابق سنہ ۱۰۰۵ ہجری

سلطنت خاندیس کی وسعت وادی تپتی کے صرف پائیں حصہ پر مشتمل تھی اور اُس وادی کا بالائی حصہ برار کی قلمرو میں داخل تھا سلطنت مذکورہ کے جنوب میں وہ پہاڑیاں واقع تھیں جو دکن کے بلند خطہ کی پشت پناہ واقع ہوئیں اور اُس کے شمال میں انجادری پہاڑوں کا سلسلہ تھا اور اُس میں اور گجرات کی ریاست میں ایک جنگل ہی حد فاصل تھا وہ ملک ایسا نہایت بارآور ہے جس میں بہت سی ندیاں بہتی ہیں اور تاریخ اُس کی اکثر اُن تھوڑے حالوں پر مشتمل ہی جو اُسکے خلافوں اور اتفاقوں کی بدولت اُس کے پاس پڑوس والی ریاستوں کی تاریخوں میں لکھی گئی *

خاندیس کا پہلا بادشاہ جس نے پہلے پہل دلی کی سلطنت سے علاقہ قطع کیا فاروقی ہونے کا دعوے کرتا تھا اور بادشاہ گجرات کی شاہزادی سے اُس کی شادی ہوئی تھی اور بادشاہ گجرات ہی نے اُس کے بیٹے کو بادشاہی کا خطاب عنایت کیا تھا چنانچہ خود وہ بادشاہ اور اُس کے جانشین گجرات کے بادشاہ کے مقابلہ میں ایک طرح کی نیازمندی کا اقرار کرتے تھے *

و شورش بہت مدت تک جاری رہی اور ایک مدت گذرنے پر پھر اس وجہہ سے شورش ہوئی کہ تخت کے جھوٹے دعویدار کو دہلی کے بادشاہ سے کمک حاصل ہوئی تھی مگر مدنی راے کی شجاعت و لیاقت پھر غالب آئی *

مدنی راے کو مدت کی خدمت گذاری سے یہہ مرتبہ حاصل ہوا کہ اُس کو اپنے ولی نعمت پر فوقیت حاصل ہوئی اور حکومت کا انصرام اُس کے قابو میں آیا مگر ایک ہندو کو ایسی عظمت کے حاصل ہونے سے مسلمانوں میں ناراضی پھیلی چنانچہ کئی صوبوں کے حاکم باغی طاغی ہو گئے اور مدنی راے نے بتدریج اُن کو پسپا کیا *

اِن لڑائیوں سے یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ مدنی راے بہت قوی ہوگیا اور مسلمانوں کو بادشاہ کی خدمت سے الگ کیا اور دربار اور فوج کو راجپوتوں سے بھردیا چنانچہ محمود کو تردد لاحق ہوا مگر اپنی حکومت کے دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب نہوا اور اُس نے معلوم کیا کہ وہ اپنی ہی دارالسلطنت میں مقید ہوا اور سنہ ۱۵۱۷ ع مطابق سنہ ۹۲۳ ہجری میں موقع پاکر گجرات کو بھاگ گیا گجرات کے بادشاہ مظفر شاہ نے امداد اُس کی کی اور لڑائی برس دن تک قایم رکھی یہانتک کہ مانڈو راجپوتوں کے سخت مقابلہ کے بعد فتح ہوا اور سنہ ۱۵۱۹ ع مطابق سنہ ۹۲۴ ہجری میں گجرات کے بادشاہ محمود کو بحال کرکے اپنی سلطنت کو واپس گیا اور جبکہ مدنی راے چندیری کو چلاگیا جہاں کا وہ موروثی سردار تھا تو محمود اُس کے پیچھے روانہ ہوا اور وہاں یہہ دیکھا کہ چتورگڈھ والے راجہ سنگا کی اعانت سے مدنی راے کو تقویت پہونچی ہے یعنی وہ راجہ تمام فوج اپنی لیکر چندیری کی حفظ و حمایت کو آیا تھا *

غرض کہ ایک لڑائی واقع ہوئی جس میں محمود ثانی نے شکست فاحش کھائی اگرچہ محمود اور باتوں میں کمزور تھا مگر اپنی شجاعت میں معزز و ممتاز تھا چنانچہ وہ اُس وقت تک لڑائی کے قایم رکھنے میں جد و جہد کرتا رہا کہ خود زخموں سے چور چور ہوگیا اور گھوڑا اُس کا کام آیا اور خود پکڑا گیا مگر راجہ سنگا نے بڑی آدمیت برتی کہ وہ مہربانی سے پیش آیا اور تھوڑے دنوں کے بعد اُس کو آزاد کیا چنانچہ پھر وہ حکومت کرنے لگا *

محمود کی دنی طبیعت استعداد اِس کی نرکھتی تھی کہ وہ اپنے مخالف کی بلند حوصلگی اور جوانمردی کی تقلید کرتا بلکہ برخلاف اِس کے راجہ سنگا کے انتقال کے بعد اُس کے بیٹے رتن سنگھہ پر اس غرض سے حملہ کیا کہ اُس کی نئی حکومت کی دشواریوں سے کچھہ فائدہ حاصل کرے رتن سنگھہ نے مظفر شاہ کے جانشین بہادر شاہ سے سنہ ۱۵۲۵ ع مطابق سنہ ۹۳۲ ہجری میں امداد چاہی مگر نہو کہ

پہلے بیان ہوچکا کہ فیروز تغلق کی آخر سلطنت میں مالوہ کا صوبہ خودمختار ہوگیا تھا چنانچہ اُس صوبہ میں پہلے پہل دلاور غوری نے بادشاہت کو اختیار لیا جس کے باپ دادے غور کے رہنے والے تھے اور یہہ دلاور ملک کی جانب سے شاہان غور کا رشتہ‌دار آپ کو بتلاتا تھا *

اُس کے جانشین نے دارالسلطنت ماندو کی بنیاد ڈالی جو اپنے موقع کی حسن و خوبی کے باعث سے نہایت مشہور شہر ہے یعنی ایک ایسے بار آور بلند خطہ پرواقع ہے جس کا محیط سینتیس میل کا قرار دیا گیا پہاڑ کے کڑاڑوں سے محدود محصور اور عمارتوں کی عالی شان سے مشہور و معروف ہے † *

یہہ بادشاہ گجرات کے بادشاہوں سے لڑتا بھڑتا رہا چنانچہ حال اُن لڑائیوں کا حکومت گجرات کے بیان میں مذکور ہوچکا بعد اُس کے سارے جانشین اُس کے گجرات کے بادشاہوں سے عموماً آشتی پر قایم رہے مگر جونپور کے بادشاہ سے دریاے جمن پر اور خاندیس کے بادشاہ سے دریاے تپتی پر حدوں کی بابت لڑائیاں ہوتی تھے چنانچہ سنہ ۱۴۰۷ ع مطابق سنہ ۸۱۰ ہجری سے لغایت سنہ ۱۴۳۲ ع مطابق سنہ ۸۳۵ ہجری تک وہ جھگڑے قایم رہے علاوہ اس کے بہمنی خاندان والے شاہان برار سے لڑائیاں ہوتی رہیں اور ایک بار اُنہوں نے سنہ ۱۴۶۱ میں برار کی دارالسلطنت بیدر کا محاصرہ کیا اور سنہ ۱۴۴۰ ع مطابق سنہ ۸۴۴ ہجری میں محمود اول مالوہ کے بادشاہ نے دلی کو چاروں طرف سے گھیرا اور بہلول لودھی سے شکست فاحش کھاکر پس پا ہوا جیسا کہ پہلے مذکور ہوچکا اور اسی بادشاہ نے چتور گڈہ کے راجہ کمبھو سنگھہ سے بہت سی لڑائیاں جاری رکھیں اگرچہ ان لڑائیوں میں سنہ ۱۴۴۳ ع مطابق سنہ ۸۴۶ ہجری سے لغایت سنہ ۱۴۵۸ ع مطابق سنہ ۸۶۳ ہجری تک پندرہ برس سے زیادہ عرصہ صرف ہوا اور ہندو راجاؤں نے پھنس پھنسا کر بہت زور لگائے اور بہت سے محاصرے اور میدان کی لڑائیاں واقع ہوئیں مگر اُن کے باعث سے شاہان مالوہ کی وسعت سلطنت میں کوئی بڑا تغیر و تبدل واقع نہوا *

محمود ثانی کی سلطنت کا زمانہ پہلے بادشاہوں کی سلطنتوں کی نسبت واقعات کے لحاظ و حیثیت سے زیادہ بارآور اور اسی لیئے خاص بیان کے شایاں و مناسب ہوا یہہ بادشاہ تخت نشین ہوتے ہی اپنے بھائی صاحب خاں سے ایک ملکی لڑائی میں سنہ ۱۵۱۲ ع مطابق سنہ ۹۱۶ ہجری کو مصروف ہوا اور مدنی راے راجپوت کی امداد و اعانت سے کامیابی اُس کو حاصل ہوئی یہہ سردار آغاز لڑائی میں اپنی قوم کا بڑا بھاری گروہ اپنے ہمراہ لیکر شریک و شامل ہوا تھا یہہ لڑائی بڑے زور

† سرجان مالکم کی تاریخ وسط ہند جلد اول صفحہ ۲۴ و ۲۵ ...

و جہان کے قابل ہوے مگر انتقال اُسکا اپنی صورت پر واقع ہوا جو معمولی صورتوںسے نہایت بعید ہی چنانچہ بیان آے کا یہہ ہی کہ اُس کے ملا پیش امام نے اُس کو فریب سے بلوا جسکو اُس نے کسی زمانہ میں گردن تک دیوار میں چنوا کر بھوکوں مارا تھا اور جب کہ وہ ملا بھوکوں کے مارے مرنے کے لگ بھگ پہونچا تو اُس کو اُسوقت آزادی نصیب ہوئی کہ محمود اُس دیوار کے پاس ہوکر نکلا اور اُس نے اُسکی تعظیم کے لیئے گردن جھکائی اور وہ اوس سے راضی ہوا بعد اوس کے اوس ملا نے بڑے بڑے امیروں کو بلوایا اور جو جو آتا گیا اوس کو خفیہ خفیہ مارتا گیا یہاں تک کہ سنہ ۱۵۵۳ ع مطابق سنہ ۹۶۱ ہجری میں تخت پر بیٹھا مگر جوں ہی کہ کام کھلا ظہور اس نے کیا تو حسب توقع رہے سہی افسروں کے ہاتھوں مارا گیا *

محمود ثالث نے سورتھہ کا قلعہ بنایا تھا جو آجتک قایم ہے اور شکار کے لیئے ایک رقبہ گھیرا تھا جو چودہ میل کے محیط پر ایک چاردیواری سے محصور تھا یہہ عمارت ایسی قلمرو میں نہایت عجیب و غریب تھی جہاں ہرن وغیرہ شکار کی قسمیں بڑی فراوانی سے ہوتی ہیں *

محمود ثالث کے فرضی بیٹی کو ایک فریق نے احمد شاہ ثانی کے خطاب سے تخت سلطنت پر بٹھلایا یہہ لڑکا جوانی چڑھنے کو جیتا جاگتا رہا اور غالباً اُس نے خودمختاری برتی اس لیئے کہ سنہ ۱۵۶۰ ع مطابق سنہ ۹۶۱ ہجری میں آٹھہ برس کی سلطنت کے بعد مارا گیا *

بعد اُس کے ایک نام کا بادشاہ مظفر شاہ ثالث کے خطاب سے قرار دیاگیا اور سلطنت کا یہہ حال ہوا کہ بڑی بڑی سازش کرنیوالوں پر منقسم ہوگئی مگر یہہ بھی چین سے نہ بیٹھے کہ اُن میں جھگڑے قایم ہوئے اور سارا ملک ادھر اُدھر کے قصے قضایوں سے معمور ہوگیا یہانتک کہ سنہ ۱۵۷۲ ع مطابق سنہ ۹۸۰ ہجری میں اکبر بادشاہ نے اُس کو فتح کر کے بہت ٹھیک ٹھاک بنایا *

مالوہ کی ریاست کا بیان جس کو دلاور غوری نے بنا کیا

۱ دلاور شاہ غوری سنہ ۱۴۰۱ ع مطابق سنہ ۸۰۴ ہجری

۲ ہوشنگ شاہ غوری سنہ ۱۴۰۵ ع مطابق سنہ ۸۰۸ ہجری

۳ محمد شاہ غوری سنہ ۱۴۳۲ ع مطابق سنہ ۸۳۵ ہجری

۴ محمود شاہ خلجی سنہ ۱۴۳۵ ع مطابق سنہ ۸۳۹ ہجری

۵ غیاث الدین خلجی سنہ ۱۴۸۲ ع مطابق سنہ ۸۸۷ ہجری

۶ ناصرالدین خلجی سنہ ۱۵۰۰ ع مطابق سنہ ۹۰۶ ہجری

۷ محمود ثانی خلجی سنہ ۱۵۱۲ ع مطابق سنہ ۹۱۶ ہجری

مضمون دلنشین کیا اور ہر فریق اپنے اپنے ارادہ کا موقع تکتا تھا چنانچہ جب نونو هي کهنا کو بهادر شاہ نے ملنے کو بلایا تو اوسنے بیماریکا عذر پیش کیا اور بهادر شاہ اُسکے شک شبہہ مٹانے کو چند همراهیوں سمیت اُسکے جہاز پر گیا مگر ان سوگوشیوں اور اشاروں کنایوں سے پریشان خاطر ہوا جو نائب السلطنت اور اُسکے همراهیوں میں جاري ہو رہے تھے چنانچہ بہادر شاہ اُن لوگوں سے بہت جلد رخصت ہوکر اپنی کشتی میں جایا چاہتا تھا کہ اسي فرصت میں هنگامہ برپا ہوا جسکو پرتگال والوں نے اتفاقي بیان کیا اور مسلمان مورخوں نے دیدہ و دانستہ اُسکو ٹھہرایا غرضکہ فریقین کے بہت سے آدمي مارےگئے اور بہادر شاہ دریا میں گرا مگر ایک چپو کي چوٹ سے بیہوش کیا گیا اور کنڈے کي ضرب سے ماراگیا *

چونکہ دونو فریق اسبات کو برابر مانتے هیں کہ کافروں کے ساتھہ ایمانداري کا برتاؤ اچھا نہیں تو منجملہ دونوں فریقوں کے کسي فریق کو تھوڑاسا بھي استحقاق اس بات کا حاصل نہیں کہ اُس کے ارادوں کو سراها جاوے مگر جبکہ بہادرشاہ اُن کے جہاز پر چھوٹي سواري آیا تھا تو دغابازي کا خیال اس کے جي میں کھلم کھلا نہ آیا ہوگا اور ظاهر یہہ ہے کہ پرتگال والوں کا مقصود اُس کي گرفتاري ہوگي قتل اُس کا مقصود نہوگا اس لیئے کہ اگر قتل اُسکا مقصود ہوتا تو اُس کو اپنے جہاز سے اُترنے ندیتے غرض کہ غالباً یہہ هنگامہ فریقین کے خوف و هراس کي بدولت بلا قصد اُن کے برپا ہوا هاں اگر کوئي فریق اُن میں سے ایسي مخفي دغابازي کا ملزم کیا جاوے جسکو پہلے هي سے دلوں میں ٹھان رکھا تھا تو پرتگال والوں پر یہہ الزام عاید ہوسکتا ہے † یہہ واقعہ سنہ ۱۵۳۷ ع مطابق سنہ ۹۴۳ هجري میں واقع ہوا بہادر شاہ کا حقیقي وارث اُس کا برادر زادہ محمود لطیف خاں کا بیٹا تھا جس نے تخت نشیني کي بابت نزاع و پرخاش اُس سے کي تھي مگر وہ شاہزادہ اپنے ماموں زاد بھائي میران شاہ خاندیس والے بادشاہ کے هاتھوں میں گرفتار تھا اور اُسنے اُس کي گرفتاري سے فائدہ اُٹھاکر گجرات کے تخت کا دعوا کیا تھا مگر میران شاہ چھہ هفتہ کے اندر اندر مرگیا بعد اُس کے اُس کا بھائي جانشین اُس کا ہوا اور اُس کو بھي وهي موقع حاصل تھا یعني وہ شاہزادہ اب تک اُس کے هاتھوں میں گرفتار تھا مگر اُس نے فائدہ نہ اُٹھایا اور محمود اُسکي قید سے آزاد ہوکر اپنے حق پر ~~قابض و متصرف~~ ہوا اور سنہ ۱۵۳۸ ع مطابق سنہ ۹۴۴ هجري میں محمود ثالث کا خطاب اختیار کیا اور سولہہ برس تک فرمانروا رہا اور اُس کے عہد سلطنت میں اُس کے سرداروں کي سازشوں کے سوا کوئي بات ایسي ظہور میں نہ آئي جو شرح

---

† فریقین کے بیان پر جو معقول و کامل راے لگائي گئي وہ کرنل برگز کے ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد چار صفحہ ۱۳۲ کے حاشیہ میں دیکھني چاهیئے

غرضکہ بہادر شاہ کو جو مقابلہ اسطرح پیش آیا اُسکے پیش پا کرنے اور اُسپر غالب آنے میں بہت سا عرصہ صرف ہوا اگر راجہ رتن سنگھہ جیسا چالاک وعقلمند اور بکرماجیت اُسکا بیٹا جانشین اُسکا نہوتا جسکے عہد حکومت میں چتور گڈھ کی قوت نہایت کمزور ہوگئی تھی تو اُسمانہ کے پسپا کرنے میں ہرگز کامیاب نہوتا *

جبکہ بہادر شاہ اس مہم میں مصروف و آمادہ تھا تو پرتگال والوں کی بڑی بھاری فوج نے مقام دیو پر دھاوا کیا تھا مگر حصار دیو کے محافظوں نے وہ بڑا ظلم کیا کہ ماہ فروری سنہ ۱۵۳۱ع میں وہ دفعہ پسپا کیا گیا *

پرتگال والوں نے مقابلہ میں ضروری تدبیروں کو برت برتا کر چتور گڈھ پر دوبارہ دھاوا کیا اور اب مواڑ کے راجاؤں کی قوت ایسی کمزور ہوگئی تھی کہ بہادر شاہ نے لڑائی کا کام کاج اُسکی دارالسلطنت یعنی چتور گڈھ کے محاصرہ سے شروع کیا اور سنہ ۱۵۳۲ع مطابق سنہ ۹۳۸ ہجری میں تین مہینے گذرنے پر چتور گڈھ کے راجہ کو بہت سے خراج دینے کے بعد امن و امان کے خرید کرنے پر مجبور کیا † اور اسی زمانہ کے قریب اوس نے ہمایوں سے لڑائی چھانڈھی جسکا انجام اوپر مذکور ہوچکا۔ اور مقام دیو میں پرتگال والوں سے خط مکاتبت کا سلسلہ جاری کیا اور ساری عنایتوں کے علاوہ کارخانہ بنانے کی بھی اُنکو اجازت دیدی اور پرتگال والوں نے اس عنایت کے معاوضہ میں پانسو یورپ والے سپاہی اس غرض سے نوکر اوسکی دیئے کہ وہ اپنی سلطنت کے دوبارہ قبضہ و تصرف حاصلکرنے میں کام آوینے پھرے اور جبکہ مغلوں کے لوٹ جانے کے بعد اوسنے گجرات پر قبضہ کیا تو مقام دیو پر دوبارہ متوجہ ہوا جہاں پرتگال والے اپنے نئے کارخانہ کی فصیل بنا رہے تھے اور اُسنے یہہ تصور کیا کہ وہ ایک مستحکم قلعہ بنا رہے ہیں اور جبکہ اُسنے نونو ڈی کنہ پرتگال کے نائب السلطنت کو وہاں موجود پایا جو جہازوں کا ایک جھنڈا لیکر نئے کارخانہ کی حفظ و حمایت کو آیا تھا تو بہادر شاہ اور اُس نائب السلطنت میں امور مذکور کی بابت تکرار قایم ہوئی اور امور متنازعہ فیہ کی تصفیہ طرفین سے صلح ہوئی تاکہ اگر چہ یہہ باتیں بظاہر دوستانہ ہوئیں مگر مسلمان اور پرتگالی مورخوں نے اس یقین کو واجبی قرار دیا کہ دونو فریقوں کے دلوں میں دغا بازی تھا

† جو خراج اسموقع پر چتور گڈھ کے راجہ نے ادا کیا تھا اُسمیں وہ جڑاؤ پیٹکا بھی داخل تھا جسکو چتور گڈھ کے راجہ نے گجرات کے پہلے بادشاہ سے چھینا چھپٹا تھا بعد اُسکے بہادر شاہ کے خاندان والوں کے ساتھہ مدینہ میں پہونچا اور آخر کو شاہ روم کے جواہر خانہ میں داخل ہوا — بریگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ایک صفحہ ۱۲۱ بیلی صاحب کی تاریخ گجرات کے صفحہ ۲۱۶ کے حاشیہ کو پہلے محاصرے کی بابت دیکھنا چاہئے ۔

برار کا ایلچی اُس سے تنگ چاهي جو بوهلی نظام شاه احمد نگروالے کے مقابلہ پر باهم متفق هوگئے تھے *

بہ پس بوالئي کہ سارا کاروبار اُنھيں کے حوالہ کیا گیا اور سارے بادشاهوں نے اسی کے اقبال و فوقیت کو بمنصب ضابطہ تسلیم کیا غرض کہ کاروبار اُس کے ایسے قریب تھے کہ هوئے کہ سبھی بالا بیوفائی اگرچہ نظام شاه کا عهد و معاون هوا مگر باوصف اسکے نظام شاه اپنی خاتي اطاعت سے بهادر شاه کي خود پرستي کے مانع اور تیز اُن باتوں کے تسلیم کرلے پر جنکي بابت خاندیس اور برار کا جھگڑا قایم تھا بعضے مذکورہ بالا مجبور هوا *

بهادر شاه کي اگلی مهم ایک اور بڑے معقول نتیجے کي منتج هوئی بیان اُسکا یہہ هی کہ جب والي مالوۂ محمود شاه نے جسکو مظفر شاه ثاني نے بحال کیا تھا احسان مذکور کے باعث سے اپنے مربي زادہ کے خلاف پر سازش کرنے میں کوتاهي نکي اور اسیقدر کفران نعمت کي ضرورت سے راجا سینکا اپنے محسن کي وفات کو اُسکے جانشین رانا رتن سنہ پر حملہ کرنیکے لیئے غنیمت سمجھا تو رانا رتنسنگہ جو بهادر شاه کا پہلے سے رفیق و موافق تھا اور بهادر شاه دونو اپنے مشترک نقصانوں کے پورا کرنیکے لیئے باهم متفق هوئے غرضکہ ماه فروري سنہ ۱۵۳۱ ع مطابق شعبان سنہ ۹۳۷ هجري میں بمقام مانڈو اپنی دارالسلطنت میں محمود شاه گرفتار هوا اور گجرات کو روانہ کیا گیا بعد اُسکے جانسے مارا گیا اور قلمرو اُسکي بهادر شاه کي قلمرو میں داخل کیگئی *

* اگرچہ یہہ سب کچھہ هوا مگر ایسے عمدہ اقبال و دولت سے فائدہ اُٹھانے کي کافي لیاقت بهادر شاه کي ذاتمیں پائي نہیں جاتي تھي منجملہ اُن سببوں کے جو صوبۂ مالوہ میں هنگامہ انقلاب کے باعث پڑے وہ سلهدي راجپوت ایک بڑا باعث تھا جو محمود شاه کے عهد حکومت میں راے سین واقع بھیلسا کي حکومت پر معزز و ممتاز هوا تھا اور علاقہ اُسکے مالوہ کے مشرق میں اور مقبوضہ پر بھي حکومت کرتا تھا اور بعد اُسکے اُجین کي حکومت پر قابض و متصرف هوا تھا *

معلوم هوتا هی کہ بهادر شاه نے یہہ خیال کرکے کہ سلهدي سے قوي سردار کے قابو رکھنے تک اور خصوص اُسوقت تک کہ وہ مرزا کے باجگزار کي حفظ و حمایت میں رهیگا تو عملت اُسکي پوري پوري نهکیگي سلهدي کو اُسموقع پر مقید کیا کہ جب بهادر شاه کے لشکر میں اُسکے ملنے کو آیا تھا چنانچہ اِسی دغا بازي سے جو پریشاني حاصل هوئي اُس سے فائدہ اُٹھاکر شهر اُجین پر قبض و تصرف کیا واقعہ مذکور کے وقوع سے خیال هی کہ بیٹا سلهدي کا ... کتیہ کو بھگا لیو راجپوتوں کا بہادري قلعہ جو سلهدي کے قبضہ و تصرف میں تھا اُسکے بھائي کے زیر حکومت رها اور وہ بهادر شاه کا مقابلہ کیئے گیا اور اُسکي اطاعت پر راضي نهوا *

جب کہ مدنی راے سردار نے جسکو والي مالوہ محمود شاہ نے اتصرام اپنے کاروبار کا تفویض کیا تھا محمود شاہ کو حکومت سے خارج کیا تو وہ گجرات کو بھاگا گیا اور مظفر شاہ کا دامن پکڑا مظفر شاہ نے اُس کي دستگیري کي کہ وہ خود مالوہ پر چڑھا اور دارالسلطنت پر قبضہ کیا اور راجہ سنگا کو جو ہندوؤں کي کمک پر آیا تھا پچھلے پیروں لوٹنے پر مجبور کیا غرضکہ محمود شاہ کو اُسکي حکومت پر بحال کرکے کسي قسم کا معاوضہ اُس سے نہ لیا اور صحیح سلامت گجرات کو واپس آیا مگر بعد اُسکے تھوڑي مدت گذرنے پر سنہ ۱۵۱۹ء مطابق سنہ ۹۲۴ ہجري میں راجہ سنگا بڑے زور شور سے لوٹ کر آیا اور محمود شاہ کو پکڑا جکڑا مگر بڑي فیاضي سے چھوڑا اور معزز شرطوں پر آشتي کي اب راجہ سنگا مظفر شاہ ثاني سے یوں انتقام لے سکا کہ ایدر کے راجہ کي مدد کو گیا اور گجرات کو احمدآباد تک لوٹا *

بعد اُسکے مظفر شاہ نے اگلے سال ایک فوج ایاز سلطاني کے زیر حکومت کرکے راجہ سنگا پر روانہ کي اور بخوبي انتقام اُس سے لیا چنانچہ ایاز سلطاني نے اُسکو مندسور میں محصور کیا اور جب کہ مالوہ کا بادشاہ فوج گجرات کي اعانت کو پہونچا تو ایاز سلطاني راجہ سنگا کو آشتي کي شرطیں عنایت کرچکا تھا اگرچہ مالوہ کے بادشاہ نے اپني امداد و اعانت سے فائدہ اُٹھانے پر ایاز سلطاني کو بہت کچھہ آمادہ کیا مگر ایاز اپني بات پر جما رہا اور اُس بادشاہ کي لعنت ملامت کے خلاف پر فوج اپني لیکر چلا گیا *

مظفر شاہ ثاني سنہ ۱۵۲۶ ع مطابق سنہ ۹۳۲ ہجري میں چودہ برس کي حکومت کرکے مر گیا *

جب کہ سکندر شاہ اور محمود شاہ ثاني مظفر شاہ ثاني کے دو بیٹے اور جانشین اُس کے بہت جلد نیست و نابود ہوگئے تو بہادر شاہ گجراتي اس کے تیسرے بیٹے کو تخت سلطنت کا ہاتھہ آیا اگرچہ یہہ تیسرا بیٹا تھا مگر معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہمیشہ باپ کا وارث غالب سمجھا جاتا تھا مگر کسي بات پر باپ سے خفا ہوکر دلي کو آیا تھا جہاں سلطان ابراہیم کي خدمت میں بابر کے دھاوے تک متوسل رہا اور جب تک وہ دلي میں سکونت پذیر رہا تب تک باپ کے تخت سے محروم رہا مگر جب کہ ایک بھائي اُس کا دغا سے مارا اور دوسرا بھائي تخت سے اُتارا گیا تو وہ تخت نشین ہوا اور باوجود اسکے بھي ایک بھائي سے مقابلہ باقي رہا تھا جسکي اعانت پر راجہ سنگا اور چند اور ہندو راجاؤں نے کمر باندھي تھي اور جب کہ یہہ حصہ دار بھي لڑائي میں کام آیا تو بھي دعویدار باقي رہ گیا *

اوّل تدبیر اُس کي یہہ تھي کہ ایدر اور چانس پلس کے راجاؤں کو مطیع و محکوم اپنا بنایا اور بعد اُس کے خاندیس کے بادشاہ اُس کے بھتیجے نے اپنے اور بادشاہ

غرض سے آراسته پیراسته کیئے تھے. که هندوستان میں جاکر پرتگال والوںپر حمله کریں غرض که یهه مجموعه اُسکا بهی جان نے شهٔیک هوا اور خود مقام داماں تک اور بعد اُسکی جهاز میں سوار هوکر بمبئي کو گیا اور آخرکار مقام دابل سے ایک بڑا بیڑا جهازونکا ایاز سلطاني ایک الس کي زیر حکومت کرکے جو جاپانیر کي لڑائي میں معزز و ممتاز هوا تها روانه کیا اگر چهه گجراتي جهاز مصر کے جهازونسے بهت هي کم چال تهے مگر کثرت کي روسے زیاده تهے غرضکه یهه دونوں بیڑه پرتگال والوںکے جهازوں پر بندرگاه چول میں جو بمبئي کیجانب جنوب واقع هے حمله کرنیکے لیئے کافي واقع تهی اور بعد اُسکے جو جو واقع هوا وه پرتگال والونکي تاریخ سے معلوم هوتا هے مگر صرف اسقدر بیان کرنا کافي واقع هے که پهلي لڑائي میں مسلمانونکو کامیابي حاصل هوئي اور پرتگال والے مورخوں نے ایاز سلطاني کي حسن لیاقت اور کمال السلطنت کو بهت سراها مگر بعد اُسکی سنه ۱۵۰۸ ع مطابق سنه ۹۱۴ هجري میں اس متفق بیڑه کو ایک بڑي لڑائي میں جو دابل کے متصل واقع هوئي تهي شکست فاحش نصیب هوئي † اور مصریونکی جهاز ریزه ریزه هوگئے سلطان بادشاه اپنے جهازوں کو هندوستان کے سمندروں میں بهیجتے رهے اور جب که ترکوں نے مصر کو فتح کیا تو اُنهوں نے بهي تائید اُنکي کي اور ساري غرض یهه تهي که بحر احمر اور خلیج ایران کي جهاز راني کا رسته کهل جاوے اور اسي غرض سے اُنهوں نے هندوستان کے بادشاهوں کو اُن لڑائیوں میں اعانت پهونچائي جو پرتگال والوں سے واقع هوئي تهیں اور یهه مرکوز خاطر نه تها که هندوستان میں کوئي ملک و متصرفات حاصل کریں *

مظفر شاه ثاني کے آغاز سلطنت کي تعظیم و تکریم ایک بڑے ایلچي کے آنے سے واقع هوئي جسکو والي ایران شاه اسماعیل نے ۱۵۱۱ ع مطابق سنه ۹۱۷ هجري میں روانه کیا تها اور اسي قسم کي تعظیم اکثر هندوستاني بادشاهوں کے لیئے اُس کي جانب سے وقوع میں آئي اور غالباً مقصود اُس کا یهه تها که ان بادشاهوں کے التفات کو تشیع کي ترویج پر مایل کرے جس کے لیئے وه نهایت ساعي اور گرمجوش تها *

مظفر شاه کي عهد سلطنت کے اگلے برس ایدر کے راجاؤں سے لڑنے بهڑنے میں گذرے جن سے مظفر شاه کو ایک طرح کي بیعزتي کا دهبا لگا تها بعد اُس کے ایک اور شاهي بڑي مهم پیش آئي جسکے اهتمام و انصرام سے ایک قسم کي عزت حاصل هوئي یعني

† باوصف اسکے که مسلمانوں کو کامیابي حاصل هوئي مگر اس شکسته کو چهپاتے هیں اور لڑائي کا حال بهت تهوڑا بیان کرتے هیں بعد اُسکے تین چار برس گذرے تهے که ایاز سلطاني اور البوقرقو نائب السلطنت پرتگال آپس میں ملتي هوئي اور جو خوبي که اس نائب السلطنت نے ایاز سلطاني کي بیان کي وه کتاب فیریا کي جلد ۱ صفحه ۱۹۳ میں مذکور هے چنانچه وه لکهتا هے که میں نے اُس سے زیاده هوشیار آدمي نهیں دیکها یعني ایسا فهمیده سنجیده آدمي جو دهوکا دیکر خوش کرے آنکهه سے نهیں گذرا

اپنے امیروں کے شور فسادوں کے دبانے مٹانے سے بہت جلد اپنے زور وقوت کو جتایا اور آغاز عهد سلطنت میں بهمني خاندان کے ایک بادشاہ کي امداد و اعانت کے لیئے جو پہلے وقتوں میں اُسکے گهرانے کا بد خواہ و مخالف تها سنه ۱۴۶۲ مطابق سنه ۸۶۶ میں جب چڑهائي کي که مالوه کے بادشاہ نے اُس بادشاہ کو محصور کرکے نهایت مجبور و مقهور کیا تها *

جبکه اُسکي قلمرو پر کچهه والوں کیطرف سے دست درازیاں هونے لگیں اور بڑي بڑي دقتیں پیش آئیں تو وه ریگستان رن کچهه سے گذرا اور خود کچهه کو پامال کیا اور اٹک تک لشکر کو لیگیا اور اُسکے کنارے پر بلوچوں کو مغلوب کیا منجمله اُسکي بڑي یورشوں کے گرنار یعني جوناگڈه اور چاپانیر کي یورشیں گني جاتي هیں جزیره نماے گجرات کي جنوبي جانب میں گرنار ایک ایسي پهاڑ پر واقع هے جو استحکام وتقدس کي جهت سے بهت مشهور ومعروف هے اُن دونو یورشونمیں بهت سے برس صرف هوئے † اور راجپوتوں کي معمولي دلاوري اور مسلمانوں کے غیر معمولي تعصب وهاں ظاهر هوئے گرنار کا راجه قبول اسلام پر مجبور هوا اور چاپانیر کا راجه اپنے تعصب مذهب کي جهت سے مارا گیا علاوه اُسکے خاص قلمرو کے هنگاموں کو فرو کیا اور ایدر کي ریاست سے محصول لیا اور سنه ۱۵۰۷ع مطابق سنه ۹۱۳ هجري میں خاندیس کي یورش پر اسیرگڈه تک بڑه گیا اور سنه ۱۴۹۹ مطابق سنه ۹۰۵ میں ایک پہلے موقع پر یهه کام اُس نے کیا که احمد نگر کے بادشاہ کا محاصره دولت آباد کے حوالي سے اوٹهایا مگر بحري مهموں کي تعداد کي بدولت پہلے مسلمان بادشاهوں سے سبقت لیگیا چنانچه اُس نے سنه ۱۴۸۲ مطابق سنه ۸۳۷ میں جگت اور بیت کے جزیروں کو فتح کیا جو دریائي قزاقوں کے ایسے ٹهکانے تهے جیسے که آج کل پائے جاتے هیں اور خلیج کمبرجا سے وه بهاري جهاز روانه کیئے جو توپوں سے آراسته تهے اور اُنهوں نے بلسار کے قزاقوں کو بحري لڑائي میں شکست فاحش دیکر پراگنده کیا اور جس زمانه میں که بهمني خاندان والونکا ایک باغي سردار بمبئي پر قابض متصرف تها بحري فوج اپني اُسپر روانه کي مگر اِس موقع پر سنه ۱۴۹۴ مطابق سنه ۹۰۰ میں بیڑه اُسکا طوفان کے صدموں سے تباه هوا اور شاه دکن کي امداد واعانت سے بمبئي اُسکو دوباره حاصل هوئي *

بعد اُس کے بحري مهموں میں اپنے ممتاز کرنیکا بڑا موقع اُسکو هاتهه آیا چنانچهه بیان اُسکا یهه هے که مصر کے مملوک بادشاہ نے بحر احمر میں باره جهاز اِس

† سنه ۱۴۶۸ع مطابق سنه ۸۷۳ هجري سے لغایت سنه ۱۴۷۰ مطابق سنه ۸۷۵ هجري تک گرنار پر هر برس دهاوا هوتا رها اور سنه ۱۴۸۴ع مطابق سنه ۸۸۸ تک چاپانیر فتح نهوا

یہہ احمد شاہ ایک پختہ مسلمان تھا اور حرارت اسلام سے نہایت گرمجوش چنانچہہ اُسنے مندرونکو توڑ کر اُنکي جگہہ مسجدیں بنائیں اور مشہور ہی کہ اُسنے اپني رعایا میں اپنے دین و ملت کے پھیلانے میں بڑي کوشش کي *

مالوہ کے بادشاہ اور ایدر کے راجہ سے محمد شاہ اور قطب شاہ گجرات کے پچھلے بادشاهوں کے وقتوں میں لڑائیاں جاري رهیں قطب شاہ نے کمبہ مواڑ کے راجہ سے بہت بڑي لڑائي شروع کي جس کا دارالحکومت چتور گڈہ تھا اور احمدشاہ نے سوکل راجہ کے عہد دولت میں جو کمبہ سے پہلے راجائي کرتا تھا مواڑ پر حملہ کیا تھا مگر حال کي لڑائي اُنکی امداد و اعانت کي بدولت بڑي کڑي واقع ہوئي جو قطب شاہ کي جانب سے اُس کے رشتہدار ناگور والے کے لیئے اُس مواڑ والے راجہ کے مقابلہ پر ظہور میں آئي تھي جو اُس بھاري قوت کا باني تھا جس کو اُس کے پوتہ راجہ سنگا نے بابر کے مقابلہ پر برتا تھا گجرات کے بادشاہ کو اُن لڑائي بھڑائیوں میں برابر فائدے حاصل ہوتے رہے چنانچہہ سنہ ۱۴۵۷ ع مطابق سنہ ۸۶۱ ہجري میں یہہ دو فتوحات اُس نے حاصل کیں کہ چتور گڈہ کا محاصرہ کیا اور کوہ آبو کو جو باب تقدس میں مشہور و معروف ہے اپنے قبض و تصرف میں لایا اور سروهي کے راجہ کو مغلوب کیا جو کمبہ کا رفیق و همراهي تھا *

جبکہ قطب شاہ نے وفات پائي تو سنہ ۱۴۵۹ ع مطابق سنہ ۸۶۳ ہجري میں اُس کے چچا داؤد خاں نے تخت کو سنبھالا مگر نالیاقتي کي وجہہ سے تخت سے اُتارا گیا اور بڑا مشہور درویش ہوگیا بعد اُس کے قطب شاہ متوفی کا بھائي محمود جو بیگڑہ کے خطاب سے پکارا جاتا تھا سنہ ۱۴۵۹ میں چودہ برس کي عمر میں تخت نشیں ہوا اور باون برس تک بادشاہ رہا اور گجرات کے بڑے بادشاهوں میں گنا گیا † *

---

† عہد مذکور کے سیاحان یورپ اِس بادشاہ کو بڑا مہیب اور بڑے رعب داب کا بیان کرتے ہیں چنانچہہ بار تیما اپني کتاب کي جلد ایک صفحہ ۱۴۷ میں اور باربوسا دونوں سیاح اُس کے خوف و ہیبت سے دبے لچے پائے جاتے ہیں منجملہ اُن کے بارتیما نے اپني کتاب کي جلد ایک صفحہ ۲۹۶ میں اُس کي صورت کو ڈراوني لکھا ہے اور یہہ دونوں سیاح اِس بات میں متفق ہیں کہ اُس کے کھانے کا بڑا حصہ زہروں سے مرکب ہوتا تھا اور اُس کے سارے جسم میں وہ بری غذا ایسي سرایت کرگئي تھي کہ اگر کوئي مکھي اُس کے بدن پر بیٹھہ جاتي تھي تو ٹوٹ پھوٹ کرکر مرجاتي تھي اور بڑے بڑے لوگوں کو یوں ہلاک کرتا تھا کہ پان چباکر اُن پر تھوکتا تھا بٹلر صاحب نے کمبوجا کے بادشاہ کا حال اپني نظم میں لکھا ہے وہ یہي بادشاہ تھا جو بقول اُس کے سانپ اور بچھو اور اژدھا اور جنگلي مینڈک ہمیشہ کھاتا تھا

برخلاف اُس کے احمد شاہ کے هندو مسلمان مخالفوں سے مواقفت پیدا کی اور سنہ ۱۴۲۲ ع مطابق سنہ ۸۲۵ هجري میں اضلاع گجرات کے سرکش راجواڑوں سے متفق هوگیا اور دو مرتبه گجرات کی دارالسلطنت تک پہونچا مگر کوئی کام اُس نے پورا اور کوئی بڑا فائدہ حاصل نکیا *

احمد شاہ نے ایدر اور جهالور اور جزیرہ‌نماے گجرات پر معمولی مهمیں کیں اور خاندیس سے پهر لڑائیاں لڑا چنانچه ایک موقع پر ناگور واقع شمال مارواڑ تک پہونچا جہاں اُس کا چچا سید خضر حاکم دلي سے باغي هوکر بیٹها تها مگر سنہ ۱۴۱۶ع مطابق سنہ ۸۱۹ هجري میں سید خضر کے آگے بڑهنے سے پچهلے پهرون لوٹنے پر مجبور هوا اور مقام جهالور تک تعاقب اُس کا کیا گیا † *

احمد شاہ کو ایک اور دشمن سے باینوجهه لڑنا پڑا که دکن کے بهمني پادشاہ نے کنکان کے دبانے کے ارادہ سے بمبئي اور سلهت کے جزیروں پر سنہ ۱۴۲۹ ع مطابق سنہ ۸۳۳ هجري میں قبض و تصرف کیا ‡ *

یهه بات دریافت نہیں هوتي که مقامات مذکورۂ بالا پادشاہ گجرات کے قبض و تصرف میں کسطرح آئے تهے هاں یهه بات سمجهه میں آسکتي هی که وہ ملک اُسکے متفرق ملکوں میں سے تهے اسلیئے که گجرات کے بادشاهوں نے اُن کے دوبارہ حاصل کرنیکي غرض سے براہ سمندر مهمیں کیں غرض که بهمني بادشاہ اُن جزیرونسے نکالا گیا مگر بادشاہ کا مخالف بنارها اور کئي مرتبه خاندیس کے بادشاہ کا اُن لڑائیوں میں شریک و شامل هوا جو احمدشاہ کے مقابله پر واقع هوئي تهیں احمدشاہ ایسا منتظم تها که باوصف اِن شور فسادوں کے اُس نے گجرات کے اندروني انتظاموں کو ٹهیک ٹهاک رکها تها اور مختلف مقاموں میں اِسغرض سے قلعے بنوائے تهے که باغي لوگوں کے شر و آفت سے محفوظ رهے اور ایدر کے راجه کي لاگ پر احمد نگر کا شهر بسایا جسکي فصیلیں تهوس اور چوڑي چکلي اجتک موجود هیں علاوہ اسکے احمد آباد کو آباد کیا جو اُس زمانه میں بڑا دارالسلطنت تها اور اب بهي آبادیکي فروغ و کثرت اور عمارت کي شان و شوکت سے هندوستان کے بڑے مشهور شهروں میں گنا جاتا هے § *

---

† برگز صاحب کا ترجمه تاریخ فرشته کا جلد ایک صفحه ۱۰۰۹ و جلد چهار صفحه ۱۸ اور برڈ صاحب کي تاریخ گجرات صفحه ۱۸۹ *

‡ برگز صاحب کا ترجمه تاریخ فرشته کا جلد دو صفحه ۴۱۳ اُس کتاب کی جلد چار صفحه ۴۷ میں واقعات مذکورہ کا سلسله مختلف طرح پر مندرج هے *

§ کهتے هیں که احمد شاہ نے یهه طریقه جاري کیا تها که جو سپاهي کو سالانه تنخواہ کے نصف کی بابت اراضي عنایت کي تهي اور اس سے پهلے نقد تنخواہ منقسم هوتي تهي گجرات کے مورخ نے اس تدبیر کو معقول بتایا مگر یهه طریقه سپاهي کے قواعد تعلیم اور قوانین آسایش کے لیئے مضر تها — برڈ صاحب کي تاریخ *

پوشیدہ رہی مگر یہہ بات اچھی طرح ثابت نہیں ہوتی کہ کب اُس نے بادشاہی کا خطاب اختیار کیا ہاں اُس وقت سے اُس کی سلطنت حقیقت میں شروع ہوئی جبکہ گجرات کی حکومت پر متعین کیا گیا اور لڑائیوں میں کامیاب ہوا چنانچہ اُس نے ایدر پر قبضہ کیا اور اُس کے راجہ کو مطیع اپنا بنایا بعد اُس کے جزیرہ نماے گجرات پر ایک بڑی لڑائی لڑکر دایو واقع ساحل دریاے شور پر تصرف کیا اور خاندیس کے بادشاہ سے ضلع سلطان پور کی بابت لڑنے بھڑنے کی طرح نکلی اگرچہ بعد اُس کے معاملہ مذکورہ بالا کی بابت لڑائیاں جاری رہیں مگر اُس کی عمر تک کوئی قصہ برپا نہوا *

ایکبار اُس نے میواڑ کے مُلک کا محاصرہ کیا اور بزور و زبردستی روپے کی امداد اُن سے حاصل کی بعد اُن کے وہاں سے اجمیر شریف کی زیارت کو گیا اور جب وہ وہاں سے لوٹا تو جہالور کے شہر اور اُس کے مقدروں کو لوٹ کھسوٹ کر تباہ کیا *

ہوشنگ شاہ مالوہ والے بادشاہ سے بہت بڑی لڑائی لڑا اور اُس لڑائی کی ساری وجہ یہہ تھی کہ ہوشنگ شاہ پر یہہ شبہہ کیا گیا تھا کہ اُس نے باپ کو زہر دیکر مارا یہہ مظفر شاہ اور متوفی بادشاہ آپس میں بڑے گاڑھے یار تھے مظفر شاہ نے انتقام اُن کا چاہا اور اِسی بہانے سے مالوہ پر دھاوا کیا چنانچہ اُس کی اُمیدوں سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی یعنی ہوشنگ کو شکست فاحش دیکر گرفتار کیا اور اُسکی ساری قلمرو پر قابض ہوا مگر سنہ ۱۴۰۷ ع مطابق سنہ ۸۱۰ ہجری میں بہت جلد اُس کو یہہ بات دریافت ہوگئی کہ ممالک مقبوضہ پر تصرف اُس کا ممکن و متصور نہیں اور باشندوں کا یہہ ارادہ ہے کہ اُس کی جگہہ دوسرا بادشاہ مقرر کریں غرضکہ اُس نے یہہ بات مناسب سمجھی کہ جو کچھہ اپنے قبضے سے وصول ہوسکے وصول کرے اور اُس کی حکومت اُسی کو واپس دیدے مظفر شاہ کے عہد حکومت سنہ ۱۴۰۸ع مطابق سنہ ۸۱۱ ہجری میں محمود تغلق دلی سے بھاگ کر گجرات میں آیا مگر مظفر شاہ نے اُسکی آؤ بھگت اچھی طرح نکی چنانچہ وہ مالوہ جانے پر مجبور ہوا *

ہوشنگ شاہ نے اپنے دوبارہ قبضہ کو مظفر شاہ کی نقاہت تک سنبھال اُس لیئے کہ جب مظفر شاہ مرگیا تو وہ اُس فرقہ کا شریک و شامل ہوگیا جو اُس کے پوتہ احمد شاہ کی تخت نشینی کا مخالف تھا اور سنہ ۱۴۱۱ ع مطابق سنہ ۸۱۴ ہجری میں اُن لڑائیوں کو شروع کیا جو مالوہ گجرات میں بہت دنوں تک جاری رہیں احمد شاہ نے مالوہ پر تین مرتبہ یورش کی اور ایک بار سارنگ پور واقع مشرق مالوہ تک مارتا چلا گیا جہاں اُس کو بڑی فتح حاصل ہوئی اور مالوہ کے بادشاہ نے

سے موافق ہوجاتا تھا اور جو لوگ اُسکي قلمرو سے بھاگ کر آتے تھے وہ پناہ اُنکو دیتا تھا لوز باقي پہاڑي اور جنگلي اضلاع لوس کے بھیلوں اور کولیوں کے قبض قابو میں تھے جن میں بعض بعض راجپوت راجاؤں نے جو سواڑ والوں سے اکثر ناتا رشتہ رکھتے تھے چھوٹي چھوٹي ریاستیں قایم کي تھیں † *

اِس جزیرہ نما میں نو یا دس ہندو قومیں بستي رستي تھیں جن میں سے بہت سي قومیں مختلف مختلف زمانوں میں کئي سو برس پہلے کچھہ اور سندہ سے اُتھکر وہاں آئي تھیں اور غالب یہہ ہی کہ وہ قومیں گجرات کے بادشاہ کو خراج تو دیتي تھیں مگر مطیع و محکوم اُس کي نہ تھیں *

مغلوں کے دخل و تسلط کے زمانہ میں یہہ جنوبي ریاستیں موجود تھیں اور چند سال کے اندر اندر خود مختاري کے قریب ایسي ہوگئي تھیں جیسي کہ شاہان گجرات کے زمانہ میں تھیں غرض کہ گجرات کے بادشاہوں کا اصلي ملک مقبوضہ صرف وہ میدان تھا جو پہاڑوں اور سمندر کے در میان میں واقع ہی بلکہ منجملہ اُس کے شرقي حصہ ایک خود مختار راجہ کے قبض و تصرف میں تھا جو چاپانیر کے پہاڑي قلعہ کا حاکم تھا علاوہ اُسکے گجرات کا خطہ سمندر کے کنارے کنارے جنوب مشرق تک اسقدر پھیلا پڑا تھا کہ سورتھہ کا شہر اور اُس کے آگے کچھہ کا ملک اُسمیں داخل تھا *

غرض کہ گجرات کے بادشاہوں نے اِن تھوڑے ذریعوں کي بدولت ایسا بڑا نام پیدا کیا جیسا کہ بھمني خاندان والے بادشاہوں کے سوا دکن کے چھوٹے بادشاہونمیں سے کسي بادشاہ نے نام اپنا روشن کیا *

مظفر شاہ گجراتي کا بیان

سلطان فیروز تغلق کے عہد سلطنت میں نظام مفرح فرحت الملک گجرات کا حاکم مقرر ہوا تھا مگر جبکہ اُسنے گجرات کے مسلمانوں کو ناراض کیا اور دلي کے دربار کو ہندوؤں کے ساتھہ اچھے معاملے برتنے اور اُنکے دین و مذہب کي رسموں کو رواج و رونق دینے سے شک شبہہ میں ڈالا تو محمد شاہ تغلق نے اُسکو معزول کیا اور مظفر خاں کو بھیجا اُس کے معزز فرمایا فرحت الملک نے دس بارہ ہزار ہندوؤں سے مظفرخاں کا مقابلہ کیا مگر سنہ ۷۹۱ ہجري مطابق سنہ ۱۳۹۱ ع میں شکست فاحش کھائي اور مظفرخاں گجرات پر قابض ہوا ‡ یہہ مظفرخاں ذات کا راجپوت تھا اور باپ اُسکا دلي کے دربار میں چھوٹے درجہ سے بڑے درجہ کو پہونچا تھا اور خود مظفر خاں نے مسلمان امیرزادوں کي طرح تعلیم و تربیت پائي تھي اور معلوم ہوتا ہی کہ ہندوؤں سے دشمني برتنے میں بڑا مقصود اُس کا یہہ تھا کہ اُس کي اصل و حقیقت

† منجملہ اُنکے ترنگر پور اور بھانس واڑہ وغیرہ آجتک قایم ہیں

‡ بردّ سا حب کي تاریخ گجرات صفحہ ۱۸۱

۹ محمود شاه ثاني سنه ۱۵۲۶ ع مطابق سنه ۹۳۲ هجري

۱۰ بهادر شاه سنه ۱۵۲۶ ع مطابق سنه الیه

۱۱ میران محمد شاه فاروقي سنه ۱۵۳۶ ع مطابق سنه ۹۴۳ هجري

۱۲ محمود شاه ثالث سنه ۱۵۵۳ ع مطابق سنه ۹۶۱ هجري

۱۳ احمد شاه ثاني سنه ۱۵۶۱ ع مطابق سنه ۹۶۹ هجري

۱۴ مظفر شاه ثالث سنه ۱۵۶۱ ع مطابق سنه ۹۶۹ هجري

گجرات کے شمال مشرق اور خود مشرق پر وه پهاړي خطه واقع هی جو ارولي پهاړوں کو بندهیا چل کے سلسله سے ملاتا هی اور اُسکے جنوب پر سمندر واقع هی جو اُسکے ایک حصه کو گهیرے پڑا هی اور وه حصه ایسا جزیره نما بنگیا هی که صوبه گجرات کے باقي حصه کي چوڑائي چکلائي میں برابر هی اور اُسکے مغرب پر وه بیابان واقع هی جسمیں رن‌کچهه کا مشهور ریگستان بهي شامل هی اور اس حد کا کهلا هوا حصه شمال و مغرب میں وهاں واقع هی جهاں ایک میدان کے ذریعه سے جو پهاړوں اور بیابانوں کے بیچ میں پڑتا هی گجرات کا صوبه مارواڑ سے شامل هو جاتا هی شمالي پهاڑ اُسکے نهایت ناهموار اور صعب گذار هیں اور وه شاخیں اُسکي جو مغرب کي جانب کو پهیلتي گئي هیں کهیں کهیں جنگلوں سے معمور هیں غرضکه وه هرے بهرے هیں بلکه بهت سي ایسي کهوئیں اُسکے درختوں کے بنوں سے بهرپور هیں جنکي جڑیں بڑے بڑے دریاؤں سے ملتي هیں یهه ملک جوں جوں پهاړوں سے الگ هوتا جاتا هی اُسیقدر بے اوت آڑ هوکر کهلتا جاتا هی اور اس ملک کا چاتہیں حصه جو سمندر کے قریب گهرائي میں جاتا هی اور ساٹهه میل کي چوڑائي چکلائي رکهتا هی نهایت زرخیز اور بارآور هی گجرات کا جزیره نما گاهي گاهي گجرات کے باقي حصه سے ممتاز کیا جاتا هی اور پهلے زمانه میں اُسکو سوراتهه یا سورشترا کهتے تهے اور اب کاٹهیاواڑ اُسکو پکارتے هیں اس جزیره نما کا بڑا حصه نیچے نیچے پهاړوں سے مرکب هی جو اکثر مونڈلے اور بنجر هیں مگر سمندر پر اور میدان ایسے هیں که وه گجرات کي دروني جانب کو دور تک پهیلتے چلے گئے اور نهایت زرخیز اور کشاده هیں جنوب کے قریب ایک اور پهاړي ضلع واقع هی جو بابریا کے نام سے مشهور و معروف تهی اور اب وهاں جنگل کے جنگل کهڑے هیں *

جب که گجرات کا صوبه دلي کي قلمرو سے الگ هوا تو نیا بادشاه اُس کا تهوڑاسا ملک کهلے میدان میں رکهتا تها اور اُس کے شمال مغرب میں جهالور اور سروهي کے خود مختار راجے تهے جن سے وه گاهے گاهے خراج بهي لیتا تها اور ایدر کا راجه پهاړوں کے مغربي حصه پر قابض و متصرف تها اور اداے خراج پر اکثر اور کبهي کبهي معین وقتوں میں مجبور کیا جاتا اور لڑائي بهڑائي بلکرن ایک پیسه ندیتا تها مگر گجرات کے بادشاه کو وه یوں همیشه ضرر پهونچاتا تها که اُسکے مخالفوں

چوتھا عماد اپنی صغر سنی کے زمانہ میں غالباً سنہ ۱۵۶۰ ع میں تخت نشین ہوا مگر تفال خاں اُس کے وزیر نے اُس کی حکومت کو غصب کیا چنانچہ سنہ ۱۵۷۲ ع مطابق سنہ ۹۸۰ ہجری میں وہ ریاست احمد نگر کی سلطنت میں شامل ہوگئی *

بریدشاہی بیدر والی خاندان کا بیان جسکو قاسم برید نے بنا کیا

۱ قاسم برید سنہ ۱۴۹۸ ع مطابق سنہ ۹۰۴ ہجری
۲ امیر برید سنہ ۱۵۰۴ ع مطابق سنہ ۹۱۰ ہجری
۳ علی برید سنہ ۱۵۳۹ ع مطابق سنہ ۹۴۵ ہجری
۴ ابراہیم برید سنہ ۱۵۶۲ ع مطابق سنہ ۹۷۰ ہجری
۵ قاسم ثانی سنہ ۱۵۶۹ ع مطابق سنہ ۹۷۷ ہجری
۶ مرزا علی سنہ ۱۵۷۲ ع مطابق سنہ ۱۰۰۰ ہجری

برید بادشاہوں نے بہمنی خاندان والے بادشاہوں کے وزیر وقایم مقام ہونے سے اگرچہ پہلے پہلے قدر و منزلت حاصل کی تھی مگر قاسم برید کی زندگی سے آگے وہ دھوکہ تھپل سکا چنانچہ اُس نے اور اُس کے جانشین امیر برید نے بادشاہی کا خطاب اختیار کیا اور ملک اُس کا تھوڑا تھا اور باوصف اُس کے حدود اُس کی بیطور و طرح واقع ہوتی تھیں اور بخوبی متعین نہ تھیں اور اُن کے نیستی و نابود ہونے کا زمانہ بھی محقق و ثابت نہیں *

جس زمانہ میں کہ فرشتہ والے نے اپنی تاریخ کا حصہ سنہ ۱۶۰۹ ع مطابق سنہ ۱۰۱۸ ہجری کی بابت پورا کیا تھا اُسی زمانہ میں امیر برید ثانی اپنی قلمرو میں حکومت کرتا تھا *

گجرات کے بادشاہوں کا بیان

۱ مظفر شاہ سنہ ۱۳۹۶ ع مطابق سنہ ۷۹۹ ہجری
۲ احمد شاہ سنہ ۱۴۱۲ ع مطابق سنہ ۸۱۵ ہجری
۳ محمد شاہ سنہ ۱۴۴۳ ع مطابق سنہ ۸۴۷ ہجری
۴ قطب شاہ سنہ ۱۴۵۱ ع مطابق سنہ ۸۵۵ ہجری
۵ داؤد شاہ بادشاہ یک ہفتہ
۶ محمود شاہ بیکرہ سنہ ۱۴۵۹ ع مطابق سنہ ۸۶۳ ہجری
۷ مظفر شاہ ثانی سنہ ۱۵۱۱ ع مطابق سنہ ۹۱۷ ہجری
۸ سکندر شاہ سنہ ۱۵۲۶ ع مطابق سنہ ۹۳۲ ہجری

کے جاہ و جلال میں کسی قسم کا تغیر واقع نہوا اور اُنکے مال و دولت کی ترقی ہندوؤں کے مال و دولت کی بدولت ہوئی بعد اُس کے جب اوڑیسہ میں شور و فساد برپا ہوئے اور بنگالہ کی جانب سے اُس پر حملہ کیا گیا تو ابراہیم شاہ نے یہہ فائدہ اُٹھایا کہ اوڑیسہ پر بایں غرض حملہ کیا کہ راجمہندری اورنیتر اُس ملک پر قبض و تصرف دوبارہ حاصل کرے جو دریاے گوداوری سے چھکا کول تک واقع ہی اور بہمنی سلطنت کے برباد ہونے پر ہندوؤں نے اُس پر قبضہ کیا تھا اور محمد قلی اُس کے جانشین نے اپنی فتوحات کو دریاے کشنہ کے جنوب تک پھونچایا تھا اور کندی کوتہ اور کداپا اور نیز اُس ملک کے باقی حصوں کو جو دریاے پنار کے کنارہ تک واقع ہیں اپنی قلمرو میں داخل کیا تھا اسی بادشاہ نے حیدر آباد کو بنایا بسایااور پہلے پہل نام اُسکا بھاگ نگر رکھا چنانچہ ہندو لوگ اُس کو اب بھی اُسی نام سے پکارتے ہیں اور دارالسلطنت گولکنڈہ کو جو قریب اُس کے واقع تھی چھوڑ کر حیدرآباد کو دارالسلطنت بنایا تھا *

یہہ بادشاہ اکبر بادشاہ کے احمد نگر پر متصرف ہونے سے کئی برس بعد تک فرماں فرمائی کرتا رہا مگر اس دور دراز معاملہ سے اُس کی حالت و حیثیت میں بہت تھوڑی تبدیلی واقع ہوئی *

عماد شاہی خاندان برار کا بیان جسکا بانی فتح اللہ عماد الملک ہوا جو ایک نو مسلم کی اولاد تھا

۱ فتح اللہ عماد الملک سنہ ۱۴۸۴ مطابق سنہ ۸۹۰ ہجری *

۲ علاء الدین سنہ ۱۵۰۴ع مصابق سنہ ۹۱۰ ہجری

۳ دریا عماد شاہ سنہ ۱۵۲۹ع مطابق سنہ ۹۳۶ ہجری

۴ برہان عماد شاہ بن دریا شاہ سنہ ۱۵۶۱ع مطابق سنہ ۹۶۸ ہجری

۵ تفال شاہ

اِس چھوٹی سلطنت کا جو تھوڑا بہت حال دریافت ہوا وہ اُس کے پاس پڑوس کی سلطنتوں کی تاریخوں میں بیان ہوچکا باقی چوڑائی چکلائی اُس کی یہہ ہی کہ انہادری پہاڑوں سے لیکر دریاے گوداوری تک پھیلی ہوئی ہی مغربی سرحد اُس کی احمد نگر اور خاندیس اور زمین کے خط مشرقی کے چھتروین درجہ کے تخمیناً نصف تک پھونچی ہی مگر شرقی حد اُس کی محقق نہیں اور غالب یہہ ہی کہ اُس میں ناگپور داخل نہیں *

اگرچہ فتح اللہ عماد الملک کو بادشاہی اختیاروں کے برتاؤ کا اختیار حاصل تھا مگر معلوم ہوتا ہی کہ پہلے پہلے علاء الدین ہی نے بادشاہی خطاب اختیار کیا † *

† اِس بات کو فرشتہ والے نے مختلف مقاموں میں مختلف طوروں سے بیان کیا مگر برگز صاحب کے ترجمہ جلد تین صفحہ ۳۵۵ اور ۳۵۱ کو دیکھنا چاہیئے *

کے ٹکڑے اور جنوب مغربي اضلاع بیجانگر کي ریاست کے حصے تھے مگر اُس کے ملک مفتوحہ کا بڑا حصہ خاندان ورنگل اور تلنگانہ کے اور راجاؤں کي ریاستوں کے بقیات سے حاصل ہوا تھا قطب قلي شاہ نے بمقام کونڈاپلي ایک بڑي فتح اُن سارے راجاؤں پر حاصل کي تھي جو باہم متفق ہوئے تھے اور اوڑیسہ کا راجہ بھي شریک اُن کا تھا اور بعد اُس کے اگرچہ بیجانگر کے راجہ نے اپنے دین و مذہب کي تائید و اعانت میں بڑي جد و جہد اُٹھائي مگر ورنگل کي حکومت پھر بحال نہوئي اور مسلمانوں کي قوت کو حدود مذکورہ میں کسي قسم کا ضعف عارض نہوا *

سلطان قلي کے ساز و سامان جنگ میں جو هندوؤں کے مقابلہ پر اُس کي سعي و همت سے درست کیئے جاتے تھے گاہ گاہ اپنے قرب و جوار کے مسلمان بھائي بادشاهوں کے حملوں دھاوروں سے اور خصوص اسماعیل عادلشاہ کي یورش سے خلل آتا تھا مگر باقي بادشاهوں کي نسبت یہہ بادشاہ دکن کے بادشاهوں کي لڑائیوں میں بہت کم شریک ہوا *

جب کہ سلطان قلي نوہ برس کو پہونچا تو اُس کے بیٹے جمشید قلي نے اُسکو قتل کیا اور اُس کي جگہہ تخت پر بیٹھا اور سات برس سلطنت کرکے مرگیا بعد اُس کے ایک صغیر سن بادشاہ ہوا اور کل چند مہینے بادشاہ رہا مگر چوتھا بادشاہ ابراهیم شاہ تیس برس تک فرمانروائي کرتا رہا اور جو بڑے بڑے واقعات اِس خاندان میں واقع ہوئے اِسي بادشاہ کے عہد حکومت میں اکثر وقوع میں آئے *

ابراهیم شاہ کا وزیر ایک هندوجگدیو نامي تھا اور اکثر اُس کي پیادوں کي فوج اور سارے قلعہ بند سپاهیوں کا بڑا حصہ هندو تلنگوں سے مرکب تھا یہہ جگدیو اپنے آقاے نامدار سے ناراض ہوکر برار کو چلا گیا اور وهاں جاکر ایک بڑي فوج کا حاکم ہوگیا بعد اُس کے بیجا نگر والے رام راجہ کي ملازمت میں داخل ہوا جبکہ اس راجہ کے رعب و داب کي بدولت علي عادلشاہ اور علي برید شاہ اور خود راجہ باهم متفق ہوئے تو جگدیو اِن شریکوں کے سہارے بھروسہ پر ابراهیم شاہ کي قلمرو کے ایک بڑے حصہ کو دبا سکا اور خود اُس کو اُس کي دارلریاست میں محصور کرسکا مگر باهم آشتي ہوگئي اور امن و امان کي صورت قایم رهي بعد اُس کے ابراهیم شاہ اُس عام اتفاق میں شریک و شامل ہوا جو رام راجا بیجا نگر والے کے خلاف و بمقابلہ پر منعقد ہوا تھا *

قطب شاهي خاندان کے بادشاہ اور مسلمان بادشاهوں کے جنگ و جدال اور سلوک و اتفاق میں شریک و شامل ہوئے اور عموماً اُن کو احمد نگر کے بادشاهونکے سلسلہ میں گنتے هیں مگر اُن خلافوں اور سلوکوں سے قطب شاهي خاندان والوں

تین آدمی تو عین مقام پر مارے گئے اور باقی زخموں کی اذیت سے موگئے اِس لیئے که وہ کشتیاں تلواروں سے هوتی تهیں † *

احمدنگر کی سلطنت اپنے نہایت اقبالمندی کے زمانه میں اُن صوبوں پر مشتمل تهی جس کو اب اورنگ‌آباد کہتے هیں اور صوبه برار کا تمام مغربی حصه اُس میں داخل تها اور منجمله اِسی سلطنت کے کنکان اور سمندر کے کنارہ کا ایک حصه ان خطوں کے درمیان میں واقع تها جو گجرات اور بیجاپور کی ریاستوں سے تعلق رکهتے تهے *

قطب شاہ کے خاندان گولکنڈہ کا بیان جس کا بانی قطب قلی ترکمان تها

۱ سلطان قلی شاہ سنه ۱۵۱۲ مطابق سنه ۹۱۸

۲ جمشید قطب شاہ سنه ۱۵۴۳ مطابق سنه ۹۵۰

۳ سبحان قلی شاہ سنه ۱۵۵۰ مطابق سنه ۹۵۷

۴ ابراهیم شاہ سنه ۱۵۵۰ مطابق سنه ۹۵۷

۵ محمد قلی شاہ سنه ۱۵۸۰ مطابق سنه ۹۸۸

قطب شاہ بانی خاندان گولکنڈہ همدان واقع ایران کا باشندہ تها اور دعوے اُس کا یهه تها که میں اپنی قوم کے سرداروں کی آل اولاد هوں اور اس میں کچهه شک شبهه نہیں که وہ سپاهیانه روز گار کی تلاش اور جستجو میں آزادانه حیثیت و صورت سے هندوستان میں آیا اور ایک بهمنی بادشاہ کے پهرہ والوں میں داخل هوا اور بہت سے موقعوں پر صرف اپنی سعی و کوشش سے آپ کو معزز و ممتاز کیا اور جب که بهمنی ریاست کا کام ابتر هوگیا تو وہ تلنگانه کا حاکم تها مگر یهه بات ثابت نہیں هوتی که کس سن و سال میں بادشاهی کا خطاب اُس نے اختیار کیا هاں غالب یهه هی که سنه ۱۵۱۲ ع مطابق سنه ۹۱۸ هجری سے حقیقت میں بادشاہ هوا *

اگرچه پهلے پهلے اُس نے اپنے مذهب کا اظهار نه کیا مگر جب که وہ تخت پر بیٹها تو اُس نے کهلم کهلا تشیع کا اقرار کیا اور اپنی قلمرو میں شیوع اُسکو بخشا اور کوئی مقابله پیش نه آیا بهت دنوں سلطنت کرکے وہ ملک اپنے وارثوں کے لیئے چهوڑ گیا جو دریاے گوداوری سے کشنه کے آگے تک اور سمندر سے ایسے خط تک پهیلا هوا هی جو حیدر آباد کے مغرب میں مشرقی خط طول ارضی کے اٹهترهویں درجه کے قریب کهینچا جاوے اس خط کے شمال مغربی اضلاع بهمنی سلطنت

† برگز صاحب کا ترجمه تاریخ فرشته جلد ۳ صفحه ۲۰۸

پہونچایا مگر اِس کامیابی سے پہلے یہہ ذلت نظام شاہی خاندان کے بادشاہ کو نصیب ہوچکی تھی کہ بہادر شاہ گجراتی نے اُس کو اُسی کی دارالریاست میں محصور اور اپنے فضل و فوقیت کے تسلیم اور نہایت نیازمندانہ اطاعت پر مجبور کیا تھا † اور نیز اِس سے بڑی خفت اُس کے جانشین کی بھی مترصد بیٹھی تھی جس کو رام راجا بیجانگر والے نے جو اُسی زمانہ میں بیجاپور کی ریاست سے موافق ہوگیا تھا سنہ ۱۵۳۰ مطابق سنہ ۹۳۷ ہجری میں بمقام احمدنگر گھیر گھار کر ایسی ملاقات کرنے میں دبایا لچایا تھا جس میں اُس کے کمتر ہونیکی شرطیں قرار ہی گئی تھیں *

اسی شیخی اور فخر کی بدولت جو رام راجا نے خاص اِس موقع پر اور علاوہ اُس کے اور موقعوں پر ظاہر کیا سنہ ۱۵۶۵ع مطابق سنہ ۹۷۲ ہجری میں سارے مسلمان اُس کے مخالف ہوگئے جس کا نتیجہ بیان ہوچکا ایک موقع کے لحاظ و حیثیت سے گو وہ موقع احمد نگر کے حق میں مفید و نافع نہ تھا احمد نگر کی زور و قوت اور جاہ و حشمت کا تصور آتا ہے اِس لیئی کہ بیان کیا گیا کہ ایک بار احمدنگر کے بادشاہ نے عادل شاہ پر فوج کشی کی تھی جس میں چھہ سو توپیں مخالفوں کے ہاتھہ آئیں اگرچہ بہت سی اُن میں سے چھوٹی چھوٹی ہونگی مگر ایک برنجی توپ ایسی تھی کہ دنیا میں از روے قد و قامت کے جواب اُس کا پایا نہیں جاتا تھا اور اب بھی بیجاپور میں موجود ہی ‡ *

فرشتہ والے نے بیان کیا کہ اِس خاندان کے عہد دولت میں بخلاف معمول ایشیا والوں کے نہایت خفیف نزاعوں پر کشتیاں ہوتی تھیں اور منجملہ فریقین کے جو شخص اُس سے اِنکار کرتا تھا وہ نہایت ذلیل و بے عزت سمجھا جاتا تھا اور جب کشتی میں کچھہ مکر و فریب نہوتا تھا تو فریقین میں سے ایک کے مرجانے سے دوسرے پر کسی قسم کا الزام جرم عاید نہوتا تھا فرشتہ والے نے بھی اِسی قسم کی کشتی اپنی آنکھوں سے دیکھی چنانچہ وہ بیان کرتا ہی کہ ہر طرف تین تین آدمی کھڑے تھے اور منجملہ اُن کے پانچ آدمی درباری نہی عزت اور سفید ڈاڑھی والے تھے

---

† اِس موقع پر بہادر شاہ نے اپنی بڑائی کو اس طرح جتایا کہ اُس نے نظام شاہی بادشاہ سے اپنی خاص گجراتی زبان میں گفتگو کی مگر نظام شاہی بادشاہ نے جواب اُس کا فارسی میں دیا جسکو دونوں سمجھتے تھے ۱۲

‡ اِس توپ کی مہری کا قطر ۲ فٹ ۸ انچھہ ہی اور اُس مہری کی اندرونی جانب کا قطر دو فٹ چار انچھہ ہی یعنے اِس قطر کا گولہ اُس میں بھرا جاتا ہی اور طول اس کا صرف ۱۵ فٹ ہے اور وزن اُس کا ایک ہزار ایکسو پیس من ہی

بہمنی سلطنت کے ٹوٹ نے پھوٹ نے پر آپ کو بادشاہ پکارا جیسا کہ بالا مذکور ہوا اولاد اُس کی ایسی معقول پسند تھی کہ وہ اپنی اصل و حقیقت سے شرماتی گھبراتی نہ تھی چنانچہ موضع بیڑی واقع صوبہ براز کے قبض و تصرف کے لیئی جہاں برھمن آبا و اجدا اُن کے موروثی پٹواری تھے براز کے بادشاہوں سے لڑتے جھگڑتے رہتے تھے اور اپنے موروث اعلے کی رو و رعایت سے برھان شاہ دوسرے بادشاہ نے کنورسین برھمن کو بڑا وزیر اپنا مقرر کیا اور اُس اعتماد و تکیہ کی بدولت جو اُس کو اُس کی ذات خاص پر حاصل تھا بہت سا فائدہ اوٹھایا اُس خاندان نے بیجاپور کے خاندان کی یہہ نقل اُتاری کہ مرھٹوں کو ملازم رکھا مگر اِس قدر کثرت سے ملازم نرکھے جس قدر کہ بیجاپور کی سلطنت میں ملازم تھے چنانچہ جو مرھٹے نظام شاھوں سے علاقہ ملازمت رکھتے تھے وہ اکثر پیادہ تھے اور پہاڑی قلعوں میں حفظ و حراست کا کام اُن سے لیا جاتا تھا جو فیاضی کہ نظام شاہی بادشاھوں نے اور مذھبوں کی نسبت اپنے قلمرو میں برتی اُس کی بدولت اُن فرقوں کے اثر سے محفوظ و مامون نہ تھے جو اُن کے خاص مذھب میں قایم تھے چنانچہ دوسرے بادشاہ نے علانیہ تشیع کو اِختیار کیا اگرچہ خاص قلمرو کے مفسدوں اور پختہ مذھب کے متفق بادشاھوں کی جانب سے سنہ ۱۵۳۷ ع مطابق سنہ ۹۴۴ ھجری میں اُس پر بہت سے حملے ھوئے مگر اِس بادشاہ کو بیجاپور والے بادشاہ کی نسبت بہت زیادہ کامیابی حاصل ھوئی اور بڑی خوبی سے گروہ اُس کا قایم رھا *

میران حسین پانچویں بادشاہ کے مارے جانے سے مذھب کا تبدل واقع ہوا اور جن اوپری لوگوں نے اُس کو قتل کیا تھا وہ سارے مارے گئے اور سنی غالب آئے چنانچہ سنہ ۱۵۶۸ ع مطابق سنہ ۹۹۶ ھجری میں تسنن نے رواج پایا *

بعد اُس کے چھٹے بادشاہ اسماعیل کے عہد حکومت میں خاص اہل سنت جماعت میں اِس لیئے جھگڑا برپا ھوا کہ وزیر اعظم نے مہدویہ فرقہ کی حمایت پر کمر باندھی جس سے سارے مسلمانوں کو بغایت نفرت تھی اور شاید اِسی جھگڑے کی بدولت یہہ بات پیدا ھوئی کہ سنہ ۱۵۸۸ ع مطابق سنہ ۹۹۷ ھجری میں اصلی دکنی اور حبشی ایسے نزاعوں میں جن کے وقوع سے سلطنت کا کارخانہ ابتر ھوگیا مختلف طرفوں کے حمایتی بنگئے مگر وہ نزاع ایسے تھے کہ مذھبی جھگڑوں پر بہت کچھہ مشتمل نہ تھے *

احمدنگر کی حکومت کو اور بادشاھوں کے اتفاقوں اِختلافوں میں جہاں جہاں شمول وشرکت حاصل ھوئی بیان اُس کا گذرچکا علاوہ اُن کے خاندیس اور براز والوں سے خاص اپنے مقدمہ کی بابت بھی چند ایسی لڑائیاں لڑیں جس میں خاندیس و براز کو سنہ ۱۵۷۲ ء زیر تباہ و خاک سیاہ کیا اوس کی تباھی سے اپنی قلمرو کو

پھر اُسکو اُسنے فتح کیا بعد اُسکے اسماعیل شاہ اُسکے بیٹے کے قبضہ سے پھر خارج ہوا †
مگر جبکہ بعد اُسکے سنہ ۱۵۷۰ع میں بیجاپور اور احمد نگر والے بادشاہوں نے
مقام گویا اور چول میں پرتگال والوں پر یکدم حملہ کیا اور دونو پس پا کیئے گئے تو
صاف اُس سے واضح ہی کہ وہ اپنے مخالفوں کے خوف و ہیبت سے اور سہمگین خوے
و خصلت سے ناواقف نہونگے ‡ *

بیجاپور احمدنگر کے بادشاہوں کا اتفاق اور تالی کوٹہ کی بڑی لڑائی اکبر شاہنشاہ کی تخت نشینی کے پیچھے واقع ہوئی اور جبکہ اکبر نے دکن کے کاموں میں دستاندازی شروع کی تو ابراہیم شاہ ثانی بالغ ہوچکا تھا اور احمد نگر کے ملکی قضے قضایوں میں سنہ ۱۵۹۵ع مطابق سنہ ۱۰۰۴ ہجری میں بڑی گرمجوشی سے مصروف و آمادہ تھا *

نظام شاہی خاندان کا بیان جس کی بنیاد احمد نو مسلم نے ڈالی

۱ احمد شاہ سنہ ۱۴۹۰ع مطابق سنہ ۸۹۶ ہجری
۲ برہان شاہ بن احمد شاہ سنہ ۱۵۰۸ع مطابق سنہ ۹۱۴
۳ حسین شاہ بن برہان شاہ سنہ ۱۵۵۳ع مطابق ۹۶۱
۴ مرتضی نظام شاہ سنہ ۱۵۶۵ع مطابق سنہ ۹۷۲
۵ میران حسین شاہ سنہ ۱۵۸۸ع مطابق سنہ ۹۹۶
۶ اسماعیل شاہ بن برہان شاہ سنہ ۱۵۸۸ع مطابق سنہ ۹۹۷
۷ برہان شاہ ثانی سنہ ۱۵۹۰ع مطابق سنہ ۹۹۹
۸ ابراہیم نظام شاہ سنہ ۱۵۹۴ مطابق سنہ ۱۰۰۳
۹ احمد شاہ ثانی بن شاہ طاہر سنہ ۱۵۹۴ مطابق سنہ ۱۰۰۴
۱۰ بہادر شاہ بن ابراہیم نظام شاہ سنہ ۱۵۹۵ مطابق سنہ ۱۰۰۴

نظام شاہی خاندان کا بانی احمد کا باپ بیجاپور کا ایک برہمن تھا جو گرفتار ہوکر غلاموں کی مانند ایک بہمنی بادشاہ کے ہاتھوں بکا تھا اور مسلمان بھی ہوگیا تھا یہانتک کہ اُس حکومت میں اول درجہ کو پہونچا اور اُسکے صاحبزادہ بلند اقبال نے

† یہہ دوسرا موتبہ تھا کہ سنہ ۱۵۱۰ع میں البکرکیو پرتگال والے نے مقام گویا کو چھینا تھا

‡ برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ایک صفحہ ۱۳۴ اور گرینٹ ڈف صاحب کی تاریخ جلد ایک صفحہ ۷۷

چوتهوں میں اپنے راجه والي دیوگدہ کے نیست نابود هوجانے سے جات اُنکي بگز گئي تهي یہانتک که رعایا سمجهے جاتے تهے اور اور لوگوں کي طرح ملازم رکهے جاتے تهے چنانچه یوسف عادلشاہ اول نے ایک مرهٹے سردار کو بارہ هزار پیادوں کي حکومت عنایت فرمائي تهي † *

اور پچهلي سلطنتوں میں مرهٹے بیجاپور کے باشندوں کے اقبال و دولت میں شریک و شامل رهے چنانچه جب کبهي هندوستانیوں یعني بیجاپور والوں کا فریق دربار میں غالب هوتا تها تو بہت سے مرهٹے بهرتي هوتے تهے برگیوں کے نام سے مشہور تهے اور اکثر لوگ اُنکے سوار هوتے تهے اور اسلیئے که لڑائي کے کاموں میں هلکے پهلکے اوز لٹیروں کي مانند چست و چابک تهے تو حفظ وحراست کي بابت وہ طریقه برتا کرتے تهے جسکے برتاو پر بیجاپور کي ریاست غنیم کے دهاوے محاصرے کے وقت همیشه مایل هوتي تهي یعني پاس پروس کے شهر و دیهات کو اس غرض سے ویران کرتي تهي که دشمن کو رسد وغیرہ کي طرف سے دشواري پیش آوے *

یهه نئي بات بیان کے قابل هی که اس بادشاہ ابراهیم عادلشاہ نے یهه هدایت کي تهي که سرکاري حساب کي کتابوں میں فارسي کي جگهه مرهٹي برتي جاوے اور جبکه یهه دهیان کیا جاتا هی که سارے دیهاتي محاسبوں کي بولي دکني تهي اور مال کے اهلکار اور جمعبندي کے افسر سارے هندو تهے تو نهایت تعجب هوتا هی که دکني بولي اس سے پهلے کیوں مروج نهوئي اور تقلید اُسکي بڑي وسعت سے باقي ریاستوں میں کیوں نکي گئي *

مسلمان بادشاهوں میں قضیے قضاے رهتے تهے اور متفق گروہ قایم هوتے تهے اور اُن دونوں باتوں میں بیجانگر کا راجه اور خاندیس اور گجرات کے بادشاہ شریک اُنکے هوتے تهے اور گجرات کا بادشاہ سب سے زیادہ پایه والا تها اور ان تمام لڑائیوں میں نظام شاہ احمد نگر والا اس عادلشاہ کا دایمي مخالف تها اور اُنکي باهمي مخالفت اُن باهمي نزاعوں کے باعث قایم تهي جو دونوں کي جانب سے شولاپور اور چند اضلاع واقعه شاخل چپ دریاے بیمه کي بابت برپا رهتے تهے *

آخر کار یهه عادلشاہ اور نظام شاہ اور برید شاہ اور قطب شاہ چار بڑے بڑے بادشاہ رام راجا بیجانگر والے کے مقابله پر متفق هوئے جسکا نتیجه بالا مذکور هوا *

عادلشاهي بادشاهوں کي اُن لڑائیوں کا حال جو پرتگال والوں سے واقع هوئیں هندوستاني مورخوں نے دیدہ و دانسته غفلت شعاري اور سهل انکاري سے بیان کیا چنانچه گووا لکهتے هیں که شهر گویا یوسف عادلشاہ کے قبض و تصرف سے خارج هوگیا تها اور

† گرینٹ ڈف صاحب کي تاریخ جلد اول صفحه ۸۳

سے بیٹھي تھي غرض کہ اُس نے اُس مذهب کو اپنی سلطنت کا طریقہ ٹھہرایا یعنے اُسي مذهب کي تائید و حمایت کرتا تھا اور ایسي ناشایستہ حرکت سے جسکي مثال اقلیم هندوستا میں پائي نہیں جاتي اپني ساري رعایا میں ناراضي پھیلائي اور سارے مسلمان بادشاهوں کو اپنے خلاف و مقابلہ پر متفق کیا مگر بڑي دلیري دلاوري سے متفق بادشاهوں کے مقابلہ میں جما رها اور اُن کے اتفاق کے توڑنے میں بڑي کوشش اور دانشمندي ظاهر کي مگر جب تک کہ اُن انوکھي باتوں سے کنارہ کش نہوا جن کو اُس نے دین و مذهب میں ایجاد کیا تھا تو یہہ بات اُسکو حاصل نہوئي کہ وہ سارے مخالفوں کو آپ سے راضي کر سکے *

یوسف عادل شاہ کے مرنے پر اسماعیل اُسکا بیٹا جانشین اُسکا هوا مگر صغر سني کے باعث سے سلطنت کا کام کاج اُس کے وزیر کمال خاں دکني کے قبضہ قدرت میں رها جس نے غصب ریاست کي طرح ڈالي تھي اور اسي نظر سے سني مسلمانوں کي سرداري اختیار کي تھي اور ایرانیوں کو شکستہ خاطر کرکے موقوف کیا تھا مگر نصیبوں سے تدبیر اُس کي راس نہ آئي اور وہ نو جوان بادشاہ غالي شیعہ بن گیا اور فوج کو غیر ملکي یعنے ایراني لوگوں سے قایم کیا اور هندوستانیوں میں سے سواے راجپوت اور پٹھانوں کے ملازم نہ رکھا † جو اُس کے ملک میں نہ بستے تھے اور بیگانہ ملک والوں کے رنگ ڈھنگ اختیار کیئے اور فارسي ترکي زبانوں کو همیشہ برتاؤ میں میں لایا اور دکني زبان پر ترجیح اُنکو دي ‡ *

جبکہ عادل شاہ تیسرا بادشاہ چھہ مهینے سلطنت کرکے مرگیا تو ابراهیم اُسکا بیٹا اُسکي گدي پر بیٹھا اور نہایت متعصب سني هوا چنانچہ اُس نے تمام ایرانیوں کو موقوف کیا مگر جبکہ بعد اُسکے اُسکا بیٹا علي عادلشاہ اُسکي جگہہ جانشین هوا تو اُسنے دادا کے مذهب کو اوجالا اور غالي شیعوں کا طور و طرز اختیار کیا اور ایرانیوں کو دوبارہ ملازم رکھا اور ابراهیم عادلشاہ ثاني اُسکے بیٹے کي صغر سني میں سني شیعوں میں قصہ برپا هوا جسمیں سني غالب آئے *

مذکورالصدر انقلاب کي نسبت بڑي تبدیلي یہہ هوئي کہ مرهٹوں کو سرفرازي حاصل هوئي جنکي اصل و حقیقت یہہ تھي کہ احمدنگر اور بیجاپور والے بادشاهوں کے

---

† اگرچہ هندوستاني لوگ افغان کے معنوں میں پٹھان کے لفظ کو استعمال کرتے هیں مگر عموماً افغانوں کي اولاد میں بولا جاتا هے جو هندوستان میں پیدا هوے

‡ برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد دو صفحہ ۱۷۲ اِس صفحہ کے دیکھنے سے دریافت هوتا هے کہ دکني بولي جو هندي زبان کي ایک شاخ هے سولهویں صدي کے شروع میں دکن کے مسلمانوں کي معمولي زبان تھي

بیجاپور کے شاهي خاندان کا بیان جسکو یوسف ترکي غلام نے قایم کیا

فهرست

یوسف عادل شاہ ایک مشهور خاندان سے اپني نسل کو نسبت کرتا تها اور ایک معقول تاریخ سے تائید اُسکي پهونچاتا تها چنانچہ هندوستان کے مورخ بیان کرتے هیں کہ وہ عثمان ترک شاہ روم کا بیٹا اور محمد ثاني کا بهائي تها جسنے قسطنطنیہ کو فتح کیا تها مگر محمد کي تخت نشیني کے وقتوں میں شیرخوارہ تها اور اپني ماں کي تدبیر و حکمت سے اپنے بهائیوں کے ساتهہ قتل هونے سے محفوظ و مامون رها تها اور اوسیکي بدولت ایران کو پهونچایا گیا تها اور جب کہ وہ سولهہ برس کو پهونچا تو ایران سے بایں وجهہ بهاگنے پر مجبور هوا کہ اُسکو رومي خاندان کا سمجهنے لگے اور کچهہ کچهہ شک اوسکي نسبت پیدا هونے لگا چنانچہ وہ ایران سے بهاگا اور بهمني خاندان کے دربار میں پیش کیا گیا اور غلاموں کي طرح بیچا گیا اور دلاور غلاموں کے طور و طریقوں سے معزز و ممتاز هوا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ تخت نشین هوگیا *

بادشاہ هوتے هي قاسم برید کے مقابلۂ پر سرگرم رها جو بهمني حکومت کو دبا بیٹها تها اور علاوہ اس کے ادهر اودهر کے راجاؤں کے ملکوں کے چهیننے میں مصروف هوا جو اوسکي مانند اپني خود مختاري کے قیام و استحکام کے خواهاں تهے اور بیجانگر کے راجہ سے برابر لڑے گیا انجام کار وہ کامیاب رها اور جو جو فتوحات اُسکے هاتهہ آئیں ایک طرح کے بهیا چارے کے عهد نامہ سے مضبوط اُن کو کیا جو احمدنگر اور برار کے نئے بادشاهوں سے کیا گیا تها اور اُس کے ذریعہ سے اپنے اپنے ملک کي نسبت هر ایک کا حق و دعوي تسلیم کیا گیا *

اُس کي قلمرو کا عرض طول ایسا تصور کیا جاوے کہ دریاے بیمہ اور کشنا کو حد شرقي اور تمبادرہ کو جنوبي اور تبتي سے گویا تک سمندر کو حد غربي اور غالبہ دریاےنیرہ کو حد شمالي مانا جاوے *

بعد اُس کے تشیع کي گرمجوشي سے تازي دشواریوں میں پڑا اور یہہ گرمجوشي اُسکي طبیعت میں ایران کے رهنے سہنے اور شیخ صفي کے خاص خاص معتقدوں کے ملنے جلنے

لڑائیاں مدت تک جاری رہیں مگر ہندو مسلمانوں کی سرحدوں میں کوئی بڑی تبدیل اُن سے واقع نہوئی چنانچہ اوڑیسہ اور تلنگانہ کے والیے سنہ ۱۴۶۱ ع مطابق سنہ ۸۶۵ ہجری میں بیدر کے دروازوں تک چلے آئے جو اُس زمانہ میں بہمنی خاندان کا دارالحکومت تھا مگر مسلمان آخر کار اونپر غالب آئے یہاں تک کہ دریاے کشنا اور تمباندرہ کے درمیانی کے بہت سے ملکوں پر قابض و متصرف ہوئے اور سنہ ۱۴۲۱ میں احمد شاہ بہمنی نے ورنگل پر پورا پورا قبضہ کیا اور تلنگانہ کے راجہ کو اُس کی پرانی دارالحکومت کے چھوڑنے پر دبایا *

محمد شاہ بن ہمایون شاہ کے عہد سلطنت سنہ ۱۴۷۲ع مطابق سنہ ۸۷۶ ہجری میں جو بہمنی بادشاہوں کا پچھلا بادشاہ اور بادشاہی اختیاروں کو پورا پورا برتتا تھا اوڑیسہ والے راجہ کے رشتہ دار انبر راے نے محمد شاہ مذکورالصدر سے اوڑیسہ کے استحقاق حکومت کے مقدمہ میں اعانت چاہی اور اعانت کی عوض اور تنخواہی کی صورت میں راجمہندری اور کونداپلی کے پرگنوں کو جو دریاے کشنا اور گوداوری کے دہانوں پر واقع تھے دینا ٹھہرایا محمد شاہ نے درخواست اُس کی قبول کی اور اُس جھوٹے دعوی دار کی امداد و اعانت کی غرض سے تھوڑی سی فوج اپنی بھیجی چنانچہ انبر راے کو قبضہ دلایا گیا اور اضلاع موعودہ مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور جب کہ بعد اُس کے سنہ ۱۴۷۷ع مطابق سنہ ۸۸۲ ہجری میں انبر راے نے اضلاع مذکورہ پر قبضہ کرنا چاہا تو محمد شاہ آپ اُس کے ملک پر چڑھ کر گیا غرض کہ اُسکو مطیع اپنا بنایا اور راجمہندری کونداپلی کے نظم و نسق سے فراغت پاکر مغرب کیجانب سمندر کے کنارے کنارے کوچ کیا اور ماسولی پاٹن کو فتح کر کے اپنی قلمرو میں داخل کیا اور مشہور بندر کانجی یا کنچیورم تک جو مندراس کے متصل واقع ہی مارتا چلا گیا اور مشہور مندر کو لوٹ گھسوٹ کر خاک سیاہ کیا *

ہندوستان کے بعض مقابل پر بھی یہہ بادشاہ ایسا کامیاب ہوا کہ اُسکے وزیر نے کنکانی پر قبضہ کیا جو گھاٹوں اور سمندر کے خط مغربی کے درمیان میں تبتی سے لیکر گوریا تک واقع ہی بہمنی بادشاہوں نے چالیس برس سے زیادہ زیادہ مذکورالصدر فتح میں صرف کیئے اور اس ناہموار اور جنگلی قلمرو میں بہت سے نقصان اوٹھائے مگر باوصف اس کے پورا پورا مغلوب نکرسکے *

بہمنی بادشاہ اکثر وقتوں میں خاندیس اور مالوہ والے بادشاہوں سے برار کی سرحدوں پر لڑتے جھگڑتے رہے چنانچہ ایک موقع پر سنہ ۱۴۶۱ اور سنہ ۱۲ع میں مالوہ کا بادشاہ بیدر تک گھستا چلا آیا جو اُس زمانہ میں بہمنی بادشاہوں کا دارالسلطنت تھا مگر تقدیر نے یاوری کی کہ گجرات والوں کی کمک پہونچ گئی اگر وہ کمک نہ پہونچتی تو بیدر فتح ہو جاتا *

۱۳ محمد شاہ ثاني بن همايوں شاہ سنه ۱۴۶۳ ع مطابق سنه ۸۶۷ هجري

۱۴ محمود شاہ ثاني سنه ۱۴۸۲ع مطابق ۸۸۷ هجري

نام کے بادشاهوں کي فهرست

۱۵ احمد شاہ ثاني بن محمود شاہ سنه ۱۵۱۸ ع مطابق سنه ۹۲۴ هجري

۱۶ علاءالدين ثاني بن احمد شاہ سنه ۱۵۲۰ع مطابق سنه ۹۲۷ هجري

۱۷ ولي الله بن سلطان محمود شاہ سنه ۱۵۲۲ ع مطابق سنه ۹۲۹ هجري

۱۸ کليم الله بن محمود شاہ سنه ۱۵۲۶ع مطابق سنه ۹۳۳ هجري

حسن کانگوے دکن کا پهلا بادشاہ اپني ذات سے چهوٹے پايه کا پٹهان اور کسي زمانه ميں دلي کا باشندہ تها اور معاش اُس کي ايسي تنگ تهي که اُس نے تهوڑي زمين اپنے بونے جوتنے کے ليئے کانگوے منجم برهمن سے جو محمد تغلق کا معزز ملازم تها بطور کرايه لي تهي حسب اتفاق اُس نے کهيت ميں بڑا دفينه پايا اور دين و ديانت کي ضرورت سے اطلاع اُسکي کانگو کو پهونچائي کانگو اُس سے اسقدر راضي هوا که اُسنے سارے رعب داب اپنے کو جو بادشاهي دربار ميں اُس کو حاصل تها حسن کانگوے کے حق ميں صرف کيا چنانچه وہ اُسکے ذريعه سے بڑے پايه کو پهونچا اور اُس کي حسن لياقت کے باعث سے اُس کے برابر کے لوگوں نے اپني بغاوتوں ميں سردار اُس کو بنايا چنانچه اُسنے اپنے مربي برهمن کي شکر گذاري کي ضرورت سے اپنے نام پر کانگوے کو زيادہ کيا اور جبکه اُس مرتبه کو پهونچا تو بهمني کا خطاب اُس پر زيادہ احسان مندي کي غرض سے زيادہ کيا جس کي بدولت خاندان اُس کا نامي گرامي هوا اور حسن آباد گلبرگه کو دارالرياست قرار ديا *

ورنگل والے راجه کي بغاوت اور بيجانگر کي نئي حکومت باغيوں کے حق ميں پهلے پهلے اِس ليئے نافع هوئي که محمد تغلق شاہ کي پريشانيوں کو اُن سے ترقي حاصل هوئي ورنگل کے راجه نے حسن کانگوے کي امداد و اعانت کے ليئے اُس کے پچهلے جهگڑے ميں سواروں کا ايک گروہ روانه کيا تها مگر اُن دونوں راجاؤں کي رياست کے قيام و استحکام سے مسلمانوں کي قلمرو کا بڑا جنوبي حصه اُن کے قبض و تصرف ميں چلا گيا اور حدوں کي بابت بهت جلد آپس ميں قصے قضائے کهڑے هوئے جس کے باعث سے احمد نگر کي نئي رياست اور دونوں راجاؤں کي سلطنتوں ميں لڑائي بهڑائي جاري رهي *

جب که حسن کانگوے نے وفات پائي تو دونوں راجاؤں کي لڑائياں باهم ليکن خصوص بيجا نگر والوں کے ساتهه ايسے زور شور سے جاري رهيں که کوئي دن کے ليئے بهي توقف واقع نهوا يهاں تک که بيجه نگر کا خاندان خاتمه کو پهونچا اگرچه بهت

منجملہ بارہ حصوں مذکورالصدر کے آتھہ حصوں کا تتمہ



اُن سلطنتوں کا بیان جو دلي کي شاهنشاهي کے بعد قایم هوئیں

دکن کے بهمني بادشاهوں کا بیان †

اصلي بادشاهوں کي فهرست

١ علاءالدین حسن کانگوے ‡ سنہ ١٣٤٧ ع مطابق سنہ ٧٤٨ هجري
٢ محمد شاہ اول بن علاءالدین سنہ ١٣٥٨ ع مطابق سنہ ٧٥٩ هجري
٣ مجاهدشاہ سنہ ١٣٧٥ ع مطابق سنہ ٧٧٦ هجري
٤ داؤد شاہ بن سلطان علاءالدین سنہ ١٣٧٨ ع مطابق سنہ ٧٨٠ هجري
٥ محمود شاہ اول بن علاءالدین مذکور سنہ ١٣٧٨ع مطابق ٧٨٠ هجري
٦ غیاث الدین بن سلطان محمود سنہ ١٣٩٧ع مطابق سنہ ٧٩٩ هجري
٧ شمس‌الدین بن محمود شاہ سنہ ١٣٩٧ع مطابق سنہ ٧٩٩ هجري
٨ فیروز شاہ بن داؤد شاہ سنہ ١٣٩٧ع مطابق سنہ ٨٠٠ هجري
٩ احمد شاہ‌اول سنہ ١٤٢٢ع مطابق سنہ ٨٢٥ هجري
١٠ علاءالدین بن احمد شاہ سنہ ١٤٣٥ع مطابق سنہ ٨٣٨ هجري
١١ همایوں شاہ ظالم بن علاءالدین سنہ ١٤٥٧ع مطابق سنہ ٨٦٢ هجري
١٢ نظام شاہ بن همایوں شاہ سنہ ١٤٦١ع مطابق سنہ ٨٦٥ هجري

† جبکہ چھوتي چھوتي مسلمان بادشاهي خاندانوں کے حالات کي کوئي سند بیان نہ کیجاوے تو یہہ تصور کرنا چاهیئے کہ وہ تاریخ فرشتہ سے لیئے گئے جسمیں هر بادشاہ کي تاریخ الگ الگ مذکور هے — جلد ٢ و ٣ ڈرنیل برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا

‡ علاءالدین اس حسن کا لقب تھا مگر همنے اُس کا اصلي نام اس غرض سے کتاب کیا تہ وہ اُس نام کے اور بادشاهوں سے ممتاز هو رہے

اور وہ اُن کے قبض و تصرف سے خارج ہوگئی تھے مگر خاص خاص خود مختار سرداروں نے یورپ والے افسروں اور قاعدہ داں سپاہیوں کي امداد و اعانت سے اُن پر قبضہ حاصل کیا اور جب کہ مرھٹوں کا عام خطرہ رفع دفع ہوا تو مسلمان سرداروں کا اتفاق بھي ٹوٹ پھوٹ کر خراب ہوگیا اور احمدشاہ اپني فتح سے فائدے اُٹھائي بدون اپني قلمرو کو چلا گیا اور ہندوستان کے معاملوں میں بھولے چوکے بھي پھر کبھي شریک نہ ہوا *

جولوگ ان پچھلے معاملوں میں شریک و شامل تھے وہ اب متفرق ہوگئے اور یہہ وہ زمانہ ہے کہ مغلوں کي شاہنشاھي کي تاریخ اِس مقام پر بند ہو جاتي ہے اور تمام ملک آنکا جدي جدي ریاستوں پر تقسیم ہوجاتا ہے اور خود دارالسلطنت اُجڑي جاتي ہے اور اُس سلطنت کے کام کا دعویدار † اب جلاوطن اور بیگانہ متوسل ہے اور نئي فیروزمیندوں ‡ کي نسل نے ہندوستان میں ہاتھہ ڈالا ہے اور یہہ امر ممکن و متصور ہے کہ وہ عمدہ نسل اس اقلیم کي سلطنت کے ٹکڑوں کو پہلے وقتوں کي نسبت معقول ارادوں اور عمدہ منصوبوں سے دوبارہ متفق کرے *

---

† یعني شاہ‌عالم بادشاہ ۱۲ مترجم

‡ یعني انگریز ۱۲ مترجم



حکومت پر قائم میں چھوڑے گئے تھے مگر ہولکر بچ رہا جو بہت جلد اور بیوقت اپنے چلے آنے سے ملزم نہ بچایا گیا اور مہاجی سیندھیا جو بعد اوسکے ایک بڑی ریاست کا بانی ہوا عمر بھر کے لیئے لنگڑا ہوگیا اور نانا فرنویس جس نے پیشوا کی حکومت کو ایک مدت تک پایہ سے گرنے ندیا ہزار دشواری سے جان بچا لیگیا † •

ایسی بھاری شکست اب تک کبھی واقع نہ ہوئی تھی اور ایسی کڑی مصیبت اب تک نپڑی تھی جس کے پڑنے سے بڑی افسردگی پژمردگی پھیلی اور سارے مرہٹوں پر غمگینی مایوسی چھاگئی بہت سے لوگوں کو رشتہ داروں کا ماتم کرنا پڑا اور ساری قوم کو فوج کی بربادی کا ایسا صدمہ پہونچا اور اُس صدمہ کو ایسا سمجھا کہ اُس کے مارے قوم کی بزرگی پھر نہ سنبھلیگی اور پیشوا کا یہہ حال ہوا کہ وہ اس صدمہ سے کبھی نہ سنبھلا اور اپنی سرحد سے پونہ کو آہستہ آہستہ چلاگیا اور اُس مندر میں بیٹھہ کر مرگیا جسکو اُس نے بستی کے پاس بنایا تھا § اور ٹوٹی پھوٹی فوج اُس کی نربدا سے آگے ہندوستان کے تمام اپنے بلاد مفتوحہ کو چھوڑتی چلی گئی || اور جب کہ بالاجی مرگیا تو باہمی جھگڑے کھڑے ہوئی اور پیشوا کی حکومت نے دوبارہ ویسی قوت کبھی حاصل نکی بعد اُس کے وہ بہت سے ملک اُن کے قبضہ میں دوبارہ حاصل ہوئی جسکو مرہٹوں نے پہلے فتح کیا تھا

---

† گرینٹ ڈف صاحب اور سیرالمتاخرین اور کاشی راے کے بیان متعلقہ جنگ پانیپت سے بہاؤ کی لشکر کشی کا حال لیا گیا — کتاب تحقیقات ایشیا کی جلد ۳ صفحہ ۹۱ وغیرہ ہندوستان میں تاریخ نویسی کی بابت کاشی راے کا بیان شاید نہایت عمدہ نمونہ ہے اور یہہ بھی واضح ہو کہ اِس بیان میں پٹھانوں کے اُس بیان سے بھی کچھہ تھوڑی بہت آگاہی حاصل ہوئی جس کو احمد شاہ کے معاملوں میں اُنہوں نے قلمبند کیا تھا

§ گرینٹ ڈف صاحب

|| سرجان مالکم صاحب کی تاریخ مالوہ جلد ایک صفحہ ۱۲۰

اور تلواروں بلکہ بڑے بڑے بھاری کھانڈوں سے لڑتے بھڑتے اور مارتے ہوئے تھے مگر یک لخت ایسا اتفاق ہوا کہ گویا کسی سحر و طلسم کے زور سے سارے مرہٹے بھاگے اور لڑائی کے کھیت کو کشتوں کے پشتوں سے معمور چھوڑ گئے فیروزمندوں نے بڑے جوش خروش سے بھگوڑوں کا پیچھا کیا اور کسیکو پناہ نہدی اور اسی باعث ایسا بڑا بھاری قتل پڑا کہ حد قیاس سے خارج ہے چنانچہ ہر جانب کو پندرہ پندرہ بیس بیس میل تک تعاقب کیا گیا اور جو مرہٹے دشمنوں کی مار سے بچے رہے تھے وہ گنواروں کے ہاتھہ سے مارے گئے اور جو درانیوں کے پالے پڑے وہ نہایت بیرحمی سے قتل ہوئے یہانتک کہ خود احمد شاہ اُن بیرحموں میں شریک ہونے سے اس لیئی مستثنی نتھا کہ اُس نے روک تھام اُن کی نکی بلکہ نجیب‌الدولہ کی ترغیب سے جنکوجی سیندھیا کی بڑی ڈھونڈ بھال کروائی جسکو ایک درانی سردارنے چھپارکھا تھا اور گرفتاری کے اندیشہ سے اُسکو بھگایا تھا ابراھیم خاں گردی شجاع‌الدولہ کی دار و گیر میں مقید تھا جسکے حوالہ کرنے پر اُس کو نجیب‌الدولہ نے مجبور کیا اور لعنت ملامت کے لیئی اپنے سامنے بلایا بعد اوس کے وزیر اعظم کی سپردگی میں رکھا گیا جہاں زخموں کی تکلیف سے ایک ھفتہ کے اندر اندر مرگیا † بسواس راے کی لوتھہ پائی گئی اور ایک بے سرکے دھڑ پر بھاؤ کی لاش کا یقین کیا گیا مگر حقیقت میں حال اوس کا ایسا مشتبہہ رہا کہ بہت برسوں کے بعد ایک مکار آدمی نے اوس کا بھیس بناکر تھوڑے دنوں تک اوس کے خود ہونے کا اعتماد حاصل کیا مقتولوں کی کل تعداد دو لاکھہ کے قریب بیان ‡ کی گئی بڑے بڑے مرہٹے سردار اون سرداروں کے سوا کام آئی یا زخمی ہوگئی جو تھوڑی سی فوج کی

---

† کاشی راؤ کا یہہ بیان ہے کہ ابراھیم خاں سے نہایت بیرحمی ہوتی گئی اور یہہ خبر مشہور ہوئی کہ اس کے زخموں پر زہر کے پھاہے چڑھائے گئے مگر وہ وقت ایسا نہ تھا کہ اگر انتقام لینا منظور ہوتا تو ایسی بری طرح سے کیوں لیتی

‡ گرینٹڈف صاحب جلد دو صفحہ ۱۵۲

برادرزادہ عطائي خاں اُسکي برابر مارا گیا اور درانیوں کے پانوں اوکھڑ نے لگے مگر وزیر اپنے گھوڑے سے اوترا اور چند همراهي درانیوں سمیت اپني جگهہ پر قایم رها اور مرنیکا ارادہ کیا وزیر کے پیچھے شجاع‌الدولہ کھڑا تها مگر دهول کے اوڑ نے سے کچهہ محسوس نہیں هوتا تها که کیا معاملہ واقع هو رها هی اور جب که شجاع‌الدولہ نے وزیر اعظم کے آدمیوں کي بولي اور اُنکے گھوڑوں کے هنهنانیکو یکا یک تهوڑے هوتے پایا تو کاشي راے کو تفتیش و تفحص کے لیئے آگے کو بهیجا چنانچہ کاشي راے نے وزیر اعظم کو زرہ بکتر پهنے پاپیادہ اور نہایت غضبناک پایا که وہ اپنے لوگوں کو اُنکے بهاگ جانے پر برا بهلا کهہ رها هی اور اُنکو صفوں پر لانے میں مصروف هی جوں هي که اُنکهہ اُسکي کاشي راے پر پڑي تو اوسنے اوس سے یهہ بات کهي که تو شجاع‌الدولہ کي خدمت میں پهونچکر بهت جلد اسبات کو اداکر که اگر شجاع‌الدولہ هماري تائید اسوقت نکریگا تو میں جان سے جاؤنگا مگر شجاع‌الدولہ لڑائي میں شریک اُس کا نهوا اور اپني جگهہ پر جما رها *

یهہ معاملہ احمد شاہ پر مخفي نہ تها چنانچہ وہ فالتو فوج جو اُس نے منگائي تهي وزیر اعظم کي بربادي تباهي کي روک تهام کے لیئے عین وقت پر پهونچي اور اب لڑائي جمکر هونے لگي مگر باوصف اُس کے اب بهي مرهٹوں کا پلہ بهاري رها یہانتک که احمد شاہ نے اپنے بهگوڑوں کو گهیر گهار کر اکٹها کیا اور منجملہ اُن کے جنهوں نے لڑنے سے اِنکار کیا اُن کے قتل کا حکم سنایا بعد اُس کے خاص اپني صف کو آگے بڑهنے کا حکم دیا اور جهبي یهہ هدایت کي که فوج کا ایک ٹکڑا همارے بائیں بازو والا گهوم کر نکلے اور دشمن کے بازو پر ٹوٹ پڑے یهہ تدبیر اُس کي بهت راس آئي اس لیئے که اگرچہ عین قلب لشکر میں بڑے زور شور سے لڑائي هورهي تهي جهاں بهاؤ اور بسواس راے گهوڑوں پر سوار کهڑے تهے اور فریقین کے سپاهي نیزوں اور تیروں

اسوقت کي نوبت کہ وہ آگے بڑھا جاتا تھا یہاں تک کہ لشکر سے ایک میل کے قریب آنسے کئي ہراول ملے جو غنیمت لادے لاتے تھے اور انہوں نے یہہ عرض کیا کہ بادشاہ کے اقبال سے مرہٹے بھگ گئے احمدشاہ نے یہہ خبر سنکر کاشي راے سے خطاب کیا کہ اب جواب اسکا کیا ہی مگر گفتگو کے درمیان ہي مرہٹوں نے توپوں کي مار مار سے اپنے آنیکي خبر احمدشاہ کے کانوں میں پہونچائي احمدشاہ اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا فارسي حقہ یعني قلیان پیتا تھا کہ توپوں کي آواز سے چونکنا ہوکر حقہ توڑکر پھینک دیا اور بڑے اطمینان و متانت سے شجاع الدولہ سے یہہ فرمایا کہ تمھارے ملازم کي خبر کو سچا پاتا ہوں بعد اسکے فوج کو جلد آگے بڑھنے کا حکم سنایا اور جبکہ صبح کھلنے لگي اور کچھہ کچھہ چیزیں سوجھنے لگیں تو مرہٹوں کي قطاروں کو آہستہ آہستہ حسب قاعدے ایسی بڑھتي دیکھا کہ توپخانہ آگے آگے چلا آتا ہی احمدشاہ نے انکے مقابلہ پر فوج کو آراستہ کیا اور آپ لال ڈیرہ میں جا بیٹھا جو اب فوج کے پیچھے رکھا تھا *

مسلمانوں نے توپوں سے بہت کچھہ کام نلیا اور جب کہ مرہٹوں کي توپیں بہت قریب آگئیں تو انکے گولے مسلمانوں پر گذرنے لگے ابراہیم خاں گردي نے لڑائي کو شروع کیا جسنے بھاؤ کے پاس آکر یہہ عرض کیا تھا کہ آپ اکثر اسبات پر ناراض ہوتے تھے کہ میں اپنے سپاہیوں کي برابر تنخواہ دلانے میں ہمیشہ جھگڑتا تھا اب آپ ملاحظہ فرماویں کہ وہ تنخواہ آپ سے بیفائدہ نہیں لیکتے بعد اسکے اسنے ایک نشان سنبھالا اور اپنے سپاہیوں کو گولیاں مارنے سے روکا اور سنگینوں سے لڑنیکا حکم دیا چنانچہ وہ روہیلوں پر ٹوٹ پڑے جنکے آٹھہ نو ہزار دلاوروں نے بجز انکي دلیري دلاوري کے خود انہوں کو ضرر پہونچایا یہاں تک کہ قتل عظیم کے بعد انکي صف ٹوٹ گئي اور انکے شکست کھانے سے وزیر اعظم کا دایاں بازو کھل گیا جو دراني فوج کے قلب پر حکمراني کرتا تھا اور بھاو اور بسواس راے نے اسپر نہایت شگفتہ تازہ فوج سے حملہ کیا تھا اس حملہ میں وزیر کا

کي مانند ایک کهانچه میں محصور تهے۔ اور مونے اور مرنے والے جانوروں اور بهوکے پیاسے بهیر بنگاه کے بیچ میں پڑے تهے۔ اور اُن خرابیوں کي تکمیل کے خوف سے مونے جاتے تهے جنکو وه ابهي اوٹها رهے تهے اور جب که نهایت تنگ آگئے تو چرنٹوں کے ایک گروه کو بهت سے همرائیوں سمیت امداد لانیکي غرض سے روانه کیا مگر اس بیچارے گروه کو دشمنوں نے دیکهه پایا چنانچه بهت سے لوگ اُسکے مارے گئے بعد اُسکے سردار اور سپاهي اکهٹے هوئے اور بهاو کے ڈیرے کے گرد کهڑے هوکر یهه عرض کیا که اب کهانے پینے کو باقي نهیں رها جو کچهه ذخیرے تهے وه پورے هوگئے بهوکوں مرنے سے لڑائي کي جونهوں اوٹهاني آسان هی بهاو نے اتفاق کیا اور سب نے پان کهاکر مرنے تک لڑنے کي قسم کهائي بعد اُسکے ساري فوج کو حکم سنایا گیا که کل سورج نکاس سے پهلے پهلے دهاوا هوگا *

بهاو نے عین للت پر شجاع‌الدوله کے کارندے کاشي راے کو خاص اپنے هاتهه سے یهه لکهه‌کر بهیجا که اب کناروں تک پیاله لبریز هوگیا اور ایک بوند کي گنجایش باقي نهیں رهي اگر کچهه بن پڑے تو اب کرنا مناسب هی ورنه صاف جواب انسب هی بعد اسکے لکهنے پڑهنے کا وقت هوچکا کاشي راے اُس رقعه کے مضمون کو پچهلي رات اپنے آقا شجاع الدوله کو سنا هي رها تها که کاشي راے کے جاسوس یهه خبر لائے که مرهٹے مسلح هو رهے هیں شجاع‌الدوله فی‌الفور احمد شاه کے ڈیرے میں گیا اور چوکي پهرے والوں سے کها که بادشاه کو جگانا چاهیئے احمدشاه آواز سنکر اندر سے هتیار لگائے باهر نکلا جو پهلے هي سے طیار بیٹها تها چنانچه اُس گهوڑے پر سوار هوکر جو همیشه اُسکے دروازه پر طیار کهڑا رهتا تها فوج مخالف کیجانب کو چلا اور اپني فوج کو آگے بڑهنے کا حکم سنایا *

جو بات اُسنے پهلے پهل کي وه یهه تهي که کاشي راے کو بلایا اور اُس خبر کے مخبر کي نسبت سوال و جواب سے پیش آیا اور یهه تفتیش اُسنے

اور شام کو کھانا کھاتا تھا اور دس بہر گھوڑے پر سوار ہوکر فوج کے پہروں کو مختلف مقاموں میں دیکھتا بھالتا اور دشمن کو چھیڑتا چھاڑتا رہتا تھا اور گاہ گاہ ایسا اتفاق بھی ہوتا تھا کہ پچاس ساٹھہ میل سے کم سوار ہوکر نہ ٹھہرتا تھا اور رات کو یہہ کام اُسکا تھا کہ پانچ ہزار سواروں کا یکمشت دشمن کی جانب کو جہاں تک قرب آسکا ممکن ہوتا تھا قایم کرتا تھا اور سارے لشکرگاہ کے گشت اور فریق کرتے تھے ہندوستانی سرداروں کو آرام کی اجازت دیتا تھا اور بلا تکلف یہہ کہتا تھا کہ آپ صاحب کمال اطمینان سے بیٹھے رہیں کہ کوئی آفت تمکو نہ پہونچیگی اور حقیقت یہہ تھی کہ اُسکے حکموں کی تعمیل حکم تقدیر کے موافق ہوتی تھی یعنی ٹل نہیں سکتی تھی † *

اس زمانہ میں خرابی پریشانی کے ہجوم و کثرت سے بھاو اسقدر تنگ ہوگیا تھا کہ اُسنے چند بار کاشی راے مذکورالصدر کی معرفت شجاع‌الدولہ سے یہہ چاہا کہ اُسکے اور درانیوں کے بیچ میں پڑکر آشتی کرادے اور جب کہ درخواست اُسکی احمدشاہ کو سنائی گئی تو اُسنے یہہ جواب دیا کہ میں صرف مدد و معاون ہوں راے دینا میرا کام نہیں ہاں لڑائی پر قابو رکھتا ہوں اُس میں دوسرے کا دخل نہیں ہندوستانی سرداروں کو اختیار حاصل ہی کہ وہ دشمن سے اپنی مرضی کے موافق خط کتابت جاری کریں چنانچہ بہت سے ہندوستانی سردار آشتی پر مائل ہوئے اور شجاع‌الدولہ نے بھی صلح ہی کو نہایت پسند کیا مگر نجیب‌الدولہ نے ہرگز نمانا اور آشتی کی درخواستوں کا ہمیشہ مقابلہ کیئے گیا اور اُس بربادی کو باقی لوگوں کے دلوں پر جتانے میں کامیاب ہوا جو احمدشاہ کی ایسی صورت میں چلے جانے پر پیش آنے والی تھی کہ مرہٹوں کی قوت کمال کو پہونچتی *

اب یہہ سوچنا دشوار ہی کہ مرہٹوں کے بڑے بھاری گروہ کی اُسوقت میں کیا حالت ہوگی جبکہ وہ حصار کی سخت عفونت میں مرہٹوں

† کاشی راے

علاوہ اُن کے رسدونکی بار برداریاں جن میں ایک ایک سلسلہ میں ہزاروں بیل ہوتے ہیں دور دراز ملکوں سے بنجارے لوگ لاتے ہیں جو لشکروں میں غلہ کا بیوپار کرتے ہیں اور اُنکی خوصہ و خصلت جس ساہیہ سوداگروں کی نسبت سپاهیوں کی خو بو زیادہ ہوتی ہی غرض کہ اب یہہ سارے ذریعے منقطع ہوگئے. اور جب کہ مرهٹوں نے پلفی پمت کو کہا پیکر صاف کیا جو اُن کے لشکر میں واقع ہوا تھا تو غلہ کی قہوت سے بڑے بڑے صدمے اُٹھائے *.

جب کہ حال ایسی نوبت کو پہونچا تو منجملہ دونوں فریقوں کے کوئی فریق اُس نازک وقت کے ظہور و وقوع میں سعی و کوشش کرنے سے قاصر نتھا جس میں پورا فیصلہ ہو جاوے چنانچہ دونوں فوجوں کی کچھہ کچھہ چھیڑ چھاڑ آپسمیں جاری تھی مرهٹوں نے درانیوں پر تین بھاری دھاوے کیئے اور رسد کی بار برداریاں اسبات پر همیشہ آمادہ تھیں کہ مرهٹوں کے لشکر میں داخل ہوویں چنانچہ منجملہ اونکے ایک باربرداری جو دلی سے خزانہ بھر کر لائی تھی پٹھانوں کے ہاتھوں میں پڑی مگر باقی باربرداریوں کو سورجمل اور راجپوت سرداروں نے خفیہ خفیہ مرهٹوں کے لشکر میں روانہ کیا اور جن دشواریوں کو بھاؤ اپنے صبر و متانت سے اوٹھائے جاتا تھا اونکی وسعت اور ترقی روز افزوں کا حال اوسکے دشمنوں پر مخفی ومستور نتھا ہاں اِن دشواریوں میں احمد شاہ کے ہندوستانی رفیق ایسے مضطر ہوگئے کہ احمدشاہ کو منتوں کے مارے تنگ کیا اور ایک تصفیہ کی لڑائی کے ذریعہ سے تکلیفوں کا اختتام اور آفتوں کا انقطاع چاہا مگر احمد شاہ کا یہہ جواب تھا کہ یہہ لڑائی کا مقدمہ ہی تم لوگ اوسکی اونچ نیچ سے واقف نہیں ہو باقی معاملوں میں تم لوگوں کو اختیار حاصل ہی مگر اس معاملہ کو میری مرضی پر چھوڑو کہائی کے سامنے ایک لال ڈیرہ اوسنے قایم کیا تھا جس میں سورج کے نکاس پر اشراق کی نماز پڑھتا تھا

دس بارہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر درانیوں کے پیچھے سے پہونچا مگر احمد شاہ کی فوج سے دور دور اسلیئے رہا کہ آفتوں سے محفوظ و مامون رہے ہاں مرھٹوں کی مانند ایسی طرح ملک میں پھیلا کہ تمام رسدوں کو روکنا شروع کیا اور کمال غالب رہا تھی کہ بھاؤ نے اپنے ہلکے پہلکے سواروں کو ایسے ہی مصروف کیا ہوگا اسلیئے کہ بہت عرصہ گذرنے نپایا تھا کہ مسلمانوں کا لشکر ذخیروں کی کمی کوتاہی سے نہایت تکلیفیں اُٹھانے لگا اگرچہ درانی ایسی لوٹ مار کی لڑائی کے خو کردہ نہ تھے جیسے مرھٹوں کی دوڑ دھوپ سے پیش ہوتے تھے مگر اُنہوں نے اِس نقصان کو اپنی فوج کے ٹکڑوں کے دلیرانہ چابکانہ کوچ و مقام سے پورا کیا چنانچہ اسی موقع پر درانی سواروں کے ایک گروہ نے جو احمد شاہ کے وزیر اعظم کے بھتیجے عطائی خاں کے زیر حکومت تھا ساٹھہ میل سے زیادہ کا کوچ کیا اور سورج کے نکلنے پر گوبند راے کی فوج کو یکایک جا دبایا اور مار پیٹ کر اُسکو غارت غول کیا یہاں تک کہ خود گوبند راے مارا گیا اور جب کہ درانیوں کو کھلے ملک پر قبضہ حاصل ہوا تو بھاؤ اپنی دشواری پریشانی کو بہت جلد معلوم کرنے لگا چنانچہ وہ مضبوط لشکر کے بیچا بیچ ایسے گروہ سے محصور ہوا جس پر خوف حکمرانی کہتا تھا *

ذیلار چارے کی فکر میں موجتی لوگ ایسے چست چالاک ہوتے ہیں کہ دن نکلنے کے ساتھہ لمبی لمبی قطاروں میں چھوٹے چھوٹے ٹٹوؤں اور بچھڑوں پر سوار ہوکر لشکر کے ہر طرف سے نکلتے ہیں اور واں سے پہلے پہلے مویشیوں کے لیئے چارا اور آگ جلانیکی خاطر ٹوٹے پھوٹے مکانوں کی لکڑیاں اور کھانے پکانے کے واسطے کھیتوں سے غلے جہاں کٹنے والے کو چھپاکر رکھتے ہیں لاد بالد کو لاتے ہیں یعنی لدے لدائے واپس آتے ہیں اور اُنکی فوج کے متفرقات ٹکڑے کئی کئی کوس فاصلہ پر جاکر اسی قسم کی بڑی بڑی رسدیں اکٹھی کرتے ہیں اور

احمد شاہ کي فوج میں چالیس هزار ایراني اور پٹھان اور تیرہ هزار هندوستاني سوار اور تخمیناً اڑتیس هزار هندوستاني پیادے تھے جن میں سے روهیلے پٹھانوں کا ٹکڑا بڑے کام کا تھا مگر پیادوں کي فوج کا بڑا حصہ عام هندوستانیوں سے مرکب تھا † اور منجملہ لڑائي کے ٹھاٹ سامانوں کے تیس توپوں کے قریب قریب تھیں جو مختلف المقدار لوگوں سے بھري جاتي تھیں جن میں سے اکثر هندوستاني رفیقوں کي تھیں علاوہ اُن کے چند توپیں فصیل شکن بھي تھیں اور اِس لیئے کہ احمد شاہ کي فوج تعداد کثرت میں قلیل تھي دشمن کي فوج پر حملہ نکرسکتي تھي چنانچہ اُس نے پڑاؤ ڈالا اور فوج کے چاروں طرف خندق کھدوائي اور جب کہ عام لڑائي کا واقع هونا ایسي طرح ملتوي رها تو بھاؤ کي امیدوں کي صورت معقول طرح سے نہ بندھي چنانچہ اُس نے گوبند راے بندیلہ کو یہہ حکم دیا کہ جمنا کے نیچے کي دھار پر جو فوج اُس سے فراھم هوسکے فراهم کرے غرض کہ وہ سردار اب

لٹیرے سواروں اور اُن کے ساتھي سواروں کي تعداد دو لاکھہ کے قریب بتاتي مگر کاشي راے ساري جمعیت کو پانچ لاکھہ بتاتا هي — کتاب تحقیقات ایشیا جلد تین صفحہ ۱۲۳

† درانیوں کے بیان سے اُس فوج کي تعداد جو اٹک سے پار اُتر آئي تھي تریسٹھہ هزار قایم هوتي هی مگر نادرشاہ اورپچھلے وقتوں میں زماں شاہ کي فوج سے مقابلہ کرنے اور ایشیا والوں کي تقسیمات افواج کي غلطي تعداد سے یہہ قیاس میں آتا هی کہ وہ تعداد مبالغہ سے بیان کي گئي علاوہ اِس کے بہت سي تخفیف اُن قلعہ بند گروهوں کے نہونے سے اصل ایراني فوج میں واقع هوئي هوگي جنکو پنجاب وغیرہ پر احمد شاہ چھوڑ کر آیا تھا اور کسقدر کئي لڑائیوں میں مارے جانے اور گرمي برسات میں مرنے سے بھي فوج میں کمي پڑي هوگي غرض کہ میري راے یہہ هی کہ کل چالیس هزار پٹھان قرار دیئے جاویں جو اُس جگہہ شریک و شامل تھے اور اُن هندوستانیوں کي تعداد جو احمد شاہ کے مدد و معاون تھے کاشي راے نے بیان کي چنانچہ وہ کہتا هی کہ شجاع الدولہ کے پاس دو هزار پیادے اور دو هزار سوار تھے اور اُسیکا بیان هی کہ دراني خاص اپني چالیس توپیں رکھتے تھے مگر درانیوں کے بیان کے خلاف اور قیاس سے بعید هی

سے ساتھہ میل کے فاصلہ پر واقع ہی اور وہاں کسیتدر درانی کسی نامی سردار کے زیر حکومت قلعہ بند تھے تو احمد شاہ نے بڑی شتابی سے کڑے کڑے کوچ کیئے اور جب دلی کے قریب جمنا کے کنارے پر پہونچا تو اُس کو بڑی طغیانی پر پایا اور پایاب کی تلاش و جستجو میں کنارے کنارے چلا گیا یہاں تک کہ کنج پورہ کی محاذات پر جا پہونچا اور وہاں اِس بری خبر کے سن نے سے نہایت آزردہ ہوا کہ مرہٹوں نے کنج پورہ پر قبضہ کیا اور قلعہ بند درانیوں کو ٹھکانے لگایا غرض کہ احمد شاہ اِس بے عزتی سے کہ گویا وہ اُس کے سامنے واقع ہوئی ایسا بھڑکا کہ ٢٥ اکتوبر سنہ ١٧٦٠ کو جمنا پار ایسی راہ سے اُترا جو کہیں سے پایاب اور کہیں سے پیرنے کے قابل تھی اگرچہ بہت سے ساتھی اِس دلیرانہ کام میں جان سے گئے مگر دشمنوں پر ایسا رعب اُس کا پڑا کہ وہ اُس کی رسائی سے باہر چلے جانے پر مجبور ہوئے یہاں تک کہ جوں توں کرکے پانی پت کو چلے گئے اور وہاں پہونچکر لشکر کے آس پاس اُس کی حفظ و حراست کے لیئے دمدمے اور مورچے بندوقی اور لڑائی کے ٹھاٹھ درست کیئے اور ایک چوڑی گہری خندق سے اُس کو گھیرا اور اپنے بھاری توپخانہ کی حفظ و حمایت میں رکھا بھاؤ کی فوج میں پچپن ہزار سوار جرار اور قاعدہ دان تنخواہ دار کم سے کم پندرہ ہزار لٹیرے سوار اور پندرہ ہزار پیادے تھے جن میں سے نو ہزار قاعدہ دان پیادوں کا حاکم وہ ابراہیم خان گردی تھا جو فراسیسوں کی ملازمت کو چھوڑ کر چلا آیا تھا اور اس سردار کے قبض و قابو میں منجملہ دوسو توپوں کے بہت سی توپیں ایسی تھیں جنکے ذریعہ سے شہروں اور قلعوں کی فصیلیں توڑی جاتی تھیں اور نیز بہت سے بانوں کے ذخیرے تھے جو مرہٹوں کا بڑا پیارا ہتیار ہی غرض کہ وہ فوج اُس کے بہت سے ہمراہیوں سمیت تین لاکھہ کے قریب تھی ‡ *

‡ گرینٹ ڈف صاحب نے کاشی راے کے بیان سے اتفاق کرکے تنخواہ دار سواروں اور پیادوں کی تعداد ستر ہزار قایم کی جس کا بیان ابھی گذر چکا اور

پر واقع ہی اور ایک بڑے عہد و پیماں کے بڑے معاملہ کی ضرورت سے خاص اودہ میں گیا تہا اسلیئے کہ یہہ یقین اُس کو کامل تہا کہ نجیب الدولہ اور سارے روہیلے مدد و معاون اُس کے ہونگے مگر شجاع الدولہ کی طرف سے متردد تہا اگرچہ شجاع الدولہ سنی مسلمانوں سے کہلم کہلا بگاڑ نسکتا مگر اپنے مطالب و اغراض کی ضرورت سے دونوں فریقوں سے الگ تہلگ رہنا مناسب تصور کیا اور احمد شاہ کی شوکت سے وہ موروثی عداوت مانع تہی جو احمد شاہ اور اُس کے باپ صفدر جنگ میں علانیہ واقع ہوئی تہی اور احمد شاہ اس غرض سے انوپ شہر تک بڑہ کر آیا تہا کہ شجاع الدولہ کو اپنے رعب داب سے دباوے چنانچہ اُس کے بڑہنے اور نجیب الدولہ کے سمجہانے سے جس کو شجاع الدولہ نے بصیغہ وساطت بہیجا تہا شجاع الدولہ راہ پر آیا اور احمد شاہ سے موافق ہوگیا یہہ واقعہ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۰ع مطابق ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۳ ہجری میں واقع ہوا *

باوصف اِس کے کہ احمد شاہ سے موافقت ہوگئی مگر شجاع الدولہ نے اِس غرض سے خط و کتابت کا سلسلہ مرہٹوں سے قایم رکہا کہ اگر مصلحت کا مقتضی ہوگا تو آشتی کیجاوے گی اور علاوہ اُس کے یہہ نیت اُس کی وہ مفید ذریعہ بہی تہا کہ مرہٹوں اور احمد شاہ کے درمیان بہی آشتی کے پیک و پیام آتے جاتے تہے † شجاع الدولہ احمد شاہ سے موافق ہوا اور باوصف اِس کے کہ احمد شاہ افراط بارش کے مارے چلنے پہرنے سے معذور رہا مگر بڑے پڑے تنگ آگیا یہاں تک کہ برسات اب تک گذر نچکی تہی کہ اُس نے چہاونی توڑی اور دلی کو راہی ہوا اور جب اُس نے یہہ سنا کہ بہاؤ جنی چتی فوج لیکر کنج پورہ واقع ساحل جمن کی جانب روانہ ہوا جو دلی

† کاشی راے اِس بیان کا لکہنے والا خط کتابت مذکورہ بالا کے کارندوں میں سے ایک کارندہ تہا

حکومت کرتا تھا اور اُس آزادی اور بے تکلفی کے ملنے جلنے کو اُٹھانے سے جس کے بڑے بڑے سردار اُس کے عادی تھے سخت ناراض اُن کو کیا حاصل یہہ کہ وہ بڑی دھوم دھام سے دلی کیجانب کو بڑھا جس پر تھوڑے سے درانی قلعہ بند اور شریک اُنکے قابض و متصرف تھے غازی الدین وزیر جاٹوں کی قلمرو میں پناہ ڈھونڈنے گیا تھا اور محیط شہرپناہ کے بڑے طول طویل ہونے سے توپ کے کسی برج کی حفظ حراست سے غفلت برتی گئی تھی کہ مرھٹوں کا ایک گروہ اُسپر چڑھ گیا اگرچہ محصوروں نے تھوڑی دیر تک قلعہ کو بچائے رکھا مگر توپوں کی مار مار سے اطاعت کو قبول کیا مگر بھاؤ نے جیسے جوانمردی کے خلاف اس فتح میں معاملہ ہونا ویسے ہی عقل سلیم کے خلاف بھی کام کیا اِس لیئے کہ اُس نے محلوں اور قبروں اور مسجدوں کو اُن کی زرخیز آرایشوں سے جن کو ایرانیوں اور پٹھانوں نے چھوڑا تھا ننگا نیا اور لوٹ کھسوٹ کر بری صورت کا بنایا یہاں تک کہ دربار عام کا گردنا اوترواایا جو نری چاندی کا تھا اور سترہ لاکھہ کا آنکا گیا اور ٹکسال میں بھیجا گیا علاوہ اوس کے تخت پر قبضہ کیا جو پہلے وقتوں کی مانند بھاری قیمت کا نہ تھا اور بادشاہی زیوروں کو بھی دبا بیٹھا بلکہ یہہ تجویز اوس نے کی تھی کہ بسواس راے کو ہندوستان کا بادشاہ بناوے اور اوسکی بادشاہی کی منادی کراوے مگر لوگوں کے سمجھانے سے اوسکو جب تک ملتوی رکھا کہ درانیوں کو اٹک پار اوتارے اوس تمام ناشایستہ حرکتوں کے دیکھنے سے سورجمل متنفر ہوکر سخت گھبرایا جو اپنے پاس پڑوس والوں کی نسبت ایسی دست اندازیوں سے زیادہ ناراض تھا چنانچہ اُس نے خفیہ شجاع الدولہ سے مشورت کی اور علانیہ بھاؤ سے بھی رفاقت نتوڑی مگر اپنے ملک کو چلا گیا بھاؤ نے اِس بغاوت کو ہیچ پوچ سمجھکر پروا بھی نکی اِس زمانہ میں احمد شاہ درانی برسات کے پورے ہونے تک انوپ شہر میں پڑا رہا جو لودھ کی سرحد

اتراتا تها اور حال کي کاميابي سے پهولا نه سماتا تها اور اُسکے تيوروں سے يهه ٹپکتا تها که حسن تدبير يا عمده سپه گري کي حيثيت سے اپني لياقتوں پر بڑا بهروسا رکهتا هی بالاجي کا جوان بيٹا اور علانيه وارث اُسکا بسواس راے اور بڑے بڑے برهمن اور چنے چنے مرهٹے سردار اُس کے همراه هوئے اور بهت سے راجپوتوں کے گروه اُس کي امداد و اعانت کي نظر سے راه ميں اُس سے ملتے گئے جوں جوں وه آگے کو بڑهتا گيا چنانچه کهتے هيں که جاٹوں کے راجه سورجمل نے هي تيس هزار جاٹ اُسکي امداد کو بهيجے تهے *

اِس گهمے رہے پرانے راجه يعني سورجمل نے جو ايک دراز عرصه سے مرهٹوں کي رفاقت ميں لڑنے بهڑنے کا خو کرده هو گيا تها بهاؤ کو اس موقع پر يهه مشورت دي که آپ اپنے پيادوں توپوں اور بهاري بهاري اسبابوں کو همارے ملک ميں چهوڑيں که وه مضبوط قلعوں ميں محفوظ و مامون رهينگے اور سواروں کو همراه ليکر آگے کو باگ اُٹهاويں اور مرهٹوں کے طريقوں کي مانند اپنے دشمنوں کو تنگ پکڑيں اور لڑائي کو يهاں تک کهينچيں که درانی لوگ جو کئي مهينے سے هندوستان ميں آئے هوئے هيں آب و هوا کي ناموافقت سے مجبور هوکر اپنے پهاڑوں ميں لوٹ کر چلے جاويں اگرچه اور مرهٹوں نے تائيد اس معقول مشورے کے کي مگر بهاؤ نے بکلخت اُسکو رد کيا اِسلیئے که وه ايسي فتح کو جو ايسے وسليوں سے حاصل هووے اپنے بڑے پايه کے حسابوں کمتر سمجهتا تها اور اپنے قاعده داں پيادوں کي فوج اور توپوں کو بڑي بهاري منزلت ديتا تها اور اپنے کام کي سمجهه بوجهه ميں جو وقت کے مناسب نه تهي يهي ايک موقع نه تها جس ميں سورجمل کو خفيف و شرمنده کيا بلکه بهاؤ نے بجواب اُسکے يهه کها که تو ايک چهوٹا سا زميندار هی بڑے بڑے ملکوں کي تدبيروں انتظاموں کي لياقت نهيں رکهتا غرض که يهه بڑا بول اُس نے بولا اور اپنے برهمنانه شيخي اور متکبرانه بڑائي سے جسکے ذريعه سے مرهٹے سرداروں پر

علاوہ اوسکے اونکے توپ خانوں کا سلسلہ اوس بادشاہي توپ خانہ سے بہت زیادہ شایستہ بایستہ تھا جس سے مرہٹے ایک عرصہ تک نرسلي و لرزاں رہتے تھے بلکہ مرہٹوں نے وہ کروفر اختیار کي تھي جو اون کے حریفوں یعني مغلوں کي پہلي علامت تھي چنانچہ بڑي بڑي بہاري پوشاکیں پہننے لگے اور چوڑے چوڑے ڈیرے اور عمدہ عمدہ کاٹھیاں عموماً رکھنے لگے اور اون کے دربار ودرباریوں کے رنگ ڈھنگ اونکے حریفوں یعني مغلوں کے دربار و درباریونکے طور و طریقوں پر قایم ہوگئے اور جلوریز اون کا بادشاہي جلوریز سے مشابہہ ہو گیا *

اگرچہ شان و شوکت کي ٹیپ ٹاپ اوس کے وزیروں اور خود پیشوا میں اسلیئے بد نما معلوم نہ ہوئي کہ وہ کنکان کے برہمن اور خوبصورت نسل کے لوگ تھے اور اپني چال ڈھال کي شایستگي سنجیدگي کے باعث سے بڑے مرتبہ کے بہار بوجھہ اوٹھانیکے لیئے ایسے شایاں و سزاوار تھے کہ بد نمائي نا زیبائي اون سے مترشح نہوتي تھي مگر یہہ شان و شوکت بقول اوس کے کہ غلام باش بصورت غلام مباش چھوٹے چھوٹے قد والوں مرہٹوں پر نہایت نا زیبا معلوم ہوئي جنکے گٹھیلے جوڑ بندوں اور جفاکش صورتوں اور عوام کے طور و طریقوں سے ایسے موقع پر بیساختہ ہنسي آتي تھي جب کہ وہ آپ کو طرح طرح سے بناتے سنوارتے تھے *

مرہٹوں کي قوم کو جاہ و حشمت کي حیثیت اور شان و شوکت کي روسے جو بات حاصل تھي بھاؤ کي قدر و وقار کے بڑھانے کي غرض سے خاص اِسموقع پر صرف کي گئي اور سیندھیا اور ہولکر کي تباہي سنکر آمادگي پر آمادگي زیادہ ہوئي اون کا ارادہ یہہ تہا کہ بڑي جد و جہد اور سعي و ہمت سے ہندوستان خاص کي فتح و کشایش میں پچھلي چوٹ ایسي لگاویں کہ قصہ ہي پاک ہو جاوے † *

جب کہ بھاؤ اسطور سے سرفرازي کو پہونچا تو قیاس کے بموجب پانو اُس کے زمین پر نہ ٹکتے تھے اور اپنے خاندان کي ترقي پر بہت ہي

† سیرالمتاخرین اور گرینٹ ڈف صاحب

بوجهه اُس نے ڈالا تھا که وه کبھی سنبھلنے کے قابل نهونئی غرضکه دونوں فوج کشیوں کے مقابله سے راگھوباجی کو رنج و حسد پیدا هوا اور جب که بھاؤ نے فضول خرچ اُس کو بتایا اور کھوتی کهری سنائی تو اُسے یهه جواب دیا که هندوستان خاص کی دوسری مهم کو آپ اختیار کریں تاکه آپ کو وه فرق و تفاوت واضح هو جاوے جو هندوستان خاص اور دکن کی مهموں میں واقع هوتا هی چنانچه بھاؤ نے قبول کیا اور دونوں کے کام آپسمیں ادل بدل هوگئے *

اِس زمانه میں مرهٹوں کی قوت غایت عروج اور اُن کی قلمرو کی وسعت یہاں تک پهونچی تھی که شمال میں سرحد اُس کی کوه همالہ اور دریاے اٹک اور جنوب میں جزیره نماے دکن کے عین سرے تک یعنی سمندر تک پهیلی تھی اور حدود مذکوره میں جو ملک اُن کی حکومت سے خارج تھے وه باجگذار اون کے تھے یهه ساری قوت بالاجی کے قبض و قدرت میں تھی اور اوسی کے هاتهه نے اوس کو اوٹھا رکھا تھا تارا بائی سے ایک ایسا تصفیه هو گیا تھا که اوس کی بدولت راجه کا جسم و جاں اوسکے نام کے وزیر کے هاتھوں میں تھا جو حقیقت میں مختار و مالک تھا اور هر قسم کے حقوق اوس کی ذات میں فراهم کیئے گئے تھے † مرهٹوں کی قوت کی ترقی پر اون کی حکومت کے کارخانه ترقی کو پهونچے تھے یہاں تک که فوج اون کی لٹیروں کی جماعت نرهی تھی بلکه اوس میں عمده عمده تنخواه اور چنے چنے سوار اون کی حکومت کے ملازم تھے اور دس هزار پیادے عمده قاعده داں تھے اگرچه پیادوں کی فوج اوس فوج کی پوری پوری نقل نه تھی جو اور ریاستوں میں یورپ والوں کے تحت حکومت هوتی تھی مگر باوصف اوس کے ایسے پیادوں کی فوج سے نهایت عمده تھی جو پہلے وقتوں میں هندوستان میں پائی جاتی تھی *

---

† گرینٹ ڈف صاحب

میں موجود و حاضر تھے یہہ سوار ایسے دو گروھوں میں منقسم تھے کہ ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے کسیقدر فاصلہ تھا اور اسلیئے کہ ملکی لوگ اُنکی دست‌اندازیوں سے سخت ناراض تھے اور اُنکو برا سمجھتے تھے تو احمد شاہ کے کوچ مقام سے آنکو واقف نکیا یہاں تک کہ احمدشاہ اُس گروہ پر ٹوٹا جو داماجی سیندھیا کے زیر حکومت تھا اور ایسے وقت اُسپر چھاپا مارا کہ داماجی اور اُسکی فوج کے دو تہائی حصے عین میدان میں مارے گئے اور اُس فوج کا دوسرا ٹکڑا جو ھولکر کے تحت حکومت تھا اور اب بھی کسیقدر فاصلہ پر پڑا تھا چنبل کی جانب جنوبی ملک میں بھاگنے لگا مگر یہہ ٹکڑا اسلیئے سیدھی راہ سے منحرف ہوا تھا کہ مخالف کی رسدوں کو لوٹے کھسوٹے مگر مراد اُسکی پوری نہوئی کہ تھوڑے سے درانیوں نے کڑے کڑے کوچ کرکے اُسکو جادبایا اور تباھی کے لگ بھگ پہونچایا †
مذکورالصدر تباھی سے پہلے راگھوبا جی دکن میں پہونچا تھا اور فتوحات کی شان و عظمت سے مرھٹوں کا دربار اسلیئے راضی نہوا تھا کہ اُن فتوحات کو برے پھول پھل لگے تھے یعنی بڑی غنیمت کی جگہہ جیسا کہ حسب معمول اُنکو ھمیشہ ھاتھہ آتی تھی دس لاکھہ روپیہ دینے پڑے تھے جو راگھوباجی کے ذمہ پر واجب تھے جب کہ وہ گھر کو واپس آیا تھا علاوہ اسکے یہہ بڑی فوج کشی اُس فوج کشی کے مقابلہ پر زیادہ ناکارہ معلوم ہوتی جسمیں بالاجی پیشوا کا چچیرا بھائی سداشیو راو بہو جو بھاو کے لقب سے چار دانگ هندوستان میں نامی گرامی ھی مصروف و آمادہ تھا یہہ سردار اپنی قلمرو میں ملکی وزیر کی مانند اور بلاد دکن میں سپہ سالار کے موافق تھا اور ابھی اُس نے احمدنگر پر قبضہ حاصل کیا تھا اور ایسے عہد نامہ کو حاصل کرنے والا تھا جو بعد اُس کے اودہ گر میں حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے بہت سا ملک اور روپیہ صلابت جنگ سے وصول کو پہونچا اور دکن کے صوبہ میں بادشاہ دھلی کی حکومت پر ایسا

† سیرالمتاخرین اور گرینٹ ڈف صاحب کی تاریخ

میں مصروف و مشغول تھا اور جب کہ پنجاب کو دوبارہ قبضہ میں لانے کی غرض سے روانہ ہوا تھا تو بلوچوں کے حاکم ناصر خان کی بغاوت اُسکے کوچ متدام کی مانع مزاحم ہوئی جنسے پوری خودمختاری کا ارادہ کیا تھا یعنی بلوچوں کے نظم و نسق کے حسب دلخواہ اپنے پورے کرنے میں بڑا اُسکو توقف ہوا بعد اُسکے شکارپور کی جنوبی سڑک کی راہ سے اٹک کو روانہ ہوا اور پشاور تک اٹک کے کنارے کنارے کوچ و مقام کرتا ہوا ماہ ستمبر سنہ ۱۷۵۹ع مطابق محرم سنہ ۱۱۷۳ ھجری میں اٹک پار اوترکر پنجاب میں داخل ہوا مگر مرہٹوں کی جانب سے کوئی مقابلہ وقوع میں نہ آیا اور احمدشاہ شمالی پہاڑوں کو طے کیئے گیا اور قریب اونکے رہ سہکر چڑھے دریاؤں اور اوجڑے ملکوں پر گذرنے سے محفوظ رہا یہاں تک کہ پہاڑوں پہاڑوں سہارنپور کی برابر جمنا سے پار اوتر گیا احمد شاہ کے بڑھاؤ چڑھاؤ کے زمانہ میں غازی‌الدین وزیر اُس علاقہ واسطہ کی جہت سے جو عالمگیر ثانی کو احمد شاہ اور نجیب‌الدولہ سے منوط و مربوط تھا نہایت پریشان و مضطرب ہوا اور یہہ خیال کیا کہ بادشاہ احمد شاہ سے سازش کریگا اور احمد شاہ اُسکی رو رعایت سے میری بے ادائیوں کا انتقام لیگا غرض کہ غازی‌الدین نے یہی سوچ سمجھکر بادشاہ کو قتل کرایا اور ایک اور بادشاہی نسل کے شاہزادہ کو اُسکی گدی پر بٹھایا مگر اس نئے بادشاہ کی بادشاہی مسلم نہوئی اور شاہ عالم جو علانیہ تاج تخت کا وارث تھا بنگالہ میں پانو جمایا چاہتا تھا اور اسی باعث سے دارالسلطنت میں حاضر نتھا غرض کہ متفق سرداروں نے باہم اتفاق کیا اور کسی بڑے افسر کے بدون ماہ نوامبر سنہ ۱۷۵۹ع مطابق ربیع‌الثانی سنہ ۱۱۷۳ ھجری کو لڑائی کے کار بار جاری کیئے † *

اگرچہ مرہٹوں کے رفیق جاٹوں نے تائید اُنکی اس زمانہ میں نکی تھی مگر باوصف اسکے تیس ہزار سوار جرار اُنکی لڑائی کے میدان

† سیر المتاخرین اور احمد شاہ کے اُن حالات مشروحہ سے لیا گیا جنکو پٹھانوں نے بیان کیا

اپنے مونهه سے نکالتے تھے که همارا ارادہ یهه هی که سارے خاص هندوستان پر قبضه کریں اور جب که یهه خدشه پیدا هوا تو شجاع الدوله اپنی پرانی عداوتون کے بھولنے اور نجیب الدوله اور پہلے مخالفوں یعنی روهیلوں کے ملانے پر مایل هوا جنمیں حافظ رحمت خاں بڑا مخالف آسکا شامل تھا جوں هی که داما جی سیندهیا کو اتفاق مذکور کا پرچا لگا تو آسنے گوبند راے بندیله † کو روهیلکھنڈ کے دهاوں کے لیئے اپنے لشکر سے الگ کرکے روانه کیا چنانچه داما جی کے حکم کی تعمیل معقول طور پر کی گئی که ایک مہینے سے کچهه زیادہ عرصه میں آیده سو گانو آس ملک کے جلائے پھونکے گئے اور روهیلے پہاڑوں میں پناہ ڈهونڈنے پر مجبور هوئے مگر شجاع الدوله آنکے کام آیا که آنکو آس بهاری مصیبت سے چهوڑایا چنانچه شجاع الدوله آنکی اعانت کے لیئے لکهنؤ سے روانه هوا اور یکایک مرهٹوں کو دبایا اور بہت سا نقصان پہونچاکر گنگا پار آنکو بهگایا یهه واقعه ماه نوامبر سنه ۱۷۵۹ع مطابق جمادی الاول سنه ۱۱۷۳ هجری میں واقع هوا داما جی سیندهیا کی فوج آس ٹکڑے کے ٹوٹنے سے جو روهیلکھنڈ کو بهیجا گیا تها ایسی کمزور هوگئی تهی که وہ صلح کے خواهاں هوئے مگر اس وجهه سے زیادہ قوی وجهه یهه تهی که احمد شاہ درانی کابل سے روانه هوکر بہت قریب آپہونچا تها غرض که مرهٹوں نے شجاع الدوله اور آسکے رفیقوں سے آشتی کی شرطیں پیش کیں اور بحسب آن شرطوں کے آشتی باهم هوئی مگر مدت تک قایم نرهی ‡ *

احمد شاہ درانی کے پچھلے حمله کا بیان

جب که سنه ۱۷۵۸ع میں احمد شاہ کے بیٹے تیمور شاہ کو پنجاب کی حکومت سے خارج کیا تها تو وہ اپنی قلمرو کے شمالی مغربی حصه

---

† یهه بندیله اصل میں ایک برهمن مرهٹه تها جس نے بندیل کهنڈ میں متعین رهنے سے بندیله کا لقب حاصل کیا تها اور ساگر کالپی کی ریاستوں کا مورث اعلی تها جو اب تهسنهس و تلپوت هوگئیں

‡ جیوالمتاخرین اور گرینٹ ڈف صاحب

جاکر بڑے بڑے ارادوں کے پورا کرنیکی ارادہ پر واپس آیا تھا چنانچہ پہلے پہل اوسنے رعب داب اپنا سکھوں پر جتاکر شریک اپنا گردانا جنہوں نے پچھلی بدانتظامیوں میں اپنی قوت کو بحال و قایم کیا تھا مگر جب که اونکی همت و قوت کو اپنے مطلب کے لیئے کافی وافی نپایا تو راگھوبا جی سے راہ پیدا کی اور اوس آسانی سے اوسکو واقف کیا جسکی بدولت ایسا معقول انعام اپنے هموطن بھائیوں کے لیئے بکمال آسانی وہ وصول کرسکتا تھا غرض که راگھوبا جی ماہ مئی سنه ۱۷۵۸ع مطابق شعبان سنه ۱۱۷۱ هجری کو روانه هوا اور لاهور اور ساری پنجاب پر قبضہ کیا اور درانیوں کا یهه حال هوا که اوسکے آگی سے پیچھے کو هٹتے لوٹتے چلے گئے اور لڑائی بھڑائی بدون اٹک پار اوتر گئے بعد اوسکے مرهٹوں نے پنجاب کی حکومت آدینه بیگ کو بخشی اور جب که وہ جلد مرگیا تو ایک مرهٹا جانشین اوسکا مقرر هوا تبدیل مذکور سے پهلے حکومت پنجاب کو غیر مستقل حفاظت پر چھوڑ کر راگھوبا جی دکن کو روانه هو چکا تها اور علاوہ اُسکے هندوستان کے اور حصوں میں بهی مرهٹوں کے کار و بار کو بڑی تر و تازگی پر چھوڑا تها اور مرهٹوں کی ایک فوج سیندهیا کی حکومت میں خاص دلی سے نجیب الدوله کے تعاقب میں اُسکے خاص ملک کی جانب کو روانه هوئی تهی جهاں وہ بیچارہ بهاگ کر گیا تها اور جبکه نجیب الدوله نے اُنکے مقابله کی قوت نپائی تو اپنے ملک کو قتل و غارت کے حواله کرکے سکرتال پر چلا گیا جو گنگا کی ایک پایاب راہ پر پناہ گیری کے قابل تهی چنانچه تمام برسات اُس مقام میں بڑی دشواری سے مقیم رها مگر اس زمانه یعنی جون لغایت ستمبر سنه ۱۷۵۹ع مطابق سنه ۱۱۷۲ هجری میں ایک متفق گروہ کو دشمن کے مقابله کے واسطے تیار کیا جسمیں قرب و جوار کے راجے پرجے عام خطرہ کی نظر سے شریک و شامل تهے *

صوبهٔ پنجاب پر پہلے سے مرهٹے قابض و متصرف تهے اور غازی الدین کے سکهانے بهکانے سے اودہ کا ارادہ کر رهے تهے اور بلا تکلف یهه بڑا بول

راگھوباجي مالوہ کو دوبارہ روانہ ہوا اور غازي الدین وزیر نے اوس سے اعانت طلب کي چنانچہ اوس نے راگھو باجي کے سہارے پر دلي پر چڑھائي کي اور شہر پر تصرف کیا اور قلعہ مبارک کو چاروں طرف سے گھیرا جس میں ایک مہینے سے زیادہ عرصہ صرف ہوا اور مقابلہ جاري رہا *

باوصف اِس مقابلہ کے یہہ امر ظاہر تھا کہ نجیب الدولہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ آیندہ نکرسکیگا چنانچہ بادشاہ نے پہلے سے پہلے دور اندیشي کرکے اپنے بیٹے کو جو بعد اوسکے شاہ عالم کے خطاب سے نامي گرامي ہوا کھي قلب مکانمیں بھیجا مگر نجیب الدولہ کے بچاؤکي دشواري باقي رہي سو ہولکر کو رشوت دینے سے وہ کام بھي پورا ہوا بعد اوس کے بادشاہ نے قلعہ کے دروازے کھولے اور غازي الدین کو وزیر اپنا تسلیم کیا اور نجیب الدولہ خاص اپنے ملک میں چلا گیا جو دلي کے شمال میں سہارنپور کے متصل واقع ہی اور روہیلکھنڈہ اور اوس میں گنگا حایل ہی ‡ *

دلي کے فتح ہونے پر بھي راگھو باجي شہر کے متصل جب تک پڑا رہا کہ ایک بڑي اور آسان مہم اوس کو سر کرني پڑي بیان اوس کا یہہ ہی کہ جب سنہ ۱۷۵۷ ع میں احمد شاہ اقلیم ہندوستان سے چلا گیا تھا تو جہان خاں سردار کي رہنمائي پر تیمورشاہ اپنے بیٹے کوپنجاب پر چھوڑا گیا تھا مگر آدینہ بیگ انکا مخالف تھا جو نہایت مکار و متفني اور میر منو کے عہد حکومت میں میر منو کا نائب تھا اور اوسکي سازشوں کي بدولت بہت سے انقلاب و قصے قضائے پنجاب میں واقع ہوئے تھے اور احمد شاہ کي دخلیابي پر وہ کہیں کو چلا گیا تھا اور اب میدان خالي

‡ واضح ہو کہ یہاں شاید گنگا سے رام گنگا مراد ہی ورنہ نجیب آباد اور روہیلکھنڈ کے درمیان گنگا حایل نہیں ہاں سہارنپور اور نجیب آباد کے درمیان میں گنگا حایل ہی ۱۲ مترجم

تها کہ وہ دوسرے انقلاب کو پیدا کرے تو اوس نے اپني کمک کے لیئے مرهٹوں کو طلب کیا جو اب پہلے زمانہ کي نسبت نہایت قوي هوگئے تهے *

اگرچہ بالاجي پیشوا نے سنہ ۱۷۵۲ کے شروع میں صلابت جنگ سے آشتي کي تهي جیساکہ بالا مذکور هوا مگر بڑے غازي الدین اِس غازي الدین کے باپ سے جو صلابت جنگ کا بهائي اور حریف مخالف تها بات چیت کرنے میں وہ آشتي مانع مزاحم نہوئي تهي چنانچہ جب بڑا غازي الدین دلي سے دکن کو جاتا تها تو بالاجي تمام فوج اپني لیکر اورنگ آباد میں آیا اور اوس کا ساتهي هوا اور دونوں فوجوں کے ملنے سے یہہ کثرت هوئي کہ بسي صاحب فراسیسي کي امداد بهي صلابت جنگ کي حفظ و حراست کے لیئے کافي وافي نہوتي اگر غازي الدین کے یکایک مرجانے سے وہ خطرہ رفع دفع نہوتا بعد اوس کے بالاجي پیشوا جنوب کے امورات اور فراسیسوں اور انگریزوں کے اون جهگڑوں بکهیڑوں میں مبتلا هوگیا جنکا حال اون قوموں کي تاریخوں میں تفصیل وار لکها جاوے گا اور جبکہ بات اوس کي بن پڑي اور خاص گهر میں حکومت جمگئي تو داماجي جیکذوار کے چهوڑ نے پر چهاتي ٹهوکي اور گجرات کے نظم و نسق میں امداد اوس سے چاهي اور اوس کي رهاے پر ایسي ایسي کڑي شرطیں ٹهرائیں کہ منجملہ اونکے ایسے ایسے خراجوں کا دینا اور ایسے ایسے استحقاقوں کا قایم رکهنا بهي تهاجنکي بدولت انجام کو بهت سے قصے قضاے برپا هوئے مگر پہلے پہل بهت سے بلکہ سارے کام اچهي کامیابي سے جاري رهے چنانچہ داماجي پیشوا کے بهائي راگهوباجي کے همراہ سنہ ۱۷۵۵ میں گجرات کو روانہ هوا اور ساري گجرات کو محکوم و مطیع اپنا بنایا بعد اوس کے راگهوباجي نے راجپوتوں کي ریاستوں سے محصول وصول کیا اور مالوہ پر گذرتا هوا بامراد اپنے گهر کو واپس آیا بعد اوس کے سنہ ۱۷۵۶ع میں

اون سے حاصل تھي اسي عرصه میں خود احمد شاہ آگرہ کو متوجه هوا اور جاٹوں کے ایک قلعه اور خاص اوس شہر کا محاصرہ کیا مگر اُس وقت ایسي گرمي پڑنے لگي که گرمي کي شدت سے درانی مرنے لگے جو گرمي کے متحمل نه تھے چنانچه احمد شاہ اوس روپیه کے حاصل هونے سے جس کو اوس نے حاصل کیا تھا ماہ جون سنه ۱۷۵۷ع مطابق شوال سنه ۱۱۷۱ هجري کو اپني قلم رو کے جانے پر مجبور هوا اور روانگي سے پہلے خاندان تیمور کي ایک شاهزادي سے نکاح اپنا کیا اور دوسري شاهزادي اپنے بیٹے سے بیاهي جو بعد اوس کے تیمور شاہ کے خطاب سے پکارا گیا اور جب که بادشاہ نے احمد شاہ سے منت سماجت کرکے یهه بات کهي که غازي الدین وزیر کے رحم و ترس پر مجھکو چھوڑنا مروت کے خلاف اور مخلص نوازي کے مناسب نہیں تو اوس نے نجیب خاں روهیله کو جو بخطاب نجیب الدوله مشہور و معروف اور بڑي قابلیت اور عمدہ لیاقت کا سردار تھا دلي کا امیر الامرا مقرر کیا اور یهه بات اپنے جي میں ٹھاني که میرے ایسے رعب داب کے خوف و هیبت سے جو دوري کي صورت میں بھي قایم رهیگي یهه سردار اوس وزیر کے مقابله میں برابر کي چوٹ هوگا † *

جوں هي که احمدشاہ اقلیم هندوستان سے باهر گیا تو غازي الدین نے دوبارہ سر اوٹھایا اور جب که احمد شاہ اپني قلمرو کو روانه هوا تھا تو غازي الدین فرخ آباد میں موجود تھا غازي الدین نے امیر الامرائي کا منصب حاکم فرخ آباد احمد خاں بنگش کو عنایت کیا اور نجیب الدوله کو معطل بٹھایا مگر چونکه تنها غازي الدین اتني قوت نرکھتا

† بیان مذکورہ بالا خاصکر سیر المتاخرین سے لیا گیا اور واضح هوکه یهه بیان اکثر مقاموں میں پٹھانوں کے بیان سے مطابق هي مگر پٹھان اسقدر بیان کرتے هیں که احمدشاہ خود دلي میں رها اور آگرہ متھرا کي مهموں کو جهان خاں نے انجام کو پهونچایا

سے کوچ کرکے پنجاب سے گذر گیا اور کوئي مرد آس کے سامنے نہوا یہاں تک که دلي سے بیس میل کے اندر داخل هوا مگر غازي الدین نے یہه حکمت بہرتي که آس رانڈ کو ٹھنڈا کرکے آس کي وساطت حاصل کي اور اُس کے ذریعه سے احمد شاہ کي فوج میں یکایک جا پهونچا اور جو جو قصور اُس کي ذات سے متعلق تھے وہ احمد شاہ سے معاف کرائے مگر احمد شاہ نے اپنے نقصان کا معاوضه چاہا اور مطالبه کو پورا کرنیکي غرض سے دلي کي جانب کو آگے بڑھا چنانچه جب وہ بہت لگ بهگ پهونچا تو نادرشاہ کا ماذہ یاد آیا اور وهي هیبت شگفته هوئي اور وجهه آس کي یہه تھي که اگرچه احمدشاہ اپنے مزاج و طبیعت سے نادر شاہ کي مانند سفاک بیباک تو نه تها مگر اپني فوج پر قبض و قابو پورا پورا نرکهتا تها چنانچه دلي قتل و غارت کا ٹهکانا اور زور ظلم کي نمایش گاہ بنگئي اور یہه مصیبت خاص دلي پر منحصر نه تھي بلکه احمد شاہ نے فوج کا ایک ٹکڑا غازي الدین کي همراهي میں شجاع الدوله پر اِس نظر سے روانه کیا که آس سے خراج کو وصول کرے اور خود جاٹوں پر چڑہ کر گیا چنانچه اُس نے بلب گڈہ کے قلعه کو ایک بڑے مقابله کے بعد جو محصوروں کي جانب سے وقوع میں آیا فتح کیا اور محصوروں کو گردن مارا مگر ایک بات آس کي فوج کے ٹکڑے نے ایسي کي که اُسکي خصلت بلکه آس کي قوم کي خوے و خصلت کو اوس نے دهبا لگایا یعني متهرا سے مقدس شہر کو جو هندوؤں کے عقاید کے موافق مقدس شہروں میں گنا جاتا هی ایسی وقت میں ستایا که ایک مذهبي تہوار اوس میں بڑي دهوم دهام سے رچایا گیا تها چنانچه ساري بستي کو یکایک جا دبایا اور بیچارے معتقدوں کو ایسي بیباکي سے قتل کیا جس کي توقع ایک ایسي ادهوري وحشي قوم سے هوسکتي تهي جو نادر شاہ کي خو بو رکهتي تهي اور اوسکو هندو بت پرستوں اور اون کي بت پرستي سے ویسي هي نفرت تهي جیسي که نادر شاہ کو

حوالہ کریں مگر غازي الدین کو اِس تدبیر سے بادشاہ کي نسبت شبہہ پیدا ہوا اور اپنے نام کے بادشاہ کي سازشوں کي روک تھام کے لیئے جنکا ظہور اوس کي ذات سے ممکن سمجھتا تھا بہت سي تدبیریں برتیں *

غازي الدین وزیر اس وقت لاہور ہو جاتا تھا کہ فساد مذکور کے ہونے سے اوس کے کار بار میں خلل پڑا مگر باوصف اِس کے اوس نے کوچ کو جاري رکھا اور وہ میر منو جو شاہ دہلي کي جانب سے پنجاب کا حاکم تھا اور جب کہ احمد شاہ دراني نے دلي کے دربار سے صوبہ پنجاب کو حاصل کیا تھا تو اوسنے اوسکو اوسي عہدہ پر قایم رکھا تھا بقضاے الہي مرچکا تھا اور احمد شاہ نے اوسکے شیر خوار بیٹے کو اوس کي ماں کي سر پرستي پر اوسکي جگہہ جا نشین اوس کا کیا تھا غازي الدین نے یہہ صورت دیکھہ بہالکر ایسے لوبھہ لالچ کے اوبھار سے جس کي لاگ ذانت اوس کے قبض و قدرت سے خارج تبي میر مرحوم کي بیوہ سے دوستانہ رفیقانہ خط و کتابت جاري کي اور اُس کي ناکتخدا بیٹي سے نکاح اپنا چاہا چنانچہ رشتہ منعقد ہوا اور وزیر اپنے بیاہ رچانے کے بہانہ سے لاہور کي جانب کو روانہ ہوا اور جبکہ بطور مذکور اُس نے ہر ایک قسم کا شک شبہہ مٹا دیا تو سنہ ۱۷۵۹ مطابق سنہ ۱۱۷۰ میں یکایک شہر کو جا دبایا اور وہانکي حاکمہ یعني اُس رانڈ بیوہ کو پلنگ پر سوتے گرفتار کیا غرضکہ جب اُس دکھیا رانڈ کو لشکر میں لئے تو وہ دکھتے کلیجے غازي الدین اپني ادھورے جوانئي کو کوسنے لگي اور اُس نے یہہ پیش گوئي کي کہ احمدشاہ دراني انتقام اِس حرکت ناشایستہ کا لیویگا اور اُس کے انتقام کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ ہندوستان بربادي کو پہونچیگا اور اُس کے باشندے مارے جاوینگے چنانچہ یہہ پیشین گوئي بہت جلد اُس کے بعد واقع ہوئي اسلیئے کہ احمد شاہ دراني نے اس زور ظلم کے سنتے ہي جو اُسکے متوسل پر واقع ہوا انتقام دشمن پر کمر باندھي اور بہت شتابي چالاکي برت کر قندھار

اوس كي ماں كي آنكهيں نكلوائيں يهه حادثه ماه جولائي سنه ۱۷۵۴
مطابق شعبان سنه ۱۱۶۷ ميں گذرا بعد اوس كے بادشاهي نسل كے
ايک اور شاهزادے كو تخت نشين كيا اور عالمگير ثاني كے خطاب سے
اوس كي بادشاهت كي منادي كرائي † *

عالمگير ثاني كي سلطنت كا بيان

بعد اِس انقلاب كے صفدر جنگ مرگيا اور غازي الدين نے وزارت كا
عهده اختيار كيا اور صفدر جنگ كے بيٹے شجاع الدوله كو اوس كے باپ
كي جاگير پر جوں كا توں قابض و متصرف چهوڑا جس سے وه اوس كو
خارج نكرسكا يهه قصه ستمبر سنه ۱۷۵۴ع مطابق ذي الحجه سنه ۱۱۶۷
هجري كو پيش آيا اور اب امن و امان كا عرصه اُس سے زياده گذرا
جس كي توقع وزير كي چلبلي طبيعت اور اچپلي بلند نظري سے زياده
متصور نتهي مگر وزير كا ملكي انتظام اب بهي ايسي خود مختاري سے
تها جيسا كه پهلے سے برابر چلا آتا تها آخر كار اُس نے اپنے برے كرتكوں
سے بهت سي فوج كو بغاوت پر آماده كيا اور ايسا آنكهوں سے گرا كه
باغيوں نے اُس كو پكڑا اور دلي كے گلي كوچوں ميں ننگے سر اور ننگے پانو
اُس كو كهينچتے پهرے اگرچه باغي قتل كي دهمكياں سناتے تهے مگر وه
بهي اون كو برا بهلا كهكر جتاتے جاتا تها كه تم گستاخي كا مزا پاؤ گے اور
اُس كي سزا ميں جان اپني گنواؤگے غرض كه سركاري ملازموں كي
بدولت اوس كشاكش سے نجات اوس نے پائي اور نجات پاتے هي
باغيوں كے قتل قمع كا حكم جاري كيا اور اون كے مال و اسباب كو لٹواكر
نام و نشاں اونكا نچهوڑا *

جبكه شور و آشوب كے زور شور اور فساد و فتنه كے جوش و خروش
تهے تو بادشاه نے غازي الدين كي جان بچانے كے بهانه سے باغي فوج
كو اِس شرط پر باقيات كا روپيه دينا ٹهرايا تها كه وه اپنے قيدي كو همارے

† سير المتاخرين اور گرينٹ ڈف صاحب كي تاريخ سے يهه بيان ليا گيا

اوس کا ایک اواز تھي یعني سني دم چار یار لوز شیعے دم پنجتن کہتے تھے اور جب کہ صفدر جنگ نے آخرکار آپ کو کمزور ہوتا پایا اور اون مرہٹوں کو بزیر حکم ہولکر کے قریب پہونچا دیکھہ کر جنکو غازي‌الدین نے اپني مدد کے لیئے بلایا تھا پریشان ہوا تو بایں طور آشتي کرنے پر مجبور ہوا کہ لودہ اور الہ آباد اوس کے قبضہ میں رہیں غرض کہ غازي‌الدین اپنے دشمن سے فارغ ہوا اور اپنے رفیق مرہٹوں کو مصروف کرنا چاہا چنانچہ بعد اوس کے وزیر صفدر جنگ کے ایک شریک سے انتقام لیا اور سورج مل پر چڑہ کرگیا جس کے مضبوط و مستحکم قلعوں اور خصوص بہرت پور اور دیگ کے محاصروں میں بہت سا مصروف رہا مگر بادشاہ غازي‌الدین خاں کے غرور و نخوت سے اسقدر ناراض ہوگیا کہ صفدر جنگ کي خوے و خصلت سے ویسا ناراض نہ تھا اور جس قدر فوج اپني سعي و ہمت سے بادشاہ اکھٹي کرسکا شکار کے بہانہ سے اُس کو لیکر روانہ ہوا مگر حقیقت میں منشاء اوس کا یہہ تھا کہ وہ اون مشکلوں سے فائدہ اوٹھائے جن میں غازي‌الدین خاں مبتلا ہی حالانکہ لڑائي کے کار و باروں میں جن کو بادشاہ نے خوب سوچ سمجھہ کر نہ اوٹھایا تھا ایسي تھوڑي سمجھہ اوس سے ظاہر ہوئي کہ کوئي تدبیر اوس نے صفدر جنگ کے شریک بنانے کي نہ برتي اور اسي نظر سے غازي‌الدین کو بڑي چستي چالاکي اِس مقدمہ میں درکار نہ تھي کہ وہ بادشاہ کي تدبیروں کو اوسي پر لوٹاوے یعني بادشاہ کي تدبیریں ایسي ہوچ و ناکارہ تھیں کہ اون کے توڑنے کے واسطے بڑے سوچ بچار کي ضرورت نہ تھي چنانچہ اوسنے اوس محاصرہ کو نہ اوٹھایا جس میں وہ جي جان سے مصروف تھا اور اپنے رفیق مرہٹوں کو بادشاہ کے مقابلہ پر روانہ کیا مگر جب کہ اوس کو یہہ پرچہ لگا کہ بادشاہ لڑائي میں پکڑا گیا تو خود لشکر میں چلا آیا اور اوس گرفتار پنجہ بلا کو تخت سے اوتار کر اوس کي اور

سے بادشاہ اسقدر برهم هوا جسقدر که قیاس میں آسکتا هے اور بہت جلد انتقام کے درپے هوگیا اور انتقام کا ذریعہ حاصل کیا غازي الدین آصف‌جاہ کا بڑا بیٹا اپني چھوٹے بھائیوں کے جھگڑے بکھیڑوں کے شروع میں دلي میں چندے سکونت پذیر هوا تھا مگر بعد اُس کے کسي ڈھب سے بالاجي پیشوا سے علاقہ پیدا کرکے هولکو اور سیندھیا سرداروں کے ساتھہ دکن کو روانہ هوا تھا اور اورنگ آباد میں پہونچکر مرگیا تھا اور اُس کا بیٹا جوان گبرو جس کو دلي میں چھوڑ گیا تھا صفدر جنگ وزیر کي لطف و عنایت سے غازي‌الدین خاں کے خطاب اور امیرالامرائي کے منصب پر سرفراز هوا اور یہہ وهي جوان تھا جو اپنے محسن صفدرجنگ کے مقابلہ پر بادشاہ کے ایماء و اشارہ سے اُن کاموں کا کارپرداز رها جو اُس کے مربي کے خلاف پر تجویز کیئے گئے تھے یہہ گبرو جوان ایسے مغل درباریوں کا نمونہ تھا جو عیش و عشرت سے بڑے آشنا اور لطف و لذت سے پورے واقف نہ تھے چنانچہ عزم اُس کا بلند اور نگاہ اُسکي والا اور بڑے بڑے ارادوں کے اخفا میں ایسا متفني و مکار تھا جیساکہ اُن کو قبض و قابو میں رکھنے کے لیئے قابل نہ تھا اور اسي وجھہ سے اپنے کاموں کے نکالنے میں قتل و دغا کو طبعي ذریعہ سمجھتا تھا اور جیساکہ وہ اپنے چال چلن میں قانون و قاعدوں کا پابند نہ تھا ویساهي اُن کے نتیجوںکي پروا نکرتا تھا *

اُسکي تدبیروں پر وہ ملکي لڑائي مترتب هوئي جس کا تصفیہ معمول کے موافق میدان میں نهوا بلکہ یہہ بات اُن سے پیدا هوئي کہ دلي کے بازاروں میں لاٹھي پونگے اور چھري کٹاري اور دھول جوتي کي لڑائیاں چھہ مهینے تک روز مرہ قایم هوئیں اور فریقین کے قصے قضائے اختلاف مذهب کے غیظ و غضب سے چوگنے هوگئے اس لیئے کہ صفدر جنگ اپنے مذهب کا شیعہ اور غازي الدین اُس کا مخالف سني تھا چنانچہ سني شیعوں کي لڑنے والوں کا لقب اور مابہ الامتیاز

اوس نقصان کے ہونے سے فائدہ نہ سمجھا گیا جو حاکم اجمیر کے شکست کھانے سے عاید ہوا جسنے ریاست جودہ پور کے دو دعوداروں کے نصے قضائے میں دست اندازی کی تہی بلکہ حقیقت میں گھاٹا رہا *

جس زمانہ میں کہ مغلوں کی سلطنت روز روز ایسی طرح ضعیف و ناتوان ہوتی جاتی تہی تو یکایک یہہ خبر لگی کہ احمد شاہ درانی نے پنجاب پر دوبارہ حملہ کیا اور بعد اوس کے یہہ پرچہ لگا کہ پنجاب پر پورا قابض ہوگیا اور ایک ایلچی اس غرض سے اوس نے روانہ کیا کہ شاہ ہندوستان سے اوس صوبہ کو بحسب ضابطہ حاصل کرے حاصل یہہ کہ احمد شاہ کی درخواست اوس جوکہوں کے خوف سے فی الفور منظور ہوئی جسکو نادرشاہ کے ہاتھوں سے اوٹھایا تھا اور اب تک یاد اوس کی باقی تہی اور جبکہ صفدر جنگ اپنے رفیق مرہٹوں کو لیکر دلی میں داخل ہوا تو اوسنی اس انتظام یعنی پنجاب کے تفویض کو کامل پایا اور اس میں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ اگر وہ خود دلی میں موجود ہوتا تو کام ناکام اوسکو تسلیم کرتا اور اگر وہ یہہ سمجھتا کہ مجھکو اوسکی تردید میں کچھہ فائدہ حاصل ہوگا تو اوس کی تکمیل کے بعد بہی اوس کی پروا نہ کرتا مگر اوسنی پنجاب کی تفویض کو اپنی شکایت کا بہانہ ٹھہرایا جس کو بادشاہ کی بڑی بیعزتی کا باعث بتایا تھا اور حقیقت میں ناراضی کے اسباب اور اور وجوہ تھے چنانچہ منجملہ اونکے بڑی وجہ یہہ تہی کہ جب وہ روہیلکھنڈ میں گیا تھا اور دربار میں حاضر نہ تھا تو رعب داب اوس کا عین دربار میں جاوید نامی ایک خواجسرا کو حاصل ہوا تھا جسپر بادشاہ اور اوس کی ما دونوں نہایت مہربان تھے اور جبکہ بعد اوس کے صفدرجنگ نے یہہ سوچا سمجھا کہ میرے موجود ہونے پر بہی بات اپنی نہ سنوری تو اوس نے وہ بری طرز اختیار کی جو دلی کے گلی کوچوں میں طشت از بام ہوگئی یعنی اوس نے جلیسہ دعوت میں بلایا اور عین دعوت میں اوس کو قتل کرایا اس زور و زبردستی

انکی یہہ واقعہ سنہ ۱۷۵۰ ع مطابق سنہ ۱۱۶۳ ہجري میں واقع ہوا *

جبکہ صفدر جنگ نے اپني پریشانیوں کي عروج وترقي دیکھکر اپني قوت و ہمت کو روہیلوں کے مقابلہ میں ضعیف و ناتواں پایا تو اُس نے مرہٹوں کے بلانے کي طرح ڈالي جسمیں سلطنت کي ذلت وخفت صاف پیچیدہ تھي چنانچہ اُس نے ملہار راؤ ہولکر اور جي اپا سیندھیا سے اعانت کي درخواست کي جنکو بالاجي پیشوا نے ابھي مالوہ کو واپس بھیجا تھا اور بڑي امداد معین کے وعدہ سے اُنکو اسپر مایل کیا کہ وہ اپني فوج کا بڑا حصہ لیکر قصد اِس جانب کا کریں اور شریک اُس کے ہوویں غرض کہ یہہ تدبیر اُس کي راس آئي اور اِسي قسم کي تدبیر سے جاٹوں کے راجہ سورج مل کي خدمتوں کو دوبارہ حاصل کیا جو پہلي لڑائي میں شریک حال اُس کا ہوا تھا حاصل یہہ کہ ان مدد گاروں کي اِمداد و اعانت سے سنہ ۱۷۵۱ ع مطابق سنہ ۱۱۶۴ ہجري کو ایک قایم لڑائي میں اُس نے روہیلوں کو شکست دیکر اُن کے خاص ملک پر یورش کي اور کوہ ہمالہ کي پست شاخوں میں اُن کو بھگایا جو اُن کے ملک کي شمال مشرقي کي حدیں تہیں بعد اوس کے مرہٹوں کے استحقاق کي نسبت یہہ بات کہي کہ وہ ممالک مفتوحہ سے وصول کریں چنانچہ مرہٹوں نے ہاتھہ پھیلني شروع کیئی اور تاخت تاراج سے اوس ملک کو ایسا خاک سیاہ کیا کہ برسوں تک نہ سنبھلا *

ان دست اندازیوں کي سرگرمي سے روہیلوں کي معیشت ایسي تنگ ہوگئي کہ بھوکوں کے مارے صفدر جنگ کي اطاعت کو قبول کیا اور اپنے سرداروں کے پیٹ پالني کے لیئی چند دیہات پربس کرکے رہگئے † *

دلي کے دربار کو جو تھوڑا سا فایدہ اس کامیابي سے حاصل ہوا وہ

† حافظ رحمت خاں کي سرگذشت میں روہیلوں کي لڑائي کا حال اچھي طرح جیتیمن کیا گیا کہ اُسمیں روہیلوں کي کامیابي واقع ہوتي تھي ۱۲

مرضي کے موافق پورا کیا چنانچه سعادت خاں کے بیتے صفدر جنگ
کو وزیر اپنا بنایا اور اسلیئی که اوس صوبدار کے پاس اوده کي نیابت
اب بهي باقي تهي تو بادشاهي ملازموں نے روهیلوں کے دبانے لتجانے
میں پہلے پہل همت کو صرف کیا جو اوده کے شمالي حصه میں
بڑي صورت پکڑ گئي تهي *

علي محمد خاں روهیلہ کے مرجانے سے صفدر جنگ کو اس مهم
میں عمده توقع حاصل هوئي چنانچه اوسنے قایم خاں بنگش جاگیردار
فرخ آباد کو اوسکے هموطنوں کے مقابله پر قایم کیا اور ماه دسمبر سنه ١٧٤٨ ع
مطابق ذي الحجه سنه ١١٦١ هجري کو لڑنے مرنے کي بابت باهم
قول و قرار هوئي اگرچه قایم خاں پہلے پہلے تو کامیاب هوا مگر لڑائي
میں مارا گیا اور جب که صفدر جنگ اپنے بڑے مطلب یعني روهیلوں
کي شکست سے مایوس هوا تو اُس نے اپني بدبختي کے نقصان کو
یوں پورا کیا که اپنے رفیق قایم خاں مقتول کي بیوه کے قبض و تصرف سے
بہت سا ملک اُس کا نکالا مگر اس دوں همتي سے کچهه فائده اس کو
حاصل نه هوا اسلیئی که قایم خاں کي رعایا صفدر جنگ کے نایب سے
باغي طاغي هوگئي اور روهیلوں کو اپني مدد کے لیئی بلایا یہاں تک که
خود وزیر اپني بہت سي فوج لیکر اُن کے مقابله کي غرض سے روانه هوا
اگرچه فوج اوس کي کثرت کي حیثیت سے بہت کچهه تهي مگر
انتظام کي روسے نہایت بے قاعده تهي چنانچه اُس فوج نے اپنے هي
قلمرو کے بارهه کے سیدوں کو لوتا کهسوتا جو محمد صلعم کي آل اور
فاطمه کي اولاد تهے اور بہت سے بیگناهوں کو قتل کیا جو اُن سے مقابله
پیش آئے یهه بات اچنبهے کي نهیں که ایسي بے قاعده فوج کو تهوڑي سي
فوج نے شکست دیکر گرداباد کیا هو بلکه ایسا هي واقع هوا چنانچه
خود وزیر زخمي هوا اور فوج نے شکست کهائي اور روهیلے وزیر کي قلمرو
میں گهس بیتهه گئی اگرچه لکهنؤ اور بلگرام سے مار پیٹ کر پهیر دیئی گئی
مگر وه الهآباد میں گهس گئی اور وزیر و بادشاه دونوں کا صوبه جو

بعد اوسکے شاھزادہ احمد نے فی الفور ایک نایب السلطنت کو پنجاب کے لیئے روانہ کیا مگر جبکہ یہہ شاھزادہ باپ کی بیماری کے مارے دلی کو واپس ھوا تو احمد شاہ درانی اٹک کے پہونچنے سے پہلے پنجاب پر دوبارہ پہیلا اور اوسکو جب تک نچہوڑا کہ اوس نئے نائب السلطنت نے مستقل خراج دینے کا اقرار نکیا *

سہرند کی لڑائی کے بعد ایک مہینے کے اندر اندر محمد شاہ اپریل سنہ ۱۷۴۸ ع مطابق ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ ھجری کو مرگیا اور شہزادہ احمد جانشین اوسکا ھوا جسکا خطاب احمد شاہ درانی اپنے حریف کا خطاب تھا *

چوتھا باب

مغلوں کی شاھنشاھی کے معدوم ھونے تک

احمد شاہ کی سلطنت کا بیان

احمد شاہ درانی کے پنجاب میں واپس آنے اور اوسکی مشہور قوت کی دھوم دھام کے ھونے سے احمد شاہ ھندوستانی برابر ترساں و لرزاں رھتا تھا چنانچہ کام ناکام اسبات پر مجبور ھوا کہ ایسے دوست آشناؤں کی خاطر کسی قدر خود مختاری سے دست بردار ھووے جو بیگانہ فیروز مندوں کی لوٹ مار سے اُس کو حفظ و حراست میں رکھہ سکیں نظام یوں وزارت کا عہدہ آصف جاہ کو سپرد کرنا چاھا مگر جب کہ آصف جاہ نے صاف انکار کیا جس کے بعد اُس نے وفات ھی پائی تو بادشاہ نے ناصر جنگ آصف جاہ کے جانشین کو اپنی امداد و اعانت کے واسطے اُس فوج سمیت بلایا جو اُسکی سعی و ھمت سے فراھم ھوسکتی تھی مگر تہوڑے عرصہ میں یہہ بات اُسکو دریافت ھوئی کہ احمد شاہ درانی اپنی قلمرو کے مغربی حصہ میں مصروف و مشغول ھے چنانچہ اس خبر کے سننے سے اُسکو اوس مدد کی ضرورت باقی نرھی جس کا وہ جی جان سے خواھاں تھا اور انتظام اپنی قلمرو کا

تخت نشیني کا کام کاج ابتک بالکل پورا نہوا تھا کہ اُسنے مشرق کي طرف کو باگ اوٹھائي اور بڑے ملکوں کو تحت حکومت کیا اور جبکہ اُسنے پنجاب کي بري حالت دیکھي تو اُسکو آگے بڑھنے کا حوصلہ ہوا پنجاب کا نایب السلطنت جو باغي ہو رہا تھا اور کسي قسم کي امداد اُسکو دلي کے دربار سے حاصل نتھي احمد شاہ کا طرف مقابل ہوا مگر تھوڑا سا مقابلہ کرسکا اور احمد شاہ لاہور اور علاوہ اُسکے ان شہر و دیہات پر قابض و متصرف ہوکر جو اُسکي راہ میں واقع ہوئے ستلج تک پہونچا اور جب وہ وہاں پہونچا تو اُسکي پایاب راہوں کو مغلوں کے قبضہ میں پایا جو اُسکے مقابلہ کو شاہزادہ احمد ولیعہد اور وزیر قمرالدین خاں کے تحت و حکومت ہوکر آئے تھے اگرچہ احمد شاہ دراني کے پاس بارہ ہزار آدمیوں سے زیادہ نتھے مگر یہہ امر اُسنے دریافت کیا کہ عمدہ کامیابي کي توقع اُس فوج کي بخوبي برتنے پر موقوف و منحصر ہے چنانچہ وہ اوس دریا سے ایسے مقام پر اُترا جہاں پایاب کا نام و نشان نتھا اور ہندوستاني فوج کو اپنے پیچھے چھوڑا اور سرہند پر قبضہ کیا جہاں ہندوستانیوں کا ذخیرہ اور تمام اسباب اندوختہ تھا اس کامیابي کے علاوہ اوسکے قبض و تصرف میں چند توپیں بھي آئیں اور گولے اس سے توپ کا نام و نشان اوسکي فوج میں نتھا دشمن اوسکي بیباکي سے ڈر گئے اور جبکہ وہ اونکے قریب آگیا تو اونہوں نے مقام کیا اور لشکر کے آس پاس کھائیاں کھودیں لیکن یہہ وہ حالت تھي کہ اوسمیں سواروں کے قلیل گروہوں سے کچھہ کام نکل سکتا تھا اگرچہ توپ کے ایک گولہ سے وزیر قمرالدین خاں ایسي حالت میں کام آیا کہ وہ نماز میں مصروف تھا مگر فوج اوسکي دس دن تک درانیوں کو مار کر ہٹاتي رہے چنانچہ پچیسویں دن درانیوں نے ایک ایسا عام اور سخت حملہ خندقوں پر کیا کہ ایک فریق اونکا بادشاہي فوج کے بیچا بیچ گھس گیا مگر شکست کھاکر پیچھے کر لوٹا اور اوسیدن کي رات اپنے اپنے گھوڑوں کے بھاگنے پر مجبور ہوئے یہہ واقعہ ماہ مارچ سنہ ۱۷۴۸ع مطابق چھبیسویں ربیع الاول سنہ ۱۱۶۱ ہجري میں واقع ہوا ✱

تخت گاہ قندھار میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور کسی فاسد عقیدہ کی
ضرورت سے اپنی قوم کا نام بدلکر ابدالی کی جگہہ درانی رکھا جو ابتک
اُسی نام سے نامی گرامی چلے آتے ہیں † اور اپنے دربار کے رنگ ڈھنگوں کو
دربار شاہی کے طور طریقوں پر ڈالا اور اُسی بادشاہ کے تمام استحقاق اختیار
کیئے مگر برتاو انکا ایسے اعتدال و خوبی سے کیا جو اُسکی حالتوں کا مقتضی
تھا چنانچہ مطلق اختیار اُسکو پہلی ملکوں اور شہراور نیز بلخ اور سند اور
کشمیر اور دیگر مفتوحہ صوبوں پر حاصل تھا اور اُسنے پٹھان قوموں کو اُنکے
ملک کے ذاتی انتظام پر چھوڑا تھا اور فوج یا روپیہ کی امداد حاصل
کرنے اور امن و امان کے قایم رکھنے کی قوت کو صرف اپنی ذات سے متعلق
رکھتا تھا اور بلوچستان اور سیستان اور علاوہ اُنکے چند اور مقام اُنکے دیسی
سرداروں کے زیر حکومت چھوڑے تھے چنانچہ اُنہوں نے احمد شاہ کی
اطاعت اختیار کی تھی اور جنکی خدمتوں کو بجالانا تسلیم کیا تھا
ایران کے نزاعوں کے باعث سے احمد شاہ کی سلطنت میں اوس جانب
سے کوئی خلل واقع ہوا اور اسی وجہہ سے خراسان کے بہت سے حصہ پر
قبض و تصرف کرسکا مگر اوسنے اوس جانب میں زیادہ بڑھنا دشوار
سمجھا اور مقام مشہد میں نادر شاہ کے بیٹے شاہرخ کی حفظ و
حراست پر قناعت کی اور جو اضلاع اوسکے مطیع و تابع تھے وہ مشہد کے
شرقی جانب سے محدود رہے غرض کہ اُسنے فتح و کشایش کے حاصل کرنے
اور مال و دولت کے فراہم لانے اور فوج کے مصروف رکھنے پر ہمت باندھی
اور هندوستان کی سلطنت کا ارادہ کیا اور جو کار و بار اُسنے پہلے پہل
وہاں کیئے وہ وقت کے لحاظ سے اکثر اون ملکوں کے قصے قضایوں سے پہلے
واقع ہوئے تھے جنکا ابھی بیان ہوچکا *

---

† کسی غلط فہمی کے باعث سے جسکا باعث دریافت نہیں ہوتا هندوستانی لوگ
اُنکو خلجی پکارتے ہیں اور بلاد شمالی میں خراسانی کہتے ہیں مگر صحیح یہہ ہی
کہ خطاب اُنکا درانی ہی

یہہ احمد خاں اُس زمان خاں کا بیٹا تھا جو ابدالیوں کا سدوزئی سردار اور خراسان کی اول فتح کرنیکی غرض سے ابدالیونکا سردار بنکر گیا تھا اور سدوزئی خاندان اُسکا تھا جسکو اُسکی قوم کے لوگ ایک فرشتا معظم مکرم سمجھتے تھے تیئیس ہی برسکی عمر میں نادر شاہ کی خاص التفات و توجہ سے معزز و ممتاز ہوا تھا † *

احمد خاں درانی کی تخت نشینی کا بیان

وجوہ مذکورہ بالا کی نظر سے احمد خاں کو اپنے بھائی بندوں پر حکومت حاصل تھی جسکے قیام و استحکام میں اُسنے شتابی برتی چنانچہ پاس پڑوس کی قوموں اور ملکوں پر رعب داب اپنا بٹھاکر سال مذکورالصدر کے ختم ہونے سے پہلے ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۴۷ع میں

چار ہزار پٹھان اپنے ملک کو صحیح سلامت چلے گئے بازین نے دلچسپ طور سے لکھا ہی جوخود بھی لڑائی کے تماشائیوں میں شامل تھا *

† سدوزئیوں کے جسم ایسے عزیز مبارک سمجھے جاتے تھے کہ اور لوگ اُنکو خفا نہ کرتے تھے اور اُنکے بدن کو ہاتھ لگانا گناہ جانتے تھے اور چھوٹے بڑے افسر کسی ابدالی کو سدوزئی کے بلا اجازت قتل نکرسکتے تھے مشہور ہی کہ یہہ احمد خاں نادر شاہ کا چوبدار تھا میری دانست میں اُسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اٹک کے مغرب میں ایسے بڑے بڑے ملازموں کو چوبداری کا خطاب عنایت ہوتا ہی جو سونے کی چھڑیں ہاتھوں میں رکھتے ہیں اور بلاد ہندوستان میں عام چوبداروں کو کہتے ہیں مگر باوصف اسکے یہہ بات بعید معلوم ہوتی ہی کہ ایسا بڑا عہدہ ایک غیر قوم کے سردار کو دیا جاوے احمد خاں کی حقیقت بخوبی معلوم ہی کہ وہ غلجیوں کا اُن دنوں قیدی تھا جبکہ نادر شاہ نے قندھار کو فتح کیا تھا نادر شاہ نے اُسکو سرفرازی بخشی اور ایک جاگیر اُسکے لیئے مقرر کی اور مازندران کو ریاست کی غرض سے روانہ کیا ــ نادر نامہ جلد پانچویں صفحہ ۲۷۴ جونز صاحب کا ترجمہ ــ نادر شاہ کا اُس تدبیر سے غالباً یہہ مطلب تھا کہ جب تک قندھار کے ملک کا تصفیہ نہو جاوے تب تک احمد خاں کو اُسکی قوم سے الگ تھلگ رکھی اسلیئے کہ اُس زمانہ کے ایک مورخ کے بیان سے جو ایرانیوں کے ہمراہ تھا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نادر شاہ اُسکی نگہبانی کرتا رہتا تھا مگر تمام افسر خفیہ خفیہ بتعظیم اُس سے پیش آتے تھے ــ سرگذشت عبدالکریم صفحہ ۱۷۶

کے قتل کی فرصت پائی چنانچہ بہت سے سازش کرنیوالے جس میں چہرہ کا کپتان اور خود اُسکی قوم افشار کا سردار بھی شریک و شامل تھا پچھلی رات اُسکے خیمہ میں داخل ہوئے اور جب کہ نادر شاہ اپنی پیاری دھڑوک سے للکارا جس سے وہ ہمیشہ کانپا کرتے تھے تو وہ بیساختہ پیچھے کو لوٹے مگر جلد اُنہوں نے آپ کو سنبھالا چنانچہ منجملہ اُنکے ایک آدمی نے اُسکو تلوار کے زخم سے زمین پر گرایا اگرچہ نادر شاہ نے جوں توں اوٹھنا چاہا اور جانکے لالچ سے منت سماجت کا ارادہ کیا مگر سازش کرنے والوں نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور واروں کو چوگنا کیا اور ہرگز نہ پسیجے یہانتک کہ کام اُسکا تمام ہوا جو اپنے ملک کے فخر و عزت کا باعث اور خوف و ہیبت لعنت ملامت کا موجب تھا یہہ واقعہ ماہ جون سنہ ۱۷۴۷ع مطابق جمادي الثاني سنہ ۱۱۶۰ ہجری میں واقع ہوا † *

جب کہ آگاہی صبح ہوئی تو پٹھانوں نے احمد خاں ابدالی کے حکم سے جسکے شریک اوزبک بھی ہوگئے تھے ایرانیوں پر اس امید سے حملہ کیا کہ نادر شاہ کی جان بچانے کا اب بھی وقت باقی ہی مگر پٹھانوں کی قلت تعداد کے لحاظ و حیثیت سے اسہات کو اُن کی خوش نصیبی سمجھنی چاہیئے کہ وہ اپنے ملک کو چلتے ہوگئے جسکی سرحد کے قریب نادر شاہ مارا گیا تھا ‡

---

† پیر بازین کے نامجات کی چوتھی جلد — یہہ عیسائی طبیب نادر شاہ کی حیات کے پچھلے برسوں میں ہمراہ اُسکے رہا تھا اور اُس زمانہ کا حال اچھی طرح سے بیان کرتا چنانچہ ہی سرجان مالکم صاحب کی تاریخ ایران اور نادرنامہ جسکا ترجمہ سر جونز صاحب نے کیا اور ہینوے صاحب کی تاریخ اُسکی تاریخ کی سندیں ہیں مگر ہینوے صاحب نے رضا قلی کے حالات کو مختلف بیان کیا اور بازین کے بیان کو نادر نامہ سے استحکام پہونچتا ہی چنانچہ نادر نامہ والے نے بھی نادر شاہ کے ظلم اور سنگدلی کو بہت رنگینی سے قلمبند کیا — لیور صاحب کی جلد چھٹی باب ۱۹ صفحہ ۳۹۸ جونز صاحب کی کتاب کی جلد پانچویں

‡ اس نا مساوی لڑائی کا بیان جو پٹھانوں اور ایرانیوں میں واقع ہوئی اور اس دلیری دلاوری اور نیک انتظامی اور خوش اسلوبی کا حال جسکے ذریعہ سے وہ

برج بارے بنائے اور هزاروں کي آنکهیں نکلوائیں اور بڑي بڑي تکلیفیں پهونچائیں اور یہانتک نوبت پهونچائي که کوئي شخص اس کا بهروسا نکرتا تها که وه ایسي بري موت سے ایک دم بهي محفوظ و مامون رهیگا جس میں سخت تکلیف اوسکو اوتهاني پڑیگي بعد اوسکے زندگي کے پچهلے برسوں میں جسماني بیماري یعني مالیخولیا کے مارے غیظ اوسکا زیاده هوگیا یہانتک که رعایا ایسي سازشوں کے کرنے پر مجبور هوئي جنکے ذریعه سے ایسے خود مختار ظالم سے نجات اونکو حاصل هووے جنکا وجود اوسکے وجود کے ساتهه قایم رهنا نہایت دشوار تها نادرشاه اپنے هموطنوں سے کهتکتا تها چنانچه اوسنے اوزبکوں کے ایک گروه کو ملازم رکها اور ها کسیطرح کي ریا کاري کے خاص اپني ذات کو پٹهانوں کي حفاظت میں سونپا اور حال اُسکا یہه تها که وه اپنے پرانے سپاهیوں کے آزرده کرنے اور اُنکے پہلے دشمنوں یعني اوزبکوں اور پٹهانوں کي ترجیح دینے سے راضي هوتا تها اور اب وه اسبات پر آماده هوا که اپنے نئے رفیقوں کو اپني قوم سے لڑاوے جنسے همیشه وه کهتکتا رهتا تها چنانچه مرنے سے ایکدن پہلے جب که موت اُسکے سرپر کهیل رهي تهي وه عین لشکر میں اوچهل کر گهوڑے پر سوار هوا اور اپني هي فوج سے بهاگ کر قلعه میں محصور هونیکو باگ اُٹهایا چاهتا تها مگر جبکه اوسان اُسکے ٹهکانے آئے اور خبط اُسکا فرو هوا تو اس مجنونانه حرکت کے بعد اُسنے پٹهان سرداروں کو طلب کیا اور اپني جان کي حفظ و حراست کي غرض سے اُنکي وفاداري سے استغاثه کیا اور یہه صاف اُنسے کہا که تم میري جان کے بچانے میں نمک حلالي سے نچوکنا اور اس هدایت پر گفتگو کو پورا کیا که میرے ایراني پہرے والوں کو منتشر کرو اور میرے بڑے بڑے امیروں کو پکڑو جکڑو مگر یہه حکم اُسنے ایسا خفیه سنایا تها که اُن لوگوں کے کانوں تک نه پهونچتا جنکي بربادي سے وه حکم متعلق تها اور اسلیئے که اُنکي بربادي کے پورے هونے میں رات هي درمیان تهي تو اُنہوں نے اپني بربادي سے پہلے اپنے دشمن

حفاظت میں رکھا تھا جو علی بن ابی طالب کی اولاد اور ایران کا بڑا مشہور ولی تھا اور ساری غرض یہہ تھی کہ اس ولی کے ذریعہ سے تسخیر مرغوب ہو جاوے مگر وہ سمجھتا تھا کہ لوگ اسکے بڑے غالی شیعہ ہیں چنانچہ شیعوں کی طبیعتوں کو انکے اماموں ملاؤں نے جنکی جاگیریں اور وظیفے نادر شاہ کی تخت نشینی سے ضبط ہوگئی تھی اسکی طرف سے برہم کر رکھا تھا یہانتک کہ وہ ہر ایرانی کو اپنا دشمن سمجھتا تھا اور خصوص اپنے بڑے بیٹے رضا قلی سے اسلیئے نہایت رنجیدہ تھا کہ وہ یہہ خوب سمجھا تھا کہ یہہ ناخلف باغیوں کے لیئے آلہ بنگیا چنانچہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ نادر شاہ ایک فوج کشی کے زمانہ میں کسی جنگل میں گولی کے زخم سے جسکو کسی نے خفیہ لگائی تھی زخمی ہوگیا تھا اگرچہ اس خیال کی کوئی وجہہ نتھی کہ یہہ کام اسکے کسی دشمن کا ہی مگر باوصف اسکے اسکو یہہ یقین ہوا کہ وہ رضا قلی کا فرستادہ تھا غرض کہ یہہ خیال اسکے جی میں ایسا بیٹھا کہ اسنے اپنے نورچشم کی آنکھیں نکلوائیں بعد اسکے سخت پشیماں ہوا اور بجاے اسکے کہ اس پشیمانی کے ہونے سے دل اسکا نرم اور رقیق ہوتا غیظ و غضب اسکا دونا ہوگیا اور ترس خواہوں سے بطنز و تشنیع یہہ کہتا تھا کہ جب میرا خاص بیٹا اپنی جان کے خطرہ میں مبتلا تھا تب تم لوگ اسکے بیچ میں نہ پڑے اور اب رحم کے خواہاں ہوتے ہو غرض کہ رنگ ڈھنگ اسکے ایسے ہوگئے تھے کہ وہ اپنے ہم جنسوں کا کھلم کھلا دشمن ہوگیا تھا اور زور ظلم اسکا ان ظلموں کے برابر ہوا تھا جو مال کے اخذ و جبر میں برتے جاتے تھے اور ساری رعایا کو قتل نفس و اخذ مال کی دھمکیاں سناتا تھا اور انکو ذلیل و حقیر سمجھتا تھا اور بلا تکلف جتاتا تھا ان ظلموں کی بدولت فساد و بغاوتیں برپا ہوئیں جنکے باعث سے نئے نئے ظلم اسکے ہاتھہ سے لوگوں کو پہونچے یہانتک کہ شہر کے شہر اوجاڑے اور کشتوں کے سروں سے ان اوجڑی بستیوں کی یادگاری کی غرض سے

اگرچه نادر شاه اس قسم کے سارے جرموں بدوں بادشاهت کو نه پهونچا تها جو بلاد مشرقیه میں سلطنت کے حاصل کرنے کے لیئے ضروری هوتے هیں اور چند بار اوسرقه اوس نے وحشیانه سنگدلی بهي برتي که بعض بعض مفسد شہروں کو شور و فساد کا بدلا دیا مگر بازهمه لئے دلي کي فتح تک تمام ایشیا اور بخصوص ایران کے اکثر بادشاهوں سے سفاکي بے باکي میں بهت کم رها هاں دلي کے قتل و قتال اور لوٹ مار کے عادي هوئے اور اوس نشه کے چڑهنے سے جو اوس کو هر جگهه حاصل هوا دریافت هوتا هی که اوس کي خوے خصلت میں تبدیل و تغیر نے دخل پایا تها جس کي بدولت ایک سخت مزاج اور انصاف پسند آقا سے ایسا سنگدل ستمکار حاکم بن گیا تها که جو اوسکے جي میں آتي تهي وه بے تکلف کر بیٹهتا تها یهه وصف اوس کے یک لخت اوس کي وسعت سے ظاهر نه هوئے تهے جیسے که اوس کي ذات میں موجود تهے چنانچه جب وه هندوستان سے واپس آیا تو پہلے برس خوارزم و بخارا کي فتح و کشایش میں وه قوت صرف هوئي اور وهاں کے بادشاهوں کو هندوستان کے بادشاه کي مانند دباکر چهوڑ دیا اور اسي زمانه میں لزجي کي پهاڑي قوم کو دبانا چاها اور روم پر تین یورشیں کیں مگر جبکه رومیوں کي لڑائي ایک عهدنامه کے ذریعه سے خاتمه کو پهونچي اور نادر شاه کي زور آزمائي کے لیئے کوئي جگهه باقي نرهي جیسے که اوسکي طبیعت کا مقتضي تها تو اوسکي طبیعت نے اپني قوت کو اپني طرف مایل کیا اور آپ آپ کو کهانے لگا اور تاریک شک شبهات اور غیر مستحکم جذبوں کا ٹهکانا بن گیا اور اوسکے اضطراب کا خاص باعث وه مذهبي تعصب تها جو اوسکے هموطنوں میں پهیلا هوا تها غرض که وه اس اندیشه سے کهٹکتا تها که ایراني شیعے میرے لهو کے پیاسے هیں اگرچه اوسنے تسنن کے پهیلانے اور اوسکے قوي کرنے میں ایسي کوشش کي تهي که شیعوں کے امام و مسجد اور قاضي موذن کو امام جعفر کي خاص

معاملوں کي تاریخوں سے آگے نکل گئي مگر دلي کے معاملے ایک دراز عرصہ تک بڑے پایہ کو نہ پہونچے جب کہ سنہ ۱۷۴۱ ع میں آصف‌جاہ دلي سے دکن کو روانہ هوا تو بعد اُس کے اُسکا بیتا غازي‌الدین خاں اُس کي جگہہ دربار میں مقرر هوا اور قمرالدین خاں وزیر سے جو ملکي علاقہ واسطہ اُس کو حاصل تھا اُس کو اسطرح سے استحکام حاصل هوا کہ قمرالدین خاں کي بیتي سے اُسکي شادي هوئي اور جب کہ یہہ دونوں باهم متفق هوگئے تو بہت سي ایسي سازشیں دب دبا کر رهگئیں جو ایسي بے باکیوں سفاکیوں پر مشتمل تھیں جو فریقین سے واقع هوئیں اور پہلے زمانہ کي تاریخ کي بڑي سے بڑي دغابازیوں اور خونریزیوں سے زیادہ تھیں *

اسي زمانہ میں اُن روهیلوں کي سرکشي بڑا بھاري واقعہ تھا جو اودہ سے پہاڑوں تک گنگا کے مشرقي ملک پر قابض متصرف تھے اور افغانستان سے آکر هندوستان میں بسی تھے اور پچھلے وقتوں میں هندوستان کے قصے قضایوں میں بہت معزز و ممتاز هوگئے تھے اور سردار اُن کا وہ علي محمد خاں نو مسلم تھا جس کو ایک افغان افسر نے مسلمان کرکے اپنا بیتا بنایا تھا اور اِن روهیلوں کا بڑا حصہ یوسف زئي اور شمال مشرق کے اور پٹھانوں سے مرکب تھا اُن کي ریاست پر تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ وہ پہلے هي سے بڑے مرتبہ کو پہونچ گئے تھے اور ایک ایسي مہم اُن کے چند روزہ تدارک کے لیئے درکار هوئي جس کي سرداري خود بادشاہ نے اختیار کي یہہ مہم سنہ ۱۷۴۵ ع مطابق سنہ ۱۱۵۹ هجري میں واقع هوئي *

بیان اُس نئي چڑهائي کا جو ایران کي جانب سے هندوستان پر دوبارہ واقع هوئي

اسي قوم کا بڑا مہیب اور متفق گروہ اُن کے وطن میں قایم هوتا جاتا تھا اور هندوستان کے سہمگین دشمن یعني نادر شاہ کے مرجانے سے اور پٹھان اقلیم هندوستان کے یورش پر آمادہ تھے *

مرهٹوں کے ملک میں وهاں تک گهس پیٹهہ گئي کہ بیس میل کے فاصلہ پر پونہ رهگیا غالب هی کہ بالا جي کو اپني چهوٹي دارالریاست یعني پونہ کي جهت سے کسي قسم کي گهبراهت پیش نهوئي هوگي مگر اسباب کے دریافت هونے سے هاتهہ پانو اوس کے پهول گئے کہ تارابائي اور صلابت جنگ اور کنولا پور کے راجہ کے باهم خط و کتابت کا سلسلہ جاري هوا چنانچہ اوس نے صلابت جنگ سے آشتي چاهي اور صلح کے پیک و پیام آپس میں آتے جاتے تهے کہ توقع کے خلاف آس کے مخالف میدان سے چلے گئے اور وہ نچنت هوگیا اگرچہ بسي صاحب لڑائي کے میدان میں مخالفوں پر سبقت لیجاتی تهی مگر صلابت جنگ کے ملکي انتظاموں پر مدار اپنا رکهتی تهی جس کي وہ خدمتگذاري کرتی تهی صلابت جنگ اور اوس کے وزیروں کي بد انتظامي سے اوس کے ملک کا محاصل خراب و ابتر هوگیا تها اور فوج کي تنخواهیں کسیقدر مسدود تهیں اور فوج اوس کي ناراضیوں کے باعث سے اوس کے قبض و قابو سے باهر نکل گئي تهي اِس زمانہ میں راگهوجي بوسلا جو ابهی کٹک اور بنگالہ کے خراج و محاصل کا مالک هوا تها اور بیان آس کا ابهي گذر گیا سنہ ۱۷۵۲ میں برار کے آس حصہ پر پهیلا جو نظام‌الملک آصفجاہ کي قلمرو میں داخل تها اور گاول گدہ اور نارنالا کے قلعوں پر قبض و تصرف کیا اور آیندہ دشمنوں سے دهمکایا غرض کہ اس لیئے صلابت جنگ نے بالاجي کو لڑائي سے وقفہ دیا اور اپني قلمرو میں پچهلے پاوں لوٹ گیا اور جب وہ وهاں پهونچا تو آسکو بڑي بڑي برائیاں اور کڑي کڑي دشواریاں پیش آئیں جن میں مرهٹے دوبارہ شریک هوئے *

اس وجهہ سے کہ کشور هندوستان چند حکومتوں پر منقسم هوئي اور آن کي الگ الگ تاریخوں کے بیان کي ضرورت پڑي تاریخوں کے سلسلہ کے قیام و استحکام کے لیئے دشواریاں پیش آئیں اور مرهٹوں کے معاملوں میں بهت سے ایسے برسوں کے حال بیان کیئے گئے جو دلي کے

باوصف اِسکے که بالاجي بهت شتابي سے واپس آیا تها اوسکے افسروں نے داماجي جیکنوار کا کئي مرتبه مقابله کیا تها اور جبکه بالاجي ستارہ میں داخل هوا تو کتني لوٹ پهیر کے بعد اوسکے ملازمونکو کامیابي نصیب هوئي مگر بالاجي نے تلوار کي نسبت اور هتیاروں پر زیادہ بهروسا کیا چنانچه اوس نے داماجي سے ملاقات کي اور دغا بازي سے اوس کو گرفتار کیا اور اوسکي فوج پر پهیل پڑا جو بطور مذکور اپنے سردار سے محروم هوگئي تهي یهاں تک که اوس کو توڑ پهوڑ کر منتشر کیا اگرچه تارا بائي جنگي قوت سے محروم هوگئي تهي اور رام راجه کے استحقاق کے سواے کوئي استحقاق اپنا جما نسکتي تهي مگر اوسنے بهي کسیقدر رعب داب ایسا رکهکي تهي جسکي وجهه دریافت نهیں هوسکتي اور اِس رعب داب کي وجهه سے بالاجي اوس کے پورے پورے دبانے اور کچلنے سے پرهیز کرتا رها تارا بائي کو صلابت جنگ کي یورش سے سردست ایک طرح کي اعانت حاصل هوئي تهي جو مرهٹوں کي حکومت پر اپني نوبت میں چڑه کر آیا تها اور اپنے بزرگوں کي نسبت اورنگ زیب کے عهد دولت کے بعد بهت زیادہ هیبت ناک هوگیا تها اس لیئے که فراسیسوں کے پانسو سپاهي خاص یورپ والی اور پانچ هزار هندوستاني سپاهي یورپ والوں کے تعلیم دادہ اوس کے همراہ تهے جو بسي صاحب فراسیسي کے زیر حکومت رهتے تهے اور یهه وہ سردار هی جو اپني قوم کے مشهور افسروں میں سے هندوستان میں آیا تها اگرچه بالاجي نے اس حمله کا مقابله اون ساري تدبیروں سے کیا جو لڑائي بهڑائي میں مرهٹوں کا دستور و قاعدہ هی مگر بهت جلد اوس کو دریافت هوا که وہ تدبیریں ایسے قوي مخالف کے مقابله میں موثر نهیں هوسکتیں جس نے اوس کے حملوں کو پس پا کیا اور اوس کے لوگوں کو شکستیں دیں یهه واقعه سنه ۱۷۵۱ میں پیش آیا غرض که تهوڑے عرصه میں صلابت جنگ نے اپنے فضل و فوقیت کا اثر بالاجي کے جي میں ایسا جمایا که فوج اوسکي

بالاجي پیشوا کي حکومت بدون اُسکے قایم نہوئي که لوگونکي جانب سے هنگامونکی ارادے ظہور میں نه آویں چنانچه وہ حکومت اس چند روزه نزاع کے باعث سے بڑي جوکہوں میں پڑي جو بالاجي اور اُسکی چچیرے بہائي سداشیوبہاؤ کے درمیان میں برپا هوا مگر انجام اُس کا یہه هوا که وہ حکومت ایسي کمال و خوبي سے مقرر هوئي که بالاجي کو بیگانی سلطنتوں کے کار و بار میں مصروف هونے کي فرصت هاتہه آئي چنانچه اُس نے آصف جاہ کے تیسرے بیٹے صلابت جنگ کے مقابله میں غازي الدین خان اوس کے بڑے بیٹے کي امداد و حمایت کو اختیار کیا اور جب که آصف جاہ کے مرنے پر تخت کے دعویدار لڑ بهڑ کر مرگئے تو وہ ترکه صلابت جنگ کے قبضه میں آیا بالاجي نے روانگي سے پہلے پونه کو دارالریاست قرار دیا اور رام راجا کو ستارہ میں آزاد چھوڑا مگر تارا بائي کے قبض و قابو میں رکھا بعد اوس کے نظام الملک آصف جاہ کے ملک پر متوجہه هوا یہانتک که فوج اوس کي صلابت جنگ کے قرب و جوار میں پہونچي هي تهي که اوسکو ایسي خبر لگي که اوسکے اضطراب سے اُس مہم سے هاتهه اُٹہانے اور کڑے کڑے کوچ کرنے اور جوں توں لوٹنے پر مجبور هوا تفصیل اُسکي یہه هی که بالاجي فوج کو لیکر باهر نکلا تها که تارابائي نے جس کي اولوالعزمي اور هرشت خوئي پیرانه سري کے باعث سے پهیکي نه پڑي تهي داماجي جیکنوار کو خفیه خفیه یہه پیغام بهیجا که فوج اپني لیکر ستارہ میں داخل هووے اور اوسي اثناء میں رام راجه کو یہه سوجهائي که وہ پوري پوري راجائي کو برتاؤ میں لاوے اور جبکه اُسنے رام راجا کو موافق نپایا تو داما جي کے قریب پہونچنے پر اوسکو گرفتار کیا *

تارا بائي کو ابتک یہه بات حاصل تهي که وہ اپنے قیدي کے قلم سے کام لیتي مگر اُسنے یہه کام کیا که اُسکو جهوٹا فریبي ٹهرا کر اُسکي دغا بازي کي منادي یہه کرائي اور کسي اور ظاهري حکومت کے سوای اپنے قلم سے حکومت کا کام جاري کیا *

کیطرف سے اون حالات میں ظاہر ہوئی جو بیان مذکور کے ثمروں سے واضح ہوگی بہت زیادہ بڑہ گئی † *

جوں ہی کہ ساہو کا دم نکلا تو بالاجی نے فوج موجودہ کے علاوہ اور فوج ستارہ میں بلوائی اور مخالفوں کے سردار کو پکڑا جکڑا اور تارابائی کے پوتے کو رام راجہ کے خطاب سے راج گدی پر بٹھایا اور تمام شہر کے گلی کوچوں میں اوسکی راجائی کی منادی کرائی اور تارابائی کے رعب داب کے عروج و ترقی کے لیئے اِس غرض سے تدبیریں نکالیں کہ آسکے رعب داب سے کام اپنا نکالے یہہ واقعہ سنہ ۱۷۵۰ ع کو واقع ہوا بعد آسکے بڑے بڑے سرداروںکو دربارمیں اس لیئے بلایا کہ اونکی قبول و تسلیم سے انتظام جدید استحکام کو پہونچے چنانچہ سب سردار حاضر آئے مگر داماجی جیکنوار حاضر نہوا اور راگہو جی بوسلا بحیثیت رفاقت حاضر ایا اور حیلہ بہانہ سے ادہرآدہر کی چند تحقیقاتیں کرکے نئی راجہ کی راجائی کو تسلیم اوسنے کیا چنانچہ جو جو حقوق آسکو پہلے عنایت ہوئے تہے وہ اب بخوبی مستحکم ہوئے اور پرتھی ندی کی جائداد مضبوطہ سے کسیقدر جائداد آسکو اور بہی عنایت ہوئی علاوہ اِسکے بہت سے سرداروںکو ایسے ایسے فائدے بخشے جنکی بخشش سے یہہ امر متصور تہا کہ وہ ہمیشہ نئی حکومت کے مطیع وتابع رہینگے اور سیندھیا اور ہولکر کو باستثناد اُس تہوڑے حصہ کے جو اور سرداروں کے لیئے مقرر ہوا تہا مالوہ کا سارا محاصل عنایت ہوا ‡ *

---

† اُن حالات کے سوا جنکو گرینٹ ڈف صاحب نے بیان کیا کوئی حال ایسا جو مذکورالصدر انقلابات سے تعلق رکہتا ہووے ہمارے پاس موجود نہیں مگر نسبت رام راجہ کی اصلیت اور ساہو راجہ کے [انتقال حکومت] پر برضاء و رغبت راضی ہونے کی نسبت جو نتیجہی گرینٹ ڈف صاحب نے نکالے اُن سے ہم نے کسیقدر مختلف مختلف ثمرے قایم کیئے

‡ منجملہ ڈیڑہ کروڑ محاصل مالوہ کے پچہتر لاکہہ ہولکر کے واسطے اور پینسٹھہ لاکہہ سیندھیا کے لیئے اور دس لاکہہ اور سرداروں کی خاطر مقرر کیئے گرینٹ ڈف صاحب جلد در صفحہ ۳۰

رعب داب کے الپح سے پیشوا کے ارادوں پر مائل هوئی حاصل یهه که آن دونوں نے اپنی تدبیروں کے پورا کرنے کی غرض سے راجه ساهو کو خفیه خفیه یهه خبر پهونچائی که تارا بائی نے سیواجی ثانی کے اوس بیتے کو چهپا رکها هی جو باپ کے پیچهے پیدا هوا تها اور وہ نونهال اب تک سرسبز و شاداب هی ساهو نے بالاجی کو یهه سمجهکر آگاهی بخشی که اِس بات کو صرف میں نے دریافت کیا باقی بالاجی محض ماواقف هی چنانچه یهه امر قرار پایا که تارا بائی سے حقیقت دریافت کرنی چاهیئے اگرچه یهه بات آسانی سے قیاس میں آتی هی که تارابائی نے فی الفور اقرار کیا هوگا که وہ سیواجی کا بیتا هی مگر سارے قصه کو فریق مخالف نے لغو و بیهودہ سمجها اور ساونتری بائی نے پہلے کی نسبت اور بهی نگرانی کی که راجه کو اوس دهوکه کے کهانے سے باز رکهے جو اِس نئے قصے سے پیدا هوا اور راجه کے کسیکو بیتا بنانے سے اِسلیئے نذر بیتهی تهی که تهوری بهت شهرت کے بدون ایسا بڑا کام هو نہیں سکتا مگر یهه رانی ایک ایسی چلتی چال سے مغلوب هو گئی جسکی اوسکو توقع نه تهی اور اسی باعث سے آسکی روک تهام سے بے پروا تهی بیان اوسکا یهه هی که اوسکے مخالفوں نے بڑے استقلال و متانت سے یهه بات اوڑائی که راجه نے ایک دستاویز پر دستخط اپنے ثبت کیئے جسکے ذریعه سے اپنی حکومت کے سارے اختیاروں کو بالاجی پر اس شرط سے منتقل کیا که راجائی کے خطاب و منصب کو سیواجی کے خاندان میں تارا بائی کے پوته کی بدولت قایم رکهے کهتے هیں که یهه دستاویز ایسے وقت میں مرتب هوئی تهی که بالاجی اور راجه کے سوا کوئی آدمی وهاں موجود نتها مگر یهه بات که وہ دستاویز اصلی هونے کی صورت میں فریب و دغا سے حاصل کی گئی اور وہ کب لکهی گئی اور پیش هونے کے وقت اوسکی تصدیق بهی تهوڑی بهت هوئی یا نهوئی تاریک و تیرہ یعنی مخفی و مستور هی اور یهه تاریکی اُس کار روائی کے باعث سے جو بالاجی اور تارابائی

ساهو کے آل اولاد نہ تھي اور هندوؤں کے رسم و رواج کے موافق یہہ
امر اسپر واجب تھا کہ کسي کو گود لیکر اپنا متبنی بناوے اور وهي
رسم و رواج اِس بات کا مانع هوا کہ اس بڑے کام کے لیئے اپنے رشتہ دار
کے سوا کسي اور کو پسند کرے اور سب سے زیادہ قریب رشتہ دار اُس کا
کنولاپور کا راجہ تھا اُس راجہ کا دعوی بجاے خود ایسا مضبوط و
مستحکم تھا کہ انقطاع اُس کا نہایت دشوار تھا اور علاوہ اُس کے تائید
اُس کي ساونتري بائي کي بدولت زیادہ هوئي جو خاص اُس سے بڑي
موافق اور ساهو کي راني اور بالاجي پیشوا کي بغایت مخالف تھي *

اگرچہ ساري قلمرو کي حکومت پر بالاجي قابض متصرف تھا مگر
راجہ کي ذاتي حرکات و سکنات پر اُسکي بي بي ساونتري بائي کو بھي
ویساهي قبض و قابو حاصل تھا جیسا کہ بالاجي پیشوا کو سلطنت کے
کاموں پر نصیب تھا اِسلیئے کہ راجہ اپني عمر کے پچھلے برسوں میں ایسا
بیهودہ اور ازخود رفتہ هوگیا تھا کہ اُسمیں مناسب نامناسب کي سوچ
بوجھہ نرهي تھي بلکہ وہ اوروں کے کہنے سننے کا کھلونا تھا اور اسي نظر سے
بالاجي پیشوا کو یہہ کھٹکا لگا رهتا تھا کہ مبادا راني راجہ کو سمجھا
بوجھاکر کنولاپوروالے راجہ کے متبنی کرنے پر آمادہ کرے اور اِس لیئے کہ
اِس راجہ کے سوا حکومت کا دعویدار اور کوئي نہ تھا تو بالاجي راني کي
ترغیب و تحریص سے پہلے کسي کا اِستحقاق اُس حکومت کي نسبت
قایم نہ کرسکتا تھا اور اب تک اسقدر دلیر و دلاور نہوا تھا کہ وہ خود
حکومت پر قبضہ کرے مگر بڑے سوچ بچار کے بعد اس پریشاني میں وہ
بات اُس کو سوجھي جو اُس کي متفنني قوم کے شایان و مناسب تھي
یعنی راجہ رام کي بیوہ راني تارا بائي نے راہ نکالي جو ایک مدت سے
اپنے پوتے سیواجي ثاني کے لیئے حکومت کي دعوي دار اور ساهو راجہ کے
مخالف تھي اور اب تک بڑي بڑھیا هونے پر جیتي جاگتي تھي اگرچہ
پیشوا کے ساتھہ اُس کو وهي پہلي عداوت چلي آتي تھي مگر پہلے

سردار مصطفى خاں تها اور اب الهوردي خاں سے بگاڑ اُس کا هو گیا تها حاصل یهه که ایک بڑي سرکشي واقع هوئي اور راگهوجي نے اُس سے فائده اُٹهایا اگرچه آخر کو یهه بغاوت پس پا هوئي اور لڑنے جهگڑنے والے فریقوں یعنے راگهوجي اور الهوردیخاں دونوں پر بهت سي آفتیں نازل هوئیں مگر راگهوجي انجام کار اسقدر کامیاب هوا که سنه ۱۷۵۱ع میں الهوردي خاں کے مرنے سے تهوڑے عرصه پهلے کٹک واقع جنوب اوڑیسه کو اپنے حواله کرایا اور علاوه اُس کے یهه اقرار اُس نے کرایا که بنگاله کي چوتهه خراج کے نام سے باره لکهه روپیه نقد ادا کیئے جاوینگے *

سارے عهد مذکورالصدر میں مغلوں کي جانب سے کسي قسم کا جهگڑا بکهیڑا مرهٹوں کو بلاد دکن میں پیش نه آیا اور آصف جاه اپنے دوسرے بیٹے ناصر جنگ کے باغي طاغي هونے سے سنه ۱۷۴۱ع میں دلي سے دکن کو واپس آیا اور جب که وه بغاوت فرو هوگئي تو آصف جاه حکومت آرکوٹ کے فسادوں میں جو محکوم اور مقبوض اُس کا تهاایسا مبتلا هوا که اپنے مرنے تک جو ماه جون سنه ۱۷۴۸ع مطابق جمادي الثاني سنه ۱۱۶۱ هجري عمر کے ستترویں برس میں واقع هوا اُنهیں قصے قضایوں میں مبتلا رها *

جب که آصف جاه مرگیا تو اُس کے بیٹوں میں جهگڑا قایم هوا مگر تفصیل اُس جهگڑے کي وهاں بیان هوگي جهاں انگریز اور فراسیسوں کے حال لکهے جاوینگے اس لیئے که وه جهگڑا هندوستان کے اور حصوں کے واقعات سے متعلق هي اور انگریز اور فراسیس اُس کے باعث هوئے تهے *

آصف جاه کے انتقال پر برسدن گذرا تها که ماه دسمبر سنه۱۷۴۹ع میں مرهٹوں کا راجه ساهو بهي مرگیا اور بعد اُس کے وهبڑا نازک معامله پیش ایا جس کے لیئے پیشوا ایک عرصه سے آماده تها اوراُس کي پیرولیعهد خود اُس کي اور اُسکي اولاد میں جاه و حشمت کا تصفیه هونے والا تها *

اور آمادگی سے داماجی کي مدد رسانی کا نہایت سامان کر رہا تھا گمان غالب هی که بالاجي راو نے ان متفق دشمنوں کے زور و قوت کو بہت بڑا سمجھا ہوگا که اوس نے اون کے اتفاق توڑنے کے لیئے اون حقوق و مرافق کو ضایع کرنا مناسب سمجھا جو نربدہ پار اوس کو حاصل تھی اور جن کے قصے قضایوں میں اوس کو بخوبي کامیابي حاصل ہوئي تھي یہاں تک که راگھوجي کو الہاباد اور اودہ میں تحصیل معاصل کا حق تو نہ دیا مگر بہار و بنگال میں سارے حقوق اوس پر چھوڑے اگرچہ اس تصفیہ کے ذریعہ سے جو سنہ ۱۷۴۴ع مطابق ۱۱۵۷ هجري میں واقع ہوا وہ لوگ کمزور پڑ گئے اور اکیلے رہ گئے جو مذکورالصدر اتفاق میں شریک و معاون ہوئے تھے مگر بالاجي کي تدبیروں کے یہہ بات بہت موافق سمجھي گئي که کسي قدر اونکو بھي ٹھنڈا کرے غرض که جس طوفان کا بڑا کھٹکا تھا وہ کمال آساني سے فرو ہوگیا اور وہ حق جو راگھوجي کو حوالہ کیا گیا معقول تدبیر کا مقتضي تھا اِس لیئے که راگھوجي اس وقت سے مشرق کي طرف کو اپني توجہہ سے ہمہ تن متوجہہ ہو گیا اور راجہ کي جانشیني کا خیال اُس کے جي سے یکقلم نکل گیا اور بنگال و بہار میں ایسا کافي کام اُس کو ملا که اُس کے مشغلہ سے اُسنے فرصت نہ پائي *

راگھوجي نے باسکر پنڈت کو صوبہ بنگال پر دوبارہ روانہ کیا چنانچہ لڑائي کے کھیت میں اُس کو کامیابي نصیب ہوئي مگر الہ وردي خاں نے ملاقات کے بہانہ سے اُس کو پھانسا اور دغابازي سے قتل کیا اور اُس کے قتل ہونے کے ساتھہ اُسکي فوج کو مار پیٹ کر تباہ و پراگندہ کیا غرض که اِس چالاکي کے ذریعہ سے تھوڑے عرصہ کے لیئے بلاد بنگال کو مرہٹوں کي زور و زبردستي سے نجات حاصل ہوئي یہہ واقعہ سنہ ۱۷۴۵ع مطابق سنہ ۱۱۵۸ هجري میں واقع ہوا الہ وردي خاں کو اپني لڑائي بھڑائي کے معاملوں میں پٹھانوں کے ایک بڑے گروہ پر بڑا بھروسا تھا جن کا مشہور

بالاجي راؤ کو اس پیغام سے زیادہ کوئي بات مرغوب و پسندیدہ نتھي چنانچہ بالاجي راؤ الہآباد اور بہار کي راہ سے روانہ هوا اور بنگالہ کے دارالحکومت مرشد آباد میں ایسے وقت پر پهونچا کہ راگهوجي کے صدموں سے جو جنوب مغرب کے پاس پاس سے بڑھا چلاآتا تها مرشدآباد کو بچاسکا اور الہ وردي خاں نے بہ مقام مرشد آباد اُسکو وہ روپیہ حوالہ کیا جو دلي کے دربار نے بنگالہ کي باقیات محاصل سے اُس کو دینا ٹهرایا تها اور جبکہ بالاجي راؤ کا پیٹ اس طرح بهر دیا تو اُس نے بڑي گرمجوشي اور نہایت چستي چالاکي سے جسکي اُجرت اُسنے دل کهولکر پائي تهي راگهوجي پر چڑهائي کي اگرچہ راگهوجي اُس کے مقابلہ سے جان بچاکر بهاگا مگر بالاجي راؤ نے اُس کو جا دبایا اور ابتک بنگالہ سے پورا پورا بهاگنے نوپایا تها کہ اُس کي فوج کو تاخت تاراج کیا اور تمام اسباب اُس کا لوٹا یہہ واقعہ سنہ ۱۷۴۳ ع مطابق سنہ ۱۱۵۶ هجري میں واقع هوا بعد اُس کے بالاجي مالوہ کو آیا اور چند روز اُس جگہہ ٹهرکر ستارہ کو چلا گیا *

بالاجي کے موجود هونے کي ضرورت بمقام ستارہ ایسي نوبت پیش آئي کہ ویسي کبهي واقع نہ هوئي تهي اسلیئے کہ جب راگهوجي بنگالہ سے لت کهست کر واپس آیا اور ستارہ کو بالاجي کے قدموں سے خالي پایا تو اُس نے اُس کي غیر حاضري سے فائدہ اوٹهانا چاها اور ستارہ کا ارادہ کیا چنانچہ کڑے کڑے کوچ کرتا هوا چلا آتا تها اور ادهر سے داما جي جیکنوار بهي گجرات سے دوڑ دهوپ کرکے ستارہ کے لگ بهگ پهونچ گیا تها اور پرتهي ندي کا کارندہ جس کا اقاے نامدار اپني بیماري کے مارے کام کاج سے مجبور تها نہایت سرگرمي

اور یہہ تاریخ ماہ مئي سنہ ۱۷۴۲ ع سے مطابق هوتي هے بالاجي نے بجلدوي اس جہاگیر کے یہہ اقرار کیا تها کہ چار هزار سواروں کي اِمداد اپنے خرچ سے ملازمان بادشاهي کو دیا کروں گا اور یہہ اِمداد اُن آٹهہ هزار سواروں کي مدد کے علاوہ هوگي جو خود بادشاہ کے ذمہ پر هونگے

آصف جاه سے حاصل کیا تها اور ایرانیوں کی آفت و مصیبت کے سبب سے استحکام اُس کا ناتمام رها تها اور تکمیل اس منصوبه کی اُس کائنے تراش سے اور بهي زیاده مستقر و متمکن هوئی جو راگهوجی کی طرف سے مغلوں کی قلمرو میں واقع هورهي تهی اور اُس کی روک تهام کی اُس کو خواهش تهی *

جب که راگهوجی کرناٹک سے واپس آیا تو اُس نے ایک فوج اپنی باسکرپنڈت کے زیر حکومت کرکے بنگاله کو روانه کی چنانچه اُس فوج نے بنگاله کو تاخت تاراج کیا اور جب بنگاله کے نایب سلطنت کی فوج اِدهر اُدهر منقسم هوجاتی تهی تو یهه فوج اُن پر چڑهائی کرتی تهی اور جب بنگاله والی فوج اکٹهی هوکر مقابله کو پیش آتی تهی تو مرهٹوں کی فوج جنوبی مغربی پهاڑوں میں چلی جاتی تهی اُس زمانه میں بنگاله کا نایب السلطنت وه الهوردی خاں تها جو مهابت جنگ کے خطاب سے مشرف تها اور اُس نے باسکرپنڈت کا مقابله بڑے زور شور سے کیا مگر جب که راگهوجی آپ آگے بڑها تو الهوردی خاں پریشان هوا اور بادشاه سے یهه درخواست کی که اگر حضور کو صوبه کی حفظ و حراست منظور هووے تو فی الفور امداد عنایت فرماویں چنانچه بادشاه نے اپنی کمزوری دیکهه بهال کر صفدر جنگ کو جو اوده کی نیابت سلطنت میں اپنے باپ کا جانشین هوا تها الهوردی خاں کی اِمداد و اعانت کا حکم دیا اور بڑی عمده تدبیر اُس نے یهه سوچی که بالاجی راؤ کو اپنی مدد کے لئی بلایا اور مالوه کی بخشش کو مستحکم کرکے امداد اُسکی خریدی ‡

‡ گرینٹ ڈف صاحب بیاں کرتے هیں که راگهوجی سنه ۱۷۴۳ ع میں بنگاله سے خارج کیا گیا اور بعد اُس کے خروج کے دلی کے دربار سے صوبه مالوه کی بخشش بالاجی کے نام پر بحسب ضابطه پخته هوگئی مگر سنه الیه کے پورے هونے تک بهي قبض و دخل اُس کا نه هوا هوگا مگر صاحب ممدوح نے خلاصه دستاویز جاگیر مذکوره بالا میں جسکو اُنهوں نے اپنی کتاب کی جلد دو صفحه ۱۵ میں درج کیا محمد شاه کی سلطنت کا چوبیسواں برس اور جمادی الاولی کا مهینا تاریخ اُس کی لکهی هے

خاندان کے بھائیوں یعنی برہمنوں سے متعلق تھے اور بکثرت سوار اُن کا اُن کے قبض و قابو میں تھا تو بالا جي کو ہر قصے قضائے میں بڑا فائدہ حاصل ہوتا تھا غرض کہ نظر باسباب مذکورہ بالا سارے مخالفوں کے خلاف پر ماہ اگست سنہ ۱۷۲۰ کو بالا جي پیشوا مقرر ہوا اور باپ کي گدي پر بیٹھا اور راگھو جي ترچناپلي کو اپنا سا مونہہ لیکر چلا گیا اور باجي راو کا قرضخواہ اپني ناکامي اور دشمنوں کي کامیابي دیکھہ بھالکر راگھوجي کے ساتھہ اپني جان لیکر بھاگا مگر بالاجي نے باپ کے قرض اوتارنے میں غفلت نہ برتي بلکہ اوس کام کے پورے کرنے میں باپ سے زیادہ ساعي رہا*

جبکہ اپنے ملکي انتظاموں میں برہمنوں سے زیادہ صرف ہوچکا تو بالاجي نے اون معاملوں میں سوچ بچار سے کام لیا جو خاص ہندوستان سے تعلق رکھتے تھے اور راگھوجي بوسلا اون میں دست‌اندازي کرچکا تھا چنانچہ اوس نے اون تمام حقوں اور سارے خراجوں کو اپنے نام پر راجہ سے مقرر کرایا جو نربدہ کے شمال میں باستثناے صوبہ گجرات کے اوسکو ملتے جاتے تھے اور اِس عنایت کے استحکام کي غرض سے اُس جانب کو کوچ کیا جہاں راگھوجي کي دست‌اندازي کو کمال آساني سے روک سکتا تھا غرض کہ جب بالاجي نربدہ پار اُترا تو گڑا اور منڈلہ پر قبضہ کیا اور الہ آباد کي جانب کو باگ اُٹھایا چاہتا ہي تھا کہ داماجي جیکوار کي گجرات سے نکلنے اور مالوہ پر حملہ کرنے کي خبر سنکر پیچھلے پیروں لوٹا مگر جب کہ داماجي کے قریب آپہونچا تو وہ اپنے ملک کو لوٹ گیا چلا گیا اور گمان غالب یہہ ہے کہ داماجي کو اِس دوڑ دھوپ سے صرف یہہ مطلب تھا کہ راگھوجي کو تائید پہونچاوے یعني بالاجي اِس حملہ کي دفع دفع کي ضرورت سے راگھوجي کا پیچھا چھوڑے بالاجي نے مالوہ میں موجود ہونے سے یہہ ٹھکانہ اُٹھانا چاہا کہ دلي کے دربار کو مالوہ والي جاگیر کے استحکام کے لیئے دباوے جسکو اُس کے باپ نے بزور و زبردستي

اُن بھاري مہموں کا خرچ اُن کي آمدني سے پہلے دستور کے موافق نہ چل سکا تھا *

بڑا قرض خواہ اُوس کا وہ بڑا ماتگیر تھا جو بڑي دولت رکھتا تھا اور مال و دولت کي بدولت سبکي آنکھوں میں معزز و ممتاز تھا اور جب کہ تقاضا اُس کا ادا نہ ہوا تو باجے راؤ سے اُس کا بگاڑ ہوگیا راگھو جي نے اُس کي حمایت و اعانت کو اس وعدہ پر حاصل کیا کہ اگر باجے راؤ کے عہدہ پر میرا تعین ہوجاوے تو بلا شبہہ تیرے دعوے کي تائید کروں کا بلکہ تیرا روپیہ دلوادوں گا *

جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا کہ راگھوجي کرناٹک کي مہم پر روانہ کیا گیا تھا اور ترچناپلي کے محاصرہ میں مصروف تھا کہ باجےراؤ کے انتقال کي خبر پہونچي اگرچہ خبر کے سنتے هي بالاجي کي قایم مقامي کے خلاف و مقابلہ پر ستارہ میں پہونچا مگر اپني فوج کا بہت سا حصہ اُس کو چھوڑنا پڑا علاوہ اُس کے پرتھي ندي کي رایوں سے اُسکي رائیں ایسي هي مخالف تھیں جیسی کہ باجے راؤ کي رایوں سے الگ تھلگ جاتي تھیں غرضکہ اِختلاف مذکور کے باعث سے پرتھي ندي سے اِس معاملہ میں موافقت نہ ہوئي اور داماجي جیکنوار لڑنے بھڑنے پر مستعد و آمادہ نہ تھا اور ناصر جنگ آصف جاہ کا بیٹا جو تھوڑے عرصہ بعد اپنے باپ سے باغي ہوگیاتھا ایسا مصروف و مشغول تھا کہ مرہٹوں کے باهمي نزاعوں سے کسیطرح کا فائدہ نہ اُٹھاسکا مگر بالاجي پہلے هي سے ساهو کي دارالریاست کے قرب و جوار میں موجود تھا اور اُس کے باپ کي فوج کا ایک حصہ جو اُس کے چچا چمناجي کے زیر حکومت تھا اُس کي تائید و اعانت پر جي جان سے آمادہ تھا اور باقي فوج کي یہہ صورت تھي کہ ضرورت کے وقت آسکتي تھي اور خود راجہ بھي اُس کے متوسلوں سے محصور تھا اور سب سے قطع نظر وہ برهمنوں کا سرتاج بھي تھا اور جو کہ اُس کے بدخواهوں کے سارے کام کاج اوس کي

پرسوجی بهونسلا کے خاندان کا بانی جو بعد اوس کے برار کے راجے ہوئی ستارہ کے بنس پروس کا ایک عام سوار تہا اگرچہ نام اسکا سیواجی کے خاندان کے مشابہہ تہا مگر نام کے سواے کوئی دلیل اسپر قایم نہ تہی کہ وہ شخص اوسی خاندان کا ہی مگر بارصف اسکے معزز و ممتاز ہوا اور اسے لیئی کہ وہ شخص اون لوگوں میں شریک و شامل تہا جو راجہ ساہو کے دلی سے آنے پر سب سے پہلے اوس کے مدد و معاون ہوئی تہے تو راجہ نے اوس کو بڑی سرفرازی بخشی تہی اور صوبہ برار اور اوس کے آگے کے جنگلی ملکوں میں داماں مشق تلک سوکاری حقوق و موافق کی تحصیل کا حق عنایت کیا تہا اور راگہوجی پرسوجی کا ہمشیرہ زادہ اور ساہو کا ہمواقف اور عزیز رفیق تہا اور جب کہ پرسوجی مرگیا تو لوگوں نے اوس کے بڑے بیتے پر راگہوجی کو ترجیح دیکر پرسوجی کا قایم مقام کیا راگہوجی نے شمال نردہ کے اوس ضلع میں جو باجی راؤ سے خاص علاقہ رکہتا تہا حقوق و مراتق کے فراہم کرنے سے باجی راو کو درہم برہم کیا تہا اور باجی راو کو یہہ بہی اندیشہ تہا کہ وہ ساہو کو سمجہا بوجہا کر اسبات پر آمادہ کرے کہ وہ اس کو متبنی گردانے اور اس ذریعہ سے بہونسلا خاندان کو ہمیشہ کے لیئے قایم رکہی اور یہی اندیشہ اسکی بغض و حسد کا باعث تہا علاوہ اس کے جیکنوار کا خاندان بہی جو گجرات کے دہابی سردار کا پہلے محافظ اور حال اس کا قایم مقام تہا باجی راو کا بڑا مخالف تہا اور اس کی قایم مقامی کی یہہ وجہہ تہی کہ وہ سردار آرام و آسایش میں مبتلا ہونے کے باعث سے حکومت کے قابل نہ رہا تہا *

باجیراو کی پچہلی دشواری یعنی اسکی دشمنوں کا منصور و غالب ہونا اُن بہاری قرضوں سے وقوع میں آیا تہا جو بڑی بڑی مہموں کی بدولت اسکو لینی پڑے تہے اور قرضوں کا باعث یہہ ہوا تہا کہ جگہہ جگہہ ملک کی تباہی ویرانی اور لڑنیو کے طرزوں کی تبدیل و تغیر

پرتگال والوں سے جو لڑائي پیش آئي وہ نزاع اُس کا منشاء هوا جو انگریا کے خانداني بهائیوں میں مرہا هوا تھا یعني اُس قصے سے یهہ قصا کهڑا هوگیا کہ سنہ ۱۷۳۷ ع میں پرتگال والوں سے لڑائي بهڑائي شروع هوئي اور سنہ ۱۷۳۹ ع کو یوں خاتمہ پر پهونچي کہ سالست اور باسین اور کنکان کے گرد و نواح کے دوچار شهروں کو جو پرتگالیوں کے دخل و تسلط میں تھے مرهٹوں نے چهینا اور اُن پر قبضہ کیا باقي جو دشوارباں کہ اُن کو اس بڑي فتح میں پیش آئیں مقدار اُن کي اوس نقصان سے دریافت هوسکتي هی جو باسین کے محاصرہ میں اون پر عاید هوا چنانچہ خود اونهوں نے تسلیم کیا کہ پانچ هزار آدمي اوس محاصرے کي بدولت مقتول و مجروح هوئی *

باجي راو کو اون طوفانوں کے هجوم و کثرت سے جو اوس کے مرنے کے وقت ادهر اودهر سے اِکٹھے هوگئی تھے یہہ توقع غالب تھي کہ وہ طوفان اوس کے جانشین کو مغلوب کرینگی مگر جانشین اوس کا بالا جي اگرچہ اور اور باتوں میں نظیر اوس کا نہ تھا مگر طراري اور هوشیاري میں اوسي کے برابر تھا اور جس هنرمندي کے ذریعہ سے اوس نے بعض بعض اچهي صورتوں سے فائدہ اوٹهایا اوسي کي بدولت اون مشکلوں سے بهي نجات اوس کو حاصل هوئي جنمیں وہ چاروں طرف سے پهنس دهنس گیا تھا *

اُوس ناکامي کے علاوہ جو باجے راؤ کو ناصر جنگ کے مقابلہ میں نصیب هوئي اور اور خطروں کے پیش آنے کا باعث وہ خرابي پریشاني پڑي جو ملک و محاصل کے مقدمہ میں پیش آئي اور ملکي دشمنوں کے زور و دباؤ سے پیدا هوئي تھي منجملہ ملکي دشمنوں کے پرتهي ندهي اور راگهوجي بوسلا اور داماجي جیکنوار اُس کے بڑے بڑے دشمن تھی اور منجملہ اون کے پهرتي ندهي اوس گهرانے کا بڑا پرانا دشمن تھا اگرچہ یهہ دشمن بهت دبایا لچایا گیا تھا مگر رعب داب اوسکا بنا هوا تھا

یهه دشمن جنجیرہ کے حبشي اور کلابه کا انگریا ڈاکو اور پرتگال والی تهے چنانچه منجمله اُن کے انگریا ساهو کي اطاعت کے بعد مرهٹوں کي سرکار کا براے نام متوسل رها اور اپنے ذریعوں کو بهت بیباکي سے کام میں لایا یهانتک که بحري قزاقیوں کے ذریعه سے جنکو سمندر کي چوتهه ٹهرایا تها سارے همسایوں میں دهاک اپني ڈالي انگریزوں نے بڑي بڑي بحري فوجوں سے چند بار اُن پر حملے کیئے اور ایک موقع پر سنه ۱۷۱۹ع میں پرتگال والوں کي تائید و تقویت سے یورشیں کیں مگر وہ ساري یورشیں کامیابي سے خالي رهیں هالینڈ والوں نے بهي سنه ۱۷۲۴ع میں اُس ڈاکو کے مقابله کي غرض سے بهت سي فوج اپني روانه کي مگر وہ بهي ناکام رهی باجے راؤ اون قزاقوں میں سے دو بهائیوں کے جهگڑے میں پڑا اور حکومت کے ایک دعویدار کي جانب سے سنه ۱۷۳۴ ع میں ایسے دو قلعے اُس کو هاتهه آئے جو گهاٹوں کے اندر اس خاندان والوں کے قبض و تصرف میں داخل تهے مگر باوصف اسکے دونوں بهائیوں میں جهگڑا قایم رها اور لڑائي بهڑائي جاري رهي اگرچه باجے راؤ نے انگریزوں کے بیڑہ سے پچهلے دنوں میں تهوڑي بهت مدد حاصل کي تهي مگر مرتے دم تک کام اپنا پورا نه کرسکا † *

اُن لڑائیوں میں جو مرهٹوں کو حبشیوں کے ساتهه واقع هوئي تهیں بهت تهوڑي کامیابي نصیب هوئي وہ کالی مسلمان اُس دریا میں ایسے قوي و دلاور تهے جیسا که انگریا تها اور علاوہ اُس کے میدانوں میں بهي مرهٹوں کي قلمرو کو لوٹ کهسوٹ کر تباہ اور خاک سیاہ کیا کرتے تهے یهاں تک که مرهٹوں کے چند قلعوں پر قابض و متصرف هو بیٹهے تهے بالاجي پیشوا کي سعي و محنت بغایت سے غایت یهه ثمرہ مترتب هوا که سنه ۱۷۳۶ ع میں اُن کو زور و زبردستي سے هاتهه اُٹهانے پر جوں توں کرکے راضي کیا *

† گرینٹ ڈف صاحب

لڑائی میں جاگ الوتھ کی یہاں تک کہ باجی راو نے آشتی کو قرین مصلحت سمجھا یہہ واقعہ سنہ ۱۷۳۹ع مطابق سنہ ۱۱۵۲ هجری میں وقوع ہوا معلوم ہوتا ہی کہ باجی راو ایسی ایسی پریشانیوں اور خرابیوں کی وجہہ سے جنکو آپ اُسنے اپنے سر پر لیا تھا نہایت افسردہ پژمردہ ہوگیا تھا † اور جبکہ وہ خاص ہندوستان میں کسی مطلب کے لیئے واپس آیا تو اُسکے مرجانے سے جو بمقام نربدہ ماہ اپریل سنہ الیہ مطابق صفر سنہ الیہ میں وقوع ہوا اُسکی سب تدبیریں مسدود ہوگئیں باجی راو نے تین بیٹے چھوڑے منجملہ اُنکے ایک بالاجی راو جو پیشوائی کے عہدہ پر ممتاز و ممتاز ہوا دوسرا رگھناتھہ جسکو راگھوبا بھی کہتے تھے اور کسی زمانہ میں انگریزوں سے بہت سا میل جول رکھتا تھا اور پچھلے پیشوا کا باپ تھا تیسرا شمشیر بہادر جو کسی مسلمان عورت کے پیٹ سے بطور ناجائز پیدا ہوا تھا اور اپنی ماں کے مذہب کی تعلیم اُس نے پائی تھی اور اواخر لمب کے باپ اُس کا بندیل کھنڈ کی سابق جاگیروں اور وہاں کے ملکوں کا لمستحق اُسکو دیا گیا تھا *

باجی راو اپنے انتظام کے پچھلے وقتوں میں کوکن کی لڑائیوں میں مصروف و آمادہ رہا اور اُن لڑائیوں کا کام کاج اُس کے بھائی چمناجی کی بدولت چلتا رہا اور اوس کے دشمنوں کے ایسے قلعوں اور جزیروں میں پناہ گیر ہونے سے جو ایک جانب میں سمندر کی حفاظت سے محفوظ اور دوسری جانب میں پہاڑوں اور جنگلوں کی حراست سے مامون و محروس تھے اُن کے دبانے لچانے میں بڑی بڑی کوششیں صرف ہوئیں مگر باوجود اسکے پوری پوری کامیابی حاصل نہ ہوئی *

† باجی راو نے اپنے گرو کو یہہ لکھا تھا کہ میں مشکلات اور قرضوں اور مایوسیوں میں مبتلا ہوگیا اور میرا حال ایسا ہی جیسے کوئی زہر کھانے پر آمادہ ہووے راجہ کی مجلس میں میرے بدخواہ حاضر رہتے ہیں اگر اسے وقت میں ستارہ کو جاونگا تو وہ میری چھاتی پر پانو دیے رہینگے اور مجکو ملے دل کو ہواہر کرینگے اگر مجھے موت آجاوے تو بڑی شکر گذاری کا مقام ہے — گرینٹ ڈف صاحب کی تاریخ جلد ایک صفحہ ۵۵۹

لوگوں نے اپنے جاہ و جلال بڑھانے کی تدبیروں کو بند کیا اور ہندوستان کی حفظ و حمایت کی غرض سے ایک عام متفق گروہ کا قایم کرنا چاہا چنانچہ خود اوسنے لکھا کہ ہمارے خانگی قصے قضیئے اب خفیف اور اندرونی محض ہیں اور ہندوستان کا صرف ایک دشمن ہی جسکے مقابلہ کے واسطے ہندو مسلمان اور کل دکن کی سپاہی قوت کا فراہم ہونا ضروری و لابدی هی † اور جبکہ باجیراو کو نادرشاہ کے خوف و ہراس سے امن و امان حاصل ہوا تو پھر اوسنے اپنے پرانے ارادوں کو از سر نو بادشاہی دربار سے لڑائی بھڑائی کرنے کا یہہ بہانہ پیش کیا کہ آصفجاہ کے ساختہ پرداختہ عہدنامہ کو بادشاہ نے اپنے مہر و دستخط سے مضبوط و مستحکم نکیا اور علاوہ بریں کامیابی کی یہہ صورت سوجھی کہ اپنے لڑکے کو خاص دلی میں جاگیردار کرے مگر اوسنے لڑائی کے لیئے دکن کو اسلیئے پسند کیا کہ مرہٹوں کے ہمسایہ خاندانوں اور گجرات کے چوکنوار و دو باشوں کے افعال و حرکات کی نگرانی کرتا رہے جو اس حیلہ بہانہ سے ملتجی اوکی قوت کو گھٹایا چاہتے تھے کہ ہم باجیراو کے جاہ و جلال سے مرہٹوں کے راجہ ساہو کی آزادی چاہتے ہیں چنانچہ بوسلا خاندان والوں سے لشکرکشی نجات اوس نے پائی کہ اونکو کرناٹک کی دور دراز مہم میں مصروف کیا بعد اوسکے آصف جاہ کی دوسرے بیٹے ناصر جنگ نے بغاوت کیا جو باپ کی حکومت پر قایم ہوا تھا اور جس ہزار آدمی لیئے ہوئے برہانپور میں پڑا تھا تب تو باجیراو نے شہر کا محاصرہ کیا اور گمان غالب یہہ ہی کہ اس حال میں اونکو ویسی کامیابی کی توقع ہوگی جیسے کہ آصف جاہ کے مقابلہ میں حاصل ہوئی تھی مگر اس جوان نائب السلطنت یعنی ناصر جنگ سے ایسی ہمت و قوت ظاہر ہوئی جو اوس زمانہ کے مغلوں سے متوقع نتھی اور جبکہ امداد اوسکو پہونچی تو اوسنے مرہٹوں پر حملہ کیا اور اونکی فوج کو توڑ پھوڑ کر نکل گیا اور احمد نگر تک بڑھ گیا اور پونہ کے

† گرینٹ ڈف صاحب جلد ایک صفحہ ۵۴۹

ایسي گلي سڑي لاشوں کي بدبو مارتي تھي جو ابتک گور و کفن سے محروم اور فاتحہ درود سے بے نصیب تھیں بعد اُسکے بہت مدت گذرنے پر دلي کا دربار ایسي طرح بیدار ہوا کہ گویا بھاري نیندوں سے کسي نے اُسکو ابھي جگایا ہے اور سلطنت کا ڈھچر بھي ویسا ھي بگڑا ہوا تھا جیسا کہ خود دارالسلطنت کا نقشہ خرابي کو پہونچا تھا یعني فوج تباہ تھي اور خزانے خالي تھے اور محاصل کا نام و نشان نتھا اور باوصف اس خرابي کے اب بھي مرہٹوں کی دھمکیاں جنوب کي جانب سے قایم تھیں اور جوصوبے کہ مرہٹوں کي دست اندازي سے ابتک محفوظ و مامون تھے وہ نادر شاہ کي فوج سے تباہ ویران ھوگئے تھے اور باوجود ان لاعلاج مرضوں کے دربار کے باھمي قصے قضائے بھي ابتک قایم تھے اور جس فریق کو دربار میں غلبہ حاصل تھا وہ چند بڑے بڑے خاندانوں سے مرکب تھا جو ترکي نسل ھونیکے باعث سے طوراني امیر کہلاتے تھے اور وزیر قمرالدین اور نواب آصف جاہ ان خاندانوں کے سردار تھے اور باھمي اتفاق کے علاوہ رشتہ ناتوں نے بھی اُنکے واسطے علاقوں کو مضبوط و مستحکم کیا تھا اور وہ لوگ اوس فریق کے بدخواہ و مخالف تھے جو اُنکي جگہہ قایم ھونا اور اُنکي شان شوکت کو مٹانا چاھتے تھے اور اِن لوگوں میں خود بادشاہ بھي شریک و شامل سمجھا جاتا تھا اگر چند صورتوں کے باعث سے مسلمانوں کي سلطنت کو مرہٹوں کي مار دھاڑ سے تھوڑي سي بھي فرصت حاصل نھوتي تو بہت جلد ایسي منقسم حکومت شکار اون کا ھو جاتي اور جب کہ نادر شاہ کي تاب و طاقت کو خود بادشاھي دربار والوں نے بہت بیقدر سمجھا تھا تو باجے راو اوس سے غالباً بالکل ناواقف تھا اور معلوم ھوتا ھی کہ باجے راو اوس ھیبت ناک دشمن یعني نادر شاہ کے ایسے میدان کو طی کرتے سے نہایت حیران و پریشان ھوا ھوگا جنکے بلا مقابلہ طی کرنے کي امید اوسکو لگ رھي تھي چنانچہ نادر شاہ کي آمد شد کے دیکھنے سے پہلے پہل یہہ خیال اوسکو آیا کہ

کے کئي سو بڑے بڑے هنر مند کاریگروں اور معماروں کو اپنے ساتھہ لیبیئا † *

تیسرا باب

محمد شاہ کي وفات تک کا بیان

نادر شاہ کے جانیکے بعد ایکقسم کا جنون اوس شہر کے باشندونکو تھوڑے عرصہ تک عارض رہا چنانچہ ابتک خوف و هیبت کے پھیلنے اور مال و دولت کے جانے سے اوسان لون کے ٹھکانے نہ آئے تھے اور شہر کي یہہ صورت تھي کہ سارا سونا پڑا تھا اور جگہہ جگہہ کھنڈر پڑے تھے اور گلي کوچوں میں

† وہ مختلف رقمیں نقد کي جنکو سکاٹ صاحب نے قرار دیا آٹھہ نو کروڑ کے درمیان میں هیں اور نادر نامہ والے نے پندرہ کروڑ لکھا اور فریزر صاحب نے بیس کروڑ قرار دیا اور هینوے صاحب نے سینتیس کروڑ پانچ لاکھہ ٹھہرایا مگر صحیح صحیح اُنے تیس کروڑ بیان کیا شاہجہاں کے عہد دولت سے بادشاهي خزانوں میں اِس لیئے بڑا ٹوٹا پڑا هوگا کہ طاؤسي تخت کي لاگت جسکو ٹیور نیئر صاحب نے چھہ کروڑ تخمینہ سمجھا هی نادر نامہ میں صرف دوکروڑ اور سکاٹ صاحب کي تاریخ میں صرف ایک کروڑ لکھي هی اور وہ بہت سي کہانیاں جو نادر شاہ کے حملوں کے نسبت مشہور و معروف هوئیں ڈؤ صاحب نے اُنکو هندوستان کي تاریخ میں قایم رکھا اُن کہانیوں سے دریافت هوتا هی کہ آصف جاہ اور سعادت خاں نے نادرشاہ کو بلایا تھا اور کرنال کي لڑائي اُنہوں هي کي صلاح و مشورت سے شکست هوئي اور نادرشاہ نے اُن کي نمک حلالي اور وفاداري کا یہہ انعام دیا کہ دونوں کے مونہہ پر تھوکا اور دربار سے خارج کرایا چنانچہ اُن دونوں سرداروں نے بے عزتي کے ننگ سے خودکشي کا ارادہ کیا مگر جو کہ وہ دونوں آپس میں حریف تھے اور ایک کي راست گوئي اور صاف نیتي پر دوسرے کو اشتباہ تھا تو دونو کے جاسوس ایک دوسرے کي خبررساني کے لیئے اِس غرض سے لگے رهتے تھے کہ زهر کھایا یا نہیں کھایا مگر آصف جاہ ایسا چالاک و مکار تھا کہ اُس نے کوئي دوا کھالي اور مردونکي مانند هاتھہ پانو پھیلاکر لیٹ گیا جوں هي کہ سعادت خاں مطلع هوا تو اُس نے حقیقت میں زهر منگاکر کھالیا اور لوٹ پوٹ کر مرگیا اور آصف جاہ لوٹ پوٹ کر اُٹھہ بیٹھا اگرچہ عام شور و فساد کے زمانوں میں ایسے ایسے قصے تسلیم کیئے جاتے هیں مگر جبکہ ٹھیک ٹھیک اُنکي حقیقت کي چھان بین کي جاتي هی تو وہ قصے صاف بیہودہ هوجاتے هیں *

مال کے ظاہر کرنے اور بحسب اُس کے تاوان کے دینے پر مجبور ہوا اور ہر قسم کا ظلم اور ہر طرح کی سنگدلی روپیہ کی تحصیل میں برتی گئی یعنی معزز لوگوں کو روپیہ کے اقرار کے لیئے مارا پیٹا گیا اور بہت سے لوگ اُس بدسلوکی کے مارے مرگئے جو ساتھ اُن کے برتی گئی اور بہت سے بے گناہوں نے آبرو کے پیچھے جان اپنی کھوئی بستی سونی ہوگئی اور امن چین کا نام نرہا اور ہر گھر میں رونے پیٹنے کی آواز بلند تھی پہلے عام قتل کا ہنگامہ برپا نہ تھا اور اب خاص خاص لوگوں کی جانیں تلف ہوتی تھیں † *

صوبوں کے حاکموں سے بھی امداد اور تاوان لیا گیا اور یہاں تک تحصیل کی نوبت پہونچی کہ نادر شاہ کو اُن مخرجوں کے خالی ہونے کا پورا پورا یقین ہوا جن سے دولت کا حصول ممکن تھا بعد اُس کے اُس نے واپسی کی تیاری کی اور محمد شاہ سے ایک عہد نامہ لکھوایا جس کی رو سے مغرب اٹک کا تمام ملک اُسکے قبضہ و تصرف میں داخل ہوا اور تیموریوں کی ایک شاہزادی اپنے بیٹے نصراللّٰہ کو بیاہی اور محمد شاہ کو دوبارہ تخت پر بٹھایا اور اپنے ہاتھوں سے بادشاہی کے سارے زیور اُس کو پہنائے اور ہندوستانی امیروں کو بہت تاکید فرمائی کہ بلا حجت و تکرار اُس کی اطاعت کو فرض و لازم سمجھنا ورنہ بہت بڑے انتقام کے منتظر رہنا اور آپ کو بڑے عتابوں کا مورد سمجھنا غرض کہ نادر شاہ اٹھاون دن دلی میں رہا اور چلتے ہوئے اسقدر خزانہ ساتھ اپنے لیگیا کہ تفصیل اوسکی آٹھ نو کروڑ روپیہ اور کئی کروڑ روپیہ کی سونے چاندی کی اینٹوں اور بھاری بھاری اسبابوں اور ہر قسم کے لباسوں پر مشتمل تھی علاوہ اون کے ایسے ایسے گران بہا جواہر لیگیا جن کی قیمت کا تخمینہ نہیں ہوسکتا باقی گھوڑوں اور ہاتھیوں اور اونٹوں کی شمار قطار نہیں اور منجملہ آدمیوں

† سکاٹ صاحب کا بیان جلد دو صفحہ ۲۱۰

قاتلوں کے هاتهہ جہاں کے تہاں رهگئے مگر دلي والوں کي تکلیفات اسپر
موقوف نہوئیں اس لیئے کہ نادر شاہ کا بڑا مطلب هندوستان کي
چڑهائي سے یہہ تہا کہ اُس کے مال و دولت سے آپ کو مالا مال کرے
اور جب سے کہ اُس نے فتح پائي تهي تب هي سے روپیہ کے اخذ و جر
کے رنگ ڈهنگ اوس نے ڈالے تهے جس کا وہ خواهاں تها چنانچہ پہلے پہل
مشیر اوس کا سعادت خاں هوا مگر دلي کے پهونچنے پر تهوڑي مدت
گذري تهي کہ سعادت خاں مرگیا بعد اوس کے سربلند خاں هندوستاني
اور طہماسپ خاں ایراني روپیہ کے اخذ و جر پر متعین هوئے چنانچہ
کار و بار اون کا جو بجاے خود سخت ناگوار تها نادر شاہ کي سختي
اور بے قراري سے اور بهي زیادہ هوا اول اونهوں نے بادشاهي خزانوں
اور جواهروں پر قبضہ کیا جن میں تخت طاؤسي بهي داخل تها بعد
اوس کے کئي بڑے امیروں کا تمام اسباب ضبط کیا اور باقیوں کو اِس
پر مجبور کیا کہ اپنے مال کا بہت سا حصہ باقي ماندہ مال کے تاوان
میں ادا کریں بعد اوس کے چهوٹے چهوٹے ملازموں اور عام باشندوں
پر متوجہ هوئے اور شہر کے دروازوں پر اس غرض سے پہرہ بندیاں
کرائیں کہ کوئي آدمي شہر سے باهر نکلنے نپاوے غرض کہ هر آدمي اپنے

صاحب نے اپني تاریخ نادر شاہ میں درج کیا بعد اُس کے جو معاملے گذرے جس میں
سے تهوڑے سے معاملوں میں خود یہہ مورخ روز نامچہ والا بهي شریک و شامل تها اُس
روز نامچہ میں بہت تفصیل سے مندرج هیں خونریزي کا بیان یہہ هے کہ دوپهر تک
قتل جاري رها اور مقتول شمار و حساب سے خارج تهے فریزر صاحب نے ایک لاکهہ
بیس هزار آدمي سے لیکر ڈیڑہ لاکهہ تک لکهے مگر نادر نامہ کے مصنف نے غالباً راست
راستي کے قریب قریب لکها بلکہ کم بیان کیا چنانچہ وہ لکهتا هے کہ کل دن پهر
حکم جاري رها اور تیس هزار آدمي تخمیناً مارے گئے اور سکاٹ صاحب کي
در صفحہ ٢٠٧ میں آٹهہ هزار آدمي قرار دیئے مگر صاحب موصوف نے کوئي
نهیں لکهي جس پر اُس کي بنیاد قایم هے یہہ بات قیاس سے باهر هے کہ
گهنٹوں تک بیس هزار آدمي کے هاتهوں سے جو خاص اِس کام پر متعین کیئے
تهے ایسا کشت و خون واقع هووے جس کا مقابلہ طرف ثاني نکوسکے اور باوصف اِس
آٹهہ هزار آدمي مارے جاویں ·

بهائیوں کي لاشوں کو پڑا هوا دیکها مگر اِس پر بهي جوش اُس کو نه آیا یہاں تک که ادهر اُدهر سے پتهر پهیکنے لگے اور چاروں طرف سے تیر و بان اُس پر برسنے شروع هوگئی اور یهه نوبت پهونچي که ایک سردار اُس کا جو اُس کے پہلو میں جاتا تها اُس گولي کا نشانه هوا جو خاص اُس پر چهوٹ کر آئي تهي غرض که جب نادر شاه نے یهه دست درازیاں دیکهیں تو وه نهلا پیلا هوا اور عام قتل کا حکم سنایا † چنانچه صبح سے بهت دن چڑهے تک وه حکم قایم رها اور اُس کي بدولت وه صورتیں پیش آئیں جو لوٹ مار اور لوبهه لالچ اور پاداش و تدارک کي نظر سے پیدا هوسکتي هیں یعني شهر کو چند مقاموں سے ایسا جلایا پهونکا که وه آتش بازي کا تماشا اور خونریزي ویراني کا نمونه بن گیا *

جب که نادرشاه قتل عام سے سیر هوچکا تو محمد شاه یا اُس کے وزیر کي شفاعت سے غیظ اُس کا ٹهنڈا هوا اور قتل کي بندي کا حکم سنایا گیا اور انتظام اوس کا ایسا معقول تها که جوں هي قتل کي بندي کا حکم صادر هوا تو ووں هي فوج نے تسلیم کیا ‡ اور کسي نے دم نمارا اور

† فریزر صاحب کا بیان

‡ انسداد قتل کے مقدمه میں لوگوں کے بیان مختلف هیں چنانچه بعضے کهتے هیں که نادر شاه قتل کے سارے وقت رکن الدوله کي چهوٹي مسجد میں جو جوهري بازار میں واقع هی غمگینوں کي صورت بنائے چپ چاپ بیٹها رها اور محمدشاه اور اُس کے امیر اُس کے روبرو آنے کي جسارت پاکر اُس کے سامنے آئے اور سرجهکائے هوئے کهڑي رهے یہاں تک که نادرشاه نے بولنے کي اجازت دي محمدشاه نے پہلے آنسو بهائے اور بعد اُسکے بهت پهوٹ پهوٹ کر رویا اور نهایت گڑ گڑاکر یهه کها که میري رعیت کي جاں بخشي کرني چاهیئے اگر اِس غیر قرین قیاس واقعه کي سند ڈو صاحب کي سند سے بهترهوتي تو نهایت بهتر هوتا مگر قتل عام کي شرح و بیان میں وه بیان اچها هی جس کو حزین نے قلمبند کیا اس لیئے که اُس نے اُس واقعه کو اپني آنکهوں سے دیکها تها اور اُس کے بیان کو سیرالمتاخرین والے نے لفظ بلفظ نقل کیا دوسرا بیان اِس عام قتل کا اُس هندوستاني منشي کے روز نامچه میں بخوبي مندرج هی جو سربلند خاں مذکور کا میر منشي تها اور اُس روز نامچه کو فریزر

نادر شاہ نے تھوڑي سي فوج کو شہر میں منقسم کرکے یہہ حکم صادر فرمایا که فوج کے قانونوں کي سخت پابندي عمل میں آوے اور باشندوں کي حفظ و حراست کے لیئے پہرے بتھائے جاویں *

باوصف اِس کے که نادر شاہ نے یہہ دور اندیشیاں اور هوشیاریاں برتیں مگر هندوستاني اوس سے راضي نهوئے چنانچہ اون بیگانوں کي خونخواري کو بڑي هیبت سے دیکھتے تھے اور اونکے دلي میں گھس بیٹھنے سے نفرت کرتے تھے † *

دوسرے دن یہہ هوائي اوڑائي گئي که نادر شاہ نے وفات پائي اور جوں هي که دلي کے گلي کوچوں میں یہہ خبر پھیلي تو هندوستانیوں کي نفرت بلا مزاحمت ظاهر هوئي اور ایرانیوں کا قتل هونا شروع هوا اور جس طرح سے که ایراني سپاهي جگہہ پھیلے هوئے تھے اوسکي وجہہ سے بہت سے لوگ اونکے هندوستانیوں کے غیظ و غضب کے قرباني هوئے هندوستاني امیروں نے ایرانیوں کے بچانے میں کوشش کي بلکه بعض بعض امیروں نے ایرانیوں کو قاتلوں کے حواله کیا جو اُنکي محلسراؤنکي حفظ و حراست پر متعین کیئے گئے تھے ‡ اگرچہ نادرشاہ نے پہلے پہل تو فساد کا دبانا چاها اور اسبات کے دریافت هونے سے گونه رنجیدہ هوا که وہ فساد رات بھر برپا رها اور تنزل کي جگہہ اُسکو ترقي حاصل هوئي باوصف اِس کے صبح کو گھوڑے پر سوار هوکر اِس نظر سے باهر نکلا که اُس کو جیتا جاگتا دیکھکر پھر امن و امان قایم هوجاوے اور جوں هي که وہ باهر نکلا تو پہلے پہل اُس نے گلي کوچوں میں اپنے هموطن

† فریزر صاحب کا بیان

‡ علي حزین نے بیان کیا که سات سو ایراني مارے گئے اور یہہ بموجب بیان مندرجہ صفحه ۲۸۱ اصلي کتاب حزین کے جسکو بلفور صاحب نے مرتب کرکے چھاپا تھا اور اُس کے ترجمه کے ۲۹۹ صفحه میں سات هزار لکھے هیں مگر یہہ چھاپه کي غلطي هے اور سکات صاحب کي جلد دو صفحه ۱۰۷ میں ایک هزار آدمي مارے گئے لکھے گئے

مشورت بدون اضطراب كي حالت ميں لڑنے كو لائي گئے تھے چنانچہ آصف جاہ اصلي يا جعلي غلط فهمي سے لڑائي ميں شريک و شامل نهوا † *

غرض كه اِس خرابي پر يهه نتيجه مترتب هوا كه هندوستاني فوج تباه هوئي خاں دوراں خاں سپه سالار مارا گيا اور سعادت خاں پكڑا گيا اور محمد شاه كو اِس كے سوا كوئي چاره باقي نرها كه اُس نے آصف جاه كو اطاعت كا پيام ديكر بهيجا چنانچه پندرهويں ذيقعده سنه 1151 هجري مطابق تيرهويں فروري سنه ۱۷۳۹ع كو چند همراهيوں سميت آپ ايرانيوں كے لشكر ميں گيا نادر شاه نے بڑي آؤ بهگت آسكي كي اور اُسي روز اُس كو آسكے لشكر ميں واپس جانے كي اجازت فرمائي مگر اِس تعظيم تكريم كي نظر سے بخوبي فائدے اُٹهانے سے باز نرها چنانچه اُسنے محمد شاه كو اپني فوج ميں شامل هونے پر مجبور كيا اور دونو بادشاه دلي كو روانه هوئے بعد اُس كے جو دونو بادشاهوں ميں خط كتابت جاري رهي بياں اوس كا بهت سے لوگوں نے طرح طرح سے بياں كيا اور آصف جاه اور سعادت خاں كي باهمي مخالفت كي بدولت اوس خط و كتابت ميں تهوڑے بهت خلل تو پيش آئي مگر كوئي برا نتيجه مترتب نهوا اس ليئے كه نادر شاه كو اپني قوت پر پورا قبض و تصرف حاصل تها اور اِس بات كے بتانے كو كه اوس قوت كو كس طريقه سے برتے سرتے كسي سكهانے پڑهانيوالي كا محتاج نتها *

ماه مارچ سنه اليه كو نادرشاه اور محمد شاه كي دونوں فوجيں دلي ميں داخل هوئيں اور دونوں بادشاهوں نے بادشاهي محلوں ميں نزول فرمايا

---

† نادر شاه كي سرگذشت صفحه ۱۵۲ ميں جس روز نامچه كا ترجمه فريزر صاحب نے لكها هي اُس كے بموجب نادر شاه كي ساري فوج اور همراهيوں سميت جو ساري مسلح تهي ايک لاكهه ساتهه هزار آدمي تهے مگر اُس كي فوج كے ايک اخبار نويس نے جو بمقام پشاور اُس كي فوج ميں داخل تها ساڑهے چونستهه هزار سپاهي اور چار هزار پهير بنگاه اُس كي بيان كي ۱۲ ايضا صفحه ۲۲۰ و ۲۲۱

کے وقتوں میں جو روپیہ پہاڑي قوموں کو اس نظر سے ادا کیا جاتا تھا کہ دلي کي سلطنت کا رعب داب اُس کي بدولت اُن قوموں میں قایم رہے تھوڑے عرصہ سے نہ پہونچا تھا اور اسي وجہہ سے اگر اُن پہاڑیوں کو قوت بھي حاصل تھي تو وہ لوگ اونکے بیچ میں پڑنے کے خواہاں نہوئے اِسلیئے کہ جسقدر دلي کا دربار پہلے بے پروا و غافل تھا ویسے هي اِس وحشت اثر خبر کے سننے سے پریشان و هراساں هوا کہ نادر شاہ پہاڑونسے آگے کو بڑھا اور اُس تھوڑي سي هندوستاني فوج کو جو همارے ایک حاکم کي حکومت تلے اوس کے مقابلہ پر آئي تھي شکست فاحش دیکر اٹک تک پہونچا اور وهاں کشتیوں کا پل بناکر پنجاب میں داخل هوا اور آگے کو بلا تحاشا چلا آتا هی یہہ خبر نومبر سنہ ۱۷۳۸ع مطابق رمضان ۱۱۵۱ھ هجري میں مشہور هوئي *

نادرشاہ کو اُس خفیف مقابلہ کے سوائے جو لاهور کے حاکم سے ظہور میں آیا تھا جمنا تک کوئي بڑي چھوٹي روک ٹوک بھي پیش نہ آئي یعني دلي سے سو میل کے اندر اندر بلا تکلف بڑھا چلا آیا اور کسي نے چوں بھي نکي اور جب وہ وهاں پہونچا تو هندوستاني فوج کے قرب و جوار میں آپ کو پایا *

محمد شاہ نے بڑي جد و جہد اُٹھاکر تھوڑي بہت فوج اکھٹي کي تھي اور آصف جاہ بھي بادشاہ سے آملا تھا چنانچہ دونو کرنال کي جانب روانہ هوئے جہاں بڑا لاؤ لشکر اُنکا پڑا تھا اور جب کہ نادر شاہ آچکا تھا تو سعادت خاں اودہ کا نائب سلطنت بھي اُسي زمانہ کے قریب اپنے بادشاہ کي فوج کے قرب و جوار میں آپہونچا تھا مگر ایرانیوں نے یہہ چاہا کہ سعادت خاں کو بادشاہ کے لشکر سے ملنے ندیں چنانچہ باهم مقابلہ هوا اور یہہ خفیف مقابلہ بڑي لڑائي کي صورت پکڑ گیا مگر هندوستاني سپاهي ایراني آزمودہ کاروں کي ٹکر نہ لوٹھا سکے اورحقیقت یہہ تھي کہ وہ سپاهي اِس میدان میں اتفاق ا

جب که نادر شاہ قندھار کے محاصرے میں مصروف تھا تو اُس نے دلي کے دربار سے گرفتاري یا اخراج اُن چند افغانوں کا چاھا تھا جو غزني کے پاس پروس کے ملکوں میں بھاگ کر گئے تھے اور اصل حقیقت یہہ تھي که هندوستان کي سلطنت اِس قابل نرھي تھي که وہ درخواست مذکورہ کو قبول کرتي علاوہ اِسکے یہہ بھي دریافت هوتا هی که اس سلطنت نے نادرشاہ کي نادر شاهي کے قبول و تسلیم میں گونه تامل کیا تھا غرضکہ نظر بوجوہ مذکورہ درخواست کے جواب میں بہت عرصہ گذر گیا اور جب که جواب اُس کا نه پهونچا تو نادر شاہ نے تساهل و غفلت کي بڑي شکایت کي اور بہت برا بهلا کهکر کچهه توقف نه کیا چنانچهه سیلاب کي مانند آگے کو غزني و کابل پر بڑھا بعد اُس کے سنه ۱۷۳۸ع مطابق صفر سنه ۱۱۵۱ هجري میں ایک ایلچي یہاں سے دلي کو روانه کیا جس کو پهاڑي پٹهانوں نے ٹهکانے لگایا یہاں تک که نادر شاہ نے هندوستان کي چڑھائي کو ناواجب نه سمجها اور اُس کے لیئے بهانه معقول پایا چنانچهه تهوڑي دقت کے اُٹهانے پر کابل پر قابض هوا اور کئي مهینے تک اُس کے قرب و جوار میں انتظام کي ضرورت سے ٹهہرا رها اور جاڑوں کے آنے تک اپنے کوچ و رحلت کو شرقي جانب سے ملتوي رکها بعد اُس کے ماہ اکتوبر سنه ۱۷۳۸ع مطابق شعبان سنه ۱۱۵۱ هجري میں کوچ و مقام کو جاري کیا مگر دلي کا دربار اب مرهٹوں کے خوف و هراس اور اپنے خانگي فسادوں میں ایسا مبتلا تها که نادر شاہ کي میل و حرکت پر بہت سي توجهه نه کرسکا اور جب که نادر شاہ ایران کي قدیم قلمرو میں لڑتا جهگڑتا رها تو دلي کے دربار والے کمال بے پروائي سے اُس کو دیکهتے رهے یہاں تک که جب اُس نے دلي کے خاص ملک مقبوضه پر حمله کرکے کابل پر قبضه کیا تو اُن کو جب بهي یهي توقع تهي که پشاور و کابل کے درمیاني پهاڑي لوگ اُس کے اوترنے کے مانع مزاحم هونگے مگر تقدیر سے یہہ معامله پیش آیا تها که اِنتظام و درستي

ایسے ابدالیوں کو عنایت فرمائیں جو نیشاپور کے متصل خراسان کے مغرب میں بسے رہتے تھے † *

نادر شاہ اور حکومت ہندوستان کے نزاعوں کا بیان

جب کہ نادر شاہ نے خلجیوں کا ملک فتح کیا تو سلاطین تیموریہ کی حدوں تک دخیل و قابض ہوگیا اور اون کی سلطنت کی غایت کمزوری اور نہایت ناتوانی اوسکی نظر سے مستور و مخفی نرھی اور جیسے کہ ہندوستان کی سلطنت پر چڑھائی کرنے کی میل و رغبت بایں نظر دامنگیر اوس کو ہوئی کہ ہندوستان کی زرخیزی اور تونگری سے ایران کے تمام شدہ ذریعوں کا نقصان پورا کرے تو یہہ وجہہ بھی اوس سے کچھہ کم باعث نہوئی تھی کہ ہندوستان کی مہم کے ذریعہ سے اون لڑوکا فوجونکو جو آج اوس کی تحت حکومت میں عمر اپنی کاٹتی ھیں لڑائی بھڑائی میں مصروف رکھے اور اون کے زور و قوت اور ھمت و شجاعت کو جسکو آپسکے لڑائی جھگڑوں میں صرف کرتے ھیں ایسے بڑے کاموں میں لگاوے جو اون کو متقبول و پسندیدہ تھے *

---

† جونز صاحب کا ترجمہ نادر نامہ کا جلد پانچ صفحہ ۲۷۵ خلجیوں کی فتح و ظفر کا بیان جو اس تاریخ میں مذکور ھواوہ تمام کے قریب قریب ھینوے صاحب کی تاریخ اور نادر نامہ اور نادر شاہ کے خصوص حالات مندرجہ نادر نامہ سے لیاگیا اگرچہ ھینوے صاحب آپ ایک سمجھہ بوجھہ کا آدمی اور مناسب پسند تھا مگر جو حالات اُس نے لکھے وہ بعض اوقات اُن حالات کے ترجمہ کی سند پر مبنی تھے جنکو فادرکروسنسکی پولنڈ والے نے لکھا تھا اور اگرچہ یہہ ترجمہ عمدہ عمدہ خبروں پر مشتمل ھی مگر اُس میں بہت سی ایسی نازک خیالیاں اور رنگین بیانیاں اصلی حالات کے علاوہ بھی پائی جاتی ھیں جن پر بہت سا بھروسا نہیں ھوسکتا یہہ ترجمہ کزو کے ترجمہ سے بڑی مشابہت رکھتا ھی جس کا بیان شاھجہان کی سلطنت کے بیان میں ھوچکا کروسنسکی کی خاص کتاب بعد اُس کے جرمنی میں مطبوع ہوئی مگر میری نظر سے کہیں نہیں گذری نادر نامہ فارسی تاریخ تصنیف مرزا مہدی کی ھی جسکی نسبت سر جان مالکم صاحب نے بیان کیا کہ وہ مورخ نادر شاہ کا معتمد میرمنشی تھا اگرچہ وہ نادر شاہ کا وزیر اور مداح تو تھا مگر ابوالفضل کی نسبت نہایت راست گو اور راستی پسند تھا اور تیز طرز بیان اُس کا جیسیکہ جونز صاحب کے فرانسیسی ترجمہ سے واضح ھوتا ھی ابوالفضل کی طرز تحریر سے بہت زیادہ صاف اور مختصر ھی *

اِس مہم کي غرض سے بڑے بڑے تہاتہ اُس نے سنواري اور ایسي بھاري فوج سمیت اوس مہم پر روانہ ہوا جس کو بعض موورخوں نے اَسي لاکھہ آدمي بیان کیئے † ابدالیوں نے اسي موقع پر دلي امداد اوس کو دي اور خلجي دل شکستہ ہوکر ادہر اودہر چلے جانے پر آمادہ ہوئے مگر باوصف اس کے لڑائي بھڑائي کي ذاتي ہمت نہ ہاري تھي اور ایسے کمزور نہوئے تھے کہ لڑائي کے بدون اطاعت قبول کرتے غرض کہ برسدن کے سخت محاصرے کے بعد قندہار کے دھاوے پر جرات کرسکا اور باوجود اوس کے بھي کیئي بار اس سے پہلے کہ مارچ سنہ ۱۷۳۸ع کو قندہار فتح ہوچکا تھا خلجیوں نےاونکو مارپیٹ کر بھگایا اور محاصرے کے دنوں میں قندہار کے گرد نواح کے بہت سے حصہ کا انتظام اوس نے کیا اور اوسي زمانہ میں اوس کے بیٹے رضا قلي مرزا نے جو مقام مشہد مقدس سے اوزبکوں پر چڑہ کر گیا تھا ایک صوبہ بلخ ہي کو فتح نہ کیا بلکہ دریاے اکسیس پر شاہ بخارا کو شکست فاحش دي جو بذات خود لڑائي میں موجود تھا *

نادر شاہ اعتدال مزاج اور تدبیر مملکت کے لحاظ و حیثیت سے مقام و موقع دیکھکر اپنے مخالفوں یعني خلجیوں سے بطور اپني رعایا کے پیش آیا چنانچہ اوس نے تباہي ایران کے انتقام میں جو خلجیوں کے ہاتھوں سے ظہور میں آئي تھي کوئي سخت معاملہ نبرتا اور منجملہ اون کے بہت سے لوگوں کو اپنے لوگوں میں بھرتي کیا ہاں اس قدر برائي تو کي کہ کسي قدر خلجیوں کو اون کي اراضیات مقبوضہ سے بیدخل کیا جو قندہار کے گردنواح میں واقع تھیں اور وہ اراضیات ابدالیوں اور خاص

---

† مالکم صاحب کي تاریخ ایران جلد دو صفحہ ۶۸ اور ہینوے صاحب نے اپني کتاب کي جلد دو صفحہ ۳۵۵ میں بیان کیاکہ اسي ہزار آدمیوں کے پیچھے پیچھے تیس ہزار آدمي لگے چلے آتے تھے مگر مغرب اٹک کے لحاظ سے اسقدر جمعیت قیاس سے خارج ہي اس لیئے کہ وہاں ایسي بڑي بڑي فوجیں جیسے ہندوستان میں عموماً جمع کي جاتي ہیں بہت کم فراہم ہوتي ہیں

بادشاهت سے پہلي فوج کو لیکر مغان کے میدان میں گیا اور ملکي جنگي افسروں اور ضلع کے حاکموں اور قلمرو کے بڑے بڑے معززوں کو جو لاکھ آدمیوں کے قریب بیان کیئے گئے طلب فرمایا چنانچہ اُن لوگوں نے باهم متفق هوکر ایک آواز سے تاج و تخت اُس کے سامنے پیش کیا مگر پہلے اُسنے حیلہ بہانہ سے ایسے بھاري بوجھہ کے اُٹھانے میں تامل کیا اور بعد اصرار و الحاح کے اِس شرط پر وہ بھاري بوجھہ اُٹھایا کہ بلاد ایران میں تشیع کا نام نشان باقي نرهے اور تسنن کي روشني جگہہ جگہہ پہلے یہہ † واقعہ سنہ ۱۷۳۶ ع میں واقع هوا *

تبدیل مذهب سے نادر شاہ کو یہہ توقع غالب تھي کہ صفوي خاندان کا حب و اخلاص ایرانیوں کے دلوں سے دهویا جاویگا جسکو استحقاق اِس سلطنت کا اس وجہہ سے زیادہ قوي تھا کہ وہ شیعوں کا پیشوا اور حامي تھا مگر ایراني لوگ اپنے مذهب میں درحقیقت ویسے هي پکے رهے جیسیکہ وہ پہلے سے پکے چلے آتے تھے غرض کہ نادر شاہ کي تدبیر مذکورالصدر نے یہہ نتیجہ بخشا کہ اوس کي رعایا کے دلوں میں مہر و اخلاص اوس کا باقي نرها اور ایسي بري طرح پہلي پھولي کہ شاہ و رعیت پر اوس کے پھل پھول کا اثر برابر پڑا *

اگرچہ نادر شاہ اس وقت میں اوسکے برے نتیجوں سے بخوبي واقف نہ تھا مگر اوس کي سمجھہ میں یہي بات آئي کہ جو تخت اپني مسلسل فتوحات کي بدولت قایم هوا وہ اونهیں کے ذریعہ سے بحال و برقرار رہ سکتا هی چنانچہ اُس نے اپنے وطن والوں کے فخر و عزت کو ابھي شاداب و تازہ کرنا چاها کہ اُن غلجیوں سے جنهوں نے پہلے وقتوں میں ایرانیوں پر غلبہ پایا تھا انتقام لیوے اور قندهار کو ایران کي قلمرو میں دوبارہ داخل کرے *

---

† نادر نامہ اور جونز صاحب کي کتاب جلد پانچ صفحہ ۲۳۷ هینوے صاحب نے بیان کیا کہ نادر شاہ نے یہہ شرط کي تھي کہ سنیوں کا مذهب ایران میں [illegible] کیا جاوے اور بعد اُس کے تشیع کا نام نشان باقي نچھوڑا جاوے *

پیش آئي پہلے کي نسبت بہت زیادہ دشوار تهي یہانتک کہ ہرات کے محاصرہ میں دس مہینے صرف ہوئیے مگر اب ابدالي پورے پورے مطیع و مستحکوم اوس کے ہوگئیے بعد اوس کے پہر تالیف قلوب کي تدبیریں دوبارہ بوتیں اور اسلیئے کہ وہ تہوڑے دنوں بعد اوس کے سنگي ہو گیا تها تو ابدالي لوگ اوس کے جان نثار ہو گئے *

ان لڑائیوں میں بہت مدت کے گذرنے سے ایران کے کام کاج اچهي حالت پر نہ رہے اور اِس لیئے کہ حکومت کا انصرام اسہلت پر تہوڑا تها کہ فوج کو لڑائیوں کے کام کاج میں مصروف کرے تو شاہ طہماسپ اپنے سپہ سالار نادر قلي کے ہاتهوں میں جیسا کہ قیاس بهي چاهتا هي ایک کہلونے کي طرح چلتا پهرتا تها مگر جب کہ دارالسلطنت پر قبض و دخل اُس کا دوبارہ حاصل ہوا اور ساري قلمرو میں اُس کي سلطنت تسلیم کي گئي تو بات اُسکي بن چڑي اور دستور یہہ تها کہ نادر قلي کے ہونے کے زمانہ میں بادشاهي کے کاروبار اُس کے قبض و قدرت میں رہتے تهے *

نادر قلي حکومت کے انتقال سے جي میں برهم ہوا اور جب وہ خراسان کے کاموں کا تصفیہ کرچکا تو اصفہان کو باگ اُٹهائي اور وہاں پہونچکر اُس تنفر سے فائدہ اُٹهایا جو لوگوں کے دلوں میں شاہ طہماسپ کي جانب سے بایں وجہہ پیدا ہوا تها کہ اُس نے رومیوں سے ایک عہد نامہ کیا تها چنانچہ اُس نے اُس کو تخت سے اوتارا اور اُسکے برخوردار بیٹے کو نام کا بادشاہ بنایا اگرچہ یہہ انتظام اُس کي سلطنت کا سمجها جاتا هي مگر جب تک اُس نے ایران کي بادشاهت کو کهلا اختیار نہ کیا کہ بہت سي فتوحات اُس کو روم و روس پر حاصل نہوئیں اور وہ سارے ملک اُس کے قبض و تصرف میں داخل نہوئے ایران کے دخل و تسلط سے نکلکر روم و روس کے تحت حکومت ہوئے تهے بعد اُس کے دونوں سلطنتوں سے آشتي کي اور اپني

آس پر قابض و متصرف ہو گئے تھے بعد آس کے اشرف خاں کے تحت حکومت والے غلجیوں سے شمالی حد پر جان توڑ کر لڑا بہرا اور کئی لڑائیوں میں کشور ایران کی جنوبی حدوں تک بھگایا اور آنکی فوج کو خوب سا جھنجھوڑا یہاں تک کہ وہ پراگندہ ہو گئے اور مقبوضہ ملک کا قبضہ چھوڑ بیٹھے جس پر سات برس تک قابض و متصرف رہے تہ بہت سے آدمی مارے گئے اور باقی رہے سہی گھر کی واپسی پر جنگلوں میں بھوکے پیاسے مرگئے اور ماہ جنوری سنہ ۱۷۲۹ع میں ایک بلوچ سردار نے کرمان اور قندھار کے درمیان اشرف خاں کو قتل کیا بعد آس کے نادر قلی نے رومیوں پر دھاوا کیا جن کے قبض و تصرف میں اشرفخاں کے عہد نامہ کے ذریعہ سے کسیقدر ایران کا ملک اب تک باقی رہا تھا جب کہ آس نے تبریز کو رومیوں کے دخل و تسلط سے نکالا تو اوس کو ابدالیوں کی بغاوت کا پرچا لگا اور خراسان کی واپسی پر مجبور ہوا *

جب کہ پہلے وار آس نے آس قوم پر کامیابی حاصل کی تھی تو اپنی کامیابی کے بعد ایسی معقول تدبیریں برتی تھیں جن کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی جانب مائل کیا تھا غرض کہ اون ذریعوں اور غلجیوں اور ابدالیوں کی باھمی عداوت سے ایک قوی فریق کو حامی کار اپنا بنایا تھا اور اوس فریق کے سردار کو ھرات کی حکومت تفویض کی تھی مگر اب ایک فریق نے جو منجملہ ابدالیوں کے نادرشاہ کا مخالف تھا ایسا غلبہ حاصل کیا تھا کہ خراسان کو روندا اور مشہد کو چاروں طرف سے گھیرا جو اوس زمانہ میں نادرشاہ کے بھائی ابراھیم کا مقبوضہ تھا جس کو ان لوگوں نے شکست فاحش دیکر مغلوب و مجبور کیا تھا بلکہ ان ابدالیوں نے غلجیوں سے رفاقت پیدا کی تھی مگر وہ رفاقت بہت تھوڑے دنوں باقی رہی چنانچہ بعد اوس کے ایسی ناچاقی ہوئی کہ پہلے کی نسبت زیادہ مخالفت پھیلی حاصل یہہ کہ یہہ لڑائی جو نادرشاہ کو ابدالیوں

رکھیوتک روس کے پاس آوینگے اشرف خاں پہلے پہل روم والوں پر جھکا اور کئي لڑائیوں میں آنکو شکست فاحش دیکر اپنی سلطنت کو بزور شمشیر اُن سے تسلیم کروایا مگر باوصف اِس کے اُس ملک سے اونکو خارج نکر سکا جن کو اونھوں نے فتح کیا تھا اگرچہ بڑا پیٹر روسیوں کا بادشاہ اس لڑائي میں بذات خود موجود تھا مگر اشرف کو اوس ملک کي تائید و تقویت کے باعث سے جس میں روسیوں کو آنا پڑا تھا اونسے بہت کم اندیشہ تھا ھاں مقام رشت تک جو سمندر کاسپین کے جنوب میں واقع ھی روسي آپہونچے تھے بعد اوسکے اونکي ترقي میں رخنہ پڑا اور پیٹر کے مرجانے سے لڑائي بھڑائي سے باز رھے *

نادر شاہ کي عروج ترقي کا بیان

اشرف کا بڑا مہیب دشمن قریب اوسکے ملک کے پیدا ھوچکا تھا تفصیل اس اجمال کي یہہ ھی کہ شاہ حسین کا بیٹا مرزا طہماسپ اصفہان سے بھاگ کر قوم کجھر کي پناہ میں بیٹھا تھا جو بحر کاسپین کے کنارہ پر بستي تھي اور وہ اون لوگوں میں صرف نام کا بادشاہ تھا اوسکي قسمت کے بدلنے کي پہلي علامت یہہ تھي کہ نادر قلي جو بڑا سورما سپاھي گذرا اور بلاد ایران میں جواب اوس کا ابتک پیدا نہیں ھوا جان و مال سے شریک اوسکا ھوگیا *

نادرقلي نے پہلے پہل قزاقوں کي طرح ادھر اودھرسے فوج اکھٹي کي تھي مگر آپ اپنے ملک کے چھوڑانیکے ارادے پر نمایاں ھوا چنانچہ اوس نے اپنے طور و طریق اور کامیابیوں کے نمونوں سے ایرانیوں کي موئي مذھبي حرارت اور سوتي دلیري دلاوري کو جگایا اور قوم کي شان و عزت کو شگفتہ کیا یہاں تک کہ تھوڑي تھوڑي اوس بري حالت سے جس میں وہ ڈوبي پڑي تھي ایسي سپاھیانہ عمدہ حالت کو پہونچي جو کسي زمانہ میں پہلے نصیب اونکو نہوئي تھي *

پہلے وار اُس نے یہہ مہم سر کي کہ مشہد پر قبضہ کیا اور ابدالیوں اور محمد خاں سیستان والے سے خراسان کو چھینا جو مشہد سمیت

هی جو یکایک اپنے ظالموں پر نہایت غالب ہوگئی تھی اور اپنی تعداد کے
شمار کی قلت و خفت کے لحاظ سے جو خوف و ہیبت کے ذریعہ کے
سوا کسی ذریعہ سے محفوظ قایم نہیں رہ سکتے رحم و ترس سے بہرے
گونگے ہوگئے تھے *

یہہ بادشاہ دو برس پورے حکومت نکرنے پایا تھا کہ اُس فکر و
اندیشہ کے مارے جس میں وہ مبتلا تھا اور اِن مذہبی ریاضتوں اور
کفاروں کے ثمروں سے جنکو اپنے اعتقاد کے موافق لازم پکڑا تھا سمجھہ بوجھہ
اُسکی پوری پوری نرہی تھی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ دیوانہ ہوکر مرگیا
جو اپنی موت موا یا اوروں کے ہاتھوں سے مارا گیا بعد اُس کے اپریل
سنہ ۱۷۲۴ کو اُس کا بھتیجا اشرف خاں جانشین اُسکا ہوا *

یہہ نیا بادشاہ بڑا قوی و لایق تھا مگر ایران کی فتح کو پورا کرنے
نپایا تھا کہ روس و روم اُس کے درپے ہوئی اور ایران کی سلطنت کے
دبانے پر دونوں نے اتفاق کیا اور یہہ عہد اُن کے آپس میں ہوگیا تھا کہ
مغربی صوبے روم کے تصرف میں رہیں گے اور شمالی صوبے دریاے

سے تنخواہ پاتے تھے کو ذلیل سے ذلیل عہدوں پر مقرر ہوویں یک قلم قتل کیئے
جاویں چنانچہ اُس قتل کو پہلے بادشاہ کی ذات خاص کے پہرہ والوں سے شروع کیا
جو تین ہزار آدمی تھے علاوہ اُنکے نادر نامہ کا مصنف جس کے بیان کو سرکاری
بیان سمجھنا چاہیئے اور اُس کو یہہ غرض نہ تھی کہ محمود کی سنگدلیوں کو
جتاوے بتاوے بیان کرتا هی کہ اُس نے سارے ایرانیوں کے قتل کا ارادہ کیا تھا
اور جس دن کہ پٹھان قزوین سے اصفہان کو پہونچے اُسی روز اُس نے ایک سو چودہ
آدمی قتل کرائے اور چھوٹے بڑے اور کھوٹے کھرے کی تمیز نکی اور وهی مورخ لکھتا
هی کہ تھوڑے دنوں بعد اُس کوتاہ فہم نے بادشاہی نسل کا استیصال چاہا چنانچہ
اُنتالیس شاہزادے قتل کرائے مگر ہزاروں کے قتل عام کے خیال سے یہہ بیان اُس کا
مطابق نہیں ہوتا اور یہہ کہہ سکتے هیں کہ اِس سارے زمانہ میں شاہ حسین پہلے
بادشاہ کو زندہ چھوڑا تھا اور قطع نظر اِس سے کہ محمود ساتھہ اُس کے بڑی
سنگدلی سے پیش آوے محمود سے یہہ شکایت اُس نے پیش کی کہ مجھکو چھوٹے سے
مکان میں محصور کیا اور پانچ غلام اور پانچ لونڈیاں خدمت کے واسطے مقرر کیں
— مالکم صاحب کی تاریخ ایران جلد ایک صفحہ ۶۴۳

هوتي هيں † يهه لڑائي جو فريقين کے لحاظ سے برابر کي ٹکر تهي چوده مهينے سے کچهه کم قايم رهي اور اسقدر عرصه اسباب کي دليل هي که ايرانيوں کي قوت ضعيف هوگئي تهي اور تکاليف اٹهانے کي طاقت اُن ميں باقي نه تهي اور جب که ايرانيوں کے وه حملے جو شهر سے نکلکر کرتے تهے اور وه کوششيں جو صوبوں کي فوج ازروے زور زبردستي کے رسد کي بار برداريوں کے معامله ميں کرتي تهيں محض بيکار گئيں تو ناکام ناکام اُنهوں نے اطاعت کا بار اپنے سروں پر رکها چنانچه بادشاه اپنے بڑے بڑے درباريوں کو همراه اپنے ليکر اور لباس ماتمي پهنکر شهر سے باهر نکلا اور آپ کو محمود کے حواله کيا اور اکتوبر سنه ١٧٢٢ کو محمود فيروز مند کے سرپر تاج اپنے هاتهوں سے رکها *

پهلے پهل محمود نے ايسي بڑي خدا ترسي سے حکومت کي که اُسکي توقع نه تهي مگر جب که قزوين کے قلعه ميں اُس کے محافظ سپاهيوں کو شهر والوں نے دهوکه سے قتل کيا تو اُسکو اپني جان کے لالے پڑے اور بهت سے ايراني سرداروں کو گردن مارا اور پاداش و تدارک کے دهمکاو سے تمام مسلح باشندگان اصفهان کو شهر کے چهوڑنے پر مجبور کيا اگرچه غلجيوں کے زور ظلم کو بهت مبالغه سے بيان کيا ‡ مگر ايسے چرواهے قوم کي سنگدلي اور ناخدا ترسي بکمال آساني متصور هوسکتي

---

† علي حزين شاعر جو محاصرے کے زمانه ميں اصفهان ميں موجود تها ان سارے خيالوں کو غلط بتاتا هي اور خود کهتاهي که منجمله محصوروں کے کوئي آدمي بهوک پياس کے غلبے نه مرا تها بلفور صاحب کا ترجمه سرگذشت حزين صفحه ١٢٢

‡ منجمله اُن مختلف حالوں کے جو ابهي بيان هوئے ايک مثال اُس زور ظلم کي دريافت هوسکتي هي چنانچه هينوے صاحب جو مبالغه کے عادي نهيں اگرچه کاهے کاهے عام پسند افواهوں اور اُن سے زياده بڑي بهتدوں کو اوپني تاريخ ميں لکهتے هيں يهه بيان کرتے هيں که محمود نے وهاں کے اميروں کا بال بچوں سميت نام و نشان تک نچهوڑا يهاں تک که ايک ايک کو پکڑ کر شکاري جانوروں کي طرح قربان کيا بعد اُس کے يهه حکم ديا که ملکي جنگي محکموں کے آدمي جو پهلي سلطنت

چنانچہ چوبیس توپیں بھي اُس میں موجود تھیں † مگر ایرانیوں کي ھمتیں بودي اور صلاح و مشورے آنکے منتشر اور مختلف تھے اور یہي باعث ھوا کہ افغانوں کو پوري فتح نصیب ھوئي بعد اُسکے تھوڑي مدت گذرنے پر خاص اصفہان پر یورش کي یہہ شہر اُس زمانہ میں بڑي شان و شوکت اور نہایت کثرت کو پہونچا تھا ‡ مگر وہ کثرت اِس موقع پر ایرانیوں کو بہت مضر پڑي اِس لیئے کہ جب پٹھانوں نے دیکھا کہ شہر پناہ کي حفظ و حراست ھمارے حملوں کي مانع مزاحم ھی تو اُنھوں نے رسدوں کو روکا اور حقیقت یہہ ھی کہ ایسے بڑے شہر کا پورا محاصرہ بیس ھزار آدمیوں سے جو مرکر باقي رھے تھے متصور نہ تھا مگر محمود نے فوج کے نقصان و قلت کو ھوشیاري چالاکي سے ایسا خوب پورا کیا کہ شہر کے رھنے والے تھوڑے ھي دنوں میں کال کي آفتیں اُٹھانے لگے یعني بھوکوں مرنے لگے چنانچہ بہت سے مورخوں نے محصوروںکے رنج و مصائب کي مقدار ایسي بڑي بیان کي جو ایسے مقاموں کے مصائب سے چوگني سمجھني چاھیئے اور ویسي مصیبتیں بہت کم واقع

---

† ایراني سپاھي صورتوں کے تیار و تازہ اور تمام سامان اُن کے کوہي مقام کے خیموں سے لیکر راست درست اور اُنکي پوشاکیں عمدہ عمدہ تھیں اور گھوڑے اُن کے تیار اور مرصع زیوروں تک سامان اُنکے بہت ٹھیک ٹھاک اور چمکتے دمکتے تھے برخلاف اُنکے بیچارہ پٹھانوں کے پاس ایک ڈیرہ بھي نتھا اور گھوڑے اُنکے سفر کے مارے دبلے پتلے اور سوار اُنکے پرانے کپڑے پہنے ھوئے اور سورج کي چمک کے علاوہ کوئي چمک دمک اُن میں موجود نہ تھي اور بڑے زور شور سے یہہ بات اُنکے لشکر میں کہہ سکتے ھیں کہ نیزوں تلواروں کے سوا کوئي چمکول چیز اُنکے لشکر میں پائي نجاتي تھي — مالکم صاحب کي تاریخ ایران جلد ایک صفحہ ۴۳۶

‡ ھینوے صاحب نے باتباع چارڈین صاحب کے جلد دو صفحہ ۱۶۳ میں بیان کیا کہ اصفہان میں چھہ لاکھہ آدمي بستے تھے مگر جب سیاحوں نے ھندوستان کے بڑے بڑے شہروں کا اِس شہر سے مقابلہ کیا تو اُن کے قول کے بموجب اسقدر اُس کي آبادي یقین کے قابل نہیں ھاں دو لاکھہ آدمیوں کي آبادي تسلیم کے قابل ھی

برپا هوئي اور ایرانیوں نے اُن کے خلاف و نفاق سے فائدہ اُٹھایا یہانتک که سنه ۱۷۲۰ تک دونو فریقوں سے مقابله کرتے رهے مگر غلجیوں کے سردار نے یهه بڑا ارادہ کیا که خود ایران میں جاکر لڑیں اور اُس حکومت کي بیخ و بنیاد کو صدمه پهونچاویں جو هم لوگوں پر زور ظلم کرتي تهي *

ایران کي فتح کا بیان

جبکه که سنه ۱۷۱۵ میں میرویس مرگیا تو بهائي اسکا جانشین اوسکا هوا مگر اُس کي جانشیني پر بهت تهوڑا عرصه گذرا تها که میرویس کے بیٹے محمود نے زور زبردستي سے باپ کي گدي چهیني اور ایران کے حمله کي تدبیر اُس نے جهٹي مگر ظهور تدبیر سے پیشتر ایرانیوں کو ابدالیوں کے هاتهوں سے بڑي بهاري شکست نصیب هوئي تهي اور اب ابدالي مشهد کو زور دباؤ اپنا دکها رهے تهے اور اوزبکوں کے بحر اکسیس سے پار اوترنے اور یورش کرنے سے بڑي امداد اُنکو حاصل هوئي تهي *

اس عرصه میں لزجي لوگ بهي کوہ قاف سے نکلے اور ایران کے شمال مغربي حصه پر دهاوا کیا اور حقیقت یهه تهي که ایرانکي سلطنت خاص اپنے برے چال چلنوں سے غیر ملکي حملوں کي نسبت بهت زیادہ کمزور و ناتوان هوگئي تهي *

حاصل یهه که پچیس هزار آدمیوں سمیت محمود قندهار سے روانه هوا چنانچه کرمانکو لپیٹ سپیٹ کر یزد کیجانب بڑها اور وهاں سے سیدها اصفهان کو چلا † *

دارالسلطنت کے متصل خاص کلنا باد میں ایرانیوں نے بڑي بهاري فوج سے مقابله اُس کا کیا جو بڑے ٹهاٹ سامان سے آراسته پیراسته تهي

---

† جبکه ابدالیوں کے مقابله میں چند زور کے لیئے محمود ایرانیوں سے متفق رها تو اُس زمانه میں کرمان پر قابض تها — جونز صاحب کي تاریخ نادر شاہ کے دیباچه کا چوتها فقرہ

يعني اون سے دبي لچي هونگي مگر مغربي قوموں میں سے خلجیوں کي بہت بڑي قوم تهي جو قندهار کے گرد نواح میں بستي تهي اور دوسري قوم ابدالیوں کي تهي جنکو درّاني بولتے هیں اور غور کے پہاڑ اصلي ٹهکانا اونکا تها اور جس زمانہ کا حال اب بیان هوتا هی وہ اُس زمانہ میں هرات کے پاس پڑوس میں آباد تهي یهہ دونو قومیں آپسمیں مختلف تهیں اور اکثر اوقات اون میں لڑائي بهڑائي رهتي تهي صفوي خاندان کے پچهلے بادشاہ شاہ حسین کے زمانہ میں خلجیوں نے ایرانیوں کو ایسا ناراض کیا تها کہ اُسکے باعث سے ایرانیوں نے بڑے غیظ و غضب سے اونپر بڑي یورش کي تهي چنانچہ گرگین خاں جارجیا کا بادشاہزادہ جو عیسائي مذهب کو چهوڑ کر مسلمان هوگیا تها بیس هزار آدمیوں سے زیادہ فوج اپنے همراہ لیکر قندهار کو روانہ هوا تها ‡ اوریهہ فوج اسقدر تهي کہ مخالف تاب اوسکي نہ لاسکے مگر ایرانیوں کا بار اطاعت ایسا بهاري پڑا کہ تهوڑے عرصہ کے گذرنے پر خلجیوں نے ایسي جوکهوں اوٹهانے کا ارادہ کیا جو اِس بهاري بوجهہ کے اوٹهانے میں ضروري تهي چنانچہ میرویس اس مهم میں سردار اونکا هوا جو خانداني سردار اور نهایت لایق فایق اور ایران کي سلطنت کے ضعف و ناتواني سے بخوبي واقف و آگاہ تها اس سردار نامدار نے دلاوري اور هوشیاري سے ایسا کام لیا کہ قندهار پر چهاپہ مارکر قبض و تصرف کیا اور ایرانیوں کو گرد نواح سے نکالا اور ممالک مفتوحہ کو اپني قوم کے اصلي ملکوں سے ملا جلاکر بجاے خود مستقل سلطنت قایم کي یهہ کار نمایاں سنہ ١٧٠٨ میں واقع هوا بعد اوس کے ایرانیوں نے قندهار پر مکرر حملے کیئے اور ایک حملہ میں ابدالیوں نے امداد اونکي کي مگر بعد اوسکے سنہ ١٧١٦ میں ابدالیوں نے خلجیوں سے ملاپ کرکے ایرانیوں کا مقابلہ کیا اور هرات کو دبایا اور خراسان کے بڑے حصہ واقعہ قلمرو ایران کو پایمال کیا مگر تهوڑے دنوں بعد آنکي باهمي عداوت

‡ مالکم صاحب کي تاریخ ایران جلد ایک صفحہ ٦٠١

سے قایم هوتي هی جس کو پہلے وقتوں میں کوہ قاف کہتے تھے اور دریاے اکسیس اور سمندر کاسپین کے نیچے سطح سے وہ سلسلہ اونچا نظر آتا † هی اور بلند خطه کا وہ حصه جو مغرب هرات میں واقع هی ایرانیوں کي حکومت سے متعلق هی اور اسي شہر کا مشرقي حصه افغانوں کے قبض و تصرف میں داخل هی *

اِس خطه میں بڑے بڑے زرخیز میدان اور منجمله اُن کے بہت بڑے بڑے میدانوں میں غزني اور کابل اور قندھار اور هرات سے شہر بستے هیں ‡ اور اِس خطه کے بڑے حصے میں ایسے گہرے غار واقع هیں جو بوجوت کے قابل نہیں اور چروائی لوگ اُن میں بستے هیں جو خیموں میں بسر کرتے هیں اِن قوموں میں آسیطیرح کي طرز حکومت اور خوے و خصلت قایم هی جیسیکه که شمال مشرق کے افغانوں میں پائي جاتي هی مگر فرق اتنا هی که یهه ویسے مفسد اور هنگامه طلب نہیں اگرچه چروائی والی خطوں میں اکثر نرے پٹھان هي بستے هیں مگر میدانوں کي آبادي کا بڑا حصه شہروں کي آبادي سمیت قوم تاجک سے آبادهی جو فارسي بولي بولتے هیں اور وہ وهي لوگ هیں جو ماوراءالنہر اور ایران کے میدانوں میں رهتے سہتے هیں *

هندوستاني اور ایراني بادشاهوں نے اگرچه اُن میدانوں کو فتح کیا مگر پٹھانوں کي قومیں خود مختار باقي رهیں اگرچه وہ قومیں جو ان دو بڑي سلطنتوں کے ملکوں کے پاس پڑوس میں آباد تھیں بلاشک اون کے زور و قوت سے کچھہ نکچھہ اثر پذیر هوئی § هونگی

† جواب مضمون بیلي فریزر صاحب مندرجه حالات شاهي جغرافیة کي سوسئیٹي

‡ هرات اُس ٹیکرے کے پار واقع هی جہاں جنوب کے بہنے والی پاني اُن پانیوں سے الگ هوتے هیں جو دریاے اکسیس کے شمال پر بہتے هیں مگر هرات اُس بلندي پر واقع هی جس پر کل خطه واقع هوا اور اسي لیئے اُس کو اِس خطے کا ایک ٹکرا سمجھنا چاهیئے

§ سترهویں صدي کے آغاز کے قریب ابدالیوں نے ایرانیوں سے اداے خراج کا اقرار اِس شرط پر کیا تھا که اُزبکوں کي مار دھاڑ سے محفوظ رکھے جاویں

کے استحکام موعود سے پہلے اِس معاملہ کي ترقي ایک ایسي آفت کے وقوع سے جس کے مارے تمام انسان اور ساري باتوں سے ایک مدت تک مدھوش و غافل رھتے ھیں آگی نہ بڑھي اور جوں کي توں ویسی ھي باقي رھي *

نادرشاہ کے دھاویکا بیان

ھندوستان کي بادشاھت اُن بري حالتوں کو دوبارہ پھونچي تھي جنکے وقوع سے تیمور اور بابر نے ھندوستان کا ارادہ کیا تھا علاوہ اِسکے کشور ایران میں بھي ایسی مسلسل واقعی پیش آئی جنکے باعث سے ظہور اس حملہ کا اُس ولایت سے ضروري لابدي تھا *

بیان اُن واقعوں کا جو اِس حملہ سے ایران میں پہلے واقع ھوئے

جب کہ صفوي خاندانکي سلطنت پردو سو برس کا عرصہ گذرگیا جو ایشیا کي بادشاھي نسلوں کي بقا و قیام کا معمولي زمانہ ھی تو وہ خاندان ایسے ضعف و زوال کو پھونچا کہ اُس کے باعث سے قندھار کے دراني پٹھانوں نے خاندان مذکورکو تخت سے خارج کیا *

پٹھانوں کي قوم کے اُس گروہ کا حال جو شمال مشرق میں رھتے ھیں پہلے بیان ھوچکا مگرغربي قومیں جو ایران کے انقلاب و تنزل میں شریک و شامل ھوئیں اُن قوموں سے بہت سي باتوں میں مخالف ھیں *

غربي والوں کا ملک وہ بلند † خطہ ھی جسکي تائید و تقویت کوہ سلیمان کے سلسلہ سے مشرق کي جانب پر ھوئي اور یہي پہاڑ اُس خطے اور اُن میدانوں کے درمیانمیں جو اٹک پر واقع ھوئے حد فاصل پڑتا ھی اور شمال کي جانب میں اِس قسم کي پشت و پناہ اُس سلسلہ

† سمندر کي سطح سے کابل کا شہر چھہ ہزار فٹ کي بلندي پر واقع ھی — برنس صاحب کا سیاحت نامہ جلد ایک صفحہ ۱۵۱

مقام و موقع بھوپال کے قلعہ کے متصل تجویز کیا مگر مقام کي عمدگي سے باجے راؤ سے قوي دشمن کے مقابلہ میں کچھہ فائدہ حاصل نہوا اسلیئے کہ مرہٹوں نے اُسکے گرد نواح کے ملکوں کو ویران اور اُسکي رسدوں کو چاروں طرف سے مسدود کیا اور اُسکي فوج کے ہر ایسے ٹکڑے پر پھیل پڑے جس نے اپني صفوں سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تھا اور اُسکي ذاتي فوج اور کمکي فوج کے درمیاني آمد و شد کي راہ کو برابر بند کیا یہہ واقعہ جنوري سنہ ۱۷۳۸ میں واقع ہوا *

امور مذکورہ بالا کے نتیجوں سے آصف‌جاہ کا یہہ حال ہوا کہ ایک مہینے یا چھہ ہفتوں کے آخر پر شمال کي جانب کو لوٹا اور غالب ہے کہ نیار چارے کي کمي کوتا ہي سے بہت سے مویشي اُسکی ضایع ہوگئی تھے اگرچہ بہت سا اسباب اپنا بھوپال میں چھوڑ آیا تھا مگر باوصف اسکے بھي بھاري توپونکا سلسلہ ساتھہ اُسکے موجود تھا چنانچہ اسي باعث سے کوچ و مقام اُس کے آہستہ آہستہ ہوتے تھے اور مرہٹوں کي دوڑ دھوپ اُس کے حق میں زیادہ خرابي کا باعث ہوئي تھي اگرچہ توپخانہ کي وجہہ سے عام حملہ نکرسکے مگر آتشیں حقوں کي مار مار سے بہت برا حال اُنکا کیا اور سوار اُن کے پیچھے لگے لوٹتے چلے آئے یہاں تک کہ تین تین چار چار میل کے دوچار کوچ مقاموں کے بعد آصف خاں اپني قسمت کي اطاعت یعني باجے راؤ کي شرایط اطاعت پر مجبور ہوا چنانچہ عہدنامہ کے ذریعہ سے اُس سارے ملک کے حوالہ کرنیکا اقرار کیا جو نربدہ سے چنبل تک واقع اور اُس میں مالوہ بھي شامل ھی اور نہایت قول و قسم سے یہہ زبان اُنکو دي کہ اس عہد نامہ کو بادشاھي مہر و دستخط سے مزین کرادونگا اور علاوہ اِس کے پچاس لاکھہ روپیہ نقد بادشاھي خزانہ سے دلاؤں گا یہہ واقع فروري سنہ ۱۷۳۸ مطابق رمضان سنہ ۱۱۵۰ ھجري میں پیش آیا *

بعد اُس کے آصف جاہ کي روک ٹوک نہوئي چنانچہ وہ دلي کو راھي ھوا اور باجے راؤ نے ممالک مذکورہ پر قبضہ کیا مگر عہدنامہ

کے دلي کي جانب بڑھتي جانے سے یہہ ارادہ کیا کہ تبوت پھوت دکن کو واپس چلا جاوے جہاں اور کاموں کے باعث سے اُس کے موجود ہونے کي بڑي ضرورت تھي اگرچہ باجي راو دکن کو لوٹ گیا مگر آصف‌جاہ اپنے کوچ و رحلت پر قایم رہا اور پورے اختیارات اُس کو اِس بات کے لیئے عنایت ہوئے کہ جو وسیلے ذریعے سلطنت سے ممکن ہوویں وہ تمام اکٹھے کرے اور اُس کے بڑے بیٹے غازي الدین خاں کو مالوہ گجرات کي حکومت عنایت ہوئي یہہ امور مذکورہ بالا سنہ ۱۷۳۷ ع مطابق سنہ ۱۱۵۰ هجري میں واقع ہوئے مگر بادشاہت کي قوت ایسي بودي ہوگئي تھي کہ آصف جاہ اُسکے ذریعوں سے اپني ذاتي فوج کو چونتیس هزار آدمیوں تک بڑھاسکا *

آصف جاہ کي توپوں کا کارخانہ نہایت عمدہ تھا اور سعادت خاں حاکم اودہ کے برادرزادہ صفدر جنگ کے زیر حکومت فوج اُس کي تائید کے لیئے موجود و آمادہ تھي غرض کہ آصف‌جاہ اُس تمام فوج کو لیکر سرونج کي جانب کو بڑھا اور باجي راو ایسي فوج سمیت نربدہ پار اُترا جو بقول اُس کے اَسي هزار تخمیناً تھي اور غالب یہہ هی کہ آصف‌جاہ کي همراهي فوج سے زیادہ تھي † اِس کمي بیشي کے لحاظ سے بادشاهي جرنیل کو لڑائي سے باز رهنا اِس لیئے مناسب نہ تھا کہ قایم لڑائیوں میں مرهٹے ایسے مرد نہ تھے کہ دھاک اُن کي ماني جاوے اور سارے دشمنوں کي نسبت خصوص اُن کے مقابلہ میں یہہ بات حاصل کرني ایسي بہت بڑي بات نہ تھي کہ لشکرکشي کے آغاز میں مزائي اپني اونہوں جتائي جاوے مگر آصف جاہ نے غالباً اپنے توپ خانہ کے بھروسے اور نیز اُس حزم و احتیاط کے سہارے جو اُسکي اصل و طبیعت اور پیرانہ تجربہ کاري کا مقتضی تھا دھاوے کا عمدہ

† آجکل مرهٹوں کا یہہ دستور هے نہ لاکھہ فوج بولتے هیں اور دس هزار یا پندرہ هزار اُس سے مراد اُن کي هوتي هے اور اِس مقدار سے زیادہ بہت کم مراد اُس سے رکھتے هیں اور هماري اصطلاح میں لاکھہ سوار اُس سے مراد هوتے هیں

اور مارپیٹ سے جسکو لوگوں نے بڑی فتح بیان کیا جگہہ جگہہ یہہ
هوائیاں اڑائیں که سارے مرهتے دکن کو بهاگ گئی مگر باجی راؤ ایسی
افواهوں کے اڑنے سے اسمات پر نہایت آماده هوا که بدنامی کا دهبا
مٹاوے اور بادشاه کو یہہ دریافت هووے جیسے که اُس نے اپنی زبان سے
کہا تھا که میں اب بھی خاص هندوستان میں موجود هوں چنانچه قمرالدین
خاں وزیر کے تحت حکومت ایک فوج اُس کے مقابله پر بهیجی گئی
اور جس زمانه میں که یہہ فوج متهرا کے متصل پیچس و حرکت
پڑی تھی باجی راو ایک لخت جمنا سے الگ هوا اور بادشاهی فوج کے
دائیں بازو سے چوده میل کے فاصله پر بچکر گذرا اور بڑے بڑے کوچ
کرکے دلی کے دروازوں کے سامنی موجود هوگیا یہہ واقعه سنه ۱۷۳۷ ع
مطابق سنه ۱۱۴۹ هجری میں پیش آیا *

باجی راو کے موجود هونے سے جو هیبت دلوں پر پیدا هوئی تھی
وه بآسانی متصور هوسکتی هی مگر جوکه مقصود اُس کا یہہ تھا که
بادشاه کو ڈراوے اور یہہ مقصود اُس کا نتها که وه نہایت برهم کرے
اِس لیئی زیاده چھیڑ چھاڑ سے باز رها اور اگرچه حوالی شهر کے مکانوں
کے بچانے میں بہت سی کوشش کی مگر اپنے همراهیوں کی دست
اندازی کو پورا پورا نروک سکا اور اُس بات کو بہانه ٹهراکر شهر سے
تهوڑے فاصله پر چلا گیا اور جب که وه شهر سے دور چلا گیا تو دلی والونکو
حمله کرنے کی جسارت حاصل هوئی چنانچه بہت سا نقصان اُٹها کر شهر
میں واپس آئی مگر جو که اب قمرالدین خاں سعادت خاں سے مل چکا
تها اور دارالسلطنت کی اِمداد و اعانت کے لیئی چلا آتا تها تو اِسلیئی
باجی راو نے پیچھے لوٹنا مناسب سمجھا جو ایک ایسی بات تھی
که مرهٹوں کے قوانین جنگ کے بموجب بیعزتی نه گنی جاتی تهی
اور عزم اُس کا یہہ تها که جمنا کے نیچی سے پار اُترے اور جمنا گنگا کے
درمیانی ملکوں کو لوٹی کهسوٹی مگر برسات کے قریب آنے اور آصفجاه

نقصان مذکور سے تھوڑے نقصان کو گوارا کرکے مرھٹوں کو ٹھنڈا کرنا چاھا اور مرھٹوں نے بقول اوس کے کہ یکے را بکیر و دیگرے را دعوی کی بڑے مقصد سے ھاتھہ اوٹھائی بدون بادشاہ کی عنایت کو قبول کیا منجملہ اون کے یہہ حق بھی عنایت ھوا تھا کہ وہ راجپوتوں سے خراج وصول کریں اور آصف جاہ کی قلمرو سے جو حق اون کو ملتا ھی اوسکو مرضی کے موافق بڑھاویں اور یہہ حق اِس لیئی دیاگیا تھا کہ آصف جاہ اور راجپوتوں سے مرھٹی لڑتے رھیں اور وہ بھی نچنت ھوکر نبیٹھیں مگر یہہ مقصود اون سے کچھہ کچھہ حاصل ھوا یعنی اون میں اور مرھٹوں میں نوک جھوک چلی گئی اِس لیئی کہ آصف جاہ اب یہہ سمجھنے لگا کہ میںنی اپنی تدبیروں کو بغایت پہونچایا اور جیساکہ بادشاہ کی عداوت سے اندیشہ تھا ویسا ھی اوسکی ناتوانی سے خوف درپیش ھے یعنی جب بادشاہ نہوگا تو بلاشبہہ میری خبر لیجاوے گی اسی عرصہ میں دلی کے دربار نے آصف جاہ سے رفاقت کی التجا پیش کی اسلیئی کہ وہ دربار اب اوس کو اپنی مفسد رعیت نہیں سمجھتا تھا بلکہ ایسا رفیق اوس کو جانتا تھا کہ جسکے ذریعہ سے وہ بلا اون کے سر سے ٹلنی ممکن تھی جو اون کے سروں پر کھیل رھی تھی *

غرض کہ آصف جاہ نے بادشاہ کی اِمداد و اعانت کا ارادہ مستقل کیا اور جب کہ وہ ان سوچ بچاروں میں مبتلا تھا تو باجی راؤ دارالسلطنت کی جانب کو بڑھا آتا تھا اور جب کہ وہ آگرہ سے چالیس میل کے فاصلہ پر پہونچا تو ھلکی فوج اوس کی جو ھولکر کے تحت حکومت تھی جمنا پار کے ملکوں کو لوٹ کھسوٹ رھی تھی مگر اودہ کے حاکم سعادت خاں نے ایسی شجاعت سے جو اوس کے ھمعصروں میں موجود نتھی اپنے صوبہ سے باہر غرض نکلکر کہ پاس پڑوس کے ملکونکو مرھٹوں کی ماردھاڑ سے بچاوے مرھٹوں پر حملہ کرکے اور اون کی فوج کو مار کر قلب کی جانب پیچھے کو ھٹایا یہانتک کہ اس لاگ ڈانٹ

اُس کا یہہ ہوا کہ اگلے برس میں وہ صوبہ پیشوا کے حوالہ کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ بادشاہ کے اشارہ سے یہہ کام اُس نے کیا ہوگا جسکے حکم و اجازت سے وہ صوبہ پر قابض و متصرف تہا یہہ واقع سنہ ۱۷۳۴ع میں واقع ہوا *

اگرچہ بادشاہي دربار نے کچھہ دے دلا کر یہہ تصور کیا کہ باجی راؤ ہمیشہ کے لیئے چپ چاپ بیٹہا رہیگا اور چھیڑ چہاڑ اپني جانب سے نکریگا مگر یہہ خیال اون کا اِس لیئے باطل تہا کہ وہ لوگ اُس کے اور اُس کي قوم کے حالات سے بہت تہوڑے واقف تہے چنانچہ تہوڑے دنوں تک باجی راؤ دکن کي اندروني حالتوں پر متوجہہ رہا مگر بادشاہ کو اِسبات پر دبائے گیا کہ مالوہ اور گجرات کي چوتھہ اور سردیس مکھي مہري فرمان کے ذریعہ سے حسب ضابطہ عنایت ہووے اور جن سرداروں کو پیچھے چھوڑ آیا تہا اُن کو یہہ ہدایت کي کہ آگرہ تک دھاوے کریں آخرکار مغلوں نے بڑے بڑے ٹہاٹ اون کے مقابلہ کے لیئے درست کیئے اور بڑي بڑي بہاري فوجیں جنکے سردار افسردہ پژمردہ تہے اون کے مقابلہ پر لیگئے اور اس کے سواے کوئي فائدہ حاصل نکیا کہ حریف کي فوجوں کي سعي و محنت کے مقابلہ میں بادشاہي فوجوں کو ذلت حاصل ہوئي *

تہوڑي مدت کے گذرنے پر باجی راؤ نے عہد نامہ کي بابت خط کتابت شروع کي اور خط کتابت کے طول پکڑنے سے جس قدر بادشاہي دربار کي کمزوري واضح ہوتي گئي اوسیقدر باجی راؤ اپنے مطالبوں کو بڑھاتا چڑھاتا گیا یہانتک کہ ایسي بڑي جاگیر کے تقرر پر اصرار کیا جسمیں مالوہ اور جنوب چنبل کے ملک داخل تہے اور اوسي جاگیر میں متھرا اور الہآباد اور بنارس سے مقدس شہروں کو شامل کیا اگرچہ بادشاہ کے ارادے علانیہ مقابلہ کي بابت تو بیکار ثابت ہوئي مگر وہ ایسا ذلیل بھي نہ تہا کہ ایسي باتوں کو قبول کرتا بلکہ اوس نے

بندیل کهنڈ کے ایک راجه سے لڑجهگڑ رها تها جسکي ریاست مالوہ
الہآباد کے درمیان میں واقع تهي اور وہ راجه یہان تک تنگ آیا تها که
مرهٹوں کي اعانت کا خواهاں هوا تها باجے راؤ نے درخوست اُس کي
منظور کي اور محمد خاں پر ٹوٹ پڑا غرض که تهوڑے دنوں بعد
محمد خاں ایک قلعه کي پناہ میں بیٹها اور کمزوري کے باعث سے
دلي کا دربار اُسکو مدد ندیسکا اگر محمد خاں کے بهائي بند اُس کے
چهوڑانے میں جد و جهد نه اٹهاتے تو وہ موقع دیکهکر کام ناکام اُن کي
اطاعت کرتا مگر اُس کي بي‌بي نے روهیلکهنڈ کے باشندوں اپنے هموطنوں
کے پاس اپنا برقع روانه کیا جو پٹهانوں میں ننگ و ناموس کي حفظ
و حراست کے وقت ایک بڑے استغاثه کي علامت گني جاتي تهي
اور اُس کے بیٹے نے اُن پٹهانوں کي سرداري اختیار کي جو اُس
استغاثه پر فراهم هوئے تهے غرض که اُن ذریعوں کي بدولت محمد خاں کا
نستارا هوا اور بڑي حفاظت سے الہآباد کو پهونچایا گیا مگر اُس کے
پهنچنی سے صوبه کو کچهه فائدہ حاصل نه هوا چنانچه بندیل کهنڈ کے
راجه نے جهانسي کے ضلع کو جو جمنا کے کنارہ پر واقع هے مرهٹوں کے
حواله کیا اور جب وہ مرنے لگا تو مرهٹوں کے لیئے ایسے حق بندیل کهنڈ
میں چهوڑ گیا جنکي بدولت وہ سارے صوبه پر قابض هوگئے *

محمد خاں کي ناکامي سے مالوہ اُس کے قبضه سے نکل گیا اور جیپور
والے جیسنگهه کو وہ صوبه عنایت هوا یهه راجه علم و هنر کے شوق ذوق
کي بدولت اپني قوم کے لوگوں میں سے نهایت مشهور و معروف هوا مگر
استقلال اور قطع تردد میں ویسا معزز و ممتاز نه تها اگرچه مرهٹوں کے
ساتهه اُس کو موروثي تعلق تها مگر وہ ایسا قوي نه تها که اُس کے
باعث سے مالوہ کي حکومت کو دغا و فریب سے اُن کے حواله کرتا چنانچه
جب اُسنے مقابله میں کچهه فائدا نه دیکها اور کامیابي سے مایوس هوا
تو اُس تعلق کي وجهه سے بہ کمال آساني آشتي واقع هوئي اور نتیجه

کی روک تھام اور اُن کے مقابلہ کی تکمیل ایسی سہل و آسان نہ تھی چنانچہ بیلا جی جے کنوار اگرچہ بڑودہ سے خارج کیاگیا تھا مگر اب بھی ایسا کچھہ باقی رہا تھا کہ ابہےسنگھہ نے جو قانون قاعدہ کا پابند نتھا اُس کے قتل کے سوا کوئی ذریعہ نہ پایا چنانچہ سنہ ۱۷۳۲ ع میں بیلاجی جےکنوار کو دغا سے قتل کرایا مرہٹوں کا غیظ و غضب بیلا جی کے قتل سے بہت زیادہ ہوا اور زور اُن کا کم نہ ہوا یہاں تک کہ بیلا جی کا بیٹا بھائی ایسی کر و فر سے نمایاں ہوئی کہ ویسی کہیں نہ ہوئی تھی غرضکہ گجرات کو خاک سیاہ کرکے اُس پاس کی پہاڑی قوموں یعنی بھیلوں اور کولیوں کو سرکش بنایا اور سارے صوبہ میں بغاوت کا ہنگامہ برپا کیا ابہےسنگھہ اودھر مصروف و آمادہ تھا کہ جے کنوار والوں نے ملک جودہ پور اُس کی موروثی ریاست پر دھاوا کیا اور اور جودہ پور خاص کے قرب و جوار تک گھستی پیٹھتی چلے گئی ابہےسنگھہ اِس حملہ کے دباؤ اور مرہٹوں کے کھٹکی سے جو مالوہ میں پڑے تھی اپنی ریاست کے جانے پر مجبور ہوا اور جس نائب کو گجرات میں چھوڑ گیا تھا وہ مرہٹوں کا مقابلہ بہت تھوڑا کرسکا *

مالوہ کے صوبہ میں بھی مرہٹوں کے کام کاج ادھورے نہ تھی چنانچہ راجہ گردھر ستگہ اُس صوبہ کا حاکم جو بادشاہ کے حکم اور اجازت سے مقرر ہوا تھا اُس لڑائی میں مارا گیا جو سنہ ۱۷۲۹ ع میں باجے راؤ کے سرداروں سے واقع ہوئی تھی بعد اُس کے دیارام اُس کا جانشین اور اُسکا بھتیجا اب تک مرہٹوں کے مقابلہ میں بڑی بڑی بہادریاں دکھا رہا تھا یہاں تک کہ سنہ ۱۷۳۲ ع میں باجی راؤ کے بھائی چمنا جی سے شکست فاحش کھاکر لڑائی میں مارا گیا *

جب سنہ ۱۷۳۲ کو باجے راؤ آپ بذات خود مالوہ میں جب داخل ہوا کہ اُس صوبہ کی حکومت محمد خاں بنگش کے قبض و تصرف میں تھی جو الہ‌آباد کا حاکم تھا مگر محمد خاں اُس زمانہ میں

منتقل کریں جسکے قبض و تصرف میں یہہ منصب بیکار نہوگا غرض که دونوں فریق اپني اپني راه کو هو لیئے اور باجے راو کي واپسي پر تهوڑي مدت گذري تهي که آصف جاه اور باجے راو دونوں غاصبوں نے باهم خفیه قول و قرار کیا که باجے راو کي حکومت کا آصف جاه مدد و معاون رهے اور باجے راو مالوه پر چڑهائي کرے اور اپني فتوحات کو بادشاه کے باقي ملکوں پر پهونچاوے *

اس زمانه میں باجے راو کو یهه لوٹ لگ رهي تهي که نربده سے آگے کے ملکوں میں اپنے مطلبوں کو وسعت بخشی اور اوسکی گجرات سے چلی جانے پر تهوڑا عرصه گذرا تها که دلي کے دربار نے چوتهه کے استحکام کو منظور نکیا اور سربلند خاں کو گجرات کي حکومت سے منتقل کرکے جودهه پور کے راجه ابهی سنگهه کو وه حکومت عنایت فرمائي تهي *

اگرچه ایک خود مختار راجه کو کسي صوبه میں حاکم مقرر کرنا تمام وقتوں میں مصلحت کے خلاف اور اعتراض کے قابل هی اور خصوص ابهی سنگهه سے آواره خو راجه سے جسنے اپنے باپ اجیت سنگهه کو قتل کرکے † راجائي پر قبضه کیا تها وفاداري جاں نثاري کي بهت سي توقع کرنا خلاف تها مگر بات اوسمیں یهه تهي که ابهی سنگهه کو ایسے قوي ذریعے حاصل تهے که مغلوں کي حکومت کو حاصل نتهی اور وه اپنے ذریعوں کي بدولت هي اسبات کے قابل سمجها گیا تها که سربلند خاں کو گجرات کي حکومت سے خارج کرے اور نیز اوس صوبه کو مرهٹوں کي لوٹ مار سے بچاوے *

منجمله مقاصد مذکوره بالا کے پہلا مقصود یعني سربلند خاں کا اخراج ایک سال کي فوج کشي سے سنه ۱۷۳۰ع میں حاصل هوا جو ابهی سنگهه کي جانب سے ظهور میں آئي تهي مگر دوسرا مطلب یعني مرهٹوں

† ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد دو صفحه ۹۱

اس زمانہ سے تھوڑے عرصہ پہلے بڑے بڑے مرھٹوں کے خاندانوں کی
ملیت بھی قایم ھوئی چنانچہ جب باجے راو نے مالوہ کو دھاووں پر رکھا
و فوج کے مختلف ٹکڑوں کے سرداروں یعنی اوداجی پوار اور ملھار راو ھولکر
ور رانا جی سیندیا کو حاکم مقرر کیا منجملہ اُن کے اوداجی پوار اس
ملق سے پہلے جو باجے راو سے اُسکو حاصل ھوا تھا ایک چھوٹا سا
سردار تھا جسنے ملک دھار کے قریب ایک تھوڑے سے خطہ پر جو گجرات
ور مالوہ کی حدوں پر واقع ھی دخل اپنا حاصل کیا تھا مگر ایسی بات
اُسکو کبھی حاصل نہوئی تھی جیسی کہ اُس کے دونوں شریکوں یعنی
ھولکر اور سیندیا اور اُن کی آل و اولاد کو حاصل ھوئی اور ھولکر کی
حقیقت یہہ ھی کہ وہ دریاے نیرہ واقع جنوب پونہ پر بھیڑ بکریاں چراتا
تھا اور سیندیا گوستارہ کے پاس ایک معزز خاندان کا آدمی تھا مگر
نہایت تنگدست اور روٹی کپڑے سے محتاج اور باجے راو کے ادنی
خدمت گاروں میں منسلک تھا یہہ تینوں سردار اور علاوہ اُن کے اور
سردار آپ اپنی طرف سے ایسی مہم آوری نکرتے تھے کہ اپنے تابعوں کے
سردار ھوکر میدانوں میں لڑیں بھڑیں اور ھار جیت کی آزمایشیں کریں
بلکہ باجے راو کے محکوم افسر تھے جنکو اوسکی فوج کے ٹکڑوں پر حکومت
حاصل تھی اور اوسکی طرف سے کام اوسکا کرتے تھے *

اگرچہ باجے راو کو یہہ بات اب حاصل تھی کہ وہ آصف جاہ کو اوس
کے فند و فطرت کا مزا چکھاوے مگر دونوں صاحب باھم راضی رضا ھونے
کے فائدوں کو سمجھنے لگے چنانچہ باجے راو نے یہہ تصور کیا کہ دور و
دراز کی مہموں میں باھر جانا آصف جاہ سے فتنہ انگیز ھمسایہ اور قوی
دشمن کی عداوت سے اپنی بڑائی کو جو خاص اپنی قلمرو میں حاصل ھے
بڑی جوکھوں میں ڈالنا ھی اور آصف جاہ نے اور اندیشوں کے علاوہ بہت
سوچ سمجھہ کر یہہ سمجھا کہ میں نے بادشاہ کا مقابلہ کیا ایسا نہو
کہ انتقام اوس کا اسطور پر لیا جاوے کہ میری نیابت کو باجے راو کے نام

اپني محنتوں اور مشقتوں کے ثمروں کو باجے راو کے قبض و تصرف میں دیکھا تو وہ نہایت برهم هوا اور رشک و حسد اوسکي اوس فضل و فوقیت کے دیکھنے سے بہت زیادہ هوگئي جو باجے راو کو حاصل تھي یعني وہ راجا کي جانب سے بلا روک توک اوسکي حکومت کا کام کاج کرتا تھا حاصل یہہ کہ ان باتوں کے دیکھنے اور آصف جاہ کي کمک پر بھروسا کرنے سے دباري نے پینتیس هزار آدمي اکھتے کیئے اور دکن کو اس غرض سے روانہ هوا کہ باجے راو کے جال جنجال سے راجا کو چھوڑاوے *

اگرچہ باجے راو کي فوج اسقدر کثرت سے نتھي مگر جو کچھہ کہ تھي وہ بھلے بھلے مائي کي پوتوں اور چنے چنے سورما سپاهیوں سے مرتب تھي باجے راو نے متفق گروهوں یعني سنبا جي اور آصف جاہ کے مقابلہ میں بہت شتابي برتي اور شتابي کے فائدوں کو بخوبي سمجھا چنانچہ اوس نے آصف جاہ کو حسب قاعدہ لرائي ظاهر کرنیکي فرصت ندي اور نربدہ پار اوترکر گجرات میں داخل هوا اور بروده کے متصل دباري سے مقابلہ کیا انجام اوس کا یہہ هوا کہ اپریل سنہ ۱۷۳۱ع مطابق شوال سنہ ۱۱۴۳ هجري میں اوس کے سورما سپاهي دباري کے ناآزمودہ کاروں پر سبقت لیگئے اور کھیت اوس کے هاتھہ رها مگر فتح کے هوجانے پر نرمي هوشیاري سے کام اُس نے لیا کہ دشمنوں کو بہت تنگ نہ پکڑا بلکہ دباري کے مارے جانے پر اُس کے بیتے کو اُسکي جگہہ پر راجہ کي جانب سے معزز کیا اور وہ حقوق و مرافق مرهتوں کے جو گجرات میں معین تھے بایں شرط اُس کو عطا فرمائی کہ نصف آمدني باجے راو کي معرفت سرکار میں داخل کیا کرے اور اس لیئے کہ وہ لرکا شیرخوارہ تھا تو اُسکي ماں کو اُس کا محافظ مقرر کیا اور گجرات کا انتظام اُسکي طرف سے پیلاجي جے کنوار کو سونپا جو اس کے باپ کا رفیق اور اُس خاندان کا مورث اعلی تھا جو اب تک گجرات میں راجائي کرتا هی *

پهونچي تهي چنانچه اُس صوبه کو جلا پهونک کو باشندوں کے قتل سے لهو کے ندي نالی بهائے اور بڑي چابکي چالاکي سے دکن کو واپس آیا اور فوج آصف جاه نے گرد نواح کے شهر و دیهات کو اوجاڑنا شروع کیا اور مرهٹوں کي معمولي تدبیروں سے اُسکي رسدوں کو مسدود کیا یهاں تک که آصف جاه سنبا جي سے تعلق اوٹهانے اور مرهٹوں کي حکومت کو پهلی فائدوں کے علاوه اور فائدے پهونچانے پر مجبور هوا بعد اُس کے باجے راو نربده پار اُترا اور مالوه کو لوٹنے لگا اور سر بلند خاں کو گجرات کي چوتهه کے استحکام پر مجبور کیا جسکو حامد خاں پهلے حاکم نے مقرر کیا تها یهه واقعه سنه ۱۷۲۹ع مطابق سنه ۱۱۴۱ هجري اور ۳۲ میں واقع هوا *

جب که باجے راو آصف جاه کے قصه جهگڑے میں مصروف تها تو پرتهي ندي نے سنبا جي ثاني کو یکا یک گهیر کر شکست فاحش دي اور آخرکار اُسکو اس دستآویز کے صحیح کرنے اور اُسپر دستخط و مهر لگانی پر مجبور کیا جسمیں یهه مندرج تها که ساهو راجا تمام مرهٹوں کا سردار مسلم اور ساري ریاست کا مستحق هی مگر حوالي کلولا پور کا علاقه جسکي مغربي حد سمندر سے محدود هی مذکورا صدر عهدنامه کي رو سے سنبا جي کے قبض و تصرف میں باقي اور راجائي کا خطاب بهي اُسیقدر شان و شوکت سے جیسے که ساهو کو حاصل تهي مسلم و مقرر رها یهه واقعه سنه ۱۷۳۰ع مطابق سنه ۱۱۴۲ هجري میں پیش آیا اگرچه پرتهي ندي نے اس کار نمایاں سے نام تو پایا مگر باجے راو کي کارگزاري کو نه پهونچ سکا بعد اوسکے آصف جاه اسپر آماده هوا که مرهٹوں کي حکومت کے توڑنے کا کوئي اور ذریعه پیدا کرے غرضکه یهه بات اوس نے دباري خاندان کے ایک سردار کے ذریعه سے حاصل کي جو مرهٹوں کي فوج کا موروثي سیناپتي یعني سپه سالار اعظم تها اور اوسي کي بدولت مرهٹوں کي قوت گجرات میں قایم هوئي تهي اور جب که اس سردار نے

قریب تها که ایک ایسا عهدنامه حاصل کرے جسکي رو سے چوتهه اور سردیس مکهي اُسکي دارالریاست کے گرد نواح کے ملکوں میں باقي نرہے اور اُسکے عوض میں کسیقدر ملک اور کسیقدر روپیه نقد ٹهرایا جاوے مگر باجے راؤ اُس انتظام کي رو رعایت سے جسکے ذریعه سے مرهٹوں کے استحقاق و دعوے محدود و معین نہوئے تهے اور نیز اپنے پرانے حریف پرتهي ندهي کے بیچ میں پڑنے سے عهد مذکور کي تکمیل و تعمیل میں خلل انداز هوا اور آصف جاه کو اس خط کتابت سے یهي فائده حاصل هوا که مرهٹوں کے وزیروں میں رشک و حسد کا مضمون مشتمل هوا *

اسي قسم کا دوسرا اراده آصف جاه کا بہت بڑے پایه کا تها بیان اُسکا یهه هی که مرهٹوں کي ریاست کا دوسرا دعویدار یعني سنبا جي ثاني ساهو کے اقبال و دولت کے مقابله میں بہت پهیکا پڑا تها اور اُس نے کنولاپور کو اپني دارالریاست ٹهرایا تها اور اُسکے خاندان کے ملک کا جنوبي حصه اُس کے قبض و تصرف میں تها مگر باقي سارے ملک کا دعویدار تها آصف جاه نے اُس دعویدار کي حمایت پر کمر باندهي اور بلا تصنع بیه شبهه ظاهر کیا که چوتهه وغیره حقوق کا روپیه جو میرے ملک سے مرهٹوں کا حق مقرر هی وه سنبا جي کا حق هی یا ساهو راجا کو پهونچتا هی اور فریقین سے کهلا بهیجا که هر دعویدار اپنے استحقاق و دعوی کو بوجوه و دلایل ثابت کرے ساهو سنکر نیلا پیلا هوا اور غیض و غضب کے مارے آپے سے نکل گیا اور باجے راؤ اُس کے غصه نکالنے کا ایسا ذریعه تها جو لڑنے مرنے پر مستعد و آماده رهتا تها حاصل یهه که بسنه ۱۷۲۷ مطابق سنه ۱۱۴۰ هجري کو برسات کے اختتام پر باجے راو نے آصف جاه کے ملک پر حمله کیا اور پهلی پهل برهان پور کو دبایا مگر جب که آصف جاه اُس شهر کي اعانت کو روانه هوا جس کا شریک اب سنبا جي مذکور بهي هوگیا تها تو باجے راو نے اپنے کوچ کي سمت کو بدل کر بڑي تیزي تندي سے گجرات پر یورش کي جهاں اب تک چوتهه اُنکي مستحکم

بهائي بند برهمنوں کي مانند روکها سوکها اور تهنڈا بودا نتها بلکه مزاج اُسکا
هشاش بشاش اور طریق اُسکا معقول و پسندیده تها سفر کي ماندگي
اور محنت کے کاموں سے الک تهلک نرهتا تها اور هرگز افسرده پژمرده
نهوتا تها بلکه ایسا سخت آدمي تها که کوچ و سفر کي حالت میں
گهوڑے پر بیٹها بیٹها اناج کي بالوں کو مل ملاکر دانا چباتا تها اور جوں
توں کرکے پیٹ اپنا بهرلیتا تها *

شمالي صوبوں پر عزم اُسکا چنداں مصمم نتها که بادشاهي دربار هي
سے تائید اُسکي وقوع میں آئي چنانچه بیان اُسکا یهه هی که مبارز خاں
کي لڑائي سے تهوڑي مدت پهلے آصف جاه کو مالوه گجرات کي حکومت
سے منتقل کیا تها اور راجه گردهر سنگهه کو مالوه کي حکومت پر بهیجا
تها گردهر سنگهه نے آسیر قبضه کیا اور کسي قسم کي دشواري پیش نه آئي
اگرچه فوج اُس صوبه کي دکن کي لڑائي پر بهیجي گئي تهي مگر یهه
راجا باجےراؤ کے حملوں سے محفوظ نره سکا اور آصف جاه کے چچا
حامد خاں نے بادشاهي ملازموں کا مقابله گجرات میں کیا اور مرهٹوں
کو کمک پر بلایا اور بجلدوے اُس کمک کے چوتهه اور سردیس مکهي
اپنے ممالک مقبوضه سے مرهٹوں کے لیئے مقرر کي اور گجرات کے جایز
حاکم سربلند خاں نے حامد خاں کے نکالنے میں کامیابي حاصل تو کي
مگر مدت کے جهگڑے بکهیڑے کے بعد چوتهه وغیره محصولوں کے استحکام
پر مجبور هوا جنکو حامد خاں نے اپني ضرورت سے مقرر کیا تها یهه
واقعه سنه ۱۷۲۹ مطابق سنه ۱۱۳۸ هجري میں پیش آیا *

اگرچه یهه حکومتیں آصف جاه کے قبضه سے نکل گئیں مگر اب اُسکي
حکومت خاص دکن میں ایسي دهوم دهام سے جمگئي که اس نے خیال
اس اراده پر کمر باندهي که اپنے خوفناک همسایوں کي حکومت کو مغلوب
کرے چنانچه اُس نے اُن کے باهمي نزاعوں سے آپ کو فائده پهونچایا
یعني اُس نے پهلے پهل پرتهي ندي سے راه و رسم اپني جاري کي اور

کي نسبت زیادہ دانشمندي اور شجاعت جسارت سے معمور تھي چنانچہ
اُس نے یہہ سوچ سمجھکر کہ لٹیرے سواروں کے گروہ جو ملک دشمن
میں بکار آمد ہوتے ہیں خاص اپني قلمرو میں دخل و قابوسے خارج
ہونگے اور فوج کے مستقل کرنے اور جنگي حکومت کے جمانے سے خاص
اپنے ملک کي حکومت کا انتظام اچھا معقول و موثر ہوسکتا ہی شمالي
صوبوں یعني بادشاہي ملکوں پر دھاوا کرنے کي مشورت بتائي اور بڑے زور
شور سے بادشاہت کي ذاتي ناتواني جتائي چنانچہ اُس نے یہہ بات کہي
کہ جیسے بیخ و بنیاد اُس سلطنت کي گل سڑکر بودي پھوس ہوگئي
ویسے اور مقام اُس کے کمزور نہیں ہوئے اور مقتضاے مصلحت یہہ ہی
کہ سوکھے کملائے درخت کي تنہ پر صدمہ پہونچایا جاوے باقي شاخیں
خود گر پڑینگي حاصل یہہکہ اُس نے ایسے شوق ذوق اور سرگرمي اور
خوش بیاني سے وہ مشورت سجھائي کہ راجا کے شکوک و شبہات پر غالب
آگئي اور جب باجے راؤ نے اس مقدمہ میں بہت سا کہا سنا کہ نربدہ سے
آگے بڑھنے اور نشان گاڑنے کي اجازت عنایت ہووے تو راجا نے بڑي
گرمجوشي سے چلاکر یہہ فرمایا کہ تم اپنے نشان کو کوہ ہمالہ پر گاڑوگے † *

مذکورۃالصدر مباحثوں کے نتیجوں سے راجا کے درباري مشورے
صلاحوں میں باجےراؤ کو غلبہ حاصل ہوا اور اس وجہہ سے روز روز اُسکو
تسلط حاصل ہوتا گیا کہ راجا اُسکي امداد و اعانت کا محتاج تھا اگرچہ
ساہو بجاے خود قابلیت کا محتاج نتھا مگر اس لیئے کہ بادشاہي محلوں
میں تربیت پائي تھي تو جسم کا سخت اور طبیعت کا سرگرم اور بہت
چست چالاک نتھا اور باجے راؤ لشکر میں پیدا ہونے اور وہیں رہنے سہنے
اور مدبروں اور ایلچیوں میں تربیت پانے سے مرہٹوں کي خوے خصلت
کے علاوہ بڑي فہم و فراست والا اور تجربہکار اور ہوشیار و چالاک تھا اور اپنے

† گرینٹ ڈف صاحب اور تاریخ مرہٹوں کا وہ قلمي نسخہ جسکو مصنف
مذکور نے نقل کیا جلد ایک صفحہ ۴۸۴ و ۴۸۶

کی ایسی بانٹ چوتھ سے سردار مرہٹوں کے معاملوں میں جو پریشانی
اور پیچیدگی داخل ہوئی ایک اور نتیجہ اُس پر مترتب ہوا جو بالاجی
کی طبیعت میں اُسی قدر مرکوز و متمکن تھا یعنی مسلسل تقسیموں
کے باعث سے سارے سردار مرہٹے اپنے گماشتہ برہمنوں کے محتاج ہوگئے
اسلیئے کہ مرہٹے سردار ناخواندہ تھے اور حساب کتاب اُن کی جاگیروں کا
برہمن گماشتوں سے متعلق تھا اور اُس کی بدولت پیشوا کی ذات کے
لوگوں یعنی برہمنوں کی قوت کے بڑھنے سے پیشوا کی قوت کو بڑی
تقویت حاصل ہوئی اگرچہ تقسیم در تقسیم کا انتظام اکثر مقاموں میں
تھا مگر عموماً نہ تھا اِس لیئے کہ بہت سے سرداروں کے قبض و تصرف
میں پہلے ہی سے جاگیریں چلی آتی تھیں اور آیندہ کو بھی چھوٹی
بڑی جاگیریں خاص خاص لوگوں کو عنایت ہوتی رہیں علاوہ اُس کے
ہر سردار کو اپنی فوج کے مقام اعلی کے لیئے ایک دوکانو کی ضرورت
پڑتی تھی اور تمام سردار اسبات کے خواہاں تھے کہ حکومت کے سرکاری
دعوے اور استحقاق و مطالبے اُن دیہاتوں پر ہمکو حاصل ہو ویں جہاں
ہم قدیم سے بستے رستے چلے آتے ہیں *

بالاجی کا بیٹا باجی راو اُس کی گدی پر بیٹھا جو برہمنوں کے
سارے خاندانوں اور مرہٹوں کی ساری قوم سے باستثناے سیواجی کے
لیاقت و قابلیت میں زیادہ تھا مگر وہ تمام اختیار اُسکو حاصل نہوئے جو
اُسکے باپ کو حاصل تھے اس لیئے کہ اُسکا بڑا مخالف پرتھی ندی ابتک
موجود تھا اور اُن دونوں کی رائیں باہم مخالف تھیں اور مطالب و اغراض
اُنکے بھی ویسے ہی باہم مختلف تھے چنانچہ پرتھی ندیکو مرہٹونکی ترقی کا
بڑا کھٹکا تھا اور وہ بڑے زور و قوت سے چاہتا تھا کہ ساھو کے ملک موجودہ
کا قیام و استحکام اور ملکی نزاعوں کا انفصال و تصفیہ اور جنوب دکن
کے ملکوں پر قبض و دخل اس سے پہلے حاصل ہووے کہ ہندوستان خاص
کے فتوحات کا ارادہ کیا جاوے مگر باجیراو کی راے اُسکی راے و تجویز

کے جو بجاے خود مستقل و مستحکم هوتا هی مالکان اراضیات سے چوتهہ اور سردیس مکهي کے حقوق و موافق کسواسطے ٹهرائے اور نیز اُن حقوق کو ایک ضلع اور ایک قسم میں داخل کرنے اور ایسے مقاموں کے ساتهہ اُنکو لگانے سے جهاں مرهٹوں کو تحصیل محاصل کا حق حاصل تها مضبوط و مستحکم کیوں نکیا مگر بالاجي نے بہت سوچ بچار کر یہہ سمجهاتها کہ ایک جگهہ اور ایک قسم میں شامل کرنے سے حکومت کا استحقاق محدود و معین هوجاوے کا بالاجي مغلوں اور مرهٹوں کي قوتوں کي مناسبت سے یہہ سمجها تها کہ سارے متنازع فیہ مقاموں میں جہاں مغلوں سے قصہ قضایا پیش آویکا راجہ هي غالب رهیکا اور وہ اسبات کا بڑا خواهاں تها کہ ایک چهوتے سے خطے میں مرهٹوں کے حقوق محدود و معین هوجانیکي نسبت کسي بڑے خطے میں دست اندازي اور کات تراش کا حیلہ بہانہ هاتهہ آوے غرض کہ بالاجي نے تدبیر مذکور کي تائید و ترقي میں اُس مستقل محاصل کي چوتهہ کا دعوی کیا جس محاصل کو تودر مل اور ملک عنبر نے قایم کیا تها اور بالاجي کے زمانہ میں وہ بہت تهوڑا حاصل هوتا تها اگرچہ اُسنے تکمیل اُس کي پوري پوري تو نکي مگر اُس کے ذریعہ سے مرهٹوں کا دعوے غیر محدود رها اور ایسی پراگندہ قاعدوں کے قایم رکهنے سے مغلوں سے معاملہ کرنے میں صرف فائدہ هی نہ اُتهایا بلکہ چوتهہ اور سردیس مکهي کو مختلف لوگوں میں راجہ کي طرف سے مقرر کیا بلکہ اُس کي نئي نئي تقسیمیں اِس غرض سے کرکے کہ بہت سے لوگوں پر منقسم هوسکے هرضلع کے محاصل کو بہت سے مرهتے سرداروں پر منقسم کیا جس پر یہہ ثمرہ مترتب هوا کہ جب عام ذخیرہ کے لیئے خراج و محاصل کے بڑهانے میں تمام سردار آمادہ تهے تو کسي سردار کے پاس ایسي وسیع اور مسلسل جاگیر موجود نہ تهي کہ اُسکے بهروسہ پر حکومت سے الگ تهلگ هوکر خود مختاري اختیار کرے محاصل

اسي بالاجي كي بدولت يهه كام بهي هوا تها كه سنه ۱۷۱۷ ميں كسيقدر ملك اور نقد روپيه دلي كے دربار سے حسين علي خاں كي معرفت مرهٹوں كے لیئے مقرر هوا اور مرهٹوں كي وه فوج جو حسين علي خاں كے ساتهه دلي كو آئي تهي آس كا مشترك حاكم بهي يهي تها اور آسي زمانه ميں ساهو راجه نے آس خطاب و خود مختاري كو جو أس كے بزرگوں نے حاصل كي تهي هاتهه سے نديكر اسپر قناعت كي تهي كه بادشاهي دربار سے وسم و راه اپني جاري ركهے اور آپ كو مطيع و محكوم آس دربار كا تهراوے اور بظاهر اطاعت كي علامت يهه تهي كه حسين علي خاں كے همراه آس كي فوج گئي تهي بعد آسكے حسين علي خاں كے زوال دولت پر بهي كسي قسم كا تغير آس تعلق ميں پايا نه گيا جو دلي كے دربار سے مرهٹوں كو حاصل تها اور يهي باعث تها كه فرخ سير كي وفات پر بهي بالاجي دلي ميں تهرا رها اور سنه ۱۷۲۰ ميں پهلے عهد نامه كو محمد شاه كي مهر و حكم سے مضبوط و مستحكم كيا اور جب كه دلي كے دربار سے ساهو راجه كي حكومت مسلم و مقرر هوئي اور علاوه أس كے اور فائدے بهي أسكو پهونچے تو وه اپنے مخالف سنبهاجي ثاني پر غالب هوا اور بالاجي نے اپنے مرنے سے پهلے جو اكتوبر سنه ۱۷۲۰ ميں پيش آيا اسبات سے نهايت خوشي اپني جتائي كه اقاے نامدار أس كا ملكي اور غير ملكي دشمنوں كے دباؤ دهاووں سے مامون و محفوظ هوگيا *

عهد نامه مذكور كے ذريعه سے جو ملك اور روپيه مرهٹوں كو حاصل هوا آس كے حاصل هونے سے وه طور أن كے جو اِس زمانه سے پهلے ڈاكو لٹيروں كي طور و طريقه تهے جايز و قانوني اور شايسته بايسته بنگئے اور بالاجي اس طريقه كو جس كے ذريعه سے مرهٹے محاصل كي تحصيل كيا كرتے تهے كسيقدر انتظام سے رواج و رونق دے سكا اگرچه بادي النظر ميں يهه بات عجيب و غريب معلوم هوتي هى كه بجاے ذاتي قبض و تصرف

شایستگي سے ایک مدت تک مصروف اسباب میں رها که مرھٹوں کي قوت کو اپني طرف سے لوٹا کر دلي والی مخالفوں کي جانب کو متوجهه کرے *

مرھٹوں کي حکومت کے استقلال کا بیان

اِس لیئے که مرھٹوں کي حکومت میں بہت عرصه کے گذرنے پر تھوڑا تھوڑا تغیر واقع ھوا تھا بیان اُس کا آغاز تغیر سے لازم سمجھا گیا چنانچه تفصیل اُسکي یهه هی که اگرچه مغلوں نے ساهو کو راجه قرار دیا تھا مگر آصف جاه کي تدبیروں کے وقتوں میں یعني سنه ۱۷۱۳ سے سنه ۱۷۱۶ تک جب که اُس نے پہلے پہل دکن پر حکومت کي تھي یہي مصلحت سمجھي گئي که ساهو کے مخالف سنباجي ثاني کي تائید و اعانت کي جاوے جو ضعیف و کمزور تھاغرض که اعانت مذکور کے دباو اور علاوه اُس کے اور سببوں کے زور و قوت سے ساهوکا گروه دب دبا گیا اور دوباره فضل و فوقیت کے حاصل کرنیکا اُس کو یارا نرھا مگر بالاجي بسوا ناتهه اُس کے وزیر کي حسن لیاقت سے بات اُس کي بن گئي اور وهي پہلي بات اُسکو حاصل ھوئي *

یهه بالاجي برهمن پیشواؤں کے خاندان کا باني ھوا اور اصل اُس کي یهه هی که وه کنکان کے کسي گانو کا موروثي پٹواري تھا اور بعد اُس کے جادو خاندان کے کسي سردار کا ملازم ھوا اور وھاں سے راجه ساهو کي ملازمت میں پهونچا اور بڑي بڑي خدمت گذاریوں کي بدولت معزز و ممتاز ھوا چنانچه سب سے بڑا کام اُس نے یهه کیا که انکریا دریائي ڈاکو بڑے زبر دست سردار کو سنباجي ثاني کي طرف سے توڑکر عین کنکان میں ساهوکا طرف دار بنایا اور آخرکار اُس کي لیاقت و ھوشیاري کي بدولت پیشوائي کا عهده اُسکو عنایت ھوا جو اُس زمانه میں مرھٹوں کي حکومت کا دوسرا درجه گنا جاتا تھا اور پرتهي ندهي یعني نایب السلطنت پہلا منصب تھا *

عنایت کیئے جو کسي محکوم و ملازم کو نصیب ہوسکتے تھے مگر باوصف اِسکے بوجہہ مذکور اوسکو اپني سرگرم مخالفت سے بري نکیا چنانچہ مبارزخاں حاکم حیدرآباد کو یہہ لکھا گیا کہ آصف جاہ کو دکن کے قبض و تصرف سے خارج کرے اور آپ اوسکي جگہہ قابض و متصرف ہووے غرض کہ مبارزخاں کار مفوضہ کے اهتمام و انصرام میں جي جان سے مصروف ہوا اور بادشاہ کے نام اور اپنے رعب داب اور نیز اپنے حریف آصف جاہ کے خاص خاص مخالفوں کے ذریعہ سے فوج کي فراهمي میں کامیابي حاصل کي اور آصف جاہ نے جو بحسب اپنے دستور کے زور قوت سے زیادہ فند و فطرت سے کام اپنا نکالتا تھا کیئي مہینے تک مبارز خاں کو خط و کتابت پر لگائے رکھا اور مبارز خاں کے رفیقونکو توڑنا پھوڑنا شروع کیا اور جب کہ اِس قسم کي دشمني سے تھوڑي سي کامیابي حاصل کي تو آخر کو لڑنے مرنے پر آمادہ ہوا یہاں تک کہ مبارز خاں پر فتح پائي اور مبارزخاں مارا گیا اور اِس لیئے کہ بادشاہ نے علانیہ حکم اِس مہم کا ندیا تھا اگرچہ درپردہ وهي باعث تھا تو آصف جاہ نے بادشاہ کے مکرو فریب پر سبقت لیجانا چاها اور ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۲۴ مطابق محرم سنہ ۱۱۳۷ کو مبارزخاں کا سر مبارکبادي سرکوبي کے طریقے پربڑي دهوم دهام سے بادشاہ کے دربار میں روانہ کیا بعد آسکے آصف جاہ نے حیدرآباد کو دارالریاست قرار دیا اور مقرر وقتوں میں تحفہ تحایف اور نذریں بهیٹیں بادشاہ کو بهیجتا رہا مگر آیندہ سے ساري باتوں میں خود مختاري کیئے گیا *

اگرچہ آصف جاہ اپنے پہلے بادشاہ محمد شاہ کے قبض و قابو سے دور دراز پڑا تھا مگر اپنے همسایہ مرهٹوں سے محفوظ و مامون نہ تھا اور اب حال آنکا یہہ تھا کہ اُن کي قوت بڑے قابل سرداروں کے هاتوں میں پهونچکر نہایت مجتمع ہوگئي تهي اور آصف جاہ کي تاب مقاومت سے بہت زیادہ بڑهگئي تهي آصف جاہ اپني فریبي تدبیروں کي حسن

تدبیر اس لیئے یکایک مایوسي پر تمام هوئي که آصف جاه اون کے متفقي مخالف نے اپني سوجهه بوجهه کو اوکهاڑ پچهاڑ میں ایسے معقول طریقے سے برتا که حیدر قلي اوسکے حریف کي ساري فوج اوسکو چهوڑکر چلي آئي اور آصف جاه کے لشکرمیں داخل هوئي آصف جاه اپني بڑي حکومت پر گجرات کے زر خیز صوبه کو اضافه کرکے صحیح سلامت دلي میں داخل هوا *

آصف جاه کي واپسي کے بعد اس معامله کے سواے کوئي بڑا واقعه واقع نهوا که آگره کے نائب حاکم کو جاٹوں نے قتل کیا اور جاٹوں کا پرانا دشمن راجه جے سنگهه انتقام و انتظام کي غرض سے آگره کا حاکم مقرر کیا گیا † اس لڑائي میں جاٹوں کا پرانا راجه چورا من مرگیا اور راجه جیسنگهه نے اوس کے جانشین بیٹے کے مقابله پر اوس کے بهتیجے کے استحقاق دعوي کي تائید کرکے جاٹوں میں پهوٹ ڈالي اور آخرکار اوسنے چورا من کے بهتیجے کو باین شرط اوسکي گدي پر بٹهلایا که وه بادشاه کو خراج ادا کیا کرے *

آصف جاه کي واپسي پر بهي بادشاه اور اوسکے باهمي نفرت میں کسي قسم کي کوتاهي نپڑي اور غالب یهه هی که بادشاه کا کلیجا اوسوقت ٹهنڈا هوا هوگا که آصف جاه نے اپني بقا و سلامت کے حفظ و حراست کي غرض سے کسي حیله بهانه کي اوٹ آڑ میں دلي سے نکلکر خدمت وزارت سے استعفا گذرانا اور ماه اکتوبر سنه ۱۷۲۳ مطابق محرم سنه ۱۱۳۶ میں سیدها دکن کو چلا گیا مگر یهه تدبیر اوسکي خود مختاري کا اظهار و ادعا تها یهاں تک که خود بادشاه نے بهي یهي تصور فرمایا اسلیئے که وه استعفا لطف و عنایت سے قبول تو کیا اور ایسے ایسے بڑے بڑے خطاب اوسکو

† خافي خاں اور سکاٹ صاحب کي تاریخ دکن جلد دو صفحه ۱۸۷ برلز اور گرینٹ ڈف صاحب جے سنگهه کي جگهه اجیت سنگهه کو بیان کرتے هیں اور سیرالمتاخرین کے پرانے ترجمه میں اجیت سنگهه کو قرار دیا مگر غالب یهه هی که سب کي سند ایک هي هی

کي ذاتي مهر اُسيکي کے قبضه ميں رهتي تهي اور اپني مرضي کے موافق استعمال اُسکا کرتي تهي چنانچه آصف جاه آکر پچهتايا جس نے عالمگير کي آنکهيں ديکهي تهيں اور باوصف اِسکے که جوڑ توڑ اور مکر و حيله کا دهني تها انتظام سلطنت کے ليئے بهي نهايت لايق فايق تها اور اُسکو منظور بهي يهي تها مگر زور و قوت سے حکومت کے دہانيکي جرأت و همت نرکهتا تها اور بادشاه کے اعتماد حاصل کرنيکے ليئے کوئي چال اُس نے اِسليئے نچلي تهي که بقول اُس کے که * روح را صحبت نا جنس عذاب است اليم * خود بادشاه هي اُس کے شايسته چال چلن سے تنگ آگيا تها اور اِس ليئے که وه کار و بار سلطنت پر بادشاه کي توجهه چاهتا تها نهايت لاچار هوگيا تها اور بادشاه کي يهه صورت تهي که اِس کے سواے کوئي بات اُس کو بهاتي نه تهي که اُس کي صحبت کے آواره هم نواله و هم پياله آصف جاه کے قديمي لباس اور اُس کے درباري آداب قاعدوں کي نقليں کرکے قهقهے لگائيں اور بادشاه اونکو ديکها کرے *

بادشاه اور اوس کے رفيقوں نے کيئي مهينے کي کشاکشي کے بعد ايسا تصور کيا که همني آصف جاه سے مخالف صلاح کار سے چهوٹنيکي راه نکالي اگرچه حيدر قلي حاکم گجرات اوس انقلاب کے بڑے معزز شريکوں ميں داخل تها جس انقلاب کي بدولت بادشاه کي سلطنت قايم هوئي تهي مگر اب مستقل مزاج اور بهاري بهرکم هونے کے باعث سے اخراج آصف جاه سے سخت ناراض تها اور اون کي تدبير مذکوره کے نهايت مخالف تها غرض که بادشاه کے رفيقوں نے يهه سوچا سمجها که آصف جاه اور مير حيدر قلي دونو کو لڑا بهڑا کر دربار کا زياده محتاج و متوسل بناويں چنانچه حيدر قلي کو لکها گيا که وه اپني حکومت کو آصف جاه کے حواله کرے حيدر قلي مضمون حکم سے مطلع هوکر اونکے قياس کے بموجب اپني دارالحکومت کو چلا گيا اور هتياروں کے زور قوت سے قبضه کے قيام و استحکام پر آماده هوا مگر بادشاه کے صلاح کاروں کي

سے خارج کیا اگرچہ راجپوت اُس کے نایب نے زور و قوت کے ذریعہ سے
قبض و تصرف کا قایم رکھنا چاہا مگر گجرات کے مسلمانوں نے اُسکو
مارکر نکالا اور وہ بمقام جودہ پور اپنے اقاے نامدار کی خدمت میں چلا
آیا بعد اُس کے اجیت سنگھہ نے راجپوتوں کی فوج اپنے همراہ لیکر اجمیر
پر قبضہ کیا اور نارنول کو بلا تکلف لوٹ کر قابض و متصرف ہوا اور
رفیقوں سمیت ریواری تک چلا آیا جو خاص دارالسلطنت سے پچاس
میل پر واقع هی اور اُس کی روک تھام اور اگ تانت میں لی
سپہ سالاروں کے باهمی نزاعوں سے جو اُس کے مقابلہ پر بهیجے گئے
تھے اور نیز اُنکی نا رضامندی سے جو کام کے نکرنے میں ظاهر هوئی
تھی سارے عزم و ارادے بے فائدہ گئے اور جب کہ آخر کار امیرالامرا یعنی
سپہ سالار اعظم شہر کی محافظت کو شہر سے باهر نکلا تو اُس نے رضا و
رغبت سے اُن شرطوں کو قبول کیا جو خود راجہ اجیت سنگھہ نے پیش
کی تھیں یعنی اگر اجمیر کا قبض و تصرف مستحکم کیا جاویگا تو گجرات
کا نقصان منظور و مقبول هی †

تھوڑی مدت بعد آصف جاہ دلی میں آیا اور جنوری ۱۷۲۲
مطابق ربیع‌الثانی سنہ ۱۱۳۴ هجری کو وزارت کے عہدہ پر امتیاز اُسنے پا
اگرچہ تھوڑے دنوں پہلے اُس کو اپنے تقرر سے آگاهی هوگئی تھی م
اُس نے یہہ مناسب سمجھا تھا کہ دارالسلطنت میں حکومت
کی نسبت دکن کی خود مختاری اهم و اعظم هی علاوہ اُس کے
مرهٹوں سے بہت سے معاملوں کا جھگڑا قایم تھا جنکی حکومت بڑ
جمتی جاتی تھی اور دکن کے معاملوں کے کامل تصفیہ کے بدون آنا
متصور نتھا آصف جاہ نے دربار کی حالت کو بہت سقیم پایا اور
کو عیش و نشاط کا مبتلا دیکھا صلاح کار اُس کے اُسی طریقہ کے
جوان آدمی تھے اور اُسکی معشوقہ ایسی حاوی هوگئی تھی کہ

† ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان اور سیرالمتاخرین

وق سے زیادہ تر مناسب ہی جو لوگوں کو عجیب غریب باتوں کا ہوتا
ں بیان اُس کا یہہ ہی کہ کئی برس پہلے ایک آدمی بڑا فریبی
تفنی دلی میں آیا تھا اور ایک نئی مذہبی کتاب اپنی ایجادی
بان کی تمام شہر میں مشتہر کی تھی اور وہ زبان اُس زبان سے اُس نے
ب تھی جو ایران کی پرانی بولی تھی غرض کہ ایک گروہ اُس نے قایم
ا جس میں اوستاد کوبکوک اور شاگرد کو فرابود کہتے تھے محمد شاہ
ے عہد دولت میں اس فرقہ نے ایسی قوت پکڑی تھی کہ محمدامیں
فاں نے اُس کی گرفتاری کے لیئے کچھہ سپاہی روانہ کیئے تھے وہ شخص
ب تک گرفتار ہونے نپایا تھا کہ محمد امیں خاں سخت بیمار ہوا اوراُسکے
خاندان والوں نے بہت گھبراہت سے اُس مقدس آدمی کی بڑی منت
ساجت کی اور اُسکے غیظ و غضب کو تھنڈا کرنا چاہا اُسنے اپنی کرامت
ا علانیہ اقرار کیا مگر یہہ صاف کہا کہ میرے تیر کا خاصہ ہی کہ وہ چھوتنے
ے بعد لوتایا نہیں جاتا غرض کہ محمد امیں خاں مرگیا اور اُس
لے آدمی کو بلا اذیت چھوڑا یہاں تک کہ کئی برس زندہ رہا *
بعد اس کے چند روز کے لیئے اور وزیر مقرر کیا گیا اور آخر کار آصف
کے لیئے قلمدان وزارت کا امانت رکھا گیا *

اِس زمانہ میں زوال سلطنت کی کوئی نہ کوئی علامت ظاہر
ی جاتی تھی چنانچہ گجرات کی حکومت راجہ اجیت سنگھہ کو
سے اُس رفاقت کے عنایت ہوئی تھی جو کسی وقت میں سیدوں
اتھہ اُس نے کی تھی اور خود محمد شاہ نے اجمیر کی حکومت
ہ اِس شرط پر کیا تھا کہ جب بادشاہ اور سیدوں میں لڑائی کا
ہ برپا ہووے تو کسی طرف کی طرفداری نکرے اور اگر کسی کی
ت پرکمر باندھی تو بادشاہ کی اعانت کرے غرضکہ یہہ دونوں
تیں راجہ کے حین حیات تک بحسب ضابطہ سرکاری عنایت
تھیں مگر بادشاہ کو بات کا پاس نہوا اور اجیت سنگھہ کو گجرات

بادشاہ بنایا اور اُس کے نام کی منادی کرائی اور اُس کی طرف سے لوگوں کو مراتب عنایت کیئے اور فوج اور افسران فوج کی خدمتوں کو اپنے لیئے حاصل کیا اور ایسے ایسے ذریعوں سے اپنی قوت کے بہم پہنچانے میں بڑے زور و قوت سے مصروف ہوا *

اگرچہ بہت تھوڑے مرتبہ والے شریک اسکے ہوئے مگر بڑی تنخواہ کی ترغیب و تحریص سے بہت سی فوج اُس نے اکھٹی کی گو قاعدہ دان اور شایستہ نہ تھی بعد اُس کے اپنے بھائی کے مرنے سے زیادہ دو ھفتوں کے گذرنے پر فوج اپنی لیکر آگرہ کی جانب روانہ ہوا جاٹوں کا راجہ چورامن راہ میں آکر اُس سے ملا اور شریک اُس کا ہوا اور بہت سے ٹوٹے پھوٹے سید بھی اُس کے پاس آگئے جو بادشاہ کی اطاعت کے بعد اُس کو چھوڑ کر بھاگی تھے اور محمد شاہ کو آن چار ہزار سواروں کے پہونچنے سے تازی مدد پہونچی جنکو جے سنگھہ راجہ نے اُس کی امداد و اعانت کے لیئے شتابی میں روانہ کیا تھا اور روھیلہ پٹھانوں کے بعض بعض سردار بھی شریک اُس کے ہوئے غرض کہ دونوں فوجوں کا مقابلہ دلی آگرہ کے درمیان میں واقع ہوا عبداللہ خاں نے ماہ نومبر سنہ ۱۷۲۰ مطابق محرم سنہ ۱۱۳۳ ھجری میں شکست کھائی اور بادشاہی لوگوں کے ھاتوں پکڑا گیا اور غالب یہہ ھی کہ آل رسول ہونے کے باعث سے جان اُس کی بخشی گئی بعد اُس کے بادشاہ دلی کو روانہ ہوا اور ماہ نومبر یا دسمبر سنہ الیہ مطابق صفر سنہ الیہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے دلی کو رونق بخشی اور انعام اکرام اور مراتب مناصب کے بخشنے سے اپنی آزادی کی دھوم دھام مچائی محمدامیں خاں کو وزیر اپنا مقرر کیا مگر محمدامیں خاں نے وزارت کا کام اب تک نہ کیا تھا کہ وہ بیمار ہوگیا اور ماہ جنوری سنہ ۱۷۳۱ مطابق ربیع الاول سنہ ۱۱۳۳ کو بقضاء الہی ناکام مرگیا *

اکثر صورتوں میں وزیر اعظم کے یکایک مرجانے سے زھر دینے کا شبہ کیا گیا ھی مگر اس صورت میں اُس کی تشریح و توضیح کا طریق اب

پیش کرکے حسین علي خاں کو اپني جانب مائل کیا حسین علیخاں نے اپنے همراهیوں کو اشارہ کیا کہ اُس کے قریب آنے کي مزاحمت نکریں جوں هي کہ حسین علي خاں اوس عرضي کو پڑھنے لگا تو اوس نے کٹار اپنا نکال کر اوس کے پیٹ میں گھنگول دیا اور یہہ هاتهہ اوس کا ایسا پڑا کہ حسین علي خاں پالکي کي دوسري کھڑکي سے لٹک گیا اور میر حیدر کو اوس کے همراهیوں نے پاش پاش کیا یہہ واقعہ ماہ اکتوبر سنہ الیہ مطابق ذي الحجہ سنہ ۱۱۳۲ هجري کو وقوع میں آیا *

اِس قوي وزیر کے مرنے سے ساري فوج میں هل چل پڑي اور اوسکے رشتہ داروں اور رفیقوں میں جو مانند اوس کي تمام سادات عظام تھے اور سازش کرنیوالوں اور اوں کے شریکوں میں بڑا جھگڑا قایم هوا مگر سازش کرنیوالوں سے بہت لوگ ایسے آملے تھے جو بادشاہ کي سلامتي کے خواهاں تھے بعد اوس کے بڑي دشواري سے محمد شاہ کو اسپر آمادہ کیا کہ وہ اپنے خیر خواهوں کي سرداري اختیار کرکے کھلم کھلا جنگ آرائي کرے چنانچہ خصوص اوس کے ظاهر هونے سے اوس جھگڑے کا تصفیہ ایسے هوا کہ سیدوں کا گروہ میدان سے بھگایا گیا اور بہت سے سیدوں نے فوج کے اوس حصے سمیت جو کسي فریق کا مدد و معاون نہوا تھا بادشاہ کي اطاعت اختیار کي *

عبداللہ خاں اب تک دلي میں پہونچا نتھا کہ بھائي کي سناوني پہونچي اور جیسیکہ یہہ بري خبر رنج آمیز تھي ویسے هي اُسکے نتیجے بھي هول انگیز تھے اگرچہ عبداللہ خاں کو اب اپنے بادشاہ سے مقابلہ درپیش تھا مگر کوئي استحقاق اور کسي طرح کا عام پسند حیلہ نہ رکھتا تھا اور اپنے خطرناک حال پر اُن فسادوں کے باعث سے پے لے گیا جو گردنواح کے ملکوں میں ترت بھرت واقع هو رهے تھے مگر جس قدر اُس کا اندیشہ رهتا گیا اُسي قدر عقل و همت اُس کي بڑھتي گئي چنانچہ اُس نے منجملہ اُن بادشاہ زادوں کے جو دلي میں مقید تھے ایک شاهزادہ کو

موافقت پیدا کي تهي محمد شاه سے ترکي زبان میں بات چیت کرتا تها اور اوس کے ذریعه سے جس کو هندوستاني سید نه جانتے تهے بادشاه کے ارادوں اور تجویزوں کو دریافت کرتا تها اگرچه سیدوں کے رشته دار اور آوردے بادشاه کو گهیرے رهتے تهے مگر بات چیت اوس کي چلي جاتي تهي اور جب که اون کے آپسمیں کنائے اشارے هونے لگے تو آسکي بدولت خفیه خط کتابت کا رسته کهولا اور رفته رفته یهاں تک نوبت پهونچي که ایک گروه قایم هوگیا جس میں سعادت خاں کو دوسرا درجه حاصل تها اور سعادت خاں کي اصل و حقیقت یهه هی که وه خراسان کا ایک سوداگر تها اور رفته رفته ایسا هو گیا تها که ایک فوج کي حکومت اوس کو سپرد هوئي تهي اور یهي سعادت خاں اوده کے بادشاهاں حال کا مورث اعلی هی اگرچه یهه سازش هزار پردوں میں کي گئي مگر سیدوں کے دلوں پر برے برے خیال گذرنے لگے چنانچه یهه بهي تصور کیا که آصف جاه کي لڑائي کے زمانه میں جو بلاشبهه هونے والي هی بادشاه کو قبض و قابو میں رکهنا کمال دشواري سے خالي نهوگا اور آخرکار یهه بات قرار پائي که حسین علي خاں بادشاه اور بعض مشتبهه امیروں سمیت دکن کو روانه هووے اور عبدالله خاں دلي میں موجود رهے اور بادشاهي مضار و منافع کي نگراني رکهے *

دونوں بهائي بهت سي سوچ بچار کے بعد آگره سے روانه هوئے چنانچه حسین علي خاں نے دکن کو اور عبدالله خاں نے دلي کو باگ اوٹهائي اور سازش کرنیوالوں نے دونوں کي جدائي سے قیاس کیا که مراد کے پورے هونیکا موقع هاتهه آیا چنانچه حسین علي خاں کا قتل تجویز هوا اور میر حیدر ترکي کو جو قوم کالسک کا ترکي اور اپنے ملک میں کسیقدر معزز و ممتاز اور بڑے بڑے کاموں کا دهني تها اوس کے قتل پر متعین کیا غرض که یهه وحشي ترکي اپني قرباني کا منتظر بیٹها تها که حسین علي خاں پالکي میں سوار آ گیا اِس ترکي نے ایک عرضي

بہت کم زور ہوگئي تھي نہايت زبردست اور قوي تھي غرض کہ بالا پور
صوبہ برار ميں لڑائي پڑي اور فريقين کي جانب سے بڑے بڑے گروہ
مرہٹوں کے بھي لڑنے مرنے ميں مصروف ہوئے چنانچہ ماہ
جولائي سنہ اليہ کو اختتام اُس لڑائي کا عالم علي خاں کي شکست
و وفات پر ھوا *

واقعات مذکورہ کے وقوع سے سيدوں کے ھاتھہ پانو پھول گئے اور رنگ
اُن کے فق ہوگئے اگرچہ بادشاہ اور اکثر امير اُن واقعوں کے وقوع کے
دنوں ميں فرحاں و شاداں تھے مگر سوچ بچار کے لوگ اور سمجھہ
بوجھہ کے آدمي بادشاہت کي بربادي پر پے ليگئے اور پيشين گوئيوں نے
اُن کے دلوں پر عبور کيا اور يہہ برے وھم و خيال ايک اعتقاد باطل کي
وجہہ سے اس طرح دو چند ہو گئے کہ حسب اتفاق ايک کڑا بھونچال
اِسي وقت ميں واقع ھوا اور سلطنت کي ھل چل اُس سے سمجھي گئي
اور ايسي دل گھٹانے والي صورتوں ميں عبداللہ خاں اور حسين عليخاں
دونوں بھائيوں سے نامردي اور بے ھمتي کي ايسي علامتيں ظاھر ھوئيں
جو بڑي بڑي آفتوں کے وقوع سے پہلے پيدا ھوتي ھيں *

محمد شاہ نے اپني ماں کے سکھانے پڑھانے سے سيدوں کا مقابلہ
نہ کيا تھا اور نہايت حزم اور احتياط اُس معاملہ ميں برتتا تھا اور بڑے
صبر اور تحمل سے ايسي صورتوں کا منتظر تھا جو اُس کے استحقاق
حکومت کي ممدو معاون اور دعوي سلطنت کے موافق و مناسب ھوويں
اور نہايت خفيہ خفيہ طوروں سے ايسي باتوں کے سوچ بچار کرتا تھا
جن کے ذريعہ سے بہت جلد اُس کو آزادي حاصل ھووے اور اس بڑے
خوفناک ارادہ ميں صلاح کار اُس کا وہ محمد امين خاں تھا جس نے
فرخ سير سے جب کنارہ کيا تھا کہ اُس کو زبان کاکچا اور خاص اپنے
معاملہ ميں پيٹ کا ھلکا پايا تھا اگرچہ سيدوں کے زور و قوت اور غرور
و نخوت سے کمال متنفر تھا مگر کام نا کام اُن سے زمانہ سازي کي رو سے

کي طرف مقابل کامیاب هوئے تو دکن کي نیابت سلطنت سے محروم رها اور صرف مالوہ کي حکومت پر متعین کیا گیا *

مالوہ کے شور و فسادوں کي ضرورت سے فوج کے بڑھانے کا حیلہ اُس کو هاتھہ آیا اور سیدوں کے حق میں ایسا هیبت ناک هوگیا کہ اُنهوں نے اوس کے منتقل کرنیکا ایک بودا سا ارادہ کیا چنانچہ اوسکو کہلا بهیجا کہ مالوہ کي حکومت کے سوا اور چار حکومتوں میں سے جس حکومت کو چاهے پسند کرے آصف جاہ نے یہہ سوچ سمجھکر کہ اب حیلہ سازیکا وقت باقي نهیں رها اور خود دارالسلطنت میں مستقل دخل بٹهانا نهایت دشوار هي اپنے زور و قوت کي بنیادوں کو مضبوط و مستحکم کرنا چاها اور دکن کي فتح و کشایش پر التفات اپنا مایل کیا جهاں مسلمان اور مرهٹوں دونوں طرفوں میں بهت سے پرانے علاقے رکهتا تها *

غرض کہ آصف جاہ باغي هوا اور ماہ اپریل سنہ ۱۷۲۰ع مطابق جمادي الثاني سنہ ۱۱۳۲ هجري کو نربدہ کي جانب کو چلا اور جوڑ توڑ اور لین دین کے وسیلہ سے اسیر گڈہ پر قبضہ کیا اور اس صوبہ کے بهت سے سرداروں کو رفیق اپنا بنایا آصف جاہ کي گوشمالي کے لیئے ایک فوج خاص هندوستان سے سید دلاور خاں بارهہ کے زیر حکومت روانہ کي گئي اور علاوہ اُس کي آصف جاہ کے انتظار میں بمقام اورنگ آباد ایک فوج بیٹهي تهي جو عالم علي خاں غاصبان سلطنت کے بهتیجے کے زیر حکومت تهي آصف جاہ نے دلاور خاں کي تند مزاجي اور درشت خوئي سے فائدہ اُٹهانا چاها چنانچہ اُس نے پهلے امرا سے کہ عالم علي خاں رفیق اُس کا تائید اُس کو پهونچاوے لڑائي میں اُس کو گهسیٹا اور ماہ جون سنہ ۱۷۲۰ع کو برهان پور کے پاس ایک لڑائي ڈالي جسمیں خود دلاور خاں مارا گیا اور فوج اُس کي تباہ هوئي بعد اُسکے عالم علي خاں پر پهیلا اور اُس کي فوج کے چند سرداروں کو ملایا مگر فوج اُس کي باوصف اس کے کہ ان سرداروں کے چلے جانے سے تهوڑي

سے مغلوب ہوا علاوہ اُس کے کشمیر میں بھي هندو مسلمان آپسمیں لڑے جھگڑے اور وہ کوششیں جو امن امان کے سلامت رهنے میں حکومت کي جانب سے عمل میں آئیں محض بیکار گئیں اور کوئي ثمرہ اُن پر مترتب نہوا یہاں تک کہ فریقین کے بہت سے آدمي مارے گئے اور بہت سا مال اسباب ضایع ہوا *

اسي زمانہ میں چین قلیچ خاں کے کوتکوں سے بڑا شور و غوغا برپا ہوا یہہ سردار جس کو هم ابھي سے آصف جاہ کے خطاب سے پکارینگے جو بعد اُس کے اسي خطاب سے پکارا گیا اور سارے یورپ والے دکھني نظام شاهي کے نام سے اُس کي آل و اولاد سے بخوبي واقف هیں معزز ترکي نژاد اور بڑا خانداني اور اُس غازي‌الدین خاں کا فرزند ارجمند تھا جو اورنگ زیب کے سرداروں میں گنتي کا سردار تھا اور خود اُس نے بھي اُسکے عهد دولت میں آپ کو معزز و ممتاز کیا تھا چین قلیچ خاں نے اسي زمانہ میں جب کہ عزیز ذلیل اور امیر فقیر هوتے جاتے تھے جهاندار شاہ کي معشوقہ اور اُس کے رشتہ داروں کا مقابلہ کیا اور اُن کے مقابلہ سے قدر و اقتدار اپنا قایم رکھا اور همسري اپني جتائي † اور جیسیکہ وہہ بالا بیان هوچکا کہ یہہ سردار اپني آیندہ شایستہ خدمتوں کے وسیلہ سے دکن کي نیابت پر سرفراز ہوا تھا فرخ سیر کے فریق موافق سے اِس لیئے کنارہ کش ہوا تھا کہ وہ اپنے وزیراعظم هونے سے سخت مایوس تھا اور باوجود اس کے جب نئے رفیق اُس کے یعنے سلطنت

---

† آصف جاہ کي سواري اور ایک ایسي عورت کي سواري جو جهاندار شاہ کي معشوقہ سے نہایت ربط و ضبط رکھتي تھي اور جهاندار شاہ اپني معشوقہ کي خاطر سے اُس کي خاطر داري بھي کرتا تھا حسب اتفاق ایک تنگ گلي میں مقابل هوگئیں عورت کے هوائیوں نے آصف جاہ کا پایہ نہ پہچانا اور بیگاني حمایت پر بري طرح سے اُس کي سواري کو روکا آصف جاہ نے اپنے همراهیوں کو حکم دیا کہ زور کا مقابلہ زور سے کرنا چاهیئے فرض کہ آصف جاہ کے سپاهیوں نے بادشاہ کے دوست کے دوست کي سواري کو مار کر یہاں تک بھگایا کہ وہ عورت هاتھي کو چھوڑ کر قلعہ مبارک میں پاپیادہ بھاگي اور پیچھے پھر کر نہ دیکھا *

۱۱۳۱ هجري ميں يهه شهزادہ محمد شاہ کے خطاب سے تخت پر بیٹھا * †

دوسرا باب

نادر شاہ کے واپس جانے تک کے بیان میں

محمد شاہ کي سلطنت کا بیان

باوصف اِس کے که فرخ سیر کي خو بو اچھي نه تھي اور بادشاہوں کا قتل ایشیا میں اچنبھے کي بات نهیں مگر اُس کے مارے جانے سے ایک عام هیبت پیدا هوئي اور اُس کے جانشینوں کے بیوقت مرنے سے شک شبهه پیدا هوا نام کے بادشاهوں کي اکثر تبدیل و تغیر سے اُس مخفي قوت پر لوگوں کي توجهه مائل هوئي جسکا چھپانا اُن نام کے بادشاهوں کے پردہ سے منظور تها *

سیدوں کي حکومت لوگوں کے دلوں میں متزلزل هوگئي تھي اور اُنکي باهمي نا چاقیوں اور بڑے بڑے رفیقوں کي نارضامندي سے بڑي مضرت کو پهونچي تھي اور ملکي انتظاموں کي خرابي سے ضعف حکومت کي علامتیں ظاهر باهر هونے لگي تهیں *

الهآباد کے هندو حاکم نے بغاوت برپا کي اور حسین علي خاں اُسکے مقابله پر خود گیا مگر اُس نے الهآباد کو صرف اس شرط پر حواله کیا که اُس کے عوض میں اودہ کا صوبه عنایت کیا جاوے اور بوندي کي خراج گذار ریاست میں چند فسادوں کے واقع هونے سے بڑي فوج کي ضرورت پڑي اور کوسر واقع جنوب پنجاب کے رئیس پٹھان نے بغاوت کا هنگامه برپا کیا اور بادشاهي فوج کو شکست فاحش دي اور بڑي جد و جهد

† محمد شاہ کي تخت نشیني پر یهه بات تجویز کي گئي که دو پچھلے بادشاهوں کے نام جن کے بعد وہ تخت نشین هوا بادشاهوں کي فهرست سے نکال ڈالے جاویں اور اُس کي سلطنت فرخ سیر کي وفات سے سمجھي جاوے * سیر المتاخرین جلد ایک صفحه ۱۹۷ گرینٹ ڈف صاحب جلد ایک صفحه ۴۵۰

میں وصول کیا جاتا تھا مگر لوگوں کے شور و فساد اور نزاع و پرخاش کے
باعث سے بہت جلد اُس تندي تیزي سے باز رہا یہاں تک که اگلي
بادشاهت میں بحسب ضابطه یک قلم موقوف کیا گیا *

عین دارالسلطنت میں سنّي شیعی اور احمدآباد میں هندو مسلمان
اپسمیں لڑنے جھگڑنے لگے هندو مسلمانوں کا فساد اُن کے فساد سے بہت
زیادہ برپا هوا یہاں تک که بہت لوگ اُس میں مارے گئے اور اچنبھا
یہه هی که احمداباد کے مسلمان حاکم یعنے داؤد خاں پني نے
هندوؤں کا ساتھه دیا *

جب که فرخ سیر سے تخت خالي رہا تو سیدوں نے بادشاهي کي
نسل ایک گبھر و جوان کو رفیع الدرجات کے خطاب سے ماه فروري سنه ۱۷۱۹
مطابق ربیع الثاني سنه ۱۱۳۱ میں تخت نشین کیا مگر یہه جوان سل کي
بیماري سے تین مہینے کے بعد مرگیا اور بعد اُس کے ایک اور جوان کو جو
اُ بھي بادشاهي نسل کا تھا رفیع الدوله کے خطاب سے مئي سنه الیه مطابق
رجب سنه الیه کو تخت پر بٹھلایا مگر اُس کي عمر نے بھي وفانکي چنانچه
یہ بھي تین مہینے سے کم عرصه میں جہان فاني سے گذرا *

ان شہزادوں نے محلوں میں پرورش پائي تھي اور اُنکو تخت نشیني کا
خیال و گمان بھي نه تھا اور بچوں کي خو بو کے علاوه عورتوں کي بو باس
بھي طبیعتوں میں بیٹھي تھي اگرچه اُنکے مرنے سے سیدوں کو تھوڑا بہت تردد
لاحق هوا مگر بعد اُسکے ایک نہایت قوي آدمي کو جانشین اُنکا کیا یہه
جوان آدمي روشن اختر تھا جس کا حال اپني پہلي حالت میں عام لوگوں
کي حالت سے بہتر نه تھا یعنے وجود اُس کا کسي کمال کے زیور سے
آراسته پیراسته نه تھا مگر اُسکي ما نہایت لایق فایق عورت تھي اور غالب
یہ هی که وهي نیکبخت اپنے بیٹے کي خوے و خصلت کے درست کرنے
میں بھي مددکار اُسیطرح سے هوئي جیسیکه آینده کام کاج اُس کا اُسي
کي عقل و تصرف سے جاري رہا ماه ستمبر سنه ۱۷۱۹ع مطابق ذي قعده سنه

معقول تدبیر بن پڑے تو ترت پہرت عمل میں لاوے اور ہرگز کاھلي نہ برتے مگر وہ بادشاہ ایسا بیہودا تھا کہ راجہ کي ترغیب و تحریص سے ایسي شجاعت پر بھي آمادہ نہوا جو بقول اُسکے کہ مرتا کیا نہیں کرتا مایوسي کے وقت اوبل کر زور شور اپنا دکھاتي ھی غرض کہ حسین علي خاں دلي میں داخل ھوا اور پہلے پہل یہہ درخواست اُس نے گذراني کہ راجہ جے سنگھ اپني قلمرو کو روانہ کیا جاوے بادشاہ اپنے دشمنوں کے ترس کھانے پر موقوف و منحصر رھا اور بڑي ذلت سے اطاعت پر مایل ھوا اگرچہ حسین علي خاں شہر کے باھر فوج لیئے پڑا رھا مگر عبداللہ خاں کے پہروں کو شہر میں آنے جانے کي اجازت حاصل ھوئي اور اب یہہ نوبت پہونچي کہ شہر کے کرایہ دار یعني بادشاہ غفلت شعار کي کھوٹي قسمت کا تصفیہ دونوں بھائیوں کي صلاح و مرضي پر موقوف رھا مگر باوصف اس کے بعض بعض امیر بادشاہ کے خیر خواہ اپنے ملازموں اور رفیقوں کو ھمراہ اپنے لیکر بادشاہ کي امداد و اعانت کي غرض سے آئے اور اسي عرصہ میں شہر کے لوگوں نے اُن مرھٹوں کے قتل کا ارادہ کیا جو حسین علي خاں کے ساتھہ آئے تھے چنانچہ سارے بستي والے لاٹھي پونگے اور ڈھال تلوار سے موجود ھوئے اور اِس ھنگامہ کي پریشاني سے حسین علي خاں شہر میں داخل ھوا اور تھوڑے سے مقابلہ کے بعد شہر پر قبضہ کیا بعد اُس کے بادشاہ کو زندہ چھوڑنا اپني سلامتي کے لحاظ سے مناسب نہ سمجھا اور اُس بدبخت بادشاہ کو جو حقیقت میں بادشاہ کا سایہ تھا محل سرا سے پکڑ کر لئیے جہاں جان اپني بچائے بیٹھا تھا اور ماہ فروري سنہ ۱۷۱۹ع مطابق ربیع الثاني سنہ ۱۱۳۱ ھجري میں خفیہ خفیہ اُسکو گردن مارا *

عالمگیر کي مذھبي تدبیریں اسي سلطنت میں کسقدر پھلي پھولیں یعني عنایت اللہ خاں عالمگیر کے میر منشي اور اس بادشاہ کے دفتر محاصل کے افسر اعلی نے محصول جزیہ کا وصول کرنا ایسي سختي سے چاھا جیسا کہ اُس کے پہلے ولینعمت یعني اورنگ زیب کے عہد دولت

چست باقي سازش کرنے والے بہت سرگرم و آمادہ تھے یہاں تک کہ اب یہہ تجویز ٹھہري کہ ایک سالانہ جلسہ کے موقع پر جسمیں وہ فوج جو بادشاہ کي خیرخواهي پر مرتي اور عبداللہ خاں کے محافظ پہروں سے بڑھتي ہووے اکھٹي کي جاوے اور اوس کے هاتھوں سے عبداللہ خاں کا قصہ پاک کیا جاوے مگر اِس زمانہ میں بادشاہ کا نیا رفیق ایک کشمیري اوچھے خاندان اور بڑے طوروں کا کشمیري تھا جس کو رکن الدولہ کا خطاب عنایت ہوا تھا چنانچہ اس کے سمجھانے بوجھانے سے جو بادشاہ کي بزدلي کے راس آیا مجوزہ سازش کو ملتوي کیا اور وزیر اعظم کے عہدہ کا اقرار اوس سے کر کے خاص اوس ضلع کو جسپر چین قلیچ خاں حاکم تھا خفیہ جاگیر کے طریقہ پر عنایت فرمایا یہانتک کہ بادشاہ کے رفیق جو اوسکے اتفاق و سازش میں شریک و شامل تھے کشمیري کي ترجیح و تفضیل سے سخت ناراض ہوئے اور یہہ یقین کیا کہ بادشاہ کي دوں همتي اور بے استقلالي آن تدبیروں کے حق میں نہایت مضر هوگي جن میں وہ شریک و شامل هوگا چنانچہ بلا تاخیر اونھوں نے وزیر سے آشتي کي مگر راجہ جے سنگھہ ان باتوں سے مستثنی رها عبداللہ خاں نے پہلي صورتوں سے خوف کھاکر اپنے بھائي کو دکن سے بلایا چنانچہ حسین علي خاں اوس کا بھائي جس نے حزم و احتیاط کي ضرورت سے بادشاهي اوردوں کو حکومت سے خارج کر کے ساري فوج کو جاں نثار اپنا بنا رکھا تھا اوسے پورے کوچ کرنے کے ارادہ پر پندرھویں † محرم سنہ ۱۱۳۱ مطابق دسمبر سنہ ۱۷۱۸ع کو روانہ ہوا راجہ جے سنگھہ نے بادشاہ کو اِس بات پر بہت سا برانگیختہ کیا کہ اب تھوڑا عرصہ باقي رہ گیا اگر کوئي

† حسین علي خاں کے خاندیس سے چلنے کي یہہ تاریخ مذکور هي جو خافي خاں کے بیان کي اور گرینٹ ڈف صاحب نے اس تاریخ کو مستحکم کیا مگر سیرالمتاخرین کے ترجمہ برگز صاحب جلد ایک صفحہ ۱۶۳ میں سنہ ۱۷۱۹ع مطابق سنہ ۱۱۳۲ هجري لکھے هیں اور اس کتاب کے بہت سے پچھلے حالوں کي تاریخیں بھي اور مورخوں کے بیان سے مخالف هیں *

وزیر کو تسلي نهوئي اور ایک طرح کا کهتکا لگا رها چنانچه اوسنی اپنے
رفیقوں اور بهائي بندوں کو اکهتا کر کے بڑي سے بڑي صورت کا سامان
آماده کیا جو سامنی آنے والي تهي اگرچه وه اِراده جسکي بدولت بادشاه
متهم هوا اوسنی حقیقت میں تهانا بهانا تها مگر اوس کے پورے کرنیکي
تاب و جسارت نرکهتا تها چنانچه وزیر کے تهاٹ سامان دیکهکر سهم گیا اور
تهنڈا کرنے کي فکریں سوچیں اور بڑي خواهش سے یهه ظاهر کیا که انتظام
حال میں تبدیل تغیر منظور نهیں اور میر جمله کو ملتان اُسکے اصلي وطن
کي جانب روانه کیا مگر یهه آشتي ظاهر هي ظاهر کي تهي یهاں تک که
وزیر اِس بات کو خوب سمجها تها که وه پیٹ پاپي پاپ سے خالي نهیں
اگرچه تهوڑے دنوں کے لیئے اوبال آپسکے دب دبا گئے تهے مگر بادشاه نے
دوباره سازشیں شروع کیں اور اُن سازشوں کو ویسي بے سلیقگي سے
اختیار کیا اور ویسني هي نامردي سے چهوڑا جیسیکه پهلے چهوڑا تها بعد
اُس کے یهه تدبیر اُس نے نکالي که ایسے بڑے سرداروں کو باهم متفق
کیا جاوے جو وزیر کي صورت و سیرت سے ناراض هیں چنانچه منجمله
اُنکے جیپور والا جے سنگهه بهي تها اِس سردار کو جاٹوں کے مقابله پر پهلے
بهیجا تها اور اُس سے مدت کي لڑائي کے بعد اُنکو بري حالت پر پهونچایا
تها که اِسي اثنا میں جاٹوں کے ایلچي کے ذریعه سے وزیر نے خط کتابت
جاري کي اور ایسے طریقه سے آشتي کو قایم کیا جس سے جے سنگهه کي
بات کو بٹا لگے چهوں قلیچ خاں جو دکن کي نیابت سے مرادآباد کي
چهوٹي حکومت پر بهیجا گیا تها اپني مضرت کے انتقام پر آماده تها
چنانچه اُس کو بهي دلي میں بلایا اور بهار کا حاکم سربلند خاں شریک
اُسکا هوا علاوه اُس کے بادشاه کا خسر اجیت سنگهه بهي بلایا گیا
مگر وه شریک اُس کا نهوا اِس لیئے که انصرام اُس مهم کا بڑے
لوگوں سے متعلق تها چنانچه تهوڑے دنوں کے بعد اوس کے فریق
غالب کا علانیه ممدو معاون هوگیا مگر بقول اوسکے که مدعي سست گواه

اُسي کا تسلیم کیا گیا اُس کے قبض و قابو سے باهر تها یہاں تک که
اگر اِس صورت میں ساهو اپنے لوگوں کي لوت مار کو روک تهام سکتا تو
مخالف مرهتوں کي لاگ ڈانت اُس سے هرگز متصور نه تهي مگر
حسین علیخاں کا مقصود اتني بات سے حاصل هوا که اپنے لڑو لشکر کو دکن
سے لیجا سکا اور دس هزار مرهتوں کو همراه اپنے لیکر دلي کو روانه هوا §
بادشاه نے اپني بے عزتي سمجهي اور عهد نامه کے قبول سے انکار کیا اور
اُس پر یهه نتیجه مترتب هوا که جو نزاع اُس کے اور سیدوں کے
درمیان میں ایک مدت سے لازم الوقوع تها بهت جلد پیش آیا
حسین علیخاں کا بڑا بهائي عبدالله خاں لایق فایق آدمي تو تها مگر
عیاش اور کاهل بهي تها اور یهي باعث تها که اُس کي وزارت کا کام اُسکے
نایب رتن چند نام ایک هندو کي سعي و اهتمام پر موقوف تها جس کي
سخت تدبیروں اور خود مختاري کے طوروں کي بدولت انتظام اوسکا
عام پسند نه تها غرض که نایب کي بدکرداري اور منیب کي غفلت
شعاري سے بادشاه کو یهه جرأت حاصل هوئي که وه اپني پوري خود
مختاري کي تدبیریں سوچنے لگا اور اوس کے اِس اراده کي جا بجا هوائیاں
اوڑیں که وه اپنے وزیر کو پهانسا چاهتا هی اور یهه خبریں فوج کے چند ایسے
ایسے بڑے گروهوں کي کارگذاري سے مستحکم هوئیں جو بادشاه کي خدمت
سے وزیر کي بدولت الگ هوگئے تهے علاوه اِس کے میر جمله کے دلي میں
دفعة موجود هونے سے زیاده استحکام اون کو حاصل هوا جو صوبه بهار سے
خفیه خفیه کوچ کرکے دلي میں آپهونچا تها اور عذر اپنے آنیکا یهه کیا
تها که فوج کي بغاوت سے دلي کو بهاگنے پر مجبور هوا بادشاه نے
اچهي طرح بات اوس کي نسني اور کمال افسردگي سے آڑ بهگت اوسکي
کي اور اوس نے بظاهر دامن وزیر کا پکڑا اور یهه عرض کیا که بادشاهي
ملازمت سے طبیعت ٹهنڈي هوگئي مگر ایسي بناوت کي باتوں سے

---

§ گرینت ڈف صاحب جلد ایک صفحه ۱۲۴

توڑا مگر مرهٹوں نے یهه هوشیاری برتي که اُنکو پهاڑیوں اور کهوڑوں میں یهاں تک بیٹهنے دیا که بعد اُس کے فراهم هونیکي توقع باقي نرهے اور جب که کام اُن کا پورا هوا تو وه لوگ اُن پر بے طرح ٹوٹ پڑے چنانچه فوج کے سپه سالار کو اُس کي فوج کے بڑے حصه سمیت ایک حمله میں پاش پاش کیا اور هتیار اور کپڑے اور گهوڑے چهینے بدون ایک آدمي کو بهي جیتا نچهوڑا † غرض که اس فوج کشي کے حالات آینده بهي ویسے هي شومي نامبارکي سے واقع هوئی جیسے که آغاز میں پیش آئی اور مرهٹوں نے اپنے مخالفوں کي نالایقي اور نا کرده کاري کے علاوه خاص فرخ سیر کي سازشوں سے بهي دلیري دلاوري حاصل کي چنانچه جب حسین علي خاں نے یهه دیکها که اب دلي میں بهت دنوں نجانا اپنا ٹل نهیں سکتا تو راجا ساهو سے اسبات پر عهد نامه کیا که سیواجي کے مقبوضه ملکوں اور اُس کے بعد کے مفتوحه ممالک کي نسبت تیرا دعوی تسلیم کیا جاویگا اور منجمله اُن کے جو جو قلعے همارے تحت میں آئے هیں وه بجنسه واپس دیئے جاوینگے اور ساري دکن کے محاصل سے تحصیل چوتهه کي اجازت حاصل هوگي اور چوتهه کے بعد جو محاصل باقي رهے کا سردیس مکهي کے نام سے اُس میں سے دهکي بهي دیجاویگي اور یهه وه دهکي تهي جو اُس خطے کے تهوڑے حصے سمیت جو اب سارا حواله کیا گیا پچهلي آشتي کي خط و کتابت میں خود اورنگ زیب سے طلب کي گئي تهي شرایط مذکوره بالا کے بدله میں ساهو راجا نے دس لاکهه روپیه نقد اور پندره هزار سواروں کے دینے کا اور ملک میں امن و اماں کے قایم رکهنے اور هرطرف کي لوٹ مار کے نقصاں کي جوابدهي کا اقرار کیا یهه عهد نامه سنه ۱۷۱۷ ع میں لکها گیا ‡ *

اگرچه ساهو اسي زمانه میں مرهٹوں کي ملکي لڑائي میں غالب تها مگر اُس ملک کا بهت سا حصه جو اب عهد نامه کي روسے خاص

---

† سیرالمتأخرین جلد ایک صفحه ۱۴۲

‡ گرینٹ ڈف صاحب جلد ایک صفحه ۴۴۶

منتقل هو جانے سے جسکي جگهه پر حسین علیخاں بهیجا گیا وه تهوڑا فائده خاتمه پر پهونچا جو اُسکي تدبیروں سے حاصل هوا تها مرهٹوں کے گروهوں نے بادشاهي قلمرو کو پهلي طرح سے لوٹنا کهسوٹنا شروع کیا اور اُنکے دیهاتوں پر خاص خاص مرهٹوں نے قبض و تصرف کر کے قلعوں کي شکل و صورت اُن کو بخشي جن میں سے باهر نکلکر اس پاس کے ضلعوں کو لوٹا کرتے تهے § حسین علیخاں کے پهونچنے پر بڑا مفسد وه سردار تها جو دباري خاندان سے منسوب تها اس سردار نے خاندیس کے صوبه میں مسلسل دیهاتوں پر قبضه کیا تها جن کو لڑائي کي غرض سے نهایت مضبوط و مستحکم بنایا تها اور فسادوں کے مچانے اور قافلوں کے لوٹنے سے هندوستان خاص اور دکن کي بڑي سڑک کو جو سورت کو جاتي تهي معطل و مسدود کیا تها *

داؤد خاں کي شکست کے تهوڑے دنوں بعد ایک بهت بڑي فوج اُن کوتکوں کے تدارک کے واسطے بهیجي گئي جو روز روز ترقي پکڑتے جاتے تهے اور مرهٹوں نے اُس کا مقابله اپني معمولي فند و فطرت سے کیا چنانچه جوں جوں مغل بڑهتے گئے وه اپنے دیهاتوں کو خالي کرتے گئے اور جوں جوں وه اُن دیهاتوں سے آگے چلتے گئے ادهر اُدهر سے آکر سونے دیهاتوں کو بساتے رساتے گئے اور دباري خاندان کے سردار نے یهه کام کیا که مکر و حیله کي روسے اُس وقت تک بهاگا که لڑنے کے لیئے ایک مقام اچها تجویز کیا اور اتنا توقف کیا که مخالفوں نے اُس کو جالیا اور یهاں لوگ اُس کے چهوٹے چهوٹے گروهوں پر منقسم هوکر اونچے ٹیکروں اور پهاڑوں کي کهوؤں میں چهپ چهپا گئے جو اس مقام کے آس پاس میں واقع تهے بادشاهي فوج نے مخالف کے بهاگنے کو جیت اپني سمجهکر دماغ اپنا فلک پر پهونچایا اور بهگوڑوں کے پیچهے پڑ کر اپني صفوں کو

---

§ گرینٹ ڈف صاحب کي تاریخ جلد ایک صفحه ۴۳۱ اور برگز صاحب کا ترجمه سیرالمتاخرین کا جلد ایک صفحه ۱۴۱

مگر استقلال اوسکا یہہ تھا کہ اُف سے بھي آشنا نہ هوا اور اِس بات پرواہ واہ
اور فخر کرتا هوا مر گیا کہ خداے تعالی نے اِسي زمانہ کے زور ظلم کي
اِصلاح و درستي کے لیئے مجھکو پیدا کیا تھا باقي سکھوں کو جو دور دراز
ملکوں میں اب بھي پھیلے هوئے تھے جنگلي جانوروں کي طرح
چن چن کر مارا اور یہہ بات اونکو مدت کے بعد نصیب هوئي کہ پھر
زور و قوت سے ظهور کیا اور پھر ملک کي غارتي تباهي میں پڑے *

واضح هو کہ بہت قوت کے زمانہ میں بھي وہ لوگ بہت کثرت سے
نہ تھے اور تھوڑے سے خطے سے آگے خوف هراس اُن کا شایع ذایع تھا
† مگر وہ سخت دشمن جن سے ملک دکن میں مغلوں کو واسطہ
پڑا تھا سکھوں سے بہت مختلف تھے جو عهد نامے کہ داؤد خان نے
دکن سے منتقل هونے سے پہلے سنہ ۱۷۱۳ع میں مرهٹوں سے کیئے تھے و
بعد اُسکے قایم نرهے اور جانشین اُس کا چین قلیچ خان جس
نظام الملک اور آصف جاہ کے خطابوں سے بڑي شهرت حاصل کي و
نہایت لایق فائق اور داؤد خان کي نسبت زیادہ متفني هوشیار ا
چابک و چالاک تھا اور جو کہ سارے مرهٹوں میں آج کل هیشہ کي
نسبت قصے قضائیے بڑے زور شور سے افروختہ تھے تو چین قلیچ خان
اُن میں سے ناتوان فریق پر نوازش کرنے سے بهزار حکمت و تدبیر اُن
اندروني نزاعوں کو بھڑکایا بلکہ اُن کے بہت سے سرداروں کو مغلوں کي
امداد و اعانت پر راغب کیا *

اگرچہ ان تدبیروں سے مرهٹوں کي قوت عروج و ترقي سے باز ر
مگر دکن کا امن امان اُسکے باز رهنے سے بحال نهوا چین قلیچ خان

---

† جیساکہ سنہ ۱۸۳۹ع میں اقبال اُنکا بلندي کو پهونچا ویسا کبھي نہ
پهونچا اور اُنکي قلمرو پنجاب اور اُسکے آس پاس کے ملکوں میں محدود هي تھ
اُنکي پانچ لاکھہ آدمیوں کے قریب پهونچي اور قیاس کیا گیا کہ وہ تیس لاکھہ آدمي
محکوم هیں جو اُن کي حکومت سے هرگز راضي نهیں برنس صاحب کا سیاحت
جلد ۱ صفحہ ۲۵۶ *

یظ و غضب سے لوٹ کھسوٹ کر خاک سیاہ کیا یہاں تک کہ ایک فوج
س کے مقابلہ پر عبدالصمد خاں کے زیر حکومت بھیجي گئي چنانچہ
س نے کئي لڑائیوں میں سکھوں کا مونہہ توڑا اور بندو بڑے بڑے
رداروں سمیت اُس کے ھاتھوں میں گرفتار ھوا منجملہ اُن کے بہت سے
دمي مقام جنگ پر قتل کیئے گئے اور چنے چنے سات سو چالیس آدمي
ندو سمیت دلي کو بھیجے گئے بعد اوس کے دلي کے گلي کونچوں میں
ونٹوں پر سوار کر کے پھرائے گئے اور حقارت کي غرض اور جھبرے کتوں کے
شابہہ ھونے کي نظر سے کالي بھیڑوں کے چمڑے ایسي طرح پہنائے گئے کہ
ہ کے بال اوپر کي جانب کو رھے اور لوگوں کي زبانوں سے کھوٹي کھري
نوائي گئي جن کے سننے کے وہ بلاشبہہ شایان و سزاوار تھے مگر جو مکافات
ہ کے لیئے تجویز ھوئے وہ اون کے جرموں کي مقدار سے بہت زیادہ تھے
رچہ وہ جرم بھي بجاے خود بہت بڑے تھے چنانچہ سات دن تک
ڑے تھوڑے کر کے گردن مارے گئے مگر وہ نہایت مستقل رھے اور جبکہ
ان بخشي کے عوض میں تبدیل مذھب کي درخواست ھوئي تو
ي حقارت سے پیش آئے اور اپنے دین پر نثار ھوئے *

بندو کو زیادہ ظلم و عذاب کے واسطے باقي رکھا چنانچہ زربفت
ہ پوشاک اُس کو پہناکر اور لال پگڑي بندھواکر لوھے کے پنجرے میں
ٹکیا اور تماشائیوں کو اُس کا تماشا دکھلایا اور ایک جلاد اُسکے پیچھے
تلوار اوٹھاکر کھڑا ھوا اور چاروں طرف اُس کے چیلوں کے سروں کو
ں کي نوکوں پر قایم کیا اور وہ بلي جو ساتھہ اُس کے آئي تھي
کي افي پر اسغرض سے لٹکائي گئي کہ یہہ بات اوسپر واضح ھوجاوے
س کي ساري چیزیں نیست نابود کي گئیں بعد اوسکے اوس کے
میں ایک تیغہ دیا گیا کہ وہ اپنے شیرخوارہ بچے کو قتل کرے مگر جبکہ
نے انکار کیا تو اوسکے بچے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اُسکا کلیجا نکالکر
کے مونہہ پر مارا اور وہ خود گرم گرم سیخوں سے پاش پاش کیا گیا

بنانے میں رعب داب اپنا برتے اور حسین علیخاں کے ساتھہ مل جلکر
کوشش کرنے کے حیلہ سے اُس کي بربادي کو پورا کرے اور جب موقع
پاوے تو سب کاموں سے اُس کي تباهي کو مقدم سمجھے مگر احکام
مذکورہ بالا کے بجا لانے میں داؤد خاں نے وہ طریقہ برتا جو اُسکي مشہور
خصلت کے مطابق و موافق تھا چنانچہ یکلخت اُسنے حسین علیخاں
سے بگاڑي اور علانیہ دشمن سمجھہ کر اُس کے مقابلہ کو چلا اور بہت جلد
اُس مقابلہ کو میدان کي زور آزمائي پر پہونچایا غرض کہ ایسي تندي
تیزي سے حملہ کیا کہ حسین علیخاں کي فوج ادھر اودھر ہونے لگي
پراگندگي پھیل گئي اور داؤد خاں نے اپنے بھائي بندوں میں سے تین
ٹہور والے سورما جوانوں کو انتخاب کیا اور خود حسین علیخاں
کي جانب کو سیدھا دوڑا حسب اتفاق ایسے گھمسان کے وقت میں
تصفیہ کي گھڑي تھي داؤد خاں کے سر میں گولي لگي چنانچہ گولي
لگتے ہي وہ زمین پر گرا اور اُس کے گرتے ہي لڑائي کا پاسا پلٹ گیا
جوں ہي کہ اُس کي بي بي نے جو ایک راني تھي اور خاندیس
همراہ اُس کے آئي تھي خاوند کي سناوني سني تو في الفور اُس نے
پیش قبض اپنے پیٹ میں مارا اور اپني جان کو هلاک کیا یہہ واقعہ سنہ
۱۷۱۶ع مطابق سنہ ۱۱۲۹ هجري میں واقع هوا *

بعد اُس کے مرهٹوں کے مقابلہ پر حسین علیخاں روانہ هوا
بادشاہ کے ذمہ جسکي بدولت یہہ مقابلہ اُس کو پیش آیا کوئي الزام
نہ لگایا † اور اُسي زمانہ میں اُن نزاعوں کے باعث سے جو بہت دنوں
مسلمانوں میں چلے آتے تھے سکھوں کو زور قوت کے جمانے اور جمعیت
کے بڑھانے کا موقع هاتھہ آیا چنانچہ بندو کنج و گوشہ سے نکلا اور بادشاہي
فوج کو شکست فاحش دیکر پہلے کي نسبت هموار ملکوں کو

† بیان مذکورہ بالا سیرالمتاخرین اور سکاٹ صاحب کي تاریخ دکن سے لیا
جنہوں نے خافي خاں سے نقل کیا

جب که بظاهر اتفاق هوگیا اور امن امان قایم رها تو بادشاه کا بیاه
...یه اجیت سنگهه کي بیټي کے ساتهه ایسي دهوم دهام سے رچایا گیا
...ویسي کرو فر ابتک کسي بیاه میں نهوئي تهي اور راجه اجیت سنگهه
...نے اپني خود مختار ریاست میں بیٹهے بیٹهے عین دارالسلطنت میں بات
...اپني بني هوئي دیکهي جهاں سے عالمگیر کے ظلم و تعدي سے عهد
...ولیت میں جان اپني بچاکر بهاگا تها *

بعد اُسکے ماه دسمبر سنه ۱۷۱۵ ع مطابق ذي الحجه سنه ۱۱۲۷ هجري
...میں حسین علیخاں دکن کو روانه هوا مگر یهه بات اپنے جي میں خوب
...سمجهه چکا تها که اپني غیر حاضري میر جمله کي حاضري کا ذریعه هوگي
...چنانچه رخصت کے وقت بادشاه سے اُس نے یهه گذارش کي که اگر
...خدا نخواسته میرے بهائي کي حکومت میں کسي قسم کا رخنه پڑیگا
...خبر کے پهونچنے سے تین هفتوں کے اندر اندر فوج سمیت آپ کي
...خدمتگذاري کو حاضر هونگا *

حسین علیخاں کي مصروفي کے واسطے لڑائي کے معمولي اتفاقوں پر
...بادشاه نے کفایت نه کي بلکه داؤد خاں پني سے ملتجي هوا جو اپنے
...زور و شجاعت سے چار دانگ هندوستان میں مشهور و معروف تها اور
...اُس کي کهانیوں اور کهاوتوں میں اب تک یاد بود اُس کي باقي هي
...حال اُس کا یهه تها که فرخ سیر کي تخت نشیني کے بعد گجرات کے
...صوبه پر منتقل کیا گیا تها اور اُس صوبه پر خاندیس کا صوبه بڑهایا گیا تها
...داؤد خاں کي گرمجوشي حسین علیخاں کے مقابله میں اِسلیئے بهروسے کے
...لائق تهي که وه ذوالفقار خاں کا خواجه تاش اور پرانا رفیق تها اور
...حسین علیخاں ذوالفقار خاں کي بربادي کا ذریعه هوا تها غرض که
...خفیه خفیه داؤد خاں کو یهه هدایت کي گئي که خاندیس کے صوبه
...میں فی الفور جاوے اور جسقدر فوج اکٹهي کرسکے همراه اپنے لیجاوے اور
...وهاں اس کے مرهٹوں اور دکن کے رئیسوں کو حسین علیخاں کے بمخالفت

کي بات هی تو اوسنے شرایط پیش کرده راجه پر کچهه حجت نکي اور لڑائي کو طول ندیا اور جبکه راجه نے مراد اپني پوري دیکهي تو بادشاه کي منفعت کے لیئے نقصان اپنا گوارا نکیا اور بیگانگي آنچ میں نه پڑا غرض که راجه سے ایسي شرطوںپر آشتي پیدا کي که بظاهر بادشاه کے حق میں عزت و حرمت کے مفید تهیں یعني راجه نے اقرار کیا که تیرے همراه اپنے بیٹے کو دلي کے دربار میں روانه کرونگا اور بادشاه کو ڈولا دونگا *

جبکه حسین علیخاں دلي کو واپس آیا تو درباري لوگوں کي باهمي نااعتمادي زیاده هوئي اور جیسا که بادشاه استقلال همت اور کمال عقل سے معرا تها ویسا هي ایمان و غیرت سے بهي مجرا تها اور اسلیئے وه ایسا نیت پاپي تها که اوسکي طرفسے محفوظ و مطمئن رهنا بغایت دشوار تها *

غالب یهه هی که بکثره وجوهات اور عمده علامات سے سیدوں نے یهه قیاس کیا تها که همارے مخالفوں نے هماري جان و مال کا اراده کیا چنانچه اُنهوں نے اپنے محلوں کے آس پاس اپني فوجوں کو جمایا اور دربار کا جانا چهوڑا بعد اُسکے جب بادشاه کي نوبت آئي تو وه پریشان و مضطر هوا اور مخالف فریقوں کے تهاٹ سامانوں سے خود دارالسلطنت کو پریشاني حاصل هوئي اور کوئي علاج اُسکے سوائے باقي نرها که ابهي جهگڑا قایم کیا جاوے یا نامرد اب مردوں کي اطاعت کریں غرض که بادشاه کو سمجها بوجها کر یهه اجازت حاصل کي که قلعه مبارک جس میں خاص بادشاهي محل بهي واقع تها سیدوں کے پهره میں رهے علاوه اُسکے خود سید بهي شرایط آشتي کے تصفیه کے لیئے حاضر آئے چنانچه یهه قرار پایا که میر جمله بهار کا حاکم مقرر کیا جاوے اور دربار میں رهنے نپاوے اور عبدالله خاں سے وزارت متعلق رهے اور حسین علیخاں دکن کي حکومت قبول کرے اور في الفور اپني فوج اوٹهاکر اُس دور دراز صوبه کو چلا جاوے *

ان دونوں سیدوں کو اپني سعي و خدمت کے معاوضه اور اُس امداد و اعانت کے بدله اور بادشاه کي دوں همتي اور بڑي نیازمندي اور تضرع و زاري سے جسکو اُسنے استعانت کے وقتوں میں بوتا تها یهه قوي توقع اور بهت بڑي امید تهي که فرخ سیر کي تخت نشیني پر تمام حکومت کا اختیار اپنے هاتهوں میں هوگا اور بادشاه اپني نمود و نمایش اور درستي و آرایش میں مصروف رهیگا اور مال و دولت کي دهش اور قدر و منزلت کي بخشش میں اسقدر اختیار اُسکو دیا جاویگا که وه اپنے عزیزوں اور دوستوں کو راضي کرسکے مگر اس انتظام سے نه فرخ سیر راضي هوا اور نه دوست اُسکے خوش هوئے ڈهاکه واقع بنگاله کا قاضي بادشاه کا بڑا معتمد تها جسکو بادشاه نے میر جمله کا خطاب عنایت فرمایا تها اگرچه یهه قاضي بڑي لیاقت کا آدمي نتها مگر اپنے تنگ حوصلوں اور چهوٹے ارادوں کا مستقل تها اور یهه بات اُسکي فرخ سیر کي ایسي کم ظرف طبیعت پر حاوي هونے کے شایاں و مناسب تهي جو بڑے بڑے منصوبے تو درکنار چهوٹے چهوٹے ارادوں میں بهي مضبوط و مستقل نتهي بشرطیکه کوئي امداد اوسکي نکرے بادشاه کو اوس حکومت پر رشک و حسد کا کهانا کوئي بڑا کام نتها جسکے انصرام و اهتمام کي لیاقت خود اوس میں موجود نتهي اور سیدوں کي متکبرانه چال ڈهال سے اونکي ضد و مخالفت کي راه چلنے کے لیئے معقول وجهه هاتهه آئي *

پوشیده مجلسوں میں پهلے پهلي یهه تدبیر اوس نے سوچي که اونکي زور قوت کو بانٹ چونٹ کر گهٹانا چاهیئے چنانچه اس غرض کي تکمیل کے لیئے حسین علیخاں کو مارهواڑ والے اجیت سنگهه کے مقابله پر روانه کیا اور جبهي یهه پیغام اوسکے پاس پوشیده بهیجا که کوئي بات اس سے زیاده ما بدولت کو مقبول و مرضي نهیں که تم حسین علیخاں کا سخت مقابله کرو مگر اس لیئے که حسین علیخاں نے یهه سمجهه لیا تها که بهت دنوں تک لڑائي میں مصروف رهنا اور دربار سے غایب هونا بڑے اندیشه

میدان میں مردہ سمجھہ کر چھوڑا گیا مگر انجام اسکا یہہ ہوا کہ باغیوں کو کامیابي نصیب ہوئي اور بادشاہ بھیس بدلکر دلي کو بھاگا اور ذوالفقار خاں باقي فوج اپني لیکر دلي کو چلتا ہوا اور جبکہ بادشاہ دلي میں پہونچا تو اسد خاں والد ذوالفقار خاں کے گھر میں بے تکلف چلا گیا اسد خاں پرانے پاپي نے اُسکو نظر بند کیا اور جب ذوالفقار خاں آیا تو اُسکو سکھا پڑھا کر اسبات پر راضي کیا گو وہ پہلے پہل اُسپر راضي نہوا تھا کہ اپني اولوالعزمي کي کل یعني جہاندار شاہ سے کنارہ کش ہوکر اُسکو نئي بادشاہ کے حوالہ کرے اور پرانے بادشاہ کے خون کے وسیلہ سے نئي بادشاہ سے آشتي حاصل کرے *

جبکہ فرخ سیر دلي کے قریب آپہونچا تو دونوں باپ بیٹے حصول ملازمت کے واسطے حاضر آئے اور اپنے آقاے بدبخت کو بطور نذر و تحفہ کے پیش کیا حاصل یہہ کہ فرخ سیر نے اسد خاں کي جان بخشي کي اور ذوالفقار خاں اُسکے بیٹے کو تمام عمر کي دغابازي اور خود کامي کے پاداش و تدارک میں جہنسے مارکر اس قابل نرکھا کہ بادشاہي تیروں سے صحیح سلامت گھر کو چلا جاوے اور اُسکے آقاے بدبخت کو بھي اُسي دن یعني چہارم فروري سنہ ۱۷۱۳ع مطابق ۱۷ محرم سنہ ۱۱۲۵ ہجري کو قتل کرایا اور بعد اُسکے اور بہت سے لوگوں کو بھي گردن مارا *

فرخ سیر کي سلطنت کا بیان

جیسا کہ قیاس کا مقتضی ہی کہ فرخ سیر کي تخت نشیني سے اُس کے حامیوں اور مطیعوں کو بڑے بڑے مرتبے حاصل ہوئي ہونگے ویساهي ظہور میں آیا چنانچہ حسین علیخاں کا بڑا بھائي عبداللہ خاں وزیر اُسکا مقرر ہوا اور حسین علیخاں نے امیرالامرائي کے عہدہ پر سرفرازي پائي جو ساري سلطنت میں دوسرے درجہ کا عہدہ تھا یہہ دونوں بھائي اُن سیدوں کے بڑے معزز خاندان میں سے تھے جو بارھہ میں بستے تھے اور اپني اصل و سرشت کے باعث سے یہي دونوں بھائي سیدوں کے نام سے ہندوستان میں مشہور و معروف ہوئے *

شریفوں اور پرانے امیروں کو محروم رکھا تھا علاوہ اوس کے لون کم ظرفوں نے ایسی لوبلتی چاتی تھی کہ امیروں سے کج ادائی کرتے تھے اور طعن و تشنیع سے پیش آتے تھے اور بادشاہ کی جانب سے روک توک اون کی نہوتی تھی اگرچہ اِن ناشایستہ حرکتوں سے امیر اوس کے متنفر ہوئی اور لوس کی اعانت سے طرح دیکئی مگر ذوالفقار خاں کے ظلم و غرور کو بھی اوتھا نسکے جو اب ہر پایہ کے لوگوں سے ہوتا جاتا تھا اگر سب لوگوں کا اِلتفات ایک بیرونی خطرہ پر مائل نہوتا توبھی غالب تھا کہ وہ امیر لھفی نارضامندی اور دلگرفتگی کی ضرورت سے بغاوت پر علانیہ آمادہ ہو جاتے *

جہاندار شاہ نے پہلے پہل یہہ برا کوتک کیا کہ بادشاہی نسل کے شاہزادوں کو تھونڈ تھونڈ کر قتل کرایا اور منجملہ اون شاہزادوں کے جو اوسکے زور ظلم سے محفوظ و مامون رہے فرخ سیر عظیم الشان کا بیتا تھا جو بہادرشاہ کے مرتے دم بنگالہ میں موجود تھا یہہ شاہزادہ بہادرشاہ کے انتقال اور اپنے باپ کی تباہی کے بعد سید حسین علی خاں سے ملتجی ہوا اور اوسکی وفاداری اور رفاقت و شفقت کا دامن پکڑا جو صوبہ بہار کا حاکم اور اوسکی باپ کا بڑا رفیق تھا چنانچہ حسین علیخاں نے اوس کے مقدمہ میں تائید اور اوسکی فروغ و ترقی کی تدبیر کی اور اپنے بھائی عبداللہ خاں حاکم الہآباد کو بھی سمجھا بوجھا کر فرخ سیر کا حامی بنایا حاصل یہہ کہ فرخ سیر نے ان امیروں کی امداد و اعانت سے ایک فوج الہآباد میں فراہم کی اور جو فوج اوسکے دبانے کو جہاندارشاہ نے روانہ کی تھی اوسکو مار پیٹ کر پچھلے پیروں پھکا دیا اور رفتہ رفتہ آگرہ کے قریب و جوار تک پہونچا جہاں جہاندار شاہ اور ذوالفقار خاں کے ستر ہزار آدمیوں سے مقابلہ پیش آیا یکم جنوری سنہ ۱۷۱۳ع مطابق ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو ایسی کڑی لڑائی پڑی کہ دونوں فریق اچھی طرح سے توت کر لڑے اور حسین علیخاں فرخ سیر کا حامی عین

لگانے بجھانے کا اور سازش کرنیکا شوق ذوق اب تک چلاجاتا تھا جیسے کہ پہلے وقتوں میں پیش نظر رھتاتھا اُن کے آپس میں چندے باھم اتفاق رھا اور وہ بھي تھوڑے دنوں کے واسطے تھا اِس لیئی کہ عظیم الشان کي شکست اور وفات تک باقي رھا مگر تھوڑے دنوں بعد آپس میں دوبھائي مخالف ھوئے اور جب ایک بھائي نے دوسرے بھائي پر فتح پائي تو تیسرے بھائي نے فیروز مند بھائي پر روز فتح سے اگلي صبح کو حملہ کیا مگر میدان میں مارا گیا اور جب کوئي وارث نرھا تو بقول اُس کے کہ ھنرمنداں بمیرند و بے ھنراں جاے ایشاں گیرند جھاندار شاہ بلا تکرار و حجت تخت نشین ھوا یہہ واقع مئي یا جون سنہ ۱۷۱۲ ع مطابق جمادي الاول سنہ ۱۱۲۴ ھجري کو وقوع میں آیا *

جھاندار کي سلطنت کا بیان

جب کہ جھاندارشاہ تخت پر بیٹھا تو ذوالفقار خاں کو وزیر اپنا مقرر کیا اور وجھہ اُس کي یہہ تھي کہ اُس مکار ولایق سردار نے مذکورالصدر قصہ کے زمانہ میں جھاندار شاہ کي اعانت کي تھي اور اِس اعانت کي وجھہ یہہ تھي کہ اُس شاھزادہ کي خراب عادتوں اور برے کوتکوں سے یہہ سمجھا تھا کہ ایسے قوي وزیر کے ھاتھوں میں بطور ایک چلتي پھرتي کل کے رھنی کے لیئی نہایت مناسب ھے چنانچہ مراد اُس کي پوري ھوئي اور آغاز کار سے اوسنے حکومت میں دخل و تصرف کرنا شروع کیا اور خود بادشاہ سے بغرور نخوت پیش آیا اگر جھاندار شاہ ایسا ھوتا کہ اپني جھالتوں حماقتوں سے اپني قدر و منزلت کو خاک مذلت میں نہ ملاتا اور اپني پیاري معشوقہ کے رشتہ داروں کي مراعات و مروت نکرتا اور اپنے امیروں کو نہ بگاڑتا تو ذوالفقارخاں کو یہہ جرات نھوتي کہ وہ بے ادائي سے پیش آتا یہہ بادشاہ ایک بیسوا پر مرتا تھا اور اوسکي خاطر سے اوسکے رشتہ داروں کو جو ذلیل حقیر اور رذیل و فرومایہ تھی بڑے بڑے عھدوں پر معزز و ممتاز کیا تھا اور خاندانی

چنانچہ اِس دلیرانہ مہم میں بہت سے سکھہ کام آئے اور مسلمانوں نے بلا آیندہ مقابلہ کے قلعہ پر قبضہ کیا منجملہ اُن کے ایک آدمی کو جو سردار اُن کا معلوم ھوا اور اُسنے اپني اِمتیاز و شہرت میں ہر قسم کي جد وجہد اُنتہائي تھي گرفتار کرکے بڑي دھوم دھام سے بادشاہ کي خدمت میں روانہ کیا اور جبکہ وہ بادشاہ کے لشکر میں داخل ہوا تو چھان بین کے بعد اُس کي یہہ حقیقت دریافت ہوئي کہ وہ ایک چیلا ھی جسنے اپنے گرو کي حفظ حراست کي نظر سے جان اپني گنواني منظور کي اور عین دھاوے کے وقت اپني جان بچاکر بندو بھاگ گیا اگرچہ بادشاہ کو اُس چیلے کي جانثاري اور وفاداري سے نہایت حیرت ہوئي مگر یہہ جوانمردي نکي کہ جان اُسکي بخشدے بلکہ اُس اسیر پنجہ بلا کو لوھے کے پنجرے میں بند کرکے دلي کو روانہ کیا *

بعد اُسکی بادشاہ اُن کي تاک جھانک اور اُن کي غارتگري کي روک تھام کي غرض سے لاھور میں واپس آیا مگر یہہ مطلب پورا پورا حاصل نہوا تھا کہ بہادر شاہ اپني عمر کے اِکتھرویں برس قمري اور سلطنت کے پانچویں برس ماہ فروري سنہ ۱۷۱۲ ع مطابق محرم سنہ ۱۱۲۴ ھجري میں جہان فاني سے گذر گیا تو سکھوں نے پھر غلبہ پکڑا *

بہادر شاہ کي وفات پر یہہ معمولي نتیجہ مترتب ھوا کہ اُسکی بیٹوں میں تخت نشیني کي بابت قصی قضائی قایم ہوئي چنانچہ بڑے بیٹی کي نالیاقتي سے جو بعد اُسکی جہاندار شاہ کے نام سے پکارا گیا دوسرے بیٹی عظیم الشان کو بڑي فوقیت حاصل ہوئي اور جوکہ ساري فوج اور اکثر امیروں نے اُسکي اعانت کي تو یہي معلوم ھوا کہ اُسکو اپنے حریفوں پر وہ سبق و فوقیت حاصل ھے جسکا مقابلہ متصور نہوگا *

اُسکے تینوں بھائیوں نے اپنے فائدوں کي نظر سے باھم اتفاق کیا چنانچہ وہ غالب آئی اوز عظیم الشان ناکام رھا اگرچہ ذوالفقار خاں کے سمجھانے بوجھانے اور اُسکی جھوٹے جھوٹی وعدوں کے باعث سے جسکو

تباهیاں تمام اُن ملکوں میں واقع هوئیں جو ستلج اور جمنا کے مشرق میں واقع هیں جن میں سے سکهه لوگ گذرکر سهارنپور تک پهونچے تهے چنانچه جب خاص خاص مقاموں کے حاکموں نے لگ ڈانٹ اُنکی کی تو لودهیانه اور پہاڑوں کے درمیان اُس ملک میں چلے گئے جو ستلج کے بالائی حصه کے کنارے پرواقع هیں معلوم هوتا هی که یهه ملک اُس زمانه میں اُن کا بڑا ٹهکانه تها اور وہ ملک اُن کی حالت کے لیئے اس لیئے مناسب تها که جب کشادہ ملکوں کے چهوڑنے پر مجبور هوتے تهے تو کمال آسانی سے وهاں چلے جاتے تهے اِس موقع پر بہت دنوں تک پہاڑوں میں چهپے نرهے چنانچه آیندہ یورشوں میں تاخت تاراج کو بڑی فراخی بخشی اور ملکونکو ایسی بڑی وسعت سے لوٹا که ایک جانب کو لاهور کے قرب و جوار تک اور دوسری جانب کو خاص دلی تک خاک سیاہ کیا † *

غارتگریوں مذکورہ بالا کے وقوع سے بهادر شاہ کو بذات خود مقابله کرنے کی ضرورت پڑی چنانچه اُس نے بہت جلد اُنکو اُن کی حدوں کے اندر بهگایا اور پہاڑوں سے پناہ جوئی پر مجبور کیا مگر باوجود اِس کے مطیع و محکوم اُس کے بخوبی نهوئی گو اُن کے لیئے بڑی بڑی کوششیں برتی گئیں اور جب که بندو مجبور هوکر کسی قلعه میں پناہ گزیر هوا تو باد شاہ نے صرف قحط کی امداد و اعانت سے فتح کی توقع کی چنانچه پورا محاصرا کیا گیا اور ایک مدت اُس میں صرف هوئی اگرچه سکهوں نے بهوک پیاس کی سختیاں اُتهائیں اور بہت سے بهوکے پیاسے مرگئے مگر اُس قلعه کی حفاظت کیئے گئے اور جب که مقابله سے مایوس هوئے تو سخت مایوس هوکر قلعه سے نکلے اور جان توڑکر ٹوٹ پڑے

† سکهوں کا سهارنپور تک پهونچنا سرجان مالکم صاحب اور فارسٹر اور خافی خاں تینوں کی تاریخوں سے لیا گیا اور باقی آیندہ حالات اُن کے صرف خافی خاں کے بیان سے لیئے گئے

دیکئي اور مقام نادیر واقع دکن میں ایک ذاتي دشمن کے ھاتھہ سے مارا گیا † *

اگرچہ بعض وقتوں میں یہہ بات بجاے خود ممکن هی کہ کسي سر سبز مذھب کي بیخ و بنیاد اوکھاڑي جاوے مگر وقوع اُس کا ایک بڑي مدت کے مستقل زور و ظلم سے متصور ھوتا ھی اور یہہ بات مغلوں کي سعي و کوشش سے اِس لیئے ممکن نہ تھي کہ اُن کي خاص قلمرو میں شور و فساد کے ھنگامے برپا رھتے تھے اور حکومت نہایت کم زور ھوگئي تھي *

مغلوں کے زور و ظلم سے سکھوں کي دیني حرارت دوگني مشتعل ھوئي اور اُن کے دلوں میں انتقام کا ارادہ گھرا بیٹھا اور بڑے غیظ و غضب سے نمایاں ھوا چنانچہ وہ لوگ ایک نئي سردار بندو نامي کے تحت حکومت ھوکر جس نے جنم سے سادہ سنتونمیں پرورش پائي تھي اور مزاج کا سفاک اور نہایت دلیر و دلاور تھا اپنے اپنے گھروں گوشوں سے نکلے اور پنجاب کے مشرق کو پایمال کیا اور جہاں جہاں اُن کا قدم گذرا وھاں ایسي ایسي بے رحمیاں برتیں جو کانوں سنیں نہ آنکھوں دیکھیں مسجدوں کو مسمار کیا اور ملاؤں کو گردن مارا اور اُن کے غیظ و غضب کو اصول مذھب کي مراعات اور عورت بچوں کا ترس اور بڑے بوڑھونکا ادب نہ روک سکا غرض کہ بڑي سنگدلي بیرحمي سے شہروں کو برباد کیا اور شہر والوں کو ھلاک کیا یہاں تک تازہ مردوں کو اُن کي قبروں سے نکال کر گوشت اُن کا چیل کووں کو کھلایا *

بڑا مقام اِن زور ظلموں کا وہ سہرند تھا جس کے حاکم کو ایک قایم لڑائي میں سکھوں نے شکست فاحش دیکر اُس پر قبضہ کیا ایسي ایسي

---

† سرجان مالکم صاحب کا بیان اور فارسٹر صاحب کا سیاحت نامہ صفحہ ۲۶۳ اس مورخ نے بیان کیا کہ گرو گوبند مغلوں کي ملازمت میں تھوڑي سي فوج کا حاکم ھوگیا تھا اور اسبات کو خاني خاں نے استحکام دیا

کو موقوف کیا اور پرستش کے معمولي طریقي چھوڑے اور سلم کا نیا
ڈھنگ نکالا اور شادي غمي کے جلسوں میں نئي نئي رسموں کو رواج
دیا † غرض کہ یہہ تبدیل ایسي موثر پڑي کہ باوصف اس کے بہت سي
خصوصیتیں متروک هوگئیں اب بهي اُن کي چال ڈھال میں ایسي
بو باس پائي جاتي هی جیسے کہ هندوستان کي اور اصلي قوموں
مترشح هوتي هی چنانچہ دراز قامت اور دبلے چھریرے اور باوصف
شمالي قوم هونے کے گندم گوں اور چابک سوار اور توڑہ دار بندوق کے
دهني هوتے هیں اور سب لوگ اُن کے اب بهي سپاهي تو هیں مگر
دیني حرارت باقي نہیں اگرچہ طور طریق اُن کے معقول نہیں مگر
اکثر خوش مزاج اور صحبت کے قابل اور هرقسم کے لطف و لذت
مایل هیں *

گرو گوبند کے وقتوں میں رنگ ڈھنگ اُن کے مختلف تھے
چنانچہ وہ لوگ اُس وقت میں دین و مذهب کي حرارت اور
کے مخالفوں سے نفرت حقارت رکھتے تھے اور اپنے معاملہ کي ترقي کامیابي
کي غرض سے هر کام میں پڑتے اور هر طرح کي مصیبت اٹھانے پر آمادہ
رهتے تھے مگر اُن تدبیروں کي تکمیل و تعمیل کے لیئے تعداد اُن کي کافي
وافي نہ تھي جو مسلمانوں کي پاداش و تدارک کي غرض
سوجھي بچاري تھیں چنانچہ جب مدت کے قصے قضایوں کے
گرو گوبند کا یہہ حال هوا کہ اُس کے قلعے چھن چھنا گئے اور مال
جورو بچے اُس کے گردن مارے گئے اور کچھہ اتباع اُس کے کام آئے
تھوڑے سے زخمي هوگئے اور بعضے همت هار کر بیٹھہ رهے تو عقل اُس کي
پوري نرهي اور بات اُس کي بگڑ گئي اور اب وہ ایسا بودا هوگیا
کہ اُس کو مغلوں کي قلمرو میں بلا تکلف داخل هونے کي اجازت

† سرجان مالکم صاحب کا بیان مندرجہ تحقیقات ایشیا جلد گیارھویں صفحہ
۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۸۳ و ۲۸۸

فخر اپنا سمجھیں چنانچہ اُنھوں نے گرو ہرگوبند کے وقتوں میں
اُن کے مقتول گرو کا بیٹا تھا ہتیار باندھکر انتقام کے لینے پر کمر باندھی
ہرگوبند نے ظالموں کي نفرت حقارت اور اپني ایسي طبیعت کے
شور سے جو انتقام لینے پر بہت مائل تھي اُنکو مستعد و آمادہ کیا
ں کہ جب وہ علانیہ مغلوں کي سلطنت کے دشمن ہوگئے تو لاہور کے
و نواح سے سکھوں کو خارج کیا گیا جہاں آج تک اُن کا بڑا ٹھکانا
یہاں تک کہ شمالي پہاڑوں میں پناہ جوئي پر مجبور ہوئے † اگرچہ
لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے مگر مسلمانوں سے مخالفت کیئے
اور اپني جنگي عادتوں کو جب تک جاري رکھا کہ سنہ ۱۶۷۵ ع
گرو ہرگوبند کا پوتا جو نانک سے سلسلہ میں دسواں گرو ہوتا تھا
کي گدي پر بیٹھا اسي گرونے پہلے پہل یہہ تجویز کي کہ سکھوں
مذہبي جماعت کو سپاہیانہ جمہوري سلطنت بناوے چنانچہ
نے اپنے ارادے کو ایک یوناني مقنن کے طور طریقوں پر پورا کیا
وبند نے اپنے لوگوں کي تعداد بڑھانے کي غرض سے ذات و قوم کا
ز اُٹھایا چنانچہ مسلمانوں اور برهمنوں اور چنڈالوں کو جو جو
اس کے مرید و معتقد ہوئے برابر تسلیم کیا اور اُن کے اتحاد و اتفاق
ئے ایک طرح کا پیرایہ اور خاص خاص طور و طریقے مقرر کیئے جنکے
ہ سے تمام اتباع اُس کے جہان کے لوگوں سے ممتاز ہوئے یہہ قاعدہ
کہ ہر مرید اُسکا اپنے روز ولادت سے یا روز ارادت سے سوگندي سپاهي
ے اور کسي نہ کسي طرح ہمیشہ پاس اپنے لوہا رکھے اور نیلے کپڑے
اور داڑھي اور سرکے بالوں کو بڑھنے دے اور بدن کے کسي بال کو
نکرے *

ندوؤں کے دیوتوں کي تعظیم اور برهمنوں کا ادب قایم رکھا اور
کي سخت ممانعت کي اور کھانے پینے کي تفریق و ممانعت

سرجان مالکم صاحب کي تاریخ کا صفحہ ۲۱۴

سکھوں کے فسادوں کا بیان

سکھوں کی قوم جن پر بادشاہ نے بضرورت فوج کشی کی تھی وہ
اصل و حقیقت میں ایک مذھبی فرقہ تھا اور اُس زمانہ میں قوم اُنکی
بنتی جاتی تھی اور ھمارے وقتوں میں ھندوستان کی ریاستوں میں سے
بڑے جاہ و جلال اور شان و جمال کو پہونچی *

بنیاد اِس فرقہ کی گرو نانک نے ڈالی تھی جو پندرھویں صدی کے
آخر میں بڑی ٹیپ ٹاپ سے نمایاں ھوا اور سائیں کبیر کا چیلا تھا اگرچہ
ھندوانی توحید کا قایل تھا جس میں پیغمبروں کا واسطہ مانا نہیں گیا
مگر خاص اُسکا مسئلہ یہہ تھا کہ سارے مذھبوں کو گوارا رکھنا اور کسی سے
مذھبی پرخاش نکرنا عین صواب ھی اور یہہ بھی قول اُس کا تھا کہ
خداتعالی کو پوجنا تو فرض و لازم ھی مگر طریقوں کی حفظ و مراعات
چنداں ضروری نہیں اور ھندو مسلمانوں کی پرستش خدا کے نزدیک
مساوی ھی † اس مذھب کے خلاصہ سے جو صلح کل کا مضمون ھی
یہہ پوری توقع تھی کہ اھل و اتباع اُس کے تمام انسانوں سے امن و امان
میں رھینگے مگر منجملہ مسلمانوں کے ایسے لوگوں کو یہہ خیال
جوانمردی اور مرنجِ و مرنجاں کا مضمون نہایت ناپسند ھوا جو بغایت
متعصب اور کمال متعسف تھے چنانچہ جب یہہ فرقہ ایک مدت
زیادہ چپ چپاتے ترقی پکڑتا گیا تو مسلمانوں کو رشک و حسد پیدا
ھوا یہاں تک کہ اس فرقہ کا گرو اکبر بادشاہ کے سال انتقال کے
اندر سنہ ۱۶۰۶ میں مارا گیا ‡ اور جوں ھی کہ یہہ ستم واقع ھوا
وہ فرقہ ایسے بے نفس لوگوں سے جو کسی کے ضرر کو گوارا نرکھیں اور امن
آمان کو پسند کریں ایسی نڈر لڑوکا بنگئے جو دین کی بات پر جان کھو

† پروفسر ولسن صاحب کا بیان مندرجہ تحقیقات ایشیا جلد ۱۷ صفحہ
‡ سرجان مالکم صاحب کا بیان مندرجہ تحقیقات ایشیا جلد گیارہ
صفحہ ۲۱۴

ود مختاري کا دعوی نه کیا تها مگر حال کي ملکي لڑائي میں اُسکے
خالف یعنے اعظم شاہ سے موافق هو گیا تها چنانچه اُسکي دارالریاست
یں سپاهیوں کا ایک بڑا گروہ اپنا چھوڑا اور اُس امدادي فوج کي
کمراني اُس سے متعلق تو کي جو بادشاهي فوج کے همراہ گئي تهي مگر
علوم هوتا هی که اُس کي خاص ریاست میں تمام اختیار اُسکا ضبط کیا
ا اور جب که یورش کے زمانه میں بادشاهي فوج نربدا پر پهونچي تو
یت سنگهه بهي کسي وجهه سے ناراض هو گیا تها یهاں تک که یهه دونو
ے اپني اپني فوجیں لیکر الگ هو گئے اور بهادر شاہ کے مقابله پر
فق هوئے اور جوں هي که دکن کا قصه کام بخش کے مرنے پر طے هوچکا
بهادر شاہ نے اِن راجاؤں کے اتفاق توڑنے پر التفات اپنا مصروف کیا
ر راجپوتوں کي مملکت میں اب تک نه پهونچا تها که ناگاہ اُس کو
ہ پرچا لگا که سکهوں نے سهرند پر قبضه کیا اور پنجاب کا ایسا حال سنا
اُسکو راجپوتوں کے مقدمه میں مجوزہ تدبیر کي تعمیل و تکمیل کي
ت نه ملي † *

حالت مذکورہ بالا کے لحاظ سے بادشاہ نے راجپوتوں سے آشتي چاهي
راجپوتوں کي فریبي چالوں کا کھٹکامانع مزاحم هوا چنانچه خود نگیا
اپنے بیٹے عظیم‌الشان کو دونوں راجاؤں سے ملاقات کے لیئے ایک
معین پر جانے کو روانه کیا جو بادشاهي فوج کے رسته پر واقع تها اور
اجه اپني فوجوں سمیت وهاں موجود هوئے غرض که ساري
استیں اون کي منظور کي گئیں اور غالباً اون کو بهي ایسي معقول
ں میں چھوڑا گیا جیسیکه اودے پور والے کو چھوڑا تها یهه آشتي
۱۷۱ع مطابق سنه ۱۱۲۱ هجري میں واقع هوئي *

سکاٹ صاحب کا ترجمه سرگذشت ارادت خاں صفحه ۵۸ اور ٹاڈ صاحب کي
اجستان جلد دو صفحه ۷۷

کے باعث سے بقول اُس کے کہ * ای روشني طبع تو برمن بلا شدي * دربار
میں حاضر رهنے سے محفوظ و مامون نہ رہ سکا تو بادشاہ نے اوس کو
طلب فرمایا چنانچہ ذوالفقار خاں داؤد خاں پني کو جسنے عالمگیرکي
لڑائیوں میں آپ کو مشہور و ممتاز کیا تھا اپني جگہہ چھوڑ کر روانہ ہوا اور
داؤد خاں نیابت کا کام اس کي جگہہ کرتا رہا *

داؤد خاں نے ذوالفقار خاں اپنے اعلی افسر کي تدبیروں کا اتباع کیا
اور ساہو راجہ سے ذاتي عہد نامہ ٹھہرایا چنانچہ اُس نے یہہ اقرار کیا
کہ جب تک میں دکن کا نایب رہونگا تب تک دکن کے محاصل سے
اِس شرط پر چوتھہ دیا کرونگا کہ ملک کا محاصل میرے لوگ اٹھا
کرینگے اور تمہارا دخل و تصرف نہوگا *

یہہ انتظام ایسا معقول ہوا کہ اُسکي بدولت بہادر شاہ کي سلطنت
کے آخر تک تمام دکن میں امن امان قایم رہا اور بادشاہ کے خیالوں کو
یہہ فرصت ہاتھہ آئي کہ اب وہ اور جانب کو متوجہہ ہووے جہاں اُسکي
سعي و کوشش کي ضرورت دکن کي نسبت کچھہ کم نہ تھي چنانچہ
جب وہ کام بخش کے دبانے کو جاتا تھا تو اُسنے راجپوتوں سے تصفیہ کر
چاہا تھا اور اودے پور کے راجہ سے عہد نامہ کیا تھا جسکے ذریعہ سے وہ ملک
اُسکو واپس دیا جو اُس سے چھینا جھپٹا گیا تھا اور وہاں کي مذہبي
رسموں کو ویساهي جاري کیا جیسي کہ اکبر کے عہد دولت میں جاري
ساري تھیں اور راجہ کو اس پابندي سے آزادي بخشي کہ دکن کي
لڑائیوں میں فوج کي مدد دیا کرے بلکہ حقیقت میں خود مختاري
اُس کو بخشي اور نام کي اطاعت باقي † رکھي بعد اُس کے مارواڑ کے
راجہ اجیت سنگھہ سے اُنھیں شرطوں پر عہد نامہ کیا مگر امداد
فوج کي اطاعت کو قایم رکھا اور جیپور کے راجہ جے سنگھہ پر بڑي
کڑي شرطیں لگائیں اور وجہہ اُس کي یہہ تھي کہ اُس راجہ نے اکثر

† کرنیل ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ایک صفحہ ۳۹۵

چچا راجا رام کي بیوہ تارا بائی کے اهتمام انتظام سے بخوبي جاري تها
اور وہ بي بي اپنے شیو جي بیٹے کے نام سے حکومت کرتي تهي اگرچہ
مرهٹے لوگ ایک کام کے سردار کے بہم پہونچانے کي ضرورت سے راے گڈہ
کي فتح کے پیچھے راجا رام کي تخت نشیني پر مایل هوئے مگر اُس کے
بهتیجے ساهو کے موروثي استحقاق کو بهولے نہ تهے چنانچہ جب وہ
ضرورت باقي نرهي تو ساهو کے باپ دادے کي گدي کو اُس سے خالي
دیکهنا گوارا نہ کیا اعظم شاہ نے ان دعوي داروں کے قضیے قضایوں سے فائدہ
اُٹهانا چاها اور جبکہ وہ معظم شاہ کے مقابلہ کو جاتا تها تو ساهو کو اُسنے
رها کیا جو اب جوان هو گیا تها اور یہہ اقرار کیا کہ اگر تو اپنے حق پر
قابض هو گیا تو بہت مناسب شرطوں سے آشتي کي جاویگي یہہ تدبیر
اُس نے ذوالفقار خاں کي صلاح و مشورت سے برتي تهي چنانچہ تدبیر
اُس کي راس آئي اور مرهٹے سردار مختلف گروهوں میں منقسم هوگئے
اور بجاے اُس کے کہ وہ اپنے دشمنوں یعنے مغلوں کو مغلوب کریں جو
بہت زیادہ مقابلہ کے قابل نرهے تهے خود آپسمیں لڑنے بهڑنے لگے اور ایسے
وقت میں کہ مغلوں کي سلطنت نہایت کمزور اور ناتوان هوگئي تهي
کسي قسم کا نقصان اُن کو نہ پہونچایا اور جب کہ بعد اُسکے بہادر شاہ
مرهٹوں پر ملتفت هوا تو ساهو کا غلبہ ملکي نزاعوں میں غالباً معلوم
هوتا تها اور ذوالفقار خاں نے جو آج کل بادشاهي عنایتوں کا منظور
نظر تها یہہ چاها کہ اورنگ زیب کي پیش کردہ مراعاتوں اور عنایتوں کے
بموجب مرهٹوں سے آشتي کي جاوے مگر منعم خاں نے شرطوں کو
نامنظور کرکے تارا بائی سے آشتي چاهي اور شرایط مقررہ کا عنایت کرنا
اُسي کے لیئے تجویز کیا چنانچہ انجام اُس کا یہہ هوا کہ آشتي کے
مقدمہ میں جو خط کتابت هوئي تهي وہ بالکل ضایع گئي اور وہ سعي
منظور نہ هوئي جب کہ بہادر شاہ دکن سے روانہ هوا تو دکن کي نیابت
ذوالفقار خاں کو عنایت فرمائي مگر جو کہ وہ سردار اپني حسن لیاقت

بھي یھي معاملے برتے مگر خاص منعم خاں کے صدق و وفا پر معتمد رھا جو کابل میں بڑا سردار اُس کا تھا یہاں تک کہ وھي وزیر اس کا ھوا اور یہہ منعم خاں بھي بڑا لایق فایق اور نہایت نیک نیت اور پاک طینت وزیر تھا اور جو کہ بادشاہ میں سرعت غضب کے علاوہ کوئي عیب و عار نہ تھا تو اُس کي تخت نشیني کو رعایا کے بڑے حصے نے بہت مبارک سمجھا جو اورنگ زیب کے تعصبوں اور سخت ضرر رسانیوں سے کسي قدر نجات و تشفي کي متوقع تھي اور یہہ بھاري نقصان اُن پر اُس کي سینہ زور لڑائیوں کي وجہہ سے عاید ھوئے تھے *

اگرچہ شاھزادہ کام بخش اپني اصل و طبیعت سے خود بین و خود پرست اور درشت طبیعت اور نہایت بد مزاج تھا اور باوصف اس کے اُس نے اعظم شاہ کي بادشاھي کو تسلیم کیا تھا اور اُسکي جاگیر اُس پر مضبوط و مستحکم کي گئي تھي مگر بہادر شاہ کي بادشاہت سے منکر تھا بہادر شاہ نے عنایتوں کي مار مار اور نوازشوں کي بوچھاڑ سے بہت کچھہ چاھا کہ وہ اُس کا حامي ھو جاوے مگر کچھہ فائدہ حاصل نہوا یہاں تک کہ اُس پر فوج کشي ھوئي اور ایک لڑائي میں جو حیدرآباد کے متصل واقع ھوئي تھي شکست فاحش کھائي اور اُسي روز اپنے کاري زخموں کي تکلیف و اذیت کے مارے مر گیا یہہ واقعہ ماہ فروري سنہ ۱۷۰۸ ع مطابق ذي قعدہ سنہ ۱۱۱۹ ھجري میں واقع ھوا *

دکن کے کاروبار اور راجپوتوں کا بیان

دکن میں موجود ھونے کے باعث سے بہادر شاہ نے یہہ سوچا تھا کہ مرھٹوں سے کیا معاملہ برتنا چاھیئے اور اُن سے کس طرح پیش آنا مناسب ھے اور یہہ وقت وہ تھا کہ اُس میں صلح کا کرنا اُس وقت کي نسبت زیادہ سہل و آسان تھا جب کہ عالمگیر کے مرنے پر سلطنت کا ھیچ پیچ بگڑ رھا تھا وفات اورنگ زیب کے زمانہ میں ساھو مرھٹوں کا حقدار راجہ مغلوں کي قید میں مقید تھا اور مرھٹوں کي حکومت کا کاروبار اُس

بارھواں حصہ

اورنگ زیب کے جانشینوں کا بیان

پہلا باب

محمد شاہ کی تخت نشینی تک

بہادر شاہ کا بیان

جونہی کہ شاہزادہ معظم نے باپ کی سناونی سنی تو باپ کے لشکر میں واپس آیا اور ایک مدت کے بعد اپنے باپ کی وصیت پر خاک ڈالکر اپنی بادشاہی کی منادی پھروائی *

شاہزادہ معظم نے بھائی کی نسبت عمدہ وجوہات کے بھروسے سہارے شہر کابل میں تاج سلطنت کو سرفرازی بخشی اور بہادر شاہ کا خطاب اختیار کیا غرض کہ بقول آسکے کہ دو بادشاہ درا قلیمے نگنجند دونو مدعی بادشاہوں نے ہتیاروں کے ذریعہ سے اپنے دعووں کے قیام و استحکام کی تیاریاں کیں اور باوصف اِس کے کہ سلطنت کا حال بغایت پتلا تھا بڑی بڑی فوجیں اکٹھی کرکے جنوب آگرہ کے متصل باہم مقابل ہوگئے حاصل یہ کہ ایسی بڑی لڑائی پڑی کہ اعظم شاہ اور اس کے دو جوان بیٹے مارے گئے اور چھوٹا بیٹا شیر خوار آس کا گرفتار آیا یہہ مقتول شاہزادہ ایسا مغرور و متکبر تھا کہ آس کے غرور و نخوت سے اکثر سردار اس کے ناراض تھے چنانچہ منجملہ آن کے اسد خاں اور اُس کا بیٹا ذوالفقار خاں اس کی فوج سے علاحدہ ہوگئے تھے اور لڑائی کا تماشا دیکھتے تھے اور جب کہ ماہ جون سنہ ۱۷۰۷ع مطابق ربیع‌الاول سنہ ۱۱۱۹ ہجری میں لڑائی کا خاتمہ ہوچکا تو آن دونوں باپ بیٹوں نے اطاعت پیغام بھیجا چنانچہ بہادر شاہ لطف و عنایت سے پیش آیا اور بڑے رتبہ پر آن کو پہونچایا اور علی‌ہذاالقیاس اعظم شاہ کے اور رفیقوں سے

کو قلم انداز کیا جو سمندر کے دونوں کناروں پر انگریزوں اور عالمگیر کي فوجوں میں واقع هوئي تهیں اور کمپني کي تاریخ میں اونکو بڑي قدر و منزلت کا سمجها گیا خافي خاں نے اون بے هنر مخالفوں کي آینده قدر و مرتبه کو بچشم عبرت ملاحظه نکیا که وه کیسی هنر مند هو جاوینگے *

مگر بدانتظامی کے باعث سے اوس جہاز پر قابض ہوگئی وقوع واقعہ پر لورنگ زیب نے یہہ حکم صادر کیا کہ جو جو انگریزی کوٹھي والی ہماري بندرگاھوں میں تجارت کا کاروبار کرتے ہوں پکڑے جکڑے جاویں اور حبشیوں کو یہہ ہدایت کي گئي کہ بمبئي کو انگریزوں سے خالي کراویں *

انگریزوں نے یہہ انتقام اُس کا لیا کہ بادشاهي ملازموں کو پکڑا اور خافي خاں کے بقول اُن حبشیوں نے بھي انگریزوں سے رابطہ علاقہ نتوڑا اس لیئے کہ آنکے آپسمیں میں میل جول کي رسم جاري تھي یہانتک کہ گجرات کے نایب سلطنت نے خود خافي خاں کو بصیغہ ایلچیگري بمبئي کو روانہ کیا خافي خاں لکھتا ھی کہ بڑي قدر و منزلت سے میري آؤ بھگت ہوئي اور جنگي قوت کي بہت سي بھڑک دکھلائي گئی خافي خاں نے پرانے انگریزوں سے سوال و جواب کیا جو بھاري قیمت کے لباس پہنے ہوئے تھے اگرچہ گاہ گاہ اُس سے بہت کھل کھلاکر ہنسے جو ایسے موقع پر شایاں و مناسب نتھا مگر معلوم ہوتا ھی کہ آنکي تیز فہمي اور عقل و ہوشیاري کا خیال اُسکی طبیعت پر اچھا بندھا انگریزوں نے شکایت کے جواب میں ظاھر ھی کہ یہہ راست بیان کیا کہ بادشاهي جہاز کو قزاقوں نے لوٹا اور اُنکي جوابدهي ہمارے ذمہ نہیں اور جبکہ یہہ سوال کیا گیا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کي قلمرو میں اپنے بادشاہ کے نام کا سکا کسلیئے جاري کیا تو جواب اسکا یہہ دیا کہ ہم تجارت پیشوں کو ایسے ایسے مقاموں میں سودا سلف کرنا پڑتا ھی جہاں تمہارے بادشاہ کا سکا جاري نہیں *

حال اوس تصفیہ کا جو اس موقع پر واقع ہوا بیان نہیں کیا گیا مگر اور مورخوں کے ذریعہ سے یہہ دریافت ہوتا ھی کہ انگریزوں نے کسیقدر روپیہ دینے کا اقرار کیا یعني باہم آشتي ہوگئي *

یہہ بات اچنبھی کی ھی کہ ایسی خفیف معاملہ کو خافي خاں نے بیان کیا جسمیں وہ خود مصروف ہوا تھا اور اون لڑائیوں کے بیان

ہیں جو اکبر بادشاہ کی خوبی و خصلت کی حسن و خوبی سے بالکل اندھے ہو گئے مگر اور ایسے آدمی اونسے بھی بہت کم ہیں جنکی سوچ سمجھ کی رائیں اورنگ‌زیب کی ترجیح پر اکبر کی نسبت مایل نہونگی *

مختلف معاملوں کا بیان

واضح ہو کہ بعض بعض ایسی متفرق واقعی ہیں جنکا فروگذاشت کرنا مذکورالصدر سلطنت کے بیان میں مناسب نہیں معلوم ہوتا جاٹوں کی بغاوت کا بیان اوپر مذکور ہوچکا اور اصل و حقیقت اونکی یہہ ہی کہ وہ ہندو قوم کے ہندو ہیں جو آگرہ کے پاس ایک خطّی میں بستی وستی ہیں اور دارالریاست اونکا بھرت پور ہی اگرچہ ملک اونکا کنارہ اور آگرہ اور متھرا کے پاس واقع تھا مگر اورنگ‌زیب کے عہد دولت میں شور و فساد برپا کرتے رہے اور بعد اوسکی اگلی سلطنتوں میں ایسی منزلت کو پہونچی کہ ایک وقت آگرہ پر قابض و متصرف ہوگئی اور ہندوستان کے میدانوں میں یہی لوگ اون لوگوں میں سے پچھلی تھی جو انگریزوں کی حکومت کے مانع مزاحم ہوئی تھی *

اورنگ زیب کے عہد حکومت کے اڑتیسویں برس یعنی سنہ ۱۶۹۳ع میں ایک جہاز ہوائی سورت کے بندر سے حاجیوں کے واسطی چکایا گیا تھا جسمیں اسّی توپیں اور چار سو بندوقیں تہات سامان سے آراستہ پیراستہ † تھیں حسب اتفاق انگریزوں کے چھوٹی جہاز نے اوس جہاز پر حملہ کیا بادشاہی جہاز میں ایک توپ پھٹ گئی اور انگریز اپنے ہتیار باندھہ کر اوس جہاز میں گھس گئی اگرچہ عیسائی تلوار کے دھنی نتھی

---

† اگرچہ یہہ توپیں ہلکی ہونگی مگر تعداد اُنکی مبالغہ سے بیان نہیں ہوئی، چنانچہ کمپنی کے بعضے بعضے جہازوں پر جو چھہ سو ٹن یعنی سولہ ہزار آٹھہ سو من بوجھہ اوٹھاتے ہیں ستر ستر توپیں چڑھائی جاتی تھیں — میکفرسن صاحب کے رسالہ تجارت ہند صفحہ ۱۳۳ کو دیکھو

لکھے جاتے تھے اور نوع ظرافت سے خالی نہوتے تھے اور خصوص وہ رقعی جو اپنے بیٹوں کے نام پر لکھے جاتے تھے چنانچہ ایک رقعہ کے خاتمہ کو جو اسي برس کي عمر کے بعد اوسنے لکھا تھا تشبیہوں اور استعارہ کے شعروں سے مزین فرمایا اور اون شعروں کے مصرعہ تین تین کلموں سے مرکب ھیں اور ھر شعر میں کسي کسي بڑے آدمي کي کارگزاري کا ظرافت خیز بیان ھی جو اوسکی دربار میں حاضر ھوتے تھے † *

جمیلي کریري جسنی اورنگزیب کو اوسکی اٹھترویں برس میں دیکھا تھا بیان کرتا ھی کہ وہ پست قامت اور لاغر اندام اور کبرسنی کے باعث سے خمیدہ قامت اور ناک اوسکي لنبي اور ڈاڑھي اوسکي گول جسکي سفیدي اوسکي شفاف رنگت پر نمایاں تھي صاف و سفید ململ کي پوشاک پہنے ھوئی عصاے پیریکی سہارے امیروں کے جھرمٹ میں کھڑا ھوا تھا اور اُسکي پگڑیمیں بڑا ٹکڑا زمرد کا ٹنکا ہوا تھا دادخواھوں کي عرضیاں لیتا جاتا تھا اور بلا عینک پڑھکر خاص اپنے ھاتھہ سے دستخط کرتا جاتا تھا اور اوسکی ھشاش بشاش چھرہ سے صاف مترشح تھا کہ وہ اپنی مصروفیت سے نہایت شاداں و فرحاں ھی ‡ *

ھندوستان کے بادشاھوں میں عالمگیر ایسا بادشاہ تھا کہ مسلمانوں کے گھر گھر میں تعریف اوسکي ھوتي ھی اور بہت تھوڑے لوگ ایسی

---

† اورنگزیب کے رقعوں کے تین مجموعہ موجود ھیں اول کلمات طیبات جسکو اُسکے میر منشي عنایت الله خاں نے مشتھر کیا دوسرے رقایم کرایم جسکو دوسرے میر منشي نے شھرت بخشي تیسرے دستورالعمل آغائي جو اُسکے مرنے سے اڑتیس برس کے بعد اکھٹا کیا گیا پہلے دو مجموعہ صرف مسودہ تھے جنکو آپ اپنے ھاتھہ سے میر منشیوں کے واسطے تحریر فرماتی تھے اور تیسرے مجموعہ کے نامے بھي اسي قسم کي علامتیں رکھتی تھی چنانچہ ترتیب اور تاریخ کا اُسمیں نام نشان نہیں اور اختصار کے باعث سے اور نیز اُن مضمونوں کي ناآشنائي سے جسپر اشارے کنایہ کیئے گئے تاریک و تیرہ ھیں

‡ جمیلي کریري کا حوالہ مندرجہ کتاب جرچھل صاحب جلد ۴

مذہب کي حمایتوں سے ظہور میں آئي عالمگیر کے کئي سو رقعي ابتک
باقي ہیں جنکي ملاحظہ سے اُسکي خو بو کا حال اچھي طرح دریافت
ہوسکتا ہی علاوہ اُن بڑي صفتوں کے جو اوسکے خاص فعلوں کي عملدرآمد
سے دریافت ہوتي ہیں تعصب و خود رائي کے ساتھہ بیہودہ اعتقاد والا
اور باطل مذہب کا نتہا اگرچہ وہ اپنے دل سے ہندوؤں کو ذلیل اور شیعوں
کو حقیر سمجھتا تھا یعني اچھا نجانتا تھا مگر مسجدوں کي تعمیر اور
اوقاف کے وقف میں روپیہ صرف نکرتا تھا اور ملاؤں اور اماموں کے رعبہ
داب کو نمانتا تھا اور فقیروں اور درویشوں کے مصنوعي تقدس سے نفرت
کرتا تھا *

اُسکي حکومت بدگماني کا متواتر ایک سلسلہ تھا چنانچہ ہر شخص
کي خوے و خصلت کي خفیہ تحقیقات کیجاتي تھي اور ایک کام میں
اپنے کئي آدمیوں کو اس غرض سے شریک و شامل کیا جاتا تھا کہ عملدرآمد
کي صورت میں ایک دوسرے کا نگراں رہے مگر باوصف اُس ہوشیاري چالاکي
کے کسي بادشاہ نے ایسي دھوکے نکھائے جیسے کہ اُس نے کھائے اور نہ
کسي بادشاہ کي ایسي بري خدمتگذاري ہوئي جیسے کہ اُسکي ہوئي
اور اُسکي سرد مہري صاف اُس سے واضح ہوتي ہی کہ وہ اپنے پرانے
کھلے ملے دوستوں کي سناؤنیاں سنتا تھا اور نام کو اوداس بھي نہوتا تھا
چنانچہ ایسي بڑي عمر میں ایسي وارداتیں بہت سي واقع ہوئیں لیکن
اُن کے وقوع سے خدا ترسي یا حکمت کا خیال اُسکے جیمیں گذرا مگر
یہہ حکم جاري کرتا رہا کہ متوفی کے منقولہ غیر منقولہ پر قبضہ کیا
جاوے اور بڑي احتیاط اُسمیں برتي جاوے کہ دستاندازي نہووے لیکن
جو قرض اوسکا لوگوں کے ذمہ پر واجب الادا ہووے یا کہیں اوسکي امانت
رکھي ہووے وہ وصول کیا جاوے *

اوسکي رقعوں میں اکثر اوقات اوستادوں کي شعروں یا قرآن کي آیتیں
پائي جاتي ہیں اور کبھي کبھي یاروں کے رنگ ڈھنگ پر خط

اس پچھلے موقع پر مذهب کے مقدمه میں اُسکي تیرہ رایوں کے
یان میں جنکے خصوص باعث سے آسکي سلطنت برباد هوئي اسبات پر
ور و تامل کرنا بہت ضروري هی که کیسے تھوڑے صاف و صریح ظلم و
ستم سے وہ برا نتیجه یعني سلطنت کي بربادي پیدا هوا معلوم هوتا هی
ہ هندو لوگ اُسکے زور و ظلم اور سنگدلي بیرحمي سے اس قدر ناراض
نالشي نهوئے جس قدر که آسکي ایسي مسلسل تدبیروں سے ناخوش
وئے جنکے ذریعه سے اُنکي دلشکني اور تذلیل و اهانت وقوع میں آئي
چنانچه اُس نے هندوؤں کو هر قسم کے عهدوں سے محروم کیا تها اور
محصول جزیه کے لگانے سے ذلت و رسوائیکا دهبا لگایا تها اور اُنکے میلوں
ر تهواروں کي سخت بندي کي تهي اور کہیں کہیں اُنکے مندروں کو
عزت کراکر مسمار کرایا تها غرض که طرح طرحسے بدسلوکي برتي تهي
ر دربار کي رسم و رواجوں میں جو طور و طریقی هندوؤں کے عقیدوں اور
یقوں کے مدد و معاون پائے جاتے تھے اُنکي موقوفي کے لیئے یهي وجهه
ی تهرائي جاتي تهي مگر باوصف اسکے یهه بات کہیں پائي نہیں
اتي که کسي هندو کو اُسکے مذهب کي وجهه سے جانسے مارا هو یا
را جکڑا هو یا لوٹا کهسوٹا هو بلکه یهه بهي معلوم نہیں هوتا که اباد
عداد کي رسوم عبادت کے علانیه برتاو پر کسي آدمي سے علانیه تکرار
حجت کي هو لیکن دین و مذهب کے معاملوں میں بغض و عداوت کا
برا نتیجه هوتا هی که بڑے زور و ظلموں سے ایسي طبعي نفرت
تهي عداوت کم پیدا هوتي هی جیسی که عالمگیر کے تعصبوں اور اپنے

ے بدون کوئي مملکت قایم نہیں رہ سکتي اور نیز اُن نزاعوں کے باعث سے جو
اور رشک و حسد اُسکے امیروں میں پیدا هوئے کوئي تدبیر اور عزم اُسکا پورا
ٹھیک تهاک نهوا اور اُنکي ترمیم و اتمام میں تساهل واقع هوا تو وہ کبهي منزل
ہ کو نه پهونچا یهه بادشاہ نوہ برس تک زنده رها اور پانچوں حواس اُسکی
سلامت رهے هاں قوت سامعه کسیقدر خلل پذیر هوگئي تهي مگر باوجود اسکے اسقدر
بگڑي تهي که اور لوگ اُسپر بے لیجارہیں — خافي خاں

دو ریاستیں اُس کے قبض و تصرف سے مستثنی رهیں اور کام بخش اُنکا مالک، اور متصرف رهے † *

اکیسویں فروري سنه ۱۷۰۷ع کو عمر کے نواسي سال اور سلطنت کے پچپاسویں برس میں جهان فاني سے رخصت هوا ‡ *

ایک هندوستاني مورخ اس بادشاه کي دلیري دلاوري اور عقل و هوشیاري سے نهایت متاثر هوکر اُسکي سلطنت کي ناکامیابي کے اسباب و وجوه کي چهان بین میں حیراني ظاهر کرتا هی مگر اصل یهه هی که اورنگ‌زیب اپنے دل سے اچها نتها اور کچهه شبهه نهیں که اگر اُسکي رائیں ازاد اور عام پسند هوتیں تو وه بڑا بادشاه هوتا اور اُسکي رعایا اُسکي تنگ و تیره رایوں سے جو مذهب کے مقدموں میں برتا کرتا تها سخت متنفر اور نهایت مخالف نهوتي اور اُسکے مزاج کے شکي وهمي هونے سے اُسکے سرداروں کي قوت و همت شکسته نهوتي اور نه اُنکي سرگرمي اور گرمجوشي تهنڈي پڑتي § *

† وصیت نامه مذکوره بالا کے علاوه ایک اور وصیت نامه بهي چهوڑ گیا تها جو بظاهر ایسے وقت میں لکها گیا جب که وه موت کي علامتوں سے چنداں بیقرار و مضطرب نه تها اُس میں حکمراني کي چند عام باتیں اور اپني تهجیز تکفین کي هدایتیں مندرج تهیں لکها تها که میرا تهجیز تکفین اُن ساڑهے چار روپیوں سے جو ٹوپیوں کي قیمت میں سے باقي رهگئے هیں اور وه آٹهه سو پانچ روپے جو قرآن نویسي کي اُجرت سے حاصل هوئے تهے غریب غربا کو دے دینا — ایشیا کے حالات کا رجسٹر سنه ۱۸۰۱ع کي بابت کا *

‡ یهه سنه شمسي سنون کے حساب سے بیان کیئے گئے یهه بادشاه پندرهویں ذي قعدة سنه ۱۰۲۷ هجري قریب اخر اکتوبر سنه ۱۶۱۸ع میں پیدا هوا خافي خان اور گلیڈون صاحب کي تاریخ جهانگیر صفحه ۳۵

§ خاندان تیمور بلکه سکندر لودهي کے وقتوں سے دلي کے بادشاهوں میں کوئي بادشاه ایسا انصاف دوست اور مرتاض اور عابد اور شجاع اور هوشیار اور مستقل مزاج اور ثابت قدم نهیں هوا جیسا که اورنگ‌زیب تها مگر قانون شریعت کے ارشاد پر حد سے زیاده لحاظ کرکے مجرموں کي سزادهي سے درگذر کرتا تها اور جو که انتظ

ما کشتی در آب انهر ختم * صاف مترشح هوتا تها اور اس نامه کے اخیر میں خدا حافظ خدا حافظ خدا حافظ تین بار اُس میں درج کیا تها بعد اُس کے سب سے چهوتے بیتے مرزا کام بخش کو جو تهوڑے دنوں سے بہت پیارا هو گیا تها ایک ایسا نامه لکها جو اُسکی صغیر سنی کے باعث سے مرزا اعظم کے نامه کی نسبت زیاده نصیحت آمود تها اور اُس نامه کے دیکهنے سے واضح هوتا هی که جو عادات اُس کو عزیز اور دلپذیر تهیں وه مرتے دم اُسمیں باقی رهیں اِسلیئے که اس نامه میں اوسنے لکهوایا که اپنے درباریوں سے بری طرح پیش آنا مناسب نهیں اگرچه وه فریبی اور متفنی بهی هوویں اِسلیئے که فند و فطرت اور خلق و لینت سے کام نکالنا چاهیئے علاوه اسکے اور اور نصیحتیں بهی مندرج کرائیں اور اس نامه میں بهی جگهه جگهه یهه خیال اپنا ظاهر کیا که میں جدهر دیکهتا هوں ادوهر خدا کے سوا کوئی چیز نظر نهیں آتی اور یهه دریافت نهیں که کن کن عذابوں میں پکڑا جاؤنگا اب چلنے کے سامان هیں اور موت کی تکلیفیں غالب آتی جاتی هیں اور جو کچهه برا بهلا میں نے کیا وه تمهارے لیئے کیا † اور غالب هی که اُسی زمانه میں اُسنے وه وصیت لکهی هوگی جو انتقال کے بعد اُس کے تکیه کے نیچے سے پائی گئی مضمون اس وصیت نامه کا یهه تها که معظم کو بادشاه مانا جاوے اور سلطنت کی تقسیم آپسمیں ایسی کی جاوے که معظم شمالی مشرقی صوبوں پر قبضه کرے اور دلی کو دارالسلطنت بناوے اور اعظم آگره کے جنوب اور جنوب مغرب کے ملکوں پر ساری دکن سمیت قابض هووے اور آگره کو دارالحکومت تهراوے مگر گولکنده اور بیجاپور کی

---

† واضح هو که اورنگ زیب کے کلاموں کا ترجمه سکات صاحب کی تاریخ دکن جلد دو صفحه آتهویں سے لیا گیا جسمیں اُسکی سرگذشتوں کا ترجمه مندرج هی اگرچه تهوڑا بهت اُس فارسی نسخه سے مختلف هوگا جو هندوستانی دفتر واقع لندن میں موجود هی اور اختلاف بهی چند خفیف باتوں میں هوگا *

ایسی هي بدسلوکي برتي جاوے میوا کیا میرنے آگے آوے یعني میرے بیٹے مجھکو ستاویں اور میري کمائي کو دکھا دکھاکر کھاویں *

جب که ایسے نازک وقت میں شاهزاده معظم نے دور اندیشي اور مصلحت سگالي کے لحاظ و حیثیت سے چند انتظاموں کا مقدمه باپ کے سامنے پیش کیا تو اُسنے یهه سمجها که میرے جیتے جي حکومت کے دبانے کا اِراده رکهتا هی اور اسیطرح جب که شاهزاده اعظم کا یهه عریضه پیش کیا گیا که گجرات کي آب و هوا مجکو ناموافق هی اگر احمدنگر کي اِجازت حاصل هووے تو برائے چندے حاضر هوں تو اُسپر بے ساخته یهه فرمایا که یهه وهي چال هی جو میں نے اپنے باپ کي بیماري کے زمانه میں چلي تهي اور بعد اُس کے یهه کها که کوئي هوا ایسي بري نهیں جیسي که الوالعزمي کے بخار بري هیں بعد اُس کے اعظم کي منت سماجت سے لاچار هوکر اُسکو حصول ملازمت کي اُسوقت اِجازت فرمائي که جب که شاهزاده اعظم اپني نئي حکومت پر بمقام مالوه جاتا تها اور اخیر حکم اُسکا یهه تها که اُس نے اعظم کو مالوه کے سفر پر مجبور کیا اور دربار کي حاضري کے لیئے کوئي عذر اُس کا چلنے ندیا اور اس سے تهوڑي مدت پهلے کام بخش کو بیجاپور کي حکومت پر روانه کیا تها مگر کام بخش کو صرف اعظم کي رضا جوئي کي غرض سے بهیجا تها اور اسکي طرف سے کسي قسم کا اندیشه نه تها *

مذکوره بالا تدبیروں کي تکمیل پر بهت عرصه نگذرا تها که اورنگ زیب اِس بات سے مطلع هوا که وقت اسکا بهت قریب آپهونچا ایسے نازک وقت میں شاهزاده اعظم کو ایک عنایت نامه لکها بلکه اوروں سے لکهوایا اُس نامه میں دنیا کي نصیحتوں اور اپني رخصت کے تفرقوں کو ادهورا ادهورا درج کیا تها جنسے خوف و پشیماني کے ایسے خیالوں کا دهیان آتا تها که جو اُسوقت اُسکو برانگیخته کر رهے تهے اور اختتام اُسکا ایسي مایوسي پر کیا تها که مضمون اس مصرعه کا * هرچه باد اباد

کهتکارهتا تها که اب مرهتونکي جانب سے ایک عام دهاوا هوگا اور همارے تباهي بربادي کمال کو پهونچے گي اور حقیقت یهه هی که بادشاهي فوج کے ایک حصے کا حال ایساهي تباه و پریشان هوا اور مسلمان موروخوں نے خدا کا شکر اس پر ادا کیا که خود بادشاه ایسی دشمنوں کے هاتهوں سے محفوظ و مامون رها جن سے وه کسي زمانه میں نهایت متنفر تها اور بچشم حقارت اُن کو دیکهتا تها ‡ *

مذکورالصدر واقعه سے بیس برس پهلے اورنگ زیب احمدنگر سے بڑي شان و شوکت اور جاه و حشمت کے ساتهه اپني فتوحات پر روانه هوا تها اور اب احمد نگر میں جاه و جلال زوال یافته کا بقیه لیکر داخل هوا اور اُس کي دنیا کي کارگذاري کا خاتمه احمد نگر میں هونا تها جس کو احمد نگر والے دیکهنے والے تهے *

تهوڑے دنوں سے مزاج اُسکا قوي و صحیح نرها تها اور صحت اُسکي گهٹتي جاتي تهي چنانچه بدشواري ایک بیماري پر غالب ایا جسنے اُس کو بهت دهمکایا تها اگرچه عام دربار کرتا رها اور کام کاج پر التفات اپنا جمائے گیا مگر آخر کار اُس کي طبیعت سوچ بچار اور بیماري کے بهاري بوجهه تلے بیٹهنے لگي یهاں تک که جب وه احمدنگر میں پهونچا تو اپني زبان سے یهه فرمایا که یهه همارے سفروں کي پچهلي منزل هی اُسکے پچهلے خطوں کے دیکهنے سے دریافت هوتا هی که جسماني تکلیفات اُسکو کیا کیا تهیں اور جو خیال اُس نے پکئے تهے وه کیسے پورے نهوئے اور عاقبت کا کیا کچهه خوف اُس کو تها همیشه کي نسبت باپ کي یاد اُس کو زیاده رهنے لگي مگر کسي جگهه اُس شرکت پر پشیماني اپني ظاهر نه کي جو باپ کي گستاخي اور اُس کي قسمت کي تبدیل میں اُس کي جانب سے پیش آئي تهي اُس کے تمام فعلوں سے یهه صاف صاف واضح تها که اُس کو اِس بات کا بڑا کهٹکا تها که میرے ساتهه بهي

‡ گرینٹ ڈف صاحب صفحه ایک جلد ایک

چھاونی سے باہر نجا سکتا تھا اور اگر کوئی معمولی تکرا فوج کا اُن کی دوست دبک کے لیئے روانہ کیا جاتا تھا تو وہ لوگ اُس تکڑیکو مار پیٹ کر بھگاتے تھے یا بالکل تباہ کردیتے تھے اور اگر زیادہ جد و جہد اُن کی مدافعت کی غرض سے اُٹھائی جاتی تھی تو ادھر اُدھر ہوجاتے تھے اور اُس وقت تک دوبارہ ظہور نہ کرتے تھے کہ کسی دور دراز بستی کو تاخت تاراج نہ کرلیتے تھے اور اپنے تعاقب کرنے والوں کو غلط رستوں میں دوڑ دھوپ کرنے اور ادھر اُدھر دوڑ نے اور ہارنے تھکنے کی فرصت ندیتے تھے † غرض کہ وہ لوگ اب ایسے ہوگئے تھے کہ بادشاہ کا مونہہ چڑانے لگے اور برا بھلا کہنے لگے اور وہ مرہٹے جو بادشاہی ملازموں میں داخل تھے مخالف مرہٹوں سے ملتے جلتے تھے اور اُن کے کہانے پینے میں شریک و شامل ہوتے تھے اور ایسے ایسے جلسوں میں مسلمانوں کی نمود و نمایش اور اُن کی جاں نثاری کے طور و طریقوں کی نقلیں کرتے تھے اور ہنسی ٹھٹول کی روسے اپنے ولی نعمت اورنگ زیب کی درازی عمر کی دعائیں مانگتے تھے اب بادشاہ کا حال ایسا پتلا ہوگیا تھا کہ کامبخش کے سمجھانے بوجھانے سے آشتی کا خواہاں ہوا یہاں تک کہ اگر مرہٹوں کی بیہودہ درخواستوں اور ناشایستہ حرکتوں سے آشتی کی لکھا پڑھی منقطع نہوتی تو گمان غالب تھا کہ وہ ساھو کو قید سے رہائی بخشتا اور دکن کے محاصل سے فیصدی سالانہ ایسی طرح عنایت کرتا جس سے اُس کی بات کو بٹا نلگتا عالمگیر کا پچھلا جنگی کام یہہ تھا کہ وہ احمد نگر کو لوٹا اور لوٹنے کا حال اُس کے ہارے تھکے مویشیوں اور ٹوٹی پھوٹی فوجوں سے سمجھا جاسکتا ہی چنانچہ لشکر کی بہیڑ بھاڑ افسردگی و پژمردگی اور بے انتظامی سے پیچھے کو لوٹتی تھی اور بندوقچیوں کے متواتر گولی چلانے سے کان اُن کے بہرے ہوگئے تھے اور بھالے والونکے دھاووں اور للکاروں سے بہت گھبرا گئے تھے اور ہر وقت اُن کو یہی

† سکاٹ صاحب کی تاریخ دکن کی جلد دو میں پنڈہاروں کے حالت کا بیان

اُس کا بڑے انقلابوں اور پریشانیوں میں پڑا تھا بہت سا روپیہ بھیجا گیا تھا اور جب کہ محاصل کا حال اچھا نرھا تو بادشاہ نے بھي اہتمام و انتظام کے خیال کو † چھوڑا اور جب کہ بقیہ تنخواہوں کي بابت درخواستیں گذرتي تھیں تو نہایت برہم ہوتا تھا اور بہت جھنجھلاکر یہہ جواب اُنکا دیتا تھا کہ اب فوجکي ضرورت نہیں اور جو خدمت گذاري سے خوش نہووے وہ نوکري چھوڑ کر § چلاجاوے بلکہ اُس نے سواروں کے چند گروہوں کو اِس غرض سے برخاست کیا کہ محاصل کو فراخي حاصل ہوجاوے مگر حقیقت یہہ تھي کہ ایسے اڑے وقت میں ایسي فوج کو تنخواہ کا برابر دینا ضروري تھا اور جب کہ مدت تک تنخواہیں نملیں اور سپاہي بھوکوں مرنے لگے تو فوج اُس کي علانیہ پھر گئي جس کو چند روز تدبیروں سے روکا تھاما گیا تھا || *

جوں جوں کہ مرہتے لوگ اورنگ زیب کي فوج اکبر کے قریب آتي گئي اُسي قدر مشکلات اس کي زیادہ ہوتي گئیں یہاں تک کہ کبھي کبھي دامن لشکر تک لوٹ تے مارتے آتے تھے اور رسدوں کو کاتتے تھے اور مویشیوں کو سامنے سے اُتھالیجاتے تھے اور چرکتوں کو مار ڈالتے تھے اور بہرہ چوکي والوں سے نوک چوک کرجاتے تھے اور ایسا تنگ پکڑا تھا کہ جب تک قوي محافظوں کا گروہ ہمراہ نہوتا تب تک اکیلا دوکیلا

---

† اورنگ زیب کے رقعات اور خافي خاں کي تاریخ

§ ایک مرصہ تک تنخواہ کا یہہ حال رہا کہ ہر مہینے قاعدے کے موافق ملتي رھي جمیلي کریري نے سنہ ۱۶۹۵ ع میں بیان کیا کہ فوج کا دوماہہ تقسیم ہوتا تھا اور تبدیل اِس قاعدے کي فوج کو گوارا نہ تھي — خافي خاں

|| اورنگ زیب نے ایک ایسے موقع پر ذوالفقار خاں کو یہہ لکھا کہ اِن ہرزخي پیادوں کے شور و غوغا سے میرے کان بھرے ہوگئے جو کوؤں کي مانند اپنے گھونسلوں کے اُجاڑنے والي پر کاں کاں کرتے ہیں اور دوسرے رقعہ میں اُسي کو یہہ لکھا کہ بخشي کے پاس روپیہ کي کوتاہي ہے اور یہہ تاکید کي کہ پوشیدہ خزانوں کي جستجو کرني چاہیئے جو مدفون خزانے کسي کے ہاتھہ آویں اُن سے چھپنے جاویں غرضکہ اُس کے اکثر رقعوں میں روپیہ پیسے کي کمي کا مذکور ہے

بڑي تهي ذوالفقار خاں کي فوج گهٹنے لگي اور جو کام اوسنے پہلے وقتوں
میں کیئے تهے اونکا غیر موثر هونا اب زیادہ ظاهر هوا اور مرهٹوں کي یہہ
صورت تهي که جوں جوں بادشاهي فوجیں گهٹتي گئیں اوسیقدر وہ
بڑهتی گئے چنانچه دکن کے اوجاڑنیکے بعد مالوہ پر پهیلے اور گجرات پر
بڑي یورش کرچکے تهے چنانچه جگهه جگهه نشان اونکي یورشوں کے
لٹے کهسٹے شهروں اور جلائی پهونکے دیهاتوں اور روندهے سوندے کهیتوں
سے پائے جاتے تهے اور بادشاهي بڑي فوج اگرچه اب بهي قلعوں کو فتح
کیئے جاتي تهي مگر پچهلي کامیابي شکست کي رسوائي سے کچهه کم
نه تهي یعني وکنکرہ کي فتح جو ایک کانوں مضبوط و مستحکم تها ...
قزاقوں کا سردار اوس کانوں کا مالک تها اوس کے محاصرے میں کئي
مهینے صرف هوئے اور خود بادشاہ کے تشریف لانے کي ضرورت پڑي مگر
اِس زمانه میں یهه ساري فتوحات اُن نقصانوں کي برابر تل گئي تهي
جو اُن کے مقابله میں واقع هوئی تهے چنانچه مرهٹوں کو اب یہ
لیاقت حاصل هوئي که اپنے قلعوں پر دوبارہ قبض و تصرف کرنے لگ
اور یهه نوبت پهونچي که جن قلعوں کي فتح و کشایش میں بادشاهي
فوج والوں کي جان و مال کي محنتیں صرف هوئي تهیں اب وہ ایک
ایک کرکے بادشاهي تصرف سے نکلکر مرهٹوں کے دخل و تصرف میں
داخل هونے لگے اور جسقدر که فوج اکبر سلطاني سے سپاهیوں کي ما...
تانگ زیادہ هوئي اُسي قدر قوت اُس کي گهٹتي گئي اور رفته رفته
فوج ایسي شکسته خاطر هوگئي که ویسي کبهي نهوئي تهي اور سختي
کے مارے سارے مویشي مرگئے اور ملک کے اُجڑ جانے سے پهر مویشي
نهوسکے اور کهانے پینی کي کوتاهي اسي وجهه سے زیادہ ظاهر هوئي
دور دراز مکانوں سے منگانے کا ذریعه خزانوں کے خالي هونے
منقطع هوگیا *

هندوستان خاص سے باوصف اسکے که ایک مدت پہلے سے مط...

دیکھ بھالنے بعد اوسکے بادشاہ نے اپنا سینہ کھولا اور گرمیکا بہانہ کیا اور یہہ
جتانا مقصود تھا کہ کسي زرہ بکتر کي اوت آڑ نہیں غرضکہ بہانت بہانت
ے امتحان اوسکا لیا اور تمام اعتماد اپنا جتاکر شاہزادہ کو تحفہ تحایف
ے مالا مال کیا اور آخر کو یہہ فرمایا کہ اب تمہارا چلا جانا عین
صلحت هی تمہارے تھہرنے سے تمہارے لوگ ہاگ گھبرا جاوینگے اور
حقیقت میں یہہ فہمایش بہت مناسب تھي اس لیئے کہ جب اعظم
اہ واپس آیا تو اوسنے ساري فوج کو منتشر هونیکے قریب پایا اور
ني عورتونکو اپني موهوم قسمت پر روتے پیتتے دیکھا باقي یہہ بات دریافت
ہیں هوتي کہ وہ باپ کے بکمال آساني رخصت کرنے سے شکر گذار هوا
نہیں مگر مورخوں نے بیان کیا کہ بعد اوسکے یہہ حال اوسکا تھا کہ جب
ھي باپ کا عنایت نامہ پہونچ تا تھا تو رنگ اوسکا پیلا هوجاتا تھا اور
ب تک کہ اوسکے مضمون سے پوري آگاهي نہوتي تھي تب تک اوسان
کے تھکانے نہ آتے تھے †*

سلطنت کي غایت بے انتظامي کا بیان

اورنگ زیب کي ساري فاد و فطرت اور تمام محنت و مشقت اون
انتظامیوں کي روک تھام کے لیئے کافي وافي نہ تھي جو روز روز بڑھتي
تي جاتي تھیں اور چاروں طرف سے اوسکو بے طرح دباتي جاتي
راجپوت اب بھي اوس سے لڑنے بھڑنے میں علانیہ مصروف تھے
ہو کے پاس پروس کے جاٹوں نے ایک عرصہ دراز سے اون کے طریقوں
پیروي کي تھي چنانچہ اونکے مقابلہ پر ایک فوج کو ایک بادشاهي
زندے شاهزادے کي زیر حکومت کرکے روانہ کرنا مناسب سمجھا گیا
کہ پچھلے وقتوں میں ملتان کے ‡ باغیوں کے مقابلہ میں ضرورت

* خافي خاں
‡ غالباً یہہ باغي وہ سکھہ تھے جو گرو گوبند کے زیر حکومت هوکر لڑتے

نظر بند کیا تھا پہلے پہلے اُس کي نظر بندي کو پسند تو کیا مگر جب
کہ بعد اُس کے دامن اُس کا داغ دھبے سے پاک صاف پایا تو جي
اوس کا صاف ہوگیا اور ایک موقع پر اپنے لاڈلے بیٹے اعظم شاہ سے وہ چال
اوس نے چلي کہ اوس سے دفعتا وہ تدبیر واضح ہوتي ہی جو اپنے بیٹوں
کے معاملہ میں وہ برتا کرتا تھا اور یہہ بات ظاہر ہوتي ہی کہ وہ تند
فطرت پر دیوانہ تھا اور حیلہ سازي اور مکاري سے طبعي محبت رکھتا تھا
تفصیل اوس کي یہہ ہی کہ ایک بار اوسکے دل میں یہہ شبہہ گذرا کہ
یہہ شاہزادہ اپني خود مختاري کي فکر اور تدبیر میں پڑا ہی چنانچہ
اوسکو دربار میں طلب فرمایا اور جب کہ شاہزادہ نے عذر اپنا پیش
کیا اور خوف و ہراس اپنا جتایا تو اوس نے یہہ جواب دیا کہ ہم تھوڑي
جمیعت کے ساتھہ انشاءاللہ شکار میں تم سے ملینگے. شاہزادہ اس تصفیہ
پر روانہ ہوا اور بادشاہ نے حصول ملازمت کے موقع کو خفیہ فوج سے
محصور کرایا اور جب کہ شاہزادہ بہت قریب آتا گیا تو بادشاہ نے طرح
طرح کے حیلہ بہانہ اس غرض سے پیش کیئے کہ کام ناکام اوسکو اپنے تھوڑے
تھوڑے ہمراہیوں کو کم کرنا پڑا یہاں تک کہ جب عین مقام پر شاہزادہ
پہونچا تو کل تین آدمي ساتھہ اوسکے رہگئے اور جو کہ بادشاہ کے اشارہ
کنایۃ سے کسي اور آدمي نے اونکے گھوڑوں کو نہ تھاما تو وہ دونو ہمراہي
بھي اپنے گھوڑوں کے تھامنے پر رہگئے حصول ملازمت سے پہلے پہلے شاہزادہ
اور اوسکے باقي ماندہ ہمراہي کے ہتیار لیئے گئے اور جب کہ ہتیار اوس
لیلئے گئے تو اونھوں نے آپ کو گیا ہوا سمجھا اور ایک مدت کي گرفتاري
یقین کیا مگر جب کہ شاہزادہ باپ کے سامنے حاضر ہوا تو باپ اوس
سے بغلگیر ہوکر محبت سے ملا اور اپني بھري ہوئي بندوق کو جو شکار کی
خاطر بھري گئي تھي شاہزادہ کو دیا کہ وہ اوسکو تھامے رہے بعد اوسکے
خلوت کے خیمہ میں گیا اور ایک عجیب خاندانی تیغ اوسکو دکھلائی
اور اِس غرض سے تلوار کو ننگا کیا کہ وہ اوسکے جوہروں کو اچھي طرح

محبت انگیز تحفوں کے ذریعہ سے اُنکو آپ سے وابستہ رکھنے اور اُنکی گرانی خاطر کی تلافی کرنے سے کسی حالت میں چوکتا نتھا اور حسن غرض مطلب کے باعث سے وہ اپنے تمام افسروں سے اچھے معاملے برتتا تھا اور بحسب ظاهر طرح طرح کی نوازشیں فرماتا تھا وہ بھی اسی قسم کے کھٹکے تھی اگرچہ اون اهلیتوں کا باعث کسیقدر اُسکی ذاتی خوے و خصلت بھی تھی غرضکہ یہاں تک تالیف قلوب اُسمیں سما رهی تھی کہ اپنے افسروں کے رشتہداروں کے مرنے پر تاسف کرتا تھا اور مجلس ماتم میں شریک و شامل هوتا اور بیماری کی حالت میں اُنکی بیماریوں کا حال دریافت کرتا رهتا اور بہت خوشامد سے اعزاز و اکرام اُنکو بخشتا اور اپنی مہر و محبت سے اپنی بخششوں کو معقول و پسندیدہ کراتا اور بہت کم اتفاق ایسا هوتا کہ زجر و ملامت کے کلموں پر لطف و عنایت کے فقرے زیادہ نکرتا اور ایسے قصوروں پر بڑی نرمی برتتاتھا جو اُسکے اختیار حکومت یا دین و ملت کی صلاح و سلامت میں رخنہ انداز نہوتے اور جیسا کہ اس چشم پوشی کا یہہ باعث تھا کہ مزاج اُسکا سهل و سلیم تھا ویسا هی یہہ بھی سبب تھا کہ دشمن بنانے کی لاگ لپیٹ اُسکو نتھی مگر معلوم هوتا هی کہ باوصف ان سب باتوں کے اُس نے لوگوں و اپنا خیر خواہ بنانے میں کامیابی حاصل نہیں کی اور اپنے بیٹوں کی جانب سے جسقدر کہ خوف و هراس اُس کو رهتا تھا اُسقدر محبت اُن سے نرکھتا تھا سنہ ۱۶۹۴ ع میں شاهزادہ معظم کو سات رس کی قید سے رهائی بخشی مگر همیشہ اُس سے متنفر رها اور پیار ی آنکھوں سے ندیکھا اور اُس کا دور رهنا چاها چنانچہ کابل کی دور دراز حکومت پر روانہ کیا اور اپنے مرنے تک هندوستان میں آنے ندیا اور اُس ے خواهشوں کو رد کرتا رها اور ایسی مهم میں اُس کو پھانسا کہ وہ پنی حکومت کے دوردراز حصے پر چلا جاوے اور اُس کی جاہ و حشمت ے ذریعے وهاں صرف هوجاویں ذوالفقار خاں نے جو مرزا کام بخش

محرز کا انتخاب اپنی توجہہ فرمائي کے نامناسب نسمجھتا تھا اور سارے کارگزاروں کي کارگزاري کي نگراني جاسوسوں اور آنے جانے والوں کے ذریعہ سے کرتا تھا اور ایسي خبروں کي اصل و بنیاد پر همیشه فهمایش اور هدایتوں کے وسیلہ سے آگاہ و خبردار اُنکو رکھتا تھا مگر تفصیل جزویات پر ایسے شوق ذوق سے ملتفت هونا جیسیکہ هوشیاري اور بیدار مغزي کي دلیل هی ویسی هي کام کاج کي اصلي ترقي اور اجراےکار کے ذاتي عروج کے لیئے چنداں مفید نهیں مگر جو کہ اورنگ‌زیب کي ذات و طبیعت میں التفات جزویات کے ساتھہ بڑي چابکي چالاکي سلطنت کے عمدہ عمدہ کاموں میں بھي پائي جاتي تھي تو اوس سے طبیعت کي آمادگي اور نہایت گرمجوشي ایسي معلوم هوتي هی جو هر زمانہ میں بڑي عجیب وغریب سمجھي جاتي هی *

یہہ محنتیں اور مصیبتیں اوسکي بے ادائي کي سزائیں تھیں جو اوسنے اپنے باپ سے کي تھیں اور معلوم هوتا هی کہ کسي آن اور کسي لحظہ میں باپ کي بدقسمتي کا خیال اوسکي آنکھوں سے الگ نهوتا هوگا اور بقول اوسکے کہ * تو بجاے پدرچہ کردي خیر * کہ هماں چشم داري از پسرت * رات دن یہہ سوچتا هوگا کہ خدا نخواستہ میرا حال بھي ویساهي هووے چنانچہ اوسکي روک تھام کے لیئے اوسنے سارا اختیار اور پوري قوت اور هر قسم کي آقائي اور خداوندي اپنے هاتھوں میں رکھي اور اپنے سرداروں کو ایک مقام سے دوسرے میں مقام بدلنے سے اسباب سے بچائے رکھا کہ اوسکے علاوہ کسي سے مستقل علاقہ پیدا نکریں علاوہ اوسکی بیٹوں کي چال ڈھال کي دیکھہ بھال سے غافل نتھا اور اونکی انتظام و اهتمام میں همیشه مصروف و آمادہ رهتا تھا اور خفیہ نویسوں اور جاسوسوں سے اونکو محصور اور فوج کي حکمراني میں مشترک رکھتا تھا اور آس پاس اونکے کمتر عهدوں پر معتمد لوگوں کو متعین کرتا اور اونکی سارے کاموں پر کھلم کھلا قبض و قابو رکھتا تھا اور اسي زمانہ میں شفقت آمیز رقعوں اور

روز دھوپ کرتا ہوگا تو ایسی دشوار گزار ندیوں اور غرق آب وادیوں اور دلدلی زمینوں اور تنگ باریک راہوں پر گذرنے سے بڑی دشواریاں پیش آتی ہونگی اور ایسے مقاموں میں ٹھہرنا پڑتا ہوگا جہاں کھانے پینے کی دقت ہوتی ہوگی یہہ اسباب اُسکے مویشیوں کے حقمیں گاہ گاہ ایسے قاتل پڑتے تھے کہ کام ناکام اُسکی فوج لنگڑی ہوجاتی تھی گرمی کی شدت سے کوچوں اور خیموں یعنی کوچ و مقام میں نہایت تکلیف ہوتی تھی اور پانی کی کوتاہی سے گرمی کی شدت اور تشنگی کی سختی بہت بڑہ جاتی تھی کھانے پینے کی قلت اور دکھہ بیماری کی کثرت کے علاوہ جو اکثر اوقات اُسکے لشکر میں واقع ہوتی تھی قحط و وبا نے کئی بار ہاتھہ اپنے پھینکے اور سارے رنج آن بربادیوں اور غارتگریوں کے اعتباروں سے بہت زیادہ ہوئے جو اُنکے ایسے ملکوں میں حریفوں کے ہاتھوں سے واقع ہوئی تھیں جو قحط و وبا کی دست اندازی سے محفوظ و مامون تھے مگر باوصف ان افسردگیوں کے اورنگزیب کی قوت و ہمت ٹھہنڈی نہ ہوئی تھی چنانچہ وہ خود تن تنہا اپنے حکم حکومت کی ہر شاخ کی کارگذاری جزوی جزوی کاموں کے لحاظ و حیثیت سے کرتا رہا اور لشکر کشیوں کے نقشے سوچتا تھا اور لشکر کشیوں کے زمانہ میں ہدایتیں جاری کرتا تھا اور سردار اُسکے قلعوں کے نقشے بایں مقصود اُسکی خدمت میں ارسال کرتے تھے کہ حملوں کے مقاموں کو مقرر کرے اور اُسکے رقعوں میں پٹھانوں کے ہموار ملکوں میں سڑکوں کے جاری کرانے اور ملتان آگرہ کے فسادوں کو دبانے بلکہ قندھار کو دوبارہ حاصل کرنے کی تدبیریں مندرج پائی جاتی ہیں اور اسی عرصہ میں فوجکا کوئی ٹکڑا یا باربرداری کی کوئی رسد نتھی جسکا کوچ مقام دکن میں ایسی حکموں کے بدوں پایا جاوے جنمیں سے تھوڑے بہت حکموں کو اورنگزیب نے خاص اپنے ہاتھوں سے جاری نکیا ہو *

ضلع کی مالگذاری کے ادنی افسر کا تقرر یا کسی دفتر میں کسی

اورنگ زیب کے استقلال و همت کا بیان

جبکہ ایسی جفاکشی کی مہموں میں تامل کیا جانا هی تو اُس استقلال و همت پر تحسین و آفرین کہنے سے باز رهنا ممکن نہیں جنکی بدولت بادشاہ والاجاہ نے ایسی مصیبتوں کو جھیلا جو اُسکے بوڑھاپے پر چاروں طرف سے جھوم جھوم کر آئی تھیں یعنی جبکہ اورنگ زیب اول اول اس تنگی لڑائی کی غرض سے نربدا پار اوترا تو وہ پینستھہ برس کا تھا اور جبکہ برهانپوری کی چھاونی سے روانہ هوا تو روانگی سے پہلے اکاسی برس کو پہونچا تھا *

کوچوں اور محاصروں کا تکان اُس عمر کے بہت کم مناسب تھا اور باوصف ایسی نمود و نمایش اور آرام و آسایش کے سامانوں کے جو اُسکے لشکر کی جلو میں موجود تھے ایسی بڑی بڑی سختیوں کو ایسا بے تکلف اوٹھایا کہ اُنکے اوٹھانے سے گبرو جوانوں کے تھکچر بھی هل جاتے وہ برهانپوری میں مقیم هی تھا کہ ایک اندھیری رات میں دریاے بیما کا طوفان آیا اور اوسکی چھاونی دریا برد هوگئی یہہ موسم برسات کا تھا جسمیں گرم سیر ولایتیں بارش کی مار مار سے شور بور رهتی هیں چھاونی کا بہت سا حصہ ڈوب گیا اور رهے سہے پر پانی گذر گیا لوگوں کے شور و فریاد اور خرابی پریشانی سے مصیبتوں کو ترقی هوئی بارہ هزار آدمی مرگئے اور مویشی بیشمار ضایع هوئے یہانتک کہ بادشاہ کو بھی جان کے لالے پڑے تھے اسلیئے کہ جس ٹیکرے پر وہ بیٹھا تھا وهاں پانی چڑھا آتا تھا مگر بقول اُسکے درباریوں کے اوسیکی دعا سے وہ پانی فرو هوا علاوہ اوسکے مہم مذکور کی مصیبتوں پر یہہ مصیبت زیادہ هوئی کہ قلعہ پرلی کے محاصرہ * جسکا محاصرہ ستارہ کے بعد کیا گیا تھا پہاڑ کیجانب سے ایک سیلاب آیا اوس میں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ اُس گرم ولایت کی تند هواؤں سے ـــت سی برسات کے موسموں میں جو وهاں پوری هوئی تھیں بہت سی تکلیں اوٹھائیں هونگی اور جبکہ برسات گذر جانے پر کوچ اور

اورنگ زیب کے بذات خود مشغول ہونے سے اُس کے خاص کاموں پر زیادہ مستحکم فایدوں کي توقع کسیقدر ہوئي چنانچہ وہ اپني چھاوني سے روانہ ہوا اور اُس کي روانگي پر سردار اُس کے تاسف کرتے رہی اِس لیئے کہ اُنھوں نے اُس کے آرام و آسایش کے لیئے عمدہ عمدہ مکان بنائی تھی اور ایک شہر کي طرح ڈالي تھي حاصل یہہ کہ بادشاہ والا همت چند اور قلعوں کي فتح وکشایش کے بعد ستارہ کے سامنے جمکر بیٹھا جہاں راجارام کي ریاست قایم تھي اور ایسے وقت اور ایسي حکمت سے بہت جلد اُس کو فتح کیا کہ محصور اُنکے مقابلہ پر باسامان آمادہ نہ تھے مگر باوجود اِس کے محصوروں نے بڑا مقابلہ کیا یہاں تک کہ کئي مہینی بعد اپریل سنہ ۱۷۰۰ع میں وہ قلعہ فتح ہوگیا *

سیوا جي ثاني کا راج

قلعہ کي فتح سے پہلے راجارام مرچکا تھا اور اُس کا بیٹا سیواجي اپني ما تارابائي کي نیابت کے سہارے راجگدي پر بیٹھا تھا راجارام کے مرنے سے لڑائي میں خلل نہ آیا تھا اور اورنگزیب اپني چالوں چلی گیا یہانتک کہ اگلے چار پانچ برس میں سارے بڑے بڑے قلعوں کو اپنے تصرف میں لایا بہت سے محاصرے لنبی چوڑے اور خونوں کے پیاسے واقع ہوئے † اور دونوں طرفوں سے طرح طرح کي تدبیریں اور بہانت بہانت کي فطرتیں برتي گئیں مگر وہ تدبیریں ایسي متواتر مرۃ بعد اُخرے واقع ہوئیں کہ تفصیل اُنکي بغایت مشکل بلکہ غیر ممکن هی هاں انجام اُنکا یہہ ہوا کہ وہ قلعہ مذکورہ بالا فتح ہوگئی *

---

† منجملہ اُن محاصروں کےایک محاصرہ کا حال اورنگزیب نے شاهزادہ اعظم کو لکھا کہ جو جو مصیبتیں کیلنا کے محاصرے میں پیش آئیں اور جیسي جیسي انوکھی سختیاں اور اچھوتي آفتیں مسلمانوں کو نصیب ہوئیں حال اُنکا تمکو دریافت ہوگا مگر خدا کا احسان هی کہ اس جانفشاں گروہ کي مصیبتیں انجام کو پہونچیں اور سعي اُنکي مشکور ہوئي بعد اُسکے عمدہ نتیجوں کي دعا خدا سے مانگو اور پچھلي اذیتوں کو خدا کے عدل و انصاف سے نسبت کیا جو اُسکي غفلت اور شرارت نفس پر مترتب ہوا تھا— دستورالعمل کا اڑتیسواں رقعہ

فوج سمیت کسی قلعہ کی فتح یا کسی حملہ کی دفع کے واسطے روانہ کیا کرتا تھا اور عموماً ممالک مقبوضہ کی حفظ و حراست کا بھروسا فوج کے ایسے ٹکڑوں پر رکھتا تھا جو مختلف مقاموں میں منقسم ہوکر رہتی تھی مگر حال میں ساری فوج کے مصروف کرنے کا یہہ طریق اُسنے برتا کہ آپ ایک حصہ کو دشمن کے قلعوں پر لیگیا اور دوسرے حصہ کو ذوالفقار خاں کے تحت حکومت چھوڑا جسپر ایک پوتے کو نام کا حاکم مقرر کیا تھا اور مطلب یہہ تھا کہ جہاں کہیں مرہٹوں کی فوجیں کھلے میدانوں میں چلتی پھرتی پائی جاویں تو وہ اُنکا تعاقب کرے غرض کہ اِس تدبیر سے تمام فوج کو بخوبی مصروف رکھا اگر یہہ قاعدہ پہلے سے برتا جاتا تو اُس سے کامیابی ممکن تھی مگر اب فسادوں کی دھوم دھام ایسی طغیانی پر پہونچی تھی کہ صرف جنگی انتظاموں کے ذریعہ سے روک تھام اُنکی ممکن نتھی اگرچہ ذوالفقار خاں نے راجارام کے بھگانے سے لڑائی بھڑائی کے ڈھنگ شروع کیئے جیسا کہ ابھی مذکور ہوچکا اور بعد اُسکے مرہٹوں کو بار بار شکستیں دیں اور مسلمانوں کی دلیری دلاوری کو شگفتگی بخشی مگر آخر کار اپنا حال اُسکو اُس سے بدتر دریافت ہوا جیسے کہ آغاز جنگ میں حال اُسکا تھا اسلیئے کہ جو شکست اُنکے دشمنوں مرہٹوں پر پڑتی تھی وہ ایسے صدمہ کی مانند ہوتی تھی جیسے کہ مارے پانی کو صدمہ پہونچتا هی یعنی وہ صدمہ کا مقابلہ بھی نہیں کرتا اور اسپر صدمہ کا اثر بھی باقی نہیں رہتا حاصل یہہ کہ مرہٹوں کی فوجیں جب کہیں منتشر کیجاتی تھیں تو اُسیدن یا اگلے دن ادھر اُودھر سے جمع ہو جاتی تھیں اور بادشاہی فوج کی یہہ صورت تھی کہ شکست کی صورت میں نقصان اور رسوائی حاصل ہوتی تھی اور خفیف کامیابیوں سے وہ ابتری جو اُنکے ذریعوں یعنی فوج اور خزانہ میں واقع اور وہ پریشانی جو اُنکے ملک و محاصل کو حاصل تھی موقوف و مرتفع نہوئی بلکہ روز روز اُنکی مشکلیں بڑھتی گئیں اور قوت کو کمی ہوتی گئی *

بیعزتی سے بلوے پر جانا پڑیگا غرضکہ راجارام سے یہہ آخر دوستی ہوتی
کہ اُسکو بھاگنے کا رستہ بتایا اور پھر محاصرہ کے کلم کاج کو زور و قوت اور
سعی و همت سے جاری کرکے تھوڑی مدت یعنی سنہ ۱۶۹۸ع میں قلعہ پر
قبض و تصرف کیا *

چوتھا باب

سنہ ۱۶۹۸ سے وفات عالمگیر تک

ذوالفقار خاں کو دوبارہ محاصرہ کرنیکی قوت کا حاصل هونا جو
مامول و متوقع نرها تها غالباً اوسکا باعث وہ قصے قضائی تهے جو
اب مرهٹوں میں کهلم کهلا قایم هوئے تهے اِسلیئے کہ سنتاجی اور
دانا جی جادو میں نا چاقی واقع هوئی تهی اور راجارام نے
جو سنتاجی کی شهرت و عزت سے جی هی جی میں جلتا تها
جادوجی کی اعانت کی تهی اور جوکہ سنتاجی اِس وجهہ سے مقبول انام
اور پسندیدہ خاص و عام نہ تها کہ اُس نے انتظام و قواعد کی پابندی کو
فوج پر واجب و لازم کیا تها تو اُس کی فوج میں ایک مخالف فریق
قایم هوا غرض کہ سنتاجی بهاگا اور جبکہ آخر کو پکڑا گیا تو جان سے
مارا گیا راجارام نے اِس واقع سے پہلے پہلے اپنی ریاست کو ستارہ میں
منتقل کیا تها اور اب ساری حکومت پر قبض و دخل اپنا کرنا شروع کیا اور
لڑائی کے میدان میں ایسی بهاری فوج اپنے ساتهہ لیکر گیا کہ مرهٹوں کی
ویسی بیشمار فوج آج تک اکٹهی نهیں هوئی اور دریاے گوداوری کی
شمالی جانب میں اُن مقاموں سے چوتهہ اور علاوہ اوس کے اور محاصل
وصول کیا جنهوں نے غاشیہ اطاعت کا اُٹهایا اور باقی مقاموں کو جالنا واقع براز
تک جلا پهونک کر خاک میں ملایا مگر بادشاهی فوج کے انتظام و اهتمام
میں تبدیل و تغیر کے واقع هونے سے مقام مذکورالصدر سے آگے نبڑہ سکا
اور عالمگیر ابتک اکثر برهما پوری میں مقیم رها اور اوسی جگهہ کو
فوج کا اعلی مقام اُسنے ٹهرا دیا اور گاہ گاہ اپنے بیٹے اعظم شاہ کو کسیقدر

کہ باوصف اس کے کہ وہ افسروں میں نہایت لایق فایق تھا مگر اب خیر خواهی کی اُمید اُس سے محض بیجا تھی غرض کہ جب مرهتوں سے دوبارہ لڑائی شروع هوئی تو بہت بڑی صورت پیش آئی یعنی ذوالفقار خاں خراج کا روپیہ تانجور میں لوگوں سے جمع کرنا رها اور سنتاجی نے بادشاهی فوج کے بڑے قوی حصہ کو جو ایک بڑے نامور سردار کے زیر حکومت تھا چیتلدرگ واقع میسور میں بھاری شکستیں دیں اور ملک کے مختلف حصوں میں مختلف کامیابیوں سے قصے قضائے طے هوئے مگر عام نتیجہ اُن کا مغلوں کے حق میں مفید پڑا هوگا اسلیئے کہ سنہ ١٦٩٧ع میں جنجی کے دوبارہ محاصرے کے قابل هو گئے *

میدان کی لڑائیوں میں ذوالفقار خاں نے همت لگائی اور گرمجوش افسر کا کام دیا مگر جبکہ جنجی کا محاصرہ دوبارہ کیا گیا تو مرهتوں سے پھر ملنا جلنا شروع کیا اور اُس مقام کی فتح کے طول پکڑ جانے کو حقیقت میں مقصود اپنا ٹھہرا لیا † *

اگرچہ ذوالفقار خاں اپنی کاریگری کیئے گیا مگر اورنگ زیب سے لڑنے والے بادشاہ کے عهد حکومت میں برابر برتاؤ ایسے طریقہ کا بہت دشوار اور بغایت مشکل تھا چنانچہ ذوالفقار خاں نے اگلے برس بخوبی یہی سوچا سمجھا کہ جنجی کو فتح کرنا چاهیئے اور کمی کوتاهی کی صورتمیں بڑی

---

† ذوالفقار خاں کی وہ سازشیں جو اُس نے مرهتوں سے کی تھیں ایک قلمی نسخہ سے واضح هوتی هیں جسکا گرینٹڈف صاحب نے حوالہ دیا هے اور غالباً اسی قسم کی سند پر جو میسور میں حاصل هوئی کرنیل ولکس صاحب نے اُن سازشوں کا هونا بیان کیا اور حال اُن کا حال کے مورخوں کو دریافت تھوا مگر بلذیلہ کی تاریخ میں ذوالفقار خاں کو یہہ الزام لگایا گیا هی کہ اُسنے دیدہ و دانستہ لڑائی کو طول دیا تھا اور مقصود اُس کا یہہ تھا کہ فوج کی بڑی حکومت اور وہ بڑا پایہ جو آپ اُسکو حاصل هے بادشاہ کے مرنے تک اُس کو حاصل رهے اور بادشاہ کے جلد مرنے کی اُمید اِس لیئے قوی تھی کہ عمر کو پہونچ چکا تھا *

خاص فوج کو مرزا کام بخش نے مسلم ہونے کا حکم سنایا تو اُن دونوں سرداروں نے واجبی ناواجبی یہی سمجھا بوجھا کہ شہزادہ مرہٹوں میں جانا چاہتا ہی یہاں تک چوں توں کر کے اُس کو نظر بند کیا † فوج میں فساد و غرغا برپا ہوا اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ ساری فوج اِسبات پر مجبور ہوئی کہ اپنی توپوں کو توڑ پھوڑ برابر کیا اور توپ خانے کو چھوڑ کر چل دیئے اور جہاں جاکر اکھٹے ہوئے وہاں مورچہ بندی کی اور گرداگرد اپنے خندقیں کھودیں اور محاصروں سے محصور بن گئے آخرکار اُن میں اور مرہٹوں میں یہہ عہد و پیمان ہوا کہ بیس میل کے قریب مقام و ندی ویش میں لوٹ جانے کی مغلوں کو رخصت دی جاوے کہ وہ وہاں پہونچکر بادشاہی حکم کے منتظر بیٹھیں *

جب کہ کام بخش اور اسد خاں پہلے پہل دکن کی جانب کو بڑھے جاتے تھے تو عالمگیر بھی جنوب کی جانب کو روانہ ہوچکا تھا اور مقام گلگلا واقع ساحل دریاے کشنا میں چھاونی اُسنے ڈالی تھی اور دوسرے برس وہ چھاونی برھما پوری میں منتقل کی گئی جو بندر پور واقع ساحل دریاے بیما کے متصل واقع ہی اور بادشاہ اُس جگہہ کئی برس تک مقیم رہا اب وہ بیجاپور کی جانب روانہ ہوا اور اسی زمانہ میں اپنے سرداروں کے کام ناپسند کیئے اور یہہ حکم جاری فرمایا کہ کام بخش دربار میں حاضر ہووے چنانچہ جب وہ باپ کی ملازمت سے مشرف ہوا تو باپ نے مہربانی فرمائی اور بڑی شفقت سے پیش آیا ‡ اسی عرصہ میں اسد خاں کو بھی طلب فرمایا مگر ایسے نقض و خلاف میں جو تدبیر سابق کا مخالف تھا اور اُس کی وجہہ بخوبی دریافت نہیں ہوتی فوج کا کاربار ذوالفقار خاں پر موقوف رکھا جسکا اب حال یہہ تھا

---

† ذوالفقار خاں اور اسد خاں کی رپورٹ مرسلہ خدمت عالمگیر جسکا حوالہ خود اورنگ زیب نے رقایم کرایم کے سینتالیسویں رقیمہ میں دیا ہی اور گرینٹ ڈف صاحب اور خافی خاں لزر بندیلہ کی تاریخ

‡ رقایم کرایم کا اٹھائیسواں اور پچاسواں رقعہ

درخواستوں پر اپنے التفات کو مایل کیا جو ہمیشہ سے ایسی قسموں کے فساد و نزاع سے فایدہ اٹھانے کے لیئے آمادہ بیٹھے رہتے تھے چنانچہ ذوالفقار خاں نے تساہل برتا بلکہ دشمنوں کو خبریں پہونچاکر اس قابل کردیا کہ محاصرہ تین برس تک قایم رہا اور محصور اُس کا مقابلہ کرتے رہے *

بعد اوس کے سنتاجي گور پارہ نے اپنے راجہ کي امداد و اعانت کے لیئے دلیرانہ ارادہ کیا چنانچہ سنہ ۱۶۹۷ میں باقي مرہٹوں کے گروہوں کو عالمگیر کے مصروف رکھنے کي غرض سے چھوڑ کر داناجي جادو کو پاس اپنے بلایا یہہ دونو سردار بیس ہزار سوار جرار اپنے ہمراہ لیکر جنجي کو روانہ ہوئے اور درمیاني ملکوں سے بڑي تیزي تندي سے گذرکر محاصروں پر ایسي شتابي چالاکي سے آپڑے کہ محاصر لوگ اپني باهمي تائید و کمک رساني کے لیئے اپنے بھاري گروہوں کو ترتیب ندیسکے مرہٹوں کے اگلے تکڑے نے مغلوں کے ایک گروہ پر چھاپا مارا چنانچہ اُنکے ڈیروںکو لوٹا اور اُنکے سردار کو گرفتار کیا بعد اُسکے خود سنتاجي نے اُس بڑے گروہ کو شکست فاحش دي جو بہت جلدي سے اُسکے مقابلہ پر روانہ کیا گیا تھا یعني سب سے آگے بڑھے ہوئے پہروں کو مار کر اندر کیجانب بھگایا اور چرکٹوں کو ہلاک کیا اور لشکر کي تمام رسدوں کو اور کھانے پینے کي چیزوں کو لوٹا اور خبروں کا آنا جانا قطع کیا اور بادشاہ کے مرنے کي خبریں اوڑائیں جنکو ایسے اڑے وقت میں بآساني یقیني سمجھہ گیا اور اُن افواہوں کي بدولت سنتاجي نے مرزا کام بخش سے یہہ بات چیت لگائي کہ ہم تیري تخت نشیني کي امداد و اعانت کرینگے معلوم ہوتا هي کہ مرزا کام بخش کو اسد خاں اور ذوالفقار خاں کي جانب سے بري بري باتوں کا اندیشہ ہوگا کہ اُس نے مرہٹوں کي باتوں کو کان دھر کر سُنا لیکن جب کہ دشمنوں کا آنا جانا شروع ہوا تو ذوالفقار خاں اور اسد خاں کچھہ سوچ بچار کر پراگندہ ہوئے یہاں تک کہ جب ایک رات اپني

بڑے اور بھاری بھاری چیزیں چھین تے تھے اور سرداروں کو تاوان کی
وض میں روکتے تھے *

.. اسلیئے کہ دکن میں عالمگیر کے پاس نئی بھرتی کے سواهی اور روپیہ
یسہ خاص ہندوستان سے آتا تھا تو سنبا جی اور داناجی نے بادشاهی فوج
ر ہندوستان کے درمیان میں آپ کو ڈالا اور بہت سی بار برداروں کو قطع
یا اور بادشاهی فوج کے کئی ٹکڑوں کو شکستیں دیں یہاں تک کہ سنہ ۱۶۹۳
یں ایسی بڑائی حاصل کی کہ مغل لوگ اون کو حقیر و ذلیل سمجھنے کی
جگہہ قوی اور ہیبت ناک سمجھنے لگے ایسی خوف و حراس کی
حالت میں بادشاہ کی جانب سے ایسی تدبیر کے برتاؤ کی ضرورت
ہی گئی جس کے ذریعہ سے اگر لڑائی خاتمہ کو نہ پہونچی تو اسقدر
و ہو کہ اوس کی نیک نامی اور شہرۂ آفاقی اور اوس کی فوج کی
ست و نہمت بحال و قایم رہی چنانچہ اوسنے جنجی کے محاصرے
ے کام کاج کی سخت پیروی کا ارادہ کیا اور سنہ ۱۶۹۴ ع میں شاهزادہ
م بخش کو وکنکرہ سے واپس بلایا اور تازی فوج کو همراہ اوس کے
ہے جنجی کے محاصرے پر روانہ کیا مگر اپنے معمولی دستور
ہ موافق اسد خاں والد ذوالفقار خاں کو شاهزادہ کے ساتھہ اِس
رض سے بہیجا کہ وہ کام روائی میں شریک اوسکا رہے اور تمام جنگی
ر و باروں کو اون امیروں کی اصلی هدایت اور نگرانی سے متعلق فرمایا
س انتظام سے کام بخش اور اسد خاں دونوں ناراض هوئے منجملہ
ہ کے شاهزادہ اس تهوڑے بے اختیار سے ناراض هوا جو حقیقت میں
کو بخشا گیا تها اور اسد خاں اور ذوالفقار خاں دونوں باپ بیٹوں نے
پسند نکیا کہ فتح کی ساری عزت اور فوج کی پوری حکومت سے
روم رهیں † *

ذوالفقار خاں بادشاہ سے اسقدر برهم هوا کہ مرهٹوں کے برهمنوں کی

---

† گرینٹ ڈف صاحب خافی خان اور بندیلا کے حالات مندرجہ تاریخ سکاٹ صاحب

کو چھوڑکر اُن کے پیچھی جاتے تھی تو اکیلے دوکیلے کو منگوا لیتے تھی یا کسي ٹیکرے کي لوٹ آڑ میں یا کسي ایسے مقام میں جہاں چھوٹے چھوٹے گروھوں سے انپر حملہ کرنا جاں جوکھوں سے خالي نہوتا تھا چھپ کر اکھٹے ھوتے تھی اور جب کہ تعاقب کرنیوالی دل شکستہ ہوکر اپنے ھارے تھکے گھوڑوں کو لیکر واپس لوٹتے تھے تو بات کي بات میں مرھٹے لوگ ادھر اُدھر سے ٹوٹ کر اُن پر گرتے تھے اور اگر اُنکي صفوں میں کوئي رخنہ پاتے تھی یا پراگندگي دیکھتے تھے تو بے ساختہ حملہ کرتے تھی مگر عموما کام اُنکا یہہ تھا کہ غنیم کي پشت و بازو پر متفرق ہوکر جھوٹے جھوٹے تھی گاہ گاہ ایک ایک کرکے تعاقب کرنے والوں میں گرتے تھی اور ساري غرض یہہ تھي کہ دشمن کے غول میں گھوڑے دار بندوقیں ماریں یا متفرق سپاهیوں کو بھالی کي نوک چوک سے هلاک کریں مگر صدمے کے لوٹنے اور بار برداریوں کے کاٹنے میں فوقیت اُن کو حاصل تھي اور اُسکا شوق و ذوق بھي اونکو تھا *

مرھٹونکو مفصلات کي عنایت سے بادشاھي رسدونکي خبر لگتي تھي اور بادشاھي فوج والوں کو مرھٹوں کے کہیں کہیں موجود ھونے کي آگاھي بھي نہوتي تھي یہاں تک کہ مرھٹے لوگ اُن کے کوچ کي راہ پر یکایک حملہ کرتے تھے اور ذخیروں کے اونٹ اور بیلوں کو جن میں کوچ و مقام لیئے غلہ ھوتے تھے اور حفظ و حراست اُن کي بخوبي ھوتي تھي آنکھوں کے سامنے بات کي بات میں لیجاتے تھے اور خزانہ لیجانے والوں کي حفاظت پر اپنے گروھوں کو بایکدگر وابستہ کرتے تھے اور جب اونکے ھاتھوں میں خزانہ ھوتا تھا تو مقابلہ اونکا دشوار پڑتا تھا یعنی لڑنے مرنے پر جمے رہتے تھے اور ھرگز بھاگتے نتھے اور اسلیئے کہ مغلوں کو عوما منزل بمنزل جاتے تھے تو اونکي خط کتابت کے لئے اور لڑائي کي رسدکو مرھٹے بند کرتے تھے اور جب کہ ایک دو دن میں مغل لاچار ھوجاتے تھے اور لاچار ھوکر اطاعت قبول کرتے تھے تو سوارونکو

تھي اور يهه بهاري گروه جهاں کهيں گذرتا تها وه مقام خاک سياه هوجاتا تها اور سپاهيوں کے زور و ظلم سے ساري رعايا کو سخت سخت تکليفيں پهونچتي تهيں † هم بيان کرچکے هيں که مرهٹے کوتاه قامت اور نهايت چالاک اور بغايت جفاکش هوتے هيں اور روکهے سوکهے کهانے کي عادت رکهتےهيں معمولي خوراک اُنکي يهه تهي که جوار کي ٹکيا پياز کے ساتهه کهاتے تهے اور اکثر پوشاک اُن کي يهه تهي که ايک پگڑي اور ايک چست جانگيا اور ايک بنڈا کرتا پهنتے تهے اور جب ننگے هوتے تهے تو ايک هلکا کرتا گهٹنوں تک رکهتے تهے اور هتيار اُن کے يهه تهے که توڑه دار بندوق اور تلوار ڈهال باندهتے تهے اور تيره چوده فٹ کا بهالا اکثر رکهتے تهے اور يهه هتيار آنکا قومي هي اور استعمال اُنکا بڑي هنرمندي سے کرتے تهے گهوڑے اُن کے هلکے اور چهوٹے هوتے تهے اور آٹهوں گانٹهه پورے اور بڑے چالاک اور جفاکش هوتے تهے آگے کو زقنديں لگاتے تهے اور سوار کے اشاره سے عين تيز روي ميں ٹهر جاتے تهے يا گهوم کر مڑ جاتے تهے زين کي جگهه گدا اور زين پوش کي جگهه کمل کي تهه هوتي تهي قيام کي صورت ميں سرداروں کے سوا گنتي کے لوگوں کے پاس خيمے هوتے تهے اور مهم کے دنوں ميں سپاهي زمين پر سوتے تهے اور بهالي کو زمين ميں پاس اپنے گاڑتے تهے اور لگام و اس ليئے بازو سے باندهتے تهے که جب دشمن کے پهونچنے کا شور و غوغا اوٹهے تو لپک جهپک کر گهوڑوں پر چڑه بيٹهيں *

مغلوں کے بهاري حمله پر ايسے گروه کے پانوں اُکهڑ جاتے تهے اور يک لخت ايک ايک کرکے تتر بتر هوجاتے تهے اور قريب کے پهاڑوں يا اِدهر اُدهر کے گڑهوں ميں گهس بيٹهتے تهے اور جبکه مخالف لوگ اپني صفوں

† جميلي کريري نے مارچ سنه ۱۶۹۵ ع ميں عالمگير کي چهاوني کو مقام گلگله ميں ديکها چنانچه وه بيان کرتا هي که وه ايسا بڑا انبوه تها جسکو دس لاکهه سے کم بيان کرتے هيں بادشاه اور بادشاهزادوں کے خيمے تين ميل کے محيط سے زياده ميں منصوب تهے اور فوج اور خيمے ايک گهري کهائي سے محفوظ و مستحکم کيئے گئے تهے

نہایت بری بری باتیں اوس کے لشکر میں دخیل تھیں یہاں تک کہ بہت سے افسروں کے پاس آدھی جمعیت معین فوج کی رہتی تھی اور بہت سے سردار اپنے ماتحت سپاہیوں کی جگہہ اپنے خدمتگاروں اور غلامونکو بھرتی کرتے تھے اور ایسے پاجی رفیقوں کے ساتھہ اوٹھنے بیٹھنے سے شریفوں کی عادتیں بگڑ گئی تھیں اور سپاھیانہ خوبی و خصلت کی خفت و ذلت سے دلیری دلاوری افسردہ پژمردہ ہوگئی تھی اور اغماض و نوازش کے باعث سے جسکا برتاؤ ایسے سرداروں کو ضروری و لابدی تھا جو آپ اپنے عیبوں سے بخوبی واقف ہوتے تھے بادشاھی فوج کی تباھی کمال کو پہونچی اور حال اوسکا ایسا خراب ھوا کہ نہ وہ دوسرے کی نگہبانی نگرانی کے قابل رھی اور نہ اپنے پہروں کی ھوشیاری کرسکی اور کاھلی سستی کے مارے عین نازک وقتہ پر ایسی صورت میں بھی کام سے معطل رھتی تھی کہ جسقدر عرصہ اُسکو بھاری سازوں کے لگانے اور زرہ بکتر کے پہننے میں صرف ھوتا تھا اُس کے بعد بھی کام کا موقع باقی رھتا تھا اور پھر بھی ادھر اودھر دیکھتی رھتی تھی † بادشاھی لشکر کے جلو میں امن و آمان کے وقتوں کی سی بڑی شان و شوکت پائی جاتی تھی اور ھر امیر اُس شان و شوکت کی نقل و تقلید پر مرتا تھا بلکہ ادنی ادنے سپاھی بھی اپنے اپنے ڈیروں میں ارام و آسایش ڈھونڈتے تھے کوچ کے سلسلہ میں ایک بڑا تانتا چلتا تھا جو ھاتیوں اور اونٹوں اور گاڑی چھکڑوں اور بیلوں اور بھیر بہنگاہ اور ھر درجہ کی عورتوں اور سوداگروں اور باورچیوں اور خدمتگاروں اور ھر طرح کے عیش و عشرت کے سامان بہم پہونچانے والونسے مرکب ھوتا تھا جنکی گنتی لڑنیوالوں کی نسبت دس گنی ھوتی

---

† فرانسیسی لوگ بڑی تنخواہ کی تعریفیں کرتے ھیں اور کہتے ھیں کہ وہ نوکری ایک مشغلہ تھا کوئی آدمی لڑتا بھڑتا نہ تھا اور پہرہ چوکی سے آشنا نہ تھے اور جب کوئی قصور ان قصوروں میں سے ثابت ھوتا تھا تو ایکدن کی تنخواہ وضع کیجاتی تھی چرچہل صاحب کا مجموعہ جلد چار جمیلی کریری کا قول اور نیز بندیلوں کے حالات مندرجہ تاریخ دکن مصنفہ سکات صاحب جلد ۲ ۱۲

اور حکومت کي نرمي اور معقول طوروں کے برتاؤ سے جنکو اکبر بادشاه نے قایم کیا تھا اور نیز هندو مسلمانوں کے میل جول سے مغلوں کي خوي و خصلت نرم هونے لگي تھي اور جهانگیر کي غفلت شعاري اور کم مصروفي اور شاهجهان کے ملکي امن چین سے فوج کے انتظام و قاعدوں اور جنگي عادتوں کو خاص خاص نقصان پهونچا تھا اور جس زمانه کي اب تاریخ لکھي جاتي هی اُس میں فوج کے قاعدوں اور سپاهیانه خصلتوں کو اتنا ضرر پهونچا تھا که وه محسوس هونے لگا تھا چنانچه امیر لوگ ایسي کاهلي اور بد وضعي میں مبتلا هو گئے تھے که وه اُن کي نسبت اسي زمانه سے برابر مشهور و معروف هی اور جن امیروں کي عقل درست اور طبیعت تھکانے رهي تھي وه بھي سرگرم خدمت کے لایق نه تھے لڑائي کے میدان میں ایسي نرم کرتیاں پهنکر آتے تھے جو روئي کے پهلوں اور پشم و ریشم کے ٹکڑوں سے بھري هوتي تھیں اور تلوار اُنکو کاٹتي نتھي کرتیوں پر زره یا چار آئینه لگاکر ایسے عمده گھوڑوں پر سوار هوتے تھے جنکي لگامیں بھاري بھاري اور زین پوش اُن کے لٹکتے رهتے تھے اور چاروں کناروں پر مختلف رنگوں کي جھالر اور تبت کي سوراگایوں کي دموں کے پھندنے لگے هوتے تھے اور گھوڑوں کي گردنیاں اور تمام ساز اُن کے طلائي نقرئي زنجیروں زیوروں سے آراسته پیراسته هوتے تھے اور هر سوار اپنے مقدور و طاقت کے موافق اپنے افسر کي نقل کرتا تھا اور ایسے سواروں سے ایک رساله قایم هوتا تھا جو کسي سواري کي جلو میں چلنے کے قابل و زیبا تھا اور کھوي لڑائي میں حمله کے لیئے بھي نامناسب نتھا مگر دور دراز کي دوڑ دھوپ کي استعداد و لیاقت نه رکھتا تھا باقي یهه بات تو کهاں که مهینوں کے سفر کي ماندگي برابر اُٹھائے چلا جاوے مذکورالصدر سواروں کے بهت کار آمد نهونے کے علاوه یهه بات بھي خرابي کي تھي که فوج کے دستور قاعدوں کي بالکل پابندي نه تھي چنانچه عالمگیر کي تاک جهانک اور اُسکي بهت سي چھان بین کے خلاف پر

اُس نے برتي که منجمله سپاهیوں کے جسکو رعب داب کا آدمي پایا یهه حق اُس کو عنایت کیا که مرهٹوں کي حکومت کے خارج مقاموں سے چوتهه اکهٹي کیا کرے اور مرهٹوں کے باقي حق دعووں کو جتاتا رهے اور جو ملک اُس خراج کے ادا سے انکار کرے اُس کو لوٹے کهسوٹے اور یهه بهي مقرر کیا که جو خراج اِس طریقه پر وصول هووے وہ فوج کي تنخواهوں میں صرف هوا کرے اور جو غنیمت هاتهه آوے وہ حاصل کرنے والوں کو ملے اور هر سردار کو اُس کے ذاتي فائدہ کي نظر سے یهه اجازت دي گئي که خوراک اور گهاس دانه کے نام سے نیا تاوان اپنے لیئے لیا کرے غرضکه اِس ترغیب سے جو حقیقت میں ایک قسم کا بلوا تها تمام مرهٹے سوار اپنے اپنے گوشوں سے نکلے اور لوٹ مار پر پهیل پڑے اور بے طرح هاتهه پهیکنے لگے اُسي زمانه میں پہلے پهل نام اُن مرهٹوں کے سننے میں آئے جو ایسے خود مختار فریقوں کے سردار تهے جنکي تعداد و کثرت مختلف تهي اور اب که بادشاهي رعایا کي مال و دولت سے اُنهوں نے تونگري اپني چاهي تو مختلف صورتوں میں کام اپنا نکالا چنانچه بعض اوقات الگ الگ هوکر کام کرتے تهے اور گاہ گاہ صلاح و مشورہ اور معین تدبیروں سے یورشوں کے لیئے کہیں کہیں اکهٹے هوتے تهے اور زور دباؤ کے وقت کسي خاص جانب کو سب چل دیتے تهے اگرچه سنتا جي اور دانا جي کي فوجیں اُن کے قبض و قابو میں تهیں مگر اُن کي کارروائي کا وتیرہ بهت کچهه ویساهي تها یعني لوٹتے مارتے رهتے تهے غرضکه مور ملخ کي مانند اطراف و اکناف میں مرهٹے پهیل گئے اور اُن کي بدولت سارا دکن لوٹ مار اور جلا پهونک اور تباهي بربادي سے بهرپور هو گیا *

مرهٹوں اور مغلوں کي فوجوں کے طرز و انداز کا مقابله

اسي زمانه میں مرهٹوں اور مغلوں کي فوجیں دستور و قاعدہ کي حیثیت سے باهم مقابل هوئیں اور جبهي یهه بات جلد دریافت هوئي که کسکے دستور و قاعدوں میں خوبي پائي جاتي هے مدت کے امن چین

کي فتح سے آپ کو معزز و ممتاز کیا تھا اِس غرض سے روانہ کیا کہ جنجي کو فتح کرکے مرھٹوں کي حکومت کو اخیر صدمہ پہونچاوے چنانچہ ذوالفقار خاں دکن میں پہونچا اور پہنچنی کے ساتھہ اُسکو یہہ دریافت ہوا کہ اگرچہ بجاے خود فوج اپني بہت ھے مگر جنجي کا فتح کرنا تو درکنار اُسکے محاصرے کے لیئے بھي کافي وافي نہیں غرضکہ ذوالفقار خاں نے تازي مدد کي درخواست کي اور کسي قدر فوج کو تانجور ‡ اور علاوہ اِسکے اور جنوبي ملکوں کے محاصل جمع کرنے میں مصروف کیا بادشاہ نے کام بخش اپنے بیٹے کو ایک فوج کے ھمراہ کرکے وکنکرہ کي فتح کي غرض سے جو بیجاپور کے قریب واقع ھی روانہ کیا تھا اگرچہ وہ مضبوط قلعہ دکن کے پنڈاروں میں سے کسي قوم کے ایک سردار کے قبض و تصرف میں تھا مگر اِس قدر مضبوط و مستحکم تھا کہ کام بخش کي سعي و محنت سے کوئي فائدہ مترتب نہوا اور ساري کوششیں اُسکي بیکار گئیں علاوہ اِسکے فوج کي مانگ اِس جہت سے بھي زیادہ ہوئي کہ مرھٹے میدان میں دوبارہ نکلے اور لڑنے بھڑنے پر آمادہ ہوئے بیان اُسکا یہہ ھی کہ جب راجا رام جنجي میں سکونت پذیر ہوا تو اُسنے سنتا جي گورپارہ اور داناجي جادو دو چالاک سرداروں کو سیر و شکار کے طریقہ پر کسي خفیف مہم کي غرض سے خاص اپنے ملک میں بھیجا تھا یہہ سردار اپني منزل مقصود کو اب تک نہ پہونچے تھے کہ بیجاپور کي معزول فوج کے چند گروہ اُنہیں لوٹتے کھسوٹتے پھرتے تھے اور جب کہ یہہ دونوں سردار وہاں پہونچے تو گانوں گانوں سے مرھٹے سوار نکلے اور انکے نشانوں کے تلے بیشمار اکھٹے ہوگئے علاوہ اِس کے رام چندر پنتھہ نے بھي جو تھوڑے سے رھے سہے علاقہ کے انتظام و اہتمام کے لیئے ستارہ میں چھوڑا گیا تھا تھوڑي فوج اپنے ضلعوں میں اکٹھي کي تھي اور لوٹ مار کي طبیعت کو بھڑکا چمکا کر سنہ ۱۶۹۲ع میں ایک نئي فوج اپنے کاموں کي پوري یکایک قایم کي تھي اور یہہ طرز

‡ مرھٹے لوگ اس تانجور کو چھنداور پکارتے ھیں

قبض و تصرف حاصل تھا فی‌الفور اُنھوں نے بحسب ظاھر مغلوں کی
ایسی اطاعت قبول کی کہ اُس گرمجوشی اور وفاداری اور قول و قرار سے
زیادہ کسی قوم نے اُن کی اطاعت اختیار ڈکی ھوگی مگر اُن زمیداروں نے
باغیوں سے ملنا جلنا قایم رکھا اور اپنے ھالی کمیروں کو باغیوں کا شریک و شامل
ھونے دیا بلکہ خفیہ خفیہ اپنے رشتہ داروں کے زیرحکومت گروھوں کو
قایم کرکے اِس غرض سے روانہ کیا کہ لوت مار کی مہموں میں باغی
مرھتوں کے مدد و معاون رھیں اور جیسے کہ وہ علانیہ دشمنی کی صورت
میں نقصان پہونچاتی اُس سے زیادہ اتفاق اور جاسوسی کے ذریعہ سے
پہونچایا اور جب کہ سپاھیوں نے کوئی قوی حکومت اور معین خزانہ
نہ پایا تو ھر شخص نے اپنے اپنے فایدہ کی تدبیریں نکالیں ھمیشہ سے
مرھتوں کو لوتنا کھسوتنا یہانتک مرغوب تھا کہ سیواجی کے عہد کی
ابتدائی قزاقیوں سے اُس زمانہ تک جب کہ موھتوں کے راج ریاست کی ترقی
غایت عروج پر پہونچی تھی لوت مار کی خواھش مرھتوں کی طبیعت
پر غالب رھی اور اِسی لیئی جو لفظ اُن کی زبان میں فتح کے لیئی
موضوع ومستعمل ھے اُس کے معنی دشمن کا لوتنا ھیں اگرچہ عام
مقصود کی تحصیل میں بہت جلد اکتھے ھوجاتے ھیں مگر اِس صورت
میں بھی تمام لوگ اِس وجہہ سے مستعد و آمادہ ھوتے ھیں کہ ھر شخص
اپنی جداگانہ غنیمت کا خواھاں ھوتا ھے غرض کہ جب اُن کی طبیعت
مذکورہ بالا متحرک ھوئی تو اُس کو ایسی راہ پر لگانے میں جسکے
ذریعہ سے عمدہ عمدہ قواعد یافتہ فوجوں کی دلیری دلاوری سے زیادہ
قوی اور خطرناک ھوجاویں حکومت کی جانب سے تھوڑی سی مداخلت
درکار تھی *

جنجی کے محاصرہ کا بیان

جب کہ بظاھر یہہ دریافت ھوا کہ بلاد دکن سے مرھتوں کی حکومت
معدوم ھوگئی تو اسد خان کے بیتی ذوالفقار خان کو جسبنے ولے کنہ

دکن کے قلعوں کو اچھي حفظ و حراست میں رکھاجاوے اور فوج اُسکي علاقہ کے دیہات میں جگہہ جگہہ پہیل کر چلي جاوے اور وقت کي منتظر بیٹھے چنانچہ راجارام اور اُس کے تہوڑے همراهیوں نے بہیس اپنا بدلا اور اُن مخالف صوبوں میں گذرے جو راے گڈھ اور جنجي کے درمیان میں واقع تہے جوں هي کہ وہ جنجي میں داخل هوا تو اپنے پہونچنے کي منادي پہیري اور اپنے بھتیجے کي گرفتاري کي وجہہ سے راجائي کا خطاب اِختیار کیا اور نصیبوں کي یاوري سے پہلاد نامي ایک برهمن صلاح کار اور خیرخواہ اُس کو هاتہہ آیا اور اُس میں یہہ لیاقتیں کافي وافي تہیں کہ اور سرداروں وزیروں پر فضل و فوقیت حاصل کرے اور یہہ سمجھہ بوجھہ اُس کي پوري تھي کہ اگر ممکن و متصور بھي هو تو اِس سے زیادہ سعي و کوشش مناسب نہیں کہ سارے مرهٹوں کے مصروف رکھنے کے لیئے کوئي عام منشا تجویز کرنا چاهیئے جس میں سب اِتفاق سے مصروف هوویں ٭

اگر سیواجي سا لایق فایق آدمي جس کي سعي و همت اور خوے خصلت کي بوباس اطراف و اکناف میں جگہہ جگہہ پہیلي تھي پیدا نہوتا تو مرهٹوں کي قوم قایم نہوتي مگر اب کہ سارے مرهٹوں میں ایک طبیعت کا جوش برابر پیدا هوا یعني سب کي طبیعتیں متفق هوگئیں تو لوگوں کے اخلاق و عادات اور لڑائي کے طور و طریقوں کي روسے یہہ ضروري هوا کہ خاص خاص لوگوں کي سعي و محنت کے ذریعہ سے اُس نئي طبیعت سے کام لیاجاوے اور یہہ تدبیر اُن کے حال کے حسابوں نہایت مناسب تھي کہ سردست اپنے غالب دشمن کے سامنے کان نہ هلاویں اور گھربار ساز و سامان سے کوئي چیز ایسي پاس اپنے نرکھیں کہ دشمن کو ترغیب اُسکي پیدا هووے اور جب کہ حملہ آوروں کي مانند کام کا موقع پیش آوے تو بیکم و کاست اپني زور و قوت سے حملہ کریں اور پھر نرے بھرت ٹوٹ پڑیں چنانچہ منجملہ اُن کے جن سرداروں کو زمینوں پر

اور بھي ظاہر ہوئي تھي کہ بادشاہ نے پونہ میں توقف کرکے راے گڈہ کے محاصرے کو فوج اپني روانہ کي تھي جہاں مرہٹوں کے بڑے بڑے افسر سنباجي کي وفات کے بعد اکھٹے ہوئے تھے اور اُس کے شیر خوار بیٹے ساھو کو راجہ تسلیم کیا تھا اور اُس کے بھائي راجا رام اُس شیرخوار کے چچا جان کو نایب ریاست ٹھہرایا تھا *

راجا رام کي نیابت کا بیان

بعد اُسکے مرہٹوں نے راے گڈہ میں سپاھي محافظ مقرر کیئے اور کھانے پینے کے ذخیرے بھرے اور کار و خدمت کے واسطے نایب ریاست کے ھمراہ چلے گئے راے گدہ کا محاصرہ کئي مہینے تک قایم رہا یہانتک کہ ایک ماوالي سردار نے کسي ذاتي عداوت کے مارے جو عام مایوسي سے مخلوط و مختلط تھي راے گدہ کي چڑھائي کا رستہ بادشاھي ملازموں کو بتایا اور اپنے بھائي بندوں سے دغابازي کي † اور سنہ ۱۶۹۰ ع میں شیرخوارہ راجہ پکڑا گیا مرہٹوں نے یہہ چاھا کہ بجاے اِس کے کہ سیواجي کا پچھلا قایم مقام یعني راجارام آفت و مصیبت یعني جان جوکھوں میں گرفتار ہووے جنجي کے دور دراز قلعہ واقع کرناٹک میں چلا جاوے اور

---

† کوئي وجہہ وجیہ اِس کي دریافت نہیں ہوتي کہ کبھي تو یہہ قلعے بارہ بارہ ایک ھي وقت میں برابر فتح ہوجاویں اور کبھي بہت عمدہ آراستہ فوجوں سے مدت تک لڑاکریں مگر منجملہ اُن کے اکثر قلعوں میں حفاظت کے سپاھي معین نہیں کیئے جاتے تھے اور ذخیرے بھي نہیں بھرے جاتے تھے اُن قلعوں کے سپاھیوں کو ایسي اراضیوں کے محاصل سے تنخواہ ملتي تھي جو عین قلعہ کے نیچے واقع ہوتي ھیں اور اِسي جہت سے قلعہ کے سپاھي محاصروں کے متوسل ہوجاتے تھے قلعوں کے متعین سپاھیوں کے بڑے بڑے گروہ اکثر اِس سبب سے یکایک مغلوب ہوجاتے تھے کہ قلعہ کے اِستحکام و مضبوطي پر بھروسا کرکے غافل سوتے تھے اور دوسرا سبب یہہ ھے کہ جب اُن مشکلوں پر دشمن غالب آجاتا تھا جن پر غالب آنا ممکن نہ سمجھتے تھے تو وہ دفعتاً مایوس ہوجاتے تھے اگر ایسے قلعہ اچھي حالت میں رکھے جاتے ھیں اور سپاھي اور ذخیرے بطور مناسب چھوڑے جاتے ھیں تو اُن کے فتح کرنے کے واسطے اھل یورپ کي جنگي تدبیریں اور دلاوریاں درکار ہوتي ھیں *

اپنے بڑے قوي دشمن کے دیکھنے کو اکھٹے ہوگئے تھے بعد اُس کے بادشاہ کے سامنے لائے گئے اور قید خانہ میں مقید کیئے گئے غالباً بادشاہ کا یہہ ارادہ تھا کہ اپنے قیدي کو ایک مدت تک اس غرض سے صحیح و سلامت رکھے کہ اُسکے ذریعہ سے اُسکے قلعوں پر تصرف حاصل کرے مگر سنباجي نے ذلت و رسوائي کو گوارا نکیا اور جینے سے ہاتھہ اوتھایا چنانچہ جب اسلام کا پیغام اُس کے پاس آیا تو بقول اُس کے کہ "ہرکہ دست از جاں بشوید ہرچہ در دل دارد بگوید" جواب اُس کا ایسے کڑے لفظوں میں دیا جو بادشاہ کے طعن و تشنیع اور خدا و رسول کي گستاخي پر مشتمل تھے غرض کہ في الفور اُس کے قتل کا حکم صادر ہوا اور غالب یہہ ہي کہ قتل کا منشا خدا و رسول کي گستاخي تھي اس لیئے کہ اُس کے قتل میں ایسي بڑي سختي برتي گئي کہ اورنگ زیب کے معمولي طریقوں کے خلاف تھي چنانچہ گرم سیخچوں سے اُسکي آنکھیں پھوڑي گئیں اور زبان اُسکي گدي سے نکالي گئي اور اگست سنہ ۱۶۸۹ع میں کلوشا سمیت گردن مارا گیا *

اگرچہ سنباجي کي ذات سے سارے مرہٹے متنفر تھے مگر اُس کي بري قسمت پر غیظ و غضب کے مارے آگ کے پتلے بن گئے اور قومي جوش خروش اور مذہبي زور و شور اس درجہ کو پہونچا کہ کاھے ساھے ایسا نہ پہونچا تھا *

اگرچہ مرہٹے مغلوں سے جلتے تھے اور بڑي سخت عداوت مابین اُن کے متحقق تھي مگر مقابلہ کي توقع اور کامیابي کي امید بہت تھوڑي رکھتے تھے اس لیئے کہ بادشاہ کي بڑي بھاري فوج اور نیز اُسکي ذاتي شہرت بلکہ اُس جاہ و حشمت سے جسنے معمور و مشحون اُسکو کیا تھا اور قطع نظر سب سے سلاطین مغلیہ کے نام سے مرہٹوں کے دلوں میں ایسي ہیبت بیٹھي تھي جو بادشاہ کے نائبوں کي پہلي لڑائیوں میں بھي پہلے لاحق نہوئي تھي علاوہ اُس کے مرہٹوں کي کمزوري اس سے

کے کانوں میں پڑی † جو بادشاہ کی جانب سے کولا پور کا حاکم تھا اگرچہ کولاپور سنگامیسور سے پچاس ساٹھہ میل کے فاصلہ پر واقع هی مگر گھاٹوں کے سلسلہ کے باعث سے سنگامیسور سے الگ هی اور اسلیئے کہ تقرب‌خاں صرف ایک ضلع کا حاکم تھا تو اوسکی همسائگی سے سنبا جی اور علی هذالقیاس اوس کے پاس پڑوس والوں کو بہت سا اندیشہ نتھا حاصل یہہ کہ یہہ سردار از بسکہ چالاک و چست دلیر و دلاور تھا تھوڑی سی فوج اپنے همراہ لیکر روانہ هوا اور ایسی چال چلا کہ سنگامیسور میں داخل هونے سے پہلے کوئی شک شبہہ اوس کے چلنی نکلنی کی نسبت پیدا نہ هوا سنبا جی اب تک محفوظ رہ سکتا تھا اسلیئی کہ محصور هونے سے پہلے پہلے اُسکے ملازموں سے بادشاهی ملازموں کے آنے سے آگاهی اُسکو دی تھی مگر سنبا جی نشوں میں چور چور تھا یہانتک کہ کوئی بات اُن کی نسنی اور ایسی آگاهی کی عوض میں پاداش و تدارک سے دهمکایا جسکو طعن تشنیع سے خالی سمجھا غرض کہ تقرب خاں بات کی بات میں وهاں جا پہونچا اور سنبا جی بہت سے همراهیوں سمیت اُس جگہہ سے بھاگا اور کلوشا وزیر اپنے ولی نعمت کے بچانے میں زخمی هوا یہانتک کہ دونوں گرفتار هوئے اور بڑی دهوم دهام سے بادشاهی لشکر میں پہونچائے گئے ‡ *

پہلے اُن کو اونٹوں پر سوار کیا اور بڑے گاجے باجے سے بادشاهی لشکر میں پھر آیا تماشائیوں کے هجوم سے چاروں طرف اُن کی معمور تھیں جو

† گرینٹ ڈف صاحب ایک رقعہ مندرجہ رقایم کرایم کے دیکھنے سے جو هندوستانی دفتر واقع لندن کے نسخوں کے سلسلہ میں اکتالیسواں نسخہ هی یہہ دریافت هوتا هی کہ سنبا جی کی گرفتاری خود پادشاہ کی تدبیر سے حاصل هوئی اور تعمیل اُسکی اُسکے احکام کی بڑی پابندی سے عمل میں آئی اُسکے خط کے دیکھنے سے تقرب خاں کا یہہ حال دریافت هوتا هی کہ وہ اُسوقت میں پنالہ کے قلعہ کا محاصرہ کررها تھا

‡ یہہ بات غلط مشہور هی کہ کلوشا نے اپنے ولی نعمت کو دغا سے پکڑوا دیا

زمینداروں هي کو دیا جاتا تھا اور آن جنگي سرداروں کو جو ضلعوں پر حکومت کرتے تھے محاصل کي تحصیل و جمع میں سے پچیس روپیه فیصدي خرچه بابت ملتي تھے اور وہ سردار اپني فوج ماتحت کي تنخواہ اوس سے وصول کرکے باقي کو روانه سرکار کرتے تھے اور اکثر اوقات اس انتظام کي جگهه یهه بھي عمل میں آتا تھا که معین ضلعوں پر کسي میعاد معین تک سرداروں کي تنخواہ اور وظیفوں کے ادا کرنے کے لیئے جاگیریں مقرر کي جاتي تھیں *

ان بڑے واقعوں میں سنبها جي اپنے کام کاج میں سست اور کاهل رها جسکا باعث مرهٹوں کے مورخوں نے یهه بیان کیا که کلوشا وزیر نے سحر و نیرنگ کے زور سے اوسکو غلام اپنا بنایا تھا مگر اصلي باعث اوسکا وہ بدن کي کاهلي اور عقل کا فساد تھا جو مدت کي میخواري اور عیاشي سے ناشي هوا تھا *

شہزادہ اکبر نے سنبها جي کے طور طریقوں سے نفرت کھائي اور ایسے سست رفیق سے امید کو توڑکر اوسکي درباداري کو چھوڑا اور سیدھا ایران کو روانه هوا جہاں وہ سنه ۱۷۰۶ع تک زندہ رها سنبها جي کے خاص خاص سرداروں نے باوصف اپنے آقا کي کاهلي سستي اور ناکردہ کاري کے بادشاهي لوگوں کے مقابله پر جد و جهد اوتھائي اور اپني وفاداري پوري پوري پر جمے رہے مگر باوجود اونکي سعي و کوشش کے مرهٹوں کے کشادہ ملکوں پر بادشاهي ملازم تھوڑا تھوڑا قبض و دخل اپنا کرتے جاتے تھے اور خود بادشاہ اون کے قلعوں پر پوري چڑهائي کي طیاري میں مصروف تھا که اسي اثنا میں ناگاہ اوس کے ایک افسر کي چابکي چالاکي سے بڑا حریف اوس کا گرفتار هوا یعني سنبها جي تھوڑے همراهیوں سمیت ایک عمدہ باغ واقع سنگامیسور واقع کلکان کي سیر و گلگشت میں مصروف و مشغوف تھا که اوس کے غیر محفوظ هونے کي بھنک مقرب خاں

کا ڈھچر جو مذکورہ بالا سلطنتوں سے علاقہ رکھتا تھا سارا بگڑ گیا اور پراگندہ لوازم دکن کے فساد نزاعوں کے لیئے اصول و عناصر ہوگئے اگرچہ پٹھانوں اور غیر ملکي سپاہیوں نے جو دکن کي تباہ شدہ ریاستوں کے نوکر چاکر تھے اورنگ‌زیب کي ملازمت اختیار کي ہوگي مگر ان دونوں ریاستوں کي فوجوں کے باقي لوگ سنواجي کے شریک و شامل ہوے اور بجاے خود لوٹنے کھسوٹنے پر مجبور ہوئے اور دور دور کے زمینداروں نے خود مختاري کا مقام و موقع تکا اور ساري لڑائیوں اور قزاقیوں میں جو اونسے ظہور میں آئیں ہمیشہ مرہٹوں کي رفاقت اعانت پر آمادہ رہے جنکو دکن کي بے انتظامیوں کا حقیقي مربي سمجھتے تھے اور مغلوں کي وہ زمیندار رعایا اپنے مالکوں یعني مغلوں سے ناراض تھي جو زیر طلب اونکي بستي تھي اور بوجہہ مذکور اور مذهبي مقابلہ کے خیال و تصور سے جو نیا پیدا ہوگیا تھا اونکي دشمنوں کي امداد و اعانت پر امادہ رہتي تھي غرض کہ برخلاف اوس چندروزہ اقبال اور دو چار دن کے عروج کے جسکا ظہور گولکنڈہ کي فتح ہونے پر نمایاں ہوا تھا اورنگ‌زیب اسي واردات یعني فتح گولکنڈہ سے اون مسلسل آفتوں مصیبتوں کي تاریخ مسلسل قایم کرسکتا تھا جو گور تک ساتھہ اوس کے رہیں *

اورنگ‌زیب نے حال کي اقبالمندي سے فائدے اوٹھانے میں کچھہ کمي کوتاهي نکي چنانچہ سنہ ١٦٨٨ع میں بیجا پور اور گولکنڈہ کي ساري قلمرو بلکہ اون ریاستوں کي نئي جنوبي فتوحات پر قبض و تصرف کیا اور ساهنجي کي جاگیر واقع میسور کو بهي دبایا اور ونکا جي کے علاقہ کو تانجور تک محصور رکھا اور اون مرہٹوں کو قلعوں میں محصور ہونے پر مجبور کیا جو سیواجي کي جانب سے اوسکي حال کي فتوحات پر قابض متصرف تھے مگر ان سارے ملکوں میں اس سے زیادہ قبض و تصرف حاصل نہوا جیسا کہ سپاهي لوگوں کو حاصل ہوتا هي یعني ملکي انتظام اوسکا وهاں قایم نہوا چنانچہ قلعوں کے متحاصل کا ٹھیکہ دیس مکھوں اور

بدولت اُسکي رعايا اور اُسکي آل و اولاد کو ياد اُسکي آجتک عزيز و مکرم هی يهه واقعه ستمبر سنه ۱۶۸۷ع میں واقع هوا *

معاصرے کے زمانه میں شاهزاده معظم اور ابوالحسن تانا شاه کے درمیان میں شاهزاده کي کوتاه بيني اور ناعاقبت انديشي سے کچهه خط کتابت جاري رهي اورنگزيب اُس خط کتابت سے آگاه هوا اور وه خفته شک شبهی جو معظم کي نسبت قايم تهے بيدار هوگئے اور اس خط و کتابت کا مطلب يهه تها که وه اپنے باپ اور تانا شاه کے بيچ میں پڑکر آشتي کرادے مگر اورنگزيب کو اپنے وهم و گمان کے استحکام کے لیئے جو ايک مدت سے معظم کي نسبت برابر چلے آتے تهے ايک بهانه هاتهه آيا اور في الفور اُسکو نظربند کيا جو سات برس تک نرم گرم قيد میں مقيد رها معلوم هوتا هی که شاهزاده ممدوح سے کبهي کوئي ايسي حرکت صادر نهوئي هوگي جس سے عالمگير اُسکي طرفسے مشتبهه اور انديشه‌ناک هووے اس لیئے که سب لوگوں نے اُس کو عقيل و هوشيار اور حليم سليم بيان کيا هی چنانچه برنير صاحب لکهتے هیں که کوئي غلام بهي زياده اُس سے مطيع و محکوم نهیں هوسکتا اور جيسا که بحسب ظاهر بلندنظري اور اولوالعزمي سے وه خالي معلوم هوتا تها ويسا کوئي معلوم نهیں هوتا مگر صاحب موصوف نے يهه کنايه لکها هی که جو که خود عالمگير کا چال چلن بهي اپني جواني میں ايسا هي تها تو شايد يهي خيال اورنگزيب کو اُس کي نسبت گذرا هوگا † *

عالمگير نے اپنے ارادوں کو بلندي کي غايت پر پهونچايا مگر ايسی بيج اُسنے بوئے تهے که اُسکی بڑے کڑوے پهل خاص اُسکو اور بعد اوس کے اوسکي آل و اولاد کو پهونچنی والی تهے اس لیئے که وه ساري حکومتیں جو دکن میں قايم تهیں اور اونکي بدولت کسيقدر امن چين اوس جگهه قايم تها يکقلم اب نيست و نابود هوگئیں اور خاص و عام کي معيشت

† برنير صاحب کي تاريخ جلد ۱ صفحه ۱۲۰

جوں هي که بیجاپور کي فتح سے فراغت حاصل هوئي تو اورنگزیب نے گولکنڈہ کے بادشاہ سے آشتي کے توڑنے اور اُسکے پورا پورا تباہ کرنے کا ارادہ کیا اور جن تدبیروں کے ذریعہ سے یهہ کام اُس نے حاصل کیا وہ ایسي هي خفیف و ذلیل و ناکارہ تهیں جیسا که یهہ کام اُسکا شرافت کے خلاف اور دیانت کے منافي تها تفصیل اُسکي یهہ هی که اُس نے اپني فوج اُس کے ملک کي قلمرو میں اِس حیله سے پهونچائي که حج کے ارادہ پر جاتا هوں اور اس حیله سے بهت سا روپیه نقد اور بهاري بهاري رقمیں نذر و بهینٹ کي رو سے حاصل کیں اور اُسکي همدردي اور اُس کے مہر و محبت کے حاصل کرنے پر بڑي خواهش ظاهر کي مگر اسي عرصه میں گولکنڈہ کے وزیروں سے ساز باز اپنا کر رها تها اور اُسکي فوج کو خراب و عواش بنا رها تها یهانتک که جب کام اُسکا پخته هوگیا تو اُس نے ایک اشتهار اس مضمون سے جاري کیا که گولکنڈہ کا بادشاہ کافروں کا حامي هی بعد اِس کے بهت جلد اُس کے قلعه کا محاصرا کیا معلوم هوتا هی که ابوالحسن نے اسوقت سے اپنے زنانه پن کو اوٹها رکها تها اس لیئے که اگرچه فوج اُسکي اُسکو چهوڑکر بهاگ گئي تهي مگر دلیري دلاور کي بدولت سات مهینے تک گولکنڈہ کو غنیموں کے هاتهوں سے بچائے رکها یهاں تک که اسي کے لوگوں نے ساتهہ اُس کے دغا کي اور اُسکو دشمن کے حواله کیا بعد اُس کے جو آفت اُسپر نازل هوئي اُسکو ایسي صبر و متانت سے اُسنے اوٹهایا جسکي

اطراف و اکناف میں مشهور و معروف هی مگر حقیقت یهہ هی که اس ساري قلمرو میں محمد عادلشاہ کا مقبرہ ایسي عجیب عمارت هی جسکا گنبد ایسا بلند اور چوڑا چکلا هی که جدهر سے دیکهیں وهي نظر پڑتا هی اگرچه اُس مقبرہ میں تکلف و آرایش کي کوئي بات پائي نهیں جاتي مگر اُسکے قد و قامت کي مهیب اور بڑي طولاني اور نهایت بڑي سادگي سے ایسي غمگین حالت برستي هی که اُس ویراني اور شکسته حالي سے بغایت مناسبت رکهتي هی جو اُسکے چاروں طرف چهائي هوئي دکهائي دیتي هی (گرینڈڈف صاحب جلد ایک صفحه ۳۲۰) کهنڈروں کے دیکهنے سے یهہ خیال پیدا هوتا هی کہ ایسي چهوٹي سي ریاست ایسي بڑي دارالحکومت کو کسطرح قایم رکهہ سکتي هوگي

بلکه اُس کو یهه شبهه گذرا که معظم نے اپني بلند نظریوں کي غرض سے بهت سي غنیمت کو تغلب کرکے وه خزانه اپنے تحت و تصرف میں رکها جو سرکار میں جمع هوتا جیسا که خود اورنگ زیب نے ایک ایسے موقع پر باپ کے زمانه میں کیا تها غرض که گولکنده کے بادشاه کو اتنا دبایا که اُس نے بهاري رقم کے اداکرنے پر آشتي کي بعد اُس کے بیجاپور کا ارادہ هوا اور فوج اُس جانب کو روانه کي گئي *

معلوم هوتا هی که بیجاپور کي فوج اِس زمانه میں باقي نرهي تهي اِس لیئی که بیجاپور کي روني کا محیط چهه میل کا تها اور عالمگیر اُس کو چاروں طرف سے محصور کر سکا اور محاصره کے علاوه فوج کے ایک حصه کو باقاعدے حمله اور شگاف کرنے میں لگاسکا یهه پورا محاصره ایسي خوبي سے قایم رها که جب شگاف گهس پیٹهه کے قابل هوگیا تو شهر کے رهنے والی کهانے پینی کي کمي کوتاهي سے بڑي دقت میں پڑے اور محصور سپاهي اگرچه گنتي میں تهوڑے تهی مگر پٹهان ولي کي ضرورت سے یهه مناسب سمجها گیا که اُن کو مفید شرطیں عنایت کیجائیں اورنگ زیب ایک هلکے پهلکے تخت پر بیٹهه کر شگاف کي راه سے شهر میں داخل هوا اور صغیرسن بادشاه کو گرفتار کیا اور بیجا پورسي دارالحکومت کو تباه کرکے چهوڑا چنانچه آجتک وه شهر اُسي حالت مین مبتلا هے یهه واقع پندرهویں اکتوبر سنه ۱۶۸۶ ع میں واقع هوا † *

---

† بیجاپور کي شهرپناه سنگین اور تراشیده پتهروں سے بني هوئي اور نهایت بلند هی اور آجتک ثابت هے اور جو سرکاري عمارتیں اُسکے اندر واقع هیں اُنکے مینار اور گنبد شهرپناه سے اسقدر اوبهرے هوئے هیں اور دور سے دکهائي دیتے هیں که دیکهنے والوں کو یهه معلوم هوتا هے که وه شهر آباد اور سرسبز هی مگر جبکه اندر جاکر دیکهتے هیں تو بستي کو سنسان اور مکانوں کو کهنڈر پاتے هیں گهري خندق اور دوهرے دوهرے پشتوں سے جو شهرپناه کي حفظ و حراست کي نظر سے بنائے گئے اور قلعه کے عمده مکانوں کے کهنڈروں اور ٹوٹي دیواروں کے ڈهیروں سے دربار بیجاپور کي پهلي شان و شوکت ثابت هوتي هی اُسکي عالیشان عمارتوں مین سے جامع مسجد بڑي عالیشان عمارت هی اور ابراهیم عادلشاه کا مقبره جو پهلے مذکور هوچکا اپني عمده قطعي اور پاکیزگي تعمیر سے

که جب کوئي غنیم آکر ستاوے تو ایک دوسرے کي اعانت کرے اور جب
که یهه رفاقت اورنگ زیب پر کهل گئي تو اُس نے سنها جي سے بےپروائي
برتي اور اِسي امر کو عداوت کي وجهه ٹهراکر گولکنده کے اِراده پر فوج اپني
روانه کي مگر جو فوج اُس نے اس مهم پر بهیجي تهي وه اُس کے لیئے
کافي وافي نه تهي اِس لیئے که بڑي بڑي فوجوں کے حاکموں سے بغاوت کا
شک شبهه اُس کو رهتا تها تهوڑے عرصه گذرنے پر پهلي فوج کي تائید
واعانت کي نظر سے بهت سي فوج کو شاهزاده معظم کي تحت حکومت
کرکے اُسکے پیچهے روانه کیا جو پهلي پچهلي دونوں مذکوره بالا فوجوں کا
حاکم هوا تها مگر گولکنده کي سلطنت کا حال ایسا خراب و ابتر تها جیسا که
بیجاپور کي ریاست کا تها اِس لیئے که ابوالحسن تانا شاه گولکنده کا
حاکم عیاش اور کاهل تو ضرور تها مگر لوگوں میں معزز اور ممتاز بهي تها اور
اُس کي حکومت کا انتظام اور ملک و محاصل کا اهتمام ایک برهمن
مدنا پنته نامي کي سعي و همت سے بخوبي هوتا تها جسپر اعتماد
و بهروسا کرنے سے اُس نے بڑي دانائي برتي تهي مگراس برهمن کي
مدارالمهامي مسلمانوں اور منجمله اُن کے خصوص ابراهیم خاں کو
سخت ناگوار تهي جو ساري فوج کا سپه سالار تها اِس لیئے که اگر کوئي
اور انتظام واقع هوتا تو وزارت اُسي کو هوتي غرض که اُس ناگواري پر یهه
نتیجه مترتب هوا که جب شاهزاده معظم پاس آگیا تو ابراهیم خاں ایک
بڑا حصه فوج کا همراه اپنے لیکر شاهزاده ممدوح کي خدمت میں پهونچا
اور اِسي قسم کے شور و فساد میں جو خاص حیدرآباد میں برپا هوا تها
مدنا پنته مارا گیا اور تانا شاه اپنے پهاڑي قلعه میں پناه گزیر هوا اور حیدرآباد
اُس کا دارالسلطنت تین دن تک لٹتا رها اور غنیم کے تصرف میں آیا
شاهزاده نے فوج کي لوٹ مار کي روک تهام میں جو خلاف قاعدے واقع
هوئي تهي نهایت کوشش برتي اور بادشاه اُس سے نهایت ناراض هوا
اور ناراضي کي یهه وجهه نه تهي که معظم نے آدمیت یا مصلحت برتي

کو اگی بڑھا جاتا تھا مگر جو فوج اُس کے مقابلہ کو بیجاپور والوں نے روانہ کي تھي وہ ایسي بھاري تھي کہ وہ اُس کا مقابلہ نہ کرسکا اور دریاے بیمہ سے پیچھی لوتنے پر مجبور ہوا اور شاہزادہ معظم ایسا کمزور ہوگیا تھا کہ کسي جانب کو کوچ نہ کرسکتا تھا اور تازي کمک کا منتظر بیٹھا تھا چنانچہ جب اِمداد اُس کو پہونچي تو اُس کي حفظ و حراست میں ٹوٹي پھوٹي فوج سمیت احمدنگر میں داخل ہوا *

مذکورہ بالا ناکامیوں کے بعد اورنگ زیب آپ بذات خود شولاپور کو روانہ ہوا اور شاہزادہ اعظم کو پہلي فوج کے علاوہ اور فوج دیکر آگی کو روانہ کیا اگرچہ شولا پور اور شاہزادہ ممدوح کي فوج میں تھوڑاسا فاصلہ حایل تھا مگر باوصف اِس قرب مسافت کے بیجاپور کي فوج نے اُن کي رسد کو بند کیا یہانْ تک کہ اگر غازي الدین † غلہ کي ایک باربرداري کو اپني تدبیر و حکمت سے شاہزادہ کي فوج تک نہ پہونچاتا تو فوج اُس کي بھوکوں کے مارے لوت پیت کر مرجاتي *

غرض کہ کہ شاہزادہ ممدوح کي کار گذاري کا اثر دشمن کے دلپر بہت تھوڑا ہوا یہاں تک کہ سنہ ۱۶۸۶ ع میں خود بادشاہ ہي بیجاپور کے محاصرہ پر متوجہہ ہوا *

جب کہ بیجاپور کي لڑائي کي نوبت یہانتک پہونچي تو مرہٹوں نے بادشاہي لوگوں کو جنوب کي جانب سراپا مایل پاکر اُن کي پشت کے ملکوں میں دست اندازي شروع کي چنانچہ بروچ کے شہر کو خوب سا لوٹا اور گجرات اور اُس کے قریب کے ضلع کو تباہ کرتے ہوئی اپنے مقاموں کو واپس چلے آئی مگر یہہ بات اچھي طرح واضح نہیں ہوتي کہ سنبھا جي نے یہہ مہم اپنے عزم و اِرادہ سے کي تھي یا دکن کے بادشاہوں نے اُس کو برانگیختہ کیا تھا اس لیئی کہ اُس زمانہ میں اُس میں اور گولکنڈہ کے بادشاہوں میں رفاقت قایم تھي اور یہہ عہد آپس میں ٹہرا تھا

† یہہ غازي الدین حیدرآباد کے نواب حال کا مورث اعلی تھا ۱۲

سبھی فوج سمیت جو گھوڑوں کے نہونے سے پیادہ پا چلتی تھی داخل ہوا تو اُسنے اپنے کو بہت نصیبوں والا تصور کیا مگر ابھی آب و ہوا کی برائی اور غیر معمولی غذا کا نقصان اُس کے پیچھے لگا رہا اور مقام والوہ میں بھیم رچ کے متصل دریاے کشنہ کے کنارے پر واقع ہے اور برسات کے نکل جانے کی غرض سے وہاں اُسنے چھاونی ڈالی تھی وہاں بخار اُسکی فوج میں پھیلا اور بہت سے لوگ آدمی مرگئے اور جب کہ برسات کا موسم گذر گیا تو معظم کو یہہ ہدایت کی گئی کہ جنوب مغرب کی جانب سے بیجاپور کے ملک میں ایسی داخل ہووے کہ شاہزادہ اعظم کی فوج سے آملے جو پہاڑی قلعوں کی ناکامی کے بعد بیجاپور کے دھاوے کی غرض سے بڑی بھاری فوج سمیت اوس جانب کو روانہ کیا گیا تھا اور ایسی زمانہ میں یعنی سنہ ۱۶۸۵ ع میں خود بادشاہ احمدنگر کی جانب روانہ ہوا اور کسیقدر فوج اورنگ آباد میں خان جہاں کے زیر حکم اس غرض سے باقی چھوڑی کہ ضرورت کے وقت موجود رہے بادشاہی فوجونکے روانہ ہونے سے سنبھاجی کو اوس حملہ کے انتقام کا موقع ہاتھہ آیا جو اوسکے ممالک مقبوضہ پر مغلوں کی دوڑ دھوپ اور سعی اور کوشش سے واقع ہوا تھا چنانچہ اوسنے کنکان کے شمال میں بادشاہی فوجوں کے دائیں بازو پر تھوڑی تھوڑی فوج اپنی اکھٹی کی اور اوس فوج نے بڑی تیزی تندہی سے پیچھے پیچھے کوچ کرکے برہانپور سے بڑے شہر کو لوٹ کھسوٹ اور پھر کنکان کو لوٹ کر چلی گئی اور جو ملک اوسکے رستہ میں پڑے اور وہ اون پر گذری تو اونکو جلا پھونک کر خاک سیاہ کیا اور ایسی چالاکی اور پوشیدگی سے آنا جانا ہوا کہ جب خان جہان نے ایسی راہ پر کوچ کیا جہاں اوسکے روکنے ٹوکنے اور پکڑنے جکڑنے کی توقع تھی تو آپ کو اون کی راہ بازگشت سے بہت دور اور الگ تھلگ پایا *

اسی زمانہ میں شاہزادہ اعظم نے شولاپور کو فتح کیا تھا اور بیجاپور

کہ شاہزادہ اعظم کو بہت سي فوج دےکر اُن پہاڑي قلعوں کي فتح و کشایش پر روانہ کیا جو ایسی مقاموں میں واقع تھے جہاں کوہ چاندور کا سلسلہ گھاٹوں سے ملتا ھے اور شاہزادہ معظم کو فوج مذکور سے بہت زیادہ فوج دیکر سنہ ۱۶۸۴ ع میں اِس غرض سے روانہ فرمایا کہ کنکان پر دھاوا کرکے ممالک سنباجي کے جنوب اور بیجاپور کي سرحد میں گھس بیٹھہ جاوے اور جیسا کہ اِس بات کا سمجھنا دشوار و مشکل ھے کہ افواج مذکورہ کو ایسي طرح مصروف کرنے سے کیا مقصود اُس کا تھا ویسا ھي یہہ معلوم کرنا بھي سہل و آسان نہیں کہ اُن طریقوں کے برتاؤ میں جو اُس نے پسند کیئے تھے لڑائي کے اصول و قاعدے کیا تھے سالہیر کے مضبوط و مستحکم قلعہ کو اُس کے حاکم نے شاہزادہ اعظم کو اُن سازشوں کے واقع ہونے سے حوالہ کیا جو پہلے سے ھوگئي تھیں اور غالب یہہ ھے کہ ایسي خفیف سازش کے دھوکہ سے ایک فوج اپني بادشاہ نے شاہزادہ ممدوح کي زیر حکومت کر کے ایسے مقام کي جانب روانہ کي تھي جو اُس کي باقي فوج سے ملا ہوا نہ تھا مگر سواروں † کي بڑي فوج کا بھیجنا کنکان کے پہاڑوں اور ایسے جھاڑ جھنکاڑوں میں جہاں سڑکوں اور گھاس چارے اور میدان کا نام و نشان بھي نتھا ایسي کم فہمي کي دلیل ھی جسکے عذر اور سبب کا بیان کسي طرح متصور نہیں ہوتا شاہزادہ معظم کنکان کے سارے طول میں بے کھٹکے گذر گیا اور کوئي مانع مزاحم اُس کا نہوا مگر گویا کے متصل پہونچنے تک گھوڑے اور بیل اور اونٹ اُس کے ضایع ہوگئے اور لوگ اُس کے کھانے پینے کي کمي کوتاھي کے صدمہ اُٹھانے لگے اور یہہ تکلیف اس سبب سے بہت زیادہ ہوئي کہ سنباجي نے گھاٹوں کے رستے بند کیئے تھے اور جو سامان اُن کي مدد رساني کو سمندر کي راہ سے آتے تھے اُسکے جنگي جہازوں نے اُن کو لوٹ کھسوٹ برابر کیا تھا اور جب کہ شاہزادہ معظم گھاٹوں سے ایدھر کے ملک میں اپني رھي

† اورم صاحب لکھتے ہیں کہ وہ سوار چالیس ہزار تھے

عالمگیر اس زمانه میں لودے پور والي سے عهد نامه کرچکا تها بعد اُس کے اُس نے فوج کا ایک ٹکڑا جودهپور کے قصبات و دیهات کي تباهي پر چهوڑا اور سنه ۱۶۸۳ ع کو ساري فوج اپني قلمرو کي همراه لیکر دکن کو روانه هو *

اگر اورنگ زیب سنبهاجي کے دبانے کي غرض سے بیجا پور اور گولکنده کے بادشاهوں کي رفاقت پیدا کرتا اور دکن کے امن چین کے قایم رکهنے کي نظر سے وه عمده ذریعه عمل میں لاتا تو یهه تدبیر اُس کي نهایت معقول هوتي اور بغایت راس آتي مگر شاید اُسنے یهه سمجها بوجها که مرهٹوں کي نسبت وه دونوں بادشاه اُسکي زیاده بد خواه اور مخالف هیں اور وه جي جان سے شریک اُسکے نهونگے اور جب تک یهه دونو ریاستیں قایم رهینگي تب تک سنبا جي کي پٹلا کا ٹهکانا قایم رهیگا اور یهه بات بهي قرین قیاس هی که اورنگ زیب کا مقدم مطلب یهه تها که پهلے یهه دونو ریاستیں فتح هوجاویں اور جبکه یهه بڑے بڑے کام انجام کو پهونچینگے تو سنباجي کا محکوم هونا لازمي نتیجه اُن کا هوگا چنانچه اُن بادشاهوں کے باهم جنگ و جدال اور مرهٹوں سے اُنکي ناچاقي بدمزگي دیکهه دیکهه کر خوشیکے مارے پهولا نسماتا تها اور اُن کے خانگي نزاعوں کے بهڑکانے میں زور و همت لگاتا تها اور ایسي آنکي سمجهي تهي که جس قدر شور و فساد اور خرابي پریشاني دکن میں زیاده هوگي اُسي قدر مجهکو فایده هوگا *

سنه ۱۶۸۳ ع میں پهلے پهلے برهانپور کي جانب روانه هوا اور اورنگ آباد کي مانند جهاں بعد اُس کے قیام پذیر هوا تها ایک مدت تک وهاں مقیم رها اور اِس عرصه میں ملکي مالي بندوبست کیئے گیا اور اپنے دیوانه پن سے جزیه کے وصول کرنے میں بڑي تاکید اور کمال اِصرار اُس نے برتا جس کے وصول سے اُس کے سیدهے سادهے افسر بهي نظر بمصلحت خاموش بیٹهے تهے هنوز اُس نے برهان پور سے کوچ نکیا تها

وہاں اُسکا اسوجہہ سے اور بھی زیادہ ہوا کہ حبشیوں نے جزیرہ سے نکلکر اُس کے گانوں گرانوں کو لوٹنا شروع کیا اور بعد اُس کے تھوڑے دنوں گذرنے پر وہ بڑا نقصان اُنہوں نے پہونچایا جسکا صدمہ خاص اُس کے دل کو پہونچا یعنی اُس کے جہازوں کے بیڑہ نے عین سمندر میں شکست اُن سے کہائی سنباجی ان نقصانوں کے پہونچنے سے بھبوکا ہوا اور اُن یوروپ والوں کے ذمہ جو سمندر کے کنارے پر بستی تھے یہہ تہمت لگائی کہ اُنہوں نے حبشیوں کی اعانت کرکے یہہ نقصان اُن کے ہاتھوں سے پہونچوائی غرض کہ پرتگال والوں سے بذات خود لڑائی شروع کی جن سے سیواجی بھی لوٹا بھڑتا رہتا تھا اور علی ہذالقیاس انگریزوں سے بھی عداوت پیدا کی جن سے اب تک برابر دوستی چلی آتی تھی ان خفیف قصے قضایوں میں مغلوں کے جہازوں سے خلل پڑا جس سے اورنگ زیب کی آمد آمد کے آثار نمایاں ہوئے اور جب کہ سنباجی حبشیوں کے مقابلہ میں مصروف تھا تو اُس زمانہ میں بھی اُس کے سردار دکن میں معطل نہ بیٹھے تھے مگر فوج کے انتظام و قاعدوں میں سستی واقع ہوئی تھی چنانچہ بد بدانتظامی اور خرابیوں سببت دم بدم زیادہ بڑھتی گئی جو راجہ کی ناکارہ عادتوں سے پیدا ہوئی تھی اس لیئے کہ وہ تمام وقت اپنا عیاشی اور کاہلی میں صرف کرتا تھا یہاں تک کہ جس مال فراوان و دولت بے پایاں کو سیواجی نے چھوڑا تھا وہ بہت جلد اُسنے ضایع کیا اگرچہ کلوشا اُسکے وزیر نے محصل کے بڑھانے سے لوگونکو بہت بدگمان اور زیادہ ناراض کیا مگر خرچ حکومت کے لیئے وہ محاصل کافی نہوتا تھا اور جبکہ فوج کی تنخواہیں باقیات میں پڑنے لگیں تو فوج اُن غنیمتوں سے کام اپنا چلانے لگی جو مہموں سے حاصل ہوتی تہیں اور انتظام اُسکا ایسا بگڑ گیا کہ سیواجی کے عہد حکومت میں جیسی وہ فوج باقاعدے تھی ویسی ہی اب حریص اور خونخوار اور غارتگر ہوگئی اور یہی حال اُسکا اب تک برابر چلا آتا ہے *

تو اسي لڑائي ميں مصروف رہا اور کسي مہم کا ارادہ نکيا ہاں عظيم و تکريم اُسکي بہت سي کي اور اُس کو ہندوستان کا بادشاہ تسليم کيا مگر اورنگ زيب کے مقابلہ ميں اُس کے استحقاق باطل کي کوئي تائيد ايسي نکي جس سے اُس کے استحقاق و دعوے کو فائدہ پہونچے اکبر کے آنے سے راجارام کے خفيہ خير خواہوں نے اسبات کو ممکن تصور کيا کہ شايد وہ راجارام کو باپ کي گدي کا جانشين بناوے اور اُسي کو منظور کرے مگر يہ بات اُن کي جلد کھل گئي اور وہ بڑے بڑے سردار جو اس سازش ميں شريک و شامل تھے ہاتھيوں کے پاؤں ميں ڈالے گئے منجملہ اُنکے سيواجي کا وہ برہمن وزير بھي تھا جسنے سيواجي کي بڑي بڑي خدمتوں کي تھيں اور جيساکہ وہ خاندان شاہيہ کي جہت سے سنگين سزاؤں سے محفوظ تھا ويسا ہي برہمن ہونيکي وجہہ سے مامون و مصئون تھا مگر خلاف اُس کے عمل ميں آيا ٭

ان قتلوں کے باعث سے تمام لوگ سنباجي کي حکومت سے ناراض ہوگئے اور يہہ ناراضي اور ايسي صورتوں کے باعث سے بھي ترقي پکڑ گئي چنانچہ اُسنے باپ کے وزيروں سے غفلت برتي يا ظلم اُن پر کيا اور رياست کے سارے کام ايک برہمن کلوشا نامي کو تفويض کيئے جو ہندوستان خاص سے آيا تھا اور اُسنے سنباجي کے التفات و توجہہ کو اُسکي برائيوں کے ترقي دينے اور دلير کرنے اور اپنے ظاہري کمالوں اور دلپذير طوروں کے جتانے سے حاصل کيا تھا ٭

کلوشا کي صلاح و مشورہ پر نہايت شوق ذوق سے سنہ ۱۶۸۲ کو جنجيرہ کے مقابلہ ميں لڑائي کے کام کاج کي پيروي کي چنانچہ اُسنے اس غرض سے کہ وہ جزيرہ ہندوستان کے بر اعظم سے شامل ہوجاوے سمندر کے اُس ٹکڑے کو مٹي سے بھر ڈالنا چاہا جو درميان ميں حايل تھا اور بند اُس کے کشتيوں کے ذريعہ سے ڈھاوا کيا مگر يہہ جد و جہد بيکار ضايع گئي اور جبکہ وہ محاصرے کے اُٹھالينے پر مجبور ہوا تو رفع

وہ ایسا خایف تھا کہ پہلے اُس کو قلعہ سے باھر نکلنے کي جرأت نہوتي مگر لوگوں کي رائیں اُس کے استحقاق کي بابت معقول تھیں چنانچہ برھمن وزیر آپس میں لڑے جھگڑے اور جو فوج اُس قلعہ کے محاصرے کو آئي جس میں سنبھا جي مقید تھا طرف دار اُس کي بنائي گئي حاصل یہہ کہ ماہ جون سنہ ١٦٨٠ کو سنبھا جي راے گڈہ میں داخل ہوا اور اُس کي راجائي بلا حجت تسلیم کي گئي اب تک اُس نے چال چلن میں یہہ ھوشیاري برتي کہ اُس کے برتاؤ سے وہ تعصب بہت رفع دفع ہوگئے تھے جو لوگوں کو اُس کي نسبت حاصل تھے مگر جبکہ وہ باپ کي گدي پر اچھي طرح بیٹھہ چکا تو زور ظلم اور بےرحمیاں ناخدا ترسیاں اُس سے صادر ہوئیں اور لوگوں کا گمان نیک اُس کي طرف سے زایل ہوگیا چنانچہ اُسنے سیواجي کي رانڈ یعني راجارام کي ماں کو ایسي بڑي اذیت سے قتل کرایا کہ سسک سسک کر جان اُس کي نکلي اور اُس کے بیٹے راجارام کو مقید کیا اور اُن برھمن وزیروں کو جو اُس کي مخالفت پر سرگرم و آمادہ تھے جیلخانہ دکھایا اور باقي دشمنوں کو جو برھمنوں کا تقدس نرکھتے تھے گردن مارا اور غیر ملکي کار باروں میں بھي جو تدبیر اُس نے برتي وہ نفساني خواهشوں اور حیواني عادتوں سے مغلوب تھي چنانچہ پہلے پہل یہہ برتاؤ اُسنے برتا کہ جنجیرہ کے حبشیوں سے لڑنا بھڑنا شروع کیا اور اُن پر دھاوے کرنے لگا جنکي سیواجي سے ہمیشہ اَن بن رہتي تھي اور سیواجي نے اُن کے مطیع و محکوم کرنیکے لیئے بڑي بڑي محنتیں کبھي اُٹھائي تھیں اور اس لیئے کہ یہہ لوگ سنبھاجي کي دارالریاست کے قریب رہتے سہتے تھے تو اُن سے لڑنے بھڑنے میں ایک اصلي غرض اور ذاتي شوق تھا اور اُسنے اپنے خیالوں کو ایکبہ دراز عرصہ تک اُنہیں لوگوں کے مطیع و تابع کرنیمیں ایسا محدود رکھا کہ گویا اُن کے سوا کوئي قوم اُس کے مخالف نہیں یہاں تک کہ جب شاهزادہ اکبر ماہ جون سنہ ١٦٨١ ع کو اُس کي فوج میں داخل ہوا

آسنی ہندوستان کے بڑے حصہ پر رعب داب اپنا قایم کیا اگرچہ ایسی لوٹ مار کی لڑائی سے جیسیکہ سیواجی نے جاری رکھی تھی بہت سی تباہی لوگوں پر حقیقت میں پڑی مگر خاص اوسکے دشمن گواہی دیتے ہیں کہ وہ اِس قسم کی لڑائی کی خرابی برائیوں کے کم و کوتاہ کرنے میں عمدہ عمدہ قانون قاعدوں کے ذریعہ سے جنکی تعمیل ایک سختی درشتی سے کرائی جاتی تھی جی جان سے ہمیشہ مایل و راغب رہا اور پچھلے وقتوں میں بیہودہ خیالوں اور فاسد عقیدوں کی ضرورت سے ریاضت اوسکی بہت سخت اور شاق ہو گئی تھی مگر معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی شاق محنت اور اعتقاد فاسد کے باعث سے لیاقت و استعداد اوسکی تیرہ و تاریک اور مزاج اوسکا ترش و ناکارہ نہ ہوا تھا *

سنباجی کی حکومت کا بیان

جب کہ سنبا جی دلیر خاں سے الگ ہوکر آیا تو پنالہ کے قلعہ میں دوبارہ مقید کیا گیا اور باپ کے مرنے تک مقید رہا غرضکہ سنباجی کی گرفتاری اور نیز اون بیقراری کے چند کلموں کے باعث سے جو سیواجی کی زبان پر سنباجی کے آیندہ چال چلن کی نسبت بے ساختہ آئے تھے لوگوں کو یہہ حیلہ ہاتھہ آیا کہ سیواجی نے اپنے دہ سالہ دوسرے بیٹے راجہ رام کو جانشین اپنا ٹھہرایا چنانچہ راجا رام کی ماں کے ساز و باز سے سارے لوگوں نے اِس بات کو یقینی سمجھا اور برہمن وزیروں نے سنبا جی کے زور و ظلم سے هراساں اور راجا رام کی راجائی پر مدت کی صغر سنی سے شاداں ہوکر اوسی بات کو سچا تصور کیا اور سنباجی کی درشتی قید کے حکم جاری کیئے اور سیوا جی کے مرنے کو وہاں تک چھپانے کا ارادہ کیا کہ راجا رام اپنے باپ کی گدی پر بیٹھے *

سنبا جی نے عین قید کی حالت میں کسی حکمت سے باپ کے مرنے پر اطلاع پائی اور اپنے محافظوں سے اپنی تخت نشینی کا حال بیان کیا چنانچہ اُنھوں نے فی الفور آس کی حکومت کو تسلیم کیا مگر

اُٹهانے پر مجبور هوا اور بیجا پور کی سرکار سے وقتاً فوقتاً کے بدلے میں وہ ضلع سیواجی نے پایا جو تمهدره اور کشنهد کے درمیان میں واقع هی اور والی بیجا پور کو جو جو حقوق اُس کے باپ ساهجی کی جاگیر پر حاصل تهے وه سیواجی کو دیئے گئے حقوق مذکوره کے حاصل هونے سے سیواجی کو ونکاجی اپنے بهائی کی نسبت قبض و تصرف کا منصب زیاده حاصل هوا اور پہلی کامیابی کی حیثیت سے بهی اختیار اُس کو حاصل تها ونکاجی نے انقلاب مذکوره بالا سے رشک و حسد کے مارے جنگ آماده هونے کا اراده کیا مگر سیواجی کے تمام عزم ایک بیماری کے لاحق هونے سے فسخ هو گئے جسکے صدمه سے پانچویں اپریل سنه ۱۶۸۰ع کو ترپن برس کی عمر کو پہونچکر مر گیا *

اگرچه یهه سیواجی ایک بڑے سردار کا بیٹا تها مگر اُسنے ابتداے شعور سے ایسی بسر کرنی شروع کی تهی جیسیکه لٹیرے پنڈاروںکا دلاور متفقی افسر بسر کرتا هی یهاں تک که رفته رفته بڑا هنر مند سپه سالار اور ایک لایق فایق منتظم بن بیٹها اور ایسی بڑی بات اپنی یادگار چهوڑ گیا که آج تک وه بات کسی اُس کے هموطنی نے حاصل نه کی بلکه اُس کے لگ بهگ بهی نه پهونچا یهه مانا که اُس پاس کے ملکوں کی خرابی تباهی کے باعث سے ایسے خالی میدان اُس کو هاتهه آئےتهے جنکے ذریعه سے اوس سے کمتر لیاقت کا سردار بهی فائدے اُٹها سکتا مگر جسطرح که اُسنے اورنگ زیب کی غلط فهمیوں اور کوتهاندیشیوں سے اپنے هم دین و ملت کا جوش دلاکر اپنی قوم مرهٹوں میں قوم کی حمیت پیدا کرائی اور آپ کو فائده پهونچایا اُسی طرح فائدے اوٹهانے کے لیئے اوسی سردار کی سی عقل و دانائی درکار تهی اور انهیں خیالوں کے باعث سے جو لوگوں بدولت مرهٹوں کے دلوں میں پیدا هوئے تهے اوسکی حکومت اوس زمانه کے بعد بهی قایم رهی جب که وه ناتوانوں کے هاتهوں میں آ گئی اور باوجود اکثر خانگی نزاعوں اور درونی خرابیوں کے جبتک قایم رهی که

و قوت سے پھر نمایاں ہوا کہ ویسا کبھی نمایاں نہوا تھا چنانچہ مغلوں کے بہت سے قلعے خالی کرالیے مگر دلیر خاں اب بھی بیجا پور کے محاصرے پر قایم تھا اور جبکہ بیجا پور والے نہایت تنگ ہوئے تو وہاں کے نایب السلطنت نے سیوا جی کی بہت منت سماجت کی اور بقول اسکے کہ — بلبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم * پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد — یہہ کہلا بھیجا کہ ہماری امداد اس سے پہلے چاہیئے کہ بعد اوسکے وہ کام نہ آوے سیواجی اونکی درخواست پر روانہ ہو چکا تھا کہ ناگاہ اوسکو یہہ پرچہ لگا کہ سنباجی بیٹا اوس کا مغلوں سے پیوستہ ہو گیا یہہ کھرو جوان جسمیں باپ کی لیاقتوں میں سے دلاوری کے سوا کوئی لیاقت پائی نہیں جاتی تھی یہاں تک عیاش ہو گیا تھا کہ اوس نے ایک برھمنی سے برے کام کا ارادہ کیا تھا جو کسی برھمن کی جورو تھی اور سیوا جی نے بپاداش اسکے اوسکو قلعہ میں مقید رکھا تھا اب وہ قید خانہ سے نکل بھاگا اور دلیر خاں سے پیوستہ ہوگیا جو بکمال سرور اس سے بانہیں کھول کر ملا اور اسکو اپنی پناہ میں اس غرض سے لیا کہ وہ مرہٹوں کو توڑ جوڑ کر باپ کا مد مقابل ہوگا اور قزلباشوں کے پلوں کی طرح پورا پورا مقابلہ کریگا غرض کہ اس خبر سے سیوا جی کو پریشانی حاصل ہوئی مگر یہہ پریشانی چند روزہ تھی اس لیئے کہ اورنگ زیب نے دلیر خاں کی تجویز کو نا پسند کیا اور یہہ حکم صادر فرمایا کہ سنباجی کو قید کر کے ہمارے خاص لشکر میں روانہ کرے مگر دلیر خاں نے اپنے نام و ننگ اور اپنی ذمہ داری کو بٹہ نہ لگایا کہ اسکی گرفتاری سے اغماض برتا اور اس کو باپ کے پاس جانے دیا اسی عرصہ میں بیجا پور والوں کی طرف سے محاصرہ کا مقابلہ ایسا طول طویل ہو گیا جو توقع سے خارج تھا اور جونہی کہ سیوا جی نے پریشانی سے نجات پائی تو اس نے بیجا پور کے بچانے میں ہمت لگائی اور بڑی کوششیں برتیں چنانچہ دلیر خاں رسدوں کی بندش سے محاصرے کا

مغلوں کي تدبیر مملکت میں کسي تبدیل و تغیر کے واقع هونے
سے گولکنڈہ کي ریاست پر دھاوا کیا گیا بیان اُس کا یہہ هے کہ جب
خان جہاں دکن کي نیابت سے منتقل هوا تو دلیر خاں اُس کي
جگہہ قایم کیا گیا جو عالم گیر کے سرداروں میں سے شاید نہایت عمدہ
سردار و لایق فایق افسر تھا اگرچہ فوج اُس سردار کي بجاے خود اب بھي
تھوڑي تھي مگر اوس کي فوج کا بڑا حصہ ویسے هي سورما پٹھانوں سے
مرکب تھا جیسیکہ وہ خود آپ تھا اور اس کي فوج کا نقصان اوس کي
ذاتي دلیري دلاوري سے پورا هوا تھا بیجاپور کا بادشاہ اب بھي خورد سال
تھا اور اوس کے وزیروں محافظوں میں بڑے بڑے انقلاب واقع هوئی تھی
منجملہ اون کے ایک وزیر سے دلیرخاں نے موافقت بہم پہونچائي اور
اوس کي اعانت سے گولکنڈہ پر دھاوا کیا مگر تھوڑے دن گذرے تھی کہ یہہ
وزیر جو دلیر خاں کا لڑائي میں ساتھي تھا موت اپني مرگیا اور دلیر خاں
نے مسعود نامي حبشي کے استحقاق وزارت کي تائید و اعانت پر کمر
باندھي اور اس وجہہ سے بیجا پور کے صلاح و مشوروں میں بڑا غلبہ بہم
پہونچایا مگر اورنگ زیب اُن فائدوں سے راضي نہ هوا اورشاهزادہ معظم کو
نیابت سلطنت عنایت فرماکر دکن کو بایں غرض روانہ فرمایا کہ بیجا پور
والوں سے ملک و مال کا مطالبہ زیادہ کرے اور اُس مطالبہ کي تعمیل پر
دلیر خاں بحیثیت سپہ سالاري کے آمادہ هووے چنانچہ اس حکم کي
تعمیل میں بیجاپور والوں سے دوبارہ لڑائي شروع هوئي اور خود بیجاپور کا
محاصرا کیا گیا اور جب کہ بیجاپور والي مایوس هوئی تو اُس کے وزیر
نائب السلطنت نے سیواجي سے امداد چاهي جس نے آپ کو فوج محاصرہ
کے مقابلہ میں قوي نہ پاکر مغلوں کے ممالک مقبوضہ پر دھاوا کیا اور
پہلي سختي سے زیادہ سختي برتي یعني بہت سالوٹتا کھسوٹتا
یہانتک کہ ایک بار اِن شور فسادوں سے لوٹتا هوا بلکہ تعاقب کے مارے
بھاگا آتا تھا کہ وہ هلاک هي هوا هوتا مگر تھوڑے عرصہ بعد ایسے زور

گذر کر ماہ مئي سنه اليه کو مندراس کے پاس هوتا هوا جنجي کے سامنے موجود هوا جو اُس کي قلمرو سے چهه سو ميل کے فاصله پر واقع تها اور حقيقت اُس کي يهه هے که يهه پهاڑي قلعه بيجا پور کي قلمرو ميں نهايت مضبوط و مستحکم تها مگر اِس زمانه سے پهلے اُس قلعه کے حاکم نے سيوا جي سے کچهه عهد و پيمان کيا تها جس کي رو رعايت سے بلامقابله سيوا جي کے اُس کو حواله کيا اب که سيوا جي کي فوج کا وه پهاڑي حصه آيا جس کو پيچهے چهوڑ کر آياتها تو اُس نے اُس قلعه پر قبضه کرکے ولور کا محاصره کيا اور اُس پر بهي فتح پائي سيواجي نے ونکاجي سے ملاقات کي اور اُس کو بهت کچهه سمجهايا که باپ کے ترکه سے حصه دينا چاهيئے مگر جبکه اُس نے اُس کا کهنا نه مانا تو اُسنے لڑني کے قلعه اور علاوه اُس کے اور مختلف قلعوں کو فتح کيا اور زور زبردستي سے باپ کي تمام جاگير واقع ميسور پر متصرف هوا سيواجي اُدهر مصروف تها که اُس کو يهه خبر لگي که مغلوں اور بيجاپور والوں نے گولکنڈه پر دهاوا کيا غرض که خبر کے لگتے هي اپنے سوتيلے بهائي سنتاجي کو ممالک مقبوضه پر چهوڑا جو اُس سے پهلے پهل آکر ملا تها اور آپ شمال کي جانب متوجهه هوا جوں هي که سيواجي دور نکل گيا تو ونکاجي نے ميدان خالي پاکر دوباره قبضه کا اراده کيا چنانچه اختتام اُس قصه کا ايسے هوا که موروثي جاگير پر ونکاجي متصرف رهے ليکن نصف محاصل سيواجي کو دياکرے باقي وه مقام جو بيجاپور کي قلمرو ميں هاتهه آئے سيواجي کے دخل و تصرف ميں رهيں مگر سيواجي کے پهونچنے سے پهلے والي گولکنڈه مغلوں سے تصفيه کرچکا تها چنانچه سيواجي بلاري اور ادوني ضلعوں کو فتح کرتا هوا رائے گڈه کو روانه هوا اور اٹهاره مهينے اِدهر اُدهر رهکر سنه ۱۶۷۸ ع کے وسط کے قريب رائے گڈه ميں پهونچا *

جاگیر ابتک اُس کے چھوٹی بھائي ونکاجي کے قبض و تصرف میں تھي جو والي بیجاپور کي نام کي اطاعت سے قابض چلاآتا تھا یعني بجاے خود مستقل تھا اور صرف نام کو مطیع تھا اب سیوا جي کو یہہ اِختیار حاصل هوا که جاگیر مذکور کا وراثتاً دعوی کرے یا بطور دشمن اُس کو فتح کرے اور اِلتفات اُس کا خصوص اُس جاگیر پر اِس وجہہ سے مایل هوا که ایک برهمن رگھناتھہ نراین نامي جو ساهجي کي طرف سے انتظام اُس جاگیر کا کرتا تھا اور بعد اُس کے ونکاجي کا وزیر رها کسي بات پر ونکاجي سے لڑ جھگڑ کے سیوا جي سے آکر ملا اور یہہ شخص اپني معلومات اور وهاں کے تعلقات کے باعث سے سیواجي کے بڑے مطلب کا تھا مگر چونکه سیواجي ایسي دور و دراز مہم پر بدوں اِس کے بے خوف و خطر روانه نہوسکتا تھا که کسي خیرخواہ کو اپنے پیچھے چھوڑ جاوے یعني جو ملک اُس کے پیچھے رهے وہ کسي بدخواہ کا نه هووے تو اُس نے اُس بغض و عداوت سے جو گولکنڈہ کے بادشاہ کو بیجاپور کي ریاست سے تھي اور اُن خوفوں سے جو گولکنڈہ کي ریاست کو مغلوں کي جانب سے سوجھتے تھے آپ کو یہہ فایدہ پہونچایا که گولکنڈہ والی سے مغلوں اور بیجاپور والوں کے مقابلہ میں رفاقت پیدا کي جو خود اُس کے اور گولکنڈہ والوں کے عام دشمن تھے اور جبکه بات اُس کي پکي هوگئي تو سنه ۱۶۷۶ ع کے اخیر میں تیس هزار سوار اور چالیس هزار پیادے ساتھہ اپنے لیکر گولکنڈہ کي جانب کو روانه هوا اور گولکنڈہ میں تھوڑے دنوں تک اِس غرض سے توقف کیا که اپني رفاقت کا صاف صاف تصفیہ کرے چنانچہ باهم یہہ قرار پایا که اگر سیواجي اپنے باپ کي فتوحات سے آگے بڑھے تو اُس میں بادشاہ کو حصه دے اور بادشاہ اُس کے بدلے میں کسیقدر روپیہ اور توپ خانه بضاعت کرے باقي فوج اپني بیجاپور اور مغلوں کي روک ٹوک کو پاس اپنے باهم رکھے غرض که بطور مذکور اُس نے اپنا پیچھا مضبوط و مستحکم کیا اور ماہ مارچ سنه ۱۶۷۷ کو مقام کرنول سے کشنا پار اُترا اور کداپا سے

اُس نے دوبارہ راے گڈہ میں مغلوں کي تخت نشیني کے تکلفات برتے اور راج گدي پر بیٹھا اور بادشاھوں کي مانند تل میں بیٹھہ کر سونے چاندي کا تلادان کیا اور اپنے متوسلوں پر اچھي اچھي چیزیں تقسیم کیں اور بڑے بڑے افسروں کے خطاب فارسي سے شنسکرت میں بدلے اور جب کہ اُس نے مسلمان بادشاھوں کي شان و شوکت اختیار کي تو اپنے مذھب کي باتوں پر بہت ملتفت ھوا اور کھانے پینے اور علاوہ اُس کے تمام چیزوں میں جو ھندو دھرم اور حفظ نسب سے علاقہ رکھتي تھیں بڑي احتیاط برتي † *

جبکہ سیواجي کو اپني فتوحات میں بڑا عرصہ لگا تو اسکے باعث سے اُسکي راج گدي کے تھوڑے دنوں بعد اُسکے ملک مقبوضہ پر مغلوں کو دھاوا کرنے کا حوصلہ بڑھا مگر اس داؤ گھات کا افسوس اُن کو کرنا پڑا یعني سیوا جي خود روا نہ ھوا اور اپني فوج کے کئي ٹکڑے بادشاھي قلمرو میں روانہ کیئے چنانچہ اُن ٹکڑوں نے دو قلعہ فتح کیئے اور بادشاھي قلمروکو خاندیس اور برار کے وسط تک لوٹتا کھسوٹتا بلکہ گجرات میں بڑوچ تک گھس پیٹھہ گئے اور اِسي مقام سے اول مرتبہ نربدہ پار اُترے یہہ دھاوے سنہ ۱۶۷۵ میں واقع ھوئے اور جوکہ سیواجي کو یہہ اُمید تھي کہ اب مغل دوبارہ چھیڑ چھاڑ اُس سے نہ کریں گے تو اُس کو ایک اِرادے کے پورے کرنے کي فرصت ھاتھہ آئي جو ایک مدت سے اُس کے دل میں کھٹک رھا تھا اور وہ اِرادہ یہہ تھا کہ اپنے باپ کي جاگیر پر قبضہ کرے اور اپنے باپ کي فتوحات کو جنوب ھندوستان میں وسعت بخشے وہ

† اکزنٹس صاحب جو بمبئي کے یورپ والے کار خانہ داروں کي طرف سے سیواجي کے پاس ایلچي بنکر گئے تھے سیوا جي کے راج تلک ھونے اور راج گدي پر بیٹھنے کیوقت موجود تھے اور اُنھوں نے اُس کے راج تلک کو اُس سے زیادہ شان شوکت والا بتایا ھے جو ابتداے زمانہ کے مرھٹوں سے متوقع ھوسکتا تھا چھٹي جون سنہ ۱۶۷۴ کو راج تلک اُس کا ھوا *

تیسرا باب

سنہ ۱۶۸۱ سے سنہ ۱۶۹۸ع تک کے بیان میں

اورنگ زیب اُن ذریعوں کو جو اُسکے تحت و تصرف میں موجود تھے دکن کے تصفیہ پر جہاں بڑي بڑي تبدیلیاں اُس زمانہ میں واقع ہوئي تھیں جب کہ اورنگ زیب اور طرف مصروف و آمادہ تھا لگانے گیا اور راجپوتوں کي لڑائي بھڑائي اُس کي مانع مزاحم نہوئي بیان اُس کا یہہ ھي کہ جب سنہ ۱۶۷۲ع میں فوج اُس کي افغانوں کے مقابلہ پر روانہ کي گئي تو دکن کے سپہ سالار خان جہاں نے آپ کو ایسا کمزور پایا کہ مرھٹوں سے بڑي سرگرمي سے لڑ نہ سکا بلکہ حال اُسکا ایسا تھا کہ اگر مرھٹوں کا سردار اُس کے صوبہ پر دھاوا کرتا تو وہ اُس کو بچا بھي نہ سکتا اسي اثناء میں بیجا پور کا بادشاہ مر گیا اور اُن فسادوں کي بدولت جو بعد اُس کے واقع ہوئے سیواجي کے جي میں بڑي اُمنگیں اُٹھیں اور وہ اُمنگیں اُن اُمنگوں کي نسبت زیادہ تھیں جو مغلوں کے ممالک پر اُسکے جي میں آتي تھیں اس موقع پر بیجا پور کي مملکت کے حصوں میں سے جس حصہ پر سیوا جي ملتفت ہوا وہ سمندر کي جانب کا حصہ گھاٹوں والا اور اُس کے پاس کے گھاٹوں کا پہاڑي ضلع تھا چنانچہ سنہ ۱۶۷۳ع اور سنہ ۱۶۷۴ع دو برسوں کے اندر اندر بہت سي لڑائیوں اور محاصروں کے بعد اُسنے کنکان کے سارے جنوبي حصہ پر قبضہ کیا مگر وہ مقام اُسکے دخل و تصرف سے مستثنی رہے جو حبشیوں اور انگریزوں اور پرتگالیوں کے قبض و تصرف میں تھے اور گھاٹوں کے اُس بالائي حصہ پر قابض ہوا جو دریاے کشنا کے بالائي حصہ سے زیادہ مشرق کي جانب کو پھیلا ہوا ھي اگرچہ سیواجي کو ایک عرصہ سے بادشاھي کے حقوق مرافق حاصل تھے مگر اب اُسنے اُن بڑے بڑے کاموں کے لحاظ سے جو اُس کے ہاتھہ سے نکلنے والے تھے یہي مناسب سمجھا کہ اُن کا برتاؤ اپنے پہلے زمانہ کي نسبت بڑي شان و شوکت سے کرنا چاہیئے چنانچہ

جس ٹکڑے کو جزیہ کے معاوضہ میں لیا تھا اکبر کي اعانت کے جرمانہ میں رکھا گیا باقي کل شرطیں راجہ کے حق میں بہت مفید تہیں جسکي عزت کا لحاظ اس وعدہ سے کیا گیا اور عہد نامہ لکھا گیا کہ جب اجیت سنگھ جوان هو جاویگا تو اُس کا ملک اُس کو † دیا جاویگا حاصل یہ کہ اورنگ زیب اِس عہدنامہ کے ذریعہ سے اپنے لڑے لشکر کو بلا کسي ذلت و خواري کے دکن کي جانب متوجہ کرسکا جہاں اُسکي موجودگي کي ایسي قوي ضرورت تھي کہ وہ آیندہ ٹل نہ سکتي تھي مگر اِس عہد و پیمان سے امن چین چنداں بحال نہوا اس لیئے کہ مغرب کے راجپوت اب بھي کھٹ پھٹ رکھتے تھے اور تھوڑي مدت گذرنے پر اودے پور کے راجہ سے پھر لڑائي شروع هوئي یہاں تک کہ سارے راجستان کي ریاستیں باستثناے جیپور اور مشرقي جانب کي چھوٹي چھوٹي ریاستوں کے اورنگ زیب کي آخر سلطنت تک علانیہ بدخواہ رهیں اگرچہ اُن مخالف ریاستوں کي دارالحکومتیں مغلوں کے هاتھوں میں رهیں اور راجپوت اپنے باهمي نزاعوں کے باعث سے بڑي بڑي فتوحات کے فائدے نہ اٹھا سکے مگر باوصف اُس کے اپنے ملکوں میں بادشاهي فوج والوں کو نہایت تنگ کیا اور گجرات مالوہ وغیرہ صوبوں کو بہت سا لوٹا کھسوٹا ‡ *

---

† اورم صاحب کے پرچے صفحہ ۱۰۶ ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ایک صفحہ ۳۵۸

‡ ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد دو صفحہ ۶۹ کرنیل ٹاڈ صاحب نے اس عہد نامہ کے بعد کا جو حال لکھا هی تصیم اُسکي عہد مذکور کے مسلمانوں کے اخبارات سے هوتي هی جنکا هونا اپنے قبضہ میں ٹاڈ صاحب نے بیان کیا هی بلاشبہہ بیان اُن کا راجپوتوں کے قصے کہانیوں سے بالکل مشابہہ نہیں چنانچہ اُنھوں نے صاف ایک واقعہ کو دوسرے واقعہ سے مناسب بیان کیا اور همیشہ ایسي تاریخوں کا حوالہ دیا جو اُن واقعات کي تاریخوں سے مطابق هیں جنکو اور مورخوں نے بیان کیا *

اکبرکي خدمت میں تین هزار سواروں سمیت اسغرض سے جما رها که
اُسکي حفظ و حراست میں اُسکي مراجعت پر کوشش کرے اور اب یهه نوبت
پهونچي که کوئي مسلمان اکبر کے پاس نرها اور اوسکو راجپوتیوں سے
غایت توقع یهه هوسکتي تهي که وه اونکي محنتوں مصیبتوں میں شریک
و شامل رهے اور وه لوگ اُس سے کنارہ کشي نکریں اِس لیئے اکبر نے
مرهتهونکا دامن پکڑنا چاها چنانچه گجرات کے پهاڑوں میں گهسکر
اپنے تعاقب کرنیوالوں سے جان بچائي اور یکم ماه جون سنه ۱۶۸۱ع کو
کنکان کیجانب راهي هوا اور صحیح سلامت پهونچا اور درگا داس اب بهي
پانسو سواروں سمیت اوسکي رفاقت میں موجود تها † *

شاهزاده اکبر کي بغاوت سے پهلے جو لڑائي کا نقشه تها وهي نقشه
میواڑ اور جودهپور سے قایم رها اور زور شور اوسکا کچهه کم نه هوا چنانچه
بادشاهي فوج والے تاخت تاراج برابر کرتے رهے اور راجپوت اُس تاخت
تاراج کا انتقام مالوه سے لیتے رهے اور آخر کار اپنے ظالم دشمنوں کي خوی
و خصلت کو کام نا کام اختیار کر کے مسجدوں کو توڑا اور قرآنوں کو جلایا اور
اور ملا لوگوں کو طرح طرح سے ستایا اور اس قسم کي لڑائي سے بڑا
نقصان اودے پور والے کو پهونچا جسکي زرخیز قلمرو مغلوں کي قلمرو
کے نهایت متصل واقع تهي اور مغلوں کي فوج اُسمیں متصرف تهي
مگر جودهپور کا ملک اِس بهاري نقصان سے محفوظ رها جو دور دراز اوجڑ
بنجر پڑا تها اور خود اورنگ زیب کو ایسي لڑائي کے اختتام کي
خواهش هوئي جسکے باعث سے اور بڑے کاموں میں دست انداز نهوسکا
چنانچه اپني تدبیر و حکمت سے اودے پور کے راجه کو آشتي کي
درخواست پر آماده کیا اور جب که درخواست اُسکي طرف سے گذري تو
في الفور اُسپر توجهه فرمائي چنانچه جزیه سے اغماض برتا گیا اور ملک کے

---

† چتهیات مرقومه مقام بمبئي جو اورم صاحب کے پرچوں کے صفحه ۲۶۷ میں
مندرج هیں

خرابي کا یهه باعث هوا که اوسنے اون پرانے شک شبهوں کو اوجالا جو شهزادہ معظم کي نسبت اوسکے جي میں بیٹهے تهے چنانچه اوسنے یهه حکم دیا که هماري توپیں فوج معظم کے رخ پر لگائي جاویں مگر اِس پریشاني میں اوسان اوسکے خطا نهوئے تهے اور عقل سلیم اوسکي قایم تهي غرضکه اوسنے یهه سوچا که اکبر کي فوج کا بڑا حصه بدخواهوں کے سکهانے پڑهانے سے یکایک بغاوت پر آمادہ هوا اور کوئي قلبي عداوت درمیان نتهي که اوسکي ضرورت سے باغي طاغي هوتا چنانچه یهه بات سوچ سمجهکر مجاهد خاں کے بهائي کو جو ایک لایق فایق افسر تها تهوڑے سواروں سمیت اس غرض سے بهیجا که حتی الامکان اپنے دشمن کے متصل جاکر بڑهے اور اپنے بهائي سے خط کتابت جاري کرے مجاهد خاں جو جان و دل سے اکبر کا شریک و شامل نهوا تها سب سے پهلے بهائي سے آ ملا اور بعد اوسکے اور سرداروں نے بهي اوسیکي طرز اختیار کي اور اکبر کي ساري فوج کا حال اس طرح دریافت هوا که اگلے دن تهور خاں بڑا وزیر اکبر کا فوج کا اگلا لکڑا لیکر اس قصد پر آگے کو بڑها که گویا وہ لڑنے جاتا هي اورنگ زیب کي فوج میں شریک هو گیا *

یهه بات ثابت نهیں هوتي که جب تهور خاں بادشاهي فوج میں داخل هوا تو اوسکي نسبت یهه شک شبهه که وہ دغا کے ارادہ پر آیا حقیقي تها یا کسي بهانه سے کیا گیا مگر دغا کا ارادہ قرین قیاس نهیں خیر حقیقت کچهه هي هو مگر یهه افواہ اوڑ گئي که وہ بادشاہ کے مارنے کو آیا هي اور جب که هتیار اوس سے مانگے گئے اور وہ مقابله سے پیش آیا تو زور و زبردستي برتي گئي اور بادشاهي خیمه کے متصل پاش پاش کیا گیا حاصل یهه که جب تهور خاں اور هر پایه کے بهت سے لوگ اکبر کو چهوڑ کر چلے گئے تو راجپوتوں پر بڑي هیبت چها گئي اور یهه سوچ سمجهکر که اب سارے مسلمانوں سے صرف هم هي هم کو مقابله کرنا پڑیگا اپني سلامتي کي یهه تدبیر سوچي که اپنے اپنے گهر کو چلدیئے اور درگا داس

اور یہہ بات اوس کو لکھی کہ اگر تو ہمارا طرف دار ہوجاویگا تو ہم تیری تخت نشینی کی اعانت کریں گی معلوم ہوتا ہے کہ شاہزادہ معظم بھی کچھہ تھوڑے دنوں اِن جھوٹی ترغیبوں کا فریفتہ رہا جو ہوشیار و بالغ ہو چکا تھا اور تخت سلطنت کی نسبت دوسرے درجہ کی وراثت رکھتا تھا مگر جب کہ اُس نے راجپوتوں کی بات نہ مانی تو شاہزادہ اکبر نے خوشی سے قبول کیا جو سب سے چھوٹا بیٹا اور تیئیس برس کا گبرو تھا اور لڑکپن میں پسندیدہ وارث سمجھا جاتا ‡ تھا شاہزادہ اکبر نے درگاداس کی تجویزوں کو ایک لخت اختیار کیا اور شاہزادہ معظم نے بادشاہ کو آگاہی دی مگر باوصف اُس کے اورنگ زیب اکبر سے وابستہ رہا اور اُسکی صغیر سنی کے باعث سے کوئی اندیشہ نہ کیا اور معظم سے اندیشہ ناک اور رنجیدہ ہوا اور اُس کی خیر خواہی کو بغض و عداوت پر محمول کیا بلکہ اِس سے زیادہ برا سمجھا اور اکبر کی بد خواہی سے محفوظ رہنے کے لیئے کوئی بری بھلی تدبیر اُس نے نہ سوچی یہانتک کہ یہہ خبر پہونچی کہ درگاداس اکبر کی فوج کے متصل پڑا ہے اور اکبر نے بادشاہی کا خطاب اختیار کیا اور تہور خاں بڑا وزیر اُسکا بنا اور مجاہد خاں دوسرا سردار ایک بڑے عہدہ پر ممتاز ہوا اور کسی خاص سردار کے نہونے سے تمام فوج اونہیں حاکموں کے زیر حکومت رہی جنکے زیر حکومت چلی آتی تھی اور اورنگ زیب کی یہہ صورت تھی کہ ساری فوج کو ادھر اودھر روانہ کیا تھا اور ایک ہزار آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ بھی اوسکے پاس اجمیر میں باقی نہ رہی تھی کہ ناگاہ اوسنے یہہ سنا کہ اکبر پورے پورے کوچوں کے ذریعہ سے اوسکے مقابلہ کوچلا آتا ہی چنانچہ فی الفور اوسنے معظم کو اوسقدر فوج سمیت طلب کیا جسقدر اوس سے مہیا ہو سکے مگر جو فوج اوسنے اکھٹی کی وہ ہرگز اس قابل نتھی کہ شہزادہ اکبر کا مقابلہ کرے جو ستر ہزار آدمیوں کا مالک تھا اورنگ زیب پر مایوسی کی حالت طاری ہوئی اور زیادہ

‡ برنیر صاحب کی تاریخ جلد ایک صفحہ ۱۹۳

بنانے میں مصروف کریں تاکہ لڑائي کي ساري مصیبتوں کو بڑي سختي و محنت سے دشمن اوٹھاویں یہہ خیالات اورنگ زیب کي خود رو خصلت کے نہایت مناسب تھے اور اِن بڑے کڑے حکموں کا صرف یہي باعث نہ تھا کہ اوس کے دل میں درد کي بو باس اور آدمیت کا نام و نشان نہ تھا بلکہ مذہبي تعصبوں اور اوس استحقار کے باعث سے جو اوسکو مقابلہ سے پیدا ہوتا تھا یہہ بات غالب معلوم ہوتي ہے کہ اوس کے ایسے مزاج پر جو لوگوں کي برائي بھلائي کا حساب اپني نسبت کیا کرتا تھا غیظ و غضب کا دخل اور پاداش و تدارک کا تسلط غالب تھا غرض کہ ان سختیوں کا کوئي باعث ہووے مگر اون پر یہہ ثمرہ مترتب ہوا کہ ہمیشہ کے لیئے مغلوں کي سلطنت سے راجپوت الگ تھلگ ہو گئے اگرچہ بعد اُس کے اوس کے جانشینوں سے آشتي رہي اور کاہ کاہ اپني فوجوں کو بادشاہ کي اِمداد پر بھیجتي رہے اور وفاداري کیئے گئے مگر جبروا کراہ اور نہایت بے اعتمادي سے وہ خدمت گذاري ہوتي تھي اور یہہ خدمت گذاري اوس گرمجوشي سے مشابہہ نہ تھي جس کے باعث سے وہ پہلے وقتونمیں سلطنتوں کي شاخیں بن رہے تھے *

راجپوتوں نے اس لڑائي کے سارے زمانہ میں پچیس ہزار سوار میدان میں قایم رکھے جس میں جودھپور کے راتھور اکثر داخل تھے اور پہاڑوں والي فوج کے پیادوں کي تائید سے اون سواروں کي بدولت بڑا نقصان اپنے دشمنوں کو پہونچایا چنانچہ وہ رسدوں کي باربرداریاں کاٹ کر لیجاتے تھے اور بادشاہي فوج کے معتاف ٹکڑوں پر حملہ کرتے تھے اور عمدہ مقاموں کي حفظ و حراست پر لڑتے مرتے تھے اور کبھي کبھي چھاپوں اور شبخونوں کے ذریعہ سے بڑے بڑے فائدے اوٹھاتے تھے مگر دُرگاداس جو راجپوتوں کے مشورت والوں میں بڑا درجہ رکھتا تھا اپنے ملک کي نجات و آزادي کے لیئے زور و قوت کے بھروسے نرہا بلکہ اوس نے شاہزادہ معظم سے خط و کتابت جاري کرنے اور اوس کو بادشاہ سے توڑنے میں بڑي کوشش برتي

عوض میں تهوڑا سا ٹکڑا اوسکے ملک کا قبول کیا اور کوئي کام اوس کام کے سوا اوسکے ذمہ نہ تہا کہ وہ جودہ پور والے کي امداد و اعانت نکرے *

بعد اوس عهد و شرایط کے بادشاہ دلي کو واپس آیا اور کچهہ کم آتهہ مهینے دلي سے باهر رها اور دارالسلطنت میں پهونچنے هي پایا تها کہ ناگاہ اوسکو یہہ پرچہ لگا کہ راجہ راج سنگهہ اپني بات پر قایم نہ رها غالباً آسنے جودهپور والے کو خفیہ مدد پهونچائي هوگي غرضکہ تهوڑے دنوں گذرنے پر ماہ جولائي سنہ ۱۶۷۹ع مطابق رجب سنہ ۱۰۹۰هجري میں بادشاہ کو اجمیر کي طرف آنا پڑا اور اس موقع پر ساري زور و قوت اور پوري عقل و ذهانت کو راجپوتوں کے پس پا کرنیکي غرض سے کام میں لایا جو اُس کے مقابل پر متفق هوئے تهے چنانچہ اوسنے شهزادہ معظم کو دکن سے اور شاهزادہ اعظم کو بنگالہ سے طلب کیا اور پچهلے وقتوں میں نایب السلطنت گجرات کو یہہ حکم بهیجا کہ وہ گجرات کیجانب سے راجپوتوں کے ملک پر حملہ کرے مگر بڑا حملہ خاص بادشاهي فوج کے ذریعہ سے کیا گیا جو شاهزادہ اکبر کي تحت حکومت هوکر تهور خاں کي امداد و رهنمائي سے سیدهي اودے پور پر روانہ کئي گئي تهي جوں هي کہ راجہ راج سنگهہ فوجوں کي چڑهائي سے خوف کها کر اراولي پهاڑوں میں بهاگا تو اکبر نے اُس کا پیچها کیا اور فوج کے ایک ٹکڑے کو اُس کے کشادہ ملک کي تاخت تاراج پر پیچهے چهوڑا اب شاهزادہ معظم اوجین میں داخل هوا اور اُس کے نام پر یہہ شقہ جاري کیا گیا کہ شاهزادہ اکبر کي فوج کا طور اختیار کرے اور شاهزادہ اعظم کو یہہ هدایت هوئي کہ جودہ پور کے علاقہ کو اور نیز اُس کے پاس پڑوس کے ضلعوں کو خاک سیاہ کرے اور سبکو یہہ حکم تها کہ اپني اپني فوجوں کا ایک ایک ٹکڑا اُن رستوں کے لو تنے پر متعین کریں جنکو بهگوڑے راجپوت اپنے پهاڑوں میں لیجاتے هیں اور باقي فوجوں کو شهر و دیہات کے جلانے اور پهل دار درختوں کے کاٹنے اور جورو بچوں کے لونڈي غلام

جاکر اکهتے هوئے اور اپنے ملک کي راه سنبهالي راجپوتوں کے مقابله کي طوالت سے واني کو نکل جانیکي فرصت هاتهه آئي چنانچه وه صحیح سلامت جودهپور میں داخل هوئي اور اُسکے بڑے بیٹے اجیت سنگهه نے مارواڑ پر ایک مدت تک راج کیا اور حکومت کا مزا اُٹهایا اور عالمگیر کي زندگي تک اُس کا سخت دشمن بنا رها اورنگ زیب ایک مدت تک اس شبهه میں مبتلا رها که وه راجه حقیقت میں جسونت سنگهه کا بیٹا هی یا حقیقي بیٹا اُسکا میري نظر بندي میں هی اور اس نظر سے اورنگ زیب اپني معمولي شوخي سے فرضي بچوں کو راجه جسونت سنگهه کي آل و اولاد سمجهتا رها اور اُن کي توقیر و عزت اور خاطرداري کا حکم کیئے گیا اور بعد اُس کے اُن کے استحقاق کے حیله بهانه سے جودهپور پر حمله کیا *

جب که راجپوت راجاؤں نے منجمله اپنے گروهوں کے ایک راجه کے گهرانے پر ایسا زور ظلم دیکها اور جزیه کي ناگواري اُس پر زیاده هوئي تو سارے راجپوت اُسمیں متفق هوگئے مگر راجه رام سنگهه جیپور والا جسکے گهرانے کو بادشاهي خاندان سے رشتے ناتوں اور کئي پشتوں سے معزز عهدوں کي بدولت مضبوط واسطه اور مستحکم علاقه تها اُنسے مستثنی رها اور ایسے اڑے وقت میں بهي بادشاه کي رفاقت نه چهوڑي اور راج سنگهه اودے پور والا جسونت سنگهه کي اولاد کے مقدمه میں جي جان سے شریک هوا اور قبول جزیه سے حسب ضابطه صاف انکار کیا اب که ملک راجپوتوں کا تمام مغربي حصه اورنگ زیب کا مخالف هوا تو لوس نے ماه جنوري سنه ١٦٧٩ع مطابق ذي‌الحجه سنه ١٠٨٩ هجري کو فوج اکٹهي کرکے اجمیر کي جانب کو کوچ کیا اور اجمیر پهونچکر فوج کے مختلف ٹکڑے مواڑ کي لوٹ کهسوٹ پر بهیجے اور بڑے حصه کے ذریعه سے مواڑ کے راجه راج سنگهه پر ایسا دباؤ ڈالا که اوسنے اطاعت کي درخواست کي چنانچه عمده شرطیں اوسکو عنایت هوئیں اور جزیه کي

چھوڑ گیا بعد اوس کے وہ راني بادشاہ کي بلا اجازت اور بلا پروانہ راہ داري بچوں سمیت هندوستان کو روانہ ھوئي اور جب کہ اٹک پر لوکي بٹتي تو اوس کے محافظوں نے یہہ ارادہ کیا کہ اٹک کے پہرہ والوں کو مار پیٹ کر نکل جاویں مگر کسي ایسي پایاب راہ سے اوتر گئے جہاں پہرہ چوکي کا خرخشہ نتھا بادشاہ کو اس تعدي کا پرچا لگا اور راجہ جسونت سنگھہ کے جورو بچوں کو قابو میں رکھنے کا حیلہ ھاتھہ آیا چنانچہ اوس نے اونکو دلي کے آنے سے روکا اور اوسکے لوگوں کو اپني فوج سے گھیرا *

راجپوتوں نے اپني معمولي دلاوري کے علاوہ فند و فطرت سے یہاں کام لیا یعني درگا داس اون کے سردار نے بادشاہ سے یہہ اجازت حاصل کي کہ هم لوگ اپنے جورو بچوں کو کسي قدر محافظوں کي حفاظت میں کرکے اپنے ملک کو روانہ کریں چنانچہ لوس کي راني اور اوس کے بچوں کو بھیس بدلاکر محافظوں کي حفاظت میں روانہ کیا اور اون کي جگھہ لوسي سن و سال کے دو لڑکے اور ایک لونڈي قایم کي اور یہہ تدبیر اس سبب سے راس آئي کہ اونکي عورتیں پردہ نشین تھیں اور وهاں مردوں کا دخل و تصرف نتھا باوصف اس دور اندیشیوں کے بہت عرصہ نگذرا تھا کہ اورنگ زیب کو شبہہ پیدا ھوا اور راني اور اُسکے بچوں کو قلعہ میں داخل کرنے کا حکم جاري کیا مگر اُن کے نکل جانے کي نسبت وهم اُس کا ایسے رفع ھوا کہ راجپوتوں نے سینہ زوري دکھائي اور راني اور اُسکے بچوں کي سپردگي سے صاف انکار کیا اور کھلم کھلا یہہ بات کہي کہ هم راني کو نہ دینگے بلکہ جان اپني دینگے اب بادشاہ اس پر آمادہ ھوا کہ اُن کو مغلوب کرے چنانچہ اُس نے اُن کے مقابلہ پر تھوڑي سي فوج بھیجي جسکو راجپوتوں نے مار کر بھگا دیا مگر آخر کو جب بہت سے راجپوت کام آئے تو فرضي راني اورجعلي بچوں کو گرفتار کیا اور درگا داس وغیرہ رھے سہے لوگ اُس کے منتشر ھو گئے بعد اُس کے تھوڑي دور پر

جدید کا تجربہ هوا تو اونکي وابستگي میں خلل پڑا یہاں تک کہ خاص قلمرو کے هندوؤں میں جگہہ جگہہ ناراضي پهیلي پہلے پہل راجپوتوں نے بگڑنا شروع کیا اور دکن کے هندو مرهٹوں کے شریک هوگئے سنہ ۱۶۷۷ع مطابق سنہ ۱۰۸۸ هجري میں عام بگاڑ واقع هوا † *

مذهبي عداوتیں ایسي بهڑکیں کہ ساري بهبوکا بن گئیں اور باعث لوٹکا یہہ پڑا کہ محصول لگانے سے چهہ مہینے گذرنے پر یہہ قصہ واقع هوا کہ راجہ جسونت سنگهہ کابل میں مرگیا اور ایک راني اور دو بیٹے صغیرسن

---

† خافي خاں—اُس زمانہ کے لوگوں میں جو جو خیال پهیلے هوئے تهے حال اُنکا ایک نامہ موسومہ پادشاہ سے جسکو عموماً راجہ جسونت سنگهہ سے نسبت کرتے هیں بخوبي هویدا هوتا هی مگر حقیقت یہہ هی کہ وہ نامہ جسونت سنگهہ کا نہیں هوسکتا اس لیئے کہ وہ نامہ اُس علانیہ دشمن کا معلوم هوتا هی جسکے ملک پر دهاوا هونیوالا تها علاوہ اس کے راجہ جسونت سنگهہ اُس زمانہ میں افغانوں کے مقابلہ پر متعین تها جب کہ جزیہ شگفتہ هوا اور وہ مرنے تک اٹک پار رها اور سب سے قطع نظر وہ نامہ اُس وقت کے بعد کا هی جب کہ سلطنت کا تنزل واضح هوچکا تها اور کہتے هیں کہ اودے پور والے رانا راج سنگهہ کا وہ نامہ تها کبهي راجہ سریها سنگهہ سے نسبت کرتے هیں اور مرهٹے یہہ دعوی کرتے هیں کہ سیوا جي نے لکها تها (گرینٹ ڈف صاحب جلد ایک صفحہ ۲۱۹) مگر غالب یہہ هی کہ وہ کسي عام هندو مدبر کي تدبیر تهي جسنے سلطنت کے مقابلہ پر اپني راے کا اشتہار اِس طریقہ سے مناسب سمجها تها یہہ نامہ حسن لیاقت سے خالي نہیں اس لیئے کہ اُسمیں هر قسم کے مذهبوں اور قوموں کے گوارا رکهنے کے اصول و قاعدوں پر بحث و مباحثہ کیا هی بیان کیا کہ جزیہ لگانا اصول مذکورہ کا ناسخ هی علاوہ اُس کے خاندان تیمور کے پہلے بادشاهوں کي فیاضي اور عالي همتي کي تعریف لکهي اور اُنکي سلطنتوں کے زمانہ کا مقابلہ جو نہایت شاداب و تازہ تهیں اورنگزیب کے زمانہ سے کیا اور صاف صاف لکها کہ اس زمانہ میں سارے فرقے اور تمام مذهب ناراض اور سلطنت کا معاملہ خراب اور رعایا دادي فریادي هی اور باوصف اس کے سرکاري خزانہ خالي اور رعایا کي جان و مال کي حفاظت سے غفلت هي اور شهر غیر محفوظ اور قلعے زوال پذیر هیں خط مذکور کا ترجمہ اورم صاحب کے پرچوں کے صفحہ ۲۵۲ میں مندرج هی اور رسٹو صاحب نے بهي اُس سے زیادہ عمدہ لفظي ترجمہ ٹهیک ٹهیک کیا اور اصل سمیت اُسکو سنہ ۱۸۳۰ع میں چهاپا

حکم تعمیل کے قابل نہ پایا گیا اور وہ فرمان فردباطل کی طرح معطل پڑا رہا اور کوئی فائدہ اِس پر علاوہ اُس کے مترتب نہ ہوا کہ لوگوں میں شور اُٹھا اور بدگمانی پیدا ہوئی *

جزیہ کی تحصیل میں وہ کاٹھی نبوتی گئی جو فرمان مذکور کی تعمیل میں واقع ہوئی اور یہہ وہ محصول تھا جسکو بادشاہوں نے پہلے پہل کی فتوحات میں اُن تمام کافروں پر لگایا تھا جنہوں نے اسلام کی اطاعت قبول نکی تھی اور یہہ ایک کسوٹی تھی جس کے ذریعہ سے کھوٹے کھرے یعنی مخالف موافق پر کھی جاتے تھے محصول مذکور کے شگفتہ ہونے سے ہندوؤں کی طبیعتوں پر نہایت پژمردگی اور بغایت ناراضی چھائی اور خاص دلی اور اُسکے پاس پروس کے ہندو جوق جوق آئے اور بادشاہی محل کو نالاں گریاں ہوکر گھیرا مگر اُن کے شور و غوغا پر کوئی اثر مترتب نہوا یہاں تک کہ جب اگلے جمعہ کو بادشاہ جامع مسجد کو جانے لگا تو گلی کوچوں کو داد خواہوں سے اتنا بھرا پایا کہ ہجوم و کثرت کے مارے رستہ گھٹنے لگا اور تھوڑی دیر اس امید پر ٹھہرا رہا کہ راستی نرمی سے کہیں اُسکو ہاتھہ آجاوے مگر جبکہ وہ ابنوہ اپنی جگہہ پر جما رہا تو اُس نے یہہ حکم سنایا کہ زور زبردستی سے سواری آگے بڑھی چنانچہ بہت سے فریادی گھوڑے ہاتھیوں کے پانو میں روندے گئے اور باقی لوگوں کے دلوں میں اس درشتی کی ہیبت پڑی اور بلا حجت و تکرار اُس محصول کو قبول کیا اور آیندہ کو کسی نے دم نہ مارا *

ہندوؤں کے عام بگاڑ کا بیان

بہت ہی تھوڑے دنوں میں ان برے کوتکوں کو یہہ پھل پھول لگی کہ عام ناراضی قایم ہوئی اس بادشاہ کی شروع سلطنت میں ہندو لوگ اُسکی ملازمت کو ایسے جی جانسے بجا لاتے تھے جیسے مسلمان بھائی خدمت اُسکی کرتے تھے اور یہہ حال اونکا تھا کہ اگروہ ہندوؤں کے مقابلہ میں پڑتے تھے تو بادشاہ کی وفاداری نچھوڑتے تھے مگر جب کہ اون کو انتظام

اِس لیئی که خاص اُس کے رقعوں میں اوروں کي شعریں موجود هیں اور کهیں کهیں ایسے شعر مندرج هیں جو فی‌البدیهه تحریر کے وقت اُس کي زبان سے نکلے علاوه اُس کے تاریخ نگاري کي ممانعت میں بهت بڑي تاکید فرمائي چنانچه اُس نے تاریخ نگار کو موقوف کیا جو قدیم زمانه سے بادشاهي تاریخوں کو لکهتا تها یهانتک که تاریخ نویسي کے محکمه کا نام و نشان بهي نه چهوڑا اور اپني سلطنت کي حال نویسي کو بهت مضبوطي سے منع کیا چنانچه اُس کي سلطنت کے گیارهویں برس سے واقعات کا سلسله ایسے خط و خطوط سے دریافت هوتا هی که جن کو خاص خاص لوگوں نے اپنے معاملوں میں لکها پڑها تها اور نیز ایسے حالوں سے معلوم هوتا هے جنکو بعض بعض لوگوں نے خفیه خفیه قلمبند کیا تها اور اُسي زمانه کے چند برس بعد مسلمانوں کي نسبت حرمت کا محصول آدها رکها اور هندووں سے کچهه کم نکیا اور منجمله اور ترمیموں کے اپني تعظیم و تکریم کے قاعدےبهي بدلے اور جهروکه کا بیٹهنا اِس لیئے موقوف کیا که اُس کے سجده کرنے کا موقع کسیکو هاتهه نه آوے اگرچه منجمله اُن تبدیلیوں کے چند تبدیلیاں هندووں سے صاف تعلق رکهتي تهیں مگر سب تبدیلیوں پر یهي نتیجه مترتب هوا که هندو مسلمانوں میں امتیاز و تنفر پیدا هوا اور حسد کا باب بے تکلف کهل گیا جس کو پہلے بادشاهوں نے بڑي عمده تدبیروں سے مسدود کرنا ٹهرایا تها اور اُس کے مسدود کرنے کو تدبیر مملکت سمجها تها بعد اُس کے جو تدبیریں اُس نے نکالیں وه سخت ناگوار اور تعصب شعار تهیں اِس لیئی که اگرچه یهه فرمان اُس نے منصفانه جاري کیا که ساري عدالتوں میں سرکار پر نالشیں سني جاویں اور بقانون شریعت تحقیقات اُن کي عمل میں آوے مگر یهه گشتي حکم بهي سارے حاکموں اور اختیار والوں کے پاس بهیجا که آینده سے هندو بهرتي نه کیئی جاویں اور اُن تمام عهدوں پر مسلمان بهرتي کیئی جاویں جو تمهارے تحت حکومت میں هوویں مگر یه

نام و نشان اوسکي قلمرو میں باقي نه چهوڑے اور بتوں کي پرستش کو نمود و نمایش سے نه هونے دیوے§ بعد اسکے ان محصولوں کو معاف کیا جو قانون شریعت سے جایز نه تهے اور ان اسبابوں کا محصول بهي چهوڑا جو هندؤں کے بڑے بڑے میلوں میں جاکر بکتے تهے اِس لیئے که اسکي سمجهه میں یهه بات آئي که وه محصول بهي بت پرستي سے علاقه رکهتے هیں اور وه نا پاک اور حرام هیں مگر ان معافیوں سے محصول مساوي نرهے اِس لیئے که یهه معافیاں ساهوکاروں اور صرافوں اور سوداگروں اور علاوه اُنکے اور شهروں کے باشندوں سے متعلق تهیں اور یهه لوگ نئے قاعدوں کے جاري هونے سے مستثنی کے قریب تهے باقي اراضیات کا محصول بحال خود قایم رها تها اور پرمٹ اور سرک کا محصول جو سب سے زیاده دقت طلب تها اور بهي زیاده هو گیا تها *

مذکوره بالا تبدیلیوں سے سرکار کا نقصان هوا اور رعیت سبکدوش نهوئي اِس لیئے که چند مقدموں کے علاوه جنکي اطلاع و خبر بادشاه کو پهونچني غالب تهي مال کے افسروں اور سارے جاگیرداروں نے معافیات کو اپنے حساب کتاب سے متعلق رکها جو ان کو سرکار سے رهتا تها باقي ساري رعایا سے دستور کے موافق محصول لیتے رهے بعد اُس کے کئي برس گذرنے پر هندؤں کے سارے میلے تهیلوں کي ممانعت کي اور اسي زمانے کے قریب ایک فرمان اُس نے ناچ رنگ کي مجلسوں کي ممانعت میں جاري کیا اور قوم ڈهاڑیوں اور گویوں بهانڈوں کي سخت بندي کي یهاں تک که شاهي ملازم گویوں اور بجانے والوں کو موقوف کیا اور نجومیوں کي ماري اور ملازم منجموں کو رخصت کیا اور سارے شاعروں کو جواب دیا جنکي آبرو ابتک قایم تهي اور ان کو وظیفے ملتے تهے اور ملک الشعرائي کا عهده اُٹهایا بلکه مورخوں نے یهه بهي لکها هے که شعر پڑهنے اور کهنے کي بهي ممانعت † کي مگر یهه سختي چندروز کے لیئے هوگي

§ خافي خان ا
† خافي خان

کوئي فوج اُن کے مقابلہ پر آمادہ نہو سکي اور جب کہ وہ دلي کے قریب پہونچے تو اورنگ زیب نے یہہ حکم دیا کہ ڈیرے میدان میں نصب کیئے جاویں بعد اُس کے اپنے هاتھہ سے قران کي آیتیں منتخب کیں اور فوج کے نشانوں پر لکھہ کر بندھوائیں تاکہ اُن کے جادو کا اثر نہونے پاوے غرض کہ مقابلہ کي شدت ضرورت اور بعض بعض هندو مسلمانوں کي سعي و همت سے بادشاهي فوج اُنکے مقابلہ پر ٹھہري اور دشمنوں کو شکست فاحش دي اور بڑے بڑے نقصان اُنکو دیکر تتر بتر کیا مگر اُنکي پہلي کامیابي کے باعث سے بہت سے هندو هتیار اُٹھانے پر آمادہ هوئے اور اجمیر اور آگرہ کے سارے صوبوں کو ایسي پریشاني میں ڈالا کہ اورنگ زیب نے وهاں کے نظم و نسق کے واسطے بذات خود جانا ضروري سمجھا † *

مذکورہ بالا فسادوں کے باعث سے بادشاہ کا مزاج از حد برهم هوا جو اٹک پار کي نا کامي سے پہلے هي تلخ و آشفتہ هو رها تھا چنانچہ اسي وجہہ سے دلي کي موجودگي کے وقتوں میں هندؤں پر جزیہ لگایا یعني اُس کو دوبارہ شگفتہ کیا جو تھوڑے دنوں سے افسردہ پژمردہ هو گیا تھا اور اُسکے مذهبي تعصبوں اور سوء تدبیروں میں سے یہہ پچھلي بات تھي جو عمل میں آئي *

تخت نشیني کي دوسري سالگرہ یعني سنہ ۱۶۵۹ع میں شمسي سنوں کي سخت ممانعت کي اور وجہہ اُس کي یہہ نکالي کہ وہ آتش پرستوں کا ایجاد هي اور قمري سنوں کو اُن کي جگہہ قایم کیا اور باوجود اِسکے کہ اُس کے اهلکار و ملازم ایسے سنون پر اعتراض کرتے رهے جو موسموں کے همیشہ موافق نہیں هوتے وہ اپني بات پر جما رها اور کسیکي بات کو کان دهر کر نہ سنا ‡ *

اسي زمانہ میں ایک ملا محتسب مقرر کیا جسکے ساتھہ ایک گروہ سواروں کا رهتا تھا اور غرض یہہ تھي کہ قمار خانوں اور شراب خانوں

† خافي خاں۔
‡ ایضا

هندوستان کے فسادوں اور بادشاہ کي تعدیوں کا بیان

بادشاہ اس ناکام مہم سے واپس آیاهي تها که سنه ۱۶۷۶ ع مطابق سنه ۱۰۸۷ هجري میں ایک عجیب هنگامه دارالسلطنت کے قرب و جوار میں برپا هوا بیان اُسکا یهه هی که هندو بهگتوں کا فرقه جو ست نارایني کهلاتا هی نار نول کے متصل بستا تها اور کاشتکاري اور سوداگري سے اوقات اپني کاٹتا تها اگرچه اُسکي خوے و خصلت میں کسي قسم کا شور و شرنه تهامگر صرف اپني حفظ وحراست کي نظر سے هتیار باندهتا تها منجمله اُنکے کسي بهگت کو ایسے لوگوں نےملکر مارا پیٹا جو تهانه کے کسي سپاهي سے آشناتهے اور اُس بهگت سے کسي بات پر اُنکا جهگڑا هو گیا تها بهگت نے اپنے بهائي بندوں کو اکهٹا کیا اور پولس والوں سے بدلا لیا غرض که جانبین سے بهت سي جانیں تلف هوئیں اور فساد نے ایسي ترقي پکڑي که کئي هزار ست نرایني اکٹهے هوئے اور جب که نارنول کے بڑے حاکم نے اونکا مقابله کیا تو انهوں نے اوس فوج کو شکست فاحش دي جو اوسنے اکهٹي کي تهي اور اوس میں جنگي سپاهي اور پولس کے ملازم دونوں شریک و شامل تهے اور شهر نار نول پر قبضه کیا بعد اوسکے اوس فوج نے بهي شکست کهائي جو دلي سے اونکے مقابله کو آئي تهي اور بجاے خود کافي وافي نه تهي اور یهه ایسي شکست هوئي که اوسکے هونے سے نام اُن کا بهت روشن هو گیا اور جبکه تیسري فوج نے بهي شکست کهائي تو اونکے نام کي بهت بڑي شهرت هوئي اور سب لوگ اونسے تعجب کرنے لگے اور جو که وه لوگ اپنے دین و ملت کے جتني ستي تهے تو اونکي کامیابیوں سے یهه یقین هوا که وه جادو کي قوت رکهتے هیں یعني تلوار اون کو کاٹتي نهیں اور گولي اُن میں گهستي نهیں اور ایسے طلسمي هتیار رکهتے هیں که وه موت یهه بات چیت کرتے هیں اور اس گمان سے که آج اُن کا مقابله ممکن نهیں وه ایسے هي حقیقت میں هوگئے یعني کوئي اُن کا سامنا نه کرسکا اور بهت سے زمیندار آس پاس کے باشندے شریک اُن کے هو گئے اور

اورنگ زیب نے خود لڑنے کا ارادہ کیا اور حسن ابدال تک پہونچا اور شہزادہ محمد سلطان کو جسنے تھوڑے دنوں پہلے رہائي پائي تھي ایک فوج کا حاکم بنا کر آگے کو روانہ کیا اور آپ اس اندیشہ سے آگے کو نہ بڑھا کہ ایسے قوي ملک میں اُس کي بات کو بٹا نہ لگے جہاں دشمن پر قوي صدمہ پہونچانا متصور نہیں اور اُن کي طرف سے بڑي آفتوں کا پہونچنا سہل و آسان هی سنہ ۱۶۷۳ع سے سنہ ۱۶۷۵ع تک دو سال اسي بادشاہ نے اسي لڑائي میں صرف کیئے ‡ اور جب کہ بعد اُس کے بادشاہ دلي کو واپس آیا تو اُسکے نائبوں نے لڑائي کو جاري رکھا یہانتک کہ جب هندوستان میں فسادوں کي ترقي هوئي اور اُس لڑائي کي کامیابي موهوم سمجھي گئي تو کابل کے کام کاج کے ادھورے تصفیہ پر قناعت کي گئي اگرچہ یہہ لڑائي اُس زمانہ میں بڑے پایہ کي سمجھي جاتي تھي مگر اُس سے ایسا مستقل اثر ناشي نہوا کہ هندوستان کي تاریخ میں بیان اُس کا مندرج هوتا اگرچہ اس لڑائي کے واقعے مختلف اور دلچسپ تو هیں مگر قسم مذکور کے اُن واقعوں کے دیکھنے سے خیال اُنکا بہ آساني هو سکتا هی جو اکبر کي شرح سلطنت میں بیان کیئے گئے § *

تقرر اُس قوم کے خیالات اور اصل و سرشت اور رسم و رواج کے مخالف هی اگرچہ وہ سند پختہ نہیں جسکے اعتماد پر هم لکھتے هیں مگر اور یورپ والوں کے ساتھہ اس بات میں هم متفق هیں کہ یہہ بادشاہ ازروے مکر و حیلہ کے مقرر کیا گیا تھا اور حقیقت میں وہ ایک مکار آدمي تھا جو مرزا شجاع کے نام سے مشہور هوا تھا پٹھانوں نے بیان کیا تھا کہ مرزا شجاع هماري پناہ میں آیا اور ساري غرض اُن کي یہہ تھي کہ اُس کے استحقاق تخت کے حیلہ سے اورنگ زیب کے ستانے کا ذریعہ هاتھہ آوے

‡ خافي خان

§ یہہ لڑائي اِس لیئے دلچسپ قرار پائي گئي کہ اُس کو ایسے آدمي نے بیان کیا جو بڑے اعزاز و امتیاز سے اُس میں شریک و شامل تھا یعني خوشحال خٹک جو سارے خٹکوں کا خاں اور بڑي بڑي کتابوں کا مصنف گذرا اور اکثر نظم کي کتابیں اُسي زمانہ کي لکھي هوئي اس غرض سے چھوڑ گیا کہ اُسکے هموطنوں کو اُن کے دیکھنے سے بڑا جوش خروش پیدا هووے اور نظم اُس کي اِسلیئے مشہور و معروف هی کہ اُس کے وزن و بحر سے همت کي بلندي اور طبیعت کا جوش اور وطن کي محبت اور خود مختاري کا ابال پیدا هوتا هی اور حقیقت یہہ هی کہ ایسي تصنیف ایشیا والوں کي طبیعت کے خلاف هی *

جاتي تهي اور اسليئے كه كابل اور علاوه اُسكے اور مغربي ملكوں كي آمدورفت اُن كي اراضيوں ميں ضروري و لابدي تهي تو اُن كے دبانے اور خاموش ركهنے كي بہت حاجت پڑي اور جو كه اِس راه كے آس پاس كي قوميں ايسے موقع پر تهيں كه اُن پر حملے نهايت آساني سے هو سكتے تهے تو اُن كو دهمكياں سنانے اور وظيفوں كے دينے دلانے سے كسي قدر بادشاهت هندوستان كا مطيع ركها جاتا تها مگر منجمله اُن كے بڑي بڑي قوموں سے كچهه چهيڑ چهاڑ نه كي اور وه قوميں اپني اپني حدوں پر چپ چاپ بيٹهي رهيں هاں غالب يهه هي كه چهوٹے چهوٹے گروهوں كے هونے اور بڑے بڑے گروهوں ميں ملكي انتظام كے ٹهيك ٹهاك نه بيٹهنے سے خاص خاص لوگوں كي جانب سے اكثر اوقات ايسے زور و ظلم هوتے هونگے جسكي برداشت افسران سلطنت كو كرني پڑتي هوگي اورجو كه اورنگ زيب اپنے حكم كا ديوانه اور پٹهانوں كي طرز معاشرت سے محض ناواقف وبيگانه تها تو اُس كو يهه شبهه گذرا كه ميرے افسروں كي اغماض و در گذر سے يهه بد انتظامي واقع هوتي هى غرضكه كوئي باعث هو سارے پٹهان يوسف زئيوں سميت اورنگ زيب سے بگڑ گئے اور اطراف كابل كا يهي حال اُس زمانه يعني سنه ۱۶۶۷ع ميں تها جب كه محمد امين خاں مير جمله كا خلف الصدق اور جانشين جسنے باپ كا خطاب و منصب حاصل كيا تها كابل كي حكومت پر گيا تها اور اُس نے بہت دنوں تك ايسي كاميابي حاصل كي تهي جس سے فسادوں كو ترقي نهوئي اگرچه وه شور و فساد بالكل مسدود نهوئے مگر سنه ۱۶۷۰ع ميں پٹهانوں نے يهه فوقيت حاصل كي كه محمد امين خاں كو شكست فاحش ديكر اُس كي فوج كو تباه كيا اور اُس كے جورو بچوں كو پكڑا اور محمد امين خاں نے روپيه ديكر اپني اهل و عيال كو چهوڑايا اور اسي زمانه كے قريب اُنهوں نے ايك بادشاه اپنا قرار ديا او اُس كے نام سے سكه جاري كيا * †

---

† هندوستان كے مورخوں نے اس بادشاه كو پٹهان بيان كيا هى مگر ايسے شخص كا

خفیہ فہمایش کرے حاصل یہہ کہ یہہ فوج دکن میں پہونچی اور اُس کی شان و شوکت کے مناسب کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا شہزادہ اورنگ آباد میں معطل پڑا رہا اور مہابت خاں نے چند محاصروں کے بعد برسات کے قریب آنے سے لڑائی کے کار بار کو مسدود کیا بعد اُسکے جب دوبارہ لڑائی شروع ہوئی تو سیوا جی نے ایک فوج اُس محاصرے کے اٹھانے کو روانہ کی جس میں خود مہابت خاں مصروف تھا مہابت خاں نے یہہ کام اچھا نہ کیا کہ محاصرے کے بقاء و سلامت کے واسطے بیس ہزار آدمی فوج مذکور کے مقابلہ پر بھیجے اسلیئے کہ انجام اُسکا یہہ ہوا کہ سنہ ۱۶۷۲ع مطابق سنہ ۱۰۸۲ ہجری میں وہ لڑائی اُس نے ہاری اور مرہٹوں نے جیتی † یہہ مقابلہ میدان کی پہلی لڑائی تھی جسکو مرہٹوں نے فتح کیا اور یہہ پہلی کامیابی تھی جو دیانت امانت کی رو سے مغلوں کے مقابلہ میں مرہٹوں کو حاصل ہوئی یعنی فریب و دغا کا اُس میں شائبہ نہ تھا ہارنے والوں پر اس ہار کا بڑا اثر پڑا چنانچہ اُنھوں نے فوجوں کو اورنگ آباد میں اکھٹا کیا بعد اُس کے شاہزادہ اور مہابت خاں کو بادشاہ نے بلایا اور خانجہاں نایب السلطنت گجرات کو اُن کی جگہہ بھیجا اور دکن کی لڑائی بڑی بے پروائی سے کئی برس تک اسلیئے قایم رہی کہ بادشاہ کا ذاتی التفات اور جانب کو مائل تھا یعنی وہ شمال مشرق پر متوجہہ تھا۔

شمال مشرق والے پٹھانوں سے لڑائی کا ہونا

شمال کے افغانوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور بادشاہ کا التفات اُسپر مائل تھا اور اُس لڑائی کی قدر و منزلت روز روز بڑھتی جاتی تھی اُن لوگوں سے امن چین میں رہنا ہمیشہ سے ایک بڑی دشواری سمجھی

† اِس لڑائی کی نسبت کُونہ اشتباہ ہی چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ وہ مقابلہ دلیر خاں کی فوج سے ہوا اور بعضے لکھتے ہیں کہ مہابت خاں کی فوج سے لڑائی پڑی اور اشتباہ مذکور کا باعث وہی باعث ہی جسکی بدولت شکست نصیب ہوئی یعنی فوج کی حکومت دو حاکموں پر منقسم ہوئی تھی *

مقابلہ پیش آیا اگرچہ وہ محافظوں پر غالب آئے مگر تاناجي کام آیا اور بہت سے آدمي ضایع ہوئے سیوا جي نے اس کام کو ایسا کارنمایاں سمجھا کہ رہے سہی سپاهیوں کو چاندي کے جوشن عنایت کیئے *

بعد اس کے کئي قلعوں پر کئي دهاوے تو ہوئے مگر کامیابي حاصل نہوئي اور باوصف اس کے بہت سے قلع دبائے اور بہت سے ملکوں پر قبضہ کیا اور پھر سورت کو لوتا اور خاندیس کو بے چراغ کیا اور پہلے مرتبہ ماہ دسمبر سنہ ۱۶۷۰ع مطابق سنہ ۱۰۸۱ هجري میں ممالک مذکورہ پر چوتھہ کا محاصل حاصل کیا اور اس چوتھہ کي حقیقت یہہ هی کہ وہ کل محاصل کي چہارم هوتي تهي اور جو ملک اسکو ادا کرتے تھے وہ مرهتوں کي لوت مار سے جب تک محفوظ رهتے تھے کہ برابر ادا کیئی جاتے تھے سیوا جي نے جہازوں کا ایک بیڑہ بھي طیار کیا اور اپنے پرانے دشمنوں یعنی جنجیرہ والے حبشیوں پر دهاوے کرنے شروع کیئے جنکی قبض و تصرف میں ایک چھوتي سي ریاست بیجا پور والوں کي طرف سے بجلدوے اُن کے بحري افسر هونے کے چلي آتي تهي مگر یہہ کام اسکا اس لیئے معقول نہ تھا کہ حبشیوں نے اورنگ زیب کا دامن پکڑا اور سیواجي کے قوي دشمن کو قوت بخشي *

سیواجي کي فتوحات کي ترقي کا یہہ باعث تھا کہ شہزادہ معظم کي فوج اس کے مقابلہ کو کافي نہ تھي اور بادشاہ کو بیتي پر اعتماد تھا چنانچہ نئي کمک کے روانہ کرنے سے بادشاہ نے مدت تک انکار کیا اور جکبہ اسکو یہہ یقین هوا کہ دکن میں بڑي فوج کي حاجت شدید هی تو سنہ ۱۶۷۱ع مطابق سنہ ۱۰۸۱ هجري کو چالیس هزار آدمي مہابت خاں کي زیر حکومت روانہ کیئے جنکو شہزادہ کي اطاعت و حکومت سے کچھہ واسطہ علاقہ نہ تھا بادشاہ اس نئے حاکم سے پورا پورا راضي نہ تھا چنانچہ دلي سے روانہ هونے سے تھوڑے عرصہ پہلے مہابت خاں کي کسي حرکت سے نہایت برهم هوا اور ایک وزیر کو حکم دیا کہ اسکو

۱۶۷۰ع مطابق سنه ۱۰۸۰ هجري میں بادشاہ کي تدبیروں کو اُلٹا مارا یعني شاهزادہ معظم اور راجه جسونت سنگهه کو رشوتیں اور نذریں چڑها کر موافق اپنا کیا اورنگ‌زیب کے فریب دینے کے لیئے اُنکو اپنا آله بنایا مگر اورنگ‌زیب ایسا نادان اور کوته اندیش نتها که اپني تدبیروں کي نارسائي کو عین وقت پر نسمجهے چنانچه جب اُسکو ناکامي کا یقین هوا تو اُس نے کهلم کهلا اُسکي گرفتاري کا حکم دیا یهه حکم اُس کا دوبارہ لڑائي کا منشاء تها پہلے پہل سیوا جي نے یهه صدمه پهونچایا که سنگر کے قلعه پر دوبارہ قابض هوا جو پونه کے قریب تها اور سیوا جي کو جیسا اس قلعه کي عظمت کا خیال تها ویسا هي اورنگ زیب کو بهي تها اور اسي لیئے اورنگ زیب نے اُس قلعه کي حفظ و حراست کي غرض سے راجپوتوں کا ایک قوي گروہ ایک تجربه‌کار افسر کے تحت تصرف میں چهوڑا تها مگر هزار ماوالیوں نے سیواجي کے بڑے رفیق تانا جي مالوسوي کے ساتهه اُنپر چهاپا مارا چنانچه تانا جي نے کسي حکمت سے اوس پهاڑي قلعه پر رات کے وقت زینه لگایا جو بظاهر رسائي کے قابل نتها یهاں تک که قلعه پر چڑه گیا اور محافظ لوگ اوس سے واقف نهوئے مگر بعد اُس کے بڑا

پر کسي قسم کا شک شبهه نهیں مگر گرینٹ ڈف صاحب نے اپني کتاب کي جلد ایک صفحه ۲۲۱ میں اس ساري کهاني کي بیهودگي کو بهت مختصر لفظوں میں ثابت کیا اور صرف ایک یهي موقع نهیں جس میں اورنگ زیب کي نسبت ایسي ایسي تدبیریں اور سازشیں اُسکي متفنّي طبیعت هونے سے بیان کي گئیں حالانکه وہ کبهي ایسي تدبیروں میں مصروف نهیں هوا ڈف صاحب نے جیسنگهه کي جگهه راجه جسونت سنگهه کو قایم کیا اور شهزادہ کي بغاوت کو اصلي بغاوت ٹهرایا اور بیان کیا که اورنگ زیب کي اصالتاً میدان جنگ میں آنے کے بعد دلیر خان کي هنر مند لڑائیوں کي بدولت وہ بغاوت پس پا هوئي معلوم هوتا هی که ڈف صاحب نے بندیله کي سرگذشتوں سے یهه بیان لیا جس کا ترجمه بعد اُس کے سکات صاحب نے کیا تها مگر ڈف صاحب نے بعض بعض باتوں کو اپني سند سے زیادہ لکها اور بندیله کے اِس بیان کو قلم انداز کیا که حقیقت میں سیواجي بهي شاهزادہ کا شریک هوگیا تها حالانکه یهه محض غلط اور سراپا لغو هی

برهمن تهے اور جنگي کاموں کي حکومت پر بهي اکثر بڑے بڑے پایه کے برهمن معین کیئے جاتے تهے *

اورنگ زیب نے جو ملک اُسکو واپس دیئے تهے اور صوبه برار میں جو جاگیر اُسکے لیئے معین کي تهي تو ساري غرض اُسکي یهه تهي که وه بلا نقصان عظیم اور بلا طول طویل مقابله کے اُسکے قبض و قابو میں آجاوے چنانچه اپني صبر و متانت سے داؤ اپنا تکتا رها اور لهو کے گهونٹ پیئے کیا اور شاهزاده معظم اور راجه جسونت سنگهه کو بڑي تاکیدوں سے یهه لکها که سیوا جي سے راه رسم کا جاري رکهنا عین صواب اور اُسمیں کوئي خلاف کرنا خلاف مصلحت هے مگر وقت پر قابو کو هاتهه سے دینا نهایت نامناسب اور فوراً گرفتار اُسکو کرنا بغایت واجب و لازم هي بلکه یهانتک هدایت کي تهي که میري حکومت سے بغاوت و نفرت جتانا اور خفیه اور جداگانه مرهٹوں سے ملنا جلنا مقتضاے مصلحت † هي مگر سیواجي نے سنه

† گرینٹ ڈف صاحب کا یهي بیان هي جو مذکور هوا مگر اُن کو اسبات میں شبهه هي که شهزاده معظم نے باپ کي تدبیروں کي پیروي جي جان سے کي اور بغاوت کے اظهار سے سیوا جي کے دهوکه دینے کا اراده کیا مگر غالب یهه هي که کسیقدر اُسنے باپ کي تاکیدوں کي عملدر آمد کي هوگي جنکے باعث سے وه کهاني قایم هوئي جسکو پهلے پهلے کٹرویامنکي نے بیانکیا یعني شاهزاده نے اپنے باپ کي خواهش سے جهوٹي بغاوت اختیار کي جس سے بادشاه کي دو باتیں مقصود تهیں ایک یهه که یهه واضح هو جاویگا که بادشاه کے خفیه خفیه دشمن کون کون هیں اور دوسرے یهه که اگر شهزاده حقیقت میں بغاوت پر مایل هووے تو اُسکي حقیقت بهي کهل جاویگي اور آینده کو اعتبار اُسکا ساقط هوگا بقول اُس راوي کے شاهزاده نے علانیه بغاوت برپا کي اور ساري فوج اور راجه جي سنگهه اُس سے سازش کرکے مل گئے مگر دلیر خاں اپني بات پر جم رها اور شهزاده اپني بغاوت سے جب تک منحرف نهوا که دریاے چنبل تک آگره کي جانب پهونچا مگر اورنگ زیب نے اس جهوٹي بغاوت کي جوکهوں سے صرف یهه علم حاصل کیا که جیسنگهه میرا مخالف هي چنانچه اُسکو زهر دلواکر آپ کو بچایا لیکن اس روایت پر یهه اعتراض وارد هوتا هي که شهزاده معظم جب تک دکن میں پهونچا بهي نه تها که راجه جیسنگهه دکن سے منتقل هوکر تاریخ بغاوت سے پهلے مرگیا تها اور یهه تناقض صرف اورم صاحب کو سوجها جسکو اِس کهاني کے باقي حصه

ریاستوں نے آپ کو بہت کمزور پایا اور اورنگ زیب کے حملوں کے ڈر سے ایسے قوي دشمن سے نیا جھگڑا کھڑا کرنا نہ چاہا اور بچنے کی یہہ ہي راہ نکالي کہ سالانہ خراج کا اقرار کیا *

بعد اُس کے سنہ ۱۶۶۸ع و سنہ ۶۹ مطابق سنہ ۱۰۷۸ هجري یعني دو برس امن چین سے گذرے اور اس عرصہ کو سیوا جي نے اپني حکومت کے باترتیب و باقاعدہ بنانے میں صرف کیا مگر جسقدر کہ اُسکي لیاقتوں کي خوبي اُس کے ملکي انتظاموں کے طور طریقوں سے ثابت ہوتي هی اُس قدر اُسکے جنگي کاموں سے واضح نہیں هوتي پنڈاروں اور لٹیروں کے سرداروں کیسے قانون قاعدوں کي جگہہ اُسکے آئین و رسموں کے دیکھنے سے بڑا تعجب هوتا هی کہ انتظام اُس کا مغلوں کے انتظام سے زیادہ باترتیب و باقاعدہ تھا چنانچہ پیادوں اور سواروں کي تقسیم ایک طرحپر واقع تھي یعني دس اور پچاس کے افسروں سے لیکر پانچہزار کے افسر تک افسروں کا سلسلہ برابر مسلسل تھا اور اُس سے زیادہ درجہ کا حاکم جرنیل کے سوا جو کسي خاص فوج کي حکومت پر معین کیا جاتا تھا کوئي سردار نہوتا تھا اور یہہ تمام افسر ایسے جاگیردار نہوتے تھے جو ضرورت کے وقت کام آویں بلکہ حکومت سے تعلق رکھتے تھے یعني سرکاري ملازم ہوتے تھے اور ایسے سپاهیوں کے افسر تھے جنکو خود سرکار اپنے نائبوں کے ذریعہ سے بھرتي کرتي تھي اور سرکاري خزانوں سے تنخواہ اُن کو ملتي تھي فوج اور افسروں کو بڑي بڑي تنخواهیں دیتا تھا مگر غنیمت کل سرکار میں جاتي تھي هر محکمہ میں کفایت شعاري سے کام کرتا تھا اور التفات اُسکا کفایت شعاري پر بہت مایل رهتا تھا *

ملکي انتظام بھي اُسکا ایسا هي باقاعدہ اور قوي تھا چنانچہ سرکاري حاکموں اور دیہات کے چودهریوں سے نرمي برتتاتھا اور اُس انتظام کے دباؤ سے قانون کي تعمیل و رعایت بخوبي هوتي تھي اور یهي باعث تھا کہ کاشتکاروں پر ظلم نہوتا تھا اور وہ سرکار سے فریب نکرتے تھے ملکي افسر

گیا اور راجه جسونت سنگهه همراه اُس کے مدد و معاون اُسکا کیا گیا اور وہ دلیر خاں جسکو جسونت سنگهه اور شاهزاده ممدوح نا پسند کرتے تھے اُسي فوج کا سردار اِس غرض سے مقرر کیا گیا که دونوں کي نگراني کرتا رهے *

جےسنگهه کي ناکامي سیواجي کے حق میں مفید هوئي بیان اُسکا یهه هی که سنه ۱۶۶۷ ع مطابق سنه ۱۰۷۷ هجري میں جنگ اور بازگشت کے عین زمانه میں راجه جے سنگه نے گهاٹوں کے قرب و جوار کے ملکوں سے تمام فوج اپني هٹالي تهي اور بهت سے قلعوں کو خالي چهوڑا تها اور کچهه کچهه قلعونمیں حفظ و حراست کے واسطے تهوڑے سپاهي چهوڑے تهے منجمله اُن کے بهت سے قلعوں پر سیواجي کے افسروں نے پهلے اِس سے قبضه کیا تها که خود سیواجي دکن میں پهونچے اور جب وه خود دکن میں پهونچا تو بهت سے اور خطه پر قابض هوگیا یهه واقعه سنه ۱۶۶۷ ع مطابق سنه ۱۰۷۷ هجري میں واقع هوا *

اورنگ زیب کے سرداروں کي تغیر و تبدیل سے سیوا جي کو بهت بڑا فائده حاصل هوا اس لیئے که راجه جسونت سنگهه شاهزاده معظم کي طبیعت پر حاوي اور بادشاه کي نسبت هندوؤں کا زیاده خیر خواه تها علاوه اُس کے لوگوں کو یهه بهي یقین کامل تها که وه لوبهي اللچي هی اور روپئے کي بات تهوڑي بهت مانتا هی غرضکه ان وسیلوں سے سیواجي نے رفیق اُسکو بنایا اور نتیجه یهه مترتب هوا که اُسکي اور شاهزاده معظم کي تائید و اعانت سے ایسي عمده عمده شرطوں پر بادشاه سے آشتي کي که وه اُسکي توقع سے خارج تهیں چنانچه بهت سا ملک اُس کا اُسکو واپس دیا گیا اور صوبه برار میں جاگیر اُسکو عنایت کي گئي اور راجائي کا خطاب اُسکا تسلیم کیا گیا اور سارے قصوروں سے چشم پوشي برتي گئي *

جب که سیواجي کو اپنے قوي دشمن یعني اورنگ‌زیب سے ازادي حاصل هوئي تو گولکنده اور بیجاپور کي جانب ملتفت هوا ان دونوں

تھا جو خلیج بنگالہ کے مشرقی کنارے پر واقع تھا اور بہ نسبت تبت کے زیادہ کام کا تھا *

قرب و جوار کے بادشاہوں نے وہ نشانیاں اُسکے پاس روانہ کی تھیں جن سے تعظیم تکریم اُس کی پائی جاتی تھی اور مکہ کے شریفوں اور عرب کے اکثر رئیسوں نے ایلچی روانہ کیئے تھے اور حبش کے بادشاہ اور اوزبکوں کے خان نے بھی قاصد بھیجے تھے اور شاہ ایران کی طرف سے سب ایلچیوں سے بھاری ایلچی آئے تھے اور بجواب اُس کے بڑی شان و شوکت سے ادھر سے بھی ایلچی بھیجے گئے تھے مگر ایران والوں کے پیک و پیام پر ہمیشہ کی دوستی کا نتیجہ مترتب نہوا اِس لیئے کہ دونوں بادشاہوں میں آداب و اخلاق کی بابت کچھہ سوال ادھر اودھر سے پیش ہوئے اور شاہ عباس اتنا ناراض ہوا کہ اُس نے قندھار کے پاس ایک بھاری فوج اکٹھی کی اور اورنگ زیب نے یہہ ارادہ کیا کہ آپ اُس کے مقابلہ پر جاوے اسی عرصہ میں شاہ عباس مرگیا اور لڑائی کے ٹھاٹ پورے نہ ہوئے *

اورنگ زیب کی اقبالمندی سے صرف یہہ بات مستثنی تھی کہ اُسکی فوج کو بیجا پور والوں کے مقابلہ میں بخوبی کامیابی حاصل نہوئی راجہ جے سنگھہ اُس ملک میں لوٹتا پھرتا رہا اور پہلے پہلے لڑائی کے کام کاج اورنگ زیب کی مرضی کے موافق ہوتے رہے مگر جبکہ خاص بیجا پور کا محاصرہ کیا گیا تو بیجا پور والوں نے پرانا طریقہ بچاؤ کا برتا یعنی اُس پاس کے ملکوں کو ویران کیا اور لٹیرے سواروں کو حریف کی رسدوں پر لگایا علاوہ اُس کے گولکنڈہ کے بادشاہ نے اپنے ہمسایہ والی بیجا پور کو خفیہ خفیہ کمک پہونچائی اور جب کہ جے سنگھہ نے یہہ بات دریافت کی کہ اب کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی تو بلا نقصان و دقت اورنگ آباد کو چلا آیا بعد اِس ناکامیابی کے راجہ جے سنگھہ اُس جگہہ سے منتقل کیا گیا اور دلی کے رستہ میں مرگیا اور شاہزادہ معظم کو اُس کی جگہہ بھیجا

غالب هی که سیوا جی اپنے تعاقب کرنیوالوں سے الگ تھلگ رهنے اور اُن کے هاتھوں سے بچنے بھاگنے میں بڑي فند و فطرت کو کام میں لایا هوگا اِس لیئے که اُسکے پیچھا دہانیوالے اوسکے راے گڈہ میں پہنچنے سے پہلے مدت سے اوسکے پکڑنے جکڑنے کی فکر و تدبیروں میں جی جان سے مصروف تھے حاصل یہه که سیواجي نو مہینے کے عرصه میں ماہ دسمبر سنه ۱۶۶۶ع کو راے گڈہ میں صحیح و سلامت پہونچا † *

سیواجي کے بھاگنے پر تھوڑا عرصه گذرا تھا که ماہ دسمبر سنه ۱۶۶۶ ع مطابق رجب سنه ۱۰۷۶ هجري کو شاهجہاں نے انتقال کیا یہه بادشاہ گرچه آگرہ کے قلعه میں بقید حیات اپنے تک نظر بند رها مگر تعظیم تکریم اُسکي ایسي هوتي رهي که بہت سے خدمتگار اور کارگزار اُسکي ملازمت میں برابر رهتے رهے اور قلعه کے اندر کا انتظام اور وهاں کے کام کاج کا انصرام اُسي کي راے پر چھوڑا گیا چنانچه اُس نے اپني حکومت کو ایسي مضبوطي سے برتا که دارا شکوہ کي اُس بیٹي کو قلعه سے باهر جانے ندیا جس کا بیاہ اورنگ زیب اپنے بیٹے سے کیا چاهتا تھا اور علی هذالقیاس اُن چند بھاري جواهروں کو اپنے تحت تصرف میں رکھا جو بادشاہ حال کے نہایت مرغوب و مطلوب تھے اور اِن دونوں مقدموں کي بابت باپ بیٹوں میں حجت و تکرار سے خط کتابت جاري رهي *

اورنگ زیب کي سلطنت کے زمانوں میں سے یہہ زمانه بڑي اقبالمندي کا تھا چنانچه اُس کي قلمرو کے سارے حصے چین چان سے بسر کرتے تھے اور بخت و دولت کي یہه ترقي تھي که کشمیر کے حاکم نے چھوٹي تبت کو فتح کیا تھا اور بنگاله کے نائب السلطنت نے چتا گنگ کو دہایا

---

† ۲۹ ستمبر سنه ۱۶۶۶ ع کو کروار واقع کنکان کے انگریزي کارخانه والوں نے یہه لکھا هی که اگر سیواجي اورنگ زیب کے قبضه میں سے در حقیقت نکل گیا تو اُسکو اُنش کے حال کي جلد ایسي خبر پہونچے گي که جس سے بڑا رنج اُسکو پہونچیگا یعني بیهوجي کوئي سخت صدمه پہونچاویگا

ساتهیوں کے وطن پهنچوانے کی اجازت چاهی اور یهه عذر پیش کیا که دلی کی آب و هوا اونکو بهت ناموافق هے اور جبکه یهه تصور کیا گیا که همراهیوں کے جانے سے وه قیدی بادشاهی قید میں بلا تردد رهیگا تو درخواست اُسکی بخوشی منظور هوئی بعد اُس کے بیماری کے عذر سے آپ چارپائی پر سوار هوا اور اُن دو چار بیدوں کو جو اُس کے علاج معالجه کے واسطے بادشاه کے حکم سے آتے جاتے تھے دے دلاکر طرفدار اپنا بنا لیا اور اُن کے ذریعه سے باهر کے رفیقوں سے جنکو اُس نے ادهر اودهر لگا رکها تها بات چیت اپنی جاری رکھی علاوه اُس کے یهه دستور اُس نے جاری کیا که مٹهائی اور کهانے پینے کی چیزیں هندو مسلمان فقیروں کو بانٹنی شروع کیں یہاں تک که پهرے والوں کو بڑے بڑے ٹوکروں اور بڑے بڑے جهالوں کے اندر سے آنے جانے دینے کا عادی اور خو کرده کیا اور آخر کار ایک شام کو باهر کے رفیقوں سے بات چیت کو پکا کر ایک جهال میں آپ بیٹها اور دوسرے جهال میں بیٹے کو بٹهلایا اور پهره والوں کے بیچ سے ایسا بلا اندیشه چهپ کر نکل گیا که کسی نے روک ٹوک اُسکی نکی اور اُس کی جگهه اُس کے بستر پر ایک ملازم لٹایا گیا بعد اُس کے جب اُس کے نکل جانے پر ایک عرصه گذرا تو اُس کے نکلنے کا شبهه هوا مگر اِس عرصه میں سیوا جی ایک ایسے گمنام مکان میں پهونچا جهاں گذر کا شک شبهه بهی نتها اور وهاں اُس کا گهوڑا طیار کهڑا تها چنانچه سیواجی گهوڑے پر سوار هوا اور بیٹے کو اپنے پیچهے بٹهلایا اور متهرا کیطرف کو نهایت عمده رسته سے روانه هوا جهاں رفیق اُس کے بهیس بدلے اور صورت چهپائے انتظار اُس کا دیکهتے تهے غرض که سیوا جی متهرا میں پهونچا اور رفیقوں سے ملکر بهیس اپنا بدلا یعنی ڈاڑهی موچهیں منڈوائیں اور سادهوں کی طرح بهبوت اپنے بدن پر ملا اور بهت کم مشتبهه راهوں سے دکن کا رسته لیا اور بیٹے کو متهرا میں ایک مرهٹے برهمن کی حفاظت میں چهوڑا *

درجه کا سردار اُسکي پیشوائي کو جے سنگهه کے بیٹے رام سنگهه کے ساتهه بهیجا گیا اور جب که وه خود دربار میں حاضر هوا تو بات آسکي پوچهي نه گئي یهاں تک که سیوا جي نے کمال ادب سے پیشکشیں پیش کیں اور غالبا یهه چاها که دستور کے موافق تعریف و ثنا کے فقرے ادا کرکے خضوع و خشوع سے تخت کي طرف کو آگے بڑهے مگر جبکه اُس نے یهه دیکها که بادشاه نے کچهه توجهه نه فرمائي اور تیسرے † درجه کے سرداروں میں بلا امتیاز آسکو کهڑا کیا تو وه اپنے رنج و غیرت کو روک نه سکا چنانچه غصه اور حمیت کے مارے رنگ آسکا پلٹ گیا اور درباریوں کي صف سے کچهه پیچهے هٹا اور غش کهاکر زمین پر گر پڑا بعد اُس کے جب هوش اُسکے ٹهکانے آئے تو رام سنگهه کو اُس کے باپ کے دهوکه دهي اور وعده خلافي پر برا بهلا کہا اور جل بهن کر بادشاه کے ملازموں سے یهه درخواست پیش کي که اب مناسب یهه هي که جیسے میري بات کو خاک میں ملایا ویسے هي مجهکو بهي خاک میں ملاویں یعني جب آبرو گئي تو جان کي کیا پروا رهي اور یهاں تک وه ناراض هوا که بلا حصول مصرلي خلعت اور بلا اجازت کے دربار سے چلا گیا مگر اورنگ زیب کو سیوا جي کي ایسي ناشایسته حرکتوں کا تدارک جو بردبار آس سے صادر هوئیں اور لاگ لپیٹ سے بالکل خالي تهیں پیوست منظور نه تها که آسنے یهه حکم دیا که اُسکي حرکتوں کي نگراني کي جاوے اور آن وعدوں کي نسبت جو سیوا جي سے راجه جے سنگهه نے کیئے هیں جے سنگهه کي رپورٹ کے هم منتظر هیں *

بعد اُس کے سیوا جي نے اپنے خیالوں کو دشمن کے پنجے سے نکلنے کي تدبیروں میں دوڑایا اور اس میں دشواري یهه تهي که بادشاهي پہرے آس کے مکان پر بیٹهه گئے تهے آخر کار اوس نے یهه راه نکالي که

† یهه درجه پانچهزاري منصب کا تها جو اُس کے بیٹے کے لیئے عهد نامه میں لکها گیا تها *

کو رضامند فرمایا منجملہ اون کے ایک نامہ میں اعزاز و اکرام کے کلمے اور تعریف و ثنا کے فقرے لکھے اور دوسرے نامہ کو بڑے بڑے عام وعدوں سے مزین کیا اور یہہ بھی لکھا کہ دلی میں آنا چاہیئے بعد اوسکے دکن کی اجازت دی جاویگی غرضکہ سیواجی نے بادشاہ کے وعدوں اور راجہ جے سنگھہ کی بڑی نوازشوں سے دھوکا کھایا اور اپنی جاگیر کو اپنے بڑے بڑے متوسلوں کو تفویض کیا اور اپنے بیٹے سنبا جی کو ساتھہ اپنے لیا اور پانسو سوار اور ایک ہزار ماوالی یعنے مرہٹے منتخب کرکے دلی کو روانہ ہوا *

اورنگ زیب کو یہہ موقع حاصل تھا کہ سیواجی سے اہلیت برتتا اور نہایت سلوک سے پیش آکر اُس سے فایدہ اوٹھاتا اور ایک ہیبتناک دشمن کو دوست اپنا بناتا جیسیکہ اور راجاؤں کے ساتھہ اُسنے اور اوسکے بزرگوں نے کیا تھا مگر جیسی کہ اُس کی رائیں دین و ملت کے معاملہ میں تنگ و تاریک تھیں ویسی ہی تدبیر ممالک میں پست و کوتاہ تھیں چنانچہ وہ اپنی طبیعت کو سیوا جی کی یکایک تذلیل و اہانت سے روک تھام تو سکا مگر اپنے تعصبوں سے بالکل کنارہ کش نہو سکا یعنی وہ اُس لطف و عنایت سے پیش نہ آیا کہ اوسکو ہمیشہ کے لیئے اپنی ذات سے وابستہ رکھتا اور جسقدر کہ وہ سیوا جی کے کوتکوں سے ناراض تھا اوسیقدر اوسکی ذات سے بھی متنفر تھا اور اوسکے جی میں سب سے زیادہ وہ برائی بیٹھی تھی جو سیوا جی سے حاجیوں کی نسبت صادر ہوئی تھی اور اوس کے صادر ہونے سے اورنگ زیب کے دین و منزلت کا ہتک ہوا تھا اور زیادہ کھٹکنے کی یہہ وجہہ تھی کہ یہہ نقصان اوسکو ایک حقیر آدمی کے ہاتھوں سے پہونچا تھا چنانچہ اُس نے اپنی غلط فہمی سے اُس کی حسن لیاقت اور جوہر قابلیت کو بہت کم سمجھکر اُسکے کوتکوں کا پاداش اس طرح چاہا کہ اُسکی اصل نسل کی خفت و حقارت اُسپر واضح کرے حاصل یہہ کہ جب سیوا جی دلی کے متصل پہونچا تو ایک

مقابله کیا معلوم هوتا هی که سیوا جي آخر کو پورے مقابله سے مایوس
را اور شاید اُس نے اپنے فخر و عزت کو چند روز کے لیئے اس اُمید پر
چھوڑا که اورنگ‌زیب سے اشتي کرنے میں یهه فائده حاصل هوگا که اُسکي
م کے همراه هوکر بیجاپور کي غنیمتوں سے اپنے نقصانوں کي تلافي
جاویگي چنانچه اُس نے راجه جے سنگهه سے خط کتابت جاري کي
ر اشتي کا مقدمه پیش کیا اور جبکه راجه جے سنگهه نے جان کي
امتي اور علاوه اُس کے بادشاه کي نوازشوں کا یقین اُسکو دلایا تو وه
ني سواري کي دهوم دهام چهوڑ کر چند همراهیوں سمیت اپني فوج
خفیه خفیه راجه جے سنگهه کے پاس آیا راجه نے تعظیم تکریم اُسکي
اور اُسنے بهي بڑي عاجزي سے جان نثاري اور وفاداري کا قول قرار کیا
یهه که ایک عهد نامه باهم لکها گیا جسکا یهه مضمون تها که سیوا جي
نجمله بتیس قلعوں مقبوضه کے بیس قلعه اضلاع سمیت بادشاهي
لازموں کے حواله کرے اور باره قلعے حقوق و مرافق سمیت اپنے قبض و
صرف میں جاگیر سلطاني کے طور و طریقے پر رکھے اور اُسکا بیٹا سنبهاجي
جو ابهي پانچ برس کا تها بادشاه کي طرف سے پانچ هزاري منصب
پاوے اور یهه بهي وعده ٹهرا که بیجاپور کي قلمرو کے مفتوحه
ملکوں کے محاصل سے في صدي کے حساب سے حق اُسکو ملا کریگا یهه
پهلي شرط اُن دعووں کي بنیاد تهي جنکو مرهٹوں نے پچهلے وقتوں
میں پیش کیا اور اُن کے بهانه سے بیگانه ملکوں کو جگهه جگهه دبایا
لو اورنگ زیب نے اس شرط کو قلم انداز کیا اور باقي شرطوں کي
پوري کي نسبت ایک نامه سیوا جي کے نام پر مفصل لکها اور جبکه
امر طے هو چکا تو سیوا جي اپنے دو هزار سوار اور آٹهه هزار پیادوں
ت بادشاهي فوج میں داخل هوا اور ساري فوج آپسمیں مل جلکر
پور کو روانه هوئي *

اس لڑائي میں مرهٹوں سے بڑي دلیري دلاوري ظاهر هوئي اور
گ زیب نے بجلدوے لوسکے دو عنایت ناموں کے ذریعه سے سیوا جي

بندر تها لوٹ کهسوٹ کر خاک سیاہ کیا علاوہ اس کے قرب و جوار کے ضلعوں کو بهي لوٹتا کهسوٹتا جہاں ایسے بڑے لٹیروں کي لوٹ مار کا وهم و گمان بهي نہ تها اور گهاٹوں کي اونچائي کے ملکوں کو اس لوٹ مار کے زمانہ میں بهي امن چین سے نچهوڑا چنانچہ ماہ فروري سنہ ۱۶۶۵ع میں بیجاپور کے اضلاع و پرگنات کي تاخت تاراج کو فوج اوسنے روانہ کي اور شاہ دلي کي قلمرو میں اوسي غرض سے بذات خود روانہ هوا اگرچہ اورنگ زیب کا نقصان اوسکي لوٹ مار سے بہت سا واقع هوا مگر اوس لوٹ مار سے اسقدر غیظ و غضب اوسکو نہ آیا جسقدر کہ حاجي لوگوں کي کشتیوں کے لوٹنے اور سورت سے بندر کے تباہ کرنے سے جو حاجیوں کي منزل کا هونے سے مقدس سمجها جاتا تها وہ آپے سے نکل گیا اور غیظ و غضب کے مارے بے تاب هو گیا علاوہ اِن مخالف باتوں کے یہہ بات اوسنے زیادہ کي تهي کہ ساهجي کے مرتے هي راجائي کا خطاب اختیار کیا تها اور اپنے نام کا سکہ چلایا تها جو خود مختاري کي پوري علامت تصور کي جاتي تهي غرض کہ اون کوتکوں کے پاداش و تدارک کي غرض سے ایک بڑي فوج اوس راجہ جے سنگهہ کي تحت حکومت کرکے دکن کو روانہ کي گئي جو هندوؤں کے دشوار مقدموں میں اورنگ زیب کا ایک چلتا اوزار تها مگر مزاج کے وهمي شکي هونے سے اوس کي حکومت کو یوں منقسم کیا کہ دلیر خاں کو مساوي شریک اوسکا بنایا اور جب کہ یہہ دونوں سردار اوس طرف کو راهي هوئے تو معظم شاہ اور راجہ جسونت سنگهہ دلي کو واپس آئے اور اس نظر سے کہ اورنگ زیب کو سیوا جي کے مقابلہ کرنے کي تهوڑي توقع تهي تو راجہ جے سنگهہ کو یہہ حکم تها کہ سیوا جي کے دبانے کے بعد اُس فوج کو بیجاپور کي فتح و کشایش میں مصروف کرے *

ماہ فروري سنہ الیہ میں یہہ دونوں سردار نربدہ پار اوترے اور پونا تک بے کهٹکے چلے گئے اور وهاں پہونچکر راجہ جے سنگهہ نے سنگر کا محاصرہ کیا اور دلیر خاں نے پرندر کے قلعہ کو گهیرا مگر دونوں قلعوں

نامي گرامي هو چکے تھے چنانچه اوسنے جهاں کا ارادہ کیا وهانکے حالات معلوم کر کے اور اپنے حریفوں کو جھوتي چالوں اور فریبي کوچوں سے دهوکا دیکر چار هزار سواروں سمیت اوس جانب کو روانه هوا اور سورت سے بے اوت آڑ اور بلا محافظ اور تونگر شهر پر چھاپا مارا جو اوسکي فوج کي رسائي سے خارج سمجھا گیا تھا غرضکه چھه روز اوسکو بڑي فرصت سے لوتا اور باوصف اسکے که انگریزوں اور هالنڈ کے کارخانه والوں نے جهاں هندوستاني سوداگروں نے بھي پناه اپني ڈھونڈي تھي اُن لٹیروں کو مار پیٹ کر پس پا کیا مگروہ بهت سا مال و اسباب لوتکر لیگئے اور اپنے قلعه راے گڈه واقع کنکان میں پهونچکر کمال اطمینان سے بیٹھے یهه واقعه پانچویں جنوري سنة ۱۶۶۴ع مطابق پندرهویں جمادي الثاني سنة ۱۰۷۴ع هجري کو واقع هوا *

اس مهم پر تھوڑي مدت گذري تھي که ساهجي کي سناوني آئي اور اوسکے مرنے کا یهه بهانه هوا که اوس بوڑهاپے پر شکار کا شوق غایت سے زاید اوسکو تھا چنانچه شکار کھیلتا هوا گھوڑے سے گرکر مرگیا ساهجي نے اپني زندگي میں جاگیر واقع ضلع مندراس کا انتظام و انصرام اچھي طرح سے بحال و قایم کیا تھا اور جنوبي فتوحات کو بیجاپور کے بادشاه کے نام سے اتني وسعت بخشي تھي که شهر مندراس کے قرب و جوار تک فتوحات اوسکي پهونچي تھیں اور تانجور کي ریاست بھي اوس میں شامل تھي *

ساهجي کے مرنے پر سیوا جي نے بیجاپور والوں سے دوبارہ لڑائي شروع کي اور لڑائي کے کاروبار کو کنکان میں جاري رکھا جهاں اوسنے راے گڈه کو دارالریاست اپنا بنایا تھا چنانچه اُسنے جهازوں کا بیڑہ مرتب کیا اور اوسکے ذریعه سے مغلوں کے اکثر جهازوں کو چھینا اور ایک دفعه چار هزار آدمیوں کو ستاسي کشتیوں پر سوار کرکے صوبه کنارا کے دراز ایک مقام بهاروترا اور بارسیلور کو جو بیجاپور کي قلمرو کا بڑا مالدار

بچاکر بھاگا مگر باغ کی بات میں اُس کا بیٹا اور بہت سے اُس کے ساتھی پاش پاش ہوگئے بعد اُس کے سیواجی اُسی تندی تیزی سے لوٹ کر گیا جیسا کہ وہ آیا تھا اور آنا جانا اُس کا کسی کو دریافت نہوا اور جوں جوں وہ آگے بڑھتا گیا تو لوگ آسکے اس سے ملتے گئے جو راہ میں بیٹھے ہوئے راہ آسکی دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ سنگر میں ایسے وقت پہونچا کہ چراغوں اور مشعلوں کے مارے جکا چوند ہو رہی تھی جو فتح کی خوشی میں روشن کی گئی تھیں اور وہ روشنی اسقدر تھی کہ بادشاہی فوج والے بارہ میل کے فاصلہ سے آسکا تماشا دیکھتے تھے یہہ بڑا کام آسکا اُس کے ہموطنوں کے مزاج و طبیعت سے ایسا مناسب تھا کہ اُس کے کاموں میں سے بہت بڑا سمجھا گیا چنانچہ مرہٹے لوگ ابتک اوسکو بڑی فخر و عزت سے بیان کرتے ہیں اور اس کام پر ایسے نتیجے مترتب ہوئے کہ وہ مرہٹوں کے حق میں نہایت عمدہ اور اونکی اُمید و توقع سے بالا تھے اسلیئے کہ شایستہ خاں نے اس بلاے ناگہانی کو راجہ جسونت سنگھہ کی دغابازی سے نسبت کیا جو تھوڑے دنوں سے شایستہ خاں کی کمک کو بھیجا گیا تھا غرضکہ شایستہ خاں اور راجہ جسونت سنگھہ دونوں سرداروں کے باہمی تنازع سے دونوں کی فوجیں ایک دوسرے کی کمک رسانی پر قایم نرھیں یہاں تک کہ اورنگ زیب نے شایستہ خاں کو بنگالہ کی حکومت پر منتقل کیا اور اپنے بیٹے معظم شاہ کو اس غرض سے روانہ فرمایا کہ وہ برھنمونی راجہ جسونت سنگھہ کی فوج پر حکمرانی کرے مگر راجہ جسونت سنگھہ اس شہزادہ کے پہونچنے سے پہلے اور فتح سنگر کے ارادہ سے پیچھے اورنگ آباد کو لوٹ کر چلا آیا تھا اور سیوا جی راجہ جسونت سنگھہ کے انتقام کے لیئے سامان اپنا درست کر رہا تھا پہاڑوں کی لڑائیوں میں خصوص پیادوں کی فوج سے اوس نے کام لیا اور اب اوسنے سواروں سے کام لینے کا ارادہ کیا اسلیئے کہ یہہ مرہٹے بیجاپور کی سرکار میں ہلکے پھلکے سواروں میں داخل ہوکر

لی دست اندازیوں کي روک تھام کي غرض سے شایستہ خاں اورنگ آباد سے روانہ ہوا اور سیواجي کے لوگوں کو عین میدان میں مار پیٹ کر بھگا دیا اور چاکن کے قلعہ پر قبضہ کیا اور خاص پونہ میں جاکر ڈیرے لگائے جو سنگر کے پہاڑي قلعہ سے جس میں سیواجي لوٹ کر گیا تھا بارہ میل کے فاصلہ پر واقع تھا اور خود شایستہ خاں بمقام پونہ خاص اُس مقام میں ٹھہرا جہاں سیواجي نے پرورش پائی تھي اور بچپن کے دن وہیں گذارے تھے اور اس لیئے کہ سیواجي اُس مکان کے رگ و ریشہ سے بخوبي واقف تھا تو اُس نے شایستہ خاں کي پاداش و تدارک کے لیئے وہ راہ نکالي جس کا بیان آگے آتا ھی شایستہ خاں نے مرہٹوں کي روک توک کے لیئے پھرے بٹھلائے تھے اور یہاں تک فکر اُنکي کي تھي کہ اکیلے دوکیلے کي لاگ ڈانٹ اچھي طرح ہونے تھي غرض کہ تدبیر مذکورالصدر کے ذریعہ اور نیز فوج کے اُس پاس بڑے ہونے کے وسیلہ سے ایسي امن چین میں بیٹھا تھا کہ کسي گزند و آفت کا وسوسہ باقي نرہاتھا مگر سیواجي شایستہ خاں کي تدبیروں سے واقف تھا چنانچہ ایک رات اُس نے یہہ کام کیا کہ شام ہوتے ہي اندھیرے اندھیرے سنگر سے روانہ ہوا اور پیادوں کے چھوٹے چھوٹے گروہوں کو راہ میں اس نظر سے چھوڑتا گیا کہ ضرورت کے وقت اپنے کام آویں پچیس ماوالیوں سمیت آپ پونہ کو چلتا ہوا حسب اتفاق ایک بارات پونہ کو جاتي تھي چنانچہ سیواجي بارات کے مالک سے صلاح و مشورت کرکے بارات کے ساتھہ اندر داخل ہوا اور شایستہ خاں کے پہروں کي قطار سے گذر کر سیدھا محل کو ہولیا اور پہلے اس سے کہ اندر کي جانب سے کسي کو شک شبہہ پیدا ہووے پشت محل کے دروازے سے محل میں گھس گیا شایستہ خاں اُس کے آنے سے سخت حیران ہوا اور گھبراہٹ کے مارے صرف اتنا سنبھل سکا کہ اپني خوابگاہ سے جان بچاکر بھاگا اور جب کہ وہ ایک کھڑکي سے نیچے کو کودنے لگا تو تلوار کي ضرب سے اُس کے ہاتھہ کي دو اُنگلیاں الگ ہوگئیں اگرچہ وہ جان

حاصل کیا جو اُس کے قبض و قابو سے خارج هوگئے تھے اور علاوہ اُن کے اور ملکوں کو بھي دبا بیٹھا *

بعد اُس کے ساھجي بیچ میں پڑا اور فریقین کي آشتي کا وسیلہ ہوا اور آشتي کے بعد سیواجي ایسے ملک پر قابض رہا جو دریاے شور کي جانب سے اڈھائي سو میل کا چوڑا چکلا اور کنکن کا وہ حصہ تھا جو گویا اور کالیان کے بیچ میں پڑتا هی اور گھاٹوں کے اوپر سے طول اُس کا پونہ کے شمال سے لیکر مقام مرج واقع دریاے کشنا کے جنوب تک ڈیڑھ سو میل کے قریب قریب هی اور عرض اُس کا مشرق سے مغرب تک زیادہ سے زیادہ سو میل کي مقدار تھا اس چھوٹے سے خطہ میں سپاهیوں کي جفا کشي اور لٹیروں کي خوبي و خصلت کي وجھہ سے سات هزار سوار اور پچاس هزار پیادہ قایم رکھہ سکا اور یہہ حال اُس کا سنہ ۱۶۶۲ ع تک تھا † *

دوسرا باب

سنہ ۱۶۶۲ سے لغایت سنہ ۱۶۸۱ کے واقعات کے بیانمیں

اسي عرصہ کے قریب اورنگ زیب اُس بیماري میں مبتلا هوا تھا جسکا بیان ابھي مذکور هوچکا اور اُس کي شدت سے جان اُس کي بڑي جوکھوں میں پڑي تھي بیماري سے پہلے اپنے ماموں شایستہ خاں کو دکن کا نائب السلطنت مقرر کیا تھا اور وہ سردار اورنگ آباد میں رهتا تھا *

یہہ بات اچھي طرح سے کھلتي نہیں کہ اورنگ زیب اور سیواجي میں کس وجھہ سے نا چاقي واقع هوئي هاں یہہ امر دریافت هوا کہ بیجاپور کي آشتي کے بعد آخر سنہ ۱۶۶۲ ع مطابق سنہ ۱۰۷۳ هجري میں سیواجي کے سوار اورنگ آباد کے قرب و جوار کے قلعوں کو اورنگ زیب کي قلمرو میں لوٹنے کھسوٹنے لگے تھے اور خود سیواجي جنیر کے پاس پوونس کے قلعوں کو دبا رہا تھا *

† گرینٹ ڈف صاحب

فتح مذکورالصدر کے ہونے سے سیوا جی کے ارادوں کو چوگنی ترقی حاصل ہوئی چنانچہ اوسنے گھاٹوں کے پاس پروس کے سارے ملکوں کو روندا سوندا اور سارے پہاڑی قلعوں پر قبضہ کیا اور سارے کنکان کی فتح کو خاتمہ پر پہونچایا چاہتا تہا کہ اوسکو یہہ پرچا لگا کہ پہلی فوج کی نسبت ایک بڑی فوج اوس کے مقابلہ کو بیجاپور سے چلی آتی ہی چنانچہ وہ اس ضرورت سے پیچہے کو لوٹا اور کسیقدر فوج کو قلعوں کے حفظ و حراست پر متعین کیا اور باقی فوج کو حریف کی رسدوں پر لگایا اور پنالہ کے قلعہ میں خود محصور ہوکر بیٹھا جو رسائی سے مامون و محفوظ تہا غرض کہ ماہ مئی سنہ ۱۶۶۰ ع میں اس قلعہ کا محاصرہ ہوا اور وہ محاصروں کو بہلاتا پھسلاتا رہا اگر وہ اپنی معمولی چالاکی اور دلوری سے ایک اندھیری رات میں نکل کر نجاتا تو چار مہینے کے بعد اطاعت پر مجبور ہوتا اس لیئے کہ چار مہینے کے محاصرہ پر وہ قلعہ فتح ہوگیا اور جب کہ سیوا جی ہاتھہ سے نکل گیا تو بیجاپور کے دربار نے اس کے نکل جانے کو سیدی جوہر باشندہ ایبیسینیا یعنے حبش کی دغابازی سے نسبت کیا سیدی جوہر اس بدگمانی سے نیلا پیلا ہوا اور اسکے غیظ غضب سے بیجاپور کی نااتفاقیاں جو پہلے سے چلی آتی تہیں چوگنی ہوگئیں *

بعد اس کے بیجاپور کے بادشاہ نے آپ ارادہ کیا اور اس قدر فوج اپنے ہمراہ لیگیا کہ سیوا جی اس کا مقابلہ نکرسکا اور جو تدبیر اس نے اس زمانہ میں برتی کوئی معقول اور پسندیدہ نتہی چنانچہ سال کے اندر اندر وہ اکثر ملک اس کے قبضہ سے نکل گئے جو اس نے فتح کیئے تہے بعد اس کے جنوری سنہ ۱۶۶۱ ع میں والی بیجاپور کرناٹک کے طرف پہر ملتفت ہوا اور زیادہ وجہہ یہہ ہوئی کہ سیدی جوہر نے بغاوت کا ہنگامہ وہاں برپا کیا تہا چنانچہ وہ بادشاہ اس ملک میں پورے دو برس مصروف رہا اور سیواجی نے میدان کو خالی پاکر ان ملکوں کو دوبارہ

کي اور باریک ململ کا جامه پهنے هوئے اور ایک سیدهي تلوار اوٹهائے هوئے جسکو زیادہ تر شان و زیبایش کي غرض سے اوٹهایا تها نه اس غرض سے که اڑے وقت میں کام بهي آویگي خراماں خراماں آگے کو چلا سیواجي آهسته آهسته قلعه سے اوترتا هوا سامنے سے نظر آیا یہاں تک که وہ ترتا کانپتا ایک همراهي سمیت آگے کو بڑھا اگرچه ظاهر میں کوئي هتیار اُس کے پاس موجود نتها مگر روئي کے دگلے میں جالدار زرہ اور ایک آبدار تیغه اور انگلیوں میں فولادي کانٹے جسکو ناخن شیر بولتے هیں لگائے هوئے تها افضل خاں نے اُس سوکهي سهمي صورت کو بڑي حقارت سے دیکها جو دبے دباتے اور جي چورائے اُسکي ملازمت کے لیئے چلے آتي تهي اور جب که دونوں بغلگیر هوئے تو سیوا جي نے فولادي پنجه کو گڑویا هنوز افضل خاں اس بیبچا حرکت کے تعجب سے فارغ نهوا تها که اوسنے تیغه سے کام اوسکا تمام کیا اور پهلے اس سے یهه کام کیا تها که اپني فوج کو اُن جنگلوں میں چهپایا تها جو افضل خاں کي فوج کو چاروں طرف سے گهیرے هوئے تهے اور جب که سیوا جي نے قلعه کي بلندي سے اشارہ کیا تو فوج اوسکي مسلمانوں پر ٹوٹ پڑي جو حریف کي دغابازي سے غافل اور اپنے سامانوں سے کاهل پڑے تهے چنانچه اونکو ایسي حالت میں بهگایا که وہ لوگ اوس فوج کا مقابله نکرسکے جوں هي که ماہ اکتوبر سنه ۱۶۵۹ع میں یہ فتح حاصل هوئي تو سیوا جي نے بهگوڑوں کي جان بخشي کا حکم جاري کیا غرض که بهت سے آدمي جو جنگلوں میں بهت دنوں تک خراب خسته پهرتے تهے پکڑے آئے اور سارے گرفتاروں سے آدمیت برتي گئي اور منجمله اونکے مرهٹے سیوا جي کي ملازمت میں داخل هوئے اور جب کا ایک مرهٹے سردار نے اپني ولي نعمت کي وفاداري نچهوڑي اور نمک حرامي کا دهبا نه اوٹهایا تو اوسکو انعام دیکر رخصت کیا گیا اگرچه سیوا جي نے اپني دوڑ دهوپ کے زمانه میں خفیه خزانوں کے لیئے لوگوں کو تکلیفیں پهونچائیں مگر کوئي کام اوس نے بیفائدہ نهیں کیا اور بلا سبب کسي کو اذیت نهیں پهونچائي *

چست و چالاک آدمی تھا زبان سے قول قرار کرتا رہا اور سواروں کے پہنچنے کو بہت صاف اوڑا گیا *

بعد اوس کے بیجا پور پر پھر چھاپے مارنے اور دھاوے کرنے لگا جہاں کا والی مرگیا تھا اور صغیر سن بیٹا اوس کا جانشین اوس کا ہوا تھا یہاں تک کہ ریاست کے نائبوں نے یہہ سوچ سمجھکر کہ اب اگر لوس کی لوٹ مار سے غفلت برتی جاوے گی تو انجام اسکا اچھا نہوگا ایک بڑی فوج اوس کے مقابلہ کو روانہ کی اِس بڑی فوج کا سردار افضل خاں تھا جو مسلمان سرداروں کے معمولی غرور و نخوت کے علاوہ سیواجی اپنی طرف مقابل کو نہایت حقیر و ناچیز سمجھتا تھا مگر حریف اوس کا یعنی سیواجی اوس کے غرور تکبر سے فائدہ اوٹھانے کی تدبیر اچھی طرح جانتا تھا چنانچہ اوس نے بظاہر یہہ جتایا کہ افضل خاں کا رعب داب اُسپر بیٹھا اور وہ اوس کے مقابلہ سے بالکل مایوس هی اور بعد اُس کے بڑی زارنالی سے اطاعت کی درخواست افضل خاں کے پاس روانہ کی افضل خاں نے ایک معتمد برهمن کو خط خطوط کے لکھنے پڑھنے میں نائب اپنا ٹھرایا اور سیوا جی نے اُس برهمن کو دے دلا کر یار اپنا بنایا اور اُس کے ذریعہ سے افضل خاں کو بکمال آسانی یہہ جتایا گیا کہ سیواجی نہایت حیران و پریشان اور قبول اطاعت پر آمادہ و مجبور هی مگر فکر اُسکو یہہ هے کہ دیکھیئے انجام اُس کا کیا هوتا هی اور اِسی اندیشہ سے ابتک روکا هوا بیٹھا هی خط کتابت کے زمانہ میں افضل خاں پیچیدہ جنگلوں اور ناهموار وادیوں سے گذر کر پرتاب گڈھ کے قرب و جوار میں پهونچا جهاں سیوا جی رهتا تھا سیواجی نے یہہ درخواست اپنی پیش کی کہ اگر خانصاحب میرے خوفوں اور اندیشوں پر ترس کھاویں تو بذات خود تشریف لاویں تاکہ وہ اپنی زبان مبارک سے میری اطمینانی فرماویں غرض کہ افضل خاں اپنے لشکر سے روانہ هوا اور تھوڑے سے محافظوں کو ساتھہ اپنے لیا یہانتک کہ چھاونی پر جہانے سے سب کو رخصت کیا اور ایک همراهی پر قناعت

جب که وہ راجه شریک اُسکا نہوا تو اُسکو کسي حکمت سے قتل کرایا اور اُسکے مارے جانے سے جو هیبت دلوں پر بیٹھي اُس سے یہہ فایدہ اُٹھایا که اُسنے اُس کے ملک پر قبضه کیا بعد اوس زور ظلم کے کئي پہاڑي قلعوں کو چھینا جھپٹا اور کئي قلعے نئے بنائے اور اپني حکومت کو اون دنوں تک چوڑا چکلا کرتارها که شاهزادہ اورنگ زیب سنه ۱۶۵۵ع میں دکن کو روانه کیا گیا پہلے پہلے سیواجي نے اورنگ زیب کو ملازم سلطنت سمجھه کر اوسکي ملازمت حاصل کي اور اپنے مقبوضه ممالک کو بذریعه اُس کے بادشاهي سند سے مستحکم کیا مگر جوں هي که اوسنے شاهزادہ ممدوح کو گولکنده کي لڑائي میں جي جان سے مصروف پایا اور اوس کي مصروفي کي طولاني بہت دنوں تک تصور کي تو بقول اوسکے شعر * اب جو باهم رقیب لڑتے هیں * یہه هي اپنے نصیب لڑتے هیں * لڑنیوالوں کے نقصانوں سے فایدہ اوٹھانا چاها چنانچه اوس نے پہلے تو مغلوں کے ملک پر حمله کیا یعني شهر جنیر پر چھاپا مارا اور بہت سي غنیمت لوٹ کرلے گیا بعد اوس کے احمد نگر کا ارادہ کیا مگر وهاں بڑي کامیابي نصیب نہوئي اور اورنگ زیب کي فتوحات کے جلد جلد واقع هونے سے اوس کي امیدیں پھلنے پھولنے نپائیں بلکه جب اورنگ زیب بیجاپور کي مہم میں سرگرم و آماده تها تو اوس نے بیجا حملوں کا عذر اوس سے چاها اور بہت سي منتوں سے پیش آیا بعد اوس کے شاهجہاں کي بیماري میں اورنگ زیب چلا گیا اور سیواجي نے جان نثاري اور خدمتگذاري کا اقرار اِس شرط پر کیا که مغلوں کے ممالک مقبوضه میں جو جو استحقاق اوس کے ثابت هیں اونپر توجهه فرمائي جاوے چنانچه اورنگ زیب نے قصور اوسکا اس شرط پر معاف کیا که وہ اپنے سواروں کا گروہ اوس کي فوج میں داخل کرے باقي استحقاقوں کي تحقیقات کو آینده پر ملتوي رکھے مگر سیواجي که اورنگ زیب کي مانند ایک دغاباز حیله ساز تها

حکم اوسکو سنایا گیا کہ اگر اِس قدر عرصہ میں تیرا بیٹا مطیع اِس سرکار کا نہوگا تو جیل خانہ کا دروازہ تیغہ کیا جاویگا اور تو اُسمیں بھوکا پیاسا مرجاویگا یہہ خبر سیواجي کو پہونچي اور وہ نہایت پریشان ہوا مگر بڑے سوچ بچار کے بعد اُسنے یہہ مقرر کیا کہ ایسے دغابازوں کي اطاعت میں خیرو سلامتي کي توقع نہیں چنانچہ اُسنے والي بیجا پور کي اطاعت سے سرتابي قایم رکھي اور شاھجہاں کي ملازمت چاھي جسکے ممالک مقبوضہ کي تاخت تاراج سے بنظر احتیاط و عاقبت اندیشي کے گریز اُسنے کي تھي شاھجہاں نے درخواست اُس کي منظور کي اور پانچہزاري کا منصب عنایت فرمایا اور غالب یہہ ھی کہ شاھجہاں کي سعي و سفارش سے ساھجي کي رھائي ہوئي بعد اس کے کہ چار برس کي قید اُسنے کاٹي اِس چاربرس میں لوگوں کا امن چین اسلیئے بحال رھا کہ سیواجي کو باپ کي فکر لگي ہوئي تھي اور ملک کي لوٹ کھسوٹ میں ساھجي کي ایذا رساني متصور تھي اور بیجاپور والی اِس خیال سے چپ چاپ بیٹھے رھے کہ اُن کو مغلوں کي فوج کي طرف سے یہہ کھٹکا تھا کہ سیواجي اُن کو نہ چڑھالوے بعد اُس کے جب کرناٹا میں بے انتظامي نے دست اندازي شروع کي تو سرکار بیجاپور کے قانون قاعدوں کي نظر سے ساھجي کا وھاں جانا ضروري سمجھا گیا یعني ساھجي کي جاگیر واقع کرناٹا پر مفسدوں نے قبضہ کیا تھا اور بڑا بیٹا اُسکا مارا گیا تھا اور پاس پروس میں ھتیار بندي ھوگئي اور بیجاپور کے افسروں کو اخراج کي دھمکیاں سنائي گئیں *

چوں ھي کہ ساھجي قید سے چھوٹا اور سرکار بیجا پور کرناٹا کي مہم پر مصروف ھوئي تو سیواجي نے اپنے جاہ و جلال کے بڑھانے کي تدبیروں کو بڑي آب و تاب سے دوبارہ برتا چنانچہ اُسنے اُسی ھندو راجہ کو شریک بغاوت کرنا چاھا جو گھاٹوں سے لیکر دریاے کشنا کے ملتي حصوں تک سارے پہاڑي ملکوں واقع جنوب پونہ کا حاکم تھا اور

اوقاف و مصارف کو اپني مفتوحه ممالک میں اُس نے بحال کیا جنکو بیجاپور والی بادشاه نے ضبط کیا تها علاوه اُس کے ساري پراني رسوں کو تازگي بخشي اِس لیئے که اُس کي طبیعت نے هندوانه تعصبوں سے تربیت پائي تهي اور شاید که اُس کي طبیعت جیسے دین و مذهب کي رعایتوں میں بهلے بهلے پوري پکي تهي ویسي هي قومي پاس و لحاظ میں بهي پخته اور کامل تهي حاصل یهه که ایسي طبیعت پر مجبول هونے سے مسلمانوں اور اُن کے رسم و رواج سے سخت نفرت اور هندوؤں اور اُن کے طور طریقوں سے بڑي رغبت رکهتا تها اور روز روز اُس کو ترقي روز افزوں تهي اور یهه مزاج اُس کا تدبیر ملکي سے ایسا راس آیا تها که اوسنے جتي ستي بهکتوں کي صورت بنائي اور اوتاروں کي کرامتوں اور دیوتوں کي عنایتوں کا دعوی کیا یعنی اوتاروں کي کرامتیں رکهتا هوں اور دیوتے مجهه پر مهربان هیں *

جب که بیجاپور کي سرکار آخر کار اوس کے ارادوں پر پے لیگئي تو باوجف اِس کے اِس غلط فهمي میں مبتلا هوئي که اپنے باپ ساهجي کے سکهانے بهکانے سے یهه دهوم اوسنے مچائي هی اور اپني ناراضمندي کو یهاں تک چهپائي رکها که ساهجي کي گرفتاري کا موقع هاتهه آیا چنانچه سنه ۱۶۴۹ ع میں ایک دوستانه دعوت کي بدولت جسکو گوربارہ کے کسي خانداني افسر نے ساهجي کے لیئے منعقد کیا تها اور سیواجي نے انتقام اوس دغابازي کا اوس دغاباز افسر سے خوب دل کهولکر § لیا ساهجي گرفتار هوا اور جب که ساهجي نے یهه عذر اپنا پیش کیا که وه بیٹے کي بے ادائیوں اور گستاخیوں میں شریک و شامل نهیں تو قول اوسکا باطل سمجها گیا اور اوس هنگامه کے فرو کرنیکے لیئے معقول مهلت اوسکو دیگئي اور جب که ساهجي کي دوڑ دهوپ سے کام نه نکلا اور دهوم دهام اوسکے بیٹے کي فرو نهوئي تو وه ناکرده گناه مقید کیا گیا اور یهه

§ گرینٹ ڈف صاحب

دارالسلطنت کي عمدہ عمدہ عمارتوں کے بنانے میں نہایت مشغوف تھا کسي قسم کي ممانعت و مزاحمت پیش نہوئي ‡ *

مگر اب وہ وقت آ پھونچا کہ سیواجي کے ارادوں کا کسي اوت آڑ کے پیچھے پوشیدہ رهنا اوسکے حق میں مفید نتھا چنانچہ وہ بے تکلف کھل کھیلا اور کھلم کھلا نشان اوسکي بغاوت کا یہہ تھا کہ اوسنے بادشاهي خزانہ کي کرانچیوں کو خاص کنکان میں لوت کھسوت کر برابر کیا اور پہلے اِس سے کہ بیجاپور کا دربار اِس زور زبردستي سے سنبھلکر کچھہ تدبیر اوسکي نکالے اِس بوچہ سے مطلع ہوا کہ بڑے بڑے پانچ پہاڑي گھاتوں کے قلعوں پر سیواجي نے قبضہ کیا بعد اوسکے تھوڑي مدت گذرنے پر سیواجي کے برهمن افسر نے کنکان کي شمالي جانب کے مسلمان حاکم پر چھاپا مارا اور اُس کو مقید کیا اور اُس افسر کي دارالریاست کالیان پر قبضہ کرکے سارے صوبہ کو دبابیتھا اور اُس کے حاکم کواسبات پر مجبور کیا کہ سارے قلعوں کے حوالہ کرنیکا حکم جاري کرے سیواجي اِس کامیابي سے باغ باغ ہوا اور جب وہ قیدي اُس کے پاس آیا تو اُس نے بہت اهلیت برتي اور بڑي عزت سے اُسکو رخصت کیا یہہ واقعہ سنہ ۱۶۴۸ ع میں واقع هوا بعد اُس کے هندوؤں کے

‡ سیواجي کا قبض و تصرف بطور مفصلہ ذیل اُس خطہ پر قایم هوا جو چاکن اور دریاے نرا کے بیچ میں واقع هی اور جبکہ هم پہلے سیواجي کي حکومت جمانے کے طوروں کو ایسی شیر صیلہ باز کے داؤ گھاتوں کي مانند تصور کریں جو اپنے پہاڑ کي گھاتیوں میں شکار کي تاک جھانک میں لک چھپ کر بیٹھے اور قابو کے وقت اُسکو دبا کر نچھوڑے تو وہ دقتیں جو اُس کے ابتداے ترقي کے درمیانمیں پیش آتي هیں اور وہ حیرت بجو اُسکے بہت جلد بڑھنے چڑھنے میں دامنگیر هوتي هی بے تکلف رفع هوجاتي هی اِس لیئے کہ اب اُسکي ترقي اِس نوبت کو پھونچي تھي کہ لوگوں کو اُسکي اصل و حقیقت کي تحقیق و تفحص پر توجهہ هوئي اور زیادہ تر مخفي رهنا اُسکا ممکن نہ تھا اور واضح هوکہ یہہ بیان اُس دلچسپ اور صاف بیان کا خلاصہ هی جسکو گرینت ڈف صاحب نے سیواجي کے حالات میں قلم بند کیا

کو اُس کی شکایت لکھی ساھجی نے عذر اپنا پیش کیا اور سیواجی اپنے بیٹے اور داداجی اپنے کارندہ کو سخت ممانعت لکھی کہ وہ بیجاپور کے علاقہ میں زیادہ دست اندازی نکریں چنانچہ داداجی نے سیواجی کو بہت سمجھایا اور اُس کے باپ کی تاکیدوں کی تعمیل اُس سے چاھی بعد اُس کے داداجی مرگیا اور سیواجی روک ٹوک سے آزاد ہوگیا اور جب کہ کوئی شخص اُس کا مانع مزاحم نرھا تو اُس نے اپنے ارادونکو بڑی دھوم دھام سے ترقی بخشی یہاں تک کہ جاگیر کا محاصل باپ کو بھی ندیا اور منجملہ چاکن اور سوپا دوقلعوں کے جو اُس کی جاگیر میں واقع تھے اور اُس کے باپ کے مطیع افسر اُنپر قابض و متصرف تھے چاکن کو اُس کے حاکم سے مل ملاکر لیا اور سوپا پر چھاپہ مارا اور اُس پر تصرف کیا اور جب کہ اپنے باپ کی جاگیر کا مالک ہوگیا تو بڑی بڑی مہموں کا ارادہ کیا چنانچہ اُس نے اُس مسلمان حاکم کو جو والی بیجاپور کی جانب سے سنگر یاگندانہ کے پہاڑی قلعہ واقع متصل پونہ کا حاکم تھا کچھہ دے دلاکر اِسبات پر مایل کیا کہ وہ قلعہ کو اُس کے حوالہ کرے اور جب کہ دو برھمن زادے حقیقی بھائی اُسی کے دوست سنگر سے زیادہ مضبوط قلعہ پرندر کی بابت آپس میں لڑجھگڑ رہے تھے تو آپس کے بیچ بچاؤ کے لیئے وہ اُن کے بیچ میں پڑا اور ماوالیوں کے ایک گروہ کو اُس میں داخل کیا اور سنہ ۱۶۴۷ ع ‡ میں دغابازی سے آپ اُس پر قابض متصرف ہوگیا *

جب کہ سیواجی کو یہہ کامیابیاں ایسی طرح نصیب ہوئیں کہ کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹی اور پاس پڑوس کے امن چین میں کسی طرح کا خلل بھی نپڑا تو والی بیجاپور کی جانب سے بھی جو اون روزوں جنوب کی فتح و کشایش میں جی جان سے مصروف اور

‡ گرینٹ ڈف صاحب

سے پہلے هي سے آشنا تھا گھاٹوں کے سلسلہ کے اُن حصوں میں جو شمال پونہ کي جانب واقع هیں بھیل اور کولي اور اُس کي جنوبي جانب میں راموسي قوم بستي تھي مگر پونہ کے عین مغرب میں مرہٹے رہتے تھے جو اُس اُجاڑ کي سختیاں اُٹھاتے تھے اور جن گھاٹیوں میں وہ رہتے تھے اُن کے نام کي وجھہ سے ماوالي کہلاتے تھے غرض کہ سیواجي نے پہلے پہلے ماوالیوں میں سے منتخب کرکے رفیق اپنے بنائے اور اپني تیز فہمي اور هوشیاري کي بدولت اُن لوگوں کو چھوٹے چھوٹے کاموں کي مصروفي سے نکالکر بڑے بڑے کاموں کي مشغولي میں ڈالا *

اکثر اوقات اُن پہاڑي قلعوں سے غفلت برتي جاتي تھي جو سرکار بیجاپور سے علاقہ رکھتے تھے یعني سرکار بیجاپور اُنکي خبر گیراں نہوتي تھي اور اسلیئے کہ وہ قلعے دارالحکومت سے دور اور بجائے خود بیماریوں کے گھر تھے تو گاہ گاہ ایک مسلمان افسر تھوڑے سے کم تنخواہ سپاهیوں سمیت اُن میں چھوڑا جاتا تھا اور کبھي کبھي پاس پروس کے دیس مکھوں کے تحت و تصرف میں چھوڑے جاتے تھے جو اُن کے قرب و جوار میں مال کا کام کرتے تھے یا علاوہ اُنکے اور افسران مال کو سپرد کیئے جاتے تھے اور منجملہ اُن قلعوں کے جو دیس مکھوں کے قبض و تصرف میں داخل تھے تورنا کا قلعہ نہایت مضبوط و مستحکم اور پونہ سے جنوب مغرب کو بیس میل کے فاصلہ پر واقع تھا سیواجي نے سنہ ۱۶۴۶ع میں کسي حکمت سے اِس قلعہ پر قبضہ کیا † اور تقریر و حجت اور روپے پیسے کے ذریعہ سے سرکار بیجاپور کو اسبات کا یقین دلایا کہ دیس مکھوں کے قبض و تصرف کي نسبت اُس کے قبض و دخل میں وہ حصار پایدار اچھي طرح رهیگا مگر جب کہ بعد اُس کے پاس کے ایک قلعہ کو کھائي خندق اور برج بارہ یعني لڑائیوں کے سامانوں سے مضبوط و مستحکم کیا تو سرکار بیجاپور اُس پر متوجھہ هوئي اور اُسکے باپ

---

† گرینٹ ڈف صاحب جلد ایک صفحہ ۱۲۹

رها اور ملک میسور میں ایسی بڑي جاگیر اسنے حاصل کي جسمیں سیرا اور بنگلور بڑے بڑے شہر بهي داخل تهے *

مرهٹوں کے سردار ناخوانده هوتے تهے اور کار بار انکا وه برهمن کرتے تهے جو مسلمانوں کي عهد حکومت میں بهي بهت سے لوگ انکے کام کے عهدوں پر متعین تهے اور کارگذاروں کا بڑا فرقه برهمنوں هي کا تها غرض که انهیں لوگوں میں سے دادا جي کنڈو نامي ایک برهمن کو اپني جاگیر واقع پونه پر ساهجي نے معین کیا اور دوسرے بیٹے سیواجي کي خبر گیري کا بوجهه بهار اسکے سر پر رکها اور بڑے بیٹے کو ساتهه اپنے میسور کو لے گیا غرض مرهٹوں کي تعلیم و تربیت کا یهه طریقه هی که وه شهسواري اور شکار بازي اور علاوه اس کے اور سپاهیانه ریاضتیں سیکها کرتے هیں اور چونکه پونه ایسي جگهه واقع هی که وهاں میدان اور پهاري ملک آپس میں ملتے هیں تو سیوا جي کے بڑے رفیق ایسے لوگ اتفاق سے هوئی جو اس کے باپ کے سواروں میں بهرتي تهے یا گهاٹوں کے پاس پڑوس کے ڈاکو لٹیرے تهے غرض که اسکے همراهي بڑے جفاکش اور نهایت مضبوط آدمي تهے چنانچه ایسے لوگونکي همراهي سے بڑے بڑے کاموں کا عشق اس کي طبیعت میں پیدا هوا اور وه عشق ان ملکي راگوں یعني ساکهوں کے سننے سے دو چند هوگیا جن میں سورما لوگوں کي کهانیاں گائي جاتي هیں غرض که وه آفت کا پرکاله جب سوله برس کو پهونچا تو دادا جي کے قابو سے نکل گیا اور داداجي نے جاگیر کے اهتمام انصرام میں شریک اسکو کرلیا تها اگرچه رنگ ڈهنگ اس کے دلکشي دلپذیري کے باعث سے عام پسند اور عام فریب تهے مگر لوگ ابهي سے اس کي نسبت یهه شک شبهه کرنے لگے تهے که وه بهي ان ڈاکوں میں شریک و شامل هی جو کنکن پر کبهي پڑے تهے حاصل یه که لوٹ مار کے کاموں اور سیر شکار کے سپاٹوں کے باعث سے گهاٹوں کي ساري گهاٹیوں سے بخوبي واقف هوگیا علاوه اس کے انکے جنگلي باشندے

کو ساتھہ اپنے لیے ہوئے آیا تھا اور اُن دنوں عمر اُسکي پانچ برس کي تھي حسب اتفاق ایسے موقع پر جو هسنے بولنے کا مقام و موقع تھا جادو راؤ نے ساھجي اوراپني سه سالي بیتي کو دونوں زانوؤں پر بتھا کر هنسي سے یہه بات کہي که یہه کیا عمده جوڑا هی اور یہه دونوں بالک بھوبیٹے بنانے کے قابل هیں جادو راؤ کے کہنے پر مالوجي بول اُتھا که سب صاحب گواه رهیں که میرے بیتے کا رشته جادو راؤ کي بیتي سے هو گیا جادو راؤ اُسکے بولنے سے اچنبھے میں رها اور اپنے خاندان کے فخر و عزت کے باعث سے اُس کے بڑے بول سے نہایت ناراض هوا یہاں تک که باهم بد مزگي هوگئي مگر اُس زمانه میں مالوجي کا ستاره عروج پر تھا چنانچه اُس نے بہت سا روپیه کمایا اور روز بروز اپنے لوگوں کو بڑھایا یہاں تک که احمد نگر کي ریاست میں پنج هزاري کے منصب رساله داري پر سرفراز هوا اور ایسي بڑي جاگیر اُس نے حاصل کي جس کا بڑا مقام پونا تھا اور اب بھي اُس سگائي کا دعوی کرتا رها مگر فی الحال اُسکي جاه و حشمت کي نظر سے وه دعوی بیجا نه سمجھا گیا چنانچه آخرکار جادو راؤ اُسپر راضي هوا یعنے اُن کے سنجوگ نے زور کیا اور دستور و قاعده کے موافق دونوں کي شادي هو گئي یہه بیاه ایسا پھلا پھولا که ایک پھل اُس کا وه سیواجي تھا جو ماه مئي سنه ۱۶۲۷ع میں پیدا هوا اور مرهتوں کي حکومت کي بنیاد اُسنے ڈالي *

ساھجي بونسلا کا حال اس تاریخ میں پہلے بیان هو چکا که وه سردار احمد نگر کے پچھلے واقعوں یعنے سنه ۱۶۳۶ع کے قصے قضایوں میں بڑا سرگرم اور آماده رها اور بعد اُسکے بیجاپور کي سرکار میں ملازم هوا اور جب که شاهجهاں اور والي بیجاپور نے احمدنگر کے ضلع کو باهم منقسم کیا تو وه جاگیر جو ساھجي کے قبض و تصرف میں چلي آتي تھي اور حسب قسمت بیجاپور کے حصه میں آئي تھي جوں کي توں قایم رکھي گئي یہاں تک که بیجاپور والوں کي جانب سے جنوبي ملکوں کو فتح کرنا

اُن کے گولکنڈہ کے بادشاہ قطب شاہ کے بھي ملازم ھوئے باوصف اِس کے کہ مسلمان موورخوں نے سولھویں صدي کے آغاز تک بیان اُن کا بہت تہوڑا کیا مگر ملک عنبر کي عہد حکومت میں معزز و ممتاز ھوئے اور بعد اُس کے یہہ نوبت پہونچي کہ بیان اُن کا دکن کي تاریخ میں ایک مستقل حصہ بن گیا ‡ *

بوسلا خاندان کا بیان

ملک عنبر کے افسروں میں سے ایک افسر مالوجي بوسلا کے نام سے معروف و مشہور اور خاندان اُسکا زور و قوت کي نسبت فخر و عزت میں معزز و ممتاز اور بوسلا کے خطاب سے نامي گرامي تھا یہہ افسر چند خود اسپہ سواروں سمیت ملک عنبر کا ملازم اور جادو راؤ کا متوسل تھا یہہ جادو راؤ وہ سردار تھا کہ اگر مرھٹوں کے خاندانوں میں سے کسي خاندان کو راجپوت ھونے کا دعوی پہونچتا تو اسي کے خاندان کو وہ دعوی سزاوار و شایاں تھا اس لیئے کہ راجپوتوں کے گروھوں میں سے ایک گروہ کا نام جادو ھی اور جب کہ مسلمانوں نے پہلے پہلے ھلا کیا تھا تو دیو گڈہ کا راجہ بھي اسي نام سے نامي گرامي تھا جو ساري دکن میں سب راجاؤں سے بڑا راجہ تھا اور غالب یہہ ھی کہ مالوجي کا حامي جز دیو گڈہ کے کسي قریب ضلع کا دیس مکھي تھا راجپوتوں کي نسل سے ھونا حاصل یہہ کہ اصل اُس کي کیسي ھي ھو مگر لکہہ جي جادو راؤ کو ملک عنبر کي حکومت میں دس ھزاري ذات کا منصب حاصل تھا اور ایسي قدر و منزلت رکھتا تھا کہ جب وہ ایک مرتبہ شاھجہان سے پیوستہ ھو گیا تو ملک عنبر کي تقدیر اوندھي ھو گئي اور وہ لڑائي ھار گیا *

اس ناصواب آمیزش سے بہت دنوں پہلے مالوجي بوسلا ایک تہوار کي تقریب سے جو جادو راو کے مکان میں رچایا گیا تھا اپنے بیٹے ساہ جي

‡ گرینٹ صاحب کي تاریخ مرھٹہ صفحہ ۷۳ لغایت ۹۳

ہوتے ہیں اگرچہ اِن کسانوں میں بھی ذاتی ہوشیاری مکاری اور اصلی چابکی چالاکی کسیقدر پائی جاتی ہی مگر وہ بہت فتنہ انگیز اور بڑے جوڑتی نہیں ہوتے *

مسلمان بادشاہوں کے وقتوں میں سردار اُن کے ایسی خاندانی ہوتے تھے جو اپنے باپ دادا سے پدھ نوں کے پرانے عہدوں پر معزز و ممتاز یا ضلع کی کارگذاریوں پر مامور و سرفراز ہوتے † تھے اور احمد نگر اور بیجا پور کی ریاستوں میں رسالہ داریاں اور جمعداریاں کماتے تھے یہہ سردار اصل و حقیقت میں اپنے لوگوں سمیت قومیت کی حیثیت سے سارے شدر تھے اگرچہ بعضوں نے قدر و منزلت بڑھانے کو راجپوت ہونے کا دعوی کیا *

معلوم ہوتا ہی کہ پہلے مورخ مرہٹوں کی قوم سے واقف نہ تھے اور جن سرداروں کا نام اُنھوں نے بیان کیا اُن کے معمولی لقبوں سے دریافت ہوتا ہی کہ وہ قوم کے مرہٹے تھے مرہٹہ کا لفظ اول سنہ ۱۴۸۵ ع کے حالات میں فرشتہ والے نے لکھا ہی مگر عام معنوں میں استعمال اُس کا نہیں کیا یعنی اُس نے کسی شخص معین کو اِس نام سے پکارا بولی کیا گیا کہ بیجا پور والے بادشاہوں نے سولہویں صدی میں فارسی زبان کی جگہہ مرہٹی بولی کو محاصل کے دفتروں میں قایم کیا تھا اور اس لیئے کہ وہ بادشاہ بیگانہ لوگوں کی جگہہ دکن کے باشندوں کو اپنی فوج میں بھرتی کرتا تھا تو اُس نے بہت سے مرہٹوں کو نوکر رکھا تھا چنانچہ پہلے پہلے ادنی عہدوں یعنی قلعہ کی چوکی پہرہ پر متعین کیئے گئے اور بعد اُسکے جب یہہ بات دریافت ہوئی کہ اِن لوگوں میں ہلکے پھلکے سواروں میں داخل ہونے کی استعداد و لیاقت پائی جاتی ہی تو بیجا پور اور احمد نگر کے جنگی سواروں میں داخل ہونے لگے اور کچھہ کچھہ لوگ

† اُس زمانہ میں پٹیل اور دیس مکھہ اور دیس پانڈے وغیرہ عہدے معزز و ممتاز گنے جاتے تھے

جسم اُن کے مضبوط اور قد اُن کے کوتاہ اور جوڑ بند اُن کے ٹھیک ٹھاک ہیں اگرچہ نہایت خوبصورت نہیں اور تمام قوم اُن کی جفاکش اور مستقل اور چابک چالاک پائی جاتی ہی اگرچہ راجپوتوں کی شان و متانت اور شیخی بڑائی سے خالی نہیں مگر ویسے کاہل اور دنیا کی باتوں سے غافل نہیں راجپوتوں کا یہہ حال ہی کہ جب تک اُن کی قوم کی بیعزتی نہیں ہوتی تب تک وہ لوگ اُس لڑائی کے نتیجوں سے بے پروائی برتتے ہیں جسمیں وہ شریک و شامل ہوتے ہیں مگر مرہٹوں کا یہہ نقشہ ہی کہ نتیجے کے سوا کوئی بات اُن کے دھیان میں نہیں آتی یہاں تک کہ اگر کام اُن کا بڑے بیلے کیسے ہی ذریعہ سے حاصل ہووے تو وہ اُس کی بھلائی برائی کی پروا نہیں کرتے بلکہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں غرض کہ حصول مقصود میں ذہن و طبیعت سے کام لیتے ہیں اور عیش و عشرت کو چھوڑ کر جان جوکھوں پر پڑتے ہیں اور عزت کی بات پر جان کھونا تو درکنار اپنی غرض کسی طرح نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ راجپوتوں اور مرہٹوں کی ظاہری شکل و شمایل پر اُس درونی اختلاف ذاتی کا اثر واضح و لایح ہی چنانچہ ادنی درجہ کے راجپوت کے چال چلن میں کوئی نہ کوئی بات اچھی ہوتی ہی اور اعلی درجہ کے مرہٹوں کے طور طریقوں میں کچھہ نہ کچھہ ناشایستگی پائی جاتی ہے اور اسقدر فرق و تفاوت ہی کہ اگر یہہ دونوں کسی کے دشمن ہوجاویں تو راجپوت ہلا دشمن تصور کیا جاویگا اور مرہٹا ناخدا ترس اور ہیبت ناک اس لیئے سمجھا جاویگا کہ مرہٹے دلیری دلاوری سے کہیں نہیں چوکتے جبتک کہ بغیر اُس کے کام اُن کا نہیں چلتا بلکہ دلیری دلاوری کی اعانت کے لیئے گویا خود اُن کی جگہہ فند و فطرت اور چستی چابکی سے ہمیشہ کام لیتے ہیں یہہ اوصاف اُن کے سپاہی لوگوں سے خصوصاً نسبت کیئے جاتے ہیں جو ایسے بڑے بڑے وصفوں اور اُن سے زیادہ ناکارہ کاموں کے ساتھہ موصوف ہیں اس لیئے کہ کسان مرہٹے تھوڑے سنجیدہ فہمیدہ اور جفا کش اور کفایت شعار

دریاے گوداوري کے بلند طبقہ کے درمیان میں حد فاصل واقع هوا اور تبتي کا
طبقہ خاندیس اور برار کے زر خیز میدانوں سے مرکب هی جنکي
علیحدگي گجرات سے پگلانہ کے جنگلي خطہ کے ذریعہ سے هوتي هے یہہ طبقہ
بہت سي باتوں میں بلند طبقہ سے مختلف هی اور جسکو زیادہ تر
بخصوصیات ملک مرهٹہ کي حیثیت سے مرهٹوں کا ملک کہنا چاهیئے تمام
گهاٹ اور اُس کے قرب و جوار کے پہاڑوں کا اختتام اکثر ایسي چوٹیوں پر
هوتا هی جو سپاٹ پتهر کي دهاریں هیں اور اُسکے بڑے بڑے اونچے
اونچے مقام اور قلب پہاڑیوں کے متفرق حصے قدرتي قلعہ معلوم هوتے
هیں جنکے قبض و تصرف کے لیئے وهاں چڑهنے میں هموار سطح تک
صرف محنت اوٹهاني پڑتي هی جو پہاڑوں کي چوٹیوں پر عموماً پائي جاتي
هی مختلف زمانوں میں مختلف بادشاهوں نے ان مقاموں سے فائدے اوٹهائے
چنانچہ اُنهوں نے سیڑهیاں بنائیں یا پیچدار راهیں نکالیں اور اُن راهوں
میں جگہہ جگہہ دروازے لگائے اور دروازوں کے لگانے سے اُن کو مضبوط و
مستحکم کیا اور هموار سطح کے قرب و جوار کے مقاموں پر قبض و قابو رکهنے
کي غرض سے برج اور بارے بنائے غرضکہ بطور مذکور اُن بادشاهوں نے گهاٹوں
اور اُنکي شاخوں کے پاس پروس کے ملکوں کو ایسے ایسے قلعوں سے مضبوط
و مستحکم کیا جو اکثر لوگوں کي آمد رفت سے رسائي کے قابل اور سہل
الوصول هوگئے ورنہ رسائي کے قابل سمجهے نجاتے *

مرهٹوں کي قوم کا بیان

اگرچہ مرهٹوں کا بیان ایسي طرح کبهي نهیں مذکور هوا جیسے کسي
قوم کي تاریخ لکهي پڑهي جاتي هی مگر اُن لوگوں کي خوے و خصلت
ایسي ممیز و ممتاز تهي کہ گویا اُن لوگوں میں همیشہ سے جمهوري سلطنت
قایم رهي هی اور اگرچہ خاص هندوستان کے کمترین لوگوں سے کنارے اور
تلنگانہ والوں اپنے جنوبي همسایوں کي نسبت زیادہ مشابهت رکهتے هیں
مگر منجملہ ان دونوں قوموں کے کسي کے ساتهہ اُنکو اختلاط اور امتزاج
نهیں بلکہ بجاے خود مستقل سمجهے جاتے هیں *

موجودات کے لایق نہیں ‡ اس حصہ کے ٹیکروں کی چوٹیاں درختوں سے خالی ہیں مگر چاروں طرف انکے بڑے بڑے درخت گھنے گھنے کھڑے ہیں اور نیچے کے جنگلوں سے پھیلتے پھیلتے جا ملتے ہیں جہاں چھوٹے چھوٹے درختوں کا زور و شور اور بیلوں کی دھوم دھام ہی اور یہہ بڑا جنگل مشرق کی طرف کو بلند زمین کے اوس خطے پر پھیلتا ہوا گیا ہی جو قریب اسکے واقع ہی اور اس میں اوکھی اوکھی گھاٹیاں اور کھوی کھری کھوئیں پائی جاتی ہیں جو جنگلی جانوروں کے بسنے رہنے کے قابل ہیں جنسے یہہ سلسلہ بھرپور ہے پندرہ بیس میل ان ٹیکروں سے گذرکر وہ تنگ گھاٹیاں کشادہ اور زرخیز ہو جاتی ہیں یہاں تک نہ کھلے میدان آ جاتے ہیں جو مشرق کی جانب کو پھیلتے چلے جاتے ہیں اور وہاں کھیتی ہوتی ہی مگر درختوں کا نام و نشان نہیں اور کہیں کہیں شاذ و نادر ایک چھوٹے سے پہاڑ کا سلسلہ اُن کو کاٹتا ہوا گذرتا ہی گھاٹوں کے بڑے سلسلہ پر برسات کے موسم میں جنوبی مغربی ہوا کا بڑا زور شور رہتا ہی مگر گھاٹوں کی مزاحمت سے میدانوں میں پہونچنے تک زور اُس کا بہت کم ہو جاتا ہی اور گھاٹوں کے اونچے اونچے مقاموں میں کئی کئی مہینے تک بادلوں کے دل کے دل چلتے پھرتے رہتے ہیں اور ہوا کی کر و فر اور بارش کی دھوم دھام رہتی ہیں اگرچہ اوپر کے خطوں سے پانی بہکر چلا جاتا ہی مگر کنکان کا یہہ حال ہوتا ہی کہ سارے برس گیلا سیلا اور بیماریوں کا گھر بنا رہتا ہی اور منجملہ اُن پست شاخوں کے جو اِن گھاٹوں سے نکل کر مشرق کی جانب کو چلی جاتی ہیں سب سے بڑی وہ شاخ ہی جو سلسلہ چاندور کے نام سے مشہور و معروف ہی اور یہہ نام اُس کا اُس قلعہ کی وجہہ سے شہرہ آفاق ہوا جو اُسکی چوٹیوں پر منجملہ بہت سے قلعوں کے بنایا گیا یہہ سلسلہ دریاے تپتی کے پست طبقہ اور

‡ کنکان والوں کی کہانیوں میں مذکور ہی کہ کسی زمانہ میں سمندر گھاٹوں کے دامنوں تک آگیا تھا اور کنکان ایک دیوتا کی کرامت سے معمورہ رہا تھا

جو ایسے پہاڑوں کے سلسلہ میں واقع هی که وہ نربدہ کے سراسر جنوب اور بندیا چل پہاڑوں کے موازات میں پہیلے هوئے هیں اور نیز وہ ملک ایسے خط کے محاذات میں پڑا هی جو مقام گویا واقع ساحل دریاے شور سے پیدر پر گذر کر دریاے وادہ تک چندا پر گزر جاتا هی اور اُس ملک کی حد مشرقی پر دریاے مذکور اور اُسکی حد مغربی پر سمندر واقع هی اس ملک کی علامتوں سے عمدہ علامت کوہ سیاوری کا سلسلہ هی جس کو گھاٹ بولتے هیں اور وہ دریاے شور سے تیس چالیس میل ادھر مغرب کی جانب کو پہیلتا چلا گیا هی اور یہہ سلسلہ سمندر کی سطح سے تین هزار فت سے لیکر پانچ هزار فت تک بلند هی مگر اپنی خصوصیات کی وجہہ اور اُن ضلعوں کے اختلاف کے باعث سے جنمیں یہہ حد فاصل کے طور پر واقع هوا هی شہرہ آفاق هو گیا باقی مغرب کی جانب میں کہیں کہیں اس سلسلہ کی بلندی سمندر کی سطح سے قریب واقع هوئی اور سمندر کی جانب سے یہہ ایسا قوی مانع هی که اوسکی ممانعت مزاحمت سے غنیم کا گذار اُس ملک میں نہایت دشوار و مشکل هے مگر مشرق کی جانب میں ڈیڑہ هزار یا دو هزار فت کی بلندی پر چوڑا چکلا میدان هوکر ڈھلتا ڈھلتا ملک مذکورالصدر سے باهر نکل گیا یہاں تک که خلیج بنگالہ تک جا پہونچا *

اس پہاڑ اور سمندر کے درمیان میں ایک خطہ واقع هی جس کو کانکن یا کوکن کہتے هیں اور وہ اکثر جگہہ ناهموار اور ساحل دریاے شور کی جانب چھوٹے چھوٹے قطع اسمیں واقع هیں جنمیں چانول پیدا هوتے هیں اور ملک مذکور کا باقی حصہ ٹیکروں اور جنگلوں کے باعث سے جنمیں بڑے بڑے سیلاب آتے هیں اور قرب سمندر اور سیلابوں کی جہت سے وہ زمینیں دلدلی اور کہڑیلی هو جاتی هیں اور مین گروو † اور علاوہ اوسکے اور جہاڑ جہنکار اُن میں پیدا هوتے هیں زراعت کے قابل اور

---

† ایک درخت کا نام هی جو سمندر کے کناروں پر پیدا هوتا هی

که منجمله اِن کے ایک گروہ اوس کے دوسرے بیٹے معظم‌شاہ کو جانشین اوس کا بنایا چاهتا تها اور دوسرا گروہ اوسکے تیسرے بیٹے اکبر شاہ کو اوسکي جگهہ بٹهانے کا خواهاں تها مگر خاص اورنگ زیب کے صبر و استقلال اور همت و متانت کے باعث سے یہہ شور فساد جوں کے توں دبے دبائے رهے اور کسي بات نے ظهور نکیا چنانچہ بیمارے کے پانچویں دن باوجود اِس کے کہ موت کے پنجہ سے ابهي پورا پورا چهوٹا نہ تها اورونکے سهارے بساط مرض پر تکڑکر بیٹها اور درباریوں کا مجرا لیا بعد اُس کے کسي اور دن جبکہ وہ غش میں بیهوش پڑا تها اور گلي کوچوں میں اُس کے مرنے کي هوائي اوڑ گئي تهي هوش کے آنے پر دوتین امیروں کو بساطِ مرض کے حاشیہ پر بٹهلایا اور باوصف اِس کے کہ فالج کے مارے زبان اوسکي کهنے میں نہ تهي اپني همشیرہ روشن آرابیگم کو کهلا بهیجا کہ خاص مهر بادشاهي میرے پاس بهیجدے چنانچہ جب وہ مهر آئي تو اوسکو اپنے قبضہ میں کیا اور ساري غرض یہہ تهي کہ کوئي شخص استعمال اوسکا بلا حکم کرنے نہ پاوے حاصل یہہ کہ بادشاہ کي اِس هوشیاري سے مفسدوں کي همتیں پست هوگئیں اور وہ لوگ اوسکا خوف ادب کرنے لگے اور شفا کي صورت نظر آنے لگي † ◆

جوں هي کہ بادشاہ نے چهٹي ستمبر سنہ ۱۶۶۳ ع کو تهوڑي بهت شفا پائي تو کشمیر کو روانہ هوا جهاں اور ملکوں کي نسبت توت کا حاصل هونا زیادہ تر متوقع تها ◆

دکن کے فسادوں کا بیان

جب کہ بادشاہ شمال کي جانب یعني صوبہ کشمیر میں آرام و راحت کا خواهاں تها تو جنوب کي جانب یعني ملک دکن میں ایسے معاملے پیش آرهے تهے جن میں خیالات اس کے بهت جلد دوڑنے والے تهے ◆

یہہ بات یاد هوگي کہ مرهٹوں کي قوم ایسے ملک میں بستي هي

† برنیر صاحب خافي خاں نے اِس بیماري کو خطر ناک بیان کیا

راجہ نے کہیقدر ملک و خراج اُسنے حاصل کیا اور اپنی عمدہ عمدہ لیاقتوں اور کارگذاریوں سے کام اسکو دینا پڑا . اور جب کہ یہہ مراد اس کی پوری نہوئی تو چھٹی جنوری سنہ ۱۶۶۳ع مطابق ششم جمادی الثانی سنہ ۱۰۷۳ هجری کو فوج اپنی . آشام سے لوٹائی اور اب تک ڈھاکہ میں داخل نہوا تھا کہ سفر کی ماندگی اور علاوہ اس کے ایسی ایسی سخت تکلیفوں کی مشقت سے جنکو اُس نے ادنی ادنی سپاهیوں کے ساتھہ اپنے بوڑھاپے میں اوٹھایا تھا اکتیسویں مارچ سنہ الیہ ع مطابق دوسری رمضان سنہ الیہ کو جہان فانی سے گذر گیا † اور بادشاہ نے فی الفور اس کے بیٹے محمد امین کو اُسی بڑے پایہ پر سرفراز فرمایا جو اس کے باپ کو حاصل تھا *

اگرچہ اس قوی ملازم کے مرجانے سے هر طرح کے رشک و حسد اور هر قسم کے خوف و هراس سے بادشاہ کو اطمینان حاصل هوئی . مگر حال میں اسکو مالک حقیقی کی جانب سے یہہ سخت آگاهی دی گئی کہ اس حیات مستعار اور چندروزہ حکومت پر جو آج تجکو حاصل هی بهروسا کرنا نچاهیئے تفصیل اس اجمال کی یہہ هی کہ جلوس کی پانچویں سالگرہ کے بعد ایسی سخت بیماری اسکو لاحق هوئی کہ پہلے تو اسکی جان کے لالے پڑے اور نہایت نحیف و ضعیف هوگیا اور پهر ایسی بلا میں مبتلا هوا کہ زبان اوس کی قابو میں نرهی اور بول اوس کی زبان سے پورے پورے نہ نکلے . غرض کہ اس غیر متوقع مصیبت کے واقع هونے سے اوسکی نئی حکومت کی جڑیں هل جل گئیں یعنی جابجا یہہ هوائیاں اوڑیں کہ راجہ جسونت سنگهہ پوری پوری منزلیں طی کرتا هوا شاهجہاں کے چهوڑانے کو اور مہابت خاں حاکم کابل بهی اس غرض سے چلا آتا هی چنانچہ شاهجہاں کے حمایتی آپسمیں بمقام دارالسلطنت سازشیں کرنے لگے اور اورنگ زیب کے خیر خواہ بهی ایسے دو فریق هوگئے

† خافی خاں پرنیر صاحب

اس زمانه نے تهوڑي مدت پهلے بيکانير کے راجه پر ايک فوج اُس نے روانه کي تهي جو مقام دکن ميں عين وقت و موقع پر اُسکو چهوڑکر چلا آيا تها اور اب بهي مطيع و محکوم اُسکا نتها مگر اُس راجه نے ماه نومبر سنه ۱۶۶۱ع مطابق ربيع الثاني سنه ۱۰۷۲ هجري کو مهم مذکور کے دباو سے اطاعت اختيار کي تهي *

ملک آشام پر مير جمله کي چڑهائي اور بادشاه کي بيماري کا بيان

جب که مير جمله کي کاميابيوں سے صوبه بنگال ميں دوباره امن چين قايم هوا تو بادشاه نے اُس قوي دست وزير کو اور کسي دهندے ميں لگانا چاها چنانچه اُس نے ملک آشام کي فتح پر اُسکو متعين فرمايا جو درياے برمپتر کے کنارے پر واقع اور هرے بهرے پهاڑوں سے محصور هي غرض که مير جمله ڈهاکه سے برمپتر پر پهونچا اور کوچ بهار کي چهوٹي رياست کو فتح کرکے آشام کے ميدان کو روندا سوندا اور گهرگنگ اُسکي دارالحکومت پر قبضه کيا اور بارهويں مارچ سنه ۱۶۶۲ع مطابق ششم شعبان سنه ۱۰۷۳ هجري کو اپنے کامپابي کا حال ايک عريضه کے ذريعه سے بادشاه کي خدمت ميں بڑي خوشي سے ارسال کيا اور بڑے گهمنڈ سے يهه لکها که اب آگے کو حضور کے اقبال و دولت کي بدولت چين تک راسته کشاده کيا جاويگا بعد اُس کے برسات کا موسم آگيا اور پاني کي مارمار سے وه ميدان اسقدر پانيکا طوفان هوگيا که سوار اگے نه بڑهسکي اور چرکتے چارا نه لسکے علاوه اس کے اُس ملک کے باشندے ادهر اودهر سے اکهٹے هوئے اور رسدوں کو لوٹتے اور متفرق سپاهيوں کو جانسے مارنے لگے غرض که طرح طرح کي تکليفيں پهونچانے لگے بعد اُسکی جب برسات نکل گئي تو لشکر ميں بڑي مري پهيلي اگرچه اس عرصه ميں تازي مدد بهي آئي مگر مير جمله اپني تدبيروں سے ناکام رها جو اُس نے سوچي سمجهي تهيں اور وه بڑا بول اُسکے آگے آيا بلکه بنظر اسکی که اُسکو شکست کا دهبا نه لگے وهاں کے

که نشا پلاکر هوش حواس کو زائل کرنے کي نسبت جیسے که شهزادوں کے قتل کا دستور و قاعده سمجها گیا تها یهه بات آسان اور میرے جي کا بڑا ارمان هي که میں دفعتاً مارا جاؤں تو بادشاه نے بهت نرم لفظوں سے یهه جواب ارشاد فرمایا که تم جان کي طرف سے مامون و مطمئن رهو بلکه تمهارے ساتهه اچها معامله برتا جاویگا † مگر لوگوں کو یهه یقین نهیں که اورنگ‌زیب نے وه وعده پورا کیا هو اس لیئے که مرزا سلیمان شکوه اور اُسکا بهائي سپهر شکوه اور مرزا مراد کا جوان بیٹا گوالیار کے قلعه میں تهوڑي مدت میں مرگئے ‡ اور اورنگ‌زیب کا بیٹا محمد سلطان اُسي قلعه میں بهت دنوں تک جیتا جاگتا رها اور بعد اُس کے کسیقدر رها بهي کیا گیا *

مرزا مراد کے ظالمانه قتل سے جو مرزا سلیمان شکوه کي گرفتاري سے کئي مهینے پیچهے واقع هوا لوگوں کے شکوک شبهات اورنگ‌زیب کے قول فعل اور خوے و خصلت کي نسبت سچے هوگئے اس بدبخت شاهزاده نے ایک رسي کے ذریعه سے جسکو دیوار قلعه سے نیچے کو لٹکایا تها بهاگنا چاها مگر جب که وه شامت کا مارا ایک هندني بیسوا سے رخصت هونے لگا اور اُس عورت کے رونے کي صدا بلند هوئي تو پهره والے اُس طرف کو ملتفت هوئے اور شاهزادے کے ارادے پر پے لیگئے اور وه اپني مراد سے نامراد رها بعد اُس کے اورنگ‌زیب یهه سوچا بچارا که جب تک یهه بهائي صحیح و سلامت هي تب تک اپني سلامتي کي خیر نهیں مگر جبکه کسي قسم کا الزام اُس بیگناه کے ذمه نه لگا سکا تو اُسنے ایک ایسی آدمي کو سکها پڑهاکر مدعي کهڑا کیا جسکے باپ کو مرزا مراد نے اپني نیابت سلطنت گجرات کے وقتوں میں قتل کیا تها غرض که اُسکي طرف سے دعوی پیش کرایا اور رسم و رواج کے موافق تحقیقات کرکے قصاص کا حکم دلایا اور بعذر قصاص اُسکو عین قیدخانه میں قتل کرایا § *

---

† برنیر صاحب کا بیان جو اُس موقع پر موجود تهے

‡ برنیر صاحب

§ خافي خان برنیر صاحب

داد و دیانت کے خلاف ہر تدبیریں برتیں اور مرزا شجاع نے وہاں کے مسلمانوں سے مل ملاکر راجہ کے اوکھاڑنے کی طرح ڈالی مگر بڑی چھان بین کے بعد اِس قدر ثابت ہوتا ہی کہ مرزا شجاع اپنے خاندان سمیت اراکن میں مارا گیا اگرچہ اُس کی نسبت بہت سی خبریں اوڑائی گئیں مگر واقعی حال اُس کا آیندہ کو سنا نہیں گیا *

اگرچہ اورنگ زیب کو شجاع کے بخت و قسمت کے مستور و مخفی رہنے سے تھوڑے عرصہ تک ایک طرح کا تردد دامنگیر رہا مگر اگلے برس کے پورے ہونے سے پہلے پہلے وہ تردد اور اُسی قسم کے بہت سے خیال اُس کی خاطر سے رفع دفع ہوگئے بیان اُسکا یہہ ہی کہ اسنے ڈرانے دھمکانے اور بعد اسکے فوجکی چڑھانے سے سری نگر کے راجہ کو اسبات پر مجبور کرنا چاہا تھا کہ وہ سلیمان شکوہ اُس کے بھتیجے دارا شکوہ کے بیٹے کو بادشاہی ملازموں کے حوالہ کرے مگر جب کہ راجہ نے خواہ اپنی عزت کے خیال سے یا لوبھہ لالچ کی نظر سے یا کسی اور مصلحت کے تصور سے بات اُسکی نمانی تو اورنگ زیب نے والی جیپور راجہ جے سنگہ کی وساطت سے کام نکالنا چاہا جو عالمگیر کا بڑا کارندہ اور ہندو راجاؤں کی خط و کتابت کا قوی وسیلہ تھا غرض کہ وہ راجہ اُس راجہ کے سمجھانے بوجھانے سے سلیمان شکوہ کے حوالہ کرنے پر راضی ہوا چنانچہ اُس نے تیسری جنوری سنہ ۱۶۶۱ع مطابق گیارھویں جمادی الاولی سنہ ۱۰۷۱ ہجری کو بادشاہی ملازموں کے حوالہ کیا اور وہ اُسکو دلی کو لیگئے‡ پہلے اُسکو ہاتھی پر بیٹھاکر دلی کے گلی کوچوں میں تشہیر کیا بعد اُس کے بادشاہ کے سامنے لائے اگرچہ پانوں کی بیڑیاں کاٹی گئیں مگر ہاتھہ اُسکے سنہری زنجیروں سے جکڑے گئے درباریوں کے سینے پر آئے اور آنکھیں آنکی ڈب ڈبا گئیں یہاں تک کہ بادشاہ نے بھی خدا ترسوں کی صورت بنائی اور جب کہ سلیمان شکوہ نے بمنت یہہ عرض کیا

‡ عالمگیر نامہ

سلطان اینک مدت سے میر جملہ کے حکم و حکومت سہنے اور بوجھہ بہار اُس کا اُٹھاتے تنگ آگیا تھا یہاں تک کہ اب اُسکی حکومت اُٹھانے کی تاب و طاقت اُس میں باقی نرھی تھی غرض کہ جب وہ بہت تنگ آگیا تو باوصف اس کے کہ عالم گیر کا بڑا بیٹا اور اُسکے تاج و تخت کا پورا وارث تھا مرزا شجاع اپنے چچا جان سے خط و کتابت جاری کی اور آخرکار اُس کی فوج میں چلا گیا مرزا شجاع اُس سے بتوقیر و عزت پیش آیا اور اپنی بیٹی کے ساتھہ اُسکا نکاح کیا یہہ واقعہ ماہ جون سنہ ۱۶۵۹ع مطابق رمضان سنہ ۱۰۶۹ هجری میں واقع ہوا بعد اُس کے خواہ اِس وجہہ سے کہ اُمید اُس کی بر نہ آئی یا مزاج اُس کا اصل خلقت سے مضبوط و مستقل نتھا وہ اپنی نئی بات سے ایسا ناخوش ہوا جیسا کہ وہ اپنی پہلی حالت سے راضی نتھا چنانچہ اُن لڑائیوں میں جو برسات کے گذرنے پر باہم واقع ہوئیں مرزا شجاع کے شریک و شامل رہکر اُس سے کنارہ کش ہوا اور ستائیسویں جنوری سنہ ۱۶۶۰ع مطابق چھٹی جمادی الثانی سنہ ۱۰۷۰ هجری کو میر جملہ کے لشکر میں چلا آیا *

اورنگ زیب نے ایک مرتبہ بنگالہ کا ارادہ کیا تھا مگر مذکور الصدر خبر کے پہونچنے سے پہلے فسخ عزیمت کو مقدم سمجھا تھا اور محمد سلطان کے کوتکوں سے کوئی اثر اُسپر ظاہر نہوا چنانچہ اُس نے شاہزادہ کو مقید کیا اور کیئی برس تک مقید رکھا *

بعد اُس کے مرزا شجاع کے کار بار آهستہ آهستہ گھٹنے لگے اور بہت سعی ناکام لڑائیوں میں ہارنے کے بعد اُسپر مجبور ہوا کہ وہ ڈھاکہ کو لوٹ گیا اور جب کہ میر جملہ اپنے زور و قوت سے اُس کو دبائے چلا گیا تو وہ اپنی فوج سے چند همراهیوں سمیت الگ ہوا اور اراکن کے راجہ کی پناہ میں آیا بعد اُس کے حال اُس کا دریافت نہوا یہہ واقعہ ماہ اپریل یا مئی سنہ الیہ ع مطابق شعبان یا رمضان سنہ الیہ کو وقوع میں آیا *

معلوم ہوتا ہی کہ اراکن کے راجہ نے شجاع کی روک ٹوک کے لیئے

اس کے بیٹے کو مقید کرکے گوالیار کے قلعہ میں بھیجا † *

اِن واقعوں کے زمانہ میں مرزا شجاع کے مقابلہ میں شاهزاده محمد سلطان اور میر جملہ کام کاج اپنا کر رهے تھے اور شجاع کی یہہ مرضی تھی کہ جب وہ بنگالہ کو لوت کر گیا تو منگیر میں پڑاو اُس نے ڈالے اور گنگا اور پہاڑوں کے درمیاں اپنے مکان اقامت کے گردا گرد گہری گہری کھائیاں کھودوا کر اُس کو مضبوط و مستحکم کیا مگر میر جملہ نے پہاڑوں میں گھس پیٹھکر اُس کی فوج کے بائیں بازو کو اُکھاڑا جس کے اُکھڑنے سے شجاع اس بات پر مجبور هوا کہ پیچھے لوت کر راج محل میں توقف کرے جس کو اُس نے اپنی طول حکومت کے زمانہ میں بنگالہ کا دارالحکومت تھہرایا تھا اسی عرصہ میں برسات کا موسم آگیا جس میں وهاں خشکی کی راہ ایسی هوجاتی هی کہ فوج کا کوچ و سفر نہایت دشوار هوجاتا هی غرض کہ میر جملہ نے برسات کے آنے سے راج محل کے پاس پڑوس میں کسی قدر فاصلہ پر چھاونی ڈالی اس توقف سے پہلے ایک ایسا واقعہ واقع هوا جس کی قدر و منزلت دونوں فریقوں کے نزدیک ایک بڑے پایہ کی سمجھی گئی بیان آسکا یہہ هی کہ محمد

† دارا شکوہ کا تمام حال مندرجہ بالا خافی خاں کی تاریخ سے لیا گیا اور برنئر صاحب کے پاکیزہ بیان کو اُس موقع کے علاوہ جس کو اُس نے اپنی آنکھہ سے مشاهدہ کیا اس وجہہ سے چھوڑا کہ باوصف اِس کے کہ خافی خاں کے بیان سے بیان اُن کا بہت مخالف نہیں مگر صاحب ممدوح نے بہت سے حالات ایسے بیان کیئے جو خود قرین قیاس نہیں اور خافی خاں نے کوئی اشارہ اُنپر نہیں کیا یہہ مانا کہ صاحب ممدوح نے وہ حالات ایسے لوگوں سے سنے جو اُن معاملوں میں شریک و شامل تھے اور واقف هوتے هی وہ حال اُن کے پاس پہنچے مگر ایسے تازہ حال سقم و صحت سے خالی نہیں هوتے اس لیئے کہ جب تک مضمونوں پر بحث مباحثہ نہیں هوتا تو هر شخص کو کل واقعہ کا جزو جزو دریافت هوتا هی اور جو حال اوروں سے وہ سنتا هی اُنکو اپنی معلومات کے مناسب تھہرا لیتا هی علاوہ اُس کے هارے هوئی لوگ اپنی هار کے عذر میں همیشہ باتیں بناتے رهتے هیں اور تمام آدمی ایسی خفیہ تاریخوں اور منصوبوں ارادوں سے خوش هوتے هیں کہ اگر آیندہ کو وہ گواهوں سے مضبوط و مستحکم نکی جاویں تو بہت جلد فراموش هوجاتے هیں

میں مقید کیا اور جبکہ جون کا سردار اُس کے دوسرے دن دربار میں
جانے لگا اور لوگوں نے اُس کو دیکھا تو اُنکو ضبط کی طاقت نرہی
چنانچہ لوگ اُسکے گرد اکھٹے ہوئے اور گالی گلوج سے پیش آئے اور جوں
جوں جمعیت اُن کی بڑھتی گئی تو اُن کے غیظ و غضب کو بھی ترقی
ہوتی گئی یہاں تک کہ کیچڑ اور روڑے اور کھوڑے مارنے لگے اور یہاں
تک نوبت پہونچی کہ جانبین سے دس بیس آدمی مارے گئے اور اتنا
غوغا برپا ہوا کہ اگر پولس کے سپاہی اُس سردار کی نگہبانی نکرتے تو
وہ پاش پاش کیا جاتا *

اگلے روز اُس مفسدہ کا سردار اورنگ زیب کے حکم سے قتل کیا گیا
بعد اُس کے کئی دن گذرے تھے کہ بادشاہ کے مشیروں اور چند مفتیوں نے
باہم بغاوت کا مشورہ کیا اور دارا شکوہ کی نسبت ارتداد کا جرم قایم
کرکے قتل اُس کا قرار دیا چنانچہ اورنگ زیب نے بظاہر آزردہ افسردہ
ہوکر حکم شریعت کا عذر پیش کرکے بقول اُسکے کہ * اگر خون بفتوی
بریزی رواست * فتوی کے اجرا کا حکم جاری کیا اور اُس کام کے پورے
کرنے کو ایسی آدمی کو چنا چھانتا جو دارا شکوہ کے لہو کا پیاسا سا تھا
دارا شکوہ اور اُسکا بیٹا مسور کی دال پکا رہے تھے اور زہر کے اندیشہ سے
یہی کھایا کرتے تھے کہ دارا شکوہ نے اپنے قاتلوں کو سامنے سے دیکھا اور
اُن کے دیکھنے سے اپنی قسمت کو پہچانا اور ایک چھوٹی سی چھری
کو اُٹھا لیا اور جب تک وہ دشمنوں کی کثرت سے مغلوب نہوا تبتک
بہادری سے بچاؤ اپنا کرتا رہا غرض کہ لاش اُسکی ہاتھی پر رکھکر لوگونکو
دکھلائی گئی اور سر اُسکا اورنگ زیب کے سامنے لایا گیا جسنے یہہ حکم
دیا تھا کہ وہ طشت میں رکھا جاوے اور اُسکے سامنے پانی سے دھویا
جاوے اور جبکہ اُسکو یہہ اطمینانی حاصل ہوئی کہ وہ حقیقت میں دارا شکوہ
ہی کا سر ہی تو مونہہ بناکر رونے لگا اور بہت رنج آمیز کلموں سے یہہ
فرمایا کہ ہمایوں کے مقبرے میں دفن کیا جاوے بعد اُس کے سپہر شکوہ

روانه کیا بعد اُس کے جب ماتم سے فراغت حاصل هوئي تو اٹک کے سفر کو جاري کیا اور جون کا سردار اُسکي همراهي میں ایک منزل تک آپ آیا اور اپنے بھائي اور اپني فوج کو بظاهر بایں غرض چھوڑکر کہ شاهزادے کو سر حد تک پهونچاویں واپس گیا جوں هي کہ پھیرتا آنکھوں سے غایب هوا تو اُس کا بھائي داراشکوه پر گرا اور ایک لخطہ اُسکو اور اُس کے بیتے سپہر شکوه کو مقید کیا اور اورنگ زیب کے سرداروں کو اُسکي گرفتاري سے آگاهي بخشي یہاں تک کہ اُس کي گرفتاري جگہہ جگہہ مشہور هوگئي *

اورنگ زیب کو مخالف کي گرفتاري کا مژده ایسے وقت میں پهونچا کہ وه اپني پهلي سالگره کے جشن و نشاط میں مصروف و مشغول تھا مگر اُس نے اِس خبر کو یہاں تک چھپائی رکھا کہ وه خبر مضبوط و مستحکم هوگئي بعد اُس کے اُس نے عام جشن کا حکم دیا اور دعوت کي طولاني کا مژده سنایا اور اُس جشن عام اور دعوت تمام نے اِستقدر طولاني پکڑي کہ قیدیوں کے پهونچنے تک وه جشن تھوڑا بہت باقي رها تھا یہہ جشن چھتي جون سنہ ۱۶۵۹ ع مطابق چوبیسویں رمضان ۱۰۶۹ هجري کو شروع هوا اور چھبیسویں جولائي سنہ الیہ مطابق پندرهویں ذي‌قعده سنہ الیہ کو وه قیدي دلي میں داخل هوئي اورنگ زیب نے داراشکوه کي نسبت یہہ حکم صادر کیا کہ بزنجیر کرکے بهونڈے بے جھول کے هاتھي پر بٹھایا جاوے اور دلي کي بڑے بڑے گلي کوچوں میں جگہہ جگہہ پھرایا جاوے چنانچہ حکم کي تعمیل هوئي لیکن داراشکوه کي حالت سے لوگوں کے سینے بھر آئے غیظ و غضب سے پیچ و تاب کھانے لگے اور جوش و خروش کي یہاں تک نوبت پهونچي کہ برنیر صاحب بھي وقوع هنگامہ کے اندیشہ خطره سے هتیار باندھ کر بازار میں آئے مگر لوگوں کي همدردي صرف آنسوؤں کے بہانے اور شور غل کے مچانے میں ظاهر هوئي بعد اُس کے داراشکوه کو پراني دلي کے قید خانہ

تیاري میں لوگ اُسکے مصروف تھے جسکو وہ پچھلا کوچ اپنا سمجھتے تھے تو دارا شکوہ کو یہہ خبر پہونچي کہ احمداباد کے دروازے مسدود ہیں اب آپ کو وہاں جانا نصیب نہوگا بلکہ حقیقت میں جان و مال کے خیر اسي میں ہی کہ احمدآباد کے پاس پروس سے ادہر اودہر کہیں اور کو جلد چلے جاویں برنیر صاحب کو حال اس خبر کا داراشکوہ کي عورتوں کے رونے پیٹنے سے دریافت ہوا بعد اُسکے دارا شکوہ اندر سے لرزاں ترساں نکلا حاضرین مجلس تعظیم کو کہرے ہوئے اور چپ چاپ کہرے رہے دارا شکوہ یہہ حال دیکھکر کہ ساري دنیا نے مجھکو چھوڑا اور اسباب سے پریشاں ہوکر کہ اب دیکھا چاہیئے کہ میرا اور میرے خاندان والوں کا کیا حال ہوگا ادنے ادنے سپاہیوں کے سامنے گڑگڑایا برنیر صاحب زار زار رونے لگے اور اپنے آنسوؤں کو تھام نہ سکے غرضکہ داراشکوہ برے برے خیال اپنے جتا بتاکر صاحب ممدوح سے رخصت ہوا اور چار پانچ سوار اور دو ہاتھیوں سمیت افتاں و خیزاں کچھہ کي جانب کو چلا اور کچھہ میں پہونچنے کےساتھہ اس سے وہ دو سو بندوقچي اور پچاس سوار آکر ملے جو اوسکے ایک رفیق کے ہمراہ گجرات سے آئے تھے اور کچھہ کے حاکم نے جسنے پہلي بارآو بھگت بہت سي کي تھي اب بے اعتنائي برتي مگر دارا شکوہ نے وہاں توقف نہ کیا اور قندھار کي طرف کوچوں کو جاري رکھا چنانچہ مقام جون واقع سرحد مشرقي سند میں پہونچا یہاں کا حاکم جو قوم کا پٹھان اور دارا شکوہ کا ممنون احسان تھا بظاہر تعظیم و تکریم سے پیش آیا اور باطن میں وہ تدبیر سوچتا رہا جسکے ذریعہ سے داراشکوہ کو اُس کے مخالفوں کے حوالہ کرے داراشکوہ کي بي بي جو اُس کي چچیري بہن یعني پرویز کي بیٹي تھي رستوں کي تکلیفوں سے جاں بحق ہوئي اور دارا شکوہ نے بلا لحاظ اپني خستگي خستگي کے ناعاقبت اندیشي سے اپنے قلیل محافظوں میں سے تھوڑے لوگوں کو دو معتمد ملازموں سمیت اُسکے جنازہ کے ساتھہ کرکے لاہور کو

تک اس دھاوے کا سخت مقابلہ کیا گیا مگر شاہ نواز خاں حاکم گجرات کے مارے جانے سے جو فوج مخالف کی ایک ٹکڑے کے پشتہ کوہ پر چڑھتے ہی مارا گیا دارا شکوہ اس قدر شکستہ خاطر ہو گیا کہ بلا تحاشا لڑائی سے بھاگا اور فوج اُسکی جگہہ جگہہ منتشر ہوگئی یہاں تک کہ سواروں کا وہ گروہ جو خاص اُسکی ذات کے حفظ و حراست پر متعین تھا ایک ایک کرکے ادھر اودھر کو چلدیا اور منجملہ اُنکے بعضوں نے اُس خزانہ کو لوٹا جو اُسکے مال و اسباب سے بچا کھچا رہا تھا اور داراشکوہ اپنی جان توڑ کر حفظ و حراست اُسکی کرتا تھا *

دارا شکوہ آٹھہ دن رات برابر کوچ کرکے احمدآباد کے قرب و جوار میں داخل ہوا اور کوچ اُسکا موسم کی گرمی اور راہ کی گرد و غبار کے باعث سے نہایت ناگوار تھا اور باوصف اس سختی کے جھتک وہ لوگ پہاڑوں میں چلتے رہے یہہ مصیبت زاید ہوئی کہ کولیوں کے حملہ اُٹھائے گئے جو دارا شکوہ کے خاص جاں نثاروں کے ساتھہ لگے لپٹے چلے جاتے تھے اور جو کوئی شخص اُن جان نثاروں میں سے پیچھے رہ جاتا تھا اُسکو لوٹ کھسوٹ کر برہنہ کر دیتے تھے یا جان سے مار ڈالتے تھے داراشکوہ انہیں مصیبتوں کے عین شباب میں برنیر صاحب سے ملتی ہوا جو دلی کو جاتا تھا اور حقیقت حال سے واقف نہ تھا داراشکوہ کی بی بی زخمی ہوگئی تھی اور کوئی جراح اُسکے ساتھہ نہ تھا تو داراشکوہ نے لوٹنے کی تکلیف دی اور تین دن تک اپنے ساتھہ اُسکو رکھا اور جبکہ چوتھے دن احمدآباد ایک منزل کے فاصلہ پر رہا اور یہہ سمجھا گیا کہ احمدآباد میں پہونچکر امن کے گنبد میں قرار پکڑینگے اور سارے تکلیفوں کے بعد آسایش حاصل ہوگی تو اُس رات کو کاروان سرا میں فروکش ہوکر کولیوں کے حملوں سے محفوظ رہا اور جگہہ کی تنگی سے یہہ چپقلش ہوئی کہ برنیر صاحب اور داراشکوہ کی مستورات میں صرف ایک ٹاٹ کا پردہ حائل تھا اور جبکہ صبح کے وقت اُس کوچ کیا

سنگهه اُس کے انکار سے ناخوش هوا تھا علاوہ اُسکے یہہ مزید اُسپر کیا کہ راجہ جےسنگهہ اُسکے بھائی راجپوت سے یہہ اعانت چاهي کہ وہ بھي راجہ جسونت سنگهہ کو اُس کي جانب سے مامون و مطمئن کرے اور بادشاہ کي نیک نیتي جتا کر یہہ بات اُس کو سمجھاوے کہ جو کوئي شخص اُس کے مخالف کے بیجان مقدمہ میں شریک و شامل هوگا وہ جان و مال کا ضرر اور ننگ و ناموس کا نقصان اُٹھاویگا غرض کہ نامہ کے بھیجنے اور خطاب و منصب کے عنایت کرنے نے راجہ جسونت سنگهہ کے دل پر بڑا اثر پیدا کیا اور اِس بھاري بخشش کا بڑا بوجھہ اُسپر پڑا یہانتک کہ جب دارا شکوہ احمد نگر سے چل چکا اور جودهپور سے پچاس میل کے فاصلہ پر رها تو جسونت سنگهہ نے اُس کو کہلا بھیجا کہ میں تن تنها اورنگ زیب کي قوت کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور اُسوقت تک شریک آپکا نہیں هوسکتا کہ کسي اور بڑے راجہ کو سمجھا بوجھاکر آپ اُسکو شریک اپنا نہ کریں دارا شکوہ نے کئي مرتبہ یہہ چاها کہ جسونت سنگهہ کو پہلے وعدوں پر جماوے مگر جب کہ وہ راہ پر نہ ایا تو اُسکي رفاقت سے مایوس هوکر پاس کے صوبہ اجمیر میں فوج سمیت جانے پر مجبور هوا گجرات میں داخل هونے کے بعد ایک مہینے سے کچھہ زیادہ عرصہ میں اُس نے چالیس هزار آدمي اکھٹے کیئے تھے اور جب وہ گجرات سے چلا تھا تو اور بھي زیادہ اکھٹے هوگئے تھے اور تیس چالیس توپیں بھي اکھٹي هو گئي تھیں حاصل یہہ کہ اجمیر کے پہاڑوں پر ایک مقام بالادست اُسنے تجویز کیا اور پڑاؤ اپنا وهیں ڈالا *

جوں هي کہ گجرات کے حالات اورنگ زیب نے سنے تو وہ آگرہ سے روانہ هوا اور اب جیپور میں آ گیا اور بہت جلد اُس مقام کے مقابلہ میں پہونچا جہاں دارا شکوہ اپني فوج لیئے پڑا تھا چنانچہ تین دن تک دونوں کي لڑائي جاري رهي اور جبکہ اورنگ زیب کي فوج کو مخالف کي [illegible] میمنہ پہونچا تو اُسنے عام حملہ کا حکم سنایا اگرچہ کئي گھنٹے

یہہ کامیابیاں جو اورنگ زیب کو حاصل ہوئیں اُن کامیابیوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھیں جو اس عرصہ میں دارا شکوہ کو هاتهہ آئیں بیان اُسکا یہہ هی کہ پچهلي خبروں سے اورنگ زیب کو یہہ حال دریافت هوا کہ دارا شکوہ نے اسباب اپنا مقام بکر واقع ساحل دریاے اٹک میں چهوڑا اور آدمیوں کے نہونے اور اونٹ وغیرہ بار برداریوں کے ضایع هوجانے سے سندہ کے ارادہ کو فسخ کیا اور اُس فوج سے بچنے کے لیئے جس کو اُس نے اُس کے تعاقب میں روانہ کیا تها کوئي ذریعہ وسیلہ اس کے سواے باقي نہیں رها کہ وہ کچهہ کے میدان کو طی کرے اور یہہ بهي دریافت هوا کہ کچهہ میں تهوڑے دنوں توقف کرکے گجرات کو چلا گیا اور وهاں کا حاکم شاہ نواز خاں جس کي ایک بیٹي خود اورنگ زیب سے اور دوسري بیٹي مرزا مراد اُس کے بهائي سے بیاهي تهي اُس سے ملگیا اور وہ صرف اُسیکے ذریعہ سے تمام گجرات کے صوبہ پر سورت اور بروچ سمیت قابض و متصرف هوگیا اور دکن کے بادشاهوں سے خط و کتابت کا سلسلہ جاري کیا مگر بڑا خیال اُس کو یہہ هی کہ اپني فوج اور جسونت سنگہ کي فوج کو ملا جلاکر هندوستان خاص کا ارادہ کرے غرض کہ جب اورنگ زیب نے یہہ حال اُس کا سنا اور اُس کے تنزل کو ترقي سے مبدل پایا تو وہ نہایت متعجب هوا اور جسونت سنگہ کو جس کي قلمرو گجرات سے اجمیر تک پهیلي هوئي تهي دارا شکوہ کي موافقت سے بڑا پایہ والا سمجها اور اِس لیئے کہ وہ اپنے غیظ و غضب کو اپني غرض و فائدہ کا مانع مزاحم نکرتا تها تو اُس کي اُس بے ادائي کو بهول گیا جو اُس سے ابهي قریب سرزد هوئي تهي اور اپني معمولي فند و فطرت کو اپنے سرکش متوسل کے بهلانے پهسلانے اور اُس کو اپنے طرفدار بنانے میں بخوبي صرف کیا چنانچہ اُس نے خاص اپنے هاتهہ سے ایک نامہ بڑي فخر و عزت کا جسونت سنگهہ کو لکها اور اُس کو وہ خطاب اور منصب عطا فرماے جن کے عطا کرنے سے پہلے انکار اُس نے کیا تها اور جسونت

هی پہلے بغاوت کی قید سے رہا ہوا تھا اور اوس فوج میں دوسرے درجہ کا سردار تھا غرض کہ اورنگ زیب اِس انتظام کو پورا کرکے ۱۵ جنوری سنہ ۱۶۵۹ ع مطابق یکم جمادي‌الاولی سنہ ۱۰۶۹ هجری میں آگرہ کو واپس آیا *

یہہ شہر یعنے آگرہ جو اورنگ‌زیب کے بلاد مقبوضہ‌میں سے زخم و ضرر رسانی اوس کی سہل الحصول تھی بڑی جوکھوں اور کمال آفتوں میں مبتلا تھا اسلیئے کہ جب جسونت سنگھہ نے یہہ دیکھا کہ فیروز مندی مخالفوں کے حصہ میں آیا چاهتی هی اور فتح و نصرت نے اودھر کو التفات کیا تو وہ اپنے ملک کو لوٹا اور پہلے اس سے کہ لڑائی کا نتیجہ صحیح صحیح دریافت ہووے یکا یک آگرہ میں داخل ہوا اور یہہ بات اسکے قبضہ قدرت میں تھی‌کہ شاهجہاں کو قید سے چھوڑا کر تخت سلطنت پر دوبارہ بٹھلاوے اور غالب یہہ ہی کہ خاص و عام کی طبیعتیں بھی اسی پر بہت مایل ہونگی اسلیئے کہ شایستہ خاں حاکم آگرہ کا بالکل مایوس ہوگیا تھا اور قریب تھا کہ وہ آپ کو زہر کھاکر ہلاک کرے مگر جب کہ جسونت آگرہ سے چلا گیا تو اوسان اُسکے ٹھکانے آئے باقی جسونت کے جانے کی یہہ وجہہ ہوئی کہ اُس نے یہہ سوچ سمجھکر کہ غایت بد خواهی اور نہایت سرکشی کی صورت میں بڑا نقصان اُٹھانا پڑیگا اور نہایت ضرر پہونچیگا آگرہ کو چھوڑا اور جودہ پور کے ریگستانوں اور پہاڑوں میں پہنچکر نچنت ہوگیا *

بعد اُس کے جب اورنگ زیب آگرہ میں پہونچا تو دوسری فروری سنہ ۱۶۵۹ ع مطابق سنہ ۱۷ جمادي‌الاولی سنہ ۱۰۶۹ هجری میں دس هزار آدمی جسونت سنگھہ کے پیچھے بھیجے اور اسی عرصہ میں شاهزادہ محمد سلطان کا عریضہ بایں مضمون آیا کہ مرزا شجاع کے حاکم نے الہ‌آباد کا قلعہ حوالہ کیا اور خود شجاع اپنی جان بچاکر بنگالہ کو چلا گیا *

هدایتیں جاری کیں اور فوج کا ایک ٹکڑا اُس فساد کے مٹانے دیہیکو روانہ کیا اور اُس پریشانی کے رفع دفع کے لیئے تدبیریں سوچیں جو اُسکے لوگوں میں بے طرح پھیلی تھی اور جب کہ جسونت سنگھہ نے یہہ بات دیکھی کہ مرزا شجاع کی جانب سے امداد اوس کو نہ پہونچی اور اورنگ زیب کی ساری فوج اب اوسپر توٹ نے والی ھی تو اُس نے اپنے لوگوں کو لوٹ کھسوٹ سے روک تمام اپسی جگہہ جاکر مامون و محفوظ ہو بیٹھا جو حد رسائی سے بھی باہر تھی اور واقع ہونیوالی لڑائی کے انجام و عاقبت کو وہاں سے بحفظ و سلامت دیکھہ سکتا تھا *

آفتاب اسوقت تک نکل چکا تھا اور مرزا شجاع آگے کو حملہ کی غرض سے چلا آتا تھا کہ توپوں کی لڑائی شروع ہوئی اور بعد اُس کے دونو فوجیں گھل ملکر لڑنے لگیں یہاں تک کہ مرزا شجاع کی فوج نے اورنگ زیب کی فوج کے دائیں بازو کو پیچھے ھٹایا اور اُس فوج کے قلب کو جہاں آپ اورنگ زیب موجود تھا بہت سخت دبایا چنانچہ اورنگ زیب اکثر اوقات اوس سے بڑی جان جوکھوں میں پڑا اور ایک بڑے ھاتھی سے ارسکے ھاتھی کا مقابلہ کرایا گیا اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ اگر اورنگ زیب کے خاص ذاتی پہرہ کا سپاھی مخالف کے ھاتھی کے مہاوت کو گولی سے نمارتا تو وہ ھاتھی اورنگ زیب کے ھاتھی کو دہاکر زمین پر گرا دیتا مگر باوصف اِس کے اورنگ زیب اپنے مخالف کے قلب لشکر کو دبائی چلاگیا یہاں تک کہ وہ لوگ اوسکے مقابلہ سے الگ ہوکر میدان سے بھاگ گئے اور ایک سو چودہ توپیں اور بہت سے ھاتھی اورنگ زیب کے ھاتھہ آئی *

بعد اُوس کے اورنگ زیب نے اپنے بیتی محمد سلطان کو شجاع کے پیچھے روانہ کیا اور چند روز بعد اوسکی تائید و اعانت کے واسطے باقاعدے فوج بسرداری میر جملہ کے روانہ فرمائی جو لڑائی سے ایکدو

وموقع کي رو سے اورنگ زیب کي فوج کي نسبت ایک اچھي جگهه پر بڑي تهي اگرچه دونو فوجیں ایک دوسرے پر حمله کرنیکي غرض سے آراسته پیراسته هوئیں مگر کسي نے حمله کرنیکا ارادہ نکیا بعد اُسکے تیسرے یا چوتهے دن اورنگ زیب اپنے قاعدے کے موافق صبح هونے سے پهلے فوج کي صفوں کو آراسته پیراسته کررها تها که ناگاہ اُس کے پیچهے سے گهور گرج کي آواز اوٹهي اور اورنگ زیب اسکو سنکر چونکتا هوا اِس گهور گرج کا باعث وہ راجه جسونت سنگ تها جو اورنگ زیب کے لشکر میں کچهه کام کاج اُسکا نکرتا تها چنانچه اُسنے قابو پاکر اُسکے لشکر کے مال و اسباب کو لوٹنا کهسوٹنا شروع کیا اور وجهه اُسکي یهه تهي که جب اُس راجه نے دارا شکوہ کے مقدمه میں کچهه جان نهائي تو اورنگ زیب سے آکر ملا اور جب که اورنگ زیب اُس سے ویسي اعزاز و اکرام سے پیش نه آیا جیسیکه اُسکو اُمید اور توقع تهي تو اُسنے میرزا شجاع سے خط کتابت جاري کي اور یهه اقرار اُس سے کیا که میں فلاں وقت اورنگ زیب کے اسباب و اثاثه پر ادهر سے لوٹ مار کرونگا اور اُدهر سے آپ اُسکا مقابله کریں اور اُس کے لشکر پر یکتلم پهیل پڑیں اور حقیقت میں یهه بات ایسی کام کي تهي که اگر اتفاق اُن دونوں کا وقت معین پر پورا هوجاتا تو میرزا شجاع کو کامیابي حاصل هوجاتي اِس لیئے که اگرچه میرزا شجاع اُس وقت معین پر حمله آور نهوا تها مگر جسونت سنگهه کي لوٹ کهسوٹ هي سے اورنگ زیب کے لشکر میں بڑي هل چل پڑگئي تهي چنانچه رات کي تاریکي اور سبب مذکور کي جهالت اور اُن شور و فسادوں کے باعث سے جو اِس غیر مترصد حمله سے پیدا هوئی اورنگ زیب کي فوج ایسي پراگنده هوگئي که کچهه لوگ اُس میدان سے بهاگے اور بعض بعض اپنے اسباب و اثاثه کي حفاظت کو دوڑے اور کچهه دشمن سے جاملے لیکن که اِس جهمیلے میں اورنگ زیب اپنے گهوڑے سے اُترا اور چهوٹي تخت پر بیٹهکر نهایت هشاشي بشاشي اور کمال اطمینان و تسلي سے

نے دارا شکوہ کي امداد و اعانت کے لیئے مہابت خاں نائب السلطنت کابل بہ مہابت خاں متوفی کے بیٹے کو لکھا تھا اور غالب یہہ هی کہ داراشکوہ بھی اسکي امداد و اعانت کي توقع کر رہا ہوگا جسکے ہونے سے اس کو دلاوری دلیری حاصل ہوتي اگر دارا شکوہ کابل کي جانب کا ارادہ کرتا تو فوج صوبہ کابل کے علاوہ خود کابل کے ذریعہ سے ضرورت کے وقت افغانوں کي قوموں میں پناہ اسکو هاتھہ آتي اور وهاں سے بکمال آساني اوزبکوں اور ایرانیوں کے ملک و ولایت میں جانیکي راہ اسکو ملجاتي مگر غالب یہہ هی کہ اگر یہہ ارادے کبھی بھي کیئے تو اورنگ زیب کي مستعد تدبیریں سے ضایع ہوگئی اور جب کہ داراشکوہ نے آپ کو اس بھاري فوج کا طرف مقابل نہایا جس سے اسکو دھمکایا ڈرایا گیا تھا تو تین چار ہزار سواروں سمیت لاہور سے نکلکر ملتان کو چلتا ہوا *

اورنگ زیب ستلج پار اوتر چکا تھا کہ ناگاہ اسکو وہ خبر لگي چنانچہ اس نے لاہور کي راہ چھوڑي اور ملتان کي راہ اختیار کي هنوز اورنگ زیب ملتان میں داخل نہوا تھا کہ اسکو یہہ پہنچا لگا کہ داراشکوہ نے کہیں توقف نکیا بلکہ برابر آگے کو بڑھا چلا جاتا هی علاوہ اس کے یہہ بھي خبر لگي کہ مرزا شجاع اس کا بھائي بنگالہ سے بڑھا چلا آتا هی غرض کہ اورنگ زیب نے آگے جانیکا عزم فسخ کیا اور تیسویں ستمبر سنہ ۱۶۵۸ع مطابق بارھویں محرم سنہ ۱۰۶۹ هجري کو واپس پھرا اور اکیسویں نوامبر سنہ الیہ مطابق چوتھي ربیع الاول سنہ الیہ کو دلي میں داخل ہوا *

اسي عرصہ میں مرزا شجاع پچیس ہزار سوار اور بہت بڑا توپخانہ همراہ اپنے لیکر بنارس تک آگیا تھا مگر اورنگ زیب تھوڑے دنو دلي میں ٹھہر کر تیسري جنوري سنہ ۱۶۵۹ ع مطابق ستریں ربیع الثاني سنہ ۱۰۶۹ هجري کو اسکي مدافعت کے لیئے روانہ ہوا چنانچہ بمقام کچوا واقع وسط الہ آباد و اٹاوہ کے دونو کا آمنا سامنا ہوا شجاع کي فوج مقابل

تنزل کي نسبت ترقي پکڑي غرض که جب سليمان شکوه اپني فوج کي ترت سے مايوس هوا تو اُس نے يهه اراده کيا که پهاڑوں پهاڑوں جاکر اورنگ‌زيب کي آفت سے محفوظ رهے اور جوں توں کرکے بمقام لاهور اپنے باپ کي خدمت ميں پهونچے مگر اورنگ‌زيب نے اُس کي تدبير کو اسطرح ضايع کيا که اُس نے فوج کا ايک ٹکڑا بمقام هردوار اس غرض سے بهيجا که عين رسته ميں روک ٹوک اُسکي کريں اور جوں هي که سليمان شکوه کو يهه بات دريافت هوئي تو وه باپ کي ملازمت سے مايوس هوا اور اُسکي مايوسي سے رهي سهي فوج بهي تتر بتر هوگئي بعد اُس کے سليمان شکوه نے سري‌نگر کے راجه سے پناه چاهي مگر راجه نے اس شرط پر پناه دينے کا اقرار کيا که وه اپنے اُن پانسو سواروں کو رخصت کرے جو اُس کے ساتهه باقي رهگئے تهے سليمان شکوه نے يهه بات اختيار نکي اور الهاباد کے جانيکا اراده کيا مگر اُس اراده ميں کامياب نهوا اور پانسو سواروں ميں سے کل دو سو سوار باقي ره گئے غرض که آخر کار نهايت تنگ هوکر سري نگر کے راجه کي شرط کو قبول کيا اور پانچ چهه همراهيوں سميت اُس کے قلعه ميں داخل هوا اگرچه آو بهگت اُسکي بهت سي هوئي مگر جلد اُسکو دريافت هوا که وه حقيقت ميں ايک قسم کا نظر بند هوگيا ٭

اورنگ‌زيب امور مذکور بالا کے اختتام کا منتظر نرها بلکه اُس نے دهلي ميں کاروبار کا بخوبي انتظام کرکے اٹهائيسويں جولائي سنه ۱۶۵۸ ع مطابق ساتويں ذيقعده سنه ۱۰۶۸ هجري کو داراشکوه کے تعاقب ميں قدم اپنا جاري رکها داراشکوه نے اپنے بهاگنے کے زمانه ميں دلي ميں چند روز ٹهرکر کچهه خزانه اور کچهه فوج اکهٹي کرکے بهت تيزي تندي سے لاهور کو روانه هوا اور جب وهاں پهونچا اور بادشاهي خزانه اُسکے هاتهه لگا تو اُس نے بهرتي شروع کي مگر بهرتي ميں هنوز ترقي نهوئي تهي که اورنگ‌زيب کے تعاقب کي خبر پهونچي چنانچه تهوڑي مدت گذرنے ... هلکے هتياروں والا اورنگ‌زيب کي فوج کا ٹکڑا قريب آپهونچا شاهجهان

گیارهواں حصه

اورنگ زیب یعني عالمگیر ‡ کي سلطنت کا بیان

پهلا باب

سنه ۱۶۵۸ع سے سنه ۱۶۶۲ تک کے بیان میں

اگرچه اورنگ زیب کا متصود اصلي یهه تها که داراشکوه کا تعاقب
کرے مگر مرزا سلیمان شکوه آسکے بیٹے کي دوڑ دهوپ سے بهي غافل نتها
جو باپ کي امداد و اعانت کے لیئے عین اُس لڑائي کے زمانه میں
جسکا انجام آسکے باپ کے حق میں اچها نهوا اطراف بنارس سے پهلتاله
چلا آتا تها یهه شاهزاده پچیس برس کا گبرو تها اور فوج کي حکمراني میں
راجه جی سنگهه اور دلیر خاں دوسرا سردار معین و مددگار آس کے نه
یهه راجه اور راجپوت راجاؤں کي مانند اس لیئے داراشکوه کا طرفدار
تها که داراشکوه تخت نشیني کا مستحق و دعویدار واقعي تها اور نیز اُس
کے مذهب کے اصول و قاعده بهي ازاد و بیقید تهے اگرچه آس نے مرزا
شجاع کا مقابله بلا توقف کیا مگر اورنگ زیب کے مقابله میں غالباً اس
وجهه سے متامل رها که بلخ کي لڑائي میں وه اورنگ‌زیب کا ساتهي تها او
اِس لڑائي میں آس کے مقابله سے شرماتا تها علاوه آسکے اپني فلاح و نائد
کے لحاظ سے بهي ایسے شخص کا مقابله کرنا مناسب نسمجها جو تخ
سلطنت پر متصرف هوگیا تها چنانچه سلیماں شکوه کے چهوڑنیکا اراده کیا
او دلیرخاں نے بهي آسکي دیکها دیکهي یهي اپنے جي میں تهاني لا
جو نامعقول عذر آنهوں نے پیش کیئے تو آنکے باعث سے آنکي بغاوت

‡ اورنگزیب نے تخت نشین هونے کے بعد عالمگیر کا خطاب اختیار کیا چنانچ
اسي خطاب سے هندوستان کي تاریخوں اور فرمانوں دستاویزوں میں لکها گیا ه
سارے یوروپوالے اور بعض بعض اُسکے وطن والے اب بهي اُسکو اورنگزیب کے خطا
سے پکارتے هیں

هوا تو اُسکي چال چلن میں کسي قسم کا داغ دھبا پایا نگیا چنانچه جو سلوک اُس نے اپني رعایا سے کیا وہ مربیانه اور شاهانه تها اور وہ ازادانه برتاؤ جو اپنے رات دن کے حاضر باشوں اور خدمت گذاروں کے ساتهه برتتا تها اُن بهروسوں اور اعتمادوں سے بخوبي واضح هوتے هیں جو بادشاهاں ایشیا کے خلاف اُسکو اپنے بیٹوں کي نسبت حاصل تهي یعني وہ همیشه اپنے صاحبزادوں کو بڑے بڑے کاموں پر متعین کرتا رها اور خلاف و بغاوت کا وسواس اپنے جي میں کبهي نه لایا *

یهه بادشاہ تیس برس تک بادشاہ رها اور سرستهه برس کي عمر میں تخت سے اوتارا گیا اور چوهترویں برس مرگیا *



شاهجهان نے ان کارخانوں اور عمارتوں کے خرچ اخراجات میں ایسی کفایت شعاري سے کام کیا که بلخ اور قندهار کي مهموں اور دو لاکهه معینه مستقل سواروں کي تنخواهوں اور بڑے بڑے بهاري خرچوں کے بعد اپنے خزانه میں چهه کرور اور بقول بعضوں کے چوبیس کرور نقد اور بهت سے جواهرات اور چاندي سونیکے اسباب چهوڑ گیا † *

دریافت هوا که اگرچه شاهجهان کي عادات اُسکي جواني اور ایام شهزادگي میں عام پسند اور دلپذیر نه تهیں مگر جب سے که وه تختنشین

کے کٹهره کے ایک ایک بوٹته میں سو سو پتهروں کے ٹکڑے لگے هوئے هیں اور هر ٹکڑا بقدر ضرورت اور مقدار مناسب تراشا گیا هی اور بڑي چمک دمک رکهتا هی اور بشپ هیبر صاحب فرماتے هیں که باوصف اس کے که اس مقبره کے بیل بوٹتے اور سارے تکلفات ایسے هیں جیسے سنگارگهر کي ارایشیں هوتي هیں مگر عام اثر اُن تکلفات کا نموه و نمایش کي نسبت دلپذیري اور حیرت افزائي هی اگرچه دقایق صناعي کي رو سے وه پهول اور بیل بوٹتے اُن پهول اور بیل بوٹتوں کي برابر نهیں جو بمقام پٹرا ڈورا واقع شهر فلرنس کي میزوں اور چهوٹي چهوٹي عمارتوں میں پائے جاتے هیں اس مقبره کے بیل بوٹتے مدیسي کے گرجا کے بیل بوٹتوں سے جو اُس کے دروازے پر بنی هوئے هیں بائیں وجهه سبقت لیگئے که ان بیل بوٹتوں کے نقشوں کي تجویز کرنے اور بعد اُس کے اُن کے بنانے سنوارنے اور ساتهه اُس کے عمارت کے لطیف و ساده چنانے بنانے میں بڑي خوش سلیقگي اور نهایت خوش اسلوبي برتي گئي بڑي دلیلوں سے کهتے هیں که اس مقبره میں گلکاري کا کام اٹلي والوں نے بنایا هی اور یهه بات اچنبهي کي هی که اٹلي والوں نے هندوستانیوں سے سلیقه شعاري کي تعلیم پائي هو بلکه غالب یهه هی که هندوستانیوں نے اُنسے سیکها هوگا *

† برنیر صاحب کے بقول چهه کرور اور خافي خاں کے بقول چوبیس کرور روپیه چهوڑے اور غالب یهه هی که خافي خاں نے مبالغه نهیں کیا اس لیئے که اُس نے شاهجهان کے سالانه محاصل کو تیئیس کرور قرار دیا یهه محاصل صرف ایک کرور کي قدر اُس محاصل سے زیاده هی جو اب انگریزوں کو هندوستان کے اُس حصه سے حاصل هوتا هی جو اُنهی کے قبض و تصرف میں داخل هی (اب انگریزوں کے قبض و تصرف میں اس کُل هندوستان داخل هی که اڑتالیس کرور تخمیناً اُس سے حاصل هوتا هی) باقي اور لوگون نے عموماً شاهجهان کے سالانه محاصل کو بتیس کرور قراز دیا اگرچه برنیر صاحب نے اُن دونوں اندازوں کو غلط ٹهرایا مگر ایران و روم دونوں کے محاصلوں سے زیاده قرار دیا

جنکو لوگوں نے بڑے مبالغہ سے بیان کیا اور اِس شہر کي جامع مسجد بھي بڑے شان و شوکت اور حسن عمارت کي رو سے قدرت کا نمونہ ھي *

شاھجہاں کي عمدہ عمارتوں میں سے تاج محل کا مقبرہ ھي جسکو کوئي عمارت نہیں پہونچتي اور وہ بسفید سنگ مرمر سے بنایا گیا اور بیل بوٹوں سے مزین کیا گیا یہہ مقبرہ مصالح لوازموں کي عمدگي اور اور نقشہ کي پاکیزگي اور اُس عجیب و غریب اثر کي حیثیت سے جو اِن دونو باتوں سے پیدا ھوتا ھي ایشیا اور یورپ کي تمام عمارتوں سے سبقت لیگیا † *

† یہہ مقبرہ جسکے نام سے مشہور ھي وہ حقیقت میں ممتاز محل شاھجہاں کي بي بي تھي جو عوام لوگوں میں تاج محل کے نام سے معروف ھي یہہ مقبرہ سفید سنگ مرمر کے چبوترہ پر قایم ھي جو جمنا کے کنارے پر واقع ھي اور اُسکے دو بازؤں میں دو مسجدیں ھیں (حقیقت میں ایک مسجد ھي اور ایک اُس کا جواب ھي مگر شکل و ھیئت میں دونوں ایک سي ھیں) یہہ مقبرہ چاروں طرف سے وسیع باغوں سے محصور ھي منجملہ اُس کے باھر کي جانب سفید سنگ مرمر کي ھي اور ایک گنبد بلند اُس کے سر پر قایم ھي اور چار مینار اُس کے چاروں طرف سرکشیدہ کھڑے ھیں اور اندروني جانب میں ایک دالان اونچا اور گول اُس کے گنبد کے نیچے اور اُس کے بیچا بیچ اُس بي بي کا مزار واقع ھي اور اُس مزار کے گرد کٹہ کٹھرہ ھي جسپر سنگ مرمر اور عقیق وغیرہ کے بیل بوٹے نہایت عمدہ تراشي ھیں اِس مقبرہ کي دیواریں سفید سنگ مرمر کي ھیں جن پر طرح طرح کے بیل بوٹے بنائي گئي ھیں علاوہ اُسکے وہ خاص خوبي جسکي بدولت یہہ عمدہ عمارت تمام دنیا کي عمارتوں پر سبقت لیگئي یہہ ھي کہ اُسکے بیل بوٹوں کي زنجیرہ بندي نہایت معقول اور مناسب اور اُن کي رنگتیں بغایت موزوں اور شایستہ ھیں اور سب سے قطع نظر اس عمدہ آرایش کي چیزوں یعني بیل بوٹوں کو سنگ مر مر پر لگانے سے عجیب غریب رونق حاصل ھوئي کہ دیکھنے والے حیران ھو جاتے ھیں بیل بوٹونکے مصالح زبرجد اور زمرد اور یشب اور عقیق وغیرہ پتھروں سے بنائے گئے منجملہ اُنکے ایک خوني پتھر ھي جو سنہري رنگ رکھتا ھي اور اب تک حال اُسکا بخوبي دریافت نہیں ھوا کتاب تحقیقات ایشیا کي پانچویں جلد صفحہ ۴۴۳ میں وایسي صاحب لکھتے ھیں کہ مقبرہ

نے ترقی پائی تھی اُس سے زیادہ عروج اُس کے عہد دولت میں اُن
ساری باتوں کو نصیب ہوا اور اِن کاموں کے خرچ و اخراجات کی کمی
کوتاہی صرف اِس لیئے معلوم ہوسکتی ہی کہ اُن کے ہونے سے شاہجہان
کے ایسی بیجا محصولوں میں ترقی پائی نہ گئی جو رعایا سے وصول کرتا
تھا اور اوس کے خزانہ میں بھی کسی طرح کی کمی نہ ہوی منجملہ
اُسکی بڑی فضول خرچیوں اور جاہ و جلال کے سامانوں کے وہ تخت
طاؤسی تھا جس کو اُس نے بڑی آب و تاب سے بنوایا تھا اور جس کا
یہہ نام اوس مور کی وجہہ سے شہرۂ آفاق ہوا جس کی تصویر اصلی
رنگوں کے لحاظ سے نیلم اور پکھراج اور عقیق اور زمرد وغیرہ جواہرات
سے بنائی گئی تھی اور اچھے اچھے ہیروں اور چنے چنے جواہروں کے
بیچ میں رکھی گئی تھی اور اُس کے دیکھنے سے دیکھنے والوں کی
آنکھیں خیرہ ہوجاتی تھیں اور اُن جواہروں کی چمک دمک سے
تیپ تاب اوس کی چوگنی ہوئی تھی تیورنیر صاحب جو جوہر فروشی
کرتے تھے بظاہر وثوق و اعتماد ہی سے بیان کرتے ہیں کہ سارے لوگوں
کے نزدیک اوس تخت کی لاگت میں ساڑھے چھہ کروڑ روپیہ صرف
ہوئی تھی اِس بادشاہ نے بڑی بڑی عمارتوں کے چنانے بنانے میں بڑا جاہ
جلال اپنا ظاہر کیا چنانچہ اُس نے پرانی دلی میں نیا شہر آباد کیا
اور ایسی نقشہ پر بنیاد اوس کی ڈالی کہ زیب زینت میں پرانی
دلی سے سبقت لیگیا منجملہ اوسکے تین چوڑے چکلے بازاروں کے ایک
بازار ایسا تھا کہ چلتی بہتی نہر اور درختوں کی قطاروں سے زیب زینت
یافتہ اور ایسے مکانوں سے آراستہ پیراستہ تھا جن کے نیچے دوکانیں مرتب
تھیں اور وہ تینوں بازار ایسی میدان پر ختم ہوتی تھی جس کے
عین مرکز میں جمنا کے کنارے پر بادشاہی قلعہ واقع ہی اور اوس
قلعہ کے خاص محل میں چوڑے چوڑے صحن اور سنگ مرمر کے
بڑے بڑے دالان اور سنہری گنبد غرض کہ ایسے ایسے مکان واقع ہوا

ساري رعايتوں کے بعد غور سوچا جاوے تو بلا شبهه حال اُس کي
بابا کا اُن لوگوں کے حال سے بد تر هوگا جن پر بلاد يورپ ميں
ه کل اچھي طرح حکومت نهيں کي جاتي اور کسي قانون
اعدے کي پابندي نهيں هي چنانچه يورپ کے ملکوں ميں اونکي
ظلم بنانے اور بهت سے پياده کرنے کا نام و نشان پايا نهيں جاتا اور بڑے
ملکوں کي جانب سے زور ظلم اُتھانيکا کھٹکا اور غله کي گراني کا انديشه
بهت تهوڑا هي اور اسي باعث سے بيماريوں کا زور و شور بهي نهيں هوتا
ہاں يهه بات ضرور تهي که شاهجهاں کے عهد حکومت ميں بلاد يورپ
کي نسبت محصول بهت تهوڑا اور پيچيده قانونوں کي عمل درآمد نتهي
اور لوگوں کو قانوني جھگڑے بکھيڑوں سے بالکل فراغت حاصل تهي مگر
اس مقابله سے وه مقابله عمده هي جو شاهجهاں کي حکومت کو
بادشاه سورس قديم فرماں رواے روم کي حکومت سے تهوليا جاوے
چنانچه مقابله کے بعد يهه دريافت هوتا هي که شاهجهاں اور اُس رومي
بادشاه کي سلطنتوں ميں جس انتظام اور امن چين کا مضموں بهي
برابر تها اور ايسي هي زور ظلم اور فساد و خلل کي مثاليں مساوي تهيں
اگرچه جسماني راحت برابر حاصل تهي مگر ايسي بات ان دونوں کو
نصيب نتهي جسکي ذريعه سے امن و آسايش کو ترقي روز افزوں حاصل
هووے اور اُس سے يهه سمجها جاوے که بادشاه حال کے بعد بهي
يهي امن چين باقي رهيگا مگر اس مقابله ميں بهي جلسوں اور
حکايتوں روايتوں اور رايوں کي حيثيت سے جو پهلے پهلے وقتوں کا
يه چلاآتا تها اُس رومي سلطنت کو شاهجهاں کي سلطنت پر فوقيت
حاصل هوگي *

هندوستان کے بادشاهوں ميں شاهجهاں نهايت بڑا بادشاه گذرا
چنانچه جسقدر که اُس کے باپ دادا کے وقتوں ميں جلو ريز اور
سامانوں اور درباري عالي شوکت کے سامانوں اور بخششوں اور انعاموں

جہاں خود بدولت تشریف رکھتے تھے بلکہ بڑے بڑے سیاح اُن شہروں کي شادابي سو سبزي بڑي حیرت سے بیان کرتے ھیں جو دور و دراز صوبوں میں واقع تھی اور ساتھہ اُس کے اُن صوبوں کي آبادي زر خیزي کو بھي ایک مبالغہ سے جتاتے بتاتے ھیں ‡ *

اگرچہ هندوستان کي موجودہ حالت کے دیکھنے سے دیکھنے والوں کو اس شاداب حالت کي نسبت شک شبہہ کرنا پہونچتا ھی جس کو هندوستان کے مورخوں نے بڑے مبالغہ سے بیان کیا ھی مگر بقول اُسکے کہ

از نقش و نگار و در دیوار شکستہ * آثار پدید است صنا دید عجم را

اوجڑے شہروں اور گرے پڑے محلونکے کھنڈروں اور اٹے ھوئے تالابوں اور ٹوٹے پھوٹے بندوں اور بڑے بڑے چشموں سے جو اب بھي دکھائي دیتے ھیں اور نیز کاروان سرایوں کے کھنڈروں اوراندے ھوئے کنوؤں اور شاھي سڑکوں کے دیکھنے سے اُن وقتوں کے سیاحوں کي شہادت پوري ھوتي ھی جس سے یہہ یقین ھوتا ھی کہ جب کے مورخوں نے جو کچھہ بیان کیا وہ بیوجہہ بیان نہیں کیا *

باوصف اس کے هندوستان کا بر اعظم ایک حالت پر نتھا چنانچہ بڑے بڑے خطوں میں جنگل کھڑے ھوئے تھے اور پہاڑوں کے سلسلوں میں اکثر وحشي لوگ اور ڈاکو لٹیرے بستے تھے علاوہ اُس کے اُن حصوں میں بھي کبھي کبھي بغاوتوں کے خرخشے قایم رہتے تھے جو جنگلوں اور پہاڑوں سے پاک صاف تھے جیسے کہ خود شاهجہان کے دور حکومت میں بندیل کھنڈ میں بغاوت قایم ھوئي مگر یہہ بغاوت ایک ایسے خطہ میں محدود رھي جو ثاني رول واقع یورپ سے چھوٹا تھا یہاں تک کہ انگلستان اور فرانس سے بڑے بڑے صوبوں کو اُس بغاوت کي خبر بھي نہوئي *

‡ منتوسلو صاحب نے گجرات کا حال بیان کیا اور گراف اور بروتن صاحب نے مري صاحب کي کتاب تحقیقات ایشیا میں بہار و بنگال و اوڑیسہ کے حالات لکھے اور ٹیورنیر صاحب نے شاهجہاں کي سلطنت کے اکثر حصوں کا حال واجبکد کیا

داد رساني کے افسروں میں لین دین کا چرچا اور رشوت ستاني کا اجرا ہوگا چنانچہ یورپ والوں کي گواهي اس مقدمہ کي نسبت همارے پاس موجود هی کہ پرمٹ والے حکام اپنے لیئے مال لوگوں کا چهین جهپٹ سے لیتے تهے اور صوبونکے حکام اپني خود مختاري سے هر طرح کا زور ظلم عمل میں لاتے تهے مگر باوصف ان نقصانوں کے لحاظ کے بہت سي باتیں ایسي باقي رهتي هیں کہ اُن کے دیکهنے بهالنے سے صاف یهہ دریافت هوتا هی کہ شاهجهاں کے عهد حکومت میں هندوستان کي حالت شادابي اور سر سبزي پر قایم تهي † *

دلي سے دارالسلطنت کے بنانے سے یهہ دریافت هوتا هی کہ یهہ بادشاہ اپني ذاتي دولت سے سرکاري دولت کے علاوہ معمور و مشحون تها منترسلو صاحب بیان کرتے هیں کہ اگرہ شاهجهاں کے وقتوں میں اصفهان سے دوگنا تها چنانچہ اُس میں عمدہ عمدہ بازار اور اچهي اچهي دوکانیں اور بهت کثرت سے غسل خانے اور بهت سي کاروان سرائیں موجود تهیں اور یهہ شادابي اور آبادي صرف اُن مقاموں میں محدود نتهي

---

† ٹیورنیر صاحب جس نے هندوستان کے اکثر حصوں کو مکرر سکرر دیکها بهالا بیان کرتے هیں کہ شاهجهاں بادشاہ اپني رعایا پر ایسي حکومت کرتا رها جیسے کوئي باپ اپنے بال بچوں کي نگراني کرتا هی اور یهي صاحب اُسکي ملکي حکومت کي چالاکي چستي اور جان مال کي حفظ و حراست کو بڑے مبالغہ سے لکهتے هیں جو بادشاہ کي سعي و محنت کي بدولت رعایا کو حاصل تهي اور ڈلاوالي صاحب جس نے جهانگیر کي اخیر سلطنت یعني سنہ ۱۶۲۳ ع میں جب کہ شاهجهاں اُس کے بیٹے کے عهد دولت کي نسبت سلطنت کا کام ابتر تها تاریخ لکهي یهہ بیان کرتے هیں کہ شاهجهاں کے زمانہ میں سارے لوگ اپني اوقات امن چین سے شریفوں کي طرح کاٹتے هیں اور جان مال کي حراست بهي اُنکو بخوبي حاصل تهي اور وجهہ اُسکي یهہ هی کہ بادشاہ اُنکا جهوٹے جهوٹے بهتانوں کے ذریعہ سے زور و ظلم نهیں کرتا اور جب کہ بادشاہ اپني رعایا کو کهاتا پیتا اور خوش باخوش دیکهتا هی تو کسي قسم کا مال اُن سے نهیں لیتا جیسے کہ اور مسلمان بادشاهوں کا دستور و قاعدہ هی اس لیئے هندوستان کے لوگ ایک بڑے ٹهاٹ سامان سے رهتے هیں اور شان شوکت کے دکهانے اور جاہ و حشمت کے جتانے پر مرتے هیں

شاهجہاں کے عہد دولت کي شادابي کا بیان

اگرچه شاهجہاں کي سلطنت بطور معقول اختتام کو نه پہونچي مگر گمان غالب یہه هی که هندوستان کي سلطنتوں میں سے وہ سلطنت نہایت عمدہ هوئي اور باوصف اس کے که وہ بعض بعض وقتوں میں غیر ملکي لڑائیوں میں گھما رہا رها مگر اوسکے خاص ملک کا امن چین بطور خود قایم دایم اور ایشیا کي بہت سي سلطنتوں کي نسبت اُسکي سلطنت میں انتظام و اهتمام اچھا رها *

باوجود اِسکے که یہه بادشاہ آرام و آسایش کا شیفته اور عیش و نشاط کا فریفته تھا اور باوصف اس کے کشمیر جنت نظیر کے آنے جانے اور عمدہ عمدہ عمارتوں کے چنانے بنانے میں جنکا شوق ذوق اُس کو دامنگیر رهتا تها ملک کے انتظام و اهتمام اور کاربار سلطنت کي اصلاح و انصرام سے غافل رهنے کو گوارا نکرتا تها چنانچه اُس نے اِسي باعث سے اور نیز اپنے لیئے عمدہ وزیروں کے انتخاب کرنے سے سلطنت کے نظم و نسق اور حکومت کے بست و کشاد میں کسي قسم کے خلل کو دخیل نهونے دیا بلکه اُس نے عمدہ عمدہ باتیں ایجاد کیں جیسے که جمعبندي اور زرلگان کے قایم کرنیکي غرض سے دکن کي پیمایش کي خافي خاں جو اُن زمانوں کا نہایت عمدہ مورخ هی بیان کرتا هی که اگرچه اکبر بادشاہ از روے فیروز مندي اور قانون تراشي کے شہرہ آفاق اور مشهور اکناف هوا مگر ملک و محاصل کے نظم و نسق اور سلطنت کے هر محکمه کے انتظام و اهتمام کي حیثیت سے کوئي بادشاہ ایسا نهیں گذرا جیسا که یہه شاهجہاں تها *

یہه مانا که اور بادشاهوں کي نسبت شاهجہاں کي حکومت تهوڑي بہت اچهي خاصي تهي مگر یہه سمجهنا مناسب نهیں که وہ حکومت اُن قباحتوں سے پاک صاف تهي جو خود مختار بادشاهوں کي حکومتوں میں همیشه پائي جاتي هیں اِس لیئے که یہه بات خیال میں آتي هی که مال کے حاکم کسیقدر زور و ظلم سے محاصل وصول کرتے هونگے اور

اورنگ زیب کا مراد کو قید کرنا

جب که اورنگ زیب کا کام نکل چکا اور شاهزاده مراد سے کچهه مطلب باقي نه رها تو اس نے اسکو اس سلطنت سے بلا دشواري اور بلا سبب علاحده کیا جسکا اسکو بظاهر مالک بنا رکها تها چنانچه اسنے اس سیدهے سادهے بادشاه زاده کو عجز و انکسار کے برتاؤ اور نفس بهیته کے چرهاؤ اور مهر و محبت کے پهیلاو سے جبتک دهوکه میں رکها که وه دونوں دارا شکوه کے پیچهے آگره سے روانه هوئے غرضکه ایک روز اسنے مرزا مراد کو شام کے وقت اپنے دسترخوان پر بلایا اور اپنے مذهبي وسواسوں کو اسقدر ڈهیلا چهوڑا که بے تکلف پیالے چلنے لگی یهانتک که مرزا مراد اسقدر پي گیا که بالکل از خود رفته هو گیا اور جب که یهه حال اس کا هوا تو هتیار اسکے چهینے گئے او اسکي طرف سے کوئي مقابله پیش نهوا غرضکه پابزنجیر کر کے ایک هاتهي پر سوار کیا گیا اور سلیم گڈه کو بهیجا گیا جو دلي کے لال قلعه کا ایک تکڑا گنا جاتا هی اور تین هاتي باقي طرفوں کي طرف اسیقدر محافظوں کے ساتهه اس غرض سے روانه کیئے که لوگوں پر یهه بات نه کهلے که وه کهاں پهونچایا گیا بعد اس کے گوالیار کے قلعه میں منتقل کیا گیا جو اس زمانه میں بڑے مجرموں کے لیئے بڑا قید خانه قرار دیا گیا تها بعد اس کے اورنگ زیب آگے کو دلي کي جانب بڑهتا چلا جهاں اسنے بادشاهت اختیار کي اور اپني بادشاهت کي منادي پهروائي ‡ مگر اس نے اپنے نام کا سکه اپني تخت نشیني کے پهلي سالگره تک جاري نه کیا اور نه جب تک تاج اپنے سر پر رکها مگر بعد اسکے اسنے یکم ذيقعده سنه ۱۰۶۸ هجري مطابق بستم اگست سنه ۱۶۵۸ع کو تاج و تخت کو عزت بخشي اور یهي باعث هوا که اسکي سلطنت کي تاریخوں میں گونه پریشاني واقع هوئي *

---

‡ خافي خاں

دسویں رمضان سنہ ۱۰۶۸ع ہجري کو شہر پر قابض ہوا بعد اُس کے تھوڑے دنوں گذرنے پر بادشاہي محلوں پر تصرف کیا اور باپ کي خدمت میں بڑے عجز و انکسار سے عریضے بھیجتا رہا اور جو کام اُس سے ظہور میں آئے اُن کا عذر اوسنے پیش کیا کہ بمقتضاے ضرورت یہہ کام اوس سے واقع ہوئے باقي خدا نخواستہ آپ کي خدمت میں کسي قسم کي گستاخي بے ادبي نہوگي میں ویساہي خادم اور نیازمند آپکا ہوں جیسا کہ پہلے سے تھا یہہ غالب ہی کہ اورنگ زیب اپنے جي سے اِسبات پر راضي تھا کہ باپ کو راضي رکھے اور اوسیکے نام سے حکومت کرتا رہے مگر جب کہ اوسکو یہہ بات دریافت ہوئي کہ باپ کے نزدیک اعتماد اپنا حاصل کرنا اور دارا شکوہ کي مہر و محبت کو باپ کے جي سے دھونا ممکن و متصور نہیں تو اوسنے اپنے بیٹے محمد سلطان کو قلعہ مبارک پر کامل قبض و تصرف کرنے اور آنے جانے والوں کو روکنے ٹوکنے کي غرض سے روانہ کیا اور باوجود اس کے شاہجہاں کي تعظیم تکریم از حد ہوتي رہي مگر سلطنت اوسکي اسي زمانہ سے ختم ہوئي اگرچہ بعد اُسکے سات برس تک زندہ رہا باقي یہہ وجہہ دریافت نہیں ہوتي کہ ایسا لایق فایق بادشاہ تخت سے اوتارا جاوے اور اوسکے پرانے ملازموں میں سے کوئي حامي کار اوسکا نہووے اور اصل حقیقت یہہ تھي کہ عیش و عشرت میں پڑنے سے اوسکي سمجھہ بوجھہ میں فرق و فتور آگیا تھا اور اسلیئے کہ اوس نے ایک مدت سے فوج کي سرداري سے ہاتھہ اوٹھایا تھا تو فوج والوں نے اپنے التفاتوں کو اُن شہزادوں پر متوجہہ کیا تھا جو اونکو میدانوں میں لڑائي پر لیجاتے تھے اور اُنکے ذریعوں سے انعام و اکرام ان میں تقسیم ہوتے تھے علاوہ ان کے اورنگ زیب کا حسن لیاقت اور جوہر قابلیت بھي باعث پڑا اس لیئے کہ اورنگ زیب اگرچہ حکومت کے مقدموں اور باقي معاملوں میں بھي اچھا خاصا تھا مگر سازشوں کي روک تھام اور مفسدوں کے انتظام و اہتمام میں اور معاملونکي نسبت بہت زیادہ کامیاب ہوا *

وہ اُسکي تدبیر پر چلتا تو شاید یہہ ذلت نہ اُٹھاتا بعد اُسکے محمل
سلطاني سے بھاري مول کي دو چار چیزیں لیکر جورو بچوں سمیت
آگرہ سے دلي کو چلتا ہوا آگرہ سے تین منزل پہونچ چکا تھا کہ وہ پانچ
ہزار سوار اُس سے جا کر ملے جنکو بادشاہ نے اُس کي کمک کے لیئے
بھیجا ‡ تھا *

اورنگ زیب کا آگرہ میں داخل ہونا

لڑائي پر تین دن گذرے تھے کہ اورنگ زیب آگرہ کو روانہ ہوا
چنانچہ اُسنے شہر پناہ کے سامنے ڈیرے لگائے اور جون سنہ ۱۶۵۸ ع مطابق

‡ اس لڑائي کے بیان میں بعض بعض حالات برنیر صاحب سے لیکر بیان کیئے گئے
اور خافي خاں کے بیان کو عموماً ترجیح اس لیئے دي گئي کہ خافي خاں تقریري اور
تحریري بیانوں کے علاوہ اپنے باپ کا حوالہ بھي دیتا ھی جو خود لڑائي میں موجود
تھا اگرچہ برنیر صاحب بھي اسي زمانہ کے قریب تھے اور وہ عمدہ لکھنے والے ھیں مگر
تقریري اور تحریري واقفیت اُن کي محدود ھوگي اور ھندوستانیوں پر راے لگانے کے
لیئے اُنکے پاس کچھہ تھوڑے موجود ھونگے علاوہ اُس کے اُن کے بیان میں ایسي ایسي
باتیں مذکور ھیں جو لوگوں کي بناوٹیں معلوم ھوتي ھیں چنانچہ اُنھوں نے
داراشکوہ کے ھاتھي سے اُترنے کي وجہہ یہہ بیان کي ھی کہ عین فتح کیوقت میں کسي
سازشي صلاح کار نے اُسکو اُترنے کي مشورت سوجھائي اور خافي خاں کا یہہ بیان ھی
کہ داراشکوہ ایسي گھبراھت میں اوترنے پر مجبور ھوا کہ اُس نے جو تیان بھي
ہودے میں چھوڑیں اور ننگے پانو اور بلا ھتیاروں گھوڑے پر سوار ھوا علاوہ اسکے برنیر
صاحب نے شاھجہاں کي سازش اورنگ زیب کے پکڑنے میں اور بجواب اُسکے اورنگ زیب
کي سازش شاھجہاں کو گرفتار کرنے میں اور پھر کامیابي اُس کي بیان کي حالانکہ یہہ
بات سچي معلوم نہیں ھوتي اور خافي خان نے کچھہ بیان اُس کا نہیں کیا
واضح ھو کہ جو جو حال اس میں اورنگ زیب کے مفید و نافع لکھے گئے ھیں وہ
دیکھہ بھال اور چھان بین کے قابل ھیں اسلیئے کہ اگرچہ برنیر صاحب داراشکوہ کي
نیک طینتي اور صاف نیتي کا شیفتہ فریفتہ تھا مگر اورنگ زیب اُسکا اقا دارا شکوہ کا
دشمن تھا اور خافي خاں بھي دارا شکوہ سے مذھبي عداوت رکھتا تھا اور ان دونوں
مورخوں نے یہہ حالات اُس زمانے میں لکھے ھیں کہ اورنگ زیب اچھي طرح کامیاب
ہو چکا تھا اور جگہہ جگہہ اُس کي پکي مسلماني اور بڑي بادشاھي کا شہرہ
پھیل گیا تھا

هوتي هى اور آپس كي ملكي لڑائي ميں اوسكے كام آنے سے وہ معامله نيست و نابود هوجاتا هى جس پر لڑائي واقع هوتي هى حاصل يهه كه جب يهه پريشاني واقع هوئي تو دارا شكوه كي كاميابي بيكار سمجهي گئي اور هرشخص كو اپني جان مال كے لالے پڑے يهاں تک كه پانواس فوج كے بهي اوكهڑنے لگے جو لڑائي بهڑائي سے اب تک محفوظ و مامون تهي اور بادشاه زادے لڑائي كے كهيت سے منهه پهير كر قلب لشكر كو چيرچار كر پيچهے كو بهاگے اور سامنے كي فوج اور خود دارا شكوه كو بهاگنے پر مجبور كيا *

جوں هي كه فتح و نصرت كا تصفيه هوا تو اورنگ زيب سجده ميں گرا اور خداتعالى كا شكر اُس لطف و عنايت كي بابت بجا لايا جو ايسے اڑے وقت ميں اُسكي جناب كبريا انتساب سے فايض هوئي بعد اُس كے مرزا مراد كو سلام كيا اور حصول سلطنت كي مباركبادي دي اور جب كه اُسنے مرزا مراد كے هودے كو تيروں كي بوچهاروں سے چهلني پايا اور خود اُسكو بهي كهيں كهيں زخمي ديكها تو فتح و ظفر پر هشاشي بشاشي ظاهر كر كے اُس كے چهره كو لهو سے پوچهنے اور بڑا پيار اور نهايت مهر و محبت ظاهر كرنے † لگا *

جب كه يهه معامله ميدان ميں هو رها تها تو بد نصيب داراشكوه شامت كا مارا آگره كي جانب بهاگا جاتا تها چنانچه شام كے وقت اُسي خرابي تباهي سے دو هزار سواروں سميت آگره ميں داخل هوا جسميں اكثر لوگ اُنكے زخمي تهے اور منجمله اُس بڑي فوج كے جو همراه اُسكے گئي تهي يهي لوگ اُسكي خدمتگذاري كو باقي ره گئے تهے شرم كے مارے باپ كے سامنے نه گيا اسليئے كه اُسكي راے كے خلاف اُسنے يهه كام كيا تها

---

† مراد كے هودے كو فرخ سير بادشاه كے عهد دولت تک بطور عجايب چيزوں كے امانت ركها تها چنانچه خافي خاں كے زمانه تک جسكو خود اُس نے بهي ديكها تها وه هودا موجود تها اور بقول اُسكے تيروں كے هجوم سے خار پشت كي مانند آموده اندروه تها

اگرچه اس دھاوے کي تندي سے ساري فوج میں هل چل پڑي مگر
اورنگ زیب اپني ذات سے مضبوط و مستحکم رها چنانچه جہاں کہیں
خطرہ معلوم کرتا تھا وهیں اپنا هاتھي دوڑاتا تھا اور بآواز بلند اپنے
لوگوں سے کہتا تھا که خدا تمہارا ساتھي هی اور تمہاري بازگشت اوسیکي
طرف هی اور کوئي پشت پناه اسکے سوا نہیں اسي گھمسان میں
راجه روپ سنگھه اپنے گھوڑے سے کودا اور اورنگ زیب کے هاتھي تک
پہونچکر اس کے تنگ کو کاٹنے لگا اورنگ زیب اوسکي دلیري دلاوري
پر حیران رها اور اسپر پریشاني کیوقت اپنے لوگوں سے پکار کر کہا که اس
بہادر کو ضایع نه کرنا مگر اوسکي آواز کے پہونچنے سے پہلے وہ پاش پاش
هو چکا تھا بعد اوسکے جب مرزا مراد نے راجپوتوں کے هٹانے بھگانے سے
فرصت پائي تو دارا شکوہ کے قلب لشکر پر متوجهه هوا اور جب که
دارا شکوہ نے راجپوتوں کے مارے جانے اور بھاگ آنے سے اپني فوج کے
دهنیں بازو کو دشمن کے حمله کے لیئے کشادہ پایا تو اپنے حمله کي قوت
کم کرنے پر مجبور هوا جو مخالف کے قلب لشکر پر پهیلي هوئي تهي
اگرچه یهه احتمال غالب تھا که دارا شکوہ اپني فوج کي کثرت و فراواني سے
انجام کو کامیاب هوجاتا مگر ایسي حالت میں که وہ اپنے هاتھي کو جوساري
فوج کو دکھائي دیتا تھا آگے بڑھائے جاتا تھا اور اپني للکار سے فوج کي همت
بڑھاتا جاتا تھا اور هاتھه کے اشارہ سے آگے بڑھنے کا اشارہ کرتا تھا مخالف
کي فوج سے ایک بان ایسا آکر لگا که هاتھي اس کا بے قابو هو گیا یہاں
تک که کام نا کام اپنے هاتھي سے کود کر گھوڑے پر سوار هوا اور جب که
دارا شکوہ دور دور کي فوج کو نظر نه پڑا تو اون لوگوں میں پریشاني نے
پانو اپنے پھیلائے اور جب که گھوڑے کي سواري کے بعد ایک ملازم اوس کا
جو اوسکے ترکش باندہ رها تھا فوج مخالف کے تیرگولي سے گرا تو پاس
پاس کے لوگوں میں بھي پریشاني پھیلي اور ساري فوج میں هل چل
پڑگئي ایشیا کا دستور یهه هی که سردار کے مارے جانے سے اکثر هار

بالکل ضایع گیا مگر اُس نے مرتے بعد اخری اور کرتے بعد اولی اپنے دهاوں کو جاري رکها اور عین مرکز لشکر پر جهاں اورنگ زیب اپني همت باندهے کهڑا تها متواتر حملوں کي بوچهاریں برساتا رها اور اسي عرصه میں تین هزار اوزبکوں نے میرزا مراد پر حمله کیا اور تیروں کي ایسي بوچهاریں برسائیں که مرزا مراد ان کے مقابله پر بدشواري ٹهہر سکا اگرچه اُسکے هاتهي نے تیروں کي مار ماروں سے بهاگنا چاها مگر اس نے پانو میں بهاري زنجیر ڈلوائي - اور اس زنجیر کے ڈالنے سے اپنے بهاگنے کے اختیار و قدرت کو منقطع کیا بعد اس کهمسان کے جو اوزبکوں سے واقع هوا ایک اور دهاوا ظهور میں آیا یعني راجپوتوں کے بهت بڑے گروه نے مرزا مراد پر اس تندي تیزي سے حمله کیا که کوئي چیز اُسکو روک نه سکتي تهي منجمله اونکے راجه رام سنگهه اُن کے سردار نے جو زعفراني جامه پهنے هوئے اور مرصع کلغي لگائے هوئے آتا تها مرزا مراد کي طرف اپنا گهوڑا دوڑایا اور بهالا تول کر مرزا مراد پر چلایا اور مهاوت کو للکار کر هاتهي بٹهانے کو کها مراد نے اوسکا بهالا اپني ڈهال پر روکا اور ایک تیر انداز کے ذریعه سے شربت مرگ اوس کو چکهایا ‡ اور جبکه راجه رام سنگهه اوس کے تیر کي مار سے پچهاڑ کهاکر گرا اور لوٹ پوٹ کر مر گیا تو راجپوتوں کے غیظ و غضب کو جوش آیا اور ایسے جي توڑ کر لڑے که مرزا مراد کے هاتهي کے آس پاس اونکي لاشوں کے پشتے بندھ گئے اگرچه اورنگ زیب اسوقت میں بهائي کي اعانت پهنچانے کو آماده تها مگر وه جهاں کهیں تها وهیں اوس کو نهایت مصروفي مشغولي کا موقع هاتھ آیا یعني داراشکوه نے اورنگ زیب کي توپوں کي قطار کو توڑ کر قلب لشکر پر دهاوا کیا اور دهاوے کي تندي اور فوج کي فراواني سے جو چیز اوسکے سامنے پڑي اسکو ٹهکانے لگایا *

---

‡ کرنیل ٹاڈ صاحب نے اس دهاوے کو بوندي والے راجه چتر سال سے نسبت کیا جو شاهجهاں کے عهد و دولت میں مشهور سرداران فوج سے گنا جاتا تها اور اسی لڑائي میں مارا گیا — خافي خاں برنیر صاحب

دارا شکوه اس آشتي سے اس لیئے خوش نہ تھا کہ اُسکے ہونے سے نا محدود اختیار اوسکا بجاے خود باقي نہ رهتا اور بدستور سابق ساري سلطنت کا انصرام و اهتمام اوسکے باپ کے قبض و تصرف میں چلا جاتا غرض کہ دارا شکوہ نے اسي واقعي خیال سے اور نیز اپني فوج کي کثرت تعداد کے بھروسے پر سلیمان شکوہ اپنے بیتے کا انتظار بھي نہ کیا جو اُسکي فوج کا عمدہ تکڑا همراہ اپني لیئے هوئے بنارس سے چلا آتا تھا یہانتک کہ داراشکوہ اپنے باپ کي تاکید و فہمایش کے خلاف پر ایک ایسي فوج اپنے ساتھہ لیکر آگرہ سے روانہ هوا جو کثرت تعداد اور درستي ساز و سامان کي حیثیت سے ایسي معلوم هوتي تھي کہ کوئي فوج اُسکي تکر نہ اُٹھا سکیگي مگر حقیقت میں اپنے حاکم کے غرور و نخوت اور سرداروں کي نمک حرامي اور چنے چنے لڑنے والوں کے موجود نہونے سے بہت کمزور هوگئي † تھي *

غرض کہ آغاز جون سنہ ۱۶۵۸ع مطابق ششم رمضان سنہ ۱۰۶۸ع کو دونوں فوجیں یعنے اورنگ زیب اور داراشکوہ کے لاؤ لشکر شاماگدہ واقع متصل آگرہ پر پہونچیں اور دوسرے روز آپسمیں صف بندي توهوئي مگر اگلي صبح تک لڑائي بھڑائي نہ هوئي *

دارا شکوہ کیطرف سے لڑائي شروع هوئي یعني اوسکي فوج کے ایک رسالہ نے جو رستم خاں رسالہ دار کے زیر حکومت تھا آپ اپني طرف سے پہل چھیڑ اوتھائي مگر وہ رسالہ اُن توپوں کي قطار میں گھس بیتھہ پھنسکا جو اورنگ زیب کي فوج کے سامنے مرتب کي گئي تھیں اور یہي دوسرا دھاوا بھي جو خود دارا شکوہ نے کیا تھا نا کام رہا اور

---

† خافي خاں بیان کرتا هي کہ داراشکوہ کي فوج آگرہ میں ستر هزار سواروں سے زیادہ تھي اور هاتھي اور توپیں بلا شمار تھیں اگرچہ برنیر صاحب هندوستان کے بیان هجوم و کثرت کے مقدمہ میں عموما اعتبار نہیں کرتے مگر یہاں وہ صاحب خیال کرتے هیں کہ دارا شکوہ کے پاس ایک لاکھہ سوار اور بیس هزار پیادے اور اُسي توپیں تھي اور اورنگزیب و مراد کي فوجوں کو تیس یا پینتیس هزار سوار بتاتے هیں

سمجھتا رہا اور تمام موقعوں پر تواضع اور مدارات اوسکی کرتا رہا || بعد اوس کے یہہ دونوں بھائی خفیف خفیف کوچ کرتے ہوئی آگے کو بڑھے یہاں تک کہ وہ شعبان سنہ ۱۰۶۸ مطابق مئي سنہ ۱۶۵۸ع کو دریاے چنبل تک پہونچے جو گوالیار کے قریب اور دھولپور کے نیچے بہتا ہی اور جو جو انتظام اوس دریا کی حفظ و حراست کی غرض سے داراشکوہ نے کیئے تھے وہ اورنگ زیب کی عمدہ تدبیروں سے بے کار ہوگئی یہاں تک کہ فوج اوس کی بلاتکلف دریا پار اترگئی *

جسونت راے کی لڑائي سے پہلے شاھجہاں شدت گرمي کے مارے اگرہ سے دلي کو روانہ ہو گیا تھا اور جب کہ آسنے یہہ بري خبر سنی کہ جسونت سنگھہ نے لڑائي ھاري تو بلا رضا و رغبت وہ دلي سے آگرہ کو واپس آیا اور وھاں آکر یہہ دیکھا کہ دارا شکوہ نے میر جملہ کے بیٹے محمد امین کو مقید کیا ھی مگر جب کہ شاھجہاں نے اس حرکت کو پسندیدہ نہ سمجھا تو خود داراشکوہ نے حکم اپنا منسوخ کیا اگرچہ خود بادشاہ اس زمانہ میں شدت مرض کے مارے ضعیف و نحیف تھا مگر باوصف اس کے خیموں کي استادگي کا حکم آس نے صادر فرمایا اور بذات خود لڑائي پرجانے کا آسنے ارادہ کیا اور یہہ امید آسکو تھی تھي کہ میري موجودگي اور حکم و حکومت کے باعث سے باھم تصفیہ ہو جاویگا اور ایسي لڑائي واقع نہوگي جسکے ہونے سے طرح طرح کي بلائیں مصیبتیں خود اس پر اور فریقین پر نازل ہوویں مگر اسکے سالے شایستہ خاں نے روک تھام اسکي کي اور اس ارادہ سے آسکو باز رکھا اور حقیقت یہہ تھي کہ اگر شاھجہان اس ارادہ کو پورا کرتا تو گو فوجوں پر نہایت بہت اثر اوسکا ہوتا مگر بیٹوں کے حق میں کارگر نہ پڑتا اس لیئی کہ شاھزادوں کي یہہ نوبت پہونچي تھي کہ اپنے ارادوں سے پھرنا او شاھجہاں کي حیات موھوم پر اپني سلامتي کا بھروسا کرنا اب ممکن نہ تھا *

|| خافي‌خاں و برنیر صاحب

اسي عرصه میں آخر مارچ سنه ۱۶۵۸ ع مطابق ۲۵ جمادي الثاني سنه ۱۰۶۸ هجري میں اورنگ زیب نے برهانپور † سے مالوہ کو کوچ کیا اور مرزا مراد اپنے بهائي سے ملاقي هوا اور دونوں کي فوجیں باهم ملکر جسونت راے پر روانه هوئیں جو اوجین کے قریب اپني چهاوني ڈالی پڑا تها راجه نے اپني فوج کو دریاے سیپرا کے کنارے پر آراسته کیا یه دریا اگرچه اوس زمانه میں خشک هونے کے قریب تها مگر جس زمین پر بهتا تها اوسکے پہاڑي هونیکے باعث سے وار پار اوترنیکا بڑا مانع مزاحم تها یه لڑائي اپریل سنه الیه مطابق ماه رجب سنه الیه میں واقع هوئي اور راجپوت بڑي دلیري دلاوري سے لڑے مگر جب که باقي فوج نے تائید اون کي اچهي طرح نکي تو وہ لڑائي هار گئے اور تصفیه اِس لڑائي کا مرزا مراد کي بهادري سے هوا غرض که جسونت سنگهه اپني پراگنده فوج کو لیئے هوئے اپنے ملک کو چلا گیا اور باقي فوج بادشاهي تتر بتر هوگئي ‡ بعد اوس کے جب اورنگ زیب نے اپنے سرداروں پر انعام تقسیم کیا تو مراد کي شکرگذاري کے لیئے اون کو بهیجا گویا که وهي شاهزاده اِس فخر و عزت کا سرچشمه اور شان و شوکت کا سرمایه هي اور جب که اورنگ زیب اوس سے پهلے پهل ملا تها تو اوس نے باهم متفق رهنے کا قول و قسم کیا تها چنانچه بعد اس لڑائي کے وہ اپني بات پر قایم رها اور صدق و صداقت اور زور و متانت سے وہ وعدے پورے کیئے گیا اگرچه اورنگ زیب اپني حسن و لیاقت کے ذریعه سے ملکي کے تمام کاربار پر قابض و متصرف تها مگر لڑائي کے سارے زمانه میں جاں نثاري اور نیازمندي جتاتا رها اور چهوٹے بهائي کو بڑا

† خافي خاں

‡ برنیر صاحب بادشاهي فوج میں تهوڑے هي عرصه بعد اِس لڑائي کے آئے تهے چنانچه وہ صاحب قاسم خاں بادشاهي فوج کے دوسرے سردار کو نمک حرام بتاتے هیں یعني اُسنے مخالفوں سے موافقت کي اور حق نمک ادا نکیا — ایضا خافي خاں

مراد اورنگ زیب کي ایسي خلاف توقع باتوں سے دهوکه میں آیا هو مگر اوس نے موتي چال کو اپنے اوستادانه پیرایوں سے چهپایا تها غرض که مراد ایک سیدها سادها آدمي تها چنانچه اُس نے اورنگ زیب کي بناوٹیں اور خوشامد آمیز فقروں کو بهت کان دهر کر سنا اور کسي طرح کا شک و شبهه جي میں نه لایا اور اپنے خفیف معامله کي تائید و اعانت سے جس کي توقع اُس کو بهت تهوڑي تهي نهایت شاداں و فرحاں هوا *

اِس سے پهلے دارا شکوه اپنے حریفوں کے مقابله کي تدبیریں ٹهیک ٹهاک کرچکا تها چنانچه اُسنے راجه جسونت سنگهه کو مراد اور اورنگ زیب کي دیکهه بهال کے لیئے مالوه میں روانه کیا تها اور یهه اُس کو سمجها دیا تها که حسب تقاضاے وقت جیسا که شایاں و مناسب هووے ساري فوج سے اُن کا مقابله کرے یا فوج کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بمقابله پیش آوے بعد اُس کے نومبر سنه ۱۶۵۷ ع مطابق چوتهي ربیع الاول سنه ۱۰۶۸ هجري میں دلي سے آگره کي جانب بڑها اور اپنے بیٹے سلیمان شکوه کے ساتهه ایک فوج اپني کرکے بتائید راجه جے سنگهه کے مرزا شجاع کے مقابله پر بهیجا جو بنگاله سے چلا آتا تها اور یهه وه زمانه تها که اس زمانه میں شاهجهاں نے کامل شفا پائي تهي اور اپني سلطنت پر دو باره قبضه کرنے کے قابل هوگیا تها مگر اور شاهزادوں کي بد وضعي اور بد چلني سے داراشکوه پر اعتماد اُس کا زیاده هوتا گیا چنانچه اس نے شاهزاده مرزا شجاع کے نام اس مضمون سے ایک شقه مضبوط لفظوں کا لکها که تو اپني حکومت گاه کو واپس چلا جا مگر مرزا شجاع نے شقه مذکور کو دارا شکوه کا جعل تصور کیا اور اب بهي بادشاه کے شفا پانے کو مشتبه سمجهے گیا اور دارالخلافت کي طرف بڑهتا آیا یهاں تک که مرزا سلیمان شکوه اُس سے بنارس کے قرب و جوار میں مقابل هوا چنانچه شجاع سے لڑائي هوئي مرزا شجاع کي فوج اگرچه منتشر تو نهوئي مگر اوس نے شکست فاحش کهائي چنانچه مرزا شجاع بنگاله جانے پر مجبور هوا *

کي صورت میں اُس کے خاندان والوں کو پیش آتي مگر اورنگ زیب نے ایک بات ایسي اُس کو سوجهائي که اُس کي پریشاني دور هوگئي *

ایک تدبیر کي رو سے جو آپس کي صلاح و مشورت سے نکالي گئي تهي اورنگ زیب نے میر جمله کو اپنے دربار میں بلایا میر جمله نے پریشاني ظاهر کي اور تعمیل حکم میں توقف کیا مگر جب که وه کام ناکام اُسکے دربار میں حاضر هوا تو اورنگ زیب نے دولت آباد کے قلعه میں مقید رهنے کا حکم دیا اور میر جمله کے ماتحت سردار اپنے افسر کي خفیه اجازت سے اورنگ زیب کي خدمت میں حاضر رهے بعد اُسکے اورنگ زیب نے پرده تو اوٹهایا مگر اپنے معمولي چالیں چلتا رها چنانچه اُس نے دارا شکوه اور شجاع کو آپس میں لڑنے بهڑنے دیا تاکه اونکے کم زور هونیسے اپنے تئیں فایده پهونچے اور اپنے جوڑتوڑوں کو مراد کے رفیق و موافق بنانے میں صرف کیا جس سے یهه امید تهي که وه اوس کے هاتهوں میں بطور ایک آله کے رهیگا غرض که اوسنے مراد کو ایک خط اِس مضمون سے لکها که میں تمهارا خیر خواه اور برادر مخلص هوں اور تخت نشیني تمکو مبارک هو باقي میرا یهه اراده هی که میں مکه کو جاؤں اور کنج عزلت میں بیٹهه کر خدا کي یاد کروں اور دنیا کو چهوڑوں اور باوصف اِس کے لامذهب داراشکوه کے مقابله پر تیرا ساتهي بهي هوں اور ابتک که همارا باپ جیتا جاگتا هی تو هم کو چاهیئی که اُس کي خدمت میں حاضر هوں اگر وه همسے بعنایت پیش آوے تو اُس کو اُس رعب داب سے بچاویں جو داراشکوه نے اُسپر حاصل کیا اور اپنے بهائي داراشکوه کي غلط فهمي کي معافي چاهیں اور اب اسي عرصه میں همکو یهه مناسب هی که هم اپني فوجیں اکٹهي کریں اور کافر جسونت راے سے بمقابله پیش آئیں جو همارے لیئے روانه کیا گیا † اگرچه یهه بات قرین قیاس نهیں که مرزا

† خافي خاں

گور کے کنارے پهونچ گیا § دارا شکوه نے ایسی وقت میں اکتوبر سنه ۱۶۵۷ ع مطابق هفتم ذي الحجه سنه ۱۰۶۷ هجري کو جگهه جگهه کي خط کتابت موقوف کرائي اور ایسی مسافروں کو کهیں آنے جانے ندیا جن کے ذریعه سے بادشاه کے سخت بیمار هونیکي خبر صوبوں میں پهیلني ممکن تهي مگر باوصف اِس کے بهائیوں کي تاک جهانک اور چالاکیوں سے بهت دنوں تک بهید نسکا اور خصوص اورنگ زیب کو اوسکي کل حرکتوں اور فعلوں کي اُس لڑائي کے تمام زمانه میں ذرا ذرا خبر پهونچتي رهي جسکا بیان آگے آویگا *

ایسی اڑے وقت میں پہلے پهل مرزا شجاع نائب السلطنت بنگاله نے میدان میں قدم رکها چنانچه اوسنے ساري فوج اپني اکهٹي کي اور دارالسلطنت کے اراده پر بهار تک چلا آیا بعد اوس کے مرزا مراد نایب السلطنت گجرات نے مرزا شجاع کي پیروي کي چنانچه قلعه کے خزانوں پر تصرف کیا اور سورت کو آ گهیرا جهاں کا حاکم محکوم اوسکا نتها اور بهت سے روپیه کے وهاں جمع هونے کا خیال اوسنے کیا *

اورنگ زیب نے زیاده هوشیاري برتي که اُسنے شجاع اور مرادکي مانند بادشاهي کا خطاب اختیار نه کیا اگرچه اپنے صوبه کي شمالي سرحد تک آیا اور اپني فوج کو طیاري کا حکم سنایا مگر جب تک که دارا شکوه کي طرف سے بصیغه بادشاهت میر جمله وغیره سرداران فوج کے نام یهه حکم نه آیا که اورنگ زیب کے تحت حکومت نرهو اور اُس کے نشان سے الگ هو جاؤ تب تک وه علانیه جنگ و پرخاش پر آماده نهوا میر جمله مغلوں کي ملازمت کے بعد آگره میں بلوایا گیا تها اور بڑے بڑے عهدوں پر معزز اور ممتاز هوا تها اور بعد اُس کے دکن کو واپس روانه کیا گیا تها مگر کل خاندان اُس کا آگره میں موجود تها اور اسي لیئے بادشاه کي نافرماني میں اُن نتیجوں کا اندیشه تها جو نافرماني

§ خافي خاں

جس بي بي سے یهه چاروں بیتی تهے ‡ آسي بي بي سے دو بیتیاں تهیں منجمله آن کے بادشاه بیگم بڑي بیتي شاهجهاں کو پیاري تهي اور خدا تعالی نے حسن و نزاکت کے ساتهه آس کو فهم فراست بهي عنایت فرمایا تها اور دارا شکوه کے مقصودوں کي مدد و معاون رهتي تهي اور اِس لیئے که دوسري بیتي روشن آرا بیگم میں بادشاه بیگم کي شکل و شمایل کم تهي تو رعب داب آس کا کم تها اور بادشاه کا التفات بهي آس طرف تهوڑا تها مگر فند و فطرت کي سازشوں اور محلسراے کے بهیدوں کي واقفیت سے اپنے پیارے بهائي اورنگ زیب کے بڑے کام آتي تهي *

داراشکوه کے انصرام سلطنت اور بهائیوں کي بغاوت کا بیان

جس خبر کے پهونچنے پر اورنگ زیب نے دارالسلطنت کا اراده کیا وه روشن آرا بیگم کي بدولت حاصل هوئي تهي بیان آس کا یهه هی که شاهجهاں سرستهه برس کو پهونچا تها اور پچهلے دنوں میں کاهلي اور ارام طلبي کے باعث سے سلطنت کے کام کاج پر پوري پوري توجهه نکرتا تها اور اور بیتوں کي نسبت دارا شکوه کو یهه مرتبه دیا تها که آس کو وارث تخت سمجهه کر جن کاموں کو خود نکرتا تها آن کو آس پر ڈالتا تها غرض که اهي زمانه میں بادشاه کے گهتنے درد کرنے لگے اور پیشاب آسکا بند هوگیا اور کام کاج کے قابل نرها یهاں تک که

دعوی رکهتے هیں اور اسي سبب سے وه بڑوں سے بهلا اور بهلوں سے برا هی اور مرزا شجاع ایک شرابي کبابي اور مراد ایک نفس پرور اور شکم بنده هی اور اورنگ زیب کاموں اور صلاح و مشورت کي باتوں میں مراد اور شجاع دونوں پر فایق اور بهاري کاموں کے بوجهه آتهانے کے لایق هی مگر شکوک شبهات سے معمور اور سب جانب سے بدگمان هی اور کسي آدمي کو اعتماد کے قابل نهیں جانتا ۱۲ رقعه اورنگ زیب موسومه فرزند خود مندرجه دستورالعمل آغائي

‡ گلیڈون صاحب کي تاریخ جهانگیر

اکثر مسلمانوں کو صدمہ پہونچا تھا جو اِس معمولي نفرت کے علاوہ کہ لوگوں کے خیالوں اور مذہبوں کو ازادي حاصل هوئي یہہ بات بھي سمجھتے تھے کہ همارے دین کي تخریب کا ارادہ کیا گیا بعد اُس کے جہانگیر اُس کي گدي پر بیٹھا اور اُس نے مسلمانوں کي پراني رسموں کو ایسے پیھکے پن سے دوبارہ رایج کیا کہ مسلمان لوگ اچھي طرح راضي نهوئے اور شاهجہاں اُس کا بیٹا اگرچہ باپ کي نسبت کچھہ زیادہ مسلمان تھا مگر دارا شکوہ اُس کا پیارا بیٹا اکبر کے قدم بقدم چلتا تھا چنانچہ ایک کتاب اُسنی هندو مسلمانونکے مسائلوں میں تصنیف کي اور دونوں کي تطبیق آپس میں چاهي غرض کہ کوئي بات اِس سے زیادہ موثر منتخب نہیں هوسکتي تھي کہ دارا شکوہ اپنے فاسد عقیدوں کي بدولت مسلمانوں کے نزدیک اچھا نٹھرے اور اورنگ زیب سے پابند مذهب کا مقابلہ کرنا دارا شکوہ سے اِس خاص صورت کے سواے معقول اور پسندیدہ ممکن نہ تھا کہ وہ اسلام کا پہلوان اور دارا شکوہ اُس کا مخالف کفر کا معاون سمجھا گیا اور مرزا شجاع کي نسبت اس باعث سے معزز و ممتاز تھا کہ مرزا شجاع شیعوں سے گھلا ملا رهتا تھا اور سني مسلمان اُس سے نفرت کرتے تھے *

مرزا مراد اپنے دل سے سخي اور جي کا بہادر تھا مگر سمجھہ بوجھہ اُس کي کامل نتھي اور کام اُس کے عام لوگوں کے سے دهندے تھے باقي دلیري اور خودرائي اور شہوت پرستي اور آرام جوئي کے علاوہ کوئي کام اُس کو نہ تھا اور اِن کاموں سے بڑہ کر کسي ترقي کا خواهاں نہ هوتا تھا † *

† اِن شہزادوں کے اخلاق و عادات کا مذکور برنیر صاحب کے بیان سے لیا گیا اور واقعات مندرجہ خافي خاں اور رقعات اورنگ زیب کے چند مقاموں سے کچھہ کچھہ تبدیل اُن میں کي گئي اورنگ زیب نے شاهجہاں کا فرمودہ اپنے بیٹوں کي نسبت قلمبند کیا شاهجہاں نے فرمایا کہ بادشاهت کي شان و شوکت اور فوج کي حکومت کي لیاقت دارا شکوہ رکھتا هي مگر وہ ایسے لوگوں سے حسد کرتا هي جو فخر و عزت

جرز بند اوسکے پهلوانوں کے سے نه تهی مگر یوں صورت کا اچها تها اور جو که دنیا کے کاموں میں اکثر مکر و فریب کي باتیں برتتا تها اور دین مذهب کے قاعدوں کو تدبیر مملکت کا اله بناتا تها تو اس سے یهه سمجها گیا که اپنے دین میں بهي سچا نه تها مگر حقیقت میں اُسکے پکے مسلمان هونے اور دین میں تعصب برتنے میں کوئي شک شبهه نه تها پکے مسلمانوں سے تعلیم اُس نے پائي تهي اور اغاز شباب میں عبادت پر متوجهه تها یهاں تک که ایک بار اُس نے یهه بات بهي کهي تهي که دنیا چهوڑ کر فقیري کا جامه پهنونگا اورعمر بهر اُس نے دین کي پابندي ایسي ایسي باتوں میں ظاهر کي که کوئي کوئي بات اُن میں اُس کي غرضوں کے مفید نه تهي اور کوئي کوئي اُس کے مطلبوں کے صریح مخالف تهي دعاؤں کے مانگنے اور نماز و قران کے پڑهنے اور خدا کے پوجنے اور بري باتوں سے بچنے میں گرمجوشي دکهاتا تها یهاں تک که بظاهر یهه گمان تها که وه اپني محنت سے روتي کما کر کهاتا هی علاوه اُس کے عجز و انکسار کے برتنے اور کسي کے بهڑکانے سے نه بهڑکنے اور اڑے وقتوں میں خداهي پر بهروسا کرنے اور خصوص اُن عمده کوششوں کے پورے کرنے میں نهایت سعي و محنت اُس کي مشکور هوئي جو اسلام کے بڑهانے اور کفر کے گهٹانے میں اُسکي پائمردي سے ظاهر هوئیں مگر باوصف اِس کے خود کامي کا مضمون اُس میں ایسا سمایا تها که جب اخلاق و ملت کي کوئي بات اُس کي بلند نظري اور طمع کشائي کے مانع مزاحم هوتي تو پهر اُسکي کچهه پروا نکرتا تها اور اپنے مطلب کے لیئے هرقسم کے جرم و گناه کا مرتکب هوتا تها اگرچه اور وقتوں میں طرح طرح کے وسواس اور اخلاق و مذهب کے خیالات اُس کے جي میں گذرتي تهی *

ملکي کاموں میں مذهب کے قاعدوں سے کام لیا اور باعث یهه تها که اُس وقت کا یهي مقتضي تها اِس لیئے که اکبر کي انوکهي باتوں سے

اور شان و شوکت کے دکھانے پر ایک مدت سے لگ رهي تهيں بلکه خود جان هي کي سلامتي کے لالے پڑے تو اورنگ زیب کي توجهه دارالسلطنت پر مائل هوئي اور دکن کي مهموں سے بهت دنوں تک برطرف رهي *

شاهجهاں کے چار بیٹوں میں سے کوئي ایسا کهٹکا نه تها که وه کمتر حالت پر قناعت کرتا بلکه بقول اُس کے جو لنکا میں وه باون گز کا هر ایک اعلی مرتبه کا خواهاں جویاں تها منجمله اُن کے داراشکوه بیالیس برس کا اور مرزا اشجاع چالیس برس کا اور اورنگ زیب اڑتیس برس کا اور مرزا مراد ان سب سے چهوٹا تها مگر باوصف اسکے کم عمر میں چهوٹا تها بڑي بڑي فوجوں کا حاکم رہ چکا تها † اور حال اُنکا یهه تها که داراشکوه کا سینه بیکینه اور همت اُسکي عالي اور خرچ اُسکا فراوان اور فکر اُسکي سلیم اور شکوه و وقار اُس کا بهاري بهرکم تها مگر مخالف طبیعت کا متحمل نه تها اور دور اندیشي کے عام قاعدوں کو فندو فطرت اور کم زوري کي باتیں سمجهتا تها اور اُن کے برتاؤ سے بڑي نفرت کرتا تها اور اُس کي ایسي نازک مزاجي کے سبب سے بهت سے لوگ اُس کے دشمن اور نا عاقبت اندیشي اور بے پروائي سے رفیق اُس کے کم هو گئے اور اُن کو اوسکي دوستي کا اعتبار کم هو گیا تها اور مرزا شجاع اوسکا چهوٹا بهائي اگرچه لیاقت و قابلیت میں محتاج و دست نگر تو نه تها مگر رات دن متوالا رهتا تها اور نهایت عیاشي سے چین کا بنده تها باقي اورنگ زیب اخلاق و عادات میں داراشکوه کا خلاف تها چنانچه مزاج اوسکا دهیما اور طبیعت اسکي ٹهنڈي اور حوصله اسکا تنگ اور بجاے خود دور اندیش اور فتنه پرست اور نهایت فریبي اور مکار اور کینه پرور اور تیز فکر اور سنجیده اطوار اور نهایت خوش بیان تها اور یهه فکر اسکو همیشه دامنگیر رهتي تهي که نئے نئے دوست بناوے اور دشمنوں کو راضي رکهے اور باوصف اونکي لڑائي کے کاموں میں هوشیار اور دلاور تها اگرچه

† گلیڈون صاحب کي تاریخ جهانگیر

مصروف تھا اور یہي باعث هوا کہ اورنگ زیب کو بیجا پور سے لڑنے اور سپر دھاوا کرنے میں کوئي دشواري پیش نہ آئي اور نصیبوں سے یہہ بڑي بات حاصل هوئي کہ بیدرکا وہ مضبوط و مستحکم قلعہ هاتھہ آیا جو بیجا پور کي عین سرحد پر واقع هی اور آسکے هاتھہ آنے سے بلا دقت دشواري دارالحکومت † تک بڑھتا چلا گیا اور اس یکایک حملہ کرنے سے وہ طریقہ جو اپنے بچاو کے لیئے بیجا پور والوں نے بڑي کامیابي سے پہلے دھاوؤں میں برتا تھا یعني محاصروں کے تنگ کرنے کو درختوں کو کٹوایا اور کنوں کو بھروایا اور تالابوں کو خالي کروایا اب کے برتنے نہ پاے غرض کہ جب آس نئے بادشاہ سے کچھہ بن نپڑي تو نہایت لاچار هوکر مارچ سنہ ۱۶۵۷ ع مطابق سنہ ۱۰۶۷ هجري کو بري بري شرطوں سے آشتي کي درخواست گزاري مگر اورنگ زیب نے اُن شرطوں کو بھي قبول نکیا اور اُسکو ایک ضرورت پیش آئي کہ وہ لوت کر چلاگیا اگر ایسي ضرورت کے پیش آنے اور ایسے معاملہ کے واقع هونے سے جس کي لاگ لپیت آس کو بیگانے ملکوں پر قبض و تصرف کرنے کي نسبت بہت زیادہ تھي پیچھے لوت کر نجاتا تو بیجاپور کي دارالحکومت کو اُس کے اطراف و جوانب سمیت تھوڑے عرصہ میں اپنے قبضہ میں کرلیتا *

تیسرا باب

سنہ ۱۶۵۷ ع سے شاهجہاں کے زوال دولت تک

شاهجہاں بہت بیمار هوا اور آس کے سخت بیمار هونے سے یہہ اندیشہ پیش آیا کہ تخت آس کا دارا شکوہ پر جلد منتقل هوجاویگا چنانچہ ظہور اُس کا اس قدر هوا کہ انصرام اُس کي حکومت کا داراشکوہ کو تفویض کیا گیا اور جب کہ کار بار کي یہہ صورت هوئي کہ آس کے وقوع سے اورنگ زیب کي وہ آمیدیں توت چلیں جو جاہ و حشمت کے بڑھانے

† گرینٹ ڈف صاحب

شاهجہاں ایسے مزاج کا آدمي تھا کہ اگر وہ هوتا تو ایسي کڑي کڑي شرطیں نہ لگاتا چنانچہ اُساے روپیہ کي شرطوں میں سے بہت کچھہ روپیہ معاف کیا اور باقي شرطوں کي تعمیل کرائي گئي اور اورنگ زیب اورنگ آباد کو ماہ مئي سنہ ۱۶۵۶ ع مطابق سنہ ۱۰۶۶ هجري میں واپس آگیا بعد اُس کے میر جملہ مغلوں کي ملازمت میں رہا اور اورنگ زیب کے عمدہ عمدہ صلاح کاروں میں گنا گیا اور اُس کے بلند ارادوں کے لیئے عمدہ ذریعہ تصور کیا گیا غرض کہ بڑے بڑے کام اُس نے دیئے اور اُس کے بڑے کام آتا رہا *

گولکنڈہ کي سلطنت سے کامیابي کا ثمرہ اورنگ زیب اُٹھا هي هوچکا تھا کہ اُس کو اُسي قسم کے فائدہ اُٹھانے کا ایک اور موقع اُس ریاست سے هاتھہ آیا جو اُسکے هم سائیگي میں واقع تھي بیان اُس کا یہہ هي کہ جب سے بیجا پور والے عادل شاہ سے پچھلي صلح پر عہد و پیمان هوچکے تھے تب سے برابر امن چین کے دن گذرے چلے جاتے تھے اور عادل شاہ بھي شاهجہاں کے اُنس و محبت کو دم بدم بڑھاتا جاتا تھا مگر اِس لیئے کہ عادل شاہ اُس کے بڑے بیٹے دارا شکوہ سے زیادہ واسطہ علاقہ رکھتا تھا تو اورنگ زیب اپنے بھائي دارا شکوہ کي جہت سے عادل شاہ سے دلوں میں جلتا تھا نومبر سنہ ۱۶۵۶ ع † مطابق محرم سنہ ۱۰۶۷ هجري کو عادل شاہ مرگیا اور علي اُسکا بیٹا اُنیس برس کي عمر میں جانشین اُس کا هوا اور شاهجہاں اورنگ زیب کے سکھانے بہکانے سے اس بات پر مایل هوا کہ جانشین مذکور کو عادل شاہ کا بیٹا تسلیم نہ کرے اور اپنے باجگذار کي جانشیني کے مقدمہ کے تصفیہ میں استحقاق اپنا جتاوے اِس زمانہ میں حکومت بیجا پور کي قوت کچھہ کم تو نہوئي تھي مگر لڑائي کے سامانوں میں مستعد و آمادہ نہ تھي علاوہ اس کے اُس کي فوج کا بڑا ٹکڑا کرناٹا کے چھوٹے چھوٹے راجاؤں کے مقابلہ میں بہت فاصلہ پر

---

† گرینٹ ڈف صاحب

مہیا کرنیمیں جي جانسے مصروف تھا کہ اورنگ زیب آسپر یکایک توٹ پڑا
اور ایسي بیخبري میں یہہ کام آسنے کیا کہ قطب شاہ کو صرف اتني فرصت
ھاتھہ آئي کہ وہ حیدر آباد سے بھاگ کر خاص گولکنڈہ کے پہاڑي قلعہ میں
بھاگا جو شہر سے سات آتھہ کوس کے فاصلہ پر واقع هی حیدرآباد اب مغلوں
یعني اورنگ زیب کے دخل و تصرف میں داخل ھوا اور پہلے اِس
سے کہ بکھري ھوئي فوج اکھتي اور انتظام و قاعدہ کي پابند کیجاوے آدھے
شہر کو جلا پھونک کر برابر کیا اور خوب لوتا کھسوتا اس زمانہ سے
پہلے اورنگ زیب نے خاص اپنے صوبہ کے آس مقام میں جو گولکنڈہ
کے نہایت متصل واقع تھا فوج کے فراهم کرنے کا موقع پایا تھا اور جب کہ
مالوہ سے اور فوج اُس کے پاس آگئي تو گولکنڈہ پر نئي امداد پہونچنے
کا بڑا ذریعہ حاصل ھوا اور اسي عرصہ میں میر جملہ بھي اس اِرادہ پر
آپہنچا کہ اپنے ولي نعمت کے ہتیاروں کو ولي نعمت هي پر اُلتا چلاوے اور
قطب شاہ نے اپنے پہاڑي قلعہ میں جاتے هي محمد امین کو قید سے رہا اور
اُس کے باپ کي جاگیروں کو ضبطي سے واگذاشت کیا تھا اور حتي المقدور
اپني اورنگ زیب سے خط و کتابت اس غرض سے جاري کي کہ کوئي طرح
معقول تصفیہ ھوجاوے اور اس بات کے ساتھہ آس نے بیجا پور سے
مدد کے حاصل کرنے میں سعي و محنت کا کوئي دقیقہ باقي نچھوڑا
مگر بیجا پور والوں نے کسي قسم کي امداد و اعانت نکي اور مغل یعني
اورنگ زیب والے بہت کڑے اور بھاري ھوتے گئے قطب شاہ نے بزور و
قوت محاصرہ اُوتھانے پر بہت سے ارادے کیئے مگر جب کچھہ بن نپڑي
تو لاچار اُس نے اطاعت کي وہ سخت شرطیں قبول کیں جو آس کي
اطاعت پر پیش کي گئي تھیں یعني سلطان محمد اورنگ زیب کے بیتے
کے ساتھہ اپني بیتي کي شادي کرنے اور نقد اور ملک آس کے جہیز میں
دینے اور کروڑ روپیہ سالانہ خراج کے پہلي قسط کي بابت ادا کرنے کا اقرار
کیا اور علاوہ اِس کے یہہ بھي وعدہ کیا کہ پچھلي باقیات کا روپیہ دو برس
کے اندر اندر ادا کرونگا *

اور شاهجهاں دونوں اُس کو جانتے تھے تو اُس نے اورنگ زیب کو حال اپنا لکھا اورنگ زیب کو گولکنڈہ کي حکومت میں هاتھہ ڈالنے کا موقع هاتھہ آیا اور اُس کے لکھنے سے اورنگ زیب سے متفني فریبي آدمي کو بڑي گرمجوشي سے ایک مستحکم ترغیب حاصل هوئي چنانچہ اُسنے نہایت گرمي سے میر جملہ کي سفارش میں باپ کو لکھا شاهجہاں نے بیٹے کے لکھنے سے ایک نخوت نامہ اپنے زور و حکومت کے بھروسے قطبشاہ کے نام اس مضمون سے لکھا کہ اپنے وزیر کے شکوہ شکایتوں کو رفع دفع کرے مگر اس تحریر پر یہہ ثمرہ مترتب هوا کہ قطب شاہ اس دخل بیجا سے زیادہ برهم هوا اور محمد امین کو قید اور اُس کي جاگیروں کو ضبط کیا قطب شاہ اپنا غصہ کر چکا اوراب شاهجہاں کا وار آیا چنانچہ اُس نے نہایت پیچ و تاب کھاکر اورنگ زیب کو لکھا کہ همارے حکموں کي تعمیل تلوار کے زور سے کرائي جاوے اورنگ زیب اس نتیجے کا منتظر بیٹھا هي تھا کہ یہہ حکم اُس کو پہونچا اور حکم کے پہونچتے هي بڑي سرگرمي اور چالاکي سے تعمیل مذکور کے پورے کرنے میں مصروف هوا یہاں تک کہ اُس نے اُس کام کو اپني شوخ و شریر طبیعت کے مناسب پورا کیا *

اورنگ زیب نے کوئي بڑي عداوت ظاهر تو نکي مگر چني چني فوج اکھٹھي کر کے جنوري سنہ ۱۶۵۶ع مطابق ربیع‌الاول سنہ ۱۰۶۶ هجري میں اس بہانہ سے اُس کو بنگال کي جانب چلتا کیا کہ میرے بیٹے سلطان محمد کي شادي مرزا شجاع کي بیٹي سے قرار پائي هی اور یہہ فوج اُسکے پہونچانے کو جاتي هے اور راہ کي صورت یہہ تھي کہ اورنگ‌آباد سے بنگالہ کوما سولي پاٹم کے پاس اسطرح چکر کھاکر سڑک جاتي تھي کہ گوندوانہ کے جنگل راہ میں نہ پڑیں حاصل یہہ کہ اورنگ زیب کي راہ گولکنڈہ کي دارالسلطنت یعنے حیدرآباد سے تھوڑے فاصلہ پر رہ جاتي تھي قطب شاہ اس خبر کے سننے سے اورنگ زیب کي دعوت کے ساز و سامان

ان کرتا هی که میرے زمانه میں بهي سعدالله خاں کي آل و اولاد اپنے
رگ مربي کے مرنے سے سو برس پیچھے نیک وصفوں اور دانش و
نش کے ساتهه مشهور و معروف تهي اور اسي مروخ نے اُن کے سنجیده
ال چلن اور مردانه چال ڈهال کو اُس زمانه کے اور امیروں کے زنانه
ز و انداز اور طفلانه حرکات سے مقابله کیا *

دکن میں دوباره لڑائي کا هونا

بعد اُسکے ۱۶۵۶ع کے شروع هونے پر امن چین اختتام کو پهونچا
ر ایسي آگ ایکبار کي بهڑکي که وه کبهي پوري پوري فرو نهوئي اور
اں تک نه بجهي که اُس نے دلي کي شاهنشاهي کو جلا پهونک کر
ک سیاه کر دیا پچهلي صلح کے زمانه سے عبدالله قطب شاه والي
کنڈه برابر خراج ادا کرتا رها اور بظاهر بهي خواهش اُسکي دریافت
تي تهي که وه شاهجهاں کي عنایت شاهانه کے قیام و بقا کا خواهاں هے
حقیقت میں بهي اگر حالات مخصوصه کي صورت اجتماع پیدا
وتي تو شاهجهاں اُسکے ستانے دکهانے کے درپے نه هوتا *

قطب شاه کا وزیر اعظم میر جمله نامي ایک ایسا آدمي تها جو
زارت سے پهلے هیروں کي سوداگري کیا کرتا تها اور حسن لیاقت اور مال
دولت کي بدولت دکن کے اطراف و جوانب میں مشهور و معروف
ا مگر محمد امین اُس کا بیٹا سینه زور اور خراب خسته اور نهایت
وضع اور بغایت بد چلن تها چنانچه اُس نے قطب شاه کو اپنے
نکوں کي خوبي سے ناراض اور باپ کو سارے درباریوں سے لڑائي بهڑائي
ں مبتلا کیا میر جمله کسي فوج کا سردار هوکر حکومت گولکنڈه
مشرقي حصه میں گیا هوا تها اور جب اُس نے یهه دیکها
میں اس قابل نهیں هوں که اپني خواهشوں کو اپنے بادشاه سے
نظور کرا سکوں اور نه وه بادشاه اُن کے پورے کرنے پر راضي هے
اُس نے شاهجهاں کا دامن پکڑنا چاها اور اس لیئے که اورنگ زیب

أتهانے پر مجبور هوا اور اُس کي فوج کے ایسے چنے چنے بہادر اور اچھے اچھے پایه کے لوگ کام آئے جو اُس کے لشکر کے پهول هي تهے بعد اُسکے جب وہ پیچهے پهرا تو ایرانیوں اور افغانوں نے لوت کهسوت کر نهایت اُس کو تنگ کیا اور کابل کے پهونچنے سے پہلے بڑے بڑے نقصان اُس نے راہ میں أتهائے اور کابل سے لاهور کو روانه هوا یهه واقعه ماہ نومبر سنہ ۱۶۵۳ ع مطابق محرم سنه ۱۰۶۴ هجري کو واقع هوا *

مغلوں کا پچھلا ارادہ قندهار کے قبض و تصرف کي نسبت بطور مذکور اختتام کو پهونچا جسپر وہ فتح بابر کي شروع سے اچهي طرح قابض متصرف رهي تهي *

بعد اُس کے پادشاہ کو دوبرس ایسے امن چین سے گذرے که کوئي جهگڑا بکهیڑا کهڑا نهوا اور اُس عرصه میں دکن کے ملکوں کي پیمایش کو تمام کیا جسکو جمعبندي کي نظر سے قایم کیا تها اور بیس برس اُس میں صرف هوئے تهے † اور جب که پیمایش پوري هوچکي تو یهه حکم دیا گیا که تودر مل کے قاعدوں کے موافق جمعبندي اور زر لگان کي تحصیل کیجاوے ‡ *

اسي زمانه میں سعد الله خان وزیر کا انتقال هوا جو نهایت لیق فایق اور عاقل هوشیار اور چال چلن کا نیک تها یهان تک که ویسا وز هندوستان کے وزیروں میں کوئي نهیں هوا شاهجهان کے کار بارون میں ذکر اِس وزیر باتدبیر کا بڑي شان و عزت سے بیان هوا یعني تمام کام اُ کے اسي وزیر کي صلاح و مشورت سے انجام پاتے تهے اور اورنگ زیب نے جو خط اور فرمان اپنے طول طویل سلطنت میں لوگوں کے نام پر لکهے تو اُن میں بهي اسي وزیر کي رایوں اور کاموں کو نمونه کے طور پر اس غرض سے تحریر کیا که سارے لوگ اُن کي پیروي کریں خافي

---

† گرینٹ ڈف صاحب کي تاریخ مرهٹوں کي جلد ایک صفحه ۱۲۶

‡ خافي خان

غرض که دارا شکوہ نے بھي اورنگ زیب کي مانند اپنے باپ کے حکم بموجب ایسي مہورت پر مورچي جمائي که جسکو نجومیوں نے مبارک بتایا تها اور اپنے ساز و سامان کے موافق دهوم دهام سے محاصرہ شروع کیا اور دس توپوں کا توپ خانه ایسے دمدمه پر چڑهایا جس کو نہایت ٹهوس اور بڑا اونچا اِس لیئے بنایا تها که سارے شہر پر دباؤ اُس کا پهونچے اور لڑائي کے کاموں کو اپني ذاتي تندي و تیزي سے شروع کیا جسکو اورنگ زیب کے رشک و حسد سے ترقي هوئي تهي چنانچه اُس نے اپنے سرداروں کو اکهٹا کیا اور یهه بات اُنسے علانیه کهي که اب میري عزت تمہارے هاتهي هے اپنا ارادہ یهه هی که جب تک قندهار اپنے قبض و تصرف میں نه آوے کا تب تک هرگز یہاں سے نه ٹلینگے بعد اُس کے سرنگوں کو جهٹ پٹ طیار کیا اور فوج کو محاصرے کے لیئے شہر کے قریب لیجانے کا حکم دیا اور جب که محصوروں نے اپني توپوں کو اُس کے خیمه پر لگایا تو وہ اپني جگهه سے جب تک نه ٹلا که اُس کي توپوں نے محصوروں کي توپوں کو خاموش نکیا اور جب که کئي مرتبه عام حملوں کے ذریعوں سے کامیابي کے لگ بهگ پهونچا اور باوصف اُس کے کامیابي نصیب نه هوئي تو معلوم هوتا هی که شکست اور ذلت کي خفت کا اندیشه اُس کي طبیعت پر غالب هوا اور افسروں کي منت ساجت کرنے لگا یہاں تک که صاف اُس نے یهه کہا که تم لوگ ایسا نکرو که دومرتبه کي لڑائي ہارے هوئے اورنگ زیب کي برابر هوجاؤں بعد اُسکے جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے رجوع هوا جنہوں نے یهه وعدہ کیا تها که آدمي کي قدرت سے باہر اور ذریعوں کي بدولت قندهار اُس کے قبض و تصرف میں کردینگے غرض که ایسي ایسي تدبیروں سے متوشح هوتا تها که اِس لڑائي کا انجام اچها نه هوگا چنانچه ایک مرتبه سورج کے نکاس سے پہلے آخر کڑا بلوا کیا گیا اور نوبت یہاں تک پهونچي که اس کے لوگ روني کي چوٹي تک پهونچ گئے مگر مراد اس کي پوري نه هوئي اور محاصرہ کے

بعد اُس کے سنه ۱۶۵۲ ع مطابق ۱۰۶۱ هجري میں اورنگ زیب اور سعدالله خاں وزیر کو بهت سے اچهے ساز و سامان والي فوج دیکر اور بهت سے ذخیروں اور کاریگروں اور آلات و اوزار سے ٹهیک ٹهاک کرکے جو محاصرے کے کام آویں اورکمي کوتاهي نکریں قندهار پر دوبارہ § روانه کیا مگر یهه بڑے ٹهاٹ ایسے هي بے کار رهے جیسی که پهلے سامان ضایع گئے تهے اِس لیئے که اورنگ زیب نے طرح طرح کے ذریعوں اور قسم قسم کي تدبیروں سے کام لیا جو سعد الله خاں کي دانائي دلاوري اور راجپوتوں کي بهادري جانبازي سے پیدا هوسکیں مگر جب که کوئي تدبیر اُس کي راس نه آئي تو لاچار هوکر کابل کو واپس آیا اور دکن کا نایب السلطنت هوکر بهیجا گیا *

شاهجهان ان دو بڑي ناکامیابیوں سے شکسته خاطر نه هوا بلکه اُسني دوسرے سال اُس سے پهلے ساز و سامانوں سے زیادہ ساز و سامان مهیا کیئے اور دارا شکوہ اُس کے بڑے بیٹے نے جو بادشاہ کا بڑا بیٹا اور سارے بهائیوں میں معزز و ممتاز تها اور خاص دربار میں حاضر رهتا تها مگر اپنے بهائیوں اور خاص اورنگ زیب کي فخر و عزت حاصل کرنے سے بلا باعث جلتا تها اس موقع پر باپ سے منت سماجت کے ساتهه بهائیوں کے رشک و حسد کے مارے یهه عرض کیا که قندهار کي مهم پر مجهکو آپ رخصت فرماویں اور بخت آزمائي کي اجازت دیں چنانچه اُس کي رضا و رغبت پر ایسي فوج کا سردار کیا گیا جو پهلي فوجوں سے بهت زیادہ تهي یهه بهاري فوج ایام سرما سنه ۱۶۵۲ ع میں بمقام لاهور اکهٹي هوکر بهار کے موسم سنه ۱۶۵۳ ع مطابق سنه ۱۰۶۳ هجري میں چلتي هوئي اور شاهجهاں اپنے معمول کے موافق کابل تک پیچهے پیچهے گیا

---

§ یهه بات بیان کے قابل هی که ایسی بڑي فوج محاصر کے ساتهه صرف آٹهه توپیں ایسي تهیں که وہ قلعه کي روئي توڑتي تهیں اور بیس توپیں چهوٹي تهیں

پر گولی برسانے لگي غرض که جانبین میں لڑائي بڑي سرگرمي سے شروع هوئي اور دو طرفوں سے سرنگیں اوڑائي گئیں محاصروں نے شہر پر حملے کیئے اور محصوروں نے باهر نکل کر چهاپے مارے بعد اُس کے شاہ عباس نے محاصرہ کے اُٹهانے کو ایک فوج اپني روانه کي مگر اُس فوج کے پهونچنے سے محاصرہ کے کام کاج میں اِسلیئے کسي قسم کا خلل واقع نهوا که اورنگ زیب نے اپني فوج کا ایک ٹکڑا اُس کے مقابله پر چلتا کیا اور آپ اپنے محاصرے پر شہر کے سامنے جمارها اور جو فوج اُس نے ایراني فوج کے مقابله پر بهیجي تهي اگرچه اُن کے رفع دفع کے لیئے کافي وافي هوئي مگر اِس کام کے لیئے کافي نهوئي که وہ ایراني فوج والوں کو درختوں کے کاٹنے اور نیار چاریکے کهونے اور محاصرین کے ذخیروں کے لوٹ لیجانے سے روکے ٹوکے اور جبکه قندهار کے حاکم نے سینه زوري اور هنر مندي سے شہر کي حفظ و حراست میں بهي کمي کوتاهي نکي تو اورنگ زیب اُس مدت سے چار مهینے کے بعد جب که اُس نے مورچے لگائی تهے ستمبر سنه ۱۶۴۹ مطابق رمضان سنه ۱۰۵۹ هجري میں اپنے محاصرے کے اُٹهانے اور کابل کے واپس جانے پر مجبور هوا ‡ بادشاہ جو اورنگ زیب کے پیچهے پیچهے کابل تک گیا تها اورنگ زیب کي واپسي پر قندهار سے پهلے روانه هوچکا تها اور لاهور میں پهونچنے تک اورنگ زیب اُسکو نه پاسکا *

اگلے برس یعني سنه ۱۶۵۱ ع مطابق سنه ۱۰۶۰ هجري تک نکمے گذرے یعني کشمیر کي معمولي سیر کے سواے کوئي مهم اُنمیں واقع نه هوئي دستور یه تها که بادشاہ اِس عمدہ گوشه نشیني میں تمام وقت اپنا دعوتوں اور جلسوں اور تري خشکي کي سیر شکاروں اور آب و هوا اور فضاؤں کي مناسب خوشیوں اور باغوں کي سیروں اور ناچ راگ کي مجلسوں میں صرف کیا کرتا تها *

‡ خافي خاں

قندھار کا قبضہ سے نکلنا

بلخ کے چھوڑنے سے بادشاہ نے امن چین تو حاصل کیا مگر جب کہ ایرانیوں نے قندھار پر قبضہ کیا تو اُس میں خلل واقع ہوا بیان اُس کا یہہ ھی کہ شاہ صفوي کي کم زور اور جفا خیز سلطنت اور اُس کے بیٹے شاہ عباس ثاني کي کم سني کے باعث سے ایرانیوں نے بادشاھي فوج والوں کو علي مردان خاں کے ملنے جلنے اور بھاگ آنے کے فائدوں کا مزا بلا تکلف اُٹھانے دیا تھا مگر جب کہ عباس ثاني بالغ ھونیلگا تو اُس کے وزیروں نے یہہ بات اُسکو سوجھائي کہ اپنے ملک کي پراني حدونپر قابض و متصرف ھونے سے اپني سلطنت کے مرتبہ کو بڑھانا چاھیئے چنانچہ اُسنے سنہ ١٦۴٨ع مطابق سنہ ١٠٥٨ ھجري میں بڑي فوج اکھٹي کرکے قندھار پر چڑھائي کي اور جاڑونکے موسم میں قندھار کے محاصرہ کرنیمیں دانشمندي برتي اِس لیئے کہ برف کے پڑنے سے ھندوستان اور کابل کي راہ آنے جانے کي مسدود ھوگئي تھي اور کار بار اُس کے قندھار کي نرم آب و ھوا میں بخوبي جاري رھے چنانچہ انجام اُس کا یہہ ھوا کہ اورنگ زیب اور سعدالله خاں وزیر کو یہہ حکم تو ھوا کہ پنجاب سے بہت جلد روانہ ھوکر قندھار کي امداد و اعانت کو پہونچیں اور اُنھوں نے جي جان سے سعي و محنت کرکے پہاڑوں کے رستہ راہ نکالي مگر قندھار تک پھونچنے میں تاخیر واقع ھوئي جو اڑھائي مہینے کے محاصرے پر فتح ھوچکا تھا اور اِس لیئے کہ فوج اُنکي جاڑوں میں سفر کرنے سے ھار تھکن کے مارے ابتر ھوگئي تھي تو اورنگ زیب اور سعدالله خاں کابل میں ٹھہرنے اور فوج کے دوبارہ اراستہ کرنے پر مجبور ھوئے اسي عرصہ میں شاہ ایران ایک قوي فوج اپني قندھار میں چھوڑکر ھرات کو چلا گیا ۔ *

ماہ مئي سنہ ١٦۴٩ع مطابق جمادي الثاني سنہ ١٠٥٩ ھجري میں ھندوستان کي فوج قندھار کے سامنے پھونچي اور مورچے لگاکر شہر

† خافي خان

اورنگ زیب پر ڈالا گیا اور خود بادشاہ اُس کی تائید و اعانت کی غرض سے کابل کو روانہ ہوا چنانچہ پہلے پہل اورنگ زیب نے سنہ ۱۶۴۷ ع مطابق سنہ ۱۰۵۷ ہجری میں اوزبکوں پر بڑی فتح پائی مگر لڑائی کا فیصلہ نہوا اس لیئے کہ عبدالعزیز خاں آپ اکسیس وار اوتر آیا اور بادشاہی فوج والوں کو ایسا تنگ پکڑا کہ اورنگ زیب اپنے ہلکی ہلکی کامیابیاں حاصل کرکے بلخ کی شہر پناہ میں پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہوا *

جبکہ اس زمانہ کے قریب ایرانیوں نے نذر محمد خاں کا ہاتھہ نپکڑا تو لاچار ہوکر شاہجہاں کا منت گزار اور اُس کے ترس و رحم کا خواستگار ہوا چنانچہ شاہجہاں نے یہہ سوچ سمجھہ کر کہ باوصف اس خونریزی اور زر افشانی کے پورا پورا مطلب حاصل نہوا لڑائی بھڑائی سے کنارہ کشی مناسب سمجھی اور اِس خیال سے کہ کھیت سے پھرنے اور ملک کے چھوڑنے کی خفت بھی حاصل نہووے تمام اپنے حقوق کو نذر محمد خاں کی طرف منتقل کیا جو اُس کے دربار میں اعانت کا خواہاں تھا اور بحسب اُس کے اورنگ زیب کو ہدایت کی گئی کہ اپنے رہے سہے مقبوضہ مقاموں کو نذر محمد خاں کے حوالہ کرے چنانچہ اورنگ زیب اِس ہدایت کے موافق بلخ سے عبدالعزیز خاں کے حملوں کو سہارتا اُوٹھاتا پیچھے پھرا اور جب کہ وہ ہندو کش کی راہوں میں پہونچا تو ہزارا قوم کے پہاڑیوں نے لوٹ کھسوٹ کے لیئے تعاقب کیا اور جاڑوں کی شدت سے بدبختی نہایت کو پہونچی اگرچہ اورنگ زیب اپنی ذات سے ہلکے سواروں سمیت کابل میں پہونچا مگر اُس کی فوج کا بڑا ٹکڑا یعنی قلب لشکر برف کے پڑنے سے ایسی جگہہ پھنس گیا کہ ایسی لاچاری میں ہزارا کے لوگوں کے متواتر حملوں سے بڑے نقصان اُوٹھائے اور بلا اسباب و سواری اپنی جان کو بچانے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر نکل جانے کو غنیمت سمجھا ‡ سنہ ۱۶۴۷ ع مطابق سنہ ۱۰۵۷ ہجری میں یہہ باز گشت واقع ہوئی *

‡ خانی خاں

بڑے سخت کوننچ کیئے اور اپنے جماؤ بچاؤ کے واسطے اپني جان کي محنت سے مٹي کے دمدمے بنائے یہان تک که خود راجه بهي اور آدمیوں کي طرح کدال پهاوڑے سے کام کرتا تها اور ایسي ولایت کے طوفانوں کو جہاں برف اکثر جمي رهتي هی ایسے صبر و استقلال سے اُٹهایا جیسے که اوزبکوں کے دهاووں کي مصیبتوں کو جهیلا اور هرگز نه گهبرائے *

باوجود ان محنتوں اور جانفشانیوں کے یهه مهم ایسي بهاري سمجهي گئي که خود بادشاه نے کابل کا اراده کیا اور شاهزاده مرزا مراد اپنے بیٹے کو بزیر هدایت علي مردانخاں کے بلخ پر روانه فرمایا † *

اِس مهم میں پوري کامیابي حاصل هوئي یعني نذر محمد خاں کے بیٹے شاهزاده مراد کے پاس آئے اور بعد اُس کے سنه ۱۶۴۵ ع مطابق سنه ۱۰۵۵ هجري میں خود نذر محمد خاں بهي مطیع هوگیا مگر جب که شاهزاده مراد نے بلخ پر قبضه کیا تو نذر محمد خاں بادشاهي ملازموں سے بدگمان هوا اور نیا بگاڑ آپس میں قایم کیا یهاں تک که جب نذر محمد خاں کے قبضه سے حفظ و حراست کے مکان بهي نکل گئے تو کام ناکام ایران کو بهاگا اور جولائي سنه ۱۶۴۶ ع مطابق جمادي الثاني سنه ۱۰۵۶ هجري میں یهه منادي پهرائي گئي که شاهجهاں کي قلمرو میں نذر محمد خاں کي حکومت داخل هوگئي مگر یهه فتح ایک عرصه تک بے کهٹکے نرهي چنانچه عبدالعزیز خاں اُس کے بیٹے نے دریاے اکسیس پار ایک فوج اکٹهي کي اور بهت سے لوٹیروں کو شاهجهاں کے ملک نو مفتوحه میں تباهي ویراني کي غرض سے روانه کیا شاهجهاں اِس زمانه میں دلي کو واپس آگیا تها اور شاهزاده مراد اپني مفوضه خدمت سے تنگ هوکر اور علي مردانخاں کے رعب داب سے بغاوت عاجز هوکر باپ کي بلا اجازت دلي کو چلا آیا اور اِسي قصور پر دربار سے نکالا گیا بعد اُس کے صوبه مذکور کا انتظام

† خافي خاں کا یهه بیان هی که دس هزار پیاده اور پچاس هزار سوار اُس فوج میں تهے

کے نمایشوں اور تھواروں اور جلسوں کے موقعوں پر جو لطافت اور ذوق اُس کے سلیقہ سے واضح ھوتے تھے اُن سے بھي وہ نام آور ھوا تھا *

سپاھیانہ استعداد اُس کي بلخ و بدخشاں کي لڑائي میں پہلے پہلے ازمائي گئي یہہ دونوں صوبہ اوزبکوں کے قبض و تصرف میں جب سے برابر چلے آتے تھے کہ مرزا سلیمان کے دخل و تسلط سے خارج ھوئے تھے اور اس زمانہ میں نذر محمد خاں انپر قابض و متصرف تھا اور اس سردار کي اصلیت یہہ تھي کہ یہہ سردار اُس سارے خطہ کے امام قلي بادشاہ کا چھوٹا بھائي تھا جو اکسیس پار بحر کاسپین سے لیکر کوہ ایماس تک پھیلا ھوا ھی *

شاھجہاں کو کئي سال امن چین سے گذرے تھے کہ نذر محمد خاں حاکم بدخشاں کے بیٹے عبدالعزیز خاں کي بغاوت سے جسکو اُسکے چچا نے ترقي بخشي تھي بیٹھے بٹھائے سنہ ۱۶۴۳ع مطابق سنہ ۱۰۵۴ ھجري میں یہہ ترغیب ھوئي کہ اپنے خاندان کے مردہ حقوں کو دوبارہ زندہ کرے اور سوتے استحقاقوں کو بھاري نیندس سے پھر جگاوے چنانچہ علي مردان خاں سردار اُس کا کوہ ھندوکش کے سلسلہ میں گھس گیا اور بدخشاں کو لوٹ گھسوٹ کر برابر کیا مگر اس باعث سے کہ جاڑوں کا موسم بہت آ گیا تھا اور برف کي کثرت سے جنوبي ملکوں کي راھیں منقطع ھونے والي تھیں کوئي فائدہ مستقل حاصل نہ کر سکا اور لوٹنے پر مجبور ھوا بعد اُس کے اگلے برس میں راجہ جگت † سنگھہ نے اس مہم کا ارادہ کیا جسکي تقویت ایسے چودہ ھزار راجپوتوں سے متعلق تھي جنکو اُس نے اپني حکومت میں بھرتي کیا تھا اور تنخواہ اُنکي بادشاھي سرکار سے ملتي تھي *

جیسے کہ اس غیر معمولي یعني پہاڑوں کي لڑائي میں راجپوتوں کي بھي دلاوري نے کمال اپنا دکھایا ایسا کسي جگہہ ظاھر نہیں کیا یعني اُنھوں نے پہاڑوں کي راھوں کو کڑے کڑے حملوں سے فتح کیا اور برف کے اوپر سے

† غالب یہہ ھی کہ یہہ راجہ کوٹہ کا راجہ تھا

خاص خاص مقاموں کے شور و فسادوں اور قندھار کے قبضہ اور بلخ کي یورش کا بیان

جب کہ شاهجہاں دکن پر مایل تھا تو چھوٹے چھوٹے جھگڑے اور اور طرفوں میں هو رهے تھے چنانچہ حاکم بنگال نے سنہ ۱۶۳۱ ع میں پرتگال والوں کے قلعہ هوگلي پر جو کلکتہ کے قریب واقع هي محاصرہ کے ذریعہ سے قبضہ کیا تھا اور بندیلوں کي سرکشي اور فساد واقع هوئے تھے اُن کي اول بغاوت میں راجہ نرسنگھہ دیو کا بیتا مارا گیا تھا اور مشرقي سرحد کي فوج کے ایک تکڑے نے سنہ ۱۶۳۴ع اور سنہ ۱۶۳۶ع میں چھوتي تبت پر قبض و تصرف کیا تھا اور سنہ ۱۶۳۴ع میں ایک اور فوج نے سري نگر کي مہم میں شکست فاحش کھائي تھي اور تیسري فوج نے سنہ ۱۶۳۷ع میں بنگالہ سے جاکر کوچ بہار کي چھوتي ریاست کو دبانا چاھا اور قبض و تصرف کے بعد آب و هوا کي ناموافقت سے اُس کے چھوڑنے پر مجبور هوئے *

اس زمانے کے بڑے واقعوں میں سے قندھار کا هاتھہ آنا تھا جسکو اُسکے حاکم علي مرداں خاں نے اپنے بادشاہ والي ایران کے ظلم سے خوف و خطر کھاکر ملازمان شاهجہاني کو بے لڑے بھڑے حوالہ کیا تھا اور خود دلي میں شاهجہاں کي پناہ میں بیتھا تھا یہہ واقعہ سنہ ۱۶۳۷ ع مطابق سنہ ۱۰۴۷ هجري میں واقع هوا *

علي مردان خاں کي تعظیم و تکریم بہت سي هوئي اور وہ اس پایہ کو پہونچا کہ مختلف وقتوں میں کشمیر و کابل کا حاکم رها اور اور مختلف لڑائیوں میں اور طرح طرح کے کاموں میں مصروف کیا گیا اور اُس خوش سلیقگي اور هوشیاري کے باعث سے جو فلاح عام کے کاموں میں اُس کو حاصل تھي تمام دربار میں تعریف اُس کي هوتي تھي چنانچہ منجملہ اُن کاموں کے ایک وہ نہر هي جو اب بھي دلي میں اُس کے نام سے جاري اور وہ اُس کي هوشیاري کا ایک نمونہ هي علاوہ اُس

مٹي سے بہروا دیا اور چشموں تالابوں کو پاني سے خالي کروایا غرضکہ اُسنے اس بات کو ناممکن کیا کہ کوئي فوج اُس کي بستي پر حملہ کرنیکے زمانے میں اپني پرورش کرسکے *

بوجہہ مذکورالصدر بادشاهي فوج نے عادل شاہ کي قلمرو کے شہر و دیہات کو لوٹنا شروع کیا اور اُسکي فوج کے متعدد گروهوں کي دلاوري چالاکي سے اکثر بہت سے نقصان اُٹھائے غرض کہ دونوں فریق اس قسم کي لڑائي سے تنگ آئے اور عادل شاہ نے آشتي چاهي چنانچہ ایسي مفید شرطوں پر صلح واقع هوئي جو اُس کي توقع سے بہت زیادہ تهیں بیس لاکهہ روپیہ سالانہ دینا منظور کیا اور اُس کے بدلہ میں نظام شاهي حکومت کا اتنا حصہ پایا کہ اُس کے پانے سے اُس کي حکومت شمال و مشرق کي جانب دور تک پہیل گئي یہہ صلح سنہ ۱۶۳۶ع مطابق سنہ ۱۰۴۶ هجري میں واقع هوئي *

شاہ جي بوسلا اور تهوڑے دنوں تک مقابلہ کرتا رها مگر جب کوئي چارا نہ دیکها تو اخرکار اُسنے بهي اطاعت کي اور اُس باطل استحقاق بادشاہ کو حوالہ کیا جسکو اُس نے تخت پر بٹهایا تها اور شاهجہاں کي طرف سے بیجاپور والے کے ملازموں میں داخل هوا *

دکن کے اس حملہ سے پہلے گولکنڈہ والے بادشاہ کو شاهجہاں اپنے زور قوت اور جاہ وہ حشمت سے ڈرا چکا تها اور اِسبات پر اُسکو مجبور کرچکا تها کہ جمعہ اور عید کي نمازوں میں شاہ ایران کا نام خطبہ سے خارج کرے اور ایک معین خراج برابر ادا کیا کرے § غرضکہ کل دکن بکامطیع و محکوم هوگیا *

جبکہ یہہ سارے معاملہ طے هو چکے تو شاهجہاں اپني دارالسلطنت کو سنہ ۱۶۳۷ع مطابق سنہ ۱۰۴۶ هجري میں واپس آیا اور احمدنگر کي حکومت همیشہ کے لیئے نیست و نابود هوگئي *

---

§ گرینٹ ڈف صاحب اور خافي خاں

ہونے والا تھا دوبارہ شگفتہ ہوئی یہہ سردار وہ شاہ جی بوسلا تھا جو ملک عنبر کے وقتوں میں بڑے پایہ کو پہونچا اور حال کی پچھلی لڑائیوں میں شریک و شامل رہا اور دولت آباد کے فتح ہونے پر دکن کے مغربی نا ہموار ملک میں چلا گیا تھا اور تھوڑی مدت کے بعد اپنی ایسی قوت پکڑی کہ ایک نئے دعویدار کو احمد نگر کے تخت پر بٹھایا اور رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہونچائی کہ سلطنت مذکور کے اُن سب پرگنوں پر قابض ہوا جو سمندر سے لیکر دارالسلطنت تک واقع تہے †

غرض کہ نظر بوجوہ مذکورہ دکن کا ملک اپنے غنیموں کے ہاتھوں میں پڑنے سے ایساہی دور اور محفوظ رہا جیسے کہ پہلے تھا اور شاہجہاں نے ایک بار اور اُس کی فتح کرنے کی غرض سے بذات خود جانا ضرور سمجھا *

نومبر سنہ ۱۶۳۵ع مطابق جمادی الاولی سنہ ۱۰۴۵ ہجری کے اخیر میں بادشاہ آگرہ سے روانہ ہوا ‡ اور دکن میں پہونچکر اُس نے وہی پہلا طریقہ اختیار کیا یعنی فوج کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے احمد نگر کی سلطنت پر پہلے پہلے اُن ٹکڑوں کو قبضہ دوبارہ کی نظر سے چلتا کیا اور جب کہ اُنہوں نے شاہجی بوسلا کو کشادہ ملکوں سے مار کر بھگایا اور بہت سے قلعوں کو فتح کیا تو شاہ جہاں نے ساری فوج کو بیجاپور پر بھیجا اور بہت سے قوی مقاموں کو قبض و تصرف میں لاکر پہلی دفعہ کے موافق محمد عادل شاہ کو محصور مجبور کیا اور وہ لیاقتیں جنکی بدولت پہلے محاصرہ سے نجات اُس نے پائی تھی اس موقع پر بھی اُسکی ذات سے خارج نہ ہوئیں چنانچہ اُسنے بیجاپور کے آس پاس کے شہر و دیہات کو بیس بیس میل تک چاروں طرف سے برباد اور کھانے پینے اور نیار چارے کے سامانوں کو ایک قلم ضایع کیا اور کنوؤں کو

† گریلنٹ ڈف صاحب اور خافی خاں

‡ خافی خاں

کے نتیجی پر ٹہرا یہانتک کہ ایک عام لڑائی کے ذریعہ سے یہہ جھگڑا فیصل ہوگیا جسمیں سارے متفق دکن والوں کو اس ارادہ کے پورا کرنے میں شکست ہوئی کہ دولت آباد کے محاصرہ کو اوٹھاویں بعد اُسکے فتح خاں نے اطاعت کی اور ملازمان بادشاہی میں داخل ہوا اور وہ شیرخوارہ بچہ اسیر ہوکر گوالیار کے قلعہ میں § بہیجا گیا جسکو فتح خاں نے بادشاہ بناکر تخت پر بٹھلایا تھا یہہ واقعہ فروری سنہ ۱۶۳۳ ع مطابق سنہ ۱۰۴۲ هجری میں واقع ہوا *

دکن کی دوبارہ لڑائی کا بیان

جبکہ بیجاپور کا بادشاہ اکیلا رہگیا تو اُسنے صلح کا پیغام دیا مگر اُسکے پیغام پر معقول توجہہ نہوئی بعد اُس کے یہہ بادشاہ اپنے حفظ وحراست میں مصروف رہا اور مہابت خاں کی تمام محنتیں جو اُسکے مغلوب کرنے میں صرف ہوئی تہیں ضایع گئیں لڑائی کے بڑے کاموں میں سے پرنڈا کا محاصرہ تھا جہاں سے مہابت خاں مجبور ہوکر سنہ ۱۶۳۴ ع میں برہان پور کو واپس آیا تھا اور چہیڑ چھاڑ سے || باز رہا تھا پہلے اس سے مہابت خاں مرزا شجاع بادشاہ کے دوسرے صغیر سن بیٹے کے براے نام پر حکومت ہوکر دکن کو روانہ کیا گیا تھا مگر اب وہ دربار میں بلایا گیا اور دکن کی حکومت خان دوران اور خان زماں کی دو حکومتوں پر تقسیم کی گئی *

یہہ دونوں افسر پہلے افسروں کی نسبت بہت کم کامیاب ہوئے اور عادل شاہ اُن کے مقابلہ پر جما رہا اور نظام شاہی حکومت جو فتح خاں کی اطاعت سے خاتمہ پر پہونچنے والی معلوم ہوتی تھی ایک سردار کی بدولت جس کا گھرانا مرہٹوں کی اصل و بنیاد ڈالنے سے مشہور و معزز

§ گرینٹ ڈف صاحب

|| گرینٹ ڈف صاحب نے جو جو تاریخیں اس زمانہ کے واقعوں کی بیان کہن وہ اُن تاریخوں کے مخالف ہیں جنکو خافی خاں نے تحریر کیا

میں یہہ بادشاہ اپنی عقل و ہوشیاری سے کام اپنا نہ نکالتا تو حال اُس کا بھی نظام شاہ اُس کے حریف کا سا ہوتا شہر کی حفظ و حراست میں بڑی جد و جہد اوٹھائی اور محاصروں کا دم ناک میں کیا اور آصف خاں کو آج کل کے وعدوں اور طرح طرح کی باتوں سے بہلاتا پھسلاتا اور اُس کے کاروبار میں تساہل ڈالتا رہا یعنی بعض اوقات بذات خود خط و کتابت کرتا تھا اور کھلم کھلا لکھتا تھا کہ شاہجہاں کی جلد اطاعت کی جاوے گی اور کوئی جھگڑا باقی نرہیگا اور کبھی کبھی اپنے سرداروں سے سازشوں کا دھوکہ دلاتا تھا چنانچہ وہ سردار آصف خاں سے اپنے بگڑنے پر لین دین کے معاملہ کرتے تھے اور گاہ گاہ اپنے سرداروں کی جانب سے اس قسم کی لکھا پڑی کراتا تھا کہ جب تم دھاوا کروگی تو ہم اپنی جگہوں کو چھوڑکر چلے جاوینگے اور قلعہ کے جو جو مقام اپنے قبضہ میں ہیں تمہارے لوگوں کو اُن مقاموں میں داخل کرادینگے اور ایسے ایسے فریب دھوکونسے بعض اوقات آصف خاں کو بہت نقصان پہونچا تا تھا اسی زمانہ میں آصف خاں کا لشکر قحط و مرض کے مارے پراگندہ و پریشان تھا یہانتک کہ آصف خاں مجبور ہوا اور مجبور ہوکر محاصرہ اوٹھایا اور بیجاپور کے اُن ضلعوں کو لوٹتا جو اب تک ویران نہوئی تھے اور اُنکی لوٹ کھسوٹ سے اُن کے بادشاہ کی فند و فطرت کا † بدلا لیا *

اس نا کامی کے زمانہ میں دکن کی حکومت مہابت خاں کو عنایت ہوئی اور مارچ سنہ ۱۶۳۲ ع مطابق رمضان سنہ ۱۰۴۱ ہجری کو بادشاہ دلی میں واپس آیا ‡ اور لڑائی کے کاروبار مہابت خاں کی معرفت جاری رہے چنانچہ اُسکی سعی و محنت کی بدولت فتح خاں مذکورالصدر دولت آباد کے قلعہ میں محصور ہوا اور بیجاپور والی کی امداد و اعانت سے بچاو اپنا کرتا رہا اور نظام شاہی حکومت کا قیام اس لڑائی

† گرینٹ ڈف صاحب اور خافی خاں

‡ خافی خاں

قاتل نرها جو آس کي تباهي سے حقیقت میں پہونچنی والا تھا اور اندر
اندر بہت هي گھبرایا اس لیئی آس نے بادشاهي لوگوں سے لڑائي تھان
کر بڑے اڑے وقت میں نظام شاہ کي کمک پر کمر باندهي مگر مدد رساني
میں اس قدر توقف کیا کہ نظام شاہ اپني حماقت کے نتیجوں سے معذور
ہوا سکا اس لیئی کہ فتح خاں نے حال کي عنایت کي نسبت پہلي بے
التفاتي اور نقصانوں کا زیادہ تصور کیا اور باپ کے اختیاروں کے حاصل
کرنے پر بہت مایل ہوا چنانچہ آس نے ساري قوت اور تمام اختیار کو
اپنے ولي نعمت کي تخریب و استیصال میں صرف کیا یعني نظام شاہ
کي حماقت اور عوام کي نارضامندي کے باعث سے جلد اسقدر قوت حاصل
کي کہ آسکی بڑے بڑے رفیقوں سمیت آسکو قتل کرایا اور خود حکومت پر
قابض و متصرف هوا اور شاهجهاں کي خدمت میں آشتي کا پیغام اور
بہت سا روپیہ روانہ کیا اور نام چارے کو شیر خوارہ بچہ کو بادشاہ بناکو
یہہ مشہور کیا کہ یہہ بادشاہ شاهجهاں شاهنشاہ کا مطیع و محکوم هوکر
حکومت کریگا *

غرضکہ یہہ درخواست آسکي منظور هوئي اور بیجاپور پر شاهجهاں
کي ساري فوج کا دهاوا هوا مگر جب کہ فتح خاں نے اپنے وعدوں کو پورا
کیا تو بادشاهي فوج نے دوبارہ احمد نگر والوں پر دهاوا کیا اور فتح خاں نے
عادل شاہ سے پھر موافقت پیدا کي بعد آسکے باهم شاهجهاں سے آشتي
هوئي اور لوگ امن چین سے بیٹھے غرض کہ آسکي مختلف تدبیروں اور
مکر فریبوں سے ایسے هي رنگ ڈهنگ آپس میں قایم رهی یعني اگر دو
دن کو آشتي هوئي تو دو دن کو لڑائي رهي *

بیجاپور کے محاصرہ کا بیان

منجملہ انقلابات مذکورہ بالا کے ایک انقلاب میں محمد عادل شاہ
نے دشمنوں سے مغلوب هوکر بیجاپور میں محصور هونے پر مجبور هوا
اور آصف خاں کي بڑي فوج نے آس کا محاصرہ کیا اگر اس اڑے وقت

خود وهاں سے بهگایا گیا آخر کار ایک گڑهي میں گهر گیا جهاں وه هار تهک کر بیٹها تها چنانچه اپني معمولي شجاعت سے بمقابله پیش آیا اور بهت سے زخم اوٹهاکر ایک راجپوت کے بهاله سے مارا گیا اور سر اُسکا کاٹ کر ایک بهاري تحفه کیطرح بادشاه کي خدمت میں روانه کیا گیا یهه واقعه سنه ١٦٣٠ ع مطابق سنه ١٠٤٠ هجري میں واقع هوا *

نظام شاه کي لڑائي اُسکے اصلي باعث کے رفع دفع هو جانے یعني خان جهاں کے مارے جانے سے اختتام کو نه پهونچي اور یهه وه زمانه تها که دکن کے شهر و دیهات ایک بڑے کال کے پڑنے سے تباه هو رهی تهی اور یهه کالا کال سنه ١٦٢٩ ع میں بارش نه هونے سے شروع هوا اور جب که اگلے برس یعني سنه ١٦٣٠ ع میں بهي بارش نهوئي تو وه قحط نهایت درجه کو پهنچا اور ایک هیبت پهیل گئي اور هزاروں آدمي گهر چهوڑ چهوڑکر چلے گئی اور شاداب صوبوں میں پهونچنی نه پائی که رستوں میں مرگئی اور هزاروں آدمي خاص دکن میں بهوکوں کے مارے پیٹ پیٹ کر جاں بحق هوئی غرض که ضلع کے ضلع سونے هوگئی اور بعضے ضلع ایسے تباه هوئی که چالیس برس کے بعد بهي نه † سنبهلے اور نیار چارے کے بالکل نهوں نے سے مویشي بهي لوٹ پوٹ کر مرگئی اور اُن لوگوں کي بدبختي ایسي بڑي مرني کے پڑنے سے کمال کو پهونچي جو حسب دستور ایسي مصیبتوں کا نتیجه هوتي هی ان مصیبتوں کے دنوں میں بادشاهي سردار اعظم خاں نے نظام شاه سے لڑائي قایم رکهي اور نظام شاه نے ان بے انتظامیوں کو اپنے وزیر ملک عنبر سے نسبت کرکے عهده وزارت سے اُسکو معزول کیا اور اُسکے بڑے بیٹے فتح خاں کو قید سے رهائي بخشي اور وزارت کے عهده پر بجاے اُسکی معزز و ممتاز کیا جب که نظام‌شاه کي تباهي کے اثار نظر آئی تو محمد عادل شاه والي بیجاپور پهلے پهل تو اپنے موروثي دشمن والي احمدنگر کي ذلت سے خوش هوا مگر اُس خطره سے

† خافي خاں

موافق هوگئی تھے مگر باوصف اس کے بھي اس پر جما هوا تها که فیصله کي لڑائي لڑکر نصیبوں کو آزماوے چنانچه اُسنے دولت آباد میں فوج اپني اکهٹي کي اور آس پاس کے پہاڑوں کے رستوں میں مضبوط جگهه دیکهه کر مقیم هوا مگر مضبوطي مکان کے فائدے سے وہ نقصان اُس کا پورا نهوا جو قلت تعداد کي نظر سے بمقابله دشمن کے اوٹهاتا تها غرضکه نظام شاہ نے لڑائي هاري اور قلعوں میں محصور هونے اور بے ترتیب لڑائي لڑنے پر مجبور هوا اور اسي اثنا میں خان جهاں اپنے رفیقوں کي شکست اور اُنکے ملک و مملکت کي تباهي ویراني اور قحط و وباے عام کي مار دهاڑ سے جو اُن تباہ ملکونمیں پهیلي هوئي تهي مغلوب ولاچار هوکر لڑائي کے کهیت سے بهاگا اور خیال کیا گیا تها که پشاور کے قرب و جوار کے پٹهانوں میں اُسنے جانا چاها تها جهاں شمال کي ساري قومیں بادشاهي ملازموں سے لڑجهگڑ رهیں تهیں مگر خان جهاں یهه اراده پورا نکرسکا اس لیئے که جب نربده سے گذرکر گجرات کي سرحد پر گذرا اور تمام مالوه کو طی کرکے بندیل کهنده کو گیا جهاں یهه امید اُسکو لگ رهي تهي که وهاں پهونچکر بغاوت کو تازه کرونگا تو بندیل کهنده کا راجه اُسپر پهیل پڑا اور اُس کي فوج کے پچهلے لوگوں کو جو دریاخاں لودهی اُس کے سردار آزموده کار اور پرانے رفیق کے زیر حکومت تهي تلواروں کے مارے پاش پاش کیا اور وہ شامت کا مارا اس مصیبت میں گرفتار تها که بادشاهي لوگوں نے اُس کو جا پکڑا خان جهاں نے اپنے زخمیوں کو چلتا کیا اور رهے سهے لوگوں سمیت اپني جگهه جما رها جو کل چار سو آدمي باقي رهگئی تھے اگرچه دیر تک سخت مقابله رها مگر کچهه فائدا حاصل نهوا اس لیئے که کچهه ساتهي اُسکے مارے گئے اور کچهه پراگنده هوگئے غرضکه نوبت یهاں تک پهونچي که دو چار جان نثاروں سمیت اپني جگهه چهوڑنے اور جان بچاکر بهاگنے پر مجبور هوا اور کالنجر کے پهاڑي قلعه میں زبردستي سے راہ پانے میں بڑي کوشش کرتي مگر اُسکا بیٹا مارا گیا اور

ابراهیم عادل شاه والي بیجا پور نے ملک عنبر کے زمانہ انتقال کے تهوڑے انتقال کیا تها اور اپني حکومت کو بڑي شادابي اور تازگي پر اپنے بیٹے محمد عادل شاه کے قبض و تصرف میں چهوڑا تها اور عبد الله قطب شاه والي گولکنده اپنے همسایوں تلنگانه والے هندوؤں کے نقصان و مضرت سے اپني حکومت کو چوڑا چکلا کر رها تها حاصل یهه که یهه دونو بادشاه مسلمان بادشاهوں کي لڑائیوں بهڑائیوں میں شریک و شامل نهوئے

جب که شاهجهان برهان پور میں پهونچا تو خان جهان گولکنده سے نکلکر احمد نگر کي قلمرو میں چلا گیا تها چنانچه بادشاهي فوج اُس کے پیچهے اُس جگهه کے ارادے پر جهاں وه جاکر پڑا تها روانه هوئي اور گجرات سے اور فوج کي امداد بهي پهونچي خان جهان اور اُس کے رفیقوں نے چند بار ایسي فوج کا بیفائده مقابله کیا جو اُن سے بهت بکثرت زیاده تهي اور جبکه مقابلوں سے کوئي فائده حاصل نهوا تو جنوب کي جانب چلتا هوا اور بهاگنے بهٹکنے کے سهارے سے بادشاهي فوج والوں کے هاتهه نه آیا مگر اعظم خان بادشاهي سردار نے جو بڑا چالاک اور نهایت چالاک و چست افسر تها کڑے کڑے کوچ کرکے اُس پر چهاپا مارا اور اسباب اُس کا لوٹ لیا اور ایسے پهاڑوں جنگلوں میں بهاگنے چهپنے پر مجبور اُسکو کیا جهاں ساري بادشاهي فوج کا گذرنا ممکن نتها بعد اُس کے خان جهان آگے کو بهاگنے لگا اور بعض اوقات اچهے مقاموں کے سنبهالنے سے تعاقب کرنیوالوں کا مقابله کرتا تها اور کبهي کبهي طول طویل کوچوں کے ذریعه سے پیچهے پڑنے والوں سے دور دور بهاگتا تها غرض که گرتا پڑتا بیجا پور میں داخل هوا اور یهه اُمید اُسکو قوي تهي که بیجاپور والے کو کهه سنکر یار اپنا بناویگا مگر جب که اُسکو یهه دریافت هوا که وه بادشاه ایسے جهگڑوں میں پڑنے سے جان چوراتا هے تو لاچار اُس نے اضلاع احمد نگر کا مراجعت ارادہ کیا نظام شاه ان روزوں اپني هي بلا میں مبتلا تها یعني بادشاهي فوج سے مقابله کررها تها اور دو هندو بڑے سردار اُسکے بادشاهي ملازمون کے

مگر خان جہاں اتنا دور نکل گیا تھا کہ بندیل کھنڈ کی راہ سے گونڈوانہ کے جنگلی ملک میں پہونچا اور وہاں سے احمد نگر کے بادشاہ اپنے پرانے رفیق سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کیا *

اب یہہ معاملہ ایسا بڑا سمجھا گیا کہ شاہجہاں نے بذات خود میدان کا ارادہ کیا اور بہت سی فوج اپنے ہمراہ لیکر دکن کو روانہ ہوا چنانچہ ماہ اکتوبر سنہ ۱۶۲۹ ع مطابق ربیع الاول سنہ ۱۰۳۹ ہجری میں برہان پور کو اپنے قیام سے رونق بخشی اور فوج کے بڑے بڑے تین لشکروں کو مخالف کے ملکوں پر روانہ کیا † *

یہہ وہ زمانہ تھا کہ گولکنڈہ اور بیجا پور اور احمد نگر کی تینوں سلطنتوں نے اپنی اپنی پرانی حدوں پر دوبارہ قبضہ کیا تھا اور نصف مشرقی خاندیس اور اُس کے پاس پڑوس کے حصہ برار اور اُس قلعہ احمد نگر کے علاوہ جو باوصف اسکے کہ خان جہاں نے اُس کو احمد نگر والوں کے حوالہ کیا تھا مگر احمد نگر والوں کا مطیع و محکوم اب تک نہوا تھا بادشاہی ملازموں کے قبض و تصرف میں دکن کا کوئی ملک باقی نرہا تھا دکن کی سلطنتوں میں احمد نگر کی بڑی سلطنت تھی جو بادشاہی حدوں سے متصل واقع ہوئی تھی اور مرتضی نظام شاہ ملک عنبر کا بٹھلایا ہوا بادشاہ اُس کے اپنے ہر اُٹھنی حکومت کے کار بار کو انجام دینا چاہتا تھا لیکن اگر ملک عنبر کے بیٹے باپ کی لیاقت رکھتے تو وہ بادشاہ اُن کے ہاتھوں میں کاٹھہ کی پتلی بنا رہتا مگر اُس کے بیٹے کسی قابل نتھے یہاں تک کہ نظام شاہ نے اُس کے بڑے بیٹے فتح خاں کو حکومت سے خارج کرکے مقید کیا اور آپ استقلال و متانت سے حکومت کرنے لگا مگر اُس نے ایسی بے ڈھنگی برتی کہ حکومت اُس کے شور فسادوں کا مرکز بن گئی اور غنیموں کو حملہ کرنے اور اُس ملک سے فائدہ اوٹھانے کا موقع ہاتھہ آیا ‡ *

---

† ایک هندوستانی مورخ نے هر لشکر کو پچاس پچاس هزار آدمیوں کا لکھا هے

‡ گرینٹ ڈف صاحب اور خافی خاں

کام تمام کرے غرض کہ یہہ بات اصل میں سچی تھی یا جھوٹی تھی مگر
تاثیر اُس کی اُسکی جلی بلی طبیعت پر پوری پوری ہوئی یعنی
خان جہان نے دربار کا جانا چھوڑا اور اپنی فوج کو اُس مکان کے چاروں
طرف اکٹھا کیا جہاں وہ رہتا سہتا تھا اور اُس ارادہ کے مقابلہ پر مستعد رہا
جس کا خوف اندیشہ اُس کو تھا بعد اُس کے بادشاہ اور اُس میں خط
کتابت جاری ہوئی چنانچہ وہ لکھا پڑھی ایسی موثر ہوئی کہ بظاہر کوئی
قصہ قضیہ باقی نرہا اور جی بھی صاف ہوگئے مگر بعد اُس کے کسی نہ
باعث سے خان جہان کو نااعتمادی حاصل ہوئی چنانچہ یہہ سوچ سمجھ
کر کہ ایسے نامعتمد لوگوں کے قبضہ و قابو میں رہنے کی نسبت جنکی
بات کا ٹھکانا بھروسا نہیں یہی بہتر ہی کہ ایک مرتبہ پوری جوکھوں اُٹھائی
جاوے اور جو ہونا ہو وہ ایکبارہی ہوجاوے ایک رات اندھیرے ہونے پر فوج
کو جمع کیا اور اپنے جورو بچوں کو ہاتھیوں پر سوار کرکے فوج کے بیچ میں
لایا اور بارہ بیٹوں اور چنے چنے دو ہزار پٹھانوں سمیت اپنے نقاروں کو
بجاتا ہوا گھور گرج کے ساتھہ آگرہ سے روانہ ہوا دو گھنٹے گذرے تھے کہ
بادشاہی فوج اُس کے پیچھے گئی اور چنبل کے کناروں پر اُس کو جا پکڑا
خان جہان نے اپنے جورو بچوں کو دریا پار اُوتارا ہی تھا کہ اپنی بازگشت
کے چھپانے کے لیئے بڑی بھاری قوت والی فوج سے اُسکو لڑنا پڑا جو اُسکا
پیچھا دبائے چلی آتی تھی چنانچہ راجپوتوں اور پٹھانوں کا گھمسان ہوا
اور راجپوتوں نے اپنے قومی دستور کے موافق گھوڑوں سے اوتر کر بھالے مارے
اور راجہ پرتھی سنگھہ راٹھور اور خان جہان آپس میں بھڑ گئے اور دونوں
زخم اوٹھا کر الگ ہوئے بعد اُس طویل مقابلہ کے خان جہان اپنے ہمراہیوں
سمیت پانی میں کودا اور علاوہ اُن پٹھانوں کے جو کھیت میں مارے گئے تھے
تھوڑے سے پٹھان اُس پانی میں ڈوبے باقی رہے سہے دریا کو طی کرکے رفتہ
رفتہ ہو لیئے اگرچہ بادشاہی فوج پہلے پہلے اُنکے تعاقب پر آمادہ نہوئی
مگر جب کہ تازی امداد اُس کو پہونچی تو اُنھوں نے تعاقب کا ارادہ کیا

خان جہان لودھي کي بغاوت کا بيان

اگرچه خان جہان لودھي ذات کا اوچھا اور قوم سے گھٹیا تھا مگر وہ شیخي بڑائي اور سینه زوري کي باتیں جو بلاد هندوستان میں اُس کے بھائي برادروں میں پائي جاتي تھیں تمام اُس میں موجود تھیں اور جهانگیر کے عهد سلطنت میں بڑي بڑي جنگي حکومتوں پر معزز و ممتاز تھا اور دکن میں پرویز کے زیر حکومت اُس کے مرنے کے وقت ایک فوج کا حاکم تھا اور جب که پرویز کا انتقال هوا اور حکومت اُسکي شوکت هوگئي تو اُس نے خاص اپنے فائده بلکه شاید بادشاهت کي نیت کي غرض سے ملک عنبر کے بیٹے فتح خاں سے آشتي کرکے جو زمانه میں احمد نگر کي نظام شاهي حکومت کا کل افسر تھا منجمله ملک کے جسکو شاهجهان نے فتح کیا تھا رهے سہے کو اُسي کے حواله غرض که شاهجهان کے پرانے دشمنوں سے کھل مل گیا *

جب که شاهجهان سلطنت کے قبضه کو جاتا تھا تو خان جہان کي مغیبت سے انکار کرکے مالوه کو چلا گیا تھا اور مانڈو کا محاصره تھا اور خود مختاري کے اراده پر کمر باندھکو بیٹھا تھا اور جبکه شاهجهان تخت نشین هوگیا اور بات اُس کي پکي هوگئي تو وه اطاعت کے رستے آیا چنانچه پہلے پہل یهي مناسب سمجھا گیا که وه اپني حکومت پر رهے بعد اُس کے بادشاه نے صرف اس پر قناعت کي که مالوه کي حکومت سے وه منتقل کیا گیا اور دکن کي حکومت مهابت خان کو عنایت هوئي *

جب که خان جہان راجه نرسنگھ دیو کے مطیع و محکوم کرنے میں امداد و اعانت سے پیش آیا تو وه دربار میں بلایا گیا اور بڑي مهربانیوں کا مورد هوا مگر اُس کي حاضري پر تھوڑے دن گذرے تھے که اُس کے بدخواهوں نے یهه بات اُس کو سوجھائي که بادشاه آپ سے جي میں ناراض اور وقت کا منتظر هے اور چاهتا هے که تجھکو غافل پاکر تیرا

مضبوط مستحکم هوگئي تو اُس نے اپنے دنوں کي سختيوں کا
تدارک کيا چنانچه بڑي بڑي عمارتوں کے بنانے اور عمده عمده دعوتوں
کے کهلانے اور ايسي ايسي مجلسوں کے جمانے مين دل کهول کر مصروف
هوا جن ميں هزاروں کا صرف پڑتا تها غرض که دل کے چاؤ اچهي طرح
نکالی اور بڑے بڑے شهروں ميں قلعه محل بنوائی اور تخت نشيني
کي پهلي سالگره پر ايسی ايسی خيمه کشمير ميں طيار کرائی که خافي
خاں کے لکهنے کے بموجب اُن کے کهڑے کرنے ميں دو مهينے صرف
هوئی اور سالگره کے وقت اُس نے نئے نئے اسراف کے طريقے ايجاد کيئے
اِس ليئے که اِس معمولي قاعدے کے علاوه که نقد و جنس کي برابر تلی
بيٹهه کو تلي جواهرات سے کشتياں بهر کر نثار کرائيں اور اِس اعتقاد
بموجب که ايسے نثار سے بلائيں رد هوجاتي هيں يهه بهاري دولت اُس پاس
کهڑے هونيوالوں پر بکهيري جاتي تهي يا منقسم هوجاتي تهي اور اِس
جشن ميں بقول اُس مورخ کے زر نقد اور جواهرات اور بهاري بهاري
خلعتوں اور اچهے اچهے هتياروں اور هاتهي گهوڑوں کي بخششوں کے حساب
سے ايک کروڑ ساٹهه لاکهه روپيه صرف پڑتا تها *

شاهجهاں نے ادهر يهه مزے اوڑائے اور اودهر اوزبکوں کي يورش
کابل کي حکومت ميں پهر انتظامي پهيلي يعني اوزبکوں نے اطراف
کو لوٹا کهسوٹا اور خود شهر کا محاصرا کيا مگر جب که وه هلکي
فوج اُن کے متصل پهونچي جس کے پيچهے پيچهے مهابت خاں
فوج ليئے چلا آتا تها تو وه متفرق هوگئے بعد اُسکے نرسنگهه ديو ابوالفضل
کے قاتل نے بغاوت برپا کي اور بنديل کهنڈ ميں بادشاهي فوج کا
عرصه تک مقابله کيا اور آخر کار اطاعت کا غاشيه دوش سعادت پر رکها
مهابت خاں کابل کے اراده پر سهرند تک پهونچا تها که اوزبکوں
چلے جانے کي خبر پهونچي چنانچه في الفور اُس کو بادشاه نے
کيا اور دکن کي يورش پر جانے کي هدايت فرمائي *

---

† خافي خاں

بعد اُسکے آصف خاں لاهور کو متوجه هوا اور پہلے اِس سے که آصف
خاں لاهور میں پهونچے شہریار نے بادشاهي خزانوں پر قبضه کیا اور
چ والوں کو دے دلاکر اپنے چچیرے بهائي یعني دانیال کے دو بیٹوں
سمیت اُنکی بڑی فوج آصف خاں کے مقابله کو روانه هوا مگر لڑائي کا
خاتمه اِس پر هوا که شہریار نے شکست کهائي اور لاهور کے قلعه میں
پس کیا اور اُسکے رفیقوں نے اُسکو آصف خاں کے حواله کیا اور شاهجهاں
حکم سے چچیرے بهائیوں سمیت مارا گیا || *

جب که آصف خاں کا بلوا شاهجهاں کے پاس پهونچا تو اُس نے
اف نکیا اور مهابت خاں کو ساتهه اپنے لیکر دکن سے روانه هوا چنانچه
عیسوی جنوري سنه ۱۶۲۸ ع مطابق هفتم جمادي الثاني سنه ۱۰۳۷
هجري کو آگره میں پهونچکر تخت سلطنت پر بیٹها اور حسب ضابطه اپنے
کي منادي کروائي ‡ آصف خاں اور مهابت خاں کو بڑي بڑي
ئیں اور اپنے رفیقوں اور خیر خواهوں کو عمده عمده بخششیں عنایت
مائیں اور بڑے بڑے عهدوں پر معزز و ممتاز فرمایا اور تخت پر بیٹهتے
سجده تعظیم کو اُٹهایا اور قمري سن معمولي خط و کتابت میں
کیلئے غرض که ایسي ایسي خفیف تبدیلیاں عمل میں لایا جو
مسلمانوں کے حق میں مفید تهیں اور جب که حکومت اُس کي

رها اور رنڈاپے کو اُسنے یوں نبهایا که بعد اپنے رنگیلے شوهر کے رنگی کپڑے نه پہنے
جوڑا پہنتي رهي اور هر قسم کے جلسوں سے پرهیز اُسکو رها اور خاوند کي یاد
دن کاٹی اور اُسي گور میں دفنائي گئي جس کو جهانگیر کے مقبرہ کے پاس بمقام
میں اُس نے کهودوایا تها ۲ || خافي خاں

‡ خافي خاں

* داور شکوه جو مرزا بلاقي بهي پکارا جاتا تها اور اُس کو آصف خاں نے
تخت نشین کیا تها جان بچاکر ایران کو بهاگا جهاں اُسکو سنه ۱۶۳۳ ع
هولسٹین کے ایلچیوں نے دیکها تها — الیریس کي کتاب سیاحت ایلچیان
۱۹۰

دوسرا باب

شاهجہان کی سلطنت کا بیان سنہ ۱۹۵۷ ع تک

بقول اُس کے کہ مردوں لگے بھاگ ہیں نور جہاں کا رعب داب اُس کے شوہر کے ساتھہ گیا اور اُس کی پرانی سازشوں کا ثمرہ دم کے دم میں برباد ہوگیا اور جبکہ شہریار اُسکا داماد جسکو وہ عزیز رکھتی تھی موجود نتھا تو آصف خاں اُس کے بھائی نے جو ہمیشہ سے شاہجہاں کا ممد و معاون تھا شاہجہاں کو ایک قاصد کے ذریعہ سے دکن سے بلایا اور اِسی عرصہ میں اِس نظر سے کہ اُس کی تدبیروں کو بادشاہی سند سے جواز و صحت حاصل ہوجاوے خسرو کے بیٹے مرزا داور کو قیدخانہ سے نکالکر تخت پر بیٹھایا اور اُس کے نام کی منادی کرائی ‡ اور چونکہ نور جہاں نے شہریار کی طرفداری کی تو آصف خاں نے چند روز اُس کو نظر بند رکھا بعد اس کے کئی سال تک زندہ رہی مگر اُس کا تاریخ میں پایا نہیں جاتا § *

---

* توزک جہانگیری سے لیئی گئی خافی خاں نے اپنی کتاب کو تقریری اور تحریری مخبروں کے بیانوں سے تالیف کیا اور گلیڈون صاحب کی تاریخ اگرچہ بظاہر تحریری تاریخ سے منتخب کی گئی مگر علانیہ اُنہوں نے ماثری جہانگیری اور توزک جہانگیری کا حوالہ دیا اور توزک جہانگیری کا نسخہ اُن کے پاس اُس نسخہ سے زیادہ کامل تھا جس کا ترجمہ میجر پرایس صاحب نے کیا توزک جہانگیری میں خاص خاص باتیں اور خاص خاص لوگوں کی عادات و شمایل کا حال بہت سا پایا جاتا ہی اگرچہ جہانگیر نے اپنی توزک کو بہت سنجیدگی شایستگی سے نہیں لکھا مگر بالکل اِس کے استعداد و لیاقت کی علامتوں سے خالی نہیں اور بہت بڑا حصہ اُس کا کہانیوں پر مشتمل ہی جس میں جادوگروں کے کرتب مذکور ہیں اگرچہ بعض کہانیوں میں بڑا مبالغہ کیا گیا مگر یہہ واضح ہی کہ وہ بازیگروں کے شعبدہ بازیاں تھیں مگر جہانگیر نے اُن کو ایسا سمجھا کہ وہ آدمی کی قدرت سے خارج ہیں باوصف اِسکے اگر انگلستان کے اُس بادشاہ کو یاد کریں جو جہانگیر کا ہمعصر اور بہت پڑہا لکھا علم کا معتقد تھا تو جہانگیر کی فہم و فراست اور سمجھہ بوجھہ کو ہلکا نہیں سمجھہ سکتے

‡ خافی خاں

§ سنہ ۱۶۴۶ ع مطابق سنہ ۱۰۵۵ ھجری میں نور جہاں مرگئی مگر تب تک وہ جیتی رہی تب تک تعظیم تکریم اُس کی باقی رہی اور پچیس لکھہ روپیہ سالانہ

لاهور کو واپس آیا اور سلطنت کے کاموں کے بحال اور سرسبز کرنے میں
تهوڑا عرصه صرف کیا اور جب که سارے کام اُس کے تهیک تهاک هوگئے
تو سالانه معمول کے موافق کشمیر کي سیر کو روانه هوا *

جهانگیر کے مرنے کا بیان

کشمیر کے پهونچنے پر تهوڑا عرصه گذرا تها که شهریار اِس قدر بیمار هوا
که کشمیر جنت نظیر کي تهنڈي آب و هوا کو چهوڑ کر لاهور کي گرد و گرمي
میں بادشاه کو آنا پڑا اور اُس کي روانگي پر تهوڑے دن گذرے تهے که
راه میں پهر دمه نے زور کیا جو بڑا روگ اُس کي جان کو لگا تها
دمه کے زور شور سے بهت جلد یهه واضح هوا که وه اب دموں پر آگیا
کچهه لوگوں نے اُس کو لاهور میں لیجانا چاها مگر پهاڑوں کے آثار چڑهاؤ
اُتار ي ایسي قوت پکڑ گئي که تیسري منزل میں جوں هي وه خیمه میں
پهنچا تو ساٹهه برس کي عمر پوري کرکے اٹهائیسویں اکتوبر سنه ۱۶۲۷ ع
مطابق بست و هشتم صفر سنه ۱۰۳۷ هجري کو جهان فاني سے گزر گیا *

اکبر کے عهد دولت کے بڑے بڑے آدمي جهانگیر کے مرنے سے پهلے
مرچکے تهے چنانچه عزیز اعظم خاں مهابت خاں کي گستاخي سے
اور ملک عنبر عین گستاخي کے زمانه میں اور مرزا خاں خانخاناں
قید کي رهائي کے تهوڑے دنوں بعد مرگیا تها *

عهد جهانگیر کے واقعوں میں سے ایک فرمان کا حال بیان کرسکتے هیں
جو تنباکو کي ممانعت میں اُس نے جاري کیا تها جو اُن دنوں
انوکهي شی سمجهي جاتي تهي اگر تنباکو کا لفظ جو ایشیا کے اکثر
ملکوں میں مستعمل هی اِس بات کے لیئے بجاے خود کافي وافي نهوتا
که اصل اُس کي امریکا هی اِس لیئے که لفظ مذکور امریکا کا لفظ هی
تو فرمان اُس کے برتاؤ کے سن و سال کے دریافت کے لیئے جو آج کل
ایشیا میں جاري ساري هی عجیب و غریب هوتا † *

... جهاں کهیں عهد جهانگیر کے حالت میں کوئي سند بیان نهیں کي گئي وهاں
... خافي خاں کي تاریخ یا گلیڈون صاحب کي تاریخ جهانگیر یا عاس...

خراب خستہ بھی رہی مگر اپنے دلی ارادوں پر جمی رہی چنانچہ جب اُس نے آصف خاں اپنے بھائی کے چھوٹنے چھوڑانے کی ضرورت سے جو مہابت خاں کا نظر بند تھا مہابت خاں سے شرطیں ٹھہرائیں تو ایک دشمن یعنی مہابت خاں کی آزادی میں دوسرے دشمن یعنی شاہجہاں کی بربادی کو شامل کیا یعنی مہابت خاں سے یہہ کہا کہ بادشاہ اِس شرط پر تیری گستاخی کو معاف کرتا ہی کہ تو شاہجہاں کا مقابلہ کرے باقی شاہجہاں کی یہہ صورت تھی کہ اپنی اطاعت اور باپ کی شامت کے پیچھے ہزار آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ اپنے ساتھہ لیکر دکن سے اجمیر کو آیا تھا اور اُمید اُس کو یہہ تھی کہ جوں جوں آگے بڑھوں گا اوسیقدر فوج بھی بڑھیگی مگر اِس لیئے کہ راجہ کشن سنگھہ اُس کا رفیق اجمیر میں مرگیا تھا تو ترقی کی جگہہ اُس کی فوج کو تنزل نصیب ہوا یعنی فوج اُس کی آدھی رہ گئی اور ذاتی سلامتی کا ایک یہی ذریعہ باقی رہگیا کہ جنگلوں کی راہ سے سیدھا سندہ کو بھاگا اور نہایت افسردہ پژمردہ تھا اگر وہ بیمار نہ ہوتا تو ایران کو سیدھا چلا جاتا مگر اِس وقت سے نصیب اُس کے چمکنے لگے اِس لیئے کہ اُدھر برہان پور میں پرویز کا مرنا سنا اور ادھر مہابت خاں کی یہہ خبر لگی کہ بجاے اِس کے کہ وہ اُس کا پیچھا کرے بادشاہی فوج نے اُس کا پیچھا کیا اور مہابت خاں کی بادشاہ سے پھر بگڑ گئی *

غرض کہ اِن باتوں کے سننے سے شاہجہاں نے اُبھارا لیا اور گجرات کی راہ سے دکن کو روانہ ہوا جہاں مہابت خاں کی بچی کھچی فوج شاہجہاں سے مل گئی † جہانگیر اپنے آزاد ہونے پر کابل کو نہ گیا

† خانی خاں لکھتا ہی کہ چھوٹنے کے بعد مہابت خاں اور جہانگیر میں آشتی ہوئی چنانچہ مہابت خاں دربار میں حاضر ہوا مگر بعد اُس کے پھر بگڑ گئی جلد جلد تلون مزاجیوں کا باعث دریافت نہیں ہوتا اور اِس پر یقین کرنا آسان نہیں کہ اگر مہابت خاں نور جہاں کے پنجہ میں ہوتا اور آصف خاں اُس کا یعنی مہابت خاں کے پنجہ میں پھنسا نہوتا تو وہ اُسکو صحیح سلامت چھوڑتی

اور بعضوں کو یہہ امر تہا کہ وہ اپنے مقاموں میں جمع رهیں اور حکم کے منتظر بیٹھیں بعد اُس کے خود جہانگیر کو یہہ سوجھائی کہ وہ اپنے جاگیرداروں کی فوجوں کی موجودات لیوے اور جب کہ بادشاہ نے نورجہاں کو خاص اُسکی امدادی فوج کی حاضری کے لیئے فرمایا تو نورجہاں بذاتہ اسبات پر خفا هوئی کہ مجھکو اور سارے جاگیرداروں کو برابر سمجھا اور پھر یہہ عرض کیا کہ میں احتیاط اِسمیں کرونگی کہ میری فوج کی حاضری میرے شان و منصب کے مخالف نہو چنانچہ اُس نے اپنی پرانی فوج کو ایسا اراستہ کیا کہ تعداد اُنکی پوری ظاهر هوئی اور گویا تکمیل فوج کے لیئے اوسنے نئی بہرتی شروع کی اور اِس نئی بہرتی کو جو پہلے سے طیار هو رهی تهی یہہ حکم دیا کہ دو دو تین تین کی جوڑی بنکر اوے مہابت خاں اِس معاملہ کو دیکھکر گھبرایا اور پراگندہ خاطر هوا مگر وہ اِس قابل نرها کہ مخالفوں کو بزور قوت پس پا کرے علاوہ اُس کے جہانگیر نے یہہ نقرہ سفایا کہ فوج نورجہاں کی حاضری میں تمہارا جانا مناسب نہیں گزند و صدمہ کا احتمال هی مہابت خاں جہانگیر کی باتوں میں اگیا اور ساتھہ اُس کے نگیا اور جہانگیر اکیلا فوج کے ملاحظ کو آگی بڑھا فوج کے بیچا بیچ اب تک نگیا تہا کہ فوج نے اُس کو بیچ میں لیکر محافظ راجپوتوں کو پاش پاش کیا اور جبکہ اِسی اثنا میں اُسی کی مدد گار بھی آپہونچی تو بادشاہ پر قابو نچلا اور مہابت خاں ہاتھہ ملتا رهگیا بعد اُس کے مہابت خاں یہہ سوچ سمجھہ کر کہ زور قوت کا هوچکا اور اب قوت اُس کی بحال هونے والی نهیں فوج اپنی لیکیا اور عفو تقصیر اور سلامت جان کے مقدمہ میں عرضی پرچے بھیجنے لگا *

جہانگیر آزاد هوا اور نورجہاں کو دوبارہ قوت حاصل هوئی اور بعد اِس کے کہ نورجہاں نے یہہ زک اُٹھائی اور شامت کی ماری

نور جہاں نے یہہ موقع پاکر ایسے لوگوں کو جو اُس کے مطلب و خدمت
سے آگاہ و وابستہ تھے پہرہ کي نوکري کے لیئے ایسي طرح پیش کرایا کہ کسي
قسم کا شک شبہہ پیدا نہ ہووے اور یہہ وہ زمانہ تھا کہ بادشاہ کو اِمقدر
اجازت حاصل تھي کہ ہاتھي پر بیٹھہ کر تیر و تفنگ سے شکار کھیلنے کو
جایا کرے مگر با وصف اس کے راجپوت اُس کو گھیرے رہتے تھے اور ایک
راجپوت اُس کي پرچھانو کي مانند اُس کو لگا لپٹا رہتا تھا اور کوئي دم
اپني آنکھوں سے الگ نہونے دیتا تھا شکار کے ایک موقع پر بادشاہي
احدیوں اور راجپوتوں میں کوئي جھگڑا برپا ہوا مگر اسلیئے کہ بادشاہ
محافظوں میں راجپوت اکثر داخل تھے تو احدي مغلوب ہوکر اکثر مارے
گئے اور جب کہ رہے سہے احدیوں نے مہابت خاں سے شکایت کي
اُس نے یہہ جواب اُن کو دیا کہ اگر تم لوگ اُن راجپوتوں کو بتا سکتے
ہو جو تم سے بري طرح پیش آئے تو میں اُن کو تدارک دے سکتا ہوں
احدي اس فریب آمیز جواب سے برہم ہوئے اور باہم متفق ہو کر راجپوتوں
پر پھیل پڑے اور بہت سے راجپوتوں کو ٹھکانے لگایا اور بہت سے بھگوڑوں
کو پہاڑوں میں بھگایا جہاں ہزارا قوم نے غلام اُن کو بنا لیا اور یہہ ایسا
قصہ تھا کہ خود مہابت خاں کو بھي جان کے لالے پڑے تھے چنانچہ
جان بچاکر بادشاہ کے خیمہ میں پناہ گیر ہوا دوسرے دن بڑے بڑے
باغي احدیوں کو سزا دي گئي مگر فوج کا ایک ٹکڑا علانیہ راجپوتوں کا
دشمن ہو گیا جنکي گنتي میں پہلے ہي سے کمي آ گئي تھي
قرب و جوار کے پٹھانوں نے بادشاہ کے شریک ہونے پر رغبت ظاہر کي
اور اسیلیئے نور جہاں کو اپني تدبیروں کے راس لانے میں پہلے کي
نسبت تھوڑي مزاحمت پیش آئي تھي اور اُن کے کھل جانے کا چنداں
کھٹکا نہ تھا غرض کہ نور جہاں نے اچھے اچھے آدمیوں کي بھرتي کي
غرض سے مختلف مقاموں میں گماشتوں کو ملازم رکھا منجملہ اُنکے
بعضوں کو یہہ حکم تھا کہ وہ تلاش معاش کے بہانہ سے لشکر میں

ایسی بن پڑی تھی کہ بہت سی فوج اُسکو ماننے لگی یہانتک کہ آصف خاں اور مثل اُس کے اور افسر جو مہابت خاں کی اطاعت سے بھاگتے تھے لچار اپنے سپرد کرنے پر مجبور ہوئے مگر مہابت خاں کی قوت کی وسعت اور حفظ و حراست ایسی قوی نہ تھی جیسی کہ بظاہر سمجھی جاتی تھی اِس لیئے کہ اُس کے مخالفوں کے دلوں میں اُسکے مغرورانہ طور و انداز اور متکبرانہ چال چلن مستقر و متمکن تھے اور باقی بادشاہی فوج اُس کی راجپوتوں کی فضل و فوقیت سے ناراض تھی اور سارے صوبے جہانگیر کی وفاداری کا دم بھرتے تھے اور شہریار اور پرویز اُسکے دونوں بیٹے بھی مطیع و محکوم اُسکے تھے غرضکہ نظر بوجوہ مذکورہ بالا مہابت خاں کو بھی بادشاہ کی تواضع تعظیم اور خاطر مدارات بڑی چاپلوسی سے کرنی پڑتی تھی اور بجاے زور و قوت اور تہدید و تنبیہہ کے نہایت منت سماجت سے کام اپنا نکالتا تھا جہانگیر نے نور جہاں کے سکھانے پڑھانے سے قید کی صورت سے فائدہ اُٹھایا اور جن حالوں میں مبتلا تھا اُن سے فایدہ حاصل کیا یعنے اُس نے یہہ طرز اختیار کی کہ جو مہابت خاں کہتا تھا اُس کو بلا حجت فوراً مانتا تھا اور اُس کے ارادوں کی تائید کرتا تھا اور یہہ خوشی ظاہر کی کہ جن جھمیلوں میں آصف خاں نے اُس کو پھنسا رکھا تھا اُن سے آزادی پاوے اور ایسا سیدھا سادھا بنکر مہابت خاں سے مخاطب ہوتا تھا کہ بھائی مہابت خاں تم نور جہاں کو ایسا اپنی نسبت پاک طینت اور صاف نیت نہ سمجھنا جیسا کہ میں تمہاری نسبت سینہ صاف ہوں علاوہ اس کے ایسی چھوٹی چھوٹی سازشوں سے اُسکو آگاہی بخشتا تھا جو گاہے گاہے مہابت خاں کی تدبیروں کی بیکاری لیئے کی جاتی تہیں غرض کہ اِن جوڑوں سے مہابت خاں اندھا ہو گیا اور بادشاہ کی جانب سے ایسا مطمئن بیٹھا کہ مخالفوں کے مخالفانہ ارادوں پر مایل نہ ہوتا تھا *

اسی زمانہ میں بادشاہی فوج آگے کو کابل کی جانب بڑھی یہانتک کہ جب افغانوں کے متصل پہونچی تو بادشاہی پہرہ کے بڑھانیکی ضرورت پیش آئی

بعضے آدمي گھوڑے هاتھیوں کے پانو میں روندے گئے اور بعضے پانیوں میں ڈوب کر مر گئے اور پھر راہ پر نہ آ سکے اور بہت سے لوگوں نے اِس غرض سے غوطے لگائے کہ یا تو ڈوبیں یا کسي اچھي جگہہ جانکلیں غرضکہ نور جہاں پر بڑا بھاري حملہ کیا گیا یعني راجپوتوں نے اُس کے هاتھي کو گھیرا اور اُس کے محافظوں کو قتل کیا اور اُسکے هودے کے چاروں طرف تیر اور گولیاں کثرت سے برسائیں یہاں تک کہ شہریار کي شیر خوار بیٹي نور جہاں کي نواسي جو اُسکي گود میں بیٹھي تھي تیر سے زخمي هوئي اور هاتھي کا مہاوت مارا گیا اور خود هاتھي کي سونڈ بھي زخمي هوئي اور جب وہ هاتھي مار دهاڑ سے بھاگا تو گھہرے پاني میں جا پڑا اور دریا اُسکو بہا لے گئي مگر بہت سے غوطے کھا کر کنارے پر آیا اور نور جہاں کي سہیلیاں اور اصیلیں کنارے پر روتي پیٹتي آئیں اور اُس کو اپنے حلقہ میں لیا اور اُس کے هودیکو لہو سے بھرا هوا اور اُسکو نواسي کا تیر نکالتے اور پٹي باندهتے پایا فدائي خاں مذکور الصدر عین گھمسان میں ایسي جگہہ جا پہونچا تھا کہ وهاں کسي کے جانے کا گمان بھي نہ هوتا تھا اور بادشاهي خیمہ کے اتنا قریب آ گیا تھا کہ وهاں سے اُسکے تیر اور گولي اُس خیمہ تک پہونچ سکتي تھي جہاں بادشاہ رونق افروز تھے مگر جب کہ سارا لشکر پیچھے کو بھاگا تو وہ بھي پیچھے لوٹنے پر مجبور هوا چنانچہ وہ زخمي هوکر پیچھے لوٹا اور بہت سے رفیق اُسکے مارے گئے اور آپ اٹک رهتاس کو چلا گیا جہاں کا وہ حاکم تھا *

جب کہ نور جہاں نے یہہ دیکھا کہ زور و زبردستي سے کام نہیں چلتا اور اُس کے شوهر کي رهائي جبراً قہراً متصور نہیں تو شوهر کے ساتھہ قید میں رهنا چاها اور اُس کي رهائي کو اُس کے نصیب اور اپني فطرت پر موقوف رکھا *

مہابت خاں دریاے جہلم پر یہہ کامیابي حاصل کر کے دریاے اٹک کي جانب کو چلا جہاں آصف خاں رهتا تھا مہابت خاں کي

اج کو صرف جب تک ملتوي رکھا که دشمن کے لشکر کا مقام اور بادشاہ
کے ٹھراؤ کي جگهه اچھي طرح دریافت هو جاوے فدائي خاں نامي
یک جاں نثار امیر نے رات کے وقت اس بات کا ارادہ کیا که پار اُتر کر
ادشاہ کو اُٹھا لاوے چنانچه وہ همراهیوں سمیت اُس دریا میں پیرا مگر
سب اتفاق اُس کا ارادہ دریافت هو گیا اور بہت سے همراهي اُس کے
ارے گئے اور بہت سے توپ کر مر گئے اور خود فدائي خاں به هزار
شواري جان اپني بچا لے گیا *

دوسرے دن صبح هوتے هي ساري بادشاهي فوج مهابت خاں پر روانه
وئي اور نور جهاں بیگم دو ترکش اور ایک کمان آگے رکھے هوئے هاتھي پر
وار هوئي اور سب سے آگے بڑهي اور وهي اُس فوج کي افسر تهي مگر جو
راجپوتوں نے پل کو جلا پھونک دیا تھا تو بادشاهي فوج ایسي پایاب راہ
اُترنے لگي جو دریا کے بائیں حصہ میں واقع تهي اور اُنھوں نے اُسکو
یافت کیا تھا یہه تنگ راہ ایسے بھنوروں کے بیچا بیچ آکر پڑي تهي جو
ے گهیرے واقع هوئي تهي حاصل یہه که وہ لوگ ایسي بے ترتیبي سے
ے که بہت سے لوگوں کو پیرنا پڑا اور سارے شور بور هوئے اور باروت
کي گیلي سیلي هوگئي اور بهیگے کپڑوں اور زرہ بکتر کے بھاري بوجهه
مارے دبے بیٹھے جاتے تھے هنوز اُن کو پانو جمانے کي فرصت بھي هاتهه
اي تهي که سودست اُن کو لڑنا پڑا نور جهاں اپنے بھائي اور باقي
روں سمیت اپني فوج سے آگے بڑهي هوئي تهي که اُس نے بڑي
واري سے پانو اپنے کنارے پر جمائے مگر دشمن کے لوگوں کو ضرر پہنچانا
ہ نه پایا اور راجپوت ایسي عمدہ جگهه پر تھے که اُنھوں نے عین
نے کے وقت اوترنے والوں پر بان اور تیر اور گولے برسائے اور کنارے والوں
لوار کے زور سے اولٹا بھگایا اور پاني میں ڈالا *

حاصل یہه که بڑي پریشاني واقع هوئي اور گھمسان کا تماشا نظر آیا
یاب رستہ گھوڑے هاتھیوں سے اس قدر بهر گیا که دم گھٹنے لگا چنانچه

بادشاهي مهاوتوں کے سردار ایک مهاوت نے بادشاہ کو سوار کرتے ہوئے یہہ چاها که بادشاہ کو اپنے هاتهي پر سوار کرے اور اسي ارادہ سے راجپوتوں کے حلقه کو چیر چار کر نکلا مگر مہابت خاں کے اشارہ سے مارا گیا اور منجمله خاص ملازمان بادشاهي کے ایک ملازم کو بادشاہ کے پاس بیٹھنے کي اجازت حاصل هوئي جو بلازخم اپنے ولي نعمت تک نه پهونچ سکا اور جام و صراحي کا کام اُس سے متعلق تها جو بادشاہ کے جینے کا ضروري سامان تها *

امور مذکورہ بالا کے واقع هونے سے مہابت خاں کے مقابله کا [illegible] بادشاہ کے دل پر بخوبي پیدا هوا چنانچه اُس نے کوئي [illegible] حواله نه کیا اور مہابت خاں کے خیمه کي جانب کو بلا [illegible] آگے بڑها *

اگرچه نور جهاں اِس ناگهاني آفت سے تهوڑي بهت مضطرب تو هوئي مگر اوسان اُس کے ٹهکانے رهے اور جب که بادشاہ تک رسائي ممکن نديکهي تو في الفور اُس نے بهیس اپنا بدلا اور ٹوٹي پهوٹي ڈوله میں بیٹهه کر پل کي جانب روانه هوئي اور جو که پل کے محافظوں [illegible] یهه حکم تها که جانے والی کي روک ٹوک نکریں اور پیاسے آنے والی [illegible] آنے نديں تو نور جهاں بیگم بلا مخافت دریا پار اُتر گئي اور بادشاهي [illegible] میں پهونچ کر امن آمان سے بیٹهي بعد اُس کے اپنے بهائي آصف خاں اور باقي بڑے بڑے سرداروں کو بلاکر برا بهلا کها اور یهه علانیه پکاري تم کیسے نامرد اور غافل هو که اپني آنکهوں کے سامنے بادشاہ کو گرفتار کرادیا اور سخت سست کهنے پر اکتفا نکي بلکه اپنے شوهر کو بزور زبردستي چهوڑانے کے ارادے پر فورت بهوت سامان تیار کیئے مگر جهانگیر نے اس اندیشه سے که گهمسان کے وقت اپنا حال دیکهیئے کیسا هو ایک نامه خاص مهر اپني دیکر نور جهاں کے پاس بهیجا که حمله کرنا مصلحت کے خلاف هي نور جهاں نے اُسکو مهابت خاں کا فریب تصور کیا اور اپنے

ں کو نه آئے تھے مسلم سپاهیوں کي دوڑ دهوپ اور انکے هتیاروں کي
ڑ بڑ سے چونکا اور چوکنا هوکر کهڑا هوا اور تلوار کو سنبهلا اور دائیں
ں دیکهه کر اصل معامله پر بهی لیگیا اور چلاکر بولا که او مهابت خاں
اباز یهه کیا بات هی مهابت خاں نے زمین ادب کي چومي اور
ست بسته یهه عرض کیا که اپنے مخالفوں کي داد فریاد اور شکوه
یت کے لیئے اپنے ولي نعمت تک پهونچنا منظور تها یهاں تک که
ب کوئي صورت نه پائي تو زبردستي کا طریقه اختیار کیا که بادشاه
غیظ و غضب کو پهلے پهلے تو نروک سکا مگر جب که اُس نے یهه
ا که باوصف اِس خوشامد درآمد اور زار نالي اور چاپلوسي کے
ت خاں دبنے لچنے پر مایل نهیں تو کام ناکام اِس قول کے موافق
رغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش * وه مزاج کو روک
کر اپنے پکڑنے والے یعني مهابت خاں سے بدل جوئي پیش آیا اور
آسکے که * اگر زمانه نسازد تو با زمانه بساز * زمانه سازي کي
هایت نرمي اور بڑي سهولیت برتي اب مهابت خاں نے یهه عرض
ه آپ کي سواري کا وقت آگیا آپ سوار هوجاویں اور اپنے جمال
ک سے لوگوں کو مشرف فرماویں تاکه بدگمانوں کے شک شبهه رفع
ویں اور شور و غوغا بهي فرو هوجاوے جهانگیر اِس بات پر
هوا اور پوشاک بدلنے کے بهانه سے زنانه کمره میں جانے لگا جهاں
مید اوس کو تهي که نورجهاں سے صلاح و مشورت کا موقع هاتهه
مگر جب که وه اِس ارادے سے روکا گیا تو ناچار اپني جگهه پر طیار
ر گهوڑے پر سوار هوکر راجپوتونکے نرغه میں آیا اور راجپوت اوسکو آداب
ں بعد اُس کے مهابت خاں یهه سوچ سمجهه کر که هاتهي پر
ه سے نظر بندي معقول هوگي اور اُسکی مهاوت پر بهي قابو رهیگا اور
سکي شان سلطنت کے شایاں هوگا بادشاه کي بهت سي منت سماجت
هاتهي پر بٹهایا اور دو مسلح راجپوت اُس کے دائیں بائیں بٹهلائے

مهابت خاں اب تک دربار میں حاضر نہوا تھا کہ اُس نے اپني بیٹي
کا رشتہ برخوردار نامی کسي امیر آدمي سے بادشاہ کي بلا اجازت کردیا
تھا اور قاعدہ یہہ تھا کہ ایسے پایہ کے لوگ اپنے بال بچونکا رشتہ ناتا بادشاہ
کي بلا اجازت نکرتے تھے غرض کہ جہانگیر اِس مخالفت سے نہایت
برهم هوا اور برخوردار کو سامنے بلاکر سنگدلي کي اوچھال اوبال سے جواب
بهي کاهی ماهی اوبل اوچھل آتي تھي ننگا کرایا اور جنگلي کانٹوں سے پٹوایا
اور اُس کے جہیز و سامان کو جو مہابت نے دیا تھا اُس کے گھر
اور اور اسبابوں سمیت ضبط کیا *

مہابت خاں بادشاہي فوج میں پهونچا اور اُس کو یہہ خبر دیگئی
کہ بادشاہ کي حضوري نصیب نہوگي چنانچہ مہابت خاں نے یہہ
سمجھہ کر کہ میري بربادي پہلے هي سے ٹھرائي گئي انتظار اِس کا
کہ وہ اپني فوج سے بزور و جبر الگ کیا جاوے بلکہ اُس نے یہہ ٹھہرایا
کہ ایسي گزند پهونچائي جاوے جس کي شدت سے اُس کي
پوري کامیابي کا یقین هوجاوے *

اِس زمانہ یعني ماہ مارچ سنہ ۱۶۲۶ ع مطابق جمادي الثاني سنہ
۱۰۳۵ هجري میں دریاے جہلم کے کنارے پر بادشاهي فوج پڑي تھي
اور کشتیوں کے ذریعہ سے پار اُترنے اور کابل جانے کي تیاریاں هورهي
تهیں اور بادشاہ نے اپنے جانے سے پہلے فوج کو دریا پار اِس غرض سے بھیجا
تھا کہ جب شور و غوغا کم هوجاویگا تو امن چین سے پار اُتریگے غرض
کہ فوج اُتر گئي تھي اور ذاتي پهرہ اور خاص خاص ملازم باقي رهگئے
تب کہ مہابت خاں نے صبح کے کھلنے سے پہلے دو هزار راجپوتوں کو مستعد
کرکے پل پر قبضہ کرنے کو روانہ کیا اور دو سو دلاوروں کو لیئی هوئی
اُس طرف کو جلد روانہ هوا جہاں بادشاهي خیمہ منصوب تھا غرض
کہ بادشاهي ملازموں کو اصل و حقیقت کي آگاهي سے پہلے پہلے پرا
کیا اور جہانگیر ایسي حالت میں کہ رات کا متوالا تھا اور اب تک هو

ن کے سرغنہ کا سر بھي اُسکي خد متمیں پھونچا مگر وہ اپنے ارادہ پر
جما رہا *

اگرچہ جھانگیر اپنے ارادہ پر جما رہا مگر اُسکے مقدر میں یہہ نتھا
وہ اس سفر کو امن چین سے پورا کرے اس لیئے کہ جوں ھي شاھجھان
نے باپ کي اطاعت قبول کي اور خدشہ اُس کا مٹ گیا تو نور جھان
بگم کي غالب طبیعت نے نئے نئے دشمن پیدا کیئے بیان اُس کا یہہ ھی
ہ غور بیگ کابل کے باشندے کا بیٹا مھابت خاں اکبر کے عہد سلطنت
یں پانصدي منصب کو پھونچا تھا † اور جب کہ جھانگیر اُس کي
گي پر بیٹھا تو اُسکو اُسنے بڑے بڑے مرتبوں پر پھونچایا اور بھت دنوں تک
گ اُسکو اچھا سمجھتے رھے ‡ اور اب یہہ پایہ اُس کا تھا کہ تمام سلطنت
کے چھوٹے بڑے ملازموں میں اُسي کو معزز و ممتاز اور بڑے پایہ والا جانتے تھے
ر نور جھاں کے دیکھہ جلنے کے لیئے ایک یھي بات اُسکي کافي وافي
ھي علاوہ اس کے یہہ امر بھي غالب تھا کہ پہلے وہ آصف خاں اسکے
ھائي کا پرانا دشمن تھا اور اسي لیئے اُسکي دوستي کا اعتبار نتھا اور اب تھوڑے
نوں سے پرویز کا ساتھي ھوگیا تھا اور خاص اُسي سے واسطہ علاقہ رکھتاتھا
رض کہ نور جھاں کے رشک و حسد کي کوئي وجہ ھووے مھابت
خاں کے ذمہ ظلم و تغلب کا الزام اُس زمانہ کي بابت جب کہ وہ بنگالہ پر
متصرف تھا لگایا گیا اور بغرض جوابدھي بادشاھي دربار میں بلایا گیا
مھابت خاں نے پہلے پہلے عذر پیش کیا اور اپني غیر حاضري کا سبب
بتایا اور پرویز نے تائید اُس کي کي مگر جب کہ اُس نے اپني حاضري
پر بھت سا اصرار پایا تو پانچ ھزار راجپوتوں سمیت اُس نے ارادہ
کیا جنکو اُس نے کسي تدبیر و حکمت سے اپني خدمت کا وابستہ
کیا تھا *

† پرایس صاحب کا ترجمہ توزک جھانگیري کا صفحہ ۳۰

‡ سر ٹامس رو صاحب ایلچي نے سنہ ۱۶۱۶ ع میں اُسکي نسبت یہہ لکھا
ہے عالي ھمت ہے جوانمرد اور فیاض آدمي ھی اور سب لوگ اُسکو عزیز رکھتے ھیں
اور بادشاہ بھي اُسکو بھت چاھتا ھی مگر وہ شاھزادہ شاھجھاں کي پروا نہیں کرتا

ملک عنبر نے شاهجهاں کو برهان پور کے محاصرہ کیواسطے یهہ لکھا کہ آپ
آسکا محاصرہ کریں چنانچہ شاهجهاں نے قبول کیا اور محاصرہ کي تدبیر کي
مگر محصوروں نے بڑا بچاو اپنا کیا اور جوں توں بمقابلہ پیش آئے
یہانتک کہ مهابت خاں اور پرویز کے نربدہ پر آجانے سے شاهجهاں اُس
محاصرے کے اوٹھانے اور اپني جان کے بچانے پر مجبور هوا اور اُس کے
همراهیوں نے پهلے کے نسبت زیادہ کنارہ کشي کي اور نصیبوں کي
شامت اور کسي قدر تن بدن کي سقامت سے یہاں تک مجبور هوا کہ
باپ کو عریضہ لکھا اور قصوروں کي معافي چاهي اور جمیع احکامات کي
اطاعت کا اقرار کیا جهانگیر نے جواب اُس کا یهہ لکھا کہ رهتاس گڈہ
بهار اور اسیرگڈہ واقع دکن جو اب بهي آس کے قبض و تصرف میں
ملازمان بادشاهي کو حوالہ اور دارا شکوہ اور اورنگ زیب اپنے دو
بیٹوں کو بطور اول یعني فعل ضامني کے دربار میں روانہ کرے غرض
سنہ ۱۶۲۵ ع مطابق سنہ ۱۰۳۴ هجري میں شاهجهاں نے حکم اُس
قبول کیا باقي جهانگیر نے حسن سلوک کا ارادہ شاهجهاں کے ساتھ
تو هوگا مگر وہ ایسے واقعہ کے واقع هونے سے معلوم نهوا جس کے باعث
بادشاهي کے سارے کاربار ابتر هوگئے اور سلطنت کا ڈهچر بگڑ گیا *

روشنیا فرقے والوں پر شاهجهاں کي چڑهائي اور مهابت خاں کي کج ادائي کا بیان

جب کہ پهلي مرتبہ بغاوت کے زمانہ میں شاهجهاں دکن کو هل
چلا گیا تھا تو جهانگیر اجمیر سے دلي کو اس یقین پر واپس آیا تها
اب کوئي بڑا خطرہ میري سلطنت کي نسبت باقي نهیں رها بعد اُ
دستور کے موافق وہ کشمیر کو گیا اور پهر دوبارہ اگلے برس بهي کشمیر جن
نظیر کي سیر فرمائي اور جب کہ تیسرے برس روشنیا فرقہ والوں نے
اوٹهایا تو آسکو یهہ سوجهي کہ بجائے کشمیر کے کابل کا ارادہ کرے اگر
في الفور آسکو باغیوں کي سر کوبي کي خبر پهونچي اور احمد ابن

اج محل پر لڑائي هوئي اور اُس نے لڑائي هاري اور شاهجهاں بنگاله پر
بض هوا اور بهار پر بهي قبضه کرسکا اور اودے پور والے راجه کے بهائي بهیم
نگهه کے ساتهه ایک ٹکڑا فوج کا اس ارادہ پر بهیجا که اله آباد کے قلعه
قبضه کرے *

اسي عرصه میں پرویز اور مهابت خاں نے شاهجهاں کو دکن سے نکال
برسات کے مارے برهان پور میں چهاوني ڈالي اور جب اُن کو یهه خبر
ونچي که شاهجهاں نے بنگاله پر بهت جلد قبضه کیا تو وہ فوج اپني
ر الهاباد کي جانب روانه هوئے اور شاهجهاں اُن کے مقابله کے لیئے گنگا
اوترا مگر اس لیئے که ملک کے لوگ اُس کے باپ کي مخالفت
اهتے تهے تو اُسکے لشکر کي رسد پهونچانے اور وار پار اُسکے لوگونکے آنےجانے
لیئے کشتیوں کے بهم پهونچانے سے کناره کش هوئے اور اسي باعث سے
ک اُسکے دل شکسته هوئے اور فاقوں کے مارے مرنے لگے چنانچه نئي
ني کے سپاهي جن کو اُسنے بنگاله میں بهرتي کیا تها چهوڑ چهاڑ کر
ک گئے اور انجام اُسکا یهه هوا که جب مخالفوں یعني پرویز اور
ابت خاں سے مقابله هوا تو کمال آساني سے شکست کهائي اور فوج
ں کي پراگنده هوئي اور پهر دکن میں پناه ڈهونڈهنے پر مجبور هوا دکن
حال ان دنوں اُس کے ارادوں کے حق میں مفید تها اس لیئے که جب
جهاں پهلے دکن میں بهاگا گیا تها تو والي بیجا پور اور ملک عنبر
ں جنهانگیر کے ساتهه اپنے عهد و پیمان پر جمے هوئے تهے اور والي
نه بهي شاهجهاں کي اعانت پر راضي نتها جب که شاهجهاں
نه سے گذر کر بهاگا جاتا تها مگر بعد اُس کے والي بیجا پور اور ملک
کے درمیان میں ایک جهگڑا کهڑا هوا جهانگیر نے والي بیجاپور کیطرفداري
ور ملک عنبر نے اُسکي تلافي چاهي چنانچه وہ بادشاهي صوبه پر حمله
اور برهان پور کے آس پاس لوٹنے کهسوٹنے سے انتقام اپنا لیتا تها اور
جهاں کے بلانے اور اُس کو کهلم کهلا شریک اپنے کرنیکا آماده تها غرض که

واقع جنوب دلي میں دلي سے چالیس میل کے فاصله پر بڑا تها بعد
آس کے موات کے پہاڑوں میں چلا گیا جو بلوچ پور کے متصل واقع تھے
اور اپنے لوگوں کو جا بجا ایسا معین کیا که آس بادشاهي فوج کو پہاڑوں
کے آنے سے روکے جس کو بادشاه نے تفریق وار اُس کي تلاش و جستجو
میں چلتا کیا تها غرض که ایک ایسي هلکي پهلکي لڑائي هوئي جس
سے کچهه فیصله نهوا کهتے هیں که بعد آس کے خط و کتابت بهي جاري
رهي مگر انجام آس کا یهه هوا که شاهجهاں نے پیچهے پهرنے کا اراده
اور مانڈو کي جانب چلتا هوگیا *

یهه بات اب تک نهیں کهلتي که شاهجهاں نے پیچهے پهرنا کیوں
پسند کیا تها اس لیئے که آس پهرنے سے وه تمام بري باتیں پیش آئیں
جو ملکي لڑائیوں میں پهرنے سے پیش آتي هیں جهانگیر اب اجمیر
گیا اورایک قوي فوج اپنے بیٹے پرویز اور مهابت خاں کے زیر حکومت کر
بهگوڑے باغیوں کے تعاقب پر متعین کي اور رستم خاں جس کو شاهجهاں
نے چنبل کے پہاڑوں کي حفظ و حراست پر چهوڑا تها بادشاهي لوگوں
مل جل گیا اور گجرات کے صوبه نے اپنے حاکم کو خارج کیا اور
شاهجهاں بادشاهي فوج کے بڑه آنے سے نربدا پار اوترا اور برهان پور
جانے پر مجبور هوا مگر مخالفوں نے وهاں بهي چین سے بیٹهنے ندیا
لیئے که مهابت خاں نے خط کتابت کے ذریعه سے شاهجهاں کو دهوکا
اور نربدا پار اوتر گیا اور اب خانخاناں بهي مهابت خاں سے مل گیا
اب تک شاهجهاں کے لوگوں میں داخل تها شاهجهاں نے عین برسات
زور شور میں تلنگانه کي جانب کو پهرنا شروع کیا یهاں تک که ماسولي
کي طرف کو بایں اراده راهي هوا که وهاں سے بنگاله کو چلا جاوے
مگر بهت سي فوج آس کو چهوڑ کر چلي گئي بعد آس کے سنه ۱۶۲۴
مطابق سنه ۱۰۳۳ هجري کے آغاز میں یهه بڑا سفر اختیار کیا اور
منجل تک کوئي مقابله آس کو پیش نه آیا مگر بنگال کے حاکم

ہی مگر جہانگیر اوسکی ملازمت پر راضی نہ ہوا اور دکن کی واپسی کا
م صادر فرمایا اور اس بحث و تکرار کے زمانہ میں ہندوستان خاص کی
گیریں شاہجہاں کے نام سے منتقل کر کے شہریار کے نام پر معین
ہائیں اور اس تجویز و تعین میں شاہجہاں سے پوچھا گچھا نہ گیا
د اوسکے شاہجہاں کو یہہ حکم گیا کہ منتقلہ جاگیروں کی برابر دکن
جرات میں جاگیریں پسند کرے اور جب کہ یہہ معاملہ دور تک پہونچا
نورجہاں بیگم اپنے بھائی آصف خاں شاہجہاں کے خسر کی جنگی
اتوں اور مقدمہ مذکورہ بالا میں آسکی گرمجوشی پر بھروسا نکر کے
ہابت خاں کو بلانا چاہا جو ترقیات روز افزوں کی بدولت روز بروز بڑھتا
لاتا تھا اور اب تک آصف خاں کا جانی دشمن چلا آتا تھا مختصر
ہ کہ آصف خاں کابل سے بلایا گیا اور دربار میں حاضر ہونے پر
ڑی بڑی عنایتوں کا مورد ہوا اور بڑا اعتماد اُس پر جتایا گیا *

اِسی حیص بیص کے شروع میں جہانگیر کشمیر سے واپس آیا جو
ہارہ اُس کے سیر و تماشے کو گیا تھا اور اکتوبر سنہ ۱۶۲۲ ع مطابق سنہ
نہ ۱۰۳۱ ہجری میں دربار اپنا خاص لاہور میں اس غرض سے مقرر
ا کہ ضرورت کے وقت آپ بھی موجود رہے *

شاہجہاں کی بغاوت کا بیان

جہانگیر اور شاہجہاں کے درمیان اسی عرصہ میں پیک و پیغام
اری رہے مگر آشتی کی جگہہ پیک و پیغام پر یہہ اثر مترتب ہوا کہ
ہت سے اس شبہہ میں قتل کرائے گئے کہ وہ شاہجہاں سے موافقت و
ازش رکھتے ہیں اور جب کہ شاہجہاں نے یہہ یقین کیا کہ اب اپنی
مست پر مہر لگ گئی تو مانڈو سے فوج اپنی لیکر آگرہ کو روانہ ہوا
ر جہانگیر نے بھی اس خبر کے سنتے ہی فبروری سنہ ۱۶۲۳ ع مطابق
نہ ۱۰۳۲ ہجری کو لاہور سے کوچ کیا چنانچہ دارالخلافہ دلی سے گذر
ر شاہجہاں کے لوگوں سے بیس میل اِدھر جا پہونچا شاہجہاں بلوچپور

کسي بندش کي پابند نرهي علاوہ اسکے آصف خاں شاهجہاں کا خسر اوس کا بهائي اُسکي مرضي کا آله هوا غرض که نور جهاں نے ایسي بے پایاں قوت کو چهوڑنا مناسب نه سمجهکر یهه ارادہ کیا که جسطرح بن پڑے شاهجہاں کي تخت نشیني کو خاک میں ملاوے چنانچه خسرو کي وفات اور جہانگیر کي شدت مرض سے بخوبي واقف هوکر اُن ذریعوں کے کاٹ تراش میں کوتاهي نه کي جن کي بدولت شاهجہاں کو یهه پایه نصیب هوتا که وہ اُسکے مقابله پر غالب آوے *

غرضکه اس ارادہ کے پورا کرنیکا یهه موقع هاتهه آیا که جب ایرانیوں نے قندهار پر قبضه کیا تو نورجهاں نے جہانگیر کو یهه فقرا سوجهایا که اس بڑي مهم کے قابل وہ شهزادہ هی جس نے دکن کو فتح کیا اور وهي اقبالمند اس موروثي ملک کے پهلی قبضه کو بحال کریگا چنانچه سنه ۱۶۲۱ع مطابق سنه ۱۰۳۱ هجري میں شاهجہاں نے پهلے پهلے تو اس مهم پر جانا قبول کیا اور مانڈو تک پهونچ گیا مگر جب که اُس نے یهه سوچا بچارا که مجهکو ایسے ملک سے نکالنا منظور هی جسپر رعب داب اپنا بیٹها هی اور ایسي مهم پر بهیجنا غرض هی جو نهایت سخت اور بڑي دور دراز واقع هوئي هے تو آگے کو نه بڑها اور موسم کي خرابي اور فوج کے اچهے نهونے کا عذر اُس نے پیش کیا اور هندوستان سے باهر جانے میں یهه شرط اُسنے لگائي که میرا استحقاق بنا رهے اور جہانگیر کے دل میں یهه بات پهونکي گئي که ان شرطوں کے تهرانے کا باعث یهه هی که اُسنے خود مختاري کا ارادہ کیا جہانگیر نے جواب اُسکا یهه کہلا بهیجا که اپني فوج کا بڑا حصه دارالسلطنت کو روانه کرے که وہ تکڑا شهریار کي زیر حکومت هوکر قندهار کو روانه کیا جاوے اور بڑے بڑے افسروں کے نام اِس مضمون کے پروانه جاري کیئے که شاهجہاں کو چهوڑ کر شهریار کے لشکر میں حاضر هوویں حاصل یهه که جب وہ حکم شاهجہاں کو پهونچا تو اُس نے باپ کو کڑے کڑے فقرے لکهے اور حصول ملازمت کي اجا

شاهزاده پرویز اس حال نزار کو سنکر اپني حکومت گاه سے دوڑا آیا مگر جهانگیر نے اُس کو برا بهلا کهه کروهیں اولٹا بهیجا اور شاهجهاں و باپ کي شفا سے پهلے ایسے اڑے وقت میں اسقدر فرصت نه ملي که وه بهي پرویز کي مانند افتان و خیز باپ کے سرهانے پهونچتا مگر ایسے ڑے وقت میں ماه ستمبر سنه ۱۶۲۱ ع مطابق سنه ۱۰۳۰ هجري کو شاهزاده خسرو کے مرجانے سے اُس کے حریف شاهجهاں پر زور و ظلم کا بڑا شک شبهه هوا جسکے هاتهوں میں وه متوفي گرفتار تها هاں همکو بے سوچے سمجهے یهه مناسب نهیں که ایسے آدمي کي زندگي کو جو کسي داغ دهبی سے کبهي داغدار نهوئي ایسا گهرا گهاڑا دهبا لگایا جاوے جو پهر بهر چهٹانے سے نه چهٹے *

اگرچه خسرو کے مرجانے سے یهه بات تو حاصل هوئي که شاهجهاں کي تخت نشیني میں کسي قسم کا شک شبهه باقي نه رها مگر وه ایسي مصیبتوں خطروں میں مبتلا هوا جو اُسکي تباهي کے باعث پڑے تفصیل اس اجمال کي یهه هی که دکن کي روانگي سے پهلی شاهجهاں کے رعب داب کو نورجهاں کي امداد و اعانت سے بڑي تقویت پهونچتي تهي مگر جب که شاهجهاں دکن کو چلنے لگا تو نورجهاں نے اپني بیٹي کا رشته جو شیر افگن خاں کے نطفه سے پیدا هوئي تهي جهانگیر کے چهوٹے بیٹے شهریار سے کر دیا [1] اور یهه نیا رشته نورجهان کي میل و رغبت کو اُس کے رشته دار بهتیجے جنوائي یعني شاهجهاں سے قطع کرنے کے لیئے کافي تها علاوه اُس کے نورجهاں کے قطع رغبت اور تبدیلی محبت کا یهه خیال هي باعث هوا که وه رعب داب آسکا جو آج کل حاصل هی شاهجهاں سے چالاک شاهزادے پر بنا نه رهیگا نورجهاں کا باپ معقول پن سے لاگ ڈانٹ اُس کي کرتا رهتا تها چنانچه جبتک وه زنده رها نورجهاں حد اعتدال سے خارج نهوئي مگر جب که باپ اُسکا گذر گیا اُس نے پیٹ سے پانو نکالے اور بادشاه پر بڑي حکومت کرنے لگي اور

[1] خافي خاں

غرضکه شاهجهان سرحد پر پهونچا اور ذخیروں کے بهم پهونچانے کو
بہت سے خزانے جمع کیئے مگر کسي شک شبهه کے پیدا هونے سے وه
آگے نه بڑها اور یهه مقرر کیا که جبتک که خسرو اُسکے حواله نکیا جاویگا
اور وه همراه اُس کے نه هوگا تب تک قدم آگے نه رکهیگا غرضکه مراد اُسکي
پوري هوئي اور اُس نے معمولي لیاقت سے کام اختیار کیا شاهجهان کے
مالوه میں پهونچنے سے پہلے ملک عنبر کي فوج کا ایک ٹکڑا نربدا پار
اُتر آیا تها اور مانڈو کے حوالي شهر کو جلا پهونک کر خاک سیاه کرچکا
تها مگر جب که شاهجهاں آگے کو بڑها تو وه ٹکڑا بهاگا اور شاهجهان نربدا
پار اُترا اور لڑائي کے کام کاج کو حمله آوروں کے قاعدوں پر شروع کیا
ملک عنبر نے بهي اپنے معمولي دستور کو سنبهالا یعني رسدوں کا روکنا
متفرق نوکروں کو مارنا شروع کیا اور بادشاهي فوج کے داهنے بائیں
مار دهاڑ کے واسطے لوگ اپنے متعین کیئے اور طول طویل کوچوں کے فرق
سے بادشاهي لوگوں پر چهاپے مارنے کا اراده کیا مگر شاهجهاں کو ہمیشہ
چوکنا پایا اور آخرکار ایسي عام لڑائي پر مجبور هوا که جس سے
پاک صاف هو جاوے غرض که ملک عنبر نے شکست فاحش کهائي
بہت بڑا نقصان اُٹهایا *

اگرچه لڑائي کے کهیت میں شاهجهاں کي جیت رهي اور میدان
میں اُس کو فوقیت حاصل هوئي مگر ملک کي تباهي ویراني سے کاموں
میں بڑا خلل پایا اور اسي نظر سے جب ملک عنبر نے آشتي چاهي
اور پہلي ملکوں کے علاوه اور ملک بهي دینے ٹهرائے اور کچهه روپیه
دینے کیئے تو شاهجهاں نے بہت غنیمت سمجها اور درخواست اُسکي
منظور کي *

اس کامیابي پر تهوڑے دن گذرے تهے که بادشاه کو دمه کا روگ
اور اُسي بیماري کے باعث سے عمر بهر تکلیف اُٹهاتا رها یہاں تک
تهوڑے دنوں ایسے خطره میں مبتلا رها که بظاهر تخت کے جلد خالي
هوجانے کا گمان هوتا تها *

ہیں نظام بہادر شاہ اپنے نام کے بادشاہ سمیت اطاعت کا غاشیہ اپنے دوش
عادت پر رکھا اور احمدنگر اور علاوہ اُسکے اُن ملکونکو تسلیم کیا جنکو بادشاہی
ازموں کے دخل و تصرف سے نکالکر اپنے قبض و دخل میں داخل کیا
غرضکہ شاہجہاں اس لڑائي کو اس حسن خوبي سے خاتمہ پر
ہنچا کر مانڈو کو روانہ ہوا اور بارہ مہینے کے اندر اندر جب سے کہ
ہیں باپ بیٹے یعني جہانگیر اور شاہجہاں اجمیر سے الگ ہوئے تھے
ہ کي قدم بوسي کو حاضر آیا مگر جہانگیر اِس زمانہ میں سیر گجرات
کیا اور بوس روز اُس جگہہ ٹہرا رہا اور اس صوبہ کي نیابت
لنت کو اُن حکومتوں پر زاید کیا جو شاہجہاں کو پہلے سے حاصل
ی یعنے شاہجہاں کو گجرات کي نیابت سلطنت بھي عنایت فرمائي *
ستمبر سنہ ۱۶۱۸ع میں جہانگیر گجرات سے روانہ ہوا اور پچھلے
برس یعنے سنہ ۱۶۱۹ع اور سنہ ۱۶۲۰ع میں کشمیر کے سفر اور
کانگڑہ کي فتح اور بغاوت پنجاب کي گوشمالي کے سوا کوئي عمدہ
واقع نہیں ہوا *

دکن کے دوبارہ فسادوں کا بیان

جب کہ بادشاہ وادي کشمیر میں رونق افروز تھا تو سنہ ۱۶۲۱ع
ی سنہ ۱۰۳۰ ہجري میں اُس کو یہہ پرچا لگا کہ دکن میں لڑائي
شروع ہوئي معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لڑائي ملازمان بادشاہي کي
چھاڑ بدون خود ملک عنبر کي طرف سے قایم ہوئي تھي یعني
سلطاني کي سہل انکاري اور غفلت شعاري سے یہہ تزنگ اُسکے
پیش آئي تھي اس لیئے کہ اُسکو کشادہ ملکوں کے قبض و تصرف
اور بادشاہي فوج والوں کو برہان پور تک بھگانے میں کوئي
پیش نہ آئي اور فوج بادشاہي کے سرداروں نے بڑے زار نالي سے
کي درخواست اپنے ولي نعمت کي خدمت میں روانہ کي چنانچہ
اں کو حکم ہوا کہ بڑي فوج لیکر اعانت خواہوں کي اعانت کرے

یهه ایلچي بادشاه کے همراه منزل به منزل گیا اور جو حال اُس نے کونیچ پڑاؤ کي بابت بیان کیا وہ اُس بیان کے مخالف هی جسکو حسن انتظام اور قاعده داني کي رو سے پہلے اُس سے قلمبند اُس نے کیا تھا چنانچه بیان اُس کا یهه هی که جب دربار اور لشکر کے آدمي مقام کرتے تھے تو اُن میں قاعده کي پابندي بدستور هوتي تھي مگر باربرداریوں کي قلت سے بڑي پریشاني اوردشواري پیش آتي تھي یہاں تک کہ ایران کا ایلچي اور یهي ایلچي باربرداري کے نه هونے سے چند روز اجمیر میں پڑے رهے اور سپاهیوں اور همرائیوں کے ڈیروں کو اس غرض سے جلایا گیا که وہ آگے بڑهنے میں کوتاهي نه کریں اگرچه ٹوٹے پھوٹے سامانوں سے چلے جاویں اور کوچ کے وقتوں میں ایسي بے انتظامي پھیلتي تھي که بعض بعض وقتوں میں پاني کي کوتاهي هوتي تھي پہاڑوں اور جنگلوں میں طول طویل اور دشوار و صعب گذار کو چوں مارے اونٹ اور گاڑیاں ٹوٹي پھوٹي رستوں میں پڑي رهتي تھیں اور پھر پہونچنا اُنکا نہایت دشوار هوتا † تھا *

دکن کا رنگ ڈھنگ اس شاهزاده کے حق میں نہایت مفید هوا اِس لیئے که ملک عنبر سے گمنام آدمي کے فروغ پانے سے اُسکے متفق بادشاهوں بلکه خاص اُسي کے سرداروں میں رشک و حسد کا مضمون شایع ذایع هوا تھا چنانچه ان نزاعوں کے باعث سے ملک عنبر نے شاهجہاں کے مقابله میں شکست فاحش کھائي اور شکست کے پڑنے سے اُس کے رفیقوں کے دل نہایت شکسته هوئے یہاں تک که جب شاهجہاں دکن میں داخل هوا تو اُس نے بیجا پور والے بادشاه کو متفق بادشاهوں سے علحده کیا اور کوئي دشواري اُس میں پیش نه آئي اور جبکه ملک عنبر نے یهه معامله دیکھا که رفیق اُسکو چھوڑ گئے اور وہ تنہا رہ گیا تو نا کام اُس نے ماه مارچ سنه ۱۶۱۷ ع مطابق ربیع الاول سنه ۱۰۲۶ هجري

† جهانگیر کي همراهي میں اس ایلچي نے وہ سب مصیبتیں اُٹھائي جو بري حکومت اور ناموافق آب و هوا سے اُٹھاني پڑتي هی

وشامد کرتے تھے اور بعضے کھلم کھلا مخالف تھے غرض کہ کوئي آدمي
اهجہاں سے جیمیس راضي نہ تھا یہاں تک کہ اِس ایلچي نے بھي
س کو مغرور اور متعصب اور متکبر بیاں کیا مگر جو کہ شاهجہاں کے
ال چلن سے لیاقت و هوشیاري کے سوا کوئي بات ایسي ویسي واضح
ونے تھي تو غالب یہہ هی کہ اُس کے عام پسند نہونے کا باعث یہہ
وگا کہ وہ غرور و نخوت اور سکوں و متانت کے مارے بے تکلف کسي
ے ملتا جلتا نہ هوگا چنانچہ یہي ایلچي کہتا هی کہ میںنے اپني آنکھوں
ے ایسا روکھا سوکھا آدمي جس کے چہرہ مہرے سے متانت مترشح
وتي هو اور هسنے مسکرانے کا نشان اُس کے لبوں پر نوایا جاوے اور
س کي نظروں سے کسي کي تعظیم و تکریم بھي نہ کھلی اور سر سے
اؤں تک غرور کا پتلا سمجھا جاوے شاهجہاں کي مانند اپنے پرانی
لکوں میں آج تک نہیں دیکھا اور باوصف اِس کے کہ یہہ شاهزادہ
س زمانہ میں پچیس برس سے زیادہ کا نہوگا *

شاهجہاں کو یہہ اندیشہ هوا هوگا کہ پرویز اُس کا بڑا بھائي حریف
س کا هو سکتا هی اور حقیقت بھي یہي تھي کہ پرویز اُسکا بڑا بھائي
ہ هونے کي جہت سے رشک و حسد کے قابل تھا مگر بقول اُسکے کہ بزرگي
عقل است نہ بسال شاهجہاں کي اُن عمدہ لیاقتوں کا کوئي بڑا مقابلہ
کر سکتا تھا جو نور جہاں کي رعب داب سے اعانت پاتي رهتي تهیں *
جب کہ اِس شہزادہ بلند اقبال کو ماہ اکتوبر سنہ ۱۶۱۶ع مطابق
سنہ ۱۰۲۵ هجري میں دکن کي مہم تفویض هوئي اور شاهجہاں
خطاب سے معزز و ممتاز هوا تو اُس کے بڑے بھائي پرویز کي
ي سبھي امید اچھي طرح منقطع هو گئي شاهجہاں کو بڑے بڑے
ارات اِس موقع پر حاصل هوئے اور خود جہانگیر اِس غرض سے
یں تک ساتھہ اُس کے گیا کہ اگر کوئي ضرورت پیش آئے تو ضرورت
قت امداد اُسکي بلا تکلف کرے *

بالا رہتي تہيں اور اُس کے دو بہتیجوں نے اُس کي رضا و رغبت سے عیسائي مذہب کو اختیار کیا تہا § دربار کي زبان تو فارسي تہي مگر سارے لوگ ہندوستاني بولتے تہے اور ہاکنز صاحب نے جو صرف ترکي زبان سے وہي واقف تہا بادشاہ اور خانخاناں کو ترکي زبان کا ماہر پایا *

معلوم ہوتا ہي کہ مستر تامس صاحب ایلچي اور سارے درباریوں کو کوئي خیال اِس قدر پیش نظر نرہتا تہا جیسا کہ شاہزادہ خسرو کا خیال اُن کے سامنے حاضر رہتا تہا اور اُس کي مصیبتوں کے مقابلہ میں اُس کي برائیوں کا تصور بہي نہ آتا تہا اور اُس کو ہر طرح سے لایق فایق سمجہا جاتا تہا اور یہہ حال اُن کا تہا کہ جب کبہي بادشاہ کي عنایت کا کوئي نشان اثر پایا جاتا تہا تو اُن میں جان آجاتي تہي اور نہایت خوش ہوجاتے تہے اور جب بادشاہ اُس کے بدخواہوں کا کہنا مانتا تہا تو وہ لوگ افسردہ پژمردہ ہوجاتے تہے یہاں تک کہ یہہ سمجہا جاتا تہا کہ اگرچہ بادشاہ آصف خاں اور نور جہاں بیگم کي فند و فطرت اور شاہجہاں کے رعب داب سے کہلم کہلا بات اپني جتا نہیں سکتا مگر حقیقت میں جي اُس کا یہي شاہزادہ خسرو سے لگا ہوا ہي || علاوہ اور سببوں کے خسرو کا تخت سے محروم کرنا اس لیئے بہي بہت نا پسند نہوا کہ وہ شاہجہاں کے حق میں مفید پڑا اور وجہہ اُس کي یہہ تہي کہ اِس ایلچي کے قول کے موافق بعضے آدمي شاہجہاں کي

§ رو صاحب ہاکنز صاحب ٹري صاحب کریٹ صاحب

|| اِس انگلستاني ایلچي نے ایک وقت خسرو سے ملاقات ایسي وقت میں کي کہ خسرو فوج کے ہمراہ تہا اور کوئي نظر بندي اُس پر نہ تہي گرمي کے موسم میں درخت کے تلے ٹہرا اور اُس نے ایلچي کو بلایا چہرہ مہرہ اُس کا خوب صورت تہا جسم اُس کا نازک اور لطیف تہا اور ڈاڑہي اُس کي ناف تک پہونچي تہي مگر اُس کو یہہ معلوم نہ تہا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہي اور نہ اُس کو انگریزوں کي اور نہ ایلچي کي آگاہي تہي

زچ بچ گئے تھے اور یہاں تک غفلت شعاری تھی کہ جس کام کے لیئے یہہ ایلچي آیا تھا وہ دو برس تک جھمیلے میں پڑا رہا اور جب کہ اُس نے نہایت زچ بچ ہوکر آصف خاں کو ایک بھاري موتي بطور رشوت کے بھیتہ دیا تو کام اُس کا بخوبي پورا ہوا اور کوئي خرخشہ باقي نرہا یہہ ایلچي اور اُس کے ہمعصر ایسا بیان کرتے ہیں کہ اسي وقت سے دلیري دلاوري نے تنزل پکڑا اور پٹھان اور راجپوت ہي اُسوقت میں بہادر سپاہي گنے جاتے تھے † *

جہانگیر کے عہد و دولت میں دستکاري کے فنوں نے ایسي ترقي پائي تھي کہ وہ ترقي ہندوستان کي مخصوص صنعتوں پر منحصر نتھي بلکہ وہ لوگ اور ملکوں کي صنایع کو بھي سانچہ میں تھالتے تھے چنانچہ سرٹامس رو صاحب کے تحفوں میں ایک انگریزي گاڑي تھي بعد اُس کے تھوڑے دنوں گذرنے پر بہت سي گاڑیاں ایسي پھیل گئیں جو صنعت کي رو سے برابر لورکام اور مصالح کي نظر سے انگریزي گاڑي کي نسبت زیادہ عمدہ اور معقول تھیں اور اسي ایلچي نے ایک تصویر بھي بادشاہ کي نذر کي تھي جس کي نقلیں تھوڑے دنوں کے بعد اتني بہت ہوگئیں کہ جب بادشاہ نے اُن نقلوں کو اُس ایلچي کے سامنے پیش کیا تو اُس ایلچي کو اصل تصویر کي شناخت میں بڑي دقت پیش آئي ‡ بہت سے یورپ والي بادشاہ کے دربار میں آتے جاتے تھے اور اُن کے دین و مذہب کي رو رعایت کي جاتي تھي بادشاہ کے تصویر خانہ میں مسیح علیہ‌السلام اور حضرت مریم کي تصویریں سب تصویروں سے

---

† سرٹامس رو صاحب اور ٹري صاحب اور ھاکنز صاحب

‡ یہہ ایلچي علاوہ اور تحفہ تحایف کے تاریخانہ تصویروں اور قضا کي تصویروں اور ایسي تصویروں کو نذر کرنامناسب سمجھا جو اندھیریرات میں ایسي معلوم ہوویں کہ گویا وہ شمع کي مانند چمکتي ہیں اور اُن کا عمدہ ہونا ضروري بتایا ھی اس لیئے کہ ہندوستاني لوگ اُن کو ایساھي خوب سمجھتي ہیں جیسا کہ ہم لوگ اُن کو پہچانتے ہیں

سے شراب پینے کا اشتباہ اُس کی نسبت هوتا تھا مگر یہہ مکر اُسکا محض بے کار اور بیفایدہ تھا اِس لیئے کہ وہ بھی آج کل کے بڑے آدمیوں کی مانند اخبار نویسوں اور خفیہ نگاروں سے گھرا رھتا تھا چنانچہ جو کام ایسا ویسا چھپ چھپاکر وہ کرتا تھا دوچار گھنٹوں کے بعد اُس کی اطلاع ادھر اُدھر هوجاتي تھي اور بستي کے سارے چھوٹے بڑے واقف هوجاتے تھے یہاں تک کہ چھوٹي سے چھوٹي بات اُسکي مخفي نرھتي تھي *

معلوم هوتا هی کہ باوصف امر مذکورالصدر اور خلاف آدمیت کي چند اور باتوں کے اس ایلچي نے بادشاہ کو ایسا نہ سمجھا کہ وہ عمدہ خیالات اور اچھي سمجھہ بوجھہ سے خالي هووے اگرچہ اُس کي سمجھہ بوجھہ کي خوبي اور سوچ بچار کي پختگي کو اُن دو چار بیوقوفیوں کے صادر هونے سے بٹا لگتا هی جن کو اب اُس ایلچي نے بیان کیا چنانچہ منجملہ اُن ناشایستہ حرکاتوں کے ایک حرکت یہہ بھي تھي کہ بندرگاہ سورت سے اُس ایلچي کے اسباب کي گاڑیاں آتي تھیں جن میں کھانے پینے کا سامان اور بادشاہ اور اُس کے درباریوں کے تحفہ تحایف اور اُن سوداگروں کے اسباب بھي شامل تھے جنھوں نے بادشاهي چوکي پھرے کي نظر سے اسباب اپنا بھي اُس کے اسباب کے همراہ کردیا تھا بادشاہ نے اُن گاڑیوں کو اپنے سامنے کھلوایا اور بچوں کي مانند ایک ایک کرکے دیکھا اور جب کہ وہ ایلچي اِس نظر سے سخت برهم هوا کہ بادشاہ نے عام دیانت پر بھي توجہہ نہ فرمائي تو اُس کے ٹھنڈے کرنے کے لیئے ایسے پھیکے پھیکے عذر اُس نے پیش کیئے کہ شان سلطنت کے شایان و مناسب نہ تھے اگرچہ اِس ایلچي نے بعض بعض درباریوں کا حال اچھا بھلا بیان کیا مگر هیئت مجموعي کي حیثیت سے کل درباریوں کو ایسا لکھا کہ چال چلن اُن کے ٹھیک ٹھاک نہ تھي اور چال ڈھال اُنکي قانون قاعدوں کے پابند نہ تھي اور بڑے بڑے کام اُن کي طبیعتوں میں

خاص خاص وقتوں میں جو بادشاہ کي کیفیت اُس نے ملاحظہ کي وہ اُس شان و شوکت کے مخالف تھي جس کو بادشاہ کے چاروں طرف وہ عام وقتوں میں دیکھتا تھا یعني بادشاہ اپنے خاص وقتوں میں چھوٹے سے پست جڑاؤ تخت پر جس میں ھیرے لال موتي جڑے ھوتے تھے بیٹھتا تھا اور سونے کي رکابیاں اور گلدان مرصع اور جڑاؤ صراحیاں آگے رکھي جاتي تھیں اور ھم پیالہ اور ھم نوالہ یار اُس کے ایسے متوالے ھوجاتے تھے کہ دو چار آدمیوں اور ایلچي مذکور کے علاوہ جو کمال احتیاط سے مے خواري کرتے تھے اور دو چار پیالیوں سے زیادہ نہ پیتے تھے اپنے آپے میں نرھتے تھے اور بادشاہ اِس قدر پیتا تھا کہ جب تک وہ نیند کے مارے بے قابو نہو جاتا تھا تب تک جام و صراحي سے ھاتھ اپنا نہ اوٹھاتا تھا اور جب کہ نیند اُس کو آجاتي تھي تو چراغ گل کیئے جاتے تھے اور لوگ باگ ادھر اودھر چلے جاتے تھے اور ایسے موقعوں پر بادشاہ اپنے جلیسوں پر زیادہ عنایت کرتا تھا اور جوں جوں شراب کا نشا بڑھتا جاتا تھا اُسي قدر عنایتوں کي ترشح زیادہ ھوتي تھي چنانچہ اُس نے ایک مرتبہ سارے مذھبوں کا بڑي آدمیت سے ذکر کیا اور بعد اُس کے بلا تحاشا رونے لگا اور اُس کے مختلف شوقوں نے ظہور کیا یہانتک کہ بیٹھے بیٹھے آدھي رات آگئي *

حاصل یہہ کہ یہہ اختلاط کي باتیں اور ساري بے تکلفاں رات کو ھوتي تھیں مگر صبح تک باقي نرھتي تھیں چنانچہ ایک بار ایک درباري نے کھلم کھلا اپنے پرائي لوگوں کے سامنے رات کے جلسہ کا مزا بے تمیزانہ کچھہ بیان کیا تو جھانگیر انجان بن گیا اور علانیہ یہہ فرمایا کہ کن لوگوں نے خلاف قانون عمل کیا غرض کہ جن جن لوگوں کا نام لیا وہ پکڑے آئی اور کوڑوں سے پٹوائے گئے یہاں تک کہ ایک شخص اُن میں سے مرگیا غرض کہ عام موقعوں پر اسقدر قانون کا پابند رھتا تھا کہ ایسے آدمي کو سامنے نہ چھوڑتا تھا جسکے دم سے بو کسي اور خلاصہ

شہروں کو اُس نے آباد و شاداب پایا اور دونوں شہروں کے مقابلہ سے حیران و پریشان رہا منجملہ اُن ویران شہرونکے بعض بعض شہر ایسے بھی تھے کہ وہ کسی وقت میں دارالحکومت بھی † تھے اور اُن شہروں کے تنزل سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ باقی ملک بھی ویران و خراب تھا اکبر کے مرنے سے انتظام اُس کے ملک و ممالک کا بہت جلد تنزل پکڑتا جاتا تھا چنانچہ صوبوں کی حکومتوں کا ٹھیکا ہوتا تھا اور حاکم لوگ اکراہ و زبردستی سے روپیہ وصول کرتے تھے اور بڑے بڑے ستم ڈھاتے تھے اگرچہ یہہ ایلچی معقول پسند اور سنجیدہ نگارش مگر دربار جہانگیر کی شان شوکت کو اُس نے بڑی زیادہ گوئی سے علی کیا چنانچہ اُس نے جہانگیر کے امیروں کی خوش اخلاقی اور بےتکلفی اور اُن جلسوں کے انتظام و تکلف کی خوبی بڑے مبالغہ سے بیان کی جو اُسکی خاطر منعقد ہوئے تھے ہاں یہہ بات ضرور ہی کہ تعظیم و تکریم اور مدارات و تواضع اُسکی طرح طرح سے عمل میں آئی اور اُن مختصر تحفہ تحائف کے لحاظ سے جو اُسنے بادشاہ اور اُسکے امیروں وزیرونکے پیشکش کیئے اور اُس تھوڑی بھیڑ بھاڑ کی حیثیت سے جو ہمراہ اُس کے تھی یہہ توقع نہ تھی کہ ایسی جگہہ جہاں جاہ و جلال کے زور و شور اور شان و شوکت کی دھوم دھام تھی بات اُس کی پوچھی جاوے اور آو بھگت اُس کی بخوبی کیجاوے غرض کہ یہاں تک قدر اُس کی کی گئی کہ وہ ایسے اداب تسلیمات سے معاف کیا گیا جو تھوڑی بہت ذلت و خفت سے خالی نتھی اور عام درباروں میں عمدہ مقام اُس کو دیا گیا اور بے تکلف آشناؤں کی مانند اُسکو اجازت دی گئی کہ وقت بے وقت اویرے سویرے اندھیرے اوجالے بادشاہ کی خدمت میں جب جی چاہے حاضر ہوا کرے

† مانڈو اور ٹوڈا ایسے شہر تھے جنکا بیان اُس ایلچی نے بڑی تعریف سے کیا ہی چنانچہ مانڈو مالوہ کا دارالحکومت تھا اور حال اُس کا اب بھی لوگوں کو معلوم ہی مگر ٹوڈا جو صوبہ اجمیر میں کسی راجپوت راجہ کا دارالحکومت تھا ایسا شہرہ آفاق نہیں ہوا

اور جس مال و متاع کو حاکم لینا چاهتا تها تو حسب مراد اپني قیمت لگاکر جهت لیتا تها یهاں تک که اس انگلستاني ایلچي کي تعظیم و تکریم اور نهایت مهمان نوازي عمل میں آئي مگر اُس کے اسباب کي تلاشي لي گئي اور کئي چیزیں باشارت حاکم اُس میں سے ‡ اوڑائي گئیں یهه ایلچي مقام سورت سے برهان پور اور چتور گڈه کي راه سے اجمیر کو گیا تها اور بضرورت اس راه کے اُس کو دکن کے ملک میں جهاں لڑائي بڑے دهوم دهام سے قایم تهي اور نیز والي مواڑ کي قلمرو میں جهاں ابهي لڑائي پوري هوچکي تهي گذرنا پڑا مگر کسي جگهه کسي قسم کي دشواري پیش نه آئي هاں پهاڑي لوگوں سے کچهه تکلیف اوٹهائي جو اُس وقت میں بهي پریشاني کے زمانه میں راه رستوں کو خطرناک کرتے تهے جیسے که اب بهي اُن کي لوٹ مار سے راهوں کے ادهر اودهر جان مال کا کهٹکا لگا رهتا هي *

دکن میں شهروں کي تباهي ویراني اور اراضیات کي بیکاري نامزروعي کے بڑے بڑے نشان موجود تهے اور برهان پور کي یهه صورت تهي که وه شهر پهلے وقتوں میں نهایت عمده تها اور بعد اُس وقت کے بهي بهت عمده چلا آیا مگر اس ایلچي کے وقتوں میں ایسا تها که پانچ چار مکان اس میں پخته تهے باقي تمام مکان اُسمیں مٹي کے پرانے جهوپڑے تهے * اور شاهزاده پرویز کا دربار جو برهان پور میں هوتا تها کسي طرح کي شان شوکت نرکهتا تها *

وه ایلچي بعضے ایسے شهروں پر گذرا که وه شهر ویران پڑے تهے اور اس کے باشندے چهوڑ چهوڑ اُس کو چلے گئے تهے اور بعض بعض

---

‡ یهه بات بیان کے قابل هي که یهه حاکم ذوالفقار خاں نامي انگریزوں سے عداوت رکهتا تها اور [illegible] میں اُس نے پرتگال والوں سے یهه اقرار کیا تها که اپنے علاقه کے [illegible] انگریزوں کي کوٹهیاں [illegible] کرونگا مگر اس اقرار [illegible] حاکم سلطاني [illegible] حیثیت سے انگلستاني ایلچي کي تواضع تعظیم میں بظاهر سرگرم رها اورم صاحب کي تاریخ جلد [illegible] صفحه [illegible] دیکهو

بھتي شاهجهان کے نکاح میں آئیے تھي اوروہ تمام لوگ آپس کو جہانگیر کا عہدہ وقائع عقلمند سمجھے تھے *

راجه مان سنگهه اسي عرصه میں دکن میں مرگیا تھا اور روشنیا فرقه والوں کي بغاوت سے جو سنه ۱۶۱۱ع میں برپا هوئي تهي کابل بڑے خطرہ میں پڑا تھا مگر بایزید کے پوتے احداد کے مرنے سے جو اُس کا جانشین بھي تھا وہ بغاوت خاتمه پر پہونچي عبدالله خان نائب السلطنت گجرات پر بادشاہ اس لیئے خفا هوا که اُس نے گجرات کي رعایا پر بڑا ظلم کیاتھا اور بادشاهي اخبار نویس سے بري طرح پیش آیا اوراُسکا پاس و لحاظ اُس نے نکیا چنانچه عبدالله خاں کي نسبت یهه حکم نافذ هوا که اُس کو گرفتار کرکے دارالسلطنت میں حاضر کریں مگر عبدالله خاں حکم مذکورالصدر کو پہلے سے سوچ سمجهه کر پا پیادہ چل چکا تها اور فوج اُس کے پیچھے پیچھے دور دور کے فاصله سے چلي آتي تهي چنانچه وہ دربار میں ننگے پانوں اور پا بزنجیر آکر حاضر هوا اور بادشاہ کے قدموں پر گرپڑا یہاں تک که شاهجهاں کي شفاعت سے قصور اُس کا معاف هوا اور وهي عنایت سابقه جاري رهي *

انگلستان کے ایلچي کا بیان

شاهجهاں کي واپسي پر تهوڑي مدت گذري تهي که جیمس اول شاہ انگلستان کي طرف سے سر تامس رو صاحب بصیغه ایلچي‌گري جہانگیر کے دربار میں حاضر هوا † اور وہ حال اُس نے قلمبند کیئے که اُن کے دیکھنے سے هم وہ حال دریافت کرسکتے هیں جو جهانگیر کے عهد دولت میں بلاد هندوستان میں پیش تهي چنانچه بیان اُن کا یهه هي که بندر گاهوں اور محصول تجارت کے مقاموں میں بڑے زور ظلم هوا کرتے تھے

---

† وہ مقام اجمیر میں ۲۳ دسمبر سنه ۱۶۱۵ ع کو پہونچا اور بادشاہ کے همرکاب مقام مانڈو اور گجرات تک گیا اور سنه ۱۶۱۸ ع کے آخر میں بادشاہ سے رخصت هوا

ہو سکا تھا اور ایسا ہی عبداللہ خاں کا حال بھی ہوا تھا جو
مہابت خاں کے بعد اُس جانب کو روانہ کیا گیا تھا مگر شہزادہ خرم
چوبیس ہزار آدمیوں سمیت گیا تھا راجپوتوں پر حملہ آور ہوا اور ایسی
جرأت و قوت سے صبر و استقلال کے جتانے اور آب و ہوا کے ضرر اُتھا نے
میں مضبوط و مستحکم رہا کہ راجہ آشتی کا خواستگار ہوا چنانچہ
درخواست اُس کی منظور ہوئی اور وہ راجہ بذات خود شاہجہاں کی
خدمت میں حاضر آیا اور ثبوت اطاعت کے لیئے نذریں پیش کیں اور
بیٹے کو اس غرض سے شاہجہاں کے ساتھہ کیا کہ وہ دلی کے دربار
میں حاضر ہووے اور شاہجہاں اِس موقع پر اپنے دادا جان اکبر کی
تدبیر مملکت کو نہ بھولا کہ اطاعت کے وقت اُس نے راجہ کو بغل میں
لیا اور اپنی برابر بیٹھایا اور طرح طرح سے مدارات اُس کی کی اور
بہت تواضع تعظیم سے پیش آیا اور وہ ملک اُس کا اُس کو واپس کیا
جو اکبر کے عہد دولت سے آج تک فتح کیا تھا اور جب کہ اُس
راجہ کا بیٹا بادشاہ کی خدمت میں پہونچا تو اُس نے بہت سی
عنایت فرمائی اور سلطنت کے جنگی سرداروں میں بڑا پایہ اُس کو
مرحمت فرمایا یہہ واقعہ سنہ ۱۶۱۴ ع مطابق سنہ ۱۰۲۳ ھجری میں
واقع ہوا *

اِس برس کی لڑائی میں جو کامیابی ظہور میں آئی وہ بالکل
شاہجہاں کی سعی و محنت سے علاقہ رکھتی تھی اِس لیئے کہ عزیز
خاں اعظم جو اُس کی امداد و اعانت کی غرض سے روانہ کیا گیا تھا وہ
شاہجہاں کی نسبت ایسی غرور اور گستاخی سے پیش آیا کہ بادشاہ
حکم الگ کرنے اور چندے قید رکھنے پر مجبور ہوا *

اِس مہم کی بدولت شاہجہاں کی قدر و منزلت نے بڑی ترقی
پائی اور نور جہاں کا رعب داب اُسکا ممد و معاون ہوا اس لیئے کہ اسی
اثنا میں نور جہاں کی سگی بھتیجی آصف خاں اُس کے بھائی کی

بے انتظامي اور پریشاني اُن کي فوج میں قایم رکھتا تھا عبدالله خان اس قسم کي لڑائي سے تنگ آیا اور پیچھے لوٹنے کا بہت جلد ارادہ کیا اور غالب یہہ ہی کہ ایسے قوي دشمن کے سامنے سے لوٹنے کے نتیجے پہلے هي سے خیالوں میں گذرے ہونگے چنانچہ جسدن سے لوٹنا شروع ہوا اُسي دن سے مصیبتوں کو ایسي بڑھوتري ہوئي جیسیکہ ضرب کے قاعدے سے عدد بڑھتا هی یہاں تک کہ دشمن نے پچھلے پورے کو تکڑے ٹکڑے کیا اور بگلانہ کے پہاڑوں۔ جنگلوں میں پناہ لینے سے پہلے پہلے کچھ دُون کا بھاگنے کے لگ بھگ ہو گیا اور جوں توں کو کے گجرات میں داخل ہوئے اِسي عرصہ میں اور بادشاهي فوجیں پہونچکر عین میدان میں فراہم ہوئي تھیں مگر جب کہ اُنھوں نے ملک عنبر کو اُس کے لوٹنے پر عبدالله خاں مذکور پر فتح پانے سے باغ باغ دیکھا تو اُنھوں نے مذکورہ بالا مصیبتوں کي روک تھام کے لیئے برھان پور میں اکٹھے ہوئے *

سوار کي لڑائي کا بیان

بادشاهي فوج کو اودے پور کي لڑائي بھڑائي میں دکن کي نسبت زیادہ کامیابي حاصل ہوئي اور بادشاہ کو وہ کامیابي اس لیئے زیادہ بھلي لگي اور اُس کے جي کو بھائي کہ وہ فتح اُس کے لاڈلے بیٹے مرزا خرم یعني ‡ شاهجہاں کي سعي و محنت کا ثمرہ تھي اگرچہ مہابت خاں جو پہلے پہل اِس مہم پر بھیجا گیا تھا اودے پور پر فتح پا چکا تھا مگر پہاڑوں جنگلوں کے باعث سے جو ملک اودے پور کا مضبوط و مستحکم تھا اور راجہ اُس میں گھس بیٹھہ کر محفوظ ہو بیٹھا تھا لڑائي کا فیصلہ

‡ اس شاهزادہ کا نام خرم تھا اور باپ کي تخت نشیني کے آغاز میں اس نام کے مرزا کوئي نام اُسکا نہ تھا مگر جو کہ اُس نے اپني سلطنت سے ایک مدت پہلے شاهجہاں کا خطاب اختیار کیا تھا تو شاهجہاں کے خطاب سے ذکر اُسکا ابھي سے کرنا پڑاکہ فہمي کا باعث نہ ہوگا *

احمد نگر کی چڑھائی کا بیان

نور جہاں کے نکاح پر تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ سنہ ۱۶۱۲ع مطابق سنہ ۱۰۲۱ هجري میں بنگالہ کا ھنگامہ عثمان ابن قتو کے شکست کھاکو مرجانے سے خاتمہ پر پہونچا اور اِس واقع کے واقع ہونے سے بادشاہ کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ وہ اُس بڑی کامیابی سے جانچ تول میں بہت زیادہ تھی جو دکن کی لڑائی میں حاصل ہوئی تھی بیان اُسکا یہہ ہی کہ جہانگیر نے یہہ چاہا کہ اُن سارے سرکاری صوبوں سے دکن پر یکلخت چڑھائی کی جاوے جو دکن کے پاس پڑوس میں واقع ہیں تاکہ پہلی سہل انکاری کا بدلا لیا جاوے اور پہلی نقصانوں کو پورا کیا جاوے چنانچہ عبداللہ خاں نایب السلطنت گجرات کو یہہ حکم ہوا کہوہ اُسوقت ملک عنبر کے ضلع پر دھاوا کرے جب کہ شہزادہ پرویز اور خان جہاں لودھی کی فوجیں راجہ مانسنگھہ کی امداد و اعانت سے خاندیس اور برار سے دھاوا کریں مگر تعمیل اس تدبیر معقول کی بطور معقول واقع نہوئی یعنی عبداللہ خاں نے گجرات سے پیش از وقت مقررہ حملہ کیا اور اس غلطی کے باعث سے ملک عنبر نے فائدوں کے حاصل کرنے میں کمی کوتاہی نہ کی اور دم بھر کی تاخیر نہ برتی ملک عنبر ایسی طرز سے لڑتا بھڑتا تھا جیسیکہ حال کے مرہٹوں کا قاعدہ ہی یورپ والوں کے بندرگاھوں کی ھمسائگی سے اُس کا توپ خانہ جہانگیر کے توپ خانہ سے بہت بہتر تھا اور توپ خانہ اُس کا ایسے نشان کا کام دیتا تھا کہ بکھری بکھرائی فوج اُسکی وہاں اکھٹی ہو جاتی تھی مگر ھلکے ھتیاروں والے سواروں کے ذریعہ سے بڑی چستی چابکی برت کر دشمن پر حملہ کرتا تھا چنانچہ اُس نے بادشاہی فوج کی رسدوں کو روکا اور کوچ پڑاو پر طرح طرح سے تنگ کیا اور چاروں طرف اُن کے گھورتا گرجتا پھرتا تھا اور چھوٹے چھوٹے حملوں سے اُن کو پریشان و پراگندہ کرتا تھا اور گاہ گاہ اُن کے لشکر کی مختلف جانبوں سے سچی حملہ کرکے مال اسباب اُن کا لوٹ لیجاتا تھا غرضکہ

لیئے که باپ اُس کا نهایت دانا هوشیار اور بغایت لایق فایق وزیر تها اور جهانگیر کے چال چلن میں جو کئی برس بعد ترقی هوئی وه کسیقدر نور جهاں کے رعب داب کا نتیجه اور اُس کی فهم فراست کا ثمرہ تها اگرچه جهاں گیر اب بهی خود پسند و ستمگار اور خود پرست و جفا شعار تها مگر جیسا که وه پهلے وقتوں میں جفاکار اور نا خدا ترس تها ویسا اب نرها تها اور باوصف اِس کے که میخواری کی غایت کو پهونچا مگر رات کے وقت اور خانگی کمروں میں بیٹهه کر پیتا تها *

جن کاموں میں اپنی رعایا کے سامنے دن بهر بیٹها رهتا تها تو اُنمیں بادشاهانه عادتوں یعنی صبر متانت کو قایم رکهتا تها اور اُسکی کسی بات چیت میں فرق و تفاوت نه آتا تها نور جهاں بیگم جیسی حسین اور خوبصورت تهی ویسی هی هوشیار اور سمجهه بوجهه کی پوری تهی اور جیسا که عورتوں کے کام کاج میں اپنی لیاقت کو صرف کرتی تهی ویسے هی سلطنت کے انتظاموں میں اُس لیاقت سے کام اپنا لیتی تهی چنانچه اُس نے بادشاهی دربار کی شان و شوکت کو اپنے سلیقه شعاری سے ترقی اور حسن انتظام کی بدولت خرچوں میں تخفیف بخشی اور کمروں کے آلات و آرایش میں بهی نئی باتیں ایجاد کیں اور عورتوں کے لباس و پیرایه میں اُس لباس و پیرایه کی نسبت جو اُس کے زمانه سے پهلے معمول و مروج تهے بڑی بڑی ترقیاں دکهلائیں اور هندوستان میں یهه بات تصفیه طلب هی که گلاب کا عطر اُس نے ایجاد کیا یا اُسکی ماں نے نکالا † اور منجمله اُن کمالوں کے جنکے وسیله سے اُس نے جهانگیر کو شیفته فریفته کیا تها ایک یهه بهی کمال تها که فی البدیهه عمده شعر کهتی ‡ تهی *

† پچهلے وقتوں میں بڑی بڑی ترقیاں صنعتوں میں واقع هوئی هونگی اس لیئے که خافی خاں بیان کرتا هی که وه گلاب کا عطر اورنگ زیب کے آغاز جلوس میں جو توله بهر اسی روپیه کو بکتا تها تو وهی عطر اُسی زمانه میں جسکه اسنے تاریخ لکهی آتهه سات روپیه توله آتا تها

‡ یهه شعر اُسکا مشهور هی

نور جهاں اگرچه بصورت زن است ــ در صف مرداں زن شیر افگن است

نائب السلطنت کے مارے جانے نے جس کو خاندان قاتل کے تحریک سازش سے منسوب کیا خاندان قاتل کي نسبت بادشاہ کي جانب سے ي بڑي سختیاں ظہور میں آئیں چنانچہ نور جہاں پکڑي گئي اور حلي مقید بھیجي گئي بعد اسکے تھوڑي مدت گذرنے پر بادشاہ نے نورجہاں نکاح کرنا چاہا اور اس کي تسکین و تشفي کے لیئے بڑي بڑي قطرتیں آئیں مگر نور جہاں جیسي فریبي متفني تھي ویسي ہي عالي ہمت ہي تھي اس لیئے کہ جب اس نے ایسے آدمي کي درخواست کو منظور نکیا جس کو شوہر کا قاتل سمجھتي تھي تو جي جان ہي سے قبول نکیا ہوگا چنانچہ نورجہاں نے ایسے صبر و سکون اور کمال استقلال و متانت سے انکار کیا کہ جہانگیر اس سے متنفر ہوگیا آخر کار اس کو اپني ماں کے مصاحبوں میں داخل کیا اور ایسي بے پروائي برتي کہ گویا ان تلوں کبھي تیل نتھا *

حاصل یہہ کہ چندے ایسي ہي گذري مگر جب کہ اس کے عشق نهفتہ نے دوبارہ اوبھارا لیا اور اس کي معشوقہ بھي اس کي لوٹ پیٹ کو دیکھہ سنکو پسیج گئي تو بقول اس کے کہ رانڈیں تو رہیں جو رنڈوے رہنے دیں بیاہ ان کا بڑي دھوم دھام سے رچایا گیا غرض کہ نکاح انکا ہوگیا اور وہ بیگم ایسي عزتوں کو پہونچي کہ پہلے اس سے کسي بادشاہ کي بیگم کو وہ پایہ نصیب † نہ ہوا تھا اور بادشاہ کے مزاج پر ایسي حاوي ہوئي کہ باپ اس کا وزیر اعظم بنایا گیا اور بڑا بھائي اس کا بڑے مرتبہ کو پہونچا یہاں تک کہ بادشاہ اس کي صلاح و مشورت کے بدون کوئي کام کاج نہ کرتا تھا اور جس کام میں وہ متوجہہ ہوتي تھي تو اسي کي مرضي قانون کي مانند اس میں سمجھي جاتي تھي اگرچہ انجام کار اسکے نتیجے برے ہوئے مگر بہر حال اس کا غلبہ مفید بڑا اثر

† سب عزتوں کے علاوہ یہہ عزت بھي اس کو حاصل تھي کہ بادشاہ کے نام کے ساتھہ اس کا نام بھي سکہ میں ڈھالا جاتا تھا

جس کے ملنے کو وہ آتي جاتي تھي غرض کہ اُس شہزادي نے اکبر تک نوبت پہونچائي اور اکبر نے جہانگیر کو بلا کر بہت سمجھایا اور نورجہاں کي ماں سے کہلا بھیجا کہ کسي بھلے مانس سے نور جہاں کي شادي کرے اور جہانگیر کي نظروں سے اُس کو الگ تھلگ رکھے چنانچہ خود اکبر نے نور جہاں کو شیر افگن خاں سے بیاھا جو ایران کا رھنے والا اور بادشاہ کا نیا ملازم تھا اور اُس کي ضروریات کے واسطے ایک جاگیر کافي بنگالہ میں مقرر فرمائي *

اگرچہ اکبر نے یہہ راہ نکالي مگر جہانگیر کي محبت کم نہوئي اور خیال اُس کا دور نہوا چنانچہ تخت نشیني پر برس دن گذرا تھا کہ اُس نے قطب الدین اپنے رضاعي بھائي کو جو بنگالہ میں نائب السلطنت ہوکر جاتا تھا یہہ کام سپرد کیا کہ وہ اُس مطلب کو حاصل کرے جسپر وہ شیفتہ و فریفتہ ھی *

جہانگیر اور قطب الدین دونوں کو یہہ توقع تھي کہ رعب داب کے ڈراؤ اور معقول وعدوں کے لالچ سے نور جہاں کا شوھر دم بھي نہ مارے گا مگر شیر افگن خاں کو اُن دونوں کي نسبت ننگ ناموس کي پابندي زیادہ تھي چنانچہ جب اُس نے اُن کے ارادوں پر شبہہ کیا تو حکومت سے استعفا دیا اور ملازم نہونے کي علامت سے ہتیار باندھنے چھوڑے *

حال اُس معاملہ کا مفصل دریافت نہیں کہ بعد اُس کے کیا واقع ہوا مگر غالب یہہ ھی کہ جو کچھہ ہوا ھوگا وہ ایساھوا ھوگا کہ شیر افگن خانکو پریشاني ھوئي ھوگي اسلیئے کہ جب قطب الدین نائب بنگالہ کے اُس حصہ میں گیا جہاں شیر افگن خاں سکونت پذیر تھا تو اُس نے شیر افگن خاں کو بلوایا اور شیر افگن خاں تلوار اپني چھپائے ھوئے اُس سے ملنے کو گیا اور جو کہ ایسے جلے بلے ننگیالی آدمي کے ملنے سے یہي توقع ھوسکتي تھي کہ وہ خونریزي تک نوبت پہونچاوے تو شیر افگن خاں نے قطب الدین کے کہنے سننے سے رنج اوٹھایا اور نہایت پیچ تاب کھاکر کام اُس کا تمام کیا اور قطب الدین کے ملازموں نے اُس کو بھي ٹھکانے لگایا *

بخوبي پال سکے غرض که اُنهوں نے اُس بچي کو جو کسي زمانه میں بادشاہ کي بیگم هونیوالي تهي ایسي جگهه راہ پر ڈالا جهاں صبح کو قافله گذرنے والا تها حاصل یهه که جب صبح هوئي تو قافله کے بڑے سوداگر نے اُس بچي کو دیکهکر اُس کے لاوارثي هونے پر ترس کهایا اور اُسکے چهرہ مهرہ کو دیکهکر حیران رهگیا چنانچه اُس کو خاک سے اوٹهاکر اپنے بچه کي مانند اُسکي پال پوس کا ارادہ کیا *

اِس قافله میں دودہ پلانے والي کا بهم پهونچنا دشوار تها اور اُسي نظر سے کچهه تعجب نهیں که جس عورت کو اُس نے دودہ پلانے پر نوکر رکها تها وہ اُس کي ماں هي هو بلکه حقیقت میں وهي تهي اور جوں هي که اس سوداگر کو حال اُس کا دریافت هوا تو وہ مهرباني سے پیش آیا اور جب که اُس سوداگر کو اُس کے خاندان کي ناداري اور تباهي دریافت هوئي تو نهایت جي جان سے مائل هوا اور سر دست اُنکي ضروري حاجتوں کو اُس نے پورا کیا اور جب یهه دریافت هوا که اس بچي کے باپ بهائي اگرچه افلاس اور ناداري کي بلا میں مبتلا هیں مگر شریف اور خانداني معلوم هوتے هیں تو اُس نے اُنکو اپنے کار بار میں دخیل کیا اور اُن کے نصیبوں کے بدلنے پلٹنے میں نهایت سعي اپني ظاهر کي چنانچه اُس نے اُن کو اپنے ذریعه سے اکبر بادشاہ تک پهونچایا یهه دونو صاحب پهلے پهل تو چهوٹے چهوٹے عهدوں پر مقرر هوئے مگر بعد اُسکے اپنے حسن لیاقت کي بدولت بڑے بڑے عهدوں پر سرفراز کیئے گئے *

اسي عرصه میں نور جهاں سیاني بیلني هوگئي اور حسن و نزاکت کي بدولت لوگوں کے چاهنے سراهنے کا باعث پڑي چنانچه وہ اکثر روزگار اپني ماں کے ساتهه بادشاهي محلوں میں جانے آنے لگي جو بادشاهي محلوں میں آتي جاتي تهي مرزا سلیم یعني جهانگیر اُسکو دیکهکر لوٹ پوٹ هوگیا اور نور جهاں کي ماں جهانگیر کي چهیڑ چهاڑ سے اِس قدر تنگ هوئي که لاچار اُس نے اُس شهزادے سے شکایت پیش کي

وهاں قالی جہاں اورنگ آباد اب بستا هی اور بہت دنوں تک نظام شاہی حکومت کو قایم رکھا جو بظاهر زوال پذیر اور فنا کے لگ بهگ تهی اور اُسنے اپنی لیاقت اور هوشیاری کو لڑنے بهڑنے پر منحصر نرکها بلکه شاید تودر مل کی تقلید و اطاعت سے محاصل کے نئے نئے قانون ایجاد کیئے اور اسی انتظام کے باعث سے دکن کے شهروں میں ایسی شهرت حاصل کی جیسے که هندوستان خاص میں تودر مل کے نام نے شهرت پائی † حاصل یهه که اس وزیر باتدبیر نے اُن نزاعوں سے فائدے اُٹهائے جو خانخاناں اور بادشاهی فوج کے باقی سرداروں میں واقع هوئی اور اُن فائدوں کی ایسی کامیابی سے پیروی کی که چند بار اُس نے بادشاهی فوج کو شکستیں دیکر احمد آباد پر دوباره قبضه کیا اور خانخاناں کو برهان پور کی جانب لوٹنے پر مجبور کیا اور جب که جهانگیر اس مقابله سے آگاه هوا تو خانخاناں کو طلب فرمایا اور فوج کی سرداری خان جہاں لودهی کو عنایت فرمائی *

نور جہاں کے نکاح کا بیان

عهد سلطنت کے چهٹے برس بادشاه نے نور جہاں بیگم سے نکاح کیا اور اخیر سلطنت تک خمیازه اُس کا کهینچتا رها *

نور جہاں کا دادا طهران واقع ایران کا باشنده ایران کی سلطنت میں کبهی ملکی عهده پر معزز و ممتاز تها اور مرزا غیاث اُس کا بیٹا یهاں تک تنگ دست هوا که اُس نے جورو بچوں سمیت هندوستان کا اراده کیا اور تلاش معیشت کا وسیله سمجها مگر اس اراده میں بهی بد بختی نے اُسکا پیچها نچهوڑا یعنی جب که اُس کا قافله قندهار میں پهونچا تو حال اُس کا نهایت سقیم تها اور قندهار میں پهونچتے هی ایسی حالت میں نور جہاں پیدا هوئی که ماں باپ کا یهه حال تها که بچی کے واسطے باربرداری کا سامان نکرسکے بلکه زچا کے لیئے ایسی بات بن نپڑی که وه بچی کو

† گرینٹ ڈف صاحب کی تاریخ مرهٹوں کی جلد ایک صفحه ۹۵

بلوایا گیا تو وہ اُس عرصہ میں راجہ سے آشتي کر چکا تھا چنانچہ وہ باپ کي خدمت میں حاضر ہوا *

اگلے برس موسم بہار مارچ سنہ ۱۶۰۶ع مطابق ذي الحجہ سنہ ۱۰۱۵ هجري میں جهانگیر نے کابل کا سفر اُٹھایا اور شہر میں پہونچتے هي خسرو پر گونہ مہربان ہوا یعني زنجیر اُسکي کٹوائي اور قلعہ کے بالائي باغ میں پھرنے چلنے کي اجازت فرمائي بادشاہ اپني شفقت پدري کي ضرورت سے دم بدم عنایت تو فرماتا مگر خسرو کے نصیبوں سے یہہ سازش اُس پر کھل گئي کہ بادشاہ مارا جاوے اور خسرو کي رهائي ہووے *

جهانگیر آگرہ کو واپس آیا اور سنہ ۱۶۰۷ع مطابق سنہ ۱۰۱۶ هجري میں بسرداري مهابت خاں کے ایک فوج اودے پور پر روانہ کي جس سے دو بارہ لڑائي شروع ہوگئي تھي اور دوسري فوج اپني خانخاناں کي زیر حکومت کر کے دکن کے بندوبست کے لیئے بھیجي اور اُس ملک کا حاکم پرویز کو مقرر فرمایا مگر وہ صرف نام کا حاکم تھا اِسلیئے کہ کم سني کے باعث سے حکمراني کے قابل نہ تھا *

آیندہ تین سالوں یعني سنہ ۱۶۰۷ع مطابق سنہ ۱۰۱۷ سے لغایت سنہ ۱۶۱۰ع مطابق سنہ ۱۰۱۹ هجري میں یہہ بڑا واقع پیش آیا کہ ایک جاهل آدمي نے آپ کو خسرو بناکر حاکموں کي غفلت سے پٹنہ پر دخل و تصرف کیا اور اپنے ساتھي اتنے بنا لیئے کہ صوبہ کے حاکم سے میدان میں مقابلہ کیا یہاں تک کہ اُس جعلي خسرو کے پٹنہ میں بھگانے اور پکڑنے اور گردن مارنے میں تین مہینے صرف ہوئے *

سنہ ۱۶۱۰ع کے آخر میں دکن کے کام ابتر ہوگئے اور بري صورت پیش آئي چنانچہ جب احمد نگر پر نظام شاهي والوں نے قبضہ کیا تو تمام اُس کي حکومت کا ملک عنبر ابیسینیا والے یعني ایک حبشي کے هاتھوں میں پڑا اور اُس وزیر با تدبیر نے نئي دارالحکومت کي طرح

چهیں خلل پڑ گیا مگر بادشاهي فوج کے سنتے هي فوج اپني شهر سے باهر لایا اور بادشاهي فوج پر حمله کیا اگرچه اُسکو اس قدر فائده حاصل هوا که اُس نے بادشاهي فوج کے ایک تکڑے کو لڑائي میں مصروف رکها مگر کامیابي سے مقابله نکرسکا بلکه بڑي شکست کهاکر کابل کیطرف چلتا هوا اور جب که وه جهلم پار جاتا تها تو کشتي اُسکي زمین پر ٹهر گئي چنانچه وه گرفتار هوا اور پابزنجیر اپنے باپ کے سامنے حاضر کیا گیا یهه بغاوت مہینے بهر سے زیاده قایم نرهي *

خسرو کے بڑے بڑے صلاح کار اور اُس کے بهت سے عام همراهي بادشاه کے قابو میں آئے اور بادشاه کو سختي درشتي جتانے دکهانے کا موقع هاتهه آیا چنانچه اُس نے سات سو قیدیوں کے لیئی یهه حکم سنایا که لاهور کے دروازه کے سامنے قطار باندهکر پهانسي چڑهائے جاویں غرضکه وه ایسي تکلیفوں سے مارے گئے که خود جهانگیر نے اپني تزک میں اُن کي سخت تکلیفوں کے دیر تک رهنے کا حال مبالغه سے بیان کیا † بعد اُس کے وحشیانه خصلت کو یوں پورا کیا که خسرو کو هاتي پر چڑهایا اور مقتولوں کي قطار کے سامنے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پهروایا اور ایک چوبدار اُس کے چڑانے کهجانے کے واسطے آگے یهه بولتا چلا که صاحبزاده صاحب اپنے خاص ملازموں کا اداب تسلیمات قبول فرمائیئے ‡ بدبخت خسرو تین دن تک سبکیاں بهرتا اور بهوکا پیاسا روتا رها اور بهت دنوں تک مبتلاے دام افات اورشکار رنج والم رها تخت نشیني کے تهوڑے دنوں بعد اُس کا دوسرا بیٹا پرویز آصف خاں کے زیر هدایت هوکر اودے پوروالے رانا پر بهیجا گیا تها اور جب که خسرو کے بهاگنے پر

---

† پرایس صاحب کا ترجمه تزک جهانگیر کا صفحه ۸۸

‡ خافي خاں

§ پرایس صاحب کا ترجمه تزک جهانگیري صفحه ۸۹ بیان اس بغاوت کا عموماً تزک جهانگیري اور خافي خاں اور گلیڈون صاحب کي تاریخ سے لیا گیا

زنجیر کے ذریعہ سے بادشاہ نے اُن عرض بیگیوں سے آزادی پائي جو دادخواھوں کي رسائي کے حارج ہوتے تھے اور بادشاہ کو اُنکے حالات سے غافل رکھتے تھے *

خسرو کي بغاوت کا بیان

جہانگیر اور اُس کے بڑے بیٹے خسرو کي ہمیشہ ان بن رہتي تھي یہانتک کہ اُن واقعونکے واقع ہونے سے جو جہانگیر کي تخت نشیني سے پہلے پہلے وقوع میں آئي کچھہ کمي کوتاھي اُس میں واقع نہوئي اور جب جہانگیر باپ کي گدي پر بیٹھا تو خسرو افسردہ پژمردہ اور ناراض اور خفا رہنے لگا اور یہہ بات کسي طرح غالب نہیں کہ جہانگیر نے کوئي سلوک اُس کے ساتھہ ایسا کیا ہو کہ اُس کے جي کو تھوڑي بہت تشفي حاصل ہوتي تخت نشیني پر چار مہینے گذرگئے مگر کوئي شک شبہہ اسکے چال چلن سے پیدا نہ ہوا ہاں بعد اُس کے ماہ مارچ سنہ ۱۶۰۶ع مطابق آٹھویں ذي الحجہ سنہ ۱۰۱۴ ہجري میں آدھي رات کو بادشاہ کو خبر لگي کہ آپ کا صاحبزادہ خسرو چند ہمراہیوں سمیت آگرہ سے دلي کي جانب روانہ ہوا جہانگیر نے سواروں کي فوج اُس کے پیچھے بھیجي اور جب صبح ہوئي تو جس قدر فوج جمع کرسکا ہمراہ اپنے لیکر روانہ ہوا *

جوں ہي کہ خسرو آگرہ سے روانہ ہوا تو عین راہ میں وہ تین سو سوار اُسکو ملے جو آگرہ کو چلے آتے تھے وہ سوار اپني شامت سے خسرو کے ساتھي ہوئے اور خسرو لوٹ مار کرتا ہوا اور ہمراھیوں کو دیتا لیتا دلي کي جانب کو آگے بڑھا اور ادھر اودھر سے اس قدر لوگ اُس کے ہمراہ ہوگئے کہ جب وہ پنجاب میں پہونچا تو دس ہزار آدمیوں سے زیادہ بھیڑ بھاڑ اسکے ہمراہ تھي حاصل یہہ کہ خاص لاھور پر دغابازي سے قابض ہوا اور وہاں کے قلعہ کي تک و دو میں تھا کہ بادشاھي فوج کے اگلے ٹکڑے یعني مقدمة الجیش کے پہونچنے سے بات اُس کي بگڑ گئي اور اُس کے کامون

کي که عامل لوگ سوداگروں کي گٹھڑیوں کو بدون اُنکي پوري رضامندي کے نکھولیں اور ملازمان سرکاري اور بخصوص سپاهیوں کو یهه هدایت کي گئي که کوئي ملازم سرکاري کسي کے مکان پر سکونت کا قبضه نکرے علاوه اس کے ناک کان کا کاٹنا موقوف کیا - اور عمده عمده قانون جاري کیئے اور باوصف اتني میخواري کے میخواري کي سخت ممانعت کي اور افیون خواروں کے لیئے قاعدے بنائے اور یہاں تک قاعدوں کي پابندي اختیار کي که مجرم مخالف قانون کو سخت تدارک دیتا تها *

اسلام کا کلمه سکه میں جاري کیا اور اسلام کے قاعدوں کو اجرا کیا مگر اکبر کے بعض بعض قاعدوں کو جو خاص خاص دنوں میں گوشت سے بچاو کي نسبت قایم تهی قایم رکها اور باپ کي چند باطل عادتوں بهي برتا چنانچه آنے والوں سے تعظیم کا سجده زبردستي سے کراتا اگرچه اپني تحریروں میں عابدانه طور اُس نے اختیار کیا جیسا مسلمانوں میں معمول و مروج هی مگر نهایت متانت اور سنجیدگي مذهبي عابد هونیکا دعوی نکیا اور کبهي وه عادت بهي حاصل نکي مگر لوگوں کا خیال اُسکي نسبت یهه هی که باطل اعتقادوں میں باپ زیاده تها اور زهد و ریاضت کي حیثیت سے باپ کے پایه کو نه پهونچا اور جب که اُس کے خاص خاص مسئلوں سے قطع نظر کیجاوے تو صاف واضح هوتا هی که اُسکو مذهب کا چنداں خیال نتها منجمله تدبیروں کے جو پهلے پهل اُس سے ظهور میں آئیں فریادیوں کي رسائي تدبیر تهي جسکے نکالنے سے بڑا فخر اُسکو حاصل هوا اور تدبیر اُس کي بن پڑي یعني ایک زنجیر اُس نے دیوار قلعه کے اندروني جانب سے کو لٹکائي جس تک دادي فریادي بلا دشواري پهونچتے تهے اور زنجیر کے اندر والے سرے میں سونیکے گهنٹوں کا گچها عین بادشاهي کے اندر لگایا گیا تها چنانچه جب کوئي دادخواه اُس زنجیر کو هلاتا تو بادشاه کو آگاهي هوتي تهي که کوئي فریادي آیا حاصل یهه که

دسواں حصه

جهانگیر اور شاهجهاں کي سلطنتوں کا بیان

پهلا باب

جهانگیر کي سلطنت کا بیان

جب که اکبر کا انتقال هوا تو مرزا سلیم اُسکے بیٹے نے ماه اکتوبر سنه ۱۶۰۵ع مطابق جمادي الثاني سنه ۱۰۱۴ هجري میں سلطنت پر قبضه کیا اور جهانگیر کے خطاب سے پکارا گیا *

جهانگیر نے اپني قلمرو واقع شمال نربده کو ایسے امن چین میں پایا جیسے که ایسي بڑي سلطنت میں توقع هوسکتي تهي مگر عثمان ابن قتلو کي بغاوت بلاد بنگاله میں قایم یعني بنگاله کے ایک حصه ملک اوڑیسه میں محدود و منحصر تهي اگرچه اودےپور والے رانا کي غیر ملکي لڑائي بهڑائي میں پوري پوري کامیابي حاصل نهوئي تهي مگر پهر بهي بادشاه هي غالب تها اور ملک دکن میں بنگاله کي نسبت بادشاهي کارخانے زیاده خراب تهے یهاں تک که احمد نگر کي نظام شاهي حکومت اپني دارالسلطنت کے سنبهالنے میں مصروف تهي جو اُسکے قبض و قابو سے نکلا چاهتا تها بلکه یهي غالب معلوم هوتا تها که بجاے اُسکے که بادشاهي لوگ اُسکو نیست و نابود کریں کسیقدر اپنے اضلاع مغصوبه کو دوباره حاصل کریگي *

جهانگیر کي تدبیروں کا بیان

جهانگیر کي تدبیروں میں پهلے پهل توقع سے زیاده عقل و مروت پائي جاتي چنانچه اُس نے اپنے باپ کے افسروں کو استحکام بخشا اور ایسے بعض محصول دقت طلب محصولوں کے لیئے معافي کا فرمان جاري کیا جو اکبر کي ترمیم و اصلاح سے باقي رهگئی تهی اور فرمانوں کے ذریعه سے بهه ممانعت

کی آنکهوں میں بڑا بهاري بهرکم تها † *

† اکبر کے حالات اس تاریخ میں تاریخ فرشته اور اکبر نامه اور منتخب التواریخ اور خافي خاں اور خلاصة التواریخ کي سند پر قلمبند کیئے گئے منجمله اُن کے ابوالفضل نے سلطنت مذکور کے بیان میں قدیمي لیاقت اپني ظاهر کي اور معمولي عیبوں سے بهت زیاده عیب اپنے ظاهر کیئے چنانچه اس نے ایسے موقعوں کو بیان نهیں کیا جنمے اکبر کي دانائي اور نیک خوبي اور زورآوري کو بٹا لگے اور اگر بیان بهي کیا تو غلط بیان کیا اور هر بات میں اکبر کي تعریف اور بڑائي لکهي یهانتک که پڑهنے والوں کو خوده مورخ اور اُسکے ممدوح سے نفرت پیدا هوجاتي هی اور ایسي بیهوده سرائي اور خوش بیاني سے اکبر کي اصلي خوبیاں بهي ظاهر نهیں هوتیں چنانچه اور مورخوں کے ذریعه سے اکبر کے کاموں کے باعث اور اُس کي مشکلات اور اُنکي تدبیروں کا حال جنکے برتنے سے وه اُن مشکلوں پر غالب هوا دریافت هوتي هیں بلکه ایسے آدمي کي خوشامد گرئي سے جو اکبر کي خو بو سے بخوبي واقف تها اور نیز اُس کي کتاب اکبر نامه کے بادشاه کي نظر سے گذر جانے سے خود اکبر کي ذات کو خود بیني کا داغ اور خود پسندیکا دهبا لگتا هی اور یهي ایک عیب اکبر کي خصلت کو لگایا جاتا هی جو سب طرح سے تعریف و ثنا کے قابل تهي ابوالفضل نے اکبر نامه میں عهد سلطنت کے ستائیسویں برس یعني اپنے عهد وفات تک کے حالات قلمبند کیئے بعد اُس کے اگلے تین برسوں کا حال ایک شخص عنایت الله یا محمد صالح نے لکها اگر اکبر نامه کا وه قلمي ترجمه انگریزي کا جسکو لفٹننٹ شامرز صاحب مندراس والے نے تصنیف کیا ایشیاٹک سوسئیٹي میں وه موجود هی بهم نه پهنچتا تو اکبرنامه سے میں مستفید نهو اکبر کے عهد سلطنت کے چالیسویں برس منتخب التواریخ پوري هوئي جسکو عبدالقادر بدایوني نے تالیف کیا اور هندوستان کے مسلمان بادشاهوں کي تاریخ هی اور واقعات مندرجه اُس کے طبقات اکبري سے کل سینتیسویں برس تک لیئے گئے مگر اکبر کے حالات میں اُس نے اپني طرف سے زیادتیاں کیں اور کسي سے نقل اُنکي بهم نهیں پهونچائي اور اپنے تعصبوں سے اُسکو رنگ دیا یهه مورخ ایک ایسا بڑا فاضل تها کہ اُس کو اکبر نے سنشکرت سے ترجمه کرنے پر نوکر رکها تها مگر اس باعث سے که وه اپنے دین و ملت میں متعصب تها تو اُس نے ابوالفضل اور فیضي سے جهگڑا کیا اور اپني کتاب کو اُن کي اور خود اکبر کي برائیوں اور اُن کے برا بهلا کهنے سے پورم پور بهر دیا چنانچه اُس نے اکبر کي اُن برائیوں کو لکها جنکي شکایت لوگ اُس وقت میں کرتے تهے اور جنکو ابوالفضل نے دیده و دانسته چهپایا تها اور اس تاریخ کے دیکهنے سے اکبر کے مخالف هی همارے دل میں جو اثر پیدا هوتا هی وه اس اثر سے زیاده مضبوط هی جو اُسکے مداح ابوالفضل کے بیان سے آتا هی خافي خاں کي تاریخ اور خلاصة التواریخ منتخب التواریخ کے پیچهے لکهي گئیں اور طبقات اکبري تالیف نظام الدین احمد یزدي مسلمان بادشاهوں کي تاریخ اکبر کے عهد دولت کے سینتیسویں برس تک لکهي گئي کهتے هیں که وه بڑي لیاقت کي کتاب هی اگرچه اس کتاب کا ایک نسخه مولف تک پهونچا مگر اِس وجهه سے که اُس کے پڑهنے میں کوئي معاون نصیب نهوا تو اُس سے فائده نه پهونچا ایک اُس قلمي نسخه سے اعانت حاصل کي هی جو خافي خاں کي کتاب کا جهانگیر کي آخر سلطنت تک ترجمه جس کو میجر گارڈن صاحب ملازم گورنمنٹ مندراس نے کیا مگر بڑے افسوس کي بات هی که یهه عمده ترجمه اُس تاریخ کے آخر تک نهیں پهونچا جس میں زمانه حال کے حالات اچهي طرح پائے جاتے هیں اور وه تاریخ ایسي هی که اُس زمانه کے حالات اُس میں کامل اور مسلسل بیان کیئے هیں جس زمانه کا حال اُس میں مندرج هی *

ر هاتهيوں کي قطاريں بادشاه کے سامنے اس ساز و سامان سے گذرتي
ہيں که وار وار سے گروه اُن کے زر بفت کي جهوليں اور سونے چاندي کے
ؤلاوں سے بن ٹهن کر نکلتے تهے اور هر گروه کے بڑے هاتهي کے مستک اور
ھاتي پر سونے کي تختياں لگي هوتي تهيں جس ميں لعل و زمرد
ڑے جاتے تهے بعد اُن کے گهوڑوں کي قطاريں بڑي شان و شوکت سے
تي تهيں اور خراماں خراماں نکل جاتي تهيں اور جب که گهوڑے پورے
رجاتے تهے تو گينڈے اور شير اور کهيري شير اور پلنگ اور چيتے اور شکاري کتے
ر باز شکرے ترتيب وار آگے سے گذارے ‡ جاتے تهے بعد اُسکے سواري کے فيل آتے
ے جنکے زر بفت ورديوں کي چمک دمک سے چکاچوند هوجاتي تهي *

باوصف اس جاه و جلال کے جس شان و شوکت سے اکبر
ر آتا تها اُس سے کچهه کم ساده مزاجي بهي نبرتتا تها چنانچه دو
رپ والوں § نے اپني آنکهوں ديکها حال اُس کا بيان کيا اور وه بيان ايسے
ں که اُن ميں سے کچهه ليکر اکبر کي تاريخ کو پورا کرينگے بيان اُن کا
ه هي که يهه بادشاه اور ايشيا والے بادشاهوں کي نسبت نمود و نمايش
چنداں خواهاں نتها اِس ليئے که تخت سے نيچے اوتر کر بيٹهکر يا
ے هوکر داد خواهوں کي داد رساني کرتا تها لکها هي که يهه بادشاه
يت خليق اور صاحب حشمت اور خدا ترس اور سخت و قوي اور
وق و توپ وغيره آلات حرب کي صناعت اور فنون کي صنعت سے بخوبي
ف تها اور کم خوراک اور ايسا بڑا محنت کش تها که اُسکي محنت
شقت سے تعجب هوتا تها اور راتدن ميں تين گهنٹے سوتا تها اور عام
وں سے بملايمت پيش آنيوالا اور اميرونکي نسبت غريبونکي بڑي آو بهگت
نيوالا تها اور غريبوں کي شکسته دلي پر مايل هوتا تها اور اُنکے پيشکشوں
اميرون کي نسبت بڑي مهرباني سے قبول فرماتا تها اور اپنے لوگ
ں سے محبت کرتے تهے اور اُسکي هيبت سے بيطرح ڈرتے تهے اور دشمنوں

‡ سرٹامس رو اور برنير صاحب کي تاريخ جلد ايک صفحه ٣٢
§ پرکس صاحب کي کتاب حالات حاجيان جلد پانچ صفحه ٥١٦

نہایت شان دار اور خوشنما نظر آتا تھا † *

اکبر کے جاہ و جلال کي دھوم دھام اُس وقت ہوتي تھي کہ اعتدال ربیعي یا سالگرہ کا جشن آراستہ کیا جاتا تھا یہہ جشن کئي کئي دن برابر رہتا تھا اور جتنے دنوں رہتا تھا تو اُن میں ایک عام میلہ یعني لوگونکي ریل پیل اور سواریوں کي چھل پھیل اور بڑي بڑي نمایشوں کي دھوم دھام رہتي تھي اور خود اکبر بادشاہ ایک زردوزي خیمہ میں جلوس فرماتا تھا جو دھوپ کے بچاؤ کي نظر سے شامیانوں کے بیچا بیچ نصب کیا جاتا تھا اور کم سے کم دو ایکڑ زمین پشمي زر دوزي قالینوں اور زریں جھالروں سے رشک چمن ہوجاتي تھي اور اُن کي زردوزي کي یہہ صورت تھي کہ مخمل پر کلابتون کا کام اور موتیوں اور پوکھراج پنے وغیرہ کا جڑاؤ ہوتا تھا ‡ باقي امیروں کے خیمے بھي ایسے ہي ہوتے تھے جن میں وہ آپس میں ملتے جلتے رہتے تھے اور گاہ گاہ اُن سے بادشاہ بھي ملتا تھا گھوڑے ہاتیوں اور جواہرات اور خلعتوں کي بخشش امیرونکو ہوتي تھي اور جب بادشاہ تل میں بیٹھتا تھا تو ہموزن اپنے سونا چاندي اورخوشبوئیں اور باقي اجناس مختلفہ بار بار تول کر اُن غریبوں کو تقسیم فرماتا تھا جو وزن کے وقت حاضر ہوتے تھے اور خود بادشاہ اپنے ہاتھوں سے سونے چاندي کے بادام اور اور پھل بھي ادھر اودھر بکھیرتا تھا اگرچہ یہہ پھل قیمت کے تھوڑے ہوتے تھے مگر درباري امیر اُن کو بہت جي جان سے لوٹتے تھے اور ان جلسونکے بڑے دن میں سنگ مرمر کے محلسرا میں تخت سلطنت پر جلوس فرماتا تھا اور وزیر امیر اُس کے گرد اپنا حلقہ باندھتے تھے جنکے سروں پر لنبي لنبي کلغیاں اور سرپیچوں میں ایسے ہیرے جڑے ہوتے تھے کہ وہ تاروں کي مانند آسمان میں چمکتے تھے

---

† مسٹر ٹامس رو صاحب کا قول منقولہ چرچھل صاحب بابت دریائي سیاحت اور ٹري صاحب کا سفر دریا صفحہ ۳۹۸

‡ ہاکنز صاحب کا قول مندرجہ کتاب حاجیان مصنفہ پرکس صاحب جلد ایک

† سر ٹامس رو صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھي ایسقدر دولت بے پایاں اور حشمت بیکراں نہیں دیکھي تھي

اس کثرت و شدت کے ہر جزوي کے انتظام پر پوري توجہہ اُسکي پائي جاتي هی *

آئین اکبري اور اُسي زمانہ کي تاریخوں سے اکبر کے کارخانوں کي فرلواني دریافت هوتي هی ‡ مگر نتیجے اور اثار اُن کے اُن یورپ والوں کے بیان سے بخوبي معلوم هوسکتے هیں جنهوں نے اُن عالیشان کارخانوں کو اکبر کے عہد دولت یا جہانگیر اُسکے جانشین کے دور سلطنت میں اپني آنکھوں سے دیکھا تھا *

اکبر کے لؤ لشکر کے سامان ایسے مکانات اور خیمے تھے کہ نہایت آساني سے ایک جگہہ سے دوسري جگہہ منتقل هوسکیں اور اُن مکانوں کي حقیقت یہہ تھي کہ ثات اور پرتالوں کے پردوں سے بلند بلند دیواریں چاروں طرف قایم کیجاتي تھیں اور اُس کے اندر عام درباروں اور عام ملاقاتوں کے واسطے بڑے بڑے عالیشان دالان اور دیوان اور کھانے پینے یعني دعوتوں کے کمرے اور چلنے پھرنے کے سائبان اور برآمدے اور خلوت کے الگ الگ کمرے بنائے جاتے تھے اور تمام مکانات اچھے اچھے فروش و الات اور لوازم-زیب و زینت سے آراستہ پیراستہ هوتے تھے اور عیش و آسایش کي مناسبت ملحوظ و مرعي رهتي تھي *

وہ چار دیواري پندرہ سو تیس گز کي مربع اندر کیجانب سے طرح طرح کے رنگین خیموں اور مختلف مختلف دیواروں پر مشتمل هوتي تھي مگر باهر کي جانب سے رنگ اول خیموں کا لال هوتا تھا اور خیموں کي چوتیوں پر سنہري کلس اور کنگرے هوتے تھے غرض کہ وہ احاطہ بادشاهي لشکر کے بیچا بیچ ایک طرح کا قلعہ دکھائي دیتا تھا اور اُسکے جانب سے خاص لشکر ایک عمدہ شہر نمایاں هوتا تھا جو مختلف‌الالوان خیموں سے آراستہ اور ترتیب یافتہ بازاروں سے مرتب اور ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پانچ میل کي چوڑائي میں پھیلا اور بلند مقام سے

‡ اکبر کے طویلہ میں بارہ هزار گھوڑوں اور اُس کے فیلخانہ میں پانچھزار هاتھیوں سے کچھہ کم نہ رهتے تھے اور علاوہ اُنکے شکاري جانوروں کے بڑے بڑے کارخانہ تھے ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱

طرز کي برجيوں اور گنبدوں اور پشتوں پر مشتمل هيں اور هر دروازه انکا ايسي شاندار عمارت هی که بادشاهي محل کے دروازه سے مناسبت رکھتا هی۔ اکبر نے فتحپور سیکري کو مضبوط و مستحکم بنایا اور وهي بستي اسکي خاص ریاستگاه تهي اگرچه وه شهر اب چھوڑا گیا مگر حقیقت میں هندوستان کي پهلي شان و شوکت کا بڑا عمده نمونه † هی *

اکبر کے تمام کارخانوں میں ترتیب و قواعد انتظام کي مراعات اچھي طرح ملحوظ رهتي تهي چنانچه آئین اکبري میں جس سے ملکي مالي انتظام کے حالات اس کتاب میں اکثر لیئے گئے هیں هر محکمه کے عمله اور آئین و قواعد کا حال تکسال خزانه سے لیکر میوه خانے اور عطر خانے اور گل خانے اور باورچي خانے اور شکاري جانوروں کے کارخانے تک نهایت تفصیل سے مندرج هی غرض که اس کے سارے کارخانوں میں شان و شوکت اور خوش اسلوبي خوش سلیقگي اور عمده انتظاموں کا ایسا نقشه پایا جاتا هی که اس کے دیکھنے سے حیرت هوتي هی اس لیئے که بے شمار چیزوں کے انتظام میں کسي قسم کا خلل نه آتا تها اور باوصف

† بشپ هیبر صاحب نے فتحپور سیکري کا واقع هونا ایسي پهاڑي پر بیان کیا جس سے چاروں طرف کا تماشا دکھلائي دیتا هی اور قرب و جوار کے مکان اسکے هاتهه تلے هیں اور اُن سیڑهیوں کي عمده وضع بیان کي هی جنکے ذریعه سے درگاه کے بلند دروازه پر چڑهتے هیں بادشاهي محل کي چوڑائي چکلائي اور اُس کے پتهروں کي کهدائي اور سب سے قطع نظر خاص مسجد اور چوکور عمارتوں اور حجروں کا باهم تناسب اور حسن تعمیر اچھي خوبي سے لکھا جنکے پهلو میں وه مسجد واقع هی علاوه اُسکے صاحب ممدوح نے آگره کي دروني عمارتوں کا بهي حال لکھا هی چنانچه منجمله اُن عمارتوں کے ایک سفید سنگ مرمر کي مسجد کا بیان کیا جو نهایت لطافت اور کمال سادگي سے کنده کیگئي اور بادشاهي محل جو اکثر سنگ مرمر سے بنا هوا اور نهایت عمده کمروں پر مشتمل هی اور دالان اُسکا ایسے سنگ مرمر کے ستونوں اور محرابوں سے مرتب هی جو دلي کے ستونوں اور محرابوں سے زیاده صاف اور ساده هیں اور چهوٹے چهوٹے کمروں کي چنائي کهدائي اور بیل بوٹے حسن و لطافت کي حیثیت سے اُن بیل بوٹوں کي برابر هیں جو الهمبرا میں پائے جاتے هیں بلکه اُنسے بهي زیاده عمده هیں اکبر کي بڑي عمارتوں میں سے همایوں کا مقبره هی جو ایک بڑي شان دار عمارت اور نهایت مضبوط و مستحکم اور ٹهوس اور بڑے اُنچے چبوترے پر بنائي گئي هی اور گنبد اُسکا جو اُسکي چوٹي پر بنایا گیا صاف مرمر کا هی *

منصب داروں کي تنخواهيں معقول † تهيں مگر تنخواه اور حکومت اُن کي موروثي نهوتي تهي چنانچه جب کوئي منصب دار مرجاتا تها تو پهلے پهلے اُسکے بيٹے کو تهوڑا سا منصب عنايت هوتا تها اور بعد اُسکے اُسکے باپ کے لحاظ و استحقاق سے کچهه وظيفه بهي زياده کيا جاتا تها *

اگرچه همارے پاس ايسا کوئي ذريعه موجود نهيں که اُس سے تعداد فوج کي دريافت کريں مگر پچهلے زمانه ميں يهه خيال کيا جاتا هي که اورنگ زيب کي سلطنت ميں توپ خانه اور غير قاعده داں پيادوں کے علاوه دو لاکهه سوار جرار ‡ تهے تو غالب هي که اکبر کے عهد دولت ميں بهي اسي قدر هونگے *

ابوالفضل بيان کرتا هي که صوبوں کي بيقاعده فوج چواليس لاکهه آدمي تهے مگر غالب يهه هي که اُس نے اُن سپاهياهيوں کو بهي شمار کيا جو بعض صورتوں ميں معين کام پر نوکري کرتے تهے جيسے که جب بادشاهي لوگ ادهر اودهر سير و شکار کو جاتے تهے تو جنگلوں کي پيٹ پکار کے واسطے ايک دو دن کي غرض سے لوگوں کے رکهنے کي حاجت هوتي تهي اور بلا ريب اُنميں سے بهت سے لوگ ايسے پهاڑي راجاؤں اور قوموں سے تعلق رکهتے تهے جو بادشاه کے کسي وقت ميں ملازم نهوئے تهے *

اکبر کي عمارتوں کا بيان

اٹک کے قلعه مذکوره بالا کے علاوه بهت سي جنکي عمارتيں اکبر نے بنوائيں مگر آگره اور الهآباد کے قلعے اور اُن دونوں قلعوں کي رونياں اُسکي ساري عمارتوں پر فوقيت ليگئيں چنانچه وه قلعی مسهريوں کي مانند اونچے اور سنگ تراشيده برجوں اور گهري گهري خندقوں اور هندوستاني

---

† آئين اکبري ميں منصب داروں کي تنخواهوں کي بابت جو روپيه لکها هي وه انکے ذاتي وظيفوں سے متعلق نهيں هوسکتا بلکه برنيير صاحب نے اپني کتاب کي جلد ايک صفحه ٢٨٩ ميں لکها هي که دانشمند خاں ميرا مربي پنجهزاري کا منصب دار تها اور حقيقت ميں پانسو سواروں کا افسر تها اور پانچهزار کروه يعني پانچ باره هزار روپيه ماهواري پاتا تها

‡ برنير صاحب کا بيان

موجودات کے بعد اُسکی تنخواہ سرکاری خزانہ سے ملتی تھی حاصل یہہ کہ ان منصب داروں کی فوجوں سے بادشاهی فوج قایم هوتی تھی اور جب کوئی فوج لڑائی پر بھیجی جاتی تھی تو خود بادشاہ اُسکے ایک حاکم کے تلے چند اور افسروں کو مقرر کرتا تھا جن کے نیچے غالباً کوئی سلسلہ چھوٹے افسروں کا اُس سلسلہ کے سوا نہوتا تھا جو ہر آدمی کے اپنے اپنے حصہ پر حاکم ہونے سے پیدا هوتا تھا خاص بادشاهزادوں یعنی اولاد بادشاہ کے سوا پنچہزاری منصب سے زیادہ کا منصب کسی آدمی کو عنایت نہوتا تھا اور باقی بادشاهی نسل کے شاهزادے اور راجپوت راجے کل تیس آدمی پنجہزاری منصب والے تھے اور چھوٹے بڑے کل منصب دار پنجہزاری دو صدی تک ساڑھے چار سو منصب داروں سے زیادہ نتھے † *

ہر منصب دار پر واجب تھا کہ وہ آدھے سوار اور آدھے پیادے رکھے اور منجملہ پیادوں کے چوتھائی پیادے توڑے دار بندوقچی هوویں اور باقی تیر انداز رهیں اور منصب داروں کی فوج کے علاوہ ایک اور بڑا گروہ سواروں کا تھا جو تنہا تنہا کام کرتے تھے اور احدی ‡ کہلاتے تھے اور کسی فوج میں داخل نہوتے تھے اور تنخواہ اُنکی اُنکی لیاقتوں پر منحصر هوتی تھی غرض کہ عام سواروں کی تنخواہ سے زیادہ هوتی تھی اٹک پار والے عام سواروں کی تنخواہ پچیس روپیہ اور هندوستانی عام سواروں کی تنخواہ بیس روپیہ اور توڑے دار بندوق والوں کے چھہ روپیہ اور تیراندازوں کے اڈھائی روپیہ هوتے تھے *

---

† یہہ تعداد آئین اکبری کے مطابق بیان کی گئی مگر یہہ ثابت نہیں هوتا کہ اُسکی سلطنت کے کونسی زمانہ میں یہہ تعداد اُنکی تھی افسرونکے اِسقدر کم ہونے کا باعث یہہ بیان کیاگیا کہ لڑائی کے فنون میں قواعد سکھلانے اور هدایت کرنیکی حاجت نہوتی تھی اور سوار اُسوقت کے شریف نجیب اور آجکل کے معمولی سواروں سے زیادہ هوشیار اور تربیت یافتہ هوتے تھے

‡ واضح هو کہ یہی احدی آج کل کی هندوستانی سرکاروں میں یکوں کے خطاب سے مشہور هیں مترجم

یہہ پرانا دستور ایک عرصہ سے جاري تھا کہ فوج والوں کے لیئے جاگیریں مقرر کي جاتي تھیں اور محاصل ملک سے وظیفی تھہرائے جاتے تھے چنانچہ تحصیل و وصول کا اختیار اُن لوگوں کو حاصل ہوتا تھا اور کسي قسم کي روک ٹوک اُنکو نہوتي تھي اور موجودات کے وقت ایسي بے ترتیبي اور دغابازي برتي جاتي تھي کہ فوج والوں کے ہمراہي اور خدمتگار ادھر اودھر سے مانگے تانگے کے گھوڑے لیکر حاضر ہوجاتے تھے اور باوصف اُسکے ساز و سامان سے بھي درست نہوتے تھے *

پہلي خرابي کي اصلاح اس طرح فرمائي کہ حتی الامکان اپنی خزانہ سے زر تنخواہ دینا شروع کیا اور فوج کي جاگیروں پر کچھہ کچھہ بندشیں لگائیں اور دغابازي کا یہہ تدارک کیا کہ ہر سپاہي کا حلیہ فوج کے کاغذوں میں لکھوایا اور گھوڑوں پر سرکاري داغ دلوائے اور تنخواہ سے پہلے حاضري تھہرائي اور اونٹ اور بیل گاڑي فوج کي باربرداري کو شمار کراکر نرخ معین پر کرایہ دینا تھہرایا *

اگرچہ اکبر نے بڑي جد و جہد اُٹھائي تھي مگر باوجود اِس کے بھي فوج اُسکي آراستہ پیراستہ اور پوري پوري انتظام یافتہ نتھی اس لیئے کہ وہ فوج ایسے گروہوں پر منقسم نتھي کہ خود اُنکي اور اُنکے افسرونکي تعداد معین ہووے قاعدہ یہہ تھا کہ بادشاہ کي ضرورت سمجھنے پر افسر معین کیئے جاتے تھے اور وہ منصب دار کہلاتے تھے اور منصب کي بہت سي قسمیں ہوتي تھیں چنانچہ دہ ہزاري پنجہزاري کي منصب داري سے دس سپاہیوں کي منصب داري تک مقرر ہوتی تھی اور حقیقت یہہ تھي کہ چھوٹي منصب داریونکے سوا بڑي بڑي منصب داریاں نام کي منصب داریاں تھیں اور صرف اُنسے اتني غرض تھي کہ منصب داروں کي تنخواہیں اور درجے مقرر کیئے جاویں ہر منصب دار اپني اپني فوج بھرتي کرتا تھا جس قدر کي بھرتي کي اُسکو اجازت ہوتي تھي یہاں تک کہ بعض اوقات اپنے نام کي منصب داري کا دسواں حصہ بھرتي کرتا تھا اور

کوتوالوں کي هدایتوں میں وہ جاسوسي اور مزاحمت پائي جاتي هی جو ظالم بادشاهوں کے پولس میں هوتي هی هدایتوں میں یهہ بهي مندرج هونا تها کہ کوئي آدمي غلہ وغیرہ نہ بهرے اور باهر سے بهي اس لیئے نہ لاوے کہ وہ اپنے جي چاهتا بیچے اور بهت سي معقول هدایتوں میں یهہ بهي درج هی کہ جو آدمي عام جلاد کے پیالہ سے پاني پیوے تو هاتهہ اسکا کاٹا جاوے یهہ قانون ایسا هی کہ منو کے † مجموعہ کے قابل هی اور اسلئے بڑے اچنبهے کي بات هی کہ داد رساني کے باقي سارے قاعدے فیضي اور اهلیت سے مشحون و معمور هیں هدایت موسومہ حاکم گجرات مندرجہ تاریخ گجرات میں کوڑوں پٹوانے اور گردن مارنے اور پابزنجیر کرنے کو محدود و معین کیا اور یهہ تاکید لکهي کہ سنگین سزاؤں کي عملدرآمد میں احتیاط و کفایت برتا کرے اور خطرناک شور و فساد کے مقدمات کے علاوہ کسي مقدمہ میں جبتک روئداد اسکي دربار میں نہ بهیجے تب تک سنگین سزاقایم نکرےاور منظوري نامنظوري کا منتظر رهے اور جب کہ سنگین سزا تجویز هووے تو عضو تراشي عمل میں نہ آوے اور بیدردي سے کام نہ لیا جاوے ‡ *

فوج کے انتظام کا بیان

اگرچہ اکبر اور محکموں کي اصلاح و درستي میں سراپا مصروف تها مگر فوج کے انتظام سے بهي غافل نتها اور جیسے کہ پہلے پہلے اس نے فوج کے مطیع کرنے میں محنت اُٹهائي اس سے کچهہ کم محنت اس نے جب بهي نہ اوٹهائي کہ فوج کے انتظام و اتمام اور اسکي کفایت شعاري کے اهتمام اور اس کے کام کا بنانے میں مصروف رها *

---

† یهہ شخص پہلے وقتوں میں ایک عالم هندو تها جسنے هندوؤں کے مذهب میں تصنیفات کیں چنانچہ ذکر اسکا کتاب کے اول میں درج هوا اور اس تشبیهہ سے یهہ مقصود هی کہ اسنے خدا کي وحدت کو اپني کتاب کے شروع میں بڑي خوبي سے لکها مگر سب جگهہ راے اسکي ویسي نرهي ۱۲ مترجم

‡ برڈ صاحب کي تاریخ گجرات صفحہ ۳۹۱

میں پورا اختیار اُسکو حاصل هوتا تھا مگر استحکام اُس کے کاموں بادشاہ کي منظوري پر موقوف تھا *

پٹواري اور قانون گو اور تحصیلدار وغیرہ سارے مالي کارگذار اور علاوہ اُنکے وہ فوجدار اُس نایب‌السلطنت کے تحت حکومت هوتے تھے جو خاص خاص اپنے اپنے ضلع کے بیقاعدہ سپاهیوں اور قاعدہ‌داں فوجوں اور جنگي کارخانوں اور ایسي جاگیروں پر متعین هوتے تھے جو جنگي کاموں کے واسطے مقرر کیجاتي تھیں علاوہ اُس کے یہہ کام بھي اُن سے تعلق رکھتا تھا کہ اگر کوئي بد انتظامي اُنکے علاقہ میں کھڑي هوجاوے تو اصلاح اُسکي بطور معقول کریں *

دادخواهوں کي داد رساني ایسي عدالت کے ذریعہ سے هوتي تھي جسمیں ایک میر عدل اور ایک قاضي افسر هوتا تھا قاضي اظہار لیتا تھا قانون‌گو بتا تھا اور میر عدل اُس مقدمہ کو تجویز کرتا تھا اور معلوم هوتا هی کہ اُسیکي راے کو فوقیت دیجاتي تھي اور اِس خاص امتیاز کا باعث غالباً وہ تغیر و تبدل تھا جو بادشاہ کي مرضي اور ملک کي رسم و رواج کے لحاظ سے مسلمانوں کے ایسے ٹھیک ٹھیک قانونوں میں واقع هوتا تھا جو قانون قاضي کے بیان سے واضح هوتے تھے *

بڑے بڑے شہروں کے تھانہ چوکیات کوتوال شہر سے اور قصبوں کے تھانہ چوکیات افسران مال سے متعلق تھیں هاں گانوں گرانؤں کے تھانے دھري مقدموں سے تعلق رکھتے تھے *

اهلکاروں کے نام کي هدایتیں انصاف و مروت سے خالي نهوتي تھیں اور بیهودہ سرائي اور یاوہ گوئي سے بھي پاک صاف نہ تھیں جیسے کہ ایشیا والوں کا دستور هی *

صوبہ هوگئے اور اکبر کے عهد دولت کے بعد سپہ سالار کے خطاب کي جگهہ صوبہ‌دار کا خطاب قایم کیا گیا اور محاصل صوبہ کي نگراني پر دیوان کا عهدہ مقرر هوا اگرچہ دیوان صوبہ دار کے تلے هوتا تھا مگر بادشاہ اُسکو مقرر کرتا تھا

حاصل هونا اسلیئے کسی انتظام کے ذریعہ سے ممکن نہ تھا کہ موروثی جایدادوں کی وہ مسلسل تقسیم جو بحکم وراثت چھوٹی چھوٹی حصوں پر بانٹ چونٹ کرتے تھی ترقی کاشت کی مانع مزاحم تھی اور خاندان کاشت کے ایسے لوگ جو کھیت کیار کے علاوہ سوداگری یا اور ایسے کاموں میں پڑ سکتی تھی جن کے باعث سے کاشتکاروں کے کم ہونے پر خام پیداواری کی مالیت اور محنت کاشت کی قیمت بڑھ جاتی ہو جوت کے دھندوں میں پھنسے اور کھیت کیار کے کاموں میں دھنسے رہے *

ترمیم مذکورالصدر کا بانی وہ راجہ توڈر مل تھا جسکے نام سے وہ ترمیم اب بھی مشہور و معروف هی اِس وزیر باتدبیر کی جنگی خدمتوں کا حال اوپر گذر چکا ابوالفضل کہتا هی کہ توڈرمل لوبھی لالچی نتھا اور دوستی کا سچا اور زبان کا پورا تھا مگر باوصف اِس کے کینہ پرور اور انتقام دوست بھی تھا اور برتنوں کے رکھنے اور پوجا پاٹ کے کرنے اور هندوؤں کی ایسی ایسی رسموں کا ایسا سخت پابند تھا کہ چند بار اُسکو اکبر نے بھی برا بھلا کہا ‡ *

سیاستوں کا بیان

جسقدر کہ همکو اکبر کے مالی محکموں کا انتظام و انصرام اچھی طرح تفصیل سے دریافت هی ویسا اور محکموں کا حال معلوم نہیں مگر اُس کی هدایتوں کے دیکھنے سے جو افسروں کے نام بنام صادر ہوتی تھیں عام انتظام اور محکموں کا بھی دریافت هوسکتا هی § *

اکبر کی سلطنت پندرہ || صوبوں پر منقسم تھی اور هر صوبہ میں ایک نایب السلطنت رهتاتھا جو سپہ سالار کہلاتا تھا اور ملکی اور جنگی کاموں

‡ شامرز صاحب کا اکبر نامہ کا قلمی ترجمہ

§ کلیدون صاحب کا ترجمہ آئین اکبری جلد ایک صفحہ ۲۹ لغایت ۳۰۳

|| منجملہ اِن پندرہ صوبوں کے بارہ صوبہ هندوستان خاص اور تین صوبہ دکن میں متعین تھے اور جبکہ بعد اُس کے بیجاپور اور گولکنڈہ کو فتح کیا تو دکن میں

روپیہ وصول ہوتے تھے اور ہر حصہ کا تحصیلدار کروڑي کہلاتا تھا مگر یہہ تقسیم اُسکي قایم نہ رہي اور ہندوؤں کي پراني تقسیم پھر قایم ہو گئي *

انتظامات مذکورۂ بالا سے سرکاري مطالبہ میں بہت بڑي تخفیف واقع نہ ہوئي مگر اُس نقصان میں کمي نہ پڑي جو محاصل کي تحصیل میں واقع ہوتا تھا غرض کہ سرکاري منافع دستور کے قریب قریب رہے مگر لوگوں کا بوجھہ کم ہو گیا ابوالفضل کہتا ہے کہ شیر شاہ نے کل پیداوار کي چوتھائي اور اکبر نے اُسکي تہائي وصول کي مگر باوصف اسکے پھر لکھتا ہے کہ اکبر کي جمعبندي شیرشاہ کي جمعبندي سے ہلکي پھلکي تھي *

اکبر کي ہدایتیں افسران محاصل کي نسبت ہم تک پہونچیں اور اُن سے واضح ہوتا ہے کہ اکبر کو خیال اسبات کا بہت کچھہ تھا کہ انتظام کے قاعدے بخوبي انصرام پاتے رہیں اور رعایا کي بھي امن چین سے گذرے نیز اُسکے انصرام کے طور و طریقوں کا حال بھي معلوم ہوتا ہے چنانچہ سرکاري محاصل کے کسي قسم کا ٹھیکا نہ دیا جاتا تھا اور سارے تحصیلداروں کو یہہ تاکید تھي کہ اقرار ناموں اور تحصیل کے کاموں میں کاشتکاروں سے آپ اپنا واسطہ علاقہ رکھیں اور خود وہاں آیا جایا کریں اور گانوں کے پٹواریوں اور چودھریوں کے سہارے نہ بیٹھیں † *

غرض کہ ترمیم و اصلاح مذکورۂ بالا کي بدولت اکبر کي رعایا کو عیش و راحت کي حیثیت سے ترقیاں تو نصیب ہوئیں مگر ترمیم مذکور میں کوئي بات ایسي نہ تھي کہ اُس کے ذریعہ سے اُن کے حالات کو بھي تھوڑي بہت ترقي حاصل ہوتي رہتي یہاں تک کہ اصلاح مذکور سے گنواروں کو یہہ اُمید قایم نہوئي کہ وہ زراعت کے سوا اور پیشوں میں بھي دست اندازي کریں یا اپنے ہي پیشہ میں سعي و محنت کے ذریعہ سے بڑي بڑي سرفرازي پاویں اور کچھہ شبہہ نہیں کہ مراتب مذکورۂ بالا کا

---

† گلیڈون صاحب کا ترجمہ آئین اکبري جلد ایک صفحہ ۳۰۳ لغایت ۳۱۲

جنس کي عوض میں نقد روپیه مقرر کیا گیا تھا اور گاهے گاهے بازاري قیمتوں کے لحاظ سے زر لگان مقررہ پر نظر ثاني بھي کي جاتي تھي اور یہاں تک نرم گیري تھي که اگر کوئي کاشتکار نرخ لگان کے بموجب روپیه کے دینے کو بھاري سمجھتا تھا تو جنس کے دینے کي اجازت دي جاتي تھي *

پہلے پہلے یهه دستور رہا که هر برس نئي جمعبندي کي جاتي تھي مگر جب که هر برس کي جمعبندي میں دقت پیش آئي تو پچھلے دس برسوں کي جمعبندي کے بموجب اگلے دس برسوں کي جمعبندي کي گئي *

میعاد جمعبندي کے دراز کرنے سے انتظام مذکورہ بالا کي بہه دوسري برائي کم هوگئي که اقسام کاشت کي مختلف جمعبندي سے ڈهک کا ملک اثر یوں نمایاں هوتا تھا که کاشتکار اچھي پیداوار کي قسم اِس لیئے بوتا تھا که کو اب کے سال اُس کو فایدہ هوتا تھا مگر اگلي برس کي جمعبندي میں زیادہ دینا پڑتا تھا *

سرکاري کاغذوں میں اقسام اراضیات اور پیمایش کا حال احتیاط سے لکھا جاتا تھا اور زمین کي تقسیم کاشتکاروں پر اور محاصل کي کمي بیشي کل کي کتابوں یعني نکاسیوں کھتونیوں میں هر سال درج کي جاتي تھي جو تقسیم و پیمایش کے بموجب هر گانو میں موجود رهتي تھیں چنانچه وہ کتابیں اب بھي هندوستان کے ایسے ایسے حصوں میں معمول و مروج هیں جو اکبر کے عهد دولت میں فتح نهوئي تھي اور اُن حصوں میں وہ کتابیں صرف اپنے حسن و خوبي کي بدولت رائج هو گئیں *

اس زمانے میں جب که محاصل میں ترقیاں واقع هوئیں افسروں کے نذرانه اور بہهت سے دقت طلب محصول موقوف هوئے *

تقسیم مذکورالصدر کے علاوہ کل قلمرو کي مالي تقسیم ایسے حصوں پر کي گئي تھي که هر حصے سے ایک کرور دام یعني اڈھائي لاکھ

کي تبديل و تغير کے واسطے اقسام مفصله ذيل قرار دي گئيں اول
يهه که دو فصلي زمينوں سے هر فصل کے کٹنے پر محصول سرکاري پورا وصول
کيا جاتا تها دوسرے يهه که يک فصلي زمينوں کا زرلگان اُس وقت دیا
جاتا تها جب که وه بوئي جوتي جاتي تهيں تيسرے يهه که اُن زمينوں پر
پيداوار کے دو پانچويں حصے پهلے برس دينے پڑتے تهے جو غرقابي کا ضرر
اُٹهاتي تهيں يا تين برس سے افتاده هوتي تهيں اور اُن کو قابل زراعت
کرنے میں کچهه صرف کرنا پڑتا تها بعد اُس کے هر برس لگان بڑهايا جاتا تها
يهاں تک که پانچويں برس پورا ليا جاتا تها چوتهي قسم يهه که پانچ
برس سے زياده پڑي هوئي زمينوں پر پهلے چار برس بهت مفيد شرطيں
عنايت هوتي تهيں يعنے محصول بهت کم دينا پڑتا تها *

آئين اکبري ميں کهيں يهه مذکور نهيں که ايک کهيت کي زرخيزي
دوسرے کهيت کي نسبت کسطرح دريافت کي جاتي تهي مگر غالب يهه
هے که ديهات والوں کي صلاح و مشورت سے تمام زمينوں کي تين قسميں
قرار دي گئي هونگي اور يهه کام اُس تقسيم کے ذريعه سے آسان هوا هوگا
جو گانوں والوں نے آپس ميں ٹهرا رکهي تهي اور بهت دنوں سے برابر
چلي آتي تهي گانو والوں کي تقسيم کے بموجب گانوں کي زمينيں کالي
يا بهڑيلي ريتلي کالي کنکريلي وغيره قسموں پر منقسم هوتي هيں اور
علاوه اُن کے گانوں کے قرب اور پاني کي دستيابي اور مثل اُس کے اور
باتوں کا بهي لحاظ کيا جاتا هے اور مختلف قسموں کي زمينوں کو
اسي طرح بانٹتے ميں که سارے کاشتکاروں کو برابر فائده پهونچے بڑي
دشواري پيش آتي هے اور بڑي محنت اُٹهائي جاتي هے *

تيسرے مطلب يعني اِس کام کے ليئے که جنس کے بدله ميں کسقدر
روپيه مقرر کيا جاوے هر گانوں اور هر قصبه سے اُن قيمتوں کے نقشے طلب
کيئے گئے جو پيمايش سے پهلے گذشته اُنيس برس ميں معمول و مروج
تهيں چنانچه نرخ مندرجه نقشه جات کا اوسط ليا گيا اور اُسکے بموجب

اُس انتظام کا پہلا مطلب یہہ تھا کہ زمین کي پیمایش ٹہیک ٹہیک کي جاوے دوسرا یہہ کہ ہر بیگہہ کي مقدار پیداوار اچھي طرح دریافت ہو جاوے کہ کتنا پیدا ہوتا ہی اور سرکار کو اُس میں سے کس قدر لینا چاہیئے تیسرا یہہ کہ جنس کے بدلہ میں کسقدر روپیہ ٹہرایا جاوے *

پہلے مطلب کے لیئے ایک عام پیمانہ اُن مختلف پیمانوں کي جگہہ اکبر نے قایم کیا جنکو سرکاري افسر بھي برتا کرتے تھے اور احتیاط کے پابند نہ تھے غرض کہ اُس نے آلات پیمایش کو ترقي بخشي اور ساري اراضیات قابل الزاعت کي ناپ تول کے لیئے آدمي مقرر کیئے *

پیمایش کي نسبت جمعبندي کا دوسرا کام مشکل تھا اِس لیئے کہ زرخیزي اور پیداواري کي حیثیت سے تمام زمینیں تین قسموں پر منقسم ہوئي تہیں اور ہر قسم کے بیگہہ کي مختلف پیداوار کي مقدار دریافت کي گئي تھي اور تین قسموں کي اوسط مقدار کو ایک بیگہہ کي مقدار قرار دیکر مقدار مذکور کي تہائي کو سرکاري حق ٹھرایا گیا تھا † معلوم ہوتا ہی کہ ایسي جمعبندي سے غایت درجہ کي جمع قرار دیني مقصود ہوتي تھي اِسلیئے کہ جو کاشتکار اُس معین مقدار کو گراں سمجھے تو اُس کو اجازت حاصل تھي کہ وہ زمین کي اصلي پیمایش کراوے اور اصلي پیداوار کو تقسیم کر دے *

مساوي پیداوار کي زمینیں پیداوار کے علاوہ اور باتوں کے لحاظ و حیثیت سے مختلف ہو سکتي ہیں چنانچہ ترتیب مذکور الصدر

† مثلاً گیہوں کے ایک بیگہہ کي مقدار پیداوار منوں کي رو سے بطور مفصلہ ذیل ترار دي گئي زمین قسم اول ۱۸ من قسم ثاني ۱۲ من قسم ثالث ۸ من ۳۵ سیر کل ۳۸ من ۳۵ سیر جسکي تہائي ۱۲ من ساڑے ۳۸ سیر بیگہہ پیچھے اوسط مقدار قائم ہوئي جسکي تہائي ۴ من ساڑے بارہ سیر بیگہہ پیچھے سرکاري حق مقرر ہوا ایسے ہي روئي کي مقدار پیداوار في بیگہہ حسب تفصیل تصور کي جاوے زمین قسم اول ۱۰ من قسم ثاني ۷ من ۲۰ سیر قسم ثالثہ ۵ من کل ۲۲ من ۲۰ سیر تہائي اوسط ان تینوں کا ۷ من ۲۰ سیر ہوا اور اُسکي تہائي دو من ۲۰ سیر سرکاري حق قرار پایا ہی

سو برس پہلے گذرا اکبر کی رایوں کے قریب قریب پہونچا تھا اور معلوم ہوتا ہی کہ اکبر نے منجملہ اپنے مذہبی قاعدوں کے چند ایسی قاعدے اُن فقیروں سے آخذ کیئے تھے جن کے لیئے کوئی معقول وجھہ نہ ٹھہرائی بھی مگر با وصف اِس کے باری تعالی کی ذات و صفات کے سمجھنے اور ثابت کرنے میں پہلے لوگوں سے سبقت لی گیا تھا اور وہ عام آزادی جو عام خاص لوگوں کو اپنی اپنی رایوں کے ظاہر کرنے میں بلا روک ٹوک اور بلا لاگ ڈانٹ اپنی مجلسوں میں عنایت کرتا تھا ایسی زبر دست والا جاہ بادشاہ کے مزاج میں ایسی خلوت نشین اصلاح و ترمیم کرنیوالے کی نسبت بڑی عمدہ بات اور نہایت پسندیدہ خصلت ہی جو لوگوں کے ظلم و ستم غالباً اُٹھاتا ہی † *

انتظاموں کا بیان

اگرچہ محاصل ملک کی بابت اکبر کا انتظام اُن فایدوں کی حیثیت سے بہت مشہور و معروف ہی جو اُس کے ذریعہ سے تمام قلمرو کو حاصل ہوئے مگر کوئی بات اُس نے ایجاد نہیں کی بلکہ پہلے انتظاموں کو اصلاح و درستی سے جاری کیا اور حقیقت یہہ ہی کہ انتظام اُس کا شیر شاہ کی تدبیروں کا اجراے کامل تھا اِس لیئے کہ شیر شاہ کی حکومت تھوڑے دنوں قائم رہی اور اُسکی تدبیروں نے ساری قلمرو میں پورا پورا رواج نہ پایا *

† جبکہ ہم اکبر کے ارادونکو جو ایسی توحید خالص سے متعلق تھی جسمیں پیغمبروں کی وحی ومعجزہ کو مداخلت نہووے آجکل کی حکومتوں کے ایسے ارادوں سے مقابلہ کریں جو اسی قسم کے معاملوںمیں پائے جاتے ہیں توہمکو اُن مذہبوں کے لحاظ سے اُنکو یاد رکھنا چاھیئے جنسے اکبر بخوبی واقف تھا اور ایسی معقول آدمی کی حیثیت وایذا میں جو اپنی قوم سے بڑھ کر کام کرے اور ایسی ادمی کی سوچ سمجھ میں جو عوام کی یہانتک پیروی کرے کہ اُنکی بیہودہ باتونکو راست درست سمجھی سمجھنا ضروری ہی

کي مانند اعجاز آپ سے ظاهر هوئے که اُنکي تائید و تقویت سے نیا دین
آپ نے جاري کیا اور آگاه کیا که تو عذاب دایم کا رسته چلتا هی اور اختتام
اُس کا اِس دعا پر کیا که خدا اُس کو نجات و هدایت کرکے رسته پر
لاوے غرض که اُس نے حرارت اسلام کو بڑي دهوم دهام سے جتایا اور بلا
اطلاع اکبر کے مکه کو روانه هوا مگر جب که تهوڑے دنوں بعد اُس نے
حال اپنا مکه میں اچها نپایا اور جي کو لگتا ندیکها تو هندوستان کو چلا
آیا اور بادشاه کي اطاعت قبول کي اور جو کچهه نکرنا تها وه کیا اور اعتماد
و عنایت سابقه پر پهنچا *

اگرچه اس قسم کے خلافوں نزاعوں میں اکبر هي غالب رها مگر
خلاصه اور روحاني هونے کے باعث سے مشرب اُس کا عوام‌الناس میں
نه پهیلا بلکه یهه معلوم هوتا هی که چند حکیموں اور لالچي ملّاؤں اور
درباري لوگوں کے علاوه عام لوگوں میں منتشر نهوا تها یهاں تک که اکبر
کے مرنے پر بقول اُسکی که مصرع * چراغ کذب را نبود فروغے * چراغ اُسکا گل
هوگیا اور جهانگیر اُوس کے بیتے نے مسلمانوں کے طور طریقوں کو بے کہی
سنے جاري کیا اور شمسي سال اپنے ذاتي فائدوں کے لحاظ سے تهوڑي مدت
تک قایم رکهے گئے مگر باوجود اس کے وه آزادانه تحقیقات جو اکبر کے اصول
قاعدوں سے مریدوں کي طبیعتوں میں دلنشین تهیں اُن اصولوں کے
مرجهانے پر بهي تهوڑي بهت قایم رهیں بلکه اکثر ویسي هي طبیعتیں باقي
رهیں یهاں تک که اگر خارجي سببوں سے روک ٹوک اُنکي نهوتي
تو اُنکي بدولت اصلاح و ترمیم اُن باطل خیالوں اور فاسد عقیدوں کي
بهت کچهه هوتي جو آجکل پائي جاتي هیں *

اکبر کو یهه دعوی نهیں پهونچ سکتا که وه اپنے اُن مسئلوں کا موجد هی
جنکو اُس نے رواج بخشا تها اس لیئے که پندت لوگ اول سے خدا کو
ایک هي جانتے تهے اور دیوتوں کے قصے کهانیوں کي تعظیم اعتقاد بدون
کرتے تهے چنانچه هندو فقیروں کا کبیر پنتهي فرقه جو اکبر کے زمانه سے

لوگوں کي رو و رعایت کرتا تھا جو اُسکي باتوں کو بے تکلف مانتے تھے مگر درشت گوئي اور بد سلوکیوں کي حکایتیں جو عبدالقادر نے بیان کیں ھیں اُن کے دیکھنے سے یہہ واضح ھوتا ھی کہ اُن لوگوں کي گستاخانہ بول چال اور مفسدانہ چال ڈھال کي ضرورت سے واجب و لازم تھیں اور وہ بدسلوکیاں خاص ملاؤں پر منحصر نتھیں بلکہ ایک درباري امیر کو سلطاني محل سے باہر قصور اُس نے نکلوایا کہ اُس گستاخ بے ادب نے بادشاہ کي عمل در آمد پر اعتراض کیا اور بے تکلف یہہ پوچھا کہ آپ کیا سوچتے ھیں کہ اور ملکوں کے پکے مسلمان بادشاہ آپ کي عمل در آمد پر کیاکیا اعتراض کرینگے اور دوسرے درباري کو جس نے بادشاہ کے صلاح کاروں کو دوزخي کہا تھا یہہ سنا یا گیا کہ ایسي کڑي بات کا جواب اب لات گھونسے سے مناسب ھی اکبر کا بڑا منکر عزیز خان اعظم اُس کا کوکا یعني رضاعي بھائي اور نیز اُس کي فوج کا بہت بڑا سردار تھا اور اِسلیئے کہ یہہ سردار ایک مدت سے گجرات کا حاکم تھا اور وھاں کي حکومت کے باعث سے حضور میں حاضر نہوتا تھا تو اُس کي ماں یعني اکبر کي دایہ نے اُس کے بلانے میں اکبر کو بہت کہا سنا تھا چنانچہ عزیز خاں بلایا گیا مگر اُس نے بہانہ کیا دریافت ھوا کہ وہ اِس لیئے نہیں آیا کہ داڑھي کا مونڈوانا اور بادشاہ کو سجدہ کرنا اُسکو منظور نہیں بعد اِسکے اکبر نے اُسکو فہمایش نامہ لکھا اور تمسخر کي باتیں لکھیں مگر جب کہ وہ سردار اپني بات پر جما رھا تو بڑا تاکیدي حکم اِس مضمون سے صادر ہوا کہ جلد آپ کو دارالسلطنت میں حاضر کرے عزیز خاں نے حکومت سے ہاتھہ اُٹھایا اور نہایت لعنت ملامت اور بغایت گستاخي وجسارت سے جواب اُسکا لکھا کہ کیا کتاب † آسماني آپ پر نازل ھوئي یا رسول خدا

---

† واضح ھو کہ مسلمان لوگ اچھے اور عمدہ ھونے کي حیثیت سے قران اور توریت و انجیل اور زبور کو کتاب آسماني کہتے ھیں اور اُن کتابوں کے ماننے والوں کو اھل کتاب بولتے ھیں

هیں اب اُس کے عابدوں کے رسته میں خلل ڈالنا اور اُن کے خالق سے اُنکو توڑانا نهایت نامناسب هی † *

علاوه اُن کے ایک فرمان ایسا اِس سے بهي پہلے سنه ۱۵۶۱ ع میں جاري کیا تها جس سے آدمیت کے معني مترشح هوتے هیں اگرچه وه کسي خاص فرقه سے متعلق نه تها مگر عمل درآمد کي روسے هندوؤں کے حق میں بڑا مفید پڑا یعني سنه الیه میں یهه حکم اُس نے جاري کیا که لڑائي کے قیدي لونڈي غلام نه بنائی جاویں معلوم هوتا هی که اگلے شور و فسادوں میں یهه برا کام اِس غایت کو پهونچا تها که محصوروں کے جورو بچوں سے قطع نظر ملک مخالف کے امن چین والوں کے خویش و تبار بهي لونڈي غلام بنائی جاتے تهے. مگر اب بڑي سخت ممانعت اُسکي هوئي *

اگرچه اکبر کي انوکهي باتیں ساري جاري نهوئي تهیں اور اُن میں سے بهي وه دو چار باتیں جو لعنت ملامت کے قابل تهیں منسوخ هوگئي تهیں یا قلعه مبارک میں منحصر تهیں مگر باوصف اِس کے چوکهے مسلمان اور بخصوص ملا. لوگ اُس سے سخت متنفر تهے اور ملا لوگوں کو اُن تبدیلیوں کے باعث سے زیادہ نفرت و عداوت هوئي تهي جو مذهبي کاموں کي جاگیر و مصارف میں جب واقع هوئي تهیں که سارے قلمرو کے معاملوں میں ترمیم و اصلاح عمل میں آئي تهي عبد القادر نے اُن لوگوں کي شکایتوں کو بڑي دهوم دهام سے لکها هی اور اکبر کو یهه الزام اُس نے لگایا که اکبر نے مسلسل تدبیروں سے مسلمانوں کے مذهب کي بے رونقي چاهي اور ایسے لوگوں پر ظلم اُس نے روا رکها جو اُس کے مذهب کي نهایت تائید و اعانت اور بغایت حفظ و حراست کرتے تهی اور غالب هے که اکبر کو اون لوگوں سے تهوڑا بهت تعصب هوا هوگا جو اُس کے خلاف و مقابله پر مستعد و آماده رهتے تهے اور بلاشبهه اُن خاص

† هامرز صاحب کا قلمي ترجمه اکبر نامه کا

نجان جوکهوں کے امتحانوں سے بڑي کڑي ممانعت کي جو هندوؤں کا پرانا دستور چلا اتا تها اور یهه حکم بهي جاري کیا که بالغ هونے سے پہلے شادي نکرائي جاوے اور قربانے کاهوں میں جانور نه مارے جاویں اور رانڈوں کے پهیرے دوبارہ کرائے جاویں جو هندوؤں کے دستور کے مخالف تها † اور رانڈ عورتیں زور ظلم سے ستي نهوا کریں اور جب کوئي عورت ستي هونا چاهتي بهي تهي تو بڑي چهان بین اِسکي هوتي تهي که وہ آپ سے جلنا چاهتي هی یا کسي کے کهنے سنے سے جلنے کو جاتي هی چنانچه یکبار اُس کے کانوں میں یهه بهنک پڑي که جودہ پور کا راجه اپني رانڈ بهو کو موئی بیٹے کے ساتهه از راہ زبردستي جلا نا چاهتا هی تو وہ گهوڑے پر سوار هوا اور ڈاک چوکي کے ذریعه سے جودہ پور میں پهونچا اور اُس دکهیا رانڈ کي جان بچائي ‡ *

جو بڑي بڑي تدبیریں اکبر کي خاص هندوؤں سے واسطے علاقه رکهتي تهیں وہ اُن کے حق میں نهایت مفید تهیں مگر وہ تدبیریں اُس زمانه سے پہلے عمل میں آئي تهیں که اپنے مذهب میں نئي نئي ایجاد اُس نے نه کي تهي هندوؤں کو مسلمانوں کي برابر حکومت کے عهدوں پر معزز و ممتاز کرنا جب سے قرار پایا تها که اُس نے حکومت کو سنبهالا تها اور سلطنت کے ساتویں سال اُسنے وہ محصول جزیه کا موقوف کیا جو آدمي پیچهے هندوؤں سے لیا جاتا تها اور یهه محصول ایسا ناگوار تها که اُس کے باعث سے هندو مسلمانوں میں همیشه عداوت قایم رهتي تهي اور اُسي زمانه کے قریب اُس نے وہ محصول اُتهایا جو تیرتهوں کے جانے والوں سے وصول کیا جاتا تها اور عذر اُس کا یهه بیان کیا که یهه محصول اگرچه اعتقاد باطل پر لگایا گیا تها مگر خدا کي عبادت کے طریقے مختلف

---

† کرنیل کنیڈي صاحب کا بیان مندرجه حالات بمبئي جلد دو صفحه ۲۶۱

‡ اکبر نامه

هوجاتي هی اب اگر اچها سمجهے تو ختنه کراوے اور اگر برا سمجهے تو نکراوے † *

دین و ملت کے مقدمه میں بعض بعض تدبیروں کو قصد و تاکید سے برتتا تها اور مقصود اُس کا یهه تها که مسلمانوں کا مذهب تنزل پکڑے چنانچه اُس نے هجري سال اور عربي مهینوں کو شمسي سال سے بدلا اور آغاز سال اُس اعتدال ربیعي سے ٹهرایا جو تخت نشیني کے سال سے قریب تها اور مهینوں کي تقسیم ایرانیوں کي تقسیم ماهانه کے موافق قرار دیگئي اور عربي کي تحصیل سے رغبت اُٹهائي گئي اور علي اور محمد وغیره عربي کے ناموں کا برتاؤ چهوڑا گیا اور سلام مسنون یعني السلام علیکم کي جگهه الله اکبر ٹهرایا گیا اور جواب اُس کا جل جلاله ‡ قرار دیا گیا اور ڈاڑهي رکهانا جو § قران سے ثابت هی ایسا ناگوار اُس کو تها که ڈاڑهي والے کو اپنے سامنے بدشواري آنے دیتا تها ڈاڑهي رکهانے کي ممانعت اور نیز اِس قاعده کے اجرا سے که ایرانیوں کي طرح بادشاه کے سامنے ماتها ٹیکیں یا دربار کي خاک کو چومیں مسلمانوں کو سخت نفرت هوئي اِس لیئے که مسلمانوں کے نزدیک ایسي تعظیم الله سے مخصوص هی *

هندوؤں کے دین و ملت میں مداخلت کرنے کا موقع اِس لیئے بهت تهوڑا هاتهه آیا که اُن کے مذهب کو مسلمانوں کي حکومت سے کچهه اعانت نه پهونچتي تهي علاوه اِس کے اس لیئے بهي دست اندازي کم هوئي که هندوؤں کا دین اور دینوں سے لاگ لپیٹ نهیں رکهتا اور کسي کے ضرر کا خواهاں نهیں هوتا مگر اُس نے آگ پاني میں گرنے بهي

---

† کرنیل کنیڈي صاحب نے امور مذکوره بالا پر یهه زیاده کها که ایک نکاح سے زیاده نکاح کرنے کي بهي ممانعت کي تهي

‡ اِس اصطلاح جدید کے جاري کرنے سے یهه مقصود اُسکا تها که جلال الدین اکبر اُن لفظوں سے سمجها جاوے

§ صحیح یهه که حدیث سے ثابت هی ۱۲ مترجم

لوگوں کي نسبت زیادہ روشنضمیري اور صاف باطني کا خیال بهي ایا هو
اُس کے مذهب کي بنیاد اِس اعتقاد پر قایم تهي که کوئي پیغمبر آجتک
نهیں آیا تمام موقعوں پر عقل سے استعانت کرتا تها اور اُسي کي بات کو
مانتا تها اور رعایا کے دین و مذهب میں مداخلت کرنی اور ضرورت کے
وقت اُس میں بڑهانے گهٹانے کو حکومت کا لازمه سمجهتا تها † اور جبکه
اُس نے اپني انوکهي باتوں کا پهیلانا چاها تو یهه هوشیاري برتي که سنه
۱۵۷۹ ع مطابق رجب سنه ۹۸۷ هجري میں بڑے بڑے مسلمان مفتیوں
سے اس بات میں فتوی حاصل کیا که تمام معبدوں کي تو سرداري بادشاه کو
حاصل هی اور اپني راے و مصلحت کے موافق حکومت کرنے اور اصول دین کے
جهگڑوں کے چکانے کا حق اُسي کو پهنچتا ‡ هی اور اُس کے نئے دین
کا یهه کلمه تها لااله الاالله والاکبر خلیفة الله یعني خدا تعالی کے سوا
کوئي خدا نهیں اور اکبر بادشاه اُس کا خلیفه هی •

اپني رایوں کے پهیلانے میں سمجهانے سے کام لیا اور کسي پر زور و
زبردستي نهیں کي اور وہ رائیں ایسي تهیں که درباري لوگوں اور دو چار
عالموں کے سوا کهیں شایع ذایع نهوئیں مگر فرایض اسلام کي منسوخي میں
بڑي کڑي تدبیریں برتیں یعني جن فرضوں کي تعمیل ابتک شریعت کے
حکم سے هوتي تهي اُن کي منسوخي کے درپے هوا چنانچه اُس نے نماز
روزہ اور زکوة و حج اور وجوب جماعت کو لوگوں کي مرضي پر موقوف
کیا اور ناپاک جانوروں کا کهانا اور شراب کا معتدل پینا اور پانسو سے جوا
کهیلنا جایز کیا اور بارہ برس سے پهلے پهلے ختنه کرنے کي ممانعت کي اسلیئے
که جب آدمي بارہ برس کا هوجاتا هی تو اُسکو برے بهلے کي پهچان

---

† اکبر اپنے مرید خادموں پر دم پهونکا کرتا تها اور اب لوگ اُس کو یوں
کہا کرتے هیں که وہ معجزوں کي قوت کا اظهار کرتا تها اور حقیقت یهه هی که روحاني
علم والے یعني گرو اپنے چیلوں کے ساتهه اقلیم هندوستان میں یهه معامله عام برتتے

‡ منتخب التواریخ

ترکے کو دعائیں مانگتا تھا اور ٹھیک دو پہری کو سورج کے سامنے کھڑا هوکر دھیان گیان اپنا لگاتا تھا اور اس قسم کی خود پسند عبادت اوروں کو بھی بتا تھا باقی ان کاموں کا یہہ منشاء نتھا کہ وہ سورج کو عبادت کے شایان و سزاوار اور آدھی رات اور ترکے کی دعا مانگنے کو نیک کام سمجھتا تھا بلکہ مقصود اُسکا یہہ تھا کہ بقول اُس کے کہ * چناں با نیک و بد عرفی بسر کن کزپس مردن * مسلمانت بزمزم شوید و هندو بسوزاند هندو مسلمان اُس کو برا نکہیں اور هر دل عزیز رهے ابوالفضل کہتا هی که جب اُس سے یہہ درخواست کی گئی کہ آپ اپنے مونہہ سے بارش کی دعا مانگیں تو اُس نے یہہ جواب دیا کہ باری تعالی هماری حاجتوں کو همسے زیادہ جانتا هی اور محتاج اسکا نہیں که هم یاد اُس کو دلویں کہ وہ همارے فائدوں کی نظر سے اپنی قوت کو کام میں لاوے مگر همکو یہہ شبہہ هی که جن باتوں کو وہ کرتا تھا اور اوروں کو بتاتا تھا اُنہوں نے اُسکے دلپر کچھہ نہ کچھہ اثر نکیا هو معلوم هوتا هی که یہہ بادشاہ اصل و حقیقت میں بڑا عابد زاهد تھا اور باوصف اپنے فلسفی هونے کے اور عقل و حکمت کی راہ پر چلنے کے کاهی کاهی ایسے باطل خیالوں کی جانب بھی مائل هوجاتا تھا جنکو اُس دین مذهب کی نسبت جسکو اُسکی عقل نے پسند کیا تھا قرب خدا تعالی اور وصول مقصود کا زیادہ وسیلہ سمجھتا تھا اور ایسی طبیعت کی ضرورت سے اُس نے عیسی علیہ السلام اور اُن کی والدہ حضرت مریم کی تصویروں کو بڑی تعظیم و تکریم اور نہایت خوف و هیبت سے دیکھا جب کہ پادریوں نے اُسکو وہ تصویریں دیکھائیں † *

باوجود اس کے کہ درباری لوگ اسکی خوشامد در آمد کرتے تھے اُسکے مذهب نو ایجاد کے اصول و قاعدوں میں کچھہ کچھہ علامتیں پائی جاتی تھیں مگر کہیں صاف صاف یہہ پایا نہیں جاتا کہ اُس کے جی میں اُن

---

† مرے صاحب کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ۸۹

بیان مذکور الصدر سے اکبر کا مذهب دریافت هوسکتا هی چنانچه
معلوم هوتا هی که وه خدا کو عقل کے ذریعه سے جانتا تها اور پیر و پیغمبروں
قابل نتها اور آدمي کي ضعف خلقت کي ضرورت سے پرستش کے لیئے
چند رسمیں بهي اُس نے تهرائي تهیں تفصیل اُسکي یهه هی که خدا
کي بندگي اُس علم کے بموجب کرني چاهیئے جو عقل کے وسیله سے
اُس کي ذات پاک کي نسبت حاصل هوتا هی اور جس کے ذریعه سے
خدا کي وحدت اور عنایت بخوبي ثابت هوتي هی اور نیز بڑے بڑے
نفسوں کے مارنے دبانے اور ایسے نیک کاموں کے کرنے کرانے سے جو تمام
آدمیوں کے حق میں مفید و نافع هوویں خدا تعالی کي خدمت گذاري
اور بهبودي اور عاقبت کي تلاش و جستجو کرني چاهیئے اور آدمي کي
تقلید پر عقیده طریقه قبول کرنا اس لیئے نامناسب هی که تمام آدمي هماري
طرح بهول چوک کے قابل هیں اور اگر یهه ضرورت سمجهي جاوے که
آدمیوں کے حق میں ظاهري پرستش کےلئي کوئي علامت مقرر هوني چاهیئے
جس کے ذریعه وه اپنے نفسوں کو واحد موجود تک پهونچاویں تو چاند
سورج اور تارے اور آگ اس لیئے کافي وافي هیں اکبر کے دین و مذهب میں
پجاریوں اور پادریوں اور ملاؤں کو کسي قسم کي مداخلت نتهي اور عام
پرستش کا کوئي طریقه مقرر نه تها اور کهانے پینے کي بهي کچهه قید نتهي
مگر کهانے پینے سے پرهیز یعني روزه اور برت اِس نظر سے قرار دیا گیا تها
که اوسکی ذریعه سے طبیعت کو بلندي حاصل هوتي هی اور دستور اُسکا
یه تها که سورج کو بهت سے سلام کیا کرتا تها اور آدهي رات اور نور کے

هماري نیلے پیلے هونے کا تماشا دیکهے اور همارے آنے سے اپنے دربار کي شان و
شوکت بڑهاوے علاوه اس شوق ذوق کے جو اکبر کو مذهبوں کي چهان بین سے متعلق تها
شیخ ابوالفضل اور عبدالقادر کے عیسائي مذهب کي تعظیم اُس کے جي میں بیٹهي هوئي
تهي چنانچه عبدالقادر کهتا هی که اُس نے اپنے بیٹے مراد کو انجیل پڑهوائي تهي
اور اُس کے سبقوں کو بسم الله سے شروع نکرواتا تها بلکه عیسی مسیح کے نام سے پڑهواتا

اور فیلسوف کے درمیان میں واقع هوا § هر مذهب والے نے اپني اپني دلیلوں کو پیش کیا مگر دلیلونکي تردید کي گئي چنانچه بعض دلیلونکو یوں رد کیا گیا که اُس کے باني بدکار تھے اور بعضوں کو یوں اوڑایا که اُن کے مسئلے بیہودہ هیں اور جن معجزوں کووہ بیان کرتے هیں وہ ثبوت کامل کے محتاج هیں غرض که فیلسوف نے ایسي دین کي تائید کرکے جوعقل و مصلحت کے سواء کسي اور شي پر مبني نتها گفتگو کو طی کیا *

واقعي اسي قسم کا بیان اکبر نامه میں پایا جاتا هی یعني سارے مذهبوں کے عالم فاضلوں کے روبرو ایک پادري اور چند ملاؤں میں مناظرہ واقع هوا چنانچه سلاست تقریر اور سلامت مزاج کي حیثیت سے پادري کو سبقت دي گئي اور بحث کا خاتمه اِس طرح هوا که ملاؤں کي زبان آوري اور سینه زوري کو دباکر یهه راے اپني بادشاہ نے ظاهر کي که خدا تعالی کي عبادت بطور معقول ایسي هوسکتي هی که عقل کي پیروي کي جاوے اور اندهوں کي مانند الهام و وحي کي † بالکل پیروي نکي جاوے *

---

§ اس مناظرہ کا ترجمه کرنل کنیدي صاحب نے بمبئي کي علمي سوسئیٹي کے حالات جلد دو صفحه ۲۴۷ وغیرہ میں چھاپا هی

† جلسه مذکورہ کا حال عیسائي اور مسلمان دونوں مختلف طوروں سے بیان کرتے هیں اور بڑا تعجب هی که کسي شخص نے اُسکو اپنے مذهب کے موافق بیان نهیں کیا چنانچه ابوالفضل کهتا هی که جب بحث کرنیوالوں نے اپني اپني کتابوں کے سچے اور آسماني هونے پر دلیلیں قایم کیں تو عیسائیوں نے یهه کها که اگر مسلمان لوگ اپنے قران کے حفظ و حراست کے بھروسے جلتي آگ میں چلے جاویں تو هم بھي توریت انجیل کو لیکر آگ میں گھس پیٹھینگے مگر مسلمانوں نے بجواب اُنکو برا کها اور بهت سي ملامت کي اور پادري یهه کهتے هیں که یهه درخواست اول مسلمانوں کي طرف سے هوئي تھي اور اکبر کي خلاف مرضي پاکر همنے قبول نکیا (مري صاحب کي تحقیقات ایشیا جلد دو صفحه ۹۱) غالب یهه هی که اکبر کو بحث مذکورہ جي کا بهلانا مقصود تها اور یهه دریافت نهیں هوتا که عزم اُس کا یهه تها که عیسائیوں کو مسخرا بناوے اور جب که پادریوں کي مراد پوري نهوئي یعني اکبر عیسائي نهوا تو اُنکو یهه شبهه هوا که پادشاہ کو تائید اُنکي مقصود نهیں بلکه مقصود اُس کا یهه هی

فیضي اور ابوالفضل کے علاوہ اور تمام مذهبوں کے عالم فاضل بهي اکبر کے دربار میں حاضر رهتے تهے اور یهه بات اسکو بهت بهاتي تهي که عالم فاضلوں کو جمع کرکے کئي کئي رات برابر بحث و مناظره کا تماشا دیکهے اور گاهے گاهے آپ بهي امداد انکي کرتا تها اور جمعه کے روز انکے جلسے مقرر تهے اور کبهي کبهي اکیلے دو کیلے مسلمان فقیروں اور هندو پنڈتوں کو بلاتا تها اور ان کے مختلف فرقوں کے مسئلوں کی نسبت چوڑي چکلي تحقیقیں کرتا تها ‡ *

اِن معین جلسوں کے بحث مباحثوں کے چند نمونه جو قیاسي معلوم هوتے هیں کتاب دابستان میں پائے جاتے هیں جو مذهب ایشیا کے بیان میں تالیف کي گئي چنانچه منجمله ان کے بهت بڑا نمونه وه مناظره هی جو ایک برهمن اور مسلمان اور یهودي اور عیسائي اور مجوسي

جس کو فیضي نے اکبر کي خدمت میں اِس مورخ کي سفارش میں لکها تها اور عذر اس الزام کا که اُس نے اپنے محسن کے مرنے پر برائي اُسکي لکهي یهه پیش کیا که یهه بڑا کهنا مذهب کے لحاظ سے اور خداوند تعالی کے فرض کي جهت سے میرے ذمه واجب هی خط مذکور کے مضمون سے یهه بات واضح هوتي هی که فیضي بڑا دوست کام اور نهایت آشنا پرور تها اس لیئے که اُس خط میں حامل خط کي خدمات شایسته اور اُس کي بد قسمتي کا حال جسکي شامت سے وه شایسته خدمتیں بادشاه تک نپهنچیں اور کوئي ثمره اُنپر مترتب نهوا بڑي تفصیل و مبالغه سے لکها چنانچه اُس نے لکها که یهه آدمي سینتیس برس سے میرا مخلص خاص اور خیر خواه با اخلاص هی اور بڑي بڑي خوبیوں سے معمور اور عمده عمده کمالوں سے پهر پور هی غرض که ایسي ایسي باتیں لکهکر بڑي سفارش پر تحریر کا خاتمه کیا اگرچه اُن دونوں بهائیوں اور اس مورخ کے درمیان میں دین و مذهب کے سبب سے کوئي جهگڑا قایم هوا تها مگر اکبر نے اُس مورخ کو اپني نظروں سے نگرایا تها اس لیئی که وه بیان کرتا هی که جب فیضي مرگیا تو بادشاه نے فیضي کے کتب خانه کي فهرست لکهنے کا مجهکو ارشاد فرمایا چنانچه فهرست اُن کي مرتب کي گئي طبیعات اور الهیات اور اخلاق اور نظم و نثر کي چار هزار ساتهه کتابیں تهیں جنکو اُس نے بڑي محنت سے صحیح و درست کیا تها

‡ اکبر نامه منتخب التواریخ

کے بارھویں برس فیضي پیش کیا گیا اور اٹھارویں برس یعني سنه۱۵۷۴ع میں ابوالفضل اُس کا بھائي دربار میں داخل هوا یهه دونوں بھائي بادشاه کے ایسے یار غار بن گئے تھی که بادشاه کو اُن سے الگ هو ناگوارا نه تھا اور یہاں تک دخیل هو گئے تھے که مذهب کے نئے نئے عقیدوں کے اعتماد اور اپنے پرانے ملک والے عالم فاضلوں کي قدر و پرورش کے علاوا اُمورات سلطنت میں بھي صلاح اُن سے لي جاتي تھي اور بڑے بڑے کام اُن کو تفویض هوتے تھے چنانچه پہلے اس سے که شاهان دکن پر یورش کي جاوے فیضي کو ایلچي بنا کر بھیجا تھا فیضي کي عمر نے وفانکي مگر ابوالفضل اُسکا بھائي بہت دنوں تک زنده رها اور ساري فوج کي انسري کا بڑا پایه اور وزیر اعظم هونے کا اعلی درجه حاصل کیا اور اسکے مر جانے سے بادشاه کو نہایت رنج هوا جیسے که بالا مذکور هوا اور فیضي کے مرتے دم جو بادشاه نے معامله برتا وه اِس لیئے اعتماد کے قابل هی که اُس کو ایک اُسکے مخالف یعنے عبدالقادر نے لکھا هی بیان اُس کا یهه هی که جب آدھي رات اکبر کو فیضي کے جان بلب هونے کي خبر پہونچي تو خبر کے سنتے هي فیضي کي طرف روانه هوا مگر پہونچنے سے پہلے بے هوش اُس کو پایا چنانچه اُس نے فیضي کا سر اُٹھایا اور یاروں کي طرح پکار کر کہا که شیخ جي تم کیوں نہیں بولتے هو تمھارے واسطے حکیم علي گیلاني کو لایا هوں اور جب که اُس نے جواب کي قوت ندیکھي تو اپني پگڑي کو زمین پر پٹکا اور رونے پیٹنے لگا بعد اُس کے جب هوش اُس کے ٹھکانے آئے تو اپنے مکان پر نگیا بلکه سیدھا ابوالفضل کے پاس جو مکان انتقال سے کہیں الگ بیٹھا تھا اور گھڑي دو گھڑي پاس اُس کے بیٹھا رها اور تسلي تشفي دیتا رها † *

---

† منتخب التواریخ والے عبدالقادر نے بیان کیا که فیضي مرتے دم تک خدا تعالی کي بے ادبي کرتا رها اور آخر کو کتے کي طرح بھونکا اور صورت اوسکي مسخ هو گئي اور هونٹ اُس کے نیلے پڑ گئے گویا که اُس نے اپنے برے کرتکوں کي سزا دنیا میں پائي جو عاقبت میں اُسکي منتظر تھي اور اسي مورخ نے اپني کتاب میں ایک خط نقل کیا

کے علاوہ بیجا گنتا اور لیلاوتی مصنفات بہاسکا راچارچہا کا ترجمہ کیا جو ہندوؤں کے حساب اور جبر و مقابلہ میں عمدہ کتابیں گنی جاتي هیں *

جن لوگوں نے شنسکرت کے وہ ترجمہ کیئے جنمیں بید اور تاریخ کشمیر اور راماین اور مہابہارت کے ترجمے بھي داخل هیں وہ بھي فیضي کي امداد و اعانت اور نگراني نگہباني سے کار بند اُن کے ہوئے منجملہ اُن کے راماین اور مہابہارت منظوم هیں اور شنسکرت میں تاریخ کشمیر ایک نمونہ هی یعني اُس کے سوا اور کوئي تاریخ اُس میں پائي نہیں جاتي † *

اکبر نے صرف شنسکرت کے ترجمہ کرانے سے فائدہ نہیں اُٹھایا بلکہ اُسنے ایک عیسائي پادري کو جسکو ابوالفضل نے فرا باتوں کے نام سے لکھا هی اور اُس کو بڑا مورخ اور فاضل بتایا هی بہت سي ترغیبیں دیکر انعام گویا سے بایں غرض بلوایا تھا کہ وہ چند آدمیوں کو یوناني سکھلاوے تاکہ یوناني کتابوں کا ترجمہ فارسي زبان میں کیا جاوے بلکہ خرد فیضي کو یہہ ارشاد کیا تھا کہ انجیلوں کا ترجمہ بے کم ‡ و کاست کرے سلطنت

تصنیف کیں معلوم هوتا هی کہ ابوالفضل کي نسبت کتابوں کے سیر و مطالعہ میں بھي بہت زیادہ مصروف رہتا تھا اور ویسا دنیادار اور فریبي بھي نہ تھا

† منتخب التواریخ

‡ معلوم هوتا هی کہ اکبر کے دربار میں علم اور باقي اور کمالوں کا چرچا زیادہ تھا چنانچہ عزیزخاں آعظم بڑا عالم تھا اور عبدالرحیم مرزاخاں ولد بیرم‌خاں یعنے نواب خانخانان جو اکبر کے جنگي سرداروں میں دوسرا درجہ رکھتا تھا ایسا زبان داں تھا کہ اُسنے توزک بابري کا ترجمہ ترکي سے فارسي زبان میں کیا اور اسي زمانہ کے مشہور لوگوں میں سے تان سین کو بڑا کبیشر بتاتے هیں جسکے گانے کي بہت تعریف کرتے هیں اور کہتے هیں کہ زین خاں سردار جو برا جنگي افسر تھا بہت سے باجے بجاتا تھا علاوہ اُس کے اکبر نے ایسے مدرسوں کي ترقي میں بڑي کوشش کي هی جنمیں ہندو مسلمانوں کے علم پڑھائے جاتے تھے اور هر شخص کي تعلیم اُس کے طبیعت اور منشاؤں کے موافق هوتے تھے ۱۲ اکبر نامہ

حال اُسکا تھا کہ مقدس درگاھوں کي زیارت اور بزرگ لوگوں کي خدمت
میں نہایت شوق ذوق سے حاضر هوتا تھا یہاں تک کہ سلطنت کے اکسویں
برس میں بھي بڑي صدق و دیانت سے کہا کرتا تھا کہ ما بدولت مکہ کو
جاوینگے سلطنت کے چوبیسویں برس یعني سنہ ۱۵۸۹ع تک اپني ایسي
بیقید رایوں کو ظاهر نہ کیا جو مسلمانوں کے مخالف تھیں *

یہہ بات ممکن هي کہ جن لوگوں سے اکبر ملتا جلتا تھا اُنمیں سے
بعض بعض شخصوں کے ایسے آزاد خیال بھي هونگے جو مسلمان فقیروں
کے خاص خاص فرقوں میں شایع ذایع هوتے هیں مگر سارے مورخوں نے
اکبر کے فساد عقاید کا الزام ابوالفضل اور اُسکے بھائي فیاضي کے ذمہ عاید کیا
یہہ دونوں بھائي شیخ مُبارک نامي باشندہ ناگور ایک فاضل کے بیٹے تھے
جو کسي زمانہ میں آگرہ کے مدرسہ میں اصول اور قوانین اورالهیات کا
مدرس تھا اگرچہ بہت دنوں تک سنني رها مگر بعد اُسکے رافضي هوا
اور پہلے حکیموں کي کتابیں پڑھنے لگا یہاں تک کہ خیالات اُسکے آزاد
هو گئے اور بقول اُس کے مخالفوں کے بیدین هو گیا اور نوبت یہاں تک
پہونچي کہ لوگوں کي پھٹکار اور لعنت ملامت کرنے والوں کي مار مار سے
مدرسہ کے چھوڑنے اور جورو بچوں کو آگرہ سے لیجانے پر مجبور هوا
اگرچہ یہہ دونوں بھائي اُس کے بیٹے اصول اسلام کے بظاهر تابع تھے مگر
غالب یہہ هي کہ مسلمانوں سے میل جول اُنکا زیادہ نہ تھا بلکہ جي سے
موافق نہ تھے منجملہ مسلمانوں کے پہلے پہل فیضي نے هندوؤں کے
انشاء اور سارے علوم دقیق کو بڑي سعي و محنت سے حاصل کیا *

مگر یہہ بات تحقیق نہیں کہ بادشاہ کي ترغیب و اشارہ سے یہہ علم
اس نے اختیار کیا تھا یا آپ اپنے شوق سے اِس چھان بین کے پیچھے پڑا
تھا هاں یہہ بات ضرور هے کہ برهمنوں کے علم کي تحقیق مسلسل اور باقاعدہ
بادشاہ کے ارشاد و امداد سے کي تھي اور شنسکرت کي منظومات † و حکمت

† فیضي نے نالا اور دمیا منتا کا ترجمہ کیا جو مہا بھارت میں نہایت عمدہ
دلچسپ حکایت هے اور علی هذالقیاس اُس نے فارسي زبان میں بھي نظم نثر کي کتابیں

ہیں تو پوری پوری ہو جاتي تھیں یہہ بات کہہ سکتے ہیں کہ اُس کے
عہد دولت سے پہلے پہلے هندوستان کا کوئي حصہ دارالسلطنت کے پاس
پروس کے علاوہ بخوبي مطیع و محکوم نہ ہوا تھا اگرچہ اکبر بلند نظري
اور گونہ حرص و طمع سے خالي نہ تھا مگر جن ملکوں پر اُسنے حملہ کیا
اور اُس کے زمانہ سے پہلے دلي کي سلطنت میں وہ داخل تھے اگر وہ
انپر حملہ نہ کرتا تو ہمعصر اُس کے تعریف و ثنا کي جگہہ ہجو
مذمت اُس کي کرتے *

تیسرا باب

اکبر کي ملکي تدبیروں کے بیان میں

مذہبي تدبیروں کا بیان

یہہ بادشاہ اپنے ملکي تدبیروں کے لحاظ سے ایسے بادشاہوں میں بڑا پایہ
رکھتا ہے جنکي بادشاہت بني آدم کے حق میں بڑي نعمت سمجھي جاتي
ہی ملک و مذہب کے لحاظ سے ظہور اُسکي تدبیروں کا مختلف
مختلف صورتوں میں واقع ہوا اور جب کہ وہ بادشاہ ہوا تو اُس کي
آغاز سلطنت ہي سے یہہ بات واضح ہوتي تھي کہ اُسکي طبیعت میں
ہر دین و ملت کے گوارا رکھنے کي صلاحیت رکھي ہی اور معلوم ہوتا ہی
کہ اس گوارا رکھنے کي یہہ وجہہ نہ تھي کہ وہ اسلام کي حقیقت میں
متردد تھا مگر اِس میٹھي طبیعت سے یہہ بات اُس کو حاصل ہوئي
تھي کہ اور مذہبوں کے مسئلے بھي جي لگا کر سنتا تھا اور نوبت یہانتک
پہونچي تھي کہ کھرے کرارے مسلمان اُس سے بد بر ہو گئے تھے اور ایسي
طبیعت نے پہلے پہلے یہہ کام کیا کہ اُس کے عقیدے کو قران کي نسبت
اور متزلزل کیا چنانچہ قران شریف کے ایسي پکي سند ہونے میں کہ
کسي قسم کي بھول چوک اُس میں دخیل و مداخل نہ ہووے متردد
ہوا علاوہ اُسکے وہ ملکي فایدے بھي جو ایسے نئے دین کے اجرا سے حاصل
ہوویں جس کا پھیلاؤ اُسکي ساری رعایا میں بخوبي ہو جاوے اُس کے
خیال میں ضرور گذرے ہونگے اور عہد سلطنت کے پہلے حصے میں یہہ

بادشاہان ہند کي نسبت نئي نئي عمدہ باتیں ایجاد کیں مگر اِس لیئے
کہ اپنے وقتوں کي تقسیم اچھي طرح پر کي تھي اور کارروائي کي کمال
استعداد آپ میں رکھتا تھا تو تحصیل علوم اور بحث مسائل اور باقي
شغل و مشاغل کے واسطے بڑي فرصت رہتي تھي علاوہ اِس کے حیوانات
کي کشتیاں اور زور ہنر کے کرتبوں کے دیکھنے بھالنے کا بڑا شوق اور نہایت
سلیقہ رکھتا تھا اور شکار بازي سے بغایت شاداں و فرحاں ہوتا تھا اور خصوص
اُس وقت میں کہ شیروں اور ہاتھیوں کا شکار کرتا تھا اِس لیئے کہ اِس
قسم کے شکار میں دلیري اور دلاوري اور زور آزمائي کا موقع ہاتھ آتا تھا
اور گاہ گاہ صرف ورزش کي غرض سے سفر کي ماندگي اُٹھاتا تھا چنانچہ
اجمیر سے آگرہ کو سوار ہوکر دو دن برابر سفر کرتا تھا جو دوسو بیس
میل کے فاصلہ پر واقع ہی اور اسي قسم کے اور سفر بھي گھوڑے پر سوار
ہوکر کیا کرتا تھا علاوہ اِس کے دن بھر میں تیس تیس اور چالیس چالیس
میل پیدل چلتاتھا حاصل یہہ کہ تاریخ اُس کي عجیب عجیب دلاوري
اور ایسي شجاعت کي حکایتوں سے معمور و مشحون ہی جیسے قصے
کہانیونمیں مذکور ہوتي ہیں اور معلوم ہوتاہی کہ وہ بادشاہ جسقدر معتنی
غرضوں کي ضرورت سے جان جوکھوں اُٹھانے پر مائل تھا اُسیقدر اُسکی
طبیعت میں رنج و مصیبت جھیلنے کا بھي عشق پایاجاتا تھا مگر
باوصف اس کے لڑائي بھڑائي کا فریفتہ نہ تھا اِس لیئے کہ میدان جنگ
میں اوترنے اور وہاں ضرورت تک موجود رہنے اور فہم و فراست سے
تائید و اعانت کرنے میں ہمیشہ جي جان سے مستعد و آمادہ تو رہتا تھا
مگر جب کہ لڑائي کا انجام اُس کو معلوم ہو جاتا تھا اور اُس کي
ضرورت باقي نرہتي تھي تو وہ ترت پھرت لوٹ کر سلطنت کے کام کاج میں
مصروف ہو جاتا تھا اور لڑائي کے کسر کا انصرام اور جبر نقصان کا اہتمام
اپنے نائبوں پر چھوڑ آتا تھا اور گاہے گاہے ایسا بھي ہو جاتا تھا کہ یہہ باقي
کام طول پکڑ جاتے تھے مگر جب کہ فتوحات اُسکي انجام کو پہونچتي

بٹھایا اور اُس کے سامنے کلمہ شہادت کو دوہرا کر اچھے مسلمانوں
ا مرنا موا † *

بیان کیا گیا کہ یہہ بادشاہ اچھا تنومند اور قوي اور جوڑ بند کا
ورا اور بہت خوب صورت تھا اور اُس کے چہرہ مہرہ سے هشاشي
شاشي ٹپکتي تھي اور طورطرز اُس کے نہایت پسندیدہ ‡ اور سنجیدہ
ے خدا تعالی نے اُسکو ذاتي قوت اور اصلي چستي عنایت فرمائي تھي
جواني میں میخواري کے مزے اوڑائی اور بڑے چین سے گذاري مگر
ھوڑے دنوں بعد ایسا متقي بن گیا تھا کہ خاص خاص دنوں میں
وشت بھي نکھاتا تھا چنانچہ مجموعہ اُن خاص دنوں کا برس کي
چوتھائي هوتي تھي تھوڑي نیند سوتا تھا اور بہت تھوڑے سونے سے سیر
ہوجاتا تھا اور حکمت کي اُن بحثوں میں کسي کسي رات میں صبح تک
مصروف رهتا تھا جن کا شوق ذوق اُس کو بدرجہ غایت تھا اگرچہ همیشہ
لڑائیوں میں مصروف رہا اور دیواني کے معاملوں کي حکومت میں اور

† اکبر آگرہ کے قریب مدفون هوا بشپ هیبر صاحب نے اُسکے مقبرہ کا بیان کیا
بیچ کي عمارت ایک ایسي قسم کا ٹھوس مینار هی جو باهر کي طرف سے حجروں
و گنبدوں اور برآمدوں سے محاط اور محصور هی اور جوں جوں بلندي پر جاتا هی
پھر تھوڑا تھوڑا گھٹتا جاتا هی یہاں تک کہ خاتمہ اُس کا ایک چوکور سنگ
مرمر کي چوکي پر هوتا هی جو نہایت عمدہ جالیوں سے محصور هی اور اِس مینار
کے بیچا بیچ ایک چھوٹا چپٹا تعویذ قبر کا هی جس کو ایسي لطافت نزاکت سے کندہ
کیا هی جس کے ذریعہ سے سنگ مرمر کو زیب زینت اور عربي لفظوں کو حسن و رونق
حاصل هوئي جو قبر کو زینت بخشتي هیں (بشپ هیبر صاحب کا بیان جلد ایک
صفحہ ۸۵۷) اور جبکہ اِس ضلع کو پہلے پہلے انگریزوں نے فتح کیا تو یہي عمارت
اُن کے کام آئي چنانچہ ایک یا دو برس تک اُس میں رهے (پرایس صاحب کا
ترجمہ توزک جهانگیري کا صفحہ ۳۵)

‡ اکبر کے حالات مفصلہ ذیل اُن پرتگال والوں کے لکھے هوئے هیں جو مقام گویا
میں اُسکي ملاقات کو آئی تھے چنانچہ وہ لکھتے هیں کہ یہہ بادشاہ اُن دنوں پچاس
برس کي عمر کا اور رنگ و روپ کا گورا اور فہم فراست کا پورا اور تواضع و تعظیم کا
پکا تھا (مري صاحب کي تحقیقات ایشیا جلد دو صفحہ ۸۹)

جہانگیر سے خط کتابت شروع کي مگر راجہ ماں سنگھہ اِس سبب سے
اُس خطرہ میں مبتلا نہوا جس میں عزیزخاں مبتلا تھا کہ رعب داب اُسکا
اِس پر موقوف تھا کہ خیر خواہ اُس کے آسي کے خیر خواہ تھے اور بادشاہ
کي خیر خواهي سے کچھہ علاقہ واسطے نہ رکھتے تھے اور جب کہ اُس نے
آپ کو تنہا اکیلا پایا اور جہاں گیر نے بھي خوشامد آمیز باتوں اور قول
قراروں کا سلسلہ اُس سے باندھا تو اُس نے بھي جہانگیر کي امداد و
اعانت کا وعدہ کیا جس کا وارث ہونا بخوبي ثابت تھا بعد اُس کے
جہانگیر محل میں آیا اور مرنے ہار بادشاہ نے بہت سا پیار اُسکو کیا
چنانچہ جو حال اُسوقت گذرا جہانگیر نے اُسکو بیان کیا بیان اُسکا یہہ ھي کہ
حصول ملازمت پر میرے باپ نے یہہ فرمایا کہ تمام سردار اُس کمرہ
میں بلوائی جاویں جہاں وہ تشریف رکھتے تھے اِس لیئے کہ حضرت
والد نے آپ فرمایا تھا کہ میں اِس بات کو گوارا نہیں رکھتا کہ کسي
قسم کي ناچاقي تیري اور اُن دولت خواہوں میں واقع ہووے جو
اتني مدت تک میري محنتوں اور سختیوں میں شریک و موافق اور
شان و فخر کے کاموں میں مدد معاون رہے چنانچہ جب وہ سردار اکٹھے
ہوئي تو بادشاہ نے وقت کے مناسب جو کہنا تھا کہا اور سب سرداروں
کو نظر بھر کر دیکھا اور سب سے علانیہ کہا کہ اگر بھولی چوکے کوئي تقصیر
آپ صاحبوں کي نسبت مجھہ سے ہوئي ہو تو سب صاحب معاف
کریں اب جہانگیر اپنے باپ کے قدموں پر گرا اور بہت پھوٹ کر رویا
بعد اُس کے بادشاہ نے خاص تلوار کے باندھنے پر اشارہ کیا کہ وہ اُس
کے سامنے باندہ کر بادشاهي کا نشان حاصل کرے معلوم ہوتا ھي کہ یہہ
اُسکی بادشاہ نے سنبھالا لیا اور جہانگیر سے یہہ التجا کي کہ خاندان کي
عورتوں کي خبر لینا اور میرے پرانے متوسلوں اور دوستوں کو نہ بھولنا
بعد اُس کے ایک بڑے ملا جہانگیر کے ملنے والوں کو بلاکر سامنے

میدان هوگیا مگر جهانگیر ایسا وارث تها که سارے لوگ اُس کو تسلیم کرتے تهے اور بادشاه کے بیتوں میں سے ایک یہي بیتا باقي رها تها هاں کهوت اتنا تها که سرتابي کے باعث سے اُس کي نیک نامي کو دهبه لگا تها اور اِس بیعزتي میں مبتلا تها که فوج سے اور اُن لوگوں سے مهجور پڑا تها جن پر حکمراني کا خو کرده تها باقي خسرو کي یهه صورت تهي که راجه مان سنگهه اُس کا سگا ماموں اور عزیز خاں اعظم فوج کا اعلی سردار اُس کا سسرا اِس خیال سے که همارے جوان رشته دار کي تخت نشیني سے هماري قوت قوي هوجاویگي بادشاهي محل کے دبانے کے درپے هوئے جس میں آگره کا قلعه بهي شامل هی اور خسرو کي تخت نشیني کي تدبیریں درست کیں یهاں تک که اب جهاں گیر کو جان کے لالے پڑے اور حقیقت میں یهه فکر اُس کي بیجا نتهي چنانچه اُس نے بیماري کا بهانه کیا اور محل کا آنا جانا چهوڑا مگر شاهزاده خرم با وصف خورد سالي کے وهاں جما رها اور باپ کي تاکیدوں اور اپني جان کي پروانکي اور یهه علانیه کهه گیا که جب تک دادا جان کے دم میں دم باقي هی تب تک اُن سے کهیں الگ نهوں گا اور جب که اکبر نے جهانگیر کو آتا جاتا ندیکها تو اُس نے نهایت رنج کیا اوربزور فراست باعث اُس کا معلوم کرگیا اور باربار اُس نے جهاں گیر کو دیکهنا چاها اور چند بار اُس نے لوگوں کے سامنے اُسي کو جانشین اپنا پکارا اور سب کے سامنے یهه خواهش ظاهر کي که خسرو کو بنگاله بخش دیا جاوے غرض که بادشاه کي اِن باتوں نے اور چند بڑے معزز سرداروں کي کوششوں نے جو جهانگیر سے اب بهي بدل موافق تهے اُن چهوتے سرداروں کو ٹهنڈا کیا جو مخالفوں سے موافقت رکهتے تهے اور عزیز خاں کو بهي یهه سوجهي که اگر میں اپني بات پر جمارهوں گا تو سب لوگ الگ هوجاوینگے اور میں تنها ره جاؤں گا چنانچه اُس نے یهه راه نکالي که چهپي چهپي

مرزا خرم یعني شاهجهان پر نظر عنایت تهي اور وهي اُنکو پیارا تها اور خسرو کي ناراضي کي بهي ایک وجهه تهي که اکبر اور جهانگیر اُس کے چهوٹے بهائي کو اُسپر ترجیح دیتے تهے *

کئي برس پہلے مرزا مراد اکبر کا دوسرا بیٹا مر چکا تها که اب مرزا دانیال اُس کے تیسرے بیٹے کے انتقال کي خبر آئي جو می خواري کي کثرت سے تیس برس کي عمر میں گذر گیا می خواري کي کثرت سے اُس کي صحت کو بڑا داغ لگا تها اور نقصان صحت کي وجهه سے اُس نے باپ سے شراب کے چهوڑنے کا وعدہ کیا تها چنانچه باپ کے لوگ اُس کو اتنا گهیرے رهتے تهے که وہ اپني هوس کو پورا نکرسکتا تها جو اب روک ٹوک کے قابل نوهي تهي اور اب اُس نے یهه راہ نکالي تهي که شکاري بندوق کي نال میں شراب بهر کر پاس اُس کے پہونچائي جاتي تهي غرض که کام اُس کا ایسا بے تکلف چلنے لگا که اُس کي عمر کا پیاله لبریز هوگیا اور اکبر کو بقدر محبت صدمه پهونچا غالب یهه هي که گهر کے صدموں یعني بیٹوں کے مرجانے اور باهر کے رنجوں یعني دوستوں کے هلاک هونے نے اُسکے ملک صحت کو تاراج کرنا اور اُس کے نخل سلامت کي جڑیں اوکهاڑنا شروع کیا تها *

اکبر کے مرنے کا بیان

معلوم هوتا هي که اکبر تهوڑے دنوں سے بیمار تها † که ستمبر ۱۶۰۵ع کے نصف پر ایسا سخت بیمار هوگیا که بهوک اُسکي بند هوگئي اور تهوڑي مدت گذرنے پر یهه بات واضح هوئي که اب شفا کي آس بهت تهوڑي رهي غرض که مرنے سے دس دن پہلے چارپائي کا پابند هوگیا اگرچه هوش حواس اُس کے مرتے دم تک قایم رهے مگر کار بار میں شراکت کي قابلیت نتهي اور اُس وقت سے تمام لوگوں کا التفات اُسکي جانشیني پر متوجهه هوا اور لڑنے جهگڑنے والوں کے لیئے بادشاهي دربار لڑائي کا

† پرایس صاحب کا ترجمه توزک جهان گیر کا صفحه ۷۰

هوئي چنانچه سنتے هي آگره کو لوٹا مگر ایسے تنگ وقت میں ماں کي
زیارت سے مشرف هوا که جان اُس کي هونٹوں پر تھي اور کام اُس کا هوچکا
تھا *

جب که جهانگیر نے باپ کا خود تشریف لانا اور بضرورت مذکوره
لوٹ جانا سنا تو شاید اُس فرض خدمت کے جوش سے جو اولاد پر واجب
و لازم هی یا اُس طبعي محبت کے اوبال سے جو باپ بیٹوں کي طبیعتوں
میں من جانب الله هوتي هی یا اس لحاظ سے که بلا وساطت جانے سے
سارے مطلب بے غل و غش حاصل هونگے آگره کا اراده کیا اور باپ کي
خدمت میں پهونچکر شرط خدمت بجا لایا *

باپ بیٹے سے بشفقت پیش آیا مگر تھوڑے دنوں کے واسطے نظر بند
اُس کو رکھا اور اس نظر سے که نظر بندي کي ذلت کم هوجاوے یا اس
غرض سے که اُسکي مے خواري میں کچھه کمي پڑے ایک حکیم اُسکي
خبر گیري کے لیئے مقرر فرمایا تھوڑے دنوں بعد اُسکي وه قید اُٹھائي گئي
اور پهلي مهرباني بحال کي گئي مگر معلوم هوتا هی که باوجود اس کے
بھي جهانگیر کي درشت خوئي کم نهوئي تھي اس لیئے که ظهور اُس
کدورت کا جو اُس کو خسرو سے برابر چلي آتي تھي هاتھیوں کي لڑائي
میں بادشاه کے سامنے ایسے برے طور سے هوا که اُس کي بدولت
ثانیه عتاب سلطاني میں دوباره مبتلا هوا هوتا اورخسرو نے بھي ایسي
هي تیزي سے جھگڑا قایم کیا جیسا که اُس کے باپ نے کیا تھا اور اُس
نے دادا جان کو باپ کي طرف سے بھرا بھڑکایا اور بھرنے بھڑکانے میں
کچھه کمي نکي غالباً معلوم هوتا هی که پهلے اس سے خسرو نے چاها
تھا که باپ کي جگهه دادا کا جانشین هوجاوے چنانچه جهانگیر نے بھي
اپني توزک میں لکھا هی که حضرت والد کو بھي ایک زمانه میں یهه
بات منظور تھي † مگر حقیقت یهه هی که اکبر اور جهانگیر دونوں کو

† صاحب کا ترجمه توزک جهان گیر کا صفحه ۳۴

سنه ۱۰۱۲ هجریمیں اودے پوروالے کے مقابله پر ایک فوج سمیت اسکو
دوبارہ روانه کیا مگر جهانگیر نے مختلف حیلوں بهانوں سے کوچ بڑاو کو طول
طویل کیا اور ایسے دایمي قصه میں پڑنیکي نسبت ایسي کمي اس نے کي
که اکبر نے طرح طرح کے نقصان آتهائے مگر یهه گوارا نکیا که باپ پیٹوں
میں پهر سوء مزاجي پانو اپنے پهیلائے چنانچه اس نے جهاں گیر
الهآباد کي اجازت فرمائي جهاں وہ بطور خود مختار بستا رستا تها
جب که وہ اله آباد میں پهونچا تو ایسي عیاشي نے ڈوبایا که اسکا
ٹهکانا نتها اور اپنے بڑے بیٹے خسرو سے اسکي بے ادبي بیباکي اور کم فهم
تند مزاجي کے مارے همیشه ناخوش رهتا تها یهاں تک که جب
دونوں میں زیادہ ناچاقي هوئي تو راجه مان سنگهه کي بهن خسرو
ماں نے زهر کهایا اور بیٹهے بیٹهائے پهول سي جان گنوائي اور جهانگیر
بهت رنج پهنچایا جو پهلے سے درهم برهم هورها تها اور اب برهم مزاج
کي یهاں تک نوبت پهنچي که اس کے ملازم اور مصاحب بهي اس
پاس جانے سے ڈرتے مرتے تهے اور ایسي ایسي ناخدا ترسیاں اس سے صادر
هوئیں که ان کے سننے سے سننے والے بهي کانپ اٹهتے تهے اور ایک مدت
سے وقوع میں نه آئي تهیں اور باپ کي اهلیت کے محض مخالف
تهیں †*

جب که بیٹے کے اطوار اکبر نے سنے تو وہ نهایت پریشان اور بغایت
حیران رها اور اس نے یهه چاها که بلا وساطت غیر اپني ذاتي ملاقات
تاثیر و اثر کو آزماوے غرض که بادشاہ اله آباد کو روانه هوا اور کوئي دو
منزل جانے پایا تها که والدہ ماجدہ کي سخت ناسازي اس کو دریافت

---

† جهاں گیر نے کسي موقع پر ایک مجرم کي جیتي کهال نکالنے کا حکم
اور جوں هي که بادشاہ کو یهه خبر پهونچي تو اس نے اپني نفرت کو مخفي نکیا اور
کها یهه فرمایا که بڑے اچنبهے کي بات هے که ایسے آدمي کا بیٹا جو مرے جانور
کهال کا نکلوانا بهي بلا تکلف گوارا نهیں کرسکتا جیتے آدمي کي کهال نکالنے کا حکم
دیوے اور اُسکو گوارا رکهے

کے پاس بھیجا گیا † یہہ واقعہ سنہ ۱۶۰۲ ع مطابق سنہ ۱۰۱۱ ہجری میں واقع ہوا بعد اُسکے جب ابوالفضل کے فوت ہونیکی خبر اکبر کو پہونچی تو اُسنے نہایت غم کیا اور بقول اُسکے کہ * شہنشاہ جہان را از وفاتش دیدہ پر نم شد * سکندر اشک حسرت ریخت کافلاطون ز عالم شد * بہت سے آنسو بہائے اور دو دن تک کہایا نسویا اور جب کہ اُسکو ہوش آئے تو نر سنگھہ دیو اور اُسکے جورو بچوں کے پکڑنے جکڑنے اور اُسکے گھر بار کے لوٹنے کھسوٹنے کے لیئے ایک فوج اُس نے روانہ کی اور ایسی ایسی سختیوں کی اجازت دی کہ بھولے چوکے بھی ویسی سختیوں کی رخصت کبھی نہی تھی معلوم ہوتا ہی کہ اس زمانہ میں بادشاہ کو یہہ آگاہی نتھی کہ جہانگیر ابوالفضل کے قتل میں شریک ہی اس لیئے کہ بجاے اس کے کہ بادشاہ اپنے بیٹے جہانگیر سے واسطہ علاقہ قطع کرے سلیمہ سلطانہ کو جو بادشاہ کی بیگم اور خود جہانگیر کی ایسی ماں تھی کہ جب اُسکی سگی ماں مرگئی تو اُس نے گود اُسکو لیا تہا اس غرض سے روانہ فرمایا کہ بیٹے کی طبیعت کو راستی درستی پر لاکر باپ بیٹوں میں پوری آشتی کرادی *

سلیمہ سلطانہ کی روانگی کا نتیجہ حسب مراد اُس کے حاصل ہوا یعنی جہاں گیر اکبر کے دربار میں حاضر ہوا اور بسر و چشم اُس نے باپ کی اطاعت اختیار کی اور اکبر بھی اتنی شفقت سے پیش آیا کہ بادشاہی زیور پہننے کی اُس کو اجازت فرمائی اور سنہ ۱۶۰۳ ع مطابق

---

† جہاں گیر نے اپنی توزک میں جو سلطنت کے بعد اُس نے لکھی ابوالفضل کے مروانے کا اقرار کیا مگر عذر اُس کا یہہ لکھا کہ اُس نے باپ کو پیغمبر کی پیغمبری اور قران کے کتاب آسمانی ہونے سے منکر بنا دیا تہا اور باپ سے باغی ہونے کی بھی وجہہ قرار دی اور جب کہ جہاں گیر اپنے باپ کی جگھہ بیٹھا تو پہلے پہل اُس نے نر سنگھہ دیو قاتل ابوالفضل کو جو اکبر کے سخت ظلموں سے محفوظ رہا تہا بڑے رتبہ پر معزز کیا اور بڑی مہربانیوں سے ہمیشہ پیش آتا گیا اور اپنا معتمد اُس کو سمجھتا رہا *

کي سرتابي غایت کو پهونچتي چنانچه اُس نے آس کے نام ایک معقول
خط روانه کیا اور اُس میں برے کوتکوں کے نتیجے جتائے اور یهه بهي درج
کیا که اب بهي کچهه نهیں گیا اگر پهلے دستور کے موافق باپ کي اطاعت
کرے اور فرض خدمت میں پچهلے پیروں لوتے تو شفقت پدري کي
بدولت ماموں و مطمئن رهے جو اب تک بهي کچهه کم نهیں هوئي بع
اُس کے جب اکبر آگره میں داخل هوا تو جواب اُس عنایت نامه
جهاں گیر نے نهایت غریب لفظوں سے ارسال خدمت کیا اور آثار نظر
اس اراده پر علانیه آیا که باپ کي خدمت میں حاضر هووے مگر بارها
اس کے خواه آس نے باپ کي خدمت کا مخالفانه اراده کیا یا اپ
سلامتي کو کهتکے میں پایا غرض که کوئي باعث هو اُس نے فوج کي بهي
میں کمي نکي یهاں تک که رفته رفته اتنے لوگ آس نے اکتهے کئے
بادشاه نے یهه کهلا بهیجا کته تهوڑے آدمیوں سمیت آگره میں آوے ورنه الٹ
کو سیدها لوت جاوے جهانگیر نے پچهلي بات اختیار کي یعني الهآباد کو لو
گیا مگر غالب یهه هي که پیک و پیام کے ذریعه سے لوت جانے کي اجاز
حاصل کي هوگي اس لیئے که بعد آس کے بادشاه نے اوڑیسه بنگاله
صوبه جهانگیر کو عنایت فرمایا اور جهاں گیر نے بهي وفاداري جان نثا
کے قول قرار ادا کیئے مگر اس ظاهري امن چین کے زمانه میں جو باپ
کي سوء مزاجي کا زمانه تها جهانگیر کو یهه موقع هاتهه آیا که وه خیالي تکلیف
انتقام اپنے خیالي دشمن سے لیوے غرضکه آسنے موقع کو هاتهه سے ندیا اور
کے دل کو سخت صدمه پهونچایا بیان اُس کا یهه هي که جب ابوالفضل
کو دکن سے بلایا تها اور وه تهوڑے محافظوں سمیت گوالیار کي طرف بڑھ
تها تو حسب تقدیر آس جال میں پهنسا جسکو راجه نر سنگهه دیو
اورچه واقعه بندیلکهند نے باشارت جهانگیر اُسکے لیئے لگا رکها تها ابوالفضل
بڑي دلیري دلاوري سے حتی الامکان اپنا بچاو کیا مگر بهت سے همراهیوں سم
آخر کو مارا گیا یهانتک که سر اُسکا قلم کیا گیا اور بڑي احتیاط سے جهـ

بناک اور سمجهه بوجهه اُس کي گونه خراب هوگئي تهي چنانچه
ابوالفضل کو اپنا بدخواه اور جاني دشمن سمجهتا تها یهاں تک که
ں نے باپ سے اُس کي شکایت بهي کي اور اکبر نے اُس کے کهنے سے
بالفضل کو چند روز اُس کي مرتبه سے گرائی رکها اور بعد اُس کے دکن
روانه کیا اور یهه تمام اُن شکایتوں کے نتیجے تهے جو جهانگیر کي شکایتوں
مترتب هوئی تهے اور اُس رشک و حسد کے ثمرے تهے جو اُس کے
ں میں ابوالفضل کي جانب سے بیٹهي تهي اور جب که اکبر خود دکن
روانه هوا تو جهانگیر کو اپني جگهه چهوڑا اور اجمیر کا نائب سلطنت
یا اور اُودے پور کي لڑائي کے کار و بار اُس کو تفویض کیئے اور راجه
ں سنگهه کو اِس غرض سے پاس اُس کے چهوڑا که وه اپنے لاؤ لشکر اور
لح و مشورت سے امداد اُسکي کرتا رهے غرض که جهانگیر بهت سا وقت
ا ضایع کرکے امر مذکور کے اهتمام و انصرام میں جي جان سے مصروف
ا اور بیاوري بخت اس کام کو کسیقدر پورا کرچکا تها که ناگاه اُسکو یهه
برلگي که صوبه بنگال راجه مانسنگهه کي حکومت گاه میں عثمان بن
کي سرتابي سے بغاوت قایم هوئي چنانچه راجه مانسنگهه اپني حکومت
روانه هوا اور جب که جهانگیر نے میدان خالي پایا تو آپ کو هر قسم
ی روک ٹوک سے آزاد پاکر اور خود بادشاهي فوج کو اور طرفوں میں
روف دیکهکر یهه چاها که هندوستان خاص کے صوبجات اپنے قبض و
رف میں لاوے غرض که جهانگیر آگره کو روانه هوا مگر آگره کے حاکم
لے بالے بتاکر آگره کو حواله نکیا اور جهانگیر الهآباد کو چلا گیا اور اوده
ر کے ملکوں پر جو الهآباد کے پاس پڑوس میں واقع تهے قبضه کیا اور
ی زمانه میں اله آباد کے خزانه کو جو تیس لاکهه روپوں سے معمور و
مشحون تها تحت اپنے کرکے بادشاهي کا خطاب اختیار کیا یهه واقعه نومبر
۱۶۰۰ ع مطابق شعبان سنه ۱۰۰۹ هجري میں واقع هوا *
و اگرچه بیٹے کے چال چلن سے جي هي جي میں اکبر سخت ناراض تو هوا
مگر باوصف اسکے بیٹے سے ایسے معاملے نبرتے که اُن کے باعث سے بیٹا

کے صوبہ کو هميشہ کے ليئے اپني قلمرو ميں داخل کرے چنانچہ اِس لڑائي کے دهندوں ميں برس دن کے قريب صرف هوا اور احمد نگرکي فتح پر کئي مهينے گذرے تهے کہ آسير گڈه کي فتح هونے سے خانديس کي فتح پوري هوگئي بعد اُس کے بادشاه نے شاهزاده دانيال کو برار و خانديس پر حاکم اور خانخاناں کو صلاح کار اُس کا مقرر کيا اور فوج دکن کي حکمراني اور فتح احمد نگر کي پيروي ابوالفضل کو عنايت فرمائي اور سنہ ۱۶۰۱ ع مطابق سنہ ۱۰۰۹ هجري کے آخر ميں آگره واپس آيا *

مرزا سليم يعني جهانگير کي نافرماني کا بيان

پهلے اِس سے کہ بادشاه آگره کو روانہ هووے بيجا پور اور گولکنڈه بادشاهوں کے ايلچي اور نذريں پهونچيں اور شاهزاده دانيال کي شادي بيجا پور والی کي بيٹي سے کي گئي § باقي اکبر کي روانگي کا باعث تها کہ جهاں گير اُس کا بڑا بيٹا سرکش هوگيا تها اگرچہ يہ شاهزاده تيس برس کي عمر کا استعداد و لياقت ميں کچهہ ناقص نہ تها مگر شراب اور افيون کي || کثرت استعمال سے مزاج اُس کا آتشي

§ دکن کي لڑائيوں کا حال اکبر نامہ اور تاريخ فرشتہ اور خصوص احمد نگر کي تاريخ مصنفہ فرشتہ سے ليا گيا

|| جهانگير نے خود بيان کيا کہ عين شباب ميں کم سے کم ايسی بيس پيالے روز پيتا تها کہ هر پيالہ ميں آده سير دارو سماتي تهي اور يہہ حال تها کہ اگر ايک گهنٹا بهي بدون اُس کے گذرتا تها تو هاتهہ اپنے کانپنے لگتا تها اور قرار سے بيٹه نہ سکتا تها بعد اُس کے جب ميں تخت نشين هوا تو پانچ پيالونکي نوبت پهونچي اور وه بهي رات کو پيتا تها مگر يہہ بات دريافت نهيں هوتي کہ کب تک اُس نے يہہ دستور جاري رکها معلوم هوتا هی کہ اُس زمانہ کے مسلمانوں اور سرداروں ميں مينوشي کي برائي شايع ذايع تهي اِس ليئے کہ بابر اور همايوں دونوں بڑے پينے والے تهے اور تمام ترکي نژاد بادشاه بهي پيتے تهے بلکہ ايران کے صفوي خاندان والی جو تقدس خاندان کي بدولت بڑے بزرگ گنے جاتے تهے خفيہ خفيہ صرف کثرت هي سے نهيں پيتے تهے بلکہ چاندي سونے کے پيالوں مرصع اور گهڑوں کے انباروں سے اپنے دربار کي زينت بخشتے تهے

فتح هوچکی تھی اور جوں هي کہ بادشاهي فوج برهان پور واقع ساحل دریاے
تپتي میں پهونچي تو فوج کا ایک ٹکڑا بسرداري شاهزادہ دانیال اور
خانخاناں کے احمد نگر کے محاصرہ کو روانہ کیا گیا اور یہہ وہ زمانہ تھا
کہ چاند بي بي کي حکومت پہلے زمانہ کي نسبت نہایت خراب اور
ابتر تھي یعني نہنگ ایبیسینیا والا جو پہلے محاصرہ کے زمانہ میں
چاند بي بي کا مدد و معاون تھا احمد نگر کو گھیرے هوئی پڑا تھا اور
جب کہ وهاں بادشاهي فوج آئي تو وہ چھوڑ کر چلاگیا مگر دروني
جھگڑوں کے مارے شہر کے بچاؤ کي کوئي صورت نہ تھي اور جب کہ
چاند بي بي بادشاهي فوج والوں سے خط و کتابت کر رهي تھي اور آشتي
کے پیام آتے جاتے تھے تو اُس کے بدخواهوں نے سپاهیوں کو برهم
چنانچہ سپاهي محل سرا ے میں گھس گئے اور اُن ناخدا ترسوں
کام اُس کا تمام کیا مگر اِس برے کام کا پھل بھي قریب هي پایا یعني
تھوڑے دنوں کے بعد اُس دیوار شکستہ کا شگاف گھس جانے کے قابل
هوگیا اور بادشاهي دهاوے کا سیلاب اُس میں آگیا چنانچہ بادشاهي
فوج نے سارے لڑنے والی سپاهیوں کو قتل کیا اور کسي کو جان و مال کي
امان ندي اور صغیر سن بادشاہ کو گوالیار کے قلعہ میں پهونچایا اگرچہ
یہہ سب کچھہ هوا مگر دارالسلطنت کی فتح هونے سے سارا ملک
مطیع نهوا یہانتک کہ جولائي سنہ ۱۶۰۰ ع مطابق صفر سنہ ۱۰۰۹
هجري میں ایک اور نام کا بادشاہ قرار دیا گیا اور احمد نگر کے بادشاهوں
کا خاندان شاهجهاں کے عہد دولت تک بالکل گمنام نهوا مگر سنہ
۱۶۳۷ ع میں نام و نشان اُنکا باقي نرها *

خاندیس کي فتح کا بیان

احمد نگر کے محاصرے سے تھوڑے دنوں پہلے اکبر بادشاہ اور اُس کے
ملک خاندیس والی بادشاہ میں ایسي کسي قسم کي سوء مزاجي
درمیان آئي کہ اُس کے باعث سے اکبر کا یہہ ارادہ مصمم هوا کہ خاندیس

پیشوا ‡ اُس کي حکومت کے خلاف و عداوت پر سازشیں کرنے لگا یہاں
تک کہ اُس نے شاہزادہ مراد سے اعانت چاهي اور یہاں شاہزادہ کا یہہ
حال تھا کہ حدود برار کي بابت دکن کے بادشاہوں سے لڑ جھگڑ رہتا تھا
غرض کہ شاہزادہ مراد اور احمد نگر کے بادشاہ آپس میں دوبارہ
مخالف ہوئی اور آشتي پر برس بھي نہ گذرا تھا کہ پہلے سے زیادہ میدانی
کي لڑائیاں قایم ہوئیں *

اکبر کا محکوم خاندیس کا بادشاہ اکبر والوں کي اعانت پر لڑا
کولکنڈہ کا بادشاہ بیجا پور اور احمد نگر والوں کي امداد پر آیا اور دسمبر
سنہ ۱۵۹۶ ع یا جنوري سنہ ۱۵۹۷ ع کو دریاے گوداوري پر بڑي بھاري
لڑائي پڑي اور دودن تک زور شور سے قایم رهي مگر انجام اُس کا معلوم
نہوا چنانچہ مغلوں کا یہہ دعوی تھا کہ جیت ہماري رهي مگر وا آگے
نہ بڑھے اور جب کہ پوري کامیابي حاصل نہوئي اور شاہزادہ مراد اور
مرزا خانخاناں میں ان بن رهي تو بادشاہ نے دونوں کو طلب فرمایا
اور شاہزادے کي جگہہ ابوالفضل اپنے دستور اعظم کو بھیجا جو چند روز
کي بے عزتي کو اُٹھائی بیٹھا تھا اور اُسکو یہہ بھي اجازت دي گئي کہ
ضرورت کے وقت ساري فوج کي سرداري اختیار کرے چنانچہ ابوالفضل
اُس جگہہ پہونچا اور وهاں کا حال اُس نے لکھا جس کے دیکھنے سے یہ
دریافت ہوا کہ خود بادشاہ کا ہونا وهاں ضروري هی غرض کہ بادشاہ
سنہ ۱۵۹۸ ع کے آخر میں چودہ برس کے بعد جو اٹک کے پاس پورے
میں گذرے تھے پنجاب کو چھوڑا اور دکن کو روانہ ہوا اور سنہ ۱۵۹۹
کے نصف سے پہلے پہلے نربدہ پر پہونچا مگر اُس کے پہونچنے سے پہلے
دولت آباد کا قلعہ اور آسي کے قریب کے اور بہت سے بھاري قلعہ جیت

‡ بہمني بادشاہوں کے وقتوں میں پیشوا یعني سردار کا خطاب مروج رہا اور
بعد اُس کے ستارہ والی راجاؤں کے برہمن وزیر اِس خطاب سے مخاطب رهے
مرهٹوں کي حکومت پر اسي خطاب سے بہت دنوں تک حکومت کرتے رهے

محصوروں کے شگاف دیوار کے مقابل ہوکر ایسا سخت مقابلہ کیا گیا
کہ بڑی سفاکی بے باکی کے بعد جو شام تک برابر قایم رہی بادشاهی
فوج اپنے پچھلے پانوں لوٹنےاور دوبارہ حملہ کو دوسرے دن موقوف رکھنے پر
مجبور هوئي مگر قلعہ کے محصور اور شہر کے باشندے چاند بي بي کي
دلوري دليري سے جوشان خروشاں ہوئے تھی اور چونکہ چاند بي بي
کي چستي چالا کي اور دانائي هوشياري ميں رات کے آنے سے کسي
قسم کا فتور و قصور واقع نہ هوا تھا تو صبح هوتے هي بادشاهي فوج نے
شگاف الںگ کو ایسا مضبوط و مستحکم اور اسقدر بلند و مرتفع پایا کہ
بے نقب کے بدوں اسپر چڑھنا متصور نہ تھا اِسي عرصہ ميں چاروں
طرف فریق افواج شاهي کے پاس آگئے مگر بادشاهي فوجوں نے باوصف
اِس کثرت کے کہ وہ چاروں فریقوں سے اب بھي زیادہ تھیں صرف ایک
لڑائي کے موهوم نتیجے پر تمام جان و مال کو جوکھوں ميں ڈالنا پسند
کیا اور چاند بي بي † نے بھي یہہ سمجھا کہ هماري جمیعت دوچاردن
کي هی اور مانگي تانگي فوجوں کا بھروسہ نہيں کرنا چاهيئے غرض کہ
دونوں فریق اشتي پر راضي هوئی احمد نگر کا بادشاہ اسبات پر راضي هوا
اُس نے صوبہ برار سے جو نیا مفتوحہ مقبوضہ اُس کا تھا هاتھہ اپنا
اٹھایا اور ملازمان اکبري کو سپرد کیا یہہ آشتي ماہ فروري سنہ ۱۵۹۶ ع
مطابق رجب سنہ ۱۰۰۴ هجري ميں واقع هوئي *

بادشاهي فوج کي واپسي پر بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ احمد نگر
ميں نئے جھگڑے برپا هوئی یعني محمد خاں چاند بي بي کا وزیر یا

† یہہ عورت دکن کي عورتون ميں سے ایسي دلیر و دلاور تھي کہ مردوں کي
نمونیں قدر واقتدار اوسکا بہت کچھہ تھا یہانتک کہ اوسکي نسبت بہت سي جھوٹي
باتیں بنائي گیئں خافي‌خان لکھتاهی کہ اوسنے مغلون کے لشکر ميں چاندي کي گولیان
بھر ماریں اور احمد نگر ميں یہہ بات مشہور هی کہ جب چاند بي‌بي کي گولیاں
چکیں تو اُس نے ساري بندوقوں ميں تانبے چاندي سونے کے سکے بھرکر مارے
جب تک کہ جواهر کے بھر نے کي نوبت نہ پھونچي تب تک آشتي پر راضي نہوئي

فوج کو جو احمد نگر کو گھیرے پڑي تھي چیر چارکر احمد نگر میں
بے تکلف پہونچا اور باقي دو فریقوں نے بھي ذاتي خصومت سے ھاتھ
اوٹھایا اور بیجا پور کي فوج میں شریک و شامل ہوئے جو بادشاھي فوج
کے مقابلہ پر جاتي تھي غرضکہ ان سامانوں اور طیاریوں کے ھونے سے شاہزادہ
مراد کے زور شوروں کو جوش آیا اور احمد نگر کے محاصرے میں بہت
سرگرمي اور بڑي تندي تیزي برتي گئي یہاں تک کہ محصوروں کے لیے
دمدمونکے تلے دو سرنگیں لگائیں جنکے بنانے میں خود چاند بي بي دل
و جان سے مصروف تھي اور عام لوگوں کي مانند آپ اُس نے محنت
اٹھائي تھي مگر جب کہ محصوروں کے سرنگ لگانے والے محاصروں کي
سرنگوں پر بہی لیگئے تو وہ سرنگیں اس لیئے ضایع گئیں کہ محصوروں کے
سرنگ لگانے والوں نے اُنکے مقابلہ میں اپني سرنگیں لگائیں ھاں تیسري
سرنگ اس سے پہلے اوڑائي گئي کہ محصوروں کي سرنگ لگانے والے اُس کي
بیکاري کي تدبیر پوري کریں حاصل یہہ کہ اُس سرنگ کے اُڑنے سے
محصوروں کے سرنگ لگانے والےجو سرنگ اپني دوڑا رہے تھے یک لخت اوڑ
گئی اور قلعہ کي النگ اُس کے زور سے بہت پہٹ گئي اور ایسي ہیبت
پہیلي کہ النگ کے محافظ اپني اپني جگہوں کے چھوڑنے اور بے تحاشا
بھاگنے بڑھنےوالے اور محاصروں کے گھس بیٹھنے کے لیئے رستہ کھولنے پر آمادہ
تھے کہ چاند بي‌بي زرہ بکتر پہن کر اور ننگي تلوار اپنے ھاتھہ میں لیکر اور
نقاب سے مونہہ ڈھانپ کر آئي اور آن پدے نامردوں کو ڈانٹ کر بلایا
اور جب تک کہ وہ دلاور بي‌بي قلعہ کي ساري قوت کو محاصروں کے
مقابلہ میں صرف نکرچکي تب تک نہایت جد و جہد اور بڑي سعي و محنت
سے محاصروں کے پہلے دھاوے کو تمام نسکي چنانچہ تیروں کي بوچھاڑ
اور توڑے دار بندوقوں کي مار ماروں سے مقابلہ کیا گیا اور شگاف دیوار پر
توپیں لگائیں گئیں اور آتش بازي کے بان اور بارود کے تھیلے اور ایسي ایسي
عالم سوز چیزیں قلعہ کي کھائي میں بادشاھي لوگوں پر پھینکي گئیں اور

حفظ و حمایت میں کئي برس تک محفوظ رہا اور جب که نظام شاہ
اُس کا بہائي سنه ١٥٩٢ ع میں بقضاے الهي مرگیا تو برهان شاہ نے اکبر
کي اعانت بدون اُسي برس اپني موروثي حکومت پر قبضه کیا مگر ملکي
شور و فسادوں کے باعث سے ساري سلطنت کو چھوٹي چھوٹي ریاستوں پر
بٹا چٹا اور والي بیجاپور اپنے همسایه سے لڑتا بھڑتا پایا بعد اُس کے تھوڑے
عرصه گذرنے پر برهان شاہ بھي مرگیا اور یہه خرابیاں دو چند هوگئیں یہانتک
که سنه ١٥٩٥ ع میں چار گروہ ایسے لڑنے مرنے پر آمادہ هوئے که هر گروہ
اُنکا جدے جدے دعویدار سلطنت کا مدد و معاون تھا حاصل یہه که
منجمله اُن گروهوں کے اُس گروہ کے سردار نے جسکو احمد نگر پر قبضه
حاصل تھا اکبر کي اعانت چاهي چنانچه شاهزادہ مراد گجرات سے اور
مرزا خانخانان مالوہ سے مدد خواهوں کي مدد رساني پر فوجوں سمیت
دکن کو روانه هوئے چنانچه احمد نگر سے تھوڑي دور ادھر دونوں فوجیں
آپس میں مل گئیں مگر اِس عرصه میں یعني ماہ نومبر سنه ١٥٩٥ ع
مطابق ربیع‌الثاني سنه ١٠٠٤ هجري میں وہ سردار احمد نگر کے چھوڑنے
پر مجبور هوا تھا جس نے اعانت چاهي تھي اور اُس نے مدد گاروں کو
بلوایا تھا اور اب وہ حکومت چاند بي‌بي کے قبض و تصرف میں تھي
جو هندوستان کي بڑي حوصله والي عورتوں میں سے گني جاتي تھي اور
اپنے بھتیجے شیرخوار بهادر نظام شاہ کي جانب سے نیابتاً کام کرتي تھي اُسنے
بادشاهي فوجوں کي خبر سنتے هي اپنے رشته دار والي بیجاپور کے منانے
اور رعایا کے پرچانے اور دیگر ملکي فریقوں کے سرداروں کے متفق کرنے میں
اِس غرض سے بڑي جد و جهد اوٹھائي که تھوڑي مدت کے واسطے ایسي
بڑي قوت کي روک تھام میں باهم متفق رهیں جسکي اوالعزمي اور والا
همتي کا اندیشه سب ریاستوں کو برابر هي چنانچه یہه تدبیر اُسکي ایسي
راس آئي که في‌الفور ایک سردار نهنگ نامي ایبیسینیا یعني حبش کا
باشندہ فوج اپني همراہ لیکر چاند بي‌بي کي اعانت کو روانه هوا اور بادشاهي

داخل هو گیا اور جو کہ شاہ عباس اپني قلمرو کے دهندوں میں مصروف تها تو اُسکي طرف سے کوئي قصہ قضایا پیش نہ هوا بلکہ اوزبکوں کي اٹک ڈانٹ کي غرض سے اکبر کي امداد و اعانت کا خواهاں هوا اور خط کتابت کا سلسلہ دوبارہ جاري کیا جو بہت عرصہ سے باهم جاري نہ رها تها اور بجاے خود صبر و تحمل کر کے قندهار کے دوبارہ حاصل کرنے کا متوقع بیٹها مگر اکبر کے مرنے تک وہ توقع پوري نہ هوئي *

قندهار کے فتح هونے اور قلمرو میں آ جانے سے اٹک پار کي موروثي سلطنت پر پورا قبضہ حاصل هوا اور شمال مشرق کے پٹهانوں سے لڑنا جهگڑنا پہاڑوں پر باقي رها اور اسي زمانہ کے قریب هندوستان خاص کي فتح بهي پوري هو چکي تهي چنانچہ سنہ ۱۵۹۲ع میں سند پر فتح پائي تهي اور اسي زمانہ کے قریب وہ پچهلي بغاوت پس پا کي گئي جو کشمیر میں برپا هونیکو آمادہ تهي اور اوڑیسہ کے مطیع هونے سے بنگالہ کي فتح بهي پوري هو گئي تهي اور شاہ گجراتي کے سنہ ۱۵۹۳ع میں مرجانے سے گجرات کے شور و فساد خاتمہ کو پہونچي تهے غرضکہ سارا هندوستان خاص آب نربدہ تک اکبر کے قبض و تصرف میں اُس سے زیادہ داخل هوا کہ پہلي بادشاهوں کے دخل و تسلط میں آیا تها مگر اودهے پور کا راجہ مطیع اُس کا نہ هوا تها باقي سارے راجی بابو رشک و حسد کي باج گذاري سے نکل کر رفیق اُس کے هو گئے تهے *

دکن کي مہم کا بیان

بعد اُس کے اکبر کا یہہ ارادہ هوا کہ اپني حکومت کو دکن تک پهیلاوے چنانچہ اُسنے سنہ ۱۵۸۶ع میں مرتضی نظام شاہ احمد نگر کے چوتهے بادشاہ کے بهائي برهان شاہ کي امداد و اعانت کي حامي بهري جو اپنے بهائي نظام شاہ کے مختل الحواس هونے سے انصرام حکومت کا دعوی کرتا تها مگر جو فوج اکبر نے دعوی مذکور الصدر کي درستي سر سبزي کے لیئے مالوہ سے روانہ کي وہ نا کام رهي اور برهان شاہ اکبر کي

وہ دشواري یوں رفع هوئي که اُس نے ایک اور فوج اِس غرض سے روانه کي
که امر کوٹ کي طرف سے سند میں داخل هووے غرض که والي سند کي
التفات و توجهه کو پریشان و پراگنده کر کے اُن فائدوں سے محروم اُسکو
رکها جو اُسکو اُس موقع خاص سے حاصل تهے یہاں تک که تهوڑے عرصه
بعد یعني سنه ۱۵۹۲ ع مطابق سنه ۱۰۰۰ هجري میں سند کے تسلیم کرنے
پر مجبور هوا چنانچه اُس نے عمده عمده شرطوں پر اطاعت قبول کي
اور اکبر نے بهي اپنے دستور کے موافق اپنے امیروں میں اُسکو داخل کیا *

اکبر نامه میں مذکور هی که سند والے سردار نے پرتگالي سپاهیوں کو
اُس لڑائي میں لڑایا اور دو سو هندوستانیوں کو یورپ والوں کي وردي
سے آراسته کیا چنانچه قاعده داني اور وردي کي حیثیت سے وهي سپاهي
یورپ والوں کے پہلے پہلے هندوستان میں نمونه تهے اور نیز بیان کیا گیا که
اُسي سردار نے خاص ایک قلعه کي حفظ و حراست کے لیئے عرب والوں
کو معین کیا تها اور پہلے پہل اسي موقع پر عرب کے لوگ اقلیم هندوستان
میں ملازم هوئے اور بعد اُس کے اُنکي بڑي قدر و منزلت هوئي *

قندهار کي فتح کا بیان

تفصیل اس اجمال کي یهه هی که همایوں کے قبض و تسلط کے بعد
ایران کے بادشاه نے چند مرتبه قندهار کا اراده کیا مگر اکبر کے آغاز دولت
تک مراد اُسکي پوري نه هوئي اور سعي اُسکي ضایع هو گئي اور جبکه
قندهار اور هندوستان کي سلطنتیں بانٹ چونٹ کے بعد الگ تهلگ
هوگئیں تو شاه ایران کا مطلب پورا هوا یہاں تک که شاه عباس کے
آغاز سلطنت میں قسم مذکور کي خرابي پهیلي اور اکبر کو ویساهي موقع
هاتهه آیا غرضکه ایراني سرداروں میں پهوٹ پڑي اور ایک سردار اُن میں سے
هندوستان کو بهاگ آیا اور تهوڑے دنوں بعد اکبر کے دربار سے سارے سردار
اُسکي موافق هو ئے اور انجام اُسکا یهه هوا که سنه ۱۵۹۴ ع مطابق سنه
۱۰۰۳ هجري میں قندهار اور اُسکا سارا پرگنه بیٹهے بٹهائے اکبر کي قلمرو میں

قوت قایم هی وه لڑائي جو پچھلے دنوں میں جلالا سے قایم رهي کچهه ایسي
بڑي لڑائي نتهي که بادشاهي فوج کو پاس پروس کے دبانے میں مصروف
هونے سے معطل رکھے چنانچه جلالا کے مرنے سے کئي برس پهلے بڑے بای
کے ملکوں سند اور قندهار پر ملازمان اکبري کا پورا پورا تصرف حاصل هوگ
تها *

سند کي فتح کا بیان

بیان اُس کا یهه هی که † سند کا صوبه ارغونیوں کے دخل و تصر
سے نکلکر ادهر اودهر کے دلاور سپاهیوں کے قبض و تصرف میں داخل ه
تها اور جب که خود اُن لوگوں میں قصے قضائے قائم هوئے تو اکبر نے ا
باب میں نهایت کوشش کي که شاهان دلي کے پورانے صوبه کو اپنے ت
میں داخل کرے غرض که جب وه لاهور میں قیام پذیر تها تو سنه ۱۵۹۱
مطابق سنه ۹۹۹ هجري میں ایک فوج اُس نے مقام لاهور سے بایں غ
روانه فرمائي که شمال کي جانب سے سند میں داخل هوے
سهسوان کے قلعه کا محاصره کرے جو سند کے پائین جانب
کنجي اور صوبه کي حفظ و حراست کا بڑا مقام تها مگر والي سند
وه اراده پورا هونے نه دیا اس لیئی که وه سردار اپني فوج کو ا
جگهه لایا اور موقع پر اُس نے مورچے جمائے که استحکام مکان کي جهت
اکبر کے لوگ اُس پر دهاوا اور خود مخالف کے قریب موجود هو
سبب سے اُس مقام کا محاصره نه کرسکے مگر اکبر کي دانائي کام آ

نظیر اپنا نهیں رکھتے مگر باوصف اسکے که اس بیان سے لڑائي کا تمام هونا صاف
معلوم هوتا هی بعد اُس کے بهي مختلف واقعونکو بیان کیا جو آین
پندره برس میں واقع هوئے بلکه اُس نے اکبر کے چارده ساله قیام پنجاب کي وجه
یهي لکهي هی که ایک زمانه میں روشنیا فرقه کے دبانے میں اور دوسرے زمانه
شمالي پهاڑ کے باشندوں کے مغلوب کرنے میں مصروف رها (شامزر صاحب ک
ترجمه اکبر نامه کا)

† اِس کتاب کے تتمه میں سنده کا حال ملاحظه کرنا چاهیئے

کئي مرتبه کافروں کے پهاڑوں میں پناه اُس نے ڈهونڈهي اور ایک بار اوزبکوں کے سردار عبدالله خاں اوزبک کے دربار میں حاضر هوا اور باوصف اِس کے همیشه لوٹ مار کرتا رها اور روز روز چهاپے مار تا رها یهاں تک که سنه ۱۶۰۰ع میں ایسي قوت اُس کو حاصل هوئي که اُس نے غزني پر قبضه کیا *

یهه مهم سب سے پچهلي مهم جلالا کي تهي اِس لیئے که جلالا بهت دفعه غزني سے خارج کیا گیا اور جب اُس نے دوباره قصد اُس کا کیا تو ایک هي مدافعت کے ذریعه سے بهگایا گیا اور جبکه وه پچهلے پیروں بهاگا تو اُسکا پیچها دبایا گیا یهانتک که وه کسي امن چین کي جگهه پهونچنے نپایا تها تقدیر سے پکڑا گیا اور جان سے مارا گیا *

یهه مذهبي لڑائي جهاں گیر اور شاهجهاں کے وقتوں تک قایم رهي یهاں تک که روشنیا والوں کے جوش خروش هوچکے اور کر فر اُنکي دب گئي مگر پٹهانوں کي اصلي آزادي جس کا مخرج و منشاء روشنیا والوں کي کامیابي اور سینه زوري نتهي بجاے خود قایم رهي چنانچه شمال مشرق کي قومیں عالمگیر کے عهد دولت میں ایسي زبردست اور پر صولت هوگئیں که وه بات اُن کو کسي وقت اور کسي حالت میں حاصل نهوئي تهي اور یوسف زئیوں نے مغل بادشاهوں کے بڑے بڑے صدمے اُٹهاے اور علاوه اس کے ایران و کابل والے بادشاهوں کي کڑي کڑي مصیبتیں جهیلیں مگر باوصف اس کے اپني ایسي خود مختاري کو قایم رکها اور لوگوں کو مضرت † پهنچاتے رهے اور آج تک بلا کم و کاست اُنکي

† جیسے که ابوالفضل نے بیان اُن لڑائیوں کا قلم بند کیا وه اُسکي خوشامد گوئي اور تکلف بیاني کا عجیب و غریب نمونه هے چنانچه بیربل کي مصیبت یعني پهلے شکست کي لڑائي کے بعد هي وه لکهتا هے که اونچے اونچے مقام افغانستان کے باغیوں کے خس و خاشاک سے پاک و صاف هوگئے یعني بهت سے باغي مارے گئے اور بهت سے ایران کو بهاگ کر چلے گئے یهاں تک که سوات اور باجوڑ اور تیراه کے ملک ملاعنه سے پاک هوئے جو میووں کي بے پایاني اور پیداوار کي فراواني سے شاید

اطاعت غیر مشروط پر مجبور هوئی چنانچه چند روز آپس میں
قول وقرار قایم رهے جنکے قایم هونے سے راجه مان سنگهه کو جنوبی
مغربی پهاڑوں میں روشنیا فرقه جلالا کے مریدوں سے لڑائي کرنیکا موقع
هاتهه آیا *

غرض که سنه ۱۵۸۶ ع مطابق سنه ۹۹۵ هجري عین گرمی
موسم میں راجه مان سنگهه نے روشنیا فرقه والوں پر چڑهائي کي اور بهت
سي جان جوکهوں اُٹهاکر کسیقدر کامیابي کو پهونچا مگر وہ فرقه اپني با
پر قایم رها اور کسي طرح کا تغیر اُن کے حال و حقیقت میں موثر نه
اور آینده سال یعني سنه ۱۵۸۷ ع تک اکبري سلطنت کي فوقیت
عظمت بحال نه هوئي یهاں تک که اُسي سال میں دو فوجوں کے دها
برابر هوئی چنانچه پهلے راجه مان سنگه نے جانب کابل سے حمله
اور دوسرا دهاوا اُس فوج کا هوا جسکو بادشاہ نے اِس غرض سے روانه
تها که وہ نمک کے پهاڑوں کے جنوبي جانب سے اٹک پار اوتر کر دشم
کي پشت پر دهاوے کریں غرض که اب جلالا کو پوري شکست نصی
هوئي مگر فی‌الفور اُس نے اپنے کام کو سنبهال کر کئي برس تک لڑ
کے کارخانے جاري رکهے علاوہ اُسکے لڑائي کے کارخانوں کو گاہ بیگاہ اُس
قضایوں سے امداد اعانت پهونچتي رهي جو بادشاہ اور یوسف زئیوں
واقع هوتے رهے مگر وہ قصے قضائے ایسے تهے که کوئي مستقل اثر اُن پر متر
نه هوا غرض که سنه ۱۵۸۷ ع سے لغایت ۱۶۰۰ ع تک جلالا اور اکبر
لڑائیاں بهڑائیاں قایم رهیں اور اِس عرصه میں معلوم هوتا هی که اکبر
ملازموں نے زرخیز میدانوں اور تهپلوں کو روشنیا والوں کي کهیتي
سے معطل رکها اور اُسي نظر سے یعني سامانوں کي قلت اور ذخیرو
کمي سے اُن قوي ملکوں کے چهوڑ نے پر جن پر جلالا قابض و متصرف
اور ایسي کڑي لڑائیوں کے لڑنے پر جن میں پهاڑوں کي اوٹ آڑ کے با
سے دشمن کو غلبه حاصل نهووے کام ناکام جلالا مجبور هوا یهاں تک

لشکر میں شور و غوغا بلند هوا اور بڑي پریشاني جابجا منتشر هوئی اور بادشاه نے اپنے بیٹے مراد کو برهنموني راجه ٹوڈرمل کے پٹھانوں کي روک تهام کے واسطے روانه فرمایا اور جب که دلوں سے وه پهلي هیبت اُٹهه گئي تو شهزاده مراد کو بلایا گیا اور ساري فوج کو راجه ٹوڈر مل اور راجه مانسنگه کے زیر حکومت چهوڑا گیا *

بیربل کے مرنیکا رنج اسقدر اکبر کے دل پر بیٹها که وه کسي شے سے تسلي نپاتا تها چنانچه بهت مدت تک بیقرار رها اور زین خاں کي صورت سے ناراض تها اور جب که ڈهونڈ بهال کے بعد اُسکي لاش کا پتا نه لگا تو ایک مرتبه یهه خبر اوڑي که وه قیدیوں کے سلسله میں بقید حیات هے چنانچه بادشاه نے اِس خبر کي تفتیش و تفحص میں بڑي سعي و محنت کے ذریعه سے ایسا شوق اپنا جتایا که مدت کے بعد ایک فریبي بهي بیربل کے نام سے پیدا هوا اور جب که یهه جعلي بیربل بهي بادشاه کي حصول ملازمت سے پهلے پهلے مرگیا تو بادشاه نے دوباره ماتم کو تازه کیا اور اپنے دوست کے رنج و الم میں دوباره ماتمي لباس پهنا اور حقیقت یهه تهي که جیسي جودت قابلیت اور حسن لیاقت اُس کا عنایات سلطاني کا محرک و باعث تها تو مخلصانه صفات اور همزادانه عادات اُس کے بهي کچهه کم نه تهے اور بیربل ایسا لطیف ظریف آدمي تها که اُس کي باتیں اور کهاوتیں اب تک هندوستان میں جاري ساري هیں † *

یوسف زئیوں نے اپنے فائدوں کي پیروي کا اراده نه کیا یعني وه لوگ آگے کو نه بڑهے اور راجه ٹوڈرمل اور راجه مان سنگه نے کابل کے مختلف مقاموں میں پڑاؤ ڈالي اور مورچے بنائی اور طرح طرح سے اُنکو مضبوط و مستحکم گردانا اور یوسف زئیوں کو اُن کے میدانوں میں کهیت کیار کے کام سے معطل رکها غرض که اِن تدبیروں سے بقول ابوالفضل کے وه لوگ

---

† منتخب التواریخ

نے فوج کی ترتیب و انتظام کی بقا و سلامت میں بہت سی جد و جہد اُٹھائی مگر اُسکی سعی و کوشش پر کوئی فائدہ مترتب نہوا اُس گھاٹی سے بھاگنے میں ایسی اَفوا تفری پڑی کہ انسان اور جانور آپس میں لت پت ہو گئے اور انجام اُس کا یہہ ہوا کہ بیربل مشہور سرداروں سمیت اُس جگہہ مارا گیا اور سیکڑوں آدمی جان سے گئے اور بہت سے تباہ ہو گئے اگر یہہ شامت کے مارے بالکل نا کام رہے مگر زین خاں بھی کامیاب نہ ہوا اور میدان میں تہرا رہنا اُس کا کچھہ کام نہ آیا اس لیئے کہ اگرچہ زین خاں دن بھر ترتیب و قواعد کے ساتھہ اپنی فوج کو تیراندازوں اور گوپیہ بازوں اور توڑے دار بندوق والوں کے بیچ میں بڑھائے چلا گیا مگر جوں ہی کہ شام ہوئی تو تھوڑے دم لینے پر پٹھانوں کی چیخیں بلند ہوئی اور چاروں طرف سے پٹھانوں پٹھانوں کا شور آسمان تک پہونچا غرض کہ فوج اُس کی رات کے اندھیری میں تتر بتر ہو گئی اور کچھہ لوگ اُس کے جان سے مارے گئے اور خود زین خاں پا پیادہ بدشواری تمام اٹک تک پہونچا † *

جب کہ یہہ وحشت اثر خبر بادشاہ کے لشکر میں پھیلی تو سارے

† اکبرنامہ منتخب التواریخ خافی خاں یقین واثق ہی کہ حال اس واقع کا تفصیل سے ابوالفضل کو دریافت ہوگا مگر اس لیئے کہ یہہ فکر اُس کو دامنگیر تھی کہ بادشاہی فوج کی بدنامی بہت کم شہرت پاوے اور کوئی بات ایسی نہ لکھی جاوے جس سے بیربل کی کم فہمی اور نا رسائی سمجھی جاوے اور بات اُسکی پھیکی پڑے تو اُس نے اس واقع کو ایسا پریشان و پراگندہ قلم بند کیا کہ ایک قول اُسکا دوسرے قول کے مخالف ہی چنانچہ جو نقصان اور قصور اُس کے بیان میں پایا گیا اُس کو میں نے منتخب التواریخ سے پورا کیا اور نقصان اِس لیئے اُس سے نسبت کرتا ہوں کہ اُس نے بادشاہی فوج کی تباہی اگرچہ بڑی شرح و بسط سے بیان کی مگر اُس کے اخیر میں یہہ لکھہ دیا کہ بادشاہی فوج کے کل پانسو آدمی کام آئے اور خافی خاں نے اپنی یاوہ گوئی کی کہ چالیس پچاس ہزار آدمیوں میں سے کوئی زندہ نہ رہا معلوم ہوتا ہی کہ کوہستان سوات کی کراکورا اور بلندرئی راہوں میں یہہ شکست واقع ہوئی *

جب کہ دونوں سردار آپسمیں مل گئے اور کمک بھي آ گئي تو
وبارہ حملہ کي تدبیر کي گئي مگر بیربل نے زین خاں کي فہمایش
اس لیئے نمانا کہ وہ باطن میں زین خاں سے صاف نہ تھا چنانچہ
ین خاں کي نہایت فہمایش کے خلاف پر یہہ امر تجویز کیا کہ تمام
ج کو ایک قوي دھاوا کرنے سے جوکھوں میں ڈالے غرض کہ فوج اس
ادے پر پہاڑوں میں گھس گئي اور بہت جلد ایک مضبوط رہگذر پر
ونچي جس پر بیربل چڑہ گیا تھا مگر جب کے دن بھر کي دوڑ
ہوپ اٹھاکر پہاڑ کي چوٹي پر پہونچا تو پٹھانوں نے ایسے زور و ہمت
حملہ کیا کہ لوگ اُسکے ڈانوانڈول ہو گئے اور جوں توں کر کے میدان
طرف دوڑے اور زین خاں پر بھي اُسیوقت جو اُس رہگذر کے دامن
یں ٹھہر گیا تھا حملہ کیا گیا مگر اُس نے تمام رات اور کسیقدر دوسرے
ن بڑي محنت اُٹھا کر آپ کو بچائے رکھا یہاں تک کہ دونوں سردار
ک جگہہ پر ملے اور بکھري فوج کے اکھٹے کرنے میں مصرف ہوئے بعد
س کے زین خاں کي راے اس پر جم گئي کہ دشمن کي اطاعت میں
صلحت ہی مگر بیربل راضي نہ ہوا اور زین خاں اُسکے سمجھانے پر
الب آیا اور جوں ھي کہ بیربل کو یہہ بات ثابت ہوئي کہ اب پٹھانونکا
یہہ ارادہ ہی کہ رات کو چھاپا ماریں اور بادشاھي فوج کو پورا پورا تباہ
یں تو اُس نے زین خاں سے مشورت کي بات چیت نہ کي اور فوج کو
کر بلا تحاشا روانہ ھو گیا اور ایک ایسي گھاٹي سے رستہ نکالنا چاھا
سکے ذریعہ سے میدان میں پہونچنا ممکن و متصور تھا اور غالب یہہ
ی کہ یہہ بري خبر اس نظر سے اوڑائي گئي تھي کہ بیربل اپنے لوگوں
میت دغا کے جال میں پھنس جاوے اِسلیئے کہ بیربل اُس رستہ کے
لے سرے سے کچھہ تھوڑي دور آگے بڑھا تھا کہ پتھروں کي مار اور تیروں
ی بوچھار اُس پر پڑنے لگي اور پٹھان لوگ اُن پہاڑوں کے کناروں سے
لواریں لیکر بیر بل کے حیرت زدہ سپاھیوں پر پھیل پڑے اگرچہ بیربل

روشنیا فرقه سے بہت دنوں پہلے لڑ جھگڑ کر اُس کے مسئلوں کا رد و انکار کرچکے تھے مگر اکبر نے پہلے پہل یوسف زئیوں سے لڑائي شروع کي *

بادشاهي فوج کي تباهي کا بیان

وہ بادشاهي فوج جو کابل کي اصلاح و درستي کي غرض سے منتخب کي گئي تهي راجه بیر بل بادشاه کا مخلص خاص اور زین خاں بادشاه کا رضائي بهائي بڑے سردار اُس کے تھے اور یهه مهم ایسي قدر و منزلت کي سمجهي گئي تهي که ابوالفضل لکهتا هی که همارے اور بیربل کے درمیان میں یهه گفتگو پیش هوئي که فوج کے دو ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑے کا افسر کون آدمي مقرر هووے چنانچه میں نے اور بیربل نے قرعه ڈالے اور جب که بیربل کے نام کا قرعه نکلا تو مجهکو بڑا رنج اس کا هوا که یهه مرتبه مجکو نه ملا ابوالفضل کا بهائي فیاضي فوج کے همراه گیا † اور اُن ملکوں کو روند سوند کر برابر کیا جو پهاڑي ٹیکروں سے پاک صاف تھے مگر جب که بیربل ایک تهپلے میں پهونچا تو اُس نے آپ کو درجه بدرجه ایسے اوکهی گهاٹیوں میں پهنسا پایا که وهاں سے نکلنے کي صورت نه تهي چنانچه کام نا کام اُس نے مهم کو چهوڑا اور میداں کي طرف پیچهے لوٹنے پر مجبور هوا مگر زین خاں مستقل رها که بهت سے ناهموار اور سهمگین پهاڑوں میں اُس نے راهیں نکالیں اور ایک ایسے مقام میں دمدمه بنایا که پاس پڑوس کے قابو کے واسطے عمده موقع تها هاں فوج اُسکي روز روز کي هار تهکن کے مارے ایسي ماندي هو گئي اور حریفوں کي ترقي روز افزوں اور شوخي و شرارت گوناگون کے باعث سے ایسي دب گئي که زین خاں بهي بیربل سے جاملنے پر مجبور هوا غرض که نوبت یهاں تک پهونچي که اگر اور کمک نه آتي تو دونوں سردار آپسمیں مل جل کر بهي لڑائي کو قایم نه رکهه سکتے *

---

† اکبر نامه ۱۲

ناگیریں تمکو مباح و جایز هیں اور اُنکے دلوں کو اس وعدہ سے خوش
یا تھا کہ ساري دنیا کي حکومت ایک دن تمکو حاصل هوگي چنانچہ
ہت جلد اُس نے بڑا فرقہ قایم کیا اور نام اُسکا روشنیا رکھا اور سلیمانیوں
ور خیبریوں پر حکومت اُسکي قایم هوئي اور پاس پڑوس کے لوگوں پر
عب داب اُسکا بیٹھا اور بہت مدت تک بات اُسکي بني رهي یہانتک
کہ اکبر کو اُس کے دبانے کي ضرورت پڑي غرض کہ بایزید اپني دلاوري
ور کے سہارے اور خادموں اور مریدوں کے بھروسے میدان میں بادشاهي
وج کا مقابل هوا مگر انجام اُس کا یہہ هوا کہ اُسکے مریدوں کا قتل عام
ہوا اور آپ بھي شکست سے بڑي پشیماني اُٹھاکر تھوڑے دنوں کے بعد †
مر گیا مگر بعد اُسکے اُس کے بیٹوں نے اُسکي گڑي هڈیوں کو اوکھاڑ کر
تابوت میں رکھا اور تابوت کو کندھوں پر اُٹھاکر اپنے گروہ کے آگے آگے لیئے
پھرے اگرچہ سنہ ۱۵۸۵ ع تک اُن کے پہاڑوں سے آگے رعب داب اُن کا
کچھ نرھا تھا مگر سنہ الیہ کے آخر میں جب کہ اُس کا چھوٹا بیٹا جلالا
ان لوگوں کا سردار هوا تو ایسي دھوم دھام سے اُس نے سرداري کي کہ
کابل کے معمولي حکام اُس کا مقابلہ نکرسکے حکومت کابل کي یہہ صورت
تھي کہ مرزا حاکم کے انتقال کے بعد اُس کي حکومت بلا واسطے اکبر کے
تصرف میں آئي تھي اور راجہ مان سنگھہ اکبر کي طرف سے اُسپر حاکم
تھا اور اس راجہ کے حسن قابلیت کي تائید اور اُس علاقہ کا استحکام
جو بادشاہ سے وہ رکھتا تھا اُس کے ملک موروثي کے فوج کي بدولت هوتا
تھا مگر جلالا کے مقابلہ میں یہہ تدبیریں بھي راس نہ آئیں اور اٹک کي
مہم سے اکبر کي ساري غرض یہہ تھي کہ اطراف کابل کي حکومت کو ٹھیک
ٹھاک کرے چنانچہ اُس نے اسي نظر سے اُس فوج کے ٹکڑے جو اٹک
کے مشرقي کنارے پر پڑي تھي متواتر چلتے کیئے اگرچہ یوسف زئي

---

† ڈاکٹر لیڈن صاحب کا بیان روشنیا فرقہ کي بابت مندرجہ تحقیقات ایشیا
جلد دوم صفحہ ۳۶۳

یوں قایم رکھی جاتی تھی کہ کبھی کبھی نئی نئی تقسیمیں عمل میں
آتی تھیں اگرچہ وہ لوگ هندوستانی غلاموں سے اچھے معاملے برتتے تھے
مگر حکومت میں شریک نکرتے تھے اور جیسیکہ غلاموں کی نسبت چال
چلن میں معزز و ممتاز تھے ویسے ہی رنگ روپ کے کھرے نکھرے ہونے
میں بھی فضل و فوقیت رکھتے تھی *

یوسف زئیوں کے علاوہ جو جو قومیں میدانوں اور نیچے کے پہاڑ
میں جنوب کی جانب بستی تھیں اُنکی بساست پر بہت عرصہ گذ
تھا اور وہ هندوستان کے مسلمانوں سے بہت ملتی جلتی تھیں مگر
سلیمان والوں میں سے کسی کسی قوم کے ملک یوسف زئیوں کے ملک
کی نسبت بہت زیادہ ناهموار اور طور و طریق اُن کے یوسف زئیوں کی
نسبت نہایت ناشایستہ اور بیکار تھے بابر نے شمال مشرق والوں کے ملک
بلانے میں بڑی کوشش کی اور تھوڑی قوموں پر کامیابی بھی حاصل
ہوئی مگر یوسف زئی هرگز مطیع اُسکے نہوئے اگرچہ اُس نے تالیف قلوب
کی تدبیریں بھی برتیں اور اُن کے سہل گزار ملکوں پر حملے بھی کیئے مگر
کچھ کام اُس کا نہ نکلا *

وہ قصے قضایے جو اکبر کو حال میں پیش آئے اُس دینی حرکت
کی ضرورت سے واقع ہوئے جو تھوڑے برسوں پہلے یوسف زئیوں میں
ہوتے تھے بیان اُسکا یہہ ہی کہ ایک شخص بایزید نامی نے پیغمبری کا دعوی
کیا تھا اور قرآن کو اُٹھا رکھا تھا اور لوگوں کو یہہ تعلیم کرتا تھا کہ خدا
کے سوا کوئی شی موجود نہیں اور هر جگہہ وهی موجود و حاضر هی اور
صورتوں میں وهی ماہیت پھیلی ہوئی هی اور خدا تعالی هر
کی عبادت کو پسند اور رنج و مشقت کی عبادتوں کو قبول نہیں
ملکو اپنے رسول کی اطاعت کو نہایت جد و جہد سے چاہتا هی اور
تاکید اُس پر کرتا هی اس لیئے کہ پیغمبر پورا پورا اُس کا مظہر هی
اپنے مریدوں کو یہہ عام اجازت دی تھی کہ کافروں کا مال و متاع اور اُن

جاتاهے اورهر تهپلے سے اوراور تهپلے بهي ادهر اودهر کو نکلتےهیں اور یهه تهپلے
کشمیر کے تهپلے سے آب و هوا اور شکل شمایل میں مقابله کرتے هیں اور ایسی
تنگ راهوں پر پورے هوجاتے هیں جنکے آس پاس اونچے اونچے تیکرے
کهڑے هیں یا وه راهیں جنگلوں میں جاکر غایب هوجاتي هیں
ایسا ملک حمله آوروں کے لیئے نهایت صعب گزار اور سوانح کي کثرت سے
کلم انشار هوتا هی مگر وهاں کے باشندے بے تکلف چلتے پهرتے هیں
اور تپهلوں کے راهوں سے واقف هوتے هیں یهاں تک که جهاں راه کا
نام نهیں هوتا وهاں کهوج اسکي نکالتے هیں اس خطے کے قدیم باشندے
هندوستاني تهے چنانچه غالب هی که وه قدیم پارو پا مائیسس والوں کي
آل و اولاد تهے اکبر کے زمانه سے تهوڑے دنوں پهلے اس خطه کو پتهانوں نے
فتح کیا اور ریاستگاه اسکو بنایا که وهاں کے باشندوں سے جو لونڈي غلام
انکے تهے بوجوت کا کام لیا اور آپ انکے مالک رهے بعد اس کے سو برس
گذرنے پر یوسف زئیوں نے جو قندهار کے متصل رهتے تهے اور جلاوطن کیئے
گئے تهے ان پتهانوں کو اس خطے سے خارج کیا حاصل یهه که وه یوسف
زئي خطے کے دبانے اور بهت سے لونڈي غلام بنانے کے باعث سے علاوه انکی
خود مختاري کے جو پهاڑي لوگوں کي اصل طبیعت میں رکهي گئي
مال و دولت کا نشا بهي رکهتے تهے اورانکي جمهوري سلطنت سے بات انکي
بهت بن پڑي تهي اگرچه هر قوم کا موروثي سردار الگ الگ تها مگر امن
چین کے دنوں میں کوئي بات اسکو اسکے علاوه حاصل نتهي که وه اپنے
قبیلے سے صلاح و مشورت کرے اور انکي خواهشیں اور لوگوں پر جتاوے
گانوں کے رهنے والے ملکي کارباروں کا اهتمام کرتے تهے چنانچه پنچایت
کي معرفت جهگڑے چکائے جاتے تهے اور کسي نه کسي ضرورت سے گانوں کي
چوپالوں میں همیشه جمگهٹ جمتے تهے علاوه اسکے گانوں کے چوپالوں
میں چار آدمي بیٹهه کر جي بهي بهلاتے تهے اور مسافروں اور مهمانوں
کا اتارا بهي رهتاتها اراضیات کي بانت آپس میں برابر تهي اور یهه برابري

علاوہ اُس باغ کی سیر فرمائی مگر اُس کے جانشینوں نے اُس دلپذیر خطے کو گرمی کا ٹھکانا بنایا اور اب بھی کشمیر کو یہہ بات حاصل ہے کہ وہ تمام ایشیا بلکہ ساری دنیا میں عجیب مقام عشرت انتظام ہے *

شمال مشرق کے افغانوں سے لڑنیکا بیان

بعد اُسکے جو لڑائی کے سامان اکبر نے مہیا کیئے وہ ایسے بلا باعث نتھے جیسے کہ کشمیر کے دھاوے بلا سبب واقع ہوئی تھی مگر اکبر کو اس لڑائی میں بڑے کڑے مقابلے پیش آئی اور بہت تھوڑی کامیابی ہاتھہ آئی شمال مشرق کے افغانوں سے یہہ لڑائی پیش آئی جو پشاور کے آس پاس کے پہاڑی ملکوں میں بستے رستےھیں یہہ میدان ایسا زر خیز اور بڑا چوڑا چکلا ہے کہ ہندوستان کی پیداوار اور بلاد مغرب کی معتدل آب و ہوا پر مشتمل ہے اور اُس کے شمال پر کوہ ہندوکش کا بڑا سلسلہ اور اُسکے مغرب پر کوہ سلیمان کا بلند سلسلہ اور اُس کے جنوب پر اُن پہاڑوں کا چھوٹا سلسلہ واقع ہے جو جیبر کے نام سے مشہور و معروف اور کوہ سلیمان سے اٹک تک پھیلا پڑا ہے یہہ ٹکڑا افغانوں کے خاص ملک کا دسواں حصہ ہے اور اس ٹکڑے کے رہنے والے بڑے رانی کہلاتے ہیں اور باقی پٹھانوں سے بول چال اور چال ڈھال میں نرالی تھے یعنی امتیاز اُنکا اور پٹھانوں سے چند خصوصیات کے ذریعہ سے حاصل ہے *

اِس خطے کا شمالی حصہ یوسف زئی پٹھانوں کا مقبوضہ ہی اور شمال مشرقی والی افغانوں میں یوسف زئیوں کی بڑی کثرت ہے چنانچہ وہ باقی قوموں کی پہچان کے لیئے عمدہ نمونہ ھیں یوسف زئیوں کے ملک میں پشاور کا شمالی حصہ بھی داخل ہی اور پہاڑوں کے بالا بالا پھیلتا پھیلتا ہندو کشمیر وہانتک پہونچتا ہی جہاں برف کی جماوٹ رہتی ہی چنانچہ اِس خطے میں کوئی کوئی تھپلا † تیس تیس اور چالیس چالیس میل کا چوڑا چکلا پایا

† تھپلا اُس میدان کو کہتے ھیں جو پہاڑوں کے بیچ میں واقع ہوتا ہی

مطابق سنہ ۹۹۴ هجري میں اٹک بنارس سے جہاں اُن روزوں وہ موجود
تہا تہوڑي سي اپني فوج مرزا سلیمان کے بیٹے مرزا شاہ رخ جسکا باپ بدخشاں
کي حکومت سے خارج هوکر اکبر کے متوسلوں میں داخل هوا تہا اور راجہ
بہگوانداس اپنے سالے جے پور والے کے تحت حکومت کرکے اُس غنیمت
کي امید پر روانہ فرمائي جو آپس کے خلاف و نزاع سے جوکہوں میں
پڑي تہي منجملہ اُن مذکورہ موانعوں کے جنکي روک ٹوک کے باعث سے
کشمیر تک رسائي دشوار تہي برف کي مار مار بہي تہي جسکے سبب
سے بادشاہي فوج کا گذرنا نہایت دشوار هوا اگرچہ وہ فوج اُس راہ سے
داخل هوئي جسکي حفظ حراست سے کشمیر والے غافل تہے مگر یہہ
دشواري پیش آئي کہ کہانے پینے کے ذخیرہ ایسے پہاڑوں میں صرف هوگئے
جو سہل گذار اور بار آور نتہے علاوہ اُسکے اور ایسي مشکلیں پیش آئیں
کہ اُنکي ضرورت سے والي کشمیر اور اُن دو سرداروں میں یہہ عہد نامہ
ہوا گیا کہ والي کشمیر اکبر کي فضل و فوقیت کو تسلیم کرے اور آپ کو
چہوٹا سمجہے اور باقي امورات ملکي میں اکبر کي جانب سے کسي قسم
کي دست اندازي نہوگي مگر اکبر اس عہد نامہ سے راضي نہوا چنانچہ
اُس نے دوسري فوج اُسطرف کو روانہ کي جسکو پہلي فوج کي نسبت
زیادہ کامیابي حاصل هوئي اور کشمیر کے قصے قضائي جو بہت هي چہل
پہل رہي تہے اُس کشمیري فوج تک پہونچے جو کشمیر والي کي جانب
سے راہ کي نگہباني پر متعین تہي چنانچہ تہوڑي سي فوج اکبر کي فوج
میں مل گئي اور باقي فوج اپني جگہہ چہوڑ کر خاص کشمیر کو چلي گئي
یہاں کہ جب روک ٹوک والي اوٹہہ گئے تو کشمیر اور فیروز مندوں
کے پیس کہانے اور جان مال بخشنے کي محتاج و ملتجي رهي یہانتک
کہ والیئے کشمیر نے اطاعت قبول کي اور دربار دلي کے امیروں میں داخل هوا
اور پنجہ ہزار میں کافي جاگیر اُسکي ضروریات کے لیئے مقرر کي گئي بعد
اسکے اکبر نے کشمیر کا سفر کیا اور نئي فتح کا مزا اُٹہانا چاہا چنانچہ وہ
کشمیر میں گیا اور بعد اُسکے باقي سلطنت میں دو بار اور اس مرتبہ کے

کے بہتی هیں یا اب شاروں کي مانند آنکي چوتیوں سے بڑتے هیں اور یہہ نالی مختلف مقاموں اور خصوص آن دو جهیلوں میں فراهم هوجاتے هیں جن کے کناروں کي وضع اور هیئت مختلف هی اور مصنوعي باغ آن میں بهتی پهرتے هیں غرض کہ یہہ ساري باتیں کشمیر کے فخر و عزت کے وسیله هیں جن کي بدولت سارے ملکوں سے سبقت لیگئي *

بڑي بڑي خطرناک راهوں میں سے اس بہشتي ٹکڑے تک رسائي ممکن هی اور باوصف آسکے دشوار گذار چڑهائي کي راه آسکي نیچ اونچ کے هونے سے نہایت ناهموار اور تنگ پیچدار کوچوں پر مشتمل هی اور کہیں کہیں وه راه ایسی ٹیکروں پر گذرتي هی جن کے نیچے گہرے اور سخت تند بہنے والی دریا بہتے هیں پہاڑ کا وه بلند حصه جہاں سے کشمیر کي اوتار شروع هوتي هی ایک موسم میں برف کي کثرت سے نہایت صعب گزار هوجاتا هی یہاں تک کہ بعض بعض جگہه گذرنا هي ممکن نہیں هوتا کشمیر کي ریاست کبهي هندوؤں کے قبضه میں برابر رهي اور کبهي تاتاریوں کے تصرف میں مسلسل چلي آئي مگر یہہ حال آس کا چودهویں صدي تک قایم رها بعد اوسکی ایک دلاور مسلمان آسپر قابض هوا اور اکبر کي یورش تک مسلمانوں کا قبضه قایم تها † اور اکبر کو کشمیر کي امید آن نزاعوں کے باعث سے قوي هوئي جو والي کشمیر کے خاندان میں واقع هوئي تهیں چنانچه آسنے سنه ۱۵۸۶ ع

---

† کشمیر کي وه مشهور تاریخ جو راج ترنگي کے نام سے نامي گرامي هی اسلیئے بیان کے قابل پائي جاتي کہ وهي تاریخ سنسکرت میں علم تاریخ کا نمونه هی اس تاریخ کو چار مورخوں نے لکها چنانچه منجمله آن کے پهلے مورخ نے سنه ۱۱۴۸ میں وه تاریخ لکهي اور آسنے پهلے مورخوں کے حواله ایسے راستي درستي سے لکهے کہ آسکي اسناد بیاني اعتماد کے قابل هی اور تاریخ مذکور کے پهلے حصه میں تاریخوں کے دستور کے موافق جهوٹي جهوٹي باتیں لکهي هیں مگر سنه ۱۰۰۰ ع کے قریب تک بحسب تعریح آس کے واقعات مندرجه ٹهیک ٹهیک هوجاتے هیں اور آس کے بعد کے حالات واقعي سب درست هیں (ولسن صاحب کي تاریخ کشمیر مندرجه حالات ایشیاٹک سوسیٹي جلد ۱۵ صفحه ۳ و ۸۵)

مگر جب کہ اُس کو یہہ امر دریافت ہوا کہ مرزا سلیمان اُس کے رشتہ دار حاکم بدخشاں کو عبداللہ خاں اوزبکوں کے سردار نے بدخشاں سے خارج کیا تو بخوف اسکے کہ خدانخواستہ عبداللہ خاں آگے کو چڑھائي چڑھائي نہ کرے یہہ ضرورت پیش آئي کہ کابل کو خود روانہ ہوا مگر عبداللہ خاں اوزبک نے بدخشاں پر قناعت کی اور آگے ارادہ نہ کیا اور جب کہ اکبر نے بدخشاں کي اپني موروثي حکومت چھوڑنا نہ چاہا تو دونوں کے آپس میں بني رہي اور طرفین کي بیچین سے گذري اُن شمالي پہاڑوں میں بادشاہ اب مقیم تھا جنکا بہت حصہ اُس کي قلمرو میں شامل تھا اور اسي باعث سے ایسي نئي قسم کي لڑائیوں میں مبتلا ہوا کہ اُس کو ایسي سخت مشکلیں پیش آئیں کہ ویسي کڑي مشکلیں آج تک کہیں پیش آئي نہ تھیں *

کشمیر کي فتح کا بیان

منجملہ کڑي لڑائیوں کے پہلي لڑائي کشمیر سے متعلق تھي جو مشہور حکومت گاہ اور کوہ ہمالہ کے چکر میں بڑے چوڑے چکلے میدان پر واقع ھی اور اُن پہاڑوں کي بلندي کے نصف سے زیادہ زیادہ اونچي پر بستي ھی اور آب ہوا اُس کي اس لیئے لطیف و پاکیزہ ھی کہ بلندي پر واقع ھی اور ہندوستان کي حرارت اور بہت بلند کوہستانوں کي برودت سے اِس لیئے محفوظ ھی کہ چاروں طرف سے پہاڑوں میں گھرا ہوا ھی اور باوصف اِس کے کہ کوہ ہمالہ کي برف دار چوٹیوں کے بیچا بیچ بستي ھی بیل بوٹوں سے معمور اور پھل پھولوں سے بھر پور ھي اور ہمیشہ بہار سے سبز و شاداب رہتي ھی چنانچہ اکثر اوقات اُس جگہہ بہار کا موسم پایا جاتا ھی مختلف ولایتوں کے درخت اُسکي زمین پر پھیلے ہیں اور ہر قسموں کے خودرو پھل پھول بڑي کثرت سے پہاڑوں اور ٹیلوں پر ہر جگہہ پائے جاتے ہیں اور اُس کے ہموار خطوں کو اُن بہتي ندیوں کے ذریعہ سے پاني پہونچتا ھی جو پہاڑوں کي گھاٹیوں سے جھڑ جھڑ

میں اپنے ملک موروثي کے ارادے سے حملہ کیئي گیا مگر جیسی کہ جد و جہد آسکي ضایع گئي ویسی هي بادشاهي لوگوں کي وہ سعي و محنت بهي نا کام رهي جو جزیرہ نما میں گهسنی کے لیئي عمل میں ائي تهي غرض کہ ایک عرصہ تک فریقین کي سعي و کوشش پر اسپاہ کے سوا کوئي فایدا مترتب نہوا کہ اگرچہ کهیت آنکے هاتهہ رها تو کل و غالب ائی اور طرفین کو طرح طرح کے نقصان پهونچی *

سنہ ۱۵۸۹ع میں اعظم خاں مذکور ایک موقع پر سمندر کے جنوبي کنارے تک پهونچا اور بڑي سخت لڑائي لڑا اگرچہ کهیت اس وقت مشتبہہ رها مگر آخرکار یهي واضح هوا کہ مغل هي پس پا هوئے بعد اس کے عہد مذکور سے چار برس اور آغاز بغاوت سے بارہ برس بعد سنہ ۱۵۹۳ع میں مظفر شاہ گجراتي جب اس وقت پکڑا گیا کہ لوٹ گجرات کے اس حصے پر دهاوا کیا تها جو مغلوں کے قبضہ میں تها اور جب کہ وہ شامت کا مارا آگرہ کو روانہ کیا گیا تو غیرت کے مارے عین رستہ میں اوسترے سے گلا کاٹ کر مرگیا اور دین و دنیا کا نقصان اٹهایا

دوسرا باب

بیان ان واقعات کا جو سنہ ۱۵۸۶ع سے اکبر کے مرنے تک واقع هوئے

مظفر شاہ گجراتي کے جزیرہ نما میں بهاگنے کے بعد اکبر نے سنہ ۱۵۸۶ع میں دکن کے قصے قضایوں میں دخل دینا شروع کیا مگر جو ارادے اس نے دکن کے معاملوں کي نسبت پہلی پہل کیئے وہ پورے نہوئے چنانچہ بیان ان کا تفصیل وار آویگا اسلیئے کہ دخل مذکور کے تهوڑے دنوں بعد اکبر کو اپنے ملک کے شمالي حصہ کے کام کاج میں مصروف هونا پڑا اور سنہ ۱۵۸۵ع میں مرزا حاکم اس کا بهائي مرگیا اگرچہ مرزا حاکم کے بعد اس کے ممالک مقبوضہ پر قبض و تصرف کرنا چلدانا دشوار نہ

اوسیکو عنایت فرمائي غالب هی که بعد اسکی مرزا حاکم جیجان سے مطیع اسکا رهاجوں هي کهباد شاه اس انتظام سے فارغ هوا تو جی پور والے راجه بهگوان داس کو پنجاب کا حاکم مقرر کرکے اگره کو واپس آیا اور سنه الیه میں وه قلعه بنوایا جو اجتک اٹک کے بڑے گهاٹ پر قایم دایم اور اٹک بنارس کے نام سے نامي گرامي هی *

گجرات کي بغاوت کا بیان

مظفر شاه گجراتي اپني حکومت سے هاتهه اوٹهاکر بادشاهي فوج کے ساتهه اگره میں آیا اور بادشاهي دربار میں تهوڑے دنوں حاضر رها بعد اوس کے اوس جاگیر میں رهنی سهنی لگا جو اوسکے لیئے مقرر هوئي تهي اور ایسا گهل مل گیا که کوئي شک شبهه آسکي نسبت باقي نهیں رها چنانچه سنه ۱۵۷۳ ع سے لغایت سنه ۱۵۸۱ ع تک ویسے هي بادشاهي توسل میں دن گذارے مگر اور صورتوں کي مانند اس صورت میں بهي اپني فیاضي اور دریادلي سے بهت سا نقصان اکبر نے اٹهایا بیان آسکا یهه هی که گجرات میں هنگامه برپا هوا اور شیر خاں فولادي نے جو پهلے هنگاموں میں بهي شریک و معاون تها مظفر شاه کو آسپر امداده کیا که وه اپني موروثي حکومت پر قبضه کرے غرض که سنه ۱۵۸۱ ع مطابق سنه ۹۸۹ هجري میں بڑا هنگامه برپا هوا اور یهاں تک نوبت پهونچي که بادشاهي فوج اپني جگهه سے هل جلکر جالاین میں لوٹ جانے پر مجبور هوئي اور مظفر شاه احمد آباد اور بڑوچ بلکه سارے صوبه پر قابض هوا حاصل یه که بیرم خاں کے بیٹے مرزا خاں کو هنگامه کے دبانے کي غرض سے روانه کیا گیا چنانچه آس نے ماه جنوري سنه ۱۵۸۴ ع مطابق محرم سنه ۹۹۲ هجري میں مظفر شاه کو شکست دیکر گجرات کے آس ٹکڑے پر دوباره قبضه حاصل کیا جو هندوستان اور جزیره نماے گجرات کے بیچ میں واقع هے مگر مظفر شاه جزیره نماے گجرات کے خود مختاروں میں چلاگیا اور وهاں سے مرزاخاں کے دهاووں کو پیچهے هٹایا اور مختلف مختلف وقتوں

کو فوج سمیت اُس جانب کو روانہ کیا چنانچہ مان سنگھہ نے بنگالہ کي سرحد پر پٹھانوں کو شکست دیکر کٹک کي جانب کو بھگایا اور بعد اُس کے کڑي کڑي تدبیریں برتیں اور کہیں کہیں جاگیریں بھي قایم رکھیں غرض کہ عمدہ عمدہ تدبیروں سے پٹھانوں کو شیشہ میں اوتارا *

سنہ ۱۵۹۲ ع میں پچھلا جھگڑا پٹھانوں نے قایم کیا اور اوڑیسہ کو دبانا چاھا مگر وہ ناکام رھے اور مراد اُن کي پورے نہ ھوئي اور اُسي زمانہ سے پٹھانوں کا دعوی باطل ھوگیا اگرچہ بعد اوس کے بھي سنہ ۱۶۰۰ ع میں قتو کے بیٹے عثمان نے سر اُٹھایا *

مرزا حاکم کي بغاوت کا بیان

اکبر کے سردار بنگالہ کے نظم و نسق میں مصروف تھے کہ اکبر کا التفات اپني سلطنت کے دور دراز حصہ یعني کابل پر مایل ھوا تفصیل اُس کي یہہ ھی کہ اکبر کے بھائي مرزا حاکم نے جو ایک مدت سے امن چین سے کابل پر قابض تھا اپني حکومت کو فراخ کرنا چاھا چنانچہ اُسنے پنجاب پر دوبارہ حملہ کیا اور راجہ مانسنگھہ حاکم پنجاب اُسکي مقاومت نکرسکا اور پچھلے پیروں لاھور میں گھسنے پر مجبور ھوا یہانتک کہ خود اکبر کو بذات خود یورش کرنے اور محاصرے کے اُٹھانے اور صوبہ کو غنیم سے چھوڑانے کي ضرورت پڑي چنانچہ اکبر خود متوجھہ ھوا مگر مرزا حاکم اُسکي ٹکر نہ اُٹھا سکا بعد اُسکے فروري سنہ ۱۵۸۱ ع مطابق محرم سنہ ۹۸۹ ھجري میں اکبر نے یہہ سوچ سمجھکر کہ اب ھمارا حال ایسا نہیں کہ حریف کو بے تدارک چھوڑیں بھگوڑوں کا پیچھا کیا یہانتک اٹک سے پار اوتر آگے بڑہ گیا مگر مرزا حاکم اسکا مقابلہ نکر سکا اور عین میدان سے بھاگا اور پہاڑوں میں جاکر چھپ گیا اور اکبر کا قبضہ کابل پر ھوگیا اور جب کہ مرزا حاکم سے کوئي بات بن نپڑي تو کام ناکام اکبر کي اطاعت قبول کي اور اکبر نے بھي عذر اسکا قبول فرمایا اور اُسکي حکومت

کو چلے گئے غرض کہ بغاوت کے قصے قضاے تین برس تک قایم رہے مگر بعد اُس کے تودر مل کے قایم مقام اعظم خاں نے وہ جھگڑے چکائی معلوم ہوتا هی کہ اعظم خاں نے بہت سے باغی سرداروں کو روپیہ پیسے دیکر راضي کیا اور بہت سے مغل پٹھان سرداروں کو اُنھیں جاگیروں پر قابض رکھا جن پر وہ قابض و متصرف تھے ‡ *

مغلوں کي بغاوت کے زمانہ میں داؤد شاہ کے پرانے پرانی رفیق یہاں اپنی اپنی جگھہ نکمی نہ بیٹھے تھے چنانچہ جب بغاوت پر تھوڑا عرصہ گذرا تو وہ لوگ ایک شخص قتو نامي کے تحت حکومت ہوکر اکھٹے ہوئے اور تھوڑے دنوں میں اوڑیسہ اور علاوہ اُس کے اُس سارے ملک پر قبضہ کیا جو بردوان کے متصل دریاے دمودر تک واقع هی بعد اُس کے جب بغاوت فرو ہوئي تو اعظم خاں بنگالہ سے واپس لوٹا اور راجہ مان سنگھہ اکبر کا بلایا ہوا کابل سے آیا اور اس نئي لڑائي کا مہتمم مقرر ہوا چنانچہ مان سنگھہ اُس ملک میں پہونچا جو پٹھانوں کے هاتھہ تلے آیا ہوا تھا اور برسات کے پورے ہونی تک وهاں پڑا رہا جہاں اب ...کتہ بستا هي بعد اُس کے اُس کي فوج کے بڑے تکڑے نے دشمنوں سے شکست فاحش کھائي اور اُس تکڑے کا سردار اُس کا بڑا بیٹا پکڑا گیا ...چہ مان سنگھہ کي صورت بظاهر اچھي نتھي مگر اُس کے نصیبوں نے ...اري کي کہ سنہ ۱۵۹۰ع میں قتو مرگیا بعد اُس کے عیسی نامي ایک شخص نے جو هوشیار اور برد بار تھا قتو کے بال بچوں کي سرپرستي کي ...مان سنگھہ نے اِس سردار سے یہہ عہد نامہ کیا کہ قتو کي اولاد ایسي ...اوڑیسہ پر قابض و متصرف رہے کہ بادشاہ کي متوسل سمجھي جاوے ...برس گذرے تھے کہ عیسی بھي مرگیا اور لوگ اُس کے جانشین سے ...ت متنفر ہوئی اِس لیئے کہ اُس نے جگناتھہ کے مشہور مندر کے ...اوے کو ضبط کیا اکبر نے اُس بھول چوک کا موقع دیکھکر راجا مان سنگھہ

‡ اسٹوارٹ صاحب کي تاریخ بنگال ۱۲

مطیع اپنا نکیا تها چنانچه وہ پٹهان لوگ اُس میں بهرے هوئی تهي جنکي تعداد اُن پٹهانوں کي خلوت نشیني سے بہت بڑہ گئي تهي جو تیموریوں کي ملازمت سے اُن دنوں منکر هوگئے تهے جب که تیموریوں نے هندوستان کے بالائي حصه کو فتح کیا تها اکبر کے سرداروں نے بهار و بنگاله کي پریشاني سے فائدہ اُٹهایا چنانچه اُنهوں نے پٹهانوں کي جاگیروں پر خاص اپنے لیئے قبضه کیا اور محاصل کي نسبت یهه فقرہ سنایا که جو کچهه ملک سے حاصل هوا تها وہ لڑائي میں کام آیا مگر جب که اکبر محاصلوں کي ترمیم میں مصروف تها تو بنگال اُس زمانه میں فتح هوچکا تها یهاں تک که حاکم بنگاله کو یهه حکم هوا که صوبه کا محاصل باد شاهي خزانه میں داخل کرے علاوہ اِس کے صوبه کي جاگیروں کي نسبت سخت تحقیقات اور اُن فوج والوں کي فهرستیں بهي بتاکید تمام طلب هوئیں جنکے واسطے وہ جاگیریں تهامي گئي تهیں مگر فوج والوں نے تعمیل اُن حکموں کي اس لیئے نکي که وہ لوگ اپنے زور و قوت سے واقف تهے اور بنگاله کو اُنهوں نے فتح کیا تها † غرض که پهلے پهلے بنگاله میں فوج کے لوگ باغي هوئے اور بعد اُس کے بهار میں بغاوت کا هنگامه برپا هوا یعني باقي فوج بهي سرکش هوگئي اور جب که اکبر نے یه دیکها که میں اپني فتوحات کے ثمروں سے محروم رها اور محرومي کے سوا تیس هزار آدمي مقابله کو آمادہ هیں تو نهایت پریشان هوا اور بعد اُس کے که بادشاهي جاں نثاروں کو باغیوں کے ساتهه لڑنے بهڑنے سے بہت سے نقصان پهونچے سنه ۱۵۷۹ ع مطابق سنه ۹۸۷ هجري میں راجا ٹوڈر مل کو بنگاله پر روانه کیا چنانچه وہ پهلی وار اِس رعب داب کي بدولت جو اُس کو هندو زمینداروں پر حاصل تها کسیقدر کامیاب بهي هوا مگر جب که وزیر دهلي نے روپیه پیسے کا سخت مطالبه کیا تو منجمله ایسے سرداروں کے جو باغیوں سے علاقه نرکهتے تهے بہت سے سردار آپ بهي

---

† استوارٹ صاحب کي تاریخ بنگال و منتخب التواریخ

بادشاهي فوج کا دوبارہ اُس نے مقابلہ کیا اور بہت بري طرح پیش آیا یہاں تک کہ انجام اُس نے شکست کھائي اور خلیج بنگالہ کے کناروں تک بھاگا گیا مگر باوجود اسکے اتني قوت رکھتا تھا کہ اطاعت کي شرطوں کو دب کر قبول نہ کیا اور اوڑیسہ کو اپنے لیئی قایم رکھا اس لڑائي کے مشہور سرداروں میں تو ڈرمل بھي شامل تھا جو سلطنت کے وزیر معاملہ ہونے سے مشہور ہوا اور جب کہ بنگالہ میں امن چین ھو گیا تو اور سرداروں سمیت اُسکو بھي بلایا گیا اور ایک والا منصب سردار کو بنگال پر حاکم چھوڑا گیا چنانچہ یہہ حاکم صوبہ بنگال کي پراني دارالحکومت یعني لکھنوتي میں متمکن ھوا مگر لوگوں کے بھاگ جانے اور بستي کے اوجڑ پڑے رھنے سے آب و ھوا اوسکي ایسي خراب ھو گئي تھي کہ وہ حاکم مرگیا اور جانشین اُسکا حکومت کے کام کاج کو پورا پورا سنبھالنے نہ پایا تھا کہ داؤد شاہ نے لڑائي شروع کي اور بنگالہ کو پامال کیا یہاں تک کہ بادشاهي فوج ایک جگہہ اکھٹي ھونے اور صوبہ بہار سے مدد مانگنے پر مجبور ھوئي حاصل یہہ کہ انجام کار ایک لڑائي ایسي ہوئي کہ داؤد شاہ شکست کھا کر مارا گیا بعد اُس کے روتاس گڈھ واقع صوبہ بہار جو ابتک فتح نہ ھوا تھا پورے محاصرے کے ذریعہ سے تھوڑي مدت کے بعد اُس فوج کے ھاتھوں سے فتح ھوا جو اُس کے محاصرے کے لئی مقرر ھوئي تھي غرض کہ سنہ ۱۵۷۶ع مطابق سنہ ۹۸۴ ھجري میں بہار و بنگال اسلام کي حکومت میں دوبارہ داخل ھوئی اور پٹھانوں کي رهي سهي حکومت هندوستان سے معدوم ھوئي *

فوج بنگالہ کي بغاوت کا بیان

اکبر کے زمانہ میں بہار و بنگالہ کي ایسي صورت تھي کہ امن چین کا ہمیشہ قایم رھنا نہایت دشوار تھا اِس لیئے کہ اب بھي جنوب کا پہاڑي جنگلي خطہ اور شمال کے پہاڑ اور جنگل اور سمندر کے پاس پروس کي دلدلیں اور جنگل باغي مفسدوں کے ٹھکانے تھے مغلوں نے بنگالہ کو ابتک

بنگالہ کي فتح کا بیان

دوسرا کام اکبر نے یہہ کیا کہ بنگالہ کي فتح حاصل کي بیان اُس کا یہہ هی کہ سنہ ۱۵۶۰ع میں بہار کا کسیقدر حصہ شیر شاہ ثاني کے شکست کھانے پر بادشاہ کے قبضہ میں آ چکا تھا مگر باقي بہار اُس ملک سمیت جو شرقي جانب میں واقع تھا اب تک محکوم اُسکا نہوا تھا اور همایوں کي مراجعت سے پہلے پہلے بنگالہ کا یہہ نقشہ تھا کہ عدلي شاہ کے قبضہ سے نکلکر پٹھانوں کے زیر حکومت هو گیا تھا اور اکبر کے زمانہ میں داؤد شاہ پٹھان اُسپر قابض تھا جو نہایت ضعیف اور عیاش بادشاہ تھا اور وزیر اُسکا ایسا حاوي هو گیا تھا کہ اُس کے قایم مقام هونے پر آمادہ تھا مگر یہہ بادشاہ اُس زمانہ میں ملکي لڑائي میں جي جاں سے مصروف تھا اور وجہہ اُس کي یہہ تھي کہ اُس نے وزیر کو قتل کیا تھا جسکي طرف سے اُس کو خطرہ تھا اور ملک والوں نے اُس سے لڑنا ٹھرایا تھا *

اکبر کو ان جھگڑوں سے یہہ فایدہ حاصل هوا کہ داؤد شاہ سے باجگذاري کا اقرار لیا مگر جب کہ چند روز امن و سلامت سے گذرے تو یہہ اوچھا بادشاہ اپني خود مختاري کا دعوی کر بیٹھا اکبر نے بذات خود چڑھنا مناسب سمجھا چنانچہ عین برسات میں روانہ هوا اور لڑائي کے سامانوں اور رسد کے ذخیروں اور تھوڑے بہت لوگوں کو گنگا جمنا کے ذریعوں سے منزل مقصود تک پہونچایا یہاں تک کہ سنہ ۱۵۷۵ع مطابق سنہ ۹۸۳ هجري میں بہار سے گذرا اور کوئي سامنے اُس کے نپڑا اور داؤد شاہ خاص بنگالہ کو چلا گیا بعد اُس کے اکبر نے اپني نائبوں کو باپیں نظر چھوڑا کہ فتح کي پیروي کر کے تکمیل کو پہونچاویں اور آپ آگرہ کو چلا آیا *

بنگالہ کا هاتھہ آنا ایسا آسان نہوا جیسا کہ هاتھہ آنے سے پہلے سمجھا گیا تھا اسلیئے کہ اگرچہ داؤد شاہ † اوڑیسہ کو چلا گیا مگر بعد اُس کے

† واضح هو کہ اس مقام اوڑیسہ سے وہ تھوڑا سا ملک مراد هی جو مسلمانوں کي عہد سلطنت میں صوبہ مذکور میں داخل تھا اور اب وہ وسیع اور کشادہ هو گیا

بادشاہ نے نہایت چستي چالاکي بلکہ اس هوشیاري اور دور اندیشي کے تقاضے سے جو اسکي طبیعت میں رکھي گئي تھي یہہ ارادہ کیا کہ بلا وساطت غیر اپنے بگڑے کاموں کو سنوارے چنانچہ اُس نے دو هزار سوار اس تاکید سے روانہ فرمائے کہ سیدھي راہ اختیار کرکے شتاب درشتاب آپ کو جالاپن میں پہنچائیں اور بعد اس کے ایسے تین سو بہادر سواروں سمیت اونٹوں پر سوار هوکر روانہ هوا جنمیں بہت سے امیر و سردار تھے اور یہاں تک سواریوں سے کام لیا کہ ساڑھے چار سو میل کے سفر کو نو روز کے عرصہ میں پورا کیا اور برعکس اس خراب موسم کے نویں روز اپني فوج کو گجرات میں اکھٹا کرکے تین هزار آدمیوں سے دشمن کا سامنا کیا اگرچہ فوج اسکي باغیوں کے مقابلہ میں بہت کم تھي مگر بادشاہ کے یکایک گجرات میں آجانے سے باغیوں کو حیرت هوئي چنانچہ سارے باغي افسردہ هوگئے علاوہ اس کے باغي ایک ایسے محاصرہ میں مصروف اور ایسي بلا میں مبتلا تھے کہ محصور اُنپر حملہ کرسکتے تھے اور بادشاہ اپني جلدي اور تندي کے باعث سے دوبارہ خطرہ میں پڑا مگر آخر کار اُسکو کامیابي حاصل هوئي چنانچہ حسین مرزا اور بہادر شاہ گجراتي کا سردار اُسکا رفیق دونوں مارے گئے اور گجرات میں امن چین هوگیا اور اکبر آگرہ کو واپس آیا † *

† جب کہ اکبر اس لڑائي سے پہلے هتیاروں سے آراستہ پیراستہ هورها تھا تو اس نے یہہ دیکھا کہ ایک نوجوان گبرو کسي راجپوت راجہ کا بیٹا ایسا بھاري زرہ بکتر پہنے هوئے هي کہ وہ اُسکے بوجھہ سے دبا جاتا هي اور بوجھہ اُسکا اُٹھا نہیں سکتا اکبر نے سامان اُسکا لیا اور اپنا سامان اُسکو دیا جو بہت هلکا پھلکا تھا اور ایک اور شخص کو بے زرہ بکتر دیکھکر یہہ فرمایا کہ تو اُس بھاري بوجھہ کي زرہ بکتر کو پہن لے جو ہمارے هیں بیکار هے مگر یہہ راجہ اُس گبرو جوان کے باپ کا حریف تھا چنانچہ وہ جوان گبرو پیچ و تاب کھاکر یہاں تک برهم هوا کہ بادشاہ کے زرہ بکتر کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور یہہ بات کہي کہ مجکو زرہ بکتر کي حاجت نہیں اب میں بدون اُسکے لڑونگا بادشاہ نے اُس گستاخي پر التفات نکیا بلکہ یہہ کلمہ فرمایا کہ هرگز مجکو یہہ بات گوارا نہیں کہ میرے سردار مجھہ سے زیادہ جان جوکھوں میں پڑیں اور یہہ مناسب هي کہ میں بھي زرہ بکتر کي پروا نکروں — اکبر نامہ

جھاڑیوں کے کوچہ تھے اور جنمیں تین تین سواروں کے سوا چوتھے کا گذارا نتھا حاصل یہہ کہ اس موقع پر دشمنوں نے اکبر کو یہاں تک دبایا کہ ایک بار اپنے رفیقوں سے الگ بھی ھوگیا اور قریب تھا کہ مغلوب ھوجاے مگر اُسکے تھوڑے سے لوگوں میں بڑے بڑے سردار اور چنے چنے دلاور موجود تھے چنانچہ اُن سرداروں کے علاوہ جے پور والا راجہ بھگوان سنگھہ اور اسکا بھتیجا اور لے پالک راجہ مان سنگھہ اکبر کا شریک و معاون تھا بلکہ انہیں راجاؤں کی سعي و ھمت کي بدولت اکبر محفوظ رھا اور کامیابي کو پہنچا مگر مرزا لوگ اپني فوج سے جا ملے اور برس روز بعد اوسکے وہ متفرق ھوگئے اور مختلف مختلف کام انکو پیش آئے اور بھانت بھانت کے پھل پائے چنانچہ منجملہ اونکے ایک مرزا گجرات میں مارا گیا اور باقي بڑے بڑے مرزا ھندوستان کے شمال میں بھاگ کر گئے یعني ناگور کے پاس پروس میں راجہ راے سنگھہ سے شکست فاحش کھاکر اپني اصلي جاے سنبھل کو چلے گئے اور جب کہ سنبھل سے بھاگے تو پنجاب میں لوٹ مار کرنے لگے یہاں تک کہ اٹک کي جانب بھاگی چلے گئے مگر انجام اُنکا یہہ ھوا کہ بادشاھي افسروں کے ھاتھوں میں گرفتار ھوئے اور جان سے مارے گئے ھاں ایک حسین نامي مرزا گجرات سے بھاگ کر خاندیس کے پہاڑوں میں گیا اور ایسا گم ھوا کہ موت حیات اسکي معلوم نہوئي غرض کہ اکبر گجرات کو اپني قلمرو میں دوبارہ داخل کرکے چوتھي جون سنہ ۱۵۷۳ع مطابق دوسري صفر سنہ ۹۸۱ ھجري میں دلي کو بامراد واپس آیا *

آگرہ میں داخل ھونے پر پورا مہینا نگذرا تھا کہ بادشاہ کو کہیں یہہ پوچھہ لگا کہ حسین مرزا گجرات میں پھر داخل ھوا اور گجرات کے پہلے بادشاہ کا کوئي بڑا سردار اُسکي حمایت پر کھڑا ھوگیا اور اس نے بادشاھي فوج کو ایسا کچھہ کردیا کہ حملہ کرنے کي جگہہ جان کا بچانا غنیمت سمجھتے تھے اور حفظ و حراست کي دشواري پیش آرھي تھي اگرچہ برسات کے موسم سے قاعدہ دان فوج کا کوچ کرنا ممکن و متصور نہوا مگر

رادہ کیا کہ چتور گڈھ کي فتح پر تھوڑے دن گذرے تھے چنانچہ اکبر
نے تھوڑي سي فوج اُن کے مقابلہ پر روانہ کي مگر فوج کو کارگزاري
کا موقع ھاتھہ نہ آیا اس لیئے کہ چنگیز خاں کے مارے جانے کي
خبر سنکر اُن پریشانیوں سے فائدے اُٹھانے کے لیئے جو چنگیز خاں
کے بعد گجرات میں واقع ہوئیں مرزا گجرات کو لوٹ گئے وہ خرابیاں
سنہ ۱۵۷۲ ع مطابق سنہ ۹۸۰ ھجري تک برابر قایم رھیں اور
جب کہ وہ ھنگامہ فرو نہوا تو اعتماد خاں نے اکبر کي منت ساجت
کرکے یہہ بات چاھي کہ گجرات کي حکومت پر ملازمان اکبري تصرف
فرماویں اور فسادوں کي اصلاح کریں چنانچہ اکبر نے ماہ ستمبر سنہ ۱۵۷۲ ع
مطابق جمادي الاول سنہ ۹۸۰ ھجري میں دلي سے کوچ فرمایا اور
نہایت چستي چالاکي سے جالوں میں پہنچا یہانتک کہ جب جالوں
اور احمد نگر کے بیچ میں مظفر شاہ ثالث سے ملاقات ہوئي جو نام کا
بادشاہ تھا تو مظفر شاہ نے تاج و تخت اپنا بحسب ضابطہ اکبر کو سپرد
کیا بعد اسکے گجرات کے سرکشوں کے دبانے ستا نے اور باغي مرزاؤں کے
کے پکڑنے جکڑنے اور اُنکي فوج کے بھگانے تھکانے اور سورت کو گھیر کر فتح
کرنے میں جسکا بھار بوجھہ آپ اُس نے اوٹھایا تھا تھوڑا سا عرصہ صرف
ہوا اور سورت کے محاصرہ سے پہلے یہہ امر واقع ھوا کہ اکبر کے بھائي ہند
مرزا تھوڑي سي فوج اپنے ھمراہ لیکر اپني فوج کے اُس بڑے حصے سے ملنے
جو گجرات کے شمالي جانب میں پڑا تھا روانہ ھوئے مگر اکبر نے بڑي
چالاکي برتي کہ اُنکو مراد کے پہنچنے سے پہلے جا پکڑا اور جب کہ اکبر
بھي چستي چابکي سے جو بے تامل واقع ھوئي تھي آگے بڑہ کر دشمنوں
کے مقابلہ پر پہونچا جو زبردست اور مسلح اور ھزار آدمیوں کے لگ
بھگ تھے تو سارے لوگ آسکے اُن لوگوں سمیت جو ادہر اودھر منتشر
ہوگئے تھے ایکسو چھپن تھے غرض کہ اکبر نے حملہ کیا مگر دشمنوں نے
مار کر بھگا دیا اور ایسے تنگ کوچوں میں کھڑے ھونے پر مجبور کیا جو

سرحد کے پاس پہونچا تو جودہ پور کے پرانے راجہ مالدیو نے اپنے دوسرے
بیٹے کو استقبال کے واسطے روانہ کیا † مگر اکبر نے اُسکے آنے کو راجہ کی
حاضري پوري نسمجھي چنانچہ وہ بہت برہم هوا اور بعد اُسکے سنہ
۱۵۷۲ع مطابق سنہ ۹۸۰ هجري میں ایسي بڑائي اُسنے کي کہ
مستحق اُسکا نتھا یعني بیکانیر والے راے سنگھہ کو جو خاندان جودہ
پور کا چھوٹا سا رکن تھا جودہپور کي حکومت حسب ضابطہ عنایت
فرمائي اور اُس کے نام پر فرمان اُسکا مرتب کیا مگر راے سنگھہ کو جودہ
پور کا قبضہ نصیب نہوا بعد اُسکے جب مالدیو مرگیا تو اُسکے بیٹے نے
اطاعت قبول کي اور مورد عنایات هوا اور بڑي عزت کو پہونچا ‡

گجرات کي فتح کا بیان

تھوڑے عرصہ کے بعد اکبر اُس بڑي مہم پر مایل هوا کہ گجرات کو
اپني قلمرو میں داخل کرے بیان اُسکا یہہ هي کہ جب بہادر شاہ گجراتي
مرگیا تو گجرات کي حکومت پر محمود شاہ ثاني بہادر شاہ کا بھتیجا
متصرف هوا اور جب محمود شاہ بھي مرگیا تو اعتماد خاں غلام اُس کا جو
اگلے وقتوں میں هندو تھا بنام نہاد ایک صغیر سن کے حکومت کا کام
کرتا رها جسکو وہ محمود شاہ ثاني کا بیٹا بتاتا تھا اور مظفر شاہ ثالث
کے خطاب سے پکارا جاتا تھا مگر بادشاهي سردار چنگیز خاں نے اعتماد
خاں کا مقابلہ کیا اور غصب حکومت کا الزام اُسکے ذمہ لگایا اور
چنگیز خاں وہ سردار تھا جسکي پناہ اُن مرزاؤں نے ڈھونڈي تھي جنکي
بغاوت سنہ ۱۵۶۶ع میں بیان هوچکي مگر ان مرزاؤں نے ایسے لغو
بیہودہ حق جتائے اور ایسي بڑائیاں ماریں کہ آخر چنگیز خاں سے
بگڑ گئي اور قصہ کھڑا هوگیا یہانتک کہ کسي قدر کامیابي کے پیچھے گجرات
سے نکالے گئے بعد اُس کے سنہ ۱۵۶۸ع میں مالوہ کے دبانے کا

---

† فرشتہ کي تاریخ

‡ ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد دو صفحہ ۳۴

میں تھوڑي مدت تک بھاگتا پھرا مگر یہہ راجہ باپ کے برخلاف ایک چالاک اور عالي همت تھا چنانچہ آخرکار اُس نے استقلال و همت کي بدولت کامیابي حاصل کي یعني اُس نے اکبر کي وفات سے پہلے پہلے اپنے ملک موروثي کے ایسے بڑے حصہ کو اکبر کے قبضہ سے نکالا جو پہاڑوں اور جنگلوں سے پاک صاف تھا اور دوبارہ اُسپر قابض هوا اور اُس نئي دارالحکومت کي بنیاد اُس نے ڈالي جو اودہ پور کے نام سے مشہور هي اور آجتک اولاد اُسکي قابض متصرف هی اور منجملہ راجپوت راجاؤں کے صرف اسي راجہ کے خاندان نے دلي کے بادشاهوں سے بیٹي دینے کا رشتہ نہیں کیا بلکہ تمام راجاؤں سے واسطہ علاقہ قطع کیا اس لیئے کہ وہ راجے ہم ذات سے رشتہ ناتے کرنے کے باعث سے اوچھے هوگئے تھے *

راجے بابوؤں سے رشتہ ناتے کرنیکو اکبر جي جان سے چاهتا تھا اور بڑي بڑي کوششیں کرتا تھا اور اُس کے جانشینیوں نے بھي اس سلسلہ کو جاري رکھا چنانچہ جیپور اور مارهواڑ کے خاندانوں کي دو رانیاں اکبر کے محل تھے اور جہانگیر اُسکے بڑے بیٹے کي شادي جیپور کي دوسري راني سے هوئي تھي اور ایسے موقعوں پر ایک قسم کا رعب داب اُس دولہن کو دولہ پر هوتا تھا اور جو اولاد اُسکے پیٹ سے پیدا هوتي تھي وہ تخت نشیني کے استحقاق و اهلیت میں اُس اولاد کي برابر گني جاتي تھي جو مسلمان بي بي کے پیٹ سے هوتي تھي اس لیئے کہ یہہ رانیاں قدر و منزلت میں بیگمات کي برابر سمجھي جاتي تھیں تو بجاے اسکے کہ تبدیل مذهب اور تغیر ذات سے نفرت کیجاوے بادشاهونکي دامادي کے رشتہ کا اعزاز و اکرام اُن کے جیوں میں بیٹھا اور اُسکي خواهش کرنے لگے *

دوسرے برس کے اندر اندر رنتھنبور اور کالنجر کے پہاڑي قلعہ فتح کیئے منجملہ اُنکے رنتھنبور کے قلعہ پر خود چڑھ کر گیا اور جب کہ بعد اُسکی سنہ ۱۵۷۰ع مطابق سنہ ۹۷۸ هجري میں ایک موقع پر جودہ پور کي

جب که وہ تدبیر اکبر کي راس نه اٿي تو محاصرہ کا سامان دوبارہ کرنا پڑا مگر ایک رات ایسا اتفاق هوا که اکبر دمدموں کو دیکهه بهال رها تها تو اُس نے یهه بات دریافت کي که جیمل قلعه پر موجود اور مشعل کي روشني میں النگ شکسته کي مرمت میں جي جان سے مصروف هی جوں هي که یهه امر اُسکو ثابت هوا تو اُس نے ناپ تول کر جیمل اجل گرفته کو نشانه بنایا اور ایک تیر جگر شگاف اُسپر چهوڑا غرض که قسمت نے یاوري کي که وہ تیر اُسکے سر میں پیٹها اور جوں هي که اُس سردار نے قالب تهي کیا تو محصوروں نے همت هاري اور اپني معمولي کم‌همتي سے ٹوٹي النگ کو چهوڑ کو قلعه میں چلے گئے اور راجپوتوں کي مانند ایک بڑي دهوم دهام سے جانیں تلف کیں یعني عورتوں کو جیمل کے ساتھ آگ میں جلایا اور آپ اپنے بانوں مسلمانوں کے هاتهوں سے مرنے کو دوڑے جو فصیلوں پر بلا مزاحمت چڑ گئے تهے چنانچه راجپوتوں کے بیان کے موافق آٹهه هزار † آدمي اور مسلمان مورخوں کے حساب سے بهت زیادہ مارے گئے *

‡ یهه واقعه مارچ سنه ۱۵۶۸ع مطابق شعبان سنه ۹۷۵ هجري میں واقع هوا اگرچه اودهے سنگهه کے قبضه سے چتور گڈہ دارالحکومت اُسکا نکل گیا مگر وہ اپنے جهاڑي جنگلوں میں آزاد اور خود مختار رها اور اُسکے نو برس گذرنے پر غالباً سنه ۱۵۷۸ع مطابق سنه ۹۸۶ هجري § میں راجه پرتاب سنگهه اُسکے بیٹے اور جانشین کے قبض و تصرف سے کومل میر اور گوگنده کے قلعه نکالی گئے اور خود راجه دریاے گنگ کے قرب و جوار

---

† دو هزار راجپوت اِس غریب حکمت سے جان اپني بچا لیگئے که اُنهوں نے اپنے بچوں کو بانده جڑ کر اپنے آگے رکها اور محاصروں کے بیچ سے جو قلعه میں گهس گئے تهے ایسي خوبصورتي سے گذرے که گویا محاصروں کا گروہ هی جو قیدیوں کے حراست کے واسطے مقرر هوئے

‡ تاریخ فرشته اور منتخب التواریخ کو دیکهنا چاهیئے

§ ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ایک صفحه ۳۴۲ کو دیکهو

۱۵۶۷ ع مطابق سنه ۹۷۵ هجري میں چتور یعني اودے پور کے راجه پر چڑھائي کي اودے پور کا راجه اودهے سنگهه اُس زمانه میں راج کا مالک تها جو راجه سنگا بابر کے مخالف کا بیٹا تها مگر یهه راجه ایسا ضعیف اور دون همت تها که جب اکبر بادشاه قریب اُسکے پهونچا تو وه راجه چتور کو چهوڑ چهاڑ کر گجرات کي شمالي پهاڑي اور جهاڑي کے ملک میں چلا گیا مگر اُس کے چلے جانے سے چتور گڈه کي فتح اس لیئے سهل و آسان نهوئي که اب بهي اُس میں بهت قوي فوج جیمل سردار کي تحت حکومت موجود تهي جو بڑا شجاع دلاور اور نهایت لائق و ذي ...سر تها اگرچه چتور گڈه پهلے دو مرتبه فتح هوچکا تها مگر میواڑ کے ...جپوت اُسکو اپني سلطنت کا بڑا مقدس مقام سمجهتے تهے غرض که اکبر ...ال هوشیاري اور نهایت قاعدے شناسي سے اُس قلعه کے قریب پهونچا ...ر جو جو خندقیں اور دمدمے اُس نے بنائے تفصیل اُنکي فرشته والے نے ...ان کي هی اور وه دمدمے اُن دمدموں کے مشابهه تهے جو آج کل بلاد ...وپ میں بنائے جاتے هیں حاصل یهه که وه دمدمے ایسے تهے که مخروط ... مانند اُنکے زاویه تنگ تهے اور جهاڑ وغیره کے اسطوانه نما کوٹهیوں پر ...م تهے جنمیں خندقوں کي متي بهري گئي تهي مگر اُن دمدموں سے ... مقصود نتها که قلعه کے توڑنے کے لیئے اُنپر توپیں چڑهائي جاریں بلکه ...ف مطلب یهه تها که اُنکي اوٹ آڑ میں قلعه کے قریب پهنچکر سرنگیں ...ئي جاویں چنانچه دو جگهه سرنگیں لگائي گئیں غرضکه جب دهاوے کے ...لے فوج آراسته پیراسته هوچکي تو اُن سرنگوں میں توڑا لگایا گیا اور قبل ...ں کے یهه بات قرار پائي تهي که سرنگوں کے اوڑتے هي دهاوا کیا جاوے ... تقدیر سے یهه امر پیش آیا که ایک سرنگ اوڑنے پائي تهي که ٹوٹي ...ف کي جانب سے فوج نے دهاوا کیا اور عین دهاوے میں دوسري ...گ اوڑي اور فریقین کے سپاهي تلف هوئے یهاں تک که ایسي هیبت ...ري هوئي که حمله آور بهاگ آئے *

هوجاوے مگر جب که کوئي تدبیر اُسکي راس نه آئي اور یهه بات بخوبي ثابت هوئي که یهه لوگ آپس میں راضي نهونگے تو اُس نے روک تهام اُنکي نکي اور اُنکو لڑنے مرنے دیا اور لڑائي کا تماشا دیکهتا رها یہاں تک که ایک فریق اپنے حریف پر غالب آیا بعد اُسکے اکبر نے اُس قتل عام کي روک تهام کےلیئے جو اُس غلبه کا نتیجه هوتا اپني سپاه محافظ کو حکم دیا که فیروز مندوں کي لاگ ڈانٹ کرکے مغلوبوں کے تعاقب سے باز رکھ چنانچه اس تدبیر سے وہ لڑائي خاتمه کو پهونچي § *

بیگانه ملکوں پر متوجه هونے کا بیان

جس قدر که بادشاہ امیروں سے لڑنے بهڑنے کے وقتوں میں شیر شاہ کے جانشنیوں سے برسر پیکار اور آمادہ کارزار تها تاج و تخت کے قایم رکهنے میں بهي اُس سے کچهه کم اور سرگرم نتها یہاں تک که جب وہ پچیس برس کو پهنچا تو اپنے بد خواهوں کو خواہ اپنے زور و قوت سے غارت غر کرچکا یا اپنے لطف و مروت سے خیر خواہ اپنا بنا چکا اب اُسکو بیگانه ملکوں پر مائل هونے کي فرصت هاتهه آئي چنانچه منجمله اُن ملکوں کے پہلے پہل جس ملک پر وہ مائل هوا وہ راجپوتوں کا ملک تها غرض که بهارا مل والي جے پور اُس سے متفق رها یہاں تک که آغاز محبت میں اپني بیٹي کا بیاہ اکبر سے کیا اور اتحاد محبت کي بدولت خو راجه اور اُس کا بیٹا بهگواندا‌س اکبر کي فوج میں بڑے بڑے عهدوں معزز و ممتاز هوئے *

بیرم خاں کے زوال دولت کے تهوڑے دنوں بعد سنه ۱۵۶۱ ع مطابق سنه ۹۶۹ هجري میں مارواڑ کي ریاست پر فوج کشي کي اور جبکه میرٹه مضبوط قلعه فتح هوا تو وهاں کے لوگوں پر اثر پیدا کیا مگر وہ اُس فائدہ نه اُٹهاسکا اس لیئے که اُسکو ایسي ضرورتیں پیش آئیں که ضرورتوں کے باعث سے لڑائي کي پیروي نکرسکا مگر اب اُس نے سنه ۹۸

§ خافي خان اور اکبر نامه

کرتا تھا یہاں تک کہ رشتہ دار اُس عورت کے بادشاہ سے شاکي هوئے اور
کہنے سننے کے بعد اُنھوں نے یہہ درخواست پیش کي کہ آپ اُس معاملہ
میں دست انداز هوکر اُس وحشي مزاج کو اسبات پر راضي کریں کہ وہ
اپني بي‌بي کو اُسکي ماں کے پاس اُس زمانہ میں چھوڑے جب کہ وہ
اپني جاگیر کو جاوے بعد اُسکے بادشاہ اپنے همراهیوں سمیت ایک موقع
پر شکار کھیلنے کو گیا اور اُس نے یہہ ارادہ کیا کہ خواجہ معظم کے گھر
جاکر جو دلي کے متصل واقع تھا خواجہ سے ملاقات کرے مگر وہ ظالم
وحشي مزاج اکبر کے ارادہ پر پے لیگیا اور اکبر کے اُترنیکا اُس نے انتظار
کیا کہ في‌الفور اپنے زنانہ میں پہنچا اور بي‌بي کو قتل کیا یعني اُس کے
پیچے میں تلوار کو گھنگولا اور لہو بھري تلوار کو کھڑکي کي راہ سے اکھو
لوگوں میں پھینکا اور جب کہ اکبر اُس مکان میں داخل هوا تو
خواجہ معظم کو مسلح پایا اور مقابلہ پر مستحکم دیکھا یہاں تک کہ
خواجہ معظم کے ایک غلام کے هاتھہ سے جان اُسکي بدشواري محفوظ رهي
یعني وہ غلام اُس حال میں مارا گیا کہ بادشاہ پر وار اپنا لگانا چاهتا تھا
پس کہ بادشاہ اس سینہ زوري اور بیراهي سے نہایت برهم هوا اور یہہ
حکم صادر فرمایا کہ خواجہ معظم کو جمنا میں سر کے بل اُلٹا کرکے ڈبو
دیں مگر جب کہ وہ ایسي طرح نہ ڈوبا تو اکبر نے رحم کھاکر ارشاد فرمایا
کہ پاني سے نکالکر گوالیار کے قلعہ میں مقید کیا جاوے چنانچہ خواجہ
معظم وهاں مقید رها اور دیوانہ هوکر مرگیا ‡ *

ایک بار ایسا اتفاق هوا کہ اُس نے ایک سفر میں هندو فقیروں کے دو
گروہوں کو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے رسم و رواج کے موافق تھانیسر کے میلہ میں
کسي ایک مقام پر جہاں هندو هر برس نہانے جاتے تھے لڑنے مرنے پر
مستعد هیں اور ننگي تلواریں لیئے کھڑے هیں چنانچہ پہلے پہل بادشاہ
نے هر طرح سے اس بات پر کوشش فرمائي کہ رضا و رغبت سے تصفیہ اُنکا

‡ خافي خاں اور اکبر نامہ

فسادوں کے بیچ ہوئی یہاں تک کہ جب گجرات فتح ہوئي تو قصہ اُنکا پاک ہوا *

واقعات متفرقہ کا بیان

مذکورالصدر فسادوں کے وقتوں میں چند ایسي وارداتیں پیش آئیں کہ اگرچہ نتیجے اُن کے بڑا پایہ نہ رکھتے تھے مگر اُن کے ذریعہ سے اُس زمانہ کے عیش و عشرت کا حال اچھي طرح دریافت ہوتا ہی *

ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ شرف‌الدین کي بغاوت کے زمانہ میں ایک مشہور † درگاہ کي زیارت کو اکبر شاہ سواري پر جاتا تھا حسن اتفاق ایک تیرانداز جس کا حال اُس کے قتل کے بعد دریافت ہوا کہ شرف‌الدین باغي کا رفیق و ہمراہي تھا تماشائیان سواري کے انبوہ میں گھس بیٹھہ کر ایک جانور کو جو اُس کے سر سے اوپر اوڑا جاتا بحسب ظاہر نشانہ اُس نے بنا کر بادشاہ کے شانہ کو نشانا بنا چنانچہ اُس نے تیر جوڑ کر ایسا زور سے مارا کہ بادشاہ کے شانہ میں کئي انچھہ گھرا بیٹھا غرض کہ لوگوں نے اُس کو گرفتار کیا اور بادشاہ بہت منت گزار ہوئے کہ آپ اُسکے قتل کو ملتوي رکھکر سخت سخت تکلیفوں کے ذریعہ سے نام اُس شخص کا دریافت فرماویں جس نے اُس خون‌گرفتہ کو اس ناشایستہ حرکت پر آمادہ کیا مگر بادشاہ نے یہہ فرمایا ایسي صورتوں میں پوچھنے گچھنے سے مجرم لوگوں کي جگہہ بیقصور پکڑے جاتے ہیں غرض کہ بادشاہ نے چہان بین اُسکي نکي اور اُسکے قتل کو ملتوي نرکھا ‡ *

منجملہ اُن وارداتوں کے ایک واردات یہہ تھي کہ خواجہ معظم جان کیطرف سے اکبر کا واسطہ دار تھا ایسا خشمناک اور بے قابو تھا کہ وہ اپني بي بي کو نہایت بیدردي اور کمال بیرحمي سے مارا

---

† یعني اجمیر شریف ۱۲ مترجم

‡ خافي خان اور اکبر نامہ

اپنے متوسل کي سر پرستي اور رهنمائي پر کام اُس کا موقوف و منحصر
رکھا جسکي حکومت ایسي سخت اور نا گوار تھي که مرزا حاکم نے اُسکي
اطاعت سے سر تابي کي چنانچه مرزا سلیمان سے لڑ بھڑ کر مغلوب هوا اور
کابل سے نکلا گیا یهه حال اوس لڑائي کے پچھلے برس میں واقع هوا جو
اکبر شاه کو قوم اوزبک کے سرداروں سے پیش آئي تھي اگرچه مرزا حاکم
نے ملازمان دولت اکبري سے اُس قدر کمک حاصل کي تھي جو بمقتضاے
وقت اُس کو ممکن و متصور تھي مگر اُس نے اپنے بھائي کو باغیوں کي
لڑائي میں مصروف پاکر یهه اراده کیا که جو نقصان اُس نے کابل میں
اٹھایا بھائي کي جائداد پر قبض و تصرف کرنے سے اُس کو پورا کرے
چنانچه اُس نے لاهور پر قبضه کیا اور پنجاب کا بہت سا حصه دبایا مگر
انجام اُس کا یهه هوا کهٔ ماه نومبر سنه ۱۵۶۶ع میں هندوستان سے نکالا
گیا اور اُسي زمانه میں ایک اچھي تبدیل و تغیر کے باعث سے کابل
میں دوباره داخل هوا اور ایک عرصه تک قابضانه امن چین سے
رہتا رها *

واقعات مذکوره بالا کے زمانه اور اوزبکوں کي لڑائي کے وقتوں میں
وه ابتک پورے نه هوئي تھي ایک اور بغاوت هندوستان میں برپا هوئي
اُس کے نتیجے آخرکار عمده هاتھه آئے تفصیل اُس کي یهه هي که
سلطان مرزا خاندان تیمور کا ایک شاهزاده جو بابر کے همراه اقلیم
هندوستان میں آیا تھا همایون سے باغي هو چکا تھا اگرچه خود سلطان
مغلوب هوکر پشیمان هوا تھا اور بادشاه نے قصور اُس کا معاف فرمایا
مگر اُسکے چار بیٹوں اور تین بھتیجوں نے سلطنت کي خرابي اور ابتري
دیکھه بھالکر مقام سنبھل میں جو اُن کے باپ کي حکومت گاه تھي بغاوت
کا جھنڈا کھڑا کیا پہلی پہل تو بلا جد و جهد ایسے مغلوب هوئے
که کسي جانب کا کھٹکا باقي نرها یہاں تک سنه ۱۵۶۶ع میں گجرات
بھاگنے پر مجبور هوئے چنانچه وه گجرات میں پهونچے اور آینده

وہ سخت مجبور ہوئے اور اٹک پار اُنہوں نے پناہ اپنی تھوڑتی اور رہي سہي فوج کو ہمراہ اپنے لیکر کابل میں پہونچے چنانچہ حسب تقاضاے وقت آ بیٹھہ اُنکي وہاں اچھي ہوئي اور بات اُنکي پوچھي گئي *

ہمایوں کے مرتے دم تک ہمایوں کے شیر خوار بیٹے مرزا حاکم کے نام پر کابل کي حکومت جیسے تیسے قایم رہي اور بعد اسکے تھوڑے دن گذرے تھے کہ آسکے رشتہدار مرزا سلیمان والي بدخشاں نے اُسپر یورش کي جیسا کہ بیان آسکا مذکور ہوا اگرچہ بعد اُسکے جلد دوبارہ قبضہ کیا گیا مگر حقیقت میں وہ حکومت اکبر کي مطیع و محکوم نتھي کابل کي حکومت اکبر کي ماں کے تحت تصرف میں رہي اور یہہ بیگم اپنے حال نازک کي حفظ و حراست بکمال عقل و ہوشیاري سے کرتي رہي یہانتک کہ جسقدر وہ خاص اپنے وزیروں سے چوکني رہتي تھي آسقدر اوپري دشمنوں اور بیگانہ غنیموں سے نڈرتي تھي *

مرزا سلیمان کي مہم سے اکبر کي ماں کو فراغت حاصل ہوئي تھي کہ یہہ باغي سردار اُسکي خدمت میں حاضر ہوئے اور تھوڑي مدت گذرنے پر اسباب کي ترغیب آسکو دي کہ اپنے کام کاج کا انتظام ابوالمعالي کو تفویض کرے چنانچہ پہلی پہلی اُس مکار بد باطن نے ایسي دانائي برتي اور ایسي چالیں چلا کہ اُن سے یہي ظاہر ہوا کہ وہ بڑے کام کا ہي مگر اُس پیٹ پاپي کے جي میں یہہ بات بے طرح بیٹھي تھي کہ بیگم کي حکومت کو بطور مستقل قایم نرکھے چنانچہ اُس نمک حرام نے بہت جلد اپني کمک مدد کے واسطے عین کابل میں ایک فریق کو طرفدار اپنا بنایا اور بیگم کو قتل کرا دیا اور حکومت کي مسند پر مستقل بیٹھا بعد اُس کے مرزا سلیمان سے اعانت طلب کي گئي چنانچہ سنہ ۱۵۶۳ع میں ابوالمعالي اپني سزا کو پہونچا یعنے شکست کھاکر جان سے مارا گیا اور مرزا سلیمان ایسي چال چلا کہ کابل کا دخل و تصرف صغیرسن کے قبضہ قدرت میں بحسب ظاہر چھوڑا حقیقت میں اپنے

مہینے صرف ہوئے اور جب کہ وہ پنجاب سے واپس آیا تو اُس نے اُس ملک پر باغیوں کا قبض و تصرف پایا جسکو اُنکے قبض و دخل سے خارج کیا تھا یعني اودہ اور الہ‌آباد کے صوبوں کا بڑا حصہ باغیوں کے دخل و تصرف میں داخل ہوگیا تھا اگرچہ برسات کي شدت تھي مگر اکبر نے ندي نالوں کي پروانکي اور بلا تاخیر اُنکے مقابلہ کو روانہ ہوا اور گنگا پار اُنکو مار کر بھگایا اور جب کہ باغیوں نے آپ کو گنگا کي طغیاني کے ذریعہ سے محفوظ سمجھا تو بادشاہ ایک غرقاب ضلع سے سخت کوچ کرکے رات کے وقت اسطرح گنگا پار اوترا کہ وہ دو هزار آدمي جو فوج سے آگے بڑھے ہوتے تھے گھوڑوں اور ہاتیوں پر سوار ہوکر پار اوتر گئے اور رات بھر گھاتونمیں بھي رہے اور پو کے پھٹتے هي دشمنوں پر پھیل پڑے اگرچہ باغیوں کو یہہ حال معلوم تھا کہ تھوڑے سے سوار اُنکے قریب هي آپڑے هیں مگر دھاوے کا وہم و خیال بھي نتھا غرض کہ باغي لوگ نچنت بیٹھے تھے اور کوئي فکر اُنکو دامنگیر نتھي اور جب کہ هل چل کي آغاز هي میں خان زماں مارا گیا اور آصف خاں پیادہ رهگیا یعني گھوڑا اُس کا کام آیا اور خود گرفتار ہوا تو وہ غلبہ جو کثرت کي رو سے بادشاهي فوج پر اُنکو حاصل تھا لغو و بیہودہ ہوگیا یہانتک کہ هاتھہ پانو اُنکے پھول گئے اور ادھر اودھر تتر بتر ہوگئے یہہ بغاوت سات برس تک قایم رهي *

کابل کے امورات کا بیان

اُس حملہ کا باعث جو کابل سے پنجاب پر واقع ہوا اور خود بادشاہ کو اُس حملہ کي ضرورت سے مذکورالصدر باغیوں کے مقابلہ سے الگ ہونا پڑا بہت سي پچھلي پراني باتیں تھیں بیان اُس کا یہہ هي کہ ابوالمعالي اور شرف‌الدین نامي اکبر کے دو سردار اوزبکوں کي بغاوت سے پہلے سنہ ۱۵۶۱ع مطابق سنہ ۹۶۹ ھجري میں ناگور کے مقام پر باغي طاغي ہوئے تھے یہانتک کہ بادشاهي فوج کو شکست فاحش دیکر دلي کي طرف بڑھے چلے آتے تھے مگر آخرکار اُنکو پچھلے پیروں بھاگنا پڑا چنانچہ

۱۵۶۳ ع مطابق ۹۷۰ اور سنه ۹۷۱ هجري میں واقع هوا اور جب که اور اوزبکوں نے جو بادشاهي فوج کے سردار تھے عبدالله خاں اوزبک کا یهه حال اپني آنکھوں سے دیکھا تو وہ سخت ناراض هوئے اور اُنکے دلوں میں یهه شبهه پیدا هوا که یهه نوجوان بادشاہ همارے لوگوں سے اس لیئے متنفر هی که وہ بابر کي آل و اولاد هی اور اوزبک لوگ اُس کے دشمن تھے غرض که اُن لوگوں نے بهت سے سرداروں سمیت اس خیال سے واویلا مچائي که هماري قوم کے لوگ اب ذلیل و خوار هونے والے هیں یهاں تک که سنه ۱۵۶۴ ع مطابق سنه ۹۷۲ هجري میں وہ لوگ باغي هوگئے اور خاں زماں مذکورالصدر اور آصف خاں امیر ثاني جو فتح گواہ واقع حد بندیلکھنڈ بالائي نربدہ کي بدولت حال میں معزز و ممتاز هوا تھا باغیوں کے شریک و شامل اور ممد معاون هوئے اس ریاست کي حاکم ایک بادشاهزادي تھي جس نے آصف خاں مذکور کا مقابله بیفائدہ کیا اور جب که اس شاهزادي نے یهه دیکھا که فوج اُسکي تباہ اور وہ آپ زخمي هوئي تو اُس نے اس اندیشه سے که وہ دشمن کے پالے نپڑے تلوار سے اپنے کو هلاک کیا بعد اُسکے شهزادي کے خزانے آصف خاں کے هاتھه آئے مگر آصف خاں نے بهت سا تغلب کیا اور جب که یهه تغلب پکڑا گیا تو اُسنے بغاوت کو سنبھالا اور خبث باطن کو اوجالا *

ان باغیوں کي لڑائي میں کامیابي کي صورتیں مختلف رهیں یعني کبھي اُنهوں نے اطاعت اختیار کي اور کبھي کبھي کئي کئي سرداروں نے بغاوت کو دوبارہ پسند کیا چنانچه انهیں قصے قضایوں میں اکبر کے دو برس سے زیادہ صرف هوگئے مگر انجام اُس کا ایسے بهادرانه کام پر هوا جو بادشاہ فیروزمند کي خو و خصلت کے شایاں و سزاوار تھا بیاں اُس کا یهه هی که جب بادشاہ اکبر اس بغاوت کو بهت کچھ پس پا کرچکا اور اُسکے بھائي مرزا حاکم نے پنجاب پر دھاوا کیا تو کام نا اُسکو باغیوں کے مقابله سے لوٹنا پڑا اور اس دھاوے کے رفع دفع میں کئي

فتوحات حاصل کیں مگر دو شہروں کي خونریزي سے جنپر وہ قابض و
متصرف هوا تھا اپني فتوحات کو بٹا لگایا حاصل یہہ کہ باز بہادر آخرکار
اسپر غالب آیا اور دریاے نربدہ میں اُسکو ڈبویا بعد اُسکے مالوہ کا صوبہ
قدیم مالک کے قبضہ میں چلا گیا مگر سنہ ۱۵۶۱ ع مطابق سنہ ۹۶۹
هجري میں عبداللہ خاں اوزبک کے هاتھوں سے باز بہادر سخت مغلوب
هوا جسکو اکبر نے اُسکے مقابلہ کے لیئے روانہ کیا تھا بعد اُس کے تھوڑے
عرصہ گذرنے پر باز بہادر نے اکبر کي اطاعت اختیار کي اس لیئے کہ اکبر
کي عمدہ ملکي تدبیروں کي جہت سے یہہ علاج اُس کے مغلوب دشمنوں
کے لیئے همیشہ باقي رهتا تھا *

باوجود اسباب کے کہ آدم خاں حکم و حکومت سے معزول و معطل
کیا گیا تھا مگر مزاج اُسکا سیدھا نہوا تھا اور وہ کھوٹ اُسکا ابتک نگیا تھا
چنانچہ اُس نے بادشاہ کے وزیر سے خصومت ڈھونڈھ کر ایسے کمرہ میں
جو بادشاہ کے کمرہ کے متصل اور ایسے وقت میں کہ وزیر اپني نماز میں
مشغول تھا وزیر کے کٹاري ماري اورجوں هي کہ اکبر کے کانوں میں اس قصہ
کي بھنک پڑي تو وہ اپنے کمرہ سے دوڑ کر آیا اور پہلے وار اُسنے جنجھلاهٹ
میں یہہ چاها کہ اپنے وزیر کا عیوض خاص اپنے هاتھوں سے لیوے مگر
اُسنے تو ں کرکے آپ کو یہاں تک روکا تھاما کہ تلوار اپني میان کي اور بعد
اُس کے حکم دیا کہ اُس بلند مکان کي چھت سے قاتل کو نیچے گرایا
جاوے جہاں اُس نے وہ کوتک کیا تھا یہہ واقعہ سنہ ۱۵۶۲ ع مطابق
سنہ ۹۷۰ هجري میں واقع هوا مالوہ کي حکومت میں عبداللہ خاں
اوزبک سے بھي ایسي سینہ زوري ظاهر هوئي کہ صوبہ مذکور کي فتح پر
ایک سال سے کچھہ هي عرصہ زیادہ گذرا تھا کہ بادشاہ اُس سردار کوتہ
اندیش کي ناشایستہ حرکتوں سے تنگ هوکر فوج کشي پر مجبور هوا
چنانچہ اُس سردار نے چند مقابلہ بیفائدہ کیئے مگر انجام اس کا یہہ هوا
کہ گجرات کو بھاگ گیا اور گجرات کے بادشاہ کا دامن پکڑا یہہ واقعہ سنہ

خان زماں کي مانند اسبات پر راضي نہوا کہ منجملہ مال غنیمت کے
تھوڑا بہت حصہ بادشاہ کو نذر کرے *

جب کہ اکبر نے یہہ حال اُسکا ملاحظہ فرمایا تو وہ اس بات
منتظر نہ بیٹھا کہ اس نافرمان سردار کي جانب سے کوئي علانیہ سرکش
ظہور میں آوے بلکہ نہایت سرعت سے اُسکے لشکر میں پہونچا اور اُس
برے ارادوں کو پورا نہونے دیا چنانچہ مئي سنہ ۱۵۶۰ ع مطابق شہ
سنہ ۹۶۸ ھجري کو آدم خاں نے اس فظر سے کلم ناکام آقاے نامدار کي اطاع
اختیار کي کہ وہ ایسے اچانک مقابلہ کا مقدور مقاومت نرکھتاتھا اور اکبر
بھي قصور اُسکا معاف کیا مگر تھوڑے عرصہ بعد اُسکو مالوہ کي حکوم
سے منتقل کیا اور اوستاد پیر محمد خاں کو وہ حکومت بخشي جو
زمانہ میں بادشاہ کا اوستاد تھا یہہ پیر محمد خاں اس لیئے فن حکو
اور سپہ گري سے نا آشنا تھا کہ اُسنے نوشت خواند کي تعلیم پائي
بلکہ کوئي ایسي خوبي اُس میں موجود نتھي کہ اُس کے لحاظ سے
تصور کیا جاوے کہ پہلے زمانہ میں وہ بادشاہ کا اوستاد ھي ہوگا جس
بدولت وہ مرتبہ اُسکو حاصل ہوا یا یہہ کہ جس بڑے پایہ پر وہ
پہنچا اُسکے مقتضي یہي تھا کہ اُس سے والا نظري اور اوالعزمي ظاہر ہو
غرض کہ باز بہادر نے اُسپر دھاوا کیا اگرچہ پہلے پہل اُسنے بڑي

ھیں عمدہ عمدہ شعریں کہتي تھي اور شعر گوئي میں شہرہ آفاق تھي حاصل یہ
جب باز بہادر جان بچاکر بھاگا تو وہ پریزاد آدم خاں کي گرفتاري میں آئي اور
کہ اُس نے یہہ بات اچھي طرح دریافت کي کہ آدم خاں کي منت سماجت اور نیز
دھمکیوں سے محفوظ رھنا ممکن نہیں تو اُس نے ملاقات کا ایک وقت مقرر کی
نہایت عمدہ پوشاک اُس نے پہني اور لطیف لطیف عطر اُسپر چھڑکے اور ایک
سیج پر کروٹ کے انچل سے مونھہ اپنا ڈھانپ کر بے تکلف ہوکر پانو اپنے پھیلائے
کہ وہ پریزاد ایسي طرح سوئي کہ اُس کو سہیلیوں نے یہہ تصور کیا کہ بي بي
فرماتي ھیں یہاں تک کہ جب آدم خاں پہونچا اور اُس خفتہ بخت نے اُس
دلدار کو جگانا چاھا تو اُسکو مرا پایا اس لیئے کہ وہ راحت جان زھر کھاکر سوئي
اور آبرو کے پیچھے جان اپني کھوچکي تھي — خافي خاں

فتوحات حاصل کیں مگر دو شہروں کی خونریزی سے جنپر وہ قابض و متصرف ہوا تھا اپنی فتوحات کو بٹا لگایا حاصل یہہ کہ باز بہادر آخرکار اُسپر غالب آیا اور دریاے نربدہ میں اُسکو ڈبویا بعد اُسکے مالوہ کا صوبہ قدیم مالک کے قبضہ میں چلا گیا مگر سنہ ۱۵۶۱ ع مطابق سنہ ۹۶۹ ہجری میں عبداللہ خاں اوزبک کے ہاتھوں سے باز بہادر سخت مغلوب ہوا جسکو اکبر نے اُسکے مقابلہ کے لیئے روانہ کیا تھا بعد اُس کے تھوڑے عرصہ گذرنے پر باز بہادر نے اکبر کی اطاعت اختیار کی اس لیئے کہ اکبر کی عمدہ ملکی تدبیروں کی جہت سے یہہ علاج اُس کے مغلوب دشمنوں کے لیئے ہمیشہ باقی رہتا تھا *

باوجود اسبات کے کہ آدم خاں حکم و حکومت سے معزول و معطل ہوگیا تھا مگر مزاج اُسکا سیدھا نہوا تھا اور وہ کھوٹ اُسکا ابتک نگیا تھا چنانچہ اُس نے بادشاہ کے وزیر سے خصومت ڈھونڈھ کر ایسے کمرہ میں جو بادشاہ کے کمرہ کے متصل اور ایسے وقت میں کہ وزیر اپنی نماز میں مشغول تھا وزیر کے کٹاری ماری اورجوں ہی کہ اکبر کے کانوں میں اس قصہ کی بھنک پڑی تو وہ اپنے کمرہ سے دوڑ کر آیا اور پہلے وار اُسنے جھنجھلاہٹ سے یہہ چاہا کہ اپنے وزیر کا عیوض خاص اپنے ہاتھوں سے لیوے مگر جوں توں کرکے آپ کو یہاں تک روکا تھاما کہ تلوار اپنی میان کی اور بعد اُس کے حکم دیا کہ اُس بلند مکان کی چھت سے قاتل کو نیچے گرایا جاوے جہاں اُس نے وہ کوتک کیا تھا یہہ واقعہ سنہ ۱۵۶۲ ع مطابق سنہ ۹۷۰ ہجری میں واقع ہوا مالوہ کی حکومت میں عبداللہ خاں ازبک سے بھی ایسی سینہ زوری ظاہر ہوئی کہ صوبہ مذکور کی فتح پر ایک سال سے کچھہ ہی عرصہ زیادہ گذرا تھا کہ بادشاہ اُس سردار کوتہ اندیش کی ناشایستہ حرکتوں سے تنگ ہوکر فوج کشی پر مجبور ہوا اگرچہ اُس سردار نے چند مقابلہ بیفائدہ کیئے مگر انجام اُس کا یہہ ہوا کہ گجرات کو بھاگ گیا اور گجرات کے بادشاہ کا دامن پکڑا یہہ واقعہ سنہ

خان زماں کي مانند اسبات پر راضي نہوا کہ منجملہ مال غنیمت کے
تهوڑا بہت حصہ بادشاہ کو نذر کرے *

جب کہ اکبر نے یہہ حال اُسکا ملاحظہ فرمایا تو وہ اس بات
منتظر نہ بیٹھا کہ اس نافرمان سردار کي جانب سے کوئي علانیہ سرکش
ظہور میں آوے بلکہ نہایت سرعت سے آسکے لشکر میں پہونچا اور اُس
برے ارادوں کو پورا نہونے دیا چنانچہ مئي سنہ ۱۵۶۰ ع مطابق شع
سنہ ۹۶۸ هجري کو آدم خاں نے اس فطر سے کلم ناکام آقاے نامدار کي اطاع
اختیار کي کہ وہ ایسے اچانک مقابلہ کا مقدور مقاومت نرکھتاتھا اور اکب
بھي قصور آسکا معاف کیا مگر تھوڑے عرصہ بعد اُسکو مالوہ کي حکوم
سے منتقل کیا اور اوستاد پیر محمد خاں کو وہ حکومت بخشي جو
زمانہ میں بادشاہ کا اوستاد تها یہہ پیر محمد خاں اس لیئے فن حکوم
اور سپہ گري سے نا آشنا تها کہ اُسنے نوشت خواند کي تعلیم پائي
بلکہ کوئي ایسي خوبي اُس میں موجود نتھي کہ اُس کے لحاظ سے
تصور کیا جاوے کہ پہلے زمانہ میں وہ بادشاہ کا اوستاد هي هوگا جس
بدولت وہ مرتبہ اُسکو حاصل هوا یا یہہ کہ جس بڑے پایہ پر وہ
پہنچا اُسکے مقتضي یہي تها کہ اُس سے والا نظري اور اوالعزمي ظاهر ہو
غرض کہ باز بہادر نے اُسپر دهاوا کیا اگرچہ پہلے پہل اُسنے بڑي

ہیں عمدہ عمدہ شعریں کہتي تھي اور شعر گوئي میں شهرہ آفاق تھي حاصل یہ
جب باز بہادر جان بچاکر بهاگا تو وہ پریزاد آدم خاں کي گرفتاري میں آئي اور
کہ اُس نے یہہ بات اچھي طرح دریافت کي کہ آدم خاں کي منت سماجت اور نیز
دهمکیوں سے محفوظ رهنا ممکن نہیں تو اُس نے ملاقات کا ایک وقت مقرر کی
نہایت عمدہ پوشاک اُس نے پہني اور لطیف لطیف عطر اُسپر چھڑکے اور ایک
سیج پر گرپٹے کے انچل سے مونهہ اپنا ڈهانپ کر بے تکلف هوکر پانو اپنے پهیلائے
کہ وہ پریزاد ایسي طرح سوئي کہ اُس کو سہیلیوں نے یہہ تصور کیا کہ بي بي
سوراتي هیں یہاں تک کہ جب آدم خاں پہونچا اور اُس خفتہ بخت نے اُس
بیدار کو جگانا چاها تو اُسکو مردا پایا اس لیئے کہ وہ راحت جان زهر کهاکر سوئي
اور آبرو کے پیچھے جان اپني کهوچکي تهي — خافي خاں

مقامات مذکورہ بالا میں خاندان سور کے جو جو رفیق اور معاون باقي تھے شیر شاہ ثاني ولد شاہ عدلي مذکورالصدر کے تحت حکومت چلے آتے تھے اور اکبر کي حکومت پر بہت عرصہ نگذرا تھا کہ شیر شاہ ثاني بہت سي فوج لیکر جونپور کیطرف اِس اُمید پر بڑھا کہ اُس ملک کو دشمن کے قبض و تصرف سے نکال کر دوبارہ حاصل کرے جو ھاتھہ سے نکل گیا تھا چنانچہ خان زمان اکبر کے سردار نے اُسکو سکشت فاحش دي مگر آقاے نامدار کو کم سن سمجھکر اُسکي قوت اور ذریعوں کو ھیچ و پوچ تصور کیا اور منجملہ مال غنیمت کے بادشاہ کو حصہ ندیا اور اسقدر خود پرستي اختیار کي کہ سنہ ۱۵۶۰ ع مطابق سنہ ۹۶۸ هجري کو بادشاہ نے اُس سردار سرکش کي گوشمالي کے لیئے بذات خود چلنا مناسب سمجھا اگرچہ بادشاہ کے پہونچنے پر چال ڈھال اُسکي سیدھي هوگئي تھي جیسي کہ اُسکے ذمہ فرض و واجب تھي مگر نافرماني ایسي بري عادت پڑي تھي کہ وہ صرف اُسي وقت تک معطل رهي بعد اُسکے وهي رنگ ڈھنگ اُسکے ہوگئے علاوہ اُس کے مالوہ کے حاکم نے بھي خود مختار ہونیکا ارادہ کیا اور صوبہ مالوہ کي حقیقت یہہ هی کہ یہہ صوبہ باز بہادر کے قبضہ میں چلا آتا تھا جو پٹھان بادشاهوں کے سرداروں میں سے ایک سردار تھا اور بیرم خاں کے عہد حکومت میں باز بہادر مذکور کو مالوہ سے خارج کرنیکا ارادہ هوا تھا مگر اب بادشاہ نے اُسکي نسبت بڑے زور و شور اور نہایت کر و فر سے اس مہم کا ساز و سامان کیا چنانچہ آدم خاں ملازم دولت نے جو اس مہم پر روانہ کیا گیا باز بہادر کو شکست فاحش دیکر مالوہ سے خارج کیا † مگر وہ بھي

† اس موقع پر عجیب آشوب انگیز حادثہ واقع هوا بیان اُسکا یہہ هی کہ روپمتي باز بہادر کي معشوقہ دلنواز اور محبوبہ محبت طراز تھي اور اُسکے حسن و جمال کا یہہ شہرہ تھا کہ چار دانگ هندوستان میں نظیر اُسکي کم یاب تھي اور جسقدر کہ یہہ معشوقہ هندو نژاد آفت روزگار اور نہایت خوبصورت اور شیرین کار تھي اُسیقدر لایق و فایق بھي تھي یہاں تک کہ هندي زبان کي شاعر اور اُس زبان

اکبر کي تدبیروں کا بیان

غالب یہہ هی کہ وجوهات مذکورہ بالا کے لحاظ اور نیز اپني طبیعت کي صفائي اور طینت کي پاکي اور نکوئي کي نظر سے اکبر نے یہہ ارادہ کیا کہ هندوستانیوں کي تمام قوموں کا سردار آپ کو بناوے اور اُس بڑي چوڑي چکلي ولایت کے رهنے والوں کو بلا امتیاز اُن کے نسل و مذهب کے ایک گروہ قایم کرے چنانچہ اِس معقول تدبیر کي تعمیل و تکمیل اُس کے عهد حکومت میں بڑي سعي و محنت اور نہایت میل و رغبت سے برابر هوتي رهي یعنے لیاقت و حیثیت کے موافق هر درجہ کا اختیار و پایہ هندوؤں کو اور هر فرقے کے چھوٹے بڑے مسلمانوں کو عنایت فرماتا رہا یہاں تک کہ تمام قلمرو میں بڑے بڑے عهدوں پر عمدہ عمدہ خیر خواہ اُس کے جگہہ جگہہ باتفاق باهمي معزز و ممتاز هوگئے *

یہہ تمام باتیں ایسي تهیں کہ ظهور اُن کا ایک دراز عرصہ کے بعد هوتا مگر جن باتوں پر سر دست اکبر کو مایل هونا لازم و واجب تھا وہ نہایت ضروري و لابدي تهیں چنانچہ سب سے پہلے یہہ امر ضروري تها کہ اپنے سرداروں پر اپني حکومت قایم کرے دوسرے یہہ کہ اُن ملکوں پر دوبارہ قبضہ پاوے جو بادشاهت کے دخل و تصرف سے خارج هو گئے تهی تیسرے یہہ کہ اُس ملک کے نظم و نسق میں ترتیب اور شایستگي پیدا کرے جو بے شمار انقلابوں کے باعث سے نیست و نابود هو گئے تهے

اکبر کي عهد سلطنت کے پہلی دو برسوں میں حکومت اُس کي صرف پنجاب اور اُس ملک میں محدود و منحصر تهي جو دلي آگرہ کے آس پاس واقع تهی مگر جب کہ تیسرا سال شروع هوا تو بے لڑے بھڑے اجمیر اُس کے قبضہ میں آئي اور چوتھے برس کے شروع میں گوالیار کے قلعہ پر قبضہ کیا اور بہرام کي شکست همت اور زوال دولت سے تهوڑي مدت پہلے سنہ ۱۵۰۶ع مطابق سنہ ۹۶۶ هجري میں پٹهانوں کو خاص لکھنؤ اور نیز اُس ملک سے خارج کر چکا تھا جو گنگا سے لیکر جونپور کی مشرق تک پھیلا پڑا هی *

اکبر کي موجودہ حالت کے قیام و استحکام کے لیئے وہ تمام اوصاف درکار تھے جو اُس میں پائے جاتے تھے *

منجملہ اُن خاندانوں کے جن جن کي سلطنت چار دانگ هندوستان میں قایم هوئي تیمور کا خاندان نہایت ضعیف اور کم زور تھا اور اُسکي بنیاد بھي مضبوط و مستحکم نہ تھي چنانچہ غور غزني کے خاندان اپني پراني ملکي سلطنت پر مدار اپنا قایم رکھتے تھے جو هندوستان کي سلطنت مفتوحہ سے متصل تھي اور غلام بادشاهوں کے خاندان جو بلاد هندوستان میں فرمانروائي کرتے تھے بڑي پشت پناہ اُنکي یہہ تھي کہ اُنکے وطن والوں کي آمدورفت اس ملک میں برابر جاري تھي مگر خاندان تیمور کي شکل اس لیئے نئي نرالي تھي کہ باوصف اس کے کہ بابر کابل کے لوگوں سے تھوڑا بہت گھلا ملا تھا مگر مرزا کامران کے عہد دولت میں کابل کا علاقہ واسطہ هندوستان سے توٹ تاٹ گیا تھا اور علاوہ اسکے ایک افغان بادشاہ نے جو خاندان تیمور کا بڑا حریف اور نہایت بدخواہ تھا افغانستان کے بڑے بڑے لڑنے بھڑنے والوں اور نیز هندوستان کے مسلمانوں کو خاندان تیمور کا دشمن بنا رکھا تھا اور اسي سبب سے جو لوگ اس خاندان کے رفیق و طرفدار تھے وہ ایسے لوگ تھے جو غنیمت کے لوبھہ لالچ پر کہیں کہیں سے اکٹھے هو گئے تھے اور اُن کے اتحاد و اتفاق کا واسطہ رابطہ وہ موهوم تھا جو کامیابي کے زمانہ میں تمام لوگوں کو مشترک وار حاصل ہوا تھا *

جب کہ همایوں کشور هندوستان سے بکمال آساني خارج کیا گیا تو خاندان تیمور کي وہ کمزوري بخوبي پوري هو چکي جسکا یہہ امر باعث تھا کہ وہ اپنے قدیمي ملک کي امداد و اعانت اور وهاں کے لوگوں کا سہارا بھي نہ رکھتا تھا یہاں تک کہ همایوں کے بیٹے اکبر کي ابتداے سلطنت میں بھي وهي کمزوري دلوں میں کھٹکتي تھي *

متعیں رهے یا بعزت تمام حج کو چلا جاوے مگر بیرم خاں نے عقل و هوشیاري
اور فخر و امتیاز اپنا اسي میں سمجها که حج کا جانا قبول کیا چنانچه
معقول وظیفه اُس کي پرورش کے لیئے مقرر کیا گیا اور بیرم خاں گجرات
کو روانه هوا مگر جب که بیرم خاں جهاز کے ساز و سامان آماده کر رها
تها تو ایک پٹهان نے پیچهے سے آ کر کام اُس کا تمام کیا اور وجهه اُسکي
یهه تهي که همایوں کے عهد دولت میں اُس پٹهان کے باپ کو خود
بیرم خاں نے عین میدان میں قتل کیا تها *

بادشاه کي مشکلوں کا بیاں

اکبر نے جو بهاري بوجهه اپنے سر پر اُٹهایا وه اٹهاره برس کے گبرو کي
تاب و طاقت سے باهر تها مگر اِس نو جوان گبرو کو دستور و معمول کي
نسبت زور و قوت اور تعلیم و تربیت نے بڑے بڑے فایدے بخشے تهے *

همایوں کے برے وقتوں میں پیدا هوا اور چچا کي قید میں پرورش
پائي اور باپ کي لڑائیوں میں دلاوري اُسکي واضح اور بیرم خاں
کے عهد تسلط میں جب که حال اُس کا نازک تها هوشیاري اُس کي
ظاهر هو چکي تهي طور و طریق اُس کے معقول اور شکل و شمایل کا دلپذ
اور زور طاقت کا پورا اور چستي چابکي کے کاموں میں زبردست اور عالي
همت تها یهاں تک که جي بهلانے کے مشغلوں میں بهي بڑا زور اُس
ظاهر هوتا تها چنانچه گهوڑوں اور هاتهیوں کے سدها نے اور شیروں
جنگلي جانوروں کے بگاڑ زوري مقابله کرنے میں زور آزمائي کرتا تها
باوصف ایسي ساده مزاجي اور شان شوکت کے شوق و ذوق کے جس
که اُسنے نیکنامي کي بنیادوں کو سپاهیانه کامیابي پر مبني اور متعلق
سمجها تو حکومت کي شایستگي اور طبیعت کي دریا دلي پر بهي
اُس سے کچهه کم تصور نهیں کیا اور اسي سمجهه بوجهه کے موافق عمل
درآمد کرتا رها *

فرزند ارجمند پر اُٹھاوے چنانچہ وہ ناگور کو بایں بہانہ روانہ ہوا کہ
گجرات میں پہونچکر بعزم بیت‌الله جہاز پر سوار ہوگا *

بیرم خاں ناگور میں پہونچا اور اس اُمید پر پڑا رہا کہ شاید نصیب
اُس کے پلٹا کھاویں یہاں تک کہ بادشاہ کا پیغام اُس کے پاس آیا کہ تم
اپنے عہدہ وزارت سے معزول کیئے گئے اور اب تمکو ہدایت کیجاتي هي کہ
بلا تاخیر آپ حج کو چلے جاویں جوںهي کہ یہہ حکم صادر ہوا تو اُسنے
علم نشان اور نقارے اور ماهي مراتب وغیرہ حکومت کي علامتوں کو
بادشاہ کي خدمتمیں روانہ کیا اور عام آدمیوں کي حیثیت سے گجرات
کي جانب روانہ ہوا مگر بادشاہ کي کسي آیندہ حرکت سے غیظ وغضب
میں آکر طبیعت کو بدلا اور تهوڑي بہت فوج اکهٹي کر کے بغاوت کا ہنگامہ
برپا کیا اور پنجاب پر چڑهائي کي مگر وہ بدبخت اُس یورش
میں محروم رہا کہ اُس کو یہہ توقع نہ تهي کہ خود بادشاہ اُس کے
مقابلہ پر آویگا علاوہ اس کے بادشاہ نے جگہہ جگہہ اُس کي روک توک
کیلیئے فوجیں متعین کیں چنانچہ ایک فوج نے اُسکو ایسي شکست
فاحش دي کہ وہ پہاڑوں میں بهاگنے پر مجبور ہوا اور انجام کار اُس کو
ستمبر سنہ ۱۵۶۰ع مطابق محرم سنہ ۹۶۸ هجري میں بادشاہ کے
فضل و کرم کا خواهاں ہونا پڑا مگر اس موقع پر اکبر نے کمال آدمیت
کي کہ پہلے وزیر کي خدمتوں کو نہ بهولا یعنے اُس نے یہہ کام
کیا کہ بڑے بڑے امیروں کو تهوڑي دور تک اُسکے استقبال کے لیئے بهیجا اور
شاهي خیمہ میں اُس کي حاضري کا حکم دیا غرضکہ جب بیرم خاں
بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا تو بادشاہ کے قدموں پر گرا اور پہلي باتوں
کو یاد دلا کر رو پڑا اور سسکیاں بهرنے لگا یہاں تک کہ فی‌الفور اُس کو بادشاہ
نے اپنے هاتهہ سے اُٹهایا اور دائیں طرف اپنے بٹهایا بعد اُسکے خلعت مرحمت
کرکر یہہ بات فرمائي کہ اب تیري مرضي پر یہہ بات موقوف هي کہ کسي
صوبہ کي حکومت پسند کرے یا دربار میں بڑے سے بڑے عہدہ پر

مشورت کرکے ایک امر تجویز کیا غرض کہ بعد اُسکے ایک موقع پر شکار کھیلنے کو گیا اور اپنی والدہ ماجدہ کی ناسازی طبیعت کا بہانہ کرکے دلي کی جانب روانہ ہوا اور جوں ہی کہ بیرم خاں کے رعب داب کی حدود سے باہر نکلا تو مارچ سنہ ۱۵۶۰ ع مطابق ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۹۶۷ ہجری کو یہہ اشتہار اُس نے جاری کیا کہ اب حکومت مینے سنبھالي اور اب کوئی شخص اُن حکموں کی تعمیل نکرے جو میرے حکم و اجازت سے جاری نہوں غرض کہ اشتہار کے جاری ہوتے ہی بیرم خاں کی آنکھیں کھلیں اور خواب غفلت سے بیدار ہوا اور اب کہ وقت اُسکے ساتھہ سے نکل گیا تو اُس نے بادشاہ کا اعتماد دوبارہ حاصل کرنا چاہا اور اُس کے حاصل کرنے میں نہایت کوشش کی چنانچہ دو رفیقوں کو بادشاہ کے دربار میں بھیجا مگر اکبر اس چاپلوسی سے راضی نہوا اور اُن ایلچیوں کو دربار میں دخل ندیا بلکہ تھوڑے عرصہ کے بعد اُنکو گرفتار کیا *

جب کہ بادشاہ اپنے وزیر سے کھلم کھلا الگ تھلگ ہوگیا تو اُس کے الگ ہونے سے بہت جلد اثر پیدا ہونے لگے چنانچہ ہر پایہ کے لوگ اُس وزیر دولت باختہ سے کنارہ کش ہوکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے پر مادہ ہوئے اور سارا باعث یہہ تھا کہ بادشاہ کی بھلائیوں بلکہ اُس کی برائیوں سے بھی یہہ اُمید اُن کو ہوئی کہ وہ برائیاں بھی بیرم خاں کی سخت گیریوں اور ناخداترسیوں کی نسبت خفیف و سبک ہونگی *

جب کہ بیرم خاں کے ساتھی بکھر گئے اور ذاتی ذریعوں کے سوا کوئی سہارا بھروسا باقی نرہا تو اُس نے دوبارہ قوت حاصل کرنی چاہی اور تحصیل قوت کے لیئے طرح طرح کی تدبیریں سوچیں چنانچہ یہہ ترنگ اُسکے جی میں آئی کہ بادشاہ کو گرفتار کرے اور بعد اُس کے یہہ سوجھی کہ مالوہ میں پہونچکر بجاے خود ریاست قایم کرے مگر جو امداد اُسکے ہاتھہ آئی اُس کے بھروسے پر اُس ارادہ پر امادہ نہوا اور غالب یہہ ہی کہ وہ اس بات کو گوارا نہ کرتا تھا کہ اپنی تلوار اپنے آقا کے

موجود نتھا کہ وہ باز کے شکار کو گیا تھا غرضکہ بیرم خاں نے بادشاہ کو
ناچیز سمجھکر ایسے بڑے معاملہ میں نام کو بھي نہ پوچھا اور تکلف کو
بھي دخل ندیا یہہ تردي بیگ بابر بادشاہ کے بڑے مخلصوں میں سے
گنا جاتا تھا اور جب کہ همایوں مارا مارا پھرتا تھا تو وہ همراہ اوسکے رھا
اور ساتھہ اُسکا نچھوڑا مگر دلي کو بے وقت اور بے موقع خالي کرتے سے
مشبہہ مجرم هوگیا تھا ایکروز ایسا اتفاق هوا کہ اکبر بادشاہ هاتیونکي لڑائي
دیکھہ جي اپنا بهلارھا تھا کہ ایک هاتي میدان سے بھا گا اور دوسرا هاتي
حریف اُسکا اُسکے پیچھے لپٹا اور تماشائي لوگ اُنکے پیچھے پیچھے چلے
جنمیں اچھے برے هر قسم کے آدمي شریک شامل تھے جوں هي وہ بھگوڑا
هاتي بیرم خاں کے ڈیروں میں گھسا تو کئي ڈیرے گربڑے جنسے بیرم خاں
کي جان جوکھونکا کھٹکا تھا چنانچہ جو لوگ اوس کے آس پاس موجود
تھے اون سب کو حیراني پریشاني هوئي اور بیرم خاں یہہ بات اُلٹي سمجھہ
کہ اس سے تذلیل اُسکي مقصود تھي نہایت برهم هوا اور شاید اس
شبہہ سے کہ میري جان کا پوشیدہ ارادہ تھا غیظ و غضب کھاکر مہاوت کے
قتل کا حکم دیا اور تھوڑے عرصہ تک بادشاہ سے بھي کشادہ پیشاني سے نملا
اور غایت تکلف سے چیں بجبیں باتیں کرتا رھا علاوہ اِسکے ایک بڑے درجہ
کے امیر کو جو خود بیرم خاں کا هم قدر تھا خفیف تہمت لگاکر قتل کرایا اور
میر محمد خاں خاص اوستاد بادشاہ کا حج کے بہانے سے جلا وطن هوکر جان
اپني بچا لیگیا غرض کہ بیرم خاں کے وهمي مزاج اور شکي طبیعت سے
بادشاہ کے مصاحب سخت حیران اور نہایت پریشان تھے یہاں تک کہ
آخرکار اُس کے ظلم و ستم کے باعث سے اُنکو یہہ ترنگ آئي کہ بیرم خاں
کے اُس شک و شبہہ کو جو هماري نسبت بغض و عداوت کي بابت
رکھتا هی سچا کریں چنانچہ انجام اُس کا یہہ هوا کہ خود اکبر اسبات
پر آمادہ هوا کہ آپ کو اُس قید سے آزاد کرے جس میں وہ دن رات
اپني اوقات بسر کرتا هی یہاں تک کہ اُسنے اپنے مصاحبوں سے صلاح و

وقتوں میں که ایک صغیر سن بادشاہ تخت نشین هووے تو یهه احتمال غالب تها که بیرم خاں اگر ایسا مستقل مزاج نهوتا تو وہ فوج اکبر کي حکومت کو زیر و زبر کرتي اور هرگز جمنے نديتي *

غرض که نظر بوجوهات مذکورہ بالا بیرم خاں کي کڑي حکومت لوگ اُس وقت تک بلا شور و فریاد اُتهائے چلے گئے که سلطنت کي بقاء و سلامت اُسي کي خاص حکومت سے منوط و مربوط سمجهي گئي لی جب که یهه کهتکا باقي نرها که بدون اُسکے وہ سلطنت بهت جلد افسرد پژمردہ هوجاویگي تو اُسکي حکومت کي سختیوں کا اثر دلوں پر هون لگا اور لوگوں کے مزاج اُسکي جانب سے بگڑنے لگے اور وجهه یهه تهي ک یهه بیرم خاں چند ایسي ذاتي برائیاں رکهتا تها که اُنکي بدولت اُسکي حکومت سخت ناگوار هوئي یعني مزاج اُس کا تلخ و ترش اور چا ڈهال اُسکي غرور و نخوت سے مشحون و معمور تهي اور اپني حکومت یغایت خواهاں اور دوسریکے اختیار و حکومت سے بڑا جلنے والا اور حد زیادہ تعظیم و تکریم کا بجبر و اکراہ طالب تها اور ایسے اختیار کو دیکهه نس تها جو اُسکي عنایت کے سوا کسي اور کے ذریعه سے حاصل هووے غرض اوصاف مذکورہ کے باعث سے بهت لوگ اُس کے دشمن هوگئے یهاں تک که خود بادشاہ بهي برگشته خاطر هوگیا اس لیئے که بادشاہ اب جو هوتا جاتا تها اور بیل اُس کي روز روز بڑهتي جاتي تهي اور بیرم خ کي مستقل حکومت سے بات اُسکي ایسي دهیکي پڑي تهي که اُس گوارا کرنے کي اُسکو هرگز تاب نه تهي *

بیرم خان کي چند باتوں کے سبب سے جو خود مختاري اور انصافي سے سرزد هوئي تهیں بادشاہ کا عتاب اُسکي نسبت زیادہ هوا منجم اُن کے ایک یهه بات بهي تهي که جب هیمو بقال سے آغاز سلطنت م لڑائي هو چکي اور ملازمان دولت کو فتح نصیب هوئي تو بیرم خاں تردي بیگ حاکم سابق دلي کو قتل کیا حسب اتفاق اکبر اُسوقت اسل

بہادر نے حریف مجروح کے قتل کرنے سے صاف انکار کیا تو بیرم خاں نے اُسکے وہم و اندیشے سے خفا ہوکر ایک وار میں ہیمو کا کام تمام کیا *

بعد اُسکے دلي آگرہ پر اکبر نے قبضہ کیا مگر تھوڑے عرصہ بعد اُسکو پھر پنجاب جانا پڑا اس لیئے کہ اُسکو کہیں یہہ پرچہ لگا کہ سکندر سور نے پہاڑوں سے خروج کیا اور پنجاب کے بہت سے حصہ کو دبا لیا غرض کہ پہاڑي ملکوں کے سوا تمام هموار ملک اکبر کے قبض و تصرف میں بکمال آساني دوبارہ آگئے اور سکندر سور اپني جان بچاکر مانکوٹ کے مضبوط قلعہ میں داخل هوا اور اُس قلعہ کو بڑي جانفشاني سے بچایا یہانتک کہ اکبر نے آتھہ مہینے اُسکے محاصرہ میں گزارے مگر وہ قلعہ فتح هوا بعد اُسکے سکندر سور نے اِس قول و قرار پر قلعہ حوالہ کیا کہ بنگالہ میں اُسکي مزاحمت نکرے چنانچہ سکندر سور بنگالہ کو چلا گیا جہاں پٹھانوں کا ایک خاندان اب بھي قابض و متصرف تھا *

واضح هو کہ اسي زمانہ سے خاندان تیمور کي سلطنت کا بحال هونا سمجھا جاتا هی اور حقیقت یہہ هی کہ بیرم خاں کي سعي و محنت کي بدولت وہ سلطنت بحال هوئي اور اب بیرم خاں کو اس درجہ کے اختیار اور اُس مرتبہ کي جاہ و حشمت حاصل تھي کہ محکوم کے حق میں اس سے زیادہ ممکن و متصور نہیں *

بیرم خاں اپني سپاهیانہ لیاقتوں اور حکومت کے زور و قوت کے باعث ایسي ایسي بیروني مشکلوں پر غالب آیا تھا کہ اُس سے کچھہ کم درجے کي همت والا سردار اُن کے دباؤ سے دب جاتا چنانچہ جو اُسکے جي میں آیا وہ کیا اور همیشہ اپنے ارادوں پر جما تھما رھا اور حقیقت یہہ هی کہ یہہ عادات اُس میں ایسي قوي فوج کے دبائے رکھنے کے لیئے ضروري و لابدي تھیں جس میں بڑے بڑے لڑنے والے بے تھور ٹھکانے لوگ بھي تھے اور اُسکي بے انتظامي اور خود سري کا پاداش و تدارک معمولي عقل و شجاعت اور زور و قوت سے خارج تھا اور خصوص ایسے

میں همایوں سے سندہ میں جاکر ملا چنانچہ وہ لوگ اُسکو دیکھکر نہایت
خوش هوئے جو گھر سے نکھرے هوگئے تھے اور اس سے صاف واضح هوتا
هی که لوگ اُسکو پہلے سے جانتے تھے که وہ اڑے وقتوں میں بڑے کام
آدمی هی اور اُسکو اسي لیئے نہایت عزیز و معزز رکھتے تھے غرض که اُس
وقت سے همایون کے معتمدوں میں داخل هوا اور وہ سودار ایسا مزاج
مستقل اور طبیعت کا مضبوط تھا که اگر اُسکا سا استقلال آسکے آقاء نامد
کے مزاج میں تھوڑا بہت زیادہ هوتا تو اُسکے حق میں بہت هي اچ
هوتا *

جب که همایوں کا انتقال هوا تو بیرم خاں اُس زمانه میں سکن
سور کے مقابله میں مصروف و آمادہ تھا اور سکندر سور کو ایسا دبا
تھا که شمالي پہاڑوں کے دامن میں بھاگ کر گیا اور اب تک دا
پنجاب کي فرمانروائي کا دعوي کرتا تھا هنوز بیرم خاں جدید مفتو
ملکوں کے کام کاج کا انصرام نکرنے پایا تھا که ناگاہ اُسکو یہہ پوچھ لگا
مرزا سلیمان والي بدخشاں نے خاص کابل اور دیگر ممالک مقبو
همایوں پر قبضه کیا اور جب که اُسنے نقصان مذکورہ بالا کا تدارک چا
اور اُس میں فکر و تامل کیا تو ناگاہ اُسکو یہہ خبر پہونچي که سلط
عدلي کي طرف سے هیمو بقال ایک بھاري فوج اپنے همراہ لیکر ان
کاموں کے ارادہ پر روانه هوا ایک یہہ که مغلوں کو هندوستاں سے خار
کرے اور دوسرے یہہ که سکندر سور باغي کو گوشمالي دیوے مگر یہہ یا
یاد هوگي که اس لڑائي کا نتیجه هم پہلے بیان کرچکے یعني پٹھانوں
شکست نصیب هوئي اور هیمو بقال اپني دلاوري بہادري سے جي توڑ
لڑا یہانتک که ایک تیر اُسکي آنکھه میں پیٹھا اور وہ اُسکے صدمه سے ا
هاتھي پر بیہوش هوکر گرا چنانچه وہ مقید هوا اور اکبر کے ڈیرے م
لایا گیا اور بیرم خاں نے یہہ بات چاهي که اکبر شاہ اپنے هاتھوں کو ایس
نامي گرامي کافر کے لہو سے رنگین کرے اور غازي کہلاوے مگر جب که اُس

نواں حصه

اکبر کي سلطنت کا بیان

پهلا باب

سنه ۱۵۵۶ع یعنی اکبر کي تخت نشیني سے سنه ۱۵۸۶ تک کا بیان

اکبر کي تخت نشیني اور بیرم خاں کي وزارت کا بیان

اکبر تیرہ برس چار مهینے کا تها که همایوں نے انتقال کیا اگرچه یهه شهزادہ عمر کي حیثیت سے دستور سے زیادہ هوشیار اور قابل تها مگر باوصف ملکے انصرام و اهتمام کے قابل نتها همایون نے اپنے مرنے سے پهلے پنجاب کیطرف اسکو روانه کیا تها اور حقیقت یهه تهي که اکبر نام کا سردار تها اور کل کام اسکا بیرم خاں سے متعلق تها اور حقیقت میں وهي حاکم تها چنانچه یهي تعلق اکبر کي تخت نشیني کے بعد بهي قایم رها یهانتک که بیرم خاں خانخانان کے خطاب سے سرفرازي پائي جسکے یهه معني هیں که وہ بادشاہ کا باپ هی اور تمام اختیارات اُسکو بے حد و بے پایاں حاصل هوئے غرضکه وهي بادشاہ گنا گیا *

یهه بیرم خاں جسکو یهه مرتبه حاصل هوا قوم کا ترکمان اور اُس زمانه میں همایون کا بڑا معزز سردار تها جب که همایون هندوستان سے باهر نهوا تها بعد اُسکے جب شیر شاہ کے هاتهوں سے همایوں نے شکست فاحش کهائي تو بیرم خاں همایون سے الگ هوگیا اور بڑي بڑي مصیبتیں اُٹهاکر گرتا پڑتا گجرات سے گذرا اور همایوں کي بیدخلي کے تیسرے برس

زبان خیال یعني اُردو کے شاعروں میں ولي پهلا شاعر هی جسنی ستروهویں صدي کے نصف میں اُردو زبان میں شعریں کهیں بعد اُسکی برابر شاعر هوتے چلی آئی چنانچه آج تک وہ سلسله چلا آتا هی مگر تصنیفات ان شاعروں کي فارسی شاعروں کے کینڈے پر دیکهیں گئیں اور اُنهیں کے چربه پر اشعار اُن کے پائے جاتے هیں اور غالب هی که یه لیاقت هندوستاني شاعروں کو حاصل هوئي که اُنهوں نے خانگي امور اور زندگي کي عام حالتوں کی هجو و مذمت لکهنے کو رایج کیا اِس لئے که عربي فارسي کے شاعر خاص خاص لوگوں کي مذمتیں لکها کرتے تهے جیسی که فردوسي طوسي نے محمود غزنوي کي مذمت لکهي منجمله اُن کے سودا شاعر نے هجو گوئي کو بڑے پایه پر پهونچایا جو اٹهارهویں صدي کے اخیر میں بڑي دهوم دهام کا شاعر گذرا اگرچه دکني بنگالي علی هذالقیاس اور زبانوں میں عربي فارسي لفظ داخل هوئی مگر اُردو کی مانند دوسري زبان قایم نهوئي *

ہیں اس بات کي اب تک نہیں کي کہ کس کس تبدیل و تغیر سے
وہ زبان ایسي ہو گئي جو آج کل بولي جاتي هی *

زمانہ حال کے ایک مسلمان † مورخ نے بیان کیا هی کہ تیمور کے
حملوں کے وقتوں میں زبان حال کي صورت قایم هوئي اگرچہ یہہ بات
قیاس سے خارج هی کہ ایسي یورشوں کے وقتوں میں جو پورے برس دن
بھي قایم نہ رهیں اور قتل و قتال اور سفاکي بے باکي کے سوا کوئي نشان
انکا پایا بھي نہیں جاتا کسي قوم کي زبان میں تغیر واقع هووے مگر یہہ
عجب نہیں کہ پندرهویں صدي کے اخیر میں آج کل کي هندي
نے ترقي پائي هو معلوم هوتا هی کہ بارهویں صدي کے اخیر سے
اس بولي کو زیادہ ترقي نہوئي هوگي اِسلیئے کہ بنیاد اُس کي
کي دیسي بولي تھي پنجاب کي دیسي بولي نہ تھي جس کو
مسلمانوں نے پہلے پہل فتح کیا ‡ تھا *

یہہ بولي پچھلے وقتوں کي تصنیفوں میں برتي گئي یعنے کتابوں اور
شعروں میں برتاو اُسکا هوا اِس لئیے کہ کالبروک صاحب نے ایک ایسے
هندو شاعر کا حال لکھا هی جسنے آغاز سولهویں صدي کے قریب ایک کتاب
نظم میں تصنیف کي اور کہیں کہیں اُسمیں فارسي لفظوں کا استعمال
کیا مگر صاحب ممدوح یہہ بھي کہتے هیں کہ مسلمان شاعر بھي
خالص هندي میں پہلے پہلے شعریں کہتے تھے جو هندوي کہلاتي
چنانچہ هندوستاني مسلمان شاعروں کے شعر اوس تذکرہ میں مندرج
جو سنہ ۱۷۵۲ع میں تالیف هوا هاں تذکرہ کے پچھلے شاعروں کے
میں عربي فارسي لفظوں کا استعمال پایا جاتا هی *

---

† ڈاکٹر گل کراسٹ صاحب کي هندوستاني زبان کي تحقیقات میں اس مورخ
کا قول درج هی

‡ کالبروک صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷
۲۲۰

بعد اُس کے تنزل کو پہونچا اگرچہ مسلمانوں نے دقیق دقیق علموں میں
هندوؤں اور یورپ والوں سے عمدہ عمدہ باتیں حاصل کیں مگر عهد مذکور
کے بعد کوئي فارسي تصنیف ایسي هندوستان میں پائي نہیں جاتي جو
نہایت عمدہ اور تحسین و آفرین کے شایاں هووے *

مسلمان مورخوں کو شنسکرت کے مورخوں پر تاریخ نگاري میں
فوقیت حاصل هی مگر یہہ بات اُن کو عرب والوں کي بدولت حاصل
هوئي اگرچہ مسلمان مورخوں کي تاریخوں میں معمولي مضمونوں پر بہت
سي لنبي چوڑي تقریریں پائي جاتي هیں اور وہ دلچسپ اور ضروري باتوں
اور دقیقہ سنجي اور نکتہ چیني اور حکیمانہ راے و تجویزوں سے معرا
مبرا اور کہیں کہیں یاوہ گوئي اور بیہودہ سرائي سے مشحون و مملو
هیں مگر واقعات کا سلسلہ ایسا برابر هی کہ کسي مقام سے منقطع نہیں
هوتا علاوہ اس کے علم جغرافیہ سے معمور اور اوقات تواریخ کے تعین و
میں آمادہ اور سندوں کے حوالہ دینے میں نہایت مستعد هیں غرض
امور مذکورہ بالا کي نظر سے برهمنوں کي بیہودہ کہانیوں پر نہایت
فوقیت رکھتي هیں *

یہہ بات اچنبھے کي هی کہ هندوستاني مسلمانوں کي زبان کي اصل
و حقیقت جو آج کل هندوستان میں بولي جاتي هی اور لوگوں کو بہت
کم معلوم هی *

جب کہ دلي کي سلطنت قایم هوئي اور بیخ و بنیاد اُسکي مستحکم
هوئي تو یہہ بات ضروري هی کہ سارے فیروزمندوں نے هندوستاني جورو
بچوں کي بول چال اور علاوہ اُن کے هندوستانیوں کے میل جول کي
ضرورت سے هندي بولي سیکھي هوگي جسکي اصل شنسکرت تھي اگرچہ
اُس هندي زبان کے مصدر شنسکرت کي زبان کے تھے مگر گرداں اُسکے
بھي تھے جو آج کل معمول و مروج هی اور غالب یہہ هی کہ یہہ زبان
ایک مدت تک خالص نرهي هوگي اگرچہ کسي مشرقي مورخ نے جو

هی که خاندان تیمور کي تخت نشیني سے بهت زیاده تغیر ظهور میں آیا اسلیئے که اُزبکوں اور افغانوں کے بغض و عداوت اور ایرانیوں کے ساتهه مذهبي تعصب کے باعث سے باهر کے لوگونکا انا جانا مسدود هوگیا ‡ *

اکبر نے صاف صاف اسبات کو منجمله تدبیروں مملکت کے قرار دیا تها که مسلمانوں کي چال ڈهال اُن لوگوں کے چال چلن کے مشابهه هونّي چاهیئے جو هندوستان کے اصل باشندے هیں *

غالب هی که جب سے هندو مسلمانوں کا ملنا جلنا شروع هوا تب سے مسلمان ایسے روکهے سوکهے اور تیکهے پهیکے نهے تهے جیسے که اُس میل جول سے پهلے چلے آتے تهے مگر تهوڑي مدت گذرنے پر تاثیر اس میل جول کي حاکموںپر ظاهر هوئي چنانچه محمود اور اُسکے جانشینوں کے وقتوں کي نسبت غلام بادشاهوں کے وقتوں میں ظلم و ستم کي باتیں زیاده ظهور میں آئیں اور بعد اُنکے جو ظلم و ستم پچهلي سلطنتوں میں واقع هوئي وه خاص خاص حاکموں کے باعث سے وقوع میں آئی یا بیگانه ملکوں کي فوجوں کے سبب سے پیدا هوئی باقي خاندان تیمور کے اکثر بادشاهوں کي حکومت کے طور طریق اُن بادشاهان یورپ کے طرز و اندازوں کے قریب قریب پهونچتي تهی جنکي حکومتیں نرم اور معتدل تهیں *

مسلمانوں کے علم و زبان کا بیان

مسلمانوں کا خاص علم اُس زمانه میں زیاده مروج هوا جسکا حال لکها جاویگا یعنے اکبر کے عهد دولت میں اُس علم نے ترقي پائي اور

بهشتي هوا پاني سے کوسوں دور اور بازار اُنکے اچهي غذاء وبساط سے خالي اور حمام مدرسوں سے بے نشان اور شمع مشعلوں سے ناکام هیں یهانتک که کسي گهر میں شمع کا نشان پایا نهیں جاتا بعد اُسکے اُن برے بهونڈي چیزوں کي هنسي کرتا هی یعني صدها چیزوں کي جگهه برتي جاتي هیں (اوسکائن صاحب کا ترجمه تزوک بابر صفحه ۳۳۳) *

‡ غرضکه مغربي لوگوں سے یهاں تک واسطه علاقه منقطع هوا که اور رنگ زیب ایرانیوں کو جو هندوستان کے مسلمانوں کا اصل نمونه هیں اکثر گنوار کهتا هے یعنے تهبکے لگاے بدون اُنکے نام نهیں لیتا هے جیسے جنگلي وحشي *

برجیوں اور کنگوروں کي کثرت سے ہندوستاني عمارتوں اور کاتھک وغیرہ کي عمارتوں میں زیادہ مشابہت اس لیئے نہیں پائي جاتي کہ ہندوستاني عمارتوں میں برجیوں کي نوکیں کاھے کاھے نکالتے ہیں اور جب کبھي نکالتے ہیں تو بہت تھوڑي نکالتے ہیں بلکہ ہمیشہ برجیاں ایسے گنبد پر ختم ہوتي ہیں جو بعض اوقات برجیوں کے محیط سے باہر نکل جاتا ہی *

پہلے مسلمانوں کے رنگ روپ اور چال ڈھال کا بیان

پرانے وقتوں کے مسلمان نہایت تنومند اور سرخ رنگ اور بغایت قوي اور تندرست ہوتے تھے اور موتے جھوتے کپڑے کے تنگ کرتے پہنتے تھے اور ہمیشہ چمڑے کے موزے پہنا کرتے تھے اور اورنگ زیب کے عہد دولت کے مسلمان دبلے پتلے اور کالے پیلے تھے اور مہین ململ کے جامہ چین دار اور اتنے نیچے پہنتے تھے کہ اُن کي زردوزي جوتیاں دامنوں تلے چھپ جاتي تہیں مگر یہہ تحقیق دشوار ہی کہ پراني طرزوں میں کب سے تھوڑا تھوڑا تغیر واقع ہوا جسکے تغیر سے طور و طریق بھي بدل گئے *

غالب ہی کہ جب مسلمانوں کو غور و غزني سے کچھہ واسطہ نہ رہا تو یہہ تغیر واقع ہوا چنانچہ ابن بتوتہ نے لکھا ہی کہ چودھویں صدي کے نصف پر پان کہانے نے رواج پایا اور باورچي خانوں میں کھانوں کو تلون نصیب ہوا غرض کہ طور طریقوں میں تغیر نے راہ پایا اور جب کہ بابر نے سولھویں صدي میں مسلمانوں کی چال چلن کو ویسا نہ پایا جنکا وہ معتاد اور خوکردہ تھا تو سخت حیران رہا † مگر غالب

† بابر کا بیان اس لیئے دلچسپ ہے کہ اُسنے ایسے تعصب سے لکھا ہی جو یا یورپ سے نئے آنے والوں میں پایا جاتا ہے بابر بیان کرتاہی کہ ہندوستان ایسا ملک ہی اُسمیں عیش و عشرت کي وہ باتیں نہیں جنکي خوبي سے وہ مرغوب ہووے رہنے والے خوب صورت نہیں اور ملنے جلنے کے لطف اور اُٹھنے بیٹھنے کي خوبي سے محض ناواقف ہیں اور عقل اُنکي سلیم اور فکر اُنکي صائب اور طور اُنکے پسندیدہ نہیں اور حسن مروت اور درد و رنج کي شراکت سے نا آشنا ہیں اُنکي دستکاري میں کوئي جدید ایجاد اور نقاشي معماري میں کوئي ہنر پایا نہیں جاتا گھوڑے اور کھانے کا گوشت برا اور پھل پھلاري سے محروم اور تربوز و انگوروں سے بے نصیب

اگلے وقتوں میں پہلے چپٹے گنبد بنتے تھے مگر جہانگیر اور شاہجہاں کے وقتوں میں کچھہ کچھہ اوبھرنے لگے تھے یہاں تک نصف کرہ سے زیادہ گول اور اونچے هونے لگے اور آسطوانوں پر قرار انکو دیا گیا مختلف زمانوں کی محرابیں بھي مختلف هیں چنانچه اگلے وقتوں کي محرابیں سیدھي سادھي اور قوم گاتھک کي طرز و انداز پر اور پچھلے وقتوں کي محرابیں گول و بیضه سے زیادہ گول و مدور اور بیل بوٹوں سے مزین و منقش پائي جاتي هیں یہانتک که اکبر کے بعد کي عمارتیں پہلي عمارتوں کي نسبت زیادہ اور شاندار اور خوش نما دیکھي گئیں اور بھدي اور بھونڈي هونے کے باعث سے پہلي عمارتوں کا اثر بھي دیکھنےوالوں کي طبیعتوں پر بہت کچھہ هوتا هی † *

اگرچه هندوستاني اور طرز گاتھک کي عمارتوں میں نوکدار محرابوں اور بڑي دروازوں پر خاص قسم کے بیل بوٹوں کے بنانے اور بعض اور باتوں کے باعث ایسي مشابهت قایم هوتي هی که بادي النظر میں اُسکے دیکھنے سے هر شخص کو حیرت هوتي هی مگر هندوستان کي عمارتوں میں گنبدوں اور افقیه خطوط کے جگهه جگهه هونے اور انکو بڑي شان و عزت کي بات سمجھنے کے باعث سے دونوں طرزوں کي مخالفت واضح هوتي هی منجمله بالخصوص بہت پراني عمارتیں جو طرز گاتھک سے بہت سي باتوں میں مشابهه هوتي هیں اس خاص طرز سے مخصوص هیں که اُن میں پتھر کے چھجے لگے هوتے هیں جو پتھر کے توڑوں کے سہارے قائم کیئے جاتے هیں اور گاتھک وضع کي عمارتوں میں چھوٹي سي کانس لگي هوتي هی *

---

† بشپ هیبر صاحب نے اپنے روز نامچه جلد ایک صفحه ٥٧٥ میں لکھا هی که پٹھان لوگ اپني عمارتوں کو دیوں کي مانند بڑي بڑي چوڑي چکلي بنیادوں اور گرسیوں پر قایم کرتے تھے اور جوهریوں کي مانند نقش و نگاروں کي زیب و زینت پر انکو تمام کرتے تھے اور باوصف اسکے که نقش نگاروں کي آراستگي اور بیل بوٹوں کي پیراستگي سے مکانوں کي مناسبت پر وہ مقام بہت خوشنما معلوم هوتے هیں مگر بیل بوٹي اصل عمارت کے بھونڈے بھدي پن کو کھو نہیں سکتے

ہجري مطابق سنه ۱۱۹۷ ع کے سنه مذکور میں پوري ہوئي تھي علا
اُس کے پچھلے وقتوں میں اکبر سے پہلے بادشاہوں کي عمارتوں میں نوکدار
محرابیں اکثر پائي جاتي ہیں۔ چنانچه اُس سے صاف واضح ہوتا ہے
که معمار اُس زمانه کے کسي طرح کا گنبد نہیں بنا سکتے تھے مسجدوں کا
یہه قطع تھي که چار چار ستونوں پر ایک ایک گنبد چھوٹا سا قایم کرتے
اور ایسے ایسے چھوٹي گنبد بہت سے ہوتے تھے غرض که ساري مسجد
کي صورت ایک ایسي تنگ رسته کي مانند ہوتي تھي جو متعدد
ستونوں کے بیچ میں واقع ہووے اور بے تکلف چوڑائي اُس میں پائي
نجاوے ٭

غالب یہه ہے که وه صورت جو ابتداے حال میں مسجدوں کے لیے
قرار دي گئي تھي مذکوره بالا صورت بھي اُسیکي مانند اُنہیں کاریگروں
نے اختیار کي ہوگي جو بڑے بڑے گنبد بھي بناسکتے تھے چنانچه دلي
کالي مسجد اُسي پراني طرز پر چھوٹے چھوٹے گنبدوں سے بنائي گئي
باوجودیکه فیروز شاه تغلق کے زمانه یعني سنه ۱۳۸۷ ع میں طیار ہوئي
اور غیاث الدین تغلق کے مقبره پر جو سنه ۱۳۲۵ ع میں مرگیا بڑا
اور عمده گنبد قایم ہے † ٭

ہے که یہه پہلا درجه شاید ہندوؤں ہي کا بنایا ہوا ہے مگر دوسرے درجه پر
کتبه لگا ہوا ہے اُس سے صاف ثابت ہے که باقي درجے اس لاٹھه کے سنه ۶۲۷ ہجري
مطابق سنه ۱۲۲۹ ع کے سلطان شمس الدین التمش نے بنائے سنه ۷۷۰ ہجري مطابق
سنه ۱۳۶۸ ع کے فیروز شاه نے اور سنه ۹۰۹ ہجري مطابق سنه ۱۵۰۳ ع میں ترمیم
بعہد سلطان سکندر بہلول اور سنه ۱۸۲۹ ع مطابق سنه ۱۲۳۵ ہجري کے گورنمنٹ
انگریزي نے اس لاٹھه کي مرمت کي سنال حال سنه ۱۸۶۷ ع میں اس لاٹھه پر بجلي
گري اور شق ہوگئي اور گورنمنٹ انگریزي نے اُسکي مرمت کر دي (مترجم)

† گنبدوں کا نقشه یوناني عمارتوں سے مسلمانوں نے بلا شبهه اوڑایا مگر
که ہندوستان میں رواج اُسکا ہوا اور مسجدیں تعمیر ہوئیں تو اُنکا بیروني
روپ ولي بنونیه کے یوناني گرجا سے نہایت دلچسپ اور عمده پایا گیا

ي بيان کے قابل هيں کہ وہ پهلے وقتوں کي نوکدار محرابوں کے نمونہ
يں † منجملہ اُن کے بيچ کي محراب ازروے کتبہ مکتوبہ سنہ ۵۹۴

---

† سنہ ۱۲۱۰ اور سنہ ۱۲۳۶ ع کے درميان ميں شمس الدين التمش نے اُس
ينار کو پورا کيا جو قطب صاحب کي لاٹهہ سے مشهور و معروف هے اور اُسکے دروازوں
ي محرابيں نوکدار هيں نئي پراني دلي کے گنبدوں کے ديکهنے سے هندوستان کے فن
مارت کا حال اگلا پچهلا دريافت هوجاتا هے جسکے ذريعہ سے مشرقي فنون عمارت کي
اريخ ميں بصيرت حاصل هوسکتي هے

يہ مسجد ابتدا ميں ايک مندر تها جسکو راے پتهورا نے سنہ ۱۱۴۳ع مطابق
سنہ ۵۳۸ هجري کے بنايا تها سنہ ۵۸۷ هجري مطابق سنہ ۱۱۹۱ ع کے جب
ب الدين ايبک سپہ سالار نے دلي کو فتح کيا تو اُس مندر کو مسجد کرليا مگر کچهہ
مارت نهيں بنائي صرف شرقي دروازہ پر فتح نامہ کهود کر لگا ديا جو ابتک موجود
ي سنہ ۵۹۲ هجري مطابق سنہ ۱۱۹۵ ع کے سلطان معزالدين نے مسجد کي عمارت
نے کا حکم ديا چنانچہ شمالي دروازہ پر يهہ حکم کندہ هے بموجب اُس حکم کے
ير کي مسجد بنائي گئي اورسنہ ۵۹۴ هجري مطابق سنہ ۱۱۹۷ ع کے ختم هوئي
انچہ بيچ کي محراب کے جنوبي بازو پر يهہ تاريخ کندہ هے بعد اسکے سلطان
س الدين التمش نے اس مسجد کو وسيع کرنا چاها اور سنہ ۶۲۷ هجري مطابق
نہ ۱۲۲۹ ع کے اس مسجد کے دونوں طرف تين تين در اور بنائے سنہ ۷۱۰ هجري
طابق سنہ ۱۳۱۰ ع کے سلطان علاءالدين محمد شاہ خلجي نے جانب جنوب بهت
يشان دروازہ اس مسجد کے ليئے بنايا پهر اُسي بادشاہ نے اس مسجد کے اور زيادہ وسيع
نيکا حکم ديا چنانچہ دوسرا مينار اور جانب شمال نو در اور بنانے شروع کيئے جو
تمام رهگئے

لاٹهہ کا حال کہ در اصل اسکا باني کون هے نهايت مشتبہ هے اسميں کچهہ
ک نهيں کہ اگلے زمانوں کے مسلمانوں کي عادت تهي کہ مسجد کے قريب ايک بلند
ينار بناتے تهے جو ماذنہ کهلاتا تها اور يهہ ايک ايسا قرينہ هے جس سے يقين هوسکتا
کہ اس لاٹهہ کے باني مسلمان هوں مگر يهہ بهي مشهور هے کہ اس لاٹهہ کا پهلا
يهہ راے پتهورا کا بنايا هوا هے اور جوکہ اس لاٹهہ کا پهلا دروازہ شمال رويہ هے
سلکہ هندوؤں کے مندروں کا هوتا هے اور نيز اس درجہ پر زنجيروں ميں گهنٹے لٹکتے
ے پتهروں پر کهدے هوئي هيں جسطرح کہ راے پتهورا کے مندر کي تمام عمارتوں ميں کهدے
هيں اور نيز اس درجہ پر اُسيطرح کا کتبہ نامہ قطب الدين ايبک اور معزالدين سام
نام کا لگا هوا هے جسطرح کہ مندر کے شرقي دروازہ پر لگا هوا هے اِس ليئے شبهہ هوتا

رواج تها اوربعد اُن کے تنخا‡ نے رواج پایا جس کے تکڑے جیتل اوردامون کے نام سے مشہور ہوئی بعد اُس کے شیر شاہ نے تنخا کا نام روپیا رکھا اور اکبر نے اُس کو موقوف نکیا اور مول تول اُس کا ایسے تناسب سے قایم کیا کہ مغلوں کي حکومت تک جوں کا توں قایم رہا اور آج کل کے مروج روپیہ کے وزن و مقدار کي وهي بیخ و بنیاد هی *

عمارتوں کا بیان

اُن پرانی عمارتوں کے دیکھنے بهالنے سے جنکو مسلمان باد شاهوں نے یادگار اپنا چهوڑا یهه بات دریافت کرسکتے هیں که اُن لوگوں نے فنِ عمارت میں کس قدر مهارت بهم پهونچائي تهي اور اُنکي سعي و محنت کي بدولت فن عمارت کي ترقي کس مرتبه کو پهونچي تهي چنانچه قطب صاحب کے پاس اُس نا تمام مسجد کي محرابیں جو آج تک برابر چلي آتي هیں علاوه بلندي اور ایسے عمده کتبوں سے آراسته پیراسته هو کے جو طرح طرح کے بیل بوٹوں سے مزین و مرتب هیں اِس وجه

چوکهي چاندي کے جوؤں کے برابر هوتا تها اور چالیس داموں یا پیسوں پر منقسم اور هر دام یا پیسا ۱۹۱ە۵ تانبے کے جوؤں کے برابر تها اور هر دام پچیس جیتلوں پر منقسم تها جو غالباً ایسے سکے کا نام هی جو ٹکسال میں ڈهاله نجاتا تها انگلستان کي ملکه الزبیتهه کے زمانه کا شلنگ کهري چاندي کي روسے ۸ و ۸۸ جو کے دانے کا تها اکبر کے عهد سلطنت کا روپیه انگریزي سکه کے حساب سے ایک شلنگ ساڑے گیاره پنس کا تها اکبر کا سکا اور اُس کے سکه کا سانچا سلاطین مغلیه کي قلمرو میں پچهلي صدي کے نصف تک یعني بادشاهي کي تباهي سے پهلے زمانه تک قایم رها کسي قسم کي تبدیل اُس میں واقع نهوئي بعد اُس کے بهت سي ٹکسالیں قایم هوئیں کهوٹي کهرے سکهه نکلنے لگے ایک سو چهتر جو چوکهي چاندي اُس روپیه میں موجود هی جو کمپني کي قلمرو میں آج معمول و مروج هی اور وه روپیه بتیس ٹکه یا چونسٹهه پیسونکو بکتا هي اور هر پیسه تانبے کے سو جوؤں کي برابر هی

‡ احتمال هی که تنخواه مروجه کي اصل یهي تنخا هو اور اُسکو واؤ معدوله سے لکهتے هونگے بعد اُس کے بلفظ تنخواه مستعمل هوا اور رفته رفته شاعروں کے استعمال میں پهونچا چنانچه مخلص کاشي اور سلیم قلي کے شعروں میں پایا جاتا هی والله اعلم بالصواب ۱۲ مترجم

لیا هوگا جو بلخ پر قابض متصرف هوئی تھے ‡ علاوہ اُسکے غزنی والوں نے بھي ایسی رواج کو هاتھہ سے ندیا هوگا جو سامانی خاندان کے عهد سلطنت اور خلیفوں کے ایام خلافت میں برابر جاري رها اور قطع نظر سب سے بارسٹن صاحب کے سکجات موسومہ شاهاں دهلي میں شمس الدین التمش کا سکا پایا جاتا هی جو سنہ ۱۲۳۵ ع میں مرگیا ‡ *

اگر مختلف سکوں کي قیمت قرار دي جاوے تو ایسا شخص اُسکو قرار دے سکتا هی جو مختلف سکوں کي پرکھہ رکھتا هو اور اِس معاملہ کي کھوتي کھري سمجھتا هو اور باوصف اِس کے غور و فکر سے بھي تشخیص قیمت کرسکتا § هووے خلیفوں کے وقتوں میں دینار درم کا

---

† پرنسپ صاحب کے عمدہ نقشوں کے پندرهویں صفحہ اور ایشیاٹک سوسئیٹي روز نامچہ کلکتہ تحقیقات مندرجہ صاحب موصوف کو دیکھنا چاهیئے

‡ بارستن صاحب کي کتاب حالات ایشیا صفحہ ۱۲۵

§ قیمتوں کي تغیر تبدیل کا حال اِس بیان مفصل سے واضح هوگا کہ خلیفوں عهد خلافت کا دینار پانچ روپیہ سوا پانچ آنہ کے لگ بھگ هوتا تھا (بارستن صاحب کتاب صفحہ ۱۷) ابن بتوتہ کے وقتوں میں مشرقي دینار سے مغربي دینار ایسي نسبت رکھتا تھا جیسی کہ چار ایک سے نسبت رکھتا هی یعني مشرقي دینار مغربي دینار کا چوتھائي تھا اور معلوم هوتا هی کہ مشرقي دینار تنکا کا عشر یعني اُس دسویں حصہ کي برابر تھا اگر اُس زمانہ کے تنکا کو اکبري روپیہ کے برابر ور کیا جاوے تو سوادو پنس یعني اٹھارہ پائي کے هوتا هی (واضح هو کہ اگلي ت سے معلوم هوتا هی کہ یهاں سوادو شلنگ کي جگھہ سوادوپنس سهو سے گیا اور سوادو شلنگ کے اٹھارہ آنہ هوتے هیں مترجم) کابل میں زمانہ کا دینار ایسا کم قیمت هی کہ دو سو دینار ایک عباسي کے برابر هوتے هیں ایک اٹھني سے بھي کم قیمت هوتي هی فرشتہ والا بیان کرتا هی کہ علاءالدین عهد سلطنت میں ایک تنکا پچاس* جیتل کي برابر تھا جو ایک تانبی کا پیسہ کي برابر بنایا جاتا تھا اور محمد تغلق کے زمانہ میں وهي تنکا ایسا هوا کہ سولہ پیسہ کي برابر پڑا اور معلوم هوتا هی کہ تنکا اُس زمانہ میں حال کے روپیہ کي جگھہ برتا جاتا تھا اور جب کہ مقدار اُس کي روپیہ کے مناسب تو شاید قیمت بھي برابر هي هوگي اکبري روپیہ کھري چاندي کے لحاظ سے ۱۷۴ د

فتوحات اور ترقیات آنکھوں سے گرگئیں چنانچہ ایک مورخ اپنے ممدوح کي نسبت بیان کرتا هی که اُس نے ڈاک چوکي نکالي اور دوسرا مورخ اپنے ولي نعمت کو شارع عام کے بنانے اور کاروان سرایوں کے چنانے اور رستوں میں دوطرفه درختوں کے لگانے کا موجد بتلاتا هی اور ابوالفضل نے هندوستان کي نئي نئي ایجادوں کو اکبر سے منسوب کیا اور ابن بتوته کے بیان سے واضح هوتا هی که محمد تغلق کے عهد و دولت میں گھوڑوں کي ڈاک چوکي ایجاد هوئي باقي پیادوں کي ڈاک چوکي جب سے مقرر هوئي که دیهات کا انتظام بدهان اور مقدموں کي راے اور تجویز پر سرکاري انتظام کے علاوه برابر چلا آتا هی † یهه مانا که راهوں کي راستي درستي کو شیر شاه نے رونق بخشي مگر ابن بتوته نے شیر شاه کے عهد و دولت سے دو سو برس پهلے ملیبار کے کنارے کے بڑے حصه میں جو اُس زمانه میں هندوؤں کا مقبوضه تها تمام شارع عام کو سایه دار درختوں کے سایه میں پایا تها اور معین معین فاصلوں پر مهمان سرائیں آباد اور کنوئی چلتے هوئی دیکھے ایک کتبه کے دیکھنے سے جو حال میں هاتهه آیا اور عیسی علیه السلام کي ولادت سے تین سو برس پهلے کا هے یهه امر واضح هی که اُسوقت کے راجه نے شارع عام کے کناروں پر درختوں کے لگانے اور اور کنوؤں کے کهدوانے کا عام حکم جاري کیا تها *

سکوں کا بیان

اگرچه ابوالفضل نے نهیں لکها مگر سنا گیا که پهلے پهل اکبر هي نے سونے چاندي کے سکه کو هندوستان میں رواج بخشا مگر بلا شبه یهه قول ایسا هی که تمام تاریخوں کے مخالف هی یهاں تک که اگر یهه بهي مانا جاوے که پهلے سے هندو سونے چاندي کا سکه نرکهتے تهے تو یهه امر ضروري هی که سنه عیسوي کے شروع میں اُنهوں نے اُن یونانیوں

† هرگانؤں کا دستور هی که ایک شخص اُس میں عام قاصد هوتا هی کارروائي اور کفایت شعاري کي ضرورت سے ضلع کا چودهري اپنے ضروري خطوط اور احکام کو عام قاصدوں کے ذریعه سے گانؤں گانوں جاري کرتا هی

دولت اور راجه کي شان و شوکت کے متقدموں میں اُن مورخوں کے بیانوں سے مساوي هے جو دلي قنوج کي تعریفیں کرتے هیں † *

بهت سے مورخوں نے بهت سے شهروں کا بیان کیا چنانچه ابن بتوته شهر مدورا واقع اخیر جزیرہ نماے گجرات کو دلي کي مانند بتاتا هے اور جب که اُسنی اُس شهر کو دیکها تها تو مسلمانوں کي فتح پر جزیرہ نماے مذکور کي بابت بهت تهوڑا عرصه گذرا تها اور یهي مورخ بیان کرتا هے که سارے ملیبار میں دو مهینی کي راہ تک کوئي زمین ایسي نه تهي جو مزروعه نتهي اور باشندوں کا یهه نقشه تها که هر شخص کے پاس ایک باغیچه اور هر باغیچه کے وسط میں رهنی کا گهر اور خود باغیچه کے چاروں طرف کتهرا کاتهه کا سدهارا سنوارا تها ‡ *

غرضکه سمندر کے بندرگاهوں کو مورخوں نے بهت سراها چنانچه هندوستان کے دونو کناروں کے بندر گاهوں کو بڑے بڑے شهر بیان کیئے جنمیں هر جگهه کے سوداگر آتے جاتے اور رهتی سهتی تهی چنانچه افریقه اور ایران اور چین اور عرب کے سوداگر جهازوں کے ذریعه سے باهم تجارت کرتے تهی § اور علاوہ اِن کے خاص ملک والوں کي باهمي تجارت کناروں اور ملک کے اندر هوتي هی *

خوشامدي مورخوں نے پچهلے بادشاهوں کے حالات ایسي خوشامد سے بیان کیئے که اُن کے دیکهنے بهالنے سے پهلے بادشاهوں کي

† عبدالرزاق نے بیجانگر کا بیان ایسي آب تاب سے کیا که دهوم دهام اُسکي اُس کي ٹیپ و ٹاپ سے زیادہ هی جو الف لیله میں شاهزادہ احمد کے قصه میں پائي جاتي هی اور معلوم هوتا هی که وہ قصه اِسي شهر کے بیاں سے لیا گیا اور کانٹی صاحب اُسکي چوڑائي چکلائي ایسي فرمائي که محیط اُسکا ساٹهه میل کا هی مگر بارٹیما نے اُس کو سات میل کا اور خود شهر کو شهر ملن کے بهت مشابه بتایا هی *

‡ لی صاحب کا ترجمه ابن بتوته کي کتاب کا صفحه ۱۶۶ *

§ ایران اور عرب اور پاس پروس کے ملکوں کے جهازوں کے علاوہ ملیوار کے اکثر بندروں میں چین کي بڑي بڑي کشتیاں اتي جاتي تهیں — ابن بتوته کي تاریخ ۱۶۹ اور ۱۷۲ *

تمام هندوستان کا وه حصه جو اُس زمانه میں هندوؤں کے قبضه میں تھا پیداوار و محاصل کی حیثیت سے اُس حصه سے کچھه کم نتھا جسپر مسلمان قابض تھے تیمور لنگ کے پوتے کا ایلچی عبدالرزاق جو سنه ۱۴۴۲ ع میں بصیغه وساطت هندوستان کو ایا تھا † هندوستان کے جنوبي حصه کے سیر و تماشے میں مصروف هوا اور اُسنے بھي هندوستان کے مهاجنوں سے موافقت کي غرض که اور سب لوگ اسبات پر متفق هیں که هندوستان کي ولایت سر سبز و شاداب تھي بیجانگر کے دیکھنے والے بیجانگر کي چوڑائي چکلائي اور حسن و صفائي کو بڑے مبالغه سے بیان کرتے هیں چنانچه بیان اُنکا شهر کي زیب و زینت اور شهر والوں کي مال

میں کالپي اور کره مانک پور کے پاس پڑوس میں جنگلي هاتھیوں کي دهاڑیں جابجا پھرتي تھیں اور مقام گولراس مالوه کے مشرق میں هاتھیوں کے بڑے ریوڑ سے اکبر کي مٹھه بھیڑ هوئي (برگز صاحب کا ترجمه تاریخ فرشته جلد ۲ صفحه ۲۱۶) غرض بیان مذکورالصدر سے یهه سمجھا جاتا هی که یهه شهر اُس زمانه میں جنگلوں کے بیچ وهاں بستے تھے جهاں هاتھیوں کي ریوڑ چلتے پھرتے تھے مگر بعد اُسکے جنگل کٹ کٹاکر صاف هوگیا هاں میرے یهه راي هی که مسلمان شکار بازوں سے و مصنف سے جنگلوں کي صفائي وقوع میں آئي کچھه ترقي ملک کي بدولت واقع نهیں هوئي ابن بطوطه اپني کتاب سیر و سیاحت میں جو تزک بابر سے دو سو برس پهلے لکھي گئي یهه بات لکھتا هی که منجمله اضلاع خاص هندوستان کے کره اور مانک پور دو ضلع نهایت آباد اور بغایت شاداب تھے (لي صاحب کا ترجمه ابن بطوطه کي کتاب کا صفحه ۱۱۹) چھوٹے چھوٹے جنگل اور پهاڑوں کي ٹیکري هاتھیوں کے رهنے سهنے کے لیئے کافي وافي هونگي اور کهیں کهیں کھیت کیاروں پر کھانے پینے کي غرض سے هاتھي بھي چلتے پھرتے چلے جاتے هونگے باقي یهه شبهه که هاتھیوں کے رهنے سهنے اور لوگوں کے بسنے رسنے میں مخالفت هی یعني جهاں هاتھي رهتے هیں وهاں بستي نهیں بستي یوں رفع هوسکتا هی که راے محل کے پهاڑوں میں جو بنگاله کے شهروں کے پاس واقع هی گینڈوں کے ریوڑ رهتے هیں اور برار کے چوڑے چکلے جنگلوں میں نام و نشان اُنکا پایا نهیں جاتا هاں دو چار هاتھي تو پڑے پھرتے هیں اور اُنکي نسبت یهه تصور هوسکتا هی که وه حقیقت میں پالتو هاتھي تھے مگر مست هوکر جنگل میں بھاگ آئے اور وهیں رهنے سهنے لگے

† مري صاحب کي تحقیقات ایشیا جلد دو صفحه ۱۸ *

عہد مذکور الصدر میں ملک و رعایا کی عام حالت بالشبہہ تازہ وشاداب ہوگئی سنہ ۱۴۲۰ ع میں جو نیکالوڈی کانٹی صاحب نے ملکوں کو دیکھا یہاں تو گجرات کا حال آنکھوں دیکھا بڑے مبالغہ سے بیان کیا اور گنگا کے کناروں یا مہکنا کے ساحلوں کو ایسے شہروں سے آباد پایا جو پھلی پھولی باغوں کے بیچ میں واقع ہوئے تھے اور شہر معرزیہ کے پہنچنے سے پہلے چار مشہور شہروں پر گذرا اور شہر معرزیہ کو سونے چاندی سے بھرا ہوا اقسام جواہرات سے لبریز پایا چنانچہ تائید اُسکے قول کی باربوسا اور تیما بھی کرتے ہیں جنہوں نے سولھویں صدی کے آغاز میں سفر کو اختیار کیا تھا منجملہ اُنکے باربوسا کمبوجا کا بیان کرتا ہی کہ شہر ایک عمدہ زر خیز ملک میں واقع اور فلانڈرز کی مانند ساری قوموں کے تجاروں اور کاریگروں اور کارخانہ داروں کا ٹھکانا تھا † اور ابن بطوطہ بھی جس نے محمد تغلق شاہ کے خراب عہد میں سنہ ۱۳۴۰ ع سنہ ۱۳۵۰ ع میں سفر کیا بڑے بڑے آباد شہروں اور قصبوں کی تفصیل کرتا ہی باوجودیکہ جن شہروں پر اُسکا گذر ہوا منجملہ اُنکے شہروں میں فسادوں کے ہنگامے برپا تھے جس عمدہ حالت میں اس سے پہلے یہہ ملک ہوگا وہ اُسکے بیان سے مترشح ہوتی ہی *

اگرچہ بابر نے ہندوستانکو ناپسند کیا اور بچشم حقارت اُسکو دیکھا جیسیکہ ابھی یورپ کے رہنے والے پسند اُسکو نہیں کرتے مگر سولھویں صدی کے ... میں اُسنے بہت عمدہ ملک اُسکو بتایا اور اُسمیں سونے چاندی ‡ کی فراوانی اور آبادی اور ہر قسم کے پیشہ کے سوداگروں اور کاریگروں کی فراوانی دیکھکر کمال متعجب ہوا § *

---

† واضح ہو کہ بارسوسا نے کتاب رموزیو کی جلد ایک اور صفحہ ۲۸۸ اور بارتیما کی جلد کے صفحہ ۱۴۷ میں گجرات کا حال بھی ایسا ہی بیان کیا جیسا کہ ... کا حال اُنھوں نے لکھا

‡ لرس کاٹن صاحب کا ترجمہ توزک بابری کا صفحہ ۳۱۰ و ۳۳۳

§ ایضا صفحہ ۳۱۵ اور ۳۳۴ ہندوستانکی آبادی شادابی کے مقدمہ میں جو جو ... گئے اُنکے خلاف و مقابلہ پر بابر کا یہہ بیان تحریر کے قابل ہی کہ اُسکے وقتوں

تعداد کم ظاهر هوگی بلکه اگر یہہ آٹھواں حصہ سارے نو مسلموں کا تصور کیا جاوے تب بھی اور ملکوں کی نسبت جہاں کہیں مسلمان قابض و متصرف ہوئی نو مسلموں کی تعداد بہت تھوڑی ہوگی † *

ملک کے محاصل کا بیان

محاصل کا سرشتہ غالباً ایسا ہی تھا جیسا کہ آج کل موجود ہی اور ہندوؤں کے عہد حکومت میں موجود تھا اسلیئی کہ جن تبدیلیوں کا ارادہ شیر شاہ نے کیا تھا اور بعد اسکو اکبر نے اُنکو پورا کیا تو اُنسے محاصل کے دستوروں کا لوٹنا پوٹنا مقصود نتھا بلکہ تکمیل اُن کی مقصود تھی مگر یہہ امر ضروری ہے کہ فتوحات جدیدہ کی پریشانی غیر ملکوں کے نئے نئے حاکموں کی ناواقفیت سے محاصل کے وصول میں تھوڑی بہت زیادتیاں اور کچھہ کچھہ خرابیاں واقع ہوئی ہونگی *

ملک و رعایا کے حالات کا بیان

معلوم ہوتا ہے کہ امن چین کے دنوں میں کسی قسم کی مصیبت واقع نہوتی تھی بلکہ ساری رعایا چین سے گذارتی تھی چنانچہ فیروزشاہی مورخ جسنے سنہ ۱۳۵۱ سے سنہ ۱۳۹۴ تک تاریخ اُسکی لکھی ہی بہت مبالغہ سے بیان کرتا ہے کہ رعایا کا حال ایسا اچھا تھا کہ مکانات اُنکے عمدہ اور اسباب اُنکی اچھے اور مستورات اُنکی سونے چاندی کے زیور سے آراستہ پیراستہ تہیں مگر اسلیئی کہ یہہ خوشامدی مورخ فیروز کی تعریفیں بہت سی لکھتا ہے تو بہت اعتماد اُسپر مناسب نہیں لیکن یہہ مورخ لکھتا ہی کہ ہر کسان کے پاس ایک عمدہ پلنگ ایک اچھا باغیچہ تھا اور اسباب سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ مورخان کے خلاف اس مورخ نے رعایا کی بودباش پر نہایت التفات صرف کیا *

---

† آٹھویں حصہ کی مناسبت باہمی ہملٹن صاحب کے بیانات متعلقہ ہندوستان جلد ایک صفحہ ۲۰۵ سے لی گئی اگرچہ صاحب ممدوح نے کوئی سند یہاں نہیں دی مگر تمام لوگ اُن کے قول کی تائید کرتے ہیں

کیئے گئے تھے اور مبارک شاہ خلجی کے عہد دولت میں دربار سلطانی اور انتظام ملک کے طریقے ہندوانہ تھے *

ہندوؤں کے مسلمان کرنے کا بیان

یہہ تحقیق بہت دشوار ہی کہ کس زمانہ میں اور کن صورتونمیں بہت سے ہندو مسلمان کیئے گئے ہندوستان کی آبادی جو آج کل پائی جاتی ہی اُس کے ملاحظہ سے امر مذکورالصدر کی چھان بین میں بہت بڑی اعانت حاصل ہوتی ہی اسلیئے کہ بنگال کے دور دور کے ضلعوں میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کی تعداد سے بہت زیادہ اور دلی آگرہ قرب جوار میں ہندوؤں کی گنتی مسلمانوں کی گنتی سے بہت زیادہ پائی جاتی ہی ‡ *

اگرچہ مسلمانوں کی فوجوں کے خوف و ہیبت اور نیئے نیئے مسلمانوں شوق و رغبت سے پہلے پہلے بہت سے ہندو مسلمان ہو گئے مگر جبکہ آپس کے مباحثے درپیش ہوئے اور مسلمانوں کا تعصب ٹھنڈا ہوا تو قیاس ہوتا ہی کہ ہندوؤں کو قبول اسلام سے تھوڑی بہت رکاوٹ ہوئی ہوگی *

آج کل یہہ صورت ہے کہ عام ہندوستان کی آبادی کی نسبت تمام مسلمان آٹھویں حصہ سے زیادہ نہیں مگر جب یہہ خیال کریں کہ بہت مسلمان اپنے ملکوں سے ہندوستان میں آئے اور یہہ نقل مکان ایک مدت سے برابر جاری رہا اور یہہ بھی سمجھیں بوجھیں کہ آٹھہ سو برس ایک ایسے گروہ میں آل و اولاد کی ترقی برابر جاری رہی جنکے عمدہ حالت کی بدولت کنبوں کی پال پوس آسان تھی تو نو مسلموں کی

‡ بقدر بنگالہ میں گنگا کی جانب شرقی تمام آبادی کے نصف سے زیادہ زیادہ مسلمان بستی ہیں اور باقی ملک بنگالہ کے اکثر حصوں میں کل آبادی کی چوتھائی رہتے ہیں مگر بہار و بنارس کے مغربی حصہ میں بیسویں حصہ سے زیادہ نہیں ... صاحب کے سوالوں کو ملاحظہ کرنا چاہیئے جنکو سنہ ۱۸۰۱ع میں ... کے سامنے پیش کیا تھا مگر بکانن صاحب مغربی بہار کے مسلمانوں کو ساری ... کا تیرھواں حصہ بتاتے ہیں *

میں پهیل گئے تهی بلکه یہاں تک نوبت پهونچی تهي که هندوؤں کے طور و طریقی اور علاوہ اُن کے وہ تعصبات اُن کے جو هنود کے ذہن میں سے اخذ هو تے تهی جگهه جگهه شایع ذایع هو گئے تهی چنانچه جوگیوں کے کرشموں کو بعضے مسلمان مورخوں نے معجزات مندرجه قران کي مانند اپنے حسن عقیدت سے بیان کیا هی جادو کو سچا جانتے تهی اور شگونوں اور خوابوں کو اچها برا سمجهتے تهی باوجودیکه مذهب میں چهان بین بهي هونے لگي مگر اُس سرایع الاعتقادي میں کچهه خلل نه پڑا اکبر بادشاہ بهي اسي قسم کي باتوں کا قایل تها اور جهانگیر اُسکا بیٹا اُس سے بڑھ کر ان لغویات کا معتقد هوا مگر بعد اُسکے اورنگ زیب نے ان سب باتوں کی ایسي تحقیر کي اور اُن کو برا سمجها که کسي نے نه سمجها تها شیعوں کو دکن میں ایسي ترقي حاصل هوئي که خاص هندوستان میں ویسي کبهي نهوئي تهي اگرچه هندوستان خاص میں مخالف فرقوں میں عداوت نه تهي مگر دین اسلام کي نسبت بڑے بڑے عقیدوں کي زیادہ دهوم دهام تهي هندوؤں سے کسیقدر نفرت تو تهي مگر پوري پوري عداوت اور کهلي کهلي نفرت بهي نه تهي هندوؤں سے جزیه لیا جاتا تها اور اس امتیاز کے علاوہ اور چند امتیاز نا پسندیده بهي تهے مگر زوک ثوک اسبات کي نه تهي که هندو لوگ اپنے دین مذهب کي رسمیں ادا نکریں معلوم هوتا هی که هندو زمیندار اپني فوجوں کے سردار هونگے جنکو فوجوں کا سردار لکها هو وہ لوگ ایسے سردار نهونگے جو بادشاہ کي جانب سے مقرر هوتے هیں مگر اس میں کچهه شک شبهه نهیں که بہت سے هندو ملکي عهدوں اور حساب کتاب کے کاموں پر معزز و ممتاز تهي || اور هم پهلے بیان کر چکے که هیمو بقال اور مدني راے کو اپني اپني سرکاروں کے تمام اختیار سپرد

|| بابر نے اپني سرگذشت میں بیان کیا که جب میں هندوستان میں داخل هوا تو محاصل کے تمام عهدہداروں اور سوداگروں اور کاریگروں کو هندو پایا (ارسکن صاحب کا ترجمه تزک بابر کا صفحه ۲۳۲)

رعب داب اُن کا لوگوں پر بیتھہ جاتا تھا کہ خود بادشاہ اور اراکین دولت
بھي رشک و حسد کے مارے کاوش اُن سے رکھتے تھی چنانچہ تاریخمیں
بہت سے واقعے ایسے پائے جاتے ھیں کہ بڑے بڑے مقدس لوگ ایسي
سازشوں کي جہت سے مارے گئے جو حکومت کے خلاف اُن سے دیدہ و
دانستہ واقع ہوئیں یا شک شبہہ کے طریقے پر سمجھي گئیں § ان عابد زاھد
لوگوں کو بڑي رونق اور ترقي تیرھویں صدي اور چودھویں صدي کے آغاز میں
ہوئي چنانچہ اُس زمانہ کے اور اُس پچھلے زمانے کے بھي ولیوں کا
رعب اور اُنکي تعظیم ابتک ہوتي ھی لوگ اُنکے نام کي قسمیں کھاتے
اُنکي مزاروں کي زیارت کو جاتے ھیں اور جو لوگ اُنکے پیرو ھیں
کچھ ابتدا میں اُنکي تعظیم کي جاتي تھي مگر اب مدت سے اُنکا
رعب داب نہیں رہا ھی *

فاسد عقیدوں کا بیان

عہد مذکور کے باطل خیال اور فاسد عقیدے دین و مذہب کے اصول
عقیدوں سے اچھوتے اور محض مخالف تھی چنانچہ نجوم اور سحر اور
غیب گوئي وغیرہ جو شریعت کي رو سے ممنوع و ناجائز تھي اور مسلمانوں
کے نبي نے اُن کے علم و عمل کي رخصت ندي تھي سارے مسلمانوں

§ ابن بطوطہ تیرھویں صدي کے مذکورہ بالا فقیروں کي مثالیں بیان کرتا ھی
چنانچہ وہ کہتا ھی کہ میرے وقتوں میں ایک بڑا فقیر اس قصور پر مارا گیا کہ اُسنے
غصب سلطنت کا ارادہ کیا تھا اور مجھکو ایسے لوگوں کي بھي ملاقات حاصل ہوئي جو
شہوت سے پاک و صاف اور مکر و فریب سے مبرا اور معرا تھے مگر ایک ایسے صاحب
بغیر کھانے پینے بدون اپنے جینے کا دعوے کرتے تھے اور ایک ایسے صاحب کشف سے
ملاقات ہوئي کہ وہ اُس خلیفہ کے عہد خلافت کي باتیں بیان کرتے تھے جو سو برس پہلے
ہوچکے تھے منجملہ اُنکے پہلے فقیر صاحب نے جو کھانے پینے کي پروا نکرتے تھے میرے
دل کي باتیں بتائیں اور غیب کي چیزیں سنائیں اور دوسرے فقیر صاحب کے ساتھہ لومڑیاں
تھیں جو کتوں کي مانند اُنکے پیچھے لگي پھرتي تھیں علاوہ اُنکے ایک شیر اُنکے پاس
تھا چیتک کے ساتھہ اُسکي جوڑي تھي فقیروں کے گروھوں اور اُن کي تعظیم و ارشاد
اطوار و طریقے اور بڑے بڑے بزرگوں کے حال و حکایت دریافت کرنے کے لیئے ھرک
صاحب کے ترجمہ قانون اسلام کو دیکھنا بھالنا چاھیئے *

غرضکه لوگ ان فقیروں کے مرید هوئے اور مریدوں کے فرقے قایم هوگئے اور باهمی امتیاز اُن کا ایک بولی کے ذریعه سے جس سے دوست دشمن پهچانا جاتا تها اور گرو کے خاص انچهر سے اور کاهے کاهے لباس کی تفریق و تمیز وغیره سے معین و مقرر تها حاصل یهه که منجمله ان گروهوں کے بهت سے کهوئے کهائے گئے اور باقی رهے سهوں میں سے نئی نئی شاخیں نکلیں چنانچه تهوڑے تهوڑے فقیر اپنے اپنے سر گروهوں کی خدمت میں رهتے تهے اور بعضے اوقاف و مصارف کی بدولت باهم گهل ملکر اوقات اپنی کاٹتے تهے مگر هندو فقیروں کی مانند اپنے رهنے سهنے کے لیئے خانقاهیں نہ کهتے تهے *

یهه بات درست هی که پهلے وقتوں میں بڑے بڑے اولیاؤں کے مرید و خادم اُنکی کرامتوں اور پیشین گوئیوں کو بڑی دهوم دهام سے بیان کرتے هیں اور اُنکی دعاؤں اور مناجاتوں کی تاثیروں کو نهایت زور شور سے کہتے سنتے هیں مگر یهه بات بهی مسلم هی که وه مکار اور دغاباز نه تهے هاں پچهلے وقتوں میں بعض بعض ایسے کم درجه کے فقیر هوئے که مقناطیس اور فاسفورس † وغیره کی دواؤں کے خواص و آثار اور بازیگروں کے شعبدوں اور نظر بندیوں کے ذریعه سے ایسی انهونی باتوں کا دعوے کرتے تهے جو آدمی کی قدرت سے خارج هیں *

بڑے پایه کے فقیروں کی تعظیم بادشاه بهی کرتے تهے اور ان فقیروں یهه نقشه تها که افلاس و ناداری اور زهد و پرهیزگاری کو جتاتے تهے لیکن حقیقت میں بڑی عیش و عشرت سے گذارتے تهے اور اگر گذاره میں تنگی ترشی برتتے تهے تو غریب محتاجوں کو دیتے تهے غرضکه مالدار اور فارغ البال ‡ تهے بلکه کبهی کبهی ایسی بات اُن کی بن پڑتی تهی

† یهه انگریزی ایک دوا کا نام هی جسمیں اعلی جز اوکسیجن گاس هوتی هی اور یهه دوا هوا لگنے سے آگ کے شعله کی طرح بهڑک اُٹهتی هی *

‡ بهاوالدین زکریا ملتانی جو چودهویں صدی میں مر گئے اور اولیاء کے میں گنے جاتے هیں اپنے وارثوں کے لیئے بهت سی دولت چهوڑ گئے برگز صاحب ترجمه تاریخ فرشته کا جلد ایک صفحه ۳۷۷

مگر عموماً یہہ صورت تھی کہ مرنے والے کی مرضی پر منحصر ہوتا تھا
اور باوصف اِس کے قرب و جوار کے عالم فاضلوں کی راے بھی شریک
و شامل کی جاتی تھی *

مولویوں کا بیان

اگرچہ کسی قانون و قاعدہ کے بموجب مولویوں کا کوئی گروہ معین
و مرتب تو نہ تھا مگر ایک گروہ اُن کا ایسا تھا کہ امام موذن واعظ
مدرس مفتی مقننین عموماً بلکہ ہمیشہ اُسی گروہ سے مقرر کیئے جاتے
تھے یہہ لوگ امورات معابد کی نسبت قوانین اور الہیات میں زیادہ سند
یافتہ ہوتے تھے اور سند ملنے کا یہہ دستور ہوتا تھا کہ ایسے مولوی
ملاؤں کی مجلس منعقد ہوتی تھی تو لوگوں کے نزدیک مسلم اور
علم و لیاقت کے امتحان لینے کے شایاں و سزاوار سمجھی جاتی تھی
بلکہ وہ لوگ اُس امتحانی کو نئی بات اسطرح عنایت کرتے تھے کہ
اُس مجلس میں فضیلت کی پگڑی بندھواتے تھے اگرچہ اُس وقت اُس
شخص سے کسی طور کا قول و قسم نہ لیا جاتا تھا اور نہ وہ کسی بڑے کا
مطیع و محکوم ہوتا تھا مگر راے عام کی موافقت اور ترجیح و تفوق کی
امید اُسکو مزاحم ہوتی تھی *

فقیروں کا بیان

مذہبی خادموں یعنی مولوی ملاؤں کے علاوہ عابد زاہدوں کا ایک
گروہ تھا جنکو بلاد فارس میں درویش اور خاص هندوستان میں فقیر
کہتے ہیں خاص خاص لوگوں کے زہد و ریاضت اور تقدس و عبادت سے
مسلمانوں میں ایک اچھا گروہ تھا فقیروں کا فرقہ دمبل کی مانند پیدا
ہوا جو اصل بدن سے خارج ہوتا ہے پہلے وقتوں میں ایسے شہیدوں کے
سوا جو خدا کی راہ میں مارے گئے کسی جیتے موئے کو ولی نہ کہتے تھے
بعد اُس کے یہاں تک نوبت پہونچی کہ مجاهدوں ریاضتوں اور
عبادتوں عبادتوں کی بدولت جیتے جاگتے عابدوں کو بھی ولی کہنے لگے

سلطنتونمیں اختیارات اُنکے مختلف هوتے تهے چنانچه بعض اوقات ایسا هوتا تها که دارالسلطنت کے علاوہ اطراف و اضلاع کي عدالتوں میں بهي بڑے بڑے مشهور لوگ قضا کے عهدہ پر معزز و ممتاز کیئے جاتے تهے اور اِس سے واضح هوتا هی که ایسے وقتوں میں تعظیم اُنکي نهایت هوتي تهي چنانچه بعض بعض قاضیوں کے صوبوں کے حاکموں سے بمقابله پیش آنے سے قدر و اقتدار اُن کا ثابت هوتا هی اور کسي وقت میں بات اُنکي ایسي پهیکي پڑتي تهي جیسیکه آج کل کے قاضیوں کي صورت هی یعني نکاح پڑهتے هیں اور دستاویزوں پر مهریں لگاتے هیں اور اُن کو رجسٹر میں داخل کرتے هیں غرض که ایسی ایسی خفیف کام انکے دیتے هیں *

معابد کا بیان

مذهبي عمله یعني امام موذن مسجدوں میں سرکاري ملازم نه تهے اور مذهبي حکومت بهي قایم نه تهي یعني ملاؤں کي حکومت نه تهي بلکه جب خود بادشاہ یا کوئي اور آدمي رعیت کا نئي مسجد بنواتا تو امام موذن اور باقي ضروریات مسجد کے لیئے کافي سرمایه چهوڑتا اور عابد زاهدوں اور فقیر فقرا بلکه اُن کے مزاروں کے واسطے اوقاف مصارف مقرر کیئے جاتے تهے *

هر ضلع میں صدر کے نام سے ایک عهدہ دار معین کیا جاتا تها کام اُسکا یهه هوتا تها که وہ سارے مصارفوں اور خصوص اُن وقفوں مصارفوں کي نگراني کیا کرتا تها جو خاص سرکار کي طرف سے هوتے اور نگراني کا مطلب یهه تها که وہ اغراض اُن سے پوري هوتي هیں یا نہیں جن کے لیئے وہ مقرر هوئے هیں اور تمام صدروں کا سردار ایک شخص هوتا تها جس کو صدرالصدور کهتے تهے اور وقفوں کے سرمایوں کا صرف صدروں کے اختیار پر منحصر هوتا تها اور جب کوئي صدر مرجاتا تو جانشین اُس کا وہ شخص هوتا تها جسکو وقف کرنیوالا مقرر کرتا

پابند نه تهي اور اختيار ايسا رکهتي تهي كه جو مزاج ميں آتا تها وه
اني تهي *

ديواني کے معاملے مثل نکاح اور تبنی اور وراثت کے بلکه تمام وه
قدمه جو ملکيت حقيت سے علاقه رکهتے هيں قاضي کے سامنے پيش
انے تهے اور علاوه اُن کے ايسے ايسے جرموں کي چهان بين ميں بهي
ي کو مداخلت هوتي تهي جن سے سلطنت کو ضرر نه پهونچے اور
يا کے امن چين ميں خلل نه پڑے *

کارپردازان سلطنت کے اختيارات ايسے ضبط اور خوبي سے قايم
کيئے گئے تهے جيسے كه قاضيوں کے ليئے ٹهرائے گئے تهي مگر هم دليري سے
سکتے هيں كه منجمله مقدمات ديواني کے ايسے مقدموں ميں
گذاران سلطنت کي مداخلت بيجا نه تهي جن ميں ملازمان سلطاني
عي اور مدعي عليه هوتے هونگے اور نيز آن مقدموں ميں جنکے فريقين
ي کے قابو سے خارج هوتے هونگے علاوه اُس کے يهه خيال بهي معقول
كه هندوؤں کے معاملوں ميں وه نقصان اُن کي تجويزوں سے پڑے
ے هونگے جو شريعت سے پورے نهيں هوسکتے اور يهه بهي قياس هوسکتا
كه اراضي اور مالگذاري کے اکثر مقدموں ميں مال کے افسروں کو ثالث
ے هونگے اور فوجداري کے معاملے جيسے باغي سازشي قزاق لٹيرے سرکاري
کها جانے والے باقي تمام سرکاري مجرم کارپردازان سلطنت کي
ومت سے متعلق هوتے تهے مگر حکام اور اُن کے کارپرداز ايسے مقدموں
مقيد نرهتے تهے بلكه اور کام بهي کرتے تهے چنانچه جو نالشيں آن کے
نے پيش هوتي تهيں وه ساري سنتے تهے اور اکثر مقدموں ميں سوسري
له کرتے تهے اور جو مقدمے شريعت سے متعلق هوتے تهے وه قاضيوں کو
کيئے جاتے تهے اور علاوه اُس کے وه مقدمه بهي عدالت شريعت
منتقل هوتے تهے جن ميں اپني دل لگي دلچسپي يا اپني بهلائي
دي متصور نهوتي تهي اور قاضيوں کي يهه صورت تهي كه مختلف

تهي اور شور فساد کي صورتوں میں جدا گانه فوج بهي امداد کے طريقه پر بهيجي جاتي تهي اور اُس فوج جدا گانه کا سردار اُس صوبه کے حاکم کي برابر سمجها جاتا تها بشرطيکه وه جداگانه فوج بهت سي هوتي تهي *

کبهي کبهي ضرورت کے وقت فراهمي فوج کا حکم صوبوں کے حاکموں پر صادر هوتا تها چنانچه وه حکام اپنے علاقوں کے زمينداروں سے فوج کي مدد ليتے تهے اور خود صوبه کي فوج سے تهوڑي بهت اعانت ديتے تهے يهانتک که اگر حال اُن کا روپيه پيسے سے درست هوتا تها تو نئي بهرتي بهي کرتے تهے *

ابتداے حکومت میں مسلمانوں کا يهه حال تها که حکومت قانون پر منحصر تهي يعني قانون حکومت کا تابع نه تها بلکه خود حکومت قانون کے تابع تهي اگرچه داد رساني کا انتظام و اختيار خليفه کے اختيار و قدرت سے خارج نهوتا تها مگر وه خليفه داد رساني کے مقدموں اور فوجي ملکي کے سارے معاملوں میں قران کے قاعدوں اور پيغمبر کي حديثوں اور اُن کے جانشينوں کے فيصلوں کا پابند رهتا تها بعد اُس کے تهوڑي مدت گذر جانے پر مفتيوں اور مجتهدوں کے فيصلوں اور فتووں کے فراهم هونے سے اصول و قاعدوں کا بڑا مجموعه فراهم هوگيا جس کے بتانے جتانے کے واسطے ايک مستقل عهده کي ضرورت پڑي اور اُسي زمانه میں مسلمانوں کي فتوحات کي وسعت سے ايک ايسا علم قانون پيدا هوا جسکا مخرج قران نه تها بلکه ملکوں کي رسمو اور بادشاهوں کي عقل و هوشياري سے قايم کيا گيا تها اور اِن دو مخرجوں کے قايم هونے سے ايک عدالت قاضيوں کي قايم هوئي جو شريعت کو قانون اپنا جانتے تهے اور سائل کي درخواست پر فيصله کرتے تهے اور قواعد مقررہ کے بموجب کام کو انجام ديتے تهے اور دوسري عدالت کار گذاران سلطنت کي مرتب هوئي جو کسي قانون معين

ـردار محصول ادا کرتے تھے اور اپني خاص فوج اور نئي بھرتي کے ذریعه
ـه حاکم کو مدد دیتے تھے اگرچه بعضے ضروري معاملوں میں وہ سردار
ـں حاکم کے اختیار و قدرت میں رهتے تھے مگر اُنکے علاقوں کي معمولي
ـلم و نسق میں حاکم کو مداخلت نه هوتي تھي اور جو سردار اُس کے
ـایت خود مختار هوتے تھے تو وہ عام لوگوں کي طرح نام کو اطاعت
ـتے تھے مگر امن و آمان کے قایم رکھنے میں شریک و معاون رهتے تھے
ایسے ایسے خود مختار ایسے ایسے قوي ملکوں اور بڑے خطوں میں
ـتے تھے جو صوبوں کے کناروں اور حدوں پر واقع هوتے تھے † *

فوج کا بیان

کسیتدر فوج ایسے لوگوں سے بھرتي کي جاتي تھي جن میں سے
ایک کو سرکار سے گھوڑے ملتے تھے اور سرکار اُنکو اُجرت دیتي تھي
اکثر فوج ایسي هوتي تھي که وہ اپنے گھروں سے هتیار گھوڑے لاتي تھي
چھوٹے بڑے گروہ اُن کے سرداروں سمیت آتے تھے غرض که ایک ایک
ـر نه آتے تھے دلي کے بادشاهوں کا یهه قاعدہ نه تھا که وہ راجپوتوں
طرح سرداروں کو جاگیریں عنایت کریں اور ضرورت کے وقت اپنا کام
ـں مگر کهتے هیں که فیروز شاہ ‡ تغلق نے پہلے پہل جاگیریں مترو
اور علاءالدین غوري نے جاگیروں کے دینے میں سرداروں کي بغاوت کا
ـشه کیا اسلیئے کبھي کسیکو جاگیر مرحمت نہیں کي *
اکثر حاکموں کے ماتحت اُس خاص فوج کے علاوہ جو خاص صوبه
ـعلق رکھتي تھي تھوڑي بہت با قاعدہ فوج بھي متعلق کي جاتي

---

† ایسے موروثي سرداروں کو زمیندار کهتے تھے مگر مسلمان بادشاهوں نے غرور
ـرت کي روسے جودهپور اور اُدے پور کے راجاؤں سے خود مختاروں کو زمیندار
ـپکارا اور تھوڑے دنوں سے استعمال اِس لفظ کا جاگیر داروں میں شایع ذایع
ـاں تک که گاؤں اور پرگنه کے مقدموں کو بھي زمیندار کهنے لگے (سٹر لنگ
ـب کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۵ صفحه ۲۳۹)

‡ تاریخ فیروز شاہ مصنفه شمسي سراجي

انتظام جیسے که آج کل دیهات میں معمول و مروج هیں اور بعض بعض لوگوں کے خاص خاص اختیار اور طرح طرح کے مقابلے جو لوگوں کي جانب سے پیش آتے تھے معمول و رواج کے موافق بادشاہ کے ارادوں کے مخل و مزاحم هوتے تھے مگر جب که بادشاہ اپنے ارادے کو مضبوط و مستحکم کرتا تھا تو جو کچھہ رعایا سے هوسکتا تھا روک تھام اُس کا کرتي تھي یہاں تک که آخر کو باغي هوجاتے تھے *

وزیروں کا بیان

مطلق وزیر یا وزیر اعظم کا کام کاج اُسکي حسن لیاقت اور بادشاہ کي فہم و فراست کي مناسبت سے هوتا تھا اور کبھي کبھي وزیر ایسا نایب السلطنت هو جاتا تھا که کوئي شخص اُسکي روک ٹوک نکرسکتا تھا اور کبھي کبھي اور تمام وزیروں کا افسر سمجھا جاتا تھا بعض وزیروں کي کچہریاں علحدہ هوتي تھیں مگر اِن محکموں کے کار و بار ٹھیک ٹھیک معین نه تھے تمام لوگ آساني سے باد شاهوں تک پہونچتے تھے اور بادشاہ اپنے روز مرہ کے عام درباروں میں جنمیں کثرت سے لوگ حاضر آتے تھے عرضیوں کي تحقیقات کرتے تھے اور بہت سے اور کام انجام دیتے تھے اگرچہ تھوڑي بہت طبیعت کو انتشار اور وقت کا نقصان تو تھا مگر یہہ بڑا فائدہ تھا که جدے جدے طوروں اور مختلف طریقوں سے طرح طرح کے حالات اُنکو دریافت هوتے تھے اور اُنکے فیصلوں اور حکومت کے اصولوں کي شہرت جگہہ جگہہ پہیلتي تھي *

صوبوں کا بیان

تمام صوبوں کے حکام اپنے اپنے علاقوں میں کارپردازي کے اختیاروںکو پورا پورا عمل میں لاتے تھے اگرچہ بادشاہ اپنے اختیار و مرضي سے حکام صوبجات کے اکثر ماتحت عاملوں کو مقرر کرتا تھا مگر وہ عامل حکام صوبجات کے مطیع تابع رهتے تھے اور اکثر صوبوں میں ایسے هندو سردار هوتے تھے جنکي حکومت موروثي هوتي تھي اور ایسے سرداروں میں سے نہایت مطیع

کي تخت نشيني کے وقت وه سب خراج گذار تهيں جنميں سے اکثر پر
قديم راجپوت خاندان قابض تهے *

اور علاوه اُن کے کوه هماله کے دامن ميں کشمير سے ليکر خليج بنگاله
تک جگهه جگهه چهوٹي چهوٹي خود مختار رياستيں پائي جاتي تهيں *
هندوستان کي بهت سي پهاڑي اور جنگلي قوميں مغلوب نهوئيں
اگرچه اُن کو بالکل خود مختار نهيں کها جاسکتا اُن قوموں کو آپس ميں
مل جل کر رهنيوالي قوموں ميں سے جنکو بعض اوقات غارت گري سے وه
تنگ کرتي تهيں خارج سمجها جاتا تها *

دوسرا باب

هندوستان کے حالات

مسلمانوں کي بادشاهت کا بيان

جو کچهه که عهد مذکورالصدر ميں مسلمانوں کي سلطنت کا حال
حقيقت هندوستان ميں تهي منجمله اس کے قدر قليل کي کيفيت
دريافت هوئي اور بهت سي وه باتيں ره گئيں جنکي تحقيق و تفحص
ذريعه بهم نه پهونچي *

بادشاهوں کا بيان

مسلمانوں کي اصول شريعت کي رو سے يهه امر ضرور هی که ايک
جماعت کے اجماع و اتفاق سے ايک ايماندار حاکم مقرر کيا جاوے
يہاں تک که اگر بعد اُس کے قران و حديث کے خلاف کرے تو معزولي
کے قابل هی مگر اس عمده قانون کي عمل درآمد نه تهي چنانچه
سلطنت کا عهده موروثي اور اختيار اُس کا پورا اور مطلقاً هوتا تها يعني
کسي قانون وقاعده پر منحصور نه تها مگر بظاهر سمجها جاتا تها که
شريعت کا پابند اور اصول ملت کا مقيد هی اور کوئي عالم فاضل بلکه
کوئي گروه ايسا نه تها که خود بادشاه کو شريعت کا مقيد کرے پنچايتي

مسلمانوں کے محکوم رهے بعد اُس کے جب پندرهویں صدی میں پاس
پروس کی ریاستیں بگڑ گئیں تو جیپور والوں نے اپنی قدر و منزلت کو
ترقی روز افزون بخشی هوگی اکبر بادشا نے والی جیپور کی بیتی سے
شادی کی اس سے ظاهر هوتا هی که وه اُسوقت میں بهت معزز اور
ممتاز تها *

هاراتی کی ریاست کا بیان

هارا قوم کے راجی جن سے هاراتی کی ریاست قایم هوئی یهه دعویٰ
کرتے هیں که هم لوگ اُس خاندان کی شاخیں هیں جو مسلمانوں کی
حکومت سے پهلے اجمیر کا حاکم تها سنه ۱۳۴۲ع میں وه وهاں آباد
هوئے جو آج اُن کے قبض و تصرف میں هی اور بوندی اُس وقت اُسکا
دارالحکومت تها مگر کسیقدر اودے پور کی ریاست کے جاگیر دار تهے اگرچه
مسلمانوں کی تاریخوں میں اکبر کے وقتوں سے پهلے کهیں نام و نشان اُنکا
پایا نهیں جاتا مگر جبکه که هاراتی کے راجه نے رنتهنبور کے قلعه کو پتهان
بادشاهوں کے عامل سے چهینا تو ذکر اُن کا بهی تاریخ میں درج هوا *

چهوتی چهوتی ریاستوں کا بیان

مذکوره بالا ریاستوں کے علاوه بهت سی چهوتی چهوتی ریاستیں
جیسے پارکر کے چوهانوں اور امرکوت کے سودوں کی قایم تهیں اور بیابان
مذکورالصدر کے عین مغرب میں واقع هونے سے مسلمانوں کی مار دهاڑ سے
مامون و محفوظ تهیں اور سروهی اور جهالر وغیره کی ریاستیں جو اراولی
پهاڑوں کے زر خیز خطوں میں اور نیز اُس راه پر واقع تهیں جو اجمیر
سے گجرات کو جاتی هی همیشه معرض آفات اور مورد غارات رهتی تهیں
اور زبردستوں کو خراج وباج ادا کرتی تهیں *

وسط هندوستان کے بلند خطی کے مشرقی ڈهلان پر جو ریاستیں
میوات اور گوالیار اور نروار اور پنا اورچه اور چندیری وغیره کی
بندیلکهنڈ موجود تهیں اُنپر بابر اور شیر شاه نے بار بار حمله کیئے اور ا

حصہ آباد کیا دریافت هوتا هی کہ مسلمانوں نے راتھوروں کو اُس وقت سے پہلے نہ ستایا تھا کہ شیر شاہ نے راتھوروں کے سردار مالدیو راجہ پر دھاوا کیا تھا اور غالب هی کہ جب شیر شاہ کا طوفان گذر گیا تو وہ دوبارہ مالک و مختار هو گئے مالدیو راجہ اکبر کے عہد دولت کے آغاز تک زندہ رہا *

جیسلمیر کی ریاست کا بیان

بیابان مذکورالصدر کے مغربی حصہ میں بھاتی لوگ بستے تھے اور جیسلمیر والے راجہ کے حلقہ بگوش اور غاشیہ بردوش تھے بھاتیوں کا یہہ دعوی هی کہ هم جادو قوم کی شاخیں هیں اور متھرا همارا مخرج هی مگر حقیقت یہہ هی کہ یہہ لوگ اُس بستی کے ٹکڑے هیں جس کو کنھیا جی نے گجرات میں آباد کیا تھا چنانچہ جب کنھیا جی مرگئے یہہ لوگ اُس بستی سے نکالے گئے اور اٹک کی جانب کو چلے گئے ہاں راجپوتوں کی کہانیوں میں اُنکا پتا نہیں چلا یہاں تک کہ نانوت شمال جیسلمیر میں یکایک ظاهر هوئے جو اٹک سے پچاس میل اندر واقع هی نانوت کی بساست سے جسکو کرنیل ٹاڈ صاحب سنہ ۷۳۱ع میں خیال کرتے هیں بھاتیوں کے حالات اندراج تاریخ شایاں هیں مگر کوئی عمدہ بات اس کے سوا پائی نہیں جاتی کہ سنہ ۱۱۵۶ع میں اُنہوں نے اپنی حکومت کو خاص جیسلمیر میں منتقل کیا کا زمانہ بھی گذر گیا مگر مسلمانوں کی آفتوں سے محفوظ رہے *

جیپور کی ریاست کا بیان

جیپور کے راجے قوم کے کچھواهہ پچھلے زمانہ میں قدر و عزت کی حیثیت سے جودھپور اور اودے پور والے راجاؤں کی برابر رهی اُنکی عزت امتیاز کا آغاز اکبر کے زمانہ سے هوا هی

اصل اُن کی یہہ هی کہ وہ همیشہ سے اجمیر کے راجاؤں کے جاگیردار اور غالب هی کہ جب مسلمانوں نے اجمیر کو فتح کیا تو جیپور والے

بعد اُس کے جب راجپوتوں نے بابر کے مقابلہ میں بڑي شکست
اُٹھائي تو راجہ سنگا کے خاندان کي قوت ضعیف هوئي چنانچہ تھوڑي
مدت کے بعد اُس کے پوتے بکرماجیت کے لایق و فایق نهونے کے سبب سے
یهہ حال اُسکا هو گیا کہ بهادر شاہ گجراتي بھي چتورگڈھ کو فتح کرسکا
اور بہت قریب تھا کہ بہادر شاہ اِس فتح نمایاں کي بدولت اُس ملک
سے فائدے اُٹھائے کہ فيالفور اُس نے همایوں سے شکست کھائي اور و
فایدہ نہ اُٹھا سکا اور اکبر کي تخت نشیني تک میواڑ کے راجے امن چین
سے بیٹھے رهے اور راجپوت راجاؤں میں بات اُن کي بني رهي اگرچہ
سا رعب داب اُن کو دوبارہ حاصل نهوا اور شیرشاہ کے عہد حکومت میں
دلي کے تخت کے مطیع و محکوم رهے *

بیکانیر اور مارواڑ کي ریاستوں کا بیان

راٹھوروں کي ریاست واقع مارھواڑ راجپوتوں کي حکومتوں میں دوسر
درجہ کي حکومت تھي اور جودھپور اُس کا دارالحکومت تھا اور س
۱۱۹۴ع میں جب شہاب الدین غوري نے قنوج کو خاک سیاہ کیا
راٹھور اُس پر قابض تھے اور بعد اُس کے کسیقدر گنگا کے کناروں پر بس
رهے اور کبھي کبھي مسلمانوں سے بغاوت کیئی گئے یہاں تک کہ محک
اُن کے هو گئے اور بھار بوجھہ اُن کا اُٹھانے لگے مگر تھوڑے سے راٹھوروں
پچھلے راجہ کے دو پوتوں کے تحت حکومت وطن کي محبت کو چھ
اور اپني آزادي کو وطن کے رهنے سہنے اور مطیعانہ رهنے سہنے پر ترج
دیکر اُس بیابان میں جاکر آباد هوئے جو وسط هندوستان کے بلند خطہ
دریاے اٹک کے درمیان میں واقع هے اور وهاں کے قدیم باشندے جاٹ
کو مطیع اپنا کیا اور اُن راجپوتوں کي چھوٹي چھوٹي قوموں کو باهر نک
جو اُن سے پہلے جاکربسي تھیں غرضکہ تھوڑے دنوں کے بعد ایک بڑ
ریاست قایم هو گئي بعد اُس کے سنہ ۱۴۵۹ع میں راٹھوروں کي ایک
چھوٹي شاخ نے بیکانیر کي ریاست قایم کي اور ایسے هي بیابان کا ایک

کے ملک اُسی چٹیل میدان کي بدولت محفوظ تھے جو ممالک مذکورہ کے زرخیز خطوں کو گھیرے ہوئے ھی *

واضح ہو کہ راجپوتوں کي حکومتوں کا یہہ بیان اوپر مذکور ہوا کہ کہیں تو یہہ صورت تھي کہ ملک اُن کا سرداروں پر بطور جاگیر و جائداد کے اس شرط سے منقسم تھا کہ وہ عین وقت پر راجہ کي اعانت کریں اور کہیں یہہ عمل درآمد تھي کہ بھیا چارےکے طریق سے تمام قوم پر منقسم تھا اور وہ لوگ آن بان کے پورے اور ناک چوٹي کے گرفتار تھے اور باھمي نفاق کے باعث سے بات اُن کي بنی ہوئي اور ہوا اُنکي بندھي ہوئي تھي یہاں تک کہ اکبر کے عہد دولت تک بھي کوئي بات اُن کي پھیکي نہ پڑي تھي *

یہہ بات یاد رہے کہ اب راجپوتوں کي مختلف سلطنتوں کا وہ حال بیان کیا جاتا ھی جو اکبر کي تخت نشیني کے وقت تھا *

میواڑ کي حکومت کا بیان

اودےپور والے کي قوم اور اُسکا گھرانا جو پہلے غیلات کے نام سے نامي تھا اور بعد اُس کے سیساڈیا کہلایا گیا رام چندر جي کي آل و اولاد کہلاتے ھیں اور اسلیئی وہ لوگ اپني اصل و بنیاد کو اودھ سے قایم کرتے ھیں یعني وہ اودھ سے نکل کر گجرات میں آباد ہوئے اور وھاں سے ایدر کو جو گجرات کے شمالي پہاڑوں میں واقع ھی اور کرنیل ٹاڈ صاحب کے کہنے بموجب آخرکار سنہ ۷۲۸ع میں چتور گڈھ میں جاکر آباد ہوئے مگر تاریخ میں سنہ ۱۳۰۳ع تک کہیں ذکر آن کا پایا نہیں جاتا علاؤالدین غوري نے چتور گڈھ کو فتح کیا اور تھوڑے دنوں بعد اُس سے راجہ نے چھینا اور راجہ ھمیر نے دو بارہ چتورگڈھ کو حاصل کیا اور بہت سے جانشین اُس کے ایسے لایق فایق ہوئے کہ اُن کي بدولت تمام راجپوتوں میں میواڑ والے ایسی زور و قوت کو پہونچا کہ میواڑ کا راجہ سنگا تمام راجپوت سرداروں کو بابر کے مقابلہ پر فراھم کر سکا *

جاتے هیں اگرچه مسلمانوں کي فتوحات کے بعد بهي ایک طرح کي اوالعزمي اور سپاهیانه طور و طریق اُن میں باقي تهے مگر اسبات سے که وہ بوجوت میں پڑگئے اور ڈهور ڈنگروں کا کام کرنے لگے ملک و ملت کي شراکت کے قابل نرهے *

منجمله بلاد هندوستان کے جہاں کہیں راجپوتوں کي حکومت قایم تهي وہ وسط هندوستان کا بلند حصه اور ریگستان تها جو وسط هند کے مغرب سے دریاے اٹک تک پهیلا هوا هی مسلمانوں کے هاتوں سے راجپوتوں کي حکومتوں کا مامون و محفوظ رهنا پهاڑوں اور جنگلوں کي مناسبت تها اور میوات اور بندیل کہنڈ اور بگهیل کہنڈ وغیرہ اُس ڈهلواں زمین واقع هیں جو جمنا کے قریب قریب پهیلي هوئي هی اگرچه یهه ممالک جمنا کے هموار خطوں کے بهت قریب واقع هوئیں مگر اراضیات اُنکي ناهموار هیں اور دریافت هوا که بادشاهوں کے باج گذار اکثر اسي خطه میں باغي طاغي هوئی اور اسي خطه میں رنتهنبور اور کالنجر اور گوالیار وغیرہ کے قلعے واقع هیں جو هر سلطنت میں کئي کئي مرتبه فتح کئے گئے اور اسي خطه کي بدولت وسط هندوستان کے بلند اور کهلے میدان کي حفظ و حراست هوتي هی اور جیپور کے شمالي جانب کے متصل سے اس کهلے میدان میں پهونچنا نهایت آسان هی اور یهي باعث که همیشه جیپور محکوم اور تابع رها اور اجمیر و مالوہ جو اس خطه میں واقع هیں ابتدا سے فتح هوئی اور کمال آساني سے قبضه اُنکا حاصل هوا اور اودےپور والی کي قلمرو یعني میواڑ کا مشرقي خطه ایسا محفوظ تها کہ جیسا اجمیر و مالوہ غیر محفوظ تها مگر اودےپور والے لیئے ایک ایسا قلب مکان جو دشمن کي رسائي سے محفوظ هووے اُن پهاڑوں اور نیز اُن جنگلوں اور پهاڑیوں میں مقرر تها جو اربلي پهاڑوں علاقه رکهتي هیں اور گجرات کي شمالي حد اُن سے قایم هوتي هی جودهپور اور بیکانیر اور جیسلمیر اور باقي اور چهوٹي چهوٹي راجه

مالوہ اور علاوہ اُسکے اور مسلمان سلطنتوں کا بیان

مالوہ کي سلطنت خاص ہندوستان کي سلطنتوں اور باقي قرب و جوار کي سلطنتوں سے اکثر اوقات لڑتي جھگڑتي رهي مگر تاریخ مالوہ میں تحریر کے قابل یہہ بات مذکور هی کہ ایک ہندو سردار نے بڑي فضیلت و نوتیت حاصل کي اور اپني دلاوري هوشیاري کے ذریعہ سے شاہ مالوہ کو بڑي بڑي مشکلوں سے چھڑایا مگر آخرکار اختیارات سلطنت کو غصب کیا اور بڑے بڑے عہدوں کو تمام راجپوتوں سے بھر دیا بعد اُس کے پایہ اُس کا تنزل کو پہونچا اور باعث اُس کا یہہ هوا کہ گجرات کا بادشاہ اپنے مسلمان بھائي بادشاہ کي امداد و اعانت کو آیا اور اُسکے قبضہ سے سلطنت کو نکال لیا *

خاندیس اور بنگال اور جونپور اور سند اور ملتان اکبر کي تخت نشیني کے وقت بجاے خود مالک اور مختار تھے مگر اُن کي جدي جدي تاریخیں تحریر مستقل کے شایاں و سزاوار نہیں *

راجپوتوں کي سلطنتوں کا بیان

واضح هو کہ جن جن سلطنتوں کا بیان ابتک مذکور هوا وہ محمد تغلق کي شاهنشاهي کے ٹکڑے تھے مگر منجملہ اصلي فرمانروایان ہندوستان کے بعض راجے مطیع و محکوم اُس کے نہوئے تھے چنانچہ ابتک بھي انکي سلطنتوں کو تسلیم کیا جاتا هی *

محمود غزنوي کے دھاووں کے زمانہ میں تمام راجپوت ہندوستان کي حکومتوں پر قابض و متصرف تھے مگر جوں جوں وہ حکومتیں تباہ خراب هوئیں تو راجپوت بھي عوام لوگوں میں خلط ملط هوتے گئے اور ایسے مکانوں کے سوا کسي جگہہ حاکم نسمجھے گئے جہاں پہاڑوں اور جنگلوں کے باعث مسلمانوں کے زور و حملوں سے مامون و محفوظ رہ سکے *

گنگا اور جمنا کے کناروں کے رهنے والے اور علاوہ اُن کے مفتوحہ ملک کے باشندے راجپوت ایسے کچھہ هو گئے جیسے کہ وہ آج کل پائے

تها اگرچه یهه تینوں صوبے ایک وقت میں باغي هوئے تهے مگر آپس کي صلاح و مشورہ سے بغاوت کو اختیار نه کیا تها اور بعد اُسکے جو حالت اُن کي تاریخ میں خلط ملط هو گئے تو باهمي اتفاق کي ضرورت سے یهه اختلاط اُن کے حالات کا واقع نهیں هوا بلکه لڑنے جهگڑنے کے باعث سے وہ امر پیش آیا *

گجرات کي سلطنت کا بیان

گجرات کے بادشاهوں کا ملک اگرچه پیداوار کي حیثیت سے زرخیز و بارآور تها مگر چوڑائي چکلائي کي جهت سے بهت تهوڑا تها چنانچه جا بجا پهاڑوں اور جنگلوں کے واقع هونے سے زمینیں محض بے کار اور نا کارہ پڑي تهیں اور وہ ملک لٹیروں سے بهرا هوا اور دشمنوں سے گهرا هوا تها مگر باوصف ان باتوں کے بهمني خاندان کي تباهي کے بعد سارے چهوٹے موٹے بادشاهوں میں سے گجرات کے بادشاہ بهت مشهور و معروف هوئے *

بادشاهان گجرات نے مالوہ کو دو مرتبه فتح کیا اور آخرکار اُس کو اپني قلمرو میں شامل کیا اور چند مرتبه میواڑ کے راجپوتوں کو شکستیں دیکر اُنکي دارالریاست چتورگڈہ پر قابض هوئے اور صوبه خاندیس پر یک طرح کي فضل و فوقیت قایم کي اور احمدنگر اور برار کے بادشاهوں کو مطیع و محکوم اپنا بنایا اور ایک بار ایسا اتفاق بهي هوا که دریا اٹک تک فوج کشي کي اور کئي بار پورتگال والوں سے سمندر کي لڑائیاں لڑے جنکا بیان پورتگال کي تاریخ میں مندرج هے *

گجرات کا ملک همایوں کے قبض و تصرف میں آ گیا تها جیسا بالا مذکور اس کا هوا مگر بعد اُس کے جب پریشانیاں اور خرابیاں پیش آئیں تو گجرات کے بادشاہ اُس ملک پر دوبارہ قابض هوئے تهے چنانچه اکبر کي تخت نشیني تک برابر قابض چلے آتے تهے *

کے رشک و حسد کے مارے اپنی قلمرو کی حدوں کو بہت سا آگے بڑھانسکے اور بیجا نگر کا ملک اُن چھوٹے چھوٹے اجاؤں کے هاتھوں میں جا پڑا جو بیجا نگر کی پرانی سلطنت کے باغی سردار گنے جاتے تھے اور پالی‌کار یعنی زمیندار † کے لقب سے پکارے جاتے تھے *

گولکنڈہ کے بادشاہ اپنی فتوحات جداگانہ میں زیادہ کامیاب رهے چنانچہ اُنھوں نے ورنگول خود مختاری کے خواهاں اور تلنگانہ اور کرناٹا کے باقی حصوں کو دریاے پنار تک مطیع و محکوم اپنا کیا مگر باوصف اس جهد و محنت کے فتوحات مذکورہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کے قبض تصرف میں اُس قدر ملک داخل نہ هوا جو محمد تغلق کے اختیار قدرت سے خارج هوا تھا اور اورنگ زیب کے عهد دولت تک اُسیقدر ان کے قبضہ میں باقی رها *

بیان اُن ریاستوں کا جو هندوستان خاص اور اُسکے پاس پروس میں اکبر کے آغاز دولت تک قایم تھیں

گجرات اور مالوہ کی حکومت محمود تغلق کے زمانہ میں خود مختار هو گئی تھی اور جب کہ تیمور کے دهاوے پر دلی سے سلطنت کا نام ہ گیا تو غالب هی کہ گجرات اور مالوہ کی حکومتوں نے بادشاهی لقاب اختیار کیا هوگا اور خاندیس کا صوبہ دکن کی بغاوت بعد جسمیں شریک نہ هوا تھا شمالی صوبوں کے دیکھا دیکھی خود مختار هوگیا

---

† برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ۳ صفحہ ۱۲۷ اور ۴۱۴ اور ولسن صاحب کی تحریر مندرجہ مجموعہ مکنزی جلد ۱ صفحہ ۱۶۱ اور ولکس صاحب تاریخ میسور جلد ۱ صفحہ ۱۸ بیجا نگر والی مقتول راجہ کے بھائی نے اپنی ریاست کو مشرق کی جانب منتقل کیا اور چندرا گڑهی میں آخر کو مقیم هوا جو مدراس سے شمال مغرب کی جانب سترہ میل کے فاصلہ پر واقع هی چنانچہ مندراس اُسیکی آل و اولاد نے سنہ ۱۶۴۰ع میں انگریزوں کو وهاں رهنے کی پہلے پہل دی (رینل صاحب کی تاریخ هندوستان صفحہ ۲۹۱)

جلنے اور شمالي بادشاهوں کے لڑنے بھڑنے اور پھر گھلنے ملنے سے ممالکِ مذکورہ
کي تاریخ لکھنے والے کو طرح طرح کے مضمون هاتهه آتے هیں مگر اسلیئے که
وه خاندان تیمور کي بڑي سلطنت میں شامل هو گئیں تو قدر و اقتدار
اُن کا باقي نهیں رها *

اُن فتوحات کا مستقل اثر بهت دنوں تک قایم رها جنکو مذکورہ بالا
ریاستوں نے هندوؤں پر حاصل کیا چنانچه بیجانگر کے راجاؤں نے دکن کي
سلطنتوں میں بات اپني بنائے رکهي اور مسلمان بادشاهوں کي لڑائي
جهگڑوں اور سلوک اتفاقوں میں شریک و معاون هوتے رهے مگر جب که
سنه ۱۵۶۵ع مطابق سنه ۹۷۲ هجري میں مسلمان لوگ اُن راجاؤں کي
شان و شوکت کو نه دیکهه سکے تو اُنهوں نے اپسمیں اتفاق کیا اور بیجانگر
والے راجه رام راج سے لڑنا بهڑنا شروع کیا جو اُس وقت میں راج کرتا تها
غرض که پچیسویں جنوري سنه الیه مطابق بیسویں جمادي الثاني سنه
الیه کو دریاے کشنا کے کنارے تالي کوٹ کے قریب ایک بڑي لڑائي هوئي
اور یهه لڑائي فوجوں کي ریل پیل اور لڑنے بهڑنے کي دهوم دهام اور نیز
اُسباب کي منزلت کے لحاظ سے جسپر جهگڑا قایم هوا تها اُن بڑي
لڑائیوں کے مشابهه تهي جو مسلمانوں کے هندوستان پر پهلے پهل کے
دهاووں میں واقع هوئي تهیں حاصل یهه که پهلے وقتوں کي سفاکي جو
مسلمانوں کي اصل و طبیعت میں مستقر و متمکن تهي اِسموقع پر وه بهي
دوباره ظاهر باهر هوگئي یعنے جبکه هندوؤں نے شکست فاحش کهائي
تو اُن کے ضعیف بهادر راجه کو جو پکڑا جکڑا آیا تها بڑي بے دردي سے
گردن مارا اور نشان فتح کے طور پر اُس کے سر کو بهت عرصه تک بیجاپور
میں رهنے دیا یهه لڑائي ایسي پڑي که اُس کي روند سوند سے بیجانگر
کي وه بڑي حکومت جس میں هندوستان کا سارا جنوبي حصه شامل
تها پایمال هوکر نیست و نابود هو گئي مگر فتحمندوں کے ملک و دولت
کو اُس کے خاک سیاه هونے سے کچهه فائده حاصل نهوا اسلیئے که آپس

اُن سلطنتوں کا بیان جو بهمني والوں کے ملک میں الگ الگ قایم هوئیں

بیجا پور کي سلطنت کا بیان

جب که دیسي پردیسیوں پر غالب آئے تو یوسف عادل خاں بیجاپور اپني دارالحکومت کو چلا گیا اور عادل شاهي خاندان کی بنیاد اُس نے ڈالي جو سنه ۱۴۸۹ع سے سنه ۱۵۱۲ع تک قایم رها *

احمد نگر کي ریاست کا بیان

نظام‌الملک بحري قاسم برید ترکي کے هاتهوں مارا گیا اور اُسکے بیٹے احمد نے نظام شاهي خاندان کو قایم کیا جس نے احمد نگر کو دارالریاست بنایا *

گولکنده اور برار کي ریاستوں کا بیان

قاسم برید اب اس مرتبه کو پهونچا که محمود کے دربار کا مالک اور مختار هوگیا اور نظام‌الملک اور عادل خاں کے علاوه اور دو سردار یعني قطب قلي ایراني ترکمان اور امدادالملک نو مسلم زاده خود مختار هوگئے اگرچه تهوڑے دنوں تک بادشاهي خطاب اختیار نه کیا مگر بعد اُسکے قطب قلي نے قطب‌شاهي خاندان کو مقام گولکنده قرب حیدرآباد میں قایم کیا اور امداد الملک نے مقام ایلچ پور واقع صوبه برار میں امداد شاهي خاندان کي طرح ڈالي اور قاسم برید کا بیٹا امیر برید چندے ایسے گذارتا رها که بهمني خاندان کے کئي نام کے بادشاهوں کے تلے کام کیئے گیا آخر کار اُس نے پرده اُٹهایا اور برید نامي شاهاں بدر کا مورث اعلی بن بیٹها بعد اُس کے بهمني خاندان کا مذکور پایا نهیں جاتا یعنی وه خاندان باقي نه رها *

اگرچه سني شیعوں کے خلاف نزاعوں سے جو مذکوره بالا سلطنتوں کے بعد بهي بدستور قایم رهے اور آن سلطنتوں کے باهم لڑنے بهڑنے اور پهر ملنے

وہ پردیسي لوگوں سے مرکب تهي اور معلوم هوتا هی که کوئي گروہ اس سلطنت کي فوج کا ایک دوسرے سے زیادہ معتمد نسمجها جاتا تها بلکه رفته رفته دیسي لوگوں کي تعداد اس قدر بڑہ گئي تهي اور ایسي برابر تلي تهي که منجمله دیسیوں اور پردیسیوں کے کوئي گروہ سلطنت پرحاوي نتها *

جب که دلي کي شهنشاهي سے یهه حکومت علاحدہ هوئي پردیسي فوج میں مسلمان مغل اکثر بهرتي تهے اور بعد اُسکے فرشته والے کے بقول ایراني اور ترکي اور جارجیا اور سرکیشیا کالمک والی اور ع اُن کے تاتاري بهي داخل هوئي تهے اور بهت سے لوگ اُنمیں سے ش تهے اور اختلاف نسل کي نسبت مذهب کے اختلاف سے دیسیوں پردیسیوں میں قصے قضائے برپا هوئے اور ملک حبش سے جو لوگ اُج پر مغربي سواحل کے بندرگاهوں میں وارد هو کر کثرت سے آتے تهے اور ف سني المذهب § هوتے تهے وہ همیشه دیسي فوج کا ساتهه دیتے تهے *

علاؤالدین ثاني کے عهد دولت میں سنه ۱۴۳۷ع میں دیسي پردیسي فوجوں کي عداوت نهایت کو پهونچي چنانچه آپس کے خ سے لشکر میں پهوٹ پڑي اور انتظام اُس کا بگڑ گیا اور جیسے که دربا نزاعوں سے حکومت کا نقصان هوتا تها ویسے هي فوج کے خلاف اور نف سے لڑائي میں سلطنت کو مضرت پهونچتي تهي اور جب تک قوي بادشاهوں کے تحت حکومت رهي تو اُن کي دیکهه بهال اور لاگ ڈانٹ کے مارے چندي تهمي رهي مگر جب که یهه خا اختتام کے لگ بهگ پهونچا اور محمود بادشاہ هوا تو وہ کمزوري مارے کبهي پردیسي فوج کا کهلونا هو جاتا تها جو یوسف عادل ترکي کے زیر حکومت تهي اور کبهي دیسیوں کے داؤ پر چڑہ جاتا جو نظام الملک بحري نو مسلم زادہ کے هاتهه تلے رهتے تهے *

§ سمندر کي راهوں سے پردیسي فوج میں بهي نئے نئے لوگ اور ملکوں کے بهرتي هوتے تهي مگر عربوں کے کم آنے کي وجهه بیان کرني دشوار هی

بیجانگر اور ورنگول کے راجی دلی والوں کے مقابلہ میں بہمني والوں کے شریک هوئی چنانچہ جب ان تینوں ریاستوں کو عام دشمن سے نجات حاصل هوئي تو وہ باهمي نفرت جو بحکم ضرورت چند روز افسردہ پژمردہ رهي تھي رفتہ رفتہ شگفتہ هوئی یہانتک کہ باهم لڑائیاں قایم هوئیں اور مدتدنوں تک قایم رهیں مگر مسلمان غالب آئی چنانچہ اُنهوں نے اُس ملک کو فتح کیا جو بیجانگر سے دریاے کشنا اور تمبادرا کے بیچ میں واقع اور ورنگول کي ریاست کو خاک میں ملادیا اور اپني سلطنت کے زوال پہلے اوڑیسہ کا تھوڑا سا حصہ حاصل کیا اور مشرق میں مچھولي اور مغرب میں مقام کوئیاتک اپنا قبضہ پھیلایا *

لڑائیوں کے دیر تک قایم رهنی اور گاهی گاهی آپسکي رفاقت سے جو دشمن کے مقابلہ کے لیئی ظهور میں آتي تھي مسلمانوں کے وہ مغرور بہت کم هوگئی جو هندوؤں سے برتے جاتے تھے چنانچہ هندو مسلمان میں ایک دوسري کي خدمت کرنے لگی یہانتک کہ جب شاہ نے بہمني سلطنت پر حملہ کیا تو بارہ هزار افغان اور راجپوت کي فوج میں شامل تھے جو چھتی بہادر اور اچھے اچھے دلاور اور بیجانگر والی دیوراج راجہ نے مسلمانوں کو بھرتي کیا اور اُنکی داروں کے لیئے جاگیریں مقرر کیں اور اُنکے دل بڑھانیکو خاص اپني سلطنت میں مسجد بنوائي *

درباري اور فوجي سني شیعوں کے خلاف کا بیان

بہمني خاندان کي تاریخ اُن نزاعوں سے معمور و مشحون هی جو کے لشکر کے دیسي اور پردیسي لوگوں میں برپا هوئي تھیں ایشیا کي سلطنتوں کا یہہ قاعدہ هی کہ پہلي رعایا کے مقابلہ میں بادشاہ اپني کا اعتبار کرتا هی اور بعد اُسکے باقي فوج کي نسبت خانہ زاد فوج اعتماد اپنا رکھتا هی اور رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچتي هی کہ یہہ زاد اُسکي بادشاهت کو دبا بیٹھتی هیں مگر دکن کا یہہ نقشہ نتھا نچہ جس فوج کي بدولت خاندان بہمني سلطنت کو پہونچا تھا

سنه ۱۳۵۱ ع میں محمد تغلق مرگیا اور سلطنت کي تباهي نے بڑهنا موقوف کیا مگر چودهویں صدي کے آخر میں تغلقوں کے پچهلے بادشاه محمود کي کم سني کے باعث سے مالوه اور جونپور اور گجرات خود مختار هوگئی چنانچه جونپور کي حکومت میں وه ملک شامل تها جو گنگا کے کنارے کناری بنگاله سے اوده کے وسط تک پهیلا پڑا هی بعد اُس کے تهوڑے عرصه گذرنے پر سنه ۱۳۹۸ ع میں تیمور لنگ نے چڑهائي کي جس کا نتیجه یهه هوا که رهی سهی صوبه بهي دلي کي حکومت سے نکل گئی اور یهاں تک نوبت اُسکي پهونچي که وه حکومت چند میلوں میں محدود هوگئي *

ممالک مذکوره بالا کے دوباره مقبوضه مفتوحه هونیکا بیان اوپر هوچکا اور اب هم اُنکے ایسے حالات کا بیان کرینگے جو بیچ کے زمانه سے علاقه رکهتے هیں اور نیز اُسوقت کے حالات کا جو اکبر بادشاه کے عهد دولت میں ممالک مذکوره سے متعلق † تهے بیان کرینگے *

منجمله ممالک مذکوره کے دکن کي مملکتیں اسبات کي مستحق هین که سب سے پهلے حال اُنکا بیان کیاجاوے *

دکن کي حکومتوں کا بیان

بهمني سلطنت کا بیان

بهمني سلطنت کا باني حسن گانگوئي کامیاب بغاوت کا سردار تها جو محمد تغلق کے عهد حکومت میں برپا هوئي تهي چنانچه حسن گانگوئي کے مرنے پر تاج تخت اُس کا وارثوں کو نصیب هوا اور سنه ۱۳۴۷ ع لغایت سنه ۱۵۱۸ ع یعني ایکسو اکتهر برس تک تیره پشتیں اُسکي برسر حکومت کیئے گئیں *

---

† جوکه ان مختلف حکومتوں کے حالات مختلفه کا بیان کرنا هندوستان کي تمام تاریخ کے لیئے چنداں ضروري و لابدي نهیں تو اسي نظر سے حالات اُنکے ایک تتمه میں بیان کیئے گئے اور خاص متن میں اُنکے خلاصے اور نتیجے قلم بند هوئے

تک پهیلا هوا تها جو پانسو میل سے کم طول رکهتا هی اور عرض اُس کا کسي جگهه میں تین سو میل کا اور کسي جگهه چار سو میل کا هی اور راجپوتوں کا ملک اب بهي بخوبي مطیع نهوا تها جو شمال و مغرب میں اوڑیسه کي نسبت نهایت چوڑا چکلا واقع هوا تها *

جب که محمد تغلق کي حکومت میں فساد واقع هوئی اور انتظام حکومت کا ڈهچر بگڑ گیا تو اُسي زمانه میں تلنگانه اور کرناٹا کے راجه خود مختار هوگئے اور تهوڑے دنوں پہلے یهه صورت واقع هوئي تهي که تلنگانه کا راجه ورنگول سے نکالا گیا تها اور جنوب کو جانے پر مجبور هوگیا تها اور اب که اُس نے میدان خالي پایا اپنے موروثي ملک پر قبضه کیا اور کارناٹا کا راجه اُس نئے گهرانے سے منسوب تها جس نے که خاندان بلال دیو کي جگهه قایم کرکے بیجا نگر واقع ساحل دریاے تنبهادره کو دارالحکومت ٹهرایا تها غرض که ان دونوں راجاؤں نے مسلمانوں کي حدود حکومت کو جنوب میں دریاے کشنا تک اور مشرق میں حیدر آباد کے نصف‌النهار تک پیچهے هٹایا تها اور دکن کے جنوبي حصوں کو بهي دبا بیٹهے تهے اور ایسي حکومتیں قایم کي تهیں که مسلمان بادشاهوں کي حکومتوں سے برابري کا دعوی رکهتي تهیں منجمله آن کے بیجا نگر کي حکومت پهلے هي سے بهت بڑي ریاست تهي اور ورنگول کي حکومت کي نسبت بهت دنوں تک قایم رهي اور روز زوال سے پهلے ایسے جاه و جلال کو پهونچي تهي که مسلمان بادشاهوں کے دوروں سے پهلے جو کشور هندوستان پر واقع هوئے کسي خاندان کي حکومت کو وه بات حاصل نه هوئي تهي *

سنه ۱۳۴۴ ع میں تلنگانه اور کرناٹا پر هندو دوباره قابض هوئی اور اس قبضه سے پهلے پهلے سنه ۱۳۴۰ ع کے قریب بنگاله میں بغاوت هوچکي تهي اوربعد اس کے سنه ۱۳۴۷ ع میں وه بڑي بغاوت دکهن میں واقع هوئي جس کے پهیلنے سے دلي کي حکومت زبروزبر هوگئی *

آٹھواں حصہ

اسباب کے بیان میں کہ اکبر کي تخت نشیني تک ہندوستان کا کیا حال تھا

پہلا باب

واضح ہوکہ یہہ بات اُن سلطنتوں سے متعلق ھی جو دلي کي شہنشاھي بگڑنے پر ہندوستان میں قایم ہوئي تھیں اور اس لیئے کہ ہم اب اُس زمانہ کے لگ بہگ پہونچے جس میں تمام ملک ہندوستان کا ایک حکومت سے متعلق ہوا اور اُس کے متخلف باشندوں کے باھمي واسطوں علاقوں میں طرح طرح کي تغیر واقع ہوئي تو اب یہہ مناسب معلوم ہوتا ھی کہ جدے جدے گروھوں کے وہ حالات اب دیکھے جاویں جو عہد مذکور سے پہلے پہلے پائی جاتے تھے اور چھان بین اُس واقعي حال کي بخوبي کیجاوے جو انقلاب مذکورالصدر کے شروع شروع میں پایا جاتا تھا *

محمد تغلق کے عہد دولت میں دلي کي شہنشاھي شمال و مشرق میں کوہ ہمالہ تک اور شمال و مغرب میں دریاے اٹک تک اور مشرق و مغرب میں سمندر تک محدود و محصور تھي اور کہہ سکتے ہیں کہ اُسکي جنوبي حد میں اُس تنگ دراز خطہ کے علاوہ جو جنوب و مغرب میں واقع ھی تمام جزیرہ نما دکن داخل تھا غرض کہ اگر بمبئي سے رامیشور تک ایک سیدھا خطہ کھینچا جاوے تو خطہ مذکورہ کي بروني پہلي حد قایم ہوسکتي ھی مگر مذکورہ بالا حدوں میں ایک بڑا خطہ مطیع نہوا باقي دوسرے خطہ کي نسبت چھان بین نہیں کي گئي *

وہ خطہ جو چھان بین سے باقي رہا اوڑیسہ کا ملک تھا جسمیں بڑے بڑے جنگل واقع تھے اور طول اُس کا گنگا کے دہانہ سے گوداوري دریا

بھي کوئي بڑي بات اِسبات کے سوا نہیں پائي جاتي که وہ اخوند میر ایراني مشہور مورخ جو بابر کے دربار میں هندوستان کي چڑھائي سے تھوڑے عرصہ بعد آیا تھا همایوں کي آس فوج میں مرگیا جو گجرات پر چڑھ کرگئي تھي *

کیا اور بیرم خاں کے ساتھہ اُس کے مقابلہ کي غرض سے اکبر شاهزادہ پنجاب میں بهیجا گیا *

اگرچہ همایوں اپني اصلي سلطنت پر بحال هوا اور اُسکي سلطنت کا تهوڑا حصہ هاتهہ اُسکو آیا مگر باوصف اِس کے اُسکي عمر نے اتني وفاداري نکي کہ وہ اُس تهوڑے حصہ کا مزا اُٹها تا چنانچہ دلي میں دوبارہ آنے پر چهہ مهینے گذرے تهے کہ ایک ایسا امر پیش آیا جسکي ضرورت سے موت اُسکي آپهونچي بیان اُس کا یہہ هي کہ کتب خانہ کي چهت پر همایوں ٹهل رها تها اور نیچے اُترا چاهتاتها اور زینہ سے اوترتا تها کہ موذن کي آذان اُس نے سني اور وہ سنتے هي ٹهر گیا اور جواب آذان کا پڑهنے لگا اور جب تک موذن فارغ نهوا تب تک زینہ پر بیٹهارها بعد اُس کے جب لاٹهي کے سهارے اُٹهنے لگا تو اِس باعث سے کہ ایسے مکانوں کے زینہ باهر کي جانب واقع هوتے هیں اور علاوہ اُسکے خود درجي بهي تنگ اور چهوٹي بنائے جاتے هیں اور بیروني فصیل کے علاوہ جو وہ بهي ایک چهوٹي سي هوتي هي کوئي اوٹ آڑ نهیں هوتي سنگ مرمر کي سیڑهیونپر لاٹهي کے پهسلنے سے پانو اُسکا پهسلا اور فصیل کي جانب سر کے بل نیچے گرا اور گرنے کے ساتهہ اوسان اُس کے کهوئے گئے اور چوٹ کي سختي سے گم سم رهگیا بعد اُس کے هوش تو آئے مگر چوٹ اُسکي اچهي نہ هوئي چنانچہ چوتهے دن گذر گیا *

مصرعہ

چار دن کي زندگي پر کیا بهروسہ کیجئے

انتقال کے روز اُسکي عمر اُننچاس برس کي تهي منجملہ اُس کے چهبیس برس بادشاہ رها اور اُن چهبیس برسوں میں وہ سولہ برس بهي شامل هیں جو هندوستان سے ادهر اُدهر باهر گذرے *

عمدہ عمدہ باتوں کے رواج و رونق دینے کے لیئے همایوں کو تهوڑي فرصت هاتهہ آئي اور وجهہ اُس کي یہہ هوئي کہ اُس کي سلطنت کے رنگ ڈهنگ اچهي طرح نہ بیٹهے علاوہ اُس کے اُس کے ذاتي حالوں میں

همایوں نے کشمیر کا ارادہ کیا مگر جوں ہي کہ اُس کے کانوں میں سلیم شاہ کے بڑھی آنے کي بھنک پڑي تو وہ کابل کو لوٹ گیا اور اگلے برس کو کابل کي سیر تماشی میں صرف کیا اسي عرصہ میں سلیم شاہ مرگیا اور اُسکے جانشین کي بے انتظامي سے ملک اُس کا پانچ حصوں پر منقسم ہوا اور ہر حصہ میں نئي سلطنت قایم ہوئي *

همایوں کا دلي آگرہ پر قابض ہونا اور اِس جہان سے انتقال کرنا

منجملہ اُن پانچ بادشاہوں کے جو سلیم شاہ کے مرنے پر قایم ہوئے سکندر شاہ والي پنجاب نے ابراہیم شاہ دلي آگرہ کے غاصب کو شکست فاحش دیکر دلي آگرہ سے خارج کیا تھا اور عادل شاہ اصلي بادشاہ دونو حریفوں سے لڑ جھگڑ رہا تھا غرض کہ جب هندوستان کے یہ نقشی تھے تو همایوں کے حق میں اس سے بہتر موقع کوئي نتا مگر در یافت ہوتاھی کہ پہلي شامتوں کے یاد کر نے سے ہمایونکی دلمیں بڑے بڑے خیال آتے تھی اور هندوستان کي طرف اسکا جي نہ اوبھرتا تھا چنانچہ جب تک فال و شگون اوردلیل صحبت سے دل اوسکا بڑھایا نگیا تب تک اُسنے هندوستان کاارادہ نکیا مگر جب کہ اُسنے یہہ بھاري بوجھہ اُٹھایا تو بڑي چابکي چالاکي سے کام اپنا پورا کیا چنانچہ جنوري سنہ ۱۵۵۵ ع کو پندرہ هزار سوار اپنے ہمراہ لیکر کابل سے روانہ ہوا اور پنجاب پردھاوا کیا اور سکندرشاہ کے عامل کو شکست دیکر لاهور پر قابض ہوا اور تھوڑے دنوں تک صوبہ لاہور کے بندوبست کے لئیے ٹھہرارھا *

بعد اُس کے سہرند پر خود سکندر شاہ سے لڑا جو بہت سي فوجیں لیکر آیا تھا اور پوري فتح حاصل کرکے آگرہ پر قبضہ کیا اور سکندر شاہ بھاگکر کوہ کے پہاڑوں میں پہاگا مگر تھوڑے دنوں گذرنے پر سکندر شاہ نے خروج

کامران کو نہایت رنج و ملال کے ساتھہ وہ حکم سنایا بعد اوسکے کامران کي
آنکھوں میں بار بار نشتر ڈبوئے گئے اور وہ ویسے هي لیٹا رہا اور صبر و
سکون سے پیٹے گیا مگر جب که اوسکي زخمي آنکھوں میں نیبو کا نچوڑ
ٹپکایا گیا اور نمک بھي چھڑکا گیا تو وہ بے ساختہ چلا اوٹھا اور خداتعالی
کي جناب میں بہت گڑگڑاکر کہنے لگا که پاک پروردگار اب میں نے اون
گناهوں کي سزا پوري پوري پائي جو مینے دیدہ و دانستہ کیئے تھے
باقي اب عاقبت کي بھلائي چاهتا هوں وهاں تو مجھه پر رحم کرنا *
جب که سرگذشتوں کے مصنف نے یہه حال زار اُسکا آنکھوں سے دیکھا
تو اُسکو ٹھہرنے کي طاقت نرهي اور کلیجہ تھامي هوئي ڈیرے کو چلا
اور برا مونہه بناکر بیٹھا بعد اُس کے همایوں نے اُس کو طلب کیا اور
اجازت آنے کي وجہه دریافت کي اور جب اُس نے یہه بیان کیا که کام
هوچکا تھا تو بادشاہ نے یہه فرمایا که اب تیرے جانے کي حاجت نہ
بعد اُسکے ایک چھوٹي سے کام کا اُسکو حکم دیا اور پھر اُس واقعہ کي
بات بھي نپوچھي غالب یہہ هي که واقعہ مذکورہ کے واقع هونے سے انشراح
خاطر کي نسبت انقباض اُسکو زیادہ حاصل هوا هوگا اور جن صورتوں میں
یہہ کام اُس سے صادر هوا اُن خاص صورتوں کے لحاظ و حیثیت سے یہ
معلوم هوتا هي که یہہ کام اُسنی طبیعت کي خواهش سے نہیں کیا بلکہ
خاص صورتوں کي ضرورت سے وہ اُسکا مرتکب هوا اور کوئي بات اُسکو
اُسکی سوانسوجھي که وہ بھائي کو اندھا کرے اور اُس کے کھٹکوں سے
همیشه کے لیئی نچیت هوکر بیٹھے اس لیئی که وہ حقیقت میں ستمگار
اور ناخدا ترس نتھا بلکہ اگر وہ یورپ کا ایسا بادشاہ هوتا جسکے اختیار
یک قلم محدود و معین هوتے هیں تو چارلس ثاني شاہ انگلستان سے
زیادہ سفاک و خونریز اور مکار و فریب انگیز نهوتا *
جب که کامران کا خوف خطر باقي نرها تو اُسکو کعبہ جانے کي
اجازت دي گئي چنانچہ وہ وهاں پهونچکر خدا کو پیارا هوا بعد اُسکے

همایوں کاگروں کی سلطنت میں کامران بے سروپا اسیر پنجہ بلا کے
لینے کے لیئے آیا چنانچہ جب وہ همایوں کے روبرو پیش کیا گیا تو بہت
بجاتے شرمائے سمتے سمتائے سامنے آیا مگر همایوں نے اُسوقت آدمیت
ونی کہ اُس شامت ندامت کے مارے کوداهیں جانب اپنی برابر
ٹھایا اور نہایت نوازش سے پیش آیا یہاں تک کہ تھوڑی سی دیر میں
یک تربوز اهل جلسہ میں تقسیم هوا اُس میں سے جسقدر همایوں کے
حصہ میں رہا اُس میں سے آدھا بانٹ کر کامران کو دیا بعد اُسکے شام
راگ ناچ کا جلسہ هوا اور دونوں بھائی هنسی خوشی باهم بیٹھے اور
ہسیں قہقہے اُوڑاتے اور هنسی ٹھٹول کی باتیں کرتے رهے غرضکہ وہ رات
دوسرا دن هنسی خوشی میں گذر گیا اور درونی کدورتوں نے ظهور
کیا مگر اس عرصہ کے درمیان میں همایوں کے بعضے صلاح کاروں نے
مایوں سے یہہ امر دریافت کیا کہ بھائی کے مقدمہ میں کیا کرنا منظور
ی تو همایوں نے یہہ جواب دیا کہ پہلے کاگروں کے بادشاہ کو راضی
وشی کرنا چاهیئے بعد اُس کے جو وقت کے مناسب هوگا وہ
ل میں آویگا*

تیسرے دن کاگروں کا بادشاہ اودهر راضی هوا اور ادهر یہہ صلاح ٹھہری
کامران کو آنکھوں سے معذور کرنا عین مصلحت هی همایوں کی
ذشتوں کے مصنف نے کامران کی اُن سخت تکلیفوں کو جو عین
ں کے اندها کرنے کے وقت اُس کو پیش آئیں تفصیل وار اسلیئے لکھا
ی کہ خاص اُس کو بھی یہہ حکم تھا کہ اوسکے اندها کرنے کے وقت
اپنی آنکھوں سے حاضر ناظر رهے چنانچہ وہ لکھتا هی کہ پہلے پہل
ں اوکھے کام کو کسی نے اختیار نہ کیا اور اسلیئے کہ یہہ حکم اوسنے چلتے
ے دیا تھا تو ایک سودار اُس کے پیچھے گیا اور ترکی زبان میں اُسنے
عرض کیا کہ اس کام کے پورے کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی هی
کوئی شخص اُس کو قبول نہیں کرتا همایوں نے بہت بڑا بھلا کہہ کو
جواب دیا کہ خود تونے کیوں نہ کیا غرضکہ وہ سودار واپس آیا اور

مصنف جوهر بهي داخل تها حاصل يهه كه همايوں نے طرح طرح كي مصيبتيں اُٹهائيں اور زخم كي تكليفيں ديكهيں اور گرتا پڑتا بدخشاں كو روانه هوا جهاں مرزا سليمان نے بڑي گرمجوشيوں سے پہلے هي مرتبه بهت سي امداد اُسكي كي اور جب كه همايوں كهيت سے بهاگا تو كامراں نے كابل پر پهر قبضه كيا اور اكبر بهي دوباره اُسكو هاتهه آيا مگر بعد اُسكے پچهلي لڑائي ميں همايوں كے نصيبوں نے ياوري كي كه سنه ۱۵۵۱ع ميں كامراں اپني جگهه سے بهاگا اور خيبر كے پهاڑوں ميں پٹهانوں كے پاس اُس نے ٹهكانا ڈهونڈا اور كابل اور علاوه اُس كے اور ايسے ملك جو پهاڑوں سے خالي تهے همايوں كے محكوم و مطيع هوئے *

بعد اُس كے همايوں نے خليلوں پر يورش كي جو خيبر كے پهاڑوں ميں كامراں كے حامي هوئے تهے چنانچه اُن پهاڑيوں نے رات كو دهاوا كيا اور مرزا هندال اُس دهاوے ميں مارا گيا اور خود همايوں بسوت كے قلعه ميں بهاگ كر آيا جو كابل اور پشاور كے رسته ميں پڑتا هي مگر پهاڑيوں نے همايوں كا تعاقب نه كيا اور بهاگنے كو بهاگنے ديا بعد اُس كے همايوں نے ايسے اڑے وقت ميں قصد اُن كا كيا كه كامراں كي دعوتوں كي دهوم دهام هو رهي تهي اور مختلف مختلف گروه اُسكي ضيافت ميں مصروف تهے غرضكه اُس نے پٹهانوں كو شكست فاحش ديكر كامراں كو هندوستان كے جانے پر مجبور كيا يهاں تك كه سنه ۱۵۵۲ع ميں وه هندوستان كو آيا اور شير شاه كے جانشين سليم شاه كا دامن پكڑا مگر جب كه سليم شاه نے اعانت كي حامي نه بهري تو لاچار هوكر گكڑوں كے بادشاه كا ملتجي هوا گكڑوں كے بادشاه نے دغابازي كي كه ماه ستمبر سنه ۱۵۵۳ع مطابق رمضان سنه ۹۶۱ هجري ميں اُسكو همايوں كے حواله كيا جسپر كابل كے چهوڑنے سے تين برس كا عرصه گذرا تها اگرچه بار بار كے قصوروں كي حيثيت سے كامراں اسي قابل تها كه وه فوراً گردن مارا جاتا مگر وه سلوك همايوں كا جو گكڑوں كي سپردگي كے بعد اُس نے كامراں سے برتا قصوروں كے لحاظ سے پسند كے قابل نهيں هي *

همایوں کا بلخ پر حملہ کرنا اور کامران کا باغي هوکر گرفتار آنا

بعد اُس کے همایوں کابل کو واپس آیا اور اگلے برس سنه ۱۵۴۹ ع میں بلخ کا ارادہ کیا چنانچہ سنه الیه میں بلخ کي جانب روانه هوا جو اوزبکوں کا مفتوحہ مقبوضہ تھا معلوم هوتا هي که اب همایوں کو اس قدر همت و قوت حاصل تھي که وہ بڑي بڑي مہموں کا ارادہ کرنے لگا چنانچہ اُس نے قلعہ ایبق کے فتح کرنے پر ماوراء النهر کے دبانے کا مشورہ کیا حاصل یہہ کہ همایوں بلخ میں داخل هوا اور خاص شہر کے محافظوں کو مار پیٹ کر بھگایا جو حملہ کي غرض سے بیرون شہر آئے تھے مگر اسي عرصہ میں ترت پھرت همایوں کو یہہ پرچہ لگا کہ کامران پھر باغي هوگیا اور کابل والوں کو دھمکارها هي همایوں مضطرب هوا اور کابل کي جانب باگ اُٹھائي مگر اوزبکوں نے ایسا پیچھا دبایا کہ وہ مراجعت فرارکي صورت هوگئي چنانچہ فوج اُس کي پراگندہ هوئي اور بڑي مصیبتوں کے بعد ایک قرار گاہ میں پھونچي اور یہہ ایسي مصیبت پیش آئي تھي کہ اچھے اچھے وفاداروں کي وفاداري کو دھبہ لگا یہاں تک کہ ایک ایسي لڑائي میں جو کامران سے بہت هي جلدي ہوئي بعضے بعضے بڑے سردار اوسکو چھوڑ کر چلے گئے اور اُنکے چلے جانے سے ایسي شکست اُسنے کھائي کہ خود جان سے گیا هوتا یعنے کامران کے ایک سپاهي نے همایوں کو زخمي کیا اور جب دوسرا زخم اُسنے لگانا چاها تو همایوں نے انکھیں نکال کر اُس بے باک سفاک کو ڈانٹا اور یہہ پکار کہا کہ او نابکار بد شعار تیرا یہہ مقدور کہ تو هاتھہ اپنا همپر اُوٹھاے بلکہ وہ سپاهي همایوں کي لاگ ڈانٹ سے ایسا ڈر گیا کہ هتیار اُسکے هاتھہ سے گرا اور دوبارہ همایوں سے مزاحمت نکرسکا یہہ لڑائي سنه ۱۵۵۰ ع میں نصفا نصف پر واقعہ هوئي بعد اُسکے همایوں صرف گیارہ آدمیوں سمیت اُس لڑائي کے کھیت سے بھاگا جنمیں همایوں کي سر گذشتوں کا

اِسهاں پر مجبور هوا کہ کابل سے هاتهہ اُٹهائي چنانچہ رات کے وقت خفیہ خفیہ غوري میں بهاگ کر گیا جو بلخ کے بجنوب میں واقع هی بعد اُس کے جب همایوں کي تهوڑي سي فوج نے یہاں تک اُس کا تعاقب کیا کہ اُس کو غوري سے نکالا تو وہ بلخ میں آیا اور اوزبکوں سے اعانت چاهي چنانچہ اُن کي امداد و اعانت سے بدخشاں پر دوبارہ قبضہ حاصل کیا حاصل یہہ کہ انہیں قصے قضایوں میں گرمي کا موسم گذر گیا اور کثرت برف کے مارے آیندہ بهار تک همایوں کابل میں بیٹها رها اور کہیں کا ارادہ نہ کرسکا مگر جوں هي کہ بهار کا موسم آیا تو بدخشاں کا ارادہ کیا اور کامران کو شکست دیکر ایسا تنگ کیا کہ وہ تالقان کو بهاگا اور جب کہ کامران اوزبکوں کي اعانت سے مایوس هوا تو اگست سنہ ۱۵۴۸ ع کو کام نا کام اُس نے اطاعت قبول کي مگر همایوں نے آدمیت برتي کہ بڑي اهلیت اور نیک نیتي سے پیش آیا چنانچہ جب کامران اور همایوں اور هندال تینوں بهائي گهل مل کر باهم بیٹهے تو مرزا عسکري کو بهي قید سے رهائي هوئي اور چاروں بهائي ایک دستر خوان پر کهانے کو بیٹهے اور چاروں نے ایک هي دستر خوان پر نمک کهایا یعني بعد اُس کے باهم پر خاش نہوگي اور اتفاق هي رهے کا حاصل یہہ کہ چاروں بهائي چاروں عنصروں کي مانند آپس میں خلط ملط هوگئے اور چندے متفق رهے *

هوتي هی اکبر سلامت رها بعد اُس کے اُسنے تفصیل اُن معجزوں کي لکهي اور اُس نے واردات مذکورہ کو همایوں کي سرگذشتوں سے لیا اور همایوں کي سرگذشتوں کے مصنف نے فریقین کي اور بهت سي سنگدلیوں کو قلم بند نهیں کیا مگر اِس مقدمہ میں یہہ سرچ بچار هی کہ ابوالفضل کے مقولہ کو غیر معتبر ٹهرانے کے لیئے کوئي وجهہ معقول پائي نهیں جاتي سرگذشتوں کے لکهنے والے نے بیان کیا کہ جب کامران کابل سے بهاگا تو همایوں نے کابل کے باشندوں کو اِس قصور پر لٹوایا کہ اُنهوں نے بیوفائي کي تهي اور دشمن سے گهل مل گئے تهے مگر ابوالفضل نے اس واردات کو بیان نهیں کیا

پهونچا تو کامران اُس کي ٹکر نہ اُٹھا سکا اور کابل کو چھوڑ کر بکر کو چلا گیا جو اٹک کے کنارے پر واقع هی اور حسین ارغوني والي سند کا دامن پکڑا بعد اُس کے همایوں کابل میں داخل هوا اور اپنے نور چشم اکبر کو جو دو تین برس کا تھا دو بارہ حاصل کیا *

بدخشاں کي مهم کا بیان

کابل میں کیئے مہینے گذرے تھے کہ بدخشاں کا ولولا اُٹھا چنانچہ اُس نے بدخشاں کا ارادہ کیا جو مرزا سلیمان کے قبض و تصرف میں دوبارہ آیا تھا مگر روانگي سے پہلے اپنے چچیرے بھائي یاد گار مرزا کا قتل کرنا قرین مصلحت سمجھا جو ابھي شریک اُس کا هوا تھا اور نئي سازشوں کا شک شبہہ اُسکي نسبت متقرر و مسلم ٹھرا تھا مگر اِس قتل میں یہہ بات تحریر کے قابل هی کہ جب حاکم کابل کو همایوں نے یاد گار مرزا کے قتل کا حکم دیا اور اُس نے صاف انکار کیا تو اور کسي آدمي کو وہ حکم دیا اور حاکم کابل کو نا فرماني کي سزا ندي *

همایوں بدخشاں میں کئیھ مہینے رہا اور وهیں تھا کہ کامران سند سے واپس آیا اور کابل پر چھاپا مارا اور جب همایوں کو یہہ پہچا لگا تو عین بجاڑوں کے موسم میں بدخشاں سے روانہ هوا اور کامران کي فوج کو شکست فاحش دیکر کابل کے اندر محصور کیا محاصرے کے زمانہ میں جو قیدي پکڑے گئے همایوں کے حکم سے گردن مارے گئے اور همایوں نے کچھہ ترس نہ کھا یا اور کامران نے بھي اِس بے رحمانہ قتل کے بدلہ میں همایوں کے قیدیوں کو بہت سخت ستایا یہاں تک کہ اُس نے همایوں سے یہہ کھلا بھیجا کہ اگر توپوں کي مار مار ایسي هي چندے رهیکي تو آپ کے صاحبزادہ اکبر کو جو دو بارہ هاتھہ آیا تھا توپ سے باندھکر اوڑا دیا جاویگا ‡ غرض کہ آخر کار اپریل سنہ ۱۵۴۷ ع میں کامران

‡ ابوالفضل لکھتا هی کہ کامران نے کسیکو خبر نہ کي اور اکبر کو توپ سے باندھکر اوڑا یا مگر خدا تعالی کي اُس عنایت کي بدولت جو معجزوں میں ظاهر باهر

غالب یہہ هی کہ همایوں اُن لا طایل عذروں کا محتاج اور منت گذار نہ تھا جنکو ابوالفضل نے بہزار زور و شور اُس کي جانب سے بیان کیا اِس لیئے کہ همایوں کے لیئے یہہ هي عذر کافي وافي تھا کہ اُن عہدوں کا پورا کرنا جو بجبر و اکراہ اُس نے تسلیم کیئے تھے واجب و لازم نہ تھا مگر یہہ بات یاد رهے کہ یہہ تقریر اُس کے مذهب کے بدلنے سے متعلق هوسکتي هی باقي قندهار کے حوالہ کرنے سے تعلق نہیں رکھتي اس لیئے کہ ملکِ قندهار اُس امداد و اعانت کا بدلہ تھا جو شاہ طهماسپ کي جانب سے ظهور میں آئي تھي اور جب همایوں شاہ کي روک ٹوک سے پورا پورا آزاد هوگیا اور اُس کے بعد اُس کي تائید و اعانت سے فایدہ اُٹھایا تو اُس نے قول و قرار کو از سر نو نہایت مضبوط و مستحکم کیا تھا غرض کہ ایسي عہد شکني اور خلف وعدگي اور علاوہ اُس کے اُن نا معقول حرکتوں کي حیثیت سے جو عہد شکني کے ساتھہ اُس سے صادر هوئیں اگر کافر نعمتي کا دهبا نہ لگے تو دغا بازي کے داغ دهبے سے پاک صاف نہیں رہ سکتا *

جب کہ همایوں نے قندهار کے قبض و تصرف سے فراغت پائي تو عین سرما کے موسم میں کابل کي جانب روانہ هوا اور عین راہ میں مرزا هندال اُس کا بھائي اُس سے آکر مل گیا بعد اُس کے اور لوگ بھي بھاگ بھاگ آنے لگے اور اِسقدر آئے کہ جب همایوں کابل کے قریب

گیا کہ اُس کے پیٹ میں کچھہ فساد نہیں یہاں تک کہ جب وہ لوگ ایسے غافل هوئے کہ اُن کے دلوں میں شک شبہہ کا کھٹکا نرها تو همایوں نے اس تدبیر سے کام اپنا نکالا کہ پہلے پہل ایراني قلعہ دار سے یہہ اجازت منگوائي کہ مرزا عسکري کو تھوڑے محافظوں سمیت اِس غرض سے قلعہ میں بھیجتا هوں کہ وہ قندهار کے قلعہ میں تھوڑے دنوں مقید رهے چنانچہ قلعہ دار نے بلا توقف تسلیم کیا حاصل یہہ کہ محافظوں کے ساتھہ اور فوج بھئ خفیہ خفیہ گئي اور جب کہ ایک دروازہ کے قبضہ پر جھگڑا قایم هوا تو آپس میں تلوار چلي اور بہت سے ایراني مارے گئے (پرائس صاحب کا ترجمہ جلد ۴ صفحہ ۸۹)

چنانچه بعد اُسکے بہت سے ایرانی لوٹ کر چلے گئے اور تھوڑی فوج اُن کی باقی رہ گئی مگر یہہ فوج اُن کی جو مرزا مراد کے زیر حکومت رہی تھی بقول ابوالفضل کے قندھار کے باشندوں پر زور ظلم کرنے لگی اور بیان اُن واقعوں کا جو بعد اُس کے واقع ہوئے بڑے طول طویل عذروں سے ابوالفضل نے لکھا ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ وہ بیان اُسکا اُس کے خاص ذاتی مکر و فریب اور ہمایوں کے بڑے بڑے کوتکوں کی رو سے ایسا ہی کہ توزک تیموری میں بھی کوئی مقام ایسے واقعوں کے بیان میں ویسا پایا نہیں جاتا خلاصہ اُس کے بیان کا یہہ ہی کہ جب مرزا مراد بیکایک اپنی موت مرگیا تو ہمایوں جو اب تک بھی شاہ طہماسپ کا دم بھرتا تھا ایرانیوں کی اجازت سے شہر قندھار میں دوستانہ داخل ہوا اور قلعہ کے محافظ ایرانیوں کو قتل کیا اور باقی رہے سہوں پر بڑی عنایت کی کہ اُن کو گھر جانے دیا † *

---

† واقعات مذکورہ کو جسطرح ابوالفضل نے بیان کیا نمونہ اُسکا لکھا جاتا ہی اور یہہ نمونہ پرائس صاحب کے ترجمہ سے لیا گیا اگرچہ یہہ ترجمہ لفظی ترجمہ نہیں ہی مگر اصل کتاب کا مضمون اُس سے بخوبی واضح ہوتا ہی پہلے پہل ابوالفضل نے قندھار کے رہنے والوں کا اگرچہ وہ ہمایوں کی رعیت نہ تھے شاکی اور فریادی ہونا مبالغہ سے لکھا ہی جن کی شکایتیں سرداران شاہ طہماسپ کی نسبت ثابت تھیں اُس کے یہہ لکھا کہ یہہ فیاض بادشاہ یعنی ہمایوں اِس مقدمہ میں چندے یہہ متردد رہا کہ اگر ظالموں کو زور ظلم کا مزا چکھایا جاوے اور غریب مظلوموں کا تظلم اُن نا خدا ترس ظالموں سے لیا جاوے تو شاہ طہماسپ اپنے دوست سے بلا شک بگڑیگی اور بیٹھے بٹھائے رنج بساھنا پڑیگا اور اگر ظالموں کے ظلم ستم سے در گذر کیجاوے پاداش و تعلرک کی فکر نہ کی جاوے تو ظالموں کاظلم سو چند ہوگا اور مظلوموںکا و نشان باقی نرہیگا غرض کہ آخر کار اُس کے دل نے یہہ فتوے دیا کہ اگر پچھلا نہ ہوگا یعنی ظالموں سے بدلا نہ لیا جاوے گا تو خدا کا غضب نازل ہوگا اور باقی آفت ٹوٹیگی انتہی مگر جب کہ ہمایوں نے لڑائی بھڑائی کے بڑے تیبجوں کو یہہ اور بڑی بڑی جوکھوں کو سمجھا تو اپنے ارادوں کو مرزا مراد کے خود مرجانے مارا بعد اُس کے ہمایوں کو موقع ہاتھہ آیا اور جو کچھہ کرنا تھا وہ کیا بلکہ نے عین وقت تک اپنے مخالف ارادوں سے ایرانیوں کو مطلع نہ کیا اور یہی سمجھا

لوگ افسردہ ہونے لگی اور اولٹے پہر جانے کے چرچے کرنے لگے مگر همایوں کے نصیب آخر کو جاگی کہ مختلف مختلف درجوں کے لوگ ادھراودھر سے کابل کو چھوڑ کرانے لگی اور محصوروں کی یہہ صورت ہوئی کہ کھانے پینے کی تنگی سے کچھہ کچھہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئی اور باقی رہے سہے شہر کی فصیلوں سے لٹک لٹک کر کودے اور محاصروں کے پاس آگئے #

جب کہ یہہ بری صورت پیش آئی تو مرزا عسکری اطاعت پر مجبور ہوا چنانچہ بابر کی همشیرہ همایوں عسکری کی پہوپی دونوں کے درمیان میں پڑی اور مرزا عسکری کی شفاعت کی اور عفو تقصیر اُس کا چاها غرض کہ همایوں نے عفو تقصیر کا وعدہ کیا مگر معلوم ہوتا ہی کہ ایک عرصہ تک مصیبتوں کے اُٹھانے اور تکلیفوں کے جھیلنے سے همایوں کا جی بهتر هو گیا تھا اور پہلے اس سے حالت اُس کے ایسے تھے کہ اُن کے دیکھنے بھالنے سے سمجھہ بوجھہ کی کوتاهی سمجھی جاتی تھی اور اب عقل اُسکی ایسی هو گئی تھی کہ اُنکے صادر هونے سے زیادہ برائی پائی جاتی تھی نمونہ اُسکا یہہ هی کہ مرزا عسکری کو اسبات پر اُسنے مجبور کیا کہ ننگی تلوار اپنے گلے میں لٹکائے حاضر آوے اور نہایت منت سماجت سے اطاعت ظاهر کرے بعد اُس کے جب یہہ هوچکا تو همایوں نے عسکری کو برابر بیٹھایا اور طرح طرح سے عفو تقصیر کے آثار اُس پر ظاهر کیئے اور ایک عام دعوت باهمی اتفاق کی خوشی میں منعقد کی مگر یہہ ساری باتیں بغض و عداوت سے معمور تھیں اس لیئے جبکہ دعوت کی دهوم دهام هوئی اور کسی نوع کا شک و شبہہ باقی نرها تو همایوں نے عسکری کے سامنے حکم اُس کا پیش کیا جو همایوں کی گرفتاری کے لیئے سرداران بلوچ کے نام اُس نے بھیجا تھا اور یہہ جب کا حکم تھا کہ همایوں ایران کو بھاگا جاتا تھا بعد اُس کے مرزا عسکری کو قید کیا اور تین برس تک پا بزنجیر اُس کو رکھا اور قندهار کا قلعہ خزانوں سمیت ایرانیوں کو حوالہ کیا

مرزا هندال نے قندهار پر چھاپہ مارا تھا اور قابض بھي هوگیا تھا مگر کامران نے دوبارہ قبضہ حاصل کیا تھا اور مرزا هندال کے کوتکوں سے درگذر کرکے غزني کي حکومت اُسکو عنایت کي تھي اور مرزا عسکري کو قندهار کا حاکم کیا تھا اور مرزا سلیمان نے اپنے رشتہ دار سے بدخشاں کي حکومت چھیني تھي جسکو بابر نے اُس حکومت پر مقرر کیا تھا اور بلخ کا جنوبي حصہ بدخشاں کي قلمرو میں شامل اور بدخشاں کا شمالي حصہ بلخ سمیت اوزبکوں کي حکومت میں داخل تھا اور ادھر شیر شاہ بھي اب تک جیتا جاگتا تھا اور اسي نظر سے همایوں کو هندوستان پر حملہ کرنے سے بہت، تھوڑي امید تھي *

جب همایوں ایران میں مقیم تھا تو صرف سات سو آدمیوں کي بھیڑ بھاڑ اُسکے همراہ تھي اور جب بعد اُس کے ایرانیوں سمیت بوست کے قلعہ پر اُس نے دھاوا کیا جو دریاے هیلمند کے کنارے پر واقع هي تو خاص فوج اُسکي پہلي بھیڑ بھاڑ سے کچھہ زیادہ نہ تھي غرض کہ وہ قلعہ فتح هوا اور مارچ سنہ ۱۵۴۵ ع کو وہ فوج بلا رکاوٹ آگے بڑھي اور قندهار کي جانب روانہ هوئي *

قندهار کي فتح کا بیان

جب کہ ایراني قندهار کے لگ بھگ پہونچے تو اُنھوں نے لڑائي بھڑائي شوق ذوق اور اس لوبھہ لالچ کے مارے کہ مرزا عسکري قندهار کا خزانہ لیکر بھاگنے نپاوے خانہ جنگوں کي مانند ایسا بے طور و بے قاعدہ دھاوا کیا کہ محصوروں نے ان کو مار کر بھگایا مگر بعد اُس کے باقاعدہ محاصرہ عمل میں آیا اور پانچ مہینے تک قایم رہا یہاں تک کہ همایوں نے مرزا کامران کے پاس اس غرض سے بیرم خاں کو روانہ کیا کہ اُسکو عهد و پیمان پر آمادہ کرے مگر بیرم خاں کي ایلچي گري نے کچھہ فائدہ نہ دیا اور دوڑ دھوپ اُس کي کچھہ کام نہ آئي اور جب کہ افغانستان کے سرداروں اور باشندوں میں سے کوئي چھوٹا بڑا همایوں کے پاس نہ آیا تو ایراني

که آپ اسي غرور و نخوت کي بدولت اس نوبت کو پهونچے که ملک سے گنواروں نے خارج کیا اور جورو بچے دشمنوں کے قبضه میں رهے *

اگرچه تنهائي اور خلوت میں ایسے ایسے حرف درمیاں آجاتے تهے مگر لوگوں کے روبرو وهي تعظیم تکریم اُس کي هوتي تهي جو پہلے سے چلي آتي تهي چنانچه بڑے بڑے شکاروں کے جلسے اور کهانے پینے کے هنگامے همایوں کي خاطر مرتب کیئے جاتے تهے یہانتک که جب همایوں کي رخصت کا وقت قریب آیا تو اُس نے نوازشوں کي مار ماروں اور عنایتوں کي بوچهاروں سے همایوں کو شور بور کیا اور ایک مرتبه هاتهه اپنا اپني چهاتي پر رکهه کر همایوں سے مخاطب هوا که اگر بهولے چوکے آپ کي خاطر داري میں کوئي تقصیر هوئي هو تو آپ اُسکو معاف کریں بعد اُسکے همایوں کو اس وعده پر رخصت کیا که باره هزار سوار آپ کے همراه جانے کے لیئے سیستان میں حاضر رهیں گے مگر باوصف اس خاطر داري اور مہمان نوازي کے یهه بات اُن دونوں کے نصیبوں میں لکهي تهي که ایک اور بدمزگي بدوں جو شاه کي جانب سے ظهور میں آئي دونوں بادشاه ایک دوسرے سے رخصت نهوویں چنانچه بیان اُس کا یهه هے که همایوں سیدها سرحد کي طرف نگیا بلکه ذاهیں باهیں ایران کے شهر و دیهات کو دیکهتا بهالتا جاتا تها یہاں تک که شاه اپني قلمرو میں کسي کام کے لیئے سفر میں تها تقدیر سے چلتا پهرتا وهاں آنکلا جهاں همایوں کے ڈیرے پڑے تهے ڈیروں کو دیکهتے هي یهه پکار اوٹها که کیا همایوں اب تک هماري قلمرو سے باهر نهیں گیا اور اُسیوقت ایک ایلچي همایوں کے پاس اس تاکید سے بهیجا که ابهي چالیس میل چلا جاوے اور کوئي حیله بهانه پیش نکرے *

بعد اُسکے جب همایوں سیستان میں داخل هوا تو باره هزار سواروں کي جگهه چوده هزار پائے اور شاه کے بیٹے مرزا مراد کو سردار اُن کا پایا اُس زمانه میں همایوں کے بهائیوں مرزا کامران اور مرزا هندال اور مرزا عسکري کي یهه صورت تهي که کابل پر کامران متصرف تها لیکن

اُسکو حال و مضمون اُسکا دریافت نہیں ہوا باقي ابوالفضل نے اپني هوشیاري چالاکي سے دین مذهب کي تکرار و بحث کو یہاں تک قلم انداز کیا کہ اُسکی کلام سے اسقدر بھي پایا نہیں جاتا کہ دونو بادشاهوں میں کوئي هن بدمزگي بھي رهي هاں یہہ بات صاف معلوم هوتي هی کہ اُس کاغذ میں رفض کا قبول کرنا اور بلاد هندوستان میں رواج اُسکو دینا اور قندهار کو حوالہ کرنا مندرج هوگا چنانچہ پچھلي شرط پوري کي گئي مگر جب کہ دوسري شرط کا وقت آیا تو همایوں نے ایفا اُسکا ناممکن سمجھا اور ایران کے بکلفہ کي پروا نکي باقي یہہ بات کہ همایوں نے تشیع کو قبول کیا یوں معلوم هوتي هی کہ وہ ارد بیل کو بقصد زیارت شیخ صفي کے گیا جو سنیوں کي شان و دیانت سے نہایت بعید هی † *

جب کہ اس کاغذ کا جھگڑا طی هوچکا تو شاہ نے دو مہینے تک همایوں کي بات نہ پوچھي اور بعد اُس کے جب پھر ملتفت هوا تو ایسي بے التفاتي اور بے اعتنائي برتي کہ اُن معاملوں میں بھي جو دین و مذهب سے علاقہ واسطہ نہیں رکھتی ایک طرح کی درشتي پائي جاتي تھي اسي اثناء میں همایوں کے بدخواهوں نے شاہ کے کانوں میں یہہ بات ڈالي کہ جب همایوں سلطنت پر قایم تھا اور بات اُسکي بنی هوئي تھي اُس نے نجوم کے عمل سے سارے بادشاهوں کے طالع دیکھے تھے چنانچہ اُس نے اپنے آپ کو فرماں رواے کشور ایران کي نسبت بڑا نصیبے والا پایا تھا غرضکہ شاہ اس فقرے کو سنکر بھبوکا هوا اور همایوں کو دونا تلک کیا بعد اُسکے جب همایو نے وجہہ بیان کي تو شاہ نے یہہ طعنہ دیا

† منتخب التواریخ میں بیان کیا گیا هی کہ اُس کاغذ میں شیعوں کے عقاید درج تھے مگر همایوں نے اُسکي تسلیم کي یہہ صورت نکالي کہ باآواز بلند اُسکو پڑھا هاں یا نہیں زبان سے کچھہ نکهي اور اسي کتاب میں لکھا هی کہ همایوں نے شیعوں کي طرح نماز کا پڑھنا کچھہ کچھہ اختیار کیا تھا جسکي بابت سني شیعوں میں بڑا اختلاف هی *

چلاآیا بعد اُس کے ایک روز ایسا اتفاق هوا که همایون کے باورچی خانه
میں اس پیغام کے ساتهه ایندهن بهیجا که یهه بات یاد رهی که اگر تونے
شیعه هونے سے انکار کیا تو ایسي لکڑیوں کا چتا بنایا جاویگا اور تو اُسمیں
جلایا جاویگا مگر همایوں نے بجواب اُس کے استقلال و انکسار سے یهه کہلا
بهیجا که یهه نیازمند درگاه الهي بعزم بیت‌الله آیا تها سو آپ اب اجازت
فرمائیں که منزل مقصود کو پهونچی شاه نے بڑي سنگدلي برتي که صاف
صاف یهه کہا که یہاں یهه امر منظور هی که سنیونکا نام و نشان باقي نرهی
همایوں کو دین اس ملک و ولایت کا قبول کرنا پڑیگا جہاں وه آپ سے
آپ آیا هی ورنه انکار و اصرار کا مزا پاویگا *

بعد اس تنبیهه و تهدید کے ایک قاضي همایوں کے پاس آیا جسکو
همایوں کے سمجهانے اور کلام و گفتگو میں دبانے کو بهیجا تها چنانچه
قاضي نے تین کاغذ همایوں کے سامنی پیش کیئی اور علانیه یهه بات کہی
که منجمله ان تین کاغذوں کے جس کاغذ پر چاهو دستخط کرو مگر همایوں
نے تینوں کاغذوں کو رد کیا اور اس قدر برهم هوا که بے اختیار اپنے نوکروں
کو پکار اُٹها اور جب که قاضي نے مزاج اُسکا برهم دیکها تو نرم نرم باتوں
سے اُسکو ٹهنڈا کیا اور ایسي معقول تقریر پیش کي که اُس کے ذریعه سے
اپنے مطلب پر کامیاب هوا یعني دلیلوں اور برهانوں سے یهه بات اُسکی
جي میں بیٹهائي که آپ کو یهه اختیار حاصل هی که اپنے دین اور مذهب
پر جان اپني نثار کریں مگر همراهیوں کي جان کهونیکا اختیار آپ کو
حاصل نہیں بلکه مواخذه کي صورت درپیش هی بقول شخصے

اگر زمانه نسازد تو با زمانه بساز

اب یهي لازم هی اور یهي فائده کي صورت هی که آپ اُس بات کو
قبول فرماویں جسکا انکار آپ کے قبض و قدرت سے خارج هی *

همایوں کي سرگذشتوں کے لکهنی والی نے مضمون اُس کاغذ کا بیان
نہیں کیا جسپر همایوں نے دستخط کیئی تهے مگر گمان غالب یهه هی که

ایک بار ایسا اتفاق هوا که بیرم خاں شاہ کے دربار میں حاضر تھا شاہ نے یہہ چاها که یہہ ایلچي بهي وہ ٹوپي پہنے چنانچہ خود شاہ نے اپني زبان سے ارشاد کیا مگر جبکہ بیرم خاں نے یہہ عذر پیش کیا که فدوي دوسرے بادشاہ کا ملازم هی اور کوئي کام بغیر اُسکي اجازت کے اپني طرف سے نہیں کرسکتا تو شاہ نے بظاهر یہہ فرمایا که تجھکو اختیار حاصل هی مگر جي میں بہت ناراض هوا اور ناراضي کا علانیہ اثر یہہ ظاهر هوا که اُسنے تھوڑے سے مجرموں کو عین دربار میں بلواکر سب کے سامنے قتل کروایا اور ساري غرض یہہ تھي که اس نافرمان ایلچي کے جي میں رعب داب اُس کا بیٹھے اور ایک طرح کي هیبت پیدا هووے *

شاہ طہماسپ نے همایوں سے برابر هي کي ملاقات کي اور طرح طرح سے وہ معاملے برتے جو اُسکي شان و منصب کے شایان اور همایوں کي قدر و منزلت کے مناسب تھے یہہ دونوں بادشاہ بیٹھے هي تھے که شاہ نے همایون سے کھلم کھلا یہہ بات کہي که آپ اس ٹوپي کو ضرور هي پہنیں جسپر هماري اور آپ کي بحث و تکرار اب تک قایم هی چنانچہ همایوں نے جو پہلے سے یہہ بات سمجھے بوجھے بیٹھا تھا که ایک نہ ایک روز اس ٹوپي کے معاملہ میں گفتگو ضرور هوگي هوشیاري دنیاداري برتي اور بطور معقول اُسکو سلام کرکے ٹوپي کا پہننا تسلیم کیا یہاں تک که جب همایون نے اُس ٹوپي کو سرفراز کیا تو شاہ کے درباریوں نے نہایت خوشي سے شور مچایا اور دونوں بادشاهوں کو آداب تسلیمات بجا لا کر مبارکبادي کے فقرے ادا کیئے علاوہ اُس کے غالب یہہ هی که مذهب کے مقدمہ میں بهي کچھہ گفتگو درمیان آئي تھي مگر همایوں نے پورا نمانا اِسلیئے که جب شاہ دوسرے دن همایوں کے محل تلے سے کہیں جاتے هوئے گذرا تو همایوں اُس کے سلام کي خاطر دروازہ پر کھڑا هوا مگر شاہ ملتفت نہوا اور بدون لیئے سلام کے ویسي هي گذر گیا اور همایوں سخت ناراض اور منفعل هوا اور اپنا سا مونہہ لیکر

طرح عمل میں آیا چنانچہ هر صوبہ کے حاکم نے تعظیم تکریم اُس کي کي اورهر بستي کے رهنیوالوں نے استقبال اُس کا کیا اور هر جگہہ بادشاهي محلوں میں اُتارا گیا اور طرح طرح سے مهمانداري کي شرطیں بجالائي گئیں مگر باوصف اِس تعظیم تکریم کے جو کمال احتیاط اور بڑے حفظ مراتب سے عمل میں آئي تهي جب کبهي همایوں سے کوئي بات ایسي صادر هو جاتي تهي کہ وہ شاہ کي مرضي کے موافق نهووے یا اُس کے هونے سے بات اُسکي پهیکي پڑے تو کچه ادائي بهي برتي جاتي تهي اور تعظیم تکریم اُس کي صاف اُٹهائي جاتي تهي اگرچہ همایوں مهمان مبارک سمجها گیا اور بڑي آو بیٹهہ اُس کي هوئي مگر خاص دارالسلطنت میں داخل هونے کي اجازت نه تهي یہاں تک کہ کئي مهینے کے بعد اُس کي ملاقات هوئي اور جس زمانہ میں ملاقات اُس کي نهوئي تهي تو اُس نے اپنے معتمد سردار بیرم خاں کو شاہ کے پاس ایک پیغام دیکر بهیجا تها چنانچہ اُس سردار کي تواضع تعظیم میں ایک ایسي بات پیش آئي کہ اُس کے پیش آنے سے همایوں کو بخوبي واضح هوا کہ میں شاہ کے اختیار و قابو میں هر طرح سے هوں *

شاہ اسماعیل صفوي نے اپنے پیرو رفیقوں کي خاطر ایک ٹوپي ایسي ایجاد کي تهي کہ ظاهري علامت کي رو سے بهي میرے پیرو باهم متفق رهیں اور اسي باعث سے ایراني لوگ اُس خطاب سے مشهور هوئے آج کل خطاب اُنکا مروج هی ‡ اور اس فرقہ کي اس مخصوصہ علامت سے تمام مسلمانوں کو ایسي نفرت هی جیسے کہ سترهویں صدي کالوني عیسائیوں کو تسبیح اور صلیب کے نشانوں سے تنفر هی *

‡ تمام ایراني اِس ٹوپي کے سرخ هونے کے سبب سے آپ کو قزلباش لال سرون والی کہتے هیں ایک بار ایسا اتفاق هوا کہ بابر بادشاہ نے جبکہ ایران کي راے رضا پر کامیابي اُسکي موقوف تهي اُنکي تالیف قلوب کے لیئی رواج خطاب کا چاها مگر باوجود اسکی کہ کوئي مذهب کي بات اُسمیں مخلوط نهیں تمام مسلمان ایسی بگڑ گئے کہ بابر کو اندیشہ هوا (اوسکائن صاحب کا ترجمہ کي سرگذشتوں کا صفحہ ۲۴۴)

چوتھا باب

هندوستان میں همایوں کي بحالي کا بیان

بیان اون معاملوں کا جو همایوں کو ایرانمیں پیش آئی

شاہ طهماسپ صفوي کے عهد سلطنت میں جو صفوي خطاب والے بادشاهوں میں سے دوسرا بادشاہ تها همایوں ایران میں داخل هوا تحقیق اس خاندان کي یهہ هی کہ باپ اس بادشاہ کا یعني شاہ اسماعیل صفوي درویشوں کے گهرانے کا تها اور اُس گهرانے نے زهد وتقویٰ اور صلاح و پارسائي کي بدولت بڑا اعتبار اپنا پیدا کیا تها چنانچہ اب بهي ایراني لوگ اونکي تعظیم و تکریم اس لئي کرتے تهی کہ وہ مذهب کے شیعہ تهی اور یهہ خاندان اُس مذهب کا اوجالنے والا تها اِسلیئے کہ شاہ اسماعیل اس خاندان کے پہلے بادشاہ نے اُس مذهب کے اصول قاعدے مقرر کیئے اور اصول قاعدوں کي رو سے رواج اُس کو دیا اگرچہ سني شیعوں میں رومن کیتهلک اور پروتسٹنٹ عیسائیوں کي نسبت فرق و تفاوت بہت تهوڑا هی؛ مگر باوجود اِس کے اُن کے آپسمیں بڑي سخت عداوت اور نهایت بغض و کراهت واقع هی اور ایرانیوں کي شدت اتفاق کي وجهہ یهہ هی کہ وہ جیسے هم قوم هیں ویسے هي هم مذهب بهي هیں اور ایران کي سلطنت کے علاوہ اور کسي سلطنت میں وہ مذهب عموماً پایا نہیں جاتا اور اِسلیئے کہ شاہ طهماسپ اُن بانیوں کے سلسلہ کا صرف دوسرا بادشاہ تها جنهوں نے بیخ و بنیاد اُس مذهب کي ڈالي تهي تو وہ اپنے دین کا بڑا اور نهایت متعصب تها اور ایسا مدد و معاون تها کہ اُس مذهب کے بڑے حواریوں میں گنا جاتا تها چنانچہ وہ مفصلہ ذیل معاملے جو اُسنے همایوں سے برتے اُنکا باعث یهي تها کہ وہ اپنے دین و مذهب میں نهایت متعصب تها اور جو رنگ ڈهنگ اُن کے آپسمیں جاري رهے وہ ایسے هي تهے جیسیکہ ایشیا کے خود مختار بادشاهوں میں جاري هوتے هیں بیان اُنکا یهہ هی کہ شاہ طهماسپ کي جانب سے همایوں کا استقبال اچهي

کی غرض سے روانہ ہوا اور جن جن موافق ملکوں میں پہونچتا گیا وہاں کے لوگ اُس کے شریک و معاون ہوتے گئے چنانچہ آگرہ کو بعد ایک محاصرہ کے فتح کیا اور وہ مغلی فوج جو ہمایوں کے ساتھہ آئی تھی تردی بیگ کے زیر حکومت ہوکر دلی میں اکھٹی ہوئی مگر اس لیئے کہ تردی بیگ شکست کھاکر میدان سے بھاگا تھا دلی میں ٹھہر نسکا اور وہاں سے بھی بے تحاشا بھاگا اب ہیمو نے یہہ ارادہ کیا کہ لاہور کی جانب باگ اُٹھا دی اور ہمایوں کے لوگوں کو جو پانی سے پتلے ہورہے تھے صدمہ پہونچاوے *

جب کہ یہہ واقعہ پیش آیا تو اکبر کے سارے سرداروں کی یہہ مشورت ہوئی کہ کابل کو لوٹ کر چلے جاویں مگر اکبر نے جو اوس زمانہ میں تیرہ برس کا تہا تمام کاموں کو بیرم خاں کی راے و مرضی پر موقوف رکھا اور یہہ بیرم خاں ایک ایسا عمدہ سردار تہا کہ اوسیکی عقل و شجاعت اور زور و قوت کی بدولت خاندان تیمور کی امیدیں قایم رہیں غرضکہ بیرم خاں نے تھوڑ جیئے سرداروں کا کہنا نمانا اور ایک ایسی فوج ہمراہ لیکر جوفوج ہیمو کے مقابلہ میں بہت تھوڑی تھی ہیمو کے مقابلہ کو آگے بڑھا اور انجام اوسکا یہہ ہوا کہ بعد ایک بڑی لڑائی کے جو پانچویں نومبر سنہ ۱۵۵۶ ع کو پانی پت کے تیروں واقعہ ہوئی اور ہیمو اُس میں جان توڑ کر لڑا اور کوئی دقیقہ اُسنے باقی نچھوڑا ہیموں والوں نے شکست فاحش کھائی اور خود ہیمو گرفتار ہوا *

جب کہ ہیمو عادل شاہ کے ہاتھہ سے گیا تو اُسکے ساتھہ ہی عادل شاہ کی وہ اُمیدیں بھی گئیں جو اپنی پہلی سلطنت پر دوبارہ قبضہ حاصل کرنے کی نسبت اُسکے جی جان سے لگی ہوئی تھیں چنانچہ عادل شاہ بہار و بنگال پر یہاں تک سلطنت کرتا رہا کہ ایک نیا دعویدار بنگالہ میں پیدا ہوا اور عادل شاہ اُسکی لڑائی میں مارا گیا *

چڑھائي کي اور ابراهيم سور کو شکستيں ديکر دلي آگرہ سے خارج
کيا اور ابراهيم کا يہہ حال ہوا کہ کام نا کام اُس کو اُس ملک ميں بہاگنا
سوجہا جو عادل شاہ کے قبض و تصرف ميں اب تک موجود تہا اور
جب کہ ابراهيم اُس ملک ميں داخل ہوا تو عادل شاہ کے وزير هيمو
بقال نے زور دہاڑ ديکر بيانہ کي طرف اُس کو بہگايا مگر ابراهيم کے نصيبوں
نے يہہ ياوري کي کہ هيمو بقال ايک بغاوت کي ضرورت سے بنگالہ کو
روانہ ہوا اگر اتفاق سے يہہ ضرورت پيش نہ آتي تو ابراهيم بيانہ ميں پکڑا
جاتا باقي جس شخص نے ملک بنگال ميں بغاوت کي تہي وہ محمد
سور بنگالہ کا حاکم تہا اور جب کہ هيمو بقال عادل شاہ سے دوبارہ آکر ملا
تو اُس کو يہہ بات دريافت ہوئي کہ مالوہ ميں بغاوت قايم ہوئي اور
همايوں بہي هندوستان ميں داخل ہوا چنانچہ اُس نے سکندر سور کو
شکست ديکر دلي آگرہ پر قبض و تصرف کيا *

باوجود اِس بات کے کہ هيمو بقال کو يہہ خبر وحشت اثر پہونچي
مگر بنگال کے نئے بادشاہ کے مقابلہ ميں پورا پورا آمادہ رہا جو بنگالہ
سے تہوڑي دور ادهر بڑها چلا آيا تہا غرض هيمو کامياب ہوا اور محمد
سور عين لڑائي ميں مارا گيا *

اگرچہ بنگالہ کي بغاوت کا نام و نشان اب باقي نرها مگر اور مقاموں
کي بغاوتيں باقي رہيں اور جو نہايت بڑا خطرہ درپيش تہا وہ همايوں
کے آگرہ ميں آجانے اور قابض ہوجانے کا تہا اور جب کہ هيمو وزير اُس کا
همايوں سے لڑنے بہڑنے کي تياري کررہا تہا تو ناگاہ اُس کو يہہ مژدہ
پہونچا کہ همايوں مرگيا اور اُسکا بيٹا محمد اکبر جو اُس وقت پنجاب
ميں موجود تہا جانشين اُس کا ہوا غرض کہ اِس انقلاب کے سننے
سے هيمو کي بہت همت بلند ہوئي اور نشہ اُسکا دوبالا ہوا چنانچہ
اُس نے محمد عادل شاہ کو جو ايک نام کا بادشاہ تہا چنار گڈہ ميں
چہوڑا اور تيس هزار آدميوں سميت آگرہ کو فتح کرنے اور غنيم کو دبانے

که کیا میرے باپ کي جاگیر ایک ایسے آدمي کو دي جاتي هی جو سگ فروشي کے ذریعه سے اوقات اپني بسر کرتا تها *

جوں هي که یهه بڑا بول اُس کے مونهه سے نکلا تو درباري لوگوں نے یهه چاها که اُس گستاخ بے ادب کو دربار بادشاهي سے خارج کریں چنانچه سرمست خاں شرواني نے جسکو جاگیر اُس کے باپ کي عنایت هوئي تهي اُسکي گردن پکڑي مگر اُس پهر تیلي گبرو نے کهانڈے کا ایک هاتهه ایسا لگایا که سر اُسکا جواں کے پانوں پر آ پڑا بعد اُس کے تمام لوگ اُس پر چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور وہ بادشاہ کي طرف کو دوڑا مگر بادشاہ اُس کے ارادہ پر پے لیگیا اور بے تحاشا تخت سے کودا اور جب که وہ جوان اُس کے قریب آ پهونچا تو جوں توں کرکے محل سرا میں داخل هوا اور اتنے اوسان اُس کے ٹهکانے رهے که محل سرا کا دروازہ اُس نے بند کیا اور جوں هي که ترت پهرت وہ جوان گبرو مارا گیا تو بادشاہ کو کسي طرح کا کهٹکا باقي نرها مگر اِس قصه کو بڑے پهل پهول لگے چنانچه اُسي روز ایک بڑا سردار اُس کے دربار سے چلا گیا اور بعد اُس کے جب ایسے لوگ اُس کے شریک اور معاون هوئے جو بادشاہ کے کوتکوں سے نهایت ناراض تهے تو چنار گڈہ کے قریب اُس نے بغاوت کا چهنڈا کهڑا کیا مگر بادشاہ نے باغیوں کا مقابله کیا اور باغیوں پر فتح پائي لیکن اِس کامیابي سے کار و بار اُس کا ٹهیک ٹهاک نهوا اور بات اُسکي اِس لیئے نه سنوري که ابراهیم سور نے دلي آگرہ پر قبضه کیا تها جو بادشاهي خاندان میں سے تها اور خود بادشاہ اُس کي بیدخلي کے لیئے بهجان و دل ساعي رها اور بهت سي محنت کیئے گیا مگر کچهه حاصل نهوا اور کوئي بات اُس کے هاتهه نه آئي یهاں تک که اپني سلطنت کے مشرقي ملکوں پر قناعت کر بیٹها بعد اُس کے اِس بغاوت کي کامیابي کا اثر دور دور تک پهیلا چنانچه بلاد پنجاب میں یهه امر واقع هوا که شیر شاہ کا دوسرا بهتیجا سکندر سور آپ بادشاہ بن بیٹها اور ابراهیم سور پر اُسنے

یہہ تھي کہ وہ شخص ایک هندو زادہ تھا اور کسي زمانہ میں چھوتي سي دوکان اپنے گذارہ موافق کرتا تھا اور جیسا کہ وہ ذات سے کھوتا تھا اُس سے زیادہ رنگ روپ کا برا اور چہرہ مہرہ کا بھونڈا تھا مگر باوصف ان ظاهري عیبوں کے ایسا هوشیار اور قابل تھا کہ دربار کے بڑے بڑے بہادروں اور چنے چنے امیروں میں بات اپني بنائے گیا یہاں تک کہ بادشاہ کي جہل و حماقت اور ظلم و ستم کے مارے سلطنت کا حال اگرچہ خراب اور ابتر تھا اور روز روز تنزل کو پہونچتا جاتا تھا مگر صرف اسي شخص نے اپني لیاقت و هوشیاري سے بادشاهت کو تھامی رکھا اور بات اُس کي بگڑنے نہ دي *

بادشاہ کے زور و ظلم اور ملک کے شور فسادوں کا بیان

جونهي کہ عادل شاہ تخت نشین هوا تو اُس نے جہل و حماقت سے خزانوں کو تلف کیا اور جمع جمائے گھر کو دو چار روز کے عرصۃ میں لوٹا لٹا کر برابر کیا اور جب کہ اُسکي گانٹھہ گرہ میں کوڑي پیسا نہ رہا تو گھر کے امیروں کي جاگیریں اور حکومتیں ضبط کرني لگا اور یار دوستوں کو بخشني لگا چنانچہ منجملہ اُن کے جن پٹھانوں کي جاگیریں ضبط هوئیں اُنهوں نے بڑي بے صبري اور نهایت بے تابي سے بادشاہ کا ظلم اٹھایا اور دلوں میں رنجیدہ پیچیدہ رهے اور اسلیئے کہ پٹھان لوگ اپني منہ زوري اور آزاد منشي سے کسي کي پوري پوري اطاعت نہیں کرتے اور بات کے بگڑنے کا رنج اور سنوارنے کا خیال اُن کو نهایت هوتا هی تو ایک بار ایسا اتفاق هوا کہ عادل شاہ ایک جنگي سردار یعني محمد شاہ فرملي کي جاگیر کو ضبط کر کے سرمست خاں شرواني کو دینے لگا جو شاہ کي بدولت یکایک بڑے پایہ کو پہونچا تھا تو محمد شاہ فرملي کا بیٹا غیظ و غضب کے مارے نیلا پیلا هوا اور بے ساختہ یہہ بول اُٹھا

قلعہ کے حاکم کو سپاهیوں سمیت اپنا مرید گردانا اور جبکہ اوسکو ایسي قوت حاصل هوئي جو کبھي نصیب نهوئي تھي تو وہ دارالسلطنت میں بلایا گیا اور حامیان شریعت نے قتل اوسکا چاها چنانچہ سلیم شاہ کي بہت سي منت ساجت کي مگر سلیم شاہ نے توقف برتا اور جبکہ لوگوں کے کہنے سننے سے نہایت زچ پیچ هوا تو کام نا کام اُس نے کوڑوں کا حکم دیا اور یہہ فرمایا کہ بعد اُس کے شیخ کو تھوڑي مہلت دي جاوے کہ وہ سوچ سمجھہ کر توبہ کرے اور اپني غلط فهمي اور کج آهنگي سے باز آوے مگر شیخ کا یہہ حال تھا کہ وہ پہلے هي سے اُس عام مرض میں مبتلا تھا جو اُس زمانہ میں شایع ذایع هو رها تھا اور اس مرض کے مارے ایسا ضعیف نحیف هو گیا تھا کہ تیسرے کوڑے کے لگتے هي روح اُسکي پرواز کر گئي بعد اُس کے وہ جماعت پراگندہ هو گئي اور تمام مرید اوسکے رودھو کر چپ چاپ هو بیٹھے *

محمد شاہ سورعدلي کي سلطنت کا بیان

جب کہ سلیم شاہ اپني موت مر گیا تو اُسکے بیٹے فیروز خاں دوازدہ سالہ کو محمد خاں اُسکے چچا نے بخیال سلطنت قتل کیا اور میدان کو خالي دیکھکر سنہ ۱۵۵۳ع مطابق سنہ ۹۶۰ هجري میں تخت نشین هو بیٹھا اور محمد شاہ عادل کا خطاب اختیار کیا یہہ بادشاہ اس خطاب کي نسبت عدلي شاہ کے خطاب سے زیادہ مشهور هی اور طور طریق اُس کے ایسے عمدہ اور شایستہ نہ تھے کہ اُن کے حسن و خوبي کي بدولت بھتیجے کے خون ناحق کا دھبہ اُس سے دھویا جاتا بلکہ وہ نہایت نابکار اور زناکار اور بغایت کلدہ نا تراش اور ستم شعار اور پاجي پرست اور پاجیوں کا یار غم کسار تھا اور جیسا کہ وہ عادتوں کا خراب اور کوتکوں کا برا تھا ویسے هي همتوں کا هارا اور جي کا بودا تھا *

اس بادشاہ میں حکمراني کي قابلیت نہ تھي چنانچہ اُس نے تمام انتظام اپني حکومت کا هیمو بقال کو تفویض کیا تھا جسکي اصل و حقیقت

اور یہہ نام اُسکا ایسا مقبول و مشہور هوا کہ جب همایوں نے یہہ حکم دیا کہ وہ نور گڈہ کے نام سے پکارا جاوے تو همایوں کے دربار میں اور همایوں کے سامھنے نور گڈہ کے نام سے پکارا گیا مگر اور هر موقع اور مقام پر وهي سليم گڈہ قایم رها جیسا کہ وہ اب تک مشہور هی *

مهدویہ فرقہ کا بیان

سليم شاہ کے عهد دولت میں بمقام بیانہ شیخ علائي نامي ایک فقیر مهدویہ فرقہ کا باني هوا جو سید محمد جونپوري کو مهدي موعود سمجھتے تھے بیان اُسکا یہہ هی کہ شیخ علائي نے وعظ ودرس کہنا شروع کیا چنانچہ بیان کي قوت اور کلام کي فصاحت اور طبیعت کي جودت سے بہت سے لوگوں کو مرید و معتقد اپنا بنا لیا یہاں تک کہ اُسکے مریدوں نے مال ومتاع اکھٹا کر کے عام سرمایہ قایم کیا اور بعض بعض مخلصوں نے گھر بار اپنا چھوڑ چھاڑ کر سارامال اپنا شیخ پر نثار کیا غرضکہ شیخ نے یہاں تک شهرت پائي کہ خواص خان سردار بھي جسکي بغاوت کا بیان اُوپر مذکور هوا شیخ کے مریدونمیں داخل هوا اگرچہ پہلے پہلے شیخ کے زهد و تقویٰ اور دین و مذهب سے کسي قسم کي خرابي ظاهر نهوئي مگر تھوڑے دنوں بعد اُسکے چیلے چانٹے ایسے بیباک اور دلیر هوگئے کہ انھوں نے یہہ واجب سمجھا کہ جس کسیکو خلاف شرع کام کرتے دیکھیں پہلے پہل روک ٹوک اُسکي کریں پھر اگر وہ نمانے تو اُسکو جانسے ماریں اور جبکہ اُس فرقہ کي زور و ظلم کي نوبت یہاں تک پہونچي وقت کے حاکموں اور شرع کے مفتیوں نے لاگ ڈانٹ اُنکي واجب و لازم سمجھي چنانچہ شیخ کو گرفتار کیا اور علانیہ اظهار اُسکا لیا بعد کے قتل شیخ کا فتویٰ مرتب هوا مگر سلیم شاہ نے اُس فتوي پر عمل نکیا بلکہ شیخ کو دیس نکالا دیا یعني قلعہ ندیہ کو روانہ کیا جو نربدا کے کنارہ پر واقع هی مگر شیخ اس جگہہ آکر بہت کھل کھیلا اور اپنے مسئلوں کو بڑي دهوم دهام اور نہایت ٹیپ ٹاپ سے پھیلایا چنانچہ پہلے وار اُسنے

اور بدون اسکے کہ کوئي تخت کا دعویدار کھڑا کریں خاص اپني جان و مال کي حفظ و صیانت کے واسطے هتیار اُٹھائے اور جو قصے قضائے لي باغیوں کي بغاوت سے بادشاہ کو پیش آئے وہ بلاد پنجاب میں پیش آئے تھے یہاں تک کہ باغیوں نے پھر شکستیں کھائیں اور کھیت سے دم دبا کر بھاگے اور گاگروں کي پناہ میں آئے اور گاگروں کے زور و قوت کے سہارے اور نیازي پٹھانوں کي امداد و اعانت کے بھروسے اگلے دو برس یعنے سنہ ۱۵۴۷ع مطابق سنہ ۹۵۴ هجري تک شور و فساد کرتے رهے اور کہیں نچلے نچنت هو کر نہ بیٹھے *

بعد اُس کے سلیم شاہ کا باقي زمانہ بڑے امن چین سے گذرا مگر ایک بار اُس کو یہہ خبر پہونچي کہ همایوں نے کابل پر قبضہ پایا اور اٹک وار اس غرض سے اُترا کہ سلیم شاہ پر حملہ کرے سلیم شاہ اُن روزوں بیمار تھا اور اُس وقت جوکیں لگائے بیٹھا تھا مگر جونهي اُسنے یہہ خبر سني تو جگہہ سے اُٹھا اور فوج کے کوچ کا حکم سنایا چنانچہ شام سے پہلے پہلے دلي سے چھہ میل پر جا کر ڈیرہ ڈالا اور اس خبر کي حقیقت جس کے سننے سے سلیم شاہ ایسا آمادہ هوا اور ایسي چالاکي اُس سے ظہور میں آئي صرف اتني بات تھي کہ کسي ضرورت کے باعث سے همایوں پنجاب آیا تھا اور جیسے وہ آیا تھا ویسے هي پچھلے پیروں لوٹ گیا باقي یاروں کي بناوٹ تھي کچھہ اصل و حقیقت نہ تھي *

یہہ بادشاہ نو برس تک بادشاہ رہا اور سنہ ۱۵۵۳ع مطابق سنہ ۹۶۰ هجري میں بقضاي الهي مرگیا اور جیسے کہ اُس کے باپ نے نئي نئي باتیں ایجاد کي تھیں ویسے هي اُسنے بھي نئے نئے نقشے نکالے تھے مگر فرق اتنا تھا کہ اصول و قاعدوں کي نسبت تمام سرکاري عمارتوں میں زیادہ تر عمدہ عمدہ باتوں کا رواج اُس نے دیا تھا چنانچہ دلي کے قلعہ کا ایک ٹکڑا جو سلیم گڈہ ‡ کے نام سے نامي گرامي هی اُسیکا بنایا هوا هی

‡ اب اس سلیم گڈہ کا یہہ حال هے کہ ریلوے کي سڑک اُس کے بیچا بیچ کو نکلي هی ۱۲ مترجم

اور نہایت جنگ آزمودہ اور باپ کے سامھنے بڑا نامدار اور نام آور تھا غرض کہ نظر بوجوہ مذکورہ بالا بہت سے سردار اُسکي جانب مائل ہوئے یہاں تک کہ جب چار بڑے بڑے سرداروں نے جان کے بچانے اور بخوبي اوقات بسر کرنے کا عادل خاں سے وعدہ کیا تو عادل خاں بھي جلال خاں کي خاطر ترک سلطنت کا آمادہ ہوا چنانچہ پچیسویں مئي سنہ ۱۵۴۵ع مطابق پندرھویں ربیع‌الاول سنہ ۹۵۲ ھجري میں جلال‌خاں تخت نشین ہوا اور سلیم شاہ کے خطاب سے پکارا گیا اور بیانہ کے قریب ایک کافي جاگیر عادل خاں کے لیئے مقرر کي گئي مگر بعد اُس کے تھوڑي مدت گذرنے پر سلیم شاہ کے بعض بعض کاموں سے عادل خاں کو کھٹکا پیدا ہوا اور معلوم ہوتا ھے کہ عادل‌خاں اُس خوف کي کوئي وجہہ کامل پاس اپنے رکھتا تھا اِسلیئے کہ خواص خاں سردار نے عادل خاں کو اپني حفظ و حراست میں لیا اور یہہ خواص خاں شیر شاہ کا بڑا سردار اور نیز منجملہ اُن چاروں سرداروں کے تھا جنھوں نے عادل خاں سے جان کي حفاظت اور گذارہ کي صورت کا قول و قرار کیا تھا یہانتک کہ یہہ خواص‌خاں دارالسلطنت کو اس ارادے پر روانہ ہوا کہ سلیم شاہ‌کو تخت حکومت سے اوتارے باقي سلیم شاہ کا یہہ حال تھا کہ جیسے ان علانیہ باغیوں سے اندیشہ ناک تھا ویسے ھي اور لوگوں کے خفا ہونے اور بگڑ جانے سے بھي ڈرتا تھا مگر باوصف اسکے پیش آنیوالے مقابلوں اور فوجوں کي مار دھاڑوں کو بخوبي سمجھے بوجھے ہوئے بڑے استقلال و متانت سے بجاے خود بیٹھا چنانچہ اُس نے بدخواھوں کو بڑي بڑي شکستیں دیکر بغاوتوں کو پس پا کیا بعد اُس کے عادل‌خاں بہار کو چلا گیا اور مایوس ہوکر بیٹھہ رہا *

جو امیر اِس بغاوت میں در پردہ شریک تھے اُن کو یہہ یقین نتھا کہ بغاوت میں علانیہ شریک نہونے کي وجہہ سے بادشاہ کي بد گماني سے محفوظ رھینگے چنانچہ منجملہ اُن کے ایک امیر کا قصور ثابت ہوا اور اپنے کیئے کو پہونچا اور باقي امیروں نے نئے سر سے سازشیں شروع کیں

اصول اُسني نکالي وہ علاءالدین خلجي کے کینڈے پر کیئی یعني علاءالدین
خلجي نے اُنکو اپني طبیعت سے نکالا اور شیر شاہ نے انکو دوبارہ
اوجالا حاصل یہہ کہ شیر شاہ نے ایسے قاعدے باندھی تھے کہ اُسکے خاندان
کي تباهي تک جاري ساري رهی اور ابوالفضل نے اُن اصول قاعدوں کو
اور بادشاهوں کے قانون قاعدوں سمیت اپنے آقاے نامدار یعني اکبر بادشاہ
سے نسبت کیا اکبر کے عهد دولت کے ایک اور † مورخ نے جس نے اکبر
کے وقت میں اپني کتاب لکھي بیان کیا هی کہ شیر شاہ نے ملک بنگال سے
لیکر مغربي رهتاس گدہ تک جو دریاے اٹک کے متصل واقع هی چار
مهینی کي راہ کي ایک کلاں سڑک بڑي بلند طیار کرائي تھي اور کوس
کوس کے فاصلہ پر کنوئی اور منزل منزل پر سرائیں بنوائیں تھیں اور هر
مسجد میں امام اور موزن مقرر کیئی تھے اور هر کارواں سرا میں کھانا
پکا پکایا مهیا رهتا تھا او هندو مسلمانوں کے لیئی ملازم رکھہ چھوڑے تھے
اور سڑک کے دائیں بائیں سایہ کے واسطے درخت لگائی تھے اور جب کہ اس
مورخ نے اُس سڑک کو دیکھا تھا تو اُسپر باون برس گذرے تھے اور جب
تک وہ ویسي هي تھي جیسے اُسنی بیان اُسکا کیا *

یہہ بادشاہ سیسرام میں مدفون هوا اور مقبرہ اُسکا ایک ایسے
مصنوعي تالاب کے بیچا بیچ واقع هی جسکا محیط ایک میل کا اور
چاروں دیواریں اُسکي پتھر کي هیں اور نهانے دھونے کے لیئی سیڑھیوں کے
گھاٹ اُسمیں چاروں طرف بنی هوئے هیں *

سلیم شاہ کي بادشاهت کا بیان

شیر شاہ کے والي وارثوں میں سے عادل خاں بڑا بیٹا تھا اور شیر شاہ
اُسکو جانشین اپنا سمجھتا تھا مگر یہہ شهزادہ همت کا هاراجي کا بودا
تھا اور برخلاف اُس کے دوسرا بھائي اُسکا جلال خاں بڑا سرگرم اور آمادہ

† منتخب التواریخ جو سنہ ۱۰۰۴ هجري مطابق سنہ ۹۵ و ۱۵۹۴ ع میں
لکھي گئي هی *

جھوٹا اور فریبي جانتا تھا اور جب که شیرشاہ اپنے توپخانه کي دیکھه بھال کررھا تھا تو قضا کار ایک گولہ † دشمن کا اُسکے میگزین میں پڑا اور وہ میگزین اوڑگیا یہاں تک که اُس کے صدمہ سے شیر شاہ ایسا جل پھک گیا که دو چار گھڑي کو جیتا رھا مگر پہلے هي سے اُسکے جینی کي آس نرهي تھي چنانچه شام هوتے هي دم اُسکا پورا هوگیا *

یهه شیر شاہ ایسے کڑے جي کا تھا که باوجود اسکے که نهایت تکلیف و اذیت میں مبتلا تھا مگر محاصرے کي هدایت کرتا تھا یهانتک که جب کانوں میں اُسکی یهه بھنک پڑي که قلعه فتح هوگیا تو بآواز بلند اُسنی قادر مطلق کا شکر ادا کیا اور الحمدلله کهکر دم بخود هوگیا اور بعد اُسکی کوئي بول اُسکے مونهه سے نهیں نکلا بائیسویں مئي سنه ۱۵۴۵ ع مطابق ربیع‌الاول سنه ۹۵۲ هجري میں یهه حادثه واقع هوا *

شیر شاہ کي عادتوں اور ملکي انتظاموں کا بیان

معلوم هوتا هی که یهه شیر شاہ نهایت دانشمند اور بغایت لایق و فایق اور چست و چالاک بادشاہ تھا چنانچه بلند فطرتي اور اولوالعزمي کے محاذات اور مقابله میں اُسکی چال و چلن کے اصول قاعدے کافي وافي نه تھے مگر رایسین کے قتل ناحق میں کوئي عذر بلند نظري کا بھي نتھا هاں رعایا کے حق و منفعت کے لیئی جو جو تدبیریں سوچتا تھا تو اُنمیں جوانمردي اور مروت شفقت پائي جاتي تھي اور عملدرامد بھي تجویز و تشخیص کے مطابق کرتا تھا اور باوجود اسکے که اُسنی تھوڑے دنوں فرمانروائي کي اور همیشه لڑائیوں میں مصروف رھا نهایت شایستگي اور بغایت هوشیاري سے انتظام اپني بادشاهت کا کیا اور دیواني کے مقدموں میں بهت سي عمده عمده باتوں کو رواج دیا ابوالفضل اپني کتاب میں بغض و عداوت کے مارے یهه لکھتا هی که جو انتظام اُسنی کئي اور

† فرشته میں آتشیں حقه لکھا هی *

اگلے برس یعني سنه ۱۵۴۴ ع مطابق سنه ۹۵۱ هجري میں شیرشاہ
اسي هزار آدمي لیکر مارواڑ پر چڑھا اور یہه ملک اُن دنوں مالدیو راجه
کے قبض تصرف میں تھا جو بڑا زبر دست اور قوي راجه تھا اور اُسکي
قوت کي ایک وجهه یہه بھي تھي، که ملک اُسکا زرخیز نهتھا اور اکثر پرگنوں میں
پاني کي کوتا هي تھي اگرچه راجه کے پاس کل پچاس هزار آدمي غنیم
کي بڑي فوج کے مقابله کو موجود تھی مگر بظاهر ایسا معلوم هوتا هی که
اُسنی پہلے پہل غنیم کو ایسا ڈرایا که ایک مہینی تک غنیم اُسکے ملک
میں پڑا رها اور اُسکي فوج سے الگ تھلگ رها بعد اُسکے جھوٹے خطوں
کے ذریعوں سے جو ایسے معاملوں میں معمول و مروج هوتے هیں اور جو
اس غرض سے روانه کیئی تھے که کهیں نه کهیں پکڑے جاویں راجه کو اُسکے
سرداروں سے بدگمان کیا یہاں تک که راجه پیچھے لوٹنی پر آماده هوگیا
اور منجمله اُن سرداروں کے جو راجه کي بدگماني اور الزام لگانے سے ناراض
هوگئی تھے ایک راجپوت سردار نے راجپوتوں کے زور غیرت اور جوش حمیت
کے مارے بدنامي کے دھبی کو جان جوکھوں میں پڑنے سے مٹانا چاها
چنانچه وہ سردار اپنی بارہ هزار رفیقوں سمیت ایسي تندي تیزي سے
لڑائي کے میدان میں شیر شاہ کي فوج پر ٹوٹ پڑا که فوج اُسکي ایسے
قوي حمله کي آماده نه تھي غرض که شیرشاہ کے لشکر کو ایسا پریشان و
پراگنده کیا که فتح هونیکی قریب آگئي تھي مگر شیر شاہ نے راجپوتوں کا
مونهه پھیرا اور بعد اُسکے یہه بات اُسنی واشگاف کهي که ایک باجرہ
کي مٹھي پر هندوستان کي سلطنت کھوئي هوتي اور اس کلام سے مقصود
اُسکا یہه تھا که اُس ملک کي گھٹ کي پیداوار اور افلاس و تنگدستي کو
جتاوے بعد اُسکے میواڑ کے راجه کو مطیع اپنا بنایا اور وهاں سے فراغت
پاکر کالینجر کا محاصره کیا مگر اس مقام میں اُس عهد شکني کي پوري
پوري سزا پائي جو مقام رایسین میں اُس سے واقع هوئي تھي یعني میواڑ
کے راجه نے شرایط پیش کرده شیرشاہ کو اِس لیئی تسلیم نکیا که وہ اُسکو

اقلیم هندوستان میں ڈالي سنه ۱۵۴۰ع مطابق سنه ۹۴۷ هجري میں
همایوں کے ممالک مقبوضه پر شیر شاه قابض هوا *

معلوم هوتا هی که شیر شاه کي صلاح و مشورت سے کامران نے پنجاب
کو چھوڑا تھا اسلیئے که جونھي کامراں پنجاب سے باهر گیا تو سارے پنجاب
پر شیرشاه قابض هو گیا اور جب که شیر شاه اس صوبه کا انتظام کرچکا اور
دریاے جهلم کے کنارے پر ایک مستحکم قلعه تیار کر کے بهار کے قلعه رهتاس گڈه
کے نام پر نام اس کا رکهه چکا تو آگره کو واپس آیا اور حاکم بنگال کي
بغاوت کو دبانا چاها چنانچه اس نے اس باغي کو مغلوب کیا اور صوبه
بنگال کي تقسیم و تفریق ایسي اس نے کي که بعد اس کے آینده کے
شور و فسادوں کا اندیشه باقي نه رها بعد اس کے اگلے برس یعنے سنه
۱۵۴۲ع مطابق سنه۹۴۹ هجري میں صوبه مالوه اور اس سے دوسرے برس
یعنے سنه۱۵۴۳ع مطابق سنه ۹۵۰ هجري میں رایسین کے قلعه کو فتح کیا
جو سلهدي هندو راجه کے بیٹے کے قبض و تصرف میں داخل تھا اور یهه
راجه بهادر شاه گجراتي کے عهد دولت میں بڑے پایه کو پهونچا تها
اور بڑا اختیار اسکو حاصل تها مگر قلعه مذکور کے محصوروں نے چند
شرطوں پر شیر شاه کي اطاعت تسلیم کي اور جب انهوں نے قلعه حواله
کیا تو مفتیوں کے فتووں کي روسي وه اطاعت مقبول نه پڑي چنانچه ان
هندوؤں پر حمله کیا گیا جو عهد و پیمان کے بهروسے اسبات پر جمي هوئي
تهي که خلاف قول ظهور میں نه آویگا غرض که وه بهي جان توڑکر لڑے
اور پاش پاش هوکر مارے گئي مگر اس دغابازي کا باعث دریافت نهیں
هوتا اس لیئی که وه نه عبرت کا مقام تها اور نه کسي نقصان کا انتقام تها
بجز رهي حرارت اسلامي سو وه بهت دنوں سے ٹهنڈي هوچکي تهي
بهرحال ایسا برا کام هندوستان کے مسلمان بادشاهوں کي تاریخوں میں
تیمور لنگ کے سوا کهیں پایا نهیں جاتا *

همایوں کو گھوڑا اپنا دینا پڑا اور وہ جب تک پیادہ چلتا رہا کہ باربرداري
کا ایک اونت اسکو ملا مگر کبھي کبھي برخلاف اُس کے رفیقوں سے بے التفاتي
بھي برتي چنانچہ بیان اسکا یہہ هی که جب همایوں امرکوٹ میں
پہونچا اور راجہ کي حفظ و حراست میں آیا تو اُس نے رفیقوں کا مال
اسباب چھینا جھپٹا اور بعضوں کے گھوڑوں کي کاٹھیاں کھلواکر دیکھیں اور
جو کچھہ اُن میں پایا نصفا نصفي بانٹ چونٹ کر اپنے کام میں لیا اور
جودھپور کے سفر کي ایک ایسي منزل میں جہاں لوگ اُس کے پیاس
کے مارے مر گئے تھے تمام مویشیوں اور نیز اپنے گھوڑوں کو پاني کي پکھالوں
سے اِسلیئے لادا تھا که اُن باقي رهے سہونکو جاکر پاني پلاوے جو پیاس کے
مارے چار قدم بھي آگے کو نہ بڑھ سکینگے اور جبکه همایوں تھوڑي دور پیچھے
لوٹ کر گیا تو اُس نے اُس سوداگر کو پیاس کے مارے مرتا دیکھا جسکا
بڑا دین اُس کے ذمہ واجب الادا تھا مگر همایوں نے ایسي سنگدلي برتي
که جب تک اُس سوداگر نے چار گواهوں کے سامھنے دین اپنا نہ چھوڑا
اور همایوں کا ذمہ پاک نہ کیا تب تک اُس نے پاني کي بوند اُسکو نہ دي
باقي یہہ بات دریافت نہیں هوئي که بعد اُس کے اُس غریب آدمي کا
روپیہ دیا اور نقصان اُس کا پورا کیا یا نہیں *

تیسرا باب

شیر شاہ اور خاندان سور کے باقي بادشاهوں کا بیان

اگرچہ سارے مورخوں نے خاندان تیمور کے دوبارہ قبضہ پانے اور اُس
دوبارہ قبض و تصرف کے بعد ایک بڑي شہرت حاصل کرنے کے باعث سے
شیر شاہ کي نسبت غصب سلطنت کا دھبا قایم کیا مگر اِسلیئے که شیر
شاہ خاص هندوستان میں پیدا هوا اور اُس نے ایسے بیگانہ خاندان کو
هندوستان سے خارج کیا جو کل چودہ برس سے قابض و متصرف
تھا تو استحقاق اُس کا اُن بہت سے لوگوں کے استحقاق و دعوے
کي نسبت زیادہ راست اور واجبي هی جنھوں نے سلطنت کي بنیاد

همایوں هرات میں پهونچا تو بہت سے دوست اُس کے قندهار سے آئی اور اُس سے آکر ملے جلے اور اُسکے شریک هوئے *

حدود سندھ میں داخل هونے سے قندهار تک کے پهونچنے تک تین برس کا عرصه صرف هوا چنانچه منجمله اُس کے اتهارہ مهینے حاکم سندھ سے لڑنے بهڑنے اور خط خطوط کے لکهنے پڑهنے میں بسر هوئے اور چهه مهینے اٹک کے مشرقی جانب کی سیر سفر میں کام آئے اور باقی ایک برس جون میں رهنے اور قندهار کے سفر کرنے میں گذرا اور اِس زمانه میں جو کام اُس نے جنگی کیئے تو ذاتی دلاوری کے لحاظ سے کوئی کوتاهی ظهور میں نهیں آئی بلکه اِس حیثیت سے کوتاهی اُس نے کی که اُن بڑی بڑی مهموں کو جنکا اُسنے اراده کیا اچهی طرح انجام پر نه پهونچا سکا اور بعد اُس کے جو جو سختیاں اور جیسی جیسی مصیبتیں پیش آئیں اُنکو ایسے صبر و استقلال اور هنسی خوشی سے اُتهایا که جوانمردی اور بلند همتی کے شایاں تها *

مصیبت کے زمانه میں اس کے مزاج کا امتحان بهی طرح طرح سے ظهور میں آیا چنانچه اُس نے رفیقوں کی زبان سے بری بهلی باتیں سنیں اور نرم گرم اُنکی اُتهائیں اسلیئے که رنج و مصیبت کے دنوں میں چهوٹے بڑے کا امتیاز اور اداب و قواعد کا پاس و لحاظ باقی نهیں رهتا یہاں تک که چند بار ایسا اتفاق هوا که جب اُس نے جان بچانے کے لیئے گهوڑا مانگا تو اُس کے رفیقوں نے صاف انکار کیا اور گهوڑا اُس کو نه دیا اور جب که اُس نے ایک کشتی اٹک پار جانے اور اپنے خویش و تبار کے لیجانے کو بهم پهونچائی تهی تو اُس کے ایک سردار نے بجبر و اکراه اُس کشتی کو اُس سے چهینا اور جس زمانه میں که برے تباه حالوں سے امرکوٹ کا کڑا سفر اُسنے کیا تها تو ایک افسر نے ایسی بیرحمی اور ناخدا ترسی کی که اپنے گهوڑے کو هارا تهکا دیکهکر همایوں کی بیگم اکبر کی والده کو اُس گهوڑے سے اُتارا جسکو اُس نے مستعار اُس کو دیا تها چنانچه

مگر لوگوں کو یہہ فقرہ سنایا تھا کہ اکبر کو قندھار میں چھوڑکر مکہ کو جاؤنگا § *

جب کہ رفتہ رفتہ همایوں مقام شال میں پهونچا جو قندھار کے جنوب میں ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر واقع هی تو ایک سوار اپنا گھوڑا بھگائے هوئی همایوں کے ڈیرہ کے پاس آیا جسکو همایوں کے کسي پرانے دوست نے روانہ کیا تھا وہ سوار اپنے گھوڑیسے کود کر لگام پکڑے هوئے ڈیرہ کے اندر بے ساختہ چلا آیا اور بے تحاشے اُس سے یہہ بات کہي کہ آپ اب کس فکر میں بیٹھے هیں مرزا عسکري آپ کي گرفتاري کے لیئے آ پهونچے جوں هي کہ همایوں نے یہہ خبر سني تو اِس سبب سے کہ اُسکو ایسي وحشت اثر خبر کي توقع نہایت کم تھي اتني فرصت پائي کہ اپني بیگم کو ساتھہ اپنے گھوڑے پر سوار کیا اور بیٹے کي جان کو چچا جان کے ترس و ترحم پر چھوڑا ادھر همایوں روانہ هوا اُدھر مرزا عسکري پهونچا اور جب اُس نے همایوں کو نپایا تو یہہ بات اُس نے فریب سے کہي کہ میں برادرانہ آیا تھا غرضکہ مرزا عسکري اپنے بھتیجے سے بشفقت پیش آیا اور چودھویں دسمبر سنہ ۱۵۴۳ ع کو همایوں کے سب همراهیوں کو ساتھہ لیکر قندھار کي جانب روانہ هوا اور همایوں اسي زمانہ میں بیالیس آدمیوں سمیت گرم سیر کو پهونچا اور وهاں سے سیستان کو چلا گیا جو اُن دنوں ایران کي قلمرو میں داخل تھا سیستان کا حاکم تواضع تعظیم سے پیش آیا اور اُس نے همایوں کو بمقام هرات اِس نظر سے روانہ کیا کہ وهاں جاکر والي ایران کے احکام کا منتظر بیٹھے غرض کہ جب

---

§ مقام جون اور سہوان کے درمیان میں تھوڑا بہت توقف هوا هوگا مگر باعث اُسکا بیان نہیں کیا گیا اِس لیئے کہ شال اور جون کے درمیان میں جو فاصلہ واقع هی ساڑھے چار سو میل کا میدان هی اور همایوں کي سرگذشتوں کے دیکھنے سے دریافت هوتا هی کہ سہوان سے شال تک کي راہ نو دن میں پوري هوتي هی مگر همایوں کو جون سے شال تک پهونچنے میں ربیع الثاني مطابق ۹ جولائي سے لیکر نصف ماہ رمضان دسویں دسمبر تک پورے پانچ مہینے لگے

اٹھي هوگئي کہ همایوں کي سرگذشتوں والی نے تعداد اُسکي پندرہ هزار سوار بتائي هی *

اگرچہ یہہ ساز و سامان بہم پہونچے مگر همایوں کي بدبختي اور بد انتظامي نے اُسکا دامن نچھوڑا چنانچہ جب رانا پرشاد اپني وفاداري پوري جتا چکا تو ایک مغل نے کسي ایسي ناشایستہ حرکت سے جو راجاؤں کي شان و منصب کے شایاں و سزاوار نہ تھي راجہ کو ناراض کیا اور جب راجہ نے همایوں سے شکایت کي تو همایوں کي جانب سے ایسي بے التفاتي اور کم توجہي پائي گئي کہ راجہ سخت مکدر هوا اور اپنے رفیقوں سمیت اُس کے لشکر سے چلا گیا اور اُسکے سب کے سب هندو دوستوں نے بھي اُسکي رفاقت کي *

جب کہ وہ لوگ ادھر اُدھر چلے گئے تو حسین ارغوني کے مقابلہ کے لئے همایوں تنہا رهگیا جو بلا تحاشا بڑھتا چلا آتا تھا مگر همایوں نے اپني فوج کے آس پاس کہائیاں کھد وائیں اور دمدمی بنوائی غرض کہ جہاں تک بن پڑي بچاؤ کي تدبیریں کیں یہاں تک کہ حسین ارغوني یہہ سوچ سمجھہ کر کہ خدا کے واسطے کہیں یہہ پاپ کٹے اسبات پر راضي ہوا کہ اگر همایوں ابھي قندھار کو چلا جاوے تو میں مانع مزاحم نہوں گا بلکہ سفر کي اعانت بھي کروں گا چنانچہ یہہ شرط مقرر هوئي اور نویں جولائي سنہ ۱۵۴۳ ع کو همایوں قندھار کي جانب روانہ هوگیا *

همایوں کے قندھار سے ایران کو بھاگنے کا بیان

همایوں کے چھوٹے بھائي بہت دنوں پہلے همایوں کو اپني غیر مستقل مضطرب طبیعتوں کے سبب سے رنج اور تکلیف پہونچا کر الگ تھلگ ہوگئے تھے اور جب کہ همایوں قندھار کو روانہ هوا تو اُس زمانہ میں عسکري مرزا کامران کي جانب سے قندھار کا حاکم تھا اور غالب یہ هی کہ همایوں کا یہہ ارادہ تھا کہ مرزا عسکري کو بھکاکر طرفدار اپنا کرے اور اگر قابو پڑے اور وقت هاتھہ آوے تو آپ هي قندھار کو دبا بیٹھے

مرزا هندال کا استاد تھا اور نام اُس کا حامدہ ھی اور اب تک رشتہ اُس کا نہیں ہوا غرض کہ تاثیر اُس کے عشق و محبت کی ہمایوں کے رگ و ریشہ میں ایسی پیٹھی تھی کہ باوجود اُس کے کہ مرزا هندال نے بہت سا سمجھایا اور طرح طرح کی باتیں جتائیں مگر ہمایوں نے بھائی کا کہنا نمانا اور اپنی معشوقہ جان نواز سے شادی کی اور جب کہ امر کوٹ کا سفر در پیش ہوا تو یہہ بیگم پورے دنوں کی حاملہ تھی اور یہی باعث تھا کہ اُس کے لیجانے میں بڑی دقت پیش آئی *

هنوز اکبر پیدا نہ ہوا کہ اُس کی ولادت سے ایکدن پہلے سندھ کی جانب کوچ ہوچکا تھا اور جب کہ اکبر پیدا ہوا اور بیٹے کی خوشخبری ہمایوں کو پہونچی تو اُسنے اُس پرانے دستور کے موافق کہ ایسے موقع پر لڑکے کا باپ اپنے دوستوں و رفیقوں کو کچھہ تحفہ تحایف دیا کرتا ھی کچھہ تقسیم کرنا چاہا مگر اِس لاچاری سے کہ اُس کے پاس ایک مشکنافہ کے سوائے کوئی شے موجود نہ تھی تو اُس نے نافہ کو توڑا اور اِس نیک شگون کی نظر سے مشک اپنے رفیقوں پر تقسیم کیا کہ اُس کے بیٹے کی شہرت بوے مشک کی مانند اطراف و افاق میں پھیلے *

بہت سے راجپوتوں سمیت امر کوٹ کا راجہ اس مہم میں ہمایوں کے ہمراہ تھا اور خود ہمایوں نے بھی ادھر اُدھر سے دوڑ دھوپ کر سو مغلوں کی بھیڑ بھاڑ بہم پہونچائی چنانچہ ہمایوں یہہ بھیڑ بھاڑ اپنے ہمراہ لیکر مقام جون واقع سندھ کی جانب روانہ ‡ ہوا یہاں تک کہ لڑ لواکر اس مقام کو اُس کے قابض کے قبض و تصرف سے نکالا اور آپ اُسپر قبضہ کیا اگرچہ ارغون کی فوج کے دھاوے ہوتے رہے اور نقصان بھی اُٹھائے گئے مگر پاس پروس کے هندو راجاؤں کی امداد اعانت سے اتنی فوج

‡ واضح ھو کہ یہہ جون یا جیون اٹک کی ایک شاخ پر تاتار اور امر کوٹ کے بیچا بیچ واقع تھا (ڈاکٹر برنس صاحب نے اپنے سندھ کے بیان میں جو نقشہ لگایا ھی اُسکو دیکھنا چاھیئے)

تکلیف اُن کي گوارا نہ کي اور اُن کے جانے کا مانع مزاحم بھي نہ ہوا مگر میدان کے اصلي خوف ہراس اب بھي باقي رھے اور بہت سي بھاري منزلوں کا طے کرنا اب بھي باقي رھا چنانچہ جب تک پیلس کي سختیاں نہ اُٹھائیں اور اپنے رفیقوں کو پیاسا مرتا نہ دیکھا تب تک ھمایوں کو سات سواروں سمیت امرکوٹ تک پھونچنا نصیب نہ ہوا اور جو لوگ اُس کے پیچھے رہ گئے تھے وہ بھي گرتے پڑتے امرکوٹ تک پھونچے *

سند پر دوبارہ حملہ کرنے اور اکبر کے پیدا ھونے کا بیان

آخر کار اُس کو امرکوٹ میں ایک دوست نصیب ہوا یعني رانا پرشاد امرکوٹ کا راجہ بہت ادب سے پیش آیا اور اُس نے صرف لحاظ و ادب کي مراعات ھي نہ کي بلکہ سند کي فتح و تصرف کے واسطے تھوڑي بہت امداد و اعانت بھي کي جہاں ھمایون جماؤ اپنا چاھتا تھا *

ایسي افسردگي اور پژمردگي کے وقتوں میں چودھویں اکتوبر سنہ ۱۵۴۲ کو جلال الدین اکبر وہ شاہزادہ پیدا ہوا جسکي قسمت میں یہہ بات لکھي تھي کہ اُس کي بدولت ہندوستان کي سلطنت ایسي رونق کو پھونچیگي کہ جو اُس کو کبھي نصیب نہوئي تھي تفصیل اِس اجمال کي یہہ ھی کہ جس زمانہ میں ھمایوں بادشاہ افغانستان میں رھتا سھتا تھا تو ایک روز اُس کي سوتیلي ماں یعني مرزا ھندال کي حقیقي والدہ نے عورتوں کے کمرہ میں ھمایوں کي ضیافت کي حسب اتفاق ایک عورت پر آنکھہ اُس کي پڑي کہ وہ آسکا فریفتہ ہوا اور عشق اُسکا اُس کے رگ و ریشہ میں پیٹھہ گیا بعد اُس کے ھمایوں نے چھان بین اُس کي شروع کي چنانچہ اُس کو یہہ بات دریافت ھوئي کہ جام شیخ خراسان کے رھنے والے سید کي † صاحبزادي ھی جو کسي زمانہ میں

† پرانس صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحہ ۷۶۰ و ۸۴۰ اور ھمایوں کي یادداشتیں صفحہ ۳۱

تھے غرض کہ اُسکے همراهي بڑي لڑائیوں بھڑائیوں سے پیاس اپني بجھاتے تھے یہاں تک کہ هر پیاس پر دو چار آدمي جان سے مارے جاتے تھے اور یہہ بات یاد رهے کہ یہہ سخت مصیبت باقي مصیبتوں کي پیش خیمہ تھي علاوہ اُسکے باربرداري کي قلت اور سواریوں کي کمي سے کنبی کي عورتیں بھي اُسپر بھاري تھیں بعد اُسکے جب اُنھوں نے زراعت اور عمارت کے پچھلے نشان پیچھے چھوڑے اور عین میدان میں پیاس کے مارے زبانیں اُنکي باهر اور هونٹ اُنکے پپڑا رهے تھے اور هار تھکن کے مارے جینے سے تنگ آگئے تھے تو ایک صبح کو یہہ تماشا دیکھا کہ بہت سے سوار اونکے پیچھے چلے آتے هیں یہاں تک کہ جب اُنکو یہہ دریافت هوا کہ وہ راجہ مالدیو کے ملازم هیں اور مالدیو کا بیٹا اُنکے همراہ هے اور مقصود اُنکا یہہ هي کہ اُن شامت کے ماروں کو اس تقصیر پر گوشمالي دیویں کہ وہ همارے ملک میں بلا اجازت کیوں آئے تو رنگ اُنکے فق هو گئے اور تیور انکے بدل گئے اور برے برے خیال اُنکے سامھنے آنے لگے *

غرض کہ وہ سوار آگے بڑھے اور اُن تھکے هاروں پر پھیل پڑے چنانچہ منجملہ اُنکے جنھوں نے سواروں کا مقابلہ کیا وہ جان سے گئے یعنے سواروں نے اُن کو قتل کیا اور باقیوں کو مار کر بھگا دیا بعد اُسکے کچھہ سواروں نے آگے بڑہ کر کنوں پر قبضہ کیا یہاں تک کہ جو اُمید اُن کي تسلي و تشفي کي باقي رهي تھي وہ بھي باطل هو گئي *

جب کہ اِن بھگوڑے مصیبت ماروں کي سختیاں بدبختیاں غایت کو پہونچیں اور راجپوتوں نے جو اُن کے هلاک و تباهي کے خواهاں و جویاں تھے یہہ دیکھا کہ موت اُن کي قریب آ گئي اور اب کوئي آس اُن کو باقي نہیں رهي تو راجہ کا بیٹا سفید جھنڈا لیکر آگے بڑھا اور اُنکو لعنت ملامت کرنے لگا کہ تم لوگ میرے باپ کي قلمرو میں بلا اجازت کیوں آئے اور ایک هندو راجہ کے ملک میں گاوکشي کیسے کي بعد اُسکے اُس نے ترس کھایا اور فی الفور اُن کے لیئے پاني منگوایا اور زنانہ

شقتوں اور نفساني مصيبتوں کا عادي هو گيا تها تو آڑے وقتوں اور برے
انوں میں یک لخت اپني همت نه هارتا تها اور اپنے بڑے خانداني هونے
ور بادشاه هونیکي بات کو یک قلم هاتهه سے نه دیتا غرض که اوچه کي راه
ے همایون سنده میں داخل هوا اور حسین ارغوني سے ڈیڑه برس تک
فایده لڑتا جهگڑتا اور خط و کتابت کرتا رها *

جوده پور کے جانے اور راه کي مصائب اُٹهانے کا بیان

یهه عرصه ڈیڑه برس کا بکر اور سهوان کے محاصرے میں صرف هوا
اں تک که تمام خزانه اُسکا صرف هو گیا اور جو امداد اُس کو ملک
نده سے پهونچتي تهي وه بهي موقوف هوگئي اور جن سپاهیوں کو اُس
فراهم کیا تها وه بهي چهوڑ کر چلے گئے اور علاوه اُسکے یهه مصیبت پیش
ي که حسین ارغوني بڑها چلا آتا تها چنانچه جب همایون نے کوئي
ارا ندیکها تو اوچه کي جانب پچهلے پیروں بهاگا اور اخیر چاره یهه
چا که مارواڑ کے راجا مالدیو کا دامن پکڑے اور اُسکو مهربان اپنا تصور کیا
و جب که همایون ایسے بیابان کو طی کرکے جهاں اکثر لوگ اُسکے بهوک
س کے مارے مر گئے تهے جودهپور کے قرب و جوار میں پهونچا تو اُس
یهه دریافت هوا که جودهپور کا راجه امداد و اعانت کي نسبت اسباب
یاده مایل هی که همایوں کو پکڑ کر دشمنوں کے حواله کرے چنانچه
تا کام آس کو آس چٹیل میدان میں حفظ و حراست کي نظر سے
پڑا جهاں پاني اور سایه کا نام و نشان نه تها اور ابهي آسکو پیٹ
ت کو آیا تها اور اب مقصود اُسکا یهه تها که امرکوٹ کو چلا جاوے جو
ا کے قریب ایک ریگستان میں واقع هی اور اس سفر میں ایسے
ں ویرانوں پر گذرا که کبهي اُسکو اتفاق اُنکا نه پڑا تها اور ایسي
ي کڑي مصیبتیں اُٹهائیں که اب تک هرگز نه اُٹهائي تهیں علاوه اُسکے
ں وه آبادیوں میں تها اور اب تک ویرانوں پر نه گذرا تها تو وهاں کے
وں نے پاني کا دینا گوارا نه کیا اسلیئے که وه پاني کو بڑا قیمتي سمجهتے

خاندان والوں نے دلي آگرہ کے خزانوں سے هلکي هلکي چيزيں بہاري بہاري مول کي نکاليں اور کامران کے پاس لاهور ميں چلے گئے چنانچہ پانچويں جولائي سنہ ۱۵۴۰ ع مطابق ربيع الاول سنہ ۹۴۷ هجري کو لاهور ميں داخل هوئے *

جب کہ همايوں لاهور ميں داخل هوا تو آؤ بہگت اُسکي بخوبي نهوئي اور مبارک مهمان نسمجها گيا بلکہ کامران کو يہہ انديشہ هوا کہ خدا نخواستہ ايسا نہو کہ خود همايوں موروثي مملکت يعني کابل کو دبا بيٹهے يا اسکي بدولت خود شير شاہ سے بگڑے اور بيٹهي بٹهائي مفت کا جهگڑا کهڑا هووے غرض کہ کامران نے شير شاہ سے آشتي کي اور پنجاب کو اُسکے حوالہ کيا اور اپ کابل کو چلاگيا اور همايوں کو جهاں تهاں چهوڑ اور اُسکي بناہ و سلامت کو اُسي پر منحصر رکها *

جب کہ همايون کے بهائي بند اُسکو چهوڑ کر چلے گئے تو اُس نے خيال اپنا ملک سند پر دوڑ آيا جو کامران کي سلطنت کي جنوبي جانب ميں واقع هے اور حسين ارغوني اُسپر قابض و متصرف تها جس کے خاندان کو بابر نے قندهار سے خارج کيا تها اور اسليئے کہ وہ مري بهي دلي کي سلطنت سے کسي زمانہ ميں تعلق رکهتا تها همايون يہہ سوچا تها کہ شايد کوئي راہ ايسي نکلے کہ وہ صوبہ ميري اطاعت قبول کرے مگر همايون کي ذات ميں کوئي بات ايسي نہ تهي کہ اُسکي بدولت وہ بات اُسکو نصيب هوتي اسليئے کہ اگرچہ همايون تهوڑي بهت سمجهہ بوجهہ رکهتا تها مگر سوچ بچار اُسکي پوري پوري نتهي اور برے شوقوں اور خراب خراب ارادوں سے اگرچہ پاک صاف تها مگر اصول قاعدوں کا پابند اور اُنس و محبت سے اشنا نتها اور اصل و مزاج کي حيثيت سے الوالعزمي اور بلند نظري کي نسبت عيش و عشرت اور آرام و راحت پر زيادہ مايل تها مگر اس جهت سے کہ بابر کي زير نظر تعليم و تربيت پائي تهي اور جگهہ جگهہ پر اُسکے همراہ رها تها اور جسماني

شاهزاده اور اگلے وقتوں میں باغي طاغي بهي هوگیا تها همایوں کي فوج سے رفیقوں سمیت نکل کر چلا یا اور علاوہ اُس کے بہت سے لوگ چلے جانے پر آمادہ هوئی یہاں تک که جب همایوں نے لوگوں کے ارادوں پر اطلاع پائي تو اُس نے قصه مٹانا چاها چنانچه کشتیوں کا پل بناکر گنگا پار اُترا غرض که سولهویں مئي سنه ۱۵۴۰ ع مطابق دسویں محرم سنه ۹۴۷ هجري میں ایک بڑي لڑائي هوئي جسمیں همایوں کي فوج نے شکست پائي اور بہت سي گنگا میں ڈوب ڈوب کر مرگئي اور خود همایوں کي یہه صورت هوئي که گهوڑا اُس کا زخمي هوا اور بچاؤ کي صورت نرهي مگر ...بیوں سے ایک هاتهي هاتهه آگیا که وہ اُس پر سوار هوگیا اگر یہه هاتهي ...ته اُسکو نه آتا تو وہ بهي جان سے مارا جاتا یا دشمنوں کے هاتهوں گرفتار ...وتا مگر باوصف اِسکی که هاتهي بهي هاته آیا اور اُسنی مہاوت کو ...سخت تاکید فرمائي که وہ هاتهي کو پاني میں ڈالی مہاوت نے اُسکا ...کہا نه مانا یہاں تک که همایوں نے خود مہاوت کو هاتهي سے گرایا اور ...اُسکي جگهه ایک خواجه سرا کو بٹهلایا غرض که اُس خواجه نے هاتهي ...دریا میں ڈالا اور هانکنا شروع کیا مگر گنگا کا دوسرا کنارہ اسقدر بلند ...که هاتهي کا چڑهنا اُسپر ممکن نه تها حاصل یہه که اب بهي همایوں ...کي زندگي بڑي جوکهوں میں تهي مگر زیست کي یہه صورت نکلي که ...اُس کنارے پر فوج کے دو سپاهي کهڑے تهے جو پهلي پهل کنارہ پر پہونچے ...غرض که اُن دونوں سپاهیوں نے اپني اپني پگڑیاں اوتاریں اور بٹ بٹاکر ...ایک رسي بنائي اور ایک سرا اُسکا هاتهي پر پهینکا چنانچه همایوں ...کے ذریعه سے لٹک لٹکاکر اوپر چلا آیا بعد اُسکے تهوڑي مدت گذرنے پر ...مرزا هندال اور مرزا عسکري بهي آپهونچے اور رهي سهي فوج بهي آملي ...حاصل یہه که سب مل جل کر آگرہ کو روانه هوئی اور گنواروں کي لوٹ ...کهسوٹ سے بدشواري محفوظ رهی *

...بعد اسکے شیر شاہ سے مقابله کي امید باقي نرهي بلکه لڑنے بهڑنے ...قطع نظر اسقدر فرصت بهي بڑي دشواري سے هاتهه آئي که بادشاهي

بهاگ کر آئي اور میرزا هندال کے شریک و موافق هوئي تو اُسنے علانیہ بغاوت قایم کي اور کهلم کهلا فساد برپا کیا علاوہ اِسکے خود همایوں کے نایبوں نے میرزا کامراں کي خدمت میں پیک و پیام اِس غرض سے روانہ کیئے تھے کہ وہ اپنے بهائي همایوں کے کار و بار کو سنبهالی اور ٹوٹ پهوٹ کي درستي کرے چنانچہ مرزا کامراں کابل سے چل چکا تها اگرچہ ظاهري پیرایہ یهي تها کہ وہ بهائي کي خاطر جاتا هی مگر نیت میں یہہ فساد تها کہ اگر موقع هاتهہ آئی تو آپ اُسکي سلطنت کو تل کر بیٹهے مگر همایوں کے پهونچنی سے یہہ تمام ارادے فسخ هوگئی اور فساد بهي دبے دبا رهی بعد اُسکے مرزا کامراں اُن دونوں کے بیچ میں پڑا چنانچہ همایوں نے مرزا هندال کا قصور معاف کیا اور تینوں بهائي باهم شریک و موافق هوکر عام دشمن یعني شیرشاہ کي روک تهام میں دوڑ دهوپ کرنے لگے *

جب کہ همایوں نقصانوں کے پورے کرنے اور ٹوٹ پهوٹ کے سنوارنے میں مصروف هوا تو شیر شاہ اُن ملکوں پر قناعت کیئی بیٹها رها جو هندوستان خاص میں هاتهہ آئی تهی مگر بنگالہ پر دوبارہ قبضہ کرنا اور باقي ملکوں کو درستي پر لانا شروع کیا *

همایوں کي دوبارہ فوج کشي اور شکست و فرار کا بیان

لڑائي کے ساز و سامانوں میں دونوں فریقوں کے آٹهہ نو مهینے صرف هوئے یهاں تک کہ اپریل سنہ ۱۵۴۰ ع مطابق ذيقعد سنہ ۹۴۶ هجري میں همایوں آگرہ سے دوبارہ روانہ هوا اور کامراں اُسکا بهائي تین هزار آدمیوں کي کمک دیکر لاهور کو چلا گیا اور شیر شاہ اُسوقت گنگا کے کنارے کنارے قنوج کے برابر پهونچا تها غرض کہ دونوں حریف گنگا کے وار پار پڑے اور فریقین میں سے کسي کو یہہ منظور نہوا کہ گنگا پار اوتر کر حریف کي فوج پر دهاوا کرے اسلیئے کہ دونوں حریفوں کو یہہ کهٹکا تها کہ اگر خدا نخواستہ شکست کي صورت پیش آئي تو جان کا بچانا اور صحیح سلامت نکل جانا نهایت دشوار هوگا یهاں تک کہ سلطان مرزا جو خاندان تیموریہ

کے بچنے کی یہہ صورت ہوئی کہ ایک بہشتی نے اُسکو مشک پر بیٹھایا جسکے ذریعہ سے وہ بہشتی پانی میں پیرتا پھرتا تھا اگر خدا نخواستہ وہ بہشتی وہاں نہوتا تو همایوں بھی بہشت نصیب ہوجاتے غرض کہ همایوں بھاگتا رہا اور تھوڑی سی بھیڑ بھاڑ سمیت کالپی تک گرتا پڑتا پہونچا اور وہاں سے آگرہ کو گیا اور باقی فوج کا یہہ حال ہوا کہ کچھہ تو غنیم کے هاتهوں سے ماری گئی اور کچھہ پانی میں ڈوب کر مر گئی اور همایوں کی بیگم جسکی حفظ و حراست کے لیئے پچھلی دوڑ دھوپ اُسنے کی تھی اور نصیبوں کی خوبی سے پہلی ھی سے دشمنوں کی نرغہ میں گھر گئی تھی دشمنوں کے هاتهوں میں پڑی مگر شیر شاہ نے بڑی آدمیت برتی نہایت ادب سے پیش آیا اور تمام کاموں سے فرصت پاکر پہلے پہل یہی کام اُسنے کیا کہ محفوظ مکان میں بیگم صاحب کو بھیجوادیا چھبیسویں جون سنہ ۱۵۳۹ ع مطابق چھٹی صفر سنہ ۹۴۶ هجری میں یہہ بڑی مصیبت واقع ہوئی † *

اگرچہ همایوں افسردہ پژمردہ اور بیتاب و خاطر شکستہ تھا مگر آگرہ میں پہونچنا اُسکا اِسلیئے نہایت ضروری و لابدی تھا کہ جب همایوں بنگالہ کے قصے قضایوں میں مصروف تھا تو میرزا هندال آگرہ میں رفیق معاون پیدا کرنے لگا تھا اور جوں ھی کہ همایوں کی فوج بنگالہ سے

---

† بہت سے مورخوں نے یہہ لکھا هی کہ شیر شاہ کی دغابازی همایوں کی شکست کا باعث ہوئی اور کہتے هیں کہ جب شیر شاہ نے همایوں پر حملہ کیا تھا تو باهم چندے صلح کا قول قرار ہوگیا تھا بلکہ پوری آشتی ھی ہوچکی تھی اگرچہ بیان اُنکا قیاس سے بعید نہیں هی مگر میجر پرایس صاحب نے ابوالفضل کے اکبرنامہ سے جو کچھہ نقل کیا هے اُس سے صاف دریافت ہوتا هی کہ شیر شاہ کے اصلی حالوں کے بیان کرنے میں انصاف برتا اگرچہ کہیں کہیں اُسکی نسبت الفاظ نا مناسب بھی لکھے هیں پر یہہ اُسنے لکھا هی کہ همایوں کو خط و کتابت سے بہلاتا پھسلاتا رہا اور ایک مدت تک دم دلاسوں میں مصروف رکھا مگر عداوت سے کبھی هاتھہ نہیں اوٹھایا اور داؤ گھات سے اُسکو کامیابی نصیب ہوئی وہ سپاهیانہ جوڑ توڑ تھی دغا بازی و بدذاتی کی بات نہ تھی *

اُس دن پینتیس میل طے کرکے آیا تھا اور فوج اُسکی ماندی هوگئی تھی
چنانچه لوگوں نے همایوں کو یهه بات سوجھائی که حریف کی فوج پر
اِس سے پہلے دھاوا کرنا نہایت مناسب هی که وه ارام پاکر تر و تازه
هوجاوے مگر یک لخت اِس تدبیر کی عمل درآمد مشکل معلوم هوئی
یہاں تک که جب دوسرا دن هوا تو شیر خاں کی فوج کے چاروں طرف
ایسی کھائیاں کھودی پائیں که اُسکے لگ بھگ گذرنا یا اُسپر کامیابی کی توقع سے
دھاوا کرنا دونوں ممکن نه تھے بعد اُسکے همایوں نے کھائیاں کھود وائیں
اور کہیں کہیں سے کشتیاں اکھتی کراکے اِس غرض سے گنگا کا پل بنانا چاہا که
اُسکے دوسرے کنارے کنارے چلا جاوے اسلیئے که شیر خاں کے حق
میں تاخیر و توقف کا واقع هونا نہایت مفید اور نافع تھا سو اُس نے
همایوں کو پل کے بنانے سنوارنے میں یہاں تک مصروف رکھا که دو مہینے
پورے گذر گئے *

بعد اُسکے شیر شاه یهه چال چلا که جب وه پل پورے هونیکے قریب
آیا تو اُسنے اپنے خیموں کو نه توڑا اور ایک کافی فوج اُنپر اس غرض سے
چھوڑی که اُسکا جانا معلوم نهووے اور یهه چال اُسکی کسی پر نکھلے
چنانچه فوج همایوں کی پشت پر چھپی چھپی راتوں رات چنی چنی
سپاهیوں سمیت آیا اور صبح هوتے هی فوج همراهی کے تین حصه کر
همایوں کی فوج پر بیطرح ٹوٹ پڑا اور همراهیاں همایوں کو بڑے اچنبے
میں ڈالا غرض که همایوں کو اسقدر فرصت هاتهه آئی که وه جوں توں
گھوڑے پر سوار هوا اور یهه اراده کیا که وه ایکمرتبه جان توڑ کر لڑے اور اپنے
نصیبوں کو آزماوے مگر رفیق اُسکے مانع آئی چنانچه ایک سردار نے اُسکے
گھوڑے کی باگ ڈور پکڑکے اور دریا کی طرف کشاں کشاں اُسکو لیگیا
اور اسلیئے که وه پل اب تک پورا نهوا تھا اور دم بھر کے توقف میں جان
جوکھوں نظر آتی تھی تو کام نام کام اُسنے گھوڑے کو دریا میں ڈالا همایوں
دوسرے کنارے تک نه پهونچا تھا که وه گھوڑا ڈوب کر مرگیا مگر همایوں

جونپور کے محاصرہ میں پانو اپنے جمائي اور گنگا سے اگی مقام قنوج
تک جگہہ جگہہ فوج کے حصے چھوڑے اور جب کہ لڑائي کا موسم شروع
ہوا تو همایوں نے آگرہ کي آمد و رفت کي راهوں کو دو بارہ مسدود پاکر
کوئي علاج اِس کے سواے نسوچا کہ نئے مفتوحہ ممالک بنگالہ کو توڑتي
ہوئي فوج کي سپرد کرے اور بعد اُسکے جوں توں رستہ کو چیر چار کر
تھوڑے بہت لوگوں سمیت آگرہ کو چلا جاوے مگر همایوں نے اِس تدبیر
پوري کے عمل درآمد میں تھوڑي دنوں توقف برتا چنانچہ جب وہ
وہاں سے لوٹا تو سوکھا موسم آدھا گذر گیا تھا اور اپني روانگي سے پہلے
فوج کے بڑے حصہ کو خانخاناں لودھے کے تحت حکومت کرکے روانہ
کیا تھا جو بابر کے سرداروں میں شامل و داخل تھا غرض کہ جب فوج
اِس کي منگیر میں پہونچي تو شیر خاں کي اُس تھوڑي فوج نے اُسپر
چھاپا مارا جسکو اُس نے چھاپہ مارنے کي غرض سے روانہ کیا تھا چنانچہ
همایوں کي فوج پریشان هوگئي اور بڑي شکست اُس نے کھائي اور اب
شیر خاں کي یہہ نوبت پہونچي کہ جیسے وہ سوچ سمجھہ کر کام کرتا
ویسے هي دلیرانہ بیباکانہ کرنے لگا اور اِس غرض سے کہ اُسکي کامیابي
نتیجوں پر پوري اطمینان اور کامل اعتماد حاصل هووے بادشاهي کا
خطاب اختیار کر چکا *

اگرچہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ اِس از ے وقت سے پہلے پہلے همایوں کو یہہ
تو بہت سي نہ تھي کہ ایسي خطر ناک صورت سے آپ کو ازادي بخشیے
پر یہہ بھي ضرور هی کہ اُن شورو فسادوں کي وحشت اثر خبروں سے جو
میں دم بدم برپا هوتي جاتي تھیں کچھہ نہ کچھہ بیتاب و مضطر تو
هوگا بعد اُس کے جب همایوں بکسر میں پہونچا جو پٹنہ بنارس کے
درمیانمیں واقع هی تو اُسکو یہہ پرچا لگا کہ شیر خاں نے جونپور کا محاصرہ
کیا اور کڑي کڑي منزلیں لپیٹ سپیٹ کر منع و مزاحمت کے لیئے
وہ بکسر میں آپہونچا اور جسدن کہ شیر خاں بکسر میں پہونچا تھا

کرسکا اور پچھلي لڑائي میں محمود شاہ کو بڑي شکست دیسکا مگر باوصف اِس کے تھوڑي سي فرصت اسلیے اُسکو درکار تھي کہ گور کي غنیمت کو رھتاس گدہ میں لیجاوے اور اپني تدبیروں کے موافق کھلے ہوئے ملکوں کا انتظام کرے چنانچہ اُسنے جلال خاں اپنے بیتے کو یہہ ھدایت کي تھي کہ همایوں کو گھاتي سے گذرنے ندے اور کوئي کڑا مقابلہ بھي نکرے اور وقت پاکر باپ کے پاس پہاڑون میں چلا آوے پس همایوں نے بغیر پیش آنے دشمن کے کسي اور مقابلہ کے بلا دشواري گور پر قبضہ کیا † مگر اُن روزوں برسات کي ایسي دھوم دھام تھي کہ وہ مثلث جو گنگا کي دھاروں سے قایم ھوتا ھی پاني کا تختہ ھوگیا تھا اور جو ملک اِس طوفان سے خارج تھے حال اُنکا یہہ تھا کہ اُن کے ندي نالی ایسے زور شور پر جاتے تھے کہ اُن سے گذرنا نہایت دشوار و مشکل تھا غرض کہ برسات کے باعث سے لڑائي کے کام کاج کو بنگالہ میں جاري رکھنا اور هندوستان کے باقي حصہ سے پیک و پیغام کا آنا جانا ممکن و متصور نتھابلکہ یہہ مجبوري کئي مہینے تک قایم رھي اور سپاہ کي طبیعتیں بھي گرمي کي شدت اور آب و ھوا کي رطوبت سے پژمردہ افسردہ ھوگئیں اور جب کہ وہ برا موسم جو برسات کے بعد آتا جاتا ھی تو بہت سے لوگ مرگئے اور فوج اُسکي بہت تھوڑي رھگئي اور جوں ھي کہ آنے جانیکي راھیں کھلیں تو بہت سے آدمي داؤ بچاکر بھاگنے لگے اور مرزا هندال جسکو همایوں نے بہار کے شمالي حصہ پر چھوڑا تھا برسات کے تھمنے سے پہلے پہلے چلدیا *

شیرخاں کي ترقي اور همایوں کے تنزل کا بیان

اسي زمانہ میں شیر خاں اپنے گوشہ سے میدان میں باھر آیا اور بنارس پر قبض و تصرف کرکے چنار گدہ کو دوبارہ حاصل کیا

† غالب یہہ ھی کہ جون یا جولائي سنہ ۱۵۳۸ کو همایوں نے گور پر قبضہ ... ابوالفضل کا بیان ھی کہ سنہ ۹۴۵ هجري میں بنگالہ فتح ھوا اور یہہ برس ... سنہ ۱۵۳۸ع کي تیسریں تاریخ کو شروع ھوا مگر یہہ معلوم ھوتا ھی کہ همایوں بہار ... روانہ نہوا تھا کہ برسات آ پہونچي اور بہار کے صوبہ میں ماہ جون تک برسات نہیں آتي

بہادر شاہ گجراتي کے توپخانہ کو بڑے پایہ پر پہونچایا تھا اور بعد اُسکے همایوں کا ملازم هوا تھا اور اُس زمانہ میں توپخانے کے کام ایسي قدر و منزلت کے سمجھی جاتی تھی کہ جب وہ تین سو گولہانداز اسیر هوکر آئے جو چنارگدھ میں محصور تھے تو یک قلم دائیں هاتھہ اُنکے اس غرض سے قلم کرائی گئی کہ آیندہ کام کے قابل نرهیں یا اُن نقصانوں کي پاداش کو پہونچیں جو اُنکے هاتھوں سے ادھر والوں کو پہونچے *

جب کہ چنارگدھ فتح هوچکا تو گنگا کے کنارے کنارے همایوں بڑھا چلا گیا اور هنوز پٹنہ تک نہ پہونچا تھا کہ بنگالہ کا بادشاہ محمود شاہ اُسکو راہ میں ملا جو شیرخاں کے دباؤ سے جگہہ جگہہ بھاگا بھاگا پھرتا تھا اور اب بھي ایک ایسے زخم کي تکلیف و زحمت میں سخت مبتلا تھا جسکو اُسنے پچھلي شکست میں اوتھایا تھا *

جب کہ محمود شاہ سیکرا گلي کي کھاتي کے لگ بھگ پہونچا اُسنے اپني فوج کے قوي حصہ کو گھاتي لینے کي غرض سے بھیجا چنانچہ جب وہ لوگ اُس کے پاس پروس میں پہونچے تو اُنکو یہہ دریافت هوا کہ شیر خاں کا بیٹا جلال خاں اُس پر قابض و متصرف هی غرض کہ جلال خاں نے ایک سخت حملہ کے ذریعہ سے بہت سا نقصان اُنکو پہونچایا اور مار کر بھگادیا بعد اُس کے همایوں نے جلال خاں کي مزاحمت کو اُتھانا چاها چنانچہ وہ بہت سي فوج اپني لیکر آگے کو بڑھا مگر جب گھاتي پر پہونچا اُس نے یہہ دیکھکر نہایت تعجب کیا کہ وہ سنگ راہ از خود درمیان سے اُٹھہ گیا اور اب بنگالہ کي راہ میں کوئي روک توک باقي نہیں رهي *

شیر خاں کي تدبیروں میں یہہ امر داخل نہ تھا کہ اب کے برس همایوں کي بڑي فوج سے مقابلہ کرے بلکہ پہلے هي سے یہہ عزم اُس کا مصمم تھا کہ جنوب و مغرب کے پہاڑي خطہ میں چلا جاوے غرض کہ شیر خاں اپنے گھر بار کو مال و دولت سمیت رهتاس گدھ میں لیگیا تھا اور شیر خاں چنار گدھ کے طول محاصرہ کے باعث سے گور کو فتح

اور شیر گھاٹی کے پاس پاس کو گذرتے هیں اور بھاگل پور تک گنگا سے
الگ تھلگ جاتے هیں اور وهانسے جنوب کو ایسے سیدھے مایل هوئے هیں که
گنگا آنسے دور دور رهگئی اور یهي باعث هی که بهار و بنگال کے مغربی
جنوبي حصے اُنکے آڑ میں واقع هوئے اور گنگا کے جنوبي کنارے کي راه اُنکے
باعث سے دو جگهه ایک چنار گڈھ کے قریب دوسرے بھاگل پور کے مشرق
میں سیکرا گلي پر مسدود هوگئي اگرچه یهه پهاڑ اونچے تو نهیں مگر
درختوں سے بھر پور هیں *

اسلیئے که همایوں نے گنگا کے کنارے کنارے کوچ کیا اور توپوں اور ذخیروں
کو دریا کي راه سے لیگیا تو ناچار اُسکو چنار گڈھ کا محاصره کرنا † پڑا چنانچه
اُس نے چنار گڈھ کا محاصره کیا اور اُسکے روني کي اُن ٹکڑوں کو سرنگ
لگاکر اوڑانا چاها جو زمین کیجانب واقع تھیں اور کشتیوں کے توپ خانے
خاص قلعه کے رخ پر لگائے جو دریا کیجانب واقع تھا مگر باوجود ان
سامانوں کے ناکام رها اور فتح کي یهه صورت هوئي که جب محصور لوگ
کئي مهینے تک لڑتے لڑتے هار گئے اور امداد و اعانت کی اُمید نرهي تو
کام ناکام اُنهوں نے اطاعت قبول کي *

محاصره مذکوره بالا کا اهتمام رومي خاں قسطنطنیه والے کي تدبیر
و تجویز کے موافق عمل میں آیا تھا اور یهه رومي خاں وه تھا جس

---

† همایوں کي سرگذشتوں میں مندرج هی که پندرهویں شعبان سنه ۹۴۵
هجري مطابق جنوري سنه ۱۵۳۹ع شبرات کے دن فوج اُسکي چنارگڈھ پر پهونچي
مگر اس حساب کي رو سے بنگاله کي فتح اور باقي تمام کاموں کے واسطے جو همایوں
کي شکست فاحش واقع صفر سنه ۹۴۶ هجري مطابق جون سنه ۱۵۳۹ع تک
هوئي صرف چهه مهینے باقي رهے هیں اسلیئے هماري راے یهه هی که اگرچه سرگذشت
مذکوره کے لکھنے والے نے جو تاریخ کي کبھي پروا نهیں کرتا تهوار کا دن یاد رکھکر
صحیح صحیح لکھا مگر سنه میں بھول چوک اُسکو بلاشبهه هوئي اور یهه محاصره
پندرهویں شعبان سنه ۹۴۴ هجري مطابق آٹھویں جنوري سنه ۱۵۳۸ع کو شروع
هوا اور تمام مورخ متفق هیں که یهه محاصرا کئي مهینے اور بقول بعضوں کے چھه
مهینے قایم رها

لڑنے بھڑنے کي ساري وجهه یهه تهي که جلال خاں لوحاني نے بنگاله کے حکمراں سے بایں غرض اعانت چاهي تهي که وه شیر خاں کے قابو سے کسي طرح باهر نکل جاوے چنانچه ایکمرتبه ایسا اتفاق هوا که اُسکي بدولت مراد اُسکي پوري هونے کو تهي که شیر خاں نے نقصان اپنے بهت جلد پورے کیئے اور بنگاله کے حاکم اور جلال خاں نے جو حمله شیر خاں پر کیا وه صاف خالي گیا اور شیر خاں نے گوڑ دارالسلطنت بنگال کا محاصره کیا *

جب که همایون وهاں سے لوٹ کر آیا تو شیر خاں گوڑ کے محاصرے میں سرگرم تها چنانچه همایوں نے شیر خاں کو سراسیمه پاکر وقت کو غنیمت سمجها اور یهه بات سوچي که ایسے آڑے وقت میں دهاوا کرنا قرین مصلحت هي اور اُسکي قوت کو جمنے بڑهنے دینا بغایت ناصواب هي *

همایون کي لشکر کشي شیر خاں پر

غرض که نظر بامور مذکوره بالا همایون ایک بڑي فوج اپنے همراه لیکر ... سے روانه هوا اور بڑے امن چین سے چنار گڈه تک پهونچا مگر شیر خاں بهي اپنے ان خطروں سے غافل نتها جنمیں وه گرفتار هونیوالا تها چنانچه اُس نے انکي روک تهام کے لیئے ایسي معقول تدبیریں سوچیں اور وه عمده رائیں نکالیں که اسوقت تک هندوستان کي تاریخ میں نظیر ... کهیں پائي نهیں جاتي *

شیر خاں کا بڑا مطلب یهه تها که بنگال کي فتح کے واسطے اس سے پہلے وقت اُسکو هاتهه آوے که نیا غنیم اُسکو کچهه مضرت پهونچاسکے ... که اُسنے مضبوط فوج اپني چنار گڈه میں چهوڑي اور همایوں کي ... نوک اور مقابله مقاتله کے لیئے طرح طرح کے سامان اُسنے مهیا ... *

یهه چنار گڈه ایک پهاڑ کي ٹیکري پر گنگا کے کنارے واقع هي اور بندهیا چل ... کا وه پهاڑ ایک ٹکڑا هي جو مرزا پور کے قریب اور گنگا تک پهیلے ... اور مرزا پور کے آس پاس سے مغرب کیجانب مائل هوکر رهتاس گڈه

تها چنانچه اسکے بیتے جلال خاں نے بهي بابر کي اطاعت تسلیم کي تهي جو صغیر سن اپني ماں کي پال پوس اور بنگاله والي فوج میں موجود تها اور بابر نے بہت سے اختیارات اُسکو دیئے تهے مگر باوصف اسکے اپني والده لڈو ملکه کے قبض و قابو میں تها اور شیر خاں کا رعب داب اسکي ماں پر اسقدر بیٹها تها که جب وه غریب مرگئي تو جلال خاں اُس والا نظر سردار یعني شیر خاں کا دست نگر رها یہانتک که اب شیر خاں کل بہار کا مالک هوگیا اور چنار گڈه پر ایسي طرح قبضه حاصل کیا جیسے که بعد اسکے رهتاسگڈه پر حاصل † کیا تها *

همایوں کے آغاز سلطنت میں یهه قوت روز افزوں شیر خاں کو نصیب هوئي تهي اور جب که همایوں اپنے بهائي کامران سے کام کاج کا تصفیه کرچکا اور اپنے صوبوں کے کار بار پر التفات کي فرصت حاصل کي تو سنه ۱۵۳۲ ع میں چنار گڈه کا اراده کیا اور فتح کي امید پر روانه هوا مگر همایوں اسبات پر راضي هوا تها که شیر خاں نے اسکي بادشاهت کو تسلیم کیا اور اپنے بیتے کو ایک رساله سمیت اسکي خدمت میں بهیجا مگر جب که همایوں بهادر شاه سے لڑنے کو گیا تها تو شیر خاں کا بیٹا همایوں کي خدمت سے علحده هوگیا تها بعد اُسکے همایوں اُسیوقت سے گجرات کے جهگڑے بکهیڑوں میں همگي همت مصروف کر رهاتها اور ادهر شیر خاں نے قابو پاکو یهه کام کیا که تمام بہار پر قابض هو بیٹها اور بنگاله پر دوڑ دهاوے کرکے بہت سا حصه اُسکا دبا چکا بنگاله میں شیر خاں کا

---

† رهتاس گڈه ایک هندو راجه کو فریب دیکر شیر خاں نے چهینا تها چنانچه بیان اُسکا یهه هے که شیر خاں نے اُس راجه کو کهه سنکر راضي کیا که اُسکے گهر کے لوگوں کو پناه دے چنانچه بعد اُسکے پردهدار ڈولیوں میں مسلح سپاهي بیٹهاکر ایسا جن میں عورتیں سمجهي گئیں اور یهه کهلا هوا فریب جس سے جهوٹ بناوٹ صاف ظاهر هوتي هے ایسا معقول سمجها گیا که حال کے زمانه میں فراسیسوں کے سردار بسي صاحب نے ایک حاکم کي دغابازي کے چهپانے کو اُسپر عمل کیا جسنے دولت آباد کے مضبوط قلعه میں دخل اُسکو دیا تها

هوا اور سکندر لودهي کي ملازمت اختيار کي جو اُن روزوں بادشاه † فرمانروا تها *

غرض که باپ کے مرنے تک دلي ميں ملازم رها اور جب باپ اُسکا مرگيا تو سکندر لودهي نے سينهسرام اُسکے باپ کي جاگير اُسکو عنايت فرمائي بعد اُسکے جب سنه ۱۵۲۹ ع ميں ابراهيم لودهي نے بابر سے شکست فاحش کهائي تو محمد شاه لوحاني کي خدمت ميں سرگرم رها جو جونپور اور بهار کا بادشاه بن بيٹها تها اور تهوڑي مدت تک بادشاه کا مورد عنايت رها بعد اُسکے سليمان اپنے سوتيلے بهائي کي سازشوں سے موروثي جاگير سے خارج هوا تو محمد شاه کے دربار سے متنفر هوکر چلا گيا اور سنه ۱۵۲۷ ع ميں سلطان جنيد کا شريک حال هوا جو بابر کي طرف سے جونپور کا حاکم تها چنانچه جنيد کي امداد و اعانت سے بهار کے پهاڑوں ميں آواره لوگونکي جمعيت بهم پهونچاکر موروثي جاگير پر قبض و تصرف حاصل کيا اور بابر کا مطيع آپ کو بناکر محمد شاه لوحاني کے ملک کو لوٹنا کهسوٹنا شروع کيا اور اسي زمانه کے قريب يعني سنه ۱۵۲۸ ع ميں بابر کي خدمت ميں حاضر هوا اور همراه اُسکے چنديري کو گيا اور اُسکي بدولت جائداد موروثي کے قبض و تصرف کو مضبوط و مستحکم کيا اور بابر کي طرف صوبه بهار ميں ايک فوج کا حاکم رها *

شير خاں کا بهار و بنگال پر قابض هونا

اگلے برس سنه ۱۵۲۹ ع ميں محمود لودهي نے بهار کو فتح کيا اور شير خاں اپني ضرورت کے مارے يا هم قوميت کے تقاضے سے لودهيوں کا شريک هوا اور جب که محمود کي فوج تباه هوئي اور کارخانه اُسکا بهنڈ هوگيا تو بقول سنه اليه ميں جن سرداروں نے بابر کي اطاعت قبول کي تهي منجمله اُنکے ايک شير خاں ‡ بهي تها اور محمد شاه ان روزوں مرچکا

† سکندر لودهي سنه ۱۵۱۷ ع ميں مرگيا

‡ ارسکاين صاحب کا ترجمه بابر کي تزک کا صفحه ۴۰۸

میں هوئي تھي اور یہہ حسن خاں سینھسرام واقع بہار میں ایک ایسي
جاگیر رکھتا تھا کہ اُسکي آمدني سے پانسو سواروںکي تنخواہ ادا کرے اُسکي
ایک پٹھاني بي بي سے ایک شیر خاں دوسرا نظام خاں دو بیٹے تھے مگر
ایک فاحشہ کے جال میں ایسا آکر پھنسا تھا کہ اپنے جورو بچوں کي بات
نہ پوچھتا تھا یہانتک کہ جب شیر خاں اُسکا بیٹا کمانے جوگا ہوگیا تو
جونپور کو چلا گیا اور سپاهیوں کے بیڑے میں نوکر هوگیا بعد اُسکے جب
اُسکے باپ کو خبر هوئي تو اُسنے جونپور کے حاکم کو لکھا کہ میرے
کو میرے پاس آپ روانہ کریں تاکہ تعلیم اُسکي بخوبي عمل میں آ
مگر شیر خاں نے یہہ عذر پیش کیا کہ سینھسرام کي نسبت خاص جو
میں تعلیم کے موقع بہت کثرت سے اور نہایت عمدہ هیں *

معلوم هوتا هی کہ یہہ ترجیح اُسنے اپنے جي سے دي تھي اسلیئے
وہ پڑھنے لکھنے میں جي جان سے مصروف هوا چنانچہ علم شعر اور
سے کماینبغي واقفیت حاصل کي یہانتک کہ سعدي کے تمام اشعار
پڑھتا تھا اور علاوہ اُسکے اور اور باتوں کا علم بھي حاصل کیا بعد اُسکے
اُسکا اُسپر مہربان هوا چنانچہ کام ناکام اپنے باپ کي جاگیر کا انصرام و
یہانتک کرتا رہا کہ سلیمان اُسکا سوتیلا بھائي جوان هوگیا اور جب
بھائي جوان هوگیا تو اُس سے بہت اَن بن رهنے لگي غرض کہ جب
حال اچھا ندیکھا تو نظام اپنے سگے بھائي کو همراہ اپنے لیکر باپ سے

یے شیر خاں کا حال لیا گیا منجملہ اُنکے فرشتہ والے نے اگرچہ تاریخ اُسکي سب
لکھي اور اُسکے لکھنے میں کسي قسم کي طرفداري نهیں کي مگر اسلیئے کہ تاریخ
التفات اُسنے نہیں کیا تو وہ بہت پریشاں هوگئي چنانچہ بابر کي مہموں کو همایوں
مہموں سے ایسا خلط ملط کیا کہ اور تاریخوں کے بدون انکشاف اُنکا متصور نہیں
اُسکي کتاب کے اور مقاموں سے جہاں اُسنے ابراهیم اور بابر اور همایوں کي سلطنت
کا حال بیان کیا تھوڑي بہت اعانت حاصل هوتي هی مگر بابر کي سرگذشتوں
پوري پوري مدد هاتھہ آتي هی باقي ابوالفضل نے شیر شاہ کا اکثر حال لکھا هی
مقصود اُسکا اُسکي لکھنی سے شیر شاہ کو برا بھلا کہنا هی اور یہي توقع همایوں
بیٹے اکبر کے وزیر سے هوسکتي تھي

میں چھوڑ آیا تھا چنانچہ وہ جھگڑے اسپر تمام ہوئے کہ مرزا عسکري کو تخت پر بیٹھایا جاوے اور جب کہ یہہ جھگڑے برپا ہوئے تو بہادر شاہ گجراتي نے آنکے اوٹھنے سے ایسے فائدے اوٹھائے کہ ھمایون کي فوج اُن جھگڑوں کے باعث سے اتني کمزور ہوگئي کہ سنہ ۱۵۳۵ و ۳۶ ع مطابق سنہ ۹۴۲ ھجري میں گجرات اُسکے هاتهہ آئي اور کسیکي نکسیر بھي پھوٹي بلکہ اُس فوج نے مالوہ کو بھي خالي † کیا جسپر غنیم نے ھارا نکیا تھا *

شیر خاں کي آغاز عمر اور اُسکي ترقیوں کا بیان

ھمایون آگرہ میں داخل ھوا اور تھوڑے دنوں گذرنے پر شیر خاں کي سرکوبي کا ارادہ ‡ کیا یہہ شیر خاں § جس سے بڑے بڑے کارنمایاں ھونے تھے ابراھیم خاں پٹھان کا پوتا تھا جو اس فخر کا دعوے کرتا تھا کہ میں بھي بادشاھوں کے خانداں کا ھوں مگر غالب یہہ ھی کہ وہ قوم کا غوري اور اُسکي اور اُسکے بیٹے حسن خاں کي شادي غوریوں کے عمدہ خاندانوں

† تاریخ فرشتہ کي دوسرے اور چوتھي جلد اور پرایس صاحب کي تاریخ کي ... جلد اور ھمایوں کي سرگذشت اور برڈ صاحب کي تاریخ گجرات اور کرنیل مائیلز ... کي تحریر مندرجہ علمي حالات جلد ایک کو دیکھنا چاھیئے

‡ ھمایوں صفر میں روانہ ھوا مگر سال اُسکا تحقیق نہیں چنانچہ شیر شاہ کي ... میں سنہ ۱۵۳۵ع مطابق سنہ ۹۴۲ ھجري اور منتخب التواریخ اور تاریخ فرشتہ ... سنہ ۹۴۳ ھجري مطابق سنہ ۱۵۳۶ع لکھے ھیں منجملہ اُن سنوں کے سنہ ۹۴۲ ... درست نہیں کہ اُسي سنہ میں چنپانیر واقع گجرات کو ھمایوں نے فتح کیا اور ۹۴۳ ھجري اسلیئے صحیح نہیں کہ گجرات اور مالوہ کے بندوبست کرنے اور دلي ... آنے اور شیر خاں کي لڑائي کے سامان بھم پھونچانے کے لیئے کل ایک برس ... ھی اور اپنے ملک میں گذرنے اور چنارگڈہ تک پھونچنے کے واسطے جو آگرہ ... تین سو میل کے فاصلہ پر واقع ھی کل ڈیڑ برس کي مدت باقي رھتي ھی ... ھماري یہہ راے ھی کہ ماہ صفر سنہ ۹۴۴ ھجري مطابق سنہ ۱۵۳۷ع کو ... کے لیئے ھمایوں روانہ ھوا

§ واضح ھو کہ تاریخ فرشتہ کي پہلي اور دوسري اور چوتھي جلد اور ارسکاین ... کے ترجمہ تزک بابر اور پرایس صاحب کے ترجمہ اکبرنامہ کي چوتھي جلد

همایون اُسکو پکڑ نسکا تو ناچار اُسکا پیچھا چھوڑا اور گجرات پر قبض و تصرف کرنا شروع کیا چنانچہ بہت جلد اُسنے قبضہ حاصل کیا اور اُس برس کے بہت دن گذر چکے تھے کہ چنپانیر کا پہاڑي قلعہ فتح کیا اور وہ قلعہ یوں فتح ہوا کہ ایک طرف سے فوج نے دروازوں پر حملہ کیا اور دوسري طرف سے تین سو چنے چنے بہادروں نے جنمیں خود همایون بھي داخل تھا عمود نما پہاڑ کے ٹکڑے میں فولادي میخیں گاڑیں اور ایک ایک کرکے بہادرانہ چڑھگئے † *

ماہ اگست سنہ ۱۵۳۵ ع مطابق صفر سنہ ۹۴۲ هجري کو چنپانیر فتح ہوا اور اُسکے فتح پر تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ همایون کو اُن آفتوں کا پوچھہ لگا جو شیر خاں کي کامیابي پر مترتب ہوئیں چنانچہ همایون اپنے بھائي مرزا عسکري کو ممالک مفتوحہ پر چھوڑا اور آپ آگرہ کو روانہ ہوا مگر بعد اُسکے یہہ امر پیش آیا کہ اُسکے گجرات چھوڑنے پر تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ اُن سرداروں میں جھگڑے بکھیڑے قایم ہوئے جنکو گجرات

کولیوں کي قوم سے بہت سا نقصان اوٹھایا جو جنگلوں میں بستي هیں اور دور دور چھاپے مارتے هیں یہہ لوگ ایسي دبي دبي فوج میں گھس گئي کہ خاص همایون کے ڈیرے پر چھاپا مارا اور تمام اسباب اُسکا اور علاوہ اُسکے وہ کتابیں لوٹ کرلے گئے جنمیں توزک تیموري کا مشہور نسخہ بھي شامل تھا اور وہ ایک ایسا نسخہ تھا جسکے جانے اور دوبارہ آنے کو اُس زمانہ کے مورخوں نے تحریر کے قابل سمجھا همایون نے بھي وہ رنج اوٹھایا کہ اُسکي پاداش و تدارک میں کمبوجا کے رہنے والوں کو لوٹ کھسوٹ کر خاک سیاہ کیا جو محض بیقصور اور ناکردہ گناہ تھے

† جوں هي کہ چنپانیر کا قلعہ فتح ہوا تو یہہ بات دریافت ہوئي کہ بہادر شاہ کے دفینوں کا حال ایک سردار کو معلوم هے چنانچہ یہہ تجویز ہوئي کہ مار پیٹ کے ذریعہ سے وہ بھید دریافت کیا جاوے مگر همایوں نے وہ پسند نکي اور یہہ بات کہي کہ شراب اُسکو پلائي جاوے غرض کہ همایوں نے کسي سردار کو اُسکي تعظیم و ضیافت کے لیئے اشارہ کیا چنانچہ وہ تدبیر اُسکي راس آئي یعني جب اُس سردار کا دل خوش ہوا تو اُسنے میزبان کو بتانے میں کچھہ وسواس نکیا اور یہہ بات اُس سے بے تکلف کہي کہ اگر فلانے حوض کا پاني نکلوایا جاوے تو اُسکے اندر ایک گڑھی میں خزانہ مدفون هے حاصل یہہ کہ جب ویسا کیا گیا تو بہت سا چاندي سونا هاتھہ آیا

اُسکا دبانا اور اُسپر دهاوا کرنا نهایت سهل و آسان تها اور یهه بات اُسپر ظاهر تهي که اُسکے روک بچاو کے لیئے کوئي اوت آز بهي نتهي غرضکه جب بهادر شاه کو همایون کے ارادے کي خبر پهونچي اور اُسنے همایون کو یهه کهلا بهیجا که ایسے اڑے وقت میں ایک ایسے مسلمان بادشاه کو ستانا جو ایک کافر راجه سے لڑتا پهرتا هووے دین و ملت کے خلاف بلکه بے ایماني کي دلیل هی تو همایون نے خواه اس ملامت کے اثر یا اپني طبیعت کي تحمل کي ضرورت سے اپنے پورے پکے ارادے کو چتور گڑه کي فتح تک ملتوي رکها چنانچه بعد اُسکے بهادر شاه نے مندسور کے گرداگرد کهائیاں کهدوائیں اور همایون کے آنیکا منتظر بیٹها اور یهه طریق اُسنے اُس توپ خانه کے بهروسے پر اختیار کیا تها جسکا کپتان ایک ترکي قسطنطنیهکا رهنے والا تها اور تهوڑے سے گوله انداز اُسکے پرتگال کے قیدي تهے مگر وه هنر مند اسلیئے کام اُسکے نه آئے که جب همایون نے رسد کے چاروں رستے بند کیئے تو وه مقام اُسکے حق میں برے سے برا هوگیا یهانتک که جب یهه بات اُسپر کهل گئي که بهوکوں کے مارے حریف کي اطاعت کرني پڑي تو سنه ۱۵۳۵ ع مطابق سنه ۹۴۱ هجري میں توپوں کو توڑ اور فوج کو چهوڑ کر پانچ چار آدمیوں سمیت ماندو کو بهاگ گیا اور فوج کي حفاظت و حراست اور باقي ماندوں کي صحت و سلامت فوج کے هاتهوں پر چهوڑ کر چلا گیا *

غرض که بهادر شاه کا لشکر پراگنده هوا اور خود اُسکا پیچها دبایا چنانچه وه ماندو سے چنپانیر اور چنپانیر سے کمبوجا غرض که جگهه جگهه بے تهوڑ تهکانے پهرتا رها اور اب همایوں کا یهه حال تها که آپ اُسکے پیچهے فوج لیئے پهرتا تها یهاں تک که جس دن کمبوجا سے بهاگ کر دیو میں بهادر شاه پهونچا جو گجرات کے اخیر سرے پر واقع هی همایون بهي اُسي دن کي شام کو وهاں داخل هوا † مگر جب که

† جب که همایون کا لشکر مقام کمبوجا میں ڈیرے ڈالے پڑا تها تو همایون نے

اُس سے کیا تھا کہ اگر ہمارے ملک ہمارے ہي قبضہ میں رھینگے اور آپ اُنکے خواھاں نہونگے تو ہم لوگ اُپکے تابع رھینگے علاوہ اسکے مالوہ کي سلطنت کو بھي فتح کرکے خاص قلمرو میں داخل کیا تھا حاصل یہہ کہ بہادر شاہ اور ھمایون کي تکرار بڑہ گئي اور نوبت دور تک پہونچي اور علاوالدین ابراھیم خاں لودھي کا چچا جسکے لیئے بابر نے بدخشاں کي حکومت مقرر کي تھي بدخشاں کي حکومت کو چھوڑ کر بہادر شاہ کے پاس آیا اور اُسکا دامن پکڑا اور بہادر شاہ گجراتي علاوالدین کي تواضع و تعظیم اسلیئے بجالایا کہ خاندان اُسکا لودھیوں کے وقتوں میں بڑے پایہ کو پہونچا تھا اور جوکہ خود بہادر شاہ نے ابراھیم کي پناہ ڈھونڈھي تھي اسلیئے اپنے مربیوں کے لیئے اپنا جي جلایا اور ھمایون پر غیظ و غضب کھاکر تخت و دولت کے بھروسے ایسي نامعقول تدبیریں تجویز کیں جو تدبیر مملکت اور راہ انصاف کے صریح مخالف تھیں اگرچہ کھلا کھلا ھمایون سے لڑنے کي طرح نہ ڈالي مگر علاوالدین کو بہت سا روپیہ دیکر اِس قابل کردیا کہ اُس نے بڑي فوج تھوڑے عرصہ میں اکٹھي کي اور تاتار خاں اپنے بیٹے کو فوج کا سردار بناکر ھمایون کے مقابلہ پر بھیجا مگر جیسي کہ یہہ فوج بہت جلد اکٹھي ہوگئي تھي ویسے ھي پراگندہ ہوگئي اور تاتار خاں اُن تھوڑے سے لوگوں سمیت لڑتا بھڑتا رھا جو کچھہ باقي رھگئے تھے چنانچہ انجام اُسکا یہہ ہوا کہ وہ عین لڑائي میں مارا گیا یہہ واقعہ سنہ ۱۵۳۴ ع مطابق سنہ ۹۴۱ ھجري میں واقع ہوا *

ھمایون کا دل اس بڑي کامیابي سے بڑھا یا پہلے ھي سے عزم اُسکا مصمم تھا غرضکہ کوئي باعث ہو ھمایون آگرہ سے بایں ارادہ روانہ ہوا کہ جو نقصان اُسکو بہادر شاہ کي جانب سے پہونچا اُسکے پورے کرنے سے کلیجہ اپنا ٹھنڈا کرے مگر بہادر شاہ اُن روزوں میواڑ کے راجہ سے لڑنے میں اور چتور گڈہ کے محاصرہ کرنے میں استدر جي جان سے مصروف تھا

کامران کو ملک دے چکا تو اُسکے قبضہ میں صرف نیا ملک مفتوحہ باقي رہ گیا اور جن ذریعوں کي بدولت اُسنے وہ نیا ملک حاصل کیا تھا اور آیندہ بقاے قبضہ کے لیئے وہ ھي کافي وافي ھوتے وہ بھي اُسکے ھاتھہ تلے نرھے مگر جو کہ اب بھي اُسکے قبضہ میں بابر کي دلاور فوج موجود تھي اور بابر کي قوتوں کے اثر بھي جابجا موجود تھے تو ملک کي تقسیم کے برے برے اثر اول اول ظاھر نھوئے جب کہ ھمایوں کالنجر واقع بندیلکھنڈ کے محاصرہ میں مصروف تھا تو اُسکو پرچا لگا کہ بابن اور بایزید افغانوں کے سرداروں نے جنکے گروھوں کو پہلے بابر نے پراگندہ کیا تھا جونپور کے اضلاع میں دوبارہ فساد برپا کیا غرض کہ ھمایون نے اُنکے مجموعہ کو متفرق کیا اور بعد اُسکے چنار گڈہ پر چڑھائي کي جو بنارس کے قریب ایک پہاڑي پر واقع ھی اور وہ شیر خاں پٹھان اُسپر قابض تھا جو آیندہ کو ھمایوں کا حریف ھوجائیگا حاصل یہہ کہ سنہ ۱۵۵۲ ع مطابق سنہ ۹۳۹ هجری میں شیر خاں مذکورالصدر نے اِس شرط پر ھمایون کي اطاعت قبول کي کہ چنار گڈہ اُسیکے قبض و تصرف میں باقي رھے چنانچہ ھمایون نے بھي یہہ شرط اُسکي تسلیم کي اور آگرہ کو روانہ ھوگیا *

گجرات کي فتح کا بیان

اِس زمانہ سے تھوڑے دنوں پہلے ھمایون کا سالا جو اُسکي جان و حکومت کا خواھاں و جویاں تھا بہادر شاہ گجراتي والي گجرات کے حفظ و امان میں آیا اور اُسکي پناہ میں رھا اور جبکہ بہادر شاہ نے ھمایون کي درخواست کو منظور نکیا یعني بحسب اُسکي درخواست کے اُسکو حوالہ نکیا تو دونوں بادشاھوں میں رنج کا پہاڑ قایم ھوا یہہ بہادر شاہ اُن ریاستوں میں بڑا معزز و ممتاز تھا جو دلي کي شاھنشاھي کے تباہ ھونے سے قایم ھوئي تھیں اور دلي کي سلطنت کے ٹکڑے کئي جاتي تھیں اور اپنے زور بازو کے ذریعہ سے اصلي ملک سے زیادہ بہت سا ملک اُس نے بڑھایا یہانتک کہ خاندیس اور احمد نگر اور برار کے بادشاھوں نے یہہ اقرار

کابل کا هندوستان سے الگ هو جانا

منجمله اُنکے مرزا کامران قندهار و کابل کا حاکم تها مگر مرزا هندال اور مرزا عسکري هندوستان میں محض بیکار تهے کوئي کام اُنسے متعلق نتها اسلیئے که بابر نے اپنے جیتي جي همایوں سے چهوٹے بیٹوں کے لیئے کوئي حصه اپني سلطنت کا مقرر نهیں کیا تها تو اُس سے صاف واضح هوتا هی که اُسکا منشاء یهه نه تها که بعد اُسکے مرنیکے سلطنت اُسکي منقسم هو جاوے مگر کامران کي طبیعت سے یهه بات ظاهر هوئي که وه همایوں کے تحت حکومت نرهیگا اور جو که اُسکی موروثي رعایا کے بیچا بیچ اُسکے قبض و تصرف میں بڑا قوي اور جنگ جو ملک تها تو همایوں کي نسبت وه ایسے بڑے فائده میں تها که جب تک همایوں ایسے صوبوں کو خالي نکرتا جو جدید اور ناراض تهے تو تب تک مقابله کے لیئی فوج اکهٹي نکرسکتا *

نظر بامور مذکوره بالا همایوں نے یهي مناسب سمجها که کامران کي درخواست قبول کرے اور اُس ملک کے علاوه جو اُسکے قبض و تصرف میں تها پنجاب و اٹک کو بهي اُسکے حواله کردے چنانچه اُسنے ویسا هي کیا اور اُسي زمانه میں سرکار سنبهل کي حکومت مرزا هندال کو ضلع میوات کي حکومت مرزا عسکري کو عنایت فرمائي اور جب که

دل میں اُن لوگوں کي نسبت پیدا هوتا هی جنکي تعریف اُسنے بهت خوشامد بناوٹ سے لکهي اور علی هذالقیاس اُن شکوک کے رفع کرنے میں بهي بهت سي سعي بوجهه درکار هی جو اس وجهه سے پیدا هوتي هیں که جو بات اُسنے بیان کي بهت بے انصافي سے بیان کي اگرچه بجاے خود وه بات اچهي اور عذر کے قابل هے اُسکا رنگین اور ضعیف اور مغلق اور علاوه اُسکے خدا پرستوں کے ملفوظات اور خیالوں سے معمور هی اور اُسکے آقا کي تعریفوں پر انتها اُسکا عموماً هوتا هی ... صاحب کي تاریخ کے ذریعه سے همنے اُسکي اُن تحریروں سے مدد حاصل کي هی اُسنی همایوں وغیره کے حالات میں لکها هی اگرچه وه تاریخ اُنکا ترجمه ... مگر اکثر اُسمیں لفظي ترجمه اُسکا پایا جاتا هی؟ اور اُسکی مطالب صحیح اور ... اُسمیں صاف صاف پائی جاتی هیں

باب دوسرا

همایوں کي پہلي سلطنت کا بیان

جب که بابر کا انتقال هوا تو اُسنے همایوں کے علاوہ مرزا هندال اور
مرزا عسکري اور مرزا کامران تین بیٹے اور وارث چھوڑے †

† جب تک که هم خلاف اسکے کسي جگهه کوئي بات نکهیں تو یهه بات یاد
ے که همنے همایوں کي سلطنت کا حال تاریخ فرشته اور خود همایوں کي سرگذشتوں
ابوالفضل کے اکبرنامه سے لیا هی اور فرشته والے نے جو همایوں کي سلطنت کا حال
را پورا نهیں لکها تو وجهه اُسکي یهه هی که فرشته والے کا زمانه همایوں کے زمانه سے
تنا قریب نتها که وه چهان بین اُسکي اُن لوگوں سے کرتا جنهوں نے همایوں کا زمانه
ي آنکهوں سے دیکها تها اور نه اسقدر بعید تها که اُسکے بیچ میں مورخ لوگ تاریخیں
تے اور فرشته والا اُن تاریخوں سے استعانت کرتا همایوں کي سرگذشتوں کو ایک
ص جوهر نامي نے لکها هی جو اُسکا ادنی خدمتگار تها اور کام اُسکا یهه تها که
آقا کے هاتهه پانوں دهولانیکے لیئے آفتابه سلپچي اوٹهایا کرتا تها اور همیشه ساتهه
ے رهتا تها اگرچهه همایوں کے ملکي تعلقات اور خفیه تجویزات سے ناواقف تها مگر جهاں
ک اُسکي رسائي ممکن تهي وهاں تک حال اُسکا بهت پاکیزه بیانے اور صفائي اور
کي اور راستي سے لکها هی وه همایوں کا بڑا خیر خواه تها چنانچهه اُسنے اُسکی
وں کو ایسي اب و تاب سے بیان کیا که کوئي عیب اُنکا ظاهر نهووے اور اپنے آقا
کي چال چلن کو ایسا بهت کم نه سمجها که اُسکو چهپاوے یا کوئي عذر پیش کرنے
ت اُسکي بناوے ابوالفضل اکبر بادشاه کا بڑا پیارا وزیر اور نهایت قابل اور والانظر
مال لایق فایق تها مگر رنگین نگاري اور تشبیهه و استعاره سے کلام اُسکے معمور هیں
ب بهي حال یهه هی که اس طرز بیان میں جو قدرتي اصلي طرز کے خلاف هی
اُسکے کلام کو ایک نمونه سمجهتے هیں اور هندوستان میں وه طرز اب بهي مقبول
ستحسن هی علاوه اُسکے وه ایک ایسا خوشامدي درباري تها که اُسنے اپنے آقا اور
لوگوں کي خوبیوں کو جنسے کام اُسکو پڑتا تها کمال اب و تاب سے اور اُنکي
وں کو چکني چپڑي باتوں میں بیان کیا اور اُنکي شان و شوکت اور جاه و جلال
تاے رکها مگر تواریخ اور واقعات کا حال اُسنے بهت عمده لکها هی هاں اُسکے
کهلا طرفداري کي پوري پوري تسلیم نکرنے میں همیشه کے لیئے اتني هوشیاري
ر درکار نهیں جتني که اُس تنفر اور تعصب سے بچنے میں درکار هی جو همارے

فاصله پر واقع هی گهوڑے سوار آتا تها اور کوئی کام اُسکو نهوتا تها علاوه اُسکے
ایک هي سفر میں دو مرتبه گنگا کے وار پار آیا گیا اور آپ اُسنے بیان کیا که
جو دریا راه میں پڑتا تها وار پار اُسکو پیر کر آتا جاتا تها اور جیسا که جسم
اُسکا چابک و چالاک تها ویسي هي عقل اُسکي تیز اور فکر اُسکا رسا تها
چنانچه امورات سلطنت کے علاوه نهروں اور تالابوں اور عمده عمده کامو
کے بنوانے اور بیگانه ملکوں کے نئے نئے پهل پهلاریوں اور اچهی اچهی پید
واریوں کے رواج ورونق دینی میں مصروف رهتا تها اور با وصف ان
محنت مشقتوں کے اتني فرصت بهي حاصل تهي که فارسي ترکي دونو
زبانوں میں شعریں کهتا تها یهانتک که اُسنے ترکي زبان میں بهت سی
تصنیفیں کیں اوراپنے ملک کے شاعروں میں بڑا نام اُسنے پیدا کیا † *

† منجمله حالات مندرجه بابر کے اکثر حالات ارسکائن صاحب کے ترجمه
لیئے گئے جو بابر کي سرگذشتوں کا ترجمه هی جنکو اپ اُس نے ترکي زبان میں قلمبن
کیا اور اس ترجمه سے جو حاشیئے اور تتمے متعلق هیں اُنسے وه دشواریاں رفع هوجات
هیں جو هر صفحه میں پیش آتي هیں اور اُس گفتگو کے دیکهنے سے جسکو ارسکا
صاحب نے اس ترجمه کے دیباچه میں لکها هی ایشیا کا حال بابر کے زمانه کا تفصیل
دریافت هوتا هی اور اُس گفتگو میں اُن ملکوں کا جغرافیه بهي نهایت تفصیل
مندرج هی جهاں جهاں بابر نے لڑائیاں بهڑائیاں کیں علاوه اُسکے تاتاري قومو
مختلف گروهوں کا حال بهي صاف صاف مندرج هی اور معلوم هوتا هی
ترجمه بهي اصل کتاب کي طرز پر کیا گیا اسلیئے که اُسکے بیان کي طرز بهي عمده
ممتاز هی اور مشرقي لوگوں کا مبالغه اِس ترجمه میں پایا نهیں جاتا اور ایسا سید
سادها ترجمه بهي نهیں جیسا که اور مترجموں نے ایسي ایسي کتابوں کا کیا هی

اگر بابر شراب کا پینا بہت جلد چھوڑتا تو اُسکے حق میں بہت
اچھا ہوتا اسلیئے کہ ہر طرح یہہ سمجھنا چاہیئے کہ میخواری کی کثرت
سے عمر اُسکی تھوڑی ہوئی چنانچہ شوق و ذوق اُسکا اُسکی سرگذشتوں سے
دریافت ہوگا کہ اُسنے جیسی لڑائیوں کے حالات اور بادشاہوں کے خط و
کتابت کی کیفیات ایک زور و شور اور نہایت شان و شوکت سے لکھیں
ویسے ہی می خواری کے جلسوں کے اُمورات ایک آن و بان اور بڑی کو
سے قلمبند کیئے اگرچہ یہہ جلسے اُسکی شان و لیاقت کے شایان و سزاوار
نہ مگر اُسکی سرگذشتوں میں وہ ناپسندیدہ باتیں نہیں ہیں اسلیئے کہ اُن
جلسوں کی بے تکلفی اور سادگی ایسی بیان کی گئی کہ بابر کا بادشاہ
ہونا اُنکے دیکھنے سے فراموش ہوجاتا ہی بلکہ ایسا سمجھہ میں آتا ہی
کہ وہ بھی اُس جلسہ میں ایک یار میگسار تھا حاصل یہہ ہی کہ اُن
جلسوں کی بدولت جو میخواری کی کثرت پر مائل کرتی ہیں جیسے
سایہ دار درختوں کا جھومنا اور ایسے ایسے پہاڑوں پر بیٹھنا جنسے بڑی
بڑی فضائیں نظر آتی ہوویں اور کشتی کا نرم نرم چلنا اور ترکی فارسی
اشعار ازبر پڑھنا اور کبھی کبھی گیت بھی گانا اور یاروں سے دھول
دھپا ہوجانا اور ہنسی ٹھٹول کی باتیں کہنا غرض کہ ایسی ایسی باتوں
کے باعث سے ایسے آوارہ جلسوں کی برائیاں بری نہیں لگتیں *

بابر کا یہہ وتیرہ تھا کہ ایک جگہہ پڑا نرھتا تھا چنانچہ یہہ بات
اُسی اُس کلام سے صاف واضح ہوتی ہی جو مرنے سے تھوڑے دنوں پہلے
اُس اپنی زبان سے فرمائے تھی یعنے گیارہ برس کی عمر سے یہہ اتفاق
نہیں ہوا کہ دو رمضان ایک جگہہ کئی ہوں یہاں تک کہ جو وقت اُسکا
لڑائی بھڑائی اور سیر و سفر میں صرف نہوتا تھا تو اُسوقت کو سیر و
شکار اور گھوڑے کی سواری اور دور دراز کے سیر سپاٹوں میں صرف کرتا
اور جن دنوں کہ جی اُسکا اچھا نتھا تو پچھلی سیر اُسکی یہہ تھی
کہ دو دن کے اندر اندر کالپی سے آگرہ تک جو ایک سو ساٹھہ میل کے

شوق ذوق سے کرتا هی که گویا اُنسے الگ نہیں هوا اور اُنکے ساتهه الڑ بڑ
بیٹهتا تاپ رها هی اور جهاں کہیں اُس نے حال اپنا بیاں کیا وهاں اپنے
دوستوں کا حال بہت حسن و خوبي اور کمال التفات و عنایت سے بیان
فرمایا چنانچه اُنکي کهاوتوں اور بیماریوں اور حادثوں اور مهموں کا حال
تفصیل وار تحریر کیا اور کہیں کہیں اُنکے بڑے بڑے کوتکوں کي هنسي
بهي کي *

جب که اُسنے اپنے معتمد خواجه کلاں کو جو کابل میں اُسکي طرف
سے کام کاج اُسکا کرتا تها ایک خط اپني سلطنت کے کار و بار میں لکها
تو اُسکے اخیر میں یارانه کے دو چار فقرے اُسکے جي بهلانے کي غرض
تحریر کیئے اور بعد اُسکے یهه عذر لکها که خدا کے واسطے میري بیوقوفي
کو معاف کرنا اور اُنکي وجهه سے مجهکو برا نسمجهنا بعد اُسکے خواجه
کلاں کو یهه بات بهي لکهي که جیسے مینے شراب کا پینا چهوڑا تو بهي
ویسے هي چهوڑ دے اور اصل کلام اُسکا یهه هی که جب هم سارے یار
بار ایک جگهه اکٹهے تهے تو شراب کا پینا لطف سے خالي نتها اور اب
حیدر قلي اور شیر احمد کے سواے کوئي هم پیاله اور هم نواله تیرے پاس
موجود نہیں تو اب شراب کے چهوڑنے میں تیري طبیعت پر جبر نهوگا
اور علاوه اُسکے اُسي خط میں یهه بهي لکها تها که مجهکو آپ پر بڑا رشک
آتا هی که تم کابل میں رهتے هو اور وهاں کے سیر و تماشوں کے مزے اُٹهاتے
هو اور یهه بهي لکها که جب لوگ صرف ایک تربوز † یهاں میرے پاس لائے
اور میں نے اُسکو تراشا تو اپنی تنهائي پر کمال افسوس کیا که میں کیسا
وطن سے دور اور یاروں سے مهجور پڑا هوں اور اُسکو کهانا شروع کیا تو
یاروں کي جدائي میں آٹهه آٹهه آنسوں رویا اور بهتے آنسوؤں کو تهام
نسکا *

---

† معلوم هوتا هی که یهه پهل اُسوقت تک هندوستان میں پیدا نهوتا تها
بعد اُسکے اُسنے رواج پایا *

هوئے هيں كه جتني جگهه ميں وه لكهي گئي زمانه حال كے كسي سياح
نے اُنكو اتني جگهه ميں نهيں لكها اور جب كه اُن مصيبتوں كا لحاظ
كيا جاوے جنميں اُسنے وه سرگذشت اپني قلمبند كي هى ‡ تو نهايت
تعجب هوتا هى *

تصنيف بابر كي بڑي خوبي يهه هى كه باوصف اِسكے كه اُسكا
مصنف ايک دراز مدت تک طرح طرح كے انقلابوں ميں مبتلا رها اور
زمانه كے بهت سے گرم و سرد اُسنے ديكهے مگر اسكي عادات وشمايل ميں
كچهه تغير واقع نهوا چنانچه اُسكي طبيعت ميں ويسي هي مهر ومحبت
باقي رهي اور مزاج ميں ويسے هي نيک اخلاق قايم رهے جيسے كه اغاز
ابتداء ميں موجود تهے جب كه كام كاج كا بوجهه اُسنے اُوٹهانا شروع
كيا تها اور مال و دولت اور جاه و حشمت كے حاصل هونے سے شعور و سليقه
اُسكا خراب نهوا تها اور قدرتي چيزوں اور خيالي باتوں سے مزے اُٹهانے
كي استعداد اُسكي طبيعت سے كم نهوئي تهي *

بابر كي سرگذشتوں كے مترجم ارس كائن صاحب نے بيان كيا هى
كه لوگوں كي شان و شوكت كے جو حالات ايشيا كي تاريخوں ميں مندرج
هيں وه سرد مهري اور افسرده مزاجي سے سراسر معمور هيں مگر منجمله
انكے ايک ايسے بادشاه يعني بابر كے حالات كے ملاحظه سے ايک طرحكي
تسكين هوتي هى جو عمر گذشته پر تاسف كرتا تها اور اُس نے بيان كيا
هى كه ميں ايک اپنے ساتهي كي جدائي سے روتا تها جو كهيل كود ميں ساتهه
رهتا تها اور اپني رشته دار عورتوں اور خصوص اپني ماں كا ذكر ايسے

‡ جن جن ملكوں ميں بابر نے لڑائياں بهڑائيا كيں اور حالات اُنكی بيان كيئے
لفظوں كي قلت اور معنوں كي كثرت اُسوقت دريافت هوسكتي هى كه ابن بيتوتا كي
سيرسے مقابله كيا جاوے جو ايک مشهور مورخ اور بڑا سياح و محقق اور نهايت
لايق تها يا جو جغرافيه بابر نے لكها هى اُسكا مقابله بهي ايشيا كے كسي مورخ
جغرافيه نگار سے كيا جاوے

غرض کہ بیاں اُسکي سرگذشتوں کا صاف و پاکیزہ اور دلاورانہ اور رنگین و دلچسپ هی اور اسلیئے کہ وہ ایک ذهین اور تجربہ کار آدمي کي تصنیف هی تو اُسمیں اُسکے معاصروں اور هموطنوں کے کام کاج اور رنگ ڈهنگ اور چال تهال ایسے واضح هیں جیسا کہ رنگ روپ آئینہ میں ظاهر هوتا هی اور یهي باعث هی کہ تمام ایشیا میں منجملہ صحیح تاریخوں کے اصلي تاریخ کا ایک عمدہ نمونہ هی اسلیئے کہ اگرچہ معمولي مورخوں نے بڑے بڑے لوگوں کے کاموں اور تکلف کے برتاوں کا حال بڑي شان و شوکت سے بیان کیا مگر اُنکی طور و طریقوں اور خاص خاص عادتوں کا بیان نهیں کیا بلکہ علی الخصوص ایسي باتوں کو بالکل چهوڑ گئے جو اُنکي شان و منصب کے شایاں و سزاوار نتهیں هاں بابر کي سرگذشتوں میں جن جن لوگوں کا حال بیان کیا گیا اُنکي شکل صورت اور لباس و پیرایہ اور شوق و ذوق اور عادات و شمایل کا بیان ایسي تفصیل و تشریح سے کیا گیا کہ فی الحال گویا هم اُن لوگوں میں موجود هیں اور اُنکو اپني آنکهوں سے دیکهہ † رهی هیں اور جن ملکوں میں بابر کا گذر هوا اُنکي فضاؤں اور آب و هوا اور پیداواروں اور عجیب عجیب صفتوں اور بڑي بڑي عمارتوں کے حالات سے سرگذشت اُسکي معمور و مشحون هی اور وہ ایسي تفصیل وار اور ٹهیک ٹهیک

کہ گویا میرے پانوں کي طاقت جاتي رهي اور حقیقت اُسکي یهہ هی کہ وہ بڑا بادشاہ تها اور یهہ ایک ایسي بات هی کہ اگر وہ بڑا جتي ستي گوشائیں پنڈت بهي هوتا تو کوئي یقین نکرتا کہ یهہ بات اُسنے اپنے جي سے کهي هی

† یهہ مفصل حال اُن درباروں اور لشکروں کے لوگوں کا هی جهاں جہ بستا رستا رها اور جن ملکوں کا حال اُسنے بڑي وضاحت سے لکها وهاں کے کي صرف ایسي ایسي انهوکي باتیں بیان کیں کہ اُنکے سننے سے بیگانہ ملکوں والے حیران هوں مگر اُنکي اوقات بسري اور رسم و رسوم کے حالات اُسنے وار اسلیئے نهیں لکهی کہ وہ اُنکے اس قسم کے کل حالات سے بخوبي واقف هوسکتا تها

بابر کي وفات اور اُسکي عادات کا بیان

خلیفه اور خواجه مهدي کي سازشوں میں جنسے بابر غالباً واقف نتها
بابر نے انتقال کیا یهه بادشاه اگرچه بهت بڑا بادشاه نتها مگر بڑي تعریف
کے شایاں و سزاوار جو شخص ایشیا میں کبهي پیدا هواوه یهي تها اور
۲۶ دسمبر سنه ۱۵۳۰ع مطابق سنه ۹۳۷ هجري میں عمر کے پچاس
برس اور بادشاهت کے اڑتیس برس پورے کرکر مقام آگره میں جهان فاني
سے گذر گیا اور لاش اُسکي بحسب اُسکي تمنا مقام کابل میں ایک ایسي
جگهه مدفون هوئي جسکو اُسنے غالباً خود † پسند کیا تها *

اگرچه بابر کي عادات اُسکے کاموں سے بخوبي واضح هوتي هیں مگر
اسکے خاص ذاتي حالات اور تحریرات کي نسبت تهوڑا بهت لکهنا باقي
هے چنانچه جو سرگذشتیں آپ اُسنے قلمند کي هیں وه غالباً ایسي عمده
هیں که نظیر اُنکي پائي نهیں جاتي یعني اپني عمر کي حکایتوں اور
اپنے اور طبیعت کے قصوں کو جگهه جگهه ایسا بیان کیا که جو سچے
تهے اُسکو هرگز نهیں چهپایا اور بناوت کو دخل نهیں دیا اور راست
بازي اور خوش مزاجي کے ظاهر کرنے میں تکلف کو کام نفرمایا ‡ *

---

† برنس صاحب نے اپني سیاحت نامه کي جلد ایک صفحه ۱۴۱ میں لکها هی
که بابر نے یهه وصیت کي تهي که میري لاش اُس جگهه دفن کیجارے جو اُسکي
پسند کے موافق هو میں اُسکو مطبوع و مرغوب تهي چنانچه اب بهي ایک پاکیزه ندي اُس
مقام میں بهتي هی اور خوشبودار پهولوں کو پاني دیتي هی اور کابل کے لوگ ایک
ایک تهوار کو وهاں اکهٹے هوتے هیں بابر کي قبر کے سامنے سنگ مرمر کي ایک
مسجد اگرچه چهوٹي سي هی مگر بهت هي عمده بني هوئي هی اور اُسکے مقبره سے
ایک نهایت دلکش فضا نظر پڑتي هی

‡ واضح هو که صاف بیاني اور راست گوئي کي رو سے بابر کي سرگذشتیں
تیمور کي سرگذشتوں کے مخالف هیں اگرچه تیمور کي سرگذشتوں کي زبان سیدهي
هے مگر باوصف اسکے بهت بنا بنا کر اسلیئے لکهي گئیں که لوگوں کے دلوں پر
اثر کرے چنانچه ایک مقام پر اُسنے یهه بات لکهي که ایک روز اتفاق سے میرے
پاؤں سے ایک چیونٹي پسگئي اُسکے پس جانے سے میرے دل کو ایسا صدمه پهونچا

کا هلکا اور صبح کا مارا هی همیشه مطیع و محکوم اپنا رهیگا مگر خواجه مهدي نے ایسی کوتک کیئے که وزیر اپني امید سے نا امید هوا خواجه مهدي اور علاوه اُسکے تمام لوگ اسبات کو یقیني سمجهی تهي که بابر کے بعد تخت اُسیکو نصیب هوگا مگر جب که وقت اُسکا قریب ایا تو خلیفه نے خواجه مهدي کو یکا یک گرفتار کیا اور اُس پاس کے لوگوں کو اُسکے ملنے جانے سے موقوف رکها اس بڑے انقلاب کا باعث اُس سرگذشت میں مندرج هی جسکو ارس کائن صاحب نے محمد محکم کي سند پر بیان کیا جو سرگذشت مذکوره کے مصنف کا باپ تها خلاصه اُسکا یهه هی کہ خواجه مهدي سے خلیفه ملنے گیا تها اور محمد محکم همراه اُسکی تها حسب اتفاق اُسوقت خلیفه کي طلب هوئي که بابر کي جان هونٹوں تهي جوں هي که خلیفه خواجه مهدي کے مکان سے اوٹها تو خواجه مهدي ساتهه ساتهه اُسکے ازراه تعظیم کے دروازه تک آیا اور دروازه پر کهڑا رها یهاں تک که محمد محکم بغیر اڑے بهڑے اُس سے نکل نسکا اور جب خلیفه دور نکل گیا تو خواجه مهدي نے دانت پیس کر یهه بات کهي بهلا بے او پیر نابالغ خدا چاهے تو تیرے چمڑي جلد نکلواتا هوں خواجه مهدي نے یهه بات کهکر مونهه پهیرا تو محمد محکم کو گهر سے نکلتے دیکها بهت پشیمان هوا اور اوسان اُسکے جاتے رهے مگر اُسنے محمد محکم کے پکڑکر خوب اینٹهے اور بیساخته یهه مصرع پڑها † زبان سرخ سرسبز دهد برباد غرض که محمد محکم نے خلیفه کو یهه داستان سنائی چنانچه نتیجه اُسکا یهه هوا که خلیفه نے خواجه مهدي کي رفاقت چهوڑي اور همایوں کا ساتهه دیا *

---

† واضح هو که فارسیوں کي اصطلاح میں زبان سرخ غماز کي زبان سرسبز صاحب اقبال کے سر کو کهتے هیں اب اس مصرع کے یهه معني هیں که وه جو غماز هوتي هی اُس سر کو برباد دیتي هی جو صاحب اقبال هوتا هی (م

اُنہوں نے بابر سے یہہ درخواست کي که آپ اپني جان نکھوویں اور هزاروں
کے عیش و آرام کو برباد نکریں مگر بابر اپنے ارادہ سے باز نہ آیا چنانچہ
وہ همایوں کے سیجہ کے واري هوا یعني تین بارگرد اُسکے پهرا جو جینے سے
دور اور مرنے سے قریب هوگیا تها بعد اُسکے تهوڑي دیر تک بہت گڑگڑا کر
خدا سے دعا مانگي یہاں تک که اپنے قربان هونیکا ایسا اُسکو پورا یقین
هوا که چند بار اُسنے یہہ پکارکر کہا که اُسکا دکهہ میں نے سہا میں نے
سہا اور تاثیر اس اعتقاد کي اُسپر اور اُسکی بیٹی پر اسقدر هوئي که تمام
مورخ اسبات پر متفق هیں که همایوں اُسیوقت سے تندرست هونے لگا اور
باپ اُسکا جو پہلے سے بیمار تها اور همایوں کي بیماري کے مارے زیادہ مریض
ولاغر هوگیا تها اُسیوقت سے تهوڑا تهوڑا گهٹني لگا جس سے یہہ بات بہت
جلد واضح هوئي که موت اُسکي قریب آگئي اور جب که اُسکي نوبت یہاں
تک پہونچي تو اُسنے اپنے بیٹوں اور وزیروں کو مرتے دم اکهٹا کیا اور اپنے جي
کي خواهشیں ظاهر کیں اور آپسمیں اتفاق و محبت کي سخت تاکید
کي مگر اُسکے وزیر خلیفه نے پہلے سے یہہ تجویز کي تهي که بابر کے
سارے منصوبوں کو پورا نہونے دے † اور اس وزیر کا رعب داب ایسا تها
که اُسکے آگے کسي کي پیش نجاتي تهي مگر اُسکے رعب داب کي وجہہ
آجتک دریافت نہیں هوئي چنانچہ اُسنے اس غرض سے که سلطنت کے
تمام اختیارات اُسکے قبض و تصرف میں قایم و دایم رهیں یہہ ارادہ کیا
که بابر کے بیٹوں کو دخل ندے اور اُنکو الگ تهلگ رکهے اور اپنے داماد
خواجه مهدي کو تخت پر بیٹهاوے اور وزیر اُسکے بیٹهانے میں یہہ فائدہ
سمجهتا تها که خواجه مهدي عمر کا نوجوان اور مزاج کا لاوبالي اور بیبت

† یہہ خلیفه بابر بادشاہ کا بڑا پرانا سردار تها مگر یہہ بات سمجهني دشوار هی
که یہہ قابل بادشاہ کے روبرو اور همایوں سے تجربہ‌کار وارث کے سامنے اسقدر
اختیار اُسکو کسطرح نصیب هوا تها اور ایسي هي یہہ بات بهي اچنبهی کي معلوم
هوتي هی که اس سے آگی ذکر اُسکا تاریخ فرشته یا اکبرنامه میں نظام‌الدین پا
خلیفه کے نام سے پایا نہیں جاتا

متصرف ہوگیا چنانچہ بابر فی‌الفور اُس جانب کو روانہ ہوا اور جب کہ پٹھان لوگ اُس جگہہ سے چلے گئے تو کچھہ فوج اُنکی پیچھے بابر نے روانہ کي یہاں تک کہ اس فوج نے گنگا جمنا دونوں کے وار پار اُنکا پیچھا کیا اور بندیل کھنڈ میں اُنکو منتشر کردیا بعد اُسکے برسات آگئي اور بوجہہ اسکے تعاقب موقوف ہوگیا *

بابر کے بیمار ہونے جانشیني کي نسبت سازشوں کا بیان

معلوم ہوتا ہی کہ مرنے سے پندرہ مہینے پہلے بابر کي طبعیت درست نہوتي تھي اور جو کہ اُسکي سرگذشتوں میں حالات اس زمانہ کے مند نہیں تو یہہ بات صاف دریافت ہوتي ہی کہ اُسکي قوت و ہمت س کاہلي سستي آگئي تھي علاوہ اسکے اور چند باتوں سے بھي یقین ہوتا ہ کہ اُسکي حکومت بھي اس باعث سے کم زور ہوگئي تھي کہ لوگوں کو اُس حکومت کے زوال کا خیال بندہ گیا تھا چنانچہ ہمایوں بھي بدخشاں ک حکومت سے بلا اجازت چلا آیا اور جب کہ بابر نے اپنے وزیر نظام‌الدین عل خلیفہ کو ہمایوں کي جگہہ منتخب کیا تو اُسنے بھي کوئي حیلہ پیش اور وہ بھي دربار ہي میں رہا اگرچہ ہمایوں کو بدخشاں سے طلب ن تھا مگر ساتھہ اُسکے محبت سے پیش آیا اور بعد اُسکے تھوڑے دنوں گذ پر ایک بیماري ہمایوں کو عارض ہوئي جو بابر کے مرنیکا قوي سبب ہو جب کہ بابر کو یہہ بات دریافت ہوئي کہ حکیم اپني تدبیروں سے عا ہوئے اور خود حکیموں نے بھي یہہ عرض کیا کہ اب دوا درماں سے ک فائدہ معلوم نہیں ہوتا تو ہمایوں کي جان بچانیکے واسطے بابر کو صرف اُمید باقي رہي کہ اُس اعتقاد باطل کے بموجب جو آج کل بھي اہ مشرق میں جاري ساري ہی یہہ بات چاہي کہ بیٹے کي جان بچے باپ کي جان نثار ہووے اور جیسے کہ یہہ اعتقاد اُسکے جي میں تھا ویسے ہي اُسکے دوستوں کو بھي اُسکي تاثیر کا یقین کامل تھا چنانچ

کو روک تھام سکا همراہ اپنے لیکر لوت گیا اور سون ندي پار اپنے ڈیرے ڈالے
ور وہ بہت سے سردار جو اُسکو چھوڑ کر چلے گئے تھے بابر کے تابع ہوگئے
چنانچہ بابر آگے کو بڑھا چلا گیا اور محمود نے یہہ بات سوچ سمجھہ کر
کہ لڑنے میں کچھہ فائدہ نہیں بھاگنا اختیار کیا *

گنگا کے جنوب میں بہار کا ملک جسقدر واقع تھا وہ بابر کے قبض و
صرف میں آیا مگر بہار کا شمالي حصہ شاہ بنگال کے قبضہ میں باقي رہا
سکي بہت سي فوج اُس جگہہ اڑي پڑي تھي معلوم ہوتا هی کہ شاہ
گال کا صرف اسقدر مطلب تھا کہ دلي کي سلطنت کے اُس حصہ یعني
مالي بہار کو اپنے قبضہ میں رکھے اور باقي حصوں پر لڑائي بھڑائي نکرے
چنانچہ اُسنے اسي غرض سے بابر کو خط و کتابت میں مصروف رکھنا
تھا اور ایک ایلچي کا آنا جانا جاري رکھا یہاں تک کہ بابر کو صبر کا
حمل نرها اور گنگا پار اوتر کر بنگالیوں سے لڑائي کو آگے بڑھا *

اگرچہ وہ گنگا اوتر گیا مگر گھاگرا کا اوترنا باقي رہا جہاں غنیم اُسکا
سي جگہہ پڑا تھا کہ وہاں گنگا گھاگرا سے ملتي هی مگر بابر کے پاس
شتیوں کا سامان ایسا اچھا تھا کہ اُسنے بنگالیوں کي کشتیوں کو مار پیٹ کر
گا دیا اور اگر یہہ صورت پیش نہ آتي تو وهي کشتیاں بابر کے حق میں
لگ راہ ہو جاتیں بعد اُسکے بنگالیوں نے بابر کو اوترنے سے روکا چنانچہ
ونوں طرفوں سے توپیں چلنے لگیں مگر اس باعث سے کہ فوج بابر کے
ہے ٹکڑے ہوکر پار اوتر گئي تھي تو اُنکے مقابلہ پر غنیم کي فوج بھي
ہے ٹکڑے ہوکر لڑي بھڑي یہاں تک کہ بابر کي فوج نے اُنکو
کر بھگا دیا بعد اُسکے شاہ بنگال آشتي پر راضي ہوا چنانچہ باہم صلح
ئي اور جب کہ بابر نے آگرہ کا ارادہ کیا تو اُسکو یہہ پرچا لگا کہ وہ
افغانوں کا جو شاہ بنگال کي فوج سے الگ ہوکر اور بابن اور بایزید
وں کي حفظ و حمایت میں گھاگرا پار اوتر گیا تھا لکھنؤ پر قابض و

أسكي نظر سے گذرے اور أسنے آنكي ديكهني سے آنكهوں كو تازة كيا اور نيز أسميں اپنے خاص خاص باغوں كي عجيب عجيب كيفيتيں جسميں أسنے نئي نئي باتيں ايجاد كي تهيں اور بازي گروں اور پهلوانوں اور علاوة أنكے أن دل لگي كے شغلوں كے حالات مندرج هيں جو هندوستان سے مخصوص هيں *

ان سير و تماشوں كے ساتهه أن دنوں ميں رنتهنبور كا بڑا قلعه أسكو حاصل هوا جسكو راجه سنگا كے دوسرے بيٹے نے أسكے حواله كيا اسليئے كه راجه سنگا مر چكا تها اور بڑا بيٹا أسكا جانشين أسكا هوا تها *

بهار و بنگال كي لڑائيوں كا بيان

جب كه بابر كو يهه پرچا لگا كه وهي لودهي شاهزادة محمود نام جو راجه سنگا كا رفيق و معاون تها اور أسكي شكست كے وقت أسكے ساتهه تها صوبه بهار پر قابض هوگيا تو بابر كو بڑا جوش آيا اور نهايت پيچيدة هوا معلوم هوتا هي كه بنگال كا بادشاة أس محمود كا مدد و معاون تها غرض كه بهار اور اور پاس پروس كے پٹهانوں كي جمعيت سے محمود كي جمعيت لاكهه آدميوں كے لگ بهگ پهونچي تهي اور محمود اس جمعيت كو همراة اپنے ليئے هوئے بنارس كي جانب بڑها چلا اتا تها كه بابر بهي وهاں جا پهونچا جهاں گنگا جمنا آپسميں ملتي هيں اور اب وهاں الهآباد بستا هي اور جوں هي كه بابر قريب أس فوج كے پهونچا وة فوج جو جلد جلد اكهٹي هو گئي تهي اور بابر كے پهونچنے سے پهلے كچهه كچهه نزاع بهي آپسميں هو رها تها ٹوٹ پهوٹ كر ادهر اودهر هو گئي اور ساري وجهه يهه تهي كه أس فوج نے پهلے اس سے چنارگڑة كا ارادة كيا تها مگر جب كه وهاں لاگ ڈانٹ آنكي هوئي تو كچهه كچهه ادهر اودهر هوگئي اگرچه وة لاگ ڈانٹ ايسي بهت قوي نتهي مگر جيسي كه فوج كي طبيعتوں كا حال أسوقت ميں تها فوج كي پراگندگي كے ليئے كافي وافي تها بعد أسكے محمود كا يهه حال هوا كه جسقدر فوج

اجو راجپوتوں کي تاریخ میں عام پایا جاتا هی بابر کي نظروں سے گذرا
ہنے بابر کي فوج قلعہ کي فصیل پر چڑھے هي تھي کہ محصوروں نے اپني
رتوں کو قتل کیا اور جان کھونے کو برهنہ دوڑے چنانچہ اُنھوں نے اُن
سلمانوں کو مار کر بھگایا جو اُنکے سامنے پڑے اور روني سے کود کر غنیم
ں فوج پر اُسي زور و شور سے برابر حملہ کیئے گئے یہاں تک کہ مغلوب
کر پامال هوگئے اور وہ دو تین سو راجپوت جو مدني راے کي محل
اے کي حفظ و حراست کے واسطے باقي رهے تھے اُنھوں نے جان اپني
ں کھوئي کہ آپسمیں اس بحث و تکرار پر مارے گئے کہ دشمن کے مقابلہ
ں پہلے پہل کون جان اپني راجا پر نثار کرے یہہ واقعہ بیسویں جنوري
۱۵۲۸ع کو واقع هوا *

افغانوں کے مفسدہ کا بیان

جب کہ چندیري کا محاصرہ هو رها تھا تو کہیں بابر کو یہہ خبر
ی کہ ایک پٹھان بابن نامي نے اُس فوج کو شکست فاحش دي جو
پر بھیجي گئي تھي چنانچہ بابر آب اُس جانب کو روانہ هوا اور
ب کہ افغانوں نے گنگا کے گھاٹ پر پڑاو اپنا ڈالا تو بابر نے ایسے جال میں
ا کا پل بنایا کہ دشمن کي توپوں کي بوچھاریں پڑتي تھیں غرض کہ
ر کار اُسنے دشمنوں کو گھاگرا پار بھگایا اور انکا پیچھا کیا یہاں تک کہ
منوں نے بنگالہ میں جاکر پناہ ڈھونڈھي اور غالب یہہ هی کہ اگر همایوں نے
ں سے پہلے صوبہ بہار کو فتح نکیا تھا تو بابر نے اسي موقع پر اُسکو فتح کیا
مگر بابر کي سرگذشتوں میں اُسکے حالات کا سلسلہ اسي جگہہ سے
طع هوتا هی اور کسي مورخ نے اُسکو پورا نہیں کیا *
بعد اُسکے کئي مہینے تک بابر بیمار رها اور اس عرصہ میں اُسنے
ي ایسي دل لگي کے کاموں سے مزے اوٹھائے جو اُسکو بہت کم نصیب
ے تھے چنانچہ اس موقع پر هندوؤں کے اُن قلعوں اور مندروں اور
لموں اور ابشاروں کے بیان سے سرگذشت اُسکي مشحون و معمور هے جو

ملک کے انتظام اور چندیری کے محاصرہ کا بیان

جب کہ یہہ فتح ہوچکی تو میوات کے دبانے کو بابر روانہ ہوا چنانچہ وہ ملک بھی مطیع و محکوم اسکا ہوگیا اور جیسے کہ حال انکا پہلے تھا اس سے بہتر انتظام اسکا ظہور میں آیا بعد اسکے بابر نے حسب اپنے وعدہ کے جو اس لڑائی سے پہلے کیا تھا اُن لوگوں کا ایک فریق بنایا جن لوگوں نے کابل جانے کی رخصت چاہی تھی اور ہمایوں کو سردار انکا بناکر کابل کو روانہ کیا *

بعد اسکے ملک کے انتظام و انصرام اور اُن صوبوں کے بندوبست بحال کرنے میں جو لڑائی کے دنوں میں کچھہ ٹھیک ٹھاک نرہے تھے پورے چھہ مہینے صرف کیئے غرض کہ برس دن کے اندر اندر گنگاپار کے ملکوں میں صوبہ اودہ کے علاوہ حکومت اسکی دوبارہ قایم ہوگئی اور اب بھی صوبہ اودہ میں افغانوں کا ایک گروہ باقی رہا تھا جنکی سرکوبی کے لیئے تھوڑی سی فوج بھیجی گئی *

اگلے برس یعنی سنہ ۱۵۲۸ ع مطابق سنہ ۹۳۴ ہجری کے ا[illegible] میں بابر نے چندیری پر چڑھائی کی جو بندیل کھنڈ اور مالوہ کی سرحدوں پر واقع ہی اور اسپر میدنی رائے قابض و متصرف تھا جو راجپوتوں کا سردار اور محمودشاہ ثانی والی مالوہ کے عہد دولت میں بڑا صاحب اقتدار تھا اور بعد اسکے خود سلطنت کو دبا بیٹھا تھا اور جب کہ محمودشاہ ثانی نے شاہ گجرات کی امداد و اعانت سے اسکو خارج کیا تھا تو راجہ سنکا کی حفاظت و حمایت میں آکر چندیری میں پاؤں اپنے جمائے تھے چنانچہ وہ بھی لڑائی میں راجہ سنکا کے ہمراہ تھا مگر صحیح سلامت نکل گیا اور اب اُسنے سخت مقابلہ کیا مگر ان موقع بھی بدستور قدیم کے موافق جسقدر اُنسے بہادری دلاوری ظاہر ہوئی استقلال اور ہنر ظاہر نہ ہوا چنانچہ محاصرے کے دوسرے دن وہ بالکل مایوس ہوگئے اور کام کو ہاتھہ سے دے بیٹھے اور وہ قریب واقعہ خودکشی

دین و مذهب کو بهي بیچ میں نه ڈالا بلکه حفظ آبرو کے فقرے سنائے اور
یهه بات صاف صاف کهي که بهائیو جان کے لڑانے سے فخر اور شان هاتهه آتي
هی معلوم هوتا هی که یهه مضمون اُس نے بهت عمده تجویز کیا تها که
تمام افسروں نے ایک آواز سے جواب دیا اور قرآن کي سخت سوگند کهائي
که هم یا فتح کرینگے یا جان سے جاوینگے غرض که یهه تدبیر آسکي راس
آئي اور فوج دل شگفته هوئي اور اسلیئے که روز روز اُسکو صوبجات کے شور و
فسادوں کي خبریں لگتي تهیں تو بابر نے یهه قصد مصمم کیا که اب لڑائي
میں توقف کرنا هرگز مناسب نهیں یعني جو کچهه هونا هی وه جهٹ پٹ
هوجاوے چنانچه بابر نے مورچوں کے سامنے فوج کو مرتب کیا اور توپوں کو
باهر لگایا اور جبکه ساري ترتیب پوري هوگئي تو گهوڑا دوڑا کر فوج کے
دائیں سے بائیں کو نکل گیا اور سپاهیوں سے کچهه کچهه خطاب کرکے آنکے
دل بڑهاے اور سرداروں کو یهه هدایت کي که ایسے ایسے لڑنا چاهیئے
دریافت هوتا هی که هندو لوگ بهي اسبات پر آماده و مستعد تهے که
لڑائي کا فیصله هوجاوے مگر بابر نے اس خواهش سے که حال اس بڑي
لڑائي کا بڑے کر و فر اور نهایت شان و شوکت سے لکها جاوے آپ اُسکو
نهیں لکها بلکه اپنے میر منشي سے لکهوایا جسنے اُسکو بنا بنا کر لکها اور
بهت سے ورق کالے کیئے هاں یهه ضرور هی که اُنکے دیکهنے سے اتني بات
دریافت هوتي هی که سولهویں مارچ سنه ۱۵۲۷ ع مطابق تیرهویں
جمادي الثاني سنه ۹۳۳ هجري میں بابر کو بڑي فتح نصیب هوئي
راجه سنگا بڑي دشواري سے جان بچاکر چلا گیا اور حسن خان میواتي
بهت سے سردار آسکے جان سے مارے گئے اب بابر کا یهه حال هی که
جب وه نجومي مبارکبادي کو آیا تو بابر نے اُسکو بهت برا بهلا کهکر کلیجا
ٹهنڈا کیا اور اُسکو ایسا بدخواه اور بدزبان اور وهمي بتایا که کلام اُسکے
شخص کو گوارا نهوویں مگر جو که وه نجومي قدیمي ملازم تها تو
اُسکو بهت سا انعام دیکر فرمایا که تو میري قلمرو سے نکلجا ❊

بعد اس کامیابي کے لشکر گاہ کو چلا گیا اور بابر کو جگهه پکڑنے اور لشکر کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لیئے اتني بڑي فرصت هاتهه آئي که بعد اسکے راجه کو حمله کرنا بهت دشوار هوا *

اِس لڑائي کي آغاز هي سے بابر کي فوج کو بڑا تردد لاحق تها اور بعد اُسکے بهاگنے والونکي خبروں اور اُس مصیبت کے واقع هونے سے جو اُنکي آنکهوں کے سامنے واقع هوئي تهیں اُنکے دلوں پر بهت بڑے اثر پیدا هوئے علاوہ اُسکے ایک یهه بدبختي پیش آئي که اُس نجومي نے جو کابل سے آیا تها یهه بات پکار کر کهي که مریخ کے دیکهنے سے یهه بات معلوم هوتي هی که بادشاہ کي فوج کو ضرور شکست هوگي اسلیئے که فوج اُسکي اُسکے سامنے پڑي هی چنانچه جو اندیشے که اُن اصلي اور وهمي خوفوں کے مارے پیدا هوئے وہ ایسے عام تهے که بڑے بڑے دلاور بیدل هوگئے اور صلح اور مشورہ میں همتیں اُنکي هار گئیں اور هر بات میں متردد رهے اور سپاهیوں کے سامنے استقلال اپنا قائم نرکهه سکے اور اُنکے چهروں سے بیدلي ٹپکنے لگي چنانچه بابر کي هندوستاني فوج چهوڑ چهوڑ کر بهاگنے لگي اور کسیقدر غنیم سے جا ملي اگرچه باقي فوج اُسکي وفا پر قایم رهي مگر بالکل همت هارے اور گهبرائي هوئي تهي اور اگرچه بابر نے نجومي کي پیشگوئي سے بظاهر بهت نفرت کي تهي مگر باطن میں اُن خطروں سے غافل نتها جنمیں وہ مبتلا هو رها تها اسلیئے که آپ اسنے بیان کیا هی که میں اپنے کرتکوں پر افسوس کیا اور گناهوں سے توبه کي چنانچه شراب پینے کي قسم کهائي اور شراب پینے کے باسن سونے چاندي کے فقیروں پر تقسیم کیئے علاوہ اسکے یهه بهي عهد کیا که اگر فتح نصیب هوئي تو داڑهي چهوڑونگا اور کسي مسلمان سے محصول استام کا نه لونگا مگر اسلیئے که وہ بڑے بڑے خطروں کا عادي تها بیتاب اور بیدل نهوا اور اس نظر سے که اپني طبیعت کي خو پر لشکر کے دلوں میں پهیلاوے فوج کے چهوٹے بڑے سرداروں کو جمع کیا اور لڑت کهسوٹ اور لاچاري کي باتیں نسنائیں اور

میوات کے راجہ حسن خاں کی رفاقت حاصل کرنے کے لیئے فریقین نے بڑی بڑی کوششیں کیں اِس راجہ کے نام سے صاف یہہ واضح ہوتا ہی کہ یہہ ایک نو مسلم راجہ تھا اور ملک اُسکا وہ پہاڑی خطہ تھا جو دلّی سے پچیس میل کے اندر اندر دریاے چنبل کی جانب کو پھیلا ہوا ہی اور اُس خطہ میں وہ چھوٹی ریاست شامل تھی جو اب مچھیڑی یا الور کے نام سے مشہور و معروف ہیں *

اس راجہ کا بیٹا جو بابر کے پاس بطور اول کے تھا بابر نے اس نظر سے اُسکو اسکے پاس بھیجدیا کہ باپ اُسکا جی جان سے شریک اُسکا ہوجاوے مگر بابر کی اُس جوانمردی سے وہ مطلب حاصل نہ ہوا جو اُس نے چاہا تھا اسلیئے کہ جوں ہی حسن خاں کو اپنے بیٹے کیطرف سے طمانیت حاصل ہوئی تو ووں ہی راجہ سنگا سے علانیہ جاکر ملگیا اور راجہ سنگا حسن خاں اپنے رفیق کی امداد و اعانت کے لیئے جلد آگے بڑھا اور بیانہ میں پہونچا جو آگرہ سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہی چنانچہ بابر کی اُس فوج کو نقصان پہنچا کر جو اُس قلعہ پھیکا گیا جو اُس جگہہ پڑاو ڈالے پڑی تھی اور اُن لوگوں اور دارالسلطنت والوں کے درمیان میں آنے جانے کی راہیں مسدود کیں بعد اسکے بابر نے دشمن کی دیکھہ بھال کے لیئے کچھہ لوگ اپنی فوج کے روانہ کیئے اور پیچھے سے تمام فوج اپنی لیکر جلد روانہ ہوا اور جب کہ بابر پور سیکری میں داخل ہوا جو آگرہ سے بیس میل پر واقع ہی تو کو ہندوؤں کی فوج کے قریب پایا ہندوؤں نے اُسکی فوج کے اگلے حصہ پر بہت بہادری سے حملہ کیا اگرچہ تھوڑی بہت امداد اُس حصہ کی قلب کی فوج نے کی مگر اُسنے بڑی شکست فاحش کھائی یہہ واقعہ اٹھارھویں یا انیسویں فروری سنہ ١٥٢٧ع کو واقع ہوا اور جو ہلچل کہ پہلے پہل بابر کی فوج میں پڑی اور دل اُنکے مرگئے اگر اُسی وقت میں راجہ دھاوا کرتا تو ظن غالب تھا کہ وہ کمال آسانی سے کامل فتح پاتا مگر وہ راجہ

چتور کے راجه همیر سنگهه راجپوت نے سنه ۱۳۱۶ع علاءالدین خلجي کے عهد دولت میں چتور گڑه پر دوباره قبض و تصرف حاصل کرکے ایک مدت براج کرتے کرتے تمام میواڑ پر اپنا قبضه کیا تها اور اسکے سپوت بیٹے نے راجپوت اسکو زیاده کي تهي † اور عجیب ہے که دلي کي سلطنت سے خارج هوا تها تو میواڑ کے راجاؤں اور مالوه کے بادشاهوں میں اکثر اوقات لڑائي هوتي تهي چنانچه بابر کے آنے سے پہلے سنه ۱۵۱۹ع میں میواڑ کے راجا سنگا نے مالوه کے محمود بادشاه کو شکست فاحش دیکر گرفتار کیا تها ‡

یهه راجه سنگا راجه همیر سنگهه کے جانشینوں میں چهٹا تها میواڑ کي موروثي سلطنت پر قابض و متصرف تها اور علاوه اسکے مالوه کا مشرقي حصه بهیلسه سے چندیري § تک باجگزار اسکا تها اور یهه راجه ایسا بڑا راجا تها که مارواڑ اور جیپور کے راجے بلکه تمام راجپوت اسکو اپنا پیشوا مانتے تهے ‖ اور جب که بابر نے ابراهیم شاه لودهي پر یورش کي تهي تو اسي راجا نے اس طبعي عداوت کي ضرورت سے جو اسکو قاطبة دلي کے بادشاهوں سے چلي آتي تهي بابر سے رفیقانه خط کتابت کي تهي اور جبکه خود دلي کا تخت نشین هوا تو وهي قلبي عداوت باعث هوئي که اسنے اسکے خلاف پر راجاؤں کو آماده کرنا شروع کیا یہاں تک که هندو راجاؤں کے علاوه لودهیوں کے خاندان کا محمود شاهزاده بهي رفیق اسکا هوا اگرچه یهه شاهزاده کسي ضلع پرگنه کا مالک تو نتها مگر بادشاهي خطاب اسنے اختیار کیا تها اور دس هزار آدمیوں کي بهیڑ بهڑکا بهي اپنے رکهتا تها جن لودهي سرداروں کو همایوں نے مارپیٹ کر بهگایا تها وه لوگ بهي اپني اپني جگهه قایم هوگئے یا انهوں نے اور مقاموں میں سنگا کي امداد و اعانت کے لیئے ماهمي هوتي گئے ۔

† کرنل ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجپوتانه جلد ایک صفحه ۲۷۳
‡ بیرگز صاحب کا ترجمه تاریخ فرشته کا جلد ۴ صفحه ۲۶۱
§ بابر کي سرگذشتوں کا مجموعه صفحه ۳۱۲
‖ کرنل ٹاڈ صاحب جلد ایک صفحه ۲۹۹

میں چھوڑکر جانا بڑي بیوقوفي کا کام اور نہایت بدنامي کي بات هی همارا ارادہ یہہ هی کہ هم چندے هندوستان میں قیام کریں باقي جس شخص کو اب جانا منظور هو وہ بلا تامل چلا جاوے اور بلا ریب اُسکو جانیکي اجازت حاصل هی مگر بعد اسکے جو شخص اس عزم کے خلاف پر کچھہ ... سنیگا وہ هرگز نسنا جاویگا غرض کہ جب بابر نے یہہ دو چار باتیں ... باتیں تو بہت سے لوگ اپنے ارادوں سے باز رهے چنانچہ بعد اُسکی کوئي ... بات پیش نهوئي مگر خواجہ کلاں جو بابر کا بڑا رفیق اور معتمد ... تھا اُن لوگوں میں شامل رها جنهوں نے جانا مقرر ٹھہرایا تھا چنانچہ ... خواجہ کلاں کے واسطے اٹک پار کي حکومت تجویز کي گئي اور بعزت ... اُس کام پر روانہ کیا گیا *

بابر کے اس مستقل ارادہ کا اثر اُسکے دشمنوں پر بھي هوا یعني وہ ... اُسکے مطیع و محکوم هوگئے جنکو یہہ امید لگ رهي تھي کہ بابر ... تیمورلنگ کي مانند اِن ممالک مفتوحہ کو چھوڑ چھاڑ چلا جاویگا ... جو لوگ اُسکی جب تک مطیع نہ هوئی تھے اُنکی مطیع کرنیکو ... بھیجا فوجیں روانہ کي گئیں چنانچہ چار مہینے کے اندر اندر یعني ... سنہ ۱۵۲۶ ع سے اکتوبر سنہ الیہ تک جو ملک ابراهیم شاہ کا ... قبضہ تھا وہ تمام اور علاوہ اُسکے وہ تمام صوبی جو ابراهیم کے قابو سے ... گئے تھے جونپور کي پہلي سلطنت سمیت ایک فوج کي سعي و ... کي بدولت جسکا سردار بابر کا بڑا بیٹا همایوں شاهزادہ تھا بابر ... قبض و تصرف میں آگئی اور بعد اُسکے دهولپور اور بیانہ اور گوالیار ... سے پیچھے فتح هوئے *

بابر کا فتح پانا میواڑ کے راجا پر

جب کہ تمام مسلمانوں نے بابر کي حکومت کو تسلیم کیا تو اب ... خاص هندوؤں سے لڑنا بھڑنا باقي رها مگر اس موقع پر خود هندوؤں ... خلاف اپنے دستور قدیم کے بابر سے چھیڑ چھاڑ شروع کي *

اگرچه بابر هندوستان کی دارالسلطنت پر قابض تھا مگر تمام سلطنت
پر اُسکا قبضہ نہوا تھا چنانچہ اُسکی قبضہ میں صرف وہ حصہ تھا جو
دلی کے شمال مغرب میں واقع هی اور نیز وہ تنگ خطہ تھا جو جمنا
کے کنارے کنارے آگرہ تک پورا ہو جاتا ہی اور وہ ملک جو گنگا کے مشرق
میں واقع هی دریا خاں لوحانی کے قبض و تصرف میں ہوکر ابراهیم
لودھی کے قبضہ سے خارج ہوگیا تھا اور دریا خاں کے بیتے نے محمد شاہ
لوحانی کا خطاب اختیار کیا تھا اور وہ گنگا کے دونوں کنارے ص
بہار پر قابض و متصرف تھا اور جمنا کے مغرب میں بھی بہت سے م
ابراهیم کے دخل و تصرف سے نکل گئے تھے اور جو مقام کہ مطیع
شامل رہے تھے اُنپر وہ افغان اور فرمولی سردار قابض ہو بیٹھے تھے جو ابر
لودھی کی سلطنت کے ملازم تھے بابر کو صرف انھیں لوگوں سے مقابلہ
نپڑا بلکہ پہلے پہلے اُسکی فوج اور هندوستان کے لوگوں میں بڑی عد
قایم رهی اور دونوں فریق آپسمیں نفرت کرتے رہے چنانچہ لشکر کے گرد
کے گنوار لوگ گانوں گرانو اپنے چھوڑ چھوڑ بھاگ گئے اور فوج کے لوگوں
غلہ اور گھاس چارے کی قلت سے بڑی دقت پیش آئی علاوہ اُسکے
اُس برس میں کچھہ ایسی گرمی پڑی کہ فوج میں واویلا مچی ا
کہ وہ لوگ سرد سیر اقلیم کے رهنے والے تھے اور قاعدہ هی کہ ت
ملکوں والوں کو گرمی کی شدت نہایت نقصان پہونچاتی هی یہاں
کہ فوج نے کابل جانیکی درخواست پیش کی بلکہ بعض بعض
مزاجوں نے اجازت کا انتظار بھی نکیا اور بلا اجازت کابل جانیکے س
سامان مہیا کیئے اور جب کہ یہاں تک نوبت پہونچی تو بابر
فوج کے سرداروں کو جمع کیا اور علانیہ یہہ بات اُنکو سمجھائی کہ تمام
سعی و محنت اور عرق ریزی اور جانفشانی کا مقصود ایک مدت
یہہ تھا کہ هندوستان کا ملک فتح ہو جاوے اور جب کہ خداے تعا
نے وہ مراد پوری کی اور نصیبوں سے تمنا حاصل ہوئی تو ایسی مو

نمایاں کئی تھی چنانچہ فی الفور اُسنے بلخ پر قبضہ کیا اور شاہ اسمعیل
رفاقت پیدا کی چنانچہ ایرانیوں کی امداد و اعانت سے بخارا کو
لیا اور سنہ ۱۵۱۱ع میں سمرقند پر پھر قابض ہوا *
مگر یہہ بات اُسکی قسمت میں لکھی تھی کہ ماوراء النہر میں بانسے
کی بنی نرھے چنانچہ ایک پورا برس نگذرا تھا کہ اوزبکوں کے ہاتھوں
ملک سے نکالا گیا اگرچہ دو برس تک ایرانیوں کی امداد و اعانت سے
لڑتا رہا مگر آخرکار اُسنی شکست فاحش کھائی اور رفتہ رفتہ یہاں
نوبت اُسکی پہونچی کہ سنہ ۱۵۱۲ع میں بلخ کے سوا ماوراءالنہر کا
ملک اسکی قبضہ سے نکل گیا *
بعد اس بڑی ناکامی کے هندوستان پر متوجہہ ہوا اور وہ بڑے بڑے
لڑائی کیئی جنکے نتیجہ کا بیان اوپر ہوچکا *

بیان اُن کاموں کا جو ابراهیم شاہ پر فتح پانے کے بعد اُسنے کیئے

جب کہ سنہ ۱۵۲۶ع مطابق سنہ ۹۳۳ هجری میں وہ اگرہ کو فتح
تو اُسنے اول یہہ کام کیا کہ جو غنیمت هاتھہ آئی اُسکو رفیقوں پر بانٹ
برابر کیا چنانچہ اپنے بیٹے همایوں کو ایک ایسا هیرا عنایت کیا
دنیا میں نظیر اپنا نرکھتا تھا اور ایک ایک شاہ رخی کا تحفہ
چھوٹے بڑوں اور مرد عورتوں اور غلام آزادوں کے لیئے روانہ
*

واضح ہو کہ اگرچہ شاہ رخی پونے سات آنہ یا ساڑے سات آنہ کی ہوتی هی
رقم جسقدر کہ بابر نے بھیجی ہوگی وہ بہت بڑی رقم ہوگی چنانچہ اور اپنے
فضول خرچوں کے باعث سے لوگوں نے اُسکو قلندر کا خطاب دیا جو ایک
فرقہ هی اور دستور اُنکا یہہ هی کہ وہ کل کے واسطے باقی نہیں رکھتے اگرچہ
فیاض رہا ہوگا مگر همیشہ ایسی فضول خرچی نکرتا ہوگا اسلیئے کہ دریافت
کہ جب کابل پر وہ قابض ہوا تو بعد اُسکے محاصل کی قلت سے کسیطرح
پیش نہ آئی .

اُسنے طرح طرح سے ظاهر کیا پورا هوا چنانچه اُسنے اُن تهوڑے لوگوں سے کئي بار حملے کیئے اور هر دهاوے پر اُنکو لڑائي کي جلتي آگ میں ڈالا یہانتک که صرف اپني ذاتي دلیریوں اور اصلي همتوں کي بدولت بگڑے کام کو دو بارہ سنوارا † اور بات اپني بنائي *

بابر جو بڑي بڑي لڑائیاں لڑا وہ اپنے پرانے دشمنوں یعني اوزبکوں سے لڑا بهڑا اسلیئے که جب ماوراءالنهر فتح هوچکي تو شهباني خاں نے خراسان پر حمله کیا اور هرات پر قابض هوا اور خاندان تیمور کي بڑي شاخ کو پهولنے پهلنے سے کهویا بعد اُسکے قندهار کے اضلاع پر چڑهائي کي اور خود شهر قندهار کو فتح کیا اور هنوز اُسنے قندهار کے قلعه کو فتح نه کیا تها که مصایب دور دراز کي ضرورت سے اُسکو پیچهے لوٹنا پڑا مگر بارے اسکي قلعه کو ایسا کمزور چهوڑا که وہ اپنے قدیم قابضوں قوم ارغون کے تصرف میں جو اُسکے آس پاس لگي هوئي تهي آگیا اور بعد اُسکے بہت دنوں تک یعني سنه ۱۵۰۷ ع سے لغایت سنه ۱۵۲۲ ع تک اُنکي قبض تصرف میں باقي رها اب یهه بات سمجهني آسان نهیں که اوزبکوں کا دور دورا بنا رهتا تو بابر کا کیا حال هوتا هاں یهه ممکن تها که اگر شهباني خاں ایسے نئي دشمن کے مقابله پر نجا جسکي کامیابي نے تاتاریوں کي فتوحات کو خاتمه پر پهونچایا تو بابر حال بهي ایساهي هوتا جیسا که اُسکے خاندان کے اور بهت سے بادشاه کا هوا یهه نیا دشمن شاہ اسماعیل صفوي ایران کا بادشاہ تها جسکے مقا پر شهباني خاں اُسي زمانه میں گیا اور اُسنے شهباني خاں کو سنه ۱۵۱۰ میں شکست فاحش دیکر قتل کیا *

جب که شهباني خاں کام آیا تو بابر کے لیئے ایک نیا میدان خا هوا بلکه وهي میدان خالي هوا جسمیں اسنے آغاز عمر میں بڑے

---

† ارس کائن صاحب کا قول بحواله تاریخ خافي خاں اور تاریخ فرشته کے بغاوت کے آغاز سے بابر کي سرگذشتوں کا سلسله منقطع هوگیا اور اگلے کئي برسو حال اُسمیں مندرج نهیں اور ایسا معلوم هوتا هي نه اُن برسوں کا حال کبهي نهیں گیا (ارس کائن صاحب کا ترجمه بابر کي سرگذشتوں کا صفحه ۲۳۶)

خاندان تیمور کے جو لوگ هرات میں سلطنت کرتے تھے اُنسے اس مقدمه میں صلاح مشورت کرے که اوزبکوں کے حملوں سے کسطرح بچنا چاهیئے چنانچه اِن موقعوں پر اسنے بڑي جان جوکهوں اُوٹهائي اور جو مصیبتیں لڑائیوں میں پیش آئیں هیں اُنسے زیاده سختیاں سهیں یهانتک هزاریوں کے پهاڑونمیں عین جاڑوں میں جب گذرتا تهاتوایک کوچمیں برف مارے جینے سے دور اور مرنے سے نزدیک هوگیا تها اس زمانه میں یعني ۱۵۰۶ ع میں جهانگیر بهائي اُسکا باغي هُوا مگر اُسنے اُسکو بس پا اور جان اُسکي بخشي اور جب که سنه ۱۵۰۷ ع میں بابر هرات میں موجود تها تو ایک بڑي بغاوت برپا هوئي جسمیں اُسکي مغلي فوج نے کے چچیرے بهائي کو بادشاه بنایا مگر بابر نے اُسکو بهي شکست دي قصور اُسکا معاف کیا بعد اُسکےاُن مغلوں کي سازش سے بربادي کے لگ تک پهونچا جو خسرو شاه کے پاس سے بهاگ کر اُسکے پاس آئے تهے مغلوں کي بغاوت جو قریب دو تین هزار آدمیوں کے تهي پهلے پهلےاُس واضح هوئي که اُنهوں نے بابر کے پکڑنے کا اراده کیا تها اور جبکه بابر هاتهوں سے نکل کر کابل سے بهاگا تو اُنهوں نے الغ بیگ کے بیٹے عبدالرزاق جسکي جگهه سنه ۱۵۰۸ ع میں خود بابر قابض هوگیا تها حکومت کابل لیئے بلایا اور غالب یهه هی که اِس جوان کے استحقاق کے دعوے کے بهت حامي اور مددگار تهے اسلیئے که خاندان تیمور کے تمام شاهزادے اُسکي لنت کو ایسا عام شکار اپنا سمجهتے رهے که جو کچهه جسکے هاتهه آیا وه دبا بیٹها اور اُسکي قوت خاص اُن تعلقات پر منحصر تهي جو اُسکو ے ملک میں حاصل تهي جهاں باپ اُسکا سلطنت کرچکا تها اور وه قات ایسے قوي تهے که انکے پاس و لحاظ سے بابر کي تمام فوج بابر کو ور کو چلي گئي یهانتک که پانسو آدمي باقي رهگئے اور یهه ایسا نازک ت تها که تهوڑي سي مایوسي اور کوتاه همتي بهي اُسکے لیئے نهایت مضر مگر فوج کي قلت کا نقصان اُسکي ذاتي دلاوري بهادري سے جسکو

کو اُسکے وزیرو نے خارج کیا تھا جسکو ارغون کے مغلي یا ترکي خاندان نے نکالاتھا جو تھوڑے عرصہ تک قندھار پر قابض و متصرف رہ چکا تھا غرض کہ سنہ ۱۵۰۴ ع میں بابر نے کابل کو فتح کیا اور کچھہ مقابلہ بھي کرنا پڑا بعد اُسکے بلخ اسکے ہاتھہ سے نکل گیا جسکو خسرو شاہ نے پھر حاصل کیا اور آخرکار اوزبکوں کے قبض و تصرف میں آیا اور یہي باعث ہوا کہ بابر کاتعلق ان ملکوں سے یک قلم منقطع ہوگیا جو پہاڑوں کے اُس طرف واقع تھ اور صرف کابل کا بادشاہ رہا اور ہندوستان کي فتح سے پہلے پہلے بائیس برس تک وہیں سلطنت کي اور سترھویں صدي عیسوي کے آخر تک اسکي آل و اولاد نے ہندوستان کي سلطنت کا مزا اوٹھایا *

اگرچہ بابر کو ایک قرارگاہ في الجملہ حاصل ہوگئي تھي مگر چین اُ نصیب نہوا تھا بلکہ حقیقت میں اُس نے محنت و مشقت اور خطرون صورت کو بدلا تھا اسلیئے کہ باوجود اسکے بھي ایسے قوي بیروني دشمنو کھٹکا لگا رہتا تھا جنکا مقابلہ کامیابي سے آجتک نکرسکا تھا اور خا ملک کا یہہ حال تھا کہ بہت سا حصہ اُسکا ایسي قوي خود مخ قوموں کے ہاتھہ میں دبا ہوا تھا کہ اُنکے ہاتھوں سے اُسکے چھوٹنے کي ا نتھي اور باقي رہے سہي ملک میں سے بھي کسیقدر مخالفوں کے ہا چڑھا ہوا تھا اور اُسکا بادشاهي کا خطاب بھي عموما مسلم نتھا اُسکے کوئي وزیر بھي اُسکا ایسا نتھا کہ اعتماد اُسپر ہوسکے اور جوا بھائي اُسکا جو ایک مدت تک مخالف رہا تھا ابھي آکر ملا تھا یعني بھي اعتماد کے قابل نتھا فوج اُسکي ایسے بے ٹھور ٹھکانے لوگوں کا مجم تھا جنکو وہ خوب نجانتا تھا اور وہ لوگ ایسے تھے کہ اپنے پہلے ا سے بھي دغا کرچکے تھے *

پہلے پہلے کئي سال اُسنے قندہار کي فتح اور افغانوں اور ہزاریوں پہاڑوں میں مہمات کرنے اور ہرات کے بڑے خطرناک سفر طی میں صرف کیئے اور اس خطرناک سفر کي غرض غایت یہہ تھي

هتا تها اور تمام سفروں میں خواہ لڑائی بھڑائی میں خواہ امن چین کے
نوں میں پھول بوٹوں اور خوشنما صحراؤں کے سیر و تماشی کو ھاتھہ
ے ندیتا تها اگرچه اور بادشاهوں کے شوق ذوق اور خیالات اس وجهه
ے شاید هم نهیں جانتے که اُنهوں نے حال اپنا بیان نهیں کیا. مگر
یشیا کی تاریخوں میں کسی بادشاہ کے شوق ذوق اور مزاج کا حال
مقدر هم نهیں جانتے جیسا که بابر کے حالات سے هم واقف هیں *

بابر کا قبض و تصرف کابل کی سلطنت پر

بلخ اس زمانه میں خسرو شاه کے قبض و تصرف میں تها جو بابر
ے متوفی چچا کا بڑا بھاری رفیق تها اور بعد اُسکے بابر کے چچا زاد
ائی باینسنقر مرزا کا وزیر رها تها جسکو بابر نے سمرقند سے خارج کیا تها اور
سکے قبض و تصرف کی وجهه یهه تهی که اُسنے اپنے آقا باینسنقر مرزا کو قتل
یا تها اور اُسکی جگهه بادشاه بن بیٹها تها خسروشاه نے بابر کے موافق کرلینے
کیلئے بهت سی سعی و کوشش برتی چنانچه جب بابر اُسکی قلمرو میں
یا تو اُسنے بظاهر بڑی مهمانی کی تهی اور یهه مدارات اُسکی اسلیئے تهی
وه آپ کو محفوظ نسمجهتا تها چنانچه تهوڑی مدت گذرنے پر خسرو
ه کے مغل ملازموں نے بابر سے یهه خواهش جتائی که وه ملازمان بابری
یں داخل هونا چاهتے هیں غرضکه وه لوگ اب تک کهلم کهلا بابر کے ملازم
وگئے تهے که خسرو شاه کا بهائی باقی خاں بابر سے موافق هوگیا اور اُسکے
ے ساتهه اُسکی فوج بهی ساتهه اُسکے چلی آئی اور بابر کا یهه حال تها که
ب وه خسرو شاه کی قلمرو میں پهونچا تها تو دو تین سو لٹهی پونگے
اُسکے همراه تهے اور بعض بعضوں کے پاس کچهه کچهه هتیاز بهی تهے
کل دو خیمه اُسکے ساتهه تهے جنمیں سے عمده خیمه اُسنے اپنی ماں
یا تها مگر اب اُسکو بڑی عمده فوج تربیت یافته اور ساز و سامان سے درست
ه آئی چنانچه وه اُسکو لیکر کابل کی طرف روانه هوا اور یهاں کابل کا
حال تها که بابر کا چچا مرزا الغبیگ دو برس پهلے مرچکا تها اور اُسکے بیٹے

سچی قسم نکھائی تھی. یا وہ بعد اُسکے اپنے قول و قسم سے پھر گئے بابر کے ساتھہ ایسی دغا کی کہ اُسکو اُسکے دشمنوں کے حوالہ کردیا چنانچہ بعد اُسکے بابر نے بڑی دشواری سے آزادی حاصل کی مگر قید سے چھوٹنے پر ایسی صورت پیش آئی کہ اسکی مایوسی قید سے کچھہ کم نہ تھی یعنی شھبانی خاں نے اُسکے چچا کی مغلیہ فوج کو شکست فاحش دی اور خود اُسکو گرفتار کیا اور اضلاع بلخ کے علاوہ ماوراءالنہر کے تمام اضلاع اوزبکوں کے قبضہ و تصرف میں آگئے غرض کہ جب بابر کو کوئی امید باقی نرھی تو فرغانہ کو پوری پوری الوداع اور پچھلی خدا حافظ ناصر کہکر کوہ هندوکش کے سلسلہ سے آگے نئی نئی ملکوں میں بخت آزمائی کے لیئے روانہ ہوا

ایسے ایسے کاموں کے بعد جو اُس سے ظہور میں آئے اور ایسی ایسی مصیبتوں کے پیچھے جو اُس نے اوٹھائیں اور وہ ایک بڑی طول طویل عمر کے لیئے کافی وافی تھیں بابر کی عمر کل تیئیس برس کی تھی اور بیشمار ناکامیوں کے صدمہ جوانی کے زوروں پر سہارے چنانچہ وہ آپ بیان کرتا ھی کہ مینے اکثر اوقات بہت سے آنسو بہائے اور درد آگیں شعر تصنیف کیئے مگر عموماً خوش مزاجی اُسکی اُسکو سنبھالتی رھی جسکی بدولت حال کے مزے اُٹھاتا تھا اور آیندہ کے لیئے اچھے اچھے خیال باندھتا تھا چنانچہ اُسنے بیان کیا کہ جب سمرقند کو خالی کیا تو بعد اُسکے چند روز ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ ویسی کبھی نصیب نہوئی تھی یعنی رات بھر اپنی نیندوں سویا اور پیٹ بھر من مانتا کھانا کھایا اور فکر و تردد سے نچنت بیٹھا اکثر اُسنے اسیطرح زندگی کا حظ اوٹھایا ہزار آفریں اُسکی اوقات بسر کرنے کی عادتوں بے تکلفی اور سادہ مزاجی پر کہنی چاھیئے اسلیئے کہ اُسنے ایک بڑی مہم کے بیان میں ایک قسم کے خربوزہ یا تربوز کا ذکر کیا جس سے اُسکو حیرت حاصل ہوئی اور ایسی خفیف خبر کے بیان کے لیئے اُس بڑے بیان کو چھوڑا اور اُسمیں توقف برتا اور جب کبھی اُسکو نچنت بیٹھنے کی فرصت ھاتھہ آتی تھی تو باغ کے دھندوں میں مصروف

ے پورا محاصرا کیا اور چار مہینے تک اپنے بدخواهوں کو بهوکهوں مارا
ر بہت سے شہر والی موگئے سیکڑوں سپاهي شہر کي روتي سے لٹک کودکر
اگ گئے باقي بابر کا یہہ حال هوا کہ آسنے بهي بهوکوں کے مارے شہر
لوں کي طرح مصیبتیں لوتهائیں اور آخرکار شہر کے چھوڑنے پر مجبور
را بعد آسکی دو برس تک بڑي مصیبتوں سے دن کاتی یعنی کبهي کبهي
ہاڑوں میں رها اور اکثر اوقات اپنے چچا کے لشکر میں برے دن بسر کئے
ر افلاس کي یہہ نوبت پہونچي کہ نوکر چهوڑ چهوڑ بهاگ گئے اور باربار کي
صیبت سے بالکل مایوس هوا اور ایکبار اسنے یہہ ارادہ کیا کہ چین کو چلا
اوے اور گمناموں کي طرح سے کسي گوشہ میں گهس بیتهکر باقي عمر اپني
سر کرے مگر کبهي کبهي فرغانہ کے خالي هونے سے آسکے تهندے جي میں
بال آتے تهے اور مرے هوئے امیدیں اسکي جي جاگ اوتهتي تهیں چنانچہ
خرکار اسنے اپنے چچا کي امداد و اعانت سے قدیم دارالسلطنت پر قبضہ کیا
ر مرزا جہانگیر آسکا بهائي جو اب تک بحسب ظاهر مخالف اور ناموافق
آس سے کهلم کهلا آملا پهر تو احمد خاں تنبول ایسے اڑے وقت میں
بکوں کي بڑي مدد کمک لایا کہ بابر مغلوب هوا اور جب کہ شہر کے
روں میں بڑي کڑي لڑائي پڑي تو بابر جان بچاکر بهاگ گیا اور اوزبکوں
ایسا سخت تعاقب کیا کہ تمام رفیق آسکی ایک ایک کرکے پکڑے گئے
خود گهوڑا آسکا ایسا هار گیا تها کہ احمد خاں تنبول کے دو سپاهیوں
اسکو جا دبایا اور آنہوں نے بابر کو یہہ سمجهایا کہ وہ احمد خاں کي
ت قبول کرے اور بابر آنکو جواب دیتا جاتا تها اور عین گفتگو میں
ے کو پہاڑوں کي طرف بڑهاے چلا جاتا تها یہاں تک کہ آسنے یہہ
سمجهي کہ میں نے اپني نرم کلامي اور منت سماجت سے آنکو
ت اپنا بنالیا اور وہ دونوں میرے درد شریک هوگئے چنانچہ آنہوں
ي بڑي سخت قسم کهائي اور یہہ اقرار کیا کہ هم تیرے درد شریک
مگر بعد اسکے آن دونوں نے خواہ اس وجہہ سے کہ حقیقت میں

اسي عرصه میں احمد تنبول نے پھر سر اوبھارا چنانچه اسنی فرغانه پر قبضه کیا اور بابر ایسے پہاڑوں میں پناه لینے پر مجبور هوا جو فرغانه کے جنوبي جانب میں واقع هیں اور نهایت دشوار اور صعبگزار هیں اور جب که اسکو یهه بات دریافت هوئي که شهباني خاں سردار ازبکو کا سمرقند کو چھوڑکر کسي مهم پر چڑه گیا تو اپني ذاتي دلوري اور اصل همت کے تقاضے سے سمرقند پر چھاپے مارنیکا اراده کیا چنانچه صرف دو چالیس آدمي لیکر روانه هوا اور راتوں رات زینه لگاکر سمرقند کي روني چڑه گیا چنانچه پهره والوں پر غالب آیا اور کمال چستي چالاکي اور دل ظاهر کرکے اپنے لوگوں کا یهانتک بهرم بڑهایا که تمام شهر والے طرفدار ا هوئے اور اوزبکوں کو جگهه جگهه قتل کیا شهباني خاں یهه خبر سنکر جلد پھرا مگر جب اسنے یهه دیکھا که شهر کے لوگوں نے شهر کے دروازه بند تو لاچار هوکر بخارا کو چلا گیا بعد اسکے سارا سغدیانه بابر کے قبضه میں چنانچه وه چهه مهینے تک تمام امن و امان سے اسپر قابض اور متص رها اور اس عرصه میں آس پاس کے بادشاهوں کو یهه بات اسنے سمجھ که تم سب کو اوزبکون سے مضرت پهونچیگي اور یهه فقره سناکر سب متفق کرنے میں بڑي دوڑ دهوپ اسنے کي مگر کوئي سعي اسکی آئي اور مراد اسکي پوري نهوئي اور شهباني خاں کے تمام زور و قو مقابله آپ هي اسکو کرنا پڑا اور جو کامیابي کي آرزوئیں اسکے دل سما رهي تهیں اُن مغلوں کي نالایقي سے بر نه آئیں جو اسکي اعانت کے واسطے آئے تھے اور وجهه اسکي یهه هوئي که وه نالایق بابر کے اسباب کو لوٹنے کهسوٹنے لگے اور اسکے مخالف سے تهوڑا بهت نه لڑے چنانچه انجام اسکا یهه هوا که بابر کو شکست هوئي اور رهي فوج سمیت سمرقند کي چاردیواري میں گهس گیا اور یهه اراده مرتے دم تک سمرقند کو غنیم کے دهاووں سے محفوظ رکھونگا چنانچه چ اسنے دشمنوں کے حملوں کو رفع دفع بهي کیا مگر جب که شهباني

سارے وہ ملک تباہ و خراب ہوگیا تھا اور اُسمیں اسقدر قوت باقي نرهي
ہي کہ بابر کي فوج کي تنخواہ اُسکي امدني سے ادا کیجاوے تو بہت سے
رک اُسکي نوکري چھوڑ چھوڑ چلے گئے اور فرغانہ میں جاکر باقي فوج
و بھکانے لگي چنانچہ آخرکار اُنھوں نے احمد تنبول کو سردار اپنا بنایا
ہو خود بابر کا ایک سردار تھا اور جہانگیر مرزا بابر کے چھوٹے بھائي کے
سے بغاوت اختیار کي غرض کہ ایسي بغاوت کے برپا ہونے سے جو خاص
میں پیدا هوئي تھي توقف کي مجال نرهي چنانچہ بابر نے تین
نے دس دن کي حکومت پر سمرقند کو چھوڑا اور فرغانہ کو روانہ ہوا
جب کہ وہ اُسطرف روانہ ہوا تو سارے سمرقند والے یک قلم پھرگئے اور
ک سخت بیماري کے عارض ہونے سے جس سے بدشواري نجات پائي
ي کار و بار میں اتنا بڑا هرج واقع هوا کہ جب وہ سمرقند سے نکلا تو
کانوں میں یہہ بھنک پڑي کہ موروثي ملک اُسکے قبضہ سے نکل
ور جب کہ اُسنے یہہ نقشہ دیکھا تو اپنے ماموں محمود خاں سے
ي هوا چنانچہ کاهے کاهے اُسکي امداد و اعانت سے اور اکثر اوقات
سعي و کوشش سے سمر قند اور فرغانہ پر مختلف مختلف حملے
ور کچھہ کچھہ کامیاب بھي ہوا یہانتک کہ سنہ ۱۴۹۹ع میں موروثي
ت پر قبضہ پایا مگر اب تک وہ باغیوں پر پورا پورا غالب نہوا تھا کہ
سباب کي ترغیبیں دي گئیں کہ وہ سمرقند کیطرف روانہ هووے چنانچہ
رقند کي جانب روانہ ہوا مگر حسب اتفاق اب تک وہ سمرقند تک
ہنچا تھا کہ اُسکو یہہ پرچا لگا کہ سمرقند و بخارا پر اوزبکوں نے †
کیا جو اُس سلطنت کي بنیاد ڈال رهے تھے جو ماوراءالنہر پر اَب
حاصل هی *

---

† یہہ اوزبک جنکا خطاب ایک اُنکي سردار سے نکلا ترک اور مغل اور فینک کے
سے ایک قوم بنگئي مگر ترک اُس مجموعہ میں سب سے زیادہ تھے اور وہ
ے دریاے جیک پر بستے تھے اور ملک سائیبیریا کے ایک بڑے حصہ پر قابض
دیکھو کاپن صاحب کا دیباچہ ترجمہ سرگذشت بابر کا صفحہ ۵۹ و ۶۰)

اُسنے ذکر اُنکا اپني سرگذشت میں بڑي حقارت سے ‡ کیا هی *

جب که سنه ۱۴۹۴ ع میں بابر کا باپ مرگیا اور بعد اُسکے وه تخت
نشین هوا تو وه پورے باره برس کا تها اور عمر شیخ مرزا باپ اُسکا اس
حال میں جهان فاني سے گذرا که وه اپنے بهائي احمد مرزا والي سمرقند
اور اپنے ساله محمود خاں سے لڑ رها تها اور جب که عمر مرزا مرگیا تو ا
مخالفوں کي طرف سے بابر کے حق میں بهي کوئي مروت ظاهر نهوئي
بلکه اُنهوں نے بابر کي دارالسلطنت پر حمله کیا مگر وه بالکل نا
رهے بعد اُسکے تهوڑے دنوں گذرنے پر احمد مرزا مرگیا اور بهائي اُسکا با
کا بادشاه اُسکا جانشین هوا اور جب که وه بهي مرگیا تو بعد اُس
باینسنقر مرزا اُسکا بیٹا اُسکي جگهه بیٹها اور اُسکي جانشیني پر ای
شور و فساد برپا هوئے که بابر نے سمرقند کي فتح کا اراده کیا اگرچه
گهر کي حکومت کے کام کاج تهوڑے عرصه تک کرچکا تها مگر ت
بهي عمر اُسکي پندره برس کي تهي اور یهه بات که وه صغر سني کے باع
اور آمدني ملک اور باقي ذریعوں کے کمي سے چند بار اپنے اراده سے نا
رها اور اپنے مراد کو نه پهونچا اسباب کي نسبت بهت کم جرءت افزا
کو اُسنے استقلال همت اور اولوالعزمي کي بدولت سمرقند کو آخرکار
۱۴۹۷ ع میں فتح کیا *

تیمور لنگ کے دارالسلطنت یعني سمرقند کے قبض و تصرف کو
و دایم رکهنا جو تمام ماوراءالنهر کے فتوحات کا ایک بڑا وسیله تها بابر
زور و قوت سے خارج تها اور اس لیئے که بهت دنوں کے قصے قضائوں

---

‡ ارسکن صاحب لکهتے هیں که بابر کو مغلوں سے نهایت نفرت تهي مگ
کچهه عجیب نصیب کي بات هی که جس سلطنت کي بنیاد اُس نے هندوستان میں
اُسکو هندوستان کے لوگوں اور بنگاله کے ملکوں کے مورخوں نے بهي مغلوں کي س
کے نام سے مشهور کیا (ارسکن صاحب کا ترجمه بابر کي سرگذشت کا صفحه
سکو شهرت کا باعث یهه هی که هندوستاني لوگ تمام شمال کے مسلمانوں کو پٹها
کے علاوه مغلوں کے نام سے پکارتے هیں اور اب خاص ایرانیوں کو مغل کهتے هیں

ساتواں حصہ

خاندان تیمور کا بیان

بابر کي فتح سے اکبر کی تخت نشیني تک کا بیان

پہلا باب بابر کي سلطنت کے بیان میں

بابر کے خاندان اور اُسکے آغاز عمر کا بیان

جب کہ بابر نوجوان لڑکا تھا تو اُس نے بڑے بڑے کارنمایاں † دکھلائے بڑي بڑي گردشیں دیکھیں وہ تیمور لنگ کي چھٹي پشت میں تھا اور سعید اُسکے دادا کا ملک ابوسعید کے بیٹوں پر تقسیم ہوگیا تھا چنانچہ جملہ اُسکے سمر قند اور بخارا احمد مرزا کے حصہ میں اور شہر بلخ محمود مرزا کے اور کابل تیسرے بیٹے الغ بیگ کے قبضہ میں آیا اور چوتھا عمر شیخ مرزا جو بابر کا باپ تھا پہلے کابل کا حاکم رہا مگر بعد اُسکے باپ کے حین حیات میں فرغانہ کو بدلا گیا جو دریائي جکسرتیز شمالي حصہ میں واقع اور ایک چھوٹا ملک اچھا عمدہ زر خیز ہی کا ذکر اکثر بابر نے بڑي خوشي سے کیا بابر کي ماں ایک مغلاني تھي محمود خاں کي ہمشیرہ تھي اور خود محمود خاں چغتا خاں کي اولاد اور چنگیز خاں کے عہد سلطنت میں چغتا خانیوں کا سردار تھا مگر لیف اِس علاقہ کے بابر کي طبیعت مغلوں سے مانوس نہوئي چنانچہ

---

† اس کتاب میں بابر کا حال اُسیکي سرگذشتوں سے لیا گیا جنکا ترجمہ ارس صاحب نے کیا اور وہ چند باتوں میں فرشتہ والے کے بیان سے کسیقدر ف ہی

سے نہیں لگتا جیسے کہ قیصر کی ذاتی خوے و خصلت پر ندیم فرانسیسوں اور سمندر کے چوروں کے قتل و قمع سے نہیں لگتا *

یہہ بابر ایسے بادشاهوں کے خاندان کا بانی مبانی ہوا جنکے عہد سلطنت میں ہندوستان کا ملک غایت شادابی اور نہایت آبادی کو پہنچا اور جسقدر حکومتیں کہ آجکل ہندوستان میں قایم ہیں وہ اُنہیں بادشاهوں کی تباہی کے نتیجے اور بربادی کے ثمرے ہیں *

گوالیار کا راجه جو سکندر لودهي کے عهد دولت میں مطیع اور ابراهیم کي رفاقت میں جنگ تو بجدالی کے معرکوں میں شریک سو شامل تها عین میدان میں مارا گیا *

بابر نے حال اس فتح کا نهایت خوش خلقي سے بیان کیا چنانچه وہ اس فتح کو سلطان محمود غزنوي اور شهاب الدین غوري کي فتوحات کے برابر سمجهتا هی *

اگرچه هندوستان کے اُن چند ابتر صوبوں کي فتح کو جو ابراهیم کے قبض و تصرف میں داخل تهے تمام هندوستان کي فتح سمجهنا بجا اور درست نهیں مگر باوجود اسکے بابر کي فتح کو یهه تسلیم کرنا چاهیئے وہ ایسا هي بڑا کام تها جیسے که اثر اُسکا بڑا اور مستقل هوا اس لیئے که اُسکي فوج اُس ملک کے قبضه کے لیئے بهي کافي وافي نتهي جسکو اس نے مطیع اپنا کیا تها اور اُس فوج کو اپنے ملک سے بهت دشواري سے لایا تها اسلیئے که اب تک بهي اُسکو اوزبکونکا خوف و اندیشه لگي تها جنکے مقابله میں تیمور کے خاندان کي ساري قوت بهي ٹهر نسکي تهي جن مقاموں پر لوگوں نے بابر کا مقابله کیا وہ اُنسے ایسي بیرحمي سے پیش آیا جیسے که تیمور لنگ پیش آیا تها جسکي پیروي اُسنے کي اور مقتضاے اسکے که مصرعه (ازاں پر هنر بے هنر چوں بود) یهی قیاس بهي چاهتا هی وہ طریقے که جو رعب داب بیٹهانے کے لیئے بابر نے اختیار کیئے وہ اس نظر سے کسیقدر واجب تهے که فوج اُسکي بهت تهوڑي تهي مگر نهایت عمدہ عذر اُسکے حق میں یهه هی که اُسکے ملک کا یهي طریقه تها یعني اُنکي طبیعتوں میں بیرحمي اور ناخدا ترسي بهت سمائي هوئي تهی مگر اصل خلقت میں مزاج اُسکا نرم اور طبیعت اُسکي حلیم و کریم تهي اگرچه چند واقعوں اور دو چار خونریزیوں کے باعث سے جنکا حال اُسکے سرگذشت میں پایا جاتا هی گونه حیران اور خیلی متنفر هونا پڑتا هی مگر اُسکي اصلي طبیعت پر واقعات مذکورہ سے کوئي دهبه اسیطرح

یہاں تک لکہ جاوے ابراہیم اپنی جگہ سے مارا گیا اور ہندوستانی فوج نے جو محصور ہونیکی قریب آپہونچے تھے بہت بڑا صدمہ اوٹھایا بابر نے بہت رکھ دیکھ کر یہہ تخمینہ کیا کہ لاشوں کے بیچ پندرہ سولہ هزار آدمي کم نہ معرکہ جنگ میں اُنکے پانچ چھہ ہزار ایسے تھے کہ وہ اپنے بادشاہ کے آس پاس اُس کھیت میں کٹے پڑے تھے مگر ہندوستانیوں نے بابر کے سامنے یہہ بیان کیا کہ عین لڑائي میں لڑائي اور بعد اُسکے تعاقب میں چالیس ہزار آدمیوں سے کچھہ کم نہیں مارے گئے *

یہہ لڑائي ایسي ہوئي کہ اُسمیں کسي فریق کا فن و هنر بهت ظاہر نہیں ہوا اِس لیئے کہ صبح سے دو پہر تک قایم رهي بابر کا بهت خوشي سے یہہ بیان هی کہ ہماري توپیں بهت مرتبه چلائي گئیں اور اُنسے بهت عمدہ کام نکلا اور اُس زمانہ میں بلاد یورپ میں بھي توپوں سے کچھ بہت کام چلتا تھا اور باوصف اسکے دشمن کے بازوؤں اور پیچھے تیروں کي مار سے توڑنے میں جو تدبیر بابر نے برتي وہ تدبیر اُسکي کامیابي کي نظر سے معقول اور صائب معلوم ہوتي هی مگر همت و دل کے لحاظ سے تعریف و توصیف کے شایاں و سزاوار نہیں بلکہ اگر حریف اُسکا چابک و ہوشیار اور چالاک و طرار ہوتا تو وہ تدبیر اُلٹي پڑتي یعني لینے کے دینے پڑتے *

دلي آگرہ پر بابر کے قبضہ کا بیان

دلي کے لوگوں نے بابر کي اطاعت اختیار کي اور بابر نے آگے بڑھ کر آگرہ پر قبضہ کیا جہاں تھوڑے دنوں سے بادشاہ رهنے لگے تھے *

ابراهیم کے امیروں کي فہرست جو فرشتہ والے نے لکھي هے اُس سے دریافت ہوتا هی کہ وہ امیر یا لوحاني لودهي قوم افغانوں کے یا فرملي اور فرمولي خلجیوں میں سے نہیں تھے تو خلجیوں کي مانند افغانوں میں داخل ہوگئے تھے *

تھا چنانچہ دولت خاں نے جان اپني بچائي اور بابر کي اطاعت قبول
کي اور قلعہ کو ملازمان بابري کے سپرد کیا † بعد اُسکے پہاڑوں پہاڑوں بابر روپڑ
میں داخل ہوا جو ستلج کے کنارے لودھیانہ سے اوپر کي جانب کو واقع
هي اور روپڑ سے سیدھا دلي کو روانہ ہوا اور پاني پت کے ڈیروں ابراهیم‌شاہ
کے پاس پہروس آپ کو پایا جو اُسکے مقابلہ کے واسطے ایک لاکھہ آدمي
اور ایک هزار هاتهي لایا تها اور بابر کے روبرو ایساهي لوگوں نے بیان کیا
اور جب کہ بابر ابراهیم شاہ کے لشکر کے قریب آیا تو ایک مقام اُسنے
پسند کیا اور اپنے توپوں کو چمڑے کي رسیوں سے اکھٹا کرکے باندھا اور
توپوں کے آگے پیادوں کي صفیں باندھیں اور پیادوں کے آگے چھاتي چھاتي برابر
دمدمے باندھے اور علی هذالقیاس اُسنے بازوں کو بهي دمدموں سے مضبوط
و مستحکم کیا اور فوج اُسکي کل بهیڑبنگاہ سمیت بهي بارہ هزار آدمیوں
سے زیادہ نتھے اور جب کہ ابراهیم اُسکے بہت قریب آپہنچا تو اُسنے بهي
اپنے مقام کو مستحکم کیا مگر ابراهیم کو اسقدر صبر نہوا کہ وہ بابر کے
دھاوے کا منتظر بیٹھے چنانچہ اُسنے چند روز کے بعد اپني فوج کو اُسکي
جگہہ سے اوکھاڑا اور بابر کي فوج پر پہلے پہل آپ حملہ کیا یہاں تک کہ
جب ابراهیم کي جانب سے لڑائي شروع هوئي تو بابر نے خود مقابلہ پر آکر
اپني فوج کے دائیں بائیں کو ابراهیم کي فوج کے دائیں بائیں اور نیز اُسکي
پشت پر حملہ کرنیکا حکم سنایا چنانچہ اُسکي فوج نے پیش قدمي کرکر
ابراهیم کي فوج پر تیروں کا مینہہ برسایا اور ابراهیم کي فوج نے چند بار اس
امر سے حملے کیئے کہ غنیم کي فوج کو تتر بتر کرے مگر نتیجہ اُلٹا پڑا کہ
خود وهي فوج پراگندہ هوگئي اور بابر کہ اب تک توپونکي مارمار سے حریف
کي فوج کو توڑ پھوڑ رها تها اپني فوج کے قلب پر آیا اور اُنکو آگے بڑھنے
کا حکم سنایا جنکے آگے بڑھنے سے حریف کي تباهي پوري پوري هوگئي

† دولت خاں کا بیٹا غازي خاں بھاگ گیا اور بابر نے اُسکے ایسے کتب‌خانہ پر
قبضہ کیا جسمیں نہایت عمدہ عمدہ کتابیں مجتمع تهیں مگر بحسب ظاهر یہہ کہہ
سکتے هیں کہ اُن روزوں کے پٹھان سرداروں کے لیئے ایک قران هی کتب‌خانہ تها

کو رفع نکرسکا جو دولت خاں اور اُسکے بیٹوں کے دلوں میں اُسکي طرف سے مستقر و متمکن هوئي تهي یہاں تک کہ جب بابر دلي کي جانب روانہ هوا اور رفتہ رفتہ شہر سہرند تک پہونچا دولت‌خاں ایک بیٹی سمیت باغي هوا † اور پہاڑوں میں چلا گیا چنانچہ بابر نے ایسے خطرناک دشمن کو پیچھے چھوڑنا مناسب نسمجھا اور کابل کو لوٹنے کا ارادہ کیا مگر باوجود اُسکے اُن ملکوں پر جما رہا جنکو اُسنے فتح کیا تها اور اپنے اعتمادي لوگوں کو اُنپر مقرر کیا چنانچہ ابراهیم شاہ کے چچا علاوالدین کو دیبال پور پر چھوڑا مگر ایسا معلوم هوتا هی کہ یہہ علاوالدین ابراهیم کي قید سے بهاگ کر بابر کے پاس ایا تها بعد اُسکے جب کابل کي طرف کو بابر آگے بڑھا تو دولت خاں نے ملک پنجاب کو روند سوند کر پامال کیا اور جب علاوالدین اُسکا مقابلہ نکرسکا تو وہ بهي کابل کو چلتا هوا مگر دولت خاں کا انجام یہہ هوا کہ بابر کے ایک سردار نے اُسکو شکست دیکر مغلوب کیا اور جب کہ بابر شہر بلخ کو اوزبکوں کي شر و آفت سے بچا رہا تها تو اُسنے علاوالدین مذکورالصدر کو هندوستان کي جانب روانہ کیا اور اپنے سرداروں کے نام اُسکي امداد و اعانت کے لیئے پروانہ بهیجے غرض کہ علاوالدین اُن سرداروں کي امداد و کمک سے دلي کو روانہ هوا اور نوبت اُسکي یہہ پہونچي کہ جو لوگ ابراهیم شاہ کي فوج سے ناراض هوکر اُٹھے تهے وہ علاوالدین کے لوگوں میں داخل هوتے تهے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ فوج اُسکي چالیس هزار آدمیوں کے لگ بهگ هوگئي غرض کہ علاوالدین اس فوج کو همراہ اپنے لیکر دلي کي رونی تک پہونچا اور ابراهیم شاہ سے لڑ بهڑ کر شکست فاحش کهائي اور بابر اُس زمانہ میں بلخ کا جهگڑا چکاکر لاهور تک پہونچا تها اور دولت خاں کے پیچھے پہاڑوں میں گیا

---

† دولت خاں کا دوسرا بیٹا دلاور نامي بابر کا مطیع و محکوم رها اور وہ بابر کا معتمد تها خطاب اُسکا خان‌خاناں اور وہ خود دلي کے دربار میں دوسرے درجہ کا امیر تها اور همایوں اور بابر دونوں باپ بیٹوں کے عہد دولت میں بڑا ذي اختیار رها

اور بہت سے لوگوں کو قید کرکے در پردہ قتل کرایا اور ایک حاکم کو ایسی
حالت میں مروا ڈالا کہ وہ اپنی گدی پر بیٹھا تھا غرض کہ ایسی کاموں سے
لوگوں کا اطمینان اوٹھ گیا اور بہت سے سردار اسکے باغی طرفی ہوگئے
یہان تک کہ ملک کا مشرقی حصہ بالکل قابو سے نکل گیا اور دریا خان
لوحانی کا مطیع و محکوم ہوکر بجاے خود مستقل ہوگیا اور جب دریا
خاں لوحانی مرگیا تو اسکے بیٹے نے بادشاہی کا خطاب اختیار کیا* . .

ہندوستان پر بابر کی چڑھائی کا بیان

پنجاب کے حاکم دولت خاں لودھی نے اور سرداروں کے قتل و قمع
سے خوف کھاکر بغاوت اختیار کی اور اپنی امداد و اعانت کے لیئے بابر
بادشاہ کو بلایا جو تھوڑی مدت سے کابل میں سلطنت کرتا تھا مگر پہلے
اس سے بابر ملک پنجاب پر حملہ کرچکا تھا اور دعوی اسکا یہہ تھا کہ
پنجاب کا ملک میرے جدامجد تیمور لنگ کا ترکہ ہی اور میں اسکا وارث
ہوں اور اب جو دولت خاں نے اسکو بلایا تو اسنی بڑی خوشی سے قبول
کیا مگر بعض بعض پٹھان سرداروں نے یہ تو ابراہیم شاہ لودھی کے نمک کا
حق بجاکر یا بیگانہ آدمی یعنی بابر بادشاہ سے نفرت کرکے غرض کسی
نہ کسی سبب قایم کیا جاوے دولت خاں کو حکومت گاہ سے خارج کیا اور
بابر سے بمقابلہ پیش آئے مگر انجام اسکا یہہ ہوا کہ سنہ ۱۵۲۴ع مطابق
سنہ ۹۳۰ ہجری میں لاہور کے قریب انکو شکست فاحش نصیب ہوئی
اور بابر کی فوج نے لاہور کو جلا پھونک کر خاک سیاہ کیا بعد اسکے دیپالپور
پر چڑھائی کی اور محصوروں کو پکڑ جکڑ کر گردن مارا اور اسی جگہہ
دولت خاں بابر کی خدمت میں حاضر آیا مگر تھوڑے دنوں بعد اسکے
طرف کی نسبت بابر کو کچھہ شبہہ دامنگیر ہوا چنانچہ اسنے بیٹوں
سمیت اسکو مقید کیا اور جب تھوڑی مدت گذرنے پر بابر نے ترس کھایا
تو اسنے اسکو رہا کیا اور نہایت تعظیم تکریم سے پیش آکر جاگیر اسکے لیئے
مقرر فرمائی مگر باوجود اس مدارات اور خاطرداری کی اس بے اعتباری

کے سامنے ثبوت اُس مسئلہ کا اُس سے چاہا اور جب کہ اُس نے اپنے
مسئلے نچھوڑے تو اُسکو قتل کرایا *

علاوہ اُسکے جب ایک مسلمان نے کسي جگہہ پر تیرت جاترہ کي
روک توک پر اُسکو سمجھایا اور گونہ ملامت کي تو اُسنے اپني تلوار سونت
کر اُسپر چلائي کہ اي بدبخت تو بت پرستي کا حامي هوتا هي مگر جب
اُس نے یہہ عرض کیا کہ میں بت پرستوں کا مدد و معاون نہیں بلکہ
میري غرض یہہ هي کہ بادشاهوں کو یہہ امر شایان و سزاوار نہیں کہ
اپني رعایا کو ستایا اور اُنکے دلوں کو دکھایا کریں تو وہ گونہ ٹھنڈا هوا
غصہ اُسکا دھیما پڑا *

ایک مرتبہ ایسا اتفاق هوا کہ جب وہ اپنے بھائي پر چڑھکر جاتا
تو اُسکی حق میں ایک قلندر نے فیروزمندي کي دعا کي اور اُسنے
بارے کہي کہ بابا تو اُسکے حق میں دعاکر جو اپني رعایا کا بھلا چاہے
یہہ بادشاہ ایک شاعر تھا اور عالم فاضلوں کو بہت مانتا تھا اُنہا
بوس سلطنت کرکے آگرہ میں اس جہان فاني سے گذرا *

ابراهیم لودھي کي سلطنت کا بیان

یہہ بادشاہ اپنے باپ کا جانشین هوا مگر اپنے باپ کي خوبیو
محض معرا تھا یہاں تک کہ بھائي بند اُسکی اُسکے غرور و نخو
باعث سے سخت متنفر اور سردار اُسکے اُسکي وهمي مزاج کے
تنگ اور پریشاں تھے چنانچہ ان باعثوں کي ضرورت سے اُسکي سل
میں روز روز شور و فساد برپا رهے یہاں تک کہ شروع سلطنت میں
ایک بھائي جونپور کا بادشاہ پکارا گیا مگر بارہ مہینے کے اندر اندر
هوا اور ابراهیم نے اُسکو پوشیدہ پوشیدہ قتل کیا اور باقي بھائیوں کو عمر
رکھا بعد اُسکے ایک سردار اسلام خاں نامي باغي هوا اور عین میدا
مارا گیا اور بہت سے بڑے بڑے آدمي اور صوبوں کے حاکم بغاوتو
شریک هونے سے اور بہت سے لوگ شک شبہہ میں کھلم کھلا مار

نہ ۸۸۳ ہجري میں جونپور فتح ہوا اور ہمیشہ کے لیئے دلي کي
لطنت میں شامل ہوگیا بہلول اس طول طویل لڑائي کے بعد دس برس
ک زندہ رہا اور چھوٹي چھوٹي لڑائیاں لڑا کیا اور ادھر اودھر کے ملکوں
فتح کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۱۴۸۸ ع مطابق ۸۹۴ ہجري میں مرگیا
ر مرتے دم تلک اپنا ملک چھوڑ گیا کہ جمنا سے کوہ ہمالیہ تک اور
منا کے مشرق میں بنارس تک اور اُسکے مغرب میں بندیل کھنڈ تک
یلا ہوا تھا *

سکندر لودھي کي سلطنت کا بیان

اس بادشاہ کي تخت نشیني پر اُسکے بھتیجے شیر خوارہ کیطرف
چند سرداروں نے جھگڑا کھڑا کیا اور اس بادشاہ کے دو بھائیوں نے
لي کي لڑائیاں قایم کیں اور ہتیاروں کي نوبت پہونچائي. اور منجملہ
ایک بھائي بہت جي توڑ کر لڑا مگر سکندر سب پر غالب آیا اور
لوگ اُنکے شریک حال تھے اُنسے اچھي طرح پیش آیا اور اپنے بھائي
وں پر بہت سي مہرباني کي اور صوبۂ بہار کو بنگال کي سرحدونتک
کي سلطنت میں شامل کیا اور بندیل کھنڈ کیجانب میں بھي اپنے
ت کو وسعت بخشي مگر یہہ بادشاہ منجملہ اُن متعصب بادشاہوں
تا جو دلي کے تخت پر بیٹھے تھے چنانچہ جو شہر اور قلعہ ہندوؤں
کرتا تھا تو اُنکے مندروں کو ڈھا پھوڑ کر برابر کردیتا تھا اور تیرت
اور جمنا گنگا کے اشنان سے روکتا ٹوکتا تھا یہانتک کہ ایک موقع پر
اپنے تعصب کي نوبت ظلم و ستم کي غایت تک پہونچائي یعني
† برہمن اس مسئلہ کے شایع کرنے میں بہت سرگرم تھا کہ اگر تمام
ں پر جي جان سے عمل کیا جاوے تو خدا کے نزدیک برابر مقبول
نانچہ اُسنے اُس برہمن کو اپنے روبرو طلب کیا اور چارہ فاضلوں

† یہہ برہمن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کبیر کے چیلوں میں سے تھا جو ایک
یم تھا اور اسي مذہب کے شروع میں اسي قسم کے مسائل کي تعلیم کیا کرتا تھا

لودھیوں کے خاندان کا بیان

بہلول لودھي کا بیان

واضح هو که اس بہلول خاں کے باپ دادے تجارت کي بدولت دولتمند هوئے تھے اور دادا اُسکا فیروز تغلق کے زمانه میں جو پٹھانوں کا مائي باپ تھا ملتان کا حاکم تھا باپ اُسکا اور نیز کئي چچا اُسکے سیدوں کے عہد حکومت میں فوج کے افسر تھے چنانچه منجمله اُنکے اسلم خاں ایسا ذي اختیار و صاحب قوت تھا که اپني قوم کے باره هزار آدمیوں کو تنخواه اپنے گھر سے دیتا تھا غرض که اِس خاندان کي قوت و مکنت اور نیز بعض بعض بھائي بندوں کي غمازي سے سید محمد کو رشک پیدا هوا چنانچه لودھیوں پر بڑے بڑے ظلم ستم هوئے اور پہاڑوں میں بھگائے گئے مگر یهه لوگ اسوقت تک سیدوں کي حکومت کا مقابله کرتے رهے که بہلول خاں کو پہلے پہل سہرند پر اور بعد اُسکے تمام پنجاب پر قبضه کرنے کا موقع هاتھه آیا *

بہلول خاں کو حمید خاں وزیر نے بلایا تھا جو پہلے بادشاه کا وزیر تھا مگر جب که بہلول خاں نے یهه دیکھا که یهه وزیر اُسکي اصل نہیں سمجھتا تو اُسنے ایک تدبیر سے اُسکو گرفتار کیا اور اُسکي بات کو خاک میں ملاکر ملکي انتظاموں سے هاتھه اُٹھانے اور کنج عزلت میں بیٹھنے پر اُسکو مجبور کیا *

بہلول خاں کي تخت نشیني پر دلي کي سلطنت میں پنجاب داخل هو گیا تھا اور سیدونکے زمانه میں ملتان خود مختار تھا اور جبکه بہلول اُسپر چڑھ گیا تو شاه جونپور کے دھاوں کے مارے جسنے دلي کا محاصره کیا تھا پیچھے پھروں واپس آیا غرض که سنه ۱۴۵۲ ع مطابق سنه ۸۵۶ هجري میں شاه جونپور سے لڑائي شروع هوئي اور چھبیس برس تک قایم رهي اس درمیان میں کبھي کبھي تھوڑے دنوں کے لیئے بناوٹ کي صلح اشتي بھي هوتي رهي چنانچه انجام اُسکا یهه هوا که سنه ۱۴۷۸ ع مطابق

سیدوں کي حکومت کا بیان

زمانه مذکورہ بالا سے چهتیس برس تک بلاد هندوستان میں کوئي نام کي سلطنت بهي باقي نرهي باقي خضر خاں جو سنه ۱۴۱۴ع مطابق سنه ۸۱۷ هجري میں حاکم هوا وہ تیمور کي نیابت کے بهانه سے بلاخطاب بادشاهي اور بلا لوازم سلطاني حکومت کرتا رها اور اصل حقیقت یهه تهي که اگرچه خضر خاں خاص هندوستان میں پیدا هوا تها مگر اصل و نسب سے بني فاطمه تها اور اسي شخص اور اُسکے تین اولادوں کي تخت نشیني سے سیدوں کي سلطنت کا خاندان قایم هوا منجمله اُنکے ایک سید مبارک تها جو سنه ۱۴۲۱ ع میں حاکم هوا اور دوسرا سید محمد حسنے سنه ۱۴۳۵ ع میں حکومت کو سنبهالا اور تیسرا علاوالدین جو سنه ۱۴۴ ع میں حکم راني کرنے لگا باقي خضر خاں کي یهه صورت تهي دلي کے علاوہ کوئي ضلع یا پرگنه اُسکے قبض و تصرف میں نتها یهاں تک که پنجاب اُسکا اصلي صوبه بهي بهت جلد اُس سے باغي طاغي هوگیا تها چنانچه خاندان اُسکا پنجاب کے کسیقدر حصه کے واسطے اپنے حکومت میں لڑتا جهگڑتا رها مگر اُسکے خاندان والوں نے اپني همتوں کا بڑهانا چاها چنانچه بڑي گرمجوشي سے چند مرتبه راجپوتوں سرحدوں اور صوبه مالوہ پر کڑے کڑے دهاوے کیئے مگر علاوالدین کے حکومت میں جو سب سے پچهلا حاکم تها حدود اُنکے اضلاع مقبوضه شهر پناہ کي ایک جانب کل ایک میل سے اور باقي کسي طرف بارہ سے زیادہ نتهي هاں اُسکے قبض و تصرف میں بدایوں تها جو دلي کے جانب میں سو میل کے فاصله پر واقع هے یهانتک که علاوالدین اُسي جگهه چلا گیا اور شهر دلي کو بهلول خاں لودهي کے حواله جسنے بادشاهي کا خطاب اختیار کیا اور بعد اُسکے علاوالدین نے سنه ۱۴ ع مطابق سنه ۸۵۴ هجري میں گوشهنشیني اخیتار کي *

چنگیز خاں اور تیمورلنگ کي تاریخوں میں ایک طرح کي مناسبت پائي جاتي هی مگر منجمله ان دونوں اعداے نوع بشر کے چنگیز خاں نهایت خشمناک اور سخت بیباک سفاک اور تیمور لنگ بڑا دغاباز اور حیله ساز تها *

دلي کي بد عملي کا بیان

تیمور کے جانے پر دو مهینے گذرنے تک دلي میں کوئي حکومت باقي نرهي بلکه باشندے بهي تهوڑے رهگئے بعد اُسکے دلي کي حکومت پر جهگڑا قایم هوا چنانچه ایک سردار اقبال نامي جو محمود تغلق کے عهد دولت میں تهوڑا بهت اختیار رکهتا تها آخرکار کامیاب هوا اور سنه ۱۴۰۰ع مطابق سنه ۸۰۲ هجري میں چند بار اُسنے دلي کے آس پاس کے اضلاع سے آگے بڑهنا چاها اور حکومت کي وسعت چاهي مگر وه ناکام رها اور اقبال اُسکا یاور نهوا یهانتک که ملتان کے دور دراز مهم میں مارا گیا *

بعد اُسکے سنه ۱۴۰۵ع مطابق سنه ۸۰۸ هجري میں محمود تغلق گجرات سے واپس آیا اور تهوڑے عرصه تک وظیفه داروں کیطرح دلي میں رهتا سهتا رها اور پهر قنوج میں مقیم هوا جو جونپور کے بادشاه کا علاقه تها اور اپنے وقتوں میں اقبال نے بهي چند بار اُسکا اراده کیا مگر جب که اقبال کا ادبار آیا اور اُسنے انتقال کیا تو سنه ۱۴۱۲ع مطابق سنه ۸۱۴ هجري میں محمود تغلق نے دوباره تخت پر جلوس کیا حقیقت یهه تهي که وه نام کا بادشاه رها اور بیس برس کے بعد اپني مرگیا بعد اُسکے دولت خاں لودهي جانشین اُسکا هوا اور اُسکي تخت نشیني پر کل پندره مهینے گذرے تهے که سنه ۱۴۱۴ع مطابق سنه ... هجري میں خضر خاں حاکم پنجاب نے اُسکو خارج کیا اور سیدهي راه اُسکو بتائي *

باہر نکل گیا † واضح ہو کہ تیمور کی عادات اُسکے فعلوں سے دریافت کرنی چاہئیں نہ اُسکے مداحوں کی تعریفوں سے جو اُنہوں نے اُسکی نسبت بیان کیں اور نہ اُسکے خاص اُن قولوں سے جو اُسیکے حکم نافذ سے در باب تکمیل حکومت کے خاص اُسیکے خیالوں کے موافق قلمبند ہوئے چنانچہ اُسکی سرگذشتوں کے دیکھنے سے جنکو آپ اُسنے اپنی زندگی میں تحریر کیا اُسکی عادتوں کی برائی بھلائی ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جاتی ہی ‡ اور وہ سرگذشت اُسنے ترکی زبان میں صاف صاف اور خوب آراستہ پیراستہ لکھی ہی یہہ شک شبہہ کہ آپ اُسنے لکھی یا کسی اور آدمی نے لکھی اُسکی اس صاف لوحی سے رفع ہوجاتاہی کہ اُسنے اپنی دغا بازی اور حیلہ سازیکو کھلم کھلا اور پوست کندہ لکھا ہی اور جگہہ جگہہ آپ کو ایسا پاک طینت اور صادق القول لکھا ہی کہ بڑاسا بڑا خوشامدی بھی ایسا نہ لکھتا اور فریب مکاری اور عقیدوں کے فسادوں اور عبادتوں کے حال جو اُسمیں بیان کیئے ہیں کوئی شخص اُسکی سوا اُنکو ظاہر نہیں کرسکتا یہہ حالات اُسکی پوری ہوشیاری فطرت اور آدمیوں کے حالات سے بخوبی واقف ہونے پر اور حسب حال اور موقع کے عمل در آمد کرنیکی جسارت کے ساتھہ آدمی کے اوصاف و عادات کا ایک ایسا عجیب غریب نقشا ہی جو کبھی دیکھنے میں نہیں آیا اور جب کہ وحشی فیروز مندوں کے حاکمانہ کلام اُن بادشاہوں کے عمدہ کلاموں سے مقابلہ کیئے جاتے ہیں جنکو وحشی فیروزمند پاتے ہیں اور وہ بادشاہ لطایف الحیل سے جان اپنی بچاتے ہیں تو اس بات پر مایل ہوتے ہیں کہ اُن وحشی فیروزمندوں کو اکھڑ سپاہی تلوار کا لٹھہ تصور کریں مگر تیمور کی ذاتی خصلتیں ایسی تھیں جو کسی مکار مدبر کی ہوتی ہیں اور غالب یہہ ہی کہ ایسی ہی خصلتوں کی وجہہ سے اور تاتاری فتحمند بھی بہت سے سرداروں سے سبقت لیگئے جو سپہگری کے فنون و لوازم میں کچھہ اُنسے کم نتھے *

† تیمور اسوقت اُس مشہور مہم پر جاتا تہا جو اُسنے بخارت پر کی تھی

‡ تزک تیموری کا ترجمہ میجر سٹوارٹ صاحب کا

رہا اور یاروں رفیقوں سمیت اپني فتح کي جشن اوڑائے گیا یہاں تک که جب فوج اُسکي مارتے مارتے هار گئي اور لوت کھسوت کے لیئے مال اور اسباب بھي باقي نرہا تو فوج کو کوچ کا حکم سنایا گیا اور روز روانگي یعني ۳۱ دسمبر سنه الیه کو اُس سنگ مرمر کي شفاف و پاکیزه مسجد میں جسکو فیروز تغلق نے جمنا کے کنارے پر بنایا تھا بہت گڑگڑا کر خداے بےنیاز کا شکر ادا کیا † *

کہتے هیں که تیمور دلي سے بہت سي غنیمت لیگیا اور هر درجه کے عورت مردوں کو لونڈي غلام اُسنے بنایا اور شہر سمرقند میں ایک بڑي مسجد بنانیکے لیئے بڑے بڑے باني‌کار معمار اور اچھے اچھے سنگ تراش اپنے همراه لیگیا *

تیمور کے هندوستان سے چلے جانے اور اُسکي عادتوں کا بیان

بعد اُسکے تیمور میرٹھه کو گیا اور وهاں جاکر قتل عام کیا اور گنگا سے پار اوتر کر کنارے کنارے هردوار تک وهاں پہونچا جہاں گنگا پہاڑوں سے الگ هوتي هی چنانچه پہاڑوں کے دامن میں هندوؤں سے کئي ایسي لڑائیاں لڑا جنمیں خود تیمور ایسا بیجان هوکر لڑا بھڑا تھا جیسا کوئي آدني سپاهي لڑتا هی اور کڑي کڑي تکلیفیں اوٹھائیں اور وه تکلیفات اس وجهه سے زیاده عجیب غریب معلوم هوتي هیں که اُسوقت اُسکي ۶۳ برس کي تھي بعد اُسکے پہاڑوں کے تلے تلے جموں تک پہونچا جو لاهور کے شمال میں واقع هی اور وهاں سے جنوب کو هوکر اُس رستہ هولیا جس رستہ سے هندوستان میں ایا تھا اور هندوستان کو نہایت بے انتظامي اور قحط عظیم اور وباے عام کي بلاؤں میں مبتلا چھوڑکر دسویں مارچ سنه ۱۳۹۹ع مطابق سنه ۸۰۱ هجري کو هندوستان کي حدوں سے چلا

† یہه پرایس کا مقوله هی جو بظاهر میزانفونٹ سے ماخوذ هی

پڑي که سامانه سے اگلے شہروں کے لوگ اپنے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر چنبت
هوئي اور یہي وجهه هوئي که بعد اسکی عام قتل کي نوبت نه پہونچي
مگر باوجود اسکے بهي بہت سے لوگ اسیر پنجه بلا هوئي غرض که بارهویں
دسمبر سنه الیه کو دلي میں داخل هوا اور تمام اُن قیدیوں کو تیغ ظلم
کے حواله کیا جو پندره برس سے زیاده عمر کے تھے چنانچه تعداد ان
مقتولوں کے مسلمان مورخوں نے معمولي مبالغه کي رو سے بقدر ایک
لاکهه کے بیان کي هی *

هندوستاني فوج کي شکست اور دلي کي تباهي کا بیان

جب که فوج هندوستاني جو گنتي میں تهوڑے اور پھوٹ میں پورے
تھي شکست فاحش کهاکر دلي میں داخل هوئي تو محمود تغلق نے
گجرات کا رسته لیا اور دلي والوں نے جاں‌بخشي کے پکے پورے وعدوں کے
بھروسے پر تیمور کي اطاعت کام ناکام اختیار کي چنانچه بعد اُسکے سترویں
دسمبر سنه الیه کو تیمور هي هندوستان کا بادشاه پکارا گیا *

بعد اُسکے جو امر ناگزیر پیش آیا وه تیمور کے اُن وعدوں سے اُسیقدر
مطابق هی جو مطیعوں کي جان و مال کے حفظ و حراست کے لیئے
وه کیا کرتا تها مگر هم اسبات میں حیران هیں که هم اُسکو اُسکي دغابازي
سے نسبت کریں یا اُسکي فوج سفاک کي قدیمي خونریزي اور خود سري
کو اُسکا باعث ٹهراویں مگر بڑے معتبر مورخ حادثه مذکوره کے اغاز و
انتہا کو فوج کي خودسري سے نسبت کرتے هیں اور اصل اُسکي یهه هی
که جب شہر والوں نے فوج کي لوٹ کهسوٹ کے مارے فوج کا مقابله کیا تو
فوج نے یہاں تک خونریزي کي که کشتوں کے پشتے لگ گئي اور لاشوں
کے انباروں سے بعض بعض کوچوں میں آنے جانیکي راه مسدود هوگئي اور
جبکه شہر کے دروازه توڑے گئے تو ساري فوج اندر گهس گئي اور ایسا
قتل عام کیا که بیان کي نسبت خیال اُسکا اسان هی چنانچه پانچ
دن تک شہر کا لٹنا کهسٹنا اور جلنا پهکنا چپ چاپ اپني آنکهوں سے دیکهتا

ماہ اگست سنہ الیہ میں وہاں سے آگے کو بڑھتا چلا چنانچہ حریب اور
بانو کے رستہ سے دنکوت کو پہونچا ‡ اور لکڑی سرکنڈوں کے پل بناکر
اٹک سے پار اوترا اور جہلم پر پہونچکر تلنبا میں داخل ہوا اور بیچ کے
ملکوں کو جگہہ جگہہ مطیع اپنا کرتا چلا گیا اور تلنبا سے بہت سا روپیہ
حاصل کیا مگر کہتے ہیں کہ وہ شہر اسکی فوج کے ہاتھوں سے بلا حکم
اسکی برباد ہوا اور سارے باشندے جان سے مارے گئے *

جب کہ تیمور تلنبا میں داخل ہوا تو اسی زمانہ میں پورے محاصرہ
کے ذریعہ سے ملتان فتح ہو چکا تھا مگر برسات اسقدر برسی کہ پیر محمد
کے گھوڑے مرگئے یہاں تک کہ وہ بستی میں بڑے رہنی پر مجبور
اور بستی سے باہر نہ آسکا اور جب کہ پچیسویں اکتوبر سنہ ۱۳۹۸ع
تیمور ملتان کے قریب آپہونچا تو پیر محمد نے تھوڑی فوج اپنی ملتان
میں چھوڑی اور اپ استقبال کو روانہ ہوا چنانچہ دریاے ستلج پر
جا کی ملازمت حاصل کی بعد اسکی تیمور تھوڑی فوج لیکر اجودھن
کے جانب کو آگے بڑھا مگر وہاں کوئی مقابلہ پیش نہ ایا یعلی کوئی
اسکی سامنی نہ پڑا اور جو کہ وہ بستی ایک بڑے اولیا (یعنی بابا فرید
شکرگنج) کے مزار کی بدولت مشہور و معروف تھی تو اسکی پاس و ادب
سے وہ دوچار باشندے جو بھاگی تاگی نتھے حوالہ شمشیر نکیئی گئی
اسکی تیمور لنگ بتنیر پر گیا اور دیس کے اُن لوگوں کو قتل کیا جو شہر
فصیل میں جان بچانے پڑے تھے یہاں تک کہ وہ شہر چند شرطوں
مطیع و متحکوم اسکا ہوا مگر ان غلط فہیموں کے باعث سے جو تیمور
اطاعت میں مطیعوں کو ہمیشہ پیش آتی تھیں وہ بستی جلائی
اور تمام باشندے جان سے مارے گئے بعد اسکی سامانہ کا ارادہ کیا اور
جہاں گذرتا گیا باشندوں کو قتل کرتا گیا یہاں تک کہ خود سامانہ پر
فوج کے بڑے حصہ سے جاکر مل گیا اور ادھر لودھر دعاک اسکی

‡ واضح ہو کہ دنکوت کا مقام اب تک ٹھیک ٹھیک دریافت نہیں ہوا مگر
یہہ ہی کہ سلسلہ کوہ نمک کے جنوبی جانب میں واقع ہوگا

یافته ولایت میں پیدا هوا تها مگر لڑنے بهڑنے کے رنگ ڈهنگ اُسکے ویسے هي وحشیانه تهے جیسے که چنگیز خاں مغل کے طور طریق تهے علاوه اسکی ملکي انتظاموں میں بهي ویسا هي کوتاه اندیش تها جیسا که چنگیز خاں مغل تها مگر بادشاهي اسکي چنگیز خاں کي بادشاهي سے بهت تهوڑے دنوں قائم رهي چنانچه جن جن ملکوں میں بڑي دوڑ دهوپ اسنے کي تهي انکے بڑے بڑے حصوں کو بهي اپنے قبضه میں نرکها اور اسکي بادشاهي کے حصوں میں سے جو حصه اسکے خاندان میں باقي رهے اور شاداب اور آباد بهي هوئے تو ساري وجهه اسکي یهه تهي که اسکي آل و اولاد کے چال ڈهال اسکی چال چلن کے مخالف تهے تیمور نے ایران و ماوراءالنهر کو ویران کیا باقي تاتار اور جارجیا اور میسوپٹیمیا اور کچهه تهوڑا سا حصه روس اور سائبیریا کا ایران و ماوراءالنهر کي فتح سے پہلے پہلے خاک سیاه کر چکا تها که بدون کسي نزاع سابق کے هندوستان کي بوڈي بادشاهت پر دهاوا کیا *

شروع بهار سنه ۱۳۹۸ع مطابق سنه ۸۰۰ هجري میں تیمور کا پوتا پیر محمد قابچي جو سلیمان کے پهاڑوں والی پٹهانوں کے دبانے میں مصروف تها مقام اُچهه کے قریب اٹک پار اُترا اور ملتان کا محاصره کیا اور اسمیں چهه مهینے سے زیاده صرف هوئے اور تیمور آسي زمانه میں کوه هندو کش سے گزرکر براه معمولي کابل میں داخل هوا † اور

هیں خاندان اُسکا دو سو برس سے وهاں بستا رستا تها تیمور بڑے رشته سے دعوی کرتا تها که میں چنگیز خاني هوں مگر حقیقت یهه هی که نانا اُسکا برلاس قوم کا ایک افسر تها

تیمورلنگ نے جو کام هندوستان میں کئے تمام بیان اُنکا پرائس صاحب کي جلد ۳ صفحه ۲۱۹ وغیره اور رینل صاحب کي سرگذشت تیمور صفحه ۱۱۵ وغیره اور صاحب کے ترجمه تاریخ فرشته سے لیا گیا

† هندوستان کے مهم طے کرنے سے پهلے جو مهم تیمور نے پهاڑوں کي سیاه پوش قوم کي تهي اُس مهم کے بیان کو میواخرند کے بیان سے پرایس صاحب نے نقل کیا هے پڑهنے والی کے لیئے نهایت دلچسپ هي

بادشاہ کا وزیر نو مسلم اپنے بھتیجے کے الزام لگانے سے جو مسلمان اب تک نہ ہوا تھا مارا گیا بعد اُسکے جب ناصرالدین مرگیا تو ہمایوں اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا مگر جب پینتالیس دن گذرے تو وہ بھی مرگیا اور محمود اُسکا چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی جگہہ تخت پر بیٹھا *

محمود تغلق کا بیان

یہہ شہزادہ سنہ ۱۳۹۴ ع مطابق سنہ ۷۹۶ ہجری میں تخت نشین ہوا مگر کم سنی کے باعث سے بادشاہت کے گئے گذرے رعب داب کو بحال نکرسکا چنانچہ گجرات کا حاکم مظفر خان خود مختار ہوگیا اور بادشاہ کہلانے لگا اور مالوہ جو دکن سے الگ ہوکر دلی کے شامل ہوگیا تھا ہمیشہ کیلئے دلی سے الگ ہوگیا اور خاندیس کا چھوٹا صوبہ بھی قبضہ سے نکل گیا غرض کہ نئی نئی سلطنتیں قایم ہوگئیں اور اکبر کے زمانہ تک رہیں *

بادشاہت کی تباہی اور تیمور کی چڑھائی کا بیان

خاص وزیر نے جونپور پر قبضہ کیا اور نئی سلطنت قایم کی اور اُسی زمانہ میں عین دارالسلطنت میں کئی گروہ قایم ہوئے چنانچہ ایسے لڑ بھڑ کر لہو کے ندی نالی بہائے باقی صوبوں کا یہہ حال ہوا کہ بادشاہ اور اسکے مخالفوں کی پروا بھی نکی اپس میں لڑنے جھگڑنے چنانچہ یہہ لوگ آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے کہ تیمورلنگ انکے سر ٹوٹا اور سارے گروہوں کو مار مار کر خراب و خستہ کیا *

اگرچہ تیمور نے اگلی تاتاری لوگ اکھٹے نکلے تھے جتلنے کہ چنگیز نے جگہہ جگہہ سے فراہم کیئے تھے مگر بارجود اسکے اسیطرح ادھر اودھر ہلچل کرنے اُسیکی مانند اس مہلس کے ملکوں میں لوٹ مار کرتا پھرا اگرچہ تیمور لنگ† نسلت کا ترک اور مذہب کا مسلمان اور کسیقدر تہذیب

† تیمورلنگ یا امیر تیمور جیسی کہ ایشیاوالے اُسکو پکارتے ہیں مقام کیش پیدا ہوا جو شہر سمرقند کے پاس واقع ہے اور وہاں ترکی فارسی دونوں

مهینے تک برابر قایم رها اور اس جهگڑے میں دلي کي یهه صورت رهي که چند بار ابوبکر اور ناصرالدین کے قبض و تصرف میں آئي گئي یهانتک که ناصرالدین آخرکار غالب آیا اور قبضه اسکا مستقل هوگیا اور حریف اسکا اسیر اُسکا هوا اس جهگڑے میں یهه بات بیان کے قابل هی که ایک هندو سردار راے سرور نامی ناصرالدین کا بڑا مدد و معاون تها اور میوات کے هندو نهایت گرمجوشي سے ابوبکر کے طرفدار تھے اور جب که ناصرالدین [illegible] یهه بات ثابت هوئي که بادشاهي فوج میں بیگانه ملک کے لوگ اُس [illegible] عداوت رکهتے هیں تو اُسني انکو دیس نکالا دیا اور جن لوگوں نے اپنا [illegible] بهی چهپایا تو امتحان انکا ایسي طرح عمل میں آیا جیسي یهودیوں [illegible] شبلت † کے لفظ سے کیا گیا تها یعني جو لوگ ایک لفظ هندي کا [illegible] خاص هندي زبان کا تها نه بول سکے تو وه اوپري ٹهراے گئے اور اسي [illegible] سے دریافت هوتا هی که جب سے غور و هند کي سلطنتیں علحده [illegible] ئیں تو اسي زمانه سے هندوؤں اور هندوستان زاے مسلمانوں کے قدر و [illegible] زلت بڑه گئي *

ناصرالدین تغلق کے دوباره بادشاهت کرنے کا بیان

اگرچه اس بادشاه کے عهد دولت میں بڑي بڑي خرابیاں اور بهت [illegible] پریشانیاں قایم رهیں مگر کئي باتیں ایسي ظهور میں آئیں که وه اُسکي بدولت معزز و ممتاز هوگیا *

گجرات کا حاکم فرحت الملک باغي هوا اور سردار مظفر خاں نے [illegible] پسپا کیا مگر بعد اُسکے اگلي سلطنت میں خود مظفر خاں بهي [illegible] هوگیا اور راٹهور کے راجپوتوں نے جمنا پار بغاوت کے نقشے جمائے [illegible] که بادشاهي حکومت کا ڈهچر بگڑ گیا اور جابجا ضعف اُسکا ظاهر [illegible] *

† عهد عتیق کے کتاب قضات کے بارهویں باب کا ملاحظه چاهیئے ۔ ٦ ۔ ١ آیة

شاید وہ پھر جاری ہو رہی اسلیئے کہ سرکار انگریزی نے جو حصہ اُسکا دوبارہ قایم کیا وہ حصار کے آگے دوسو میل تک جاری تھی اور اُسکے ذریعہ سے حال اُسکا دریافت کر سکتے ہیں حال میں اُسمیں پن چکیاں † چلتی ہیں جو ہندوستان میں جاری نہ تھیں اور اناج اُنمیں پستا ہی علاوہ اُسکے اُنکی بدولت رس اور تیل بھی حاصل ہوتا ہی اور گول آرے چلتے ہیں اور بڑے بڑے لٹھے پہاڑوں سے دیس میں بہاکر لاتے ہیں اور ایک قسم کی کشتیوں میں سوداگری کا مال و اسباب بھی آتا جاتا ہی مگر بڑا منفعت اُس شے یہہ ہی کہ ملک میں آبپاشی بخوبی ہووے جسکی بدولت ملک کا بہت بڑا خطہ زرخیز ہوگیا اور چرواہے کسان بنگئے ‡ *

غیاث الدین تغلق ثانی کی سلطنت کا بیان

جوں ہی کہ غیاث الدین ثانی تخت سلطنت پر بیٹھا تو اُسنے رشتہداروںسے چھیڑ چھاڑ شروع کی جنکی بدولت تخت اوسکو نصیب ہوا چنانچہ انجام اُسکا یہہ ہوا کہ پانچ مہینے کے اندر اندر فروری سنہ ۱۳۸۹ مطابق صفر سنہ ۷۹۱ ھجری میں تخت سے اوتارا اور جان سے مارا گیا

ابوبکر تغلق کی سلطنت کا بیان

بعد اُسکے شاہزادہ ابوبکر تخت نشین ہوا جو فیروز تغلق کے دوسرے بیٹے کا بیٹا تھا اور کل ایک برس سلطنت کرنے پایا تھا کہ ناصرالدین اُنہی پہاڑوں سے اوترا جہاں وہ بھاگ کر چھپا تھا چنانچہ ناصرالدین فوج لیکر چڑھا اور دلی پر قابض ہوا مگر بعد اسکے نوامبر سنہ ۱۳۸۹ مطابق ذی الحجہ سنہ ۷۹۲ ھجری میں ایک جھگڑا کھڑا ہوا اور

---

† واضح ہو کہ انگریزی زبان میں مل چکی کو کہتے ہیں یہہ لفظ ہر ایک پہیہ پر بولا جاتا ہی جو گول پہیہ وغیرہ کے گھومنے سے کام اُسمیں ہوتا ہو خواہ پانی کے زور سے گھومے یا بھاپ کی قوت سے چلے پھرے *

‡ میجر کالون صاحب کی تحریر مندرجہ روز نامچہ ایشیا تک سوسایٹی بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۰۵

معاملہ سرکاری کو ایسی طرح قایم کیا تھا کہ تحصیلداروں کی خاص
رایوں پر بہت تھوڑی باتیں موقوف رہی تھیں اور سرکاری مطالبہ تمام
لوگوں پر ظاہر و باہر اور تعداد اُسکی ٹھیک ٹھیک معین و مقرر ہوگئی
تھی بہتیری کے دیس نکالے میں کچھہ کچھہ تھنک اپنے وقتوں کے اختیار
رکھتے تھے یعنی کچھہ تعصب کا برتاو بہی تھا اور اسرافات پوشش کی
روک تھام کے لیئے کوئی قانون قاعدہ جاری نکیا مگر آپ ہی موٹے جھوٹے
کپڑے پہنے اور لوگوں کو بھی اسی طرح ترغیب و تحریص اسکی دیتا اور
نصیحت کرتا تھی کہ یہہ بات اسکی نہایت عمدہ اور معقول تھی *

جو جو عمارتیں کہ اپنے فیض عام کے لیئے بنوائیں اور انکے خرچ و
اخراجات کے واسطے جائدادیں معین کیں تفصیل انکی یہہ ہی کہ
پاشی کی ترقی کی ضرورت سے دریاؤں کے وار پار پچاس منبعے نکالے
چالیس مسجدیں اور تیس بڑے مدرسے اور سو مہمان سرائیں اور
پانسو تالاب اور سو شفاخانے اور سو حمام اور ڈیڑہ سو پل بنوائے اور علاوہ
عمارات مذکورہ بالا کے بہت سی عمارتیں عالیشان اپنی خوشی خاطر
شہر کے زیب و زینت کے لیئے بنوائیں *

اگرچہ عمارات مذکورہ بالا کی تعداد نسبت دکانوں اور سیکڑوں کے
الکتیوں کے تھوڑے طور بعض بعض عمارتوں کے بڑی بڑی الکتوں کے
رقم سے فہرست مذکورہ کی بناوٹ کا شبہہ ہوتا ہی مگر منجملہ اُنکی
کاموں کے جو جو عمارتیں اب بھی موجود ہیں اُنکے دیکھنے بھالنے سے
بڑے ارادوں اور بڑے کاموں کا ثبوت بخوبی واضح ہوتا ہی اور سب کاموں
سے بڑا کام اُسکا جو فہرست مذکورہ میں مندرج نہیں وہ ایک نہر ہی جو
پہاڑ کے اُس جگہہ سے شروع ہوتی ہی جہاں دریا پہاڑوں سے الگ ہوتی
ہی جا پہنچتا وہ نہر کرنال پرگنہ کے ہانسی حصار کو ہوکر دریاے گگر میں
جاتی ہی اور پہلے وقتوں میں آگے بڑھ کر ستلج میں جا پڑتی تھی معلوم
ہوتی ہی کہ اب پاشی کی نظر سے اُسکو جاری کیا تھا فیروز تغلق کا بعد

سنجهه توجهه کو یا اپني محتاجي دیکهکر وزیر سے کنارہ کیا اور تهوڑے عرصه بعد اپنے بیٹے کو تمام اختیار علانیه بخشي مگر اِس شاهزادے سے جو ناصرالدین کے نام سے نامي گرامي تها سلطنت کے انصرام و اهتمام مین کوئي لیاقت ظاهر نهوئي یهانتک که ایک برس سے کچهه هي زیاده عرصه گذرا تها که اُسکے کو همشیر زادوں نے اُسکو خارج کیا یعني اُنهوں نے عین دارالسلطنت میں ایک فساد برپا کیا اور اپنے نانا جان کے نام سے جسکو اُنهوں نے اپنے قابو میں پهلے سے کرلیا تها اپنے ماموں سے لڑائي باندهي اور سرمور کے پهاڑوں تک اُسکو مارکر بهگا دیا جو جمنا اور ستلج کے درمیان میں واقع هیں اور پهر یهه مشهور کیا که فیروز تغلق نے اپنے پوتے مبارک الدین کو تخت اپنا بخشا اور آپ دستکش هوا *

فیروز تغلق کي وفات اور اُسکے قوانین و عمارات کا بیان

بعد اس هنگامه کے تهوڑے دن گذرے تهے که ۲۳ اکتوبر سنه ۱۳۸۸ مطابق ۴ رمضان سنه ۷۹۰ هجري فیروز تغلق نے نوے برس کي عمر پوري کرکے جهان فاني سے نقل مکان کیا *

اگرچه اُسکے عهد دولت میں کوئي بات عمده اور شایسته ظهور میں نهوئي مگر اُن شایسته قانونوں کے باعث سے جو اُسنے جاري کئے اور اُن عمارتوں کي خوبي سے جو اُسنے خلق عام کي نظر سے بنوائیں نهایت معزز و ممتاز هوا تفصیل اُسکي یهه هي که اُسنے سنگین سزا بهت کم کیا تها چنانچه جسماني تکلیفوں یعني هاتهه پاوں ناک کان کاٹنے کا دستور اُٹهادیا تها اگرچه هاتهه پاوں کا نه کاٹنا قانون شرع کے طریق سے مخالف تها مگر وه بادشاه اِسلیئے تعریف کے قابل هي که لوگوں کي لعنت ملامت کا اندیشه نکیا علاوه اُسکے وه محصول موقوف کیئے جو لوگوں پر نهایت گراں و ناگوار اور بخود وصول اُنکا مشکل و دشوار تها اور ایسے محصولوں سے بهي هاتهه اُٹهالیا جو کبهي کبهي حاصل هوتے تهے اور تبدیل و تغییر اُنکو لاحق رهتي

او انکو مانحت اپنا سمجھتا رہا. بعد اُسکے خواہ اس باعث سے کہ وہ عہدنامہ شاہ بنگال کي ذات خاص سے متعلق تھا یا اس سبب سے کہ شاہ بنگال اول کے انتقال کے بعد اُسکو کچھہ طمع دامنگیر ہوئي شاہ بنگال کے جانشین سکندر سے لڑائي پیش آئي جسمیں بنگال کي عین جنوب مشرق تک خود بادشاہ بھي پہونچا تھا مگر سکندر سے بھي وھي عہد و پیمان عمل میں آئے جو پہلے بادشاہ سے آئے تھے چنانچہ اُسکي خود مختاري میں کسي طرح کا شک شبہہ باقي نرہا بعد اُسکي تھوڑے عرصہ گذرنے پر تاتا سند کے راجا جام باني سے بادشاہ ناخوش ہوا اور اُسپر چڑھائي کي اگرچہ پوري پوري کامیابي تو نصیب نہوئي مگر جام باني کي ظاھري اطاعت سے ناکامي کا رنج و تاسف کچھہ کم ہوگیا بعد اُسکے سندھ سے گجرات گیا اور وھاں پہونچکر نیا حاکم مقرر کیا اور جب کہ یہہ حاکم کئي سال کے بعد مرگیا تو سنہ ۱۳۷۲ ع مطابق سنہ ۷۷۳ ھجري میں ایک حاکم اُسکي جگہہ مقرر کیا بعد اُسکے ایک فساد برپا ہوا جو تھوڑے دنوں تک قایم رہا *

امورات مذکورہ بالا کے علاوہ سلطنت کے چھوٹے موٹے کاموں میں سنہ ۱۳ ع مطابق سنہ ۷۸۷ ھجري تک بہت ھي خوبي سے انصرام اور اب کہ عمر اُسکي ستاسي کو پہونچي تو ضعف و نقاھت کے سبب بادشاھت کے کام کاجوں میں بہت سر گرم نرہ سکا چنانچہ رفتہ رفتہ کل کار و بار اُسکے وزیر کے قبضہ میں آگئے اور جب کہ وزیر کو حکم و حکومت کي چاٹ لگي اور عمدہ اختیارون کا مزا پڑا تو اُسنے یہہ ٹھانی کہ بادشاہ کو اُسکے وارث کي جانب سے برھم کرے اور اپنے اختیاروں کو ھمیشہ کے لیئے قایم دایم رکھے چنانچہ اُس نے بادشاہ سے سمجھانا شروع کیا اور قریب تھا کہ بادشاہ کے بڑے بیٹے کو خارج کرکے تخت نشیني حاصل کرتے کہ بادشاہ کا بڑا بیٹا چھپ چھپاکر محلوں تک پہونچا اور باپ کي محبت کو گرمایا چنانچہ فیروز تغلق نے گواہ

ایشیا والوں کو علی العموم اسبات پر کم توجهه هوتي هی که وه ستمگار اور بدکردار بادشاهوں کے پنجوں سے رهائي حاصل کریں چنانچهه وه ظلم اُنکے برابر اُٹهاے چلے جاتے هیں اور کبهي کان بهي نهیں هلاتے ورنه یهه بات بهت کم ظهور میں آتي هی که ایک آدمي کي بد انتظامي سے تمام لوگوں کو نقصان فاحش پهونچے *

فیروز تغلق کي سلطنت کا بیان

جب که محمد تغلق کا انتقال هوا تو بد انتظامي نے اُسکي فوج میں پانوں اپنے پهیلائی اور حسب معمول اس بدانتظامي کے بڑے باعث مغل تهی مگر هندوستاني سرداروں نے جو اب پهلے پهل مذکور هوئے بهت روک تهام اُسکي کي چنانچه سنه ۱۳۵۱ ع مطابق سنه ۷۵۲ هجري میں بادشاه کے بهتیجے فیروزالدین کو تخت سلطنت پر بٹها دیا بعد اُسکے فیروز تغلق نے تهوڑي فوج اپني سند میں چهوڑي اور اٹک کے کنارے کنارے مقام آچهه کو پهونچا اور وهاں سے دلي کو روانه هوا اور اُن لوگوں پر فتح پائي جو پهلے بادشاه کے فرضي یا اصل بیٹے کے نام سے بمقابله پیش آئے تهی *

جب که تخت نشیني پر تین برس گذرے تو سنه ۱۳۵۳ع مطابق سنه ۷۵۴ هجري میں بنگاله کا اراده کیا چنانچه تمام صوبه بنگال پر قابض هو گیا مگر دشمن کو مطیع اپنا نکرسکا اسلیئے که غنیم اُسکے سامنے نپڑا اور آگی بڑهتا چلا گیا یهاں تک که برسات کے آنے سے کام ناکام اُسکو پیچهے پیروں پهرنا پڑا *

فیروز تغلق کے بنگال اور دکن سے هاتهه اُوتهانیکا بیان

بعد اُسکے سنه ۱۳۵۶ع مطابق سنه ۷۵۷ هجري میں بنگال و دکن کے ایلچي حاضر آئے اور آسنے دربار اُنکو دیا چنانچه اس سے صاف واضح هوتا هی که اُسنے اُن دونوں صوبوں سے هاتهه اپنا اُوتهایا اور اُنکے بادشاهوں کي خود مختاري گوارا کي مگر باوصف اسکے شاید نام کي بڑائي قایم رکهی

کیا تو خیلے گراں خاطر ہوا مگر طبیعت کو روک تھام کر میرے عذروں
کا جواب دیا یہاں تک کہ مجھکو معزز و ممتاز فرمایا اور بڑی تنخواہ مقرر
فرمائی بعد اُسکے ایک عربی قصیدہ میں نے پیش کیا جسمیں قرضداری
کا مضمون مذکور تھا تو بادشاہ نے پچپن ہزار † دینار عنایت فرمائے مگر
بمف ان باتوں کے میں نے جان جوکھوں بھی دیکھی اسلیئے کہ بادشاہ
ایک درویش کی نسبت جو دلی کے باہر رہتا تھا کچھہ اشتباہ ہوا
چنانچہ اُسکو قتل کرایا اور اُسکے ملنے جلنے والوں کو پکڑا جکڑا حسب
اُن اُسکے ملنے والوں میں یہہ خاکسار بھی داخل تھا مگر لگ لپٹ کر
ہمراہیوں سمیت اپنی جان میں نے بچائی اور بعد اُسکے جب موقع
تو صاف استعفا داخل کیا مگر بادشاہ نے کمال آدمیت برتی کہ
ے ناخوش ہونیکے اُن ایلچیوں میں داخل کیا جنکو ایلچیاں شاہ
کے جواب میں روانہ کیا چاہتا تھا جو بڑی شان و شوکت سے آئے

ن اسبات کا کہ اس بادشاہ کے وقتوں میں مسلمانوں کی سلطنت نہایت وسیع و فراخ تھی

اس بادشاہ کے آغاز عہد دولت میں مسلمانوں کی سلطنت دریا ے
کے مشرقی جانب میں ایسی وسیع و فراخ تھی کہ پہلے اُس سے
کبھی چوڑی چکلی نہیں ہوئی مگر بعد اُسکے جو صوبجات اُسکے
و تصرف سے خارج ہوگئے تھے وہ اورنگ زیب کے عہد دولت تک
انوں کے قبضہ میں داخل نہوئے اور جن صوبوں میں بغاوت نہوئی
ہاں بھی بادشاہی حکومت کو ایسا صدمہ پہونچا تھا کہ مغلوں
لطنت تک بھی پنپنے نپائے *

† معلوم ہوتا ہی کہ دینار اُس زمانہ میں بہت چھوٹا سکہ تھا مول اُسکا
ٹھیک دریافت نہیں

تهي اور خود دلي کو بڑي عاليشان بستي بيان کيا هی اور جامع مسجد اور اُسکي چار ديواري کو تمام دنيا ميں بے نظير وہ کهتا هی که اگرچه بادشاہ اُسکو دوبارہ بسا رها تها مگر وہ ايک جنگل کي مانند بڑي تهي گويا که دنيا کے نهايت بڑے شهر ميں بهت تهوڑے لوگ بستے تهے *

بيان اُسکا يهه هی که جب ميں دلي ميں داخل هوا تو بادشا وهاں موجود نتها مگر چند اميروں اور فاضلوں اور مسافروں سيت م ميرے همراہ رکاب تهے بڑي بيگم يعني والدہ بادشاہ کے دربار ميں حا کيا گيا چنانچه وہ بيگم بڑي عنايت سے پيش آئي اور خلعت مرحم فرمايا بعد اُسکے رهنے کے واسطے ايک مکان مقرر کيا جسميں کهانے کا بڑا ذخيرہ مهيا تها اور تمام ضروري چيزيں موجود تهيں علاوہ اُ دو هزار دينار حمام کے خرچ کے ليئے عنايت فرمائے *

اسي عرصه ميں جب ميري بيٹي مرگئي تو محل کے لوگوں نے ا اُسکے مرنيکي ڈاک کے ذريعه سے خفيه خفيه بادشاہ کو پهونچائي اور ج جنازہ باهر نکلا تو اسبات سے نهايت تعجب هوا که خود وزير اُسکے هم تها اور جو رسميں که اميروں کے مردہ کے ليئے شاياں و مناسب هو هيں وہ تمام اُنکي طرف سے عمل ميں آئيں اور خود بادشاہ کي و نے ميري بي بي کو تسلي تشفي کے ليئے بلايا اور نهايت عذر خواهي اور چلتے وقت اپني عنايت سے زيور و خلعت مرحمت فرمايا *

جب که دلي ميں بادشاہ داخل هوا تو اُسکو بهي نهايت خ اور مسافرنواز پايا چنانچه جب حصول ملازمت کے واسطے ميں خ خدمت هوا تو وہ بڑي تعظيم و تکريم سے پيش آيا يهاں تک که هاتهه اُسنے پکڑا اور طرح طرح کي نوازشوں کے وعدہ کيئے چنانچه اُسکے قضا کا عهدہ ميرے واسطے تجويز کيا اور اس ضرورت سے که هندي زبان سے محض ناواقف تها اس معامله کي نسبت عربي ميں گفتگو کي اور جب که ميں نے هندي زبان سے نا آشنائي کا عذر

رکها بعد اُسکے دوهي بار دلي آنيکي اجازت فرمائي اور دو هي بار دلي سے جانيکا حکم سنايا اور يهه تهديد فرمائي که جو شخص وهاں نجاويگا وه صاف جان سے جاويگا چنانچهه منجمله ان سفروں کے ايک سفر قحط کے دنوں ميں واقع هوا اور بهت لوگ بهوکوں کے مارے لوٹ پوٹ کر مرگئے اور هزاروں فقير و محتاج هوگئے آخر کار يهه تدبير اُسکي راس نه آئي اور خود دلي هي دارالسلطنت رهي *

علاوه اُسکے بيٹهي بٹهائے يهه ترنگ بهي اُسکے جي ميں آئي تهي مصر کے بادشاه سے جو صرف نام هي کا خليفه تها بادشاهي خلعت حاصل کرے چنانچهه آپکو مطيع و محکوم اُسکا سمجها اور نام اُن بادشاهوں بادشاهوں کي فهرست سے خارج کيا جنهوں نے يهه عمده سند حاصل کي تهي *

بعد اُسکے يهه سوجهي تهي که تمام ملک کو ساٹهه ساٹهه ميل کے مربع ضلعوں پر تقسيم کرے اور سرکاري اهتمام سے بو جوت اُنکي کرائے *

اسي بادشاه کے دربار کا حال جو ايک افريقه والے مسلمان نے بيان کيا

اس بادشاه کي سلطنت کے بهت سے حال ابن بتوته نے تحرير کيئے تانجيئرز کا رهنے والا اور تمام ايشيا کو اُسنے ديکها بهالا تها اور اس بادشاه دربار ميں سنه ١٣٤١ع ميں حاضر هوا تها اور جو کچهه که اُسنے لکها بهت ٹهيک ٹهيک لکها اسليئے که جب وه افريقه کو واپس گيا تو اُسنے اُسکا تحرير کيا چنانچهه هندوستان کے مورخوں نے اس بادشاه کي جو بهلائياں بيان کيں هيں وه اُنکي تصديق کرتا هے اور جو جاه و جلال تهي پريشاني اُسکي عهد دولت ميں واقع هوئي وه بيکم و کاست لکهي هے چنانچهه وه بيان کرتا هے که ملک کي سرحدوں سے عين سلطنت تک سوار اور پيدل کي ڈاک برابر ديکهي مگر ملک کو ويران و خراب پايا که مسافر کي جان و مال کو هر جگهه جوکهوں

چوک اپني سمجها که دکن کي مهم کو ادهوري چهوڑکر گجرات کو روانه هوگیاتها چنانچه اُسنے یهه چاها که پهلے گجرات کي امن و امان کو بحال کرے اور بعد اُسکے دکن کے بڑے فساد کو مٹاوے اگرچه ایک عرصه سے بادشاه کا مزاج اچها نتها مگر بهگوڑے باغیوں کے پیچهے سند کو روانه هوا اور جب که بادشاه اٹک پر پهونچا تو باغیوں نے مقابله کیا اور عبور ندي کے مزاحم هوئے مگر وه رک نسکا اور دریا سے پار هوگیا بعد اُسکے جب وه تاتا میں داخل هوا تو بیسویں مارچ سنه ۱۳۵۱ ع مطابق اکیسوي محرم سنه ۷۵۲ هجري میں بیمار هوکر مرگیا اور ایسے عالم فاضل بادشاه اور ظالم جهاندارون کي سي شهرت باقي چهوڑ گیا جنسے انسانوں کي خلقت بهت کم آراسته پیراسته اور نهایت کم تباه اور خاک سیاه هوئي هی *

دیوگڑه کي دارالسلطنت بنانے اور باقي ناشایسته حرکتوں کا بیان

منجمله حرکات اس بادشاه کے کوئي پوچ حرکت ایسي نهوئي تهي جیسے که دلي کو چهوڑ کر دیوگڑه کي دارالسلطنت بنانے میں واقع هوئي یهانتک که تمام لوگ اس بیجا حرکت سے نهایت شاکي هوئے اور مصیبتوں میں پڑے یهه بات اُسکي بجاے خود نامعقول نتهي اگر معقول اُسکو پورا کرتا اور نهایت گرما گرمي اور بڑي اندها دهندي سے عمل میں نه لاتا مگر جوں هي که یهه بات اُسکے خیال میں آئي تو فيالفور تمام دلي کے رهنے والوں کو دیوگڑه کے جانے کا حکم دیا اور نام اُسکا دولت آباد

† اُنهیں روزوں دولت آباد کا قلعه جو في زماننا موجود هی تعمیر کرایا لیکن قلعه سے بخوبي ثابت هوتا هی که وه بادشاه بڑے اراده والاتها که اُسنے ایسي بڑي عمارت بنائي چنانچه اُسنے پهاڑ کا ایک ٹکڑا ایکسو اسي فٹ کے طول کا عمود کیطرح چهانٹا اور اُسکے اندر جانیکي پیچیده راه اُس ٹکڑے کے جگر میں نکالي اور اُسکے علاوه کوئي راه اُسکے جانے کي نهیں رکهي اور چاروں طرف اُسکے ایک چوڑي کهري خندق خود پهاڑ میں سے تراشي

کرتے هیں چنانچه کمبوجا اور سورت کے مالدار شہروں کو تاخت تاراج کرادیا *

دکن کي عام بغاوت اور بادشاہ کي آمادگي اور وفات کا بیان

جب که گجرات کي بغاوت پست هوئي تو کچهه باغي دکن کو بهاگے اور وهاں کے امیر مغلوں کي پناہ میں آئے اور بادشاہ اس بات‌کو سنکر نهایت برهم هوا چنانچه اُس نے اُن مغلوں کي گرفتاري کا حکم صادر فرمایا مگر وہ مغل بهاگ گئے اور مل جل کر عام بغاوت برپا کي اور اسمعیل نامي پٹهان فوج کے ایک بڑے افسر کو بادشاہ قرار دیا مگر بادشاہ نے ایسي جلد چالاکي برتي جو ایک بڑے کام کي شایاں تهي چنانچه وہ دکن کو گیا اور باغیوں کو اُنکے بادشاہ سمیت شکست فاحش دیکر دیوگڑہ کے قلعه میں محصور کیا هنوز اُس نے اِس قلعه پر قبضه نپایا تها اور کامیابي اُسکي پوري نهوئي تهي که نئے جهگڑے کي ضرورت سے گجرات اُسکو جانا پڑا اور جب که وہ اُدهر روانه هوا تو جوں جوں وہ آگے بڑهتا جاتا تها لوگ پیچهے سے باغي هوتے جاتے تهے اور بار برداري یعني بهیر بنگاہ بهي لٹتي جاتي تهي مگر جب که گجرات کا فساد فرو هوا اور مفسد لوگ تاتا واقع سند کو چلے گئے اور راجپوت راجاؤں کي پناہ اُنهوں نے لي تو بادشاہ کو یهه خبر لگي که دکن کا کار و بار پهلي کي نسبت بهت زیادہ خراب ابتر هی اور ویسا کبهي ابتر نهیں هوا تفصیل اس حال کي یهه هی که باغیوں کے بادشاہ نے سلطنت کا دعوي چهوڑا اور حسن گنگوئي کو وہ دعوي تفویض کیا جو بهمني خاندان کا باني مباني تها چنانچه اُسکي بلند همتي اور اولوالعزمي کي امداد و اعانت سے باغیوں نے کام کیا که دکن کے حاکم امدادالملک داماد بادشاہ کو شکست فاحش دیکر قتل کو پهونچایا اور صرف دکن پر هي قبضه نکیا بلکه مالوہ کے حاکم کو بهي بغاوت کا شریک کیا بادشاہ اس واقعه سے مطلع هونے پر یهه بڑي

صدي کے اخیر تک مسلمانوں سے برابر کي لڑائي لڑتا رہا اور تلنگانہ کے راجہ نے ورنگل پر دوبارہ قبضہ کیا اور بادشاہ کي فوج کو جگہہ جگہہ سے باهر نکالا جہاں جہاں وہ چھاوني ڈالے پڑي تھي *

سنہ ۱۳۴۵ ع مطابق سنہ ۷۴۵ هجري میں هندوستانمیں قحط اِس غایت کو پہنچا کہ سنبھل کا حاکم محاصل جمع نکرسکا اور بادشاہ کے ظلم کے خوف سے باغي هوگیا مگر جلد اُسکي سرکوبي هوئي اور علاوہ اُسکے بلاد واقع بلاد دکن کا باغي حاکم بھي اپنے کیئے کو پہنچا *

بعد اُسکے بہت جلد ایک امیر نو مسلم مغل نے جو امراء جدید کے زمرہ میں داخل تھا ملک دکن میں سرکشي کي مگر سنہ ۱۳۴۶ ع مطابق سنہ ۷۴۶ هجري میں پس پا هوا مگر اور مغل سردار جي جان سے تابع نهوئے اور کسي نئے فساد کے مترصد بیٹھے *

بعد اُسکے عین‌الملک نے بغاوت اختیار کي اور ساري وجہہ اُسکي یہہ هوئي کہ جب بادشاہ نے اُسکو اودہ کي حکومت سے دکن کو بدل دیا تو وہ بادشاہ سے بدگمان هوگیا خیر خواهي سے هاتھہ اٹھایا مگر گوشمالي اُسکي بہت جلد هوئي اور خلاف توقع اپنے عہدہ پر بحال هوا *

بعد اُسکے دکن کا حاکم جو بڑے بڑے فسادوں کا برابر مانع مزاحم تھا موقوف کیا گیا اور اُسکي جگہہ امدادالملک بهیجا گیا جو داماد بادشاہ کا تھا اور بہت سا روپیہ اُس صوبہ پر بڑھایا گیا *

ایسے هي ایک ذلیل خاندان کا ایک آدمي مالوہ کا حاکم مقرر کیا جسنے ستر امیر مغلوں کو دغابازي سے قتل کرکے اپني خیر خواهي بادشاہ پر جتائي تھي اور جب کہ اِن مغلوں کو ان مغلوں کي سناوني پہنچي جو گجرات میں افسر تھے تو اُنھوں نے باقي فوج کے لوگوں کو نیچ لوگ سمجھا کر بغاوت میں شریک اپنا کیا چنانچہ سنہ ۱۳۴۷ ع مطابق سنہ ۷۴۸ هجري میں بادشاہ روانہ هوا اور جوں توں اُس مفسدہ کو رفع کیا اور اپنے صوبہ کو ایسا تباہ کیا جیساکہ کسي غیر کے صوبہ کو خاک سیاہ

بغاوتوں کا بیان

جب که یهه زور ظلم ظهور میں آئی تو لوگ چپکے نه بیٹهه سکے
چنانچه بادشاه کے خاص بهتیجے نے پهلے پهل مالوه میں بغاوت کي بنیاد
کي چنانچه سنه ۱۳۳۸ ع مطابق سنه ۷۳۹ هجري میں بادشاه
کے پیچهے دکن تک گیا یهانتک که وه گرفتار هوا اور کهال اُسکي اوتاري
کے بعد اُسکے ملک بهرام جو بادشاه کے باپ کا بهت پورانا رفیق تها اور
کي تخت نشیني کا بڑا ممد و معاون تها ملک پنجاب میں باغي
یعني سنه ۱۳۳۹ ع مطابق ۷۴۰ هجري میں هنگامه برپا کیا مگر وه
همه بهي فرو هوا اور باغي گردن مارا گیا بعد اُسکے بنگال کا حاکم باغي
جو ایک مسلمان بهائي تها اور بهت دنوں تک بغاوت اُسکي قایم
یهاں تک که وه کبهي مطیع اُسکا نهوا اور اُسي زمانه میں کارومنڈل
حاکم نے بهي بغاوت کي چنانچه وه بهي کامیاب هوا اور یهه دونوں
میں سنه ۱۳۴۰ ع مطابق سنه ۷۴۱ هجري میں واقع هوئیں *

کارو منڈل کي بغاوت کے دبانے کا اراده خود بادشاه نے کیا مگر جب
اُسکي ورنگل میں داخل هوئي تو ایسي سخت وبا پڑي که دیو گڑه کو
آنا پڑا اور راه میں یهه اتفاق هوا که ایک دانت اپنا نکلوایا اور
دهوم دهام سے دفن اُسکو کرایا اور بهت بڑي قبر اُسکي بنوائي *

اُسي عرصه میں پٹهان لوگ اٹک سے اوترے اور پنجاب میں لوٹ مار
کے اور جب وه چلے گئے تو تهاکروں نے خوب هاتهه پهینکے یهاں تک
کو پر قبض و تصرف کرکے اُس صوبه کو پورا پورا برباد کیا *

بعد اُسکے سنه ۱۳۴۴ ع مطابق سنه ۷۴۴ هجري میں کرناٹک اور
کے راجاؤں نے باهم اتفاق کیا اور پهلي بات اپني بنائي چاهي یعني
آزادي کا اراده کیا منجمله اُنکے کرناٹک کا راجه ایک نئے خاندان
کا تها جو خاندان بلال دیو کے برباد هونے پر قایم هوا تها اور
نگر کو اُسنے دارالسلطنت اپنا بنایا تها اور وه ایسا بهادر تها که سولهویں

جاتی تهی تو شروع هی سے اعتبار انکا جاتا رہا یہاں تک که بیگانه ملک کے سوداگر بهی انکو قبول نکیا کرتے اپنے ملک والے بهی انکے لینے دینے سے پہلوتہی کرتے تهے غرضکه بتمہ بیوپار بند هوگیا اور تمام لوگ محتاج هوگئے اگرچه خود بادشاه کو بظاهر یہه فائده حاصل هوا که قرض اسکا ادا هوگیا مگر اسیقدر آمدنی میں گهٹتا پڑا بلکه رعایا کے محتاج هونے سے اصل سرکاری کی بنیادیں هل گئیں اور رعایا کے زوال دولت کا یہ نتیجه حاصل هوا که اس سے زیاده اسکی دولت نے زوال پایا *

جو جبر و تعدی که بادشاه کیطرف سے تحصیل میں واقع هوتی تهی وه لوگوں کو اس لیئے بہت زیاده ناگوار هوئی که روز روز اسکی حاجتیں بڑهنے لگیں اور تنگی کو فراخی هونے لگی یہانتک که کاشتکار اپنے کهیت چهوڑ چهوڑ کر چلے گئے اور جنگلوں میں جا بسے اور لوٹ کهسوٹ سے گذر کرنے لگے بلکه بہت لوگ اپنی بستیوں سے بهاگ گئے اور بادشاه ان باتوں کے واقع هونے سے جنکا آپ باعث تها نہایت برهم هوا اور ایسی بری طرح سے انتقام اسنے لیا جو تمام ظلموں سے بڑهکر تهی یعنی اس نے اپنی فوج کو شکار کی تیاری کا حکم دیا اور بدستور شکار هندوستان کے ایک خطه کو رمنه کی طرح سے گهیرا اور بعد اسکے یہه عام حکم دیا که شخص اس گهیرے میں هو شکار کی مانند اسکو قتل کرو اور چاروں طرف سے قتل کرتے هوئے بیچا بیچ میں جمع هوجاو چنانچه جو لوگ اسمیں مارے گئے اکثر گنوار اور بیگناه تهے غرضکه اس قسم کا شکار کئی مرتبه کیا گیا اور پچهلا شکار یہه هوا که قنوج کے باشندوں کا قتل عام کیا بعد انهیں بڑے کوتکوں کی بدولت ایک بڑا کال پڑا اور لوگوں پر ایسی مصیبت پڑی که وه تقریر و تحریر سے باهر هی *

دوسري بار اُسنے يہه ارادہ کيا کہ چين کو فتح کيجے اور اپنے خزانوں کو وهاں کے مال و دولت سے بھرے چنانچہ ايک لاکهه آدمي کوہ ہمالیہ کي راہ سے روانہ کيئے مگر جبکہ يہہ لوگ پہاڑوں سے گذرکر بہزار دشواري سرحد چين تک پہونچے تو وهاں چين کي بڑي فوج قايم پائي اور لڑائي اور زحمت اور اُنکي قوت و کثرت کے باعث سے مقابلہ نکرسکے اور اُسکے يہہ مصيبت پيش آئي کہ ذخيروں نے کمي کي اور برسات سر پر آپہونچي چنانچہ اُنہوں نے دم بھي نليا اور هار جهک مار کر پچھلے پاؤن لوٹ پڑے *

جب کہ وہ لوٹتے آتے تھے تو پہاڑيوں نے بہت ستايا اور دشمنوں نے پيچھا کيا چنانچہ بہت سے تو ٹھکانے لگے اور باقي بھي سبھي فاقوں کے مارے جينے سے تنگ آگئے مگر نصيبوں سے يہہ اتفاق ہوا کہ موسم کے دهار پڑنے سے چيني لوگ لوٹ گئے اور هندوستاني لوگ اچھے موسم ميں پہاڑوں سے نکل آئے مگر اُنہوں نے ديس کو غرقاب پايا اور چھوٹے پہاڑوں پر ايسے کهڑے ديکهے کہ اُن سے گذرنا نہايت دشوار تھا غرضکہ پھرتے پھرتے ايسي سخت مصيبتيں پيش آئيں کہ پندرہ دن بعد ايک آدمي بھي باقي نرہا کہ وہ اپني بپتا کہاني سناتا اور کسي کے سامنے اپنا رونا روتا منجملہ اُن لوگوں کے جو جگہہ جگہہ غنيم کي روک ٹوک کے ليئے پہنچے چھوڑے گئے تھے بہت سے لوگ اِس قصور پر بادشاہ کے حکم سے مارے گئے کہ اُنہوں کي غفلت سے اس ناکارہ مہم کو ناکامي نصيب ہوئي *

جب کہ يہہ تدبير اُسکي راس نہ آئي اور خزانہ خالي رہا تو اُسنے اور تدبيريں کيں مگر بقول کسيکے * مصرع * جو چال هم چلے وہ بہت هي بري چلے * کوئي بھي کچھہ ٹھيک ٹھاک نتهي يعني جب اُسنے يہہ بات سني کہ ملک چين ميں کاغذ کا روپيہ چلتا هے تو اُسنے اپنے ملک ميں نيا سکہ جاري کيا چنانچہ کاغذ کي جگہہ تانبے کے ٹکڑے چلائے مگر اس سبب سے رعيت کا ديوالا نکل گيا تھا اور سلطنت اُسکي دو چار دن کي بات سمجھي

تھا تو اب بھي ايکطرح کے حملوں کا شبهه باقي رهتا هي چنانچه تمام عمر اُسکي خيالي تدبيروں ميں گذري اور جن جن ذريعه سے اُن تدبيروں کا راس لانا چاهتا وه ذريعه بهي عقل سليم کے خلاف هے چنانچه اُن تدبيروں کے راس لانے ميں رعايا کي تکليفوں اور نقصانوں کي کچهه پروا نکي يهاں تک که انکي بدولت ايسے برے برے نتيجے حاصل هوئے که کسي بادشاه کے زمانه ميں ويسے ظهور ميں نه آئے تهے *

پهلے پهل ايک ايسا کام اُس نے کيا که اُسکے عيبوں يا هنروں کي رو سے هرگز متوقع نتها يعني جغتائ مغلوں کي فوج ايک بڑے مشهور سردار ترمه شيرين خان نامي کے ساتهه آکر لاهور پنجاب ميں پهيل پڑي تو اُسنے بهت سا روپيه ديکر اُس بلا کو سر سے ٹالا اور نچنت هوکر بيٹها اور يهه نذر جو پهلے پهل هندوستان ميں دي گئي کچهه ايسي راس آئي که مغلوں کے لوبهي لالچي هونے سے يهه قوي اُميد نتهي که وه لالچ کے مارے دوباره دهاوا نکرينگے مگر بعد اُسکے کوئي حمله اُنکا وقوع ميں نه آيا *

علاوه اُسکے وه دوسري تدبير اُسکي جو اُسکے خوے و خصلت کے خلاف اور بجاے خود نهايت معقول اور بغايت راست درست تهي يه تهي که اُسنے تمام دکن کو مطيع و محکوم اپنا بنايا اور اپنے قلمرو کے دور دراز صوبوں ميں ايسا انتظام اپنا بيٹهايا جيسا که حوالي دارالسلطنت کے پرگنوں ميں بيٹها تها *

بادشاه کي نامعقول تدبيروں کا بيان

بعد اُسکے وه ايسے کاموں ميں پڑا جو اُسکے اصل و طبيعت کے شايان و مناسب تهے چنانچه پهلے اُس نے ايران کا اراده کيا اور بقول فرشته کے تين لاکهه ستر هزار سوار اکٹهے کيئے مگر انجام اُسکا يهه هوا که فوج اُس خزانه کو کها پي گئي اور جب تنخواه کي کوڑي وصول نهوئي تو لوٹ مار اُس نے شروع کي يهاں تک که پريشان هوکر ادهر اودهر چلي گئي

ا رسنه لیا تو سنه ۱۳۲۵ع مطابق سنه ۷۲۵ هجري میں جونا خاں اُسکا
بڑا بیٹا ایسے جاہ و جلال اور ایسي شان و شوکت سے تخت نشین هوا که وه
صورت کسي تخت نشین کو نصیب نهوئي چنانچه سلطان محمد تغلق
کے خطاب سے شهرت پائي اور اپنے رفیقوں اور عالم فاضلوں کو ایسي ایسي
بخششیں عنایت کیں اور ایسے ایسے وظیفے مقرر کیئے که پهلے کسي
بادشاه نے ویسے مقرر نکیئے تهے *

اُسنے طرح طرح کي فیاضي اور دریا دلي سے شفا خانه بنائے اور
محتاج خانے جاري کیئے اور تمام قلمرو کے عالم فاضلوں سے ایسے ایسے
سلوک برتے که اُسکي مناقب اور محامد کے چرچے جابجا جگهه هونے
لگے *

تمام لوگ اسبات پر متفق هیں که بادشاه اپنے وقتوں میں نهایت
فاضل اور بغایت خوش بیان تها یهانتک که بعد اُسکي سلطنت کے بهي
اُسکي عربي فارسي تحریروں کي خوبي بیان کیجاتي تهي اور قوت حافظه
اُسکي ایسي عمده تهي که ویسي قوت هزاروں لاکهوں میں نهیں هوتي
وه فن طبابت اور علم منطق کے ریاضیات اور طبعیات سے بهي شوق
شوق رکهتا تها اور بڑي بیماریوں کي علامات دریافت کرنیکے واسطے بیماروں کا
ملاحظه کرتا تها باقي روزه نماز کا پابند اور مے نوشي سے نهایت محترز
ذاتي کاموں میں اپنے دین و ملت کے اُصول قاعدوں کي مراعات و
محافظت کو مقدم جانتا تها اور باوصف ان باتوں کے میدان جنگ میں
بهي کمال شجاعت اور نهایت جلادت کے ساتهه اطراف و اکناف عالم
میں مشهور و معروف تها غرضکه تمام لوگ اُس بادشاه کو منجمله نوادر
زمانه کے شمار کرتے تهے اور حقیقت یهه تهي که اُسکي سمجهه بهي بڑا
تهي مگر یهه کمالات اُسکے اس لیئے محض بیفائده هے که باوصف اُن
خوبیوں کے سمجهه بوجهه اُسکے بڑي بوجي نه تهي یهاں تکن که اگر یهه
بهي مانی جاوے که اُسکو حکم و حکومت اور مال و دولت کا بنظم

بعد اُسکے سنارگنگ یعني ڈھاکہ † کے کئي فسادوں کا تصفیہ کیا معلوم هوتا هی کہ اُن دنوں یہہ صوبہ بنگلہ میں داخل نتھا اور جب کہ وہ اُدھر سے واپس آتا تھا تو راہ میں اُسنے ترہت کو فتح کیا جو پہلے وقتوں میں متھیلا کہلاتا تھا اور وہاں کے راجہ کو پکڑ کر همراہ اپنے لایا یہہ کل کام اُس سے سنہ ۱۳۲۴ لغایت سنہ ۱۳۲۵ع مطابق سنہ ۷۲۴ لغایت سنہ ۷۲۵ هجري میں ظہور میں آئے *

بادشاہ کي وفات کا بیان

جب کہ بادشاہ دلي کے قریب آیا تو اُسکے بیٹے جونا خاں نے شان و شوکت سے استقبال اُسکا کیا اور ایک چوبین خیمہ میں اُسکو جو حصول ملازمت کے لیئے تیار کرایا گیا تھا اور هنوز تکلفات رسمي پوري پوري فراغت حاصل ہوئی تھي کہ وہ خیمہ بادشاہ پر گر پڑا اور بادشاہ اپنے پانچ رفیقوں سمیت دبکر مرگیا ماہ فروري سنہ ۱۳۲۵ ع مطابق ربیع الاول سنہ ۷۲۵ هجري میں یہہ حادثہ وقع هوا اگرچہ یہہ غریب واقعہ اتفاقاً هوا هو مگر ایسي انہو کي عمارت کے بنانے اور بڑے بیٹے کے اُسوقت شریک وشامل نہ هونے اور چھوٹے بیٹے کے شریک افت هونے سے جو بادشاہ کا بڑا لاڈلا پیارا تھا جونا خاں کي نسبت بڑا شبہہ هوا جسکے حق میں وقوع اس واقع کا کچھہ بہت مفید نہوا ‡ *

تغلق آباد کا وہ قلعہ جو استحکام و متانت اور عمارت کي شوکت کي رو سے شہرہ آفاق اور مشہور خواص و عوام هی اسي غیاث الدین تغلق کا کارنمایاں هی *

محمد تغلق کي سلطنت کا بیان

اُسکي عادتوں کا بیان

جب کہ غیاث الدین تغلق نے جہان فاني کو چھوڑ کر جہان

† هملٹن صاحب کي تاریخ هندوستان جلد ایک صفحہ ۱۸۷

‡ ابن بطوطہ کي تاریخ کا صفحہ ۱۳۰ دیکھنا چاهیئے

پاک و صاف تهي چنانچه اُسنے شروع سلطنت هي ميں تمام قلمرو کے
ين و امان کو بحال کيا اور مغلوں کي لاگ ڈانٹ کے ليئے سرحدوں کو
نهايت مضبوط و مستقل بنايا اور بعد اُسکے اپنے بيٹے جونا خاں کو امورات
ان کي اصلاح و درستي کے واسطے روانه کيا جو نهايت خراب اور خسته
ورهے تهے چنانچه جونا خاں ورنگل تک کامياب هوا مگر ورنگل کے
ه پر قبضه نکرسکا يعني اغاز برسات تک محاصره قايم رها اور لشکر کے
ب بيمار هوگئے اور اُسپر يه طره هوا که کچهه تو مصيبتوں کے اُٹهانے سے
سته خاطر هو رهے تهے دلي کے هنگامه اور بادشاه کي سناوني سے جو
واهوں کي جوڑبازي سے مشهور هوگئي تهي نهايت خراب و پريشان
يهاں تک که اُسکي فوج کے بڑے بڑے سردار اپني اپني ٹوليوں کو ليکر
ادهر چلے گئے اور جب که خود شاهزادے نے چلنے پر کمر باندهي تو
وں نے تعاقب کيا چنانچه اُسکے بهت سے لوگوں کو دولت آباد کے پاس
ں ميں تهکانے لگايا غرض که جب وه دلي ميں داخل هوا تو کل تين
وں کي بهير بهاڑ اُسکے ساتهه تهي اور جو ناتجربه کاري اور خودرائي
ں خاں سے خاص اُسکي سلطنت ميں ظاهر هوئي اس ناکامي
خاص اُس سے نسبت نکرنا دشوار معلوم هوتا هي مگر جبکه وه
اُسپر چڑهکر گيا تو پهلے کي نسبت بهت زياده کامياب هوا چنانچه
۱۳۲۳ع مطابق سنه ۷۲۳ هجري ميں بدر کو فتح کيا جو بڑي شان
يت کا شهر تها اور بعد اُسکے ورنگل کا قلعه توڑا اور راجا کو پکڑ کر دلي
مگر تهوڑے دنوں بعد اُسکي رهائي هوئي اور وه اپنے راج پر دوباره
بعد اُسکے خود بادشاه بنگاله پر چڑها جهاں کيقباد بادشاه کا باپ
ں حاکم تها اور اُسکي حکومت پر چاليس برس گذرے تهے مگر
سکا بحال رکها گيا سبحان الله کيا شان کبريائي هي که خاص اولاد
ن کے خانه زاد غلام سے بادشاهي کلغي طره کي اجازت حاصل

اور جو بہادر فوج اُسکی پنجاب کی سرحد پر پڑی تھی اُسکو ساتھ اپنے
لیکر دلی پر حملہ کیا غرض کہ خسرو خاں کی ٹوٹی پھوٹی فوج پر فتح
پائی جسکے سردار آزمودہ کار نہ تھے چنانچہ بائیسویں اگست سنہ ۱۳۲۱ع
مطابق تیسویں رجب سنہ ۷۲۱ ہجری میں غاصب کو جرم غصب کا
تدارک دیا اور اُسکی جان و مال کا قصہ پاک کرکے تمام لوگوں کو بہت
راضی کیا اور جب کہ وہ خاص دلی میں داخل ہوا تو اُسنے پکار
صاف صاف کہا کہ اس لڑائی بھڑائی سے صرف یہی مقصود تھا کہ ظالم
کا قبض و تصرف اوٹھے باقی تخت موجود ہی جو کوئی شاہی خاندان
کا بچا کھچا رہا ہو تخت اُسکو مبارک ہو مجھکو تخت سے واسطہ
نہیں مگر جو کہ خاندان خلجی کا نام و نشان باقی نرہا تھا تو لوگوں
کہنے سنے سے تخت سلطنت پر بیٹھا اور غیاث‌الدین تغلق کے خطاب
سے پکارا گیا *

تیسرا باب

تغلق اور سادات اور لودھیوں کے خاندانوں کے بیان میں

خاندان تغلق کا بیان

غیاث‌الدین تغلق کا بیان

غیاث‌الدین تغلق کی اصل و حقیقت یہہ ہی کہ باپ اُسکا
غیاث‌الدین بلبن کا ایک ترکی غلام اور ماں اُسکی ایک ہندی عورت
تھی *

تلنگانے کی فتح کا بیان

واضح ہو کہ جیسی اُسکی تخت نشینی الزام و تہمت کے داغوں
سے بھرا ہوا تھی ویسے ہی اُسکی سلطنت بھی عار و بدنامی کے دھبوں

خسرو خاں کے رعب داب اور بادشاہ کے قتل کا بیان

جب کہ بادشاہ اپنے قیلوں دکن پر چڑھا تھا تو اُسنے اپنے پیارے
خسرو خاں کو ملیبار پر بھیجا تھا چنانچہ اُسنے ایک برس دن میں
ملکو فتح کیا اور بہت سی غنیمت دلی کو لایا بعد اُسکے تمام سلطنت کا
دربار اُسکو تفویض ہوا اور لوگوں کی جان و مال اُسکے قبض و تصرف
میں آئی یہاں تک کہ سنہ ۱۳۱۹ع مطابق سنہ ۷۱۹ ھجری میں بعض
امیروں کو قتل کیا اور رقیبوں پر ایسا رعب اپنا بیٹھایا کہ اُن بیچاروں
نے دربار سے الگ ہونے کو غنیمت سمجھا اور بادشاہ کو خسرو خاں کے
مکر و فریب پر چھوڑا چنانچہ جب اُسنے میدان خالی پایا تو اُسکو یہہ
موقع ہاتھہ آیا کہ بادشاہ کو اپنے اوردوں کے ہاتھوں میں محصور کیا اور
تمام دارالسلطنت میں اپنے ہندو بھائی بند بھردیئے یہاں تک کہ جب
اُسکا بھلا ہوگیا تو مارچ سنہ ۱۳۲۱ع مطابق ربیع الاول سنہ ۷۲۱ ھجری
میں اپنے دیوانہ آقا کو قتل کیا اور ادھر اودھر سے نچنت ہوکر تخت
سلطنت پر جا بیٹھا بعد اُسکے علاءالدین کے خاندان کا نام و نشان باقی
نہ رہا اور دیولدئی کو اپنے تصرف میں لایا غرض کہ جو کام اُسنے کیئے
وے ہی ڈھنگوں پر کیئے مگر باوجود اس بدنامی اور بدکرداری کے بہت
دوست اُسنے پیدا کئے اور اپنے کام کو مضبوط و مستحکم کیا چنانچہ
یہی کام نکیا کہ وہ صرف اپنے بھائی بندوں ہی کو بڑے بڑے عہدوں
پر معزز و ممتاز کرے بلکہ پرانے خاندانیوں کو بھی عمدہ عمدہ عہدوں پر
مقرر کرکے اُنکو راضی رضا کرنا چاہا چنانچہ ان لوگوں کے زمرہ
میں غازی خاں تغلق حاکم پنجاب کا بیٹا جونا خاں بھی داخل تھا اور
غرض خاص اسکی یہہ تھی کہ غازی خاں کی شہرت اور رعب داب
کے باعث سے راضی کرنا جونا خاں کا نہایت مناسب سمجھا تھا مگر
خسرو خاں کی یہہ تدبیر راس نہ آئی اور بات بسکی بھی نہ بڑی
تھی کہ جونا خاں دربار سے چلا گیا اور غازی خاں کھلم کھلا باغی ہوگیا

یہان تک کہ ایک ایسے غلام کو جو ہندو سے مسلمان ہوگیا تھا خسرو خان کا خطاب اور وزارت کا قلمدان عنایت فرمایا غرض کہ اُسکے پہلے ہی کوتکون سے یہہ بات ٹپکتی تھی کہ اُسکی سلطنت بہت بڑی کھوٹی ہوگی اور اُسکے عہد دولت میں خونریزیون کے زور شور اور عیاشیون کے جوش و خروش ہونگے *

مگر بقول اُسکے کہ مصرعہ غیب سے جملہ بکلتی ہنوش نیز بگوش بعض کام اُسکے اچھے بھی تھے چنانچہ جب وہ تخت پر بیٹھا تو اُس تمام اسیرون کو رہائی دی جو ستره ہزار آدمیون کے قریب قریب اگرچہ یہہ کام اُسکا دور اندیشی سے خیلی بعید تھا مگر علاؤالدین اُس جانب کی سلطنت کے حسابون وہ نہایت عمدہ سمجھا گیا علاوہ اُسکے جاگیرین بحال کین جو پہلے ضبطی میں آئی تھیں اور تمام کرتے محصول موقوف کیئے اور اُن قیدون کو یک لخت اُٹھا دیا جو علاؤالدین کے وقت میں اصناف تجارت پر لگائی گئیں تھیں *

آغاز سلطنت میں ایسے جنگی کام بھی کیئے جو تھوڑے بہت تعریف کے قابل ہیں چنانچہ اُس نے گجرات پر فوج اپنی روانہ کی اور ۱۳۱۸ ع مطابق سنہ ۷۱۸ ہجری میں آپ بذات خود دکن پر اور رام دیو کے داماد ہرپال دیو کو گرفتار کیا اور نہایت بیرحمی کھال اُسکی جیتے جی نکلوائی مگر بعد اُسکے جب لوگون کو امن دیکر دلی کو واپس آیا تو بہت بڑی عیاشی میں مبتلا ہوا چنانچہ رنڈیون کے کپڑے پہنکر امیرون کے گھر ناچنے گانے جاتا تھا اور ہمیشہ میں چور اور بد شرابی سے مخمور رہتا تھا اور اس بات سے نہایت خوش ہوتا تھا کہ وہ اپنی برائیاں لوگون کو دکھائے اور اسی نظر سے ایسے کے وقتون میں یہہ بات اچنبھی کی نہیں کہ سازشون کے بازار گرم فسادون کے ہنگامے برپا رہیں اور فساد کے بعد بڑی بڑی تکلیفین بڑی خونریزی پیش آوین اور بہت سے لوگ گرفتار ہوکر جلاوطن

اسکے اگرچہ دوسرے بادشاہ تک جاري سارے رهے مگر جب که وہ بادشاہ
اُنکي طرف سے تهنڈا پڑا تو وہ پورے پورے قایم نرهے *

علاوالدین کا یهہ مقوله تها که دین و مذهب کو حکم راني سے
کچهہ واسطه علاقه نهیں بلکه وہ گهر کي باتیں اور دل بهلانے کے چوچلے
هیں اور دوسرا قول اُسکا یهہ تها که ایک دانا بادشاہ کي مرضي ایسے
لوگوں کي راے سے بہتر هے جو آپس میں موافق و متفق هوویں *
یهہ بادشاہ ١٩ دسمبر سنه ١٣١٦ع مطابق ششم شوال سنه ٧١٦
هجري میں بیس برس بادشاهت کرکے جہان فاني کو چهوڑ گیا *

مبارک شاہ خلجي کي سلطنت کا بیان

جب که علاوالدین مرگیا تو کافور نے ایک جهوٹا یعني جعلي نوشته
لا پیش کیا مضمون اُسکا یهہ تها که اُسنے شہاب‌الدین اپنے چهوٹے بیٹے
کو بسر پرستي کافور اپنا ولیعهد قرار دیا غرض که کافور نے اس بهانه سے
سلطنت پر قبضه کیا اور خضر خان اور شادي خان بادشاہ کے نورچشموں
کو اندها کرایا اور مبارک شاہ تیسرے بیٹے کے قتل کا ارادہ کیا چنانچه
کئے چند آدمي اُسکے فکر میں بهیجے مگر مبارک شاہ نے اُن لوگوں کو
لالچ دیکر راضي کیا اور جوں توں کرکے جان اپني بچائي اور پہلے
اس سے که کافور کو کسي اور تدبیر کي فرصت هاتهہ آوے بادشاهي پہرہ
والوں نے اُسکو قتل کیا *

بعد اُسکے مبارک شاہ کو في‌الفور حکومت هي نصیب هوئي اور دو
مهینے تک چپ چاپ بیٹها رها مگر بعد اُسکے چهوٹے بهائي شیرخوار کو
اندها کیا اور ایک پهاڑي قلعه میں عمر بهر مقید رکها اور ٢٢ مارچ سنه
١٣١٧ع مطابق ٧ محرم سنه ٧١٧ هجري میں بادشاہ بن بیٹها *

جب که کام اُسکا ٹهیک ٹهاک هوگیا تو اُن دونوں افسروں کو قتل کیا
جو بدولت تخت نشین هوا تها اور بعد اُسکے بادشاهي پہرہ کو قایم
کیا اور بهت سے اپنے غلاموں کو بڑے بڑے عهدوں پر معزز و ممتاز کیا

کي گئي که اُس سے زیاده کوئي اور رکهنے نپاتا تها اور ایسے هي چراهوں کے واسطے بهي چرائي اور رموز کي تعداد مقرر هوئي اور عهدوں کي تنخواهوں میں تخفیف عمل میں آئي اور اراضیات کا محصول زیاده کیا گیا اور نهایت جبر و قهر سے وصول هوا کیا بلکه اخر کار ایسا حریص هوگیا که هندو مسلمانوں کي جائدادیں یکقلم یہاں تک ضبط کیں که فقیر امیر سب برابر هوگئی †*

منجمله اُسکے ملکي تدبیروں کي ایک یهه تدبیر بهي تهي که تمام چیزوں کا نرخ مقرر کیا اور ساري وجهه اُسکي یهه تهي که اُسکو تنخواه کي تخفیف منظور هوئي اور یهه خیال کیا که جب تک اوقات بسر بہت تهوڑے خرچ سے نهوگي تب تک تخفیف تنخواه قرین انصاف نهوگي چنانچه غله اور مویشي اور گهوڑوں غرض که تمام چیزوں کي قیمت قرار دي ‡ گئیں مگر محنت مزدوري کو مستثنی کیا اور سرکاري خانه بنائے گئے اور بیگانه ملکوں سے تمام چیزوں کے لانے پر لوگ آماده کئے گئے اور اسي غرض سے سوداگر لوگوں کو پیشگي روپیه دیئے گئے اور باہر لیجانے پر سخت ممانعت کي گئي بلکه تهوک لینے کے لیئے بهي اجازت ندي گئي اور دکانوں کے کهلنے اور بند هونیکے لیئے وقت مقرر هوئے احکامات مذکوره کي تعمیل اسلیئے بخوبي هوتي رهي که روز روز بادشاه کو پرچي لکتے تهے اور جاسوس اور مخبر جگهه جگهه مقرر تهے *

احکامات مذکوره کے بعد ایک کال ایسا پڑا که اُن حکموں کي تعمیل میں جو خاص غله سے متعلق تهے اغماض برتا گیا اور باقي احکام

---

† اس بیان کو جسکے اخیر لفظ تاریخ فرشته سے لیئے گئے تاریخ فرشته اس بیان سے که تمام ملک آباد اور شاد اور دولتمند تها موافق کرتا بہت دشوار مگر غالب یهه هی که یهه خراب حال اُسکي آخر سلطنت سے متعلق هی

‡ تاریخ فرشته میں اشیاء مذکوره کي قیمتوں کے نقشه مندرج هیں اور که اسمیں مرقوم هیں اگر اُنکي قیمت دریافت هوجاوے تو نهایت دلچسپ هیں

کچهه پڑهنا شروع کیا تها اور باوصف اسکے ایسا مغرور خود پرست تها که
بڑے بڑے تجربه کار وزیروں کو اپنے خلاف پر بولنے ندیتا تهه اور جو عالم فاضل
اسکی خدمتمیں حاضر هوتے تهے تو وہ اسباتکا لحاظ رکهتے تهے که اُنکی تحصیل
اُسکی تحصیل سے زیادہ ظاهر هونے نپاوے اور یهه غرور اُسکی جوانیکے ساتهه
نگیا تها بلکه بوڑهاپے میں یهه حال اُسکا هوگیاتها که جو بول اُسکے منهه سے
نکلتا تها وهي بالا رهتا تها اقبال و دولت کے اغاز میں نبوت کے دعوے اور
دین کي طرح کا ارادہ کیا مگر جب که یهه بات بن نه پڑي تو سکندر ثاني
خطاب آپ کو دیا اور ایک عام جلسه میں تمام دنیا کي فتح و ظفر
تدبیر پر گفتگو پیش کي اُسکي تدبیر مملکت اور اُسکي عهد سلطنت
بعضي بعضي عجیب حکایتیں تاریخ میں موجود هیں چنانچه
زمانه میں اُسکے قتل پر بهت سي سازشیں باهم هوئیں اور اُنکے
ت سے گونه تشویش بهي اُسکو حاصل هوئي تو اُسنے اپنے مشیروں کو
کیا اور علاج اُن سازشوں کا چاها اور اسباب اُنکے دریافت کیئے چنانچه
یروں نے تین سبب تجویز کیئے ایک یهه که پوشیدہ پوشیدہ صحبتیں
هیں جهاں لوگ اپنے اپنے ارادوں کو ایک دوسرے پر چهپ چهپکر
کرتے هیں اور دوسرے یهه که بڑے بڑے امیروں میں واسطه علاقه
ت کا هے اور خصوص ایسا علاقه جو رشته ناتے سے پیدا هوتا هے
سرے یهه که سارے لوگوں میں جائدادوں کي تقسیم برابر نهیں اور
ت کے حاکم بهت سي دولت جمع کرتے هیں غرضکه بادشاہ نے یهه
باتیں پسند کیں اور بعد اُسکے یهه ممانعت جاري کي که کوئي آدمي
نه پینے پاوے اور لکي چهپي مجلسیں نهوا کریں اور درباري امیروں
لکي صحبتیں پیش نه هوویں غرض که نوبت یهاں تک پهونچي که
زت تحریري وزیر کے ایک دوست ایک دوست کي دعوت نکرسکتا
درباري امیروں میں کوئي بیاہ شادي وزیر کي بلا اجازت نهوسکتي
هر کاشتکار کے لیئے زمین اور مویشي اور هالي کمیروں کي تعداد معین

کہ اُس نے دونوں بڑے بیٹوں کو اُنکی ماں سمیت مقید کرادیا اور اسی زمانہ میں کافور نے الغ خاں حاکم گجرات کے قتل کا حکم حاصل کیا جسکے زور و قوت کا اندیشہ کرتا تھا اور بادشاہ کے مرجانے پر تصرف حکومت کا مانع مزاحم سمجھتا تھا *

گجرات کی بغاوت اور چتور گڑہ کے نکل جانیکا بیان

جب کہ بادشاہ کے مزاج پر کافور ایسا حاوی ہوگیا کہ جو کچھ وہ کہتا تھا بادشاہ اُسکو بے سمجھے بوجھے مانتا تھا اور علاوہ اسکے کڑے کڑے احکام بھی صادر ہونے لگے تو تمام لوگ ناراض ہوگئے اور ساری قلمرو میں ناراضی پھیل گئی چنانچہ درباری لوگ سخت متنفر ہوئے اور گجرات والے کھلم کھلا باغی ہوگئے اور رانا همیر نے چتور گڑہ پر قبضہ کیا اور رام کے داماد هرپال‌دیو نے دکن میں بڑا شور مچایا چنانچہ بہت سے مقام سے مسلمانوں کو خارج کیا *

علاوالدین کی وفات اور اُسکی ملکی تدبیروں کا بیان

جب کہ یہہ ایسی متوحش خبریں بادشاہ کے کانوں پڑیں تو رنج و الم کے مارے جینے سے دور اور مرنے سے نزدیک ہوگیا سنتے ہیں کہ کافور نے اُسکو زہر دیا اور بہت جلد اختتام پر پہونچایا *

ظالم بادشاہوں کے زور و اقبال کو ایسا اثر ہوتا ہی کہ اگرچہ علاوالدین محض ناخواندہ اور خود کام خود پرست اور ستمکار ناخدا ترس تھا فتوحات اُسکی ایسی بڑی بڑی تھیں کہ بلاد هندوستان میں کسی بادشاہ والاجاہ کو اب تک نصیب نہیں ہوئیں اور باوصف سخت احکاموں کے انتظام اُنکا ایسا ہی کامیاب ہوا جیسیکہ فتوحات اُسکی کامیاب ہوئیں چنانچہ تمام صوبوں میں امن چین رہا اور دولت کو بڑی ترقی رہی اور وہ خاص سرکاری عمارتوں اور نیز رعایا کے مکانوں اور عیاشیوں میں ظاہر ہوئی سنا ہی کہ علاوالدین ایسا جاہل تھا کہ تخت نشینی کے بعد اُسنے

رام دیو مرگیا تھا اور اُسکا بیٹا جانشین اُسکا ہوا تھا مگر بغاوت کا اشتہاہ
اُسکی نسبت پہلے سے چلا آتا تھا چنانچہ انجام کو وہ حقیقت میں باغی
ہوگیا اور پیسہ دینا موقوف کیا علاوہ اُسکے چند فساد ایسے ہی ایسے
کرناٹک میں بھی برپا ہوئے چنانچہ کافور اُنکی رفع دفع کے واسطے سنہ
۱۳۱۱ ع مطابق سنہ ۷۱۲ ہجری میں روانہ ہوا غرض کہ اُسنے دیوگرہ
کے راجہ کو قتل کیا اور تمام مہارشترا اور کرناٹک پر چڑھائی کی اور بعد
اُسکے جن راجاؤں نے خراج دینا قبول کیا ملک اُنکا اُنہیں کے قبض و
تصرف میں چھوڑا اور تمام کار و باروں سے بخوبی فرصت پاکر دلی کو
واپس آیا *

کافور کی سازشوں اور دبدبوں کا بیان

عیاشیوں کی مارمار سے بہت دنوں کے بعد علاوالدین نہایت ناتواں اور
بیمار ہوگیا چنانچہ پہلے زمانہ کی نسبت بیماری کے مارے مزاج اُسکا
بہت خراب اور وہمی ہوگیا تھا کہ بات کی سہار نرہی تھی اور مانند اُن
لوگوں کی جو کسیکی بات کا اعتبار و یقین نہیں کرتے باگ اُسکی کافور کے
ہاتھ میں تھی جو نہایت مکار و دغاباز تھا اور جیسا کہ وہ لایق و فایق تھا
ویسا ہی عادتوں کا برا تھا چنانچہ اُس نے رعب داب اپنا اُن لوگوں کی
خرابی و بربادی میں صرف کیا جنکو وہ یہہ سمجھا تھا کہ بادشاہ کے
لطف و عنایت میں میرے حریف ہوجاوینگے اور بعد اُسکے بادشاہ کو
اُسکے جورو بچوں سے برہم کیا اور خاص بی بی کی جانب سے اسلیئے
دغدغہ دیا کہ وہ باپ بیٹوں کے بیچ میں نہ پڑے چنانچہ پہلے پہل اُسنے بادشاہ
کے بایں سوجھائی کہ اُنہوں نے بیماری میں آپکی خبر نلی اور آپکو
بہت خفیف سمجھا اور بعد اُسکے یہہ کانوں میں پھونکی کہ وہ حضور
عالی کے خواہاں ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ علاوالدین اگرچہ سخت
دل تھا مگر اپنی آل اولاد سے محبت رکھتا تھا کافور کے کہنے پر
بہت نہ پسیجا مگر مرنے سے تھوڑے دنوں پہلے کافور کا جوڑ چل گیا

بعد اِس مهم كے كافور دلي كو واپس آيا اور بهمت سا خزانه اپنے ساتهه ليا † *

نو مسلم مغلوں كے قتل كا بيان

معلوم هوتا هى كه اُسي زمانه كے قريب اُن مغلوں كو بادشاه نے اپني ملازمت سے يكقلم موقوف كيا جو نئے مسلمان هوگئے تهے اگرچه مغل لوگ اپني اصل طبيعت ميں فتنه خيز اور فساد انگيز تهے مگر بحسب ظاهر معلوم هوتا هى كه اُنهوں نے كوئي ايسي بيجا حركت نكي هوگي كه بادشاه نے اُنكے عيوض ميں ايسي بري تدبير تجويز كي كه وه ملازمت سے موقوف كيئے غرض كه جب مغل مايوس هوئے تو بعض بعض مغلوں نے بادشاه كے مارڈالنے كا ارادہ كيا اور جب وه تدبير پكڑي گئي تو بادشاه نے تمام مغلوں كے قتل و قمع كا حكم ديا چنانچه سارے مغل مارے گئے جو فرشته كے بيان كے موافق پندره هزار آدمي تهے اور خاندان اُنكے لونڈي غلام بنائے گئے *

ديوگڑه اور مهارشترا كي فتح كا بيان

كافور كي پچهلي مهم سے پهلے يا اُسيكے زمانه ميں ديوگڑه كا راجه

* ترجمه تاريخ فرشته كا جلد ۱ صفحه ۳۷۳) يهه بات غالب نهيں كه كافور نے ديو كے مغربي حصه كو بهي فتح كيا اس ليئے كه ولكسن صاحب كي تاريخ ميں دريافت هوتا هى كه بلال ديو كے خاندان كا بقيه مقام ترنوز واقع قريب سرنگاپٹن ميں چلا گيا اور ابن بتوتا نے مليوار كو جهاں وه معبر كو آتے جاتے گنوا هندو راجاؤں كے قبض و تصرف ميں پايا مگر هونارر مستثنى تها جسكو ايك مسلمان كے قبضه ميں ديكها جو ايك هندو راجه كا مطيع تها اور علاوالدين كے حملوں سے كئي برس پهلے دين اسلام كا ملك مليوار ميں عرب كي بدولت پهيل گيا تها مگر كرناٹك كے زمانه تک جسنے دكن كو فتح كيا تها زور شور اسلام كا تهوڑا تها *

† فرشته والے نے بيان كيا كه ملك كرناٹک ميں چاندي كا سكه اُن دنوں جاري تها اور بركز صاحب بيان كرتے هيں كه يهه بات ايك عرصه دراز تک جاري رهي عام سكه وهاں كا پگادا تها اور ايک چهوٹا سكه اور تها جو سونے كي جنس كا تها اُسكو فنم كهتے تهے

کرناٹک اور مليوار سے راس کماري تک فتح هونا ،

دوسرے برس يعني سنه ۱۳۱۰ ع مطابق ۷۱۰ هجري ميں ملک
فور کو کرناٹک کے راجه بلال ديو کے مقابله پر روانه † کيا چنانچه وه
يو گڑه کي راه سے چلتا هوا اور مقام پٹن دريائے گوداوري کے کنارے ڈيرے
ے اور بهت بڑي لڑائي لڑکر دهورسمندر کي دارالسلطنت تک پهونچا
يهانتک که اُسکو بهي فتح کرکے راجه کو اسير پنجه بلا کيا اور بلال ديو کے
خاندان کو اختتام ‡ پر پهنچايا *

يهه بات دريافت نهيں هوتي که ملک کافور نے بلال ديو کي سلطنت
مغربي حصه پر بهي حمله کيا يا نهيں کيا مگر يهه بات صاف هي که
نے اُسکے مشرقي حصه کو بالکل فتح کيا جس ميں معبر اور راميشور
کو آدم کا پل بهي کهتےهيں اور لنکا کے سامنے واقع هي شامل تها اور وهاں
ايک مسجد بنائي جو § فرشته والے کے زمانه تک بهي موجود تهي

---

† هماري کتاب کے چوتهے حصه کے دوسرے باب کو ديکهنا چاهيئے

‡ ولسن صاحب کا ديباچه مجموعه مکنزي صاحب کا صفحه ۱۱۳ دهور سمندر
ک کے بيچا بيچ ميں سرنگا پاٹم کے شمال و مشرق سے سو ميل کے فاصله پر واقع
(بکانن صاحب کا سياحت نامه جلد ۳ صفحه ۳۹۱)

§ برگز صاحب کا ترجمه تاريخ فرشته کا جلد ۱ صفحه ۳۷۳ معبر يعني کهات
کا جسکو مليوار عموماً سمجها گيا هي اور وجهه اُسکي يهه هي که دونوں باتوں
يگونه مشابهت هي علاوه اسکے عرب کے لحاظ سے مليوار ايسي جگهه واقع هي که
جانے کا گهات سمجها جاتا هي مگر اس بات ميں کچهه شک شبهه نهيں
نام هندوستان کے اُس مغربي کناره کا هي جو راميشور سے شمال کي طرف پهيلا
هي (مارسڈن صاحب کے ترجمه تاريخ مارکو پولو صفحه ۶۲۶ کا حاشيه) ولسن
کے ديباچه مجموعه مکنزي جلد ۱ صفحه ۱۱۱ کے ملاحظه سے دريافت هوتا
بلال ديو کي سلطنت ميں بوجهه مذکوره بالا معبر بهي شامل تها اور بيس تيس
چودهويں صدي کے درميان تک دلي کي سلطنت ميں داخل رها اور قريب اُس
کے جب ابن بطوطه لنکا سے اوترکر معبر ميں داخل هوا تو اُسکو اُن مسلمانوں
ميں پايا جنهوں نے تهوڑے عرصه پهلے اُسکو اسطرح حاصل کيا تها که
الدين حسن موسوم اُنکا جو معتمد تغلق بادشاه کي رعيت تها بطورشلا سے باغي
تها چنانچه فرشته والے نے بهي اُسکي بغاوت بيان کي هي (برگز صاحب کا

میں تصنیف کي جو نہایت مشہور و معروف هی *

یہہ داستان اس لیئے بیان کے قابل هی که اُسکے دیکھنے سنے سے یہہ بات واضح هوجاتي هی که اُس زمانه سے هندو مسلمانوں میں میل جول هونے لگا تھا اور ایلورہ کے غاروں کا حال بھي اُس سے منکشف هوتا هی جو سعي و محنت کي رو سے مصر کے میناروں کي برابر سمجھے گئي هیں مگر حقیقت یہہ هی که فن و صنعت میں اُن میناروں سے فایق هیں *

اس مہم کے زمانه میں جو کافور کي سعي وکوشش سے ... هوئي خود بادشاه نے جهالور اور سیوانه کو فتح کیا جو مارواڑ میں گجرات کے شمال میں آباد شہر هیں *

مہم تلنگ کي نا کامي کا بیان

فرشته والا بیان کرتا هی که جب سنه ۱۳۰۹ع مطابق سنه ۷۰۹ھ میں کافور واپس آیا تو مہم تلنگ کي ناکامي کي خبر بادشاه کو پهونچي مگر وہ پہلے هي ایسي بڑي چال چلا تھا که اس مہم کے سر کرنے کو ... بنگال سے ایسي راہ سے بھیجي تھي جس راہ سے کوئي نکیاتھا اور علاوہ اُسکے اُسکي روانگي کے لیئے اوڑیسه کے راجه نے بھي بہت منت سماجت کي تھي جو هندوستان کي زور قوت کو دیکھه دیکھه اپنے جي جي میں جلتا تھا † مگر یہہ ... نهیں کیا گیا که یہہ مہم کس باعث سے اوچھي پڑي اور کیا سبب ... آیا که اتنے دنوں تک قایم رهي بعد اُسکے جان و مال کا نقصان پورا کرنا اور پورے کرنے کے لیئے کافور کو روانه کیا چنانچه کافور دیو گڑہ کي ... روانه هوا اور شمال تلنگ کو تاخت تاراج کیا یہاں تک که اُسنے میدان میں دشمنوں پر فتح پائي اور کئي مهینے تک ورنگل کے ... قلعه کو گهیر رکها اور اخیر کو فتح کیا اور اُسپر قابض ومتصرف هوا اور ... کو بہت سے روپیه دینے اور همیشه خراج و باج ادا کرنے پر مجبور کیا

† ولسن صاحب کا دیباچه فہرست مکنزي کا صفحه ۴۳۲ اور ورنگل کا حال پہلے بیان هوچکا

مگر جبکہ راجہ نے بات اُسکی نمانی تو الغ خاں نے اُسپر چڑھائیکی یہہ دیولدیبی وہ رانی تھی جسکا رام دیو کا بیٹا مدت سے خواستگار تھا اور کمال آرزو رکھتاتھا مگر دیولدیبی کا باپ اُسکی درخواست اس لیئے قبول نکرتا تھا کہ اگرچہ رام دیو اپنی قدر و منزلت میں بڑا معزز تھا مگر ذات کا مرھٹا تھا چنانچہ وہ اِسکو ننگ و عار اپنی سمجھتا تھا کہ راجپوت کی بیتی مرھٹے کو بیاهی جاوے مگر کام ناکام اس اڑے وقت میں راضی هوا اور بڑی فوج کے ساتھہ اُسکو دیوگڑہ کو روانہ کیا بعد اُسکے جب وہ باپ سے [illegible] هوئی تو الغ خاں نے اُسکے باپ کو شکستیں دیکر اُسکی فوج کو پریشان کیا مگر جب کہ الغ خاں کو یہہ امر دریافت هوا کہ دیولدیبی [illegible] سے نکل گئی تو راجہ کے شکست کھانے سے چنداں راضی نہوا اور [دیول]دیبی کے رعب داب اور بادشاہ کے ملال و عتاب کا اندیشہ کرکے تمام التفات [اپنا] اُس کام کے پورے کرنے پر مائل کیا جو کولدیبی اور بادشاہ کے دلونمیں [منظور] تها مگر جد و جهد اُسکی ضایع گئی اور مطلب پورا نہوا یہانتک [کہ] دیو گڑہ ایکمنزل رهگیا اور دیولدیبی کا کچهہ پتا نہ لگا اسی عرصہ میں [چند] لوگ اُسکی فوج کے ایلورہ کے غاروں کو دیکھتے بھالتے پھرتے تھے کہ [دیول]دیبی کے همراهیوں سے وهاں دو چار هوئے اور جاں بچانے کی ضرورت [سے] مقابلہ پیش آئے چنانچہ اُنهوں نے دیولدیبی کے همراهیوں کو مارکر [بهگایا] اور پہلے اس سے کہ دولت غیر مترقبہ کے حصول پر آگاهی حاصل [کریں] دیولدیبی پر قبضہ کیا غرض کہ الغ خاں اِس بڑی غنیمت سے نہایت [خوش] بشاش هوا اور اُس بھاری رقم کو ساتھہ اپنے لیکر بادشاہ کی ملازمت [حاصل] کیا چنانچہ بادشاہ کی ملازمت سے مشرف هوا اور جبکہ دیولدیبی [حرم] خانہ میں داخل هوئی تو بادشاہ کا بیٹا خضر خاں یک لخت [اُسپر] مائل هوا اور ایسا شیفتہ فریفتہ هوگیا کہ تھوڑے دنوں بعد اُسکی [شادی] اُسیکے ساتھہ هوگئی اور عشق و محبت کی نوبت یہاں تک [پهنچی] کہ امیر خسرو دهلوی نے ایک مثنوی اُنکے عشق و محبت

مرتبوں کو پہونچا اور جوں هي که خواجه سرائي کي حالت سے ایسي
عمده حالت پر پہونچا تو بڑے بڑے افسروں کي آنکھوں میں کھٹکنے لگا
غرض که سنه ۱۳۰۶ ع مطابق سنه ۷۰۶ هجري میں کافور مالوه میں هو
گذرا اور سلطانپور واقع خاندیس کي راه سے دیوگڑه پر پہنچا اور مهاراشٹر
سے پہلے پہلے مرهٹوں کے ملک کو تاخت تاراج کیا یہاں تک که مالدیو
کے دل پر ایسا کچهه رعب اُسکا بیٹها که مقابله نکرسکا اور بے تحاشا کافور
کے پاس چلا آیا اور دلي جانیکا اقرار کیا چنانچه همراه اُسکے دلي میں
داخل هوا اور علاوالدین بهي اُس سے ایسا پیش آیا که بڑي عزت سے
واپس گیا اور بعد اُسکے همیشه مسلمانوں کا مطیع و محکوم رها اس مہم
کے زمانه میں ایک ایسي بات وقوع میں آئي که وه کہنے سننے اور لکهنے
پڑهنے کے شایان و سزاوار هي بیان اُسکا یهه هي که الغ خاں حاکم گجرات
کو یهه تاکیدي حکم تها که وه فوج اپني لیکر کافور کا مدد و معاون هو
اور کمال شتابي سے دیوگڑه پر پہنچے حسب اتفاق اُسکے راه میں بگلانه
کي گڑهي پڑتي تهي جہاں گجرات کا راجه جان بچاے پڑا تها جوں هي
که یهه خبر کولادیبي کو پہونچي جو والي گجرات کي کبهي بي بي تهي
اور گجرات کي فتح میں پکڑي گئي تهي اور علاوالدین کے محلوں میں
داخل هوئي تهي اور خوبصورتي اور پاک سیرتي کي بدولت بادشاه
کي جي جان تهي تو اُسنے بادشاه کي منت خوشامد کرکے
درخواست اپني پیش کي که حضور کي بدولت میري بیٹي دیولدیبي
جو میرے آنکھوں کي جوت اور کلیجے کي ٹهنڈک هي اور بهگوڑے
کے هاتهوں میں پڑي پهرتي هي لونڈي تک پہونچے چنانچه بادشاه نے
الغ خاں کو کمال تاکید سے لکها که دیولدیبي کے بهم پہونچانے میں
جان سے کوشش کرے غرضکه الغ خاں نے دیولدیبي کے لالچ سے وه وه
شرطیں پیش کیں جو راجه کے حق میں نهایت مفید اور نافع تهیں
طرح طرح سے دیولدیبي کے حواله کرنے میں ترغیب و تحریص اُسکو دي

تصور بھي نہ ہوتي اور اس بڑي بلا کے ٹل جانے کو اُس ہیبت حق سے نسبت کیا جو نظام الدین اُس وقت کے بڑے اولیا کي دعا سے مغلوں کے دلوں پر مسلط و غالب ہوئي تھي *

بعد اُسکے سنہ ۱۳۰۴ اور سنہ ۱۳۰۵ ع مطابق سنہ ۷۰۴ اور سنہ ۷۰۵ ہجري میں مغلوں کے اور تین دھاوے ہوئے منجملہ اُنکے ایک حملہ کے شمال پنجاب کي راہ سے روھیلکھنڈ میں داخل ہوئے تھے *

ان حملوں میں جو مغل پکڑے جاتے تھے تو سردار اُنکے ہاتھي کے پانو میں ڈالے جاتے تھے اور باقي سپاھي بري طرح سے قتل ہوتے تھے † *

بعد ان تین حملوں کے بہت دنوں تک مغلوں نے سر نہ اُٹھایا اور ہند اُنکے حملوں سے محفوظ رہي *

دکن کي مہمات کا بیان

جب سے کہ علاءالدین تخت پر بیٹھا اور دن رات مہموں میں مصروف رہتا تھا تو التفات اُسکا دکن کیجانب مائل نرھا تھا مگر باوصف اُسکے اُس مقام کو نہ بھولا تھا جہاں اُسنے ابتداے شباب میں بڑے بڑے مال کیئے تھے اور جب کہ سنہ ۱۳۰۳ ع مطابق سنہ ۷۰۳ ہجري میں چتوڑ گڑہ پر اُس نے چڑھائي کي تھي تو ایک فوج اپني مار دھاڑ کے لیئے بنگال کي راہ سے مقام ورنگل دارالسلطنت تلنگ پر دھاوا کرنیکو بھیجي جو دریاے گوداوري کے جنوب میں واقع ہی اور آپ اُس نے دیوگڑہ کے راجہ کو دبانا چاہا جسنے باج گذاري موقوف کي تھي چنانچہ ایک بڑي فوج اُس نے اکٹھي کي اور ملک کافور کو سپہ سالار اُسکا بنایا یہہ ایک خواجہ سرا تھا جو خلیج کم بوجا کے کسي سوداگر کا غلام تھا اور گجرات کے وقتوں میں بجبر و اکراہ اُسکو اُسکے مولا کے ہاتوں سے چھینا تھا چنانچہ جب وہ بادشاہ کے سامنے آیا تو بادشاہ کے جي کو ایسا اُسکي آنکھوں میں کھپ گیا کہ اُسکي بدولت بڑے بڑے

---

† نوشتہ والے نے بیان کیا ہی کہ ایک جگہہ نو ہزار مغل مارے گئے

آشوب ایک افسر کي حسن تدبیر سے فرو هوا یعني وه سردار ایک حکمت سے کسیقدر فوج سمیت دلي میں داخل هوگیا اور مفسدوں کو تتر بتر کیا یهاں تک که حاجي مولا اور لُٹیرے بادشاہ کو گردن مارا بعد اُسکے بہت سے لوگ بادشاہ کے حکم سے مارے گئے اور حاجي مولا کي بدولت اُسکے گھرانے کي اینٹ سے اینٹ بجائي گئي اور بیگناه قتل هوئے *

غرض که سنه ۱۳۰۰ ع مطابق سنه ۷۰۰ هجري میں رنتھنبور ایک برس کے محاصرے پر فتح هوا اور تمام محصور اور راجه خانداں سمیت قتل هوئے بعد اُسکے سنه ۱۳۰۳ ع مطابق سنه ۷۰۳ هجري میں خود علاؤالدین اپنے زور و بل پر چتورگڈه پر چڑه گیا جو میواڑ میں مشهور قلعه اور سیسودیا راجپوتوں کي بڑي ریاستگاه هي چنانچه توڑا پھوڑا اور راجه کو پکڑا جکڑا اور اپنے بڑے بیٹے کو وهاں کا حاکم کیا مگر دوسرے برس وه راجه قید سے بھاگا اور بھاگ کر اُس نے ایسا سمجھایا که علاؤالدین نے بہت سوچ بچار کر وه قلعه راجه مالدیو حواله کیا جو بیاں فرشته کے بموجب بھکوڑے راجه کا بھتیجا تھا مگر راجپوت لوگ اُسکو دوسرے خاندان کا بتاتے تھے چنانچه مالدیو علاؤالدین اخیر سلطنت کے قریب تک ملک کا باج گزار رها مگر بعد اُسکے همیر پہلے راجه کے بیٹے نے اُسکو قلعه سے خارج کیا *

مغلوں کے دھاووں† کا بیان

جب که مغلوں نے دلي پر پھر نیا دھاوا کیا تو علاؤالدین کو محاصرہ بالا کا چھوڑنا پڑا اور اس لیئے که فوج اُسکي جابجا متفرق سے بہت تھوڑي رهگئي تھي تو وه دلي میں ایسي طرح پہنچا که ان کا مقابله سرمیدان نکرسکا اور کام ناکام مورچه بندي پر مجبور هوا *

مگر جو که مغلوں کے پاس ایسا ساز و ساماں نتھا که ایک دراز تک دلي کا محاصره کرتے تو وه پچھلے پانوں لوٹ گئے اور کچھ

† اس خاندان کي اولاد میں اودے پور کا راجه هي جو حال کے راجاؤں میں اول درجه کا راجه هي

اسلیے کہ زخموں سے چور چور ہو رہا تھا جوں توں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور فوج کی طرف اپنا گھوڑا اُٹھایا حسب اتفاق اُسکو راہ میں گھاس لانے والے ملے چنانچہ بھیڑ بھاڑ اُسکی پانسو سواروں کے قریب قریب ہوگئی بعد اُسکے ہمراہیوں سمیت ایک ٹیلی پر چڑھا جہاں سے فوج اُسکی خاصی طرح نظر آتی تھی اور فوج والوں کو وہ سپید چھتری دکھائی جو اُس زمانہ میں بادشاہوں کی نشانی سمجھی جاتی تھی جوں ہی کہ فوج نے وہ نشانی پہچانی تو تمام فوج اُسکی پاس اُسکے چلی آئی اور سلیمان تنہا رہگیا سلیمان نے بھاگنا غنیمت سمجھا چنانچہ وہ چلی پچھاکو بھاگا مگر بدبختی سے پکڑا گیا اور بادشاہ کی خدمت میں سر اُسکا حاضر ہوا بعد اُسکے بادشاہ نے اُسکے شریکوں کو چن چن کر قتل کیا *

جب یہہ قصہ طے ہوچکا تو بادشاہ نے اپنے بھائی سے ملنا چاہا چنانچہ وہ وہاں پہونچا اور رنتھنبور کا دوبارہ محاصرا کیا مگر جد و جہد کی فتح کے لیئے کافی وافی نہوئی اسی عرصہ میں یہہ پرچہ لگا کہ بھتیجے اُسکے بدایوں میں باغی ہوگئے مگر اُسنے اُنکی بغاوت کو ایسا بڑا نہ سمجھا کہ وہ آپ اُسکا قصد کرے چنانچہ اُس نے اپنے افسروں کے ذریعہ سے اُنکو پست پا کیا اور جوں ہی کہ وہ باغی بھتیجے حاضر کئے گئے تو پہلے اُنکی آنکھیں نکلوائی گئیں اور بعد اسکے جان سے مارے گئے باوجود اِسبات کے کہ ان مفسدوں کو کامیابی حاصل نہوئی مگر پھر بھی ایک بڑا فساد برپا ہوا بیان اُسکا یہہ ہی کہ حاجی مولا نامی ایک عمدہ خاندان دلی کے غلام نے یہہ ستم ڈھایا کہ بازاری لوگوں کو کوتوال شہر کے پاس پاکر ایک گروہ اکٹھا کیا اور کوتوال کو جان سے مارا اور تمام شہر میں یہہ بات اوڑائی کہ بادشاہ کا حکم اُسکے قتل کے مقدمہ میں میرے نام پر صادر ہوا غرضکہ رفتہ رفتہ شہر پر قبض و تصرف کرنا شروع کیا چنانچہ قیدیوں کو قید سے چھوڑا اور بادشاہی خزانہ اور ہتیار اُنکو دے لیکر برابرکیئے اورایک شاہزادہ کو تخت پر بٹھایا مگر یہہ

آئے کہ معاصر لوگ جھاین کو واپس آئے اور دلي کي مدد کے منتظر بیٹھ
اور جب کہ علاوالدین کو یہہ خبر پہنچي تو اُسنے آپ ارادہ کیا مگر تھوڑا
سفر کیاتھا کہ بمصداق اس مثل کے کہ چاہ کن را چاہ در پیش ایسے با
میں پھنسا ہوتا جسکا نمونہ آپ اُسنے قایم کیا تھا تفصیل اس اجمال کي
یہہ هی کہ شاهزادہ سلیمان اُسکے بھتیجے نے جو ایک بڑے پایہ پر پہونچا
تھا اپني بات کو اُس بات کے لگ بھگ پاکر جسکي بدولت علاوالدین
کو تخت نصیب ہوا تھا یہہ سمجھہ بوجھہ کر کہ جیسا میرے
چچا نے اپنے چچا سے کیا اگر میں بھي ویسا هي کروں تو یہہ امر ممکن
هی کہ ویسي هي کامیابي کو پہونچوں چنانچہ اُسنے یہہ عزم مصمم
اور ارادہ کے پورے کرنے کا یہہ موقع ہاتھہ آیا کہ حسب اتفاق ایک مرتبہ
بادشاہ اپنے لشکر سے الگ ہوکر شکار میں مصروف تھا اور دو تین آدمي
اُسکے ساتھہ تھے اور باقي لوگ اپنے کام کاج میں سرگرم تھے غرض کہ
شاهزادہ دوڑا پاکر چند نو مسلم مغلوں کے ساتھہ اُسکے پاس ایا اور
اس سے کہ بادشاہ اُسکے برے ارادے پر پے لیجاوے مغلوں نے ایسے
تیر اُسکے مارے کہ وہ پچھاڑ کھاکر زمین پر گرا اور جب بیہوش
ہوگیا تو سلیمان اس خیال سے کہ کام اُسکا تمام ہوا سیدھا لشکر
گیا اور بادشاہ کے مارے جانے کا قصہ مشہور کیا اور آپ کو جانشین
قرار دیا اور لوگوں کو ہدایت کي کہ حسب دستور اُسکي تخت نشیني
مشتہر کیجاوے غرض کہ یہہ سلیمان ادھر تخت پر بیٹھا اور افسروں
مجرے لیئے اور اودھر علاوالدین کو بھي ہوش آئے اور جب کہ اُسکے زخم
کو باندہ کر درست کیا تو اُسنے مقام جھاین میں بھائي کے پاس جانا
مگر ایک افسر نے منع کیا اور یہہ صلاح اُسکو دي کہ سلیمان کو مہلت
حکومت کي فرصت دیني قرین مصلحت نہیں بلکہ اپ کو فوج میں
کرنا عین صواب هی اسلیئے کہ وہ فوج ایسي نہیں جو خدمتگذاري
سے پیش نہ آوے چنانچہ علاوالدین نے یہہ مشورہ پسند کیا اور

چنانچه لڑنیکا سامان کیا یعنی جہاں تک فوج اکٹھي هوسکي وهاں تک جمع کي اور لڑنے مرنے کے ارادے پر شہر سے باهر نکلا فرشتہ والا لکھتا هی که طرفین کي فوجیں جسقدر جمع هوئیں تھیں کبھي هندوستان میں اُستدر افواج ایک مقام پر جمع نہیں هوئیں *

اس بڑي لڑائي میں علاءالدین کو بڑي فتح نصیب هوئي اور ظفرخاں ایک بڑے سردار کي جانفشاني سے یهه بات اُسکو هاتهه آئي اور یهه بہادر ممتاز افسر تها که علاوالدین اور اُسکا بهائي الغ خاں اُس شیر میدان کي لیاقت پر رشک و حسد کهاتے تهے اور یہي باعث تها که الغ خاں نے بوقت اُسکي امداد نکي جب که وہ مغلوں کے پیچھے گیا اور جب اُس نے تهوڑے سے لوگ اپنے پیچھے دیکھے تو وہ یکبار اُسپر ٹوٹ پڑے اُسکو همراهیوں سمیت ٹکڑے ٹکڑے کیا مگر یهه بہادر مارے جانے تک ایسي شجاعت سے پیش ایا جیسے که پہلے پیش آیا تها *

علاوالدین کے بهتیجے کا تخت حاصل کرنے کے لیئے علاوالدین کو قتل کرنے کے ارادہ سے زخمي کرنا اور کامیاب نہوکر انجام کو خود مارا جانا

جب که علاوالدین نے مغلوں سے نجات پائي تو سنه ۱۲۹۹ ع مطابق ۶۹۹ هجري میں اپنے بهائي اور اپنے وزیر کو رنتنهبور کے † قلعه پر روانه کیا چنانچه وہ جهاین پر قابض هوئے جو اُس قلعه کے قریب واقع هی اور پهر خود قلعه کا محاصرہ کیا مگر محاصرے کے شروع میں وزیر ایک پتهر کي چوٹ سے مرگیا جسکو غنیم نے کسي کل کے ذریعه سے پهینکا تها بعد محصوروں نے محاصروں پر دهاوا کیا اور ایسي دلاوري سے پیش

† یهه بات بخوبي دریافت نہیں هوتي که دلي کي سلطنت کے قبض و تصرف سے یهه قلعه کب نکل گیا تها هاں یهه بات ضرور هی که سنه ۱۲۵۹ ع میں باغیوں نے اِس قلعه کا محاصرہ کیا تها مگر دلي کي سپاہ اُنسے بمقابله پیش آئي چنانچه قلعه کو محفوظ رکها تها

سپہ سالار اِس حملہ کا قتلغ خان تھا جسکو فرشتہ والے نے داؤد خان شاہ ماوراءالنہر کا بیٹا بیان کیا ہے غرض کہ وہ معہ دو لاکھ کے روانہ ہوا اور جو فوج اُسکے مقابلہ کو بھیجی گئی وہ پس پا ہوئی اور قرب و جوار کے باشندے دلی کو بھاگ آئے *

بھاگے ہوئے لوگ اِس کثرت سے دلی میں موجود تھے کہ اُنسے جانے کی راہیں تمام بازاروں میں بند ہوگئیں تھیں اور شہر کے ذخیرے پورے ہوگئے تھے یہانتک کہ تھوڑے دنوں کے بعد اُنکی روٹی پانی کے نہ ملنے سے بڑے جرم چلے تھے اگرچہ علاؤالدین نے لڑنے کا ارادہ کیا مگر ایسے نازک وقت میں اُس بڑے ارادہ کا پورا کرنا مناسب نہ

جلد ۲ صفحہ ۵۵۹ میں ایک بڑی فہرست مندرج ہے مگر وہ تاریخ فرشتہ کی مبالغہ ہے اور غالب یہہ ہے کہ جو مغل دھاوا اور لوٹ کھسوٹ اُن دھاووں کی واقع ہوئیں تو اُنکے باعث سے تاریخ ہندوستان کے مورخوں نے مغلوں کے مصائب کو بہت بڑا سمجھا اور بعض بعض جگہہ اور بخصوص اِس جگہہ یورپ کے مورخوں نے کچھہ حال اِس حملہ کا نہیں لکھا اور شاید کہ باعث اُسکا یہہ ہو کہ ایران ماوراءالنہر کے مغلوں کے حالات سے وہ بخوبی آگاہ نہونگے

تاریخ فرشتہ میں پچھلی مہم کے سپہ سالار کا نام جولغی خان لکھا ہے اور خان ایران کی بادشاہ غازان خان کا ایک افسر تھا (پرایس صاحب کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ٦٠٥) اُسی بادشاہ کا ایک بڑا سردار قتلغ خان تھا جو سنہ ۱۲۹۷ع میں ایران موجود تھا (پرایس صاحب کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ٦١٦ اور کنی گکنیز صاحب کی تاریخ جلد ۳ صفحہ ٣٧٥) اور غالب یہہ ہے کہ اُسنے ہندوستان پر چڑھائی ہوگی اگرچہ اُس زمانہ کے حالات سے اِس مہم کا واقع ہونا کچھہ بعید ہے مگر کی مطابقت کے سوا جس سے ہمارے قیاس میں یہہ آتا ہے کہ ایرانی مغلوں نے دھاوے کئے تاریخ فرشتہ میں یہہ بیان نہایت مستحکم پایا جاتا ہے کہ خاص اُن سارے پچھلے دھاووں کا باعث داؤد خان بادشاہ ماوراءالنہر کا تھا جسکو قتلغ کا باپ بیان کیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہہ داؤد خان وہ دائیری یا خلوت خان ہے حال کنی گکنیز صاحب نے اپنی تاریخ کی جلد ۳ صفحہ ٣١٩ کے حاشیہ میں کیا اور ماوراءالنہر کا بادشاہ اُسکو لکھا ہے اور قتلغ خان ایک نام عام ہے ایک زمانہ میں دو شخصوں کا نام ہوگا اور اسی لیئے فرشتہ والے کی رائے میں شک شبہہ کی وجہہ معلوم نہیں ہوتی

علاؤالدین نے سنہ ۱۲۹۷ ع مطابق سنہ ۶۹۷ هجری میں پہلے پہل گجرات
پر چڑھائی کی چنانچہ پوری پوری فتح نصیب ہوئی اور جبکہ شہاب الدین
نے اسکو فتح کیا تھا تو وہ فتح ادھوری رہی تھی کہ بعد اسکے راجہ قابض
ہوگیا تھا یہہ فتح عظیم اسکے بھائی الغ خاں اور اسکے وزیر نصرت خاں
کی سعی و کوشش سے حاصل ہوئی اور تمام صوبہ پر فوراً قبضہ ہوگیا اور
راجہ بگلانہ میں جو دکن کا قریب حصہ هی بھاگ گیا *
جب کہ فوج اسکی دلی کو واپس آتی تھی تو فوج سے اس غنیمت
کے پھیر لینے کا ارادہ کیا گیا جو گجرات سے ہاتھہ آئی تھی اسپر
فوج نے سرکشی کی یہانتک کہ وزیر کا بھائی اور بادشاہ کا بھتیجا مارا گیا مگر
انجام اسکا یہہ ہوا کہ وہ سرکشی فرو ہوئی اور بہت سے سرکش مارے گئے
اور کچھہ سپر رنتھنبور والے راجہ کی پناہ میں چلے گئے مگر بھائی بند انکے بال
بچوں سمیت مارے گئے اور جو لوگ بھاگکر گئے تھے وہ تمام نومسلم مغل تھے
اس زمانہ میں جھگڑوں اور فسادوں کے بانی یہہ مغل ہی ہوا کرتے تھے بعد
اسکے جب رنتھنبور بھی فتح ہوا تو وہ لوگ بھی قتل ہوئے † *

مغلوں کا ہندوستان پر چڑھنا اور دلی پر شکست کھانا

جبکہ پہلے برس مغلوں نے پنجاب پر چڑھائی کی تھی تو انکا جان
و مال کا بڑا نقصان ہوا تھا اور رفع دفع کردیئے گئے تھے اور جبکہ بعد اسکے اب سے
دوسرا حملہ کیا تو پھر بھی کامیاب نہوئے مگر بعد اس حملہ کے ایک
تیسرا حملہ کیا جو فتح و غنیمت دونوں کے ارادوں سے قایم ہوا تھا اور

---

* بابر بادشاہ نے جو باپ کی طرف سے ترک اور ماں کی طرف سے مغل تھا
مغلوں کا یہہ حال لکھا هی کہ یہہ لوگ طرح طرح کے فسادوں اور غارتگریوں
کے بانی مبانی هیں چنانچہ پانچ مرتبہ انہوں نے مجھسے بھی بغاوت کی
(ارسکن صاحب کا بابر کے سرگذشت نامہ کا ترجمہ صفحہ ۶۹)

† ایسے کم ایسے لیسے گیارہ حملے فرشتہ والے نے بیان کیئے مگر ان حملوں میں
سے حالت کے جنکو تھی گکنیز صاحب لوو ڈی ہربی لاٹ صاحب اور پرایس صاحب
... ہی ایک واقعہ کا بھی مذکور نہیں اگرچہ تبی ارسکن صاحب کی کتاب

کي سيد مولا مرتے دم تک بھگتاهي اپني جتلاتا رها اور آخر کار اُسني
دکھتے کليجے سے ايسي بددعا دي که وه بادشاه کي جان پر پڑي بعد اُسکے
بادشاه بهت پريشان هوا ايک بگولي کے اُٹھنے سے لوگ انديشناک هوئي
غرض که اُس بڑے ظلم کا انجام يهه هوا که تهوڑے عرصه بعد اُسکا بڑا بيٹا
مرا اور آپ اپني جان سے گيا اور بڑے سخت کال پڑے اور منتقم حقيقي
نے خوب انتقام ليا ٭

علاوالدين کي سلطنت کا بيان

جب که بادشاه کي وفات کي خبر دلي کو پهونچي تو اُسکي بي بي
اپنے شيرخوار بيٹے کو تخت پر بيٹهانا چاها مگر جب که سنه ۹۵
مطابق سنه ۶۹۵ هجري ميں علاوالدين دلي ميں اکر تخت نشين هوا
وه ملتان کو بهاگ گئي جهاں جلال الدين کا منجهلا بيٹا حاکم تها
علاوالدين نے فند و فريب کے ذريعه سے اونکو ملتان سے نکالا اور دونو بيٹوں
ٹهکانے لگايا اور اونکي ما کو گرفتار کيا ٭

اگرچه علاوالدين نے بجائے خود محسن کشي کي اور اپنے ولي نعمت
سے بري طرح پيش ايا مگر لوگوں کي رضامندي بحال کرنے ميں بڑي
و کوشش بجالايا اور بهت سي محنت اوٹهائي چنانچه مال اور عزت
بخشنے اورطرح طرح کي شان شوکت دکهانے ميں بهت سي فياضي
اور باوجود اِسکے که فيض و فياضي سے لوگوں کو گرويده کرتاتها مگر
غضب اور سفاکي بيباکي سے باز نرهتا تها اور خود کام طبيعت کي
تهام پر قابو نرکهتا تها اور يهه هي باعث تها که وه پورا عزيز خاطر
اور لوگوں کے دلوں ميں خوب اچهي طرح نبيٹهتا اور باوجود اُسکے
جاهو جلال اور نهايت زور شور سے سلطنت اُسکي قايم رهي مگر
مفسدوں کے قضيوں اور بغلوتوں کي شاخوں سے پاک صاف
بلکه علاوالدين اپني خويش و اقارب سے بهي کهتکتا رهتا تها اور اُنکے
کے مارے چين اُسکو نهوتا تها ٭

بلر خرچ اُسکا اسقدر تھا کہ بڑے سے بڑے دولتمندوں کے مقدور و طاقت
ے باہر تھا اور علاوہ غریب پروری اور مسافر نوازی کے بڑے بڑے لوگوں کی
عوتیں کرتا تھا اور بُرے وقتوں میں اچھے اچھے خاندانی والوں کے کام
تا تھا یہاں تک کہ دو دو تین تین ہزار دیناروں کے دینے میں کچھہ عذر
تامل نکرتا تھا اگرچہ بعض بعض باتیں اُسکی اُسیکے ساتھہ مخصوص
یں جیسے کہ جماعت کی نماز نہ پڑتا تھا مگر اُسکی خدا پرستی میں
ی قسم کا شک شبہہ نتھا اور جب اُسکے چال چلن میں کچھہ کچھہ
ی ہوئے تو بیدینی کا شبہہ نہیں ہوا چنانچہ پہلے پہل اُسکی نسبت
شبہہ کیاگیا کہ پاس اُسکے پارس کا پتھر ہی اور دوسرے تہمت یہہ
ی گئی کہ وہ بادشاہت کا ارادہ رکھتا ہی بلکہ بطور معقول اُسکے ذمہ یہہ
لگایا گیا کہ وہ بادشاہ کے قتل کا ارادہ رکھتا ہی اور اسواسطے قاتلوں کو
ی اپنے لگا رکھا ہی اور علاوہ اُنکے دس ہزار مرید اسلیئے لگا رکھے ہیں
جب بادشاہ کے مارے جانے پر خرابی پیش آوے تو وہ لوگ اپنے کام
غرض کہ جب یہہ بات بادشاہ کے کانوں پڑی تو بادشاہ چوکنا ہوا
بہت اندیشہ کیا یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے کہنے سے جو سید
کا خاص خادم اور بڑا مخلص سمجھا جاتا تھا سید مولا کو ہمراہیوں
ت گرفتار کیا اور جب کہ ایک گواہ کے کہنے سنے سے اُسکو
نہ تھہرا سکا تو اُسنے شہر کے باہر ایک آگ اسلیئے جلوائی کہ آگ
نے سے جھوٹ سچ اُسکا ظاہر ہوجائیگا بلکہ غالب یہہ ہی کہ خود
ہی نے یہہ درخواست اُس سے کی ہوگی مگر جب کہ امتحان کا
یا تو وزیروں نے عرض کیا کہ یہہ ازمایش عقل و شرع دونوں کے
ہی چنانچہ بادشاہ اُس امتحان سے باز رہا اور یہہ حکم دیا کہ
ید رہیں مگر جب کہ اُنکو جیلخانے لیجانے لگے تو چند قلندر
لیکر پل پڑے اور سید مولا کو قتل کیا اگرچہ بادشاہ نے کھلم کھلا
ہر سے اشارہ کنایہ نکیا مگر قلندروں سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی

سے بہت ہوا. پیلا کہکو یہہ ارشاد فرمایا کہ تونے ایسے مہربان چچا کي نسبت ایسا برا خیال کیا جسنے تجھکو پال پوس کر اپنے بیٹوں سے زیادہ عزیز رکھا بادشاہ اس لاڈ نیاز کي باتوں میں مصروف تھا کہ علاءالدین نے گھاتي لوگوں کو اشارہ کیا چنانچہ وہ ظالم اُس مظلوم پر ٹوٹ پڑے اور اُسکو پاش پاش کیا سترویں رمضان سنہ ۶۹۵ ھجري مطابق اُنیسوں جولائي سنہ ۱۲۹۵ ع کو یہہ حادثہ واقع ہوا. بعد اُسکے سر قلم کیا گیا نیزہ کي اني پر چڑھا کر شہر و لشکر کو دیکھایا گیا بعد اُسکے قاتلوں ہتیاروں پر طرح طرح کي بلائیں نازل ہوئیں چنانچہ اُن بلاؤں کے نازل ہونے سے تاریخ فرشتہ والا نہایت خوش ہوکر خوشي اپني ظاہر کرتا ہي مگر جب کہ ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ جسنے حقیقت میں نمک حرامي کي اور اپني ولي نعمت سے بہت بري طرح پیش آیا وہ ہمیشہ نیک بخت اور اقبال آور رہا تو اُسکے ملازمان مابعدت کي تباہي خرابي سے ہمکو بہت ہي خوشي حاصل نہیں ہوتي *

جلال‌الدین سات برس تک بادشاہ رہا اور ستتر برسکي عمر میں مارا گیا

جلال‌الدین کي سادہ لوحي کي حکایت

جلال‌الدین کے عہد سلطنت میں ایک ایسي بات اچھي واقع ہوئي جس سے ایشیا والوں کا سیدھا سادھاپن ایسے زمانہ میں واضح ہوتا ہي جسمیں باطل خیالوں کا کچھہ زور و شور نہ تھا بیان اُسکا یہہ ہي کہ ایک مولا نامي ایک فقیر ایران کا رہنے والا جو جہاں دیدہ اور گرم و سرد چشیدہ اور اپنے زمانہ کے بڑے بڑے مشہور لوگوں سے واقف و آگاہ تھا یہہ دلي میں وارد ہوا اور اُسنے ایک ایسي خانقاہ بنائي جسمیں فقیر اور مسافر لوگ اُترتے تھے چنانچہ وہ اُنکے کھانے پینے کا کفیل ہوتا تھا اور آپ صرف چانول کھاتا تھا اور جورو بچوں اور لونڈي غلاموں سے آزاد

علاؤالدین کا واپس انا ہندوستان کو اور جلال‌الدین کا قتل کرنا

جلال‌الدین نے علاؤالدین کو مہم مذکورہ بالا کی اجازت ندی تھی چنانچہ جب علاؤالدین لڑ بھڑ رہا تھا اور خط و کتابت کا انا جلنا موقوف تھا تو جلال‌الدین اُسکی طرف سے نہایت متردد تھا کہ علاؤالدین کہاں گیا اور کس ارادہ پر گیا یہاں تک کہ جب جلال‌الدین کو یہہ خبر لگی کہ مظفر و منصور اور مال و دولت سے مشحون و معمور آتا ہی تو الدین پھولا نسماتا تھا اور خوشی کے مارے پھٹا پڑتا تھا مگر جلال‌الدین مصلحت‌کاروں نے جو اُسکی نسبت ہوشیار اور عاقبت اندیش تھے علاؤالدین بہادری اور دولتمندی دیکھکر بادشاہ کو یہہ سمجھایا کہ جب فوج کی غنیمت لیکر منتشر ہوجاوے تو بعد اُسکے علاؤالدین کو دوبارہ فوج جمع کرنیکی فرصت دینی مناسب نہیں مگر شرط یہہ ہی کہ یہہ بات پر نکھلے کہ بادشاہ اُسکی طرف سے سینہ صاف نہیں بادشاہ نے نیک نیتی پاک طینتی کو کام فرمایا کہ وہ اُسکی طرف سے مشتبہہ نہوا اور علاؤالدین برے ارادوں کا کچھہ پس و پیش نکیا چنانچہ علاؤالدین نے بدخواہوں کے بچاو کا اندیشہ اور خود بادشاہ کی ناراضی مہم مذکورہ بالا سے مشہور اور تمام لوگوں پر پریشانی اپنی بخوبی جتائی یہاں تک کہ اُسنے خود بھائی الغ خاں کو جو مثل اُسکے لسان اور براق اور چابک و چالاک تھا بادشاہ کی خدمت میں اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ بادشاہ کو اُسکی ملنے ترغیب ایسی طرح سے دیوے کہ وہ چھڑی سواری تشریف لاویں اور جتاوے کہ اگر آپ لاو لشکر سمیت جاوینگے تو علاؤالدین کو اندیشہ غرض کہ بادشاہ اسپر آمادہ ہوا اور تھوڑے لوگوں سمیت کڑے مانک پور پہونچا اور دریاے گنگ سے تن تنہا اوترا یہاں تک کہ علاؤالدین قدموں پر گرا اور بادشاہ نے اُسکو چمکارکر پیار کیا اور سادہ مزاجی

کي که علاءالدین نے فتح پائي بعد اُسکے علاءالدین نے راجا سے بڑا مطالبہ
کیا اور راجا کو چار ناچار اسلیئے اطاعت کرني پڑي که یهه بات اُسپر کهل
گئي که غله کي جگهه ریمک کے بورے لگے هیں اگر تقدیر سے یهه بات اُسپر
نکهلتي تو لڑائي بہت دنوں تک قایم رهتي اسلیئے که پاس پڑوس کے
راجاؤں سے امداد و اعانت کي بڑي توقع تهي غرض که راجا بہت گڑبڑ
هوا اور ایلچپور اور اُسکے پرگنات کے علاوہ بہت سا مال و دولت دینا قبول
کیا بعد اُسکے علاءالدین خاندیس سے گذرکر مالوہ کو چلا گیا *

واضح هو که کڑےمانک پور سے دیوگڑہ تک سات سو میل کا فاصله
هے اور منجمله اُسکے علاءالدین کے سفر کا بڑا حصه بندیاچل کے پہاڑوں
اور جنگلوں میں واقع هوتا هے جہاں سے خاص هندوستان دکن سے علحده
هوجاتا هے حاصل یهه که رستوں کي تنگي اور ذخیروں کي کمیابي
پہاڑیوں کي تیرافشاني کے باعث سے ایسي تهوڑي فوج کا گذرنا نہایت
دشوار اور بڑے لشکر کا سفر کرنا محض محال اور دکن سے چوڑے چکلے
اور بستے رستے ملک میں آٹهه هزار آدمیوں سے کچهه تهوڑے آدمي زیاده
ساتهه لیکر داخل هونا کچهه دلاوري نہیں بلکه ایک اندها دهوندے کا
معلوم هوتا هے *

خطرات مذکورہ بالا سے محفوظ و مامون رهنے اور ایک نئي راه
کام نکالنے اور بعد اُسکے اُسي راه سے بہزار دقت و دشواري واپس آنے
علاءالدین کي دلیري دلاوري کا بڑا اثر لوگوں کے دلوں پر هوتا هے مگر
فترہ سے جو اُسنے مشہور کیا که میں راج مندري کے راجا کي نوکري کو
جاتا هوں یهه بات صاف واضح هوتي هے که مسلمانوں کي ابتدا
بساسعت کي نسبت دین و مذهب کي باتوں کا پاس و لحاظ اُس زمانے
میں چنداں باقي نرها تها *

اور اُسکی نقارے کی دهاک پڑی اور جابجا چرچے هونے لگے تو راجه نے
بهت هراس اپنے جمع کرکے تین چار هزار آدمی گهر باهر کے اکٹهے کیئے
غنیم کا مقابله کیا اور بستی کی حفظ و حراست کے لیئے تهوڑی ملهت
لی مگر تهوڑی مدت کے بعد اُسکے پانوں اُکهڑ گئے اور بستی کے پاس
ایک پہاڑ پر ایک مضبوط قلعه میں داخل هوا اور گهبراهٹ کے مارے
سا ذخیره جمع نکرسکا باقی بستی کا یهه حال هوا که وه بے مقابله
هوگئی اور طرح طرح سے لوٹی کهسوٹی گئی اور سوداگروں کو بڑی بڑی
تکلیفیں اِس نظر سے پهونچائی گئیں که وه اپنے خزانوں کا نشان
بتاویں چنانچه مسلمانوں کی تاریخ میں پہلے یہاں بهی وحشیانه
شمار هوئی هی اور منجمله اسباب غنیمت کے چالیس هاتی اور
هزار گهوڑے خاص راجه کی سواری کے مسلمانوں کے هاتهه آئے بعد
قلعه کا محاصره کیا گیا اور تمام لوگوں میں یهه فقرا اوڑایا گیا که یهه
اُس فوج سلطانی کا ایک ٹکڑا هی جو دشمن کے مقابله پر چلی آتی
اور جب که وه بڑی فوج آجاویگی تو دشمن کی کوئی بات پیش
لی غرض که بعد اُسکے راجه کے هاتهه پانوں پهول گئے اور کام ناکام
کرنے پر راضی هوا اور ایک عهد نامه جو مسلمانوں کے حق میں
مفید و نافع تها مرتب کیا که ناگاه اُسکا بیٹا جو محصوروں میں
نه تها ایسی بڑی فوج لیکر آیا که وه فوج اسلام کی فوج سے
زیاده تهی اگرچه راجه نے اُس کو مقابله سے بهت منع کیا مگر
کثرت فوج کے بهروسے پر باپ کا کهنا نمانا اور علاوالدین پر
لڑا اور ایسی دلاوری سے لڑا بهڑا که اگر علاوالدین کی وه فوج
جو اُسنے محصوروں کے لیئے گهات میں لگا رکهی تهی اور اُسکی
عین موقع نکرتی اور فوج اُسکی اُس تهوڑی فوج کو بادشاه کی وه
ی فوج نه سمجهتی جسکی شهرت سے راجه کانپ رها تها تو
انوں کے حق میں وه لڑائی بهت زبوں هوتی مگر نصیبوں نے یاوری

علاوالدین کي چڑهائي دکن پر

علاو الدین نے پہلے پہل جو کام اپني فوج سے لیا اُس سے اُسکے چچا کا اعتماد اُسکي نسبت صحیح هوا اور اُس کام کی بدولت تاریخ هندوستان میں ایک نیا سن پیدا هوا یعني سنه ۱۲۹۴ ع مطابق سنه ۶۹۳ هجري میں علاوالدین نے دکن کا ارادہ کیا جو مسلمان بادشاهوں کے دهاوں سے جب تک محفوظ رها تها چنانچه اُس نے کڑے مانک پور اپني دارالحکومت سے آٹهه هزار سوار اپنے همراہ لیئے اور ایسے بڑے بڑے جنگلوں کو جو اب تک کڑے مانک پور اور ضلع برار کے درمیان میں واقع هیں جوں توں کرکے طی کیا اور جن راجاؤں کے ملکوں میں اُسکو گذرنا منظور تها اُنکو اِس حیله سے که وہ اپنے چچا سے خفا هوکر جاتا هے چوکنا نهونے دیا چنانچه وہ ایلچ پور تک پهونچا اور بعد اُسکے مغرب کیجانب متوجهه هوا ڈہل کوچوں کي مار مار کرتا هوا دیوگڑہ پر پہنچا جو اصلي مقصود اُسکا تها اور دیوگڑہ جو اب دولت آباد کے نام سے مشہور هی رام دیو راجه کا راج گڑہ تها اور وہ ایسا زبردست راجه تها که مسلمان لوگ اُسکو تمام دکن کا راجه سمجهتے تهے مگر حقیقت میں مرهٹوں کے ملک کا بڑا راجه تها *

مسلمان لوگ اکثر هندو راجاؤں کو جنگ و جدال پر آمادہ اور قتال پر طیار اِس لیئے نپاتے تهے که راجپوت لوگ اپني اصل طبعیت همتوں کے هارے اور کام کاج کے دهیمے هوتے هیں اور ایک دوسرے پر اچانک دهاوا کرنے کو بري بات سمجهتي هیں چنانچه معلوم هوتا هی که یه طریقه راجپوتوں کا اور راجاوں میں معمول و مروج هوگیا تها اِسلیئے که اُس موقع پر دیوگڑہ کا راجه دشمن کے دهاووں سے نڈر بیٹها تها چنانچه اُسکے کچهه فوج موجود نتهي اور جورو بچے اُسکے ایک مندر میں گئے تهے جو بستي کے بهت قریب تها اور جب که علاوالدین بستي کے قریب

تو باغيوں كے بڑے قلعوں پر دهاوا نكيا اور سركشوں كي سركوبي كو ناتمام
چهوڑا مگر جب كه بعد اُسكے بلاد پنجاب ميں مغلوں نے يورش كي تو
هاں اُس نے بڑي دلاوري ديكهائي اور آپ اُنكا مقابله كيا اور دشمنوں كا
منه پهيرا *

بعد اُسكے به مقتضاے اپني اصلي طبيعت كے مغلوں كو صلح عنايت
كي اور اُنكي ٹوٹي پهوٹي فوج كو چلے جانے كي رخصت دي
طرح كي مضرت نه پهونچائي تين هزار مغل اُسكي فوج ميں داخل
اور تهوڑے دنوں بعد اسلام اونهوں نے قبول كيا اور خاص دلي ميں
مقام اُنكي بساست كے ليئے مقرر كيا گيا جو مغل پوره كے نام سے
ور و معروف هي *

دوسرے برس يعني سنه ١٢٩٣ ع مطابق سنه ٦٩٢ هجري ميں
پر چڑهائيكي مگر پهلي طرح سے پورا پورا كامياب نهوا هاں يهه بات
نصيب هوئي كه نقصان اُسكے ضعف و ناتوانيكے علاوالدين اُسكے بهتيجے
مانك پور كے حاكم كي بدولت اُسي زمانه ميں پورے هونے لگے جو
زبردست اور بڑا لايق و فايق اور نيز ايسے خيالوں سے پاك و
تها جنكے اوبهرنے سے اُسكے چچا كے كام كاج ادهورے پڑے رهتے تهے
اُسنے بنديل كهنڈ اور شرقي مالوه كي بغاوت دبانے كے ليئے چچا
سے اجازت حاصل كي اور اُنكے شور و فسادوں كو نيست و نابود كيا
اُنكے اُن قلعوں پر بهي قبضه كيا جو متوسل راجاوں كے قبض و
ميں تهے اور اسقدر آسكو غنيمت هاتهه آئي كه آسكي بدولت
كي فوج اُس نے بڑهائي چنانچه بادشاه اُسكي كارگذاري سے يهانتك
هوا كه باوصف اسكے كه اسكي پياري بيگم نے علاوالدين كي بلند
والا فطرتي سے اُسكو وهم دلايا تها پهلي حكومت كے علاوه اوده
حكومت عنايت كي اور فوج اكٹهي كرنے اور خاندان بلبن كے پرانے
كے پهونے سے ممانعت نه كي *

اور اپنے پرانے ملنے والونسے اسیطرح سے ملتا جلتا رہا جیسے کہ وہ بادشاہت
سے پہلے ملتا جلتا تہا چنانچہ وہ اپنے دوست آشنایوں اور فضل وہنر
والوں کو کہانے پینے کے جلسوں میں بلاتا تہا اور ایسي هنسی ٹہٹے کي
باتیں کرتا تہا کہ مسلمانوں کے دین وملت کے خلاف تو ہوتي تہیں مگر
انسانیت کے حد و مرتبہ سے نگذرتي تہیں *

وہ ترس رحم جو اُسکي عمدہ ذات صفات میں مستور و مخفي تہا
اُسکے اظہار کا یہہ موقع ہاتہہ آیا کہ غیاث‌الدین بلبن کے بہتیجے ملک
چاجو نے جو کڑے مانکپور کا حاکم تہا بغاوت اختیار کي اور خاندان
بلبن کے رفیق اُسکے ساتہہ ہوئے چنانچہ جلد اُنہوں نے ایسي قوت حاصل
کي کہ دلي کا ارادہ کیا مگر بادشاہ کے بڑے بیٹے ارکلي‌خاں نامي نے شکست
دیکر ملک چاجو کو اُسکے سرداروں سمیت گرفتار کیا مگر بادشاہ نے
یہہ بڑا کام کیا کہ سرداروں کو ایک قلم چہوڑ دیا اور خود ملک چاجو
کو ملتانکو روانہ کیا اور اُسکي باقي عمر کے لیئے بڑي جاگیر مقرر کي
اسکے تہوڑي مدت گذرنے پر اپني قوم کے ایسے سرداروں سے بہلائي برتي
جي‌جاں سے اُسکي‌جان کے خواہاں بنے تہےاور نصیبوں کي‌شامت سے
ہوکر ائے تہے غرض کہ اُس نے رحم سے یہاں تک کام لیا کہ اپنے
بدخواہوں کے علاوہ عام مجرموں سے بہي اسقدر در گذر کي کہ سلطنت
کا ڈہانچ ڈہیلا پڑا اور حکومت کا ڈہچر بگڑگیا چنانچہ صوبوں نے مال
کے بہیجنے سے صاف انکار کیا اور کار و بار میں غفلت برتي اور
اختیاروں کو بہت بري طرح سے برتا غرض کہ راستے لٹیروں سے بہر گئے
باغیوں نے آنے جانے کي راہیں مسدود کیں *

جب کہ باغیوں کا زور و شور ہوا تو سنہ ۱۲۹۲ ع مطابق سنہ
ہجري میں بادشاہ ایک بڑي بغاوت کے دبانے متانے کو روانہ ہوا
جو مالوہ میں واقع ہوئي تہي چنانچہ وہ بہت سا کامیاب ہوا
اُس لیئے کہ خون بہانے سے جي کا کچا تہا اور علاوہ اُسکے عمر کا بوڑہا

خلجي خاندان کا بیان

باب دوسرا

جلال‌الدین † خلجي کي سلطنت کا بیان

واضح ہو کہ جلال‌الدین خلجي ستر برس کي عمر میں تخت نشین
تھا جلال‌الدین اپني تخت نشیني پر چندے بناوت سے بھي کہتا رہا
لوگوں نے یہہ بھاري بوجھہ میرے سر پر رکھا چنانچہ غیاث‌الدین بلبن
نام و نشان باقي رہنے پر بڑي توجہہ ظاہر کي اور بہت سا پاس لحاظ
کرتا رہا غرض کہ یہاں تک نیازمندي جتائي کہ دربار میں سوار
نجاتا تھا اور بجاے تخت نشیني کے اپني معمولي جگہہ پر کھڑا
تھا مگر باوصف اسکے کیقباد کے شیر خوار بچہ کو قید میں رکھا
جب بات اُسکي ٹھیک ٹھاک ہوگئي تو اُس معصوم بیگناہ کو قتل

*

گر یہہ سنگدلي اور خداناترسي جو نسبت اُسکے بیان کي گئي ایک
بناوت کي بات ہو اور بعید از قیاس نہیں کہ وہ ایسے ہي ہوگي
اداب تعظیمات میں جو بالا مذکور ہوئیں وہ مکار نسمجھا جاویگا
کہ وہ نیک معاملے جو اُسنے چھپي کھلے دشمنوں سے برتی ایسے
وجہہ کي تھے کہ وہ خطا وغفلت پر محمول ہوسکتے ہیں اور آخر دم
کي سیدھي سادي چال ڈھال اُسکي باقي رہي جو قدیم سے چلي آتي تھي

واضح ہو کہ خلجیوں کي اصل حقیقت حصہ پانچ باب دوسرے کے اخیر
کي گئي اگرچہ وہ لوگ نسل و اصل میں ترک تھے مگر افغانیوں میں اتنی
کے رہنے سے وہ افغانوں کي مانند ہوگئے تھے اور غالب یہہ ہے کہ وہ اور
اپنے بھائي ترکوں سے بھي بہت مخلوط تھے اور تمام پہاڑي افغانوں کي
عادہ ترتیب یافتہ تھے

وزیر سے چھوڑنا چاہا مگر جب کوئي چال اُسکي نچلي تو کام ناکام اُن چالوں چلا جو وزیر نے اُسکو تعلیم کي تھیں چنانچہ زہر دیکر کام اُسکا تمام کیا مگر انجام اُسکا یہہ ہوا کہ وزیر کے مرنے سے جسکا بڑا رعب داب تھا بادشاہ کے دشمن کھل کھیلے اور حکومت کے خواہاں ہوئے جسکي لیاقت خود بادشاہ میں موجود نتھي *

اِس لیئے کہ بلبن کي تدبیروں سے غلاموں کي شان و شوکت دربار میں پھیکي پڑ گئي تھي تو حصول سلطنت کا جھگڑا بڑے بڑے جنگي سرداروں میں پھیلا اور جو کہ ہندوستان زاد مسلمان ایسي قدر و منزلت نرکھتے تھے کہ کوئي بڑا گروہ اُنکا قایم ہوتا اسلیئے سلطنت کا ارادہ کرنے والے تاتاري اور غور و غزني کي پراني سلطنتوں کے افسر ہوئے اور غور و غزني والے سرداروں میں سے خلجي لوگ اپنے سردار کي عقل و ہوشیاري کي بدولت یا کسي اور وجہہ سے فضیلت رکھتے تھے چنانچہ وہ تاتاریوں پر غالب آئے اور سنہ ۱۲۸۸ع مطابق سنہ ۶۸۷ ہجري میں جلال الدین خلجي کیقباد کے مارے جانے پر تخت نشین ہوا † *

---

† فرشتہ والے نے اُن خلجیوں کو مغل لکھا ہي جنھوں نے تخت کو غصب کیا مگر جیسے کہ یہہ یقین ممکن نہیں کہ تھوڑي مدت میں ترکوں کا بالکل دخل اُٹھ گیا ایسے ہي یہہ یقین بھي متصور نہیں کہ مغلوں کو بڑا غلبہ حاصل ہوگیا تھا اسکے تاتاریوں نے جس دعویدار کو تخت پر بیٹھانا چاہا وہ کیقباد کا بیٹا تھا اُسکے ترکي الاصل ہونے سے وہ اُنکو مرغوب محبوب تھا مگر مغلوں کو خاص سبب سے نفرت تھي کہ اُسکے باپ نے اُنکے سرداروں کو قتل کرایا تھا

دلي کي تخت نشیني کا سلسلہ اگرچہ قطب الدین نے شروع ہوا ہي بعض مؤرخ ہندوستان کي بادشاہت اصل خاندان غور سے قایم کرکے قطب الدین کو بھي خاندان غور کے سلسلہ میں شمار کرتے ہیں مگر اکثر مشرقي مورخ اُن بادشاہوں کو یلدوز دو چار اور بادشاہوں سمیت غوریوں کا غلام قرار دیتے ہیں

ثابت جاري ساري هي چنانچه بادشاه نے اُنکے سرداروں کو ایک دعوت
میں بلواکر دغابازي سے قتل کرادیا *

اصل تدبیر اس وزیر کي هنوز راس نه آئي تهي که بادشاه کے باپ بغرا
خاں کے قریب آنے سے جو سلطنت کے خرابي سنکر حفظ خاندان کے لیئے
فوج لیکر آیا تها وه اپنے اراده سے رکا تهما رها مگر یهه راه نکالي که بادشاه کو
باپ کے مقابله پر آماده کیا چنانچه جب دونوں لشکروں کا آمنا سامنا هوا
بادشاه کے باپ نے بیٹے کي محبت کو ایسا بهڑکایا که وزیر اُنکي ملاقات کو
روک نسکا مگر باوصف اسکے باهم ملاقات طرفین کي کهولي دلوں سے
ونے دینے کے لیئے یهه ڈهب نکالا که اداب دربار سلطاني ایسے تجویز کیئے
اُنکے بجالانے سے بغرا خاں کو ایکطرح کي ذلت اوٹهاني پڑي یهاں تک
جب مکرر اداب بجالانے پر بادشاه نے تعظیم و تکریم اُسکي نکي تو وه
ي حرکات ناشایسته سے پهوٹ پهوٹکر رونے لگا مگر اُسکے رونے نے یهه اثر
ا کیا که بادشاه اپنے استقلال پر قایم نرها اور تخت سے اوتر کر باپ کي
ف بے تحاشا دوڑا اور چاها که باپ کے قدموں پر گرپڑے مگر باپ نے اُسکو
هالیا اور تهوڑي دیر تک روتے رهے اور تمام درباریوں میں وهي اثر
ا گیا بعد اُسکے کیقباد نے باپ کو تخت پر بٹهایا اور هر طرح کي تعظیم
واضع سے پیش آیا یهاں تک که لڑائي بهڑائي کا وهم بهي باقي نرها
چند ملاقاتوں کے بعد بغرا خاں کو یهه بات ثابت هوئي که کیقباد کے
پر وزیر اُسکا حاوي هے اور اُسکے رفع کرنے کي تدبیر بدوں اُسکے قتل
کے ممکن نهیں مگر چونکه جبر اُسکو خود منظور نتها یا اُسکے اختیار
هر تها تو وه بنگاله کو چلا گیا اور بیٹے کو اُسکي قسمت پر چهوڑ گیا *
ب که کیقباد نے اُن قضیه قضایوں سے فرصت پائي تو پهر نئے سر
اشي شروع کي اور یهانتک نوبت پهونچائي که عین جواني میں
ف نحیف هوگیا چنانچه رعشه فالج میں مبتلا هوا بعد اُسکے جب
بچار اُسکو هوا تو آپ کو بهت زار نزار پایا اور بطور معتول اُس

حکم اپنے باپ کے بنگالہ کو چلا گیا اور بادشاہ اُس حرکت سے سخت ناراض
ہوا چنانچہ اُسنے شاہزادہ محمد کے بیٹے کیخسرو کو ولیعہد اپنا قرار دیا
بعد اُسکے جب بادشاہ کا انتقال ہوا تو وزیروں نے ملکی لڑائیوں کا روکنا
تھامنا مناسب سمجھا چنانچہ اُنہوں نے بغرا خاں کے بیٹے کیقباد
کو بادشاہ مشہور کیا اور کیخسرو کو اُسکے باپ کی جگہہ ملتان کی حکومت
پر قایم رکھا غرض کہ دونوں دعویداروں نے یہہ تدبیر اُنکی تسلیم کی ا
سنہ ۱۲۸۶ع مطابق سنہ ۶۸۵ هجری میں کیقباد تخت نشین ہوا *

کیقباد کی سلطنت کا بیان

یہہ نیا بادشاہ جو تخت نشینی کے وقت اٹھارہ برس کا تھا جوا
کی ضرورت سے عیش و عشرت میں مصروف ہوا اور یہہ امر اُسپر
ہوا کہ نظام الدین اُسکی وزیر نے جسکو یہہ امید قوی تھی کہ
تخت نشین ہونکا زیادہ چرخ پر چڑھایا اور اس نظر سے کہ بادشا
چچیرا بھائی کیخسرو وزیر کا مخل مطلب تھا بادشاہ کو اُسکی طرف
برہم کیا سبب اُسکا یہہ ہوا کہ کیخسرو سے کچھہ گستاخی سرزد ہو
تھی وزیر نے ایک بات کھڑی کرکے اُسکو بادشاہ کا محسود ٹھہرایا اور
کو بدنامی اور الزام سے بچایا اور اُس بیچارہ بیگناہ کو قتل کرادیا
اسکے ایسے ایسے فن و فریبوں سے بہت سے امیروں کو بیعزت کراکر
کرایا جو اُسکے ساختہ پرداختہ نہ تھے اور اسلیئے کہ اُسکی بی بی
بھی محلوں میں ایساھی دخل کامل تھا جیسا کہ خود اُسکو دربار
حاصل تھا اسلیئے اُن باتوں کے علاوہ جنسے بادشاہ کو واقف کرنا مناس
لازم سمجھا اور تمام باتوں سے بادشاہ کو غافل بنا رکھا تھا *

اس زمانہ میں بہت سے مغل دلی میں ملازم ہوگئے تھے چنا
وزیر نے یہہ چاہا کہ ان جانسپار مغلوں کو بادشاہ سے الگ کرے ا
کہ اُسنے بادشاہ کے کانوں میں یہہ بات پھونکی کہ ان مغلوں اور
کہ اُن غنیموں میں جو ان مغلوں کے بھائی بند اور رشتہدار ہیں خ

...فتي مفتیوں کي سعي سفارش اور عالم فاضلوں کے وعظ و نصیحت کي
...ولت باز رہا *

مغلوں کے حملہ کرنے اور شاہزادہ محمد کے
فتح پاکر مرجانیکا بیان

تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ بادشاہ کي بد نصیبي نے زور کیا یعني بڑا
...ا اُسکا مرگیا اور اس بڑي مصیبت کا اثر بادشاہ اور تمام رعایا پر برابر
...ا اور ساري وجہہ اُسکي یہہ تہي کہ اس شہزادہ نے وہ والا ہمتي حاصل
...ي تہي کہ اُسکي موت اُسکي عمدہ خصلت کے شایان و سزاوار تہي
...ں اسکا یہہ ہی کہ وہ فوج مغلوں کي جو ارغون خاں شاہ ایران سے
...لق تہي پنجاب پر حملہ آور ہوئي اور جب یہہ خبر اوڑي تو شاہزادہ
...مد جو اُس صوبہ کا حاکم تہا اور حسب اتفاق اُسوقت اپنے والد ماجد
...قدمبوسي کے لیئے آیا تہا نہایت جلدي سے اپنے صوبہ میں داخل ہوا
...غلوں کو شکست فاحش دیکر جسقدر ملک پر وہ قابض ہوگئے تہے
...ر دوبارہ قابض ہوا بعد اُسکے ایک اور نئي فوج ایک مشہور سردار
...ر خاں نامي کے ساتہہ آئي چنانچہ بڑي لڑائي ہوئي اور شہزادہ نے
...ہائي مگر غنیم کے ایک گروہ کے ہاتہوں سے جو تعاقب میں منتشر نہ ہوا
...شاہزادہ مارا گیا اور امیر خسرو شاعر جو ہمرکاب اُسکا تہا اسي موقع
...رفتار ہوا *

بلبن کي وفات کا بیان

...شہزادہ کے مرنے سے ادنی اعلی سپاہیوں کي آنکھوں سے اٰتہہ اٰتہہ آنسو
...کے اور بادشاہ کے دل پر بہي بڑا صدمہ گذرا اور جو کہ بادشاہ کي عمر
...اسکو پہونچي تہي اور نیز اُس مصیبت کے مارے جو اُسپر نازل ہوئي
...لد جلد اُسکا دل بیٹہا جاتا تہا تو اُسنے بغرا خاں اپنے دوسرے بیٹے
...ں غرض بلایا تہا کہ وہ اُسکے مرنے کے وقت حاضر رہے مگر جب کہ
...اں نے باپ کي وہ حالت ردي ندیکہي جو اُسنے تصور کي تہي تو بلا

یکھانفکنا که بعد اُسکے جلد بادشاه بن بیٹھا اور جو فوج اُسنے طغرلخاں کو سنه ۶۷۸ هجري مطابق سنه ۱۲۷۹ ع میں پہلے پہل بھیجی تھی اُس نے شکست فاحش کھائی یہاں تک که خود بادشاه اُس فوج پر نہایت خفا هوا اور اُسکے سپہسالار کو پھانسي چڑهایا اور جب که باوجود اس سختی کے دوسری فوج بھي تباه هوگئي تو بادشاه اپنی ذات سے اسکا مقابله کے لیئے روانه هوا چنانچه اس موقع پر ایسي قوت قابلیت جسمیں وه کسي مدد و معاون کا محتاج و دستنگر تھا کام لیا که برسات کے پورے هونے کا منتظر تک نه بیٹھا اور سیدها باگ اُٹھائے هوئے لکھنوتي یعني سنهر گانک کو چلا گیا جو بنگاله کے شرقي حصه کا بڑا شہر مشہور تھا غرض که باغي کے دل پر وه رعب غالب اُسکا بیٹھا وه کھڑا نرها اور گھر بار خالي چھوڑ کر تھوڑي فوج سمیت جنگلوں میں بھاگ گیا مگر بادشاه کے کسي سردار نے مقام اُسکا معلوم کیا چنانچه سردار چالیس سپاهیوں سمیت اُسکي تھوڑي فوج میں جا پہنچا کمال اندها دهندي سے دن دیئے دهاوے کا اراده کیا غرض که تھوڑے آسکے بڑھے چلے گئے اور کسیئے اونپر توجهه یعني نکي یہاں تک که طغرل خاں کے ڈیرے کے بہت قریب جا پہنچے ایکبارگي همت باندھ پل پڑے تو طغرل خاں اور اُسکے همراهي یهه بات سمجهکر بھاگے که بادشاهي لشکر یک لخت اُنپر ٹوٹ پڑا غرض که یهه خوف لوگوں میں پھیل گیا اور تمام لوگ اُسکي تتر بتر هوگئے اور خود طغرل خاں گرفتار هوا اور ایسے حال میں جان سے گیا که چاهتا که جانیکے پر عین دریا میں گھوڑیکو تیرا کر پار جاتاتھا بعد اُسکے بادشاه نے باغیوں کو ایسي سخت سزا دي که وه اُسکے معمولي دستور سے بھي بہت زیاده تھي اور جب که وه دارالسلطنت میں واپس آیا تو لوگوں کے قتل

* یهه مقام گنگا میں ڈوب گیا اب نشان اُسکا باقي نہیں رها بنگاله کا ذیل بحواله هملٹن صاحب کي تاریخ هندوستان جلد ۱ صفحه ۱۸۷

بادشاہ کے ملازموں میں داخل و شامل تھے چنانچہ فارسی شاعروں کے
سلسلہ میں امیر خسرو ملک الشعرا تھا یہاں تک کہ سعدی شیرازی نے
شاہزادہ محمد کو امیر خسرو کے حسن صحبت پر مبارکبادی لکھی
اور اپنی تصنیفوں کا نسخہ بھیجکر یہہ بات ظاہر کی تھی کہ بڑھاپے
ہمارے حاضری خدمت سے معذور هوں اور خود بلبن کو وہ بات حاصل
کہ اُسکے دربار کی ظاهری شان و شوکت سے ناواقف لوگوں پر اصل و
حقیقت دربار کی مخفی هوگئی تھی جبکہ سنہ ١٢٦٦ ع مطابق سنہ
تا مجری میں گنگا اور جمنا کے کناروں اور جوهڈ اور میوات کے پہاڑوں
شور و فساد برپا هوئی تو اسکی سلطنت میں تھوڑا بہت خلل واقع هوا
اور حقیقت تو یہہ تھی کہ لٹیرے لوگ ان فسادوں کے بانی مبانی تھے
سفاکی اور خونریزی کا قاعدہ جاری کیا جو مفسدوں کی سزا تھی اور
منانوں کرنے میں جاری تھا یہاں بہت کام آیا اور نہایت مستحکم جا بجا
چھہ جگہہ فوج کی چھاونی ڈلوائی اور آیندہ فسادوں کی روک تھام
ضروری بڑی تدبیریں نکالیں *

بیان کیا گیا هی کہ ایک لاکھہ آدمی اسنے میوات میں قتل کرائے اور
کے جنگلوں جو دور دور تک پھیلے هوئے تھے کٹوا ڈالے اور اسی وقت
ملک بغاوتوں کے کھٹکا نرها اور چین تردد کے قابل هوگیا *

بنگالہ کی سرکشی کا بیان

بلبن کے عہد دولت میں یہہ بڑی بغاوت بنگالہ میں ظاهر هوئی
طغان حاکم بنگال نے دریاے میکنا † پار جاج نگر پر چڑھائیکی اور کامیابی
جو لوٹ اُسکے هاتھہ آئی کچھہ تھوڑی بہت بھی دلی کو نہ بھیجی

اب اسکو تپرا (هملٹن صاحب کی تاریخ هندوستان جلد ١ صفحہ ١٢٨)
† اور جاج نگر سے جاج پور مراد هی جو ضلع کٹک میں واقع هی اور یہہ
زمانہ میں ضلع کا صدر مقام قرار پایا سٹرلنگ صاحب کی تحریر مندرجہ
ایشیا جلد ١٥ صفحہ ٧٤

مگر جب که اُس نے پوري پوري توبه کي، تو تهوڙي شراب پینے والے کو بهي
بهت سخت سزا دینا ٹهرایا اور جارحت کے معاملوں میں پہلے دستور
کے موافق صرف افسروں کے گوشمالي پر اکتفا نکرتا تها بلکه اُنکے متوسلوں
اور غلاموں کو بهي سخت سزائیں دیتا تها مگر اُسکے عدل و انصاف کي
بهي ایسي حکایتیں نقل کي گئي هیں که وه ادنیٰ اعلیٰ کو برابر سمجهتا
اور کسي کي رو رعایت نکرتا تها اور اُن حکایتوں سے واضح هوتا هے که
بڑے بڑے صوبوں کے حاکموں کو کڑے کڑے کوڑوں سے علانیه پٹواتا تها
کبهي کبهي اپنے سامنے بهي اتنا پٹواتا تها که وه بیچارے مر کے مارے
جاتے تهے *

یهه خود کم سنگدل بادشاه اپنے زمانه کے حالات کے بموجب بڑا نیک
اور نهایت روشن ضمیر تها *

مغلوں کے خوف هراس کے مارے بڑے بڑے مشهور لوگ اُن
جهاں جهاں مغلونکے حمله هوئي بیکسي نے دور دور بهاگکر چلے
مگر اسي بادشاه کے دولت واقبال سے حکومت اسلام اُنکے هاتواسے
ومامون رهي تهي چنانچه اُسکے دربار میں بهت مشهور ومعروف اور
گرامي مسلمان استدر کهیں کهیں سے جمع هوتے تهے که وه یهه شیخي
تها که کم سے کم پندره بادشاه آج میرے مهمان هیں اور خاص
بدولت اوقات اپني بسر کرتے هیں یهانتک که تام اُن بازاروں کے که
جس میں وه بادشاه رهتے سهتے تهے اونکے ملکوں کے ناموں پر رکهي
اور اُسکي دارلسلطنت میں اُن بازاروں کے ناموں کے باعث سے روم
اور خوارزم اور بغداد اور علاوه اُنکے اور سلطنتوں کي یاد کار ایک
تک باقي رهي *

تعداد اُن عالم فاضلوں کي جو آسکي پناه دولت میں آئے تهی
چاهتا هے که اس سے بهت زیاده هوگي اور اسلیئے که شاهزاده
بیٹا اُسکا بڑا صاحب کمال اور لایق فایق تها تو تمام مشهور موزخ اُ

بہونوں کو قایم کیا اور کسی کے پوچھنے پر یہہ فرمایا کہ میرا یہہ خوبصورت
انا تھا کہ کتاب صحیح اور درست ہی مگر اصلاح اُسکی اِس لیئے بہتر
سمجھی کہ ایک نیک صلاح کار رنجیدہ خاطر نہو *

غیاث الدین بلبن کی + سلطنت کا بیان

جب کہ بلبن نے یہہ دیکھا کہ سلطنت کے تمام اختیارات اُسکے قبضۂ
میں حاصل ہیں تو اپنے مستقل بادشاہ ہونے میں کچھہ دشواری ندیکھی
سنہ ۱۲۶۶ ع مطابق سنہ ۶۶۴ ہجری میں بادشاہ بن بیٹھا *
بلبن نے التمش کے دربار میں بچپن سے پرورش پائی تھی اور جو
لوگ اُسکے بعد تخت نشین ہوئے اُنکی سلطنت کے فسادوں اور انقلابوں
میں بھی جان سے شریک و معاون رہا تھا اور جب کہ التمش جیتا
تھا تو بلبن نے اُسکے چالیس غلاموں سے ایک دوسرے کے حفظ و
حمایت پر عہد و پیمان کیئے تھے چنانچہ بہت سے غلام اُن میں سے بڑے
عہدوں پر پہنچے مگر جب کہ بلبن کام اپنا نکال چکا تو اُس نے
قول قراروں کا توڑنا چاہا جنسے اُسکے خاندان کی تخت نشینی میں
کسی طرح کا خطرہ متصور ہوتا تھا چنانچہ اُس نے طرح طرح کے حیلوں
سے بعض اپنے ایسے شریکوں سے جو اُسکے قریب اور رشتہ دار بھی
مارا کیا اور بعد اُسکے یہہ قاعدہ باندھا کہ اپنے خاندان والوں کے علاوہ
بڑا عہدہ نہ ملے مگر اس قاعدہ کو ایسے غرور و نخوت سے عمل
میں لایا کہ گھٹیا لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑا اور کچھہ بھی اُنکو خیال
نہ لیا علاوہ اسکے یہہ قاعدہ مقرر کیا کہ ہندوؤں کو معزز عہدوں پر
نہ رکھا غرض کہ اُسکے تمام کاموں میں ایسی ایسی قسمونکی طرفداریاں
اور طرح کا تعصب پایا جاتا تھا چنانچہ اُسنے دارالسلطنت کے گرد
نواحیں شکار کی حفظ حراست کے لیئے بہت سے قانون و قاعدے جاری
کیئے باوصف اسکے کہ شروع جوانی میں بہت سی میخواری کی تھی

+ انگریزی مورخ بلبن کی جگہہ اکثر بالبن لکھتے ہیں

دهانے سے بہت بڑا کام تھا که خود بلبن نے میواتیوں پر چڑهائي کي اور بڑي جلدي لڑائي ایک لڑائي میں اُنکو مغلوب کیا اور آخرکار سنه ۱۲۵۹ ع مطابق سنه ۶۵۷ هجري میں ملک آنکا فتح کیا اس لڑائي میں دس هزار باغي مارے گئے اگرچه میوات کے سخت اور شریر پہاڑیوں کي سرحد دلي سے پچیس میل کے اندر اندر تهي مگر انگریزوں کي سلطنت تک وه بالکل چین سے نه بیٹھے *

پچھلي سے پچھلي واردات اس سلطنت میں اب یہه واقع هوئي تهي که چنگیز خان کے پوتے هلاکو خان کي طرف سے جو عراق کا بادشاه عالیجاه تها ایک ایلچي بادشاه کے پاس آیا چنانچه تعظیم و تواضع و ملاطفے هر طرح سے کوشش عمل میں آئي اور دربار کو ایسي ٹیپ ٹاپ سے آراسته کیا گیا جیسا بڑے بڑے بادشاهوں کے عهد دولت میں آراسته کیا جاتا تها بعد اُسکے کوئي واقعه بادشاه کے روز وفات تک جو ماه فروري سنه ۱۲۶۶ ع مطابق سنه ۶۶۴ هجري میں واقع هوئي تاریخ میں نهیں جاتا *

اس بادشاه نے ساري عمر عزیز اپني درویشانه گذاري چنانچه اپنا تمام اخراجات ذاتي اپنے کتابت کي اجرت سے چلاے اور غریبوں کا کهانا اور اُسکے کهانے کو خود اُسکي بي بي پکاتي تهي اور کوئي پکانے والا اُسکے آگے نهتي اور علاوه ایک بي بي کے کوئي حرم وغیره پاس اُسکے نه اور اُسکي سلطنت فارسي کو رونق هوئي چنانچه طبقات ناصري هندوستان اور ایران کي نهایت مشهور تاریخ تهي اُسکے دربار میں لکهي گئي اور اُسکے نام سے ناصري هوئي *

اُسکي نیک مزاجي اور پاک طینتي کي یهه حکایت لکهتے هیں اُس نے ایک کتاب اپني خاص لکهي هوئي کسي درباري امیر کو دکهلائي اور جب اُس امیر نے کئي غلطیاں نکالیں تو بادشاه نے في الفور اُنکي اصلاح اور درستي کي مگر جب وه امیر چلا گیا تو اُن اصلاحوں کو مٹاکر

منجمله مهمات مذکورۂ بالا کے اکثر مہموں میں بادشاہ بھی همراه
رہا چنانچه کامیابی کا باعث وه آپ هی کو جانتا تها مگر حقیقت یهه
تهی که وه اپنے جی میں اپنے کو دوسرا درجه سمجهتا تها اور اُس کهتیا قدر جه
سے جی اُسکا بہت پیچیں رہتا تها چنانچه اُسنے امام الدین ریحان کے
کهانے سے جو خود بلبن کی بہ نسبت ممتاز و مغرور هوا تها بلبن کو
موقوف کرکے امام الدین کو اُسکی جگهه قایم کیا یہاں تک که رفته رفته
اُس کے رفیقوں کو بھی نچھوڑا مگر بعد اُسکے جب ایسی تبدیل و تغیر سے
بد انتظامی پیدا هوئی تو بد گمانی اور نارضامندی نے نوبت یہاں تک پہنچائی
پہنچائی اور اُن دس صوبوں کو جو بلبن سے ملے هوئے تھے اپنی
فوجیں اکٹھی کرنے اور بادشاہ کو فہمایش نامہ لکھنے کا موقع ہاتھ آیا
چنانچه اُنہوں نے مراعات ادب کو ملحوظ مرعی رکھکر کمال استقلال سے
یہ درخواست کی که نیا وزیر اس عہدہ سے برخاست کیا جاوے اگرچه
نے وزیر کا مذکور نکیا مگر مقصود اُنکا یہی تھا که پرانا وزیر اپنے عہدہ
پر بحال هووے اور جو که بادشاہ اُنکا مقابله کسی طرح نکرسکتا تها تو کام
اُس نے بلبن کو بحال کیا چنانچه بعد اُسکے تمام لوگ اُسکو کل کا
مالک سمجھنے لگے *

جبکه امام الدین برخاست هوا تو اُس نے ایک فساد برپا کیا اور
بادشاہ کے ایک رشته دار کو اُس میں پھنسا لیا اگرچه وه اپنے سوا اُسکو بہت
جلد گرفتار هوکر جلد مارا گیا مگر اُسکی بدولت سلطنت کا ایک
زور پیدا هوگیا تھا جس میں ستور کا راجه اور سندھ کا حاکم بھی
شریک تها یهه بغاوت سنه ۱۲۵۵ ع مطابق سنه ۶۵۳ هجری سے سنه
۱۲۵۷ ع مطابق سنه ۶۵۵ هجری تک قایم رهی *

اسی بغاوت کے زمانے میں مغلوں نے پنجاب پر یورش کی مگر وه
غالب نهوئے بعد اُسکے کڑا مانک پور کے باغی پھر یورش هوئی چنانچه
ہلچل بھی برپا هوئی مگر میواتیوں کے بادشاہوں کا دوبارا اُس باغی کے

ایک ترکي غلام تها اور اُسنے اپني بیتي کي شادي ساته اِس غلام کے کي تهي جو اسهد بادشاه کي بیگیں بعدي هوتي تهي *

اِس بادشاه کو نام مغلون کا بڑا کهتکا رهتا تها جنکے قبض و تصرف میں اتک اور کے بطرے ملک تهي چنانچه غیاث الدین بلبن نے اس خطره سے محفوظ رهنیکے واسطے سرحد مغربي کے صوبوں کو ملا جاکر ایک بڑي حکومت قایم کي اور بڑا سردار اُسکا اپنے رشتهدار شیرخان کو مقرر کیا بعد اُسکے آسنے بادشاه کو یهه مشورت دي که اب پنجاب چلنا چاهیئے چنانچه خود بادشاه وهاں گیا اور کاکرون کي سخت سرکوبي کي جو لوت کهسوت میں مغلوں کے ساتهي هوگئے تهے علاوه اسکے جاگیرداران سلطنت کو جو ایک مدت دراز سے فرض خدمت بجا لاتے تهے اور خواب غفلت میں سوتے تهے اِس بات پر مجبور کیا که بدستور اپني فوجوں سے سرکار کي اعانت کرتے رهیں *

بعد اُسکے غیاث الدین سنه ١٢٤٧ ع مطابق سنه ٦٤٦ هجري سے ١٢٥٠ ع مطابق سنه ٦٤٩ هجري تک مختلف هندو راجاؤں پر فوج کشي کرتا رها جو پہلے بادشاهوں کي ضعف اور ناتواني کے باعث سے باغي طاغي هوگئے تهے چنانچه اُس نے پهلي چڑهائي میں جمنا کے وار پار ملکوں میں دلي سے کالنجر تک سلطاني حکومت کو بحال کیا اور اگلے تین برسوں میں میوات کے پهاڑي ملک کو جو دلي سے چنبل تک پهیلا هوا هے اور رنتهنبور کے ضلع کو جو میوات کے پاس واقع هے اور اُس سے آگے کو چتور تک ... قبضه میں لایا بعد اُسکے ناروار کے مضبوط واقع بلندیلي کو فتح کیا اور چندیري کو فتح کرکے مالوه کے تمام باقي حصه پر ... اور منجمله ... مذکوره کے ایک ... زمانه میں اُجهه کے باغي کو بهي ... لکهنؤ ... سے ... حاکم پنجاب نے مغلوں ... دفع کرکے اُنکے ملک ... اور غزني ... قابض و متصرف هوگیا *

منجملہ مہمات مذکورہ بالا کے اکثر مہموں میں بادشاہ بھی ہمراہ رہا چنانچہ کامیابی کا باعث وہ اپنے ہی کو جانتا تھا مگر حقیقت یہہ تھی کہ وہ اپنے جی میں اپنے تئیں دوسرا درجہ سمجھتا تھا اور اسکی کھٹیا قرجہ سے جی اسکا بہت پیچیدہ رہتا تھا چنانچہ اسکی امام الدین مفسد کے بہکانے سے بجز خود بلبن کی بدولت مستاز و معزز ہوا تھا بلبن کو موقوف کرکے امام الدین کو اسکی جگہہ قایم کیا یہان تک کہ رفتہ رفتہ بلبن کے رفیقوں کو بھی نچھوڑا مگر بعد اسکے جب اس تبدیل و تغیر سے بد انتظامی پیدا ہوئی تو بد گمانی اور ناراضمندی نے ہنو دہر تک بانوں پہیلائے اور اُن دس صوبوں کو جو بلبن سے ملے ہوئے تھے اپنی رائے کے اکٹھی کرنے اور بادشاہ کو فہمایش نامہ لکھنے کا موقع ہاتھہ آیا چنانچہ اُنہوں نے مراعات ادب کو ملحوظ مرعی رکھکر کمال استقلال سے یہ درخواست کی کہ نیا وزیر اس عہدہ سے برخاست کیا جاوے اگرچہ انہوں نے وزیر کا مذکور نکیا مگر مقصود اُنکا یہی تھا کہ پرانا وزیر اپنے عہدہ پر بحال ہووے اور جو کہ بادشاہ اُنکا مقابلہ کسی طرح نکرسکتا تھا تو کام اُس نے بلبن کو بحال کیا چنانچہ بعد اسکے تمام لوگ اُسکو کل کا مالک سمجھنے لگے *

جس وقت کہ امام الدین برخاست ہوا تو اُس نے ایک فساد برپا کیا اور بادشاہ کے ایک رشتہ دار کو اُس میں پہنسا لیا اگرچہ وہ اپنے مدعا کو پہنچنے سے جلد گرفتار ہوکر جلد مارا گیا مگر اُسکی بدولت مخالفوں کا ایک گروہ پیدا ہوگیا تھا جس میں پنجاب کا راجہ اور سندہ کا حاکم بھی شریک تھا یہہ بغاوت سنہ ۱۲۵۵ ع مطابق سنہ ۶۵۳ ہجری سے سنہ ۱۲۵۷ ع مطابق سنہ ۶۵۵ ہجری تک قایم رہی *

اسی بغاوت کے زمانہ میں مغلوں نے پنجاب پر یورش کی مگر وہ جلد چلے گئے بعد اسکے کڑا مانکپور کے باغی پر یورش ہوئی چنانچہ وہ بھی بھاگ گیا مگر میواتی کے پہاڑیوں کا جو باغی اُس باغی کے

ایک ترکی غلام تھا اور اُسنے اپنی بیٹی کی شادی ساتھ اِس غلام کے کی تھی جو اسکے بادشاہ کی بیگی بھوئی ہوتی تھی *

اِس بادشاہ کو اُن مغلوں کا بڑا کھٹکا رہتا تھا جنکے قبض و تصرف میں اٹک پار کے بڑے ملک تھے چنانچہ غیاث الدین بلبن نے اس خطرہ سے محفوظ رہنیکے واسطے سرحد مغربی کے صوبوں کو ملا کر ایک بڑی حکومت قایم کی اور بڑا سردار اُسکا اپنے رشتہدار شیرخاں کو مقرر کیا بعد اُسکے آسنے بادشاہ کو یہہ مشورت دی کہ اب پنجاب کو چلنا چاہیئے چنانچہ خود بادشاہ وہاں گیا اور کاکروں کی سخت سرکوبی کی جو لوٹ کھسوٹ میں مغلوں کے ساتھی ہوگئے تھے علاوہ اسکے جاگیرداران سلطنت کو جو ایک مدت دراز سے فرض خدمت بجا لاتے تھے اور خواب غفلت میں سوتے تھے اسبات پر مجبور کیا کہ بدستور اپنی فوجوں سے سرکار کی اعانت کرتے رہیں *

بعد اُسکے غیاث الدین سنہ ۱۲۴۷ ع مطابق سنہ ۶۴۶ ہجری سے ۱۲۵۰ ع مطابق سنہ ۶۴۹ ہجری تک مختلف ہندو راجاؤں پر لشکر کشی کرتا رہا جو پہلے بادشاہوں کی ضعف اور ناتوانی کے باعث سے باغی طاغی ہوگئے تھے چنانچہ اُس نے پہلی چڑھائی میں جمنا کے وار پار کے ملکوں میں دلی سے کالنجر تک سلطانی حکومت کو بحال کیا اور اگلے تین برسوں میں میوات کے پہاڑی ملک کو جو دلی سے چنبل تک پھیلا ہوا ہے اور رنتھنبور کے ضلع کو جو میوات کے پاس واقع ہے اور اُس سے آگے چتور تک پہر دیا سب کو قبضہ میں لایا بعد اُسکے نارواڑ کے مضبوط واقع بلندیلی کھنڈسکو فتح کیا اور چندیری کو فتح کرکے مالوہ کے تمام باغی حصہ پر لوبارہ قابض ہوا اور منجملہ مہمات مذکورہ کے ایک مہم زمانہ میں اچھے کے باغی کو بھی قرار واقعی گوشمالی دی بلکہ اُسکی زمانہ میں شیر سلطان حاکم پنجاب نے مغلوں کو خود فتح کر کے اُنکے ملک پر دوبارہ اور غزنی پر قابض و متصرف ہوگیا *

سنه ۱۲۴۱ع مطابق سنه ۶۳۹ هجري ميں تخت نشين هوا مگر اُسكي
سلطنت ميں بهي وهي خرابياں برپا رهيں جو پهلي سلطنتوں ميں قايم
تهيں بلكه خود اُسكي عياشيوں كي بدولت اور زور و ظلم كي خوبي سے اور
بهي زياده هوگئيں يهاں تك كه دو برس سے كچهه كم زياده گذرے تهے
كه تخت سے اوتارا اور جان سے مارا گيا *

واضح هو كه اس بادشاه كے عهد سلطنت كے دو واقعه بيان كے قابل
هيں ايك يهه كه سنه ۱۲۴۴ع مطابق سنه ۶۴۲ هجري ميں مغلوں نے
تبت سے گذر كر بنگاله پر يورش كي تبت كي راه سے يهي ايك يورش
هي هے جو صحيح تاريخ ميں پائي جاتي هے اور دوسرے يهه
منكو خاں مغل كي فوج كے تهوڑے لوگوں نے هندوستان كے شمال و
غرب پر چڑهائي كي مگر پهلي يورش كو خاص خاص ملازمان سلطاني
دفع كيا اور دوسرے يورش مقام اُچهه سے آگے نه بڑهي جو ملتان كے
جنوب ميں اُس جگهه واقع هے جهاں پنجاب كے دريا آپس ميں ملتے
هيں *

ناصرالدين محمود كي سلطنت كا بيان

يهه بادشاه زاده سنه ۱۲۴۶ع مطابق سنه ۶۴۴ هجري ميں بادشاه
اور كل بيس برس بادشاه رها اگرچه اُسكے عهد دولت ميں شور و
غوغا رهے مگر كوئي فساد ايسا ظهور ميں نه آيا كه اُسكے باعث سے
سلطنت كو تباهي اور سلطنت كو هلاكت سولهي نصيب هوتي *
يهه بادشاه التمش كا چهوٹا بيٹا اور اُسكے مرنے پر جلدي قيد كيا گيا
اگرچه تهوڑے دنوں كے واسطے رهائي ديكر حاكم بنايا گيا تها مگر وه
الگ رهنا اور سوچنا بچارنا اُس سے اچهوتا تها جو اُسكو
قيد ميں هوش رهتا تها چنانچه وه بادشاه اپنے وزير غياث الدين بلبن
پر چين اوڑاتا تها جسكي حقيقت يهه هے كه وه سلطان التمش كا

ایک ترکي سردار تها چنانچه رضیه بیگم نے اُسکا تدارک چاها اور بٹنڈه کے قلعه پر جهاں وه سردار مقیم تها چڑهائي کي مگر اُسکي فوج نے ساتهه اُسکا ندیا اور وه حبشي غلام ایک جهگڑے میں مارا گیا اور خود رضیه بیگم گرفتار هوئي اور اس خیال سے خاص التونیه کو سپرد کي گئي که وه سلامت رهیگي بعد اُسکے اُسي عرصه میں بهرام شاه اُسکے بهائي کو خالي تخت پر بٹهایا گیا *

جب که رضیه بیگم میں تاب و توانائے نرهي تو اُسنے فن و فریب سے پهر کام اپنا نکالا چنانچه اُسنے محبت کي لگاوٹ یا بلند نظري کي سجاوت سے التونیه کے دل میں ایسي کهس بیٹهه کي که التونیه نے نکاح کا وعده اور اپنے شریکوں سے لڑنیکا اقرار کیا غرض که جب شاهزادي نکاح التونیه سے هوچکا تو اُسنے نئے خاوند یعني التونیه کي امداد و اعانت سے فوج اکٹهي کي اور دلي پر حمله کیا چنانچه دو بڑي لڑائیون کے بعد اپنے شوهر سمیت گرفتار هوئي اور شوهر سمیت هي ماري گئي سلطنت اُسکي ساڑے تین برس قایم رهي *

معزالدین بهرام شاه کي بادشاهت کا بیان

یهه نیا بادشاه سنه ١٢٣٩ع مطابق سنه ٦٣٧ هجري میں تخت نشین هوا اور اُن لوگوں کو دغا فریب سے قتل کرانا چاها جنهوں نے اپنے مطلبوں کي غرض سے اُسکو تخت حکومت پر بیٹهایا تها مگر هنوز اپني مراد کو نه پهونچا تها که مغلوں نے اُسکے ملک پر حمله کیا اور لاهور تک چلے آئے اور جو فوج اُنکي روک ٹوک کے لیئے جمع کي گئي اُسکے باغي هونے سے نئے نئے فساد برپا هوئے چنانچه انجام اُسکا یهه هوا که دو برس ایک مهینے کي حکومت پر بهرام شاه گرفتار هوا اور قید خانه میں پڑا پڑا مرگیا

علاوالدین مسعود شاه کي سلطنت کا بیان

یهه بادشاه رکن‌الدین مذکور کا بیٹا تها بهرام شاه اپنے چچا کے

دلي کا ارادہ کيا اور جو فوج دلي کي حفظ و حراست کے ليئے آئي تهي اُسکو شکست فاحش ديکر پريشان کيا مگر اِس شاهزادي کا فن و فريب اُسکے گروہ کے هتهاروں سے زيادہ کارگر هوا چنانچہ اُسنے اپني عقل و هوشياري سے دشمنوں ميں ايسي نزاع اور فساد کي بنياد ڈالي کہ وہ لوگ تتر بتر هو گئے اور جو لوگ اُنميں شريک تهے اُسکے ترس و رحم کے محتاج هوئے يہاں تک کہ بعضوں کو قتل کرايا اور بعضوں کو تسلي تشفي ديکر پوچها ليا غرض کہ تهوڑے عرصہ ميں امن چين هوگيا *

رضيہ بيگم کا انتظام سلطنت اُسکي دانائي اور تدبير مملکت کے موافق و مناسب تها چنانچہ وہ بادشاهوں کي معمولي پوشاک پهنکر هر روز تخت پر بيٹهتي تهي اور جو شخص اُسکے پاس آتا تها اُسکو دربار ميں ...تي يہاں تک کہ جو برائياں اُسکے بهائي کے وقت ميں پيدا هوئيں تهيں اور معقول اُنکي اصلاح کي اور قوانين سلطنت کو دوبارہ مرتب کيا اور ...ہ بڑے مقدموں کا فيصلہ کرتا غرض کہ بادشاهانہ عادل اور قابل کے اوصاف ...ں سے ظاهر هوتي تهي مگر يہہ تمام هنر اُسکے اس بڑے عيب کے بڑے ...جے سے اُسکو نہ بچاسکے کہ وہ اپنے طويلہ کے داروغہ پر يہاں تک مهربان ...ي کہ بخششوں کي بوچهاروں سے اُسکو نہال و مالا مال کيا تها غرض کہ ...غہ کے ايک حبشي غلام هونے سے بدنام انام اور رسواے خاص و عام ...ي تهي مگر يہہ حقيقت نهيں کهلتي کہ وہ بهلائياں بري نيت سے کرتي اسليئے کہ بڑا سا بڑا اعتراض اُسکے چال چلن پر يہہ هي کہ وہ حبشي اُسکو گهوڑے پر چڑهاتا تها اور حقيقت ميں يہہ چال اُسکي هوشياري ...خلاف تهي اسليئے کہ اُسنے اُس حبشي کے اميرالامرا کرنے سے آپ کو ...بنايا اور سب کے نظروں سے گرايا چنانچہ لوگوں کو غل شور مچانيکا ...هاتهہ آيا *

...ربازيوں کي بغاوت اور رضيہ بيگم کے قتل کا بيان

...جس شخص نے پہلے پہل بغاوت اختيار کي وہ شخص التونيہ نامي

رکن الدین کي سلطنت کا بیان

جب کہ التمش نے وفات پائي تو هندوؤں سے لڑائي تمام هوئي مگر بعد اُسکے بهت سے شور و فساد ایسے جرابر برپا هوئي کہ کوئي بات اُن میں اُسوقت کي مناسبت سے عمدہ ظهور میں نهیں آئي اور نہ کوئي بات ایسي واقع هوئي کہ اثر اُسکا ایک دراز عرصہ تک باقي رهتا *

جب رکن الدین اپنے باپ التمش کا جانشین هوا تو باپ کا خزانہ رنڈیو اور بهانڈیوں اور گویوں اور باجے بجانے والوں پر تقسیم کیا باقي ملک کا کاج اپني ماں پر چهوڑا جسکے زور و ظلم سے سارے چهوٹے بڑے باغي هو چنانچہ انجام اُسکا یہہ هوا کہ سات مهینے کے بعد رکن الدین تخت اُتارا گیا اور سنہ ١٢٣٦ع مطابق سنہ ٦٣٤ هجري میں رضیہ بیگم اُ همشیرہ کو تخت نصیب هوا *

رضیہ بیگم کي سلطنت کا بیان

فرشتہ والے نے بیان کیا کہ خداتعالي نے رضیہ بیگم کو وہ خوبیاں عنای کي تهیں جو بادشاهوں کو شایان و سزاوار هوتي هیں اور جو لوگ اُ فعلوں پر بڑي بڑي نکتہ چینیاں کرتے هیں وہ ازروے انصاف اس قصور کے کوئي قصور نہ پاوینگے کہ وہ ذات کي عورت تهي اگرچہ وہ عالم و فاضل نہ مگر قران مجید صحیح پڑهتي تهي اور کارروائي کي ایسي لیاقت رکهتي تهي جب باپ اُسکا تخت سلطنت کو خالي چهوڑ کر مالوہ پر گیا تو اُسکو اپنے تمام بیٹوں پر ترجیح دیکر حکومت کا کاروبار اُسکي راے و پر منحصر چهوڑ گیا تها غرضکہ جب تخت اُسکو نصیب هوا تو اپنے اُمیدوں سے جو اُسکي ذات والاصفات سے رکهتے تهے نا اُمید نهونے منجملہ اُن دو گروهوں کے جو اُسکے بهائي کے جلوس و قتول میں متفق ایک گروہ اُسکي تخت نشیني سے ناراض تها اور سرغنا اس گروہ کا اُ باپ اور اُسکے بهائي کا وزیر تها اور یهہ گروہ ایسا زبردست تها کہ اُس

اقلاع میں فساد برپا هوجاتے تھے اور نئے نئے بادشاهزادے کھڑے هوتے تھے اور
پرانے پرانے سرکشی کرتے تھے یہاں تک که جب پھر کوئي قوي بادشاه
پیدا هوتا تها تو اُسکو نئے پرانوں کي سرکوبي کرني پڑتي تهي *

التمش کي وفات کا بیان

جب که یهه بادشاه تمام فتوحات سے فارغ هوکر دلي کو واپس آیا مگر
چپکا نه بیٹھه سکا چنانچه ملتان کے سفر کا اراده تها که ماه اپریل سنه
۱۲۳۶ع مطابق بستم شعبان المعظم سنه ۶۳۳ هجري کو اپني موت
آگیا *

جب که اِس باد شاه کا دور دورا تها تو خلیفه بغداد نے خلافت کا
خلعت پاس اُس کے بھیجا اور اُس زمانه میں مسلمان لوگ اِس سند
فخر و عزت کي بڑي بات سمجھتے تھے *

التمش کا وزیر بہت مشہور آدمي تها چنانچه جب وه بغداد
میں تها تو خلیفه کي طرف سے بڑے عهده پر معزز تها اور
جامع الحکایات کا مصنف جو فارسي زبان میں حکایات لطیفه کا عمده
مجموعه هی اس بادشاه کے دربار میں حاضر رهتا تها اور قطب
صاحب کي لاٹھه جو پراني دلي میں واقع هی اِسي بادشاه کے عهد
سلطنت میں پوري هوئي وه لاٹھه ایک مینار کي صورت هی اور کئي
درجوں پر منقسم هي اور هر درجه میں ایک برآمده هی اور ایک
عجب انداز سے کاوْدم بني هوئي اور نہایت آراسته هی اور باوجود اسکے
زلزله کي آفت سے چوٹي اُسکي گر چکي هی مگر اب بهي اِرتفاع دو
سو چالیس فٹ کا قایم هي غالب یهه هی که نظیر اُسکي آج دنیا میں
کہیں نہیں اور اُسکے پاس ایک نا تمام مسجد هی جو هندوستان کي
عمارتوں کي مانند خوش قطع اور خوبصورت بني عالیشان اور
کتبه میں شهاب الدین غوري کا نام اُسکے نام بڑھانے کو لکھا هی *

غرض که التمش کامیاب هوا اور بختیار کو بهار سے خارج کیا اور وهانکي
حکومت اپنے صاحبزادہ کو عنایت کي اور خود بختیار کو اسیر مجبور
کیا که شاہ دهلي کي طرف سے بنگال کا حاکم رهے مگر تهوڑے دنوں بعد
اُس نے جب یهه ارادہ کیا که جو نقصان اُس نے اُتهاے اُنکو پورا کرے
تو بهار کے حاکم شاهزادہ سے شکست کهائي اور اُس مار دهاڑ میں جان
اپني مفت گنوائي *

بعد اُس کے سلطان شمس الدین پورے چهه برس یعني سنه ۱۲۲۶
مطابق سنه ۶۲۳ هجري سے سنه ۱۲۳۲ ع مطابق ۶۳۰ هجري تک
هندوستان خاص کے اُس حصه کے فتح کرنے میں مصروف رها جو اب تک
مطیع و محکوم اُسکا نهوا تها چنانچه پہلے پهل اُس نے رنتهنبور کو فتح کیا
اگرچه یهه مقام پهلي فتوحات کے سلسله میں داخل تها مگر ایک پهاڑ
واقع هونے سے محفوظ رها تها بعد اُس کے مانڈو پر قبضه کیا جو بلاد مالوہ
میں بڑا نامي گرامي شهر کهلاتا تها اور گوالیار کو دوبارہ فتح کیا جو باغي
طاغي هوگیا تها اور نیز بهلسا پر قابض و متصرف هوا یهاں تک
جب اُس نے شهر اوجین مالوہ کي دارالسلطنت پر تسلط کرکے اُس
کے مشهور مندر کو توڑ پهوڑکر برابر کیا تو مالوہ کي فتح پوري اور
هوگئي *

غرض که اب دلي کي فرمانروائي یهاں تک پهونچي که دوچار مقام
کے سوا تمام هندوستان خاص اُسکي اطاعت کا دم بهرنے لگا مگر مختلف
حصوں کي اطاعت مختلف درجوں پر تهي یعني سب
اطاعت یکساں و برابر نتهي غرض که مغلوں کے اختتام سلطنت تک
هندوستان خاص کي یهه صورت قایم رهي که زیر دست بادشاهوں کے
عهد سلطنت میں فرماں بردار نافرمانوں سے زیادہ هوجاتے تهے اور
حاکم شهزادے جو مختلف ضلعوں پر حکومت کرتے تهے مطیع و منقاد
اُن کے رهتے تهے مگر جب دو تین بادشاہ برابر کم زور هوتے تهے تو پهر نافرماني

فرشته والا بیان کرتا هی که جب جلال الدین سنده میں مقیم تها تو مغلوں کي ایک فوج اُسکے پیچهے آئي † اور ملتان کا محاصره کیا اور جب که ناصرالدین قباچه نے اُس کا مونهه پهیرا تو وه سنده کي طرف کو چلے چهاں سے جلال الدین روانه هوچکا تها چنانچه اُنهوں نے بمصداق اپنے دستور قدیم کے اُس ملک کو لوٹ کهسوٹ برابر کیا اور پہلے اِس سے که وه سنده سے روانه هوویں جب اُن کے لشکر میں ذخیروں کي کمي کمي ہوتي هوئي دس هزار قیدي قتل کیئے جنکا کم هوجانا اِس طور پر هو سکتا تها که اُنکو جیتا جاگتا رها کرتے *

جب که ناصرالدین قباچه نے جلال الدین کي لوٹ کهسوٹ اور مغلوں کي مار دهاڑ سے نجات پائي تو التمش نے دوباره اُسپر دهاوا کیا اور اِس باره میں پہلے دهاوے کي نسبت زیاده کامیاب هوا یہانتک که ناصرالدین کو بهگاکا اور بعد اُس کے جب سنده کو جاتا چلا تو ایسي سخت آفت چلي که سارے خاندان سمیت اٹک میں ڈوب کر مرگیا اور ملک اُسکا سنه ۱۲۲۵ ع مطابق سنه ۶۲۲ هجري میں التمش کے قبض و تصرف میں آگیا *

معلوم هوتا هی که تاتار کے جنوب میں جو ملک واقع تها محمد کے زمانه سے التمش کے زمانه تک خود مختار رها اگرچه وهاں کے رئیس بیچ کے زمانه کے کسي کسي بادشاه کو بڑا مانتے رهے مگر انتظام اُسکا سمیرا راجپوتوں کے قبضه سے کبهي باهر نهیں گیا *

جس برس میں التمش نے سنده پر چڑهائي کي تهي اُسي برس بختیار خلجي پر بهي دهاوا کیا تها جو بہار بنگال کو مال و میراث سمجهتا تها اگرچه یهه سردار اپنے خسر قطب الدین کا بحسب ظاهر محکوم تها مگر اُس کے جانشین التمش کو کچهه بهي نمانتا تها

† تاریخ فرشته میں لکها هی که یهه فوج چغتا خاں کے ساتهه آئي مگر غالب یہی که اُسکي فوج کا ایک ٹکڑا آیا تها

اور جب که اُسنے اپني فوج کو تباه و پریشان دیکھا تو همراهیوں سمیت
اٹک سے پار هوگیا اور تیروں کي بوچهاروں کی کچهه پروا نکي یهانتک
که غنیم بهي اُسکي چستي اور تندي سے حیران ‡ رهگئی *

مغلوں کے تعاقب اور شاه خوارزم کے ایران جانیکا بیان

اس لڑائي کي رات اور دوسرے دن کے بیچ بیچ میں ایک سو بیس
سپاهي جلال‌الدین شاه خوارزم کے پاس آگئے اور تهوڑے عرصه کے
چار هزار سواروں تک کي نوبت پهونچي اور جب که مغلوں
اُسکا پیچها نچهوڑا اور یهه دهمکي سنائي که اٹک پار اوترکر پوري
خبر لینگے تو وه دلي بهاگ کر آیا اور التمش سے امداد مانگي یا
کي پناه چاهي مگر التمش نے بطور معقول اُسکو جواب دیا اور
هوشیاري سے مغلوں کي آفت سے محفوظ رها اور جبکه جلال‌الدین نے
چاره ندیکها تو کاکروں سے رفاقت پیدا کي اور لوٹ کهسوٹ کے
ایک فوج اکهٹي کي اور آخر کار ناصرالدین قباچه والي سنده پر حمله
یهاں تک که اُسنے ملتان میں پناه اپني ڈهونڈهی اُسکے بعد جلال‌الدین
کسي سے واسطه علاقه نرکها اوراٹک کے آس پاس کے ملکوں کو لوٹتا کهس
رها اور سنده کو فتح کیا مگر یهه بهت چرکا که سنه ۱۲۲۳ ع مطابق
۶۲۰ هجري میں ایران‌کي امید پر کرمان کو چلا گیا اگر وه وهاں
سند پر قابض ومتصرف رهتا *

جبکه مغلوں کي فوج ایران میں سے چلي گئي تو اُسنے اُس
میں پانوں اپنے جمائے اور جب مغلوں نے پهر حمله کیا تو بهت
سے پیش آیا اور هندوستان سے جانے پر دس برس گذرے تهے که
اور فرات کے میان دوآب میں مارا گیا ‡ *

---

‡ دي گگنیز صاحب کي تاریخ جلد ۳ صفحه ۵۹و۶۰ اور دي هزبي
کي تاریخ اور تاریخ فرشته جلد ۲ صفحه ۴۱۵ *

‡ دي هربي لاٹ‌صاحب کي تاریخ میں جلال‌الدین‌کي سلطنت کا باب
ملاحظه کے قابل هے *

چنگیز خان مغل جو مغلوں میں چھوٹا سردار تھا اور ایسا قوي هوگیا که اُس نے تاتاریوں کے تینوں گروهوں کو دبا کر اپنے لوگوں کو اُن گروهوں کے اضافه سے بڑھا کر بہت بھاري بڑي فوج اکٹھي کي اور ایک لخت اهل اسلام کي سلطنتوں پر ایک ایسي فوج لیکر ٹوٹ پڑا که اُس سے زیاده کبھي پہلے جمع نهوئي تھي اور نه آجتک جمع هوئے *

مغلوں کي یورش ایک نہایت بڑي بلا تھي جو طوفان کے بعد انسانوں پر نازل هوئي اسلیئے که وه لوگ کسي دین و مذهب کے پابند نتھے که اُسکے سکھلانے بتانے میں سعي و کوشش کرتے اور نه کوئي فن و هنر جانتے تھے که وه اُسکي ترقي چاهتے علاوه اُسکے تبدیل مذهب اور اداے جزیه پر بھي راضي نتھے جو اڑے وقت میں جان بچانے کے چارے هوتے هیں بلکه تمام مقصود اُنکا یهه تھا که آدمي قتل کیئے جاویں اور ملک چراغ پڑا رهے چنانچه ملک کي تباهي کے سوا کوئي نشان اُنکي فتوحات کا نتھا غرض که پہلي پہل یهه بڑي بلا والي خوارزم پر نازل هوئي جسنے چنگیز خاں کے ایلچیوں کو قتل کرکے آپ اُسکو بلایا تھا چنانچه سزا بھي یهه پایا که اُسکي فوجوں نے جگهه جگهه شکست کھائي اور بہت سے شہر تباه هوئے اور بہت سي رعایا جان سے ماري گئي اور باقي رهے سهے بھي غلام بنائے گئے اور خود اُسکا یهه حال هوا که بحر کاسپین کے ایک جزیرے کے ایسے مقام میں افسرده پژمرده مرا که وهاں رسائي دشوار تھي اور جلال الدین اُسکا بیٹا جو جانشین اُسکا هوا اپني سلطنت کي مشرقي جانب میں بھاگنے پر مجبور هوا *

پس شاهزاده نے بڑي بہادري سے ملک اپنا بمقدور اپنے بچاے رکھا چنانچه ایک فتح اُسنے قندهار کے پاس پروس میں حاصل کي اور کئي فتحیں اُسکی مشرقي جانب میں اُسکو هاتهه آئي مگر ان فتوحات کا کچھ عمده نتیجه نهوا کیونکه آخر لڑائي سنه ۱۲۲۱ع مطابق سنه ۶۱۸ هجري میں دریاے اٹک پر واقع هوئي جهاں اُسنے بڑي دلاوري دکھائي

خرید کرے غرض که التمش مختلف عهدوں پر معزز و ممتاز رها اور جب که اُسنے آرام شاه سے بغاوت کي تو وه بهار کے صوبه میں حاکم تها اور ساري وجهه اُسکي یهه هوئي که آرام شاه کے تهوڑے درباریوں نے اُسکو طلب کیا تها مگر بهت سے ترکي سردار اُسکے مخالف تهے چنانچه بے لڑے بهڑے تخت پر قابض نهوسکا *

بعد اُسکے تاج الدین یلدوز نے آپ کو بڑا سمجهکر سلطاني کا خطاب و تمغا بالطلب شمس الدین کے پاس روانه کیا مگر جبکه بعد اُسکے شاه خوارزم نے تاج الدین کو غزني سے خارج کیا تو اُسنے هندوستان پر خود تسلط کرنا چاها اور تهانیسر تک چلا آیا اور التمش کے درباز میں ایک فریق اپنا پیدا کیا مگر سنه ۱۲۱۵ ع مطابق ۶۱۲ هجري میں شکست کها کر گرفتار هوا اور باقي روز اپنے قید میں گذارے *

بعد اُسکے سنه ۱۲۱۷ ع مطابق سنه ۶۱۴ هجري سلطان التمش نے اپني بي بي کے سگے پهوپها ناصرالدین قباچه پر چڑهائي کي جو بلاد سنده میں خود مختار هوگیا تها اور کمال دلاوري اور نهایت بهادري سے کام نکالا مگر اُسکے دبانے اور اُسپر اپني حکومت قایم کرنے میں کامیاب † نهوا

جب که شاه خوارزم نے تاج الدین کو غزني سے خارج کیا تو یهه گمان غالب تها که وه هندوستان پر بهي چڑهائي کریگا چنانچه ناصرالدین اُسکي اُن فوجوں سے بمقابله پیش آیا جو اٹک کے قریب قریب آ پهونچي تهیں *

چنگیز خاں مغل کي فتوحات کا بیان

شاه خوارزم کي چڑهائي هندوستان پر ایک ایسي واردات کے باعث سے ملتوي رهي جسکے هونے سے تمام ایشیا کا رنگ روپ بگڑ گیا

† فرشته والے نے تاریخ هندوستان کي جلد ۲ صفحه ۴۱۳ میں التمش کي صرف ایک مهم بیان کي مگر اپني تاریخ عالم کي جلد ۱ صفحه ۲۰۸ میں اُسکي تین مهمیں قرار دي هیں اور دوسري مهم میں خلجیوں کا حال ایسي پریشاني سے بیان کیا که کل بیان مشکوک و مشتبهه هو گیا

لیتا سمجھتا تھا مگر تاج الدین یلدوز رشتہ ناتے کي پروا نکرتا تھا اور اپني بلند نظري اور والا همتي کي ضرورت سے هندوستان کو غزني کا صوبہ اپنکے سمجھتا تھا چنانچہ استحقاق و دعوي کي مضبوطي کیواسطے هندوستان کیطرف روانہ هوا اور ترت بہت لاهور پر قبضہ کیا مگر انجام اسکا یہہ هوا کہ سنہ ۱۲۰۵ ع مطابق سنہ ۶۰۳ هجري میں قطب الدین نے اسکو تاراج کیا اور یہاں تک اسکا پیچھا لیا کہ خود غزني کو بھي اسکے دخل تصرف سے باهر نکالا بعد اسکے تھوڑي مدت گذري تھي کہ تاج الدین نے ... قبضہ کیا چنانچہ قطب الدین وهاں سے چلا آیا اور باقي عمر اسنے ... قلمرو میں عیش و آرام سے گذاري اور اپنے عدل و انصاف اور نیکے ... اپني خوش معاملگي کي شہرت چھوڑگیا یعني سنہ ۱۲۱۰ ع مطابق سنہ ۶۰۷ هجري میں مرگیا اگرچہ وہ چار برس تک تخت نشیں رها مگر ... اور انصرام اسکا اکیس برس سے مشہور تھا جنمیں وہ شہاب الدین کیطرف سے هندوستان کا حاکم رها تھا *

ارام شاہ کي سلطنت کا بیان

جب کہ قطب الدین نے وفات پائي تو آرام شاہ اسکا بیتا تخت نشین ... بحکم رانیمیں لیاقت اسکي ظاهر نہوئي چنانچہ انجام اسکا یہہ هوا ... روز کے اندر اندر شمس الدین اسکے بہنوئي نے اسکو تخت سے ...

شمس الدین التمش کي سلطنت کا بیان

جب کہ شمس الدین التمش سنہ ۱۲۱۱ ع مطابق سنہ ۶۰۷ هجري ... تخت نشین هوا تو اسکي نسبت لوگ آپسمیں یہہ کہنے لگے کہ وہ ... میں بڑا عالي خاندان تھا مگر اسکے بھائیوں نے برادران یوسف ... اسکو رشک و حسد کے مارے فروخت کیا تھا اور جب کہ شہاب الدین نے بڑي بھاري قیمت پر اسکو نہ لیا تو قطب الدین ... عنایت یہہ اجازت فرمائي کہ وہ پچاس هزار درم نقرئي دیکر

دیا گیا اور ایک سرحد کي بابت خوارزم والوں سے مقابله کیا اور ایسي شجاعت سے لڑا بھڑا که آسکے ظاهر هونے سے بهت بڑا نام پیدا کیا مگر اتفاقاً وه أسي معرکه میں گرفتار هوگیا بعد آسکے جب غوریوں نے قید سے چھوڑایا تو اور بهي زیاده بادشاه نے عنایت فرمائي اور آسکي پچهلي کار گذاري سے بادشاه اتنا راضي هوا که جب اجمیر کے راجه نے شکست کھائي تو تمام اپني فتوحات کو آسیکے قبضه میں چھوڑا *

جیسا که همنے بیان کیا ویسي هي حقیقت میں قطب الدین کي لیاقت و هوشیاري کي بدولت شهاب الدین کي پچهلي کامیابیوں کو ترقي حاصل هوئي یهاں تک که رفته رفته هندوستان کے تمام کاموں کا انتظام أسیکي راے و تجویز پر موقوف و منحصر رکھا گیا *

ذاتي شجاعت اور اصل دلوري کي بدولت جو ترکوں کي اصل سرشت میں رکھي گئي تھي ان نئے سرداروں نے بادشاهوں کے تمام امیروں کي نسبت ایسي قدر و منزلت حاصل کي که بادشاهوں کے خاص پیاروں کو بهت کم نصیب هوتي هے اور قطب الدین اپني نیک خوئي و فراخ دستي کے باعث سے لوگوں کے نزدیک ایسا عزیز و معزز هوگیا که کسي نے رشک اور حسد نکیا اور کوئي بدخواه أسکا نهوا *

بڑے بڑے لوگوں کي أنس و محبت کے علاوه ایسے ایسے لوگوں سے رشته ناتا پیداکیا جو أسکا هي سا رنگ ڈهنگ اپنا رکھتے تھے اور اس ناتے سے بهت بڑي تقویت پیدا کي چنانچه آس نے تاج الدین یلدوز کي بیٹي سے شادي کي اور اپني همشیره کو ناصرالدین قباچه کے نکاح میں دیا اور بعد آسکے شمس الدین التمش کو که وه بھي ایک غلام تھا اور روز سرفراز هوتا چلا جاتا تھا یهاں تک که ترقي روز افزوں کا نشان دیتا تھا چنانچه بعد آسیکے وهي جانشین أسکا هوا اپني بیٹي دي *

یه ناصرالدین ابتدائی حال سے قطب الدین کو بڑا بزرگ اپنا سمجھتا تھا اور أسیکي طرف سے سنده پر حاکم تھا اور محمود غوري کو آقاے نامدار

چهٹا حصه

سنه ۱۲۰۶ ع سے لغایت سنه ۱۵۲۶ ع خاندان تیمور کے آغاز تخت نشیني تک دلي کے بادشاهوں کا بیان

پهلا باب

غلام بادشاهوں کے بیان میں

قطب الدین ایبک کے تخت پر بیٹھنے اور غوریوں کے هندوستان سے بے تعلق هونے کا بیان

شهاب الدین کے مرنے کے بعد ایک سلطنت بجاے خود هندوستان میں قایم هوئي چنانچه جو فساد اُسکي سلطنت کي تباهي سے برپا هوے تهے وه سب دبدبا گئے یهاں تک که هندوستان کي سلطنت کو آنروے ... کے ملکوں سے کچهه واسطه و علاقه باقي نرها *

اس نئي سلطنت کے باني یعني قطب الدین ایبک کے حالات سے ... غلاموں کي تاریخ کا ایک نمونه هاتهه آیا هی جو بلاد ایشیا میں ... حشمت کو پهونچے اور ایک دراز عرصه تک هندوستان میں برابر ... رهے *

قطب الدین ایبک کي اصل و حقیقت یهه هی که جب وه نیشاپور میں لایا گیا تها تو عمر اُسکي چهوٹي تهي چنانچه ایک امیر نے اُسکو خرید کر ... فارسي پڑهوائي اور جب وه امیر مرگیا تو وه ایک ایسے سوداگر کے هاتهه آیا که اُس نے اُسکو شهاب الدین کي نذر کیا چنانچه قطب الدین ... جلد مورد عنایات خسروانه هوا یهاں تک که سواروں کا افسر قرار

تک غزني سے نکالے رکھا مگر محمود غوري نے يلدوز کي حکومت ميں رخنه اندازي نچاهي اور جب که تخت نشيني سے پانچ چهه† برس کے اندر اندر محمود نے وفات پائي تو اُسکے تمام ملکوں ميں جو اٹک کے مغربي جانب واقع تهے ملکي لڑائياں هونے لگيں يهاں تک که خوارزم کے بادشاهوں نے اُن ملکوں کو فتح بهي کيا مگر لوگ امن چين سے نه بيٹهے *

سنه ۱۲۱۵ ع ميں شاهان خوارزم نے غزني کو فتح کيا اور فيروز کو اُس سے پهلے دبايا اور اکثر لوگوں کے بيان سے يهه معلوم هوتا هي که محمود غوري ايسي موقع ‡ پر مارا گيا *

---

† يعني سنه ۱۲۰۸ ع مطابق سنه ۶۰۵ هجري ميں بقول ڈي گگنيز صاحب کے اور سنه ۱۲۱۰ ع مطابق سنه ۶۰۷ هجري ميں بقول ڈارن صاحب کے اور سنه ۱۲۱۲ ع مطابق سنه ۶۰۹ هجري ميں بقول ڈي هربي لٹ صاحب کے محمود غوري نے وفات پائي

‡ محمود غوري کي حکومت اور اُسکے بعد کے انقلابات کے ليئے ڈي گگنيز صاحب کي تاريخ خوارزم اور ڈي هربي لٹ صاحب کے مضمون محمود خاندان غور کي تاريخ کو جو پروفيسر ڈارن صاحب کي تاريخ افغانستان کي شرح درج هي ملاحظه کرنا چاهيئے معلوم هوتا هي که غوري لوگ اس چند روز کي تباهي کے بعد پهر بهي سرسبز و شاداب هوئے اسليئے که چودهويں صدي کے آغاز ميں يعني چنگيز خاں کے مرنے سے کچهه کم سو برس پيچهے محمد سام غوري نے چنگيز کے کسي جانشين کا مقابله کيا اور هرات کو اُسکے هاتهوں سے بچايا (ڈي گگنيز صاحب کي تاريخ جلد ۳ صفحه ۵۱۵ وغيره) بعد اُسکے خود تيمور نے اپني تزک ميں يهه بيانکيا که غياث الدين بن اياز الدين يا معزالدين خراسان اور غرجستان اور غور کا حاکم تها اور اکثر مقاموں ميں اُسکو اور اُسکے باپ کو غوري کے لقب سے بيانکيا (تزک تيموري صفحه ۱۲۵) پرايس صاحب نے اپني تاريخ کي جلد دوسري ميں خاندان کے بادشاهوں کا بيان کيا هي اور اُسکے خاندان کا نام کرت لکها هي اور مذکورۂ بالا ميں جو نام اس خاندان کے بادشاهوں کے مذکور هوئے وه شاهان کرت کي فهرست ميں پائے جاتے هيں جسکو پروفيسر ڈارن صاحب نے تاريخ افغانان کي شرح کے صفحه ۹۲ ميں جانبي مورخ سے ليکر لکها هي جسکا يهه قول هي که وه بلاشبه سورالغوري کے خاندان سے هوئے

تها اور هندوستان کا بہت سا حصہ اُسکے سرداروں کے تحت حکومت تھا
اور کچھہ تھوڑا حصہ باج گذار راجاؤں کے قبض و تصرف میں تھا اور یہہ
صرف اُسکے لوگوں کي سہل انکاري اور تغافل شعاري تهي که جنگلوں اور
بعض بعض پہاڑوں پر قبضہ نکیا تھا *

محمود غوري اور تمام غوریوں کي سلطنت کي بربادي

اگرچہ سنہ ۱۲۰۶ ع مطابق سنہ ۶۰۲ هجري میں محمود اپنے
چچا شہاب الدین کي قلمرو میں بنام سلطان مشہور کیا گیا تھا اور سلطنت
کے تمام افسروں نے فرمان روائي اُسکي برابر تسلیم کي تهي مگر ایک
بات ایسا اتفاق پڑا که سلطنت اُسکي کئي سلطنتوں پر منقسم هوگئي
اُسکي قلمرو میں داخل و شامل نرهي *

اس لیئے که شہاب الدین اولاد پسري نرکھتا تھا تو ترکي غلاموں کے
پوسنے اور سکھانے بتانے کا شوق ذوق اُسکو نہایت تھا چنانچہ اکثر
اُنکي تعلیم یافتہ اُسکے بڑے بڑے پایوں اور بڑي بڑي شہرتوں کو پہنچے
جملہ اُنکے تین غلام اُسکے عین اُسکي وفات کے وقت بڑي بڑي وسیع
ملکتوں پر قابض تھے یعني قطب الدین ایبک هندوستان میں اور
تاج الدین یلدوز غزني میں اور ناصر الدین قباچہ سند اور ملتان میں حاکم
اور جب که اُنکے آقا نے وفات پائي تو یہہ تینوں غلام قابو پاکر آپ خود
مختار هوگئے اور پس لیئے که بامیان کے ریاست پر سلطان محمود کے
اور اقارب قابض و متصرف تھے تو صرف غور اور هرات اور سیستان اور
خراسان کي حکومت محمود کے قبضہ میں باقي رهي اور فیروز کوہ
دار السلطنت اُسکي تهي *

جب که محمود تخت نشین هوا تو اُس نے بادشاهت کا خطاب
قطب الدین ایبک کو عنایت کیا اور اُسکو ماتحت اپنا سمجھتا
هوتا هي که اگرچہ شاہ بامیان کے دو بیٹوں نے غزني کي حکومت پر
خاندان کے استحقاق کا دعوي کیا اور تاج الدین یلدوز کو تھوڑے دنوں

واضح هو که چودهوین مارچ سنه ۱۲۰۶ ع مطابق دوسري شعبان سنه ۶۰۲ هجري کو یهه حادثه واقع هوا اور بادشاه کا جنازه بڑي شان و شوکت اور بڑے جاه و جلال سے اوٹهاکر روتے پیٹتے غزني کو چلے اور بڑے بڑے امیر اور تمام وزیر اُسکے ساتهه تهے یهان تک که جب تابوت اُسکا غزني کے لگ بهگ پهونچا تو تاج الدین یلدوز حاکم غزني نے استقبال اُسکا کیا اور زر بقدر اُوقات کر پهینکا اور بال اپنے بکهیرے اور بکهرے بالوں میں خاک ڈالي غرض که اپنے آقاے نامدار کا طرح طرح سے رنج و الم کیا *

شهاب الدین بڑا خزانه چهوڑ گیا اور محمود اُسکا بهتیجا بعد اُسکے تخت نشین هوا *

جو فتوحات که بلاد هندوستان میں شهاب الدین کو نصیب هوئیں وه سلطان محمود کي فتوحات سے بهت زیاده تهیں اگر زمانه موافق هوتا تو فتوحات اُسکي بلاد ایران میں بهي محمود کي فتوحات سے زیاده هوتیں اگرچه بجاے خود شهاب الدین بڑا بهادر سپاهي تها مگر اُسمیں اور محمود میں فرق اِتنا ضرور تها که محمود کي سي لیاقت و هوشیاري اُسمیں نه تهي کیونکه محمود جیسا بهادر اور فیروزمند تها ویسا هي تلاش و تجسس بهي کرنےوالا تها اور جسقدر کم التفات اُسکا فوج کشي اور فتوحات پر کم تها ویسا هي فضل و هنر کي ترقي پر بهي مائل تها اور یهي باعث هے که آجتک محمود کا نام ایشیا میں مشهور و معروف هے اور شهاب الدین کو صرف وهان تک واقف هیں جهان تک اُسکي فرمان روائي تهي کوئي نام سے بهي واقف نهیں *

جس زمانه میں شهاب الدین نے وفات پائي تو اُسوقت مالوه بلکه بعض اَور بانس کے ضلعوں کے علاوه تمام خاص هندوستان اُسکے قبضه و تصرف میں تها اور سنده اور بنگال یا مطیع هوچکے تهے یا اُجلد مطیع هونے والے تهے باقي گجرات میں بجز اُسقدر قبضه و تصرف جسقدر که اُسکے دارالامارت کے قبضه سے معلوم هوتا هے پورا پورا قبضه

دیکها سنا کر ملتان پر قابض هوگیا علاوه اسکے کاکر لوگ بهي اپنے پهاڑوں
سے باهر نکل پڑے جو پنجاب کے شمال میں واقع هیں اور لاهور پر
قبضه کرکے تمام صوبه کو لوٹ کهسوٹ برابر کیا مگر قطب الدین ایبک
هندوستان میں وفادار رها اور علاوه اسکے شهر هرات اور باقي مغربي ملکوں
کے حاکم بهي جهاں بادشاه کے تین بهتیجے فرمان روا تهے کسیطرح
باغي نهوئے بعد اسکے شهاب الدین نے لوگ اپنے جمع کیئے یهانتک که
ملتان پر تسلط کیا اور غزني والوں نے بهي اطاعت اختیار کي اور تاج الدین
یلدوز کا قصور معاف هوا بعد اسکے قطب الدین کے اتفاق سے شهاب الدین نے
پنجاب پر حمله کیا اور کاکروں کو مسلمان هونے کي ترغیب دي چنانچه
وه لوگ آساني سے مسلمان هوگئے اس لیئے که وه کبهي دین و مذهب
کے پابند نتهے فرشته والا بیان کرتا هی که غزني کے مشرقي پهاڑونکے کافر بهي
اسي زمانه میں مسلمان هوئے تهے † *

شهاب الدین کي وفات کا بیان

جب که لوگ امن چین سے بیٹهے تو شهاب الدین اپنے مغربي صوبوں
کو واپس گیا جهاں اُس نے خوارزم سے دوباره لڑنے کے لیئے ایک بڑي
فوج کے فراهم هونے کا حکم دیا تها مگر اتفاق ایسا هوا که وه صرف اٹک
تک پهونچا تها اور پاني کے کنارے ٹهنڈي هوا سے تر و تازگي حاصل کرنے
کے لیئے ڈیرا کهڑا کیا تها که تهوڑے سے کاکروں نے اُسکو فوج سے الگ
دیکهکر اپنے بهائي برادروں کا انتقام لینا چاها جو جال کي لڑائي میں
مارے گئے تهے چنانچه جب آدهي رات آئي اور لوگ سنسان هوگئے تو وه
دریا کے اُس پار سے پیر کر آئي اور دبے دبے وهاں تک پهونچے جهاں بادشاه
کا خیمه کهڑا تها یهاں تک که یک لخت اُس ڈیره میں گهس پڑے اور
اُسکا کام تمام کیا *

---

† ممکن هے که اون ولایتوں کے لوگ جهاں طوري اور چاچي گروه بستے تهے اور
جو وسطي میں ممکن تتهے اونکے مسلمان نهوئے هونگے *

شہاب الدین کے بادشاہ ہونے اور خوارزم پر چڑھائی کرنے اور ناکام آنیکا بیان

جب کہ شہاب الدین اپنی سلطنت کے خانگی و درونی کاموں سے فارغ ہوا تو ایک بڑی فوج اُس نے اکٹھی کی اور خوارزم کے ارادہ پر روانہ ہوا چنانچہ اُسنے بڑی فتح حاصل کی اور اُسکو † دبا لیا یعنی شاہ خوارزم اپنے دارالسلطنت میں محصور ہوا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ اُسنے خطا کے تاتاریوں سے مدد چاہی چنانچہ سنہ ۱۲۰۳ ع مطابق سنہ * ہجری میں تاتاریوں کی امداد و اعانت سے لڑائی کی ایسی صورت ہوئی کہ شہاب الدین نے اسباب اپنی فوج کا جلایا اور ملول و مغموم اپنے ملک کو واپس پھرا مگر راہ میں شاہ خوارزم نے ایسا سخت اُسکو دبایا کہ کئی بار اُسکو لڑنا پڑا اور ایسی شکست فاحش کھائی کہ اندخو تک جو بلخ اور ہرات کے بیچ میں واقع ہی بہت دشواری سے پہونچا اور چندے یہاں رہا بعد اُسکے والی خوارزم کی اِس شرط پر اطاعت اختیار کی کہ ایک رقم ادا کرنیکے بعد اپنے ملک کو بے کھٹکے چلا جاوے *

ہندوستان کے فسادوں کا بیان

جب کہ شہاب الدین کی فوج تباہ ہوئی اور اُسکے مرنے کی ادھر اُدھر افواہ اوڑی تو اُسکی سلطنت کے بڑے حصہ میں شور و فساد برپا ہوا یہاں تک کہ خاص غزنی کے لوگوں نے باوصف اس بات کے کہ تاج الدین یلدوز حاکم غزنی شہاب الدین کا ایک معزز غلام تھا شہر کے دروازے بند کئے اور شہاب الدین کو گھسنے ندیا اور ایک سردار اُسکا لڑائی کے میدان سے دائیں بائیں ہوکر ملتان کو چلا گیا اور ایک جعلی فرمان لوگوں

---

* اُسکے قول کی تھی هجری اللہ حا حبہ اور تھی گگنیز صاحب نے کی یعنی پہلا دونوں فارسیہ کے بڑے مورخوں کے قول کا حوالہ دیتے ہیں اور مغرب کے معاملوں میں والیے کی نسبت قول اُنکا زیادہ معتبر ہی

† دیکھو گگنیز صاحب کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶۵

اودهه اور بهار اور بنگاله کے صوبوں کا فتح هونا

جو مشکلیں که دریاے گنگ کے اوترنے میں پیش اتي تهیں وہ بہت
دنوں سے رفع هوگئي تهیں اسي زمانه میں محمد بختیار خلجي بهي
قطب الدین کي خدمت میں حاضر هوا † جو بہار کے شمالي حصه اور
اوده کے کچهه حصه کو فتح کرچکا تها اور جب که وہ واپس هوکر
اپني فوج میں پهونچا تو بهار کے باقي حصه اور تمام بنگاله کو فتح کیا
جب بنگاله کي دارالسلطنت لکهنوتي کو فتح کیا تو تمام بنگاله ‡ بر
میں هوگیا *

جب که یهه واقعات واقع هو رهے تهے تو شهاب الدین اُس زمانه میں
خوارزم کے بادشاہ سے لڑ جهگڑ رها تها جو بلاد ایرانمیں سلجوقونکي حکومت
ملک میں ملاکر قابض و متصرف هوگیا تها اور ایشیا کے بیچا بیچ
کي جگهه قایم هوکر فضل و فوقیت کے بڑهانے چڑهانے میں غوریوں
حریف بن بیٹها تها شهاب الدین طوس اور سیراخ میں تها که ناگاہ اُسکو
الدین اُس کے بهائي کي سناوني پهونچي چنانچه تخت نشیني کے
غزني کو واپس آیا اور سنه ١٢٠٢ ع مطابق سنه ٥٩٩ هجري میں
نشین هوا *

معلوم هوتا هي که خود غیاث الدین بهي تهوڑے دنوں مرنے سے پہلے
کے کام کاج میں هاتهه پانوں هلانے لگا تها اس لیئے که پچهلي
کے سواے خراسان کي ساري چڑهائیوں میں وہ آپ بهي موجود
*

تاریخ فرشته جلد ١ صفحه ١٩٨

دیباچه تاریخ گجرات تصنیف برڈ صاحب صفحه ٨٥

کپتی گننیز صاحب کي تاریخ جلد ٢ صفحه ٢٦٥ اور تاریخ فرشته جلد ١
١٨ اور ڈي هربي لاٹ صاحب کا مضمون دوبارہ غیاث الدین کے ملاحظه
چاهیئے مگر یهه بیان اُسکا فرشته کے بیان سے مخالف هے اسلیئے که اُسنے
تها نه غیاث الدین اپنے پچهلے وقتوں میں ناکام بادشاہ تها چنانچه تائید

محاصرہ کا انتظام اپنے سرداروں کے حوالہ کرکے غزني کو چلاگیا اور کوئي کار نمایاں اُس سے ظہور میں نہ آیا *

گوالیار کا قلعہ بہت دنوں تک فتح نہوا اور بہت دنوں تک لڑے لیا اور جب کہ وہ فتح ہوا تو قطب‌الدین کو جو اب تک هندوستان میں حاکم تھا اجمیر کو پھر جانا پڑا اسلیئے کہ جس راجا کو مسلمانوں نے گدي پر بیٹھایا تھا اُسکے مخالفوں نے دوبارہ اُسکو ستایا اور قطب‌الدین کي امداد و اعانت کا محتاج کیا غرض کے اب قطب‌الدین کو گجرات ناگور کے راجاؤں اوز میروں کي پھاڑي قوم کا بڑا مقابلہ کرنا پڑا جو اجمیر کے گرد نواح میں بستي تھي اور تمام ان راجاؤں کي مدد و معاون تھي مگر اُس مقابلہ میں قطب‌الدین مغلوب ہوا یہاں تک کہ زخم اوٹھا کر بکمال‌دقت دشواري سے اجمیر کو چلدیا چنانچہ اجمیر میں پہونچکر شہر کے دروازے بند کیئے اور جان بچاے پڑا رہا مگر جب غزني سے مدد آئي تو دشمنوں کا محاصرہ اوتھایا گیا اور جب وہ چلنے پھرنے لگا اُس نے دشمنوں سے خوب انتقام لیا جو دو دن کے لیئے غالب ہوگئے اور پالي اور نادول اور سروهي کي راہ سے گجرات پر چڑھائي کي چنانچہ سروهي کے ضلع میں گجرات کے راجہ کے دوبڑے جاگیرداروں کو کوہ آبو پر فروکش پایااور اُنکي بہت سي جمعیت دیکھہ بھالکر اپنے عقب میں چھوڑنا اُنکا مناسب نسمجھا چنانچہ وہ پہاڑوں میں گھسا اور اُنکے ٹھکانوں تک پہنچا شکست اُنکو دي یہاں تک کہ جب اُنکي فوجوں کو پریشان کرچکا انہلواڑہ کي طرف روانہ ہوا . اور اُس دارالامارت کو فتح کرکے لوگ متعین کیئے اور بعد اُسکے گجرات کو خاک سیاہ کیا اور دلي کو صحیح سلامت واپس آیا دوسرے برس بندیل کھنڈ پر ہاتھہ پھیرا چنانچہ کالنجر اور کالپي کو فتح کیا اور یہہ بھي معلوم ہوتا ھی کہ روهیلکھنڈ کے شمال میں بدایوں پر چڑھائي کي *

قنوج کي فتح کا بیان

دوسرے برس شہاب الدین پھر واپس آیا اور ایک بڑي لڑائي لڑا جو سنہ ۱۱۹۴ ع مطابق سنہ ۵۹۱ هجري میں اٹاوہ کے شمالي جانب جمنا کے کنارے واقع هوئي تھي چنانچہ جےچندر راٹھور راجہ قنوج کو شکست فاحش هوي اور قنوج اور اضلاع بنارس پر قبض و تصرف کیا اور یہہ فتح ایسي پوري هوئي کہ هندوستان کي بہت بڑي سلطنت تباہ هوئي اور مسلمانوں کي حکومت صوبہ بہار تک پھیل گئي اور بنگالہ کا رستہ کھل گیا اگرچہ یہہ لڑائي بڑے فخر و عزت اور نہایت شان و شوکت سے تھي چنانچہ اُسمیں بہت سے خزانے اور شہر هاتھہ آئے اور بہت سے مندروں کي گرهنیں توڑي گئیں مگر کوئي بات اُسمیں ایسي عجیب غریب نہیں جو بیان کے قابل هووے اِسي لیئے همکو اس بات کے بیان کي فرصت ملي کہ ایک پورا هاتھي پکڑا گیا اور راجا کي لاش مصنوعي دانتوں سے پہچانے گئي جس سے یہہ امر واضح هوتا هی کہ اُس زمانہ کے لوگ اصلي دانت گرجانے کے بعد بني هوئي دانتوں سے کارروائي کرتے تھے ان فتوحات کے پیچھے یہہ واردات واقع هوئي کہ راٹھوروں نے قنوج کو چھوڑ کر مارواڑ میں ریاست کي طرح ڈالي جو اب انگریزوں کے رفیق گنے جاتے هیں *

شہاب الدین غزني کو واپس گیا اور قطب الدین ایبک کو ایک چھوٹي لڑائي کے مقابلہ میں اجمیر کے نئے راجا کي اعانت کرني پڑي چنانچہ اُس نے راجا کو بچایا اور بعد اُسکے گجرات کو لوٹ کھسوٹ کر برابر کیا *

بعد اُسکے دوسرے برس سنہ ۱۱۹۵ ع مطابق سنہ ۵۹۲ هجري شہاب الدین هندوستان کو آیا اور بیانہ کو فتح کیا جو آگرہ کي غربي طرف واقع هی اور بعد بیل گھنڈ میں گوالیار کے مستحکم قلعہ کا محاصرہ کیا مگر غالب یہہ هی کہ خراسان میں کوئي ضرورت پیش آئي جو

بھتنار چلاگیا یہاں تک کہ هندوؤں کی فوج کی صف آرائی میں بے انتظامی
ہوئی اور شہاب الدین نے کمال احتیاط سے اپنے انتظام کو قایم رکھا
غرض کہ جب اُسنے مخالفوں کی بے انتظامی دیکھی تو بارہ ہزار
آزمودہ کار سواروں سے جنکے زرہ بکتر فولاد کے تھے دھاوا کیا اور هندوؤں کی
بڑی فوج کو ھلا چلا دیا یہاں تک کہ وہ بڑی فوج اپنے ھل چل کے ساتھ
ایک بڑی عمارت کی طرح یک لخت گرپڑی اور اپنے زوروں میں آپ
غارت † ہوگئی *

دلی کا نایب السلطنت اور بہت سے بڑے بڑے سردار کام آئی اور خو[د]
راے پتھورا مسلمانوں کے تعاقب سے گرفتار ہوا اور بری طرح سے مارا گیا

دلی اور اجمیر کی فتح کابیان

یہہ شہاب الدین سلطان محمود کی نسبت بہت زیادہ سفاک [تھا]
چنانچہ جب اوسنے اس لڑائی سے تھوڑے دنوں بعد اجمیر کو فتح کیا
اوسکے کئی ہزار باشندوں کو جو اوسکے مقابل ہوئی تھی گردن مارا
باقی باشندوں کے بچے کنچوں کو لونڈی غلام بنانے کے واسطے باقی رکھا
بعد اس قتل شدید کے ملک اجمیر کو راے پتھورا کے کسی رشتہ دار
بعضوں کے بقول اوسکے سگے بیٹے کو اس شرط پر حوالہ کیا کہ وہ بھا[ری]
محصول ادا کیا کرے بعد اوسکے اوسنے قطب الدین ایبک کو جو
غلام اوسکا تھا اور روز بروز معزز اور ممتاز ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ
اُسکے تخت نشین بھی ہوا بطور نیابت هندوستان میں چھوڑا اور
غزنی کو روانہ ہوا اور جب کہ شہاب الدین چلا گیا تو قطب الدین نے
لیاقت و قابلیت سے اُسکی کامیابیوں کو ترقی دی چنانچہ دلی اور کو[ل]
کے اضلاع کو جو گنگا جمنا کے درمیان میں واقع تھے دخل و تصر[ف]
میں لیلیا *

† بریگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ایک صفحہ ۱۷۷

و مصیبتوں کے دن بہول گیا مگر باطن کا یہہ حال تہا کہ بدنامي کي چوٹ اب تک هري بهري تهي چنانچہ اُسني ایک بڑے بوڑہے صلاح کار سے یہہ بات کہي کہ میں کبہي چین سے نہیں سویا اور کبہي † نچنت هوکر نہیں جاگا ✱

شہاب الدین کا هندوستان پر دوبارہ چڑهنا اور پوري فتح پانا

شہاب الدین نے سنہ ۱۱۹۳ ع مطابق سنہ ۵۸۹ هجري میں آخرکار ایک ایسي فوج اکہتي کي کہ اُسمیں ترک اور تاجک اور افغان داخل اور بہت سے سپاهیوں کي خودیں جواهرات سے مرصع تہیں زرہ بکتروں پر سونے چاندي کا کام تہا ✱

راجا پتہورا نے بہت سي فوج سے شہاب الدین کا مقابلہ کیا اور بہت راجہ اُسکي پہلي کامیابي کے بہروسے شریک اُسکے هوئے چنانچہ شہاب الدین کے پاس بڑے غرور اور تکبر سے یہہ پیغام بہیجا کہ وہ آگے آنے سے باز رهے چنانچہ شہاب الدین نے نہایت نرم لفظوں سے جواب لکہا دیا اور یہہ بہانہ پیش کیا کہ اپنے بہائي کي اجازت منگواتاهوں مگر جب کہ هندو اپني جمعیت کے بہروسے اُسکي فوج کے پاس آپڑے تو اندهیري رات میں سوتے لوگوں اُس ندي سے عبور کیا جو اُنکے درمیان میں بہتي تہي اور پہلے اس سے کہ هندوؤں کو اُسکے هلنے جلنے کا شبہہ بهي هووے اُنپر بیطرح توٹ پڑا اگرچہ اس چہاپے سے هندوؤں کے لشکر میں بڑي کہل بلي پڑي مگر وہ اتنا بڑا لشکر تہا کہ اُسقدر فوج کو صف باندهنے اور باقي فوج کے بچانیکي فرصت ملي جو پیچہے صفیں باندہ کر تیار هوگئي یہانتک کہ جب انتظام اُنکا درست هوگیا تو کل اُنکي چار صفیں هوکر غنیم کے مقابل هوئي اور جب شہاب الدین اپنے کام میں ناکام هوا تو اُسنے فوج اپني پیچہے لوٹائي اور لڑتا لڑاتا پیچہے

✱ برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ایک صفحہ ۱۷۳

† یہہ بیان فرشتہ کا هی اور تعداد فوج کي ایک لاکہہ بیس هزار بتائي هے

فوجوں کا مقابلہ مقام تراوري پر ہوا جو تھانیسر اور کرنال کے درمیان میں
واقع ہی اور یہہ وہ میدان ہی کہ ہندوستان کے اکثر معرکے اِسي میدان
میں فیصل ہوئے مسلمانوں کے لڑنے کا یہہ دستور تھا کہ وہ اپنے سواروں کے
گروہوں سے دھاوے پر دھاوا کرتے تھے اور وہ سوار تیر برساتے ہوئے آگے کو
بڑھتے تھے یا پیچھے کو لوٹتے تھے غرض کہ موقع دیکھکر کام کرتے تھے مگر
جب مسلمان ہندوؤں کي قلب صف پر ٹوٹ پڑے تو ہندو برخلاف اُنکے
اُنکے بازوؤنکے توڑنے اور دونوں طرفونسے اُنکے دبانے پر یکلخت مصروف ہوئے
چنانچہ یہہ تدبیر اُنکي اس موقع پر راس آئي یہاں تک کہ جب
شہاب الدین اپني فوج کے پیچھا بیچ لڑائي بھڑائي میں سرگرم تھا تو
اُسکو یہہ امر دریافت ہوا کہ اُسکي فوج کے بازوؤنکي پانوں اوکھڑ گئے چنانچہ
بعد اُسکے وہ آپ اور اُسکے ہمراہي جو ساتھہ اُسکے جمي گمھي رہی تو
چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں آگئے مگر ایسي صورت میں
دشمنوں کا مقابلہ ایسي بہادري سے کیا کہ دشمنوں کے جھرمٹ میں
بڑہ بڑھکر تلواریں ماریں یہانتک کہ راجہ کے بھائي تک ہاتھہ اپنا پہونچا
جو راجا کي طرفسے دلي میں نایب السلطنت تھا اور نیزہ کي اني سے منہ
اُسکا زخمي کیا بعد اُسکے وہ بھي زخمي ہوا اور قریب تھا کہ خون
سے ناتواں ہوکر گھوڑے سے گرے مگر اُسیوقت اُسکے ایک ساتھي
پیچھے سے اوچھلکر بڑا سہارا دیا یہاں تک کہ اُسکو جھگڑے بکھیڑے
نکالکر امن چین کي جگھہ میں لیگیا *

شہاب الدین کي فوج پوري پوري تباہ ہوئي اور چالیس میل تک
مسلمانوں کا تعاقب ہوا بعد اُسکے جب شہاب الدین لاہور میں آ
تو اوسنے ٹوٹي پھوٹي فوج کو جمع کیا اور اٹک پار چلاگیا چنانچہ بڑا
بھائي اپنے بھائي سے فیروز کوہ یا شہر غور میں ملا لوو بعد اُسکے غزني میں
رہنے سہنے لگا اور اپنے عیش اوڑانے کہ ظاہر میں یوں معلوم ہوتا تھا

نہایت کم تھے جنکے خیالوں میں ویسي عمدہ باتیں نہ آتي تھیں جو
اُنکے خیالوں میں سمائي ہوئي تھیں *

راجپوتونکي مختلف قوموں پر منقسم ہونیکا ایک اثر یہہ تھا کہ اگرچہ
احال اُنکا خانہ بدوش لوگوں کا سا نہ تھا مگر جب کہ غنیم کے زور و
ظلم سے اپنے مکانوں کے چھوڑنے پر مجبور ہوتے تھے تو غول کے غول
تتاروں کي مانند اپنے مکانوں کو چھوڑتے تھے اور جہاں کہیں وہ
جاتے تھے وہاں بھي غول کے غول جاکر بستے تھے اور نئي اراضیات کو
بھي مناسبت سے آپسمیں تقسیم کرتے تھے جسطرح پہلے اُنکے قبض و
تصرف میں ہوتي تھیں غرض کہ تبدیل مکان کے سوا کسي طرح کي
تبدیل و تغیر واقع نہوتي تھي *

شہاب‌الدین کے عہد دولت سے تھوڑے عرصہ پہلے تمام هندوستان
میں چار بڑي سلطنتیں تھیں منجملہ اُنکے ایک دلي جو تمیراقوم کے
راجپوتوں کے قبضہ میں تھي دوسري اجمیر جسپر چوهان قابض تھے
تیسري قنوج جو راتھوروں کے تحت حکومت تھي چوتھي گجرات
جسپر بگھیلے متصرف تھے جو قوم چلوکا کے قایم مقام ہوئے تھے مگر تمیرا
سردار کے کوئي بیٹا نتھا چنانچہ اُس نے مرنیکے وقت اپنے نواسے پتھورا
راجہ اجمیر کو گود لیا اور تمیروں اور چوهانوں کو ملاکر ایک کر دیا *

قنوج کا راجا بھي تمیروں کے سردار کا دوسري بیٹي سے نواسا تھا
چنانچہ جب اُس نے یہہ دیکھا کہ اُسکے خالیرے بھائي کو اُسپر ترجیح
دي گئي تو وہ سخت ناراض ہوا اور اس ناراضي کي بدولت جو جھگڑے
بکھیڑے آپس میں قایم ہوئے شہاب‌الدین کے ارادوں کو جو هندوستان پر
تسلط کے ہو رہے تھے اُن سے بڑي اعانت حاصل ہوئي *

شہاب الدین کا شکست پانا هندوؤں سے

سنہ ۱۱۹۱ ع مطابق سنہ ۵۸۷ هجري میں شہاب الدین نے زمانے
پتھورا پر پہلا حملہ کیا جو اجمیر و دلي کا راجہ تھا چنانچہ دونوں

دینیکا وهاں جاري تها اور آن باتونسے عالي نسبي اور بلندهمتي اور دلیري کے خیالات اُن لوگوں میں بهت زور شور سے پیدا هوئے اور اُنکي بهادري کي ترنگوں کو ڈهاڑي بهاٹ اپني کڑکوں سے قایم رکهتے تهے اور فخر و عزت کے قصوں اور عشق و محبت کے جهگڑوں سے بهادري اُنکي بهڑکتي رهتي تهي اور عورتوں کے ساتهه ایسے ادب سے پیش آتي تهي که بلاد مشرق میں کوئي قوم ایسا ادب نکرتي تهي اور اپنے دشمنوں کے ساتهه بهي عزت کا برتاو برتتے تهے اور رسوم اور قاعدوں کے توڑنے کو بڑي بیعزتي سمجهتي تهي اگرچه متوسط زمانه کے بهادروں کے اوصاف اُنمیں موجود تهے مگر اُس زمانه کے یورپ والے بهادروں کے عمده خیالات اور ظاهر کي جاه و شان اُن میں نتهے اور اُن بهادروں کي نسبت جنکا حال سپینسر اور ایرسٹو شاعر نے باندها هی هومر شاعر کي ممدوحوں کیسي طبعیت زیاده رکهتے تهے اگر اُنکي صفات مذکوره بالا پر اُنکي سستي کاهلي کا اضافه کریں جو قدیم سے چلي آتي هی گو وه ایسي نتهي که حال اُسکا تاریخ میں مذکور هو اور نیز آن اثروں کي بهي مراعات کریں جو اُنکے عرصهٔدراز کے جي مرجانے اور همتوں کے پست هوجانے پر مترتب هوئے تو ایک ایسي خصلت پائي جاویگي جو آج کل کے راجپوتوں میں پائي جاتي هی اور وه اپنے بزرگوں سے وه مشابهت رکهتے هیں جو اُنکے بزرگ مهابهارت کے بهادر راجپوتوں سے رکهتے تهے †*

قدیم راجپوتوں کے عمده وصفوں میں وه سادگي پائي جاتي تهي جو اور قوموں سے الگ تهلگ رهنے میں پیدا هوتي هی اور یهي باعث تها که فنون سپه گري اور کار پردازي کي لیاقت میں آن لوگوں سے

---

† راجپوتوں کے حال کي تاریخ نمک حلالي اور سپاهیانه مثالوں سے معمور هی اخیر لڑائي اُن میں جے پور اور جودهه پور کے راجاؤں کي اودے پور کي راني کے ساتهه بیاهي کرنے پر هوئي دیکهو ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان وغیره

اس لیئے کہ فوج اُسکي دریاے اٹک اور دریاے اکسیس کے صوبوں کي
قوموں سے منتخب اور چیدہ اور سلجوق اور شمال کے تاتاري گروہوں
لڑنے جھگڑنیکي عادي اور مشاق تھي اور اسي باعث سے یہہ توقع تھي
اُنکو ایسے لوگوں سے کڑا مقابلہ نکرنا پڑیگا جو طبیعت کے نرم اور قصی
جھگڑے سے بھاگنے والے اور چھوٹي چھوٹي ریاستوں میں بکھرے پھیلے
تھے اور جنکو شہاب الدین سے بلا فائدہ لڑنا پڑا اور اُس لڑائي میں
فتح کي امید نتھي مگر باوصف اُسکے کوئي ریاست ہندوؤں کي
سخت لڑائي کے بدون فتح نہوئي بلکہ بعضي بعضي ریاستیں پوري پوري
فتح نہوئیں یہانتک کہ اج تک وہ قایم ہیں اور مسلمانوں کي سلطنت
بند ہوچکي وہ مقابلہ جو شہاب الدین کو ہندوؤنسے پیش آیا تو سارا سبب
یہہ تھا کہ ہندو لوگوں میں راجپوتوں کي قوم قدیم سے سپاہي تھي
عمر تمام اپني سپہ گري میں بسر کرتے تھے اور تمام ذاتونسے ذات اُنکي
معزز وممتاز تھي اگرچہ اور لوگ رسومات مذہب کے اختلاف سے الگ
گروہ ہوگئے تھے مگر معاملوں میں کھلے ملے رہتے تھے اور معمولي
وں کے سواے کوئي خاص سردار اُنکا نتھا مگر راجپوتوں کي قوم ایسي
کہ وہ مانکے پیٹ سے سپاہي ہي پیدا ہوتے تھے اور ہر گروہ اُنکا موروثي
اپنا رکھتا تھا اور ہر گروہ کا چال چلن اور رنگ ڈھنگ الگ الگ
چند در چند علاقوں کے باعث سے ہر گروہ کا ہر شخص اپنے سردار اور
دوسرے کا پابند ہوتا تھا اور قومي علاقوں سے تعلقات مذکورہ کو
قوت پہونچتي تھي *

اس لیئے کہ راجپوتوں کي مختلف قوموں کے خاص سردار راجہ سے
علق رکھتے تھے جو راجپوت اُن خاص سرداروںسے رکھتے تھے تو راجہ اور
اور سپاہیوں کا ایسا جمگھٹ ہوگیا تھا کہ وفاداري اور رشتہ داري
نوکري اور نام آوریکے خیالوںسے اتفاق کي نہایت عمدہ صورت بندھي
اسکے وہ معقول طریقہ اُس اتفاق کا زیادہ ممدومعاون ہوا جو جاگیر

اسکو پیوند موند کر پائیمال کیا اور جہوهاں سے واپس آیا تو خسرو ملک
سے لڑائی بھڑائی شروع کی چنانچہ خسرو ملک نے ناچار هوکر ککہوں
سے مدد چاهی اور شہاب الدین کے ایک بڑے مستحکم قلعہ پر قبضہ کیا
یہاں تک کہ شہاب الدین ایسے مطلب کے لیئے فن و فریب پر مائل هوا
جو زور و قوت اور فن و شجاعت سے حاصل نہوسکتا تھا چنانچہ اُس نے
یہہ فقرا اوڑایا اور لوگوں سے یہہ دھوم مچوائی کہ ایک ایسی ضرورت پیش
آئی هی کہ سلطانی فوج کو مغرب کیجانب جانا پڑا غرض کہ اُسنے خراسان
کی روانگی کیواسطے فوج اپنی اکٹھی کی اور ملک خسرو سے آشتی
چاهی اور اُسکے بیٹے کو اول سے رها کیا جو اب تک یعنی سنہ ۱۱۸۴
مطابق سنہ ۵۸۰ هجری تک نظر بند چلا آتا تھا اور جب کہ خسرو
ملک نے یہہ آثار اُسکے دیکھے تو اپنی محافظ فوج سے الگ هوکر بیٹے
چھوڑی سواری ملنے کو روانہ هوا اور شہاب الدین نے یہاں یہہ کام کیا
عمدہ عمدہ سوار اپنی فوج کے لیکر ایسی راہ سے چلا کہ وہ لوگوں کی
رفت سے فی الجملہ محفوظ تھی اور کمال چستی و چالاکی سے ملک خسرو
اور اُسکی دارالسلطنت کے بیچ میں آپڑا اور خسرو کے لوگوں کو راتوں
گھیر کر خسرو کو گرفتار کیا اور بعد اُسکے سنہ ۱۱۸۶ ع مطابق سنہ
هجری میں لاهور پر قابض هوا جہاں اُسکو کوئی مقابلہ کرنا نپڑا اور
برس خسرو اور اُسکے خاندانکو غیاث الدین کے پاس روانہ کیا اور اُسنے اُنکو غرجستان
کے قلعہ میں مقید رکھا اور بہت برسوں کے بعد اُس زمانہ میں غوریوں
یا خوارزمیوں کے هاتھوں سے مارے گئے جب کہ خوارزمیوں اور غوریوں
لڑائیاں واقع هوئیں *

شہاب الدین کی لڑائیاں هندوؤں کے ساتھہ

جب کہ غزنی کا خاندان تمام هوچکا تو کوئی مسلمان شہاب الدین
کا مخالف نرها اور پہلے پہل هندو لوگ اُسکے تکو کے بظاهر معلوم

واضح هو که واقعات مذکورہ بالا فتح غزني سے پانچ برس کے انصر اندر
تمام هوئے اور جب که ان دونوں بهائیوں کي سلطنت قوي هوگئي تو بیگانه
ملکوں کي فتوحات پر بڑے زور و شور سے متوجهه هوئے چنانچه سلجوقوں
کو تباہ و پریشان دیکهکر خراسان کے مشرقي حصه کو فتح کیا اور اِس
کام میں اور نیز غزني کے دوبارہ حاصل کرنے میں خود غیاث الدین
مصروف هوا اور اُس وقت سے کبهي فیروز کوہ اور کبهي هرات اور کبهي
غزني میں رهنے سهنے لگا اور خاص هرات میں ایسي بڑي مسجد بنوائي
که اُسکي شان و شوکت کي تعریف اُس زمانه میں اور بعد اُسکے پچهلے
زمانوں میں ویسے هي بدستور قدیم قایم رهي *

مسلمانوں کي سلطنت کي بنیاد هندوستان میں

واضح هو که یهه شهاب الدین ایک مدت سے هندوستان پر اوٹ پوٹ
رها تها چنانچه اُس بڑي سلطنت کا باني اُسیکو سمجهنا چاهیئے جو
هندوستان میں انگریزوں کے عهد تک قایم رهي *
سنه ۱۱۷۶ ع مطابق سنه ٥٧٢ هجري میں مقام اچ کو فتح کیا
یه ایسي جگهه واقع هے جهاں پنجاب کے دریا اٹک سے جاکر ملتے هیں
دو برس بعد جب گجرات پر چڑهائي کي اور وهاں سے شکست فاحش
پائي ایسي مصیبتیں اوٹهائیں جو محمود کو پیش آئي تهیں تو نهایت
خوار اور دلشکسته واپس آیا *
لاهور پر دو دهاوے کیئے اور خسرو ملک کي قوت کو توڑا جو غزني
کے خاندان کا پچهلا بادشاہ تها چنانه سنه ۱۱۷۸ ع مطابق سنه ٥٧٤
هجري میں اُسکو اس بات پر مجبور کیا که وہ اپنے بیٹے کو بطور اول
کے حواله کرے *

خاندان غزني کا پنجاب سے خارج هونا

بعد اُسکے سنه ۱۱۷۸ ع مطابق سنه ٥٧٥ هجري اور سنه ۱۱۷۹ ع
مطابق سنه ٥٧٦ هجري میں سند پر چڑهائي کي اور سمندر کے کنارے تک

اُس نے عین لڑائی میں قابو پاکر سیف الدین کے نیزا مارا سیف الدین نے ایک برس سے کچھ زیادہ سلطنت کی اور بعد اُسکے اُسکا بڑا چچیرا بھائی یعنی غیاث الدین جا نشین ہوا †*

غیاث الدین غوری کا بیان

جب کہ سنہ ۱۱۵۷ ع مطابق سنہ ۵۵۲ ھجری میں غیاث الدین غوری تخت نشین ہوا تو اُسنے شہاب الدین اپنے بھائی کو شریک حکومت کیا اور جب تک بقید حیات رہا تب تک سلطنت کو قابو میں رکھا مگر معلوم ہوتا ہی کہ جنگی کاموں کا تمام انتظام شہاب الدین کی رائے تدبیر پر چھوڑا تھا اِس لیئے کہ غیاث الدین کے مرنے سے کئی برس پہلے تمام کام سلطنت کے خود شہاب الدین کو کرنے پڑے *

جس اتفاق سے کہ اِن دونوں بھائیوں نے اوقات اپنی بسر کی مرنے وہی دلیل اِس بات کی نہیں کہ اُنھوں نے پہلی محبت کو نبھائے رکھا جو اُنکے بزرگوں سے برابر چلی آتی تھی بلکہ جب اُنکے خالو نے بامیان کی مطیع ریاست پر حاکم تھا اور وہ ریاست بلخ کے مشرق دریاے اکسینس کے کنارے کنارے پھیلی ہوئی تھی سیف الدین کے مرتے تخت دبانیکا ارادہ کیا اور لڑائی میں شکست فاحش کھاکر ایسا گھِرا کیا کہ اُسکے مارے جانے میں کوئی شک نرہا تھا تو یہہ دونوں بھائی گھوڑوں سے اُتر پڑے اور اُسکی رکاب پکڑنے کو دوڑے اور ایسے ادب سے پیش آئے کہ پہلے اُسکو یہہ شبہہ ہوا کہ میری بات بگڑی ہوئی دیکھکر مجھے چڑاتے ہیں مگر انجام کار اُسکی تسلی تشفی کی اور اُسکی حکومت اُسکو بحال کیا چنانچہ وہ ریاست اُسکے خاندان میں تین پشتوں قائم رہی بعد اُسکے غور کی اور ریاستوں سمیت شاہ خوارزم کے قبضہ داخل ہوئی ‡ *

---

† ڈی ہربی لاٹ صاحب اور تاریخ فرشتہ اور وارن صاحب کی افغانوں کی تاریخ میں سے مسلمان مورخوں کے اقوال کا خلاصہ

‡ ڈی ہربی لاٹ صاحب کی تاریخ اور ڈارن صاحب کی طرح

میں بستے تھے خارج کیئے گئے اور جب کہ یہہ واقعہ پیش آیا تو اُن دنوں
قوم یوز کے باقی اور لوگ ایشیاے کوچک اور ملک شام کے فتح کرنے میں
مصروف تھے یہہ جلاوطن لوگ جنوب کیجانب متوجہہ ہوئے اور سلجوقیوں
غالب آئے اور تھوڑے عرصہ تک غزني پر قابض و متصرف رہے بعد اُسکے
انھوں نے مغربکي جانب نقل مکان کیا اور غزني کي حکومت اُن لوگوں کے
قبضہ میں دوبارہ آگئي جنکے قبضہ میں پہلے تھي انقلابات مذکورہ بالا کے
زمانہ یعني سنہ ۱۱۵۶ ع مطابق سنہ ۵۵۱ هجري میں علاوالدین اپني
موت مرگیا اور کل حکومت اُسکي جسمیں بہت سي وارداتیں واقع
ہوئیں کوئي چار برس تک قایم رهي *

سیف الدین غوري ثاني کا بیان

تھوڑے دنوں مرنے سے پہلے شہاب الدین اور غیاث الدین اپنے دو برادر
زادوں کو علاوالدین نے قید کیا تھا اور ساري غرض اُسکي غالباً یہہ تھي کہ
سیف الدین اُسکا بیٹا جو کم سن اور ناتجربہ کار تھا بلا جد و جہد اُسکا
جانشین ہووے چنانچہ سیف الدین اُسکا جانشین هوا اور پہلا کام اُسنے
یہ کیا کہ اُسنے اپنے چچیرے بھائیوں کو قید سے چھوڑا اور اُنکي حکومتوں
پر انکو بحال کیا اور اِس عمدہ کام سے کبھي پشیمان نہوا تمام ذاتي
خوبي اوصاف اُسکے اسي عمدہ کام مذکورہ بالا کے موافق مطابق تھے اور
اِس میں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ اگر اُس میں اُسکے خاندانکي مانند
بدلا لینے کي خو بو نہوتي تو سلطنت اُسکي نہایت عمدہ اور نیک نام
ہوتي چنانچہ ایک سردار اُسکا اُسکي بي بي کا وہ زیور پہنے ہوئے اُسکے
پاس آیا جو سنجر کي کامیابي میں اُسکي بي بي سے چھین چھینا گیا تھا
اُسکے دیکھنے کے ساتھہ اُسکو ایسا جوش آیا کہ اُس نے آپ اُسکو قتل
کیا ابوالعباس اِس سردار کا بھائي غیظ و غضب کو دبائے ہوئے رہتا تھا
مگر جب کہ سیف الدین کو قوم یوز کي لڑائي میں سرگرم دیکھا تو

غزني کو سلجوقیوں کا فتح کرنا

علاوالدین کي عیش پرستي کے باعث سے بہت سي آفتیں ٹوٹ پڑنے پر آمادہ تہیں چنانچہ آیندہ چار برسوں میں بہت سے انقلاب اور بڑے بڑے ہنگامے برپا ہوئے یہاں تک کہ سلجوقیوں کے بادشاہ سلطان سنجر نے غور و غزني دونوں پر حملہ کیا اور علاوالدین گرفتار ہوا مگر بعد اسکے جلد اُسکو چھوڑ دیا اور ملک اُسکا اُسیکے حوالہ کیا † *

سلجوقیوں کي بربادي کا بیان

تہوڑي مدت گذري تہي کہ سنہ ۱۱۵۳ع مطابق سنہ ۵۴۸ ہجري یوز قوم ترک ‡ نے سلطان سنجر کو شکست فاحش دیکر گرفتار کیا حاصل یہہ کہ برس ہوا برس کے اندر اندر غور اور غزنیں کے دونوں خاندان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تہے اور بہت دنوں سے مشرق کي حکومت پر لڑ جھگڑ رہے تہے تباہ و برباد ہوگئے *

اس بربادي کا سارا سبب یہہ تہا کہ حاکم خوارزم نے سنجر سے بغاوت کي اور اُسي باغي نے خوارزم کي سلطنت کي بنیاد ڈالي جو ا... کے مشرق و مغرب میں بڑي قوي سلطنت ہوئي اور جب کہ سنجر نے اُسکو دبانا چاہا تو اُسنے خطا والوں سے مدد چاہي جو شمال چین کے قدیمي رہنے والے تہے اور ماوراءالنہر میں بہاگ کر آئے تہے *

خطا والونکے حملوں سے قوم یوز § کے کچہہ تہوڑے لوگ جو ماوراءالنہر

---

† یہہ واقعہ سنہ ۱۱۵۲ع مطابق سنہ ۵۴۷ ہجري کے اخر یا سال اینده کے اول میں واقع ہوا مگر ڈي ہربیلاٹ صاحب اور ڈیگگنیز صاحب تاریخ اُسکي ۱۱۴۹ع مطابق سنہ ۵۴۴ ہجري کے قرار دیتے ہیں یہہ ضرور هی کہ یہہ واقعہ غزني کي فتح کے پیچہے اور سنجر کي قید سے پہلے ظہور میں آئي

‡ ڈي گگنیز صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحہ ۲۵۶

§ قوم یوز وہ ترک هیں جو ایک مدت دراز سے دشت قپچاق میں بستے تہے بقول ڈي گگنیز صاحب کے ترکمانونکے آبا و اجداد هیں اور اُنکو یوز اور غز اور اوغوز اور غازي بہي کہتے هیں چنانچہ ملک فرغانہ میں جہاں وہ حاکم رہے هیں اونکو اب بہي یوز کے نام سے پکارتے هیں *

سلطان محمود کے عہد دولتمیں غور کا ملک جیسیا کہ مذکور ہوچکا اُس بادشاہ کے قبض و تصرف میں تھا جسکو تاریخ فرشتہ والے نے محمد سوري یا سوري پٹھانکے نام سے بیان کیا اور اُس بادشاہ کے زمانہ سے واقعات مذکورہ بالا تک تاریخ کا سلسلہ برابر چلا آتا ہی جب کہ غزني اور غزني والوں سے علاؤالدین پورا پورا انتقام لیچکا تو فیروز کوہ میں جاکر عیش و نشاط میں مصروف ہوا جو اصل مقتضي اُسکي طبیعت کا تھا *

مگر مندر میں ملازم ہوگیا اور اُسنے بہت سی دولت جمع کي بعد اُسکے جب چلا تو جہاز اوسکا ٹوٹگیا ایران کے کنارے پر ڈوب کر مرگیا

مگر اُسکا بیٹا حسین سوري ایک تختہ پر بیٹھا رهگیا اور وہ تختہ تین دن پاني پر بہتا رہا اگرچہ ساتھي اُسکا اُس تختہ پر ایک شیر تھا مگر اُسنے اُسکو نہ ستایا یہاں تک کہ وہ تختہ دریا کے کنارہ ایک بندر کے پلس جالگا اور وہ اُس بندر میں چندے قید رہا مگر اخرکار اُسنے قید سے رهائي پائي اور گرتا غزني کي جانب روانہ ہوا راہ میں قزاقوں سے ملاقات ہوئي اور اُنہوں نے بجبر اُسکو شریک اپنا کیا مگر اُس رات اتفاق سے وہ قزاق گرفتار ہوئے اور سلطان ابراہیم کے روبرو جو خدا ترس بادشاہ تھا حاضر کیئے گئے اور قتل کا حکم اُنکو سنایا پھر جب کہ نوبت یہاں تک پہونچي تو حسین سور نے سرگذشت اپنے بادشاہ کو سنائي چنانچہ بادشاہ نے اُسکے چہرے مہرے کو دیکھہ بھال کر بات اُسکي قبول کي اور یہانتک کہ صوبہ غور کي حکومت عطا فرمائي جو خاص اُسکا وطن اصلي تھا اس تمام قصہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ کسي دلیر آدمي نے غور کي حکومت شاہان غزني کي طرف سے حاصل کي اور یہہ آدمي یا تو اصل حقیقت میں غوري تھا یا کسي غوري سردار کي بیٹي کے صدقے سے غوریوں میں داخل ہوگیا تھا جیسا کہ شمالي یورپ کے باشندوں کي بابت اُن کي قوموں میں دستور و قاعدہ ہی بعد اُسکے اُس آدمي نے مذکورہ بالا کہاني اور عجیب نسب ایجاد کیا تاکہ اُسکي کم ظرفي پوشیدہ رہے پروفسر دارن صاحب نے مذکورہ بالا تاریخ کي شرح میں وہ سب کچھہ جمع کیا جو خاندان غور اور پٹھانوں کي بابت کے آٹھہ مختلف بیانوں کي نسبت لکھا پڑھا گیا تھا اور دوباب ان دونوں کے بہت معقول نتیجہ نکالا علاوہ اسکے خاندان غور کي نسبت ذي ہروي الفنسٹن صاحب کي تاریخ اور ڈي گگنیز صاحب کي تاریخ جلد دو صفحہ ۱۸۱ اور برگز صاحب کي ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ایک صفحہ ۱۶۱ میں جو مضمون مندرج ہی ملاحظہ کرنے کے قابل ہی

غوريوں کے قبض و تصرف ميں داخل هوا اور سبکتگين کي نسل اسي بادشاه پر ختم هوئي *

† خاندان غوري کا بيان

علاؤالدين غوري کي سلطنت

واضح هو که خاندان غور کي نسبت بهت سي بحث مباحثي رهي مگر بهت سي چهان بين کے بعد يهي رايے غالب هے که خاندان غو اور نيز اُنکي رعايا تمام افغان تهے اور جب که يزد جرد کسترے کي وفا پر چند سال گذرنے کے بعد مسلمانوں نے غور پر چرهائي کي تو بقول ابن هياکل کے سنه ٩٠٠ ع ميں کسيقدر غوري لوگ اسلام لائے تهے اور اُس قول کے بموجب وهاں کے باشندے خراساني بولي بولتے تهے § *

† طبقات ناصري ميں نام اُس خاندان کا سنسا باني لکها هے

‡ اوسلي صاحب کا ترجمه تاريخ ابن هياکل کا صفحه ٢١٢ و ٢٢١ ملاحظه کے قابل هے اسليئے که ابن هياکل نے لکها هے که غور سے اگے کے تمام هندوستان سمجهنا چاهيئے مراد اُسکي اس سے بلاشبهه يهه تهي که اُسميں کافر آباد تهے *

§ پٹهان لوگ اپنا قديم ملک غور کے پهاڑوں کو سمجهتے هيں اور هوتا هے که کسي شخص نے آج تک اسبات کا انکار نهيں کيا که لوگ اُس ملک اگلے وقتوں ميں پٹهان تهے مگر جسبات ميں گفتگو باقي هے وه بادشاهي خاندان متعلق هے چنانچه پرافسر ڈارن صاحب نے تاريخ افغانوں کي شرح کے صفحه بانو بحواله ايک مورخ کے بيان کيا هے که وه لوگ خطا کے ترک تهے مگر يهه کلام صرف هي مورخ کا هے اسلئے که اُسي مقام ميں دوسرا حواله خاندان غور کے جانشينوں سے رکهتا هے اور جهاں تک اور همکو تحقيق هوسکا اُس سے يهي دريافت هوتا هے که اور مورخ خاندان غور کو سور کے پٹهانوں ميں داخل کرتے هيں مگر يهه ميں اونکی غلط فهمي هے که وه خاندان غور کو سور ابن سام کي اولاد بتاتے هيں ضحاک بادشاه کي بيٹي تهي ضحاک ايران کا خيالي بادشاه تها اُسکو پٹهانوں سے علاقه و واسطه نهيں تها اور وهي مورخ عجيب قصے خاندان غور کي پچهلي تاريخ نقل و بيان کرتے هيں چنانچه بيان اونکا يهه هے که سلطان محمود کے خاندان سور کا وه سردار جو سام کے نام سے نامي گرامي تها اپنے ملک سے اور هندوستان کے جانے پر مجبور هوا اگرچه هندوستان ميں جي جان سے

تفصیل اُس ظلم کي یهه هي که اس عمده شهر کو جو تمام ایشیا کا بهت بڑا شهر اسوقت گنا جاتا تها تین دن اور بقول بعضوں کے سات دن تک پهونکواتا اور باشندوں کو قتل کراتا اور سارے شهر کو لٹواتا رها اور جب که پهلا جوش خروش کم هوا اور غیظ و غضب نے فی الجمله کمي کي تو خاص خاص لوگوں کو قتل کرایا اور سیف الدین کے وزیر کي عوض میں جو سید نامي هاتهه اُسکي لگے اُنکو گودے مارا اور شاهان غزني کي تمام مکانوں کو مسمار کرایا اور محمود اور مسعود اور ابراهیم کي قبروں کے سوا کسي قبر کا نام و نشان نچهوڑا مگر محمود و مسعود کي قبریں اُنکي ... کي خوبي سے اور ابراهیم کي قبر اُسکے زهد و تقوے کي بدولت ... رهي غرض که تمام شهر قتل هوا مگر بدبخت بهرام اُن تباهیوں ... دیکهنے کو زنده رها جو اُسکي خویش و تبار اور یار و دیار کو نصیب ... بعد اُسکے بهرام هندوستان کو روانه هوا اور سفر کي ماندگي اور ... دلي کے مارے عین راه میں مرگیا سلطنت اسکي سنه ۱۱۱۸ع ... سنه ۵۱۲ هجري سے سنه ۱۱۵۲ع مطابق سنه ۵۴۷ هجري تک کل ۳۵ برس قایم رهي *

...ندوستان میں غزني کي سلطنت منتقل هونیکا بیان

جب که سلطان بهرام نے وفات پائي تو اُسکا بیٹا سلطان خسرو لاهور ... کوچ کیئے گیا چنانچه جب وه وهاں پهونچا تو اُسکي رعایا بهت ... تکریم سے پیش آئي اور بهت اسي خوشي منائي اسلیئے که وه لوگ ... سے ناراض تهي که اُنکے شهر میں همیشه کے لیئے سلطنت قایم هووے *

سلطان خسرو ملک کا بیان

سلطان خسرو سنه ١١٦٠ ع میں سات برس سلطنت کرکے مرگیا اور ... پهوتي حکومت کو اپنے بیٹے خسرو ملک کے قبضه میں چهوڑ گیا ... خسرو ملک نے ستائیس برس قمري لغایت سنه ۱۱۸۶ع تک ... کي اور اسي سنه میں وها سها ملک اُسکا اُسکے قبضه سے نکلکر

مگر ایسا معلوم هوتا هی که وه اپنی بےصبری اور غیظ وغضب کے مارے تهوڑي فوج لیکر روانه هوا لعلیئے که بهرام نے اُس سے یهه کها بهیجا که هوشیار هوکر یهاں آنا ورنه پامال کیا جاویگا اور اُسنے یهه جواب دیا که تیری دهمکیاں تیری فوج کی مانند ضعیف اور بے بنیاد هیں اور یهه مسلم هی که بادشاهوں کی لڑائی بهڑائی کچهه نئی بات نهیں مگر تیری سنگدلی اور بیرحمی ایسی هی که نظیر اُسکی بادشاهوں میں پائی نهیں جاتی *

بعد اُسکے جو لڑائی پیش آئی تو اُسمیں پهلے پهل یهه ظاهر هوا که غزنی والونکی کثرت سے فوج اُسکی مغلوب هوئی مگر اس باعث سے وه آپ انتقام کا پیاسا تها اور اُسکے ساتهه والوں کو نهایت غیظ و غضب دلاوری بهادری کا بهروسا تها مخالف کے مقابلوں کو یهاں تک اُٹهایا که بهرام کو تنها بهاگنا پڑا اور جان بچاکر بهاگا *

غوریوں کے هاتهوں سے غزنی کا تباه هونا

بڑی بڑی جو تکلیفیں که بهرام اور غزنی والوں کے دست و زبان علاوالدین کے بهائی سیف الدین مقتول کو پهونچی تهیں انتقام اُنکا علاوالدین کے ذمه پر واجب ولازم تها مگر غزنی سی بڑی دارالسلطنت یکقلم بیچراغ کرنا ایک ایسا برا کام اور ناپسندیده امر هی که هم کسیطرح اُسکے درد شریک نهیں هوسکتے اور اُس ناشایسته حرکت سے اُسکے نام پر ایسا دهبا لگا که جب تک یاد اُسکی باقی رهیگی وه هرگز نه مٹیگا

* یهه علاوالدین همیشه جهاں سوز کے خطاب سے پکارا گیا اگرچه اور تعریف اُسکی لکهی گئی مگر کسی مورخ نے اس موقع پر لعنت ملامت بدون نهیں چهوڑا چنگیز خاں اور تیمورلنگ کے ناحق قتلوں کو بهی اسقدر ناپسند نهیں جیسا که اُسکی اس نامناسب حرکت کو ناپسند و مکروه سمجها اور شاید وجهه اُسکی یهه هی که جن دنوں یهه برا کام علاوالدین سے سرزد هوا تو لوگ اُن دنوں کچهه تربیت یافته اور شایسته هوگئی تهی چنانچهه اُنکو اس نامعقول سے بڑا تعجب هوا

سیف‌الدین ... نے فرصت پاکر بہت انتقام کے لیئے غزني پر چڑھائي کي اور بہرام کو مشرق کے پہاڑوں میں کرمان کي طرف بھگا دیا اور غزني پر قبضہ کیا *

سیف‌الدین اس جدید مقبوضہ پر ایسے اطمینان سے بیٹھا کہ اُسنے بہت سي فوج اپني بہ سرداري اپنے بھائي علاؤالدین کے فیروز کوہ کو واپس بھیجي جہاں پہلے سے وہ رہتا سہتا تھا اور غزني والوں کے رفیق شفیق بنانے میں بہت سي جہد و محنت اُوٹھائي مگر باوجود اس سعي و محنت کے قدیم خاندان کي رفاقت کو جو اُنکے دلوں میں مضبوط و مستحکم بیٹھي تھي اُٹھا نسکا چنانچہ اُنہوں نے بہرام کے بلانیکي طرح ڈالي یہاں تک کہ جب برف کي کثرت سے غور کي راہ مسدود ہوگئي تو بہرام ملک کے اُس حصہ میں سے جو اب تک فتح نہوا تھا بہت سي ... اکھٹي کرکے اپني دارالسلطنت پر چڑھا اور سیف‌الدین نے اپني ... واني دیکھکر دارالسلطنت کو چھوڑنا چاھا مگر غزني والون کي جھوٹي ... میں آکر ایک لڑائي کے ذریعہ سے بخت‌آزمائي پر آمادہ ہوا چنانچہ ... والوں نے میدان میں اُس سے کنارا کیا اور اُسکے وطن والوں کي تھوڑي سي ... فوج مغلوب ہوئي اور وہ زخمي ہوکر گرفتار ہوا مگر بہرام نے جو اُسوقت کیا وہ پہلي عادتوں کے بہت خلاف اور انسانیت سے نہایت ... تھا یعني اُسنے اپنے قیدي کو طرح طرح کي ذلت دیکر تمام شہر کي کوچوں میں تشہیر کیا اور لوگوں سے بري بھلے کہلانیکے بعد اُسکو بري طرح سے قتل کرایا اور اُسکے وزیر کو گلا گھونٹ کر مارا جو ... کي آل اور فاطمہ کا لال تھا جب کہ علاؤالدین اُسکے بھائي کو اُسکي ... پہونچي تو اُسکو بہت جوش آیا اور پہہ قسم کھائي کہ اگر ... میں دم ھی تو خدا چاھے تمام سازش والوں سے سخت انتقام لونگا *

---

* بریگز صاحب کے ترجمہ تاریخ فرشتہ کي جلد ایک صفحہ ۱۵۲ میں بجاے ...الدین کے سیف‌الدین سور لکھا ھی

کے خاندان والوں نے سلجوقوں سے رشتہ‌دارزیاں پیدا کي تهیں چنانچہ سلجوقوں کے بادشاہ سنجر کي همشیرہ خاندان غزني کے تمام شاهزادوں کي والدہ تهي غرض کہ جب اُسنے اپنے بچوں کو مقید دیکها تو وہ اُتنا بهبوکا هوئي اور اپنے بهائي سنجر سے یہہ درخواست کي کہ تمکو بہرام کي امداد و اعانت کرني چاهیئے جو ظالم کي قید سے محفوظ تها غرض کہ سنجر نے یہہ بات اُسکي قبول کي اور تلوار کے زور سے تخت اُسے دلوایا ارسلان کي سلطنت سنہ ۱۱۱۴ع مطابق سنہ ۵۰۸ هجري سے سنہ ۱۱۱۸ع مطابق سنہ ۵۱۲ هجري تک باقي رهي *

سلطان بہرام کا بیان

یہہ بادشاہ عالم فاضلوں کا بڑا مشہور و معروف مربي تها چنانچہ نظامي شاعر جو فارسي کا بہت مشہور شاعر تها اُسکے دربار میں حاضر رہتا تها چنانچہ منجملہ اپني پانچ کتابوں کے جو خمسۂ نظامي کے نام سے شہرۂ آفاق هیں ایک کتاب مسمی بہرامِ ہفت پیکر بپاسخاطر اسي بادشاہ کے اُسنے تصنیف کي تهي مگر انجام کار اس بادشاہ نے اپني سلطنت کو جو ایک عرصہ دراز تک سرسبز و قایم رهي تهي ایک ایسي برے کوتک سے خراب کیا کہ اُسکے تدارک میں وہ آپ اور نسل اُسکي تباہ هوئي *

تفصیل اُسکي یہہ هی کہ جب سے مودود بادشاہ نے مکر و فریب سے غور کے ملک پر قبضہ کیا تها تب سے وہ ملک برابر غزني کا مطیع چلا آتا تها اور بہرام کے عہد سلطنت میں غور کا بادشاہ قطب‌الدین محمود بہرام کا داماد تها چنانچہ دونوں بادشاهوں میں کچهہ جهگڑا هوا یہاں تک کہ بہرام نے قابو پاکر اپنے داماد کو زهر دیا یا علانیہ قتل کیا مگر قتل اُسکا اسلیئے غالب معلوم هوتا هی کہ قطب‌الدین کے بهائي

* برگز صاحب کے ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ایک صفحہ ۱۵۱ میں قطب‌الدین سور کي جگہہ قطب‌الدین محمد غوري افغان لکها هی

سلطان فرخزاد کا بیان

یہہ بادشاہ سلجوقوں کے مقابلہ میں کامیاب ہوا اور اُسکو یہہ توقع حاصل تھی کہ وہ اُن ملکوں کو دو بارہ حاصل کرے جو اُسکے خاندانکی حکومت سے نکل گئے تھے مگر سلجوقوں کے سردار الپ ارسلان کی بڑی دانشمندی سے وہ بادشاہ روکا رہا سنہ ۱۰۵۲ ع مطابق سنہ ۴۴۴ هجري سے سنہ ۱۰۵۸ع مطابق سنہ ۴۵۰ هجري تک فرخزاد نے کامرانی کي *

سلطان ابراهیم کا بیان

جب کہ فرخزاد مرگیا تو ابراهیم اُسکا بھائي تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا عابد و زاهد تھا چنانچہ اُسنے تمام ایسے دعووں سے هاتھہ اوٹھایا جنکي بدولت سلجوقوں سے لڑائي جھگڑے کرنے پڑیں اور اچھي طرح پاک صاف ہوکر سلجوقوں سے آشتي کي اور اپني سلطنت کے بڑے زمانہ کو سنہ ۱۰۵۸ ع مطابق سنہ ۴۵۰ هجري سے سنہ ۱۰۸۹ ع مطابق ۴۸۱ هجري تک قایم رکھي انشا پردازي اور مصحف نویسي میں صرف کیا اور چالیس بیتے اور چھتیس بیٹیاں چھوڑ گیا *

سلطان مسعود ثاني کا بیان

یہہ مسعود ثاني بڑے طنطنہ کا بادشاہ تھا چنانچہ اُسکے سرداروں نے گنگا سے آگے تک فوج کشي کي اور خود اُس نے قانون قاعدوں کو سوچ سمجھکر ایک معقول مجموعہ مرتب کیا اور کئي سال اسکے عہد سلطنت میں لاهور اُسکي تخت گاہ رہا اور حکومت اُسکي سنہ ۱۰۹۸ ع مطابق ۴۹۲ هجري سے سنہ ۱۱۱۴ ع مطابق سنہ ۵۰۸ هجري تک قایم رہي *

سلطان ارسلان کا بیان

جب کہ مسعود ثاني کا انتقال ہوا تو اُسکے ایک بیتے ارسلان نامي نے بھائیوں کو قید کیا اور آپ تخت پر جا بیٹھا یہہ وہ زمانہ تھا کہ غزني

کے راجہ نے خالی میدان دیکھکر پنجاب پر حملہ کیا چنانچہ اُس نے
هندوؤں کو بڑی بڑی ہتیاں بڑھا کر اُنکے دلوں کو بڑھایا یہانتک کہ نگرکوٹ
کو فتح کرکے لاھور کو آ گھیرا مگر مسلمانوں کا یہ اخیر قلعہ محصوروں کی
دلاوری سے محفوظ رہا یعنی اُنھوں نے ایسے لوگوں کی اطاعت قبول نکی
جنکو کئی بار دباچکے تھے علاوہ اُسکے مودود کے پہونچنے کی خبر سے
تھوڑی ہمت بھی ہوگئی تھی مگر یہہ اتفاق سے خبر جھوٹی نکلی *

مودود اُس زمانہ میں بطرف مغرب مصروف تھا جہاں باوصف اُن
نئی رشتہ داری کے سلجوقوں کے ساتھہ نئے نئے جھگڑے پیدا ہوتے اور
نکلنے تک هندوستان میں آنیکی فرصت نہ ملی *

سلطان ابوالحسن کا بیان

جب کہ مودود نے وفات پائی تو اُسکے بھائی ابوالحسن نے
شیر خوار بھتیجے کو قتل کیا اور آپ تخت نشین ہوا مگر بعد اُس
دو برسکے اندر اندر اُسکے چچا ابوالرشید نے اُسکو تخت سے اوتارا ابوالحسن
کی سلطنت سنہ ۱۰۴۹ع مطابق سنہ ۴۴۱ هجری سے لیکر سنہ ۱۰۵۱
مطابق سنہ ۴۴۳ هجری تک باقی رہی *

سلطان ابوالرشید کا بیان

ابوالرشید نے پنجاب کو دوبارہ فتح کیا جسکو اُسیکا ایک مسلمان
سردار اُن پہلی خرابیوں کے وقتوں میں دبابیٹھا تھا جو اُسکی سلطنت
پہلے پہلے واقع ہوئیں تھیں مگر بعد اُسکے ایک سردار طغرل نام
نے سیستان میں بغاوت کی اور ابوالرشید کو شکست فاحش دی سلطنت
اُسکی سنہ ۱۰۵۱ع مطابق سنہ ۴۴۳ هجری سے لیکر سنہ ۱۰۵۲ع مطابق
سنہ ۴۴۴ هجری تک قایم رہی اور جب یہہ باغی کامیاب ہوا تو بادشاہ
بن بیٹھا اور جو جو غزنی کے بادشاہ زادے اُسکے ہاتھہ آئے اُنکو گردن
مگر چالیس دن کے بعد آپ بھی مارا گیا اور منجملہ تین وارثوں سبکتگین
کے ایک وارث فرخ زاد نامی تخت نشین ہوا جو اُس ظالم کے تیغ
سے مامون و محفوظ رہا تھا *

هندوؤں کے ملنے جلنے سے مسلمانوں کے طور و طریقوں اور سمجھہ بوجھہ میں تغیر واقع ہوا تھا اور ایک نئي زبان یعني اُردو کي اصول قایم ہوئي هندوستانکے حال کے مسلمانوں کے قومي چال چلن کي بنیاد پڑي غرض بنظر بوجوہ مذکورہ بالا خاندان غزني کے باقي معاملونکا بیان کرنا چنداں ضرور نہیں *

جب که مودود کا باپ قتل ہوا تو وہ اُن دنوں بلخ میں موجود تھا اور جوں ہي که اُس نے باپ کي سناوني سني تو وہ مشرق کي طرف بہت جلد روانہ ہوا اور اپنے مخالفوں کو شکست فاحش دیکر قتل کیا اسکے سنه ۱۰۴۰ ع مطابق سنه ۴۳۲ ہجري میں اپنے بہائي باغي گوشمالي دي مختصر یہہ که مودود کي حکومت سنه ۱۰۴۰ ع مطابق ۴۳۲ ہجري سے لیکر سنه ۱۰۴۹ ع مطابق سنه ۴۴۱ ہجري تک رهي *

مودود کي عہد حکومت میں غزني کي تمام سلطنت فیروزمند سلجوقوں سے خالي ہوئي تھي کوئي مانع مزاحم اُنکا نتھا مگر اُن فیروزمندوں نے مشرق کي طرف التفات نکیا اور اپني ممالک مقبوضه کو چھوٹي چھوٹي چار حکومتوں پر تقسیم کیا اور طغرل بیگ کو چاروں کا افسر قرار دیا ابو علي کو ہرات اور سیستان اور غور کي حکومت هاتھہ آئي اور غزني والوں سے لڑنے کے لیئے آسیکو † مقرر کیا گیا اور طغرل بیگ سلجوقوں کي بڑي فوج لیکر ایران کے مغربي حصه اور بغداد و روم کي سلطنت پر چڑھائي کرنیکو گیا یہي باعث تھا که مودود اپني دارالسلطنت یعني غزني میں قائم ہوا اور ماوراءالنہر کو اُس نے دوبارہ فتح کیا اور اِس لیئے که اُسنے طغرل کي بڑي بیٹي سے اپني شادي کي تھي تو سلجوقوں کي لوٹ مار کو کچھہ کھٹکا باقي نرھا مگر جب که سنه ۱۰۴۳ ع مطابق سنه ۴۳۵ ہجري میں مودود اپني مغربي فتوحات میں مصروف و سرگرم تھا تو دلي

† کنگنیز صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحه ۱۹۰

تخت سے اوتارا گیا اور اُسکے بھائي محمد کو تخت نشین کیا گیا مگر اسلیئے
کہ محمد آنکھوں سے معذور اور معذوري کي وجہہ سے کار و بار سلطنت
سے مجبور تھا تو سنہ ۱۰۴۰ ع مطابق سنہ ۴۳۲ ھجري میں اُسکے
بیتے احمد کو سلطنت کا انتظام تفویض ہوا چنانچہ پہلا کام احمد کا یہہ
تھا کہ اُس نے اپنے معزول چچا کو قتل کیا *

مسعود دس برس سے زیادہ تخت نشین رہا اور باوصف اسکے
کہ اُسکے عہد سلطنت میں شور و فساد برپا رہے مگر علم و فضل کي ترقي
کرتا رہا چنانچہ علماء کي تعظیم و تکریم اور عالیشان عمارتوں کے بنا
میں اُس نے یہہ ظاہر کیا کہ وہ محمود کا عمدہ جانشین ہی *

مسعود کے بیتے مودود کي سلطنت کا بیان

جس شکست سے مسعود کي سلطنت تباہ اور خاک سیاہ ہو
اُسکي بدولت ہندوستان کو بڑے فائدے حاصل ہوئے اس لیئے کہ اُ
شکست سے پہلے جو صوبہ مسلمانوں کا ہندوستان میں قایم
مسلمان لوگ اُسکو حقیر و ذلیل سمجھتے تھے مگر بعد اُسکے اُسکو
حکومت سمجھنے لگے اور قدر و منزلت اُسکي نزدیک اُنکے ثابت ہوئي
جو واقعات اُسکے بعد واقع ہوئے وہ اِس تاریخ سے کچھہ بہت علاقہ نہیں ر
یعني غزني کي حکومت میں وہ ہي انقلاب واقع ہوئے جو ایشیا
حکومتوں میں ہوتی رہتے ہیں اور سوا اِسکے کہ اُن سے طبیعت پژمر
افسردہ ہوجاتي ہی کچھہ پند و نصیحت حاصل نہیں ہوتي جو تف
قضاے سلجوقوں سے ہوئے وہ غزني کي سلطنت کے مغربي حصہ سے مت
تھے اور جو ہندوؤں سے جھگڑے بکھیڑے ہوئے کوئي نشان اُنکا تاریخوں م
پایا نہیں جاتا ایشیا کے کسي مورخ نے اُنکا بیان نہیں کیا باوصف اِس
کے کہ یہہ زمانہ خاندان غزني کے زمانوں میں سے تحریر و بیان کے ل
قابل تھا اِس لیئے کہ اِسي زمانہ میں مسلمانوں کي مستقل سکونت

کر مطیع و محکوم اپنا بنایا جو اُس زمانه میں آتش پرستوں کے مطیع و محکوم تھے غرض که زوال قوت اور تنزل دولت سے پہلے پہلے ایوان کي تمام سلطنت کو فارس کے سوا تحت حکومت کیا *

مسعود کا تخت سے اوترنا اور اُسکا جهاں سے گذرنا

بعد اُسکے مسعود کي سلطنت کا باقي زمانه سلجوقوں کي لڑائي لڑائي میں صرف هوا یہاں تک که سلجوق اپني زبان سے اُسکي غلامي اقرار کیئے گئے اور باوجود اسکے مسعود کے سرداروں کو شکست فاحش کر اُسکے ملکوں کو تاخت تاراج کیا اور نوبت یہاں تک پهونچي که مسعود اپني ذات سے لڑنے کو گیا اور مرو کے پاس پروس میں مقام ژندقان وندناکن پر طغرل بیگ سے مقابله هوا چنانچه بعض بهگوڑے ترکوں بهاگ جانے سے عین میدان میں مسعود کو ایسي شکست فاحش کہ وہ لڑائي کو دوباره سنبهال نسکا یہاں تک که سنه ۱۰۳۹ ع مطابق هجري میں صاف مرو کو بهاگا اور وهاں پهونچکر ٹوٹي پهوٹي اپني فراهم کي اور جوں توں کرکے غزني کو واپس آیا بعد اُسکے حال ایسا پتلا هوا که اسکا وهم گمان بهي نتها که وه اتني بڑي فوج اکهٹي کہ سلجوقوں سے بمقابله پیش آوے بلکه اتني جمعیت بهي بهم نه سکا که اُسکے ذریعه سے اُن فسادوں کي روک تهام کرسکے جو اُسکي سلطنت کے قرب و جوار میں برپا هو رهے تھے چنانچه جب اُسنے یهه ڈهنگ اپني سلطنت کے دیکھے تو هندوستان کا قصد اس نظر سے کیا کہ جاکر جي کو ٹهکانے لگاوے اور اپنے کار و بار کو ٹهیک ٹهاک کرے خیال یهه تها که فوج کو قواعد کي پابندي نرهي تهي اور حکومت کا رعاب اُٹهه گیا تها غرض که جوتوں کرکے روانه هوا *

جب که وه اٹک سے پار اوترا تو اُسکي خاص فوج نے جو خزانه کي تهي خزانه کے لوٹنے کا اراده کیا اور جو پریشاني که بعد اُسکے هوئي نتیجه اُسکا یهه هوا که تمام فوج باغي هوگئي اور مسعود کو

پر اُنکو ترغیب دي یا مجبور کیا تها * مگر گمان غالب یه هی که وه ترک خاص ماوراءالنهر میں محمود کے کچهه کچهه مطیع ره کر غیر ملکوں پر حملے کرتے رهے اور محمود کی اخیر سلطنت تک یهی صورت اُنکی قایم رهي مگر بعد اُسکے خود محمود کے ملکوں کو لوٹنے لگے چنانچه اُس زمانه میں روک تهام اُنکی کي گئي جیسا که پہلے مذکور هوچکا چنانچه مسعود کي سلطنت تک خراساں میں فوج سمیت داخل نهوسکے *

اگرچه اس زمانه سے بہت عرصه پہلے خاص خاص ترک جیسے بغداد کے ترکي غلاموں کے پہره والی اور غزني والا الپتگین وغیره آپ هي آپ اُن سلطنتوں کو دبا بیٹهے جنکے وه لوگ ملازم تهے مگر اس زمانه میں دریاے اکسیس کے جنوب میں ترکوں کے جس گروه نے پہل قبضه حاصل کیا تها وه سلجوقوں کا گروه تها اور بعد اُسکے اگر چنگیز خاں اور تیمورلنگ نے بڑے بڑے حملے کیئے اور بڑي بڑي فتوحات حاصل کیں مگر سلجوقوں کي فتوحات بهي اُن بڑے درجوں پر صرف باعث سے پهونچیں که منجمله اُنکي شاخوں کے ایک شاخ کا بڑا رکن بهي قسطنطنیه کے تخت سلطنت پر قابض هی ‡ *

سلجوقوں کا مسعود سے لڑنا

جب که مسعود کے عہد سلطنت میں سلجوقوں نے خراساں پر کیا تو پهر دوباره گونه دقت پیش آئي تهي مگر اُسکے رفع دفع کے لیئے مسعود کو دوڑ دهوپ کي ضرورت نپڑي تهي اسلیئے صوبه مکران کے کرنیکي فرصت اُسکو هاتهه آئي تهي چنانچه سنه ۱۰۳۱ ع مطابق ۴۲۲ هجري میں اُسنے اُس صوبه کو فتح کیا اور اگلے تین برسوں میں سنه ۱۰۳۴ ع مطابق سنه ۴۲۵ هجري تک ماژندران اور گرگان کے

---

† محمود نے سنه ۱۰۲۱ ع مطابق سنه ۴۱۲ هجري میں هندوستان کے قلعه کي حکومت پر امیر بن قادر سلجوق کو چهوڑا تها

‡ - ڈي‌گگنیز صاحب کي تاریخ جلد دو صفحه ۱۹۰ *

شہزادہ تخت نشین ہوا اور تمام سلطنت پر دخل و تصرف کیا مگر مسعود
اپني حکومت مزاجي اور سینہزوري دلاوري اور ذاتي قوتوں اور سپاہیانہ
لیاقتوں کے باعث سے بہت زیادہ مشہور و معروف اور نہایت معزز و ممتاز
تھا اور حقیقت بھي یہي تھي کہ وھي بہادر نامدار آیندہ زمانہ کے لیئے
حکمراني اور فرماندھي کے شایاں و سزاوار تھا چنانچہ محمد کے تخت
نشین ہونے ھی یہہ امر ظہور میں آیا کہ بہت سي فوج اُسکي مسعود کے
پاس چلي گئي اور جب کہ مسعود اصفہاں اپني حکومت گاہ سے غزني
کے آس پاس پہونچا تو رھي سہي فوج بھي نمک حرامي پر آمادہ ہوئي
یہاں تک کہ محمد گرفتار ھوا اور آنکھوں سے لاچار اور قید کیا گیا اور مسعود
اپنے باپ کي وفات سے پانچ مہینے کے اندر اندر تخت نشین ھوا *

مسعود کي سلطنت اور سلجوقوں کي ترقي کا بیان

اس نئے بادشاہ یعني سلطان مسعود کو اپنے حال و صورت کے دیکھنے
سے یہہ ضرورت پیش آئي کہ اپني تمام عقل و ذہانت کو جسمیں شہرہ
تھا کام و کاج میں صرف کرے اور باعث اُسکا یہہ ھوا کہ سلجوقوں
کے زور و قوت نے ایسي بڑي ترقي پائي تھي کہ اُسکے بڑھنے سے مسعود
کي سلطنت کو اُن خطروں کا کھٹکا پیدا ھوا تھا جو انجام کار اُسپر عاید
ھوئے *

سلجوقوں کے خاندان کي حقیقت صاف صاف اسلیئے دریافت نہیں
ھوتي اُنکي ابتدا کي تاریخ مختلف طوروں پر بیاں کي گئي ھے مگر منجملہ
اُنکے یہہ بیاں زیادہ قرین قیاس ھی کہ جس سردار کي بدولت اُس
قوم کا خطاب قایم ھوا وہ کسي بڑے تاتاري بادشاہ کا بڑا عہدہدار
تھا جب کہ اُس سردار سے وہ بادشاہ ناخوش ھوا تو وہ اپنے رفیقوں
سمیت جونڈ کو چلا گیا جو دریاے جکسر تیز کے بائیں کنارہ پر واقع ھی
اُسکے بیٹے محمود کے مطیع ھوئے اور بعضوں کا بیاں یہہ ھی کہ خود
اُنہوں نے دریاے اکسیس کي جانب خراسان کے جنوب میں آباد ھونے

واضح هو که محمود کي سلطنت کا ملکي انتظام ایرانیوں کے هاتهوں انجام پاتا تها چنانچه دو مشهور وزیر اُسکے یعني ابوالعباس اور احمد میمندي خاص ایراني تهے اور ایسا معلوم هوتا هی که وه دونوں وزیر بڑے بڑے ترکي سپه سالاروں سے بغض و عداوت رکهتے تهے منجمله اُنکے ابوالعباس جیسا کام کاج میں هوشیار چالاک تها ویسا عالم فاضل نتها اور اِسي لیئے اُسنے یهه عام رواج دیا تها که تمام سرکاري کاغذ فارسي میں لکهے جاویں مگر احمد میمندي نے مستقل دستاویزوں میں عربي تحریر کو دوباره رواج دیا تها اور غالب یهه هی که وه دستاویزیں بادشاهي فرمان اور ایسے کاغذ تهے جو بلاد یورپ میں بزبان رومي لکهے جاتے هیں *

اگرچه ایرانیوں نے هندوستان کو کبهي فتح نهیں کیا مگر اُسي باعث سے هندوستان کے تمام کار و بار میں فارسي زبان ایران هي سے هندوستانمیں رایج و مستعمل هوئي اور جسقدر که فرانسیسي زبان یورپ میں بولي جاتي هي اُس سے بهت زیاده فارسي هندوستانمیں مروج ومستعمل هی یهانتک که خاص هندوستان کي بولي یعني اُردو کا بڑا رکن بهي فارسي زبان سے حاصل هوتا هی اور اُردو کي اصل هندي بهاکا هی جو هندوستان میں کبهي بولي جاتي تهي *

چوتها باب

غور و غزني کے خاندانوں کے دوسرے بادشاهوں کا بیان

سلطان محمد کا بیان

محمود نے دو بیٹے چهوڑے چنانچه منجمله اُنکے شاهزاده محمد اپني نیک مزاجي اور کمال شایستگي سے باپکو اسقدر راضي کیا تها که اُسنے اُسکے بهائي مسعود پر ترجیح اُسکو دي تهي جو نهایت تند مزاج اور خشمناک تها یهاں تک که اپنے جیتے جي اُسکو جانشین اپنا قرار دیا تها چنانچه بعد اُسکے سنه ۱۰۳۰ع مطابق سنه ۴۲۱ هجري میں

چنے چنے سوار چون هزار محمود کي وہ عمدہ فوج تھي جو اُسکے مرنے سے چھه برس پہلے فراهم هوئي تھي مگر اِسقدر فوج ایسي بڑي سلطنت کي نسبت بہت تھوڑي تھي زنہار اُسکے برابر نتھي بلکه یهه گمان غالب هی که کہیں کہیں خاص خاص موقعوں پر نئي بھرتي کي ضرورت پڑتي هوگي *

اگرچه محمود کي فوج میں هندوؤں کے شمول و شرکت کا مذکور کہا نہیں جاتا مگر یهه بات بلا شبهه پائي جاتي هی که جب سلطان کا انتقال هوا اور بعد اُسکے بڑے بڑے انقلاب غزني میں واقع هوئے اور بري بري صورتیں پیش آئیں تو وہ بہت سے هندو سوار آنمیں شریک و شامل تھے جو سیوندراے کي تحت حکومت رہتے تھے اور اس سے صاف واضح هی که جب تک محمود بقید حیات رہا تب تک هندوؤں سے کام خدمت لیتا اور دین و مذهب کا کچھه ملاحظه نکیا *

اگرچه ترک اُس زمانه میں بت پرستي کرتے تھے مگر باوصف اسکے تمام نہیں تو اکثر لوگ اُسکي فوج کے مسلمان تھے هاں اِسمیں کچھه شبهه نہیں که جب لونڈي غلام خریدے جاتے تھے تو خریدنے کے ساتھه هي اُنکو مسلمان کیا جاتا تھا علاوہ اُنکے آزاد ترک لوگوں کي دیکھا دیکھي غالباً مسلمان هوتے هونگے بلکه بعض بعض ترکوں کے بڑے بڑے گروہ بھي مسلمان هونے لگے تھے مگر مسلمان هونے پر هندوؤں کي مانند اُن ناموں کا رکھنا نچھوڑا تھا جو کفر کے زمانه میں رکھتے تھے اور یهي بڑا باعث هی که اُنکے دین مذهب کي چھان بین کي سہل و آسان نہیں جیسے که علاوہ اُنکے اور اُن قوموںکي آسان هی مسلمان هوگئیں † *

---

† کہتے هیں که سلجوق خود مسلمان هوگیا تھا چنانچه ثبوت اِس بات کا بیٹوں کے ناموں سے بخوبي هوتا هي جو محمود کے زمانه میں موجود تھے میکائیل اور اسرائیل اور موسی نام اُنکے تھے اور بعضے مورخ بجاے موسی کے ...ن قایم کرتے هیں مگر نام اُسکے پوتے کا جو بڑا مسلمان تھا طغرل تاتاري ...کے مشہور جانشین کا نام الپ ارسلان تھا

ہمارے قیاس میں یہہ آتا هی کہ محمود کي حکومت کہلے ملکوں میں قوي اور پہاڑوں میں ضعیف هوگي *

جو دخل و مهارت کہ مذکورہ بالا قوموں کو حکم و حکومت میں حاصل هوگي اُنکے حالات کے دیکھنے بھالنے سے وہ قیاس میں آسکتي هی اور کچھہ تھوڑا بہت اُسکو سمجھہ سکتے هیں *

دین و مذهب کے قانون و قاعدے پہلے پہل عرب والوں نے ایجا کیئے مگر خاص خاص مقاموں کي رسم و رواج سے کچھہ کچھہ بدل س گئے غرض کہ عرب والے قانونوں کے موجد اور گروهوں کے پیشوا اور ع فاضل تھے *

محمود اپني خاص حفاظت کے لیئے چوکي پہرا رکھتا تها پہرہ والوں کو خاص اپنے پاس سے سواري کے گھوڑے دیتا تھا اور هم قیا کرسکتے هیں کہ یہہ پہرہ والے تمام ترکي غلام اور نیز اُسکي فوج کا بہ بڑا ٹکڑا وہ متفرق گروہ تاتاري سوارونکے هونگے جو اکسیس کے پار بستے چنانچہ ایک موقع پر صرف پانچھزار عربي سواروں کا مذکور آیا ہ جابجا افغانوں اور خلجیوں کے بڑے بڑے گروہ مذکور هوئے هیں مگر ح مختلفہ کے ملاحظہ سے یہہ نتیجہ حاصل هوسکتا هی کہ محمود کي ف اُسکي سلطنت کے تمام حصوں سے بھرتي کي گئي اور کسي طرح کي ت و تفریق ظهور میں نهیں آئي خواہ ایک ایک آدمي بھرتي هوا یا چھ چھوٹے گروہ بھرتي کیئے گئے هوں هاں یہہ بات ضرور تھي کہ فوج تمام افسروں کو خاص اُسي نے جانچ تولکر مقرر کیا تھا خاص خا صوبونکي امدادي فوجیں اُنکے حاکموں کے زیر حکومت تھیں اور علاوہ پہاڑي لوگوں کے جو خود فوج میں داخل و شامل تھے پہاڑیونکے بہت مفسد گروہ اپنے موروثي سردارونکي حکومت کے تلے کام کاج کرتے تھے یا سپہ سالاریاں چنے چنے افسروں کے قبضوں میں تھیں اور اُنکے ناموں صاف واضح هوتا هی کہ وہ تمام افسر ترکي تھے *

نفس و تصرف قايم هے علم انشا اور کسيقدر دقيق علموں کے پهلانے کے ليئے
هي زبان ذريعه هوگئي تهي يهاں تک که اب بهي وه بان اون علموں کي
تعليم و تعلم کا وسيله هي *

محمود کي حکومت سے مختلف قوموں کے مختلف تعلقوں کا بيان

واضح هو که تمام مذکوره بالا قوميں محمود کي اطاعت مختلف
مختلف درجوں پر کرتي تهيں اور اُسکي حکومت سے طرح طرح کے تعلق
رکهتي تهيں *
شهروں اور ميدانوں کے رهنے والے جهاں عرب اور ايراني اور
چهوٹے چهوٹے گروه ترکوں کے بستے تهے جوکه ايک مدت سے خاص
خاص خطوں سے متعلق تهے محمود کي اطاعت پوري پوري کرتے تهے
غالب يهه هي که پهاڑي لوگ بهي مختلف درجوں کي اطاعت
کرتے تهے چنانچه پورے پورے تابعداروں سے ليکر اُن لوگوں تک فرمان
بردار اُسکے تهے جو خود مختاري کے قريب قريب تهے اگرچه بجاے
پورے خود مختار نه تهے ترکوں کے بڑے بڑے گروه سلجوقوں کي مانند
خانه بدوش لوگ تهے که جهاں کهيں وه رهتے تهے وهاں سے چنداں
واسطه نرکهتے تهے چنانچه جو ايک پشت اُنکي کبهي کبهي درياے
پر پڑي هوتي تهي وهي درياے والگا پر پڑاو ڈالتي تهي باقي سلطان
محمود سے علاقه کي صورت يهه تهي که اُنکا تعلق خاص اُنکے سرداروں اور
سرداروں کي راے و مرضي پر موقوف هوتا تها اور وه تعلق ايسا ناپائدار
تها جيسا که ايسي صورتونسے قياس ميں آتا هي مگر يهه بات ضرور هي
محمود کے عهد سلطنت ميں عموماً مطيع هونا اُنکا معلوم هوتا هي *
هندوستان کا وه تهوڑا حصه جو محمود کے دخل و تصرف ميں
تها شايد ايسے تهوڑے دنونکا فتح کيا هوا تها که حدود اُسکي حکومت
کے مقدار و وسعت کي نسبت بطور معقول قايم نهونگي چنانچه

کے لوگ ان کاموں سے بخوبي واقف تھے چنانچه جب ایرانیوں نے جلد
اسلام قبول کیا تو بڑے بڑے ذي اختیار عهدوں پر معزز و ممتاز هونے
لگے یهانتک که ابو مسلم جسنے عباسیوں کو تخت نشین کیا خاص
اصفهان کا رهنے والا تها اور منجمله مشهور خاندانوں کے برمي سائید کا
مشهور خاندان بلخ کے ایرانیوں میں سے پیدا هوا تها معلوم هوتا هی کہ
عرب کي فتح پر تهوڑا عرصه گذرا تها که ایرانیونکو خود مختاري اور آزادي کي
بلند نظري سوجهي اگرچه اصل و حقیقت میں طاهر عربي نژاد تها مگر
جب که وه باغي هوا تو ایراني لوگ اُسکے ممد و معاون هوئے باقي بنی
صفوي اور بني دیلم اور غالباً † بني سامان بهي ایراني هي تھے مگر جس
زمانه کي تاریخ هم لکهتے هیں اُس زمانه میں ایک محمود ایسا بادشاہ
بحر جکسرتیز اور بحر فرات کے درمیان میں هوا جو ایراني نژاد نتها

ایرانیونکی چال چلن کي خوبي اور اوقات بسري کے طریقونکي شایستگی
کے باعث سے دور دراز کے رهنے والوں کے لیئے چال ڈهال انکے نمونه تھی
اور زبان اونکي عربي لفظونکے ملنے سے بهت وسیع هوگئي اور اس زمانه
کوئي تهوڑے دنوں پهلے تمام ایشیا کے ملکوں میں جهاں جهاں مسلمان

† واضح هو که بني سامان عموماً ترک سمجهے جاتے هیں مگر حقیقت یهہ
که جب اُنکے مورث اعلی کو مامون رشید کے سامنے شهر مرو واقع بلاد خراسان
حاضر کیا گیا تها تو یهہ بات ثابت هوئي تهي که وه نه خود ترکي هی اور نه
غلام هی بعد اُسکے ایسے زمانه میں که دوسرے خاندان کے لوگوں کو گبریس سے
کے قایم کرنے میں کچهه فخر و عزت بهي تتهي اس خاندان یعني بني سامان نے
دعوے کیا که همارا مورث اعلی خاص ایراني تها اور باوصف اسکے که تي گگنیز صا
نے تمام تاتاري قوموں کے حال و احوال کي یهاں تک تحقیق کي که ایسے ایسے
خاص ترکونکو چهانا بینا جیسے که خاندان غزني کے لوگ تھے مگر بني سامان کے ترکي هو
دعوی نهیں کیا غرض که بني سامان خواه بخارا سے آئے هوں یا بلخ سے آکر بسے
مگر اِن دونوں ملکوں کے مستقل باشندے ایراني هیں علاوه اسکے جو اُنهوں نے
علم یعني فارسي زبان میں پهلے پهلے بهت سي کوششیں کیں تو اُس سے بهي
هوتا هي که نسل اُنکي ایراني تهي

ہوئے نہ یہاں تک کہ ایران اور چین کے تاتاریوں میں شکل و شمائل کا اشتراک باقي نہیں *

اگرچہ صورتیں بدل گئیں مگر طبیعتوں میں کسیقدر خصوصیت باقي هی جس سے قومي عادات اُنمیں پائی جاتی هیں یہانتک کہ جب زیادہ شایستہ قوموں کی اخلاق و عادات سے اُنکے طور و طریقوں میں تہذیب اور شایستگي حاصل هوتي هی تو یورپ والوں کي سي دلاوري اور کار روائي ایشیا کي اور قوموں کي نسبت اُن میں زیادہ پائي جاتي هی *

مگر یہہ بات واضح رهے کہ جن تاتاریونکا حال هم بیان کرتے هیں کي عادات خاص ایرانیوں کے بوجهہ دباو سے قایم هوئیں اور حقیقت هی کہ ایراني لوگ ایسے هیں کہ جن لوگونکو اُنسے لگاو پیدا هوا تو عادات و اخلاق کي تاثیر اون لوگوں پر ضرور هي پڑي *

ایرانیوں کا بیان

علاوہ اُس تیز فہمي اور چالاکي کے جو عربوں اور تاتاریوں کي مانند ان لوگوں میں پائي جاتي هی هندوؤں کي کاهلي اور فن و فریب بهي حاصل هی اور باوجود اِسکے بہت سي ایسي ایسي استعدادیں رکہتے جو خاص اُنهیں لوگوں سے مخصوص هیں چنانچہ وہ لوگ ایسے شنگ اور چلبلي طبیعوں کے آدمي هیں کہ باوصف اِسکے کہ بڑے ظالم بادشاهوں کے زیر حکومت رهے سهی اور ظالموں کي حکومت سے همیشہ افسردہ پژمردہ پڑے رهے مگر اوصاف مذکورہ کي وجہہ ایشیا کي تاریخ میں ایسي قدر و منزلت پیدا کي کہ اُنکي تعداد و اور قوت و دولت کي مناسبت سے نہایت زیادہ تهي *

یہہ گمان غالب هی کہ جب عرب والوں نے ایران کو فتح کیا تو لوگ اپنے ملک کے مالي ملکي کاموں میں پہلے هي سے مہارت هونگے اور وہ کام اُنکے هاتهوں سے انجام هوتے هونگے اس لیئے کہ عرب

ایسي سختیاں اٹھاتے تھے جیسي اُن لوگوں کو اُٹھاني پڑتي ھیں جو اُونٹوں کو جنگل جنگل لیئے لیئے پھرتے ھیں وہ لوگ شہروں میں رہتے تھے اور اپنے بادشاھوں کي سلطنتوں کے چوڑے چکلے ھونے سے ایسي فکروں میں مبتلا نتھے جو دشمنوں کے بہت پاس پڑوس ھونے سے لاحق ھوتي ھیں *

یہي باعث تھا کہ اُن لوگوں میں کوئي بات ایسي پائي نجاتي تھي جسکي بدولت سمجھہ بوجھہ اُنکي کچھہ درست ھوجاتي یا اپني خو مختاري کا خیال اُنکے دلوں میں پیدا ھوتا اگرچہ عرب والوں کي طرح بہادر اور جفا کش تھے مگر معلوم ھوتا ھي کہ عرب والوں کي چالاک طبیعتوں کي نسبت اُنکي طبیعتیں کند اور خراب تھیں سودارونکي ضرور سے آپس میں لڑتے پھرتے تھے اور ذاتي جوش کے حسابوں بالکل ٹھنڈ تھے اور جو بیرحمیاں اور ظلم اُنسے صادر ھوتے تھے وہ دین کے تعصب انتقام کي ضرورت سے نہوتے تھے بلکہ محض ناداني اور بیوقوفي ھوتے تھے ھاں یہہ بات ضرور تھي کہ اُنکے آپس میں اتفاق اور اخ کا برتاؤ اچھا تھا اور وہ برتاؤ اُنکے برے اِرادوں اور کھوٹي خواھشوں بہت مغلوب نہیں ھوتا تھا *

جن ملکوں کو عرب والوں نے فتح کیا وھاں نشان اپنے مضبو مستحکم اُنھوں نے چھوڑے چنانچہ دین و قانون اور علم و حکمت کي صور اُنکي بدولت بدل گئیں اور اُنکي رعایا اور مریدوں نے اُنکے اچھے برے وص کو یہاں تک اختیار کیا کہ ھم جہاں کہیں کسي مسلمان کو دیکھتے تو اُسمیں عرب والوں کي سي سختي سینہ زوري اور رشک و حسد کسیقدر مہمان نوازي فیاضي کا نشان پتا ضرور پاتے ھیں برخلاف تاتاري لوگوں نے نہ کوئي دین اپنا قائم کیا اور نہ کسي علم و ھنر کو دیا اور قطع نظر اِس سے کہ وہ اور لوگوں میں اپنے عادات و اخلاق اثر پیدا کریں آپ اُن قوموں سے بہت خلط ملط ھوگئے تھے جنمیں وہ

کو بڑا قدر و وقار حاصل هوا تها چنانچه محمود کے مرتے هي ايشيا کے
بڑے حصه پر وه لوگ قابض و متصرف هوگئے *

اگرچه اصل و حقيقت ميں خاندان غزني کے لوگ بهي ترکي نزاد
تهے مگر اُنپر اور بادشاهي خاندانوں کي نسبت جو اُنکے همعصر تهے
اُن کے هم وطنوں يعني ترکوں کا رعب داب کم تها چنانچه منجمله
کے الپتگيں ايک غلام تها جو خراسان کا حاکم هوگيا تها اگرچه تهوڑے
غلام اور آزاد ترک اُسکي خدمت ميں رهتے تهے مگر بهت سے لوگ
کي فوج کے اور تمام رعايا اُسکي خاص غزني کے پاس پڑوس کے
نے والے تهے اور خود محمود ايک ايراني عورت کے پيٹ سے پيدا †
تها چنانچه زبان اُسکي ايرانيوں کي زبان اور طور اسکے اُنکے
وں سے مطابق و موافق تهے علاوه اُسکے ماوراءالنهر کے فتح هونے پر
ت سے ترک اُس پاس کے رهنے والے آئے هونگے اور اس ليئے که قرب و
ر کے ملکوں ميں فخر و اعتبار اُنکو حاصل تها تو محمود کي سلطنت
ن بات اُنکي زياده بن پڑي هوگي *

تاتاريوں اور عربوں ميں خانه بدوش قوموں کے موجود هونے سے
بات سمجهه ميں آتي هي که اِن دونوں گروهوں ميں کچهه نه کچهه
بهت هوگي مگر جب دونوں کا مقابله کيا جاويگا تو پوري پوري
ت کهل جاويگي *

مسيح عليه‌السلام کي تيرهويں صدي سے پهلے تاتاريوں کا بهت پرانا
جو کچهه موجود هي اُس سے يهه دريافت هوتا هي که وه لوگ
حاکموں کي حکومت تلے بڑے بڑے گروه تهے اور غير مزروعه زمينوں
جو بالکل بنجر بهي نتهيں بهيڑ بکرياں چراتے تهے اور فاقوں کے مارے

محمود کي ماں زابل کي رهنے والي تهي جو کابل کے جنوب ميں واقع هي
اُسکي حدوں کا غزني سے اور انجام اُنکا سيستان کے حدود پر پورا هوتا هي
ستان بهي اُسميں شامل هي

جواہر کے سات پیمانہ اُسنے جمع کیئے تھے تو اُسنے پکار کر یہہ بات کہي کہ خدا تعالی کا ہزار شکر ہی کہ جواہر کے پورے سو پیمانہ خدا نے مجہکو عنایت فرمائے *

محمود کے دربار اور سپاہ کا بیان

جو بادشاہي خاندان محمود کے بعد ہندوستان میں ہوئے اُن خاندانوں کي اصلیت خاص غزني کے دربار یا اُسکے قرب و جوار سے متفرع ہوئي مگر اسبات کا بڑا افسوس ہی کہ غزني کے دربار اور نیز اُسکے آس پاس کے رہنے والوں کے چال چلن اور اطوار و اخلاق پر راے لگانے کیلیئے بہت تہوڑے حالات ہمارے پاس موجود ہیں *

فتوحات عرب کے زمانہ سے کابل وغیرہ کے بہت سے حالات اس زمانہ تک متغیر و متبدل ہوگئے تھے اور پہلے حکام اور فتحمندوں کي نسبت مختلف لوگ اپنا اپنا تسلط رکھتے تھے اگرچہ بہت سے عرب اب بھي سپاہي یا حاکم تھے مگر حقیقت یہہ تھي کہ وہ نسل کي فرق سے عرب کہلاتے تھے دربار اور فوج میں ترکي لوگ بہت بھرتي تھے باقي تمام لوگ اور کل رعایا ایراني تھي *

ترکوں کا بیان

واضح ہو کہ ترک غزني میں فتحمندوں کي طرح نہ آئے تھے بلکہ جب ماوراءالنہر فتح ہوچکي تو لونڈي غلاموں کي طرح جنوبي ملک سے لائے گئے تھے یہاں تک کہ مستقل بادشاہوں نے اُنکي دلاوري بہادري اور فرمانبرداري' وفاداري اور علاوہ اُسکے خود ملک سے بھي اُنکي بیگانگي بے تعلقي دیکھہ کر اُنکو اعتمادي اپنا قرار دیا تھا اور یہي باعث تھا کہ عموما ہر کام میں دخیل تھے غرض کہ نوبت یہانتک پہونچي تھي کہ بعض بادشاہوں نے اپني ذات خاص کا چوکي پہرا بھي تفویض اُنکو کیا اور بعضوں نے بڑے بڑے عہدوں پر اُنکو سرفراز فرمایا تھا حاصل یہہ اُس ملک میں جہاں عرب کي سلطنت پہلے ہوچکي تھي ترکي لو

کر چھپایا چنانچہ وہ اسکے گھر میں پہونچا اور دونوں سیاہ کاروں کو سوتے
پایا اور چراغ کو گل کیا اور مرد کا قصہ ایک ھاتھہ میں پاک کیا بعد
اسکے چراغ طلب کیا اور اُس نابکار کا منہہ دیکھکر خدا کا شکر ادا کیا اور
پانی مانگا اور خوب غٹاغٹ کر پیا اور جب کہ اُس گنوار کو اپنی حرکتوں
سے متحیر پایا تو اُس سے یہہ بیان کیا کہ ایسے بیباک مجرم کی نسبت
مجکو یہہ شبہہ تھا کہ شاید وہ میرا بھتیجا ھی اور چراغ اسلیئے گل کیا
کہ شاید محبت کے باعث سے دادرسانی میں کوئی قصور واقع ھووے
اور اب دریافت ھوا کہ یہہ مجرم اور آدمی ھی اور جو کہ میں نے یہہ
سخت قسم کھائی تھی کہ جب تک تیری داد ندونگا تب تک کھانے
سے آشنا نہونگا چنانچہ پیاس کے مارے میری یہہ نوبت پہونچی
کہ ھونٹ پپڑا گئے تھے اور نہایت بیتاب ھوگیا تھا *

علاوہ اسکے ایک اور حکایت اُسکی ایسی بیان کی گئی کہ اُس سے
صاف واضح ھوتا ھی کہ رعایا کے فرض ادا کرنے کا بہت خیال اُسکو رھتا تھا
چنانچہ عراق کی فتح پر تھوڑی مدت گذری تھی کہ عراق کے مشرقی
جنگل میں سوداگرونکا ایک قافلہ لٹ گیا اور منجملہ اُنکے ایک سوداگر
کی ماں جو وھاں کام ایا تھا غزنی کو فریادی آئی اور جب کہ فریاد اُسکی
سنی اور محمود نے یہہ عذر پیش کیا کہ ایسے دور دراز ملکوں میں پورا
انتظام ممکن نہیں تو اُس عورت نے کمال دلیری سے جان ھارکر یہہ
کہی کہ جب تجھہ سے دور دراز ملکوں کا انتظام اچھی طرح نہیں
ھوسکتا تو پھر کسلیئے اُن ملکوں کو تو فتح کرتا ھی جس پر بندوبست اور
انتظام پورا نہیں اور یہہ خوب یاد رھے کہ قیامت کے روز اُنکی حفظ و حراست
کی جوابدھی کرنی پڑیگی غرض کہ محمود اس ملامت سے بہت نادم
ھوا اور اُس عورت کو بہت کچھہ دیکر راضی کیا بعد اُسکے قافلوں کی حفظ
و حراست کے لیئے پورا بندوبست رکھا *

شاید کہ محمود اسقدر دولتمند تھا کہ کوئی بادشاہ آج تک اُسکی
مانند نہیں ھوا اسلیئے کہ جب اُسنے کسی پہلے بادشاہ کا یہہ حال سنا کہ

باوجود اُس خونریزي اور تکلیف اور مصیبت کے جو اُسکي بدولت ظهور میں آئي یهه واضح نهیں هوتا که وه بادشاه ظالم تها اسلیئے که هم اُسکے دربار اور خاندان کے وه ظلم و قتل نهیں سنتے جو اور خود مختار بادشاهوں کے درباروں اور خاندانوں میں واقع هوئے هیں اور اُسکے عهد کي ایسي سزاؤں کا حال بهي مندرج نهیں جو خلاف انسانیت سمجهي جاویں یهاں تک که جب باغي لوگ عفو تقصیر اور سرفرازي کے بعد پهر بهي بغاوت کرتے تهے تو قید کے سوا کوئي سخت سزا نه اُٹهاتے تهے محمود متوسط اندام اور مناسب الاعضا اور ورزش گیر تها مگر چیچک نے اُسکو اسقدر کهایا تها که وه عین شباب میں رنگ و روپ کي طرف سے افسرده پژمرده رهتا تها یهاں تک که ایک بار اُسکو یهه خیال آیا که ایسی عمده عمده کام کرنے چاهیئیں جنکي خوبي صورت کي زشتي کو متادے †

معلوم هوتا هی که محمود خوش اخلاق تها اور اپنے رفیقوں ملازموں سے اچهي طرح رهتا تها *

حکایت مفصله ذیل سے واضح هوتا هی که سپاه کو پابند قواعد رکهنے میں نهایت سرگرم تها جو سپهسالار کي بڑي خوبي هی بیان اُسکا یهه هی که ایک گنوار ایکدن اُسکے قدموں پر گرا اور اُس سے یهه شکایت پیش کي که فوج کے ایک افسر نے میري جورو سے لگاوت کي اور مجهکو مار پیٹ کر گهر سے نکال دیا اور یهه ستم اُسنے کئي مرتبه کیا اور میري داد فریاد کي پروا نهیں کرتا محمود نے اسکو یهه هدایت کي که فی الحال خاموشي مناسب هی مگر اب جب کبهي تیرے گهر وه شخص آوے اسیوقت اسکي اطلاع کرنا غرض که جب تیسرے دن وه گنوار پهر آیا محمود اپني تلوار اوٹهاکر اسکے ساتهه هوا اور ڈهیلے ڈهالی چغه میں

کو قبول کیا اور سارٹیفکٹ سلطاني اُسکو عنایت فرمایا اُسمیں یهه لکهدیا که یهه شخص پکا مسلمان هی

† ڈي هربیلاٹ صاحب براییس صاحب کي تاریخ اور تاریخ فرشته

شاید که اُسکے جهادوں میں نهایت ناپسندیدہ بات وہ هی جسکو ایک مسلمان مورخ نے لکها هی اور پرایس صاحب نے اپني تاریخ میں اُسکا حواله دیا بیان اُسکا یهه هی که جو قیدي هندوستان سے گرفتار هوکر گئے تهے وہ اس کثرت سے تهے که لونڈي غلاموں کو سوا دو دو روپیه بهي کوئي خرید نکرتا تها *

مسلمان مورخ محمود کو پکا مسلمان نهیں سمجهتے بلکه دهریه هونیکا عیب لگاتے هیں اور کهتے هیں که وہ کسي قسم کي شهادت کو نمانتا تها عاقبت کے معاملة میں متردد تها اور جو کهاني که اُنهوں نے لکهي اُسکے اخیر سے یهي بات ثابت هوتي هی چنانچه اُسنے جب یهه دیکها که میں حد سے بهت بڑہ گیا اور لوگ اُس سے بے اعتقاد هوگئے تو یهه مشهور کیا که میں نے پیغمبر علیه‌السلام کو خواب میں دیکها اور ایک فقرے سے لوگوں کے شکوک و شبهات کو رفع کیا *

هاں یهه بات تحقیق هی که اُسکو اپنے مذهب کے قاعدوں پر کمال رغبت تهي چنانچه اُسنے سچے خلیفه سے همیشه رفاقت برتي اور جو خلعت اور تحفه که جهوٹے خلیفه نے اُسکو مصر سے بهیجا وہ اُسنے قبول نکیا اگرچه اُسنے ایسے جهوٹے لوگوں کو اوبهر نے ندیا جو دین کے پیرایه میں بڑے بڑے کام کرتے تهے مگر سچے دینداروں کا کمال ادب بهي کرتا رها † * کوئي لڑائي ایسي نهیں جسمیں یهه بیان نهو که اُسنے سجدہ میں گرکے دعا نه مانگي اور اپني فوج پر خدا کي رحمت نچاهي هو ‡ *

* اورنگ زیب کا خط مندرجه رجسٹر تحقیقات ایشیا بابت سنه ۱۸۰۱ ع کے صفحه ۹۲ کا ملاحظه کیا جاوے

† تاریخ فرشته اور روضة‌الصفا میں ایک حکایت لکهي هی جس سے محمود کے ظلم کي حقیقت کهلتي هی وہ یهه هی که نیشا پور کے ایک باشندہ کو دهریه هونے کا الزام لگاکر بادشاہ کے روبرو لائے اُس نے بادشاہ سے یهه کها که میں دولتمند هوں دهریه نهیں هوں اب آپ میري آبرو کو ضرر نه پهونچاویں اور بجاے اسکے میرا مال و دولت ضبط کریں بادشاہ نے اُس کي یهه بات اچهي طرح سني اور رشوت

اُسکے دل میں سمائی هوئی تهي مگر اُس مطلب کے پورا کرنے کے لیئے کبهي
اپنے ادنی فایدے کو بهي هاتهه سے نهیں دیا بلکه جب وه مطلب بلا نقصان
بهي حاصل هوتا تها تو چندان پروا اُسکي نکرتا تها اسلیئے که اگر هندوستان
کے کیسي صوبه پر مستقل قبضه کرتا تو اُسکا نتیجه اسلام کے حق
میں اُسکي اُن تمام حملوں سے زیاده اچها هوتا جو اُسنے هندوستان پر
کیئے اور اُنسے کوئي بابت اسکے سوا حاصل نهوئي که هندوؤں کے دل
قبول اسلام سے اور بهي زیاده سخت هوئے کیونکه محمود کے حملوں سے
صورت اسلام کے اُنکي نظر میں آئے وه نهایت بري اور خراب دکهائي دي
بلکه منجمله هندوستان کے صوبوں کے جهاں کهیں قبض تصرف اسکا
کامل بهي تها وهاں بهي اسلام کے پهیلانے میں اسنے بهت تهوڑي کوشش
کي اور جسطرح که محمد قاسم نے هندو لوگوں کو بجبر و تعدي مسلمان
کیا اُسطرح تو کهاں محمود کي نسبت یهه بات بهي معلوم نهیں هوتي
باوصف اسکے که وه گجرات میں ایک مدت تک مقیم رها اور لاهور پر قبض
و دخل اپنا رکها اُسنے ایک هندو کو بهي مسلمان کیا هو یهاں تک که
راجاؤں میں صرف قنوج کا راجا رفیق اسکا تها اور وه بهي مسلمان نهوا
اور جو معاملے که اسنے راجه لاهور سے برتے وه تدبیر مملکت پر متفرع
مذهب سے کچهه علاقه نتها اور جب که اسنے تخت گجرات پر ایک
بهکت کو بیٹهایا تو صاف واضح هی که اس تدبیر سے اسلام کے پهیلانے کا
خیال اسکي دل میں نتها بلکه کوئي اور بات اسکو مقصود تهي *
کسي تاریخ میں کهیں یهه بات پائي نهیں جاتي که اسنے لڑائی کے
وقتوں اور قلعه کے حملوں کے سوا کسي هندو کو جان سے مارا هو هاں
اپنے مسلمان بهائیوں کو ایران میں قتل کیا اور یهه بهي ایک مقتضاے
وقت تها کچهه دلي خواهش نتهي اور جب که اسکي ان قتلوں کا مقابله
هلاکو چنگیز خان کے قتلوں سے کیا جاوے جو مسلمان نتها اور تمام
اُسکي ایک بڑے مورخ نے استقدر کي هی که اُسکو بدبلوے کا نمونه کها
هی تو وه بهت خفیف ٹهرتا هیں *

نے جو اور ملکوں کے معماروں سے زیادہ اُستاد اور کاریگر تھے اس مسجد کے
بنانے میں نئے نئے ڈھنگ برتے اور نہایت خوش قطع اُسکو بنایا چنانچہ
مصالح اور لوازم کي نسبت خوش قطعي کے باعث سے زیادہ تعریف کے
قابل هوئي تاریخ فرشته والا جسکي کتاب سے حال مذکورہ بالا انتخاب کیا
یا بیان کرتا هی که جب غزني کے امیروں نے یهه دیکها که بادشاه کو
عمارات کا بهت شوق ذوق دامنگیر هے تو اُنهوں نے اپنے اپنے خاص محلوں
و نفع عام کي عمارتوں کے عمده اور شاندار بنانے میں ایک دوسرے سے
سبقت لیجانی چاهي اور شهر کي آرایش کو پیش نظر رکها چنانچه تهوڑے
دنوں بعد وه دارالسلطنت ایشیا کے تمام شهروں سے مسجدوں اور طرح
طرح کے مکانوں اور عمده عمده نهروں اور تالابوں کي رو سے آراسته پیراسته
و معزز و ممتاز هوگیا *

تمام مورخ محمود کي شان و شوکت کا حال بیان کرتے هیں که
اُس کر و فر کے جو خلیفوں نے اُسکے دیکها دیکهي قایم کي تهي
اُن کے درباروں کا ساجاه جلال بهي اُسکے هاں پایا جاتا تها اور جب
هم اس شان و شوکت پر اُسکي بڑي مهمات اور فوج کي شایستگي کو
نظر کریں تو اُسکے مورخوں کے اس کلام کو تسلیم کرنا چاهیئے که اگرچه
حصول مال و دولت کا شوق اُسکو زیاده تها مگر جیسے که خوبي اور
فیاضي سے وه صرف کرنا جانتا تها ویسا کسي کو سلیقه نتها *

جیسے که ایشیا کے مورخوں نے لوبهه لالچ کا اتهام اُسکے ذمه لگایا
ویسے هي یورپ کے مورخوں نے دیني تعصب کا عیب اُسمیں ٹهرایا
نتیجه پهلا اتهام اُسکے واقعات سے ثابت هی مگر دوسري تهمت لوگوں
کي کم فهمي کا نتیجه هی اسلیئے که وه کافروں سے بایں وجهه لڑتا تها
که ایک آمدني کا ذریعه تها اور اُسکے زمانه میں جهاد ایک فخر و
عزت کي بات سمجهي جاتي تهي اگرچه اور مسلمانوں کي مانند اسلام کے
پهیلانے میں بڑي بڑي خواهش ظاهر کي اور غالب یهه هی که یهه بات

اور نیلا پیلا هوکر طوس کو چلاگیا اور محمود کی بڑی هجو لکھی اور اُنکے انتقام و مواخذه سے اندیشه کرکے اُسکی قلمرو سے بوقت ضرورت نکل جانے پر آماده رها مگر جب که محمود نے اُس نظم کی خوبی کو یاد کیا تو اپنی جوانمردی سے اُسکی هجو و مذمت کی پروا نکی اور اس قدر بڑا انعام روانه کیا که وه اُسکی بڑی سے بڑی امید سے زیاده تها مگر یهه انعام ایسے وقت پهونچا که اِدهر سے یهه انعام آیا اور اُدهر سے جنازه اُسکا نکلا اور جب که اُسکی بیٹی کو خبر هوئی تو پہلے اُسنے اُسکو قبول نکیا مگر محمود کی فهمایش سے آخرکار اُسکو قبول کیا اور طوس والوں کے آرام کے واسطے جہاں باپ اُسکا پیدا هوا تها اور وه شهر اُسکو نهایت مانوس تها دریا کے کنارے پر ایک گهاٹ کے بنانے میں وه روپیه صرف کیا *

محمود کی هجو آج تک موجود هی اور اُسیکی پڑھنے سے محمود کے خاندان کا گهٹیا هونا اور خود محمود کا لوبهی لالچی هونا دریافت هوتا هی ورنه اسقدر مدت تک ان بری باتوں کی یادگاری باقی نرهتی

جو عمارتیں که محمود نے متهرا اور قنوج میں دیکهیں تهیں اُنکے دیکهنے سے عمارات کا نیا شوق اُسکے دل میں پیدا هوا یا پہلا شوق ترقی پکڑگیا غرض که بهر حال اُس مهم سے واپس آنے پر یهه شوق کمال و خوبی سے ظاهر هوا چنانچه اُسنے ایک بڑی مسجد بنوائی اور نام اُسکا عروس بهشتی رکها اور اُس زمانه میں وهی مکان ایشیا والوں کو اچنبه معلوم هوتا تها یهه مسجد سنگ باسی اور سنگ مرمر سے بنی هوئی تهی اور ایسی خوش قطع تهی که بقول نوشته والے کے دیکهنے والے حیران ره جاتے تهے عمده عمده فرشوں اور شمعدانوں اور چاندی سونے کی آرایشوں سے آراسته پیراسته تهی اور ظن غالب هے که هندوستان کے معماروں

* ڈی هربیلٹ صاحب کا قول اور کینیڈی صاحب کی تحریر حریاب علم مندرجه آلٹ بمبئی اور مالکوم صاحب کی تاریخ ایران اور دیباچه شاهنامه هارو اوریئنٹل میگزین جلد ۲

بعض ایران کے اُن بادشاهوں اور دلاوروں کي تاریخ جو مسلمانوں کي قوم سے پہلے گذري بطور نظم تحریر کرے تو وہ بڑے انعام کا مستحق ہوا چنانچہ پہلے پہل دقیقي شاعر جو اُن دنوں بڑا زبان اور مشہور تھا اس کام میں مصروف هوا مگر هزار شعر سے زیادہ لکھنے نہ پایا تھا کہ اُسکے ایک نوکر نے اُسکو قتل کیا بعد اُسکے محمود کي فیاضي سنکر فردوسي اُسکے دربار میں حاضر هوا اور اس بڑي کتاب کو اُسنے ایسے کمال سے پورا کیا کہ اگرچہ بعض بعض الفاظ اُسکے اب استعمال میں نہیں رهے باوصف اسکے ایرانیوں کي کتابوں میں سے نہایت عمدہ اور عام پسند هی یہاں تک کہ یوروپ والے بھي اُسکي رزم بزم کے مقاموں کي تعریف کرتے هیں اور تمام کتاب میں هومر شاعر کي سے سادہ بیاني اور شان و شوکت پائي جاتي هي علاوہ اُسکے اُس نظم کي یہہ بات بیان کے قابل هی کہ شاید اُس زمانہ کے شاعروں کا بھي مذاق هووے کہ اوس نظم میں قدیم زبان فارسي کے لفظ استعمال کیئے اور کمال احتیاط سے الفاظ عربي کا برتاو نہیں کیا اگرچہ یہہ بات بالکل درست نہیں مگر کہتے هیں کہ ساٹھہ هزار شعروں میں ایک لفظ بھي ایسا نہیں کہ اصل اُسکي عربي هو اور جب کہ وہ شاعر اُس کتاب کو تصنیف کرتا تھا تو گاہ گاہ محمود کو بھي سناتا تھا اور محمود اُسکے سننے سے باغ باغ هو جاتا تھا اور انعام دیکر ممنون اُسکا هوتا تھا مگر جب کہ بقول فردوسي تیس برسکے بعد یہہ کتاب پوري هوئي تو انعام اُسکا ضخامت کتاب اور محنت مصنف سے کچھہ مناسبت † نرکھتا تھا چنانچہ فردوسي نے اسکو قبول نکیا

† کہتے هیں کہ محمود نے هر شعر پر ایک درم کے دینے کا وعدہ کیا تھا اگرچہ طلائي درم کا وعدہ کیا تھا مگر جب کہ وہ بھاري رقم اُسکے سامنے آئي تو اُسکو اُسکي چھاتي پھٹ گئي چنانچہ زبان کو بدلکر چاندي کے درم دینے لگا بہر حال یہہ واضح هوتا هی کہ اُسنے شعروں پر بہت سا روپیہ دینے کا وعدہ کیا تو نہایت دقت پڑتي اور یہہ خیال اُسکا کہ یہہ شاعر روپیہ کي طمع سے نہایت عمدہ لکھیگا ٹھیک هی کہ اُسکو شعر فہمي کا بڑا سلیقہ تھا

درم ساڑے تین ماشہ کا هوتا هی (مترجم)

قیام کے لیئے بہت سا روپیہ مقرر کیا اور طالب علموں اور فاضلوں کے وظیفوں کے لیئے ایک مستقل سومانہ قرار دیا † اور ایک لاکھہ روپیہ سالانہ کے قریبا عالمونکی پینشن کیواسطے قرار دیئے اور علماء اور مشہور لوگوں کے ساتھہ ایسی طرح پیش آتا تھا کہ اُسکی دارالسلطنت میں اتنے علم و ہنر والے جمع ہوئے تھے کہ ایشیا کے کسی بادشاہ کو یہہ بات نصیب نہیں ہوئی ‡ *

جن فضل و ہنر والوں سے دربار اُسکا آراستہ و پیراستہ تھا منجملہ اُنکے دو چار کے ناموں سے یورپ والے واقف ہیں چنانچہ عنصری ایشیا میں وہ پہلا شخص ہوا جس نے شاعری § کی بدولت بڑا مرتبہ حاصل کیا مگر محمود کی شعرا پروری فردوسی طوسی کے باعث سے شہرہ آفاق ہوئی اور فردوسی کے سبب سے طوس اُسکے وطن نے بڑا نام پایا *

محمود کے علمی شوق و ذوق کا حال زیادہ اِس شاعر کی تاریخ سے واضح ہوتا ہی اور جو کہ کہیں کہیں اِس تاریخ کے دیکھنے سے محمود کی عادتوں کا نقصان معلوم ہوتا ہی تو وہ تاریخ اِس وجہہ سے زیادہ معتبر اور دلچسپ ٹھہرتی ہی اور جبکہ محمود نے یہہ معلوم کیا کہ ایرانکے پہلے بادشاہوں کی شہرت اُنکے تعصب کے باعث سے بلاد ایران میں معدوم ہونے کو ہی تو اُسنے ایران کے آغاز قبضہ تصرف میں یہہ اشتہار جاری کیا کہ

† برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ۱ صفحہ ۶۰

‡ جن لوگوں نے پہلے پہل فارسی کی ترقی میں کوشش کی وہ سامانی خاندان والے معلوم ہوتے ہیں چنانچہ تاریخ طبری کو جو ایک مشہور تاریخ ہی اُسی خاندان کے ایک بادشاہ کے وزیر نے سنہ ۹۳۶ ع میں عربی زبان سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا اور رودکی شاعر نے جو فارسی کا بڑا پرانا شاعر تھا اُسی خاندان کے ایک بادشاہ سے اسی ہزار درم ایک کتاب اخلاق کی تصنیف کے صلہ میں پائے جسکی بنیاد اُسنے پیل پایہ کی کہانیوں پر رکھی تھی گبن صاحب نے خاندان دیلم کو فارسی زبان کا شگفتگی بخشنے والا بیان کیا ہی مگر ملک ایران میں جسکی بدولت فارسی کو کمال حاصل ہوا وہ سلطان محمود ہی تھا *

§ کرنل کینیڈی صاحب کی تحریر بحوالہ دولت شاہ مندرجہ حالات بنبئی لٹریری سوسئیٹی جلد ۲ صفحہ ۷۵ اور اسی مقام میں اِس بات کی سند بھی موجود ہی کہ رودکی کو انعام عطا ہوا

کي جسارت حد سے زیادہ رکھتا تھا اور ایسي بات کے ملاحظہ سے کہ اُسنے
اپنے ملک سے اکثر باہر رہنے کے زمانہ میں اپني سلطنت کا انتظام و انجام
بخوبي قایم رکھا یہہ امر صاف واضح هی کہ وہ حکمراني کي عمدہ لیاقت
رکھتا تھا اور اُسکي سلطنت کي فراخي و وسعت سے قابلیت اسکي اسلیئے
ثابت نہیں هوتي کہ اس زمانہ میں آس پاس کے ملکوں کا ایسا حال
تھا کہ اُسکي بلند نظري اور اُلوالعزمي کے لیئے اس سے زیادہ خالي میدان
تھے جنمیں اسنے دوڑ دھوپ کي جرأت و جسارت کي تھي اور اسکي
سلطنت کے جلد خراب هوجانے سے اُسکي اُس دانائي کو جو اُسنے اُسکے
انتظام کرنے میں برتے تھے بڑے پائہ کي نہیں سمجھہ سکتے اور هندوستانکي
انتظامات سے بھي جنکي مصروفیت میں سارے کار و بار کو چھوڑا تھا ترتیب
و انتظام کي کوئي علامت ظاهر نہیں هوتي اور اُنکي بے ترتیبیوں اور ادھورے
پن سے بھي اُسکو گہري سمجھہ بوجھہ والا نہیں کہہ سکتے بشرطیکہ
یہہ تسلیم نہ کیا جاوے کہ اُسکے بڑے بڑے ارادوں نے اُسکي سلطنت کو
هندوستان میں جمنے اور بڑھنے ندیا *

معلوم هوتا هی کہ اُسنے ملکوں کے انتظاموں میں کوئي نئي بات
اپني طرف سے ایجاد نہیں کي اور کوئي روایت بھي اس باب میں پائي
نہیں جاتي کہ اُس نے کوئي نیا قانون اور قاعدہ جاري کیا *

اُسکي فخر و عزت کا واقعي سبب یہہ تھا کہ باوصف سپہ گري اور
ملکگیري کے علوم و فنون کي ترقي میں نہایت سرگرم تھا اور یہہ خوبي
اُس عہد میں عجیب تھي اور اب تک کوئي بادشاہ اُس سے سبقت
نہیں لیگیا اور باوصف اِسکے کہ نہایت کا کفایت شعار تھا مگر فضل و
کمال کے مقدمہ میں نہایت فیاض تھا اور اسي سبب سے قدر و اقتدار اُسکي
بہت ماني جاتي هی چنانچہ اُسنے ایک بڑے مدرسہ کي بنیاد خاص
غزني میں ڈالي اور مختلف زبانوں کي عجیب عجیب کتابیں اُنمیں
اور قدرتي عجائبات کا ایک عجایب خانہ بنایا اور اِس مدرسہ کے

اُسکے تمام ملک پر قابض و متصرف ہوگیا اور جب کہ قزوین اور اصفہان کے لوگ اُس سے بمقابلہ پیش آئے تو اُس نے اُس مقابلہ کا یہہ تدارک کیا کہ اُن شہروں کے کئي ہزار باشندوں کو گردن مارا † *

محمود کي وفات کا بیان

یہہ تمام معاملے جو اب مذکور ہوئے اُسکي سلطنت کے وہ پچھلے کام تھے جو اُسکي یادگاري کو بڑا دھبا لگا گئے اور جبکہ وہ اپنے دارالسلطنت کو واپس آیا تو تھوڑے دنوں بعد بیمار ہوا چنانچہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۰۳۰ مطابق سنہ ۴۲۱ میں ‡ بمقام غزني مرگیا *

محمود نے مرنے سے تھوڑي عرصہ پہلے یہہ حکم دیا کہ تمام خزانے سامنے لائے جاویں چنانچہ جب بحسب‌الحکم اُسکے وہ خزانے اُسکے سامنے لائے گئے اور وہ دیر تک اُنکو حسرت سے دیکھتا رہا اور اِس خیال سے آنسو بہائے کہ جلد اُن سے کنارہ کرنا پڑا غرض کہ کام ناکام اُن خزانوں سے رخصت ہوا اور تھوڑا بہت اُن لوگوں پر تقسیم کیا جنسے رخصت ہونے والا تھا § *

محمود کي عادتوں کا بیان

بطور مذکورۂ بالا سلطان محمود نے وفات پائي جو حقیقت میں زمانہ کا بہت بڑا بادشاہ تھا اور مسلمانوں کے نزدیک ہر وقت میں بادشاہ ہي اگرچہ بعض بعض اوصاف اُسکے بہت مبالغہ سے بیان کیے ہیں مگر حقیقت یہہ هی کہ وہ بہر حال اُس شہرت کا مستحق تھا اُس نے خصلت کي تھي ہوشیاري اور چستي و چالاکي اور دلیرانہ کا

† مي ہربي لٹ صاحب کي گفتگو در باب محمود صفحہ ۵۲۱

‡ بِرگز صاحب کے ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ۱ صفحہ ۸۴ پرایس صاحب تاریخ جلد ۲ صفحہ ۲۹۴

§ غالب یہہ هی کہ سعدي شیرازي نے اسي سرگذشت سے محمود سبکتگین حکایت ماخوذ کي جسکو گلستان میں نقل کیا

محمود کا ایران کو فتح کرنا

بعد اُسکے محمود کو ایک ایسي بڑي فتح نصیب هوئي جسکي
دولت زور اُسکا غایت کو پهونچا تفصیل اُسکي یهه هی که دیلم کا خاندان
جسکي حقیقت هم بیان کرچکے هیں تین شاخوں میں منقسم هوگیا تها
اور بہت سے انقلابوں کے بعد ایک شاخ اُسکي عراق عجم پر قابض رهي
تهي جو خراسان کي حد سے کردستان کے مغربي پهاڑوں تک همدان سے
پرے آگے واقع هی اور جب که محمود تخت سلطنت پر بیٹها تها تو
تهوڑے دنوں بعد اُسکے سردار اِس شاخ کا مرگیا تها اور اپني حکومت
اپني بیوہ پر چهوڑ گیا غرضکه سلطان نے میدان خالي پاکر اُس حکومت
کو دبانا چاها مگر جب که اُسکي بیوہ کي طرف سے یهه خط آیا که
جبتک میرا لڑاکا خاوند زندہ تها تبتک ایک طرحکا خوف اندیشہ تجهسے
تها اور جب سے که وہ مرگیا تو تیري طرف کا کهٹکا باقي نرها اِسلیئے که
تو بهادر هی که رانڈوں کے ستانیکا ارادہ نکریگا اور ایسے جهگڑوں میں
پڑنے سے جس سے کوئي فائدہ نہیں اپني بات کو بٹا نه لگاویگا † تو محمود
اس قصد سے باز رها اور اُس رانڈ سے شرما گیا اگرچه محمود نے اُس
عورت سے یهه معامله برتا مگر اُسکي بیٹے سے وہ سلوک نکیا اِس لیئے که
وہ جوان گبرو کے عهد میں نهایت بد عملي رهي اور جو بغاوتیں که
بوجه اُسکے باعث سے ظهور میں آئیں اُنکي بدولت بقول بعضوں کے
خود سے لاچار هوکر اعانت چاهي یا خود محمود نے بلادرخواست اُسکے
حکومت کي لوز اُسکي بگڑي سلطنت سے فائدہ اُٹهانا چاها چنانچه
اُس نے عراق عجم پر دهاوا کیا اگر اُسکي بد معاملگي نسمجهي جاوے
نسمجهي جاوے که اُسنے جوانمردي اور بهادري کے خلاف اُسکو
قید کیا جس نے آپ کو مقام رے میں اُسکے حواله کیا اور بعد اُسکے

---

† تبي هربي لاٹ صاحب اور پرایس صاحب اور گبن صاحب کا بیان

سے واقف تھا تو اُسنے کشتیوں کا سامان مہیا کیا چنانچہ اُس نے فوج اپنی کشتیوں پر اوتاری اور دشمنوں کے خط و کتابت کو بند کیا اور اُنکی کشتیوں کو اپنے قبضہ میں کیا اور اُنکے جورو بچوں کو پکڑا چکڑا اور بہت سے جانوں کو قتل کیا † *

سلجوقوں کی پہلی بغاوت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ مہمات هندوستان کے مہم مذکورۂ بالا محمود کی اخیر مہم تھی چنانچہ بعد اسکے اور جانب کو چابکی چالاکی کی ضرورت پڑی اور وجہہ اُسکی یہہ ہوئی کہ سلجوق لوگ جو ایک ترکی کی قوم تھی اور محمود کی سہل انکاری سے اُنھوں نے ترقی پکڑی تھی اب زبردست اور سینہ زور ہوگئے تھے کہ محمود کے ماتحت حاکمونکے زور و بازو سے نکل گئے تھے چنانچہ اُسکو اُنکے مقابلہ کے لیئے آپ جانا پڑا غرض ایک بڑی لڑائی ہوئی اور دشمنوں نے شکست کھائی چنانچہ سنہ ۱۰۲۷ مطابق سنہ ۴۱۸ هجری میں اُنکو اِس بات پر مجبور کیا گیا کہ بدستور سابق اُسکی سلطنت کا آداب کیا کریں ‡ *

ہوگی کہ غزنی کے خط و کتابت کسطرح جاری رہی اور گجرات میں اِسقدر مدت کیوں پڑا رہا اِس لیئے کہ اُس عہد کے کوچ اور دھاؤں کا حال کسی نے نہیں لکھا

† یہہ بیان جو بالکل فرشتہ والی سے لیا گیا جب دریاے اٹک کے عرض اور قرب و جوار کے جغرافیہ سے اُسکی مطابقت کی گئی تو بہت کوشش عمل میں فرشتہ والے کے بیان سے واضح ہوتا ہی کہ محمود اٹک پر ایک عمدہ بحری لڑائی اور سمندر کی لڑائی لڑا بیان اُسکا یہہ ہی کہ محمود نے اس مطلب کی نظر سے ... سو کشتیاں اکٹھی کیں تھیں اور ہر کشتی ایسی تھی کہ اُسمیں پچیس تیر انداز اور نیزہ باز سما سکتے تھے اور دشمنوں کے پاس چار ہزار جہازوں اور بقول بعضوں کے آٹھ ہزار کشتیاں تیار تھیں غرض کہ سخت لڑائی واقع مگر غالب یہہ ہی کہ محمود نے واپسی کے بعد اسی سال میں کشتیاں تیار کی اور اُن پہاڑیوں کے پاس اُس سے زیادہ کشتیاں ڈھونڈنی بلکہ مجھکو اِسبات میں شبہہ ہی کہ تمام دریاے اٹک اور اُسکے آس پاس کے دریاؤں میں بھی ہزاروں بھی سما سکتیں تھیں یا نہیں

‡ بیرگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ۱ صفحہ ۸۲ اور ۸۳

بعد ان مصیبتوں کے محمود چین سے نہ بیتھا چنانچہ سال مذکور کے
اخیر پر کوہ جنڈ کے جاتونکے گوشمالي کا ارادہ کیا جنھوں نے اُسکي فوج کو
سومنات سے پھرتے ہوئے ستایا تھا غرض کہ ملتان کو واپس آیا اور ان لوتیروں
نے اُن جزیروں میں جاکر پناہ ڈھونڈھي جو دریاے اتک کي چھوتي چھوتي
دھاروں سے محصور ہیں اور وہ دھاریں پایاب کے قابل نہیں اور اُنکے ذریعہ
یعني ایک جزیرہ سے دوسرے جزیرہ میں چلے جانے سے وہ لوتیرے
غنیم کے صدموں سے محفوظ رہ سکتے تھے مگر چونکہ محمود اِس چال

ہوجاتا ہی تو وہ اگلے وقتوں میں سمندر کا تکڑا تھا چنانچہ کچھہ کے شمالي
...وں کے روایتوں اور اُن میدانوں میں جہازوں کے تکڑے نکلنے سے امر مذکورہ بالا
...کوئي حجت باقي نہیں رھي بلکہ ھمارے سامنے جو تبدیلیاں بہت جلد جلد
...میں آئیں اُنسے یقین ہوتا ہی کہ آتھہ سو برس کے اندر اندر جو سومنات
...م پر گذرے اُنسے زیادہ بڑي بڑي تبدیلیاں واقع ہوئي ہونگي (برنس صاحب کا
...ت نامہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۹) ہم تصور کرتے ہیں کہ سومنات کي مہم میں ڈیڑ
...ے زیادہ زیادہ یعني ماہ اکتوبر یا نوامبر سنہ ۱۰۲۴ ع سے اپریل یا مئي سنہ
...۱ ع تک صرف ہوا اور تاریخ فرشتہ والے کا یہہ بیان ہی کہ اُس مہم میں
...ي برس صرف ہوئے اور پرایس صاحب ایک مقام مین اڑھائي برس اور دوسرے
...میں تین برس سے کچھہ زیادہ لکھتے ہیں (پرایس صاحب کي تاریخ جلد ۲
۲۹۱) مگر یہہ زمانے تاریخ فرشتہ والے کی اور زمانوں سے مطابق نہیں اِسلیئے
بیان کرتا ہی کہ محمود ملتان سے ماہ اکتوبر سنہ ۱۰۲۴ع مطابق سنہ ۴۱۵
میں کوچ کیا اور سنہ ۱۰۲۶ ع مطابق ۴۱۷ ھجري میں غزني کو واپس گیا
...مارے نزدیک سنہ ۱۰۲۶ ع کے آدھے سے کچھہ پہلے غزني میں آیا ہوگا اِسلیئے
...ختیاں اُسنے اُس بیابان میں اُتھائیں وہ برسات میں پیش نہ آئي ہونگي اور
...ر وجہہ یہہ ھی کہ اگر ایسا ہي ہوتا تو اُس مہم کے لیئے وقت باقي نرھتا جو
...س میں محمود نے جاتوں پر کي تھي پس وہ اڑھائي برس جو فرشتہ والی نے
...س اُسکي یہہ وجہہ ہوسکتي ھی کہ فرشتہ والی نے جو سنہ ۱۰۲۷ ع کیبجگہہ
...۱ ع میں محمود کي واپسي قرار دي ھی یہہ صاف اُسکي غلطي ھی مگر اُسیکے
... دریافت ہوتا ھی کہ ایکہزار ستائیسواں برس اُس مہم میں صرف ہوا جو
... پر ہوئي تھي (برگز صاحب کي تاریخ جلد ۱ صفحہ ۸۴) جب کہ یہہ غرض
...ے کہ محمود گجراتہ میں دو برس تک رہا تو یہہ بات دریافت کرني دشوار

بربادي کا باعث هوگي جسکو ریگستان میں گذرنا اور دشمنوں سے دوچار هونا ضروري هي چنانچه اُسنے سنده کے مشرقي ریگستان میں نئي راه سے جانے کا اراده کیا اور جب وه روانه هوچکا تو گرمي شدت سے پڑنے لگي اور سفر کے شروع هوتے هي پاني چاره کي قلت سے اُسکے همراهیوں کو سخت تکلیف هوئي مگر یهه سختیاں اُن تین دن کي سختیوں کے مقابل میں بهت خفیف اور سهل تهیں جنمیں انکو اُنکے رهبروں نے بهٹکایا ایک بڑے ویران میدان میں کهانے پینے بدون خراب و آواره کیا اور جلتي ریتے اور کڑي دهوپ میں سفر کرنے سے پیاس کے تحمل کي تاب و طاقت نرهي اور نهایت مصیبتوں کے لوٹهانے سے بڑے بڑے فعل انسے صادر هوے جنکي بدولت انکي مصیبت دوني هوئي چنانچه جلن کے مارے رهبروں کو طرح طرح سے تکلیف دي اور یهه یقین انکو هوگیا که یهه رهبر بهیس بدلے هوے سومنات کے پوجاري هیں اور جو اس هتک و ذلت کے انتقام پر جو سومنات کو همارے هاتهوں پهونچي بڑے آماده و مستعد هیں چنانچه هر مسلمان کے دل پر نا اُمیدي چهاگئي یهانتک که بعض بعض دیوانه هوکر مرگئے اور بهت سے لوگ بري طرح ضایع هوئے اور جب که آخر کار ایک تالاب یا چشمه پر پهونچے تو اُنهوں نے یهه تصور کیا که خدا کي خاص عنایت سے یهه امر پیدا هوا *

مختصر یهه که وه ملتان کو پهونچے اور وهاں سے غزني کو روانه هوئے † *

---

† جب که هم حال اِن تمام سختیوں کا پڑهتے هیں تو یهه بات عجیب معلوم هوتي هی که واپسي کے وقت محمود اُس آسان راسته کو کیوں نگیا جو دریا کے کنارے کنارے جاري تها اس لیئے که محمد قاسم کي مهم کے بیان سے اور افغانستان کے قریب هونے سے محمود اُس راه سے ضرور واقف هوگا اور ایک یهه ایسي بڑي شهادت هے که اُس سے یوں معلوم هوتا هی که اُس راه میں بعض بعض ایسی هرج تهیں جنکا نام و نشان اب باقي نهیں رها اور یهه بات اب تحقیق معلوم هوتي هی که یهه میدان آج کل گرمي کے موسم میں سخت لوها اور برسات کے موسم میں تر

میرے حواله کریں تاکه میري سلطنت قایم رهے بلکه اسکا حواله کرنا هي
میري سلطنت کے قیام کا باعث هی چنانچه بادشاه نے اُس قیدي کو
طلب کیا مگر اُسکے حواله کرنے پر راضي نهوا آخر کار اپنے وزیر کي اس
تقریر سے بمشکل راضي هوا که کافر بت پرست پر ترس کهانا ضروري نهیں
اور راضي هونے کا بلاشبهه باعث یهه تها که اُسکو یقین واثق تها که وه
فی الفور گردن مارا جاویگا اور حقیقت یهه تهي که وه نیا راجا ایسا
نکلا ترس نه تها که اُسکے خون ناحق سے هاتهه اپنے بهرتا چنانچه اُس
نے یهه حکم دیا که تخت کے نیچے ایک گهرا گڑها کهودا جاوے اور وه
شخص اُسمیں مقید کیا جاوے اور باقي عمر اپني اُسمیں بسر کرے مگر
انقلاب ایسا واقع هوا که دونوں کے نصیبوں نے پلٹا کهایا اور
یه مشهور که چاه کن را چاه درپیش وه نیا راجا اُسي گڑهے میں †
گیا॥

بیان اُن مصیبتوں کا جو واپسي کے وقت محمود کو پیش آئیں

جب که مقام گجرات میں محمود کے قیام پر برس روز سے زیاده
عرصه گذرا تو اُسکو مراجعت کا خیال آیا اور یهه بات اُسکو دریافت
که جس راه سے وه آیا تها وهاں اجمیر اور انهل واڑه کے
کي فوجیں گهات میں لگي بیٹهي هیں اور فوج اُسکي لڑائیوں
مصایب اور آب و هوا کي خرابي سے کم اور تهوڑي هو گئي اور یهه بهي
اُسکو هوا که وه ادهوري فتح جو اُسکو هاتهه آئي ایسي نوع کي

† یهه بیان تني هربي لٹ صاحب اور برڈ صاحب کے ترجمے مرات احمدي سے
اسکا بیان تاریخ فرشته والی کے بیان سے زیاده ترین اعتماد هی فرضکه هم
بیان کو اُن انوکهي باتوں سے پاک صاف کرتے هیں جنکو مورخوں نے بیان
یهه بات بعید از قیاس اور مسلمانوں کي بناوٹ نهیں که ایک پاکهنتي بهگت
نے مکر و فریب سے ایسي انسانیت برتي هو

معلوم هوتا هی که محمود اسوقت ایسا بلند نظر هو گیا تها که اُسنی مختلف مهموں کے سر کرنیکے لیئے جہازوں کا بیڑہ بنانا چاها مگر خیالات اُسکے سکندر کے سے خیالات نتهے یعني اُسکے جي میں یهه بات نتهي که حالات سمندر کي تجسس کا فخر بهي حاصل کرے بلکہ خیال اُسکا یهه تها که لنکا کے جواهرات اور پیگو کي کانیں اُسکے هاتهه آویں چنانچه اُسکے وزیروں نے اس اراده سے باز رهنی کي اُسے مشورت دي اور وہ بهي فکر و غور کے بعد اُنکے متفق هوا اگرچه اس دفعه بهي گجرات کا راجه کچهه تهوڑے فاصله پر موجود تها مگر بادشاه کي اطاعت سے سرتاب تها اور جب که محمود نے یهه حال دیکها تو اُسکو ایک ایسے شخص کي تلاش هوئي که گجرات کي حکومت اُسکو عطا کرے اور ایسا معتمد هووے که اداۓ خراج میں حیله بهانه پیش نکرے چنانچه اُسنی ایک شخص ایسا پایا که وہ گجرات کے قدیم راجا کي اولاد مگر وہ دنیا چهوڑ بیٹها تها اور فقیروں کي طرح اوقات اپني بسر کرتا اور اُسکي نسبت یهه تصور کیا که اوروں کي نسبت اس شخص کي اطاعت کي توقع زیاده هوسکتي هی * †

جس خاندان سے یهه شخص منتخب هوا تها اُسي خاندان کا ایک اور آدمي گدي کا دعوی دار تها مگر محمود نے بحسب تقاضاے وقت اُسکو نظر بند کیا اور جب که محمود نے گجرات سے جانے کا اراده کیا اُس نئي راجه نے منت سماجت سے یهه عرض کیا که آپ اس شخص

† بیان کیا گیا هی که یهه آدمي دابشلیم کي اولاد تها جو ایک قدیم راجا اور ایراني مورخ بیان کرتے هیں که یهه وہ راجا تها جسکے حکم سے پهلے کي کهانیاں تصنیف هوئیں تاریخ فرشته والے نے اُسکو اور ایک اور دعویدار حکومت ایک جنسي قرار دیا مگر غالب یهه هی که یهه دونوں شخص چاورا خاندان کے تهے اُس خاندان کا وارث ماں کي طرف سے اُس راجه کا باپ هوا جو محمود کے ... میں چلوکا کے خاندان میں مداخلت کرتا تها (برگ صاحب کا ترجمه مرات احمدي صفحه ۱۴۲ ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ایک صفحه ۱۹۷)

باقي رهی چنانچه اُسنے گرز اپنا اپنے هاتهه سے مارا اور فوج نے اتباع اُسکا کیا غرض که وه بت جو سارا کهوکهلا تها پاش پاش هوگیا اور اُسکے پیت کے اندر سے اتنے جواهرات نکلے که تاوان کا بڑا عیوض هوا اور دو تکڑے اُس بت کے مکه مدینه بهیجے گئے اور دو تکڑے اُسکے غزني کو روانه کیئے گئے منجمله اُنکے ایک تکڑا دیوان عام میں رکها گیا اور ایک تکڑا جامع مسجد کي نذر کیاگیا اور یهاں تک رها که تاریخ فرشته والی کے وقت تک موجود تها † *

پهر خزانه که اس مهم کي بدولت هاتهه آیا وه پهلي مهموں کي غنیمتوں سے بہت زیادہ تها یهاں تک که ایشیا کے مورخ بهي باوجود اپني زیاده گوئي کے سونے چاندي اور جواهرات کي تعداد وزن سے عاجز آئی *

اس عرصه میں انهل واڑہ کے راجه نے گندابه کے قلعه میں پناه پکڑي تهي جو سمندر کے حفظ و امان میں محفوظ و مامون تها اور جب که محمود کو یهه حال دریافت هوا که سمندر کے آثار پر اُس قلعه تک پانی ممکن هی اگرچه خطره سے خالي نهیں تو فوج اپني لیکر پاني میں گهسا اور دهاوا کرکے قلعه کو فتح کیا مگر راجه هاتهه نه آیا *

محمود کا نئے راجه کو قایم کرنا گجرات میں

جب که محمود نے اسطور پر فتح پائي تو وه انهل واڑہ کو روانه هوا غالب هی که وه برسات میں وهاں مقیم رها اور اُس ملک کي آب وهوا خوبي اور زمین کي زر خیزي سے استدر محظوظ هوا که اُسکی میں یهه خیال آیا که چند برسوں کے لیئے اُسکو دارالسلطنت قرار دے هندوستان کي باقي مهموں کے لیئے اسي جگهه سے روانه هوا کرے

† یهه بیان جو بالا مذکور هوا تاریخ فرشته والے کا بیان هي اور مندر کے کسي کي نسبت وه بیان صادق هوگا مگر حقیقت یهه هی که جس چیز کي پوجا مندر میں هوتي تهي وه کوئي بت نتها بلکه ایک سیدها سادها پتهر کا ایک ستون تها (پروفسرولسن صاحب کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۷ صفحه ۱۹۴)

تو پانوں اُنکے اوکھڑنے لگی اور همت انکي توٹنے لگي یہاں تک که محمود
اس بڑے وقت میں خدا کے سامنے گڑگڑایا اور سجدہ سے جلد اُٹھکر
گھوڑے پر سوار هوا اور فوج کے دل ایسي قوت سے بڑھائے که وہ لوگ ایسے
بادشاہ کو چھوڑ نسکے جسکے ساتھہ اکثر اُنھوں نے خونریزیاں کیں تھیں
غرض که باهم هوکر ایسي زور و قوت سے تکبیر کھکر یک لخت توٹے که
روک توک اُنکي نہایت دشوار تھي اور اس حمله کي بدولت پانچ هزار
هندو مارے گئے اور فوج اُنکي ایسي تباہ هوئي که مندر کے سپاهیوں کو
بھي بچنے کي کچھہ آس نرهي چار هزار آدمي جان لڑا کر مندر سے نکلے
اور کشتیوں میں سوار هوئے اگرچه مسلمانوں کے هاتھه سے بہت سا نقصان
اُٹھایا مگر سمندر کي راہ سے جان بچاکر نکل گئے *

جب که یهه بڑي فتح نصیب هوئي تو محمود اُس مندر میں داخل
هوا اور اُس کي عمارت کي شان و شوکت دیکھه کر جسکي بلند چھت ایک
چھپن ستونوں کے سہارے کھڑي تھي جو طرح طرح کے نقش و نگاروں
آراسته اور قیمتي جواهرات کے بیل بوٹوں سے پیراسته تھی سخت حیران
رها اُس مندر میں باهر کي روشني نہیں آتي تھي بلکه اُسکي چھت کے بیچ
ایک زنجیر سونے کي تھي جسمیں ایک چراغ اویزاں تھا اور اُسکی
روشني سے وہ مکان روشن تھا اور دروازہ کے سامنے سومنات دیوتا کھڑا تھا
جو پورے پانچ گز کا تھا منجمله اُنکے دو گز زمین کے اندر اور تین گز زمین
سے باهر تھا اور جب که محمود نے اُسکے توڑنیکا حکم دیا تو پوجاري
لوگ اُسکے پانوں پر گرے اور بهزار منت خوشامد یهه درخواست کي
که اگر آپ اس دیوتا کو نتوڑیں تو هم لوگ بہت سا روپیه بطور تاوان ادا
کریں چنانچه محمود نے تامل کیا اور اُسکے درباري لوگ اسي بات پر
آمادہ هوئے اور اُنکو یهه یقین تھا که وہ اسي بات پر جما رهیگا مگر محمود
نے ایک لمحه کے بعد یهه بات اواز بلند سے کہي که میري خواهش یهه هے
که بت فروشي کي نسبت بت‌شکني کي حیثیت سے زیادہ تر یاد کیا

یسے جزیرہ نما میں واقع هی جو ایک خاکنا ے مضبوط و مستحکم کے
یعہ سے هندوستان کے بر اعظم سے ملا هوا هی اُس مندر کی فصیلوں پر
جگهہ جگهہ پهرہ بندی تهی اور جب کہ محمود نے پڑاو ڈالا تو مندر سے
ک نامہ آیا اور اُسنے دیوتا کی طرفسے تباهی بربادی کی دهمکیاں
نائیں اور یہہ بات کهی کہ همارا دیوتا تجهکو خراب کریگا اور تیرا
ا مقدور هی کہ تو همارے دیوتا کا مقابلہ کرے مگر محمود نے اُن
کیوں کی کچهہ پروانکی اور اپنے تیراندازوں کو فصیل کے پہرہ والوں کے
بلہ پر لایا چنانچہ اُنهوں نے مندر کی فصیلوں کو پہرہ والوں سے پاک صاف
یا اور جب کہ وہ پهرہ والے وهانسے بهاگے تو دیوتا کے قدموں پر گرے اور
و بہا کر دیوتا سے مدد مانگی اور اسلیئے کہ جیسے راجپوتوں کی همت
ت جلدی سے هار جاتی هی ویسے هی اسانی سے جوش بهی اُنکو آتا
تو جب اُنهوں نے اُن مسلمانوں کی تکبیر سنی جو فصیل پر چڑهی
ے تو اُنکی همت بندهی اور ایسی بہادری سے پیش آئے کہ مسلمانوں
و اوکهڑ گئے اور بہت سا نقصان اوٹهاکر پس پا هوئے *

بعد اُسکے جب مسلمانوں نے دوسرے دن حملہ کیا اور روز اول سے
زیادہ نقصان اُٹهایا تو محمود نے عام حملہ کا حکم دیا اور جب
نے فصیل پر زینے لگائے تو محصوروں نے کمال بہادری سے اُنکو سرکے
ایا جس سے اُنکا یہہ ارادہ سمجها گیا کہ وہ مندر کی امداد و اعانت
ر دم تک آمادہ و مستعد رهینگے *

تیسرے دن پاس پروس کے راجاوں نے جو مندر کے چهوڑانے کے لیئے
ئے تهے لڑائی کی صفیں آراستہ کیں چنانچہ محمود اسبات پر
ر هوا کہ اُسنے مندر کا پیچها چهوڑا اور نئے دشمنوں کا سامنا کیا غرض
لڑائی بڑے زور و شور سے هوئی اور هنوز فتح مشتبہہ اور دو پہلو تهی
لواڑہ کا راجہ بہت سی نئی فوج لیکر هندوؤں کی کمک کو آیا اور
ے کہ مسلمانوں کو فوج دشمن کے اسقدر قوی هوجانے کی توقع نتهی

که بہت سے لوگ اکبیس کے پار رہنے والے اپنی رضا و رغبت سے ب
تنخواہ اُسکے همراہ هوگئے تھے اور جسقدر که ان لوگوں کو دین کي حرارت
اور مذهب کا جوش دامنگیر تها اُسیقدر لوت مار کا شوق اور بڑے بڑے
کاموں کي تمنا دلپذیر تهي † *

جب که محمود نے کوچ کا سامان پورا کیا تو وہ میدان مذکور سے
دشواري گذر گیا اور اجمیر کے پاس اُسنے اچهي طرح جماو اپنا کیا
هندوستان میں عمدہ زرخیز خطه هی اگرچه هندو لوگ اس طوفان
جماو سے ناواقف نتهے مگر اُنکو یهه بهي توقع نتهي که وہ طوفان ایسے
پر جو ایسے میدان کے درمیان پڑنے سے ماموں و محفوظ هی بهت بیٹ
یک لخت اجاریگا محمود کے یکایک آجانے سے اجمیر کے راجه کو بها
کے سوا کوئي چارا نسوجها غرض که ملک اُسکا بیچراغ کیا گیا
دارالسلطنت جو باشندوں سے خالي رهي تهي تاخت و تاراج کردیئے
مگر وہ قلعه جو پہاڑ پر شهر کي پشت و پناہ هے فتح نهوا اور جو که مح
کا مطلب نه تها که آپ کو محاصروں میں مصروف و مشغول رکهے تو
اپنا سفر جاري رکها جو اب کمال آسان اور نهایت سهل هوگیا تها اور غ
یهه هی که وہ جس راہ سے سومنات پر گیا وہ راہ تهي جو اربلي پہا
میدان مذکورہ بالا کے درمیان میں واقع هی گجرات کے شهروں میں
جس مشهور شهر میں وہ پہلے پهل پهونچا وہ انهل پاڑہ تها جو لی
دارالسلطنت تها اور ایسا یکایک پهونچا که وہ راجا شهر کے چ
پر مجبور هوا باوصف اسکے که هندوستان کے راجاؤں میں بهت
راجه تها اگرچه محمود کو یهه بڑي فتح نصیب هوئي مگر اُسنے
توجهه کو پابند اُسکا نکیا اور اپنا کوچ و سفر قایم رکها چنانچه
اپني منزل مقصود کو پهونچا اور اُسنے یهه ملاحظه کیا که وہ مندر

† بیرگز صاحب نے ترجمه تاریخ فرشته کے جلد ایک صفحه ۶۸ م
لوگو ں کي تعداد بیس هزار لکهي هی

مہات مقصود سے خصوصاً دریافت ہوا مگر معلوم ہوتا ھی کہ اُس عہد میں مندر یہہ بڑا مالا مال اور بڑي مشہور ‡ تیرتہ تھي *

اس مقام کے پہونچنے میں اُس دور دراز سفر کے علاوہ جو آباد ملکوں میں اُسنے کیا تین سو پچاس میل کے چوڑے چکلے ریگستان اور سخت چکني متي کے میدان کو لپیتا جہاں پاني چارے کي قلت اور تنگي تھي اور حق یہہ ھی کہ اس زمانہ میں کسي رفیق کے ملک میں بھي لو لشکر سمیت گذرنا بہت بڑا کام ھی اور پہلے پہل کے گذرنے اور خصوص ایسي صورت میں کہ غنیم کي فوج کا مقابلہ ممکن و متوقع تھا صرف دلیري ھي درکار نتھي بلکہ هنر بھي درکار تھا *

ماہ ستمبر سنہ ۱۰۲۴ع مطابق سنہ ۴۱۵ هجري میں فوج اُسکي غزني سے روانہ هوئي اور ماہ اکتوبر سنہ مذکورہ بالا میں ملتان میں پہونچي تیس هزار اونت رسد لیجانے کے لیئے اکھتے کیئے تھے اور باوصف اسکي فوج کو یہہ تاکید تھي کہ جہاں تک ممکن هو پاني چارے کا سامان رکھنا چاهیئے اگرچہ فوج کي تعداد بیان نہیں کي گئي مگر کہتے هیں

بیان کیا گیا کہ دو دو تین تین لاکھہ معتقد چاند سورج کے گہن کے دنوں وهاں اور مختلف راجاوں نے دوهزار گانوں اس مندر کے پوجاریوں کے لیئے مقرر اور دو هزار پوجاري اور پانسو ناچنے والیاں اور تین سو گویہ اس مندر سے متعلق اُسکی گھنتي کي زنجیر جسکو پوجنے والے بجاتے تھے دو سو من سونے کي تھي روز اُسکے بت کو گنگا کے پاني سے نہلایا جاتا تھا جو هزار میل کے فاصلہ سے ا اور یہہ پچھلا بیان زمانہ حال کے طور طریقوں سے درست معلوم هوتا هی چیزیں جو اس مندر میں کے بیان هوئے هیں وہ ایشیا والے مورخوں کي عادت بلا تعداد لکھي هیں واضح هو کہ اگر زنجیر کے من تبریزي تصور کیئے اور یہي غالب هی تو وہ زنجیر دس لاکھہ روپیہ سے زیادہ قیمت کي هوگي اور من سے مراد رکھے جاویں تو بیس هزار روپیہ سے کم کي هوگي *

واضح هو کہ تبریزي من مثقالوں کے حساب سے چھہ سو مثقال اور تولوں کي سو تولہ کا اور عربي من دو رطل کا اور رطل مثقالوں کے حساب سے نوے تولوں کي رو سے اتھائیس تولہ ساڑے چار ماشہ کا هوتا هی اور جہاں مطلق من بولا جاتا هی وهاں تبریزي من مراد هوتا هی مترجم

هوا یعني جیپال ثاني جو لاهور کي سلطنت میں اننگ پال کا جانشین هوا
تها اپنے تخت نشیني کے وقت سے کسیقدر نزاعوں کے بعد همیشہ سلطان سے
اچهي خاصي طرح رهتا رها مگر اس مهم میں اُسنے بدبختي سے سلطان کا
مقابلہ کیا اور اُسکو قنوج کے جانے سے مانع مزاحم هوا چنانچہ آخر نتیجہ
اُسکا یہہ هوا کہ لاهور اور اُسکے تمام اضلاع ضبط هوئے اور غزني کے شامل
کیئے گئے اور دریاے اٹک کے جانب شرقي پر فوج اسلام کي مستقل رهنے
کي یہي پہلي بار تهي اور بلاد هندوستان میں مسلمانوں کي آیندہ بادشاهت
کے لیئے یہي بنیاد تهي *

بعد اُسکے سنہ ۱۰۲۴ع مطابق سنہ ۴۱۵ هجري میں ماوراءالنهر کي
طرف سلطان متوجہہ هوکر بنفس نفیس اُس جانب کو روانہ هوا اور وهاں
کے باغیوں کي سرکوبي کرکے غزني کو مراجعت فرمائي *

قنوج کي بڑي مهم کے بعد یہہ معلوم هوتا هی کہ محمود کو لوٹ
کے حملوں کا مزا نرها چنانچہ جو حملے کہ اُسنے بعد اُسکے کئي
برس ایسي هوچکا رہ اپني رضا و رغبت سے نکٹي تهي دریافت هوتا
کہ اس زمانہ میں اُسنے هوش حواس اپنے جمع کرکے یہہ ارادہ
کیا کہ ایسي جد و جهد عمل میں لاني مناسب هی کہ اگر نام اپنا
کي بڑي ترقي دینے والوں میں درج نہ هووے تو ادنی درجہ یہہ
بتشکنوں میں مندرج هو جاوے اور میں بت پرستي کے حق میں
سمجها جاؤں *

بارهویں مهم سومنات کے مندر پر

یہہ مهم اُسنے ایسي کي کہ جهاں کهیں مسلمان بستے رستے هیں
یہہ مهم اُسکي بطور عمدہ نمونہ جهاد کے مشهور و معروف هی *

واضح هو کہ یہہ سومنات جزیرہ نما گجرات † کے جنوبي کنارہ
معزز اور عمدہ مندر تها اگرچہ حال اس مندر کا هندوستان میں

† هندوستان کے لوگ اس گجرات کو سورٹهہ اور کاٹهیا وار کهتے هیں

ی غنیمت اور پانچهزار تین سو قیدي لیکر غزني کو واپس آیا † *

محمود کي دسویں اور گیارهویں مهم کا بیان

جب که وسط هندوستان کي راهوں سے محمود آگاه هوگیا تو سنه ۱۰۱ع مطابق سنه ۴۱۳ هجري میں مهم مذکوره بالا کے بعد هندوستان دو حملے اور کئي اور ان دونوں حملوں کے درمیان ایک عرصه گذرا نانچه پهلا حمله راجه قنوج کي امداد و اعانت کے واسطے کیا تها مگر سب اتفاق اُسکے پهونچنے سے پهلے پهلے کالنجر واقعه بندیل کهند کے راجه قنوج کے راجه کو قتل کیا چنانچه محمود نے کالنجر کے راجه پر لشکر ی کي مگر اس لشکرکشي اور آینده لشکرکشي پر جو سنه ۱۰۲۳ع ان ۴۰۱۴ هجري میں کي گئي کوئي فائده مستقل مترتب نهوا *

محمود کا پنجاب پر مستقل تصرف کرنا

منجمله ان دونوں مهموں کے پهلي مهم میں ایک واردات کے پیش ے سلطان کي بڑي بڑي فتوحات سے بهي بڑهکر بڑا مستقل اثر ظاهر

حال اس تمام مهم کا تاریخ فرشته میں صاف صاف مندرج نهیں مگر فرشته ی فارسي مورخوں کے کلام نقل کئي هیں جو اپنے ملک کے موسموں کے لحاظ مود کے کوچ کا زمانه بهار کا موسم بتاتے هیں مگر اصل یهه هی که اُسنے بهار م میں کوچ نهیں کیا اسلیئے که اگر وه بهار میں کوچ کرتا تو پایاب اوترنیکي ر نکرتا هاں خاص قنوج میں برسات کے شروع میں پهونچا هوگا بعد اُسکے جو کوچ تمام کوچ سب برسات میں دریاؤں کي چڑهائي پر کئے هونگے اور غالب یهه هي ں پر برف پڑنے سے پیشتر پشاور میں پهونچا هوگا اور ماه نوامبر کے اغاز میں لک سے پار اُترا هوگا اور اُسکی کوچوں کي تفصیل اس سے بهي خراب بیان چنانچه پهلے وه قنوج پر گیا اور پهر لوٹ کر میرٹهه پر گیا اور پهر متهرا پر ا مگر اُسکے آنے جانیکا کوئي نشان پتا باقي نهیں که وه کس راه سے آیا گیا یهه هی که وه میرٹهه کي راه کو آیا مگر یهه تحقیق نهیں که وه کس وپس گیا برگ صاحب نے اپني تاریخ گجرات کے دیباچه کے صفحه ۳۱ میں کي بهت عمده چهان بین کي هی

تعصب نہیں رکھتے وہ یہہ بیان کرتے هیں کہ محمود اُن مندروں کو اُنکي
خوبصورتي کے باعث سے بیچار گیا مگر اِس بات پر تمام مورخ متفق هیں
کہ عمارات متهرا کي حسن و خوبي سے اُسکو نہایت حیرت هوئي اور
غالب یہہ هی کہ جو تاثیر اُن عمارتوں کي محمود کي طبیعت پر هوئي
تو اُسیکے باعث سے اُسکي طبیعت میں مذهبي عمارتوں کے بنانے
کا جوش اوتها †*

اِس مهم میں اور مهموں کي نسبت زیادہ تر برے حال پیش
چنانچہ مہابن میں جو متهرا کے پاس واقع هی راجہ نے سلطان کي
اطاعت اختیار کي اور سلطان نے اُس سے اچهے معاملے برتے مگر اتف
سے دونوں فوجوں کے سپاهیوں میں کوئي جهگڑا کهڑا هوگیا اور
قتل هوئے اور دریا کي طرف بهاگ کر ڈوب گئے اور جب راجہ نے
خیال کیا کہ مجهکو بادشاہ نے دغا دي تو اُس نے اپنے جورو بچوں
سمیت قتل کیا اور بعد اُسکے اُسنے اپنا بهي جهگڑا چکا دیا *

شہر منج میں سخت مقابلہ کے بعد قلعہ کے کچهہ تهوڑے راجپ
قلعہ کے اُن مقاموں سے جسکو محمود نے توڑا سلطان کي فوج پر
لگت آپڑے اور آپ کو هلاک کیا اور باقي لوگوں نے آپ کو قلعہ کي فصیل
سے گراکر پاش پاش کیا یا اپنے گهروں میں جورو بچوں سمیت آگ
جل کر مرگئے یہاں تک کہ تمام گروہ میں سے کوئي زندہ نہ بچا
اُسکے بہت سے شہروں کو فتح کرکے بہت سے ملکوں کو ویران کیا اور بہ

---

† جو خط کہ محمود نے حاکم غزني کے نام اِس شہر سے لکها اُسکا خلا
مفصلۂ ذیل یہہ هی کہ اِس مقام میں هزاروں عمارتیں ایسي مضبوط و مستحکم
جیسے کہ پکے مسلمانوں کا ایمان مضبوط اور قوي هی اور اکثر عمارات اُنمیں
مرمر کي هیں علاوہ اُنکے مندر بیشمار هیں اور یہہ بات تحقیق هی کہ لاکهوں دینا
کے خرچ سے یہہ شہر اس مرتبہ کو پہونچا هی اور ایسا شہر دو سو برس کے عرصہ
کم میں تیار نہیں هوسکتا (برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ کا جلد ۱ صفحہ ۸

اور اُسکے دربار کي شان و شوکت اور دارالسلطنت کي جاه و حشمت کي
تعریف میں هندو اور مسلمان مورخ ایک دوسرے سے سبقت لیجاتے هیں
اور محمود کي فوج میں جو اثر اِس شاندار شهر کي بدولت حاصل
هوا بیان اُسکا تاریخ فرشته میں مذکور هی † *
قنوج کا راجه محمودؔ کے مقابله کے واسطے بالکل آماده و مستعد نتها
اپني بیکسي کا اُسکو اتنا یقین تها که اُسنے آپ کو اپنے خاندان سمیت
محمود کے حواله کیا اور دریافت هوتا هی که وه ناچاري کي دوستي
جسکا آغاز اِسطور پر واقع هوا دلي اور مضبوط و مستحکم تهي اِس لیئے
سلطان محمود تین هی کے بعد بدون ایذا دهي اور ضرر رساني کے
... سے روانه هوگیا اور جبکه چند برسوں کے بعد جمهه که اور راجاؤں
نے باهم اتفاق کرکے قنوج کے راجه کو اِس خطا پر سزا دیني چاهي تهي که
اپني قوم کے علم دشمن سے جا ملا تها تو محمود اُسکي امداد و اعانت
کے لئے پهر واپس آیا *
متهرا کے لوگوں پر جو هندوؤں کي بڑي تیرتهه تهي کچهه ترس نکهایا
بلکه وه بیس روز تک وهاں تهرا اور شهر کو لوٹا اور بتوں کو توڑا اور
مندروں کو خراب کیا اور فوج کے زور و ظلم سے شهر میں آگ لگي اور
آگ کے لگنے سے رهنے والوں کي مصیبتوں کو بهت ترقي هوئي *
بعضوں نے بیان کیا هی که مندروں کے مضبوط و محکم هونے کے باعث
محمود اُنکو بیخ و بنیاد سے نه اوکهاڑ سکا اور جو مسلمان بهت

† علاوه اور مبالغه کي تعریفوں کے ایک هندو مورخ (کرنل ٹاڈ صاحب کي تاریخ جلد ... ۷) بیان کرتا هی که قنوج کي شهر پناه کا محیط تیس میل کا تها اور ... مسلمان مورخ لکهتا هي (میجر رنل صاحب کي کتاب صفحه ۵۴) که اس ... میں تیس هزار پنواڑیوں کي دوکانیں تهیں اور بعضے مسلمان مورخ قنوج کے ... کو اِس طرح ممتاز کرتے هیں که وه تمام هندوستان کا شاهنشاه تها اور محمود ... سے ایک سو برس پیشتر ابن هاکل نے بیان کیا که هندوستان کا بڑا شهر ... تها (اوسلي صاحب کا ترجمه تاریخ ابن هاکل صفحه ۹)

اُس نے پنجاب کو چھوڑ کر جو اُسکے آنے جانیکا اب تک ایک راستہ تھا
یہہ ارادہ کیا کہ آگے کو سیدھی گنگا پر لشکرکشی کرے اور اپنے یا اپنے جانشینوں
کے لیئے هندوستان کے وسط تک راستہ آنے جانیکا کھولی چنانچہ جو جو
سامان اُس نے بہم پہونچاے وہ تمام اِس ارادہ کے شایاں و مناسب تھا
غرض کہ بموجب تحریر تاریخ فرشتہ کے ایک لاکھہ سوار اور بیس هزار
پیادے جمع کیئے اور یہہ فوج اُسنے تمام ملک کے حصوں میں سے
خصوص اُن حصوں میں سے جو اُسنے حال میں فتح کیئے تھے فراہم کی
تھی اور یہہ تجویز اُسکی اسلیئے نہایت معقول تھی کہ اُسکے ذریعہ
وہ سپاہ کام آئی جو پیچھے رہتی تو ایک بڑا اندیشہ تھا اور هندوستان
کی لوٹ میں اُنکو شریک کرنے سے رفیق اپنا بنایا *

سات بڑے دریاؤں اور ایسے ملک میں جسکی حقیقت ابتک دریافت نہ تھی
اور اُسمیں کوئی نہیں گذرا تھا تین مہینے کا اُسکو کوچ کرنا پڑا اور دریافت
هوتا هی کہ اُسنے اپنی معمولی دانشمندی اور قدیمی آگاهی هوشیاری سے
اِس مہم کو طی کیا چنانچہ وہ سنہ ۱۰۱۷ ع مطابق سنہ ۴۰۸ ھ
میں پشاور سے روانہ هوا اور کشمیر کے آس پاس سے گذر کر پہاڑوں
پاس پڑوس میں لگا رہا جہاں دریاؤں سے گذرنا کمال آسانی سے ممکن
تھا یہاں تک کہ وہ دریاے جمن سے گذر گیا بعد اُسکے جنوب کی جانب
متوجہ هوا اور قنوج کی بڑے دارالسلطنت کے سامنے یکایک آگیا *

قنوج کی فتح کا بیان

جن باتوں کے سبب سے یہہ شہر آراستہ پیراستہ اور بڑا مالا مال
نہایت پر رونق تھا اُنکا دریافت کرنا گونہ دشوار هی اگرچہ قنوج کے راجہ
کا ملک اور راجاؤں کے ملکوں سے زیادہ نتھا اور اِن راجاؤں کی لڑائیوں
اور رفاقتوں کی تاریخوں سے یہہ بھی بات ثابت نہیں هوتی کہ قنوج کے
راجہ کو اور راجاؤں کی نسبت حکم و اختیار کچھہ زیادہ حاصل

اُس مہم کو محمود کي سلطنت کے بڑے کاموں میں شمار کرنا مناسب
هی چنانچه الیق خاں مرچکا تها اور جانشین اُسکا طغا خاں ختن کے
تاریوں سے سخت لڑائي میں مصروف تها اور یهه لڑائي خصوص دریاے
بلس کي جانب مشرقي میں واقع هوئي تهي اور سنه ۱۰۱۲ ع سے
سنه ۱۰۱۵ ع تک بموجب تحریر ني گکنیز صاحب واقعه جلد ۴
صفحه ۳۱ کے قایم رهي اور ماوراءالنهر کا ملک طغا خاں کے نهونے سے
محمود کي نظر سے نچوکا اور هندوستان کي لڑائیوں میں وه اسقدر
مصروف نتها که وه اُسکي ضرورت سے ایسے بڑے ملک کے فتح کرنے سے
باز رهتا غرض که معلوم هوتا هی که سنه ۱۰۱۶ ع مطابق سنه ۴۰۷
هجري میں سمرقند اور بخارا پر بلا مقابله قابض و متصرف هوا اور جو
معامله خوارزم میں پیش آیا اُس سے اُس ملک کے فتح هونے میں بهت
دیر نهوا † *

محمود کي نویں مهم هندوستان پر

اِن مهموں کے بڑے ٹهاٹ سامانوں سے دریافت هوتا هی که محمود
جو ارادے هندوستان پر کیئے وه بڑے وسیع اور فراخ هوگئے اس لیئے که

---

† الیق خاں کي لڑائي سنه ۱۰۰۶ ع سے پهلے کي کوئي مهم محمود کي دریاے
بلس کي جانب کسي مورخ نے بیان نهیں کي اور تاریخ فرشته والا اِس مهم
کا یهه باعث بیان کرتا هی که سلطان محمود کو شاه خوارزم کے قتل پر جس
کي بیٹي کي شادي هوئي تهي جوش آیا مگر ڈي هربي لاٹ صاحب اپني سرگذشت
جو درباب سلطان محمود اُنهوں نے لکهي اور ڈي گگنیز صاحب بحواله تاریخ
کے جلد ۲ صفحه ۱۶۶ میں کمال استحکام سے یهه بات بیان کرتے هیں که
یهه ایک بغاوت کے مدافعت کے واسطے هوئي تهي اور خود صاحب تاریخ فرشته یهه
بیان کرتا هی که سنه ۱۰۱۲ ع میں جو که محمود نے خلیفه سے یهه درخواست کي که
سمرقند کو حواله کرے اس سے دریافت هوتا هی که محمود نے اُس سال کو
ماوراءالنهر کے فتح کرنے میں گذارا اور اس قیاس کي خاص وجهه یهه هی که اُس سال
کسي اور مهم میں محمود کا بذات خود مصروف هونا بیان نهیں کیا گیا

محمود کي پانچویں چڑھائي هندوستان پر

غور والوں کي چهیڑ چهاڑ کے سبب سے محمود نے غور پر یورش کي هوگي اِس لیئے که جس سال میں اُسنے غور پر حمله کیا اُسي سال میں وه هندوستان پر چڑهکر گیا یهه اُسکي ایک معمولي عادت هوگئي تهي محمود اِس مرتبه ملتان کو فتح کرکے ابوالفتح خاں لودے کو مقید کر لیا *

محمود کي چهٹویں چڑھائي ملک هندوستان پر

بعد اُسکے سال آینده میں تها نیسرپر دور و دراز چڑهائي کي جمنا کے قریب واقع هی اور وهاں کے مندر کو جو نهایت مقدس تها خو دل کهولکر لوٹا اور بستي کو خاک سیاه کیا اور بیشمار آدمي قید کر غزني کو لیگیا اور تمام رجواڑے اُسکے مقابله کو لڑو لشکر جمع کرتے رهگئے

محمود کي ساتویں اور آٹهویں چڑهائیوں کا بیان

اگلے تین برسوں میں کوئي بات اِسبات کے سواے بیان کے قابل نه که کشمیر کي دو مهمیں پوري هوئیں مگر جب پچهلي مهم سے لوٹ لگے تو فوج اُسکي راه سے بیراه هوگئي اور جاڑا ایسي شدت سے پڑا بهت سے لوگ ضایع هوگئے اور یهه بات اچنبهے کي هی که ایسے ملک جهاں رسائي دشوار هی دو حملے کیئے اور اُن میں بهت تهوڑي مصی اور دقت پیش آئي *

فتح کرنا محمود کا ماوراالنهر کے ملک کو

بعد اِن خفیف معاملوں کے ایک ایسي مهم محمود نے طی که اُس سے سرحد اُسکے ملک کي بحر کاسپیئن تک بڑهگئي اِس

کا ترجمه تاریخ ابن هاکل صفحه ۲۱۳ و ۲۲۱ و ۲۲۵) مورخان یورپ غ خطه کو اکثر جارجیا کي جگهه غلط سمجها هی اور ڈي هربي لاٹ صاحب نے خیال سے خطه مذکوره کے بادشاه کے خطاب کو روس کے بادشاه کے خطاب سے مشتق کیا اور اُسکے خطاب کو فارسیوں کي بري تحریر کے سبب سے کوئي توسر او هر اور کوئي تهر اور کوئي نهر بیان کرتا هی

محمود اِس بڑي غنیمت کو لیکر غزني چلا گیا اور دوسرے سال اُسنے ایک جشن آراسته کیا جسمیں هندوستان کي غنیمت لوگوں کو دکھائي جو سونے چاندي کي چوکیوں اور میزوں پر کمال آرایش اور نهایت خوبي سے چني گئي تھي اور یهه جشن ایک بڑے میدان میں تین دن تک قائم رها اور تماشائیوں کي خاطر بهت عمده عمده کهانے تیار کیئے گئے اور بڑے کر و فر سے ضیافت هوئي اور محتاجوں کو خیرات دي گئي اور ایسے شخصوں کو بڑے بڑے اِنعام اور بهاري بهاري خلعتیں عطا هوئیں جو اپنے مرتبه یا لیاقت یا ریاضت کے سبب سے مشهور و ممتاز تھے *

فتح کرنا محمود کا ملک غور کو

سنه ١٠١٠ ع مطابق سنه ٤٠١ هجري میں هرات کے مشرقي پهاڑونمیں غور کے بڑے ملک پر محمود نے آپ بذات خاص لشکر کشي کي اور اُس ملک میں سور کي قوم افغانوں کي آباد تھي اور وه پهلے مسلمان هوچکے تھے جبکه یهه ملک سنه ١١١ هجري میں خلیفوں کے عهد دولت میں مفتوح هوچکا تها اگرچه سردار اِس قوم کا ایسي جگهه قیام پذیر تها که اُسپر دهاوا ممکن نتها مگر محمود نے اُسکو ایسے نکالا که وه آپ مقابله سے منه پهیرکرکے بهاگا (اگرچه یهه کام بهت بڑا خطرناک معلوم هوتا هی مگر مورخوں کے نزدیک سب آسان هی) اور جب که اُس سردار کو شکست فاحش هوئي تو زهر کها کر مرگیا اور نام اُسکا محمد سور تها اور اُسکے ملک کي فتح اِس لیئے زیاده معلوم کرنے کي قابل هی که اُسیکے خاندان نے غزني کے خاندان کو تباه کیا *

دوسرے برس محمود کے سرداروں نے صرف ایک پهاڑي ملک جرجستان یا غرجستان کو فتح کیا † جو دریاے مرغاب پر غور کے متصل واقع هی *

[...] سیربهر کا هوتا هی اور تبریز کا مروج من ساڑهے پانچ سیر اور هندوستان کا [...] چالیس سیر کا هوتا هی (برگز صاحب کا حاشیه تاریخ فرشته جلد ایک [...] ٢٨)

† نام اِس خطه کا غور اور اُسکے آس پاس کے ملکوں کے بیان میں اکثر واقع [...] تاریخ ابن حاکل کي رو سے موقع اِس خطه کا معلوم هوتا هی [...] اوسلی صاحب

جلد انکو ایسا منتشر پایا کہ اُسکو اتني فرصت ہاتھہ آوے کہ لوٹ کھسوٹ
کے ارادے جو اُسکے دل میں مقرر تھے اور اُنکے خیالوں سے نہایت خوش
ہوا کرتا تھا پورے کرے چنانچہ منجملہ اُنکے ایک ارادے کے پورے کرنیکا
موقع ہاتھہ آیا یعنی نگر کوٹ کے لوٹنے کا ارادہ کیا اور حقیقت اُسکي یہہ
تھي کہ وہ ایک مندر نہایت مضبوط و مستحکم ایک پہاڑ کي بلندي پر
جو کوہ ہمالہ کے بائیں سلسلہ میں ہی واقع تھا اور ایک قدرتي شعلہ کے
باعث سے جو اُس مندر کے احاطہ میں زمین سے نکلتا ہی وہ نہایت
مقدس سمجھا جاتا تھا اور مدتوں سے برابر ہندو راجاؤں کي نذروں
چڑھاووں سے مالا مال تھا اور قرب و جوار کے شہروں کي مال و دولت
بڑا حصہ وہاں مجتمع تھا غرضکہ بقول تاریخ فرشتہ کے دنیا کے بادشاہ
کے خزانوں کي نسبت بہت کچھہ زیادہ سونا چاندي بھاري موتي
تمام قیمتي جواہرات اُس مندر میں موجود تھے *

..ایسي جگہہ کے لوگ دھاوے کرنے والوں کا مقابلہ بخوبي
مگر اتفاق یہہ ہوا کہ اُس قلعہ کي فوج اُس بڑي چڑھائي میں
ہوئي تھي جو محمود پر ہوئي تھي چنانچہ جب محمود اُس
کي فصیل تک پہونچا تو بیچارے پوجاریوں کو گرد اُسکے بے سرو سا
کھڑے ہوئے دیکھا یہانتک کہ اُنھوں نے پکار کر جان بخشي چاہي
بلا شرط اُسکي اطاعت قبول کي محمود نے جان اُنکي بخشي اور افس
وغیرہ سمیت اُس مندر میں داخل ہوا اور جو خزانے کہ وہاں مو
تھے اُنپر قبضہ کیا بیان کیاگیاہی کہ سات لاکھہ دینار طلائي اور سات سو
سونے چاندي کي تختیاں اور دو سو من زر خالص کي اینٹیں او
ہزار من کچي چاندي اور بیس من جواہرات جسمیں موتي م
ہیرے پہوکراج راجہ بہیما کے وقت سے جمع تھے محمود کے قبضہ
آئے † *

† من مختلف وزنوں کے ہوتے ہیں چنانچہ عرب کا من سب سے کم و

کریں مگر یہہ اُسکي تدبیر راس نہ آئي کہ نتیجہ اُلٹا ہوا یعني کاہروں
نے تیر اندازوں کو یک قلم بھگا دیا اور باوجود اِسکے کہ خود محمود
نے سعي و محنت کي اور آپ مقابلہ کیا تیر اندازوں کا تعاقب ایسے
استقلال سے کیا گیا کہ اُن پہاڑیوں کا بڑا گروہ ننگے سر ننگے پانوں طرح طرح
کے ہتیار باندھے ہوئے فوج محمود کے دونوں بازوؤں میں پھیل پڑے اور
اُسکے سواروں میں بڑے غیظ و غضب سے گرے اور تلواروں اور چھروں سے
گھوڑوں سمیت زخمي کرنا شروع کیا یہاں تک کہ بات کي بات میں تین
چار ہزار مسلمانوں † کو قتل کیا مگر ہندوؤں کے حملوں کا زور تھوڑا تھوڑا
گھٹتا گیا یہاں تک کہ محمود کو دریافت ہوا کہ مخالف کا ہاتھي ہماري
پریشاني کو دیکھکر جو فائدہ کي غرض سے آگے بڑھا تھا وہ تیروں کي بوچھار
‡ چونک کر میدان سے بھاگ گیا اور اِس حادثہ سے غنیم کي فوج
میں کھل بلي پڑي اور اُنکي یہہ سمجھہ میں آئي کہ ہمارا سردار چھوڑ کر
بھاگ گیا چنانچہ پہلے تو اُنہوں نے کوشش میں تساہل کیا اور آخرکار
ادھر اودھر ہوکر پریشان ہوگئے محمود نے اُنکي پریشاني سے جلد فائدہ
اٹھایا اور دس ہزار آدمي اُنکے پیچھے بھیجے اور پہلے اِس سے کہ وہ کسي
امن کي جگہہ پہونچیں بیس ہزار آدمي اُنکے قتل کیئے *

نگر کوٹ کے مندر کا لوٹنا

اِس خدا داد فتح کے بعد اُن ہندوؤں کو دوبارہ جمع ہونیکي فرصت
نہ ملي چنانچہ محمود اُنکے پیچھے پیچھے پنجاب میں گھستا گیا اور

† پرایس صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحہ ۲۳۴

‡ اصلي تاریخ میں تیروں کي جگہہ توپیں اور بندوقیں مندرج ہیں اگرچہ
صاحب اِس مشکل کو بطور معقول حل کرتے ہیں یعني جو لفظ فارسي میں
اور بندوق کے معنوں میں مستعمل ہوا اُسکو کچھہ بدلنے سے اُسکے معني تیروں اور
گولوں کے ہوتے ہیں مگر تمام قلمي نسخے اُس لفظ کے توپ اور بندوق ہونے پر
ہوتے ہیں اِس لیئے برگز صاحب حیران ہیں اور اُنکو یہہ شبہہ ہی کہ مورخ
اور زمانہ کے واقعہ کو سہواً یہاں لکھدیا غرض کہ ہمنے وہ معني اختیار کیئے
سیدھے سادے ہیں

کي فرصت هاتهه آئي تو اُسنے بہت سي فوج اکهٹي کي اور راجه سے لڑنے کے لیئے موسم بہار سنه ۱۰۰۸ع مطابق سنه ۳۹۹ هجري میں روانه هوا *

محمود کي چوتهي چڑهائي

اننگپال بهي اُس خطره سے غافل نتها جو اسکو پیش آنیوالا تها چنانچه اسنے دور دور کے راجوں کے پاس ایلچي چلتے کیئے اور انکو اُس خطره سے بخوبي آگاه کیا جسمیں وه محمود کي فتوحات سے مبتلا هونیکو تهے اور اسکبابي ضرورت ثابت کي تهي که اپنے دین و دنیا کي حفظ و سلامت کے واسطے بہت جلد متفق هونا چاهیئے اور غالب یهه هی که یهه تقریر اس کي انکے ارادوں کے بهي موافق تهي که اونپر تاثیر اسکي بخوبي هوئي چنانچه اُجین اور کالنجر اور گوالیار اور قنوج اور دلي اور اجمیر کے راجوں نے اتفاق کیا اور اپني اپني فوجیں اکهٹي کرکے پنجاب کي جانب روانه کیں حقیقت میں فوجیں اُنکي اسقدر تهیں که اُسوقت تک اسقدر فوج اکٹهي نهوئي تهي چنانچه محمود بهي اسقدر غیر متوقع بهیڑ بهاڑ کے دیکهنے سے متردد هوا اور جیسے که وه همیشه چستي و چالاکي سے بیخطر گهسا آتا تها بجاے اُسکے دشمن کے سامنے ٹهرا اور پشاور کے پاس ایک مقام کیا اور دشمن کے حمله کا منتظر رها مگر اس قیام کے زمانه میں غنیم کي فوج روز روز بڑهتي جاتي تهي یہاں تک که هندوؤں کي عورتوں نے سونے چاندي کي ٹوموں کو گلاکر اور جواهرات کو بیچکر اس مقام پر لڑائي کے ساز و سامان کے لیئے دور دور سے روپیه کي امداد بهیجي تهي چنانچه جب گاکر اور اور لڑاکا قومیں هندوؤں کي فوج میں شامل هوگئیں تو هندوؤں نے مسلمانوں کو گهیرا اور مسلمان مورچه بندي پر مجبور هوئے اگرچه محمود کسیقدر دل شکسته هوا مگر اپني شجاعت پر جما رها اور اپنے ٹهکانے کے استحکام سے فائده اٹهانا چاها چنانچه اُسنے تیر اندازوں کا ایک بڑا گروه اس نظر سے روانه کیا که هندوؤں کو بهڑکاکر مورچوں کي جانب حمله کرنے کو گرم و

می تربیت حاصل هوئي تو دریاے اکسیس سے پار هونے میں توقف
یا اور بلخ کے قریب محمود سے جا بھڑا مگر محمود اس موقع پر پانسو
تھی لیکیا تھا اور معقول طور سے ایسي حکمت برتي که اُن هاتهیوں سے
ني فوج کي صفوں کو ضرر نه پهونچی اور غنیم کے گھوڑوں اور آدمیوں پر
و هاتهیوں کے قد و قامت اور شکل و صورت سے محض نا اشنا تھے
هي اثر پڑے چنانچه هاتهیوں کي صورت سے تاتاري ڈرگئی اور بهت
ي و تندي سے حمله نکرسکے مگر بعد اُنکے حمله کے هاتهي اُنپر ٹوٹي اور
کے بیچ گھس گئے اور جو کوئي اُنکے آگی پڑا اُسکو چیرچار برابر کیا
له فوج غنیم کو زیر و زبر کیا بیان کیا گیا هی که خود محمود کےهاتهي
الیق خاں کے نشان بردار کو پکڑا اور الیق خاں اور اُسکي فوج کے سامنے
لد سے اُسکو بلند کیا هنوز اُس پریشاني سے سنبھلنے نپاے تھے جو
وں کي بدولت نصیب هوئي تھي که دونوں لشکر بھڑگئے مگر غزني
ں نے ایسي دلاوري اور تندي سے حمله کیا که تاتاري هر طرف سے پس
ئے اور بهت سے قتل هوکر میدان سے بھاگ گئے † اور یهه واقعه سنه
اع مطابق سنه ۳۹۷ هجري میں واقع هوا *

الیق خاں کو یهه پیش آیا که چند همراهیوں سمیت اکسیس پار
ت گیا اور بعد اُسکے کبھي محمود کا مقابله نکرسکا *

اگرچه محمود نے غنیم کے تعاقب کا پهلے اراده کیا مگر جاڑے کي
ے اس ارادے سے باز رها یهاں تک که اپني دارالسلطنت میں بھي
داخل هوا که کئي سو آدمي اور گھوڑے جاڑوں کے صدقی کئي *

محمود ادهر مصروف رها اور سکپال نے اودهر بت‌پرستي اختیار کي
جاے خود باغي هوگیا مگر محمود اُسپر یک لخت آپڑا اور اُسکو
کیا اور تمام عمر ایک قلعه میں مقید رکھا *

اجه اننگ پال نے جو محمود کا مقابله کیا تھا الیق خاں کے باعث
مود اُسکا تدارک نکرسکا تھا مگر اب اُسکو مهمات هندوستان پر توجهه

† تاریخ فرشته تاریخ ڈي‌گگنیز تاریخ ڈي‌هربیلاٹ صاحب

له اننگ پال سردار ملتان اپنے رفیق اور محمود کے بیچ میں آپڑا اور
دونوں لشکروں کا مقابلہ پشاور کے پاس کسي جگہہ واقع ہوا چنانچہ راجہ
کي فوج تباہ ہوئي اور شاہدرہ سے جو وزیرآباد کے پاس هی دریاے چناب
تک اُنکا پیچھا دبایا گیا یہانتک کہ راجہ کشمیر کو بھاگا اور وہاں جا
پناہ اُسنے لي بعد اسکے محمود نے ملتان کا محاصرا کیا اور جب
محاصرہ پر سات روز گذرے تو سردار نے اطاعت کي اور بطور باجگزار
کي بڑي مدد دي چنانچہ سنہ ۱۰۰۵ ع مطابق سنہ ۳۹۶ هجري
میں محمود غزني کو چلا آیا *

محمود کے ملک پر تاتاریوں کا حملہ کرنا اور شکست فاحش کهانا

ملتان کے سردار کو جو مفید شرطیں محمود نے عنایت کیں
سارا سبب اُسکا یہہ تھا کہ محمود کو یہہ خبر پہونچي تھي کہ
خاں کے لشکر نے اُسکے ملک موروثي پر بڑا حملہ کیا اگرچہ الیق
محمود کا خویش تھا اور بہت قریب واسطہ رکھتا تھا مگر جب اُسنے
دیکھا کہ وہ هندوستان پر ہمہ‌تن مایل هی تو اُسکو یہہ هوس دامن‌گیر
هوئي کہ خراساں کا صوبہ محمود کے قبضہ سے نکالی چنانچہ اُسنے ایک
فوج هرات اور دوسري بلخ پر قبض و تصرف کے لیئے بهیجي *

مگر اُسنے اپنے مخالف کي قوت کا اندازہ بہت غلط کیا چنانچہ
محمود نے اٹک کو سیوک یا سکپال نامي ایک هندو کے قبضہ میں
چھوڑا جو ظاهر میں مسلمان هوگیا تھا اور نہایت چستے چالاکي سے
خراسان کي جانب روانہ هوا اور غنیم کے سرداروں کو بحراکسیس کے
اُسپار جانے پر مجبور کیا *

بعد اُسکے الیق خاں کو حملوں سے دهمکایا یہاں تک کہ اُسنے
خاں والئي ختن سے اعانت چاهي چنانچہ قادر خاں پچاس هزار
سپاهي لیکر الیق خاں کي مدد پر روانہ هوا اور جب کہ الیق خاں

تهہ آئیں وہ سب لیکر غزني کو چلدیا مگر جب کہ راجا نے خراج کا
ہ کیا جیسا کہ اُسکي باپ سے بهي کیا تها تو هندو قیدیوں کو تاوان
ر چهوڑا هاں چند افغانوں کو جو هندوؤں کے ساتهہ هوکر لڑے بهڑے
یہاں تک قید رکها کہ وہ مرکر چهوٹے اور جب کہ راجہ چهوٹ
آیا تو اُسنے اس باعث سے کہ کئي بار ناکام اور رسوا هوا تها اور شاید
ا نے بهي مذهبي تعصب سے تنگ اُسکو کیا تها راج اپنا اپنے بیٹی
ک پال کو سونپا اور آپ ایک چتا پر چڑها جو اُسکے حکم سے تیار
ي تهي اور اپنے هاتهہ سے آگ لگاکر جل بلکر مرگیا *

محمود کي دوسري چڑهائي

اننگ پال اپنے باپ کے عهد و پیمان پر جما رها مگر بهٹیا کے راجا نے
لهور کے مطیعوں میں سے تها اور ملتان کے جنوب میں حکومت
ي جاري تهي اپنے حصہ کا خراج دینے سے صاف انکار کیا اور سلطان سے
بلہ پیش آیاتو محمود آپ اُسپر چڑهکر گیا چنانچہ پہلے اُسکو مضبوط
چوں سے بهگایا اور پهر اُسکو بڑے قلعہ سے نکالا یہانتک کہ وہ اٹک کي
ٹهوں میں جاکر مرگیا جهاں اُسنے جان چهپائي تهي اور بهت سے ساتهي
اُسکا عوض لینے میں مارے گئے اور یہہ واقعہ سنہ ۱۰۰۴ع مطابق
۳۹۵ هجري میں واقع هوا *

محمود کي تیسري چڑهائي

یہہ مہم اُسنے ایک اپنے سردار کے دبانے کے لیئے کي تهي جو وہ ایک
تها † اور سلطان سے باغي هوکر اننگ پال سے بهت موافق هوگیا

غالب یہہ هي کہ پہاڑوں کي قومیں ایسي طرح محمود کي مطیع و
هوئي تهیں کہ وہ غزني سے ملتان کو برابر سیدها چلا آتا حاصل یہہ

† یہہ پٹهان ابوالفتح خاں لودي حامد خاں لودي کا پوتا تها جو هندوؤں سے
اور لغمان کا صوبہ لیکر اُنکے شریک هوگیا تها اور جب کہ سبکتگین نے هندوؤں
پائي تهي تو اُسنے اُسکي اطاعت کي تهي

علاوہ اُسکے خیالات مذکورہ کي تاثیر اسوجہہ سے محمود کي طبیعت
پر زیادہ هوئي که ایک لڑائي میں هندوؤں کي حقیقت دریافت هوچکي
تهي اور باوصف اُسکے اُسکي طبیعت بهي معاون اُسکي ایسي طمع کي
تهي جو باوجود اپنے مال و دولت کے ایک مالا مال میدان کے لوٹنے
کي پیاسي تهي اور ایسے میدان کي امید سے خوشي کے مارے پهولي
نسماتي تهي *

جب که ایسے ایسے مطلبوں کا پورا پورا اثر هوا تو الیق خاں سے صلح
کي اور ماوراءالنہر کو اُسکے قبضہ میں چهوڑا اور اپني بیٹي کا نکاح اُسکے
ساتهہ کرکے رفاقت کو مضبوط کیا اور خاندان صفري کے ایک باغي
جسنے سیستان میں بغاوت کي تهي دباکر اور دوسري بغاوت کے تدارک
میں جو سنه ۱۰۰۲ عیسوي میں اس باغي سے سرزد هوئي اُسکو قید
کرکے هندوستان پر چڑهائي کي *

محمود کي پہلي چڑهائي هندوستان پر

ایران پر اهل اسلام کا تسلط هوئي ساڑهے تین سو برس گذرے تهے
سنه ۱۰۰۱ع مطابق سنه ۳۹۱ هجري میں محمود غزني سے دس هزار
سپاهي کار آزمودہ همراہ لیکر روانه هوا اور جیپال والیئے لاهور اپنے باپ
پرانے دشمن سے پشاور کے قرب و جوار میں جالڑا اور اُسکو شکست فاش
دیکر گرفتار کیا اور ستلج کے آگے مقام بٹنڈہ پر جاکر سخت حملہ
تاخت تاراج کردیا † اور هندوؤں کے ملک و لشکر سے جوجو قیمتي غنیمت

---

† معلوم هوتا هی که بٹنڈہ پہلے وقتوں اُس سے زیادہ شان و شوکت کا
تها جو اُسکے ایک جنگل میں واقع هونے سے سمجهہ میں آتا هی کرنل ٹاڈ صاحب
نے بیان کیا هی که راجه لاهور کا کبهي یہاں فروکش هوتا تها اور
دارالسلطنت میں رهتا تها اور جو که پشاور کي لڑائي ستائیسویں نوامبر سنه ۱۰۰۱ع
میں هوئي تو محمود آخر سرما میں بٹنڈہ میں داخل هوا هوگا اور اُن دنوں پنجاب
کے دریا پایاب تو نهونگے مگر سوارونکي فوج کو اوترنے میں تهوڑي دشواري
آئي هوگي

ﺮک کر رهے تهے چنانچه اسنے عبدالملک کي حمايت کا بهانه ليا اور
بخارا پر چڑهائي کي اور تمام ماوراءالنهر پر قبض و تصرف کر کو
ساماني خاندان کو خاتمه پر پهونچايا جو ايک سو بيس برس سے زياده
سلطنت کرچکا تها *

محمود اپنے ملک کے قبضه کي طرفسے مطمئن هوا اور يهه بات اسکي
رضي پر موقوف رهي که وه جس طرف چاهی اپني سلطنت کو پهيلاوے
چنانچه جو بادشاهتيں مغرب کي سمت ميں واقع تهيں اور دين اسلام کے
ق اور شهرت کي قدامت سے دلپذير تهيں وه اس زمانه ميں ايسي
ابي اور بدعملي کے هاتهوں ميں گرفتار تهيں اور ايسي کچهه ضعيف و
ر هوگئيں تهيں که بهت سا حصه انکا محمود کے قبضه ميں بلا جدو
ه اگيا اور جس اساني سے که سلجوقيوں نے باقي حصه کو دبايا تها
ايک زمانه ميں محمود کي رعايا تهے اُس سے محمود کو يهه بات
هوئي که اُبناے هلسپاند تک اپني حدوں کے بڑهانے ميں کوئي روک
نهوگي *

هندوستان کے ملک جنکا حال معلوم نتها محمود کے بهادرانه مهموں
ے بڑے چوڑے چکلے کهيت نظر آئے اور اس عمده ملک کي وسعت
سبزي اور کثرت خزاين کے افواهوں اور سرسبزي زميں اور خاص
پيداواروں کي شهرت کے سبب سے هندوستان گويا ايسا ملک تها
کهانيوں ميں مذکور هوتے هيں اور اُسکے پاس پروس کي قوميں
نسبت من مانتي خيال بانده ليتي تهيں *

ﯾﮏ ايسے ملک يعني هندوستان ميں جن ارادوں اور مهموں کے
هونے کي توقع هوئي وه اسوجهه سے زياده تر اُسکو مرغوب معلوم
که وه اسلام کے پهيلانے کا وسيله تهيں جسکا رواج ايک نئي قوم ميں
ايسا بڑا کام اُن دنوں سمجها جاتا تها جو فيروزمند بادشاهوں کو
هوتا هي *

چنانچہ اسنے رعب داب اپنا منصور ثانے پر بیٹھایا یعني اسکو اسپر مجبور کیا کہ فایق کو وزیر اپنا بلکہ درپردہ آقا بناوے *

اگرچہ محمود اپنے پرانے دشمنوں کي حقیقت سے واقف تھا مگر اسنے یہہ چالاکي ہوتي کہ ناواقف بنکر کمال ادب و نیاز سے منصور ثاني کے پاس یہہ درخواست اپني بھیجي کہ خراسان کي حکومت پر مجھہ قایم رکھے مگر یہہ درخواست اسکي فوراً نامنظور ھوئي اور نئے وزیر یعني فایق کا ایک اوردہ محمود کي جگہہ معین کیا گیا *

محمود کي خود مختاري کا بیان

محمود کسي سے باساني حکومت سے خارج نہوسکا چنانچہ اُس خراسان کے نئے حاکم کو مارکر بھگا دیا اگرچہ خود منصور سے نہ جسکو مقابلہ میں لائے تھے لیکن اُسکے اطاعت کا اقرار بھي نکیا *

محمود اپنے حفظ و حراست کے واسطے بڑے بڑے سامان کرتا یہاں تک کہ اسي عرصہ میں دربار کے جھگڑوں اور امیروں کے رشک حسد سے منصور ثاني تخت سے اوتارا گیا اور آنکھوں سے اندھا کیا گیا سنہ ۹۹۹ع مطابق سنہ ۳۸۹ ھجري میں عبدالملک کو بطور ایک آلہ جو فایق کے قبضہ میں رھے تخت پر بیٹھایا گیا محمود نے یہہ دیکھہکر حکم دیا کہ بني سامان کا نام خطبوں سے خارج کیا جاوے خراسان کي حکومت پر مالکانہ قبضہ کیا بعد اسکے عبدالملک فرمان جسکو عطاے اختیارات کا اختیار حاصل نرھا تھا خراسان نسبت محمود کے نام ایا چنانچہ وہ مستقل حاکم ھوگیا اور سلطان خطاب † اُسنے اختیار کیا اسیوقت سے مسلمان بادشاھوں میں خطاب عام ھوگیا *

الیق خاں نے اس لوت کھسوت سے دور رھنے کا ارادہ نکیا جو

† اگرچہ محمود سے پہلے مسلمان بادشاھوں کا یہہ خطاب نتھا مگر یہہ کا پرانا لفظ بادشاہ کے معنوں میں ھی

خزانوں کو یوں صرف کیا کہ بڑے بڑے سرداروں کو انعام دیکر اپنی طرف مایل کیا اور فوج کي تنخواهیں بڑهادیں اور طرح طرح کے تماشوں اور جلسوں میں روپیہ لٹاکر لوگوں کے دلوں میں عزیز و ممتاز هوگیا مذکورہ بالا ذریعوں اور زیادہ زور و ستم سے جو سلطنت کے دبانے میں کیئے اور نیز اُس راے کے باعث سے جو بعض بعض کوتاہ فہموں نے اُسکی بڑے استحقاق پر دي سلطنت کے تمام اُس حصہ کي امداد و اعانت حاصل کي جو محمود کے زیر حکومت نہ تھا اور جب کہ محمود کا دعوی قابل نفرت سمجھا گیا تو محمود نے کچھہ نرم معاملہ کیا خواہ اس یقین سے کہ میرا استحقاق ضعیف هی یا اُسکے مزاج میں اعتدال یا اُسنے قریب ہوتا غرض کہ اُسنے بھائي کے ساتھہ ایک بڑي شفقت کي اور یہہ بیان کیا کہ اگر تیري عمر اس لایق هوتي کہ تو ایسے بوجھہ کو اُٹھاسکے تو میں اپني خوشي سے تیرا مقابلہ نکرتا اور علاوہ یہہ بات بھي کہي کہ اگر تو میرے تجربہ‌کاري کي فضیلت کو تسلیم کرے تو اُسکي عوض میں بلخ اور خراسان کا صوبہ عطا کروں مگر یہہ بات فی‌الفور تسلیم نہوئي یہاں تک کہ جب محمود نے یہہ دیکھا کہ اسمعیل سے موافقت کي امید نہیں تو وہ یہہ سوچا کہ اس جھگڑے کا دارالسلطنت پر حملہ کرنے سے هوگا چنانچہ اسمعیل جو اُن روزوں میں موجود تھا محمود کا ارادہ پاگیا اور غزني اور محمود کي فوج میں آپڑا اور محمود کو عام لڑائي پر مجبور کیا اور جو بات کہ ... کے غیر مساوي کاموں سے متوقع هوتي هی اُس سے بہت زیادہ لڑائي لڑا مگر کھیت اُسکا محمود کے هاتھہ رها اور غزني فتح هوگئي اسمعیل گرفتار آیا اگرچہ تعظیم و تکریم اُسکي اُسکے پایہ کي مناسب تھي مگر باقي زندگي اسکي قید میں کٹي *

سامانی خاندان کے ایسے ایسے دروني قصی قضایوں سے جو سات برس تک برابر بڑها رهے الیق خاں کي کامیابي کو بڑي اعانت پہونچي

اُسکا مدد و معاون هوا اور نئے بادشاہ منصور ثانی کو آخرکار اِس بات پر مجبور کیا کہ تمام اختیار اپنے بادشاهت کا فایق کو تفویض کرے *

سبکتگین کي وفات کا بیان

معاملات مذکورہ بالا کے زمانہ میں یہہ اتفاق هوا کہ غزني کو واپس آتے هوئے سبکتگین راہ میں مرگیا † *

خاندان غزني کا بیان

تیسرا باب

محمود کي سلطنت

محمود کا لڑکپن سے یہہ حال تھا کہ وہ اپنے باپ کے زمانہ میں ن کشیوں اور چڑاهیوں میں همراہ اُسکے رهتا تھا اور بقول شخصے کہ هونے بروون کے چکنے چکنے پات ابتدا سے هوشیاري اور دلاوري اور هر کام م گھس بیٹھہ جانیکے آثار و علامات اُسمیں نمایاں تھے اور جب کہ باپ اُ مرا تو وہ نیشاپور میں اپني حکومت پر تھا اور عمر اُسکي تیس برس تھي اور لیاقت اور شجاعت کي بدولت هر طرح جانشیني کے قابل تھا یہہ بات ضرور تھي کہ غالباً ولادت اُسکي شرعي نتھي ‡ یعني وہ ک منکوحہ کے پیٹ سے نتھا اُسکے چھوٹے بھائي اسمعیل نے اُسکے نہونے غنیمت سمجھکر بقول بعض بعض مورخوں کے جانشیني کي منظوري سے حاصل کي اور سلطنت پر بلا تامل قبضہ کیا اور اپني بادشاهت کا اش دیا اور منجملہ اُن فائدوں کے جو اُسکو اپنے بڑے بھائي کي نسبت حا هوئی یہہ فائدہ کم نہ تھا کہ باپ کے خزانے اُسکے هاتھہ آئے اور اُسنے

---

† نوح کے انتقال سے ایک مهینے کے اندر اندر سبکتگین بھي سنہ ۹۹۷ ع مط سنہ ۳۸۷ هجري میں مرگیا (تاریخ فرشتہ اور تاریخ ڈي گگنیز صاحب اور پرایس صاحب اور تاریخ ڈي هربي لاٹ صاحب)

‡ برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ۱ صفحہ ۲۶

کي مانند روانه هوا اور اگرچه أسنے ضعف ناتواني کے حیلہ سے یہه شرط
ٹہرائي تهي که ملاقات کے وقت اپنے گهوڑے سے نه اوترونگا مگر جب وہ بادشاہ
کے سامنے گیا تو بے اختیار اپنے گهوڑے سے کودا یہاں تک که اگر نوح أسکو
دستگیري کے وقت نروکتا تو وہ نوح کے پانوں بهي چومتا *

جب که لڑائي بڑے زور شور سے هو رهي تهي اور نوح کي شکست هوا
چاهتي تهي تو خاندان دیلم کے سردار نے یہه دغابازي کي که ڈهال اپني
اپني پیٹهه پر صلح کے اشارہ سے رکهي اور فوج اپني لیکر سبکتگیں کیطرف
گیا اگر وہ یہه کام نکرتا تو نوح اور سبکتگیں کي فوجیں دشمنوں کو
... نهوتیں مختصر یہه که بعد اِس شکست کے باغي لوگ أن ملکونمیں
بهاگکر نکل گئے جو أنکے قبض و تصرف میں تهے اور نوح نے بعوض اِس بڑي
خدمت کے سبکتگیں کي حکومت کو غزني پر مستحکم کیا اور خراسان کي
حکومت أسکے بیٹے محمود کو عطا فرمائي اگرچه باغي سردست پریشان
... تهے مگر پهر أنہوں نے لشکر جمع کیئے اور دوسرے برس یک لخت
دهاوا کیا که محمود کو نیشا پور میں آدبایا اور شکست فاحش دي
سبکتگیں نے بہت سي سعي و محنت سے پهر أنکے مقابله کي لیاقت حاصل
چنانچه سنه ۹۹۵ ع مطابق سنه ۳۸۷ هجري میں لڑائي کا خاتمه
... مقام طوس کے پاس جو اب مشهد مشہور هی أنکو شکست فاحش†
اور جمعیت أنکي برهم هوگئي اور فایق کا یہه حال هوا که وہ أس
... سے بهاگکر جہاں أسکو شان و شوکت حاصل تهي الیق خاں جانشین
... خاں کے پاس چلا گیا اور الیق خان کے زور اور دباؤ سے نوح اور فایق
... صفائي هوگئي اور وہ سمرقند کا حاکم مقرر کیا گیا *

... بعد اس انتظام کے نوح نے انتقال کیا اور الیق خاں نے نئے بادشاہ کي
... کمسني دیکهکر بخارا پر چڑهائي کي رفیق اوسکا یعنی حاکم سمرقند

† ڈي گگنیز صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحه ۱۵۸ اور پرایس صاحب کي تاریخ
... صفحه ۲۴۸ تاریخ فرشته جلد ۱ صفحه ۲۲۰

تک پھیلی ہوئی تھی اور اِسی زمانہ میں اسکو اپنے براے نام بادشاہ کی امداد و اعانت کرنے سے جاہ و جلال بڑھانے کا موقع ہاتھہ آیا چنانچہ بیان اُسکا آگے آویگا *

خاندان سامانی کی اعانت کرنا سبکتگین کا مشرقی تاتاریوں کے مقابلہ میں

جب کہ بغرا خاں تاتاریوں کے بادشاہ نے جو تمام تاتار پر دریاے املس کے پار چین کے حد شرقی تک قابض و متصرف تھا † سامانی خاندان کے ساتویں بادشاہ نوح پر دھاوا کیا تو اُسنے بخارا سے بھاگ کر اکسیس پناہ لی مگر اُسکے نصیبوں نے پھر یاوری کی کہ بغرا خاں کے بیمار ہونے اپنے ملک کیطرف معاودت کرنے اور مر جانے سے سنہ ۹۹۳ ع مطابق ۳۸۳ ہجری میں نوح اپنے تخت پر دوبارہ بیٹھا بعد اُسکے جب نوح حاکم خراسان کی گوشمالی کا ارادہ کیا جو اُسکی بد اقبالی کے وقتوں باغی ہوگیا تھا تو اُس حاکم نے فایق سے رفاقت پیدا کی جو بخارا کا ایک دوسرا امیر تھا اور اُسکے ہاتھوں سے سامانی خاندان کو پچھلے زمانہ میں ایک عرصہ تک بہت سی تکلیفیں پہونچی تھیں چنانچہ جب یہہ رفیق سلطنت کی بہتری کی نسبت اپنی بھلائی اور بہبودی کے خواہاں ہوئے تو اُنہوں نے خاندان دیلم کے بادشاہ کو جو اُنکے پاس ہی والے ایران کے صوبوں پر حکومت کرتا تھا امداد و اعانت کے لیئے بلایا اُ جی جان سے یہہ منظور تھا کہ پاس پڑوس میں فساد برپا کرنے سے ملک و حکومت کو چوڑا چکلا کرے غرض کہ جب یہہ تینوں متفق تو اُنکے مقابلہ کے لیئے نوح نے سبکتگین سے اعانت چاہی چنانچہ سبکتگین فوج اپنی لیکر بخارا کی طرف کچھہ رفیقوں کی طرح نہیں بلکہ تابعد

---

† ڈی گگنیز صاحب کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ اور پرایس صاحب کی ؟ جلد ۲ صفحہ ۲۳۷

چڑھا چنانچه اسنے میدان کو فوج کي بهیڑ بهاڑ سے بهر پور پایا مگر وه هراساں نهوا اُسنے اپني فوج کي دلاوري اور شایستگي اور قواعد داني پر مطمئن هوکر فتح کا یقین کیا اور دهاوے شروع کیئے چنانچه پهلے پهلے هندوؤں کي فوجکے ایک حصه پر سواروں کي نئي نئي فوج سے پے درپے حملے کیئے اور جب غنیم کي فوج کے پانوں اوکهڑتے دیکهے تو تمام فوج پر ...ارے کا حکم دیا یهاں تک که هندو بهاگ نکلے اور اٹک تک انکا تعاقب ...وا اور بهت سے مارے گئے اور سبکتگیں کے لشکر کے بهت سي غنیمت هاتهه ...ي اور گرد نواح کے پرگنوں سے جو لاهور کي قلمرو میں داخل تهے بهت سا ...صول وصول هوا اور راجه کے ملک پر دریاے اٹک تک قبض و تصرف ... سبکتگیں نے ایک اپنے افسر کو معه دس هزار سواروں کے پشاور میں ...م چهوڑا *

بعد اُسکے لغمان کے افغانوں اور خلجیوں † نے سبکتگیں کي اطاعت ...فور اختیار کي اور اُسکي فوج میں وه لوگ بهرتي هوئے ‡ *

بعد اِن مهموں کے خاص اپني سلطنت کے اِنتظام میں سبکتگیں ...روف هوا اور اُن دنوں سلطنت اُسکي مغرب کي طرف قندهار سے آگے

---

† خلجي ایک تاتاري قوم هی جسکا ایک گروه دریاے جگسرٹیز کے مخرج کے ... دسویں صدي میں بستا تها اور اُنهیں دنوں ایک گروه اُسکا سیستان اور ...ستان کے درمیان یعني افغانستان میں بهت مدت سے آباد تها اور وه لوگ دسویں ...ک بهي ترکي بولتے تهے اور معلوم هوتا هی که وه لوگ افغانوں سے پهلے هي سے ...لته رکهتے تهے چنانچه اُنمیں اور افغانوں میں کسیطرح کا فرق و تفاوت کبهي اُنهیں ...ا گیا (اِسبات کے دریافت کے لیئے که وه تاتار میں کس خاندان سے نکلے اور کهاں ...تهے ڈي گگنیز صاحب کي تاریخ جلد ۳ صفحه ۹ کے حاشیه اور ڈي هربي لاٹ ... کي تحریر درباب خلج اور بن هاکل کي تاریخ کے صفحه ۲۰۹ کو ... کرنا چاهیئے اور افغانستان میں اُنکي جساست کا حال دریافت کرنیکے واسطے ...هاکل کي تاریخ کا صفحه ۲۰۷ دیکهنا مناسب هی اور واضح هو که ابن ...نے تاریخ اپني سنه ۹۰۲ اور سنه ۹۶۸ ع کے بیچ بیچ میں لکهي هی)

‡ برگز صاحب کا ترجمه تاریخ فرشته جلد ۱ صفحه ۱۵ لغایت ۱۹

ہوگي که مسلمانوں کي حکومت انکے پاس پروس میں قایم ہوگئي اور معلوم
ایسا ہوتا هی که اس حکومت کے باعث سے ہندوؤں کے ملکوں پر اکثر
حملے ہوتے رہے اور اُنکي جانکوہني رهي غرض که راجه جیپال والیئے لاہور نے
جسکي حکومت غزني کے متصل تھي آپ حملے کا ارادہ کیا چنانچه لغمان
میں اُس وادي کے سرے پر جو ہندستان کي فوج اپني لیکیا جو پشاور سے کا
تک پھیلا ہوا هی اور وہاں سبکتگین سے مقابله ہوا ابھي دونوں لشکر
لڑائي کا محل و موقع تاک ہي رہے تھے که باد و بارش کا سخت طوفان آ
اور اُسکو لوگوں نے ایسا غیبي گولا سمجھا جو عالم اسباب میں سمجھ
سببوں سے خارج ہو ایس لیئے که ہندو لوگ اپنے مخالفوں کي
سردي کے سہارنے کے عادي نه تھے اُنہوں نے ایسي همت ہاري
راجه جیپال کو کام ناکام صلح کرني پڑي چنانچه سبکتگین پہلے صلح
مایل نهوا مگر آخر کار اس خیال سے که اگر ہندو بالکل مایوس ہوجا
تو بقول کسیکے که مرتا کیا نہیں کرتا نتیجه اُسکا اچھا نہوگا غرض کہ
بھي صلح پر راضي ہوا اور راجه نے پچاس ہاتھي اسکو دیئے اور بہت
روپئے دینے کا وعدہ کیا *

جب که راجه نے آپ کو محفوظ و سلامت پایا تو جو وعدہ
کیا تھا اسکے پورا کرنے سے اِنکار کیا یہاں تک که جو آدمي سبکتگین
تقاضے کے لیئے بھیجے انکو مقید کیا *

ہندو راجاؤں کا باہم متفق ہوکر سبکتگین سے لڑنا

اور شکست فاحش پانا

جب که سبکتگین نے یہه معامله دیکھا اور اسکو ناگوار گذرا تو ا
فوج اپني جمع کي اور دریائے اٹک کي طرف دوبارہ کوچ کرنا شروع کيا
اِدھر راجه جیپال نے یہه سامان کیا که اجمیر اور کالنجر اور قنوج کے راجا
کمک کے لیئے بلایا چنانچه ایک لاکھه سوار اور بیشمار پیادوں سمیت
کي جانب کو چلا سبکتگین دشمن کے لشکر دیکھنے کو ایک ٹیکر

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہی † کہ سنہ ۹۷۵ ع مطابق سنہ ۳۶۵ ہجری میں الپتگین مرگیا اور اسحٰق نامی ایک بیٹا چھوڑا جسکو سبکتگین ‡ ہمراہ اپنے بخارا کو لیگیا تھا اور جب کہ اُسکو منصور سامانی نے غزنی کا حاکم مقرر کیا تو سبکتگین کو اُسکا نائب قرار دیا اور جب وہ سنہ ۹۷۷ع مطابق سنہ ۳۶۷ ہجری میں مرگیا تو سبکتگین کو جانشین اسکا مانا گیا اور الپتگین کی بیٹی کی شادی اسکے ساتھہ ہوئی *

ہنوز اپنی جدید سلطنت پر سبکتگین نے پورا پورا تسلط نہیں کیا تھا دشمنوں سے بچانے میں جد و جہد اسکو کرنی پڑی § *

راجہ جیپال والیئے لاہور کا غزنی پر حملہ کرنا اور ناکام واپس آنا

جو ہندو کہ اٹک کے آس پاس بستے تھے انکو یہہ بات ناگوار ہوئی

† برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ایک صفحہ ۱۳

‡ سبکتگین کی ایک کہانی اُن دنوں کی بیان کی گئی ہی کہ وہ ایک سوار تھا اور کہتی ہے اگر سبکتگین کی آدمیت واضح نہیں ہوتی تو مورخ کی انسانیت بلاشبہہ ہوتی تھی اور وہ یہہ ہی کہ ایک روز اُسنے شکار کرنے میں ہرنی کے بچہ کو اور وہ اُسکو خوش خوش لیچلا تو بچے کی ماں کو گھوڑے کے پیچھے دیکھا اور ماں کے چہرہ پر رنج و الم کے اثر واضح پائے چنانچہ اُسکو ترس آیا اور اِسبات سے ہوکر کہ اُسکی ماں ممنون ہوویگی اُسکو چھوڑ دیا اور جب وہ ہرنی بچہ سمیت کو چلی تو باربار مڑمڑکر دیکھتی جاتے تھے اور یہہ بات اُسکی ایسی پسند اُسی رات اُسنے رسول خدا کی زیارت کی اور حضرت نے یہہ فرمایا کہ اس کے بدلے خدا نے تجھکو سلطنت عنایت فرمائی اور یہہ تاکید کی کہ جب تجھکو و مرتبہ حاصل ہووے تو ترس کو ہرگز نہ بھولنا

§ اب آیندہ سے ہماری تاریخ کی سند خاص تاریخ فرشتہ ہوگی جسکا مصنف تھا اور بہت دنوں تک ہندوستان میں رہا اور سولہویں صدی کے اخیر میں کے تمام مسلمان بادشاہوں کی تاریخ اپنے زمانہ تک لکھی غرض کہ اُسکے کے ارشاد و ہدایت سے جو ایشیا کے مورخوں پر بڑی فضیلت رکھتا ہی آپ کو والا سمجھتا ہوں اور اس تاریخ میں جہاں کہیں ممکن ہوا ہی میں نے فرشتہ کے کلام کو بالکل نقل کیا ہی اسلیئے کہ کرنل برگز صاحب نے جو کس تاریخ کیا ہی اُسکو پڑھنا اور سمجھنا کرنا دشوار ہی

معان تھا ایک مورخ بیان کرتا هی که تین هزار غلام کو اعدداں الپتگین کے
ساتھہ بھاگ آئے تھے اور غالب ھے که یهه غلام اُسکي مانند ترکي غلام هونگے
† اور بلاشبهه اُسکے پاس کبھي کبھي ایسے ایسے سپاهي آتے رهے هونگے جو
اُسکے عهد حکومت میں اُسکے ملازم هونگے مگر غالب یهه هی که اُسکي نو
کا بڑا گروه اُس ملک سے اکھٹا هوا هوگا جهاں بود و باش اُسکي اُن دنو
تھي ‡ اور اس آباد ملک کے باشندے نامرد نتھے اگر پهاڑوں کے افغ
اُسکي رعایا نهونگے تو کام اُنسے مزدوري پر لیا هوگا مگر معلوم هوتا هی
اُس نے ملک بڑهانے کا اراده نکیا اور خود مختاري سے چوده برس
اندر یعني § سنه ۹۷۶ ع مطابق سنه ۳۶۵ هجري میں اپنے موت م
اور بقول تي هوبي لاٹ صاحب کے سنه ۹۶۴ ع مطابق سنه ۳۵۳ هج
میں انتقال اُسکا هوا *

سبکتگین کا بیان

سبکتگین ایک غلام الپتگین کا تھا جسکو اُسنے ایک سوداگر سے
اُسکو ترکستان سے لایا تھا خرید کیا تھا اور بتدریج اُسکو ایسے اعل
مرتبه پر پهونچایا که بعد اُسکے وهي اُسکي حکومت کا بڑا سردار تھ
آخرکار اُسکا جانشین هوا *

بهت مورخ لکھتے هیں که الپتگین نے سبکتگین کو بیٹي دي او
وارث || مقرر کیا اور بعضی مورخ نکاح کا پهلے هونا بیان نهیں کرت
سکي جانشیني کو استحکام دیتے هیں ¶ *

† پرایس صاحب کي تاریخ جو خلاصة الاخبار سے انتخاب کي گئي ا
صفحه ۱۲۳

‡ تي هوبي لاٹ صاحب کي تحریر الپتگین کے باب میں

§ پرایس صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحه ۲۲۴ اور تاریخ فرشته جلد ا
۴۳ اور تي گگنیز صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحه ۱۵۶

|| تي گگنیز صاحب کي تاریخ بحواله ابوالفدا جلد ۲ صفحه ۱۵۶ اور تي ه
صاحب کي تاریخ بحواله اخوند میر

¶ پرایس صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحه ۲۷۷

نے اپنے آقا کے جي کو بہان مغي کے سوانگون اور نقون کي بازيون سے بہلايا
کیا تھا *

اُسوقت میں یہہ دستور جاري تھا کہ غلامون کو امانت کے عہدے
تفویض کیا کرتے تھے چنانچہ الپتگین اپني هوشیاري اور مردانگي اور ذیانت
امانت کي بدولت تھوڑے عرصہ بعد یعني سنہ ۹۶۱ ع مطابق سنہ ۳۵۰
ہجري میں خراسان کا حاکم مقرر کیا گیا اور بعد اُسکے جب آقا کا انتقال ہوا
تو اُس سے یہہ مشورہ لیا گیا کہ منجملہ خاندان سلطنت کے کون شخص
اُسکي جانشیني کے قابل هی مگر اُس شامت کے مارے نے منصور کے خلاف
راے اپني دي جسکو اور سرداروں نے پسند کیا تھا چنانچہ منصور
شاہ ناراض هوا اور اُسکو حکومت سے معزول کیا اور غالب یہہ هی کہ
وہ اپنے دشمنوں سے پیچھا چھوڑا نے میں بڑا سپاهیانہ هنر ظاهر نکرتا
تو جان اُسکي نہ جاتي تو مقید هونے میں کچھہ شبہہ هي نہ تھا مگر
پاس دوستوں کا ایسا معتبر گروہ تھا کہ اُنکي اعانت سے جان اپني بچا
یہانتک کہ مقام غزني میں کوہ سلیمان کے بیچا بیچ صحیح سالم جا پہونچا
اُس هموار ملک میں یہہ نیا حاکم قرار پایا جسمیں بلخ اور هرات اور
... داخل هی اور خاندان ساماني کا مطیع و فرمان بردار رها لیکن اُس
... کے قومي باشندوں پر جو اٹک اور اس ملک کے درمیان میں واقع هی
... ساماني کے حملوں کا اثر نہوا اور اگرچہ یہہ خطہ سب کا سب
... کا مطیع نہ تھا مگر اُسکي خود مختاري کے لیئے یک قلم مفد ...

تي هربي لاٹ صاحب کي تحریر الپتگین کے باب میں ملاحظہ کرني چاهیئے
... پرایس صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ اور ڈي گگنیز صاحب کي تاریخ
... صفحہ ۱۵۵ اور تاریخ فرشتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲ میں اُسکي فساد کي تاریخ
۹۶۲ ع مطابق سنہ ۳۵۱ هجري لکھي هیں اور تي هربي لاٹ صاحب نے سنہ
... مطابق سنہ ۳۰۵ هجري قرار دیئے هیں مگر ظاهرا مصنف یا چھاپنے والے کي
... اسلیئے کہ تاریخ وفات بھي الپتگین کي اُنھوں نے اور موقعوں سے کچھہ
... بیان کي هی

ليني ملک پر مستقل حکومت کي مگر برائے نام اُسکي طرف سے حاکم
رہے يہاں تک کہ اُس ملک کا بہت سا حصہ ديلم کے خاندان نے دبايا
جو مازندران کے ايک ضلع میں آئے تھے اور باني مياني اُنکا ايک مچھلي
والا تها جو بحر کاسپين پر مچھلياں پکڑا کرتا تها *

ديلم کے خاندان کا بيان

مازندران کو ايران سے علاحدہ سمجھنے کے بعد جو حصہ ملک ايران
کا باقي رہتا هي انميں سے مازندران کا ملک اسطرح سے اَلگ هي کہ پہاڑ
کے بڑے بڑے سلسلے درميان ميں واقع هيں اور اُسي باعث سے وهاں رسائي
دشوار هي اور اُسليئے کہ وهاں بڑے بڑے جنگل هيں اور وهاں کي آب
هوا بهي بہت خراب هي دشمنوں کے حملوں سے محفوظ هي اور يہ
باعث هي کہ سارے مازندرانِي مسلمان اور مغلوب نہ هوئے اور هميشہ وه
بگهڑے رهے اور اکثر اوقات آتش پرستوں کا قبضہ رها اور شور و فساد بر پا
هوتا رها مگر خاندان ديلم نے وهاں قدر و منزلت پيدا کي اور آخرکار آنکي
قوت ايسي قوي هوئي کہ خاندان ساماني سے ايران کے مغربي صوبہ چهين
اور بغداد پر قابض هوئے اور خليفہ کو گرفتار کيا اور خليفہ کے نام سے
برس سے زيادہ يعني سنہ ۹۳۲ع مطابق سنہ ۳۲۱ هجري سے سنہ ۱۰۵۵
مطابق سنہ ۴۴۸ هجري تک ايک بڑے ملک پر حاکم رهے *

ساماني خاندان آلِ ديلم کي فتوحات سے نقصان اُٹهانے کے بعد بهي
خراسان اور ماوراءالنهر پر قابض رها اور اُنميں سے غزني کا خاندان نکلا
مسلمانوں کي سلطنت کا هندوستان ميں باني هوا *

البتگين باني خاندان غزني کا بيان

عبدالملک خاندان ساماني کے پانچويں بادشاہ کے عهد سلطنت
ميں البتگين اس خاندان جديد کا باني صاحب جاہ و حشمت تها
اور اصل اُسکي يہہ هي کہ وہ ايک ترکي غلام تها اور کام اصلي اُسکا يہہ

خاندان کا سیستان میں خود † مختار هوا جسکو سلطان محمود نے
اُسکے زوال خاندان پر سو برس گذر جانے کے بعد یعني سنه ۱۰۰۶ ع
مطابق سنه ۳۹۶ هجري میں اپنا مطیع ‡ کیا *

آل سامان کا بیان

واضح هو که ساماني خاندان ایکسو بیس برس سے زیادہ زیادہ یعني
سنه ۸۹۲ ع مطابق سنه ۲۷۹ هجري سے سنه ۱۰۰۴ ع مطابق سنه ۳۹۵
هجري تک قایم رها اگرچه اِس خاندان نے هندوستان پر حمله نهیں کیا
پر جسقدر که پهلے خاندانوں کو تاریخ هندوستان سے علاقه رها اُس سے
زیادہ زیادہ اِس خاندان کو تعلق رها نام اِس خاندان کا اُنکے کسي بزرگ
یا بلخ و بخارا کے کسي شهر خاص سے نکلا هي جهان کا § وہ آپ کو
تے تھے جبکه خلیفه مامون کي دارالخلافت خراسان میں تھي تو اس
خاندان میں سے جس شخص کا (یعني سامان کا) تاریخ میں پهلے پهل
ذکر هوا هی اور وہ ذي رتبه بھي تها اُسپر خلیفه نے التفات اور نوازش فرمائے
چنانچه خلیفه کے حکم کے بموجب سامان کے تین بیٹے اکسیس پار حاکم
هوئے اور ایک بیٹا اُسکا هرات کا حاکم هوا چنانچه خاندان طاهر کے
میں بھي یهه حاکم قایم رهے بعد اُسکے یعقوب بن لیث کي وفات
سنه ۸۱۷ ع مطابق سنه ۲۰۲ هجري سے سنه ۸۲۰ ع مطابق سنه
هجري تک ماوراءالنهر اُنکے قبضه میں رهي یهان تک که وہ بهت
فوج سواروں کي لیکر دریاے اکسیس سے گذرے اور غالب یهه هي که
سوار اُن کے ترکي رعایا تھے اور عمر بن لیث کو گرفتار کیا اور جو
ملک که عمر بن لیث نے فتح کیئے تھے واقع سنه ۹۰۰ ع مطابق سنه
هجري میں اُنپر قابض هوئے اور اگرچه خلیفه سے بے تعلق رہ کر

† پرایس صاحب کي تاریخ جلد ۲ صفحه ۲۴۳
‡ ایضاً صفحه ۲۸۲
§ عوسلي صاحب کا ترجمه تاریخ ابن حاکل صفحه ۳۰۲

پہونچے اور بعد أسكے تهوڑے دنوں گذرنے پر جو خليفے هوئے وہ سنہ ١١٨ ع
مطابق ٢٢٧ هجري تک کٹ پتلي کي طرح ترکوں کے هاتهہ میں رهی اور
اسي زمانہ سے عرب کي سلطنت کي پوري بربادي سمجهي جاتي هی †

طاهر اور صفري خاندانوں کا بيان

واضح هو کہ طاهر کے خاندان نے پچاس برس سے زيادہ يعنی
سنہ ٨٢٠ ع سے سنہ ٨٧٢ ع تک آمن چين سے بادشاهي کي مگر أن
سلطنت نے کچهہ رونق نہ پکڑي ‡

بعد أسكے خاندان صفري نے جو بہت مشہور و معروف تها خاند
طاهر پر غالب آکر أسکو تخت سے اوتارا مگر يہہ خاندان طاهر کے خاندان
تهوڑے دنوں يعني سنہ ٨٧٢ ع مطابق ٢٥٩ هجري تک قايم رها اور يعق
بن ليث جو إس خاندان کا باني مباني تها تانبے پيتل کا کام سيستان
کيا کرتا تها چنانچہ پہلے أسنے سنہ ٨٧٢ ع میں خاص اپنے وطن
بغاوت برپا کي اور بعد أسکے بحر اکسيس تک تمام ايران پر قبضہ
اور جب کہ خود خليفہ کے دبانے کو بغداد میں گهسا جاتا تها تو وہ ر
ناکام هوگيا اور أسکے جي کي جي هي میں رهي اور أسکے بهائي عمر
ساماني نے شکست فاحش ديکر گرفتار کيا اور أسکے خاندان کي
أسي روز تمام هوچکي جو سنہ ٩٠٣ ع مطابق سنہ ٢٩٠ هجري
قايم تهي اگرچہ أس خاندان کے ايک نوجوان شاهزادہ نے باوصف نکل
اور سب ملکوں کے خاص سيستان میں کئي سال آپ کو بنائے رکها
اگرچہ صفري خاندان کي حکومت چاليس برس سے زيادہ
مگر ياد أنکي سيستان میں اس ليئے باقي رهي هوگي کہ پچاس
بعد يعني سنہ ٩٦٣ ع مطابق سنہ ٣٥٣ هجري میں ايک شخص

---

† پرايس صاحب کي تاريخ جلد ٢ صفحہ ١٥٥
‡ ايضا صفحہ ٢٢٩
§ ايضا صفحہ ٢٣٣

ان بیتی تهی نوے برس تک اِس سبب سے خلل پڑا رہا کہ آل پیغمبر کے
حقوں کا دعوی بی بی فاطمہ کے نام سے خلافت کی نسبت قایم رہا اور
جب کبھی فساد یا بغاوت کا ظہور ہوا تو یہی بہانہ پیش کیا گیا یہاں تک
کہ سنہ ۷۵۰ ع میں خراسان کا بڑا صوبہ باغی ہوا اور بنی امیہ کی قوت
کو بڑا صدمہ پہونچا چنانچہ رسول خدا کے چچا کی اولاد یعنی بنی عباس
خلافت نشین ہوئے مگر جو سپاہ اور افسر ملک سپین میں تھے وہ بنی
امیہ کے طرفدار رہے اسلیئے سلطنت کی قوت پھر بحال نہوئی *

دوسرا باب

اُن شاہی خاندانوں کے بیان میں جو خلیفوں کے بعد قایم ہوئے

عباسیوں کے پانچویں خلیفہ ہارون رشید کی وفات اُس سفر کے باعث
بہت جلدی وقوع میں آئی جو اُسنے ماوراءالنہر کے باغیوں کی گوشمالی
کیلیئے سنہ ۸۰۶ ع مطابق سنہ ۱۹۰ ہجری میں اُٹھایا تھا † اور اُسکے
بیٹے مامون رشید نے اُنکی سرکوبی کی اور مامون رشید کے ایک عرصہ تک
وہاں میں رہنے سے وہ صوبہ تھوڑی مدت تک اُسکی سلطنت میں
شامل رہا مامون رشید نے جو خراسان کی بغاوت کی بدولت اپنے بھائی
سے خلافت چھینی تھی اسلیئے اُسکے دربار کو بغداد میں منتقل ہوئے
بہت عرصہ نگذرا تھا کہ امیر طاہر نے جسکی خاص اعانت سے
مامون کے ہاتھ خلافت آئی تھی خراسان میں حکومت کسطرح ڈالی
یہانتک کہ سنہ ۸۲۰ ع مطابق سنہ ۲۰۵ ہجری میں وہ خود مختار
ہوگیا ‡ اور پھر خراسان اور ماوراءالنہر کبھی خلافت میں شامل

---

† پرایس صاحب کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ۷۹ اور جس تاریخ کی سند سے
اُنہوں نے تاریخ اپنی عموماً لکھی وہ تاریخ طبری ہی

‡ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۲۵

عرب والوں کا ماوراءالنهر کو فتح کرنا

ایران کي فتح کامل سے پچپن برس بعد اور سند کے قبض و تصرف
سے پانچ برس پہلے عرب والوں نے بحر اکسیس یعني نهر جیحون †
عبور کیا اور قتیبه حاکم خراسان اُنکا سردار تها چنانچه پہلے اُسنے ش
حصار پر جو بلخ کے محاذي تها قبضه کیا اور بعد اُسکے سنه ۷۰۶ ع
لغایت سنه ۷۱۲ ع مطابق سنه ۸۷ هجري لغایت سنه ۹۳ هجري ت
چهه برس میں سمرقند اور بخارا کو فتح کیا اور جو ملک اکسیس
شمال پر واقع هیں اُنپر گذرا اور خوارزم کي سلطنت کو جو ارل کي جه
پر واقع هي مطیع اپنا کیا اگرچه ترکوں کے شہروں میں بدون سخت لڑا
کے اُسکا دخل نہوا اور اکثر اوقات اُسکي کامیابي میں شک و شبهه
رها مگر آخرکار اُسکي بات اُنکے شہروں میں ایسي بن پڑي که آٹهویں
یعني سنه ۷۱۳ ع مطابق سنه ۹۴ هجري تک فرغانه کو فتح کرکے
کوه اماس اور دریاے جکسرتیز تک تسلط پایا *

اِسي برس ملک سپین یعني اُندلس بهي فتح هوا اور عرب
سلطنت اُس حد تک پہونچي که پهر اُس سے زیاده نہوسکي مگر
سلطنت میں غایت اقبال کے عهد سے پہلے پہلے خانگي نزاعوں کے آ
هوچکے تهے اور اُن سے یهه معلوم هوتا تها که تهوڑا عرصه گذرنے
سلطنت خراب هوجاویگي *

چنانچه پچاس برس کے اندر اندر تیسرے خلیفه حضرت عثم
مارے جانے اور چوتهے خلیفه حضرت علي کے امور سلطنت میں کم م
هونے سے بغاوت پیدا هوئي اور باغي لوگ کامیاب هوئے اور نتیجه اُس
هوا که عرب کے حدوں سے باهر خلافت مقرر هوئي اور بني اُمیه کي سل
میں جو سنه ۶۵۸ ع مطابق سنه ۳۸ هجري میں بغاوت کي بدولت ق

† یهه جهیل اس زمانه میں خیوا یا آر گنج کے نام سے مشهور هي

کی فوج کے افسر اور اُسکی فوج کا بڑا حصہ مغل تھے اور وہ تاتاری
خاندان جو اب کل ملک چین اور تاتار کے اُس حصہ میں جو چین کے
قرب و جوار میں واقع ہی حکومت کرتا ہی تمام مجوسی ہیں *

ماوراءالنہر میں ترکوں کے بسنے کا بیان

بہر حال یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ سنہ عیسوی کے آغاز سے ایک مدت
تک ایک حصہ ترکوں کا ماوراءالنہر میں بسا تھا اور اگرچہ مغلوں کی
قومیں اور نقل مکان کرنے والے گروہ اکثر اوقات اُنپر گذرتے تھے مگر وہ لوگ
اپنی جگہہ سے کہیں نہ ہلی اور جب کہ عرب کے لوگوں نے ماوراءالنہر فتح
کیا تو اِن ترکوں میں سے بہت سے خانہ بدوش اور گلہ بان اور
بقدر مستقل سکونت رکھنے والے تھے † *

اُس زمانہ میں اِن ترکوں پر جو لوگ حکومت کرتے تھے وہ اُنسے
تھوڑی مدت کے بعد آکر آباد ہوئے تھے غالب یہہ کہ وہ بھی ترک ہی
تھے اور یہاں آکر آباد ہونے سے تھوڑے دنوں پہلے وہ لوگ ایسی قوموں کے مجموعہ
میں مل جل گئے تھے جنکے وہ پیشوا تھے اگرچہ یہہ مجموعہ سو برس پہلے
چین والوں کا باج گذار ‡ تھا مگر بعد اُسکے ایسی سلطنت پر قابض ہوئے کہ
بحر کاسپین اور آکسیس سے بیگال کی جھیل اور دریاے مینسی واقع سائبیریا
کے علاقوں تک پانو اپنے پھیلائے § تھے اور زمانہ حال میں وہ ایسے ٹوٹ پھوٹ
کر چھوٹے چھوٹے گروہ ہوگئے کہ چین کی سلطنت کے || خواج گذار بنگئے *

* مسلمان عرب والے اور ایران کے باشندے تمام اپنے ہمسایوں کو ترک کے نام
سے پکارتے ہیں اگرچہ وہ مغلوں کے ہونے سے واقف ہیں مگر وہ لوگ استعمال
اِس لفظ کا ایسا مطلقاً اور عموماً کرتے ہیں جیسا کہ ہم تاتار کے لفظ کا علی العموم
کرتے ہیں اور بحث اِس مضمون کی جو ارسکائن صاحب کی تاریخ بابر کے دیباچہ
کے صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۲۵ تک درج ہی دیکھنے کے قابل ہی
† دی گگنیز صاحب کی تاریخ جلد پہلی حصہ ۲ صفحہ ۳۶۹
‡ ایضاً صفحہ ۳۷۷ و صفحہ ۳۷۸
§ ایضاً صفحہ ۳۹۳

کے ذریعہ سے تمام وقتوں میں اِس شرط سے پہچانے جاسکتے ہیں کہ ہنوز
یہہ بات تحقیق ہوجاوے کہ اُنکے امتیاز کا کچھہ یہی باعث نہیں ہی
کہ اور تاتاریوں کی نسبت اور قوموں کے ساتھہ اُنکو ربط و ضبط کے زیادہ
موقع ہاتھہ آئے اور جو ممتازی اُنکو حاصل تھی پہلے وقتوں میں باقی
تاتاریوں کو بھی حاصل تتھی جو مغربی خطوں میں بستے ہونگے بلا
علاوہ اسباب مذکورہ کے کوئی اور سبب بھی ہی † *

اِن قوموں کے فرق و امتیاز کے واسطے اِس بیان سے شاید کچھہ اعانت
ہووے کہ اوزبک کی قوم جو ماوراالنہر پر فی‌الحال قابض اور ترکمانوں
کی قوم جو دریاے اکسیس اور ایشیاے کوچک پر متصرف ہی
شمالی ایران کے خانہ بدوش اور قسطنطنیہ کے باشندے سارے ترک ہیں
اور علاوہ اِسکے تیمور کی فوج کا بڑا حصہ بھی ترکی لوگ تھے اور چنگیز خان

† قسطنطنیہ اور ایران کے ترکوں کے تاتاریوں کیسے خط و خال اتنے معدوم ہوگئے
بعضے حکیموں نے کہا ہی کہ وہ کوہ قاف والوں کی اولاد یا اہل یورپ کی نسل
داخل اور تاتاریوں کی نسل سے خارج ہیں اور بخارا اور ماوراءالنہر کے ترکوں کا
نقشا ہی کہ باوصف اِسکے کہ وہ ایک مدت تک ایرانیوں میں رھے سہی اور
صورتوں میں بہت نرمی آگئی اصلی خط و خال اُنکے ایسی وضاحت سے موجود ہیں
وہ پہلی نظر میں تاتاری سمجھے جاتے ہیں اور ڈی‌گگنیز صاحب مورخ کے وقتوں
جو حال تاتاریوں کے معلوم تھے اُنکے ذریعہ سے صاحب موصوف تاتاری قوموں
امتیاز نکرسکے مگر ایک بات اُنھوں نے ٹھیک لکھی ہی کہ ترکوں کو ہیونگنو
کہتے ہیں اور اٹیلہ سردار اور اُسکی فوج کے بڑے حصہ کو اُنھوں نے اِسی قوم
بے کھٹکے داخل کیا ہی اور جب کہ یہہ ترک یورپ میں داخل ہوئے تو یورپ
کے دلوں میں اُنکی قرانی صورت اور وحشیانہ طوروں سے ایسی ہیبت پیدا ہوئی
جیسیکہ اُنکی فتوحات سے ظاہر ہوئی تھی چنانچہ خود اٹیلہ سردار اِن قومی خصوصیات
میں معروف و مشہور تھا (گیبن صاحب کی تاریخ روم جلد ۳ صفحہ ۷۳۵) ہن
یعنی ترکوں کی اُس شاخ کا ایک بڑا گروہ جسمیں اٹیلہ سردار تھا اِس سے
زمانہ سے پہلے سے ماوراالنہر کے ایرانیوں میں بستا تھا اور نام اُنکا قوم کے رنگ و
کی تبدیلیوں سے گورے ہنز مشہور ہوگیا تھا ڈی‌گگنیز صاحب کی تواریخ جلد ۲
۲۸۲ اور ۳۲۵ .

زمانہ سے پہلے پہل وہ کہاں کہاں بستے تھے ایشیا کے جنوب میں عرب
کے لوگ اور علاوہ اُنکے اور خانہ بدوش قومیں تر و تازہ چراگاھوں یا
تبدیل آب و ھوا کي ضرورت سے بڑے بڑے دور و دراز سفر کرتي ھیں
اور ھر قوم کے پاس ایک نہ ایک ایسا خطہ ھوتا ھی کہ وہ اُسکو اپنا
سمجھتي ھی اور بہت سي قومیں اُنہیں خطوں میں آباد ھیں جنکو
قوموں نے پہلے پہل اُنمیں دیکھا تھا مگر تاتار کے لوگوں کا یہہ حال
ھی جنمیں بڑي بڑي سلطنتیں ھمیشہ قائم ھوئیں اور علاوہ اُن تنقل
یوں کے جو وہ خاص اپنے ملک کي حدوں میں عیش و آرام کي نظر
کرتے ھیں کبھي کبھي بلند ھمتي سے بھي خانہ بدوشوں کي طرح
پھرا پھرتے ھیں اور ایک دوسرے کو اُسکے ملک سے نکالتے یا اُسکو مطیع
بناتے رھتے ھیں حاصل یہہ کہ وہ لوگ صرف اپنے گھروں ھي کو
نہیں رھے بلکہ اُنمیں سے نئے نئے اور بڑے بڑے گروہ قایم ھوئے ھیں
اُس گروہ کے نام سے جو اوروں سے سبقت لیگیا ھی نئے نام نکلے ھیں
یہہ کبھي ایک قوم کا قیام دریاے والگا کے کنارے پر بیان کیاگیا اور
اُسي قوم کا ٹھکانا چین کي بڑي دیوار تلے پایا گیا اور جس گروہ سے کہ
گروہ التاے کا ایک وادي بھي آباد نہیں ھوسکتا تھا چند سال کے بعد
پھیل گئي کہ سارے تاتار میں بھي سما نہ سکتي تھي *
یہي باعث ھی کہ تاتاریوں کے کسي خاص گروہ پر نظر جمانا اور
گروہ میں جو جو خلط اور تبدیلیاں واقع ھوئیں سراغ اُن سب کا بہم
پہنچانا ایسا ھي ناممکن ھی جیسے کہ اُس ایک دیمک کي چال کا
دریافت کرنا نہایت دشوار ھی جو اپنے بڑے گھر میں پھرتي رھتي

تاتاریوں کي باقي قوموں میں ترکوں کي قوم اِس سبب سے ممتاز
تاتاریوں کے خط و خال اُنمیں بہت کم پائے جاتے ھیں اور رنگ اُنکے
ں کے گورے اور طور طریقے اُنکے نہایت شایستہ ھیں یہہ اِن اوصاف

ماوراءالنهر کے تاتاریوں † کے حالات سے اُنکی پاس بہوس کي نرمي
کي تاریخیں اور هندوستان کي تاریخ جو بہت کچھہ معمور هی اسلیئے
جي چاهتا هی که اُنکي اصل اور پہلي حالت دریافت کي جاوے مگر
اس تحقیقات میں بہت سي مشکلیں پیش آتیں هیں هاں تحقیق
اسبابکي بہت اچھي هوگي که منجملہ اُن تینوں بڑي قوموں کے جنکو
عموماً تاتاري کہا جاتا هی ماوراءالنهر کے تاتاري کن میں داخل هیں
اگرچه ترکوں اور مغلوں اور منجوسیوں کے اختلاف زبان کي دلیل پر
ایک طرح کا امتیاز اور علاوہ اُسکے اور بھي خاص خاص ایسي باتیں هیں
جنسے فرق اُنکا ظاهر هوتا هی مگر اُنکي چال ڈھال اور رنگ روپ میں
ایسي عام مشابهت هی که ایک اجنبي آدمي دور سے دیکھے تو بہت
دشواري سے فرق اُنمیں کرسکے اور اُنکي زبانوں کا اختلاف شنسکرت اور
یوناني کا سا اختلاف هی اور جسطرح که ان دونو زبانوں میں هم اصل
هونیکے مشابهت هی ویسي هي ان تاتاریوں کي زبانوں میں مماثلت
پائي جاتي هی ‡ تحقیقات مذکورہ میں اُنکے ملکوں کے موقعوں سے بھي
تھوڑي امداد ملتي هی چنانچه همارے زمانه میں منجوسي لوگ مشرق
کي جانب اور مغل بیچا بیچ میں اور ترک مغرب کي جانب بستے
هیں اور ترکوں کے بسنے کے مقام اُس زمانه میں کسیقدر پلٹ چکے هیں
جسکي تاریخ اب صحیح موجود هی اور یهہ بیان ممکن نہیں که اُ

† واضح هو که لفظ تاتار اور تاتري کا استعمال اهل یورپ کي راے کے بموجب
بہت بڑے خطه اور بہت سي قوموں کے مجموعه پر همنے کیا اور جن لوگوں پر ا
اس لفظ کا کرتے هیں وہ لوگ اُس سے ایسے کم واقف هیں جیسے که سواے ا
کے باقي تینوں براعظم کے باشندے ایشیا اور افریقه اور امریکا والے مشهور هونے
نا واقف هیں پس لفظ تاتار اور تاتري کا استعمال کئي قوموں میں عموماً
کرنیکے لیئے ایسا هي مناسب هی جیسے که لفظ ایشیا اور افریقه اور آمریکا کا و
بہت سي قوموں کي تعبیر کے واسطے شایاں هی *

‡ ڈاکٹر پریچرڈ صاحب کي تحریر درباب اقوام حصه بالائي ایشیا کے جو جغ
کي شاهي سوسئیٹي کے حالات کي نویں جلد میں درج هے ملاحظه کیجیاوے *

نہوئے تو یہہ کام اُس طبیعت کے جسکے سبب سے خلیفہ ثاني
اسکندریہ کے کتب‌خانہ جلانے پر آمادہ ہوئے اُسپتدر مخالف تہا جسقدر
کہ اختلاف کفایت شعاري اور عیاشي کا اوپر مذکور ہوا *

یہي باعث ہوا کہ عرب کي فتوحات نے شرقي ملکوں میں ترقي
نپائي بعد اُنکے جن لوگوں نے ہندوستان پر حملے کیئے اب اُنکا
حال ہم لکہینگے *

تاتاري قوموں کا بیان

جب کہ سنہ ٦٥١ ع مطابق سنہ ٣١ ہجري میں اہل عرب نے
... کو فتح کیا تو اُس خطہ سے اُنکي ایراني قلمرو کي حد فاصل دریاے
... تہا جسکا نام اہل عرب نے دریا کے پار ہونے کے سبب سے
ماوراءالنہر رکہا جسکے معنے ہندي میں دریا سے آگے اور انگریزي میں
ٹرانساکزیانہ ہے اور شمالي حد اس خطہ کي دریاے جیکسرٹیز اور مغربي
اُسکے بحر کاسپین اور شرقي حد اُسکي کوہ اماس ہی اگرچہ اس
میں بڑے بڑے جنگل واقع ہیں مگر بعض بعض اُسکے حصے نہایت
... اور بڑي کاشت کے قابل ہیں اور جب کہ یہہ ملک اہل عرب
... و تصرف میں تہا تو معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ زرخیز حصوں
کے اول پایہ کا تہا اور اُس خطہ † میں کچہہ لوگ تو ایسے تہے کہ
مستقل آبادي رکہتے تہے اور کچہہ لوگ ایسے تہے کہ وہ خانہ بدوش اور
... تہے مگر مستقل سکونت والے کثرت سے ایراني اور خانہ بدوش
... تہے اور یہي حال آج تک چلا آتا ہی اور غالب یہہ ہی کہ قدیم
... سے ہي چلا آیا ہی *

---

† لوس کاین صاحب کے ترجمہ تاریخ بابر کے دیباچہ کا صفحہ ٣٣ اور ہیرن
کي تحقیق مندرجہ تحقیقات ایشیا جلد ایک صفحہ ٢٦٠ جب کہ اہل عرب
... ملک فتح کیا تو اُسمیں فارسي بولي جاتي تہي اور اسکي ایک مشہور سند
... سنہ ٧١٦ ع مطابق سنہ ٩٣ ہجري کے کپتان برنس صاحب نے اپنے سیاحت
... جلد دو صفحہ ٢٦٩ اور ٣٥٦ میں دي ہی

سامان اسلامي سے بہم پہونچتا تھا وہاں سے دور ہوتا جاویگا اور انکے
مخالفوں کو کوئي ایسا بڑا صدمہ نہ پہونچا سکیگا جسکے ذریعہ سے مہم
اُنکي پوري ہو جاوے *

جن لوگوں نے پہلے پہل ہندوستان پر حملہ کیئے امور مذکورہ بالا کا ا
اُنکے دلوں پر کیساهي کچھہ ہوا ہو مگر یہہ باتیں تحقیق کرنے والے کی
توجہہ کے قابل ہیں اسلیئے کہ ہمکو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ یہي باتیں
ہندوستان میں اسلام کي دھیمي ترقي اور اور ملکوں کي مانند اُسکے اج
میں سختي نہونے اور غیر مذہب کو گوارا رکھنے کے باعث ہیں *

واضح ہو کہ جن حالات کو ہم بیان کر رہے ہیں اُنکے ظہور کے وقت
میں اور بھي سبب تھے جنکي بدولت ہندوستان میں مسلمانوں کي تر
جھمیلے میں پڑگئي یہاں تک کہ اُنکي حکومت کا مزاج بدلتا جا
چنانچہ سردار اُنکے نہایت گرم دیندار واعظوں سے دنیادار بادشاہ ہوگئے
اسلام کے پھیلانے کي پوري پوري رغبت نرهي بلکہ جاہ و حشمت کے بڑھانے
پڑے اور علیٰ ہذالقیاس اچھے جفاکش سپاهیوں سے ایسے عیاش اور عالیشا
بادشاہ بنگئے کہ جنکو فتح کي خوشي کے علاوہ اور بھي بہت سي خوش
اور لڑائي بھڑائي کے سوا اور بھي بہت کام کاج ہوتے ہیں چنانچہ خل
دویم حضرت عمر جب بیت المقدس کو اپنے لشکر میں گئے تو ہتیار
کھانے پینے کا سامان ایک ہي اونٹ پر لادا اور اُسي پر سوار ہوگئے
خلیفہ سویم حضرت عثمان جب دن کے کام کا بقیہ رات کو پورا کرچکتے
تو چراغ اسلیئے گل کرتے تھے کہ بیت المال کا تیل اُنکے ذاتي کام
صرف نہووے اور بعد انکے سو برس کے اندر اندر خلیفہ مہدي ایسا
کہ یہاں پانسو اونٹوں پر صرف برف لدوا کر منگاتا تھا اور خلفاے عباسیہ
ایک ایک دن کا خرچ پہلے چاروں خلیفوں کے عہد خلافت کے خرچ
برابر پڑا علاوہ اسکے مامون رشید کے عہد خلافت میں جو یوناني کتابوں

بات ایسي تھي جس سے لوگوں کے دلوں میں کچھہ جوش خروش
اور آمادگي پیدا هووے اور برائي اور بھلائي پہونچانے والے دیوتوں کے اختیار
و قدرت کو ایسا برابر ٹھہرایا هی که ضرر رساں دیوته کي ایذا و ضرر رساني
کے ارادوں سے بچنے کے لیئے بھلائي کے دیوتا سے کوئي کافي مدد حاصل نہیں
ہوسکتي اور اسي باعث سے ضرر رساں دیوتے کي رضا جوئي اور خوشامد کے
لئے بہت سي بچونکي سي حرکات کرنے پر توجہه صرف † کرتے هیں *

ایسے دین کے معتقدوں کو جن پر پوجاریوں کا کچھه رعب داب نتها
ایک خداے رحیم و قوي کا معتقد کرانا ایسا معلوم هوا هوگا که گویا
ان کے بڑے عمده اصول تک رسائي نصیب هوئي اور جب که ایک
هي بادشاه کي تباهي سے سارے ملک کي حکومت تباه هوگئي تو قوم
کے مفتوح هونے اور مسلمان هو جانے کا کوئي مانع مزاحم نرها *

برخلاف اُسکے هندوستان میں پوجاریوں کا ایک قوي گروه ایسا تها که
حکومت کے کار و بار میں هر طرح سے شریک و دخیل تھے اور تمام
لوگ اُنکا پاس لحاظ کرتے تھے اور هر شخص کے دل میں رعب داب اُنکا
تها اور وهاں ایک ایسا مذهب جاري تها که اُسمیں لوگوں کے قوانین
رسم و رواج خلط ملط تھے اور لوگوں کے دلوں میں جو خیال پیدا هوتے
یا هو سکتے تھے وه اُن سب پر محیط تها اور باوصف اسکے تبدیلي کا خوف
تھوڑي بہت دلاوري بھي تھي جو غالب غنیم کے کڑے حملوں کي
تهام کرنے اور ایام گزاري سے انکا زور و شور گھٹانیکے لیئے مناسب
هی علاوه اسکے اُنکي نا اتفاقي بھي مفید تھي یعني اگر ایک راجا کو
کیا تو حمله کرنے والي کے دشمنوں میں سے ایک کم هوگیا اور دوسرا
اُسکے بعد مقابله کرنیکو باقي رها اور جسقدر که وه حمله آور آگے کو
اُسیقدر فوج اُسکي گھٹتي جاویگي اور جهاں سے اسکو رسد وغیره کا

† ارس کاٹنی صاحب کا جواب مضمون صفحه ۳۳۵

اسکے قائم مقام کو حوالہ کیئے گئے اور خاندان بني امیۃ کي تمامي تک
یعني چھتیس برس اسکے قبضہ میں رھے پھر اسکے منیرا کے راجپوتوں
نے بغاوت کي جسکا حال مفصل معلوم نہیں اور مسلمانوں کو سند سے نکا
اور جو ملک اہل اسلام نے فتح کیئے تھے پھر ھندوؤں کے قبض و تصرف میں
آگئي اور پانسو برس کے قریب انکے قبضہ میں رھے † *

هندوستان میں مسلمانوں کي فتوحات کے نہایت تھوڑے تھوڑے ہونے کے اسباب

یہہ بات اچنبھے کي ھي کہ جب مسلمان اسلام کے پھیلانے اور کا
ھونے کے پہلے پہل کے جوشوں میں ملتان تک بڑھے چلے آئے تو ایران
طرح ھندوستان پر کیوں مسلط نہوئے اور کیا باعث ھوا کہ وہ لوگ
ملک سے یعني سند سے جہاں ایکبار اپنا قدم جما چکے تھے مجبور
نکالی گئے سارا سبب اُسکا یہہ تھا کہ دونوں ملکوں کي صورت برابر
اگرچہ ھندوستان کي دولتمندي اور زرخیزي کي شہرت اور اُسکے رھنے
کي نازپروري کے باعث سے کشور کشایوں کو اُسکي آرزو ھوئي مگر
امور اُنکو پیش آئے ھونگے کہ تاثیر اُنکي عرب والوں کي بیطرح گرمجوشي
غالب آئي ھوگي *

اگرچہ ملک ایران میں دین و حکومت دونوں پر حملہ
مگر وھاں ایک کي تائید دوسرے سے نہو سکي چنانچہ آتش پرستو
پوجاري نہایت ذلیل اور بیعزت لوگ تھے ‡ اور اُنکے دین میں

† برگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۱ اور آئین اکبری
صفحہ ۱۲۰ تاریخ فرشتہ جلد ۱ صفحہ ۷ کي بموجب نکالے ھوئے عربوں میں
تھوڑے لوگ افغانستان میں آباد ھوئے

‡ مجوسیوں کے زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے مسائل کے مقابلہ اور
کے واسطے ارس کاین صاحب کے جواب مضمون کا ملاحظہ چاھیئے جسمیں پا
کے مقدس کتابوں اور مذھب پر گفتگو ھي اور وہ حال ٹرپري سوسئیٹي بمبئي
جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ میں مندرج ھي

میں نہیں آتی کہ ایسی صورت میں بھی کہ سند کے قبض و تصرف کے
کچھہ فوج اپنی نچھوڑ جاتا ایسی مہم کا کیسے ارادہ کرسکتا *
محمد قاسم اپنی تدبیروں میں سر گرم تھا کہ ناگاہ اسپر آفت آئی
مسلمان مورخ اسپر متفق ہیں کہ جو عورتیں کہ سند سے ہاتھہ
تھیں انمیں راجہ داہیر کی دو بیٹیاں بھی تھیں اور جو نہایت
صورت اور نازک اندام تھیں خلیفہ † وقت کی حرم بنانے کے
اچھوتی رکھی تھیں چنانچہ جب وہ بھیجی گئیں اور خلیفہ کے
آئیں تو بڑی بیٹی زار زار رونے لگی اور جب خلیفہ نے رونے کا
دریافت کیا تو اسنے یہہ عرض کیا کہ اپنی بدنصیبی سے یہہ لونڈی
کے قابل نرہی یعنی جب کہ میں محمد قاسم کے قبضہ میں
تو اسنے بہار میری لوٹی اور میری بکارت زائل کی اور چونکہ
فریفتہ ہوگیا تھا سنکر نیلا پیلا ہوا اور اسیوقت یہہ فرمان صادر کیا
محمد قاسم کو کچی کھال میں سیکر دمشق کو روانہ کرو چنانچہ
کی تعمیل ہوئی اور وہ کچی کھال میں سیا گیا اور دمشق کو بھیجا
جب کہ یہہ مژدہ وہاں پہونچا تو خلیفہ نے اُس پریزاد کو خوش
لیئے دکھایا وہ دیکھنے کے ساتھہ کھل کھلا کر ہنسی اور بیساختہ یہہ
تھی کہ محمد قاسم بیگناہ تھا اور مجھکو اِنتقام اپنے خاندان کی
کا ‡ منظور تھا *

ملک سند سے مسلمانوں کے نکلنے کا بیان

ہو کہ مسلمانوں کی ترقی هندوستان میں محمد قاسم کے ساتھہ
چنانچہ جب وہ مرگیا تو وہ ترقی بھی کوچ کر گئی جو ملک
کیئے تھے سنہ ۷۱۴ ع مطابق سنہ ۹۶ هجری میں تمیم نام

† یہہ خلیفہ بنی امیہ کے خاندان کا چھٹا خلیفہ اور نام اُسکا ولید بن ولید تھا
‡ بریگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ۴ صفحہ ۴۱۰ آئین اکبری جلد
۱۱۹ اور پاٹینگر صاحب کا سیاحت نامہ صفحہ ۳۸۹

اِسلام سے بھي ملاتۓین اگرچه محمد قاسم کا تو عمري اور شباب کا عالم تھا مگر معلوم هوتا هی که وه هوشیار اور دلجوئي کرنیوالا تھا چنانچه اُسنے بہتسے راجاؤں کو ترغیب دیکر لڑائیوں میں شریک اپنا کیا اور جب لڑائي پوري هوئي تو اُسنے اس پُرانے هندو کو جو راجه داهیر کے عہد سلطنت میں وزیراعظم اسکا وزیر اپنا بنایا اور اس سے واضح هوتا هی که اُسنے حقوق قدیمه کي حفظ مراعات اور قواعد و قوانین کے قیام و اجرا کے قابل اسیکو سمجھا † مسلمان مورخوں نے یهه بیان کیا که محمد قاسم نے قنوج کي جانب کوچ کي طرح ڈالي جو گنگا کے قریب واقع هی اور اُسیکے زمانه کا ایک مورخ ‡ ایک ایسے مقام پر پهونچنا اُسکا بیان کرتا هی جو اودے پور سمجھا جاتا هی مگر محمد قاسم کے پاس کل چهه هزار آدمي اوّل تھے اور بعد اسکے دو هزار آدمي اور آئے تھے جس سے صرف اتنا فائده هوگا که پہلي تعداد باقي رهي هوگي اور اِسي وجهه سے یهه بات سـ

† هند و سند کي فارسي تاریخ کا قلمي نسخه — اس نسخه کو جو لندن میں ... هوس کے کتب خانه میں موجود هی اُسوقت تک مینے نہیں دیکھا تھا که محمد ... معرکوں وغیره کے حالات پورے لکھه چکا تھا معلوم هوتا هی که بہت سے حالات اِسي کتاب سے لیئے گئے جیسي که صورت اُسکي اب موجود هی اُسکو محمد ... حامد نے سنه ۱۲۱۶ ع مطابق سنه ٦١٣ هجري میں لکھا تھا مگر یهه عربي کتاب کا ترجمه هی جو قاضي بکر کے پاس موجود تھي اور ضرور عربي کا اصل نسخه محمد قاسم کے فتوحات کے بعد هي لکھا گیا هوگا ... که اُسمیں زنده لوگوں کے حواله دیئے هیں اگرچه اِس نسخه میں بهت سي ... تقریریں اور اُن بڑے بڑے لوگوں کے خط جو اس مهم میں شریک تھے مندرج ... مگر محمد قاسم کي تمام مهمات اور اُسکے زمانه سے پہلے کي هندو سلطنتوں ... ٹھیک ٹھیک تفصیل وار ایسا بیان کیا هی که کسي جگهه ایک بیان دوسرے ... مخالف نہیں بہت سے مقاموں کے نام اِس کتاب میں درج هیں اگر کوئي آدمي شنسکرت سے ایسا واقف هو که عربي مصنف اور مترجم کي غلطیوں کو ... ناموں کي صحت میں هو گئي هیں اور خصوص کاتبوں کي غلط فهمیوں کو ٹھیک کرسکے تو اُس کتاب سے اُس زمانه کا جغرافیه بہت کچهه معلوم هو جا...

‡ تاریخ هند و سند

بلند ظاهر هوتا تها چنانچه جب کسي بستي پر حمله کیا جاتا تها تو
بستي والوں سے پہلے پہل یہه درخواست کیجاتي تهي که تم اسلام قبول کرو
جزیه ادا کرو اور إنکار کي صورتمیں بستي پر حمله هوتا تها اور هتیار بند
قتل کیئے جاتے تهے اور اهل و عیال أنکے لونڈي غلاموں کیطرح بکتے
چنانچه چار شهروں نے اطاعت سے انکار کیا اور لڑنے مرنے پر آماده
اور آخرکار أنکي گردنیں مارے جانے. اور أنکے جورو بچوں کے لونڈي
بنانے کي نوبت پہونچي اور منجمله أنکے جسقدر آدمي دو شهروں
قتل هوئے اوسط تعداد أنکي چهه هزار تهي اور باوصف إسکے سوداگر
اور پیشه والے اور باقي رهنے والے علاوه أسوقت کے جو حملے کي لپیٹ
میں آجاتے تهے هر طرح کي تکلیفوں سے محفوظ رهتے تهے *
جبکه جزیه شهروالوں سے برضا و رغبت یا بجبر و اکراه وصول هوجاتا
أنکو حسب دستور قدیم اپنے رسوم مذهب کے اجرا و ادا کا اختیار
هوتا تها اور جبکه خود راجه بهي اداے جزیه پر راضي هوجاتا
راج أسکا أسیکے قبضه میں رهتا تها اور صرف أسکو وهي تعلق باقي
تها جو عام باج گزار حاکموں کو هوتا هی *
مذهب کے مراعات سے ایک سوال ایسا دشوار و پیچیده معلوم
محمد قاسم أسمیں حیران هوا اور عرب کو أسنے لکها بیان أسکا
که جن شهروں پر کڑے کڑے حملے کیئے گئے اور هندوؤں کے مندر
اور برهمنوں کے روزینه اور جاگیریں ضبط هوئیں اور مذهبي رسموں
مخالفت کي گئي تو پهر أنکو اجراء رسوم اور بت پرستي کي اجازت
مزاحمت نکرنے سے زیاده بت پرستي کا ممد و معاون هونا هی جواب
مِلا که جب لوگوں نے جزیه قبول کیا تو حقوق رعایا کے مستحق
مندروں کي تعمیر اور رسومات کے اجرا کي اجازت دیني چاهیئے
جاگیریں که برهمنونکي ضبط کي گئیں وه وا گذاشت کیجاویں اور تین
سیکڑا ملک کے محاصل پر جو هندو حکام أنکو دیتے تهے وه حکومت

اور ہرگز نہ جھگڑنے کے ساتھہ اهل اسلام کا مقابلہ کیا جیسے کہ مذکور
ہوا اور بعد اُسکے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تمام ملتانی بلا مقابلہ فتح ہوگیا
اور مسلمانوں کو لڑنے مرنے بدون اُسوقت تک کامیابی حاصل ہوتی رہی
کہ راجہ داہیر کی ساری قلمرو پر مسلط ہوگئے || *

جو برتاو کہ اهل اسلام اُن لوگوں سے برتتے تھے جن پر اُنہوں نے فتح
پائی تھی اُن سے اعتدال اور خونریزی عرب کا حال آغاز فتوحات کا

|| دیول کا بندر کرانچی بندر کے پاس پروس میں کوئی مقام ہوگا اور فر
والی کا یہہ بیان کہ شاید وہ تاتا کا بندر تھا اسلیئے صحیح نہیں معلوم ہوتا کہ
شہر اگرچہ جہازوں کے واسطے بڑا بندر ہی مگر سمندر تک اُس سے رسائی مم
کنتھی اور اُن موانع کے باعث سے جو دریا کے دہانہ پر ہیں کشتیوں کے سوا کسی
وغیرہ کا بندر میں آنا ہرگز ممکن نہیں موقو صاحب کی تحریر مندرجہ روز نا
رایل ایشیاٹک سوسئیتی صفحہ ۲۹ اور برنس صاحب کا سیاحتنامہ جلد
صفحہ ۲۴۲ اُنکے اُس بیان سمیت جو اُنہوں نے اٹک کے سب دہانوں کا
چوتھے باب میں کیا ہی برہمن آباد کا موقع اُن پورانے کھنڈروں سے قیاس کیا
ہی جو زمانہ حال کے آباد شہر تاتا کے متصل ہیں (برنس صاحب
سیاحتنامہ جلد ۳ صفحہ ۳۱ اور اُن ہندوستانیوں کی راے جسکو کپتان
صاحب نے روز نامچہ رایل ایشیاٹک سوسئیتی نمبر ایک صفحہ ۲۸ کے ایک حا
میں بیان کیا ہی) مرتو صاحب کا یہہ خیال کرنا کہ برہمن آباد اٹک کے دریا کے مو
دہانہ کے دوسری طرف ایسی جگہہ آباد تھا جو تاتا سے زیادہ تر شمال و مشرق کو
واقع ہی ایک عجیب بات ہی اگرچہ یہہ موقع اِس لیئے زیادہ قرین قیاس ہ
راجہ داہیر کا بیٹا آلر سے بھاگ کر اسی مقام کو گیا ہوگا شاید دو مختلف مقام
ایک برہمن آباد اور دوسرا برہمنہ اور سہوان اب بھی موجود ہی اور آلر جو
کا دارالسلطنت تھا اُسکے پورانے کھنڈروں کو کپتان برنس صاحب نے دریاے اٹک
کے پاس دیکھا ہی (برنس صاحب کا سیاحتنامہ جلد ۳ صفحہ ۷۶) محمد
کے مقام کے پاس کے خاص خاص کوچ اور دریاے اٹک سے عبور کرنے کے موقع کی
کئی شبہہ ہیں مگر ملک میں داخل ہونے اور جگہہ جگہہ تاخت تاراج کرنے
کچھہ شک شبہہ نہیں تاریخ فرشتہ والے نے اُس مقام کو اجدر لکھا ہی جہاں
لڑائی پڑی اور بڑا محاصرہ پیش آیا مگر غالب یہہ ہی کہ یہہ کاتب کا سہو
کہ آرر کی جگہہ جو بجاے آلر کے مشہور ہی اجدر لکھا گیا

...فت اُسکے باور نہوئے چنانچہ وہ عرب کے لشکر میں گھسکر مارا گیا † *
...ہ بیٹا راجہ کا جو جان بچاکر برھمن آباد کو چلا گیا تھا اُسکی نامردی
...تدارک اُسکی بیوہ ماں نے ایسا کیا کہ اُسنے راجہ کی پریشان فوج کو
...مع کیا اور شہر اپنا بچایا یہاں تک کہ جب کھانے پینے کے ذخیرے بھی
...رے ہوگئے تو بھی ہمت اُسکی بندھی رہی اور انجام اُسکا یہہ ہوا کہ
...کی دلوری دیکھہ کر اُن راجپوتوں نے اپنی قوم کے طور و طریقی پر ساتھہ
...کے جان لڑانیکا قصد مصمم کیا جو ساتھہ اُسکے محصور تھے چنانچہ
...رتیں اور بال بچے آگ جلاکر جل مرے اور مردوں نے یہہ کام کیا کہ
...دھوکر ایک دوسرے کے چھوڑنے اور اس دار فانی سے رخصت ہونے
...آمادہ ہوئے چنانچہ شہر کے دروازہ کھولکر تلواریں پکڑیں اور دشمنوں
...ں گھسکر سب کے سب مارے گئے *

منجملہ سپاہیان قلعہ کے جو لوگ اس جانبازی میں شریک نہوئے
...وں نے اپنی جان بچانیکا کچھہ پھل نپایا اسلیئے کہ جب بستی کے
...ازے کھلے تو دشمنوں نے چاروں طرف سے حملہ کیا اور جسکو ہتیاربند
اُسکو قتل کیا اور اُسکے بال بچوں کو لونڈی غلام اپنا بنایا ‡ *
... واضح ہو کہ مقام اشکندرا § میں بھی ویساہی ہندوؤں نے بڑی بہادری

† اگرچہ کسی خاص بیان سے یہہ بات واضح نہیں کہ محمد قاسم دریاے اٹک
...ں پار ہوا مگر یہہ ثابت ہی کہ یہہ لڑائی اٹک کے بائیں کنارے پر ہوئی پہلے وہ
...کے مغربی کنارے پر مقام راور میں گیا اور ہنود کی فوجیں دوسرے کنارے پر
... تھیں اور جب تک کہ محمد قاسم کو دریا کے وار آنے کا رستہ ملا تو طرفین کی
...ں کئی بار متحرک ہوئیں جن مقاموں کے نام بیان کیئے گئے وہ جیواڑ اور بیت اور
...وغیرہ ہیں اور معلوم ہوتا ہی کہ محمد قاسم نے اٹک کے وار اپنی فوج کی صف
... جیہم اور گوکند میں کی اور لڑائی سے پہلے وہ ساکرہ میں مقیم تھا جو جیہم
...تہ میں ہی اور واضح ہو کہ یہہ مقام اب نقشوں میں نہیں ملتی — تاریخ ہند

‡ بریگز صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۹ اور ٹاڈ صاحب کی
...راجستان جلد ۱ صفحہ ۳۲۷

§ پاٹینگر صاحب کی کتاب صفحہ ۳۹۰ اور مرڈو صاحب کی تحریر مندرجہ
...مچہ رائل ایشیاٹک سوسئیٹی نمبر ۱ صفحہ ۳۱

روک ٹوک آگے نہ آتي مگر بعد اُسکے وہ قوي فوج اُسکے مقابلہ ہوي جو
راجہ کے بڑے بیٹے کے زیر حکومت تھي *

باربرداري کي مویشیوں کا یہہ حال ہوا کہ وہ بھي گھٹنے لگي نہیں ا
جب کہ یہہ قصہ پیش آیا تو اُسکو امداد جدید کا انتظار اور فوج
سازسامان کي دوستي کے لیئے ایک جگہہ ٹھہرنا پڑا چنانچہ تھوڑے دن
بعد ایران سے دو ہزار سوار اُسکي کمک کو پہونچے یہاں تک کہ وہ آ
بڑھنے اور آلر کے قرب و جوار میں لڑنے بھڑنیکے قابل ہوا اگرچہ یہاں تک
پہونچنے میں بہت سي لڑائیاں پیش آئیں مگر وہ ایسي نتھیں کہ کسي
علانیہ فتح سمجھي جاتي *

اس جگہہ خود راجہ سے مقابلہ ہوا جو حفظ دارالسلطنت
لیئے پچاس ہزار آدمي لیکر آگے بڑھا تھا اور جب محمد قاسم نے ا
خطر ناک حالت پر غور و تامل کیا اور فوجکي کمي کیطرف سے اند
ناک ہوا اور یہہ بات سوچا کہ اگر خدا نخواستہ شکست اپني ہوئي
اپنے گھر تک جانا ممکن نہوگا پس اُسنے ایک مناسب جگہہ پسند کي ا
هندوؤں کے حملہ کا انتظار کیا چنانچہ اُسکي خوش‌نصیبي نے تائید اُس
ہوشیاري کي بخوبي کي یعني جبکہ هندو عین لڑائي کي دوڑ دھوپ
آمادہ و مستعد تھے تو خاص سواري کے ہاتھي کے ایک بان آکر لگا جس
صدمہ سے وہ راجہ کو لے بھاگا اور کسیکي روک تھام اُسکے کام نہ آئي
تک کہ قریب اُسکے ایک دریا بہتا تھا اُسمیں لیکر گھس گیا اور راجہ سے
اُسنے غوطہ کھایا اور جب کہ وہ سردار اس صورت سے میدان جنگ
باہر گیا تو اُسکي فوج کے دلوں پر وہ برا اثر پیدا ہوا جو ایشیا کي فو
کے دلوں پر ایسے برے وقتوں میں پیدا ہوتا ہي اور باوصف اسکے کہ را
تیر سے زخمي بھي ہوگیا تھا ہاتھہ پانوں پیٹ کر دریا سے نکلا اور گھو
پر سوار ہوکر بڑي جوانمردي کے ساتھہ پھر دشمن کا سخت مقابل
کیا لیکن کرم کے لکھے کو میٹ نسکا یعني گو بہت سي جرات کي

جب که محمد قاسم اُن مشکلوں میں مترّدد تھا جو اُسکو پیش
آرهیں تهیں تو اُسکے اسیروں میں سے بعض قیدیوں نے یہه بات کہی که
محصوروں کے اعتقاد میں مندر کا سلامت رهنا اس جهنڈي پر موقوف هی
جو مندر کي چوٹي پر منصوب هی چنانچه محمد قاسم نے اُس جهنڈي
کو اُس کا نشانه بنایا اور کمال سعي و کوشش سے اُسکو گرا دیا جوں هي
وه جهنڈا گرا تو محصوروں کو ایسي پریشاني هوئي که کمال آساني
سے مندر فتح هوگیا *

جب که مندر فتح هوا تو محمد قاسم نے پہلے پہل یہه بات چاهي
که برهمنوں کي ختنا کیجاوے مگر جب برهمن لوگ اسپر راضي نهوئي تو
اُسنے یہه حکم سنایا که ستره برسکي عمر سے زیاده قتل کئي جاویں اور
اُسکے جو باقي رهیں لونڈي غلام بنائی جاویں معلوم ایسا هوتا هی که
مندر کے فتح هوتے هي شهر بهي فتح هوگیا اور مال و اسباب کثرت سے هاتهه
لگا اُسکا پانچواں حصه حجاج کے واسطے الگ کیا گیا اور باقي رها
فوج پر تقسیم هوا اور جب که وه شهر فتح هوا تو راجه داهیر کا ایک
بیٹا جو مقام دیول میں مالکانه یا رفیقانه رهتا تها برهمن‌آباد کو چلا گیا
بقول تاریخ فرشته والے کے محمد قاسم کے بهادروں نے برهمن‌آباد تک
پیچها کیا یہاں تک که بچند شروط اُسکو مطیع هونے پر مجبور کیا
اُسکے محمد قاسم نیرون پر حمله‌آور هوا جو اب حیدرآباد سند کے نام سے
معروف و مشهور هی اور وهاں سے کوچ کرکے سهوان کا محاصره کیا † *
باوجود اسکے که سهوان کا قلعه قدرتي مضبوطي اور ذاتي استحکام رکهتا
سات دن کے عرصه میں فتح هوگیا اور فوج اُسکي جان بچاکر سالم
میں گهس گئي اور وه گڑهي بهي کمال آساني سے فتح هوگئي *
واضح هو که محمد قاسم کے یہاں تک بڑهے آنے میں کوئي کڑي

---

† کپتان مرتو کي تحریر مندرجه روزنامچه رایل ایشیاٹک سوسئیٹي نمبر ۱
۳۳ و ۳۴ کا ملاحظه کرنا چاهیئے

کیا ہوگا اعلیٰئے کہ ملک عرب میں اس ملک کی حسین عورتوں کی بکمال آرزو تھی † *

شروع اسلام میں جو جو خلیفہ ہوئے اُنکے وقتوں میں بھی مکران کے جنوب میں اکثر فوجیں روانہ کی گئیں تھیں مگر کفدست میدانوں او بیابانوں کی کثرت سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی شخص اُس ملک میں کامیاب نہوا اور وہ یہی ملک ہی جو جدروزیہ کے نام سے نامی گرامی ہی اور سکندر کی فوجوں نے بہت سی تکلیفیں اُسمیں اُٹھائی تھیں *

آخرکار ولید کے عہد سلطنت میں مسلمان اس ناکامی سے بڑے جوش میں آئے اور بڑی بڑی کوششیں کیں اور جب کہ دیول سندھ بندر میں ایک عربی جہاز بگڑا گیا تو عرب والوں نے راجہ داہر کو لکھا کہ وہ جہاز ہمارے حوالہ کرو چنانچہ راجہ نے یہہ عذر پیش کیا وہ بندر میری حکومت سے خارج ہی مگر مسلمانوں نے یہہ عذر قبول نکیا اور اُسکے تدارک کے لیئے تین سو سوار اور ایک ہزار پیادے کیئے مگر چونکہ یہہ فوج کافی نتھی تو پہلی طرح سے سب غارت غول ہوا آخرکار حجاج حاکم بصرہ نے چھہ ہزار سپاہی بحسب قاعدہ شیراز تیار کیئے اور اپنے بھتیجے محمد قاسم کو جسکی عمر بیس برس سے زیادہ نتھی سردار اُسکا مقرر کیا چنانچہ سنہ ۷۱۱ع مطابق سنہ ۹۲ ہجری میں وہ سردار اپنی فوج سمیت اس سامان سے دیول کی روتی تک پہونچا کہ پاس اُسکے محاصرہ کی وہ کلیں موجود تھیں جنکے ذریعہ محصوران حصار پر تیر اور پتھر برساتے ہیں اور وہ مندر جو شہر متصل واقع تھا اُسپر حملہ کیا اور لڑائی شروع کی یہہ مشہور مندر ایسا تھا کہ چار دیواری اُسکی اُن مندروں کی مانند بلند اور سنگین تھی جو انگریزوں کی پہلی لڑائیوں کے وقتوں کرناٹک میں موجود تھے اور برہمنوں کے علاوہ جو اُسمیں رہتے سہتے تھے بہت سے راجپوت اُسکے مددگار و ناصر تھے *

† کپتان پاٹینگر صاحب کی کتاب صفحہ ۳۸۸

پہنچا اور بہت سے لوگوں کو پکڑ کو لیگیا اور ایسا معلوم هوتا هی که
قصود اُس سردار کا یہه تها که کابل اور ملتان کے درمیاني ملکوں کا حال
ریافت کرے چنانچه جو حال اُسنے لکها تو اُس سے مسلمانوں کے دل
بڑہے غرض که وجهه کوئي هو مگر یہه تحقیق هی که مسلمانوں نے عرب
ی سلطنت کے قیام تک هندوستان کے شمالي جانب کا ارادہ نکیا *

ملک سند کي فتح کا بیان

دوسرا حمله هندوستان پر بڑي مضبوطي سے هوا اور وہ حمله ایران
حد جنوبي سے دهانه اٹک کے پاس پروس کے ملکوں پر کیا گیا اور
ملک ایک هندو راجه کے قبض و تصرف میں تها اور مسلمان لوگ
ا نام داهیر بتاتے هیں اور وہ شهر آلو جو بکر کے متصل هی دارالامارت
تها اور سند اور ملتان اور شاید اٹک کے پاس کا میدان کالي باغ کے
س تک اُسکے تحت حکومت تها اور تمام ملک اُسکا رشتهداروں پر
طور و طریقے سے منقسم تها † جو اب تک راجپوتوں میں جاري
*

سمندر کي راہ سے سند پر عرب والوں کا آنا ابتدا هي کے زمانه میں
حضرت عمر خلیفه کے عهد میں هوا اور اگر ایسا هي هوا هوگا
لب یہه هی که سند کي حسین عورتوں کے لیئے لٹیروں نے ارادہ

بِرک صاحب کا ترجمه تاریخ فرشته جلد ۴ صفحه ۴۰۱ وغیرہ اور کپتان مردو
ب کي تحریر مندرجه روزنامچه رایل ایشیاٹک سوسئیٹي نمبر ۱ صفحه ۳۶
قل نے داهیر کي عملداري میں کشمیر کو شمار کیا مگر اُس عهد میں خاص کشمیر
ی کا ایک بڑا راجه قابض تها اور اُسکے مورخ دعوی کرتے هیں که وہ سارے
ستان کا راجه تها جیسے که اور بڑے راجوں کي نسبت دعوی کیا هی مگر ملک
یس دعوے سے مستثنی رها کپتان پاٹینگر صاحب نے جو سند والوں کے بیان اپني
صفحه ۳۸۶ میں نقل کئي تو اُنکے بموجب سند کي سلطنت مارواڑ اور کابل
اور جو حالات اُسکے کپتان برنس صاحب کو دریافت هوئے اور اپني تاریخ
لد ۴ صفحه ۷۶ میں اُنکو مندرج کیا تو اُنکي رو سے قنوج اور قندهار اُسمیں
علوم هوتا هی *

عوض میں اقرار اسبات کا پوشیدہ کیا کہ اور مسلمانوں کے حملوں سے
تم محفوظ رهوگے چنانچه تاریخ فرشته والا لکهتا هی که اسي عهد کے
باعث سے خاندان ساماني نے پنجات کا ارادہ نکیا سند پر هي دهاوے
کرتے رهے *

اسي مورخ کا یهه بهي بیان هی که افغانوں نے اپنے ملک میں اُ
عرب والوں کو پناہ دي تهي جو دوسري صدي هجري میں سند سے نکل
آئے تهے *

واضح هو که اس مورخ نے جو کهاني افغانوں کے تعلق کي پیغمبر علیه السلا
کے ساتهه لکهي هی اگر اُس سے قطع نظر کرکے دیکها جاوے تو حال مذک
بالا قرین قیاس معلوم هوتا هی اگرچه محمود کے زمانه تک وہ قوم مسل
نهیں هوئي تهي مگر ممکن هی که وہ تهوڑي بهت محمود سے
مسلمان هوگئي هو *

غالب هی که عرب والوں نے اُنکو ایسے حصوں اور خصوص مغ
کي جانب میں مطیع اپنا کیا هوگا جهاں کمال اساني سے گذر هوسکتا
مگر پهاڑوں میں بهت سے مقام ایسے هیں که اُنکے حق میں یهه نهیں
سکتے که وہ اب تک بهي مطیع هوئے *

حال اُنکے پهلے مذهب کا اسبات کے سوا زیادہ معلوم نهیں هو
که بلخ کے اتصال اور ایران کے تعلق کے سبب سے وہ آتش پرست هونگے
مسلمانوں کي تاریخوں سے اسلیئے خوب آگاهي حاصل نهیں هوسکتي
اُنهوں نے هر قوم کے کافروں کو خلط ملط کردیا *

مسلمانوں کي پهلي چڑهائي هندوستان پر

سنه ۶۶۴ ع مطابق سنه ۴۴ هجري میں پهلے پهل مسلمانوں کا
هندوستان میں جب آیا که اُنهوں نے کابل پر پهلي بار چڑهائي
اور مهلب ابن ابي صفره جو بعد اُس عهد کے ایران و عرب میں بڑا سپ
هوا اُس فوج سے الگ هوکر جو کابل پر دهاوا کرنے آئي تهي ملتان

کابل پر دھاوا کیا اور دشمن کے دام فریب سے محفوظ رهکر ملک کے بڑے حصه دبانے تک مضبوط و مستقل رها اور جو بڑے کام اس مهم میں اُس نے ظهور میں آئے تو اُنکے باعث سے حجاج حاکم بصره جسکا یهه بهادر ماتحت تها اور تاریخ عرب میں نام اُسکا جور و ستم سے معروف هی رنجیده هوا پهر عبدالرحمن نے اُسکی بدباطنی سے اُسکے برے پیش آنیکا اندیشه کیا اور سرتابی پر کمر باندهی یهاں تک که اُسنے بصره فتح کیا اور کوفه پر جو بعد اُسکے دارالسلطنت هوا قابض و متصرف هوگیا اور دمشق پر بهی لشکرکشی کا اراده کیا جو خلیفه وقت کا دارالخلافه تها اور یهه قصے قریب چهه برس یعنی سنه ۶۹۹ ع سے سنه ۷۰۵ تک قایم رهے اور والی کابل عبدالرحمن کی اعانت کرتا رها یهاں تک که جب عبدالرحمن نے شکست کهائی اور دوست اُسکا والی کابل کهیں پناه اُسکو ندیسکا تو وه اپنے هاتهوں مرگیا † *

تاریخ فرشته والا کهتا هی که اس زمانه میں تمام افغان مسلمان تهے اور افغانوں کی روایات سے یقین اپنا ظاهر کرتا هی که خاص آنحضرت کے وقت میں افغان ایمان لاچکے تهے وهی مورخ لکهتا هی که سنه ۶۳ هجری میں هندوستان پر افغانوں نے بهت جلد حمله کیا اور لاهور کے راجه سے جنگ و جدل اُنکا یهاں تک قایم رها که اُنهوں نے قوم گهاگر سے جو اٹک کے شرقی جانب پهاڑوں میں پهیلی هوئی تهی اتفاق کرکے والی لاهور کو اسبات پر مجبور کیا که وه اپنے ملک کا کسیقدر حصه افغانوں کو حواله کرے اور اُسکی

† خلاصة الاخبار اور تاریخ طبری میں جنکا حواله پرایس صاحب نے اپنی کتاب کی جلد ۱ صفحه ۴۵۵ سے صفحه ۴۶۳ تک دیا هے شاه کابل کی قومیت کی نسبت مختلف هیں اور اسلیئے که شهر ایسی جگهه واقع هی جهاں پراپامائیسس والے هندوؤں کے ملک اور ... اور تاتاریوں کی حدیں ملی هوئی هیں تو قوم اُسکی مشتبهه هی اور افغان هونا اُسکا اسلیئے غالب نهیں که افغانوں کے قبض و تصرف میں کابل نهیں رها اور جب که کوئی دلیل اپنے هاتهه نه آئی تو اُسکے ملک کی زمانه حال کی ... اور فردوسی کے اس بیان سے جو تاریخ غزنی میں مندرج هی که کابل کا بادشاه ... کا اپنے معرکوں میں مددگار رها یهه کهه سکتے هیں که وه بادشاه بهی ایرانی تها

جگھہ بستے ھیں *

یہہ بات بخوبي ثابت نہیں کہ جب غور کے پہاڑوں میں کون لوگ بستے تھے مگر افغان اُنکو سمجھنا قرین قیاس ھی اور منجملہ غور کے پہاڑوں کے جو پہاڑ ھندوکش کے سلسلہ میں مشرق کي طرف اٹک تک پھیلے ھوئے تھے غالباً اُنمیں پراپامائیسس والے ھندوؤں کي آل و اولاد لبا تھي *

اگر آج کل کي آبادي پر ھم قیاس کریں تو کوہ مکران اور کوہ سلیما اور دریاے اٹک کے میدانوں میں جاٹ لوگ بستے تھے اور پہاڑوں مغربي طرف اُوپر کے ملکوں میں ایراني لوگ آباد ھونگے *

سنہ ۴۴ ھجري میں اس خود سر ملک پر حملہ ھوا اور مرو کابل تک عرب والے گھس گئے اور بارہ ھزار کافروں کو مسلمان کیا † *

ظن غالب یہہ ھی کہ اگر والي کابل کو بالکل مطیع و محکوم نہ ھوگا تو باجگذار اپنا بلا شبہہ کیا ھوگا اسلیئے کہ یہہ مورخوں نے بیان کیا کہ اُسکي سرتابي کي بدولت سنہ ۶۲ ھجري میں اُسپر دوبارہ لشکرکشي ھوئي ‡ *

حسب اتفاق ایک آفت ناگہاني میں یہاں عرب والے مبتلا ھوئے وہ ایک اوکھي گھاٹي میں گھر گئے اور کام ناکام اُنکو اطاعت کرني پڑ اور بہت مال اسباب دیکر قید سے رھا ھوئے کہتے ھیں کہ اس لڑا میں ایک صحابي تھے کہ اُنہوں نے کسي کافر کي کسي طرح سے اطاع تکي اور کافروں کے مقابلہ میں جان اپني نثار کي § *

مگر انتقام اس ذلت و رسوائي کا حاکم سیستان نے جو اھل عر کمیں سے تھا بہت جلد لیا اور یہہ داغ ایک لخت اُسوقت مٹایا گیا کہ ۸۰ ھجري میں عبدالرحمن حاکم خراسان نے بہت فوج سمیت

† سنہ ۶۶۴ ع بِرگ صاحب کا ترجمہ تاریخ فرشتہ جلد ۱ صفحہ ۴

‡ سنہ ۶۸۲ ع ایضاً صفحہ ۵

§ پرایس صاحب کا مقولہ مندرجہ خلاصة الاخبار جلد ۱ صفحہ ۴۵۴

هوا اور والي ایران جان بچاکر بهاگا اور بحر اکسیس یعني دریاے جیحون ے پار اوتر گیا *

جب که خلیفه دویم حضرت عمر کا انتقال † هوا تو تمام ایران شرقي هرات تک جو بقدر وسعت زمانه حال کي سلطنت ایران کے تهي عرب کي سلطنت میں ملائي گئي *

سنه ۶۵۰ ع مطابق سنه ۳۰ هجري میں ایک بغاوت کے باعث سے جو ایران میں واقع هوئي تهي ایران کے نکالی هوئے بادشاه کو بخت آزمائي کي هوس دامنگیر هوئي مگر وه کامیاب نهوا بلکه انجام اُسکا یهه هوا که بحر اکسیس کے متصل مارا گیا اور عرب کي وه حد شمالي دریاے مذکور تک هو گئي که اُسمیں بلخ اور کوه هندوکش کے سلسله کے تمام شمالي ملک داخل هوگئے اور حد شرقي وه ناهموار ٹکڑا تها جو هندوکش کے سلسله سے سمندر تک جنوباً شمالاً پهیلا تها اور ایران کے جنگل سے دریاے اٹک تک شرقاً غرباً پهیلا هوا تها اور یهه مشرقي حد سنه ۶۵۱ ع مطابق سنه ۳۱ هجري میں قایم هوئي *

وه ٹکڑا ملک کا جو هندوکش کي شاخوں میں شامل هی اور آج میں اماق اور هزاري لوگ آباد هیں اُن دنوں شمالي حصه اُسکا غور پهاڑوں کے نام سے شهره آفاق تها اور معلوم هوتا هی که بیچ کا حصه اُسکا سلیمان کے سلسله میں شامل تها اور جنوبي حصه اُسکا مکران کے نام مشهور و معروف تها *

کوه مکران اور سمندر کے درمیان ایک تنگ ٹکڑا ریگستان کا هی اور اِن قسم کے خطه کے علاوه جو غزني کے متصل مغرب کي جانب کوه سلیمان اور کوه غور میں حد فاصل واقع هوا بهت سے بلند میدانوں کو کوه سلیمان کا سلسله محیط هی *

جس زمانه میں که مسلمانوں نے حمله کیا تو اُن دنوں کوه مکران بلوچ اور کوه سلیمان میں افغان اباد تهے جو آج تک اپني اپني

† سنه ۶۴۴ ع مطابق سنه ۲۳ هجري

امداد و اعانت حاصل هوئي هوگي جسقدر که هتیاروں سے تائید اُنکي
هوئي هوگي اور ایرانیوں کا مذهب بهي ایسا هي پورا پورا بدل گیا جیسا
که اُنکا تمام ملک فتح هوگیا اور پچهلے وقتوں میں عرب والوں کا دین
ایران کي مانند ایسي بڑي بڑي قوموں میں پهیلا که وه کسي طور اُن
قابو کي نه تهیں † *

محمد نے شام کي جانب سے روم کي سلطنت پر چڑهائي کي ا
بعد اُنکي وفات کے چهه برس کے اندر اندر سنه ٦۳۸ ع میں اُنکے خلیفہ
نے روم اور مصر کو تحت حکومت کیا اور بعد اسکے افریقه سنه ٦۴۷
سے سنه ۷۰۹ ع تک اور اسپین سنه ۷۱۳ ع میں جو رومیوں کے قبض
تصرف میں تها فتح هوا یہاں تک که ملسمانوں نے بعد اُنکي وفات کے
برس کے اندر اندر ملک فرانس کے قلب ‡ تک اپني حکومت کو پهنچایا

ایران کي فتح کا بیان

جنوب اور مغرب میں جو بڑے بڑے معاملے اور بڑي بڑي مہم
اُنکو در پیش تهیں انکے پیش آنے سے انکے مشرقي کار و بار میں کم
طرح کا خلل نپڑا چنانچه سنه ٦۳۲ ع میں انهوں نے ایران پر حمله
اور تمام ایراني فوجوں کو قادسیه کي ایک بڑي کڑي لڑائي میں جو
٦۳٦ ع میں واقع هوئي تهي خراب اور پریشان کیا یہاں تک که چ
بعد اسکے اور دو لڑائیاں § هوئیں تو تمام ایران کي سلطنت پر تسلط حا

† اس بیاں سے خاص کر تاتاري قومیں مراد هیں لیکن ایسے ملکوں میں ا
کے پهیلنے کا جهاں اهل اسلام کو هتیار کرنے کي نوبت نه پهونچي ملایا اور ایش
جزیرے بهي ثبوت هیں

‡ سنه ۷۳۲ ع میں چارلس مارتل کے هاتهوں پائٹائیرز اور ٹورز میں مسلما
کو شکست هوئي

§ ایک وه لڑائي جو سنه ٦۳۷ ع میں جلاله پر اور دوسري وه جو سنه ٦۴
میں نهاوند پر واقع هوئي

اِسلیئے اهل عرب جو یکایک عموماً مسلمان هوگئے سو وہ کچهہ چندان
جبر واکراهه سے نهیں هوئے بلکه رضا و رغبت سے هوئے اور جب که مذهب
جوش اُنکي طبیعت میں بڑے زور و شور سے براَنگیخته هوا تو بالطبع اُنکا
خیال و فکر صرف اِس ایک مقصد کي جانب مایل هوا که اب اعلاے
کلمة الله کے لیئے یا تو کافروں پر فتح حاصل کرنا یا اُنکي وحدانیت اور
شانه کے دعوی میں مرجانا هر مسلمان کي خواهش دلي هوني چاهیئے
جبکه اختیار اور حکومت اور لوت اور غنیمت کا ذوق و شوق اور شان و
شوکت حاصل کرنیکا فخر بلکه بهشت نصیب هونے کي آرزو اور امید اُنکے
دلوں میں پیدا هوئي تو اِن سب باتوں سے اُس جذبہ غیر محدود کو که
کرنا یا مرجانا نے انتها مدد اور ترقي هوئي *

پاس پڑوس کے ملکوں کے دیني اور ملکي حال ایسے تهے کة بحسب
اُن دلاوروں کو کامیابي کي اُمید غالب هوئي جنکي طبیعتوں میں
کي حرارت حد سے زیادہ تهي *

رومیوں کي شاهنشاهي کا وحشیوں نے حال پریشان کرکے اُسکے انتظام
هیئت مجموعي کو توڑ پهوڑ ڈالا تها اور بهت سي خرابیوں کي بدولت
ان فرقوں کے بحث و تکرار سے جو عیسائي مذهب میں هوگئے تهے
عیسائي دین کي صورت بهي بگڑي هوئي تهي اور ایران کي بادشاهت
زوال کے قریب تهي اور وہ مذهب باطل جو اُسمیں رایج تها اُسکے
اور زوال کي یهہ صورت تهي که کسي مخالف کے چهیڑنے کا محتاج
بلکه وہ بهي معدوم هونے پر آمادہ تها † یهاں تک که عرب والوں کو
میں کامیاب هونے کے لیئے اُنکے ضعف مذهب سے کم سے کم اُسیقدر

---

† وہ نقصانی زور و قوت جو مزدک نامي ایک جهوٹے پیغمبر نے ایران کے
شاهوں یعني کیقباد اور نوشیرواں پر حاصل کي اور اُنکو غلام اپنا بنایا تو اُس
سے دریافت هوتا هي که محمد کي ولادت سے تهوڑے روز پهلے ایرانیوں کے مذهب
کا حال تها

کي محروم کا اظہار هوني اور اُمپر بتوں ملنے سے پہلے اُس سے انتقام نه ليا چاهيے اُنکے هموطنوں کے بے لگام جذبوں کے روکنے کے واسطے جنکو اُسکي بخانه جنگيان کرنے سے خون کي چاٹ لگ گئي تھي بڑي جرات اور نهايت عمدگي کا کام تھا *

مورخ اِسپات پر متفق هيں که اِس ارادے سے اُنکو غرض اپني خواهش نفساني پورا کرنے کي تھي اور بھي باعث اُسکا اُلوالعزمي تھي شايد يهه بات ايسے هي هو مگر جو اِرادے که اُنهوں نے اِبتداء ميں کيئے شايد وه اِس غرض سے نهيں اپنے کيونکه اپني مزاجه کا ايکلخت جب پرستد عربوں کو خداوند حقيقي کے علم سے واقف کرين خيال ميں بهت اچها اور قابل تعريف تها اور ايک عالم متوفي نے جو يهه بات کهي عرب ميں جو محمد نے بجاے بت پرستي کے ايسا هي خراب مذهب قائم کيا جيسا که بت پرستي تهي ميں اُس سے متفق نهيں هوں بلا شبهه محمد بخوبي اِسبات عبدالله کا اپنے دل سے يقين رکهتے تهے که خدا واحد هے جو اُنکا سب سے بڑا مقصد تها اور خاصکر جسکے پهيلانے ميں اُنکو توجهه تهي باقي تمام مسئله اور احکام نه تهے جنکو پہلے سے سوچ سمجهکر قائم کيا هو بلکه باعث اُنکا اتفاق اور ضرورت وقت تهي

مذهب کے رواج سے اُنکي کچهه هي غرض هو مگر جس کام کا اُنهوں نے اِرادہ تها اُسکے پورا کرنے کے واسطے جو لياقتيں درکار تهيں وه بلا شبهه اُنکي ذات ميں موجود تهيں مسلمان مورخوں نے اُنکي بهت سي تعريف کي هے اور اُنکے مذهبي اور اخلاقي خوبيوں کي مثل خدا پرستي اور راست گوئي اور عدل گستري اور نيکي اور رحيمي اور انکساري اور پرهيزگاري خاصکر فياضي جسميں وه بهت مشهور بيان کيا هے که اُنکے گهر ميں روپيه بهت کم رهتا تها صرف بقدر ضرورت اپنے پاس تهي اور اکثر اپنے کهانے پينے ميں سے بچاکر غريبوں کي حاجت روائي کرتے تهے مال پر اُنکے پاس کچهه باقي نهيں رهتا تها چنانچهه صحيح بخاري ميں لکها هے خدا نے زمين کے خزانه کي کنجياں اُنکے روبرو پيش کيں مگر اُنهوں نے منظور اگرچه مسلمان مورخوں کي تعريفوں ميں طرفداري اور رواداري کا شبهه کرنا هی تاهم ميري راے ميں اِن تعريفوں سے يهه نتيجه نکل سکتا هی که جبکه اهل عرب يعني محمد کي تعريف اِسقدر کي هی جسنے بت پرستي ميں تعليم تهي اور اپنے مذهب سے محض ناواقف تها تو کم سے کم اخلاق اُنکے متوسط درجه البته اچهے هونگے اور هرگز ايسے کج خلق اور بد کردار نهونگے جيسا که اُنکو بعض انگريز بيان کرتے هيں

ترجمه جارج سيل صاحب صفحه ۲۸ و ۲۹ مطبوعه سنه ۱۸۵۰ ع

ایسے هي هو مگر جس سختي اور ظلم کے ساتهه اُس مسئله کا وعظ اور تعلیم لوگوں کو کي گئي اور اُسکے باعث جو تعصب اور خونریزي انسانوں میں هوئي اُسکے لحاظ سے اُس مسئله کے موجد کو اِنسانوں کے نهایت بڑے دشمنوں میں شمار کرنا چاهیئے *

مدینه کو هجرت کرنے کے وقت محمد نے اپنے مذهب کے معامله کي تائید میں زور و جبر کو کام میں لانا جایز نهیں ٹهرایا تها مگر اب بیان کیا که خدا تعالی نے بذریعه هتیاروں کے پناه لینے کي مجهے اجازت دي اور تهوڑے هي عرصه کے بعد یهه بهي مشهور کیا که مجهکو خدا تعالی نے یهه بهي اجازت دي هی که تم لوگوں یعني اهل عرب سے کافروں کے قتل کرنے یا غارت کر دینے کا کام لوں معلوم هوتا هی که اِس نئي تعلیمات سے جو اُنکے حال میں پیدا هوئي اهل عرب کي طبیعتیں زیاده تر جوش میں آئیں کیونکه اُنکے پهلي مهم میں اُنکے اصحاب صرف نو تهے مگر وفات سے پهلے جو اُنکي نبوت کے تئیسویں برس ‡ اور هجرت کے دسویں برس میں واقع هوئي اُنهوں نے تمام ملک عرب کو اپنا محکوم و مطیع کرلیا تها اور قدیم رومي سلطنت کے ملکوں پر حمله کرنا شروع کیا تها *

لوگوں میں اُنکي قدر و منزلت صرف اُنکي طبیعت کے جنگجو اور بهادر هونے هي سے نه تهي بلکه جیسے وه بڑے فتحمند تهے ویسے هي برائي کے دور کرنے میں بهي نام آور تهے اُنکے مروجه مذهب کي بنیاد عهد عتیق کے عمده الهیات پر تهي اور اُنکا اخلاق گو اِس زمانه کے عیسائیوں کا سا هي معلوم هوتا هو مگر اُس زمانه کے طور طریق سے جو عرب میں جاري تها بهت ‡ زیاده عمده اور چوکها تها اور اُنکا یهه قانون یعني

---

‡ یعني سنه ۶۳۲ ع میں

‡ جارج سیل صاحب ترجمه قرآن کے دیباچه میں اِس امر کي نسبت یهه لکهتے هیں که اسلام کے رواج دینے سے یا تو اُنکي یهه غرض تهي که آپ کو اپنے ملک کا فرمانروا بنکر حاکم بناویں یا صرف دیني حرارت اُسکا باعث تهي تمام عیسائي

اُنہوں نے لوگوں کے ہاتھہ سے ہر طرح کے † ظلم اور رنج اوٹھاے اگر اُنکے منافی
کي بتدریج ترقي پانے اور اُنکے چچا اور مربي ابوطالب کے مر جانے کے سبب
سے مکہ والے اُنکے قتل پر راغب نہوتے تو وہ ایک گمنام گرمجوش دیندار
کیطرح مرجاتے مگر اس آفت اور بے کسي کے وقت میں اُنہوں نے مدینہ
کو ہجرت کي اور ارادہ کیا کہ زور کا مقابلہ زور سے کریں اور جو شلفتہ
اور نرمي اُنکے وعظ میں ابتک پائي جاتي تھي اُسکو اُنہوں نے اُوٹھا رکھا
اور جو شہرت کہ اُنہوں نے مذہب کے پھیلانے میں گرم جوشي ظاہر کرکے
اُور ظلم اور سختي سہنے سے حاصل کي تھي اُس سے زیادہ اب لشکر کي
سرداري اور سپاھیانہ دلاوري اور دانائي ظاہر کرنے سے پیدا کي *

معلوم ہوتا ھی کہ محمد ابتدا میں اپنے وعظ میں صادق اور صاف
دل تھے اور اگرچہ بعد ازاں لوگوں کے مقابلہ سے طیش کہا کر اُنہوں
اپنے دعوؤں کي تائید فریب سے کرني چاھي اور رفتہ رفتہ مکر اور دغا
بازي کے عادي ہوگئے لیکن غالب یہہ ھی کہ جو از خود رفتگي اور حرارت
ابتدا سے اُنکي طبیعت میں تھي اُسکا اثر اُنکے کاموں اور فعلوں میں کسي
قدر اخیر وقت تک باقي رہا *

گو اُنکي گرمجوشي کي اصل کچھہ ھي ہو اور اُنکے مسئلہ کي حقیقت

روز کہ خداے تعالي خواست کہ پیغمبر را وحي فرستاد و آن روز هر شنبہ بود هفدهم
از ماہ رمضان و دیگر روایت آنست کہ دوازدهم ماہ ربیع‌الاول بود و پیغامبر صلی الله
علیہ و سلم هر دوازدهم ماہ ربیع‌الاول از مادر بزاد و هم درین روز بروي وحي آمد و
هم بدین روز از دنیا بمفارقت کرد پس درین روز هر شنبہ خداے تعالي جبرئیل را بفرستاد
و بفرمودش کہ خویشتن را بدو نماے و قرآن بروے فرستاد جبرئیل بیامد و پیغمبر را
جدا یافت و تنها خویشتن را بدو نمود و گفت درود بر تو یا محمد پیغامبر
پیغامبر بترسید و بر پاے خاست و پنداشت کہ دیوانہ شد و بر سر کوہ آمد تا خود
را فرو افگند و خود را بکشد

† محمد کو لوگ گالیاں دیتے تھے اور اُنپر تہوک دیتے تھے اور خاک ڈالتے
تھے اور اُنکا جامہ اُنکي گردن میں باندھکر مسجد سے اُنکو باہر کھینچ لاتے تھے *
کہتے تھے (کرنل کنیڈي صاحب کي کتاب علمي حالات بمبئي جلد ۳ صفحہ ۵

بحال لرنیکا کام سپرد † کیا هی خود یقین کیا اور اپنی بی بی اور اپنے خاندان کے چند لوگوں پر ظاهر کیا اُنکی طبیعت کی خوبت دیوانگی اور از خود رفتگی پر پهونچی تهی اُسوقت میں اُنکی عمر چالیس برس کی تهی اور تین چار برس بعد اُنهون نے اسبات کو علانیہ شهرت کے ساتهه کہا کہ مجهکو خدا تعالی نے اپنا پیغمبر کیا هی اور دس برس آینده تک

† دیکهو کرنیل کنیڈی صاحب کی تحریر جسکا حواله ابهی دیا گیا هی تاریخ طبری تیسری صدی هجری میں یعنی سنه ۸۰۰ و سنه ۹۰۰ ع میں تصنیف هوئی هی اسی تاریخ سے مذهب اسلام کی ترقی کے نهایت قدیم زمانه کا حال اهل یورپ کو معلوم هوتا هی اُسمیں جو کچهه بیان محمد کی طبیعت کے پراگنده هونے اور خیالات میں پڑنے اور آخر کار عقل میں فتور آنیکا لکها هی وه صحیح اور قرین قیاس معلوم هوتا هی

تاریخ طبری میں بهت سی بے اصل کهانیاں اور جهوٹی قصه مندرج هیں اور اسلیئے اکثر حالات مندرجه اُسکے مسلمانوں کے نزدیک معتبر نهیں هیں بهر حال ترجمه فارسی تاریخ طبری جو سوسئیٹی کے کتب خانه میں موجود هی اُس سے عبارت مندرجه ذیل جسکا اشاره اِس کتاب کے مصنف نے کیا هی نقل کیجاتی هی

و چون پیغامبر علیه السلام آن سال بجا رر نخستین سهوی کرد و از کوه فرود آمد نزد خدیجه شد و اورا گفت ترسم که دیوانه شوم خدیجه گفت چرا گفت زیرا که نمیبینم علامت دیوانگی می بینم که چون بروز میروم آواز از سنگ و کوه می شنوم و شب چیزے بزرگ می بینم که خویشتن را بمن آشکارا میکند و از دور خویشتن مرا بنماید که سرش در آسمان است و پایش در زمین و ندانم که آن چیست و نزد من نیاید و خواهد که مرا بگیرد خدیجه گفت یا محمد اندوه مبر که خدائے تعالی چندین خوبیها که در تست از بت ها پرستیدن و زنا نا کردن و دروغ نا گفتن و امانت نگاه داشتن و صله کردن و بخشیدن تو بر مردمان ترا ضائع نکند و دیو را بر تو گماره و ازین نوع چیزے بیشی مرا آگاه کن یکروز پیغامبر علیه السلام با خدیجه در خانه بود گفت یا خدیجه آن شخص که مرا نمودے می بینم خدیجه نزد پیغامبر آمد اورا بر کنار نشاند و گفت اکنون هم می بینی گفت می بینم خدیجه موے سر برهنه کرد گفت اکنون هم می بینی گفتا نه گفت مژده باد ترا که نه دیو است که اگر دیو بودے از سر برهنه من پنهان نه گشتے پس پیغامبر صلی الله علیه وسلم بخانه اندر تنگ دل شدے و هر روز بکوه حرا بر شدے و تنها نشستے و حق آمدے روئے خویش و دل تنگ خدیجه ازآن حدیث سخت دل تنگ بود چنانکه

خیالوں پر مائل هوویں جو جي هي میں سے پیدا هوتي هوں پس محمد
کو ایسے تصورات اور خیالات میں دل لگانیکا موقع ملا چنانچه اسي غرض
سے همیشه کوه حرا میں جاتے تھے اور گوشه نشین هونے کي عادت کرلي
تھي *

محمد کو وحدانیت کے مسئله پر اُس راه و رسم کے سبب سے اطلاع
هوئي هوگي جو اُنکو اپني بي بي کے چچیرے بھائیکے ساتھه تھي یهه شخص
علم عبري سے واقف تھا اور کهتے هیں که اُسنے عهد عتیق کا ترجمه عبري زبان
سے عربي † زبان میں کیا تھا غرضکه جو خیالات محمد کے دلمیں
هوئے تھے گو وه کسیطرح سے پیدا هوئے هوں مگر وه خیالات اُنکے دلمیں
بیٹھه گئے تھے اور ایسے جم گئے تھے که قبل اِسکے که اُنهوں نے اپنے
جذبه پر که خداے واحد نے مجھکو اپني خالص پرستش اور اعتقاد

---

† نام اس شخص کا ورقه بن نوفل تھا دیکھو تاریخ طبري جسکا حواله
کنیڈي صاحب نے حالات علمي بمبئي جلد ۳ صفحه ۴۲۳ میں دیا هي اور
صاحب کے ترجمه قران کے پهلے چھپے هوئے نسخه کے دیباچه کے صفحه ۴۳
بیرن هیمر وان پرگستل صاحب کي تحریر مندرجه روزنامچه رایل ایشیا تک سوسائٹي
نمبر ۷ صفحه ۱۷۲

اصل کتاب تاریخ طبري سوسیئٹي میں نهیں تھي مگر اُسکا فارسي ترجمه
محمد البلعمي کا موجود هي اِسمیں یهه عبارت مندرج هی "ورقه بن نوفل
دانا بود ولیکن ترسا بود و بر دین عیسی بود و خدایرا پرستیدي و کتابهاے
خوانده بود توریت و انجیل دانسته بود و آگاهي یافته بود اندر کتابهاے و میدانست
که هنگام بیرون آمدن پیغمبر است"

جارج سیل صاحب نے ترجمه قران کے دیباچه میں یهه لکھا هی "خدیجه نے
جو کچھه پیغمبر سے سنا تھا فیالفور اپنے چچا زاد بھائي ورقه ابن نوفل سے کها
شخص بسبب عیسائي هونے کے عبري لکھني جانتا تھا اور کتب اقدس کے پڑھنے
بخوبي مهارت رکھتا تھا اُسنے اُسیوقت خدیجه کي راے قبول کي اور یقین دلایا
فرشته پهلے موسی پاس آیا تھا وهي اب محمد پاس آیا هی" ترجمه جارج سیل
صفحه ۴۰ مطبوعه سنه ۱۸۵۰ ع

غرضکه وه ایسي قوم تهي جسمیں سے وه پیغمبر باطل پیدا هوئے جنکے مسائل کا دخل اور اثر ایک مدت سے نهایت قوت کے ساتهه تمام اِنسانوں ایک بهت بڑے حصه کي طبیعتوں پر موجود هی *

اگرچه محمد قوم قریش کے ایک اعلی خاندان میں پیدا هوئے مگر معلوم هوتا هی که وه اپني جواني کے زمانه میں مفلس تهے اور یهه بیان کیا گیا هی که وه اپنے چچا کے قافله تجارت کے ساتهه کئي بڑے بڑے دور دراز سفروں میں گئے تهے اور بسبب اِسکے که تمام اهل عرب کے اطوار یکساں اور نهایت ساده تهے ایسے سفروں میں دولتمند لوگ بهي جفا کش هوجاتے تهے *

جبکه اُنهوں نے ایک دولتمند بي بي (یعني خدیجه) سے نکاح کرلیا بهت جلد فارغ البالي حاصل هوئي اور اُن کاموں میں جنپر اُن کي طبیعت بهت راغب تهي مصروف هونیکا موقع اور فرصت ملي *

اُس زمانه میں عرب کے بهت سے لوگ بت پرست اور ستاره پرست اور اُنکے اخلاق اور اطوار پر شریعت اور مذهب کي بندش بهت هي کم تهي البته یهودیوں اور عیسائیوں کي چند قوموں کے عرب میں آجانے سے اهل عرب میں بهي مذهب اور خصلت کي نسبت عمده عمده خیالات شایع هوگئے تهے اور کهتے هیں که وه بت پرست عرب بهي ایک خداے قادر مطلق کو جسکے نیچے اور جس سے کم تر اور دیوتا بهي ٹهراتے مانتے تهے مگر ایسي راے اور سمجهه کا اثر بهت تهوڑے لوگوں پر هوا اور محمد کے مسائل نے جو آهسته آهسته ترقي پائي اُس سے بخوبي ثابت هوتا هی که وه مسائل اُس زمانه کے لوگوں کے عقائد کے مطابق تهے *

ملک عرب ایک خشک ملک هی اور وهاں قدرتي زرخیزي یعني درخت اور سبزه اور دریا وغیره بهت کم بلکه بالکل نهیں اِس لیئے اهل عرب کي طبیعت کا یهه مقتضا هی که وه ایسي ایسي باتوں سادر

لوٹنے والے بھیڑ بکري کے چرانے والے جابجا جنگلوں میں پھیلے ہوئے تھے اور جہاں کہیں کوئي کنواں پاتے تھے اور اُسکے کھاري پاني سے پیاس اپني بجھاتے تھے وهیں کچھہ قیام اور مقام کرنے کي ٹھہراتے تھے اور ایسے ایسے کڑے میدانوں میں اونٹوں پر سفر کرتے تھے که وهاں کوئي اور جانور پاني چارے کے نه ملنے سے جیتا نہیں رہ سکتا *

اگرچه جو لوگ آبادیوں میں رهتے سہتے تھے وہ کسیقدر شایسته با سلیقه تھے مگر اوقات بسري اور اسباب معیشت کي حیثیت سے اُنھیں جنگلیوں کے مانند و موافق تھے اور وہ لوگ ایسے خود مختار اور جدے جدے گروہ تھے که اُنکے آپسمیں آنے جانے اور ملنے جلنے کے لیئے سبک رو گھوڑوں کے ... اور قافلونکے ساتھہ کڑے کڑے رستونمیں چلنے کے سوا کوئي ذریعه وسیله نتھا *

هر قوم کا سردار اپنے ذاتي رعب داب کے سوا کوئي لاؤ لشکر نرکھتا تھا اور اجرا اور تعمیل اُسکے حکموں کي اُسکے ماتحت سرداروں کے ذریعه سے هوتي تھي جو اپنے اپنے گروهوں پر اپني اپني خانداني لاگ ذات ... اختیار و حکومت رکھتے تھے *

تمام حکومت کا کار و بار وعظ و نصیحت سے چلتا تھا اور کسی شخص کي خود مختاري اور سرداري سے جب تک مزاحمت نہ ... تھي که آپس سے عام امن و آسایش کو ضرر نه پهونچے *

بنظر حالات مذکورہ بالا کے یهه امر واضح هي که ایسے ملک کے ... والے نهایت جفا کش اور محنت کش هونگے اور یهه بھي ضرور هي که ... لوگ اپنے قومي قصے قضایوں کے باعث سے بڑے بڑے خطروں اور اندیشوں ... بخوبي آگاہ هونگے اور اُنکي طبیعتوں میں قدرتي ولولوں اور ذاتي خیالوں کے سبب سے تمام اوصاف اُنکے بخوبي ظاهر هوئے *

جفا کشي اور پرهیزگاري اُنکي خصوص اُنکے جوڑ بندوں کي ... اور رگ ریشوں کي سختي سے واضح هوتي هي اور نظر کي تیزي ... مزاج کے استقلال اور چال چلن کي خوبي سے وہ متانت ظاهر هوتي ... که اسکي بدولت وہ تمام ایشیا والوں سے ممتاز هیں *

مسلمانوں کي تاریخ

پانچواں حصہ

هندوستان میں عرب والوں کي فتوحات سے مسلمانوں کي حکومت کے قیام تک

پہلا باب

اهل عرب کي فتوحات کے بیان میں

اسلام کي ترقي کا بیان

جو وحشي لوگوں نے که هندوستان کي سرحد سے حملے کیئے انکا اب تک هندوستان میں کچهه ظاهر نہیں هوا تها اور اگر کاش ایسے ... کے مزاجوں میں جو هندوؤں کي مانند ابتک اور قوموں سے الگ ... پڑے تهے ایک نئي طرح کا شعله نه بهڑکتا تو شاید هندو لوگ ایک ... تک اوپري لوگوں کے گهسنے سے بے کهٹکے رهتے *

عرب کے لوگ اپني مفلسي کے باعث سے اور لوگوں کے حملوں سے ... تهے اور یهي باعث تها که وه لوگ آپس میں متفق هوکر ایسي ... جهد اور دلاوري و بہادري پر کمر نه باندهتے تهے که اُسکي بدولت ... ملکوں پر لشکر کشي کریں *

ملک عرب کي یهه صورت تهي که پہاڑوں اور ریتے کي کثرت سے سمندر ... یا جزیروں کي مانند اُسمیں کوئي کوئي ٹکڑا زمین کا زراعت ... کے قابل تها *

کو بیونہ نهونے پاوے مارواڑ کے فتح سے چند نسلوں کے گذرنے پر آپسمیں تقسیم هونے کے لیئے اسقدر تهوڑی اراضي رہ گئي که راجه کے کئي بیٹے اپنا گذارا کرنے کے لیئے غیر ملکي فتوحات پر امادہ هونے کو مجبور هوئے || اور میواڑ میں سے قدیم راجاؤں کي کسیقدر اولاد کو حال کے راجاؤں کي اولاد نے غالب آکر خارج کردیا *

مفصلۂ ذیل بیان دونوں قسم کي جنگي جاگیروں سے متعلق هی *

جنگي خدمتوں کے معاوضه کي جو جاگیریں لوگوں کے پاس هوتے هیں وہ بعد اصل جاگیردار کے جب اُسکے حقیقي وارث کے ورثه میں آتي هی تو اُسکو سرکار میں کسیقدر نذرانه دینا پڑتا هی اور اگر وارث حقیقي نهو اور متبنی هو تو اور بهي زیادہ نذرانه سرکار میں داخل کرنا پڑتا هی اور یهه نذرانه توریث کے ساتهه جاري رهتا هی اور ان جاگیرداروں سے بهي کبهي کبهي استعانت لیجاتے هی اور یهه جاگیریں جس مدت کے واسطے عطا کیجاتي هیں اُس مدت سے زیادہ زمانه کے لیئے بیع هوسکتي هیں نه رهن هوسکتي هیں اور سرکار سے ملي هوئي جاگیروں میں سے کسیقدر کسي اپنے متوسل کو بخشنے کا بجز راجپوتوں کے اور قوموں میں عام رواج نهیں *

ان جاگیروں کے عطا کرنے کي اصل تجویز میں خدمت کي کوئي حد معین نهیں اور نه خدمت کي عوض میں کچهه اور ملتا تها *

مرهٹوں میں خدمت کے عوض میں بلکه ایسے وقت میں جبکه لوگ طلب کرنے سے پهلو تهي کرتے تهے نقد روپیه تنخواہ کے طور پر اُن کو دینا قبول کرکے بلوایا جاتا تها اور راجپوتوں میں ایسے موقعوں پر جان چورانے سے راجه کا جسقدر جي چاهے اُتنے تاوان لینے کا دستور تها *

|| کرنل ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ۲ صفحه ۲۰



ہرمیروجي تھا جسکے بیٹے راو کھنگر نے سنہ ۱۵۵۰ ع میں کچھہ کي سلطنت حاصل کي *

اِن سرداروں کي تعداد قریب دو سو کے هی اور اُنکي قوم کے آدمي جو کچھہ میں موجود هیں قریب دس بارہ هزار کے هیں یہہ قوم راجپوتوں کي ایک شاخ هی اور جھرجا مشہور هی *

راؤ جي کي حکومت صرف اپنے مقبوضہ ملک پر هوتي هی باقي هر سردار اپني جاگیر میں هر طرح کا اختیار رکھتا هی اُسمیں راؤ جي کو مداخلت نہیں هوتي راؤ جي اُن سب سرداروں کو کسي لڑائي کے وقت طلب کرلیتے هیں اور جب تک وہ اُنکے لشکر میں رهتے هیں بطور ایک معین تنخواہ کے کسیقدر هر ایک کو راؤ جي دیتے هیں *

راؤ عام امن و امان کا محافظ هوتا هی اسلیئے عام چوروں اور دشمنوں کو سزا دیتا هی اور دنگہ فسادوں اور خانہ جنگیوں کا روکنا اور سرداروں کے قصے قضا طے کرنا اُسیکا کام هی یہہ حق اگرچہ همیشہ راؤ کو حاصل هی لیکن بلا حجت تسلیم نہیں کیا جاتا هی هر سردار بھي راؤ کي طرح اپنے اپنے خاندان کي شاخیں رکھتا هی اور اُسکي جاگیر بھي اُسیطرح تقسیم هو جاتي هی *

اور اُسکا سارا خاندان اُس سردار کا اُسیطرح متوسل هوتا هی جسطرح وہ راؤ کا متوسل هوتا هی ان رشتہداروں سے هر سردار کا ایک جتھا بنا هوا هوتا هی اور ان سرداروں سے راؤ کا ایک جتھا قایم هوتا هی † *

یہي طریقہ کچھہ کچھہ تبدیلیوں کے ساتھہ تمام راجپوتانہ میں جاري هی *

راجا کے متوسل سرداروں کي جاگیر میں جسقدر ضلعے ایک زمانہ میں میوار کے ملک میں تھے جو راجپوتانہ کا اول درجہ کا ملک هی وہ کل ملک کي تین جو تھائي تھے ‡ اور زمانہ حال کے ایک راجہ نے نا عاقبت اندیشي سے اس جاگیر کو اور زیادہ کردیا تھا *

(ف) اس امر سے خود سري کا کسیقدر انسداد هوا هوگا کہ دو سو برس اب تک تمام سرداروں کم سے کم میواڑ کے سرداروں کا معمول تھا کہ وہ اپني جاگیر کا آپسمیں مبادلہ کیا کرتے تھے متوسلوں کے بہم پہونچانے اور مستحکم قلعہ وغیرہ بنانے سے جو قوت اُنکو حاصل هوسکتي تھي اُس سے اس طریقہ کے سبب سے محروم رهے هونگے § *

معلوم هوتا هی کہ ان تعلقہ دارونکے روز بروز زیادہ هوجانے سے گورنمنٹ کو ضرورت پیش آئي هوگي کہ باقي ماندہ ملک مقبوضہ گورنمنٹ میں سے اب

---

† بمبئي کے گورنر کي راے حالات ملکِ کچھہ پر مورخہ ۲۶ جنوري سنہ ۱۸۲۱
‡ کرنل ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ۱ صفحہ ۱۴۱
§ ایضا جلد ایک صفحہ ۱۶۴ اور ۱۶۵ صفحہ کا حاشیہ

هوں عواه غیر موروثي کبھي معین لگان ادا کرنے کا دعوی نہیں کیا اور صاحب موصوف سوال کرتے هیں که کس زمانه میں ایک معین شرح جاري تھي کیا اُس سے یهه غرض تھي که وه همیشه یکساں رهے گو زمین کي بار آوري میں کمي بیشي کیسي هي کچھه کیوں نهو اور آخر میں وه یهه کہتے هیں که ملکي رواج اپنے حق کے همیشه برخلاف رها هی یهه بات مشهور هی که سب زمینداروں کا همیشه یهه طریقه رها هی که اپني رعیت کو جہانتک که اُنمیں سکت دیکھي هی اُنکو نوچا کھسوٹا هی *

(م) یهه لوگ هندوستان میں پاہي کاشت اور گجرات میں گنوتي اور مرهٹوں کے ملک میں اوپری اور مندراس کے گرد نواح میں پائیکاري اور پراکودي مشهور هیں *

(ن) اِن کاشتکاروں کو هندوستان میں اشراف اور دکهن میں پانڈر پیشه کہتے هیں *

(س) تمام موروثي کاشتکاروں پر رسم و رواج کے موافق ایک قید لگي هوتي هی جسکے سبب سے وه گانوں میں کي ایسي زمین پر کاشت نہیں کرسکتے جو اُس زمیندار کي نهو جسکي زمین میں رهتے هوں اور اُسکے کسیقدر حصه زمین کا لگان ادا کرتے هوں لیکن صرف موروثي کاشتکار هي نہیں بلکه خود زمیندار بھي کسي دوسرے گانوں کي زمین میں بطور غیر موروثي کاشتکاروں کے کھیتي کرتے هیں هندوستان کے بعضے حصوں میں ایسے موروثي کاشتکاروں پر جو کسي دوسرے گانوں کي ایسي زمیں میں کھیتي کرنے لگتے هیں جسپر کچھه سرکاري محاصل نہیں هوتا مفت کسیقدر محصول لگا دیتي هی اور بعض حصوں میں اُنکو سرکاري عهدهدار سرکاري جمع بندي ادا کرنے کا گو وه کیسے هي کیوں نهو پابند رکھتا هي مگر اِسکو جبر و تعدي سمجھا جاتا هی *

(ع) یهه طریقه ملک کچھه کي چھوٹي سي سلطنت کي مثال سے ثابت هوسکتا هے اِس ملک میں جو سلطنت حال میں قایم هوئي هی اُسنے اِس طریقه کو بجنسه رکھا هی اُسمیں کسیطرح کي تبدیلي نہیں هوئي هی اِس سلطنت کا تمام محاصل اسي لاکھه کوڑیاں هیں (کوڑي کچھه کے سکه کا نام هي) جو قریب سوله لاکھه روپیه کے هوئیں انمیں سے تیس لاکھه سے کچھه کم کوڑیاں راؤ جي کي هوتي هیں اور اُس ملک کے باقي ملک سے باقي پیس لاکھه کوڑیاں وصول هوتي هیں وه راؤ جي کے خاندان کي مختلف شاخوں کي جاگیروں میں هي چنانچه اِنمیں سے هر ایسي شاخ کو جو راؤ جي کي خاص اولاد میں سے هوتي هی راؤ جي کے وفات پانے پر کسیقدر جاگیر ملتي هی *

اِن سرداروں کا خاندان تاتا واقع ملک سنده میں قایم هوا جنکا مورث اعلی

معمولي لگان کے جو پاس پڑوس میں لگایا جاتا هو زیادہ نہ لگایا جاوے مگر خلاصہ مفصلہ ذیل سے ظاهر هوگا کہ یہہ حق اُنکا کیسا ناقص سمجھا جاتا هی *

سنہ ۱۸۱۸ع میں بنگالہ کي گورنمنت نے اپنے اُن اضلاع کے کلکٹروں کے نام جہاں بندوبست استمراري نہ تھا حکم جاري کیا کہ موروثي کاشتکاروں کا حال مفصل لکھو چنانچہ چودہ کلکٹروں میں سے گیارہ کلکٹروں نے یہہ راے دي کہ زمیندار کو اختیار هی کہ جب چاهے اپني اراضي کا لگان بڑھاوے اور اور کسي سے اگر بہتر شرطیں ٹھہر جاویں تو اُس کاشتکار کو بیدخل کردے اور اٹاوہ اور سہارنپور کے دو کلکٹروں کي راے یہہ هوئي کہ جب تک گورنمنت کا مطالبہ زیادہ نہو کاشتکار پر لگان بڑھاني نہیں چاهیئے صرف بندیلکھنڈ کے کلکٹر نے یہہ راے لکھي هی کہ خود کاشت رعیت کا حق ایسا هي معقول هی جیسا کہ زمیندار کا بورڈ آف رویفیو نے ان رپورٹوں کو گورنمنت بنگالہ کي خدمت میں بھیجتے وقت اپني یہہ راے ظاهر کي کہ زمیندار خیال کرتے هیں کہ کاشتکار کو اپني زمین پر سے بیدخل کرنے کا همکو اختیار هی مگر کاشتکاروں کي قلت کے سبب سے اکثر یہہ بات وقوع میں نہیں آتي *

گورنمنت بنگالہ نے ان رایوں پر اطمینان نکرکے اور حالات طلب کیئے اگرچہ اُن حالات سے اس معاملہ میں بہت کچھہ معلومات اور اگاهي هوئي مگر مذکورہ بالا نتیجہ میں کوئي بڑي تبدیلي نہیں هوئي *

فورتس کیو صاحب نے دهلي کي رپورٹ میں جہاں کاشتکار موروثي کے حقوق سواے بند یلکھنڈ کے تمام بنگالہ کي نسبت اچھي طرح قایم اور بحال هیں بیان کیا هی کہ قدیم اور موروثي کاشتکار جب تک اپنے ذمہ کا محاصل سرکاري ادا کرتا رهے اراضي پر سے بیدخل نہیں هوسکتا *

مختلف کلکٹریوں کے دیہات کي مفصل رپوٹوں سے بھي جنکا انتخاب هلٹ مکنزي صاحب † نے کیا هی یہہ ثابت نہیں هوتا کہ زمیندار کو لگان بڑھانے کا اختیار نہیں هی کالبروک صاحب اپنے حسب ضابطہ لکھي هوئي ایک راے میں جو سنہ ۱۸۱۲ع میں ‡ اُنھوں نے لکھي هی بیان کرتے هیں کہ ایک بڑے واقف کار سرکاري افسر نے بہت روزوں تک نہایت محنت و مشقت سے تحقیقات کرنے کے بعد بھي کوئي قاعدہ لگان قایم کرنے کا نہیں پایا اور اکثر اور مقدموں میں عدالت کي رووئداد کا نتیجہ زمیندار اور رعیت کے تعلق کي نسبت جیسا تھا ویسا هي رها *

چیف کورٹ کے جج راس صاحب بھي اپني ایک راے مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۲۷ع § میں بیان کرتے هیں کہ اوپر کے اضلاع میں کاشتکاروں نے خواہ وہ موروثي

† رپورٹ سلیکٹ کمیٹي هوس آف کامنز سنہ ۱۸۳۲ع جلد ۳ صفحہ ۲۲۳
‡ دیکھو جلد ایک صفحہ ۲۶۲ کو
§ تتمہ رپورٹ سنہ ۱۸۳۲ع صفحہ ۱۲۵

ے تعلق رکھنے کے سبب سے هوتا هی اور دوسرا صرف خدمت کا معاوضہ هوتا هی جو ایک شخص سے دوسرے پر خدمت لینے والے کي خوشي کے موافق منتقل هوسکتا هی *

(ي) عربي لفظ رعیت کے معني فرمانبردار کے اور اُسکا استعمال اهل اسلام کے تمام ملکوں میں انهیں معنوں میں هوتا هی مگر اُن میں سے بعض ملکوں میں اُسکا استعمال زیادہ محدود معنوں میں هوتا هی هندوستان میں اُسکے اصطلاحي معني ایک تو اُس شخص پر جو سرکاري محاصل ادا کرتا هی دوسرے عام کاشتکار پر تیسرے اُس خاص کاشتکار پر جسکا اِسي تاریخ میں بیان هوا هی صادق آتے هیں رعایا کو اُن لوگوں کي آسامي کہا جاتا هی جنکي اراضي پر وہ کاشت کرتے هیں *

(ک) اِس گروہ کو اُس ضلع میں جو بنگالہ کے نیچے هی خود کاشت رعیت کہتے هیں اور خود کے معني اپنے کے هیں اور کاشت کے معني کهیتي کرنا هی اِسلیئے اِس لقب کو اُنکے زمین کے مالک هونے کي دلیل سمجها گیا هی مگر راجہ رام موهن راے جنکا کلام نہایت مستند هی اپنے خاص گانوں کي زمین جوتنے والے کے معني اِس لفظ کے لیتے هیں † اور یہہ معني اس وجہہ سے صحیح معلوم هوتے هیں کہ اِس لفظ کو همیشہ بمقابلہ پاٹي کاشت کهیتي کرنے والوں کے جو اپنے گانوں سے دوسرے قریب گانوں میں هر روز برنے جوتنے کو جاتے هیں بولا جاتا هی *

(ل) ملک تامول اور گجرات میں اِن لوگوں کے حقوق نہایت اچهي طرح قایم هیں *

ملک تامول میں اُنکو اِس شرط کے ساتهہ قبضہ کا موروثي حق هوتا هی کہ گورنمنٹ کا مطالبہ اور گانوں کے زمیندار کے معمولي رسوم کو جو بعض اوقات نہایت سخت هوتے هیں برابر ادا کرتا هی اگرچہ اِس کاشتکار کے حقوق بهي ایسے هي اچهے قدر و منزلت والے هوتے هیں جیسے کہ زمیندار کے هوتے هیں مگر وہ اُنکو بیع یا رهن یا هبہ نهیں کرسکتا ‡ گجرات میں اُنکا قبضہ بجز اِس اختلاف کے کہ اُنکے اول نکال کهول دیئے جاتے هین کہ جسقدر سرکار اپنا محاصل بڑهاویگي اُسیقدر تم پر زیادہ کیا جاریگا ویسا هي هوتا هی جیسا ملک تامول میں هوتا هی گو یہہ بات چهپي هوئي هے رپوٹوں مین مندرج نہیں هی مگر کاشتکاروں کے دلوں میں اچهي طرح گهر کیئے هوئے هی البتہ هندوستان خاص میں لوگوں کي یہہ راے معلوم هوتي هے کہ موروثي کاشتکار موروثي قبضہ کے مستحق هیں اور اُنپر لگان بہ نسبت اُس

---

† رپورٹ سلیکٹ کمیٹي هوس آف کامنز ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ ع صفحہ ۷۱۶

‡ ایلس صاحب کي راے مندرجہ رپورٹ سلیکٹ کمیٹي هوس آف کامنز ۱۰ سنہ ۱۸۳۲ ع جلد ۳ صفحہ ۳۷۷ اور بورڈ آف ریونیو کي راے مورخہ ۲۵ سنہ ۱۸۱۸ ع صفحہ ۴۲۱

جو تبدیلیاں هندوستان کے اور حصوں میں هوئیں هیں اور اُنمیں هندوں کے طریق سے اِنحراف کیا گیا هی اُنسے همکو کچهه غرض نهیں هی *

(ط) محاصل سرکاري کے اصل ادا کرنے والے اور اُس شخص کے درمیان میں جو صرف لگان ادا کرنے والے کے نام کي عزت رکهتا هی گانوں کے لوگوں کے جو حقوق هوتے هیں وه یهه هیں زمینداروں کا یهه حق هوتا هی که کهیت کي پیداوار کو گورنمنٹ کے ساتهه تقسیم کرنے سے پہلے کسیقدر اپنا حصه نکال لیں اور سوا اُنکے جو اور کسي غیر نے بویا جوتا هو تو اُسمیں سے وه سب سے پہلے کسیقدر اپنا نذرانه وصول کرلیں اِس حصه کو ملک تامول میں تندوارم یا سوامي بهوگم کہتے هیں اور خاص هندوستان میں حق مالکانه اور رسوم زمینداري کہتے هیں اِس ملک میں یهه حق زمینداروں کا بطور دهک یعني فیصدي دس روپیه کے حساب سے یکمشت ملتا هی پهر کوئي کوڑي کسي طور پر نهیں ملتي لیکن اِس حق مالکانه کے وصول هونے زمیندار کي اراضي کي لگان میں جهاں کهیں اُسکا ملنا ممکن هو کچهه هرج نهیں هوتا اور بعض مقاموں میں † وه ایسے لوگوں سے بهي حق مالکانه وصول کرتے هیں جو کهیتي نهیں کرتے کیونکه جس حالت میں وه گانوں کي کل اراضي کے مالک هوتے هیں تو اُنکو اختیار هوتا هی که وه حق مالکانه میں نقد روپیه وصول کریں یا کسي سے خدمت لیویں *

جهاں کهیں گورنمنٹ کے اوکهاڑ پچهاڑ سے اُنکے بعضے حقوق جاتے رهتے هیں وهاں بهي صرف زر محاصل جمع کرکے سرکار میں دینے کے سبب سے اُنکي عزت هوتي اور بعضي صورتوں میں اراضي کا لگان کاشتکاروں سے کم و بیش کرنے کا هي اختیار اُنکو حاصل هوتا هی اور بعض موقعوں پر نذرانه بهي اُنکو معاف کردیا جاتا هی اور جهاں کهیں وه نذرانه بهت کم هوتا هی تو اُنکو ایسے محصول وغیره سے بري کیا جاتا هی جو اور تمام گانوں والوں کو ادا کرنا پڑتا هی گانوں کے زمینداروں کے حقوق کو مقدم اور اور گانوں کے افسروں کے حقوق سے جو وه گانوں کي بعض خدمت کي عوض میں رکهتےهیں خلط ملط نکرنا چاهیئے اگرچه ایک هي شخص دونوں طرح کا حق رکهتا هو مگر اُنکي اصلیت جدا هی چنانچه ایک تو حق مالکانه هی جو

---

† ملک گجرات اور هندوستان میں اور پرلیهه گانوں کا حال لکها کاونتش صاحب مندرجه رپورٹ سلیکٹ کمیٹي مطبوعه سنه ۱۸۳۲ ع جلد ۳ صفحه ۲۳۶ بهي دیکهو

‡ تامول اور هندوستان میں جب که دهک سے کچهه زیاده تهو تو معاف جاتا هی دیکهو رپورٹ سلیکٹ کمیٹي هوس آف کامنز مطبوعه سنه ۱۸۳۲ ع صفحه ۲۳۷

نتخاب ایضا جلد ۴ صفحه ۱۵۳ اور مندراس کے بورڈ آف رونیو کي راے مندرجه ورٹ سلیکٹ کمیٹي هوس آف کامنز مطبوعه سنه ۱۸۳۲ ع جلد ۳ صفحه ۳۹۳ اور بئي کے گورنر کي راے مندرجه ایضا جلد ۳ صفحه ۶۳۷

(ح) جیسا که دیهات کے انتظام میں پہلے ذکر هوچکا هی زمنیداروں کے اندان پر اراضي تقسیم هوتي هی اور بڑے خاندان کي شاخوں پر اُس خاندان کے ه کر تقسیم کیا جاتا هی اور اُن شاخوں میں بھي هندوؤں کے ورثه تقسیم کرنے قاعدہ پر اور بھي تقسیم در تقسیم هوجاتي هی † گانوں کي زمین اور گانوں والوں منافعوں کي تقسیم در تقسیم ویسي هي هوتي هی جیسے خاندانوں کي تقسیم تقسیم هوتي چلي جاتي هی لیکن اکثر حصوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے کرکے اندانوں کي شاخوں کو کئي کئي ٹکڑے اِس مناسبت سے دیئے جاتے هیں که اُس خ کي هر شخص کے پاس اُسکا حق پہونچ جاوے ‡ *

سرکاري محاصل کي تقسیم بھي ٹھیک اِسيطرح پر کیجاتي هی جس سے هر خاندان هر شاخ بلکه هر شخص واقف هوجاتا هی اور سمجھه لیتا هی که میرے ذمه قدر محصول ادا کرنا هی اِسلیئے هر شخص اپني کاشتکاري کا کار و بار اور روپیه کا انتظام بطور خود جداگانه کرسکتا هی چنانچه اکثر ایسا هي هوتا هی *

مثلاً مرهٹوں کے ملک میں اگرچه ایسے حصے هوتے هیں که اُنکے قابض بهیئت موعي محاصل سرکاري کے ذمه دار هوتے هیں مگر اُنپر چودهري نهیں هوتے هر اپنا اپنا کار و بار خود کرتا هی اور باقي اور سب کام گانوں کا چودهري هی *

† ایک گانوں کے موروثي حصوں کي تشریح یهه فرض کرنے سے هوسکتي هی که نوں کے اصل مالک نے اپني وفات کے بعد چار بیٹے چھوڑے اب گانوں کے چار برابر هوجاوینگے اور اِن چاروں کے مرنیکے بعد بھي هرایک کے چار چار بیٹے رهے سب اپنے اپنے باپ کے حصے کي ایک ایک چوتهائي کے وارث هونگے اِس سے حصه کے چار چار حصه هوجاوینگے اور اِسیطرح حصوں کے حصے هوتے چلے دهلي کے گرد نواح میں اول تقسیم کے حصه کو پٹي کهتے هیں مگر علی‌العموم شهور هی اور اُس پٹي کے حصوں کو تھوک کهتے هیں اور تھوک کے جز بهت لور اور بھي بهت سے نام هوتے هیں اور اکثر مقاموں میں اِنکے استعمال ي فرق هوتا هی یعني کهیں اول تقسیم کے حصوں کو تھوک اور تھوک کے کو پٹي کهتے هیں اور گجرات میں بڑے حصوں کو باغ اور اُنکے حصوں کو پٹي ں ایک اور تقسیم در تقسیم اِس سے زیادہ وهاں رایج هی جو آنوں میں اور تقسیم چانولوں میں هوتي هی دکهن میں اول هي درجه کے حصه هوتے هیں کو جاتا کهتے هیں اُنکے حصوں کے اور نام نهیں هوتے

‡ اپٹورڈ کالبروک صاحب کے نقشه مندرجه انتخاب رپورٹ کمشنران دکهن صفحه ۱۶۶ کو دیکھو

بنگاله کی گورنمنٹ کی اُن چھپی ہوئی تحریروں پر جو اضلاع مغربی سے متعلق ہیں بار بار اشارہ کیا گیا ہی اگرچہ سر متکاف صاحب اس راے پر اعتراض کرتے ہیں کہ هندوستان میں حق زمینداری ایسا ہی مطلق اور کامل ہی جیسا کہ انگلستان میں ہی لیکن هندوستان کے حقداروں کی نسبت اُنکو کچھہ شبہہ نہیں چنانچہ اُنکا قول یہہ ہی کہ جو لوگ گانوں کے زمیندار یا بسوہدار ہیں حقیقت میں وہی حق زمینداری رکھتے ہیں اور اور لوگوں کے دعوی مشتبہہ ہیں † مندراس احاطہ کے زمینداروں کا حال معلوم کرنے کے لیئے بورڈآف رونینیو ‡ کی روئداد اور ایلس صاحب کی تحریر § کو دیکھو اگرچہ سر منرو صاحب || میراث رکھنے والوں کے حقوق کو بہت مبالغہ یانتہ اور اُنکی جائیں کو کمقدر سمجھتے ہیں مگر اُسکو بیع کی قابل ٹھہراتے ہیں * مرھٹوں کے ملک کی حق زمینداری کی نسبت چیپلن صاحب اور کلکٹروں کی رپوٹوں کو دیکھو ┼ کپتان رابرٹسن صاحب کلکٹر بیع کے معاملوں میں سے ایک گانوں والے کا معاملہ بیان کرتے ہیں کہ اُس اپنا حق موروثی خود پیشوا کے ہاتھہ بیع کیا اور ایک اور معاملہ کا بھی حال بیان کیا ہی جو گانوں والوں نے ایک معدوم خاندان کی اراضی کو کچھہ تھوڑا سا روپ لیکر اس اقرار کے ساتھہ اُسی راجہ کو دیدیا کہ اُسکے اصل مالک خاندان میں کوئی شخص دعویدار نہوویگا مرھٹوں کے ملک کے تمام مختلف پٹوں اور ٹھیکوں کو گانوں کے افسروں کا بیان معہ مثالوں اور ثبوتوں کے کرنل سائیکس صاحب نے روزنامچہ رائل ایشیا تک سوسئیٹی میں درج کرایا ہی †† *

میراث کے جو ہمنے معنی لیئے ہیں اُنکو اُن زمینوں سے جو لوگوں کے قبضہ میں اور پٹوں وغیرہ کے ذریعہ سے ہوتے ہیں متعلق نہ سمجھہ لینے کے لیئے احتیاط اور احتیاط کرنی ضرور ہی کیونکہ میراث کے معنی موروثی ملکیت کے ہیں اسلیئے اس لفظ کا استعمال اُن تمام حقوق پر ہوتا ہی جو موروثی ملکیت میں داخل ہیں ا

(ز) فورتس کیو صاحب کی رپوٹیں مشمولہ انتخاب رپورٹ ہاے کلکٹر دکھن جلد ۳ صفحہ ۳۰۳ و ۳۰۵ و ۳۰۸ اور کپتان رابرٹسن صاحب کی رپوٹ منم

---

† سر متکاف صاحب کی راے مندرجہ رپورٹ سلیکٹ کمیٹی اگست سنہ ۱۸۳۲ جلد ۳ صفحہ ۳۳۵

‡ رپورٹ سلیکٹ کمیٹی پارلیمنٹ کے دربار عام کی مشتہرہ سنہ ۱۸۳۲ ع ۳ صفحہ ۳۹۲

§ ایضا صفحہ ۳۸۲

|| منرو صاحب کی راے مورخہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۲۴ ع

* رپورٹ سلیکٹ کمیٹی پارلیمنٹ کے دربار عام کی مشتہرہ سنہ ۱۸۳۲ صفحہ ۳۵۷

┼ کلکٹروں کی رپوٹوں کا انتخاب جلد ۴ صفحہ ۴۷۴

†† روزنامچہ رائل ایشیا تک سوسئیٹی جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ اور صفحہ ۳۵۰

(ج) محاسب کو خاص هندوستان میں پٹواری اور دکهن اور اور زیادہ جنوب میں کلکارنے اور کارنم اور گجرات میں تلاتي کہتے هیں *

(ہ) اسکو هندوستان خاص میں پاسبان اور گورایت اور پیک اور دوراها ...یرۃ اور دکهن میں مہار اور دکهن سے بهي آگے جنوب میں تلاري اور گجرات میں ...ي کہتے هیں *

(٤) تمام بنگالہ احاطہ میں بجز خاص بنگالہ اور شاید روهیلکهنڈ کے اس ...ق کو گانوں کا زمیندار تسلیم کیا جاتا هی † کسیقدر راجپوتانہ کے ایک حصہ میں ...ي یہہ لوگ موجود هیں اور شاید تهوڑي مدت پہلے تمام راجپوتانہ میں تهے ‡ ...رات میں بہت کثرت سے هیں اور مرهٹوں کے ملک میں نصف سے زیادہ یهي ...نکار هیں اور ملک تامول کے کاشتکاروں کا بهي بہت بڑا حصہ یهي لوگ هیں اس ...یہہ سمجهنا معقول هی کہ جن ملکوں میں وہ اب بهي موجود هیں کسي زمانہ ...ں بالکل وهي هونگے اور جہاں اُنکا کچهہ نام نشان نہیں ملتا وهاں بهي شاید ...ں نربدا کے جنوب کے ملک میں بجز اُن حصوں کے جنکا ذکر هوا وہ بالکل معدوم ...ئے هیں اور تمام مندراس احاطہ میں خاص مندراس کے شمال اور حیدرآباد ...ں اور ناگپور کے بڑے حصے اور خاندیس کے بڑے حصہ اور مرهٹوں کے ملک کے ...رق میں کوئي گروہ ان لوگوں سے ملتا جلتا نہیں هی اس خطہ میں تلنگانہ اور ...سہ اور کنارا کي پوراني قسمتوں کا بڑا حصہ شامل هی لیکن یہہ حصہ اُنکي ...عدوں سے اسقدر مطابق نہیں جس سے گانوں کے زمینداروں کے وهاں نہوتے کي ...ہ اُن قسمتوں کي کسي خصوصیت کو سمجها جاوے اگرچہ مالوہ اُن ملکوں سے ...ک هی جنمیں یہہ لوگ کثرت سے هیں مگر مالوہ میں انمیں سے کوئي شخص ...ں معلوم هوتا هی چنانچہ سر مالکوم صاحب نے اپني تاریخ وسط هند میں ان ...ں کا کچهہ تذکرہ نہیں کیا هی *

(و) خاص هندوستان میں اُن لوگوں کو علی‌العموم زمیندار یا بهیوہ‌دار اور ... بہار میں مالک گجرات میں پاتل اور دکهن اور جنوب میں میراثي یا میراث‌دار ... هیں *

... موجودہ کاشتکاروں کا حق زمینداري بذریعہ ارث یا بیع یا هبہ کے بلا حجت ...م کیا جاتا هی § جسقدر حق زمینداروں کا اس تاریخ میں بیان هوا هی اُسپر

† سر اے کالبروک صاحب کي رائے جو دکهن کے قرب و جوار کے کمشنروں کي ...ں کے انتخاب کي جلد ۳ صفحہ ۱۶۵ میں مندرج هی

‡ کرنل ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ۱ صفحہ ۴۹۵ اور جلد ۲ صفحہ

§ دکهن کے قرب و جوار کے کمشنروں کي رپورٹوں کے انتخاب کي جلد ۸ صفحہ

ملتا هی مگر اُس عهدہ کے اختیار اب بهت کم اُنکو حاصل هیں یا بالکل حاصل نهیں هیں † *

اس تقسیم کے بعد جو دوسري تقسیم هی وہ اب بهي پرگنه کے نام سے تمام هندوستان میں موجود هیں اکثر مقاموں میں جو افسر اُنکے هیں اُنکو اس علامت سے پهچانا جاتا هی که کسیقدر نذرانه اُنکو ملتا هی یا کچهه اراضي اُنکي جاگیر میں هوتي هی یا تمام اُن کاغذات کے محافظ هونے کے سبب سے جو اراضي سے متعلق هوتے هیں ممتاز هوتے هیں یهه پر گنے آج کل سب برابر سو سو گانو کا مجموعہ نهیں هوتے گو اگلے زمانه میں ایسے هي هوں مگر اکثر اسي تعداد کے قریب قریب اور شاذ و نادر بهت کم و بیش بهي هوتے هیں *

پرگنه کے سردار کا کام خاص هندوؤں کے زمانه میں بهي کار و بار فوجداري اور محاصل کا تحصیل کرنا هي تها اس افسر کے ماتحت ایک محاسب یا محرر هوتا تها ان دونوں کے عهدے موروثي هوتے تهے اب بهي گانوں میں افسر کي نسبت محرر کا کام بهت زیادہ موجود هی یعني جو کچهه کار و بار محرر کیا کرتا تها اُمیں اب بهي بهت سے هوتے هیں ‡ *

پرگنه کے بعد دوسرے درجه کي قسمت دس دس یا بیس بیس گانوں کي منو کي تقسیم کے بموجب هوتي تهي § جو نام کو اب بهي باقي هی اور اختتام ان قسمتوں کي تقسیم کا مفرد گانوں پر هوتا هی || *

(ب) اس افسر کو دکهن اور هندوستان خاص کي وسط اور مغرب میں پٹیل اور بنگاله میں مانڈل اور اکثر اور مقاموں میں خصوصاً جهاں موروثي گانوں زمیندار هیں مقدم کهتے هیں *

---

† ان کو خاص دکهن میں اور اور بهي جنوبي هندوستان میں جهاں اراضي کي تقسیم بالکل منو کے مجموعه کے موافق هی سرویس مکهه کهتے هیں اُنکے ضلعوں کو سرکار یا پرنت کهتے هیں اور یهه ضلعے بدستور بنی رهتے هیں گو اُنپر وہ عهدہ یا عهدہدار کچهه بهي نرهے اُنکے حساب کتاب کے کاغذات جو موروثي طریق پر چلے آتے هیں سرویس پانڈیے مشهور هیں

‡ پرگنه کا افسر دس مکهه یا دِسي کے نام سے اور محرر دس پانڈیے کے نام سے دکهن میں مشهور تهے مگر شمالي هندوستان میں یهه دونوں چودهري اور قانونگو کهلاتے هیں

§ ان قسمتوں کے نام نائکواڑي اور ترف وغیرہ هوتے تهے

|| ان قسمتوں اور افسروں کے حالات معلوم کرنے کے واسطے مالکوم صاحب کي تاریخ مالوہ کي جلد ۲ صفحه ۴ اور استرلنگ صاحب کا بیان اوڑیسه مندرجه تحقیقات ایشیا جلد ۱۵ صفحه ۲۲۶ اور دکهن اور دکهن کے قرب و جوار کے کمشنر کي رپورٹ کے انتخاب کي جلد ۴ صفحه ۱۶۱ کو دیکهو

قوم سوکا کوئي سکہ نہیں ملا مگر قیاس چاھتا ھی کہ قوم یوچي نے جو ایران سے
آئي تھي پارتھیا والوں کي پیروي کي ھو اور اپنے آپ سے پہلے گذرے ھوئے یونانیوں کے
سکوں کي نقل کي ھو ھندوستان کے ستھیا والوں کے طریق کو گو وہ کوئي کیوں نہوں
ھندوؤں کے بعض راجاؤں کے خاندان نے اختیار کیا تھا کیونکہ ھندوؤں کے سکہ ایسے
پائے جاتے ھیں جنکو ھندوستان کے ستھیا والوں کے سکوں سے وھي مشابہت ھی جو
ستھیا والوں کے سکوں کو یونانیوں کے سکوں کے ساتھہ ھی *

ھمکو یہہ خیال نہیں کرنا چاھیئے کہ بیکٹریا کي سلطنت میں ایسے لوگ کثرت
سے تھے جو بطور ایک بڑي بستي بسانے والوں کے یونان سے آئے ھوں جیسے کہ یونان
سے جاکر ایشیا کے مغرب میں اور اٹلي کے جنوب میں آباد ھوئے سکندر کي فوج میں
پہلے دنوں میں بہت سے وحشي قواعد جاننے والے اور نجاننے والے بھرتي تھے ان
لوگوں نے یونان کے اصل دارالسلطنت کیطرف مراجعت کرنیکي خواھش نہ کي
تھي بلکہ اصل یونانیوں اور مقدونیہ والوں نے جیسا کہ ھمکو معلوم ھی اپنے وطن
واپس چلنے کے واسطے اضطرار اور اصرار کیا ھوگا *

اس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ھی کہ جن لوگوں کو وہ چھوڑ گیا اُنمیں تھوڑے
یوناني اور اھل مقدونیہ ھونگے اور سکندر نے اپنے اُن سپاھیوں کو جنکو ایران
میں سکونت اختیار کرلے نے کے سبب سے عورتوں کي ضرورت ھوئي ایراني بي‌بیاں
لینے پر جو امادہ کیا تو اس سے ظاھر ھوتا ھی کہ بیکٹریا والوں کي دوسري نسل
بجاے اصل یوناني ھونے کے زیادہ تر ایراني ھوگي اور جس زمانہ میں سلیوکس کے
خاندان کو بڑي عظمت اور ترقي حاصل ھوئي اُسمیں اور بڑے حوصلہ والے اصل یوناني
آئے ھونگے مگر پارتھیا والوں کي سلطنت قایم ھو جانے کے بعد بیکٹریا میں یونانیوں
کي آمد و شد مسدود ھوگئي ھوگي بیکٹریا کي سلطنت کے پچھلے زمانہ کا حال جو
یوناني مورخوں نے کچھہ بھي نہیں لکھا اُسکا بڑا سبب یہي معلوم ھوتا ھی اخیر
زمانہ میں جو سکہ کي ھیئت خراب ھوگئي اُسکے بگڑجانے اور اُنکي جنوبي سلطنت
کے گم ھو جانے کے بعد اُنکا نام نشان باقي نرھنے کا باعث بھي یہي واقعات مذکورہ
معلوم ھوتے ھیں *

پانچواں تتمہ

ھندوؤں کے انتظام محاصل کے بعض مقاموں کي شرح اس پانچویں تتمہ میں ھی

(۱) ھزار ھزار گانوں کے حاکموں کي علامتیں مختلف ملکوں میں پائي
جاتي ھیں جہاں خاص خاص خاندانوں کا خطاب ھی اور کسیقدر مشاھرہ بھي اُنکو

يهه يادگارين بڑے بڑے ٹهوس كليد اُس قسم كے هيں جو بدة مذهب والوں كي پرستش گاهوں ميں عموماً پائي جاتي هيں اور اُنميں سے هر ايک ميں كسي نه كسي بزرگ شخص كا كچهه نه كچهه تبرک هی ان گنبدوں ميں بجز هر مويس كے سكوں كے اور كسي يوناني بادشاة كے سكے نهيں ملتے هيں مگر اور دور دراز ملكوں كے البته هيں اُنميں سے سب سے قديم دوسري ٹريمورٹ (يعني تين آدميوں كي كونسل) كا سكه هی † يهه سكه سنه ۴۳ قبل مسيح ميں جاري هوا هوگا مگر هندوستان كي سرحدوں تک يوناني سلطنت كي بربادي سے كچهه پهلے بآساني آگيا هوگا جسكي بربادي پر سبكا اتفاق هی كه سنه مسيح كے شروع هونے كے قريب وة برباد هوچكي تهي *

ان واقعات سے ڈي گگنيز صاحب كے خيالوں كے جو اُنهوں نے چيني مورخوں كي كتابوں سے قايم كيئے هيں تائيد هوتي هی وة خيال كرتے هيں كه بيكٹريا ميں يوناني قوموں كو تاتار كي سو قوم نے جو ٹرينزساكزيانه كے شمال سے آئے سنه ۱۲۶ قبل مسيح ميں خارج كرديا اور هندوستان ميں كي يوناني سلطنت كو قوم يوچي نے جو ايران سے آئے تهے سنه ۲۶ قبل مسيح عليه‌السلام ميں ته و بالا كرديا اور يهه قوم درياے اٹک كے پاس پاس دور تک پهيل گئے تهے ‡ *

---

† واضح هو كه قديم شاهنشاهي روم ميں جسميں اٹلي اور اِسپين اور فرانس اور انگلستان اور مصر اور شام اور ٹركي شامل تهے جسكا دارالسلطنت اول مي شهر روم واقع ملک اٹلي تها اور بعد كو قسطنطنيه هوگيا جمهوري سلطنت تهي جبكه جوليس قيصر نے جو پريسيڈنٹ تها بادشاة خود مختار هونا چاها اور سلطنت شخصيه كردينے كا ارادة كيا تو سنٹ يعني مجلس كے دونامي ميمبرون كيئس بروٹس نے بمشورة اوروں كے عين دربار ميں اسكو قتل كيا تو اُسكا انتقام لينے كے واسطے اُسكے همشيرة زادة اغسطس قيصر نے اپني دو نائيبوں اينٹوني اور آک ٹيپيئس سے سازش كي اور تينوں نے تمام سلطنت كو آپسميں تقسيم كرليا اور جوليس كے قاتلوں كو قتل كرڈالا ان تينوں كے متفق گروة كو ٹريمورٹ كهتے هيں اُسسے پهلے يعني ٹريمورٹ وة تهي جسميں جوليس قيصر اور پوم پے اور كريسس تهے اغسطس كي ٹريمورٹ ميں بهي آخركار اتفاق نرها اغسطس قيصر نے اپنے اُن دونوں نائيبوں كو مغلوب كركے سنه ۳۰ قبل مسيح ميں سلطنت شخصيه اپني قايم كرلي (مترجم).

‡ ڈي گگنيز صاحب نے بيكٹريانه پر تاتاريوں كے قبضه هونے كا اسطرح بيان كيا هی كه سو قوم فرغانه سے جو درياے جيكسرٹيز پر واقع هی آئي اور ايک ايسے تربيت يافته قوم كو جسكے سكه پر ايک جانب ميں انسان كا چهرة اور دوسري جانب هر سواروں كي تصوير تهي فتح كرليا چنانچهه يوكريٹائيڈس اول اور ثاني كے سكوں كي ايک طرف اُنكا چهرة اور دوسرے طرف كيسٹر اور پالكس گهوڑوں پر سوار بنے هوئے

اِس ملک کي سلطنت کے زمانوں کا سلسلہ پورا هونے کے لیئے ابهي اور بهي سکہ باقي هیں مگر وہ ساسانیہ والوں سے متعلق معلوم هوتے هیں جنکا ایران پر مسلمانوں کے حملہ تک قبضہ تها *

ایک اور قسم کے سکہ بهي هیں جنکي اکثر باتیں دونوں یوکریٹائیڈس کے سکوں سے مشابہہ هیں غالباً یہہ سلسلہ بهي سوٹر خطاب والوں کے سکوں کے زمانہ میں جاري تها مگر اِس خاندان کے بعد بهي باقي رها هی اِن سکوں میں جو بادشاهوں کے نام هیں وہ اکثر لفظ مایک (یعني قتم) سے مشتق هیں اسبات سے اور اَور بهي مشابهت کي باتوں سے اُنکو ایک هي خاندان سے متعلق سمجها جاتا هی *

ایک اور قسم کے سکہ دو بادشاهوں کے هیں جنمیں سے ایک اگاتهوکلیز اور دوسرا پنتالین هی اِن سکوں کو بیکٹریا والے تمام یوناني سکوں کے اخیرکے سکہ سمجها جاتا هی مگر اِن میں خاص صفتیں بیان کرنے کے قابل یہہ هیں کہ اُنکے اُس جانب میں جس طرف کہ اور سکوں میں وحشي زبان کے حرف هیں وہ حرف نقش کیئے هوئے هیں جیسے هندوستان کے غاروں میں اور گول ستونوں پر کتبہ کندہ هیں ایسے حروف هیں جو داهیں جانب سے بائیں جانب کو لکهے جاتے هیں جن حالتوں میں یہہ سکہ دستیاب هوئے اُنسے کئي باتیں قایم هوسکتي هیں چنانچہ میناندر کے سکہ کابل غرب و جوار اور پیشاور میں بهي کثرت سے موجود هیں اور ایک سکہ اُسکا اِسقدر شرق کیطرف جاکر ملا هی جهاں جمنا کے کنارہ پر متهرا هی اِس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا هي کہ دارالسلطنت میناندر کا کابل هوگا اور اِسي قیاس پر دارالحکومت اِس خاندان کي قائم هوسکیگي یہہ معلوم نهیں کہ ناریک بادشاهوں کے دارالسلطنت کي کچهہ پتا نشان کهیں هی یا نهیں پروفیسر ولسن صاحب خیال کرتے هیں اگاتهوکلیز اور پنتالین کي سلطنت چترال کے قریب کے پهاڑوں میں تهي اور یہہ ملک جو پراپا مائیسس کے هندوستانیوں کا تها اِس لیئے اُن سکوں پر هندوستاني حرف نقش هوئے هیں اور جس حالت میں کہ ستهیا والوں کے سکہ پائے گئے هیں وہ قابل معلوم کرنے کے هی اور اور حالات بهي ایسے هیں جنسے توقع هی کہ افغانستان کي قدیم کو بڑي وضاحت هووے هرمویس کے علاوہ بیکٹریا والے تمام بادشاهوں کے سکہ بازاروں میں بقیمت ملجاتے هیں یا پورانے شهروں کے کهنڈروں کي زمین میں تلاش کرنے سے نکل آتے هیں لیکن ستهیا والوں کے سکہ نهایت کم اور بڑے خطہ کے مسلسل یادگاروں میں ملتي هیں جو کابل کے شمال سے مشرق کي تمام اُس زمین میں جسمیں کابل کے دریا کي دهار بہا رهتي هی اور پنجاب کي خطہ کے ایدهر اودهر تک پهیلا هوا هی *

وحشي زبان کے حروف جو سکوں میں هیں وہ بخوبي نہیں سمجھے گئے او
بہت سي بحث اور مباحثوں کا باعث هوئے - هیں اسمیں شک نہیں کہ اُن حرفوں
کي تحریر دائیں جانب سے بائیں جانب کو هی اور یہہ طریقہ تحریر کا همارے علم
و آگاهي کے بموجب اُن زبانوں سے مخصوص هی جو عربي زبان سے رشتہ رکھتي هیں
یہہ خیال میں آسکتا هی کہ وہ زبان اُسي ملک کي خاص زبان یعني فارسي هوگي
غرض کہ ان سب قرینوں سے معلوم هوتا هی کہ وہ زبان پہلوي هی جو ان سکوں پ
هی جن لوگوں نے اِس معاملہ پر تحریریں کي هیں اُنمیں سے بعضے اِس راے کي
تائید کرتے هیں اور پروفیسر ولسن صاحب نے کوئي اپني راے تو قائم نہیں کي مگ
اِس معاملہ میں جو رائیں لوگوں نے دي هیں اُنکي چھان بین بخوبي کرکے نتیج
پر شبہہ کیا هی اور بعضے آدمي یہہ خیال کرکے کہ ان سکوں میں ایسي زبان ک
حرف هیں جو شنسکرت سے علاقہ رکھتي هی وہ سمجھتے هیں کہ یہہ حرو
زبان ژند کے هیں یا کسي اور هندوستاني زبان کے هیں *

اِس سلسلہ کے سکوں میں جنپر اول توجہہ هوني چاهیئے مینانڈر کے سکہ ه
اِن سکوں میں جو سوٹر کا خطاب نقش کیا هوا ملتا هی جسکو یوکریٹائیڈس ک
اور ثاني نے اختیار کیا تھا اور اُن سکوں کے پشتہ پر کے نقش و نگار بالکل وهي هی
جو انہیں بادشاهوں کے سکوں سے مخصوص هیں تو اس سے یہہ نتیجہ حاصل ه
هی کہ جس بادشاہ نے اُن سکوں کو چلایا وہ انہیں بادشاهوں کے خاندان میں
هوگا یہي دلیل اِپالوڈوٹس کے سکوں پر حجت هوسکتي هی جو شاید مینانڈر کا ج
تھا دو اور بادشاهوں ڈایومیڈیز اور هرمیس کا بھي یہي خطاب هی اور وہ ب
اِسي خاندان سے متعلق هوسکتے هیں هرمیس کے سکہ جو پدنما هیں اُنس
ثابت هوتا هی کہ یہہ بادشاہ اِس سلسلہ کے آخر میں هوا اور اِسي کے سکوں سے دوس
قسم کے سکوں کا نمونہ قائم هوتا هی جس سے صاف ظاهر هی کہ اِسکے عہد کے
وہ نئے سکے جاري هوئے *

یہہ سکہ نہایت بیڈھنگے اور بد اسلوب هیں اور اُنپر جو عبارت نقش کي هوئي
وہ ایسي بوالعجي هی کہ پڑھي نہیں جاتي اور بادشاهوں کے نام بھي وحشیانہ اور
هیں مثل کڈ فیسیز اور کانرکیز وغیرہ بڑي قرین قیاس دلیلوں سے اِن ناموں کو
والوں کے نام سمجھا گیا هی جنھوں نے بیکٹریا والي یونانیوں کي جنوبي سلطنت
غالباً سنہ عیسوي کے شروع هونے کے قریب فتح کرلیا هوگا *

اور سکہ بھي اخیر سلسلہ کے سکوں سے مشابہہ پائے گئے هیں مگر اُنکو ...
والوں کي نسبت پارتھیا والوں سے زیادہ تعلق معلوم هوتا هی *

وہ یقیناً خراسان ھوگا لیکن ھندوستان میں بیکٹریا والوں کو فایدہ درجہ کی فتوحات حاصل ھونے سے غالب ھی کہ خراسان کا کسیقدر حصہ اُنکے قبضہ سے نکل گیا ھوگا † *

جو کچھہ حالات بیان ھوچکے یہہ یونانی مورخوں سے لیئے گئے ھیں اور اُنکا استحکام اور زیادہ حالات سے آگاھی پورانے سکوں کے ذریعہ سے ھوئی چنانچہ اُنکے ذریعہ سے یونانی آٹھہ بادشاھوں کے بجاے جنکا ذکر ھوا اٹھارہ بادشاہ دریافت ھوگئے اور اور قوموں کے بادشاھی خاندانوں کا حال جو یونانیوں کے تسلط کے معدوم ھوجانے کے بعد آگے پیچھے ھوئے سکوں ھی کے وسیلہ سے معلوم ھوا ھی *

سکوں کے وسیلہ سے آگاھی حاصل کرنے کے مضمون پر لوگوں کے پہلے پہل اُن سکوں کے سبب سے جو کرنل ٹاڈ صاحب نے بہم پہونچائے اور اُس دلچسپ …ی وجہہ سے جو اُنھوں نے اُن سکوں پر لکھی اور تحقیقات رایل ایشیا تک سُسیٹی کی جلد اول میں چھاپی توجہہ مائل ھوئی اور اسکا تمام یورپ میں خوب …ا ھوا اور ھندوستان میں پروفیسر ولسن صاحب اور پرنسپ صاحب نے سکوں کے … سے بڑی چھان بین کی *

پروفیسر ولسن صاحب نے یونانی بادشاھوں کے سکوں کا حال چھاپا ھی اور …الامکان اُنکی ترتیب کی ھی لیکن ان سکوں میں نہ سنہ کا نقش ھی نہ …ضرب کا نشان ھی اِس لیئے خواہ مخواہ اُنکی ترتیب ناقص ھی جن بادشاھوں کا … ھوچکا اُنکے سکے یوکریٹائیڈس اول تک مشرقی کوہ قاف کے شمال میں پائے جاتے … اُنکے ایک جانب کی صورتیں یا عبارتیں اور دوسری جانب کے کام بالکل خاص …ی ھیں یوکریٹائیڈس ثانی سے آگے کوئی اُس ملک میں نہیں پایا جاتا مشرقی …قاف کے جنوب کیجانب میں جو سکے ملتے ھیں وہ اور طرز کے اکثر چوکونہ ھیں …یہہ صورت کسی یونانی سکہ کی خواہ وہ یورپ کا ھو خواہ وہ ایشیا کا نہیں پائی … اِن سکوں پر دو قسم کے حرف ایک طرف یونانی اور دوسری طرف کسی وحشی … کے ھیں اور میناندر کی سلطنت سے کسی کسی سکہ پر ایک طرف ھاتھی اور … طرف کوھان دار بیل کی تصویریں ھیں یہہ دونوں جانور جو ھندوستان سے …یہہ رکھتے ھیں اِس سے معلوم ھوتا ھی کہ بیکٹریا والوں کی ھندوستان میں … تھی *

---

† یونانی مورخوں کے وسیلہ سے جو کچھہ حالات بیکٹریا کے معلوم ھوئے ھیں …ر صاحب کی تاریخ بیکٹریا میں مجتمع ھیں کلنٹن صاحب نے بھی اپنی کتاب … ۳ صفحہ ۳۱۵ کے حاشیہ میں بیکٹریا کے یونانیوں کے حالات بہت صاف اور …ر لکھے ھیں *

اور خاص بیکٹریا ستهیا والوں نے لیلیا † اور اُسکے قبضه میں بجز مشرقی کرا قل کے جنوبی ملک کے اور کچهه باقی نرها میناندر اور اپالوڈوٹس کی سلطنتوں کا زمانه اور وه تعلق جو یوکریٹائیڈس کے ساتهه اُنکو رها یونانیوں کے بیان سے دریافت نهیں هوتا میناندر نے هندوستان کے شمال و مغربی حصه میں به نسبت اور کسی یونانی بادشاه کے بهت دور تک فتوحات حاصل کیں اور جن مقاموں کو اُسنے فتح کیا وه اور بیکٹریا کی سلطنت کی وسعت اسٹریبو صاحب کی ایک بیان سے همکو معلوم هوتی هی ایک قدیم مورخ کے قول کے بموجب جو اسٹریبو صاحب نے اسی بیان میں نقل کیا هی که بیکٹریا والے ایریانه کے نهایت مشهور حصه پر قابض هوگئے اور سکندر سے بهت زیاده هندوستان کی قوموں کو مطیع کیا هندوستان کی مهموں میں بڑی کوشش میناندر نے کی چنانچه وه دریاے ستلج سے عبور کرکے دریاے اسامس تک پهونچگیا اُسی مورخ کا قول هی که اُسکے اور یوتهائیڈیمس کے بیٹے ڈیمٹریس کے عهد کے درمیان میں بیکٹریا والے صرف پٹالین هی پر قابض نهیں هوئے بلکه اُسکی دوسری حد کے اُس حصه پر جسمیں ثساری آسٹس اور سائی جرٹس کی سلطنتیں تهیں قابض اور دخیل هوگئے دریاے اسامس کا جو ابهی ذکر هوا هی اسکو بعضے تو دریاے جمنا خیال کرتے اور بعضے کوه همالیه جانتے هیں جسکو کبهی کبهی اماس کها گیا هی. اور بعضے ایک چهوٹے سے دریا آئیسا کو سمجهتے هیں جو مغرب کی طرف سے آکر گنگا میں گرتا هی اِنمیں سے کوئی صحیح مگر پنجاب کے مشرق میں کا کوئی تنگ ضلع مراد هی بیکٹریا والوں نے جنوب کیجانب جو فتوحات حاصل کیں اُنکا کچهه ذکر نهیں هوا هی اگر جنوب میں دهلی یا هستنا پور تک اُنکو دخل ملا هوتا تو اُس سے هندو مورخ بهی ضرور واقف هوتے اور جنوب و مغرب کیجانب میں اُنکو دریاے اٹک کے دهانے کے قریب اُس تک جهاں کئی دهاریں هوجانے سے زمین کا ایک خطه مثلث کی صورت کا بنگیا اُنکا تسلط هوا هوگا اور پٹالین کا نام جو ابهی بیان هوا هی وه ملک ٹاٹا کے (یا کرانچی بندر کے قریب هی) آس پاس کا ملک هوگا مگر هم کو یهه کسی نرح نهیں معلوم هوسکتا که پٹالین کے دوسرے کناره پر جو سلطنت سائی جرٹس کی وه ملک کچهه تها یا گجرات کا جزیره نما تها پریپلس کا مصنف بیان کرتا هی میناندر اور اپالو ڈوٹس کے سکه آجکل (یعنی جس زمانه میں پریپلس تصنیف هوئی) بڑوچ میں ملتے هیں اُس زمانه میں اُن سکوں کا دور دور کے ملکوں میں چلن نهونے کے سبب سے معلوم هوتا هی که اُنکے بعضے ضلعے بڑوچ سے بهت فاصله نهونگے مغرب میں جو نهایت مشهور حصه ایریانه کا اُنکے قبضه میں بیان کیا گیا

† کلنٹن صاحب کے بیان کے بموجب قریب سنه ۱۳۰ قبل مسیح کے اور ٹی گ صاحب کے قول کے بموجب سنه ۱۲۵ قبل مسیح میں یهه واقعات گذری

زمانۂ حال کي تحقیقات سے واضح ہوا ھی کہ اُس ملک میں اور ہندوستان میں بہت سا تعلق رہا ھی اور ممکن ھی کہ ان تحقیقوں سے ایسے تعلق بھي جو اب تک بخوبي دریافت نہیں ہوئے ظاہر ہو جاویں مگر یہہ تحقیقیں اب بھي قدیم زمانہ کے حالات کے چھان بین کرنے والوں کي توجہہ کے محتاج ھیں جو باتیں اب تک تحقیق ہوچکي ھیں اُنکو ھي اس مقام پر مختصر بیان کرنا مناسب ھی *

سکندر نے جب ہندوستان سے مراجعت کي تو اپني تھوڑي سي فوج بیکٹریا میں چھوڑ دي *

سکندر کي سلطنت کي تقسیم کے پہلے جھگڑے کے بعد صوبہ بیکٹریا سلیوکس والے کے حصہ میں سنہ ۳۱۲ قبل مسیح میں آیا سلیوکس نے بذات خود اپنے سرکش یوں کے مطیع کرنے کے لیئے کوچ کیا اور اُنسے نبٹ کر ہندوستان میں آیا اور راکتس سے عہدنامہ کیا صوبہ بیکٹریا سنہ ۲۵۰ قبل مسیح تک جبکہ ملکي گڑوں اور پارتھیا والوں کي لڑائیوں سے بیکٹریا کے حاکم کو بھي خود سر ہوجاتے ترغیب ہوئي سلیوکس کي اولاد کے قبضہ میں رہا بیکٹریا میں اول خود مختار شاہ تھیوڈوٹس ہوا اور اُسکے بعد اُسکا بیٹا اُسیکا ہم نام یعني تھیوڈوٹس ثاني نشین ہوا جسکو یوتھائیڈیمس میگنیزیا واقع ایشیا مائنر کے رہنے والے نے تخت ے اوتار دیا اس عرصہ میں سلیوکس کے خاندان نے اپني قوت اور جمعیت کو فراہم قوي کرلیا چنانچہ اُنمیں سے اینٹي اوکس اعظم نے اپنے برگشتہ مشرقي ملک کو پھر قبضہ لانے کا ارادہ کرکے لشکر کشي کي چنانچہ یوتھائیڈیمس کو شکست دیکر مطیع کرلیا اُس سے عہد و پیمان کرکے اُسکي سلطنت اُسي کے قبضہ میں رہنے دي یہہ بات نہیں ھی کہ یوتھائیڈیمس نے مشرقي کوہ قاف کے جنوبي حصہ پر لشکر کشي ہو مگر اُسکي بیٹي ڈیمٹریئس نے اراکوسیا اور ایران کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ پایا ہندوستان میں بھي فتوحات حاصل کیں چنانچہ صرف سندہ ھي پر قابض ٹھہرا اُس سے بھي کچھہ آگے تک دخل کرلیا مگر معلوم ایسا ہوتا ھی کہ اُسکو یٹیڈس بیکٹریا سے خارج کرکے بادشاہ بن بیٹھا یوتھائیڈیمس کي وفات کے بعد ٹیڈس نے اس اپنے رقیب کے اختیار و تسلط سے اپنا ملک نکالنا چاہا مگر کامیاب بلکہ برعکس اپني مراد کے ہندوستان کے فتوحات کو بھي جو یوکریٹائیڈس کي کوشش سے حاصل ہوئي تھیں کھو بیٹھا *

یوکریٹائیڈس کے عہد میں بیکٹریا کي سلطنت کمال ترقي پر تھي اس بادشاہ کو عین اقبالمندي کے زمانہ میں اُسکي بیٹے یوکریٹائیڈس ثاني نے قتل کرڈالا ھلوکش بادشاہ کي سلطنت کا کسیقدر مغربي حصہ پارتھیا والوں نے چھین لیا

مصوروں سے ایسی هی که هندوستان سے جو سیاح دریاے نیل پر کے قوموں کي تصویروں کو جاکر دیکھے تو اُسکو بڑي حیرت هوگي *

یونانیوں کا هندوؤں کي خصلت کو اچها سمجهنا

هندوؤں کو سانولا اور بلند قد خوبصورت دبلا پتلا اور چست و چالاک بیان کیا هی † اور اُنکي بهادري کو لڑائي میں ایشیا کي باقي قوموں سے بارها برتر اور ممتاز لکها هی ‡ اور اُنکو سنجیدہ طبیعت اور معتدل مزاج اور بےشر اور اچهے سپاهي اور اچهے کسان § اور سادگي اور صداقت کلام میں مشهور اور ایسے حق پسند که عدالت تک نوبت نالش کي نه پهونچاتے تهے اور ایسے دیانتدار که لوگ اپنے مکانوں میں قفل تک نه ڈالتے تهے اور نه اپنے عهد ‖ و پیمان کے پختگي کے واسطے باهم تحریر کرتے تهے بیان کیا هی علاوہ اسکے کها گیا هی که کوئي ایسا هندوستاني دیکهنے اور سننے میں نهیں آیا جو جهوٹ بولتا هو * مگر خود هندوؤں کي قدیم تحریروں سے معلوم هوتا هی که یونانیوں نے جو یهه بات بیان کي که وہ باهم ایک دوسرے کا اعتبار کرتے تهے غلط هی اور اُن کي راستگوئي کے بیان کو بهي بے کهٹکے جهوٹ سمجهنا چاهیئے مگر باوجود اسکے یونانیوں کا بیان بهت کار آمد هی اسلیئے که اُس سے یه بات ظاهر هوتي هی که هندوؤں کے جن اوصاف کا مقدونیه والوں پر بڑا اثر هوا تها کیا تها اور اُس زمانه سے اُنکي خصلت میں بالکل تبدیلي آگئي هی چنانچه اب غیر ملکوں کے لوگ هندوستانیوں کي نالشوں کي کثرت اور جهوٹ و فریب سے حیران هو رهے هیں یونانیوں کے بیان اُسي حالت میں غلط هوتے هیں جب که وہ اُن عیبوں کے نهونے پر مبالغه کرتے هیں *

چوتها تتمه

بیکٹریا کے یوناني سلطنت کے بیان میں

اگلے وقتوں کے اُن یونانیوں کے حالات جنکو هندوستان سے تعلق تها بیکٹریا کي سلطنت کا جو کچهه حال همکو پهلے معلوم تها وہ هندوستان سے ایسا کم متعلق تها که هندوستان کي تاریخ میں اُسکا ذکر کرنا کچهه غیر مناسب هی

---

† آیرین صاحب کي تاریخ هندوستان باب ۱۷
‡ آیرین صاحب کي تاریخ مهمات سکندر جلد ۵ باب ۴
§ ایضا جلد ۵ باب ۲۵
‖ استریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۴۸۸ مطبوعه ۱۵۸۷ع
* آیرین صاحب کي تاریخ هندوستان باب ۱۲

نہوتا تھا جس سے ثابت ہو کہ لوگ اُسکے غلام ھیں جنکا رواج مسلمانوں سے ھي شروع ہوا ھی ہندو بوقت حاضري † دربار کے راجاؤں کے حق میں دعا کرتے تھے لیکن ایرانیوں کي طرح قدموں پر نہیں گرتے تھے ‡ *

ایریئن نے ہندوؤں کي جو پوشاک بیان کي ھی وہ دو چادروں سے مرتب ہوتي ھی جسکو اب بھي بنگال کے لوگ اور مذھب کے پختہ برھمن ہر جگہہ کے پہنتے ھیں لو آج کل کے رواج کي موافق کانوں میں بالیاں اور پانوں میں ٹاٹ باني جوتیاں پہنتے تھے اور کپڑے اُنکے عموماً سفید اور سوتي ہوتے تھے مگر اکثر مختلف شوخ رنگ کے کپڑے اور طرح طرح کي پھولدار چھینٹیں بھي پہنتے تھے اور سونے کا زیور اور جواھرات بھي مستعمل تھے اگرچہ وہ اکثر باتوں میں کفایت شعار § تھے مگر پوشاک میں بہت سا روپیہ صرف کرتے تھے اور ذي مقدور آدمي مثل اس زمانہ کے چھتر لگاتے تھے *

ہندو اپني ڈاڑھیوں کو آج کل کے رواج کے موافق حنا اور نیل سے رنگتے تھے اور خضاب بنانے یا لگانے میں غلطیاں ہوجانے کے باعث سے اُنکي ڈاڑھیاں کبھي سبز کبھي سرخ کبھي نیلي ہو جاتي تھیں جیسا کہ اب بھي ہو جاتا ھی مگر اس زمانہ میں بجز سیاہ خضاب اور کبھي سرخ خضاب کے اور کوئي خضاب نہیں لگاتے ھیں اور کھانا علحدہ علحدہ کھاتے پکاتے تھے چنانچہ یہہ کج خلقي اُن میں اب بھي موجود ھی نشہ کرنے والي شراب بہت کم پیتے تھے اور جس شراب کو پیتے تھے وہ چانولوں سے بنتي تھي اور اُسکو اَرک کہتے ھیں *

ہندوؤں کي شکل و صورت وضعدار بیان کي گئي ھی اور شمال اور جنوب کے لوگوں کي صورت میں ہمیشہ امتیاز کیا گیا ھی جس سے ہمکو تعجب ہوتا ھی کہ مقدونیہ والوں کو ہندوؤں کے حالات سے بہت آگاھي حاصل نہیں ہوئي تھي کیونکہ شمالي ہندوؤں کو کالا اور اھل اِتھیوپیا سے بجز چپٹي ناک اور گھونگر والے بالوں کي مشابہت کے بالکل مختلف الشکل بیان کیا ھی اور شمالي ہندوؤں کو جنوب والوں سے زیادہ گورا مثل مصر والوں کي وضع کے لکھا ھی || یہہ مشابہت اُنکي

---

† یہہ بات قابل بیان کے ھی کہ ہندوؤں کے سانگوں میں کوئي نشان ایسا پایا جاتا کہ علاوہ راجہ کے جو اور لوگ سانگ میں داخل ہوتی تھی وہ اُس سے پیش آتے تھے اب بھي جن ہندو راجاؤں کے درباروں کو مسلمانوں سے کچھہ نہیں ہوا اُن میں راجاؤں کے آداب اور القاب کا برتاو سیدھا سادہ ہوتا ھی

‡ ایریئن کي تاریخ ہندوستان باب ۱۶

§ استرییو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۱ و ۴۸۸

|| ایریئن صاحب کي تاریخ ہندوستان باب ۲ اور استرییو صاحب کي تاریخ جلد صفحہ ۴۷۵ مطبوعہ سنہ ۱۵۸۷ع

بهي ایک عجیب کیفیت اور رونق هو جاتي تهي درخت اور پهول وغیرہ بنانے کي رسم کسیقدر سکندر کے پیچهے بهي جاري رهي اور شاید اب بهي بنگال میں جاري هو اور تهوڑا عرصہ گذرا کہ وهاں مصنوعي درخت اور ارایش کا شادیوں اور براتوں میں هونا ضروري سمجها جاتا تها † بیان کیا گیا هی کہ هندو اپنے مردوں کي یادگاري کرتے اور اُنکي تعریف میں راگ بناتے هیں غرض کہ هندو اپنے بزرگوں کا ادب اور تعظیم سب کچهہ کرتے هیں مگر یہہ عجیب رسم ابتک جاري هی کہ بہت روپیہ صرف کرکے قبریں نہیں بناتے هیں ‡ دریاؤں کے کناروں پر لکڑي کے مکان بنانے کي رسم جو ایرین صاحب نے بیان کي هی § اُس سے غالباً وہ طریقہ مراد هی جو اب بهي دریاے اٹک پر رایج هی کہ وهاں ایسي چوکیوں کے فرش هوتے هیں جو زمین سے بارہ بارہ یا پندرہ پندرہ فٹ بلند هوتي هیں اور دریاے ایراوتي پر بهي یہہ دستور هی کہ وهاں شهر رنگوں کے تمام مقام لکڑي کے هي بني هوئے هیں *

هندو لوگ شادیوں میں باهم روپیہ لیتے دیتے نہ تهے || یہہ قاعدہ منو کي هدایتوں اور زمانہ حال کے طریقہ سے مطابق هی ‡ *

عورتیں پاکدامن هوتي تهیں اور ستي هونیکا طریقہ پہلے سے جاري تها لیکن شاید اُسکي کثرت تتهي کیونکہ ایرسٹابولس اُسکو ایک عجیب رسم منجملہ اُن رسموں کے بیان کرتا هی جنکا حال اُسنے مقام ٹیکسلامیں * دریافت کیا هی کہ بیٹیوں کي شادي زور و هنر میں امتحان کرنے کے بعد سب میں غالب رهنے والے کے ساتهہ کرتے تهے جس کے باعث سے هندوؤں میں نظم ورزم کي بہت سے مضموں قایم هوئے اسي رسم کا حال †† ایرین نے بطور ایک معمولي رسم کے لکها هی اور بیان کیا گیا هی کہ هندو کے راجاؤں کے گرد پیش بہت سي سهیلیاں حاضر رهتي تهیں اور منو کے بیان کے بموجب راجاؤں کے پاس فقط اُنکي تنهائي کے کمروں میں هي نہیں رهتي تهیں بلکہ شکار میں بهي ساتهہ جایا کرتي تهیں اور راجہ اُنکو بہت احتیاط سے اسیطرح پردہ اور حجاب میں رکهتے تهے جسطرح کہ مسلمان رکهتے هیں اور مسلمانوں میں بهي یہہ رواج باقي هی مگر راجاؤں کي تعظیم و تکریم و اداب و خطاب ایسے لفظوں

† استربیو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۴
‡ ایرین کي تاریخ هندوستان باب ۱۰
§ ایضا
|| ایضا باب ۱۷
‡ صرف مگاستهینز اسکے برخلاف یہہ بیان کرتا هی کہ هندو ایک جوڑي بیل کي دیکر زوجہ حاصل کرتے تهے
* استربیو کي تاریخ جلد ۱۵
†† ایرین کي تاریخ هندوستان باب ۱۷

هی چنانچه شکر اور روئي اور مصالحه اور خوشبوؤں کا پیدا هونا بیان کیا هی اور کهیتوں کو تر رکهنے کیواسطے چهوٹي چهوٹي کیاریاں بناکر زمانه حال کي مانند آبپاشي کرتے تهے † رتهوں کو لڑائي میں گهوڑے کهینچتے تهے مگر کوچ کے وقت بیل اور بعض اوقات اونٹ بهي کهینچا کرتے تهے لیکن اِس زمانه میں بجز ریگستان کے اونٹوں سے باربرداري کا کام بهت کم لیا جاتا هی اور شان شوکت کے واسطے هاتهیوں کي رتهوں میں بهي سوار هوتے تهے مگر زمانه حال میں هاتهیوں کي رتهوں کا دو جگهه پر هونا سنا گیا هی *

هاتهیوں کے پکڑنے اور تربیت کرنے کا طریقه اور اُسکي تمام حکمتیں ‡ ایریئن [کے] بیان سے تهیک تهیک ایسے هي معلوم هوتي هیں جیسے که کتاب تحقیقات ایشیا میں اُنکا حال لکها هی § *

هندوؤں کي رنگتوں کي شوخي اور آب و تاب اور اُنکي مصنوعات اور غیر ملکوں [کي] چیزوں کي نقل میں کمال رکهنے کا بیان کیا گیا هی || *

تمام کاموں میں تانبے کے برتنوں کا استعمال ایسا هي عام تها جیسا که اب هی [...] پیتل کے برتنوں سے جنکا استعمال اب زیاده تر هی چٹکنے کے اندیشه سے پرهیز [...] جاتا تها ¶ استربیو صاحب نے شاهي سڑکوں کا ایک مقام میں اور دوسرے مقام [...] میل کے پتهروں کا * ذکر کیا هی *

استربیو صاحب نے هندوؤں کے تیوهاروں کي دهوم دهام اچهي طرح بیان کي چنانچه لکها هی که هاتهي سنهري اور روپهلي جهولوں اور هودوں سے آراسته اور سواریوں کے ساتهه جن میں چار چار گهوڑوں کے رتهه اور بیلوں کي گاڑیاں تهیں سب سے آگے چلتے تهے اور بهت اچهي اچهي فوجیں مقام معینه پر موجود تهیں اور ملمع کے گلدان اور اور بڑے بڑے برتن اور چوکیاں اور سنگاسن [...] اور آفتابے که وه سب زمرد اور فیروزه اور شب‌چراغ اور اور قیمتي جواهرات [...]مع هوتے تهے اُنسے بڑي شان و شوکت ظاهر هوتي تهي اور مختلف رنگوں اور [...] کے کام کي پوشاکوں سے تماشه کي خوبي زیاده هو جاتي تهي اور پالے هوئے شیر [...] بهي ان میلوں میں هوتے تهے علاوه اُنکے خوش آواز اور رنگ رنگ کے طرح دار مصنوعي درختوں پر جو بڑي بڑي گاڑیوں پر چلتے تهے بیٹهے هوئے هوتے تهے اُنسے

استربیو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۴۷۶ و ۴۷۷
ایریئن صاحب کي تاریخ هندوستان باب ۱۳
کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۳ صفحه ۲۲۹
استربیو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۴۹۳
استربیو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۴۷۴ مطبوعه سنه ۱۵۸۷ع
ایضا صفحه ۴۸۷

جسطرح سے کہ اُنہوں نے اور معاملات کي روايتوں کو اپني روايتوں سے منسوب کرليا هی † *

هندوؤں کے علم سے يوناني محض ناواقف رهے مگر اُنکي دانائي کا اُن کے دل پر بڑا اثر هوا اور هندوؤں کي حکمت کا کچهه تهوڑا سا حال جو اُنهوں نے بيان کيا هی وہ کچهه تهوڑي قدر و منزلت نہيں رکهتا مگاستهنيز بيان کرتا هی کہ هندوؤں اور يونانيوں کي حکمت کے اکثر مسائل ميں اتفاق پايا گيا هندو خيال کرتے تهے کہ دنيا کي ابتدا اور انتها هی اور زمين کي شکل گول هی اور جس خدا نے اُسکو بنايا اور اُسپر حاکم هی وہ اُسپر هرجگهه موجود هی علاوہ اربع عناصر کے ايک اور عنصر هی جس سے آسمان اور ستارہ بنے هيں اور يهہ عالم سب عالموں کا مرکز هی او وهي مورخ لکهتا هی کہ هندوؤں اور يونانيوں ميں روح کے مسئلہ اور اور مسئلوں ميں بهي اِتفاق هی اور اُنهوں نے افلاطون کي طرح روح کے فاني نهونے اور مرنے کے بعد هر ايک کو اپنے اعمال کي بموجب جزا حاصل هونے اور اِسي قسم کے اور لو مطالب کے باب ميں بهت سي کهانياں تصنيف کي هين ‡ *

قديم زمانہ کے اِن بيانوں سے ظاهر هی کہ اگر برهمنوں نے اپني حکمت يونانيو سے سيکهي تو سکندر کے زمانہ سے پہلے سيکهي هوگي اور ونسائي کريٹس نے جو گفتگو هندوؤں سے درباب حکمت کے کي وہ هم بيان کرچکے هيں وہ لکهتا هی ا هندوؤں نے يهہ بات دريافت کي کہ يوناني بهي کبهي اِس قسم کي گفتگوئيں کرتے هيں يا نہيں اِس سے يهہ صاف معلوم هوتا هی کہ هندو يونانيوں کے علوم اور مسا حکمت سے بالکل ناواقف تهے *

يونانيوں نے جو هندوؤں کے فن نغمہ کي نسبت کچهه نہيں لکها هی اُس يهہ نتيجہ نکل سکتا هی کہ ملک کے جس حصہ ميں اُنکا گذر هوا اُس ميں خ عمدہ معبد اور مندر نتهے جيسے کہ اب بهي نہيں هيں هندوؤں کے نغمہ و سرود جو بيان يونانيوں نے کيا هی وہ اُنکے حقميں اسيطرح برا هی جيسے کہ زم حال کے کسي اهل يوروپ کا بيان هوتا هی اِس ليئے کہ گو يهہ کہا گيا هی کہ ناچنے کا وہ شوق رکهتے تهے مگر ايک اور مقام ميں بيان کيا هی کہ اُنکے هاں ڈهولک اور مجيروں اور چنچ چهني کے اور کوئي باجا نهيں هی *

معلوم هوتا هی کہ اور فنوں کي حالت ايسے هي تهي جيسے کہ آجکل هی قسم کا غلہ دونوں فصلوں ميں تيار هوکر کٹتا تها وہ بهي زمانہ حال کے غلہ کي

---

† جو متهرا کي پرستش ميں هرکيوليس کا بيان يونانيوں نے کيا هی شايد سے سري کرشن جي کي پرستش مراد هو *

‡ استربيو صاحب کي تاريخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۰

کہتے هيں کہ هندو حرفوں سے نلواقف تھے اور بعضے برخلاف اسکے انکے تحرير کي خوبصورتي کي تعريف کرتے هيں † *

محاصل ملک کا اراضي اور تاجروں اور کاريگروں سے وصول هوتا تھا ‡ استريبو صاحب نے منو کي مانند محاصل اراضي کو کل پيداوار کا چوتھائي بيان کيا هی ليکن يهہ بھي صاف صاف کہا هی کہ تمام اراضي راجہ کي ملکيت سمجھي جاتي هی اور کاشتکاروں کو شرح مذکورہ بالا پر کاشت کيواسطے ديجاتي هی ‡ اور ايک اور مقام ميں اُنھوں نے يهہ بيان کيا هی کہ بعضے گانوں کے باشندے زمين کي کاشت مشترک کرتے هيں اور اس قاعدہ کا رواج اب بھي بہت هی محاصل کے اُس حصہ کا حال بھي استريبو صاحب نے قلمبند کيا هی جو کاريگر لوگ بعوض خراج کے سرکاري کام کرنے سے ادا کرتے تھے جيسا کہ منو نے بھي بيان کيا هی اور استريبو صاحب نے جو حالات بازاروں کے چودھريوں اور کھيتوں کي پيمايش اور آبپاشي کے ليئے پاني کي تقسيم اور ديہات کے پدھانوں کے اور اور کاموں کے جو تجارت اور سڑک اور ديگر امورات کي نگراني سے متعلق هيں مندرج کيئے هيں وہ پدھانوں کے حال کے کاموں سے بالکل مطابق هيں اور شہر کے چودھريوں کا جو حال لکھا هی اگرچہ صاف صاف نہيں لکھا مگر وہ آجکل کے چودھريوں کے کاموں سے بہت مشابہت رکھتا هی *

هندوؤں کے مذهب کا حال بہت کم بيان کيا هی استريبو صاحب نے بيان کيا هی کہ وہ جوپيٹس‌پلوريس يعني اندر ديوتا اور گنگا اور اور ديوتوں کي پرستش کرتے هيں اور بلدانوں ميں برهنہ سر رهتے هيں اور بلدان کو بجاے ذبح کرنے کے گھونٹ کر مارتے هيں اور يهہ حال برهمنوں کے بعضے اُن بلدانوں سے جسکا حال اچھي طرح روشن نہيں اور جنکے رواج کو زمانہ حال کي ايجاد سمجھا جاتا هی بہت مطابق هی *

کالبروک صاحب نے علاوہ يونانيوں کے اور کئي مورخوں کے بيانوں کو نقل کيا هی جنسے يهہ ظاهر هوتا هی کہ هندو سورج کو بھي پوجتے تھے *

يونانيوں نے بيکس اور هرکيولس کي پرستش پر کہ وہ هندوستان ميں مروج تھي بہت کچھہ لکھا هی مگر اُسکا سبب غالباً يهہ هی کہ هندوؤں کي روايتوں کو انہوں نے اپنے ديوتوں کي روايتوں سے خواہ مخواہ اُسيطرح سے مطابق کرليا هی

---

* استريبو صاحب کي تاريخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۳ مطبوعہ سنہ ۱۵۸۷ ع
† ايريئن صاحب کي تاريخ هندوستان صفحہ ۱۱
‡ استريبو صاحب کي تاريخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۴ مطبوعہ سنہ ۱۵۸۷ ع
§ کتاب تحقيقات ايشيا جلد ۹ صفحہ ۲۹۸

جن فوجوں سے یونانیوں کو هندوستان میں مقابلہ پیش آیا اُنکي بہادري کو اور سب قوموں کي بہادري سے جنسے اُنکو ایشیا میں لڑنا پڑا تھا برتر بیان کیا هی اور جسقدر فوج کا مارا جانا هندوستان کي لڑائیوں میں لکھا هی اگرچہ مقدار اُسکي بہت قلیل هی مگر اُن لڑائیوں کي نسبت جو دارا سے هوئیں بہت زیادہ هی اور اُس زمانہ میں بھي هندوؤں کے سب هتیار بجز توپ اور بندوق کے زمانہ حال کے هتیاروں کي مانند تھے هندوستان کي اُس خاص کمان کا ذکر جسکا استعمال اب صرف پہاڑي ملکوں میں هوتا هی اور اُسکے چلہ کو پاؤں سے کھینچکر چھہ فت سے زیادہ لنبا تیر مارتے هیں ایریئن صاحب نے بیان کیا هی اور لنبي تلواروں اور لوهے کے نیزوں کا ذکر بھي کیا هی جن کا اب بھي کبھي کبھي استعمال هوتا هی اُس زمانہ میں بھي هندو گھوڑے کي سواري کے فن میں مشہور تھے اور گھوڑے کي لگامیں بہت تیز رکھتے تھے *

سکندر کے زمانہ کے چال چلن سے زمانہ حال کے طور طریقوں کا مشابہہ هونا

هندوستان کے راجہ جو پیشکشیں دیتے تھے اُن سے اُنکي دولت مندي ظاهر هوتي تھي اور جس جس ملک میں یوناني گذرے اُن سب کے بیانوں سے یہہ ظاهر هوتا هی کہ ملک خوب آباد تھا اور لوگوں کو نہایت اقبالمندي اور دولت حاصل تھي *

اپیالوڈورس مورخ بیان کرتا هی کہ دریاے جھیلم اور دریاے ستلج کے درمیان میں پندرہ سو ایسے شہر آباد تھے جنمیں سے کوئي شہر کاس سے کم نتھا اِس سے یہہ سمجھا جاتا هی کہ گو اِسمیں کیسا هي مبالغہ هو لیکن ملک کي حالت بہت ترقي اور آبادي پر تھي شہر پالي‌باتھرا کا طول آتھہ میل تھا اور عرض ڈیڑہ میل کا فصیل اسکي بلند تھي جنمیں پانسو ستر برج اور چونسٹھہ دروازے تھے *

بہت سے تجارت کے شہروں اور بندر گاهوں کے بیان سے جنکا حال کتاب پریپلس کے مصنف نے یونانیوں کے بعد لکھا کہ اُنمیں غیر ملک کي تجارت جاري تھي یہ ظاهر هوتا هی کہ هندوستاني ایسے کام یعني تجارت میں بخوبي دسترس رکھتے تھے جس سے اور سب کاموں کي نسبت ایک قوم کي ترقي یافتہ حالت زیادہ ثابت هوتي هی *

پولیس کے انتظام کو عمدہ بیان کیا هی مگا ستھینیز بیان کرتا هی کہ سندروکٹس کے لشکر میں جسکا تخمینہ اُسنے چار لاکھہ آدمي بیان کیا هی جسقدر روپیہ چوري جاتا تھا اُسکا اوسط في یوم تیس روپیہ سے زیادہ نہیں هوتا تھا *

معلوم هوتا هی کہ داد رسي راجہ اور اُسکے پنچوں کے ذریعہ سے هوتي تھي جو چند قوانین کا حال یونانیوں نے بیان کیا هی وہ منو کے قانونوں کي مانند هیں مگر اِس امر میں یونانیوں کو صحیح صحیح آگاهي حاصل نہیں هوئي کہ اِنکے قانون کي کتابیں هیں اُنکو یقین تھا کہ هندوؤں کے قانون قلمبند نتھے اور بعضے یہہ بھي

ایرینُن صاحب کے بیان کي جو حتی‌المقدور غایت هوسکتي هی وه اسقدر هی که جن فوجوں کو اُنهوں نے راجه پورس کے مستقل فوج بیان کیا هی اور اُسمیں ایسی شریر گنوار شامل هونگي جنکو ضرورت کے وقت ایسے راجه میدان جنگ میں جمع کرلاتے هیں لیکن پلیني مورخ نے جسقدر تعداد اُسکي فوج کي بیان کي هی وه کسي قیاس سے صحیح نهیں معلوم هوتي قدیم راجاؤں کي فوج کي تقسیم چار حصوں یعني سواروں اور پیادوں اور رتهوں اور هاتهیوں پر ایسے هي تهي جیسي که منو کے زمانه میں تهي مگر اسٹریبو صاحب تقسیم فوج کي چهه حصوں پر کرتے هیں چنانچه وه کمسریٹ اور بحري فوج کے محکمه کو زیاده بیان کرتے هیں تمام سپاه چهتریوں سے مرتب هوتي تهي سپاهي لڑائي اور امن کے زمانه میں همیشه تنخواه پاتے تهے اور ایسے کاموں کے انجام کیواسطے جو سپاهي کے لایق نهوں اُن سپاهیوں کے خدمتگار مقرر هوتے تهے سپاه کو گهوڑے اور هتیار سرکار سے ملتے تهے مگر یهه انتظام زمانه حال کے رواج کے خلاف تها اِس بات کو مکرر سه کرر بیان کیا هی که سپاه ملک کو کبهي لڑائي کے وقت میں هرگز خراب و تباه نهیں کرتي تهي اور جبکه مخالف فوجیں لڑا کرتي تهیں تب کسان لوگ بے کهٹکے اپنے کام میں مشغول رهتے تهے اگرچه یهه امر ظاهرا ایک مبالغه معلوم هوتا هی لیکن منو نے جو قانین جنگ هنود تحریر کیئے هیں اُنهیں میں سے غالباً یهه قانون بهي هو کیونکه قانونوں کا اثر یونانیوں کي طبیعت پر اِس سبب سے بهت هوا هوگا که اُنکے ملک میں ایسے نرم اور پسندیده قانون جنگ کا برتاؤ نتها *

سکندر نے پورس کا تابع کردیا (ایرینُن کي تاریخ جلد ۵ باب ۲۰) جس سے قدیم ملک میں بهت زیادتي هوگئي (ایضا باب ۲۱) اور مشرق میں درمیان دریاے چناب اور دریاے راوي کے ایک اور راجه که اُسکا نام بهي پورس تها اُسکا دشمن تها (ایضا) اور اُسکے ملک کے جنوب اور مشرق میں قوم کیتهي اور خود مختار قومیں آباد تهیں جنکے مقابله میں اُسنے سکندر کو مدد دي تهي باب ۲۲ و ۲۴) اور جنوب میں قوم مالي رهتي تهي جسکے مقابله کو پورس راجه ایس‌سایرس اور اور بهت سے راجه فوج لیکر گئے تهے اور شکست کهائي تهي باب ۲۲)

اِس سے یهه معلوم هوتا هی که جسقدر ملک راجه پورس کا تها وه سب دریاے جهلم اور چناب کے درمیان میں واقع تها اور هر جانب پر اُسکي جو قومیں آباد تهیں وه اُسکے تابع نه تهیں اور اکثر اُنمیں سے اُسکے ساتهه همیشه لڑائي جهگڑا رکهتي تهیں پس علاوه اُسکے خاص سلطنت کے اگر کوئي اور قوم یا حکومت اُسکے تابع هوگي تو دریاؤں مذکوره بالا کے درمیان میں هوگي بلاشبهه وهاں مختلف قومیں آباد تهیں اور هم جانتے هیں که اُن قوموں میں سے قوم گلاکینیکي اُسکي تابع نتهي اور اس کے کوئي وجهه نهیں که باقي قومیں اُسکے تابع تهیں

سب ایسی ایسي حکومتیں یونانیوں کے نزدیک جمہوري سلطنتیں تهیں اور قیاس چاهتا هی که وه اُن حکومتوں کے قانون اور قواعد اور انتظام اور بندوبست کو ایسا هي سمجهے جیسا که اُن کے ملک میں موجود تها لیکن اُن کے مورخوں کي خاص توجهه جن چیزوں کے بیان کرنے کي طرف تهي وه خود مختار دیہات تهے جو حقیقت میں جمهوري حکومتوں کے نمونه تهے اور گانوں کے باشندوں کے سوا جسقدر اُنکي مناسبت سے اور باشندوں کي تعداد کم یا زیاده هوتي تهي اُسي نسبت کے لحاظ سے وه دیہات جمهوري یا عمايد کي حکومتیں هوتے تهے ایسے دیہات کا نہایت عمده نمونه اُس سے بهتر نهیں مل سکتا جیسا که حال میں هریانه کے ضلع میں موجود تها یهه ملک اُن دیہات کے پاس واقع هی جنمیں سکندر کے زمانه میں کیتهي اور مالي قومیں بستي تهیں انمیں سے ایک موضع بیواني کے محاصره کے واسطه سنه ۱۸۰۹ع میں ایک بهت بڑي انگریزي فوج درکار هوئي تهي جب فتح هوا تها یهه موضع مقدونیه والوں کا بهي غالباً ایسا هي سخت مقابله کرتا جیسا که اُسکے قریب کا موضع سنگاله یا اور کوئي موضع سکندر کے مقابله میں آیا جسکا ذکر سکندر کے جنگي امورات میں بڑي نمود کے ساتهه ایا هی *

هندوستان کے راجاؤں کي فوج کي تعداد جسقدر بیان کي هی غالباً اُسمیں مبالغه کیا هی چنانچهه لکها هی که پنجاب کے متعدد راجاؤں میں سے ایک راجه پورس نامي کے پاس دو سو هاتهي اور تین سو رتهه اور چار هزار سوار اور تیس هزار پیاده جنگ آور تهے اگر هم بقول سربرنس صاحب کے بجاے رتهوں کے توپیں قایم کردیں تو ٹهیک ٹهیک تعداد اُسکي فوج کے رنجیت سنگهه کي فوج کي برابر هوتي هی جو تمام پنجاب اور اضلاع دیگر کا مالک هی † *

† بعض اوقات راجه پورس کے ملک اور اُسکے متعلقات کا حال جو بهت مبالغه سے بیان کیا جاتا هی اسلیئے مناسب هی که جو حدود اُسکي ایریئن صاحب اور اسٹرابو صاحب نے قایم کي هیں اُنکو بیان کیا جاوے راجه پورس کے ملک کي مغربي سرحد دریاے جهیلم تها اور اُس دریا سے آگے پنجاب کے وسط میں راجه ٹیک سائیلز نامي اُسکا دشمن جاني تها اور اس راجه کے ملک کے شمال میں ایس‌سایرس نامي ایک خود مختار راجه تها جسکو ایریئن صاحب نے پہاڑي هندوستانیوں کا راجه بیان کیا هی (ایریئن صاحب کي تاریخ جلد ۵ باب ۸) اور جانب جنوب سوپي‌تهس ایک اور خود مختار راجه تها جسکے ملک میں نمک کے پهاڑ کا سلسله واقع تها (اسٹریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۴۸۱) پس دریاے جهیلم کے مغرب میں راجه پورس کے قبضه میں کچهه ملک نتها اُسکا ملک شمال میں پهاڑوں کے دامن کے جنگل تک تها (اسٹریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۴۸۰) لیکن دریاے جهیلم اور دریاے چناب کے درمیان کے ملک میں جسقدر ملک واقع تها وه اُسکے پاس کل نتها اسلیئے که علاوه اور ترموں کے جو اتفاقاً پورس کے مطیع هوگئي هوں قوم گلاکینهکي یا گلاسي کو جسکي قبضه میں سینتیس بڑے

غلامي کا نهونا

† آیرین صاحب نے یهه بات تعریف کے ساتهه لکهي هی که هندوستان کي هر قوم آزاد هی اُنکے هاں مثل لیسیڈیمن یا سپارٹا والوں کے کوئي شخص کسي کا غلام نهیں هوسکتا اور خلاف لیسیڈیمن والوں کے غیر ملک کے لوگ یا کسي غیر قوم کے آدمي غلام نهیں بنائے جاتے اسٹربیو صاحب تمام هندوستان میں غلامي کے نهونے پر شک لاکر اِسکے خلاف صرف خانگي لونڈي غلاموں کي مثالیں بیان کرتے هیں اور معلوم هوتا هی که کسي خدمتگار یا غلام قوم کے هونے کا اُنکو شبهه نه تها یهه ممکن هی که جس نرم قسم کي غلامي شودر ذات کے لوگوں میں موجود تهي اُس سے یونانیوں کو دهوکا هوا اِسلیئے که اُنکے ملک میں بالکل اِسکے برعکس طریقه جاري تها لیکن یهه بات زیادہ قرین قیاس هی که منو کے زمانه میں جسقدر شودر لوگوں کي ذلیل حالت رهي تهي وہ سکندر کے هندوستان میں آنے سے پهلے کافور هوچکي هوگي *

مختلف سلطنتوں کي تعداد اور وسعت کا بیان

خود مختار [2] حکومتوں کي تعداد سکندر کے زمانه میں بهي اِسیقدر زیادہ معلوم هوتي هی جسقدر که اور زمانوں میں رهي. هی چنانچه سکندر کو تهوڑے هي سے ملک پر حمله کرنے میں بهت سي حکومتوں سے مقابله کرنا پڑا اور مگاس تهینیز کو دریافت هوا که تمام هندوستانمیں ایک سو اٹهارہ حکومتیں هیں اِنمیں سے اکثر بهت خفیف هونگي لیکن بعض مثل پراسي کي حکومت کے بڑي سلطنتیں تهیں اُنمیں اکثر کا راجاؤں کے قبضه میں هونا معلوم هوتا هی جیسے که منو کے زمانه میں اور جن حکومتوں کو یونانیوں نے جمهوري اور عمائد کي سلطنتیں کها هی حالات بهت آساني سے اِس حال سے جو اب موجود هی بغیر کچهه مختلف هونے کے بیان هوسکتے هیں چنانچه همیشه بڑے بڑے حصه ملک کے ایسے هي رهی که اُنکا کوئي عام راجه نتها بعضے تو چهوٹے چهوٹے سرداروں کي حکومت میں اور بعضوں میں خود مختار دیهات. داخل تهے پریشاني اور هنگامه کے وقتونمیں مدت تک قصبوں میں بهي لوگوں نے بطور خود حکومت قایم رکهي هی ‡ *

---

† ایرین صاحب کي تاریخ هندوستان باب ۱۰ اور ڈایوڈورس کي تاریخ کي ۲ صفحه ۱۲۴ مطبوعه سنه ۱۶۰۴ ع کو بهي جسمیں اُسنے بهت سي لغو باتیں ... میں سب کے برابر هونے اور جمهوري قواعد کي بیان کي هیں

‡ اول قسم کي حکومتوں میں سکهوں کي حکومت تهي (قبل رنجیت سنکهه ... داري کے) ان حکومتوں کو فاسٹر صاحب نے باوجود هندوستاني گورنمنٹوں سے ... جیسے مثل شیخاواتي کے سرداروں اور اور سرداروں کي متعدد متفقه خفیف ... کے جمهوري سلطنتیں بیان کیا هی اور تنها دیهات کے حکومتوں کي مثالیں ... اور گریسیا قوموں کي حکومت سے ظاهر هیں جن کا حال سرجان مالکوم ... نے تاریخ مالوہ جلد ۱ صفحه ۵۰۸ میں بیان کیا هی

بعضے کسي مقام خاص پر قیام کرکے زیادہ کیفیت سے زندگي بسر کرتے هیں ان تمام حالات میں کوئي بات ایسي نهیں جو بدہ مذهب والوں سے مخصوص هو غالب یهہ هی که مگاس تهینیز اگرچه بدہ مذهب والوں اور برهمنوں اور فقیروں کے فرقوں کے امتیاز سے واقف تها لیکن اُنکے باهمي اختلافات سے ٹهیک ٹهیک آگاهي نرکهتا تها اور یهہ بات قرین قیاس هی که قدیم زمانه کے اور یوناني مورخ بهي اسي قسم کي غلطي میں پڑے هوں البته یهه بات قابل جاننے کے هی که اگرچه بدہ مذهب سکندر سے دوسو برس پہلے سے قایم تها اور هندوستان کے مذهبوں میں سو برس کے بعد سب سے فایق هونے والا تها مگر وہ مورخ ظاهرا اس سے کبهي واقف نهوئے اس غلطي کي وجهه یهه هی که اُن مذهبوں کے معتقدوں کي وضع اور طریق اسقدر مخصوص نه تهے که غیر ملک والے آنکي تمیز عام لوگوں سے کرسکتے *

کئي مورخوں نے بیان کیا هی که مختلف ذات کے لوگ آپسمیں شادي بیاہ نه کرتے تهے اور نه اِس بات کي اجازت تهي که ایک ذات کے لوگ دوسري ذات کا پیشه اختیار کریں لیکن سب ذاتوں کے آدمي اهل تصوف یعني فقیر هوسکتے تهے *

اِس زمانه کے فقیروں کا بهي ایسا هي حال هی لیکن یهه بات مشتبهه هی کہ آیا فقیروں نے شروع هي سے ایسا طریق اختیار کیا یا متقدمین یعني یونانیوں نے اِس بات سے ناواقف هونے کے سبب سے که برهمن دنیادار اور صلاح کار اور پنچ بهي هوسکتے هیں اور وقت پر هتیار بهي باندہ سکتے هیں اور اور پیشه بهي کرسکتے هیں برهمنوں کي وضع اور طریق فقیرانه دیکهکر تمام ذاتوں کے لوگوں کو اِسبات کا مختار سمجها که فقیر هوسکتے هیں † *

ذکر شودر ذات کے لوگوں کا

اور ذاتوں کي نسبت کوئي بات قابل بیان کے سوائے شودر ذات کے کے نهیں هی جنکي نسبت یونانیوں کے بیان سے یهه معلوم هوتا هی که جس زمانه میں سکندر هندوستان میں آیا اُسي زمانه سے اُنکي ذات پر خدمتگاري مقرر نرهي تهي *

---

† برهمنوں اور فقیروں میں جو متقدمین نے کچهه امتیاز نهیں کیا اور یهه اب بحث هی اُسکو ختم کرنے سے پہلے یهه بیان کرنا مناسب هی که بعضے زمانه کے مورخوں نے بهي جو اُس امتیاز سے بخوبي واقف تهے اپني کتابوں میں کچهه توجهه نهیں کي پس یهه بات تحقیق کرني اکثر مشکل هوتي هی که کس مقام پر اُنکي غرض برهمنوں سے هی اور کس مقام پر فقیروں سے هندوؤں کے پوجا اور مذهب کے قدیم حالات کي بهت سي آگاهي حاصل کرنے کے لیئے کالبروک صاحب کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۹ صفحه ۲۹۶ کو دیکهو

تها کیونکه مگاس‌تهینیز کو یهه سب تجربه حاصکر مگادا میں جهاں بده مذهب پهیلا هوا تها سندرکتس کے دربار میں حاصل هوا تها سندرکتس کے پوتے اسوکا نامي نے بده مذهب اختیار کرلیا تها اور اُس مذهب کو نه صرف اپني قلمرو میں بلکه هندوستان کے بہت بڑے حصه میں رواج دیا اور اور مذهبوں پر اُسکو بزرگي دي اگرچه لفظ سرامنه بده منهب کے لوگوں سے نکلا هوا معلوم هوتا هی مگر اس نام کے فقیروں مین کوئي ایسي بات نهیں جو برهمنوں کي اُس حالت سے متعلق نهو جو اُنکي زندگي کے تیسرے چوتهے درجه میں هوتي تهي یا اور فقیروں کے گروهوں میں موجود نهو *

مگاس‌تهینیز کا بیان هے که جرمیں خطاب کے فقیروں میں سے نهایت معزز فرقه هیلوبي هی یهه خطاب اس فرقه کا اُسکے جنگل میں رهنے کے سبب سے قایم هوا یهه فقیر جنگلي پهاوں اور بناسپتي پر اپني گذران کرتے هیں اور درختوں کي چهال سے اپنا بدن ڈهانکتے هیں اور تمام لذات اور خوشبوئیوں سے پرهیز کرتے هیں اور کئي کئي دن ایک صورت پر بغیر حس و حرکت کے کهڑے رهتے هیں راجا اُنکے پاس لوگوں کو دریافت کے لیئے بهیجتا هی اور درخواست کرتا هی که تم دیوتوں سے میرے حق میں سفارش کرو ‡ وهي مورخ بیان کرتا هی که جرمین فقیروں میں دوسرے درجه کی والے طبیب هوتے هیں جنکي عادات برهمنوں کي اُن عادتوں سے مطابق معلوم هوتي هیں جو اُنکي زندگي کے چوتهے درجه میں هوتي هیں یهه لوگ مکانوں میں اجتناب کے ساتهه رهتے هیں لیکن هیلوبي فرقه کي سي سخت ریاضت نهیں کرتے محنت اور جفاکشي کے کاموں کي مشق کرتے هیں اور تمام تمام دن ایک هي وضع پر بیٹهے رهتے هیں اور مطلق پهلو نهیں بدلتے اُنمیں سے بعضے اپنے گیان دهیان میں عورتوں کو بهي شریک کرلیتے هیں لیکن سخت پاکدامني برتتے هیں اس طریقے سے هندو فقیر بهي واقف هیں لیکن بده مذهب کے فقیروں سے یهه طریقه نهایت مناسبت رکهتا هی اور اُنکي طبابت کا طریقه بهي آجکل کے فقیروں کي طبابت کے طریقه سے مناسبت رکهتا هی یهه فقیر غذا اور جڑ بوٹي پر نهایت بهروسا رکهتے هیں اور خارجي تدبیر پر دوسرے درجه کا اعتماد رکهتے هیں اور زیاده تر یہه طریقے جو علاج معالجه کے هیں اُنسے بڑي نا اعتمادي رکهتے هیں جسطرح که آج کل کے فقیر کرتے هیں اُسي طرحپر اپني دواؤں کي استعانت میں منتر جنتر کرتے تهے وهي مورخ لکهتا هی که اس فرقه کے فقیر جادو اور ٹوٹکے اور غیب گوئي کرتے هیں اور مردوں کي رسومات انجام دیتے هیں اُنمیں سے بعضے شهروں اور دیهات و قصبوں میں پهرتے هیں اور

---

* اِس بیان کو برهمن کی زندگي کے تیسرے درجه کے حال سے جو منو کے ... میں مذکور هی مقابله کرو هیلوبي لفظ وانا پرسٹها یعني جنگل میں رهنے ... لفظي ترجمه هی برهمن کا اُسکي زندگي کے تیسرے درجه میں معمولي خطاب

‡ ... کلکته اورینٹیل میگزین بابت مارچ سنه ۱۸۲۷ع

ٹیکسلہ میں دیکھا بوڑھے کا سر مونڈا ہوا تھا اور جوان کے سرپر بال تھے اور دونوں کے ساتھہ بہت سے چیلے تھے جب کہ وہ بازار میں گذرے تو لوگ اُنسے تعظیم سے پیش آئے اور روغن کنجد اُنکے بدن پر ملا اور پھل اور شہد کی تواضع کی اور جب وہ سکندر کے دسترخوان پر اُسکے ساتھہ کھانا کھانے کو آئے تب اُنسے استقلال کی نصیحت لوگوں کو ہوئی چنانچہ وہ ایک مقام میں چلی گئے بوڑھا تو دھوپ اور بارش میں پڑا رہا اور جوان سونٹی کے سہارے سے ایک پانوں پر تمام دن کھڑا رہا *

† اور اور بیانوں سے بھي ایسے فقیروں کا حال معلوم ہوتا ہی جو انجیر اور انگور کھانے کے واسطے اور تیل بدن پر ملنے کے لیئے جمع کرنے کو گلي کوچوں میں پھرتے تھے اور امیروں کے گھر میں جاکر اُنکے ساتھہ کھاتے پیتے تھے اور گفتگو میں شریک ہوتے تھے القصہ ایسي آزادي اور بے تکلفي سے اوقات بسر کرتے تھے جیسے آجکل بھي اسي قسم کے فقیر ریاکاري سے بسر کرتے ہیں اور یہہ بھي بیان کیا گیا ہی کہ وہ جاڑے اور گرمي کے موسم میں برہنہ پھرتے تھے اور اپنا وقت برگد کے درختوں کے نیچے گذارتے تھے اُنمیں سے بعضی درختوں کو ایسا بڑا بیان کیا ہی کہ اُنکا سایہ پانچ ایکڑ زمین پر پڑتا تھا جسکے سایہ میں دس ہزار آدمي بخوبي تمام آرام پاویں *

جسطریقہ سے کہ بالوں کو پیچ دیکر پگڑي بنالیتی ہیں اور آجکل بھي فقیروں کے ایک فرقہ میں یہہ دستور جاري ہی اُسکو اسٹربیو صاحب نے بیان کیا ہی لیکن کسی فرقہ سے اُس طریقہ کے مخصوص ہونیکي قید نہیں بیان کي *

انہیں فقیروں کي نسبت لکھا ہی کہ وہ بیمار ہونے کو بے عزتي کي بات سمجھتے تھے ‡ اور جب کبھي بیماري کي آفت میں مبتلا ہوتے تھے تو وہ اپنے آپ کو ہلاک کرتے تھے مگر مگاس تھینیز بیان کرتا ہی کہ ہندوستان کے حکماء خود کشي کو بہتر نہیں سمجھتے تھے بلکہ اُسکو حماقت کي دلیل جانتے تھے غرض کہ عالموں کي راے گاہے گاہے لوگوں کا خود کشي کرنا اُس زمانہ میں ایسا ہي معلوم ہوتا ہی جیسا کہ اِس زمانہ میں ہی *

صرف مگاس تھینیز ایسے فرقہ کا بیان کرتا ہی جسکو وہ براہمن میں فرقہ علٰحدہ قایم کرکے جرمین نام سے یاد کرتا ہی جس سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ علٰحدہ فرقہ سے اُسکي مراد فقیروں سے تھي اُسنے اس نام کو خراب کردیا ہی یہہ زیادہ تر غالب معلوم ہوتي ہی کہ اصل میں یہہ نام سرامنہ ہی جیسا کہ پہلے یونانی مورخوں نے بیان کیا ہی یہہ اور بدھ اور جینی مذہب کے فقیروں کا خطاب

---

† اسٹربیو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۲

‡ غالباً بیماري کو وہ لوگ پچھلے جنم کے گناہوں کا نتیجہ سمجھتے تھے اسٹربیو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۳

رنسائیکریٹس کے قریب آیا اور کلانس کو اُسکے نخوت پر لعنت ملامت کي اور رنسائیکریٹس سے شفقت کے ساتھہ گفتگو کي اور وعدہ کیا کہ باوجود اسبات کے کہ هماري اور تمهاري زبان کے غیر هونے کے سبب سے آپس کي بات چیت بخوبي سمجھہ میں آني دشوار هی مگر پھر بھي جهانتک هو سکیگا میں هندوستاني حکمت سے تمکو آگاہ کرونگا † ایریئن نے لکھا هی ‡ کہ سکندر نے مینڈانس کو (جسکو ایریئن نے ڈین ڈامس لکھا هي) سمجھایا کہ تو میرے رفیقوں میں داخل هوجا لیکن مینڈانس نے انکار کرکے یهہ جواب دیا کہ جب تک میري روح اس قالب خاکي میں هی اُسوقت تک جو کچھہ مجھکو درکار هوگا وہ سب هندوستان میں موجود هی اور جب کہ میري روح کو قالب سے جدائي حاصل هوگي اُسوقت وہ اس دل آزار رفیق یعني جسم سے چھٹکارا پاویگي *

کلانس اپني طبیعت پر کم اختیار رکھتا تھا پس اپنے بھائي هندوؤں کي فهمایشوں کے خلاف جو اُسکو اس بات پر لعنت ملامت کرتے تھے کہ اُسنے الله تعالی کے سوا دوسرے کي بندگي قبول کي § سکندر کے ساتھہ هوگیا یوناني اُسکے ساتھہ ادب سے پیش آئے لیکن جب وہ ایران میں پهونچکر بیمار هوا تو غالباً اُسنے ذات کے وهم و خوف سے دوا کے پینے سے انکار کیا اور آگ میں جلکر اپني جان کھونے کا ارادہ کیا سکندر نے هرچند منع کیا لیکن اُسنے نہ مانا تب سکندر نے مجبور هوکر حکم دیا کہ اخیر دم تک اُسکي هر طرح کي عزت کیجاوے اور بهت سے انعاموں اور بخششوں سے اُسکو مالا مال کیا جنکو اُسنے ارتھي پر چڑھنے سے پهلے اپنے دوستوں پر تقسیم کردیا اور ایک پھولوں کا سهرا اُسکي پیشاني پر هندوستان کے طریق پر باندہ کر ارتھي پر بیٹھا اور وہ هندوستاني زبان میں بھجن گاتا هوا وهاں پهونچا جب وہ چتا پر چڑہ گیا تو اُسنے اُس میں آگ لگانے کا حکم دیا اور ایسے استقلال اور سلیم الطبعي سے جل گیا کہ اُسکا یونانیوں پر بڑا اثر هوا ‖ *

ایرسٹابولس نے دو اهل تصوف کا حال بیان کیا هی کہ اُنمیں سے ایک جوان اور ایک بوڑھا تھا اور دونوں براهمیں فقیروں کے فرقہ میں سے تھے اُسنے ان کو مقام

---

* اسٹرییو صاحب کي جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۲
† کتاب مهم سکندر کي جلد ۷ باب ۲
‡ منو کے مجموعہ باب ۴ صفحہ ۶۳ کو دیکھو
§ اسٹرییو صاحب نے اپني تاریخ کي جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۵ میں اسي قسم کي ایک دوسري کي مثال بیان کي هی اور جلنے والا شخص زار مانوچیگس نامي برگاسا کا رهنے والا ایک هندوستاني تھا یهہ شخص اول ایلچیوں کے ساتھہ گیا تھا جو اغسطس کے پاس هندوستان سے گئے تھے اور یهہ شخص ایتھنز دارالخلافہ یونان میں جلا
‖ اسٹرییو صاحب تاریخ کي جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۱

ملکي معاملات میں اُنکي مداخلت اُس بات سے معلوم هوتي هی که اُنھوں نے سامبس کو بھکاکو سکندر سے جدا کرادیا اور میوزیکینس اور سکندر کے آپسمیں جو معاهدہ هوا تھا وہ تڑوا دیا † اسٹریبو صاحب ایک پرامني نام والا فرقہ بتاتے هیں جو بڑا جھگڑني اور بحث و تکرار کرنے والا مشهور تھا یہہ فرقہ برهمنوں کي اس سببہ سے تضحیک اور تذلیل کرتا تھا کہ وہ علم هیئت اور طبیعیات پر بہت متوجہہ رهتی تھے اسٹریبو صاحب نے اس فرقہ کو ایک علحدہ فرقہ خیال کیا هی مگر غالب یہہ هی کہ وہ بھي برهمن هي هونگے اور حکمت کے خاص فرقہ کا گروہ آپکو ٹھہراتے هونگے ‡ *

فقیروں یعني سادہ سنتوں وغیرہ کا بیان

یونانیوں نے تارک الدنیا فقیروں یعني سادہ سنتوں کا ذکر براچ میني اور جرمیني اور اهل تصوف کے نام سے کیا هی لیکن یہہ بات صاف صاف نہیں معلوم هوتي کہ اُنسے ایسے برهمن مراد هیں جو اپني زندگي کے تیسرے اور چوتھے درجہ میں اوقات بسر کرتے هیں یا باقاعدہ سادہ سنتوں کے گروهوں کے رکنوں سے غرض هی بہت سي پوجا اور ریاضتیں اُنکي برهمنوں کے تیسرے درجہ کي زندگي کي ریاضتوں سے جب کہ وہ تارک الدنیا هوجاتے هیں مطابق هوسکتي هیں لیکن جو رنج و مصیبت بقول یونانیوں کے وہ صرف ازروے ریا کے یعني نمود بڑھانے کے لیئے گوارا کیا کرتے تھے اور گروهوں میں جمع هوکر رهتے تھے اُس سے سمجھا جاتا هی کہ سادہ سنت هي هیں اور نہایت اعلی قسم کے فقیروں کا حال ونساٹیریٹس § نے بخوبي بیان کیا هی کیونکہ اُسکو سکندر نے اُن درویشوں کے پاس جنھوں نے سکندر کے پاس آنے سے انکار کیا تھا گفتگو کرنے کو بھیجا تھا اُسنے پندرہ فقیر شہر سے دو میل کے فرق سے بالکل برهنہ دھوپ میں تپتے هوئے پائے جنمیں سے کوئي کھڑا اور کوئي بیٹھا اور کوئي لیٹا هوا تھا مگر صبح سے شام تک هر ایک ایک هي هیئت پر بیحس و حرکت رهتا تھا *

اوّل ونساٹیکریٹس کلانس نامي فقیر سے جو پتھروں پر پڑا هوا تھا مخاطب هوا کلانس پہلے تو اُسکي غیر ملکي پوشاک کو دیکھکر بےپروایانہ وضع سے جو آجکل سادہ سنت بھي برتتے هیں هنسا اور پھر کہا کہ تو اگر مجھسے گفتگو کرني چاهتا هی تو اپنے کپڑے اوتار برهنہ هوکر پتھر پر بیٹھ جا یہہ سنکر وہ جھجکا اور سوچ میں کھڑا تھا کہ اُن فقیروں میں سے مینڈانس جو ایک بوڑھا اور پاک طینت آدمي

† ایریئن کي مهم سکندر کي جلد ٦ باب ١٦

‡ ولسن صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ١٧ صفحہ ۲۹۹ ولسن صاحب اس فرقہ کے نام کا ماخذ پرامانیکا کو سمجھتے هیں جسکے معني هیں کسي منطقي فرقہ کے پیرووں سے نسبت رکھنے والا

§ اسٹریبو صاحب کي جلد ١٥ صفحہ ۲۹۱

بسر کرکے برهمن گرهستي هوتا هي اور جیسا که ابهي بیان هوچکا هي یونانیون نے راجه کے مشیرون اور پنڈتون کو ایک علحده فرقه قایم کیا هي اور یهه بهي ظاهر هي که اُنهون نے اُن برهمنون کو جو ملکي اور جنگي کام کرتے تهے اُن لوگون مین شامل سمجها هي جنکي ذات سے وه کام مخصوص هین اور صوفیون کو اُنهون نے نهایت معزز فرقه بتایا هي جنکو کسي محصول اور خراج سے کچهه غرض نهین ملکي معاملات مین صرف دعا سے مدد کرتے هین اور یهه بهي بیان کرتے هین که اُنکي استعانه کي ضرورت خاص و عام قربانیون مین هوا کرتي هي اور صحیح لکها هي که اُنکے بچے کے حمل مین هونے کے وقت سے کچهه کچهه رسمین کیجاتي هین † اور تعلیم مین سختي جهیلتے هین اور مرغزارون مین بوریه یا مرگ چهالے پر پڑے رهکر زهد اور زہ کے ساتهه زندگي بسر کرتے هین اور تعلیم کے زمانه مین وه اپنے گرو کي باتون مودب اور خاموش سنتے هین *

یوناني غلطي سے اس زمانه کو سینتیس برس کا طول دیتے هین حالانکه یهه سا طول طویل زمانه هي جسکو منو نے (باب ۳ اشلوک ۱) بمشکل تمام سب سے درجه کے حد کا زمانه قایم کیا هي *

صوفیون یعني بیدانیتون کے حال اور اُنکے آخرت کے خیال جو بیان کیئے هین وه ل برهمنون کے سے هین وه لکهتے هین که کسي شي سے کچهه تعلق خاطر نرکهنے اور و زندگي کے رنج و راحت سے آزاد رهنے کو برهمن انسان کا کمال سمجهتے هین دنیا کي زندگي کو وه اُس زمانه کي سي زندگي سمجهتے هین جسمین بچه حمل رهتا هي اور اصلي زندگي کي ابتدا وه اُسوقت کے آنے تک جسکو هم موت کهتے نهین سمجهتے اِس لیئے اُنکو صرف عاقبت سے سروکار هوتا هي نیکي و بدي سے کرتے هین اور کهتے هین که دنیا کي ظاهري چیزون سے نه خوشي حاصل هوسکتي نه رنج بلکه انسان کے دلي خیالات سے رنج و راحت هوتي هي جیسا که خواب هوا کرتي هي ‡ معلوم هوتا هي که اسقدر ابتدا کے زمانه یعني سکندر کے مهم کے مین بهي اهل تصوف کے پاس جاگیرین تهین اور ضرورت کے موقعون پر سپاهیانه بهي اُنسے ظهور مین آتي تهي اور دشمن کا ایسے جوش و خروش غیظ و کے ساتهه مقابله کرتے تهے جو بعض اوقات اب بهي هندوؤن سے ظاهر هو جاتا اهل شهر کا شهرونکو دیده و دانسته جلاکر برباد کرنے اور اپني جانین کهونے کي هندوستان کي تاریخ مین حال کے زمانه تک پائي جاتي هین اور اسي طرح سے

---

† منو کا مجموعه باب ۲ اشلوک ۲۶ و ۲۷

‡ استربیو صاحب جلد ۱۵ صفحه ۴۹۰ مطبوعه سنه ۱۵۸۷ ع

§ ایریئن کي مهم سکندر کي جلد ۶ باب ۷

معلوم هوئے اُنکے بیان کي درستي زیادہ تر تعریف کے قابل هوگي † جهانتک اُنکے بیانوں میں لوگوں کے رسم و رواج اور چال چلن کا مذکور هی اُسقدر همارے صحیح علم و آگاهي سے اور ایشیا تک سوسئیٹي کلکتہ کے قایم هونے سے پہلے کے سیاحوں کے بیانوں سے مطابق هی *

جو مضمون کہ میں اب اُس ترتیب کے بموجب جسکو مینے اِس کتاب میں برتا هی بیان کرتا هوں اُس سے یونانیوں کے بیان کے صحیح هونے اور کسي قدر غلط هونے کي ایک مثال حاصل هوگي *

ذاتوں کي تقسیم کا بیان

ذاتوں کي تقسیم اور اُن میں سے ذاتوں کے لازم پیشوں وغیرہ سے یوناني بخوبي واقف هوئے لیکن ذاتوں کي تقسیم کے امتیاز کو پیشوں کے ساتھہ میں ذاتوں کے امتیاز کے ساتھہ گڈ مڈ کر دینے سے ذاتوں کي تعداد پانچ کے بجاے سات کردي اور یہ تعداد اِسطرح پر قایم کي هی کہ اُنهوں نے راجہ کے مشیروں اور چنهوں کو برهمنوں سے علحدہ سمجھا هی اور بیش کي ذات کے دو حصے اِسطرح کیئے هیں کہ ایک حصہ میں چرواهے اور دوسرے میں کسان اور جاسوسوں کي ایک علحدہ ذات قایم کي هی اور شودر فرقہ کو بالکل ترک کیا هی بجز اِن اختلافوں کے باقي اور سب حال فرقوں کا وهي بیان کیا هی جو منو کے مجموعہ میں هی *

اول ذات میں اُنهوں نے اهل تصوف اور ذي علموں کو شمار کیا هی اور اُنکے خاص خاص اعمال اور افعال کا ذکر کیا هی ‡ لیکن وہ برهمنوں کي ذات کي حقیقت کو نهیں سمجھے اور شاید سادہ سنتوں کو برهمنوں میں مخلوط کردیا هی § *

اول غلطي اُنکي برهمنوں کي زندگي کے چار حصوں میں تقسیم هونے سے آگاہ نہوتا هی مثلاً وہ ایسے لوگونکا بیان کرتے هیں جو کئي برس صوفي اور مجرد رهکر شادي کرنے کیلیے دنیادار بنجاتے هیں اِس سے غالباً وہ طالب علمي کا زمانہ مراد هی جو

---

† وِنساني کریٹس نے تین زبانوں کے مترجموں کے ذریعہ سے گفتگو کي اسٹریبوصاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۲ مطبوعہ سنہ ۱۵۸۷ ع یوناني زبان سے فارسي اور فارسي سے هندي میں غرض کہ دو زبانوں میں ترجمہ هونا هم سمجھہ سکتے اور کسي زبانوں کے لیئے متوجہ جوکار هوا اُن زبانوں کا خیال کرلینا کچھہ آسان نہ

‡ ایریئن صاحب مورخ نے اپني تاریخ کي جلد ۶ باب ۱۶ میں لکھا هی برهمن هندوستان کے صوفي هیں اور برهمن اور صوفي کے لفظ کو ایریئن صاحب اسٹریبو صاحب نے بے کھٹکے ایک هي مراد سمجھہ کر استعمال کیا هی

§ اِس اعتراض سے نیرکس کا مستثني رهنا لازم هی کیونکہ وہ برهمنوں کي زندگي کے زمانہ کي تقسیم سے بخوبي واقف معلوم هوتا هی — اسٹریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۳ مطبوعہ سنہ ۱۵۸۷ ع

چند قلعوں میں جو وہ کچھہ کچھہ اپني فوج چھوڑ گیا اُس سے لوگوں کو اُسکے واپس آنیکا کھٹکا لگا رها اور ایران کے نہایت قریب حصوں میں جو فوج اُسکي موجود تھي اُس سے اُسکے هوا خواهوں کا همیشه رعب داب زیادہ هوتا رها هوگا *

اِس لیئے راجه پورس اور اور راجاؤں کا یونانیوں کے ساتھه وابسته رهنا جنکو ایک طرح سے اهل مقدونیه نے هي راج پر قایم کیا تھا کچھه تعجب کي بات نہیں *

هندوستان کا بیان

اب هم اُن لوگوں کے حال پر متوجهه هوتے هیں جنکا ذکر یونانیوں نے کیا هی لیکن اس بات کا همکو خیال رکھنا ضرور هی که هم اُن لوگوں کي نسبت صرف یونانیوں هي کے بیان پر کچھه بڑھکر راے قایم نکریں *

اِسي احتیاط کا نمونه خود متقدمین نے همارے واسطے قایم کیا هی چنانچه ایریئن صاحب کا قول هی که صرف ٹولیمي اور ایرسٹا بولس کے بیان کو میں نہایت معتبر سمجھتا هوں اور جس موقع پر وہ متفق الراے هوں اُسپر کامل اعتبار مجھکو هوتا هی † اور اسٹریبوصاحب نے جو اُس زمانه کے علم و آگاهي کي قدر و منزلت پر گفتگو کي هی اُسمیں کہا هی که مقدونیه والوں نے جو کچھه حالات لکھے هیں وہ مختلف هیں اور اُنسے بعد کے سیاحوں کے بیان اُنسے بھي گئے گذرے سمجھنے چاهیئیں کیونکه سیاح ایسے نادان اور جاهل سوداگر تھے که اُنکو بجز اپنے منافع کے اور کسي شی سے کچھه غرض نهوتي تھي ‡ لیکن جب یوناني مورخ ایسے قانون اور قواعد یا رسم و رواج بیان کریں جو اب بھي موجود هیں یا جنکا ذکر هندوؤں کي قدیم کتابوں میں پایا جاتا هی تو همکو اُسپر اعتبار کرنا چاهیئے اور اِسي قسم کے اوروں کے بیانوں کو بھي کسي قدر غلطي کي رعایت کرکے تسلیم کرلیں لیکن تمام ایسے بیانوں پر توجهه نکرني چاهیئے جنکي تائید حالات موجودہ یا قدیم هندوؤں کي کتابوں سے نهو یا جن بیانوں کو دیکھتے هي اُنکا لغو هونا نظر آوے *

لیکن اگر هم اُن کہانیوں کو نکال ڈالیں جو یونانیوں کے انسانوں یا دیوتوں سے متعلق هیں اور قانون قدرت کے خلاف هیں تو هم اُنکے بیانونمیں اُن غلطیوں پر متعجب نہوں گے جو ایک ایسے ملک میں اُنسے هوئیں جو بالکل اُنکے ملک سے غیر تھا اور جسکے حالات جو اُنھوں نے دریافت کیئے وہ کئي کئي زبانوں اور مترجموں کے ذریعه سے اُنکو

---

† ایریئن کي کتاب مهم سکندر کا دیباچه

‡ اسٹریبوصاحب کي تاریخ کي جلد ۱۵ کے شروع اور جلد ۲ مطبوعه سنه ۱۵۸۷ع صفحه ۳۸ کو دیکھو

کو جو کوفینز میں گرتا هی اور اور دریاؤں کو بهي بقدر امکان مخرج کے قریب نے
عبور کرے غرض که ایریئن صاحب کے بقول سکندر دریاے اٹک پر پهونچنے تک دریاے
کوفینز سے عبور کرکے ایک پهاڑي ملک میں گذرا اور تین اور دریاؤں سے جو کوفینز
میں گرتے هیں اُس نے عبور کیا ایریئن صاحب اپني تاریخ هندوستان میں بهي بیان
کرتے هیں که دریاے کوفینز معه تین اور معاون دریاؤں کے مقام پیوکالیئوٹس کے
قریب دریاے اٹک میں گرتا هی دریاے کابل کے صرف شمالي کناره پر ایسے تین
دریا پائے جاسکتے هیں مگر اونکے نام قایم کرنے میں بڑي مشکل پیش آتي هی کیونکه
ایریئن صاحب نے اپني فهرست میں دو دریاؤنکے نام بالکل بدلدیئے هیں لیکن یهه کچهه
عجیب بات نهیں هی کیونکه اُس ملک کے شمال میں اکثر دریاؤں کے نام نهیں اُس
ضلع یا شهر کے نام سے جو اُنکے کناروں پر هوتا هی مشهور هوتے هیں اور
یکساں نهیں کهیں کچهه اور کهیں کچهه نام لیا جاتا هی مثلاً جس دریا کو
دریاے کاشغر کهتے هیں اُسکو لفٹننٹ مکارٹني صاحب نے دریاے کاماکها هی اور بابر
تشریحات میں اُسکو چغان سراے لکها هی اور اُسکے قریب کے ملک کے لوگ اُس
دریاے کنیر کهتے هیں *

معلوم هوتا هی که دریاے سواستیز سے سوات کا دریا مراد هوگا لیکن اِسعهد
میں کوئي دریا گوریئس نام کے لیئے باقي نهیں رهتا جسکو دریاے اٹک اور سوات
کے درمیان میں بهتا هوا بیان کیا هی برخلاف اِسکے میجر رنل صاحب گوریئس
هي دریاے کابل خیال کرتے هیں لیکن ایریئن صاحب کے دونوں بیانوں کي بموجب
گوریئس کوفینز معه گوریئس کے دریاے اٹک میں گرتا هی *

اِس لیئے دریاے کابل هی کوفینز هونا چاهیئے اور هندو اُن پهاڑوں کے
میں جو اِس دریا اور اُسکي شاخ پنجشیر اور اٹک کے درمیان میں واقع هیں
هوئے سمجهے جانے چاهیئیں *

هندوستان میں سکندر کے کار و بار اِسقدر مشهور هیں که مختصر بیان
هونا دشوار هی دریاے بیاس یا ستلج تک آکر سکندر جنوب و مغرب کي طرف
پهرا اور دریاے اٹک اور ریگستان کے بیچ میں هوکر گذرا اِسکو کچهه هندوستان
حصه کا دیکهنا هم نهیں کهه سکتے اپنے صوبے قایم کرنے کا اُس نے کوئي اراده
کیا اور اُسکا اِراده جو واپس جانیکا تها اِس لیئے وهي تدبیر عمل میں لایا جو
اُسکے بعد شاه دراني نے کیا یعني اُسنے ملک میں ایک اپنا خیر خواه فریق اِس
قایم کیا که بعض سرداروں کے بعضے ضلعوں پر اُنکے رقیبوں کا قبضه کرادیا
ایسے لوگوں کے هاتهوں میں اختیار قایم رها جنکو دل سے یهه منظور هوگیا که
نام کو قایم رکهیں اور اُسکے عنایتوں کے اُمیدوار رهیں *

ے فاصلہ پر تو هی مگر اُسي میدان کي حد پر واقع هی جسمیں وہ دریا بهتا هی اور
معلوم هی که وهاں ایک هندوستاني قوم بستي هو اِس مقام سے سکندر کا کوہ
کوہ قاف تک ایسے بنجر اور ویران ملک میں اُس سردي کے موسم میں جسمیں وہ
سب ملک ایسا هي سرد بهي تها جیسا که کوہ قاف هی هوا مگر یهه بهي ممکن هی
که سکندر نے جنوب کیطرف اِسقدر سفر نکیا هو اِس صورت میں کرتیئس صاحب کي
رائے کے بموجب † هندو (یعني جنهوں نے دارا کے قاتل کو سکندر کے حوالہ کیا تها)
لوگ هونگے جو پیراپا مائیسس والے کهلاتے تهے اور وہ عین کوہ قاف کے نیچے بستے
هیں جسکي سرحد کے متصل سکندریہ آباد کیا گیا تها ‡ اِس قوم کے قریب هونے سے
ظاهر هوتا هی که سکندریہ مغرب کي طرف کابل کے موقع سے زیادہ دور نهوگا
کا ثبوت یهه هی که سکندر جب بیکٹریا سے هندوستان کو جاکر واپس آیا تو
سکندریہ میں آیا تها § سکندر کو کوہ قاف سے گذرنے میں سکندریہ سے ایڈراسپا تک
بیکٹریانہ کا ایک شهر هی بقول کرتیئس صاحب کے سترہ دن اور اسٹریبو صاحب
کے قول کي بموجب پندرہ دن لگے تهے اور ایرینئس صاحب کے بقول صرف پهاڑ کے سلسلہ
سے گذرنے میں اُسکو دس روز لگے تهے کپتان برنز صاحب کو بلا کسیطرح کي
دشواري کے معہ فوج کابل سے بلخ تک پهاڑوں میں سے گذرنے میں بارہ روز صرف
هوئے تهے یهه کوهستاني راستہ اور مغربي راهوں کي نسبت زیادہ قریب اور صاف هی
سکندریہ کا یهه مغربي موقع مذکور بہ نسبت اور مغربي موقعوں کے قایم رکهنے کے
میجر رنل صاحب بهي تائید کرتے هیں لیکن میجر رنل صاحب نے جو انگریزي
جغرافیہ دانوں میں سب پر سبقت رکهتے تهے اُس دریا کي نسبت جو کابل سے غزنیں
کو بهتا هی اور گومال اور ترم کي نسبت اُس زمانہ میں جو بخوبي واقفیت اور
تحقیقات نهوئي تهي اِس لیئے ایک خیالي دریا قایم کرکے خیال باندها که وہ دریا بامیان
کے پاس سے دریاے اٹک میں قلعہ اٹک کے جنوب میں تیس چالیس میل کے فاصلہ
پر گرتا هی اور اُسکا نام کوفینز رکها اِس سبب سے سکندر کے کار و بار کے موقع اور
هندوؤں کي آبادیوں کو دریاے کابل کے جنوب میں کوہ قاف کے سلسلہ یا پیروپا
مائیسس سے فاصلہ پر قرار دیتے هیں مگر اسٹریبو صاحب صاف کهتے هیں که جهانتک
ممکن هوا سکندر شمالي پهاڑوں کے قریب قریب اِس غرض سے رها که دریاے کواس پیز

---

† کرتیئس صاحب کي تاریخ جلد ۷ باب ۳

‡ ایرینئس صاحب کي تاریخ جلد ۴ باب ۲۲

§ غالباً سکندریہ مقام بیگرم میں جو کابل سے شمال کیطرف ۲۵ میل اور مشرق کیطرف ۱۵ میل هی هوگا اور اُسکے کهنڈروں کا حال مسن صاحب کي تحریر روزنامچہ ایشیا ٹک سوسئیٹي کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱ میں مندرج هی

یہہ امر پسندیدہ هی که اُنکے پاس پروس کے ملکوں کے جس راستہ پر هوکر سکندر گذرا اُسمیں سے کچھہ تھوڑیسی کا حال بیان کیا جاوے *

سکندر آرٹیکوآنا سے جسکو لوگ هرات کہتے هیں دارا کے ایک قاتل کے تعاقب میں شہر زرنگی یعني زرنگ تک یہہ سیستان کي دارالریاست کا قدیم نام هی گیا اور وهاںسے بیکٹریا کیطرف کوچ کیا اثناء راہ میں قوم ڈرینگي اور جٹرروزیا والوں او ارکوٹیا والوں نے اطاعت قبول کي بعد اِسکے وہ هندوستانیوں کے قریب جلکي هد سے سرحد ملي هوئي تهي پہونچا اور وهاںسے کوہ قاف کے قریب گیا جسکے نیچے اُس دامن میں شہر سکندریہ کي اُسنے بنیاد ڈالي پھر بیکٹریا کے پہاڑونمیں سے گذرا *

غالباً ڈرینگي اور زرنگي ایک هي قوم هی اور اسٹریبو صاحب نے بیان کیا هی که ملک ارکوٹیا دریاے اٹک تک چلا گیا تھا اور اِسمیں کچھہ شبہہ نہیں که جٹرو ساحل سمندر پر واقع تھا سیستان سے بیکٹریا میں جانے کے لیئے دو راستہ هیں ا تو هرات سے دوسرا کوہ هندوکش کي گھاٹي میں سے جو کابل کے شمال میں اُن مقاموں کے درمیان میں جو پہاڑ هیں اُن میں سے ممکن نہیں خصوصاً ج کے موسم میں جسمیں سکندر نے کوچ کیا تھا § سکندر نے مشرقي راہ اختیار کیا وہ سیدھا بیکٹریا کیطرف جاتا جیسا که بیان مذکورہ بالا سے خیال میں آتا هی سال بھر تک کہیں برف اُسکو نظر نه آتا تا وقتیکه وہ قندهار کے مشرق کیطرف کچھہ نه بڑہ جاتا اور جٹرروزیہ اُسکے داهنے هاتھہ پر بہت دور رهجاتا اِس لیئے هی (خصوصاً جس قاتل کے تعاقب میں وہ گیا تھا اُسکو هندوستانیوں نے حواله کیا) که اُس نے دارا کے قاتل کا تعاقب شورا تک اور وادي بولان کي کیا هوگا (یہہ وہ راہ هی جو سکندر کے آمد و شد کے لیئے کنولي صاحب نے هی) || اور اَرکوٹیا والوں کے پاس کے هندوستاني دادر کے قریب بستے هونگے *

حالات بمبئي کي جلد ۲ صفحه ۲۱۹

هندوؤں کا جو همنے اوپر ذکر کیا هی اُنسے زمانه حال کے ققل مکان کی وہ هندو مراد نہیں هیں جو دریاے اٹک کے مغرب کے ملکوں میں شہر ما (جو سابق میں روس کا دارالسلطنت تھا) پائے جاتے هیں اور نه اِسباب کچھہ گفتگو کرتے هیں که سکندر کي مہم سے آجتک وہ هندو کہاں کہاں آباد هی

† ایریئن صاحب کي تاریخ جلد ۳ باب ۲۸

‡ اسٹریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۱ صفحه ۳۵۵ مطبوعه سنه ۵۸۷

§ کلنٹن صاحب کے بڑے بڑے واقعات کے سنوں کي تاریخ کي بمو قبل مسیح تین سو تیس میں دارا جولائي میں قتل هوا اور سکندر موسم بیکٹریا میں پہونچا

|| لارڈکیین صاحب کي فوج نے جب سے اِس راہ سے کوچ کیا هی تب لُعں سے خوب واقف هوگئے هیں

کي نسل ميں سے هي اگرچه وه بهي بت پرست هيں ليکن اُنکي اور هندوؤں کے مذهب
ميں کوئي مشابهت نهيں پائي جاتي اٹک کے مغرب کے تمام ميدان ميں کوهقاف کے
سلسلہ سے سمندر تک جو لوگ آباد هيں اُنميں سے بهت سے جاٹ هيں جنکي نسل
کي بحث که وه قوم جيٹي ميں سے هيں دوسرے تتمه ميں هوچکي هي ليکن وه ايک
هندوستاني زبان بولتے هيں اور اُنکے همسايه جو مغرب کي طرف کو آباد هيں هندوؤں
ميں سے اُنکو سمجهتے هيں جو پهاڑ ميدان کو مغرب کيطرف گهيرے هوئے هيں وه
مختلف نسلوں کي قوموں کے قبضه ميں هيں ان ميں سے جو هندو مشهور هيں وه
هندو هيں ليکن اُنميں سے اکثر نے اسلام قبول کرليا هي اس بيان ميں قديم اورايتي
کا بهي تمام ملک داخل هي *

اب اگر اِن قديم اور زمانه حال کے بيانوں کو عموماً ديکهنے سے هم اُن لوگوں کي
ابتدائي آبادي پر غور کريں جنکا اُنميں ذکر هي تو شايد يهه سمجهنا کچهه
بعيد القياس نهوگا که شمالي پهاڑوں کے باشندوں کي اور هندوؤں کي نسل ايک هي
تهي ليکن اُنهوں نے برهمنوں کا مذهب اختيار نکيا هوگا اور جهاں اب وه بستے
هيں وهاں اُس زمانه سے پہلے وه آباد هوگئے هونگے جسميں ميدان ميں رهنے والے
بهائي برادروں کا اول هي اول حال معلوم هوا ليکن اِس بے ٹهکانه قياس پر
ايک اِشاره هي کرنا کافي هي کچهه زياده چهان بين مناسب نهيں غالب يهه هي که
ميدانوں ميں جو هندو نسل کي قوميں موجود هيں وه هندوستان سے مختلف
وقتوں ميں گئي هونگي باوجود مذهبي امتناع اور اسٹريبو صاحب کي شهادت کے
اِسکا يقين کرنا مشکل هي که جو آسان طريق آمد رفت کا ايک ايسے دريا کے
ذريعه سے حاصل تها جسميں جهاز راني هوسکے اُس سے لوگوں کو يهه ترغيب نهوئي
که اُس دريا کے دونوں کناروں پر پهيليں گو قريب کے دونوں ملکوں ميں سے پهلے
ايک آباد هوا هو اور اُس ميں علم و تربيت کا شيوع هوا هو اِسليئے ميري راے
هي که هندوستانيوں نے اِس دريا کے مغربي کناره کو ابتداے هي ميں آباد کيا هوگا
اُس کناره کے قرب و جوار کے ملک جيسے جب تهے ويسے هي اب بهي کم آباد هيں
اور مقاموں کے درياے اٹک کے دهانه کيطرف جو بهت سے لوگ جا جا کر
بسے اُنميں شايد وه لوگ هوں جنکے نقل مکان کرنے کا تذکره کرشن جي کے
کے ترک وطن کرنے کي روايتوں ميں موجود هي بلا شبهه اِس قوم کي ايک
ملک سنده ميں آئے هوئے ايکهزار برس هوئے اور اُسميں کے بهت سے لوگ اُسکے
گجرات تک جا پهونچے † *

اٹک کے مغرب والي هندو قوموں کے ملک کي حدود کي نسبت شک مٹانے کيواسطے

* کرنل ٹاڈ صاحب کي تاريخ راجستان کي جلد ۱ صفحه ۸۵ و ۸۶ اور جلد ۲
۲۲۰ کا حاشيه اور صفحه ۳۱۲ اور کپتان ايم مرفو صاحب کي تحرير مندرجه

آخرکار ایرانیوں کي فرمانبردار هوئیں غرض که ایریئن صاحب کے بیان سے یهه نهیں معلوم هوتا که دریاے کو فینز یعني دریاے کابل کے جنوب میں هندو آباد تھے اور استریبو صاحب کے بیان سے یهه نتیجه نکل سکتا هی که پروپامائیسس والوں اور قوم اورایٹي کے درمیان میں سکندر کي مهم کے بعد تک هندو نه تھے † لیکن ایریئن صاحب نے جو دریاے اٹک کے نیچے کي طرف کي قوموں کا حال بیان کیا هی اُس سے یهه قیاس میں آتا هی که استریبو صاحب دریاے اٹک کے نیچے کي طرف اور اوپر کي طرف غرض که دونوں طرف کے ملکوں کا حال ملا جلا بیان کیا هی اور ایران کي حد پر هندوؤں کے هونے سے بالکل انکار اُنکي مراد نهیں هی *

ایریئن صاحب کے بقول ‡ اورائیٹي ایک هندوستاني قوم تھي اور سمندر کے کنارے کنارہ ایک سو پچاس میل تک آباد تھي اُس قوم کے لوگ اور هندوستانیوں کا سا لباس پهنتے اور هتیار باندهتے تھے لیکن زبان اور چال چلن اُنسے مختلف تھي *

یهه سب لوگ یهانتک که دریاے اٹک کے پاس تک کے آدمي اصل میں خاص هندوستاني هونگے کیونکه کهتے هیں که سیمبس جو اس قوم کے اُن پهاڑوں پر بسنے والي شاخ کا سردار تھا جنکا سلسله سندہ کے شمال میں دریاے اٹک تک چلا گیا هی برهمنوں کا بهت معتقد تھا *

جو قومیں دریاے اٹک کے مغربي کنارہ تک اگلے وقتوں میں بستي تھیں اُنکا حال اُس مقام کے اس زمانه کے باشندوں کا حال بیان کرنے سے کسیقدر روشن هو جاویگا *

کوہ قاف کے سلسله کے اس مقام سے جهاں پر کوہ سلیمان کے سلسله میں کا [illegible] اماس تقاطع کرتا هی اٹک تک هندوستاني نسل کي قوم آباد هی جو حال میں افغان کے تابع هی جسنے تهوڑي مدت سے اُس خطه کو فتح کرلیا § ان هي پهاڑوں [illegible] حصه بالائي میں زیادہ تر شمال کے جانب ایک اور قوم کافر اباد هی اُس کي [illegible] میں اور شنسکرت میں بهتسا تعلق هونے سے معلوم هوتا هی که وہ قوم هندوستاني

† سٹریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۷۲۴ استریبو صاحب نے ایراٹستھنز کا جو مقوله نقل کیا هی وہ یهه هی که دریاے اٹک هندوستان اور ایریانه کي حد فاصل تھا اور اُس دریا کے مغرب کا تمام ملک ایرانیوں کے قبضه میں تھا لیکن اسکے هندوستانیوں نے اهل مقدونیه سے بهت سا حصه ملک ایران کا حاصل کرلیا انتقال مملکت کا حال اُنهوں نے صفحه ۶۹۸ میں مشرح بیان کیا هی اور لکھا هی یهه ملک سکندر نے ایرانیوں سے لیکر اپنے قبضه میں رکھا تھا لیکن سلیوکس نے اُسکے سندراکٹس کو دیدیا

‡ کتاب مهم سکندر جلد ۴ باب ۲۱ اور تاریخ هندوستان باب ۲۵

§ یهه خطه کسیقدر اُس خطه سے وسعت میں کم هی جسمیں بقول ایریئن صاحب کے پهلے هندو بستے تھے جسکي وسعت کوفینز تک تھي کوفینز سے غالباً دریاے پنجکوره مراد هی جو کابل کے شمال میں بهتا هی

البتہ پلیني صاحب بیان کرتے هیں کہ بعضے آدمي جڈروزیا اور آریکوسیا اور اریا اور پیروپامائیسس نامی ایران کے چاروں صوبوں کو هندوستان سے متعلق سمجھتے هیں لیکن انکو هندوستان سے متعلق سمجھنے سے قریب دو تہائي ایران کے هندوستان میں شامل هوا جاتا هی *

شنسکرت کے مورخ یونانیوں کے اس راے کو کہ اٹک اُنکے ملک کي مغربي حد هی استحکام دیتے هیں اور اٹک سے آگے کي اور قوموں کو یاونا اور اور وحشیوں میں شمار کرتے هیں بیشک یہہ روایت عموماً تسلیم کي هوئي موجود هی † کہ کسي هندو کو اس دریا پر سے عبور نکرنا چاهیئے اور قدیم زمانوں میں بھي جو عمل اس روایت کے خلاف هوا وهي اس روایت کے قدیم هونے کي دلیل هی *

اُن هندوستانیوں کا ذکر جو دریاے اٹک کے مغرب میں تھے

اب یہہ بات صاف هی کہ دریاے اٹک کے اُس پار کے هندو تھوڑے سے اور متفرق اور جو کچھہ کہ اُنکا حال متقدمین نے بیان کیا هی وہ اب لوگوں پر ظاهر هوگا اونچہ شمال کیطرف سے اُنکا حال هم بیان کرنا شروع کرتے هیں *

لیریئن صاحب اپني تاریخ هندوستان کے اغاز میں ایسساسیني اور ایستاسیني کو اُن هندوستاني پہاڑوں کي قومیں بیان کرتے هیں جو دریاے اٹک اور دریاے کوفینز کے درمیان واقع هیں لیکن وہ اُنمیں اور اور هندوستانیوں میں اُنکے گورے رنگ اور پست قد سے امتیاز کرتے هیں غرض کہ وہ اُنکو عموماً هندوستاني نہیں ٹھہراتے اور سکندر کي مهم اپني تاریخ هندوستان میں نہ اُن لوگوں میں برهمنوں کا موجود هونا بیان کرتے نہ هندوؤں کي سي کوئي خاص رسم اُنمیں بتاتے هیں وہ کہتے هیں کہ وہ قومیں اسیریا یعنے اشور والوں کے تابع تھیں اور بعد اُنکی میڈیا والوں کے مطیع هوئیں اور

---

† کرنل ولفورڈ نے کوہ قاف کے جواب مضمون میں اسي بحث پر جس اشلوک کا دیا هی اور وہ جواب مضمون کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۶ صفحہ ۵۸۵ مندرج هی اُسکو دیکھو کرنل صاحب جو هندوؤں کے قدیم ملکوں کے وسیع هونے طرف مائل هیں اسبات کے ثابت کرنے میں سعي کرتے هیں کہ اس اشلوک میں ے دریاے کاما جو اٹک کا ایک معاون دریا هی مراد هی اور خود دریاے اٹک اب اُس جگہہ پر نہیں بہتا جہاں پہلے بہتا تھا اور یہہ ممانعت اس دریا سے کرنے کي تھي اُسکے مخرج کے پاس هوکر گھوم کر دوسري طرف جانے کي نہیں تھي چہ مدت سے اُس ممانعت کا کچھہ خیال نہیں کیا جاتا — کرنل صاحب اس کے وجود سے انکار نہیں کرتے صرف یہہ کہتے هیں کہ ایک زمانہ میں اسپر یہہ نہیں کیجاتي تھي *

واقف نه تهے اور اُنکو اُسکے اُس حصه کا حال بهي اچهي طرح معلوم نه تها جو ایران کے تابع تها § اگرچه اور یوناني مورخ اٹک کے پار والے هندوستانیوں کا ذکر کرتے هیں مگر وه هندوستان کو اُس دریا کے مشرقي کنارہ تک محدود سمجهتے هیں ایرینُن مورخ نے پهاڑیوں کو اُس مقام سے هندوستاني نام سے پکارا جهانسے سکندر پیروپا میس میں داخل هوا مگر اٹک کا حال بیان کرتے وقت لکها هی که سکندر صبح دم دریاے اٹک سے عبور کرکے هندوستانیوں کے ملک میں داخل هوا اور بعد اسکے فی‌الفور اُس ملک کے لوگوں کا حال بیان کرنا شروع کردیا هی † اسي بیان میں پهر وه صاف صاف بیان کرتا هی که اٹک پهاڑوں سے لیکر سمندر تک هندوستان کي مغربي حد هی ‡ سکندر کے هندوستان کي مهم کے بیان میں اُس مورخ کا قول هی که هندوستان صرف اُس خطه کو سمجهنا چاهیئے جو دریاے اٹک کے مشرق میں هی اور جو لوگ اُسمیں آباد هیں جنکا ذکر اب هونے والا هی اُنکو هندوستاني سمجهنا لازم هی *

اسٹریبو صاحب جو هندوستان کي تاریخ لکهنے والوں میں سے نهایت نکته چین اور دانشمند هیں وه بهي هندوستان کي مغربي حد پهاڑوں سے سمندر تک دریاے اٹک هي کو بتاتے هیں اور ایراٹاستهینیز کا قول اپني راے کي تائید میں نقل کرتے هیں § *

§ اٹک کے مشرق کي طرف کے هندوستانیوں نے برابر سکندر سے یهي ظاهر کیا که هم پر کبهي کسي نے حمله نهیں کیا یهه ایسا کلام هی که اگر اُنکو سکندر ایران کي اطاعت سے ازاد کرایا هوتا تو وه هرگز منهه سے نه نکالتے ایرینُن مورخ بیکس اور هرکیولیز سیساسٹرس سمیریمس سائیرس کے حملوں سے جو مشهور هیں ایران پر هوئے هیں بجز اُن حملوں کے جنکا دیوتوں کي روایتوں میں ذکر هی انکار کرتے هیں اور اسٹریبو صاحب اُنکو بهي قبول نهیں کرتے اور کهتے هیں که ایرانیوں نے هندوستان میں سے سپاه بهرتي کي هی لیکن کبهي حمله نهیں کیا هی (ایلفنسٹن صاحب کي تاریخ هندوستان صفحه ۸ و ۹ اور اسٹریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ کا آغاز اور ڈائیوڈورس کي کتاب جلد ۲ صفحه ۲۳ نسخه مطبوعه سنه ۱۶۰۴) جن وجوهات پر بعض اوقات یهه کها جاتا هی که ایراني گنگا یا جمنا تک هندوستان پر قابض تهے اُنکو میں دریافت نهیں کرسکا میجر رنل صاحب کي راے (مگر وه صرف پنجاب سے متعلق هی) اُس بڑے خراج پر مبني هی جو هندوستانیوں نے ایرانیوں کو دیا مگر وه خود ثابت کرتے هیں که یهه مبالغه هی (جغرافیه هیروڈوٹس صفحه ۳۰۵)

† کتاب مهمات سکندر جلد ۵ باب ۴

‡ ایضاً جلد ۵ باب ۶

§ اسٹریبو صاحب کي تاریخ جلد ۱۵ صفحه ۴۷۳ و ۴۷۴ مطبوعه سنه ۱۵۸۷ اور جلد ۱۵ صفحه ۴۹۷ میں اُنهوں نے دریاے اٹک کو ایران کے مشرقي حد بیان کیا هی

تیسرا تتمه

هندوستان کے وہ حالات جو یونانیوں نے لکھے هیں

هندوستان کے جو حالات یونانیوں نے بیان کیئے هیں اُنکي جهان بین کرنے
پہلے همکو یهه بات تحقیق کرلي ضرور هی که هندوستان کے نام سے یوناني کونسا
ک مراد لیتے هیں *

هندوستان کي مغربي حد دریاے اٹک هی

سکندر کا حال لکھنے والے مورخ اُس پہاڑي ملک کے باشندوں کو جو کاکسس یعني
قاف کے وسیع دامن کے جنوب میں اور دریاے اٹک کے قریب واقع هی هندوستاني
هیں اور ایک اور قوم کا حال هندوستاني قوموں میں بیان کیا هی جو دریاے
کے مغرب میں سمندر کے کنارہ پر بستي تھي ان دونوں میں سے هر ایک قوم ایسے
زمین میں آباد تھي جو دریاے اٹک سے ایکسو پچاس میل تک مغرب کي جانب
تها اور جنوباً شمالاً اسقدر وسیع نه تها اُنکے اُس ملک میں ایک بڑا خطه ایسا
تها جسمیں ایسي غیر قومیں بھي آباد تهیں جو اُنکي نسل سے علحدہ تهیں مگو
ے اٹک کے قریب خصوصاً۔ اُسکے نیچے کے حصه پر اور هندوستاني قومیں تهیں
مذکورہ بالا دونوں قوموں سے کم تهیں *

سمندر کے کنارہ پر کے هندو اور ایتي اور اربائیتي مشهور تهی اور میجر رنل صاحب
خیال کرتے هیں که وہ لوگ تهے جنکو یوناني مورخ هروتوتس نے ایشیا کے اهل
پیا لکھا هی اور انکا ملک بلوچستان کے پہاڑوں اور سمندر کے درمیان میں ایک
خطه تها اور مکران سے مغرب کیطرف اُن پہاڑوں کے سلسله کے سبب سے علحدہ
جنپر راس ابو واقع هی جهاں مشهور هنگلیز کا مندر هندوؤں کا اب بھي موجود
جی هندوستانیوں کو هروتوتس دارا کي قلمرو کے صوبوں کا باشندہ بتاتا هی غالباً
سرے کے شمال کے رهنے والے یعنے کوہ قاف کے نیچے کے بسنے والے هندوستاني تهے
وہ صاف صاف بیان کرتا هی که جنوب والے هندوستاني ایران کي سلطنت سے
علاقه نهیں رکھتے تهے † میجر رنل صاحب نے ثابت کیا هی که هروتوتس صاحب
کچهه علم هندوستان کا تها وہ اُس بیابان سے زیادہ نه تها جو دریاے اٹک کے
میں هی ‡ معلوم هوتا هی که هروتوتس صاحب هندوستان کي وسعت سے بخوبي

† تهیلیا صفحه ۱۰۱ و ۱۰۲
‡ هروتوتس صاحب کا جغرافیه صفحه ۳۰۹

کرتا تھا دریاے اٹک پر ایا تو اسنے اپنے پورانے حریفوں کو یہاں دور و دراز فاصلہ کي بستي میں پہچان لیا † ان لوگوں کا نام اب بھي جیٹ یا جاٹ ‡ هی اور اس زمانہ میں بھي اٹک کی دونوں کناروں پر کثرت سے موجود هیں اور پنجاب راجپوتانہ اور بلوچستان کے مشرق میں دهقان جاٹ هي هیں اور اکثر مقاموں میں اُنکا مذهب اسلام هی *

جاٹوں کي جیٹ سے اصلیت نکلني پر جو صرف ایک اعتراض پیش کیا جاتا وہ یہہ هی کہ وہ راجپوت قوموں کے بعضي فہرستوں میں شامل هیں اسلیئے خالص هندو سمجھي جاتي هیں لیکن کرنل ٹاڈ صاحب جنسے یہہ بات هوئي اُسکو اس بیان سے بے اصل کرتے هیں § کہ اگرچہ اُنکا نام فہرست داخل هی مگر اُنکو راجپوت هرگز نہیں سمجھا جاتا اور کوئي راجپوت اُنمیں نہیں کرتا اور ایک اور مقام * پر وہ یہہ کہتے هیں کہ بجز ایک نہایت مشکل کے هندوؤں کي وسمیں اُنمیں بالکل نہیں هیں اور وہ خود اسباب کي تائید هیں کہ اُنکا مخرج جیٹ هی لیکن اگر اُن کي زبان ایسي هندي ثابت هووے کسي اور زبان کي آمیزش نہیں تو اس راے پر یہہ اعتراض قوي هوگا کر نہووے *

راجپوتوں کے مغرب سے نقل مکان کرنیکو جیٹي کے حملہ سے متعلق هونیکا قرین قیاس یہہ طریقہ هی کہ جن قوموں کي نسبت یہہ لکھا هی کہ پہلے پہل زمانہ میں وہ اٹک کے اُس پار گئیں جنکو سکندر نے غالباً جنوب میں پایا قوموں کا کسیقدر حصہ ستھیا والوں کے یورش کرنے کے سبب سے اپني نئے مقبوضہ سے خارج هوکر اپنے قدیمي ملک کو اپنے بھائیوں میں شریک هونے کے واسطے مذهب اور اطوار میں کبھي غیریت نہ تھي واپس چلا آیا *

اس سے میں یہہ نتیجہ نکالتا هوں کہ جاٹ ستھیا والوں کي نسل میں تو هوں مگر راجپوت سب کے سب خالص هندو هیں *

---

† تاریخ شرف‌الدین جسکا حوالہ ڈي گگنیز صاحب نے اپنے کتبوں کي ۲۵ صفحہ ۳۲ میں دیا

‡ جاٹ سے وہ جاٹ مراد نہیں هیں جو اگرہ کے قرب و جوار میں اسمقام پر اُنکا کچھہ ذکر نہیں هی

§ ٹاڈ صاحب کي تاریخ راجستان جلد ۱ صفحہ ۱۰۶

* ایضا جلد ۲ صفحہ ۱۸۰

...پیوتوں کے چندھي قوموں کے نام ایسے ھیں جنکے شنسکرت میں کچھہ معني ...رسکتے ھیں کیا اُن ناموں کے معني تاتار کي کسي زبان میں ھوسکتے ھیں اور کیا ...م هنو قوموں کے ناموں کے معني شنسکرت میں ھوسکتے ھیں *

... پانچویں هم بلا تامل یہہ تسلیم کرسکتے ھیں که دوسري صدي میں دریاے اٹک ...قریب ستھیا والے بستے تھے مگر یہہ ظاهر نہیں هوتا که اِس موقع پر رهنے سے وہ ...پوت کیونکر بن گئے هندوستان میں ایراني اور افغان اور انگریز مدتوں رهے مگر ...ے کسیکو هندوستاني قوموں کي فهرست میں کبھي جگہہ نہیں ملي *

...چھٹي کا سماس جو صرف ایک جہاز ران تھا هندوستان کے اوپر کے حصوں کا ...صحیح حال غالباً نجانتا هوگا اور سفید هنز بقول ڈي گگنیز صاحب † کے ...جنکا دارالسلطنت آرکینج یا خیوا تھا اِس لیئے یہہ ممکن معلوم هوتا هی ...جہاز ران نے ناواقفیت کے سبب سے جیتي اور هنز کو گڈ مڈ کر دیا لیکن اگر ...ان تسلیم کرلیا جاوے تو اُس سے ظاهر هوتا هی که هندوستان کے اوپر کے ...لوگ هنز کے نام سے آگاہ تھے اور اُس سے یہہ بھي ثابت هوتا هی که جن ...هنز کہتے تھے وہ چھٹي صدي تک راجپوت نہیں بنگئے تھے *

...ساتویں ڈي گگنیز صاحب کا بیان صحیح اور سچ معلوم هوتا هی اُنکے ...صرف اٹک والے ستھیا والوں کي اصلیت هي نہیں معلوم هوتي بلکه یہہ بھي ...هوتا هی که اُنکا انجام کیا هوا جو اِسبات کي کافي دلیل هی که وہ کسي ...میں حلول نہیں کرگئي ‡ جن لوگوں کو چیني یوکي اور تاتاري جیت اور ...یز مورخ جیتي کہتے ھیں وہ ایک بڑي قوم تاتار کے مرکز میں تیمور لنگ ...تک موجود تھي دوسري صدي قبل مسیح میں اُس قوم کو هائینگنو قوم نے ...همیشه اُسکي عداوت رهتي تھي اُسکے اصلي ملک سے نکال کر چین کے سرحد ...دیا اور قریب ایکسو چھبیس برس قبل مسیح میں اِس شکست یافته قوم نے ...قع ایران کو فتح کرلیا اور اِسي زمانه کي ایک اور قوم سو نے جسکو اُسي ...نو نے اپنے عروج کے شروع میں اُسکے اصلي وطن سے نکال دیا تھا یونانیوں ...چھین لیا سنه عیسوي کے آغاز میں یوکي فتح کرتے کرتے ایران سے دریاے ...یس کے ملک تک آئے چیني مورخوں نے جو کچھہ اِنکا حال قلمبند کیا هی ...ور صحیح هي کہتے ھیں که جو لوگ اٹک کے پاس کے ملک میں اِس قوم ...رهیں آباد هوگئے اِسي سبب سے جبکه تیمور جو تاتار میں جیت سے لڑا

...جلد ۲ صفحه ۳۲۵

...ڈي گگنیز صاحب کي تاریخ قوم هنز جلد ۲ صفحه ۲۱ لیکن زیادہ تر کتبوں ...کي جلد ۲۵ معه مشموله تحریر ڈي این ول صاحب کے دیکھني چاهیئے

اورہمیں نے اُنکے مذہب کے کسي ایسے حصہ کا حال نہیں سنا جسکي اصلیت ہندوؤں کے خالص مذہب میں سے نہو فی الحقیقت جن باتوں میں بعض راجپوتوں کو ستھیا والوں سے مشابہہ کیا جاتا ھي وہ باتیں تمام راجپوتوں میں عام ہیں بلکہ اکثر اُنمیں سے تمام ہندوؤں میں پائي جاتي ہیں برخلاف اسکے جن باتوں کو ستھیا والوں کے اطوار کے نمونہ کیطرح انتخاب کیا گیا ھی اُنمیں سے اکثر تمام جاھل اور اکھڑ قوموں میں ہوتي ہیں ظاھرا انمیں سے بہت سے طور طریقہ سکینڈي ناویا یا جرمني والوں کے ہیں گو ان قوموں کي نسل مشرقي ستھیا والوں کي نسل کے ساتھہ مشترک فرض کریں مگر اُنکے اطوار کي مشابہت ثابت ہوني باقي ھی *

اگر مشابہت کي دقیق باتوں کے تحقیق کرنے کے بجاے ہم ستھیا والوں اور ہندوؤں کي عام خصلت کي مطابقت کریں تو ظاھر ھی کہ کوئي دو چیزیں ایسي دنیا میں نہیں آسکتیں جو کچھہ کم مشابہت رکھتي ہوں *

ستھیا والا پست قد گٹھا ہوا جسم ہاتھہ پاؤں موٹے تازہ اور قوي کشادہ چہرہ رخساروں کي ہڈیاں اوبھري ہوئي آنکھیں تنگ اور لنبي جنکے کونے نکیلے ہوتے ہیں گھر اُسکا خیمہ یا ڈیرہ وغیرہ اور پیشہ چرواہاپن خوراک گوشت اور پنیر اور دھي وغیرہ اور پوشاک حیوانوں کي کھال یا اون ہر شخص اُنمیں کا چست رہنے والا اور محنتي اور صحرا نورد اور بے چین اور راجپوت کشیدہ قامت خوبصورت ہندوؤں کا ڈھیلا جب تک کسي وجہہ سے بر افروختہ نہو پژمردہ خاطر اور کاہل رہتا ھی مسکن اُسکا مکان اور لباس باریک اور ڈھیلا بھڑک دار خوراک اُسکي غلہ اور زمین کے قبضہ پر جان دینے کو موجود بجز اشد ضرورت کے ایک ھي مقام پر قیام رکھنے کا پابند اگرچہ اکثر جنگل میں یا جنگل کے قریب رہتا ھو مگر مویشیوں کے ریوڑ کي خبرگیري جو کمتر فرقوں سے مخصوص ھی کبھي نہیں کرتا *

چوتھے نام کي مشابہت جب تک کثرت سے اور اور حالات سے اُسکي تائید نہو نہایت کمتر درجہ کي ضعیف دلیل ھی سو اِس موقع پر ایسي دلیل بھي اِسقدر ھی کہ بمنزلہ نہونے کے ھی علاوہ جیت کے جسکا آگے ذکر ہوگا بہت بڑي میل ایک گمنام قوم کے نام سے جو راجپوتوں میں ھن کہلاتي ھی اُس بے ٹھکانے بڑي قوم کے ساتھہ جسکو رومي ھنز کہتے تھے یا ترکوں کي اُس بڑي قوم کے نام کے ساتھہ جسکو ایک زمانہ میں چیني ھیني یون یا ھائینگ نو کہا کرتے تھے پائي جاتي ھی اگرچہ ھنز قوم اب کچھہ معدوم سي ھی لیکن قدیم زمانہ میں وہ کسیقدر امتیاز رکھتي تھي اُسکا ذکر بعض قدیم کتبوں میں پایا جاتا ھی لیکن کوئي اور بات ایسي نہیں ملتي جسکے سبب سے اُسکو قوم ھنز یا ھائینگ نو سے مشابہہ سمجھا جاوے *

ہندوؤں میں سے راجپوتوں کے اصل ہونے کے خلاف پر یہہ کہا جا سکتا ھی

چھٹی یہہ کہ اُوپر کے حصہ هندوستان میں سفید یعني گورے هنز لوک کاسمس انتیکو پلیوسٹیز کے زمانہ میں موجود تھے *

ساتویں یہہ کہ ڈي گگنیز صاحب چیني مورخوں کي سند سے بیان کرتے هیں کہ دریاے اٹک کے اوپر کے حصہ کے قرب و جوار کے ملک کو یوکي یا جیتي کے ایک گروہ نے تم کیا چنانچہ اُس دریا کے دونوں کناروںپر اب بھي جیٹ موجود هیں *

ان دلایل میں سے پہلي دلیل ایسي کچھہ قطعي نہیں هی جسکو بلا حجت تسلیم کیا جاے یہہ بات ظاهر هی کہ هندوستاني قومیں اور ملکوں کي قوموں کي طرح اپني نسل سے ناواقف هوسکتي هیں یا اگر اُنکو معلوم بھي هو تو اُسکو ایک کہاني سے ترقي کے درجے هوتے هیں اس کہاني کے ذریعہ سے سواے آبو پہاڑ کے جو گجرات کے ... و مغرب میں هی ستھیا کے قرب جوار تک بھي سراغ نہیں چلتا اور کرنل ٹاڈ صاحب نے جن هندوستاني قوموں کو اهل ستھیا بتایا هی اُنمیں سے شاید کوئي ایک ... کہ وہ بھي تھیں اُن چار راجپوت قوموں میں سے هیں جنکا ستھیا والوں کا ... م هی *

دوسرے صرف یادو کي بڑي قوم دریاے اٹک کے اُس پار سے آئي جسمیں سے کرشن هوئے هیں اور یہہ خالص هندو قوم هی هندوستان میں کرشن جي کي وفات کے ... اُس قوم کے دریاے اٹک کے مغرب کي طرف جانے کي کہاني مشہور هی یادو قوم ... ک حصہ جسکا نام شاما هی بلاشبہہ مغرب سے ساتویں آٹھویں صدي میں آیا دریاے اٹک کے پار جانے سے پہلے وہ هندو هي تھے اور جو قومیں مغرب میں ... بھي رهتي هیں گو آج کل وہ مسلمان هیں اُنمیں سے بہت سي قوموں کو هندو ... نسل سے تسلیم کیا جاتا هی † سکندر نے دریاے اٹک کے مغرب میں هندوستانیوں ... قوموں کو پایا ایک کو پراپاتیسس میں اور دوسرے کو سمندر کے قریب اگرچہ ... دونوں قلیل گروہ اور آپس میں بے تعلق تھے مگر سمندر کے قریب کا گروہ راجپوتوں ... هندوستان میں نقل مکان کرکے آنے کے واسطے بغیر اسباب کے کہ همکو اهل ستھیا ... ک بھي خیال دوڑانے کي ضرورت پیش آوے کافي وافي هی *

... سرے اگر راجپوتوں کي کسي قوم کا مذهب اور چال چلن ستھیا والوں کے مذهب ... بار سے کچھہ مشابہت بھي رکھتا هو تو سمجھنا چاهیئے کہ هندوؤں کے مذهب ... ہ سے اسقدر زیادہ مشابہت اور یکرنگي هی کہ اُسکے مقابلہ میں اهل ستھیا ... مشابہت بالکل کالعدم ٹھہرے گي اور راجپوتوں کي زبان بھي هندي هی ستھیا کي ایک لفظ بھي اُسمیں نہیں پایا جاتا (جسقدر کہ اب تک تحقیق هوا هی)

† ٹاڈ صاحب کي کتاب جلد ۱ صفحہ ۸۵ اور پاٹینجر صاحب کي کتاب صفحہ ۳۹۳ اور آئین اکبري جلد ۲ صفحہ ۱۲۲

تاریخ موجود هی ان دونوں قوموں میں اجتماع واقع هوا تو اسبات پر همکو شبهه
هی که غیر ملک کے لوگوں کا زنار‌دار قوموں میں مخلوط هو جانا ایسی بات هی جسکا
منو نے کبھي خیال تک نهیں کیا یهه امر اُس زمانه میں جس کا بیان منو
کي تحریروں میں هی واقع نهوا هوگا اور اس عجیب اجتماع اور خلط کا کوئي
نشان سکندر کے زمانه میں باقي تتها کیوں که سکندر اور اُسکے همراهیوں نے
باوجودیکه هندوستان کو ملک ستهیا میں دو برس رهنے کے بعد بلکه اُس سے پیچھے
دیکھا مگر اُن دونوں قوموں کے کسي گروہ میں کوئي مشابهت نپائي پس اجتماع مذکو
قبل مسیح علیه‌السلام سو یا دو سو برس بلکه اُس سے بھي پیچھے واقع هوا هوگا
کرنل ٹاڈ صاحب نے بعض مقاموں میں ایسا هي خیال کیا هی مگر بعض مقاموں
میں یهه بھي بیان کرتے هیں که قبل مسیح علیه‌السلام چھٹي صدي میں ستهیا
ملک کے لوگ هندوستان میں نقل مکان کرکے آئے اور اس سے بھي پہلے زمانه کے
مکان بیان کیئے هیں یهه بات که مغلوں کي یورش سے پہلے جو اُنهوں نے چنگیز خا
کے زیر حکم کي تھي ستهیا کے لوگوں نے هندوستان پر یورش کي اسقدر غالب
که ذرا سے ثبوت سے اُسکا همکو یقین هوسکتا هی اور جو دلیلیں اسبات کي پیش
گئي هیں که بعد فتح کرنے بیکٹریا کے ستهیا کے لوگوں نے هندوستان کے ایک حصه
کو فتح کیا همکو اطمینان هوسکتا هی مگر یهه خیال کرنا که نهایت فخر و مشیخت
رکھنے والے هندو قوموں میں غیر ملک کے لوگوں کا ایسے زمانه میں داخل اور مخلوط
هو جانا جبکه منو کے مجموعه میں هندوؤں کي قوموں کے آپس میں نهایت کامل
امتیاز قایم هوچکا تھا اس قدر دشوار هی که اس امر کے قایم کرنیکے واسطه نهایت
صریح اور صاف دلیلیں درکار هیں اب دیکھنا چاهیئے که وہ دلیلیں کیا هیں *

اول یهه که چار راجپوت قوموں میں ایک کهاني اُنکي نسل کي مشهور هی
جس سے بشرطیکه هندوؤں کي تمام کهانیاں بامعني سمجھي جاویں یهه نتیجه نکل
سکتا هی که وہ قومیں مغرب سے آئیں اور اُنکو اپني اصلیت کا حال کچھه معلوم نهیں

دوسرے یهه که بعضے راجپوت بلاشبهه هندوستان کے مغرب سے آئے *

تیسرے یهه که راجپوتوں کا مذهب اور چال چلن ستهیا والوں کے
و اطوار سے مشابهه هی *

چوتھے یهه که بعض راجپوت قوموں کے نام ستهیا والوں کي قوموں
نام هیں *

پانچویں یهه که قدیم هندوں کي رو سے اٹک کے نیچے کے حصه کے آس
دوسري صدي میں ایسے لوگ موجود تھے جو ستهیا والوں اور هندوؤں کي آمیزش
سے پیدا هوئے تھے *

جنکي تاریخ سے هم واقف هیں قوموں میں شمار کیئے جانے پر هندوؤں کي نسبت
جلد تر اپني قوانین کے مجموعے بنا لیئے تھے اگرچه منو کے مجموعه کي ترتیب
اور مضمونوں سے بہت سي ترتیب اور شایستگي ظاهر هوتي هی لیکن یهه شایستگي
زمانه حال میں مرتب هونیکي ایسي دلیل نہیں هی که ناشایستگي زبان پر جو
اُسکي قدامت کا ثبوت هی کچھه غالب سمجھي جاوے دو هزار برس گذرے که رومي
اُن لوگوں کي نسبت جو اس زمانه میں شمالي قطب کے ملکوں میں آباد هیں زیادہ
شایسته تھے اور شاید دو هزار برس تک اُنسے شایسته مانے جاویں *

دوسرا تتمه

تبدیلیوں کے بیان میں جو ذات میں واقع هوئي هیں

بعض راجپوت قوموں کي نسل کے غیر ملکي هونے پر شبهه

ذات کي تبدیلیوں میں همنے وہ تبدیلي بیان نہیں کي جو بشرط ثابت هو جانیکے
تمام تبدیلیوں کي نسبت زیادہ منزلت رکھتي هی اس تبدیلي سے هماري غرض
سیتھیا کے لوگوں کا ایک گروہ چھتریوں کے فرقه میں داخل هو جانے سے هی اور
بات کرنل ٹاڈ صاحب † فرماتے هیں جس سے اورینٹل میگزین ‡ میں ایک
قابل مورخ نے جسکا نام معلوم نہیں کسیقدر اتفاق کیا هی کرنل ٹاڈ صاحب اُس
رمي اور شوق کے سبب سے جو اُنکو مشرقي قوموں کے حالات کے تحقیق کرنے
تھا اور ایک نہایت دلچسپ ملک (یعني راجپوتانه) کے حالات کے علم و آگاهي
نے کے باعث سے جس سے لوگ اُنکے زمانه تک نا اشنا تھے بڑي تعظیم و تکریم کے
حق هیں اور وہ نامعلوم مورخ ظاهرا اسمضمون پر بہت بڑي دسترس رکھتا هی ممکن
گہ وہ شاید هندو قوموں میں غیر ملکوں کے لوگونکے داخل هونیکي ایسي مثالوں
ف هی جنکو مینے نہیں سنا هی مگر جب تک که یهه مثالیں معلوم نهوں تو
بوري همکو راے مذکورہ سے اختلاف هی اور جو لوگ اس راے کي تائید کرتے هیں
قدر و منزلت همارے نزدیک صرف اُس صورت میں ظاهر هوسکتي هی که هم
یهه اُنسے اختلاف رکھتے هیں اُس کي وجوهات مفصل بیان کریں اب اگر یهه
کیا گیا هو که تمام هندو اور سیتھیا والے ایک هي نسل سے پیدا هوئے اور پیچھے
نے مخصوصات کے سبب سے جدا جدا دو قومیں هوگئیں تو اس معامله پر همکو
کرنیکي کچھه حاجت نهوگي لیکن اگر یهه کها جاوے که ایسے زمانه میں جسکي

† تاریخ راجستان جلد ۱
‡ جلد ۴ صفحه ۳۳ اور جلد ۸ صفحه ۱۹

مسائل کے حق میں مفید هو مگر ایسا هوگز نکریگا کہ نئي باتیں جو اُسکے زمانہ میں عام پسند هوں اُنسے بالکل اغماض کرے اور ایسے طریقوں کي تعلیم کرے جو زمانہ حال کے خیالات اور عقیدوں کے خلاف هوویں *

مگر خلاف اِسکے منو کا مذهب صریح بیدوں کا مذهب هی کیونکہ سري رامچندر جي اور سري کرشن جي اور زمانہ حال کے اور معزز دیوتوں کا بیان اُسکے مجموعہ میں نہ ادب و تعظیم سے نہ بے ادبي و حقارت سے کیا گیا هی اور نہ اون مباحثوں کیطرف اُسمیں کوئي اشارہ پایا جاتا هی جو اِن دیوتوں کے ماننے اور اور نئے مسئلوں کے سبب سے برپا هوئے اور نہ ایسے فرقوں کا اُسمیں تذکرہ هی جو قواعد معین پر چلتے هیں اور نہ بیوہ عورتوں کي خود کشي یعني ستي کا ذکر هی اُسکے بموجب برهمن بیل اور اور قسم کے جانوروں کا گوشت کھاتے تھے اور اپنے سے کمتر ذاتوں کي عورتوں کے ساتھہ شادي کرتے تھے علاوہ اِسکے اور بہت سے ایسے طریقوں کا اُسمیں بیان هی جو زمانہ حال کے هندوؤں کے عقاید کے خلاف هیں اور اُنپر بہت کم شبہہ هوسکتا هی اِس لیئے کہ وہ بہت دقیق هیں *

یہہ سب ایسي وجوهات هیں جنپر اِس مجموعہ کے زمانہ کو قیاس کرسکتے هیں اور خود منو کے زمانہ سے همکو کچھہ غرض نہیں هی اِسلیئے کہ اُسکا ظہور صرف ایسا نقلي هی جیسا کہ بھاگوت گیتا میں سري کرشن جي کا یا افلاطون اور سسرو کے مناظروں میں مناظرہ کرنیوالوں کا ظہور هی کوئي اشارہ مجموعہ میں اُسکے اصلي مولف کي طرف پایا نہیں جاتا اور نہ اُسکے قدیم مفسر کلوکا کے زمانہ کا کوئي سراغ لگتا هی منو کے بعضے مسئلوں کو زیب و زینت دینے اور اُنکي تشریح کرنے میں جو کلوکا نے کوشش کي اُس سے یہہ بات ظاهر هی کہ اُسیکے زمانہ میں لوگوں کي راے بدلنے لگي تھي لیکن بہت سے مفسر جنمیں سے بعضے بہت † قدیم هیں منو کے قواعد کو صرف نیک زمانہ (یعني ست جگ) سے متعلق بتاتے هیں اور اپنے زمانہ کے مناسب نہیں بتاتے اور کلوکا کي تفسیر مین کوئي ایسي قید پائي نہیں جاتي اِس لیئے یہہ نتیجہ نکل سکتا هی کہ اگرچہ مجموعہ کے اصلي مصنف کي نسبت کلوکا بہت پیچھے هوا مگر پھر حال اُن مفسروں سے بہت پہلے هوا جنکي رائیں ابھي بیان هوئیں *

مجموعہ کے مضمون پر غور کرنے سے کوئي بات اُس زمانہ سے جو همنے اُسکے واسطے مقرر کیا غیر مناسب نہیں معلوم هوتي شاید یہہ اعتراض هوسکتا هی کہ ایسے مجموعہ کي تالیف خصوصاً ایسي ترتیب سے قدیم زمانہ کا کام نہیں هی اور یہہ بات تحقیق هی کہ قبل مرتب هونے اِس مجموعہ کے ایک عرصہ گذرا هوگا جس میں قانون اور طریق اور رسم و رواج قایم هوئے هونگے لیکن یوناني اور اور قوموں نے

† سر ولیم جونس صاحب کے ترجمہ مجموعہ منو کے آخر کي شرح کو ملاحظہ کرو

منو کے مجموعۃ کا زمانۃ

بیدوں کے زمانۃ سے جو بطریق مذکورۃ قرار پایا منو کے مجموعۃ کے زمانۃ کے قایم
کرنے میں کوشش کرني چاهیئے سر ولیم جونس صاحب نے اِن دونوں تصنیفوں کي زبانوں
کو جانچا اور جسقدر عرصۃ رومي زبان میں اِسیقدر تبدیلي واقع هونے میں گذرا
اُس سے یہۃ نتیجۃ نکالا کۃ منو کا مجموعۃ بیدوں کي تالیف سے تین سو برس بعد
تصنیف هوا هوگا یہۃ تقریر بخوبي اِطمینان کے قابل نہیں کیونکۃ یہۃ کچھۃ ضرور
نہیں کۃ تمام زبانوں میں شایستگي کي ترقي ایک هي اندازۃ سے یکسان زمانۃ میں
یکساں مقدار پر هووے البتۃ اِس تقریر سے صرف یہۃ بات تو حاصل هوسکتي هی کۃ
ایک غیر فصیح زبان کے فصیح هونے تک بہت سا عرصۃ گذرا هوگا منو کے مجموعۃ
کي تصنیف کا زمانۃ دریافت کرنے کي ایک اور وجہۃ اُن قوانین اور چال چلن کا
فرق اور تفاوت جنکا اُس مجموعۃ میں ذکر هی آجکل کے قوانین و اطوار سے هی
اور یہۃ تفاوت بہت بڑا ظاهر هوگا اور اُن تبدیلیوں کي مناسبت سے جو سکندر کے
حملۃ تک هوئیں جنکو هم اب بیان کرینگے یہۃ نتیجۃ نکل سکتا هی کۃ اِس مجموعۃ
کے مسایل کے مروج هونے سے سکندر کے حملۃ تک بہت سا عرصۃ گذرا هوگا اِن
حقیقتوں کے مجتمع کرنے پر شاید هم مفروضۃ منو کے زمانۃ کو سکندر کے زمانۃ
(یعني چوتھي صدي قبل مسیح کے) اور بیدوں کے زمانۃ (یعني چودهویں صدي قبل
مسیح) کے وسط کے آس پاس کا کوئي زمانۃ قرار دے سکتے هیں اِس حساب سے
مجموعۃ کا مصنف نو سو برس قبل مسیح علیۃالسلام هوا هوگا *

آجکل کے مذهب اور اطوار سے اُس مذهب و اطوار کے مختلف هونے سے جو منو
کے مجموعۃ میں مندرج هی اور اُسکے اُس طرز بیان سے جسکا زمانۃ حال میں رواج
نہیں منو کے مجموعۃ کا بہت قدیم هونا ثابت هوتا هی *

یہۃ خیال کۃ اختلاف مذهب اور اطوار اور طرز بیان زمانۃ حال کي کسي جعلسازي
کے چھپانے کے واسطے برتے گئے هیں صحیح نہیں هی کیونکۃ اگر ایسا هوتا تو مضمون
میں برابر مناسبت کا قایم رهنا دشوار هوتا خصوصاً جبکۃ اُس مناسبت کي صحت کے
لیے همارے پاس یونانیوں کے لکھے هوئے حالات موجود تھے اور وۃ خیال اِس باعث
سے بھي صحیح نہیں کۃ مجموعۃ میں کوئي غرض جعلسازي کي کہیں پائي نہیں جاتي
صرف یہي بات اُسکے خالص هونیکي دلیل کافي هوسکتي هی *

اگر کوئي برهمن کسي مجموعۃ میں جعلسازي بھي کرے تو وۃ اُسکو اِسطرح
کریگا کۃ اُس سے اُس طریقۃ کي تائید هووے جو اُسکے زمانۃ میں رایج هو اور اگر
مذهب کي ترمیم پر آمادۃ هو تو اُسمیں ایسي عبارت داخل کریگا جو اُسکے نئے

بارهویں اور پندرهویں صدي قبل مسیح کے درمیان میں قرار دیتے هیں کم سے کم سب کے سب هندو بیاس جي کا زمانه تین هزار ایک برس قبل مسیح بتاتے هیں *

اهل یوروپ کي راے کا زیادہ صحیح اور درست هونا بهت پختگي کے ساتهه ایک مقام سے جسکو کالبروک صاحب نے دریافت کیا بلا حجت ٹهرتا هی چنانچه هر بید میں علم هیئت کا ایک رسالہ اِس فائدہ کے واسطے لگا هوا هی جس سے پترے کي ترتیب معلوم هووے اور اُس سے مذهبي فرایض کے اوقات دریافت هو جایا کریں اِس پر بهت کم شک هوسکتا هی که ان رسالوں کے مولف نے ایسي تحقیقیں اِنمیں درج کي هونگي جو اُسکے زمانه میں نهایت معتمد هونگي اور وقت کے ایسے حساب سے اُنکي تشریح کي هوگي جس سے اُنکے پڑهنے والوں کي سمجهه میں بخوبي آتي هونگي جو اندازہ وقت کا اُن رسالوں میں درج هی وهي اُنکے قدامت کي دلیل هی کیونکه وہ قمري مهینوں کے پانچ پانچ برس کا ایک ایک دور معه بیٹهنگي تقسیموں اور افزودگیوں اور اصلاحوں کے هی جنسے یهه ثابت هوتا هی که اُنمیں تمام اصول ان پتروں کے جو بعد بهت سي درستیوں اور اصلاحوں کے اِس زمانه میں تمام هندوستان میں رایج هیں موجود هیں مگر دلیل قطعي یهه هی که جو مقام راس سرطان اور راس جدي کا اس رسالہ میں قرار دیا هی (جسکا حال کالبروک صاحب نے مفصل بیان کیا هی) وہ وهي مقام هی جو چودهویں صدي قبل مسیح میں سرطان اور جدي تها † یقین یهه هی که کالبروک صاحب نے اِن رسالوں میں سے اِس مقام کے جهاں راس سرطان اور راس جدي کا ذکر هی جو کچهه معني لکهے هیں اُنپر کبهي کوئي اعتراض اور شبهه عاید نهیں هوا اور خود متن کي اصلیت پر شبهه کرنے کي کوئي وجهه دریافت کرني مشکل هی کیونکه جنتري کي قدیم صورت ایسي هی که هندوؤں کي چالاکي اور جعلسازي سے ویسي بني غیر ممکن هی علاوہ اِسکے ایک ایسے مقام کي صورت بدلنے پر کوئي هندو راغب نهیں هوسکتا تها جس سے ایک ایسي کتاب کا زمانه جسکو تمام هندو پینتیسویں صدي قبل مسیح کے بتاتے هیں چودهویں صدي قبل مسیح قرار پاوے *

ایک اور جواب مضمون میں جسکو اِس سے پهلے لکها تها ‡ کالبروک صاحب نے بید کے ایک اور مقام سے یهه ثابت کیا تها که مهینوں کے ساتهه موسموں کے مطابق هونے کے باعث سے برجوں کي ایسي حالت ثابت هوتي هی جسکا ایسا هوچکا اور اِس وجهه سے اُنهوں نے بید کي تالیف کو اُسي وقت قرار دیدیا تها بعدہ صریح دلیل سے ثابت کیا *

† کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۸ صفحه ۴۸۹

‡ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷ صفحه ۲۸۳

چاروں حصوں مرقوم الصدر کے تتمے

پہلا تتمہ

منو اور بیدوں کے زمانہ کے باب میں

منو کے مجموعہ کي یہہ قدر و منزلت کہ اُس سے لوگوں کا حال ظاهر ہوتا هی بالکل اُسکے قدیم زمانہ میں لکھے جانے پر منحصر هی جسکا ادعا کیا جاتا هی *

بیدوں کا زمانہ

منو کے مجموعہ کي تاریخ قرار دینے سے بیدوں کي تاریخ کا معین کرنا جسکا برابر منو کے مجموعہ میں دیا گیا هی ضرور هی جس طریقہ سے اس کتاب کا مجموعہ میں ذکر کیا گیا هی اس سے هم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ بید ایسے قدر و منزلت کے ساتھہ موجود ہونگے جسکے سبب سے اُنکي سند مانی جاتي هوگي جسکي پابندي هندوؤں پر فرض هوگئي تهي *

بیدوں کے بہت سے بھجن ایسي غیر فصیح زبان میں لکھے ہوئے هیں جس سے معلوم ہوتا هی کہ وہ باتي اور تمام بھجنوں وغیرہ بید کي نظم کے مرتب ہونے سے پہلے کے تصنیف هیں اور بعضے اگرچہ قدیم زبان میں هیں مگر شایستہ اور سنسکرت سے خارج نہیں هیں اِس لیئے اکثر کي تصنیف اور کل کي تالیف کے بیچ میں بہت عرصہ گذرا هوگا بیدوں کي تالیف کے هي زمانہ کي تحقیق کي توقع ہوسکتي هی *

سر ولیم جونس صاحب یجر بید کي تصنیف کا زمانہ چالیس بزرگوں کے زمانہ کے شمار کرنے سے قایم کرتے هیں جنکے ذریعہ سے اِس بید کے مسائل کا رواج ہوا ہیں سب سے پہلا پارس رامے کو بتاتے هیں جسکے زمانہ کو هیئت کي ایک علم کے زمانہ سے قرار دیتے هیں لیکن اُنکي تقریر اِطمینان کے قابل نہیں وہ یجر لکھے جانے کا زمانہ سنہ ۱۵۸۰ قبل مسیح خیال کرتے هیں اور بیدوں کے جمع ہونے کو سنہ ۱۲۰۰ قبل مسیح میں قایم کرتے هیں اور اور تمام یورپ کے عالم جنہوں نے اِس معاملہ کي تحقیق کي هی بیدوں کے مولف بیاس جي کا زمانہ

میں هوکر گذرے اُسکا نام بهي دکهن هي لیا اور ایک قوم کے بجاے کئی
قوموں سے واقف هونے تک زیادہ قوموں میں امتیاز نهیں کیا اور یهه بهي
غالب هی که مرهٹوں کے حالات میں بهت کم ایسي باتیں تهیں جنپر
وہ توجهه کرتے اگر اُنکے هاں کوئي بڑي سلطنت رهي هوتي
دکهن کي اور سلطنتوں کي طرح اُسکا حال بهي سننے میں آتا غالباً ا
قوموں کي طرح جنکے حالات انهیں کے سے رهے هیں اُنکا علم اور اُنکي
تربیت اُنهیں پر مخصوص اور منحصر رهي هوگي مگر اب بهي اُنکے
کي شایستگي میں بهت نقصان هی اور اُنمیں مصنف بهي بهت تهوڑ
هوئے هیں اور جو کچهه لطف و خوبي وہ رکهتے هیں به نسبت ذاتي
کرنے کے زیادہ تر مسلمانوں سے حاصل کي هی *

برخلاف اسکے اُنکے غار میں کے مندروں سے یهه بات ظاهر هوتي
که اُنهوں نے بڑي مدت تک هنر کي مشق کي اور وہ بڑے ذي
اور صاحب قوت تهے اور جبکه مسلمانوں نے اول هي اول حملے کئے
ایلورا کے مندروں پر اُنکي توجهه هوئي یعني اُنهوں نے اُنکي تعریف کي

مرهٹوں کي شهرت آخر زمانه میں هونے کو تهي جس میں
تقدیري بات تهي که اُنسے به نسبت اور هندوؤں کے بڑے بڑے کار نه
ظهور میں آویں اور به نسبت اُن سب لوگوں کے جنسے زمانه حا
مورخوں نے هندوستان هي کي شهنشاهي کو منسوب کیا هی شاهنش
حاصل کرنے کي زیادہ تر قریب پهونچ جاویں *



مرهتوں کے ملک سے جو دوسرا واقعہ متعلق ہی وہ راجہ شالباهن کا
راج هی جسکا سنہ سنہ ۷۷ ع سے شروع هوتا هی معلوم هوتا هی کہ شالباهن
راجہ هوا مگر اُسکي تاریخ کا ایک واقعہ بهي صحیح اور قیاس
میں آنے کے قابل باقي نهیں *

کهتے هیں کہ شالباهن ایک کمهار کا بیٹا تها ایک بغاوت میں سرغنہ
ہوکر ایک راجہ کے خاندان کو غارت کیا اور اپنا پایہ تخت گوداوري پر مقام
[illegible] میں قایم کرلیا اور بیان کرتے هیں کہ اُسنے مالوہ کے بڑے نامي گرامي
[illegible] بکرماجیت پر فتح حاصل کي اور بڑي شاهنشاهي کي بنیاد ڈالي †
[illegible] ماجیت پر فتح پانا غیر ممکن هی کیونکہ ان دونوں راجاؤں کے سنوں
[illegible] عهد میں ایک سو پینتیس برس کا تفاوت هی اور کسي اور پچهلي
[illegible] کا حال جو مالوہ پر هوئي هو بیان نهیں کیا گیا اُسکي شاهنشاهي
[illegible] دکهن میں قایم هوئي هوگي کیونکہ اُسکا نام وهاں اب بهي بخوبي
[illegible] هے اور اُسکا سنہ عموماً رواج پایا هوا هے اسکے بعد مهارشترا کي تاریخ
[illegible] معلوم نهیں هوتي اور بجز کالیان اور پرنالہ کے چهوٹے چهوٹے راجاؤں
[illegible] کے اور کوئي سراغ اُس ملک کي تاریخ کا بارهویں صدي تک
[illegible] لگتا جسمیں یادوؤں کے خاندان میں سے جو شاید بلال خاندان کي
شاخ تها دیو گڑهي کے راجہ هوئے ‡ سنہ ۱۲۹۴ع میں دهلي سے
[illegible] نے مهارشترا پر حملہ کیا اس زمانہ میں بهي یادوؤں خاندان کا
راجہ دیوگڑهي میں راج کرتا تها خواہ اسي زمانہ میں خواہ سنہ
[illegible] ع میں وہ باج گذار هوگیا اور دارالسلطنت اُسکا سنہ ۱۳۱۷ع میں
لیا گیا اور سلطنت اُسکي برباد کردي گئي *

[illegible] زمانہ کے قریب مسلمان مورخ مرهتوں کے نام بیان کرنے لگے
[illegible] هی دکهن کو جاتے هوئے اجنبي لوگوں نے پهلے جس ملک

[illegible] گرینٹ ڈف صاحب کي تاریخ مرهٹہ جلد ۱ صفحہ ۲۶
[illegible] ولسن صاحب کا دیباچہ کاغذات مکنزي صفحہ ۱۳۰

لگارا کہیں کیوں نہ واقع ہو مگر تھوڑے عرصہ بعد راجپوتوں میں سے
سیولر نامی خاندان کے راجاؤں کا دارالسلطنت ہوگیا اور اس خاندان
سے کالیان کے حاکم جو بمبئی کے قریب ہی گیارھویں صدی میں اور ہرنا
کے حاکم جو کولا پور کے قریب ہی بارھویں صدی میں تعلق پیدا کرنے پر
بڑا فخر کرتے تھے ‡ *

نام نہیں سنا غالباً وہ اس نام سے پھول تنبا مراد لیتے ہونگے اگر یہہ قیاس صحیح ہو
تو پلیتھانہ اور پھول تنبا میں کچھہ مشابہت باقی نہیں رہتی اور یہہ قیاس فاصلہ
راہ سے بھی صحیح نہیں ہوتا کیونکہ پھول‌تنبا بھڑونچ سے پھیر کے راستہ سے ص
سترہ منزل ہی اسلیئے پلیتھانہ کی تلاش باقی رہی میری راے میں کرنل ولفرڈ
صاحب نے ہمکو اُسکے قریب قریب پہونچا دیا ہی گو وہ اُنکا قیاس کسی مط
کے واسطے تھا چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ٹولیمی پریپلس کے مصنف نے غلطی
پیٹھانہ کے بجاے پلیتھانہ سمجھا ہی مگر میں یہہ خیال کرتا ہوں کہ پریپلس
کاتب نے نقل کرنے میں پیٹھانہ کے بجاے پلیتھانہ غلطی سے لکھدیا اور اس
سے صحیح نہیں کیا کہ تمام کتاب میں یہہ نام صرف ایک ہی مقام پر آیا
اور اس بندرگاہ کا اصلی نام پیٹن ہی جو ایک شہر گوداوری پر بھڑونچ
بیس بائیس منزل یعنی دو سو تیس میل کے فاصلہ سے واقع تھا جو بڑے راجہ شا
کا دارالسلطنت مشہور ہی یہہ راجہ جو پہلی صدی کے آخر یعنی سنہ ۷۷ ع
ہوا ہی پس اُسکا دارالسلطنت اگر دوسری صدی میں جبکہ ٹولیمی نے لکھا ب
نشان ہوگیا تو بڑے تعجب کی جگہہ ہی، اور اگر فاصلہ بھی بخوبی موافق نہو
بھی ہمکو یہی مناسب تھا کہ ہم پیٹھانہ ہی کو دکھن کی بڑی منڈی قرار دیتے ‡
حال ہمکو کچھہ نہیں معلوم ہوتا وہ دیو گڑھی یعنی دولت‌آباد ہرگز نہیں ہ
کیونکہ اگر ہم پھول‌تنباکو بھی پلیتھانہ مان لیں تو دولت آباد بجاے دس منز
چار منزل رہتا ہی اور پلیتھانہ کا کوئی ایسا موقع نہیں ملتا جہانسے بھڑونچ
منزل اور دولت‌آباد دس منزل ہو ایسا مقام پونا کے پاس البتہ ملتا ہی لیکن ا
سمندر سے صرف ستر میل کے فاصلہ پر ہی اس صورت میں پیداوار اُس ہ
بیس منزل بھڑونچ کو ہرگز نجاتی مگر دیو گڑھی سے بلا دریغ قطع نظر کرنی
کیونکہ جس زمانہ میں پریپلس تصنیف ہوئی ہی اُس سے ایک ہزار برس
تک اس شہر کا نام کہیں نظر نہیں پڑا اگر پلیتھانہ پیٹن ہووے تو تگارا اُس
مشرق کیطرف دس منزل کے فاصلہ سے غالباً گوداوری پر واقع ہوگا مگر اس بات
کہ پلیتھانہ پیٹن ہی صرف مذکورہ بالا قیاس پر ہی

‡ کتبوں مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱ صفحہ ۳۵۷ اور بمبئی کے
کتاب جلد ۳ صفحہ ۳۹۱ کو دیکھو

رام چندر جي کي کهاني کے بعد جو گوداوري کے مخرج کے قریب
ٹهرے تهے پهلا واقعه تگارا کا وجود هی جو بهت بڑا بندرگاه تها جسکو
ڑهویں صدي کے کتبوں میں نهایت مشهور شهر بیان کیا گیا هی گو اب
وقع اُسکا معلوم نهیں مگر نام اُسکا خوب مشهور هی *

پریپلس کے مصنف نے اُسکا ذکر کیا هی مگر اُسکا موقع ایسا بےٹهکانه
کیا هی که هم پلیتنی سے جو دریاے گوداوري پر آباد هی مشرق کي جانب
میل سے زیاده فاصله پر خیال کرسکتے هیں کهتے هیں که یهه بهت بڑا
اور دکهن والوں کي دو بڑي منڈیوں میں سے ایک بڑي منڈي تها
دوسري منڈي شهر پلیتهانه هی دونوں میں سے کسیکو کسینے
سلطنت نهیں بیان کیا هی † *

---

† ان مقاموں کا موقع معین کرنے کے واسطے همارے پاس کوئي وجهه نهیں هی
س کے مصنف نے انکي نسبت جتنے لفظ لکهے هیں وہ یهه هیں — که دکهن میں
نام نهایت مشهور منڈیاں هیں جنمیں سے ایک بیري‌غازا سے جنوب کي طرف بیس
پر واقع هی اور اُس سےدس منزل کے فاصله پر مشرق کیطرف کو بهت بڑا شهر تگارا
هاں سے بیري غازا میں اسباب گاڑیوں پر بڑے بڑے نشیب‌وفراز طے کرکے لایا جاتا
ور پلیتهانه سے سنگ سلیماني اور تگارا سے معمولي پارچهٔ کتان وغیره لایا
هی اس سے. یهه بات ظاهر هی که وہ دو شهر پلیتهانه اور تگارا هیں اور
جو اُسکے بیان میں دوسرا شهر هی تو ضرور هی که اُسنے پهلے کا کهین نه کهیں
کیا هوگا یا اُسکے بیان کا اراده کیا هوگا اور وہ پهلا شهر بیشک پلیتهانه
سکے طرز بیان کے نادرست اور پریشان هونے میں کچهه شک نهیں اگر
نے جو همنے اُسکے قول کے لیئے هیں صحیح هوں تو اول همکو پلیتهانه
دریافت کرنا چاهیئے جو بیري غازا سے بیس منزل کے فاصله پر گهاٹ پر
هوگا بیري‌غازا کو بهڑونچ تسلیم کیا جاتا هی ایک منزل کرنل ولفورڈ
نے گیاره میل کي قرار دي هی جو اُس منزل سے کچهه بهت متفاوت نهیں
رنل صاحب نے فوج کے کوچ کے واسطے معه اُسکي باربرداري کے معین کیا هی.
بهڑونچ کے جنوب کي جانب دو سو بیس میل کے فاصله پر اُس مقام کو
رنا چاهیئے اور وهاں کوئي ایسا نام بهم پهونچنا چاهیئے جسکا نام پلیتهانه سے
هووے مگر کوئي مقام ایسا نهیں پایا جاتا البته کرنل ولفورڈ صاحب ایک
موسوم پلتانه دریاے گوداوري پر بیان کرتے هیں لیکن اور کسي شخص نے یهه

اُس خاندان کو بڑي اقبالمندي اور ترقي بارهويں صدي کے آخر میں حاصل هوئي اور اُسي زمانه کے آغاز و انجام میں جو بهت سے راجه هوئے وه بڑي بڑي فتوحات کا خاصکر دکهن میں دعوي کرتے هیں *

لیکن یهه فتوحات دکهن میں چلوکیا اور اندرا کي حکومت کے اُس زمانه میں نهایت ترقي پر هونے کے سبب سے قرین قیاس نهیں معلوم هوتیں مگر پندرهویں صدي کے درمیان میں اوڑیسه کے گورنمنٹ نے کنجي ورم تک جو مندراس کے قریب واقع هی فوجیں بهیجیں اور اُسی زمانه کے قریب صاحب تاریخ فرشته کے بقول اوڑیسه کا راجه بدر تک کے اضلاع کے راجاؤں کي کمک کو مسلمانوں کے مقابله پر گیا *

جو واقعات اوڑیسه کي تاریخ کے ابهي بیان هوئے اُنسے پهلے گنگا وانس خاندان کے بعد ایک راجپوت خاندان سورج بنسیوں میں کا اوڑیسه میں حکمراں هوا آخرکار اوڑیسه کي گورنمنٹ جو بنگاله اور دکهن میں پهیلي هوئي تهي چند نام اوري کے کام کرکے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے حملے اوٹها خراب هوگئي اور تلنگانه کے ایک سردار نے سنه ۱۵۵۰ع میں اُسکو چهین لیا پهر سنه ۱۵۷۸ ع میں جلال‌الدین اکبر نے اُسکو اپني سلطنت میں میں شامل کرلیا † *

ملک مهارشترا یا مرهتّه

جس خطه میں مرهتّي زبان بولي جاتي هی اُسکے بهت بڑے ؟ اور اُس خطه کے دکهن کے سرحد پر واقع هونے سے هر شخص کو یهه ؟ هوتي هی که دکهن کي اور سب قسمتوں میں سے اس ملک کي ؟ اول درجه رکهتي هوگي اور یهه ملک نهایت مشهور هوگا مگر مسلما کے زمانه تک همارے پاس اس ملک کي تاریخ میں سے صرف دو ؟ هیں اور اُن دونوں میں مهارشترا کا نام بالکل نهیں آیا *

† اوڑیسه کا تمام حال جهاں کسي اور کا حواله نهیں هی استرلنگ ه کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۵ صفحه ۲۵۴ سے لیا گیا ه

اوڑیسہ کے باشندے ان یاوان لوگوں کو مسلمان سمجھتے هیں اور ایسي
هي بیہودگي سے بیان کرتے هیں کہ مسلمانوں کي فوج نے جو اِمارت خان
[illegible]رقانے خلں کے زیر حکومت تھے دوبار چھہ سو برس قبل مسیح حملے
[illegible] بعض لوگ اس بیان کا مصداق سلیوکس کو جو سکندر اعظم کا اِیک
[illegible]ردار تھا یا بیکٹریا کے یونانیوں کو ٹھہراتے هیں مگر یہہ صاف عیاں هی
[illegible] اس تمام قصہ میں ایسے واقعات اور لغویات مخلوط هیں جنکو ایسے
[illegible]صنف نے گڈ مڈ کیا هی جسکو جغرافیہ اور واقعات کے زمانوں کي ذرا
[illegible] خبر نہ تھي † *

یاوان لوگوں کو یائیتي کیسري نے سنہ ۴۷۳ ع میں اوڑیسہ سے خارج
[illegible]یا *

اس واقعہ سے اسٹرلنگ صاحب اوڑیسہ کي صحیح تاریخ کا آغاز
[illegible]جھتے هیں اسکے بعد کیسري خاندان کے پینتیس راجہ چھہ سو پچاس
[illegible]ں کے عرصہ میں سنہ ۱۱۳۱ ع تک هوئے جسکے بعد گنگاوانسا خاندان
[illegible]لک راجہ نے انکا دارالسلطنت لیلیا جسکا خاندان مسلمانوں کے اُس
[illegible]ک پر تسلط کرلینے تک راج کرتا رها اسٹرلنگ صاحب خیال کرتے
[illegible] کہ یہہ خاندان تلنگانہ سے آیا هوگا گو پروفیسر ولسن صاحب ‡ ایک
[illegible]ے ثابت کرتے هیں کہ وہ گنگا پر کے اُس ملک کے راجہ تھے جسمیں اب
[illegible] اور مدنا پور واقع هیں اور اول حملہ اُنھوں نے مسلمانوں کے فتح
[illegible]ے چند برس پہلے گیارهویں صدي کے آخر میں کیا *

[illegible] یهي راے همارے تلنگانہ کے یاوان کي نسبت هی جنکي اولاد کے نام سب
[illegible] کے نام هیں ڈاکٹر بکانن صاحب نے اپني کتاب کي جلد ۳ صفحہ ۹۷ و ۱۱۲
[illegible]نام آنا گندي واقع تمبھادرا میں آٹھویں اور نویں صدیوں کے اندر ایک یاوان
[illegible] معلوم کرنے سے بڑي حیرت ظاهر کي مگر اور یاوان کي طرح اِنکا هونا غیر
[illegible]هیں کیونکہ اول حملہ اهل عرب کا سنہ ۷۰۰ ع میں هوا

دیباچہ کاغذات مکنزي صفحہ ۱۳۸

تو راجه هوئے اور اُنهوں نے چار سو اٹهاون برس یعنے سنه ۹۵۳ ع تک
سلطنت کي اور اُنهیں تحریروں کے بموجب اسي زمانه کے قریب
گنپتي راجاؤں کے خاندان کا آغاز هوا لیکن پهلے پهل ممتازي اور نه
اُنکي گیارهویں صدي کے آخر میں کاکتي کے عهد میں جسکے نام پر بعد
وقت تمام خاندان کو پکارا جاتا هی اور اسي راجه سے اُنکي صحیح تاریخ
شروع هوتي هی بیان کیا گیا هی که یهه راجه چلوکیا راجاؤں کا مطیع تها
چولا کے راجاؤں پر اُسنے فتوحات حاصل کي تهیں بڑي قوت اس خاندان
کو تیرهویں صدي کے آخر کے قریب حاصل هوئي چنانچه اندرا کي روایت
کے بموجب تمام وه حصه دکهن کا جو گوداوري کے جنوب میں واقع هی
قبض و تصرف میں تها لیکن ولسن صاحب اُنکي مملکت کو پندرهویں تا
اٹهارهویں خط عرض کے اندر محدود بتاتے هیں *

سنه ۱۳۳۲ ع میں مسلمانوں کي ایک فوج نے آکر اُنکي دارالسلطنت
کو فتح کرلیا اگرچه اُنکي خود مختاري نهیں مگر فخر و امتیاز میں
فرق آگیا بعد اسکے ایک زمانه میں وه اوڑیسه کے باج گذار رهے آخرکار اُ
سلطنت مسلمانوں کي کولکنڈا کي سلطنت میں سما گئي *

اوڑیسه

دکهن کے اور سب ملکوں کي مانند اوڑیسه کے راجاؤں کي تاریخ
راجاؤں سے شروع هوتي هی جو مهابهارت میں شریک تهے اور اُنکے
سے ایسي پریشان اور بےٹهکانه هی جیسے که اندرا کے راجاؤں کے بهلا
تهي اُس ابتر تاریخ میں بیان هی که بکرماجیت اور شالباهن نے اُ
باري سے اُسپر قبض و دخل کیا بابل سے جو ایران سمجها گیا هی
دهلي اور کشمیر اور سندهه سے یاوان لوگوں نے چهٹي صدي قبل مسیح
چوتهي صدي بعد مسیح کے درمیان میں مکرر سهکرر حمله کیئے *
اخیر حمله سمندر کي راه سے هوا اور اُسمیں یاوان کامیاب هوئے
اوڑیسه پر ایکسو چهیالیس برس تک قابض رهی *

اِس خاندان کے راجاؤں میں سے ایک راجہ نے جو چارا کي وارث
ایک عورت سے شادي کي تھي غالباً اِسي سبب سے گجرات بھي اُنکے
قبضہ میں آگیا تھا جسکا ابھي ذکر ہوچکا ھی *

اِس خاندان کے اخیر راجہ کو اُسکے وزیر نے تخت سے اوتار دیا اور
اُس وزیر کو شب کے معتقد فرقہ کے فتنہر نے جو اُس زمانہ میں مشہور
قتل کیا اسکے بعد سلطنت دیوگرھي کي یادو راجپوتوں کے ھاتھہ آگئي † *

کلنگا والي قوم چلوکیا

چلوکیا قوم کي دوسري شاخ جو شاید کالیان میں سلطنت کرتي تھي
کا پر مسلط تھي جو تلنگانا کا مشرقي حصہ دراورا سے سمندر کے قریب
ب اوریسہ تک چلا گیا ھی *

اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ اِس قوم کا شاھي خاندان بارھویں اور
ویں صدي میں برابر قایم رھا اور غالب ھی کہ اِس سے دو سو برس پہلے
ہوا ہوگا اِس خاندان کو اندرا گنپتي راجاؤں نے بہت کچھہ مغلوب
اور آخرکار کٹک کے راجاؤں نے بالکل برباد کردیا *

آندرا کے راجہ

اندرا کے راجاؤں کو جنکي دارالسلطنت حیدر آباد کے شمال و مغرب
کھي میل کے فاصلہ پر ورنکل میں تھي مکادا کے اندرا نسل سے متعلق
ہیں لیکن اُنمیں صرف ملکي تعلق ہوگا کیونکہ دکھن میں اندرا
کا نام نہیں ھی بلکہ تلنگانہ کے تمام وسط کے حصہ کا نام ھی ‡ *
ندرا والوں کي تاریخوں سے معلوم ہوتا ھی کہ بکرماجیت اور شالباھن
قدیم راجاؤں میں سے ھیں انکے بعد چولا کے راجہ ہوئے اور اُنکے
ب سنہ ۵۱۵ ع کے ایک خاندان یادوان نامي ہوا جسمیں

---

† ایلیٹ صاحب کي تحریر مندرجہ روزنامچہ رایل ایشیا تک سوسٸیٹي جلد ۱

‡ دیباچہ کاغذات مکنزي صفحہ ۱۲۲

کے وسط تک رہا پھر ایک بڑا خاندان اسمیں قایم ہوا یہہ خاندان بلا
راجاؤں کا تھا جو اپنے آپ کو یادو نسل کے راجپوت بتاتے تھے جنکا غلبہ
ایک زمانہ میں تمام کرناٹا اور مالابار اور اُس ملک پر جسمیں تامل
زبان بولی جاتی ہی کسیقدر تلنگانہ پر ہوگیا تھا سنہ ۱۳۱۰ یا سنہ
۱۳۱۱ ع میں اُنکو مسلمانوں نے غارت اور برباد کردیا *

یادوا خاندان کے راجا

معلوم ہوتا ہی کہ تلنگانہ کا مشرقی حصہ نویں صدی کے شروع
گیارھویں صدی کے آخر تک ایک ایسے خاندان کے قبضہ میں جو
تاریخی حال صاف اور اوجلا نہیں رہا ہی اُس خاندان کو یادوا کہ
تھے *

کرناٹا والی قوم چلوکیا

چلوکیا قوم کا ایک راجپوت خاندان کالیان میں سلطنت کرتا تھا
بدر کے مغرب میں کرناٹا اور مہارشترا کی حدود پر واقع ہی اِس خاندان
کا دسویں صدی کے آخر سے بارھویں صدی کے آخر تک کتبوں کے ذریعہ
بخوبی سراغ لگتا ہی اُن کتبوں سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُنکے قبضہ م
جنوب و مغرب میں اُس مقام تک ملک تھا جہاں بناوا سے سندا م
مغربی گھاٹ کے قریب واقع اور ایک کتبہ میں اُنکو چولا اور گجرا
فتح کرنیوالے لکھا ہی والٹر ایلیٹ صاحب جنھوں نے اِن راجاؤں کے
سے کتبے چھاپے ہیں † قیاس کرتے ہیں کہ اُنکے پاس تمام مہارشترا
تک تھا اور پروفیسر ولسن صاحب کی یہہ راے ہی کہ تلنگانہ کے
بھی اُنکے مطیع رہتے تھے جنمیں سے ایک نے جو غالباً اُنکا باج گذا
چولا کے راجہ کو شکست دی تھی ‡ اور جس کتبہ کا حوالہ دیا گیا
غالباً وہ یہی ہی *

† روزنامچہ رایل ایشیا تک سوسئیٹی جلد ۴ صفحہ ۱

‡ دیباچہ کاغذات مکنزی صفحہ ۱۲۹

اُنکی مددگار ہوتی تھی مگر ایک زمانہ گذر جانے کے بعد اُنہوں نے ایک چتری کو اپنا سردار مقرر کیا اُسکے بعد شاید پانڈیوں کے زیر حکومت رہنے نے اگرچہ کرالا کی زبان تامول سے نکلی ھی مگر یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ کرالا کبھی چولا کی سلطنت کا مطیع ہوا *

یہہ صحیح نہیں معلوم کہ کس زمانہ میں کرالا کی سلطنت کے جنوبی اور شمالی حصے علحدہ علحدہ ہوگئے مگر نویں صدی کے آخر میں جنوبی حصہ یعنی مالابار اپنے راجہ سے جو مسلمان ہوگیا تھا ...کش ہوگیا اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہوگیا جنمیں سے ...ی ریاست زمورین کی تھی جنکو واسکو ڈیگاما صاحب نے پندرھویں ...ی کے آخر میں کالیکٹ پر قابض پایا *

معلوم ہوتا ھی کہ اِس سلطنت کے شمالی حصے یعنی کنارا میں ...عیسوی کے اِبتدا میں ایک راجہ کا خاندان قایم ہوگیا جو سنہ ۱۲۰۰ ع ...ں قایم رہکر بلال راجاؤں کے ہاتھہ سے تباہ ہوا اور انجام کار یہہ حصہ ...نگر کے قبضہ میں آگیا *

کانکن کی سلطنت

معلوم ہوتا ھی کہ قدیم زمانہ میں کانکن بہت کم آباد زیادہ تر جنگل ...ر اب بھی پہلے سے کچھہ تھوڑا ھی سا زیادہ آباد ہوا ھی ہماری ... میں اُسمیں ہمیشہ مرہٹے بستے تھے *

کرناٹا اور تلنگانا

بلال لقب والے راجہ

...مام کرناٹا میں ایک ھی زبان اور یکساں چال چلن ہونے سے معلوم ...ی کہ تمام ملک میں ایک ھی حکومت ہوگی لیکن اُسکے ابتدا ...نہ کی تاریخ سے معلوم ہوتا ھی کہ کنارا (یعنی نصف حصہ شمالی ...پانڈیوں اور چولا کے راجاؤں کے قبضہ میں منقسم تھا بعد اُسکے وہ ...ی چھوٹے چھوٹے راجاؤں کے قبضہ میں منقسم ہوکر سنہ ۱۱۰۰ ع

چولا کي دارالسلطنت اُنکے عہد سلطنت میں سے بہت مدت تک کنچي یا کنجي ورم میں جو مندراس کي مغرب هی رهي *

چیرہ کي سلطنت

چیرہ ایک چهوتي سي سلطنت پانڈیوں کي مملکت اور مغربي سمندر کے درمیان میں تهي اُسمیں تراون کور اور ایک حصه مالابار اور کایم بتور شامل تهي جسکا بیان تولیمي کي تاریخ میں هی سنه عیسوي کے شروع میں یہه سلطنت هوگي ایک زمانه میں وه کرناتا کے بہت بڑ حصه تک پهیلگئي تهي لیکن دسویں صدي میں بالکل برباد هوگئي اُسکا ملک پاس پڑوس کي حکومتوں کے آپسمیں تقسیم هوگیا *

کرالا کي سلطنت

دیوتوں کا حال لکهنے والوں کے بموجب کرالا کے ملک کو جس میں مالابار اور کنارا شامل هیں پرسرام نے جو چهتریوں کا بیج ناس کرتا تها کانکن کي خرق عادت کے ذریعه سے سمندر سے حاصل کیا تها اور خرق عادت هي سے اُسکو برهمنوں سے آباد کردیا زیادہ معقول بیان سے معلوم هوتا هے که سنه عیسوي کے پهلي یا دوسري صدي میں کرالا کے شمالي حصه میں ایک راجه نے هندوستان سے بولا کر برهمنوں کي بستي بسائي تهي مالابار اور کنارا کے بہت سے برهمن شمالي حصه کے پانچ قوموں میں اکثر هیں اِس لیئے اِس بیان کي کچهه اصل معلوم هوتي هی *

آبادي کسیطرح سے هوئي هو مگر سب کا اِسبات پر اتفاق هی کہ اول هي سے کانکن سے بالکل علحده تها اور برهمن هي اُسپر قابض تهے اُسکو چهیاسٹهه ضلعوں میں تقسیم کرکے اپني قوم کي ایک علم مجلس کے ذریعه سے اُسپر حکومت کرتے تهے اراضي کو کمتر درجه کے لوگ لگان پر دیتے تهے *

کارپردازي کي حکومت ایک برهمن کے سپرد هوتي تهي جو هر تین برس اُس کام سے علحده کردیا جاتا تها اور چار برهمنوں کي کو

- پانڈیوں خاندان کے راجاؤں کا لڑائي جھگڑا أنکے همسایه والے چولا کي سلطنت سے رها مگر سنه مسیحي کي ابتدا میں أنکے آپس میں اتحاد هوگیا اور مدت تک قایم رها لیکن پھر أنمیں علحدگي هوگئي اور پانڈیوں کي سلطنت سنه ۹۰۰ع تک بڑي ترقي پر رهي اسي سنه میں أسکي وه بڑي قدر و منزلت کم هوگئي جسکے بعد وه اکثر خراج گذار اور کبھي کبھي بالکل خود مختار رهے انجام یهه هوا که خاندان نیاکس کے آخر راجه سے پانڈیوں کي نسل اس راجه پر ختم هوگئي) نواب ارکاٹ نے سنه ۱۷۳۰ع میں وه سلطنت چھین لي *

چولا کي سلطنت

چولا کي سلطنت کي تاریخ به نسبت پانڈیا کي سلطنت کے زیاده مسلسل هی *

اِس سلطنت کي اصلي حدیں وه تھیں جنمیں تامول زبان بولي جاتي هی اور ایلس صاحب خیال کرتے هیں که سنه مسیحي کے شروع میں وه اسقدر وسیع هوئي تھي اور أنهیں کي یهه راے هی که أسکے راجاؤں نے آٹھویں صدي میں کوناٹا اور تلنگانه کے بڑے حصوں پر تسلط کرلیا تھا اور گوداوري تک أس تمام ملک پر قابض رهے جو ننذرگ کے پهاڑوں کے مشرق میں واقع هی *

مگر معلوم هوتا هی که بارهویں صدي میں أنکي اولوالعزمي کا انسداد هوا آخرکار وه اپنے قدیمي ملک پر قناعت کرنے کے لیئے مجبور هوئے اسي حالت میں سترهویں صدي کے آخر تک خود مختار خراج گذار کے تابعدار رهے اور أسي زمانه میں مرهٹوں کي سلطنت کے بانی کے بھائي نے جو بیجاپور کے مسلمان بادشاه کے افسروں میں سے تھا جسکو أس نے چولا کے اخیر راجه کي کمک کو بھیجا تھا چولا کي سلطنت پر قبضه کر بیٹھا غرضکه تانجور کے اِس خاندان میں کا جو ابتک باقي هی یهي اول راجه هوا *

هی اور مشرق پر سمندر هی اور سوهی پور سے مدنا پور واقع بنگال تک ایک خط فرض کرنے سے مغرب اور شمال کي حدیں قایم هوتي هیں *

مهارشترا اور اوڑیسه کے درمیان کے میدان کا بڑا حصه جنگل هی جسمیں جابجا گونڈ قوم کے لوگ آباد هیں اگرچه اُنکي زبان باقي او حصه کي زبان سے علحده هی مگر اُسکو وحشي پہاڑیوں کي بکواس سمجها جاتا هی دکھن کي پانچوں زبانوں میں شمار نہیں کیا جاتا هی † *

دکھن کي سلطنتیں اور ریاستیں

عین جنوب میں وهي سلطنتیں نهایت قدیم هیں جنمیں تامول زبان بولي جاتي تهي پانڈیا اور چولا کي سلطنتوں کے باني دو کاشتکار تهے *

پانڈیا کي سلطنت

اس سلطنت کا نام اسکے باني کے نام سے قایم هوا یهه بات تحقیق نهیں که کس زمانه میں اس شخص کا نصیب چمکا تها مگر اُسکے زمانه کو پانسو برس قبل مسیح علیه‌السلام سمجهه لینیکي معقول وجوهات هیں

استربیو نے ایک ایلچي کا حال بیان کیا هی جو پانڈیوں کي طرف سے افسطس قیصر کے دربار میں گیا تها پریپلس کے مصنف اور تولیمي کے بیان سے معلوم هوتا هی که پانڈیوں موروثي خطاب پانڈیا کي اولاد کا تها پریپلس مصنف کے زمانه میں پانڈیوں کے قبضه مالابار کا ایک حصه سمندر کے کنارہ پر کا تها لیکن یهه تسلط اُنکا تهوڑے عرصه تک رها اُس سلطنت کي مغربي حد گهاٹ تها ایک مختصر سي سلطنت تهي چنانچه اُسمیں صرف مدورا اور تینیولي کے دو ضلعے تهے *

دارالریاست دو دفعه بدل کر مدورا میں قایم هوئي اور اسي مقام تولیمي کے عهد میں تهي اور اب سے سو برس پہلے تک بهي اسي موجود تهي *

---

† گونڈوانه کے شمالي میدانوں میں جو زبان بولي جاتي هی وه هندي سے نکلي هوئي هی

کے اُستام تک جو پولیکٹ اور بنگلور کے درمیان میں ہی پہونچنی قایم ہوتی ہی *

ملک تلنگانہ یا تلگو

اس ملک کی مغربی حد اور ملک کرناٹا یا کنارہ کی مشرقی حد مشترک ہی مگر اسکی یہہ مغربی حد اُسی طرح تیڑی بیڑی مقام چاندا تک جو دریاے وارڈا پر واقع ہی بڑھانی چاہیئے اس مقام سے شمالی حد اس سے بھی زیادہ تیڑی مشرق کی جانب سوھن پور تک ہی جو مہا ندی پر واقع ہی اور مشرقی حد سوھن پور سے سیکا کول تک اور سیکا کول سے سمندر کے قریب قریب پولیکٹ تک سمجھنی چاہیئے جہاں وہ اُس ملک سے ملتی ہی جسمیں تامول زبان بولی جاتی ہی *

ملک مہارشترا یا مرہٹہ

جس خطہ میں مرہٹی زبان بولی جاتی ہی اُسکی جنوبی حد کرناٹا اور تلنگانہ کی حدوں میں بیان ہوچکی چنانچہ گوآ سے شروع ہوکر بیدر اور بدرمیں گذرکر چاندا میں ختم ہوتی ہی اور مشرقی حد اُسکے دریاے وارڈا کے ساتھہ ساتھہ انجاوری یا ستپوری کے پہاڑ تک ہی جو دریاے تپتا کے جنوب میں واقع ہی *

اور اُسکی شمالی حد پر کوہ ستپوری ندود تک جو نربدا کے قریب ہی سمجھنا چاہیئے اور مغربی حد اُسکی اُس خط مفروضہ سے قایم ہوتی جو ندود سے دامن تک اور دامن سے سمندر کے قریب ہوتا ہوا گوآ تک کھینچا جاوے * †

ملک اوڑیسہ یا اوڑیا

جس خطہ میں زبان اوڑیا بولی جاتی ہی اُسکی جنوبی حد تلنگانہ

---

† ناگپور میں مرہٹوں کی حکومت کے قایم ہوجانے سے بہت سے مرہٹے گونڈوانہ ناگپور میں چلے گئے اور اُس دارالسلطنت کے آس پاس دور دور تک اُنکی زبان ہوگئی *

قول اسٹریبو اور ایریئن نے نقل کیئے هیں جب مختلف باتیں هندوستان کے شمالي اور جنوبي باشندوں کي بیان کي هیں تو کوئي فرق اور اختلاف اُنکے چال چلن میں بیان نہیں کیا *

پروفیسر ولسن صاحب خیال کرتے هیں که دکھن کا تربیت‌یافته هونا ایکهزار برس پهلے حضرت عیسی علیه‌السلام سے ممکن هی *

کهتے هیں که دکهن میں پانچ زبانیں بولي جاتي هیں ان سے یهه امر یقیني سمجها جاتا هی که قدیم زمانه میں اسیقدر قومي تقسیم ملک کي هوئي اسلیئے اُن قسمتوں کي حدیں بیان کرني مناسب هیں *

درآورا یعني ملک تامول

تامول زبان اُس ملک میں بولي جاتي هی جسکا نام درآورا هـ جسکي وسعت جنوب میں دکهن کے غایت سے محدود هي اور شمال میں اُس مفروضه خط سے محدود سمجهنا چاهیئے جو بلوکٹ سے (یهه مقـ مندراس کے قریب هی) اُس گهاٹ تک جو بنگلور اور پولیکٹ کے درمیـ میں هی اور گهاٹ کے خمدار حصه سے گذرتا هوا مغرب کي جانب مالـ اور کنارا کي حد فاصل تک اور کنارا کے پاس پاس سمندر تک اسطر گذرے که اُس سے مالابار اسي ملک میں شامل هو جاتا هی کهـ جاوے *

ملک کرناتایا کنارا

درآورا کي شمالي حد کا ایک حصه کرناتا کے جنوبي حد کا جزو هی اور مغرب میں مقام گوآ تک سمندر سے اور کولاپور کے قریب مغربي گهاٹ سے محدود هی *

شمالي حد اُسکي نهایت ٹیڑے بیڑے مفروضه خط سے قایم هوتي کولاپور سے بدر تک کهینچا جاوے مشرقي حد اُسکے اُس مفروضه جو بدر سے شروع هوکر ادوني اور انیڈپور اور نیندرگب میں گذر کر

جنگلوں اور پہاڑیوں میں داخل کرنا غیر ممکن ٹھہریگا † اگر ہم ہندوؤں کی روایتوں پر اعتماد کرسکیں تو راون جو لنکا اور دکھن کے جنوبی حصہ پر حکومت کرتا تھا ایک تربیت یافتہ اور قوی سلطنت کا راجہ تھا لیکن اُنہیں روایتوں کی بموجب وہ ایک ہندو اور شب کا پیرو تھا جس سے ہم یہہ نتیجہ نکالینگے کہ وہ روایتیں اُس زمانہ سے جسکا اُنمیں ذکر ہی بہت بعد کی ہیں اور کم سے کم ایک حصہ اُنکا رامچندر جی اور راون کے زمانہ کی نسبت زیادہ تر اُس زمانہ کی حالت پر مبنی ہی جب کہ وہ لکھی گئیں *

غالب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جب دکھن پر مکرر حملے ہونے کے ہندوستان خاص اور دکھن کا راستہ کھل گیا ہوگا تو جو لوگ وہاں جا کر گئے ہونگے اُنہوں نے دکھن کے اوپر کے حصہ کے ویران اور بنجر میدانوں کی نسبت کرناٹک اور تانجور کے بارآور خطوں کو اپنے رہنے کے لیے پسند کیا ہوگا اور اگرچہ ابتدا میں اُنہوں نے ساحل سمندر کو اپنی سکونت کے واسطے پسند نکیا ہوگا مگر ایک زمانہ گذرنے کے بعد غیر قوموں کے سوداگروں کو وہاں تک رسائی ہوئی ہوگی اور جابجا سمندر کے کنارہ بہت جلد شہر آباد ہوگئے ہونگے *

سنہ عیسوی کے شروع کے قریب یعنی دکھن کے کناروں کے جس زمانہ میں پلینی یونانی مورخ اور پریپلس کا مصنف بیان کرتا ہی دکھن کے ساحل سمندر آباد معلوم ہوتے ہیں اور تجارت اُنمیں ہوتی تھی *

مگر دکھن کے اندرونی حصہ میں بہت سی شایستگی اِس زمانہ سے پہلے حاصل ہوگئی ہوگی کیونکہ سکندر اعظم کے رفیقوں نے جنکے

---

† برہمنوں کے دکھن میں پہونچنے سے پہلے تامول کے علم کے قایم ہونے کا ثبوت یہہ بات ہوسکتی ہی کہ اُسکے نہایت نامی مصنفوں میں نہایت ادنی درجہ کے لوگ جنکو ہم پاڑیا کہتے ہیں ہوئے ہیں اگرچہ یہہ مصنف بہت قدیم زمانہ میں ہوئے لیکن اُنکا صاحب تصنیف ہونا ہرگز ممکن نہوتا اگر برہمن اُنکے معلم ہوتے

دوسرا باب

دکھن کے هندوؤں کي تاریخ

قدیم زمانه میں ملک دکھن کي کیا حالت تھي اور کن حصوں میں منتسم تھا

دکھن کے باشندے اِسقدر قدامت کا دعوی نہیں کرتے هیں جسقدر که هندوستان خاص کے هندو نہایت قدیم هونے کے دعویدار هیں اِس لیئے دکھن کي تاریخ بھي کم اولجھی هوئي اور کم تاریک هی مگر کچھ دلچسپ نہیں هی اُسکے قدیم باشندوں کا حال همکو بہت کم معلوم هی هندوؤں کا حال اُن مقاموں میں جہاں وہ جاکر آباد هوئے ایسا دلچسپ نہیں هی جیسا که اُنکے اصلي ملک میں هی † پروفیسر ولسن صاحب بیان کرتے هیں که دکھن کي تمام روایتوں اور تاریخوں میں ایک ایسا زمانه پایا جاتا هی جسمیں دکھن کے باشندے هندو نه تھے اِس سے یه که اُنہوں نے هندوؤں سے تعلیم اور تربیت حاصل کي اصل باشندوں وهاں کے جنگلي اور پہاڑي یا راچھس اور دیو بیان کیا گیا هی مگر یه حالات سے اِسبات پر شبہه هوا هی که دکھن کے باشندے ایسي هي ناشایسته حالت میں تھے جو همارے اِس بیان سے خیال میں آتي هی *

دکھن میں شنسکرت زبان کے رواج پانے سے پہلے تامول زبان قایم هو کمال پر پہونچ چکي هوگي یہه بات اگرچه اِس وجهه سے اُنکے شایسته هو قطعي ثبوت نهو که شمالي امریکه کے اصلي باشندوں کي زبان شایسته مگر ایلس صاحب کي راے اگر معقول ماني جاوے اور تامول کا علم زبان اصلي اور لازمي هووے تو اُسکے موجدوں کو یعني دکھن والو

† تمام حالات مفصله ذیل اوڑیسه کے بیان تک پروفیسر ولسن صاحب دیباچه کاغذات مکنزي سے لیئے گئے اگرچه اُن حالات میں کہیں کہیں همنے راے لگا دي هی جنکي جوابدهي پروفیسر ولسن صاحب کے ذمه تھیں

			۲۴۶	[illegible] تھي کہ اس زمانہ سے پہلے یہہ سلطنت مالوہ کے راجاؤں کے تسلط میں تھي اودہ کے راجپوتوں کي اسي قوم نے جسنے گجرات کي سلطنت کي بناد ڈالي تھي یہہ سلطنت بھي قایم کي
جیسلمیر ...	سنہ ۷۳۱ ع	اب بھي موجود هي	ٹاڈ صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۴۳	جیسلمیر کے راج کي بنیاد کرشن جي کے خالدان میں کي ایک قوم نے ڈالي جو هندوستان کے شمال و مغرب سے آئي تھي اور اب بھي اسي کا راج هي
جیپور ...	سنہ ۹۶۷ ع	اب بھي موجود هي	ٹاڈ صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۴۶	اسکي بنیاد ایک راجپوت راجہ کنوار نے جو رام چندر کي اولاد میں سے تھا ڈالي جلھوں نے چند پشتوں پہلے چھوٹي سي ریاست ناروا پر قبضہ کیا تھا
سندہ ...	* سنہ ۳۲۵ قبل مسیح میں جبکہ سکندر نے یورش کي یہہ سلطنت خود مختار تھي	سنہ ۷۱۱ ع	*	مہابھارت میں سندہ کو ایک ریاست بیان کیا گیا هي سکندر کے زمانہ میں سندہ میں چار ریاستیں تھیں مگر سنہ ۷۱۱ ع میں اهل عرب نے اسپر حملہ کیا تو وہ کل ایک ریاست تھي بعد اسکے سمیرا کي راجپوت قوم نے سنہ ۷۵۰ ع میں اهل عرب سے چھین لي اور پھر غوري خاندان کے بعد تک مسلمان اسکو فتح نکرسکے
کشمیر ...	سنہ ۱۴۰۰ قبل مسیح	سنہ ۱۰۱۵ ع	پروفیسر ولسن صاحب کي تحریر مندرجہ تحقیقات ایشیا جلد ۱۵	کشمیر کے مورخ اس سلطنت کي ابتدا کا سنہ ۱۴۰۰ قبل مسیح سے بارہ سو برس پہلے سے دعوی کرتے هیں مگر کوئي واقعہ اور کسي راجہ کا کچھہ حال بیان نہیں کرتے تاریخ فرشتہ کے مورخ کے بقول کشمیر کے راجاؤں کے پانچ خاندانوں کے بعد محمود غزنوي نے سنہ ۱۰۱۵ ع میں فتح کیا

نام سلطنت	اس سلطنت کا کسي تاریخ میں کب اول ذکر هوا	اور کب سے آخر ذکر هوا	سند مورخ	کیفیت
قنوج ...	* سنة ۴۷۰ عیسوي	سنة ۱۱۹۳ ع	تاڈ صاحب جلد ۲ صفحه ۲	
متهیلي ...	* رام چندر کے عهد میں	سنة ۱۳۲۵ ع	*	متهیلي رامچندرجي کي زوجه مسمی سیتا کے باپ کي دارالسلطنت هی اگرچه بسبب قانوني مدرسه اور هندوستاني دس زبانون میں سے ایک زبان کا نام متهیلي مشهور هونیکے باعث ممتاز هی مگر تاریخ میں اسکا بیان بهت کم پایا جاتا هی
بنارس ...	*	سنة ۱۱۹۴ ع	*	معلوم هوتا هی که بنارس میں مهابهارت کي لڑائي کے زمانه میں خود مختار سلطنت تهي غالباً وه بعده مگادا کے محکوم هوگئي جیسے که پچهلے زمانه میں وه گوڑ کے مطیع هوگئي مگر جبکه مسلمانوں نے فتح کیا تو وه سلطنت کسي کي تابعهدار نه تهي
دهلي ...	* سنة ۵۶ قبل مسیح کے قریب	سنة ۱۱۹۲ ع	تاڈصاحب جلد ۱ صفحه ۵۱	مهابهارت کے سوا دلي کا بیان دوسري بار یهه پایا جاتا هی که راجپوتوں کي قوم نے اسپر تسلط کیا اور انمیں سے سلسلهوار بیس راجه هوئے بعد اسکے سنة ۱۰۵۰ ع میں پرتهي راج کے اباو اجداد نے اس قوم کو سلطنت سے خارج کیا اور راجه پرتهي راج پر مسلمانوں نے فتح پائي
اجمیر ...	سنة ۶۹۵ ع سے اتني مدت پهلے جس میں سات پشتیں گذریں	سنة ۱۱۹۲ ع	تاڈصاحب کي تقریر مندرجه حالات رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۱ صفحه ...	آتهواں راجه مانک راے سنة ۶۹۵ ع میں حکمراں تها اسکي اولاد میں سے ویسل نے دلي کو سنة ۱۰۵۰ ع میں فتح کیا اور دونوں سلطنتیں ایک هي زمانه میں ایک ساتهه جاتي رهیں

... هو اسکو سمجھنا چاهیئے که اسکا ذکر
مہابھارت میں آیا هی اور اسکي تاریخ جو هدلے لکھي هی اُس سے وہ دوسرا زمانه مراد هی جو مہابھارت کے علاوہ کسي اور تاریخ میں اُسکا
تذکرہ هوا هی اور جن لوگوں نے یہه بیان کیا هی که ان سلطنتوں کا ذکر فلاں سنه میں اخیر مرتبه هوا هی اُنهوں نے کوئي سند نهیں بیان
کي مگر اخر زمانه اُن سلطنتوں کا اکثر وہ سنه هی جسمیں تاریخ فرشته کے مصنف نے اُنپر مسلمانوں کا فتحیاب هونا لکھا هی

نام سلطنت	اس سلطنت کا کسي تاریخ میں کب اول ذکر هوا	اور کب سے اخیر ذکر هوا	سند مورخ	کیفیت
مگادا ...	* سنه ۳۰۰ قبل مسیح میں یونانیوں نے بیان کیا هی	سنه ۵۰۰ ع کے قریب میں	اِنگریزي ترجمه بشن پوران کے صفحه ۴۷۳ و ۴۷۴ کے حاشیه میں	
گور یعنے بنگاله	* سنه ۹۰۰ ع میں	سنه ۱۲۰۳ع میں	کتبه منگیر	
مالوہ ...	سنه ۵٦ قبل مسیح سے اتني مدت پهلے جسمیں گیارہ پشتیں گذریں	سنه ۱۲۳۱ ع	ترجمه آئین اکبري جلد ۲ صفحه ۴۴	
گجرات ...	* سنه ۱۴۴ عیسوي	سنه ۱۲۹۷ ع	کرنل ٹاڈ صاحب کي کتاب تاریخ راجستان جلد ۱ صفحه ۲۱٦ اور واتھن صاحب کي تحریر مندرجه روزنامچه ایشیاٹک سوسیئٹي جلد ۴ صفحه ۴۸۰	

کشمیر کا حال اِس نقشہ میں مندرج ہونے کي وجہہ خاص هي
اُسکي تاریخ ایسے مجمل بیانوں میں جو همنے لکھے هیں لکھني مناسب
نہیں هي کیونکہ اُسکي تاریخ بہت مفصل اور کامل موجود هي اور اُسمیں
هندوستان کے اور حصوں کا حال بجز ایسے موقع کے نہیں پایا جاتا جس
میں کشمیر کے راجاوں کے هندوستان کي عزیمت اور اُسکا کئي بار فتح
کر لینا بیان کیا گیا مگر اِن بیانوں کي صداقت پر شبہہ هي † *

اِس بات کا تصفیہ کرنا کہ اِس نقشہ میں کون کون سے ملکوں کو
داخل کرنا چاهیئے آسان نہیں هي بظاهر بنارس کي نسبت پنجاب زیادہ
تر مستحق معلوم هوتا هي لیکن اُسمیں سے ایک هي بار ایک سلطنت
تریجرتا قایم هوئي تھي سو مسلمانوں کے حملہ کرنے کے وقت پھر اُسمیں شامل
هوگئي اور هندوؤں کے شروع زمانہ سے مسلمانوں کے هندوستانپر حملہ کرنے
تک هندوؤں کي تاریخ میں اُسکا مطلق تذکرہ نہیں پایا جاتا اور جب
یوناني اُسمیں گذرے تو بہت چھوٹي چھوٹي ریاستوں میں منقسم تھا
راجہ پورس کے قبضہ میں جو بہت بڑا راجہ تھا معہ اُسکے رفقا کے اُنہوں
حصہ بھي پنجاب کا پورا نہ تھا *

---

† هندوؤں میں بھي کشمیر کي تاریخ پائي جاتي هي جسکے حالات کي تع
کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۵ میں اچھي طرح کي گئي هي

اور اُن کتبوں سے جنکي تحقیق پروفیسر ولسن صاحب † نے کي معه اُن کتبوں کے جنکا ترجمه یونسپل ملي صاحب ‡ نے کیا جو کچهه حال همکو معلوم هوا هی اسکے سوا اور کچهه حال اِس سلطنت کي قدیم تاریخ کا دریافت نهیں هوتا اِن تحریروں اور روایتوں سے معلوم هوتا هی که راتهوروں نے قنوج کو ایک اور هندو خاندان شاهي سے چهینا تها اور اُنسے سنه ۱۱۹۳ ع میں مسلمانوں نے لیلیا اور وه اپنے موجوده ریاست مارواز میں چلے گئے *

راتهوروں کي سلطنت کے زمانه میں از روے اُن روایتوں کے قنوج کے قلمرو میں بنگاله اور اوڑیسه تک شامل هوگئي تهي اور مغرب میں دریاے اٹک تک تسلط هوگیا تها *

اور کتبوں سے یهه معلوم هوتا هی که جس خاندان کو مسلمانوں نے کیا وه نهایت زمانه حال کا تها چنانچه ایک دلاور راجپوت نے اُس دلي میں راج کي بنا قایم کي تهي اور کرنل ٹاڈ صاحب نے جو کچهه لکهے هیں انکي صحت پر اِن کتبوں سے شبهه پیدا هوتا هي *

راجپوت اور مسلمان مورخوں نے جنهوں نے هندوستان پر مسلمانوں تسلط هوجانے کي تاریخ لکهي هی دارالسلطنت قنوج کي وسعت اور اور شوکت کا حال نهایت تعریف کے ساتهه لکها هی اور کهنڈر اُسکے بهي گنگا کے کناره پر موجود هیں *

اور ریاستوں کا بیان

هندوؤں کي اُن چهوٹي چهوٹي سلطنتوں کے نام بیان کرنے دقت سے نهیں جو هندوستان میں مختلف زمانوں میں هوئیں اب هم ایک لکهتے هیں جس سے اُنمیں سے بعض ریاستوں کا زمانه معلوم هوگا یه نقشه بالکل صحیح اور کامل نهیں هی *

† کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۵

‡ روز نامچه رایل ایشیا ٹک سوسئیٹي جلد ۳ بابت سنه ۱۸۳۴ ع

اسي خاندان کے ایک راجہ نے مالوہ کو فتح کیا میں خیال کرتا ہوں کہ کرنل ولفورڈ صاحب اِنہیں راجاؤں کو هندوستان کا شہنشاہ بتاتے هیں اگرچہ محمود غزنوي نے سلونکا راجاؤں کے ملک کو ایدھر سے اودھ تک تاخت و تاراج کیا مگر سنہ ۱۲۲۸ع تک اسي خاندان کے راجہ راج کرتے رهے آخر کو اس سنہ میں ایک اور خاندان نے اُنکو اُنکے ملک سے خارج کیا جسکو سنہ ۱۲۹۷ع میں مسلمانوں نے غارت کردیا ‡ *

قنوج

کناکوبیا یعنے قنوج کي نسبت قدیم زمانہ میں هندوؤں کي اور سلطنتوں بہت کم مشہور هوئي هیں قنوج نہایت قدیم شہر هندوستان کا هی اسکے نام سے ایک فرقہ برهمنوں کا قایم هوا هی جسکا نام قنوجیا برهمن هی شاید اسي دارالسلطنت کو اُن مسلمانوں نے جو پہلے پہل حملہ آور هوئے نہایت دولتمند پایا هندوؤں کي آزادي کے جلد برباد هو جانے کا باعث وہ لڑائیں تھیں هیں جو قنوج اور دهلي کے راجاؤں میں هوئي هیں *

معلوم هوتا هی کہ قدیم زمانہ میں یہہ سلطنت پنچالا کہلاتي تھي § اس سلطنت کي قلمرو کا ملک تنگ اور لنبا مغرب میں دریاے چنبل [illegible] بنارس کے قریب قریب اجمیر تک اور مشرق میں نیپال تک راجپوتوں کي اُن روایتوں اور تحریروں سے جنکو کرنل ٹاد صاحب || نے جمع کیا

---

† کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۹ صفحہ ۱۶۹ و ۱۷۹ و ۱۸۱ وغیرہ

‡ برگز صاحب کي تاریخ فرشتہ

§ قنوج اور پنچالا کا ایک هونا منو کے مجموعہ کے دوسرے باب کے اشلوک [illegible] سمجھا گیا هی اور جو حدیں اُسکي مہابھارت میں قرار دي گئي هیں اُنکو اورئنٹل میگزین جلد ۳ صفحہ ۳۵ اور جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ میں تحقیق کیا گیا هی یہہ بیان کے قابل هی کہ جب ان حدوں کو جنوب و مغرب کیطرف کچھہ بڑھا دیا هی تو وہ وهي حدیں هو جاتي هیں جو کرنل ٹاد صاحب نے مسلمانوں کے حملہ زمانہ میں قرار دیں هیں کتاب راجستان جلد ۲ صفحہ ۹

|| کتاب تاریخ راجستان جلد ۲ صفحہ ۴

نے نقل کیئے هیں بیان کرتے هیں۔ که اس بادشاه نے شمال میں فرغانه پر اور مشرق میں هندوستان پر لشکر کشي کي اور چیني تاریخوں † سے جو اُنکے پہلے قول کي تائید هوتي هی تو دوسرے قول کو معتبر سمجھنے کي کوئي وجهه معقول نہیں هی سر هنري پاٹینجر صاحب ایک مفصل اور قرین قیاس بیان نوشیرواں کي کوچ کا مکران کي بحري سے سند تک کرتے هیں مگر یهه نہیں لکھتے که اُنهوں نے کہانسے لیا هی ‡ اور جو که مقام بلبي سند کے پاس تها اسلیئے باساني یقین هوسکتا هی که نوشیرواں نے اُسکو غارت کیا هوگا اور میواڑ کے راجاؤں کا نوشیرواں کي اولاد هونا جو مشهور هی شاید اس کو اسبات سے کچهه تعلق هو که نوشیرواں نے اُنکو بهگاکر اُس مقام تک جهاں وه اب موجود هیں پهونچایا تها *

نوشیرواں کے جلوس سے سات برس پیشتر فتح هونا بلبي کا جو معلوم هی وه هندوؤں کے واقعات کي تاریخوں میں ایک خفیف سي بات هی *

بلبي کے راجاؤں کے بعد گجرات کے حاکم راجپوت هوئے جو چورا قوم سے تهے اور اُنهوں نے انجام کار اپنے دارالسلطنت مقام انهل واڑه میں جو پاٹن مشهور هی قایم کي اور هندوستان کے راجاؤں کے خاندانوں میں یهه بڑے عالیشان هوگئے *

آخر راجه سنه ۹۳۱ ع میں لاولد مرگیا اور اُسکا داماد بجاے اُسکے مالک هوا جو راجپوتوں کي سلونکا یا چلوکیا قوم میں سے مشهور هوا اهل خاندان کالیان میں جو دکهن کے گهاٹوں کے اوپر واقع هی سردار تها *

* ڈي گگنیز صاحب کي کتاب جلد ۲ صفحه ۴۲۹

† پاٹینجر صاحب کا سیاحتنامه صفحه ۳۸۶

‡ کرنل ٹاڈ صاحب کي کتاب جلد ۱ صفحه ۸۳ و ۹۷ و ۱۰۱ و ۲۰۶ اس کالیان سے کانکن والا کالیان جو زیاده قریب هی اسلیئے کرنل ٹاڈ صاحب خیال کرتے هیں که سلونکا قوم کا راجه کانکن والے کالیان سے آیا هوگا لیکن اور حالت اس راے کے خلاف هیں گهاٹ والے کالیان کے سلونکا قوم کے راجاؤں کا حال پهر لکها جاویگا

گجرات

گجرات میں کرشن جي کي ریاست هونے اور اُن زمانوں کے
واقعات سے معلوم هوتا هی که پہلے هي سے گجرات ایک خاص ریاست
قرار پاگئي تهي اور دوسري صدي کے ایک یوناني مورخ نے تمام گجرات
کو ایک حاکم کے تحت میں بیان کیا هی † راجپوتوں کي اُن روایتوں
سے جو کرنل ٹاڈ صاحب نے لکهي هیں معلوم هوتا هی که مقام بلبي واقع
گجرات میں کانک سینا نے جو سورج بنسي خاندان میں کا ایک شخص
جنکي سلطنت اودھ میں تهي نقل مکان کرکے چلا آیا تها ایک اور ریاست
کي بنیاد ڈالي اِس خاندان کو سنه ۵۲۴ ع میں وحشیوں کي فوج
جنکو کرنل ٹاڈ صاحب قوم پارتهیئن خیال کرتے هیں اُس ملک
نکال دیا *

اِس خاندان کے راج کنور گجرات سے نقل مکان کرکے میواڑ میں
گئے اور وهاں ایک سلطنت قایم کرلي جو اب بهي موجود هی تانبے
پتروں پر جو ایسے کتبه پائے گئے هیں جنمیں جاگیریں عطا کي گئي
اُور اُنکا ترجمه واتهن صاحب نے کیا هی ‡ اُن سے یهه بات بخوبي
هوتي هی که جس خاندان کے لوگوں کے نام کے ساتهه سینا کا لفظ لگا هو
اُسنے بلبي میں سنه ۱۴۴ ع سے سنه ۵۲۴ ع تک سلطنت کي جن وحشیوں
کو کرنل ٹاڈ صاحب پارتهیه والے سمجهتے هیں اُنکو واتهن صاحب بیگانه
هندوستاني خیال کرتے هیں بیشک وه حمله پارتهیا والوں کے سوبراورنگ
زمانه سے بہت بعد کو هوا هی مگر ممکن هی که حمله کرنیوالے دوسري
کے ایراني یعني ساساني هونگے سنه ۵۳۱ ع سے سنه ۵۸۹ ع تک نوشیروان
نے سلطنت کي وه مختلف ایراني مورخ جنکي اقوال مالکوم صاحب

† ونسنٹ صاحب کے پریپلس صفحه ۱۱۱
‡ روز نامچه ایشیا ٹک سوسئیٹي کلکته جلد ۴ صفحه ۴۸۰
§ تاریخ ایران مصنفه مالکوم صاحب جلد ۱ صفحه ۱۴۱

اپنے اسي سنه کے شروع سے یعني چھپن برس قبل مسیح کے اوجین میں
راج کرتا تھا *

هندوؤں کي کہانیوں میں بکرماجیت بجاے هاروں رشید کے هي
اور کرنل ولفورڈ صاحب نے اِن کہانیوں میں سے اسقدر حالات بے کھٹکے
جمع کیئے که اُنکي تاریخوں کي تطبیق کے لیئے اٹھه بکرماجیت درکار
هوتے هیں مگر جسقدر که اب تسلیم کیا جاتا هی وہ یہه هی که بکرماجیت
ایک بڑا زبردست راجه اور تربیت یافته اور سر سبز ملک کا حاکم اور علم
هنر کا مشهور مربي تھا *

راجه بھوج

راجه بکرماجیت کے بعد راجه بھوج نہایت مشہور راجه هندوستان
میں هوا مگر اُسکے حالات کي کوئي تاریخ یا اور کسي قسم کي تحریر
موجود نہیں اُسکا طول طویل عهد قریب گیارهیوں صدي کے ختم هوا
پہلي کي چھه صدیوں کے بہت سے راجاؤں کے نسب نامه آئین اکبري اور
اوروں کي کتابوں میں بھرے هوئے هیں اُنمیں سے ایک نام چندرا پالا هي
جسکو کہتے هیں که تمام هندوستان اسنے فتح کرلیا لیکن یہه حال ایسا لغو
هے که اِس سے تاریخ میں بہت کار براري نہیں هوسکتي مالوه کے راجاؤں
نے بیشک هندوستان کے وسط اور مغرب تک اپنا تسلط کیا اور بکرماجیت
کے تمام هندوستان پر مسلط هونے کي رِوَائتیں هندوستان میں عام هیں *
گجرات کے راجه نے راجه بھوج کے پوتے کو گرفتار کرلیا اور اُسکے ملک
پر قابض هوگیا مگر معلوم ایسا هوتا هي که مالوه پھر بہت جلد اُسکے
قبضے سے نکلگیا اور ایک نیا خاندان اُسمیں راج کرنے لگا آخرکار مسلمانوں
نے ۱۲۳۱ ع میں اُسکو فتح کرلیا † *

---

* کرنل ٹاڈ صاحب کا بیان مندرجه حالات رایل ایشیا ٹک سوسئیٹي جلد ۱
صفحه ۲۰۱ اور کالبروک صاحب کي تحریر اُسي جلد کے صفحه ۲۳۰ میں اور گلیڈون
صاحب کي آئین اکبري جلد ۲ صفحه ۴۸

اجمیر اور میواڑ اور گجرات میں خود مختار حکومتوں کے موجود ہونے کے باعث سے اِسقدر وسیع فتوحات کا ہونا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہی اور اسی زمانہ کے کتبوں میں جو اور راجاؤں نے کندہ کرائے ایسے ہی فتوحات کا دعوی نپایا جاتا اگر اُن راجاؤں نے اور سلطنتوں پر کچھہ نہ حاصل نکیا ہوتا اور ہندوستان کے مغرب تک اور دکھن کے وسط تک لشکر کشی نکرتے پھر حال معلوم ایسا ہوتا ہی کہ یہہ خاندان بھی تمام هندوستانکی سلطنت کا ایسا ہی پورا دعوی رکھتا ہی جیسا کہ اور خاندان رکھتے ہیں پس تمام ایسے جھوٹے دعوں کا اعتبار نکرنے کے لیئے یہی بات ایک تازہ وجہہ ہی پالا خاندان کے بعد وہ خاندان حکمران ہوا جنکے ناموں کے آخر میں لفظ سینا کا ہونا لازم تھا اِس آخر خاندان کو اہل اسلام نے سنہ ۱۲۰۳ ع میں تہہ و بالا کیا *

مالوہ

راجہ بکرما جیت

مالوہ کی سلطنت اگرچہ اُن سلطنتوں سے جنکا ہم بیان کرچکے قدیم زمانہ میں ہمسر ہونے کا دعوی نہیں کرتی مگر اِسی سلطنت کی تاریخ صحیح صحیح ہمکو معلوم ہوئی ہی جو سنہ اب بھی دریاے نربدا کے شمالی ملکوں میں مروج ہی وہ راجہ بکرما جیت کا سنہ ہی یہہ راجہ

کے نہایت مغرب میں ہوگا دوسرا کتبہ ایک ٹوٹے ہوئے ستون پر ضلع شارن میں گنگا کے شمال کی طرف ہی کندہ ہی اُس ستون کو ایک راجہ نے جو اپنے آپ خراج گذار گوڑ یعنی بنگالہ کا بتاتا ہی بنایا تھا مگر پھر بھی وہ اپنی حکومت ویراجھانک سے (صحیح حال اسکا معلوم نہیں) ہمالیہ تک اور مشرقی سمندر سے مغربی سمندر تک بتاتا ہی اور اُس کتبہ میں کندہ ہی کہ بنگال کے راجہ نے (سابق الذکر کتبہ والے دیو پال کے بیٹے نے) ملک اوڑیسہ اور قوم ہنز کو (اِس کا بیان پہلے کتبہ میں بھی ہی) اور کارومنڈل کے کنارہ کے جنوبی حصہ اور گجرات کو فتح کیا تیسرے کتبہ میں صرف اِسقدر کندہ ہی کہ ایک عالیشان یادگار بڑی عزت میں بنارس کے قریب اُسی خاندان کے بنگالہ کے راجہ نے سنہ ۱۰۲۶ ع میں ... اور اُس خاندان کا اور قدیم کتبوں سے بدہ مذہب معلوم ہوتا ہی

راجه سے لیکر مسلمانوں کے فتح کرلینے تک آئین اکبري میں پانچ خاندانوں کا ذکر هی اِن خاندانوں کا حال جو صرف ابوالفضل کے ترجموں سے معلوم هوا هی اِس لیئے هندوؤں کے لکھے هوئے نسب ناموں سے انکو کم معتبر سمجھنا چاهیئے لیکن اِنمیں سے ایک یعني چوتھا نسب نامه بالکل صحیح اور سچ معلوم هوتا هی کیونکه اُسکو کتبوں سے ثابت کیا هی اور اُنسے ...ے راجاؤں کا سلسله قایم هوتا هی جنکے نام کے آخر میں پالا لگا هوا هی اور اُنهوں نے نویں صدي سے لیکر غالباً گیارهویں صدي تک سلطنت کي ‡ ... کتبے اِس خاندان سے متعلق هیں وہ دور دور مقاموں میں ایسي ...وں پر پائے گئے تھے جس سے اُنکي صداقت میں کوئی شک نهیں ...سکتے مگر اُنمیں ایسے بیان مندرج هیں جو في نفسه حیرت انگیز هیں ... اُنکو اُن حالات سے جو همکو هندوستان کي تاریخ کے اور ماخذوں سے ...علوم هوئے هیں مطابق کرنا نهایت دشوار هی چنانچه اُن میں بیان ... که بنگاله کے راجه تمام هندوستان پر همالیه سے راس کماري تک اور ...ہپتر تک مسلط هیں اور اُنمیں یهه بھي کنده هی که مشرق میں تو ... کو مطیع کیا اور مغرب میں کیم بوجا کو جسکو بعضے خیال کرتے ... که اتک سے آگے ایک مقام تھا ‡ اِسي زمانه میں قنوج دهلي اور

‡ کالبروک صاحب کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۹ صفحه ... اور اُن مختلف کتبوں کو دیکھو جنکا بیان اِسي کتاب یعني تحقیقات ایشیا ... جلدوں میں هی جنکا ذکر مقام معہوله پر هی

‡ سب سے پورانا کتبه جو ایک تانبے کي تختي هی اور منگیر میں ملي تھي جسمیں ... بخشنے کا ذکر هی نویں صدي کا کنده کیا هوا معلوم هوتا هی (دیکھو کتاب ...ت ایشیا کي جلد ۹ صفحه ۴۴۶ کو) اس کتبه میں صاف مندرج هی که ... کرنے والے راجه دیرپال دیر (یا دیرا پالا دیرا) کے قبضه میں تمام هندوستان ... مغرب سے آدم کے پل تک (یعني لنکا تک) اور دریاے میگنا یعني برهمپتر ...ربي سمندر تک هی اور بنگاله اور کرناتک اور تبت کے باشندے اُسکي رعایا ... کیا گیا هی اور اُسمیں یهه بھي اِشارہ هی که اُسکي فوج کمبوجا تک گئي هی ... عموماً اتک سے آگے سمجھا گیا ورنه اِسمیں تو کچھه شک نهیں که وہ هندوستان

عین شباب کے عالم میں اوجین یا مالوہ کا حاکم تھا اسلیئے ضرور ھی کہ وہ ملک اُسکے باپ کے مقبوضہ ملکوں میں سے ہوگا *

هندوستان کي تمام سلطنت کے شاهنشاهي کا دعوی اور خاندانوں کے راجاؤں نے اپنے کتبوں میں کیا ھی اور یورپ کے مختلف مصنفوں نے کورس کو اور کشمیر اور دھلي اور قنوج اور مالوہ اور بنگالہ اور گجرات وغیرہ کے راجاؤں کو شاهنشاہ هندوستان کا مانا ھی مگر ظاهر ھی کہ کوئی معقول اور کافي وجہہ اسبات کي اُنکے پاس نہیں ھی *

ماریا کے خاندان میں جس میں سے سندراکتس یعنے چندرا گپتا تھا دس پشتوں تک راج قائم رہا بعد اُسکے تین اور خاندان شودروں کے حکمران رھی جنمیں سے سب سے آخر اور سب سے زیادہ بڑے اندھ نامي خاندان ہوئے *

یہہ خاندان سنہ ۴۳۶ ع میں ختم ہوئے اور پورانوں کے بموجب اسکے بعد ایسے مختلف اور ابتر خاندان حکمران ہوئی جو ظاهرا هندو میں سے نہیں معلوم ہوتے ہیں اسبات سے اور تاریخ کے ترتیب کے اوراق کے پورا نہونے سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں غیر ملکي حملہ ہوا اور مدت تک بد انتظامي رھي کئي سو برس کا حال نہ معلوم ہونے کے بعد پھر کچھہ تاریخانہ حال ظاهر ہوتا ھی اور مگادا سلطنت قنوج کے گپتا راجاؤں کي قلمرو میں پائي جاتي ھی اس زمانہ سے آگے مگادا کا کچھہ صاف بیان نہیں پایا جاتا *

مگادا میں بدھ کے پیدا ہونے اور بدھ مذهب اور جین مذهب کتابوں میں مگادا کي زبان مگادی یا پالي کے مستعمل ہونے سے اس کي شہرت ابتک باقي رھي ھی *

بنگالہ

اُس ملک کے ایک راجہ کا بیان جسکو اب ہم بنگالہ کہتے ہیں مہابھارت کي لڑائي کے معاونوں میں مہابھارت کے اندر بیان ہوا ھی

لڑائي کے زمانہ میں مگادا کے راجہ اُن چھوٹي سلطنتوں میں سے جو اُس خطہ میں تھیں جسمیں گنگا بہتي هي ایک سلطنت پر قابض تھے اور اُن چھوٹي سلطنتوں میں سے هستنا پور کي سلطنت کے ایسے مخالف جنکا کچھہ قابو اُسپر نہیں پہونچتا تھا *

سکندر اعظم کو هندوستان کے اُس حصہ میں جسمیں اُسکي گذر هوئي کوئي ایسا راجہ جو کل هندوستان پر اختیار رکھتا هو نہیں ملا اور جو قومیں ہیفاسیس یعنے ستلج سے آگے آباد سنیں وہ خود سر راجاؤں کے زیر حکومت تھیں (یعني سکندر کو اس دریا سے آگے طایف الملوکي معلوم هوئي) ...ن اور استریبو یوناني مورخ بیان کرتے هیں کہ اُن سب قوموں میں ...ں سے زیادہ سربراوردہ پراسي قوم تھي مگر اوروں پر اُسکي فوقیت اور ...ار کي نسبت کوئي اشارہ نہیں کیا گیا علاوہ اسکے ایریئن صاحب ...ي قوم اور اُسکے راجہ سندراکٹس کو اور قوموں پر ترجیح دینے کے ساتھہ ...یہہ بیان کرتے هیں کہ اس سے بڑا راجہ پورس تھا اور میگاستھینیز نے ...ي کہ میرے زمانہ میں هندوستان میں ایک سو اٹھارہ قومیں تھیں ...اُنمیں سے کسي قوم کو پراسي قوم کا محکوم نہیں بیان کیا اور یہہ خیال ...غیر ممکن هي کہ میگاستھینیز نے جو سندراکٹس کے دربار میں یونانیوں ...طرف سے بطور صفیر کے رها کرتا تھا اور اُسکي بزرگي اور عظمت بڑھانے ...ل تھا اُسکو هندوستان کا شاهنشاہ یا اُن سلطنتوں پر جو اُسکے حدود ...ر تھیں یقیني غالب بیان کرنے سے غفلت کي هي *

...هندوؤں کي تحریروں کي بموجب چندرا گپتا غیر ملکي حملوں سے ...ہ رها کرتا تھا اور اپني سلطنت کي قوت کي نسبت زیادہ تر اپنے ...ے کے فن فطرت کے باعث سے اُن دشمنوں سے محفوظ رهتا تھا مگر ...یہہ هي کہ وہ اُس رعب و داب کا باني تھا جسکي کمال ترقي اُسکے ...ے عهد میں هوئي چنانچہ جب سلیوکس نے اٹک پر کے یونانیوں ...نے کو اُسکے حوالہ کرنا چاها تو اُنکے قبول کرلینے سے یہہ بات ثابت ...ہ اُسنے اپنے اِرادوں کو خود کہاں تک ترقي دي تھي اور اسوقت اپنے

سلطنت پر قبضہ کیا نیچ قوم میں سے تھا پورانوں میں لکھا ھی کہ چندر
گپتا کے زمانہ سے مگادا میں چھتریوں کي قدر منزلت جاتي رھي پھر جو
راجہ اور سردار مگادا میں ھوئے وہ شودر تھے † *

مگر اُنکي ذات کے ذلیل ھونے سے اُنکے رعب داب اور قدر و منزلت
میں کچھہ کمي ھونا پایا نہیں جاتا کیونکہ چندرا گپتا کے شودر جانشینوں
کي نسبت پورانوں میں معمولي مبالغہ کے ساتھہ لکھا ھی کہ اُنھوں نے ا
دنیا کو ایک چتر کے نیچے لیلیا ‡ اس بات کے یقین کي نہایت قو
دلیل ھی کہ اسوکا جو شودر خاندان میں سے تیسرا راجہ تھا دریاے ن
کے شمال کي سلطنتوں پر بڑا رعب داب رکھتا تھا اُسکي سلطنت کي وسعت
اُن دور و دراز مقاموں سے معلوم ھوتي ھی جہاں ایسے ستون بنے ھوئے ھیں
جنپر اُسکے فرمان کندہ ھیں اور اُنھیں یادگاروں سے اُسکي سلطنت کا ترقي
یافتہ ھونا ثابت ھوتا ھی کیونکہ اُن فرمانوں میں دواخانوں اور شفاخانوں
کے قائم کرنے اور سڑکوں پر درختوں کے لگانے اور کنوؤں کے کھدوانے کي
تاکید موجود ھی *

لوگوں کي جو یہہ راے ھی کہ مگادا کے راجہ ھندوستان میں سب
سے غالب اور شاھنشاہ تھے اِسکي تائید میں ھمکو سب سے اول وجہ
دستیاب ھوئي ھی وہ یہي اسوکا کي فوقیت ھی اور کرنل ولفورڈ صاحب
نے جو کچھہ مگادا کے راجاؤں کي نسبت اُنسے تحقیق ھوسکا ھی
لکھا ھی اُسمیں وہ کوئي بات ایسي نہیں بیان کرتے جو برخلاف
یقین کے ھو کہ مگادا کے راجاؤں کي § سلطنت بہت دور تک
ھوئي اور ابتدا سے ھي ترقي یافتہ تھي معلوم ھوتا ھی کہ مہاپدما

† سر جونس صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۹
۱۳۹ اور پروفیسر ولسن صاحب کي ھندوں کے سوانگ کي کتاب جلد ۳ صفحہ
‡ پروفیسر ولسن صاحب کي کتاب ھندوؤں کي تماشہگاہ جلد ۳ صفحہ
§ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۹

ے هی اور ایلیڈ کي مانند مہابھارت ایسا ماخذ هی که اُس سے بہت سے
ندو سردار اور قومیں اپنے بزرگوں کا سراغ لگانے میں کوشش کرتے هیں *
مہابھارت کے تصنیف هونے کے زمانه پر بحث هوچکي هی غالباً
ندرهویں صدي قبل مسیح میں وہ تصنیف هوئي پانڈووں کي اولاد میں
اُنتیس اور بقول بعضوں کے چونسٹھه راجه تخت پر بیٹھے ان راجاؤں
صرف نام هي نام باقي هی اور کچھه حال نہیں ملتا دارالسلطنت اُنکا
ہي کو منتقل هوگیا معلوم هوتا هی *

مگادا کے راج کا بیان

اُن راجاؤں میں سے جنکا معاونوں کي طرح آنے کا مہابھارت میں ذکر
صرف ایک راجه کي اولاد کي قسمت میں به نسبت اوروں کے زیادہ
هونا تھا وہ مگادا کے راجه هوئے هیں جنکا بہت کچھه بیان
ا هی *
معلوم هوتا هی که مگادا کے راجاؤں کو همیشه بہت سي حکومت
ختیار حاصل رها هی اُنمیں سے اول راجه کو جسکا ذکر مہابھارت
موجود هی بہت سے سرداروں اور قوموں کا سردار بیان کیا گیا هی
نکے مطیعوں میں بنگاله اور بہار کے سرداروں هي میں سے هونگے
م کو معلوم هو چکا هی که پانچ خود مختار سلطنتیں اُس ملک
ر تھیں جسمیں گنگا بہتي هی † *
ي سو برس تک مگادا کے کل راجه چھتري قوم میں سے هوئي لیکن
ندا کي ما شودر تھي اور چندرا گپتا بھي جسنے نندا کو قتل کرکے

---

† یه بات بیان کرنے کے قابل هی که یارنا یعنے یونانیوں کو مگادا کے راجه کا
ع کیا گیا هی اِسکي وجهه بظاهر وہ تعلق هی جو پراسي قوم کے راجاؤں اور
ان کے جانشینوں میں تھا (پروفیسر ولسن صاحبکا قول مندرجه کتاب
ایشیا جلد ۱۵ صفحه ۱۰۱) اُنکا دوسرا رفیق بھاگا دتا جسکو بڑے شان و
ه خطاب دیا گیا هی که وہ جنوب و مغرب کا راجه تھا وہ بموجب آئین
بنگاله کا راجه تھا

و اتحاد قایم هوگیا هوا معلوم هوتا هی سري کرشن جي نے جو پانڈو
کي کمک کو آئی تهے اگرچه جمنا کے کناره پر پیدا هوئے تهے مگر اُنه
نے گجرات میں ایک سلطنت کي بنیاد ڈالي تهي هر فریق کي کم
کو اٹک سے لیکر کالنگا تک سے جو دکهن میں واقع هی اُنکی رفیق آئے
بعضی انمیں سے اٹک کے اُس پار کے سرداروں میں سے بهي تهے اور یاونا
جو ایسا نام هی که اکثر مشرق کے حالات لکهنے والوں نے اُس سے یوناني
لیئے هیں اُنکے معاون آئے تهے پانڈوؤں نے فتح پائي لیکن ایسے بڑے نقـ
کے بعد یهه فتح اُنکو نصیب هوئي که اُنمیں سے جو زنده بچے تهے
عزیزوں اور فوج کي تباهي اور ضایع هونے کے رنج سے دنیا کو ترک
همالیه پر برف میں جاکر مرگئے اُنکے بڑے رفیق سري کرشن جي جیسا ک
پهلے بیان کرچکے هیں اپنے ملکي لڑائیوں میں مارے گئے هندوؤں کے
افسانوں میں لکها هی که کرشن جي کے بیٹے دریاے اٹک کے پار جا
مجبور هوئے † اور وه راجپوت جو اُس خطه یعنی دریاے اٹک کے اُسم
سے سنده اور کچهه میں اس زمانه میں آئے هیں قوم یادو یا جادو م
هیں تو یهه بیان جیسا که بظاهر معلوم هوتا هی اُس سے زیاده اعتـ
قابل هی مگر خود مهابهارت کے زیاده معتبر بیان سے معلوم هوتا ه
وه جمنا کے قرب و جوار میں واپس چلے آئے *

مهابهارت میں کا قصه به نسبت رامایین کے زیاده تر قرین قیاس
اُسمیں زیاده تر هندوستان کے حالات مندرج هیں اور رامائن کے به
اُسکے قصے زیاده تر حقیقتوں پر مبني هیں اگرچه هومر کي کتاب
سے مهابهارت واقعي حالات کي علامتوں میں بهت کم هی مگر واسـ
اُسکو وهي مناسبت هی جو هومر کي مثنوي ایلیڈ کو هرکیولیز کے

† کرنل ٹاڈ صاحب کي کتاب جلد ۱ صفحه ۸۵ اور مهابهارت کا انگریز
جو فارسي ترجمه سے هوا اور سنه ۱۸۳۱ع میں اورینٹل فنڈ سے چهپا

راماتن کي تو ایسي قدامت جسپر شبهه نهیں هوسکتا اُس واقع کي تاریخ کے قدیم هونے کے لیئے بهت بڑي شهادت هی اور دکهن پر جو کوئي مشهور عزیمت بغیر بهت سے سامانوں کے ممکن نه تهي اِس لیئے یهه لزم آویگا که رام چندر جي اُسوقت میں هوئے هونگے جب که هندوؤں کے علم و تربیت اعلی درجه پر پهونچي هو گی *

رام چندر جي کے بعد اُنکي نسل میں سے ساٹهه راجه متواتر اُنکي سلطنت میں حکمران هوئے مگر اُنکے بعد جو پهر کچهه ذکر اجودهیا کا نهیں پایا جاتا اِس لیئے ممکن یهه هی که یهه سلطنت اُس سلطنت میں ایک زمانه میں کوشاله کهلاتي تهي شامل هوگئي هوگي اور دارالسلطنت اجودهیا سے قنوج میں منتقل هوگیا هوگا *

مهابهارت کي لڑائي

وه لڑائي جسکا بیان مهابهارت میں هی دوسرا تاریخي واقعه قابل ذکر کے هی *

یهه لڑائي ضلع هستنا پور کے واسطے جو غالباً دهلي کے شمال و مغرب گنگا پر تها جسکا اِس زمانه میں بهي یهي نام مشهور هی چندربنسي خاندان کي دو شاخوں یعني کوروؤں اور پانڈوؤں کے آپسمیں هوئي اُن دونوں کو بهت سے رفیقوں نے جنمیں سے بعضے بهت دور دور سے آئے تهے مدد پهونچي *

معلوم هوتا هی که هندوستان میں اُس زمانه میں بهت سي سلطنتیں تهیں چنانچه گنگا کے کنارہ پر ایک هي خطه میں کم سے کم چهه سلطنتیں تهیں † مگر اُن سلطنتوں کے آپسمیں بهت آمد و رفت اور ربط

---

† هستناپور اور متهرا پنچالا (یعني اودهٔ کا کچهه حصه اورنیچے کا دوابه) اور ... مگادم اور بنگال — اورینٹل میگزین جلد ۳ صفحه ۱۳۵ اور ٹاڈ صاحب ... جلد ۱ صفحه ۴۹ مهابهارت اجودهیا اور کناکوبیا یعنی قنوج کي سلطنت کا ذکر نهیں هوا اگر منو کے مجموعه کے باب ۲ اشلوک ۱۹ کے بموجب پنچالا سلطنت کا دوسرا نام نهورے

اِن ابتدائي باتوں میں سے پورانوں میں کچھہ بھي نہیں لکھیں اُنمیں ابتدا اجودھیا (یعني اودھ) کےملک سے ھی اس خطہ میں سورج بنسي اور چندر بنسي راجاؤں کي نسلیں قایم ھوئیں اور وھیں سے اور ملکوں ! راجہ ظہور میں آئے *

سورج بنسي سلسلہ میں پچاس یا زیادہ سے زیادہ ستر پشتوں امتیاز جھوٹي اور لغو کہانیوں سے قایم کیا گیا ھی *

اِنکے بعد رام چندر جي کا بیان جو اصلي تاریخ میں شمار کیئے جا کے قابل ھي کیا گیا ھی *

رام چندر جي کي مہم

رام چندر جي کي سرگذشت کو جب لغو اور بیہودہ کہانیوں علحدہ کر لیا جاوے تو صرف اِسقدر اصلیت رھتي ھی کہ هندوستا میں ایک قوي سلطنت اُنکے قبضہ میں تھي اور اُنہوں نے دکھن چڑھائي کي اور جزیرہ لنکا تک پہونچے اور فتح کیا *

دکھن پر اُنکي چڑھائي کرنے پر شبہہ کرنے کي کوئي وجہہ نہیں ھ یقیني ھی کہ اُنہوں نے دکھن پر حملہ کیا مگر یہہ بات خلاف قیاس کہ اگر سب سے پہلے حملہ کرنے والوں میں سے وہ تھے یا سب سے ! اُنہوں نے حملہ کیا تو لنکا کو بھي فتح کر لیا اگر فتح کو لیا تو وہ بھ تالیف کے زمانہ سے پہلے جیسا کہ عموماً خیال کیا جاتا ھی نہوئے ھو کیونکہ منو کے زمانہ میں بھي فتحیاب هندوؤں کي کوئي بستي میں نہیں تھي اِس لیئے غالب یہہ معلوم ھوتا ھی کہ جن شاعرو رام چندر جي کے حالات کو بڑي دھوم دھام سے لکھا ھی اُنہوں نے اپنے عمارت کو نہایت تنگ اور مختصر بنیاد پر ھي تعمیر نہیں کیا بلکہ اُ کے اپنے ممدوح کے مہم کو ایسے مقام سے منسوب کیا ھی جو اُنکے میں نہایت دلچسپ مشہور تھا *

چوتها حصه

هندوؤں کي تاریخ مسلمانوں کے حمله تک

پهلا باب

هندوستان خاص کے هندوؤں کي تاریخ

هندوؤں کي تاریخ کي اِبتدا کا جو کچهه پتا همکو لگا هی وه منو کے
مجموعه کے ایک مقام سے هاتهه آیا هی جس سے یهه معلوم هوتا هی که
ایک زمانه میں سرستي اور درشا دوتي (یعني دریا کاگر) دریاؤں
دوآبه میں جو ایک خطه دهلي کے شمال و مغرب میں قریب سو
ل کے هی سکونت پذیر تهے اِس خطه کا طول قریب پینسٹهه میل کے
عرض بیس میل سے چالیس میل تک هی منو کا قول هی که اُس
ں کو برهما ورتا اِس سبب سے کهتے تهے که اُسمیں دیوتوں کي آمد شد
اور جو رسم اُس ملک میں ایسي قدیم روایت سے جسکي اِبتدا
وم نهیں چلي آتي هو اُسکي پیروي کي بهکتوں اور پرهیزگاروں کو هدایت
گئي هی † اِس خطه اور جمنا کے درمیان اور جمنا اور گنگا کے شمال پر
خطه واقع هے اُسکو معه شمالي پهاڑ کے برهم ارشي کے نام سے منو نے بیان
ی اور جو برهمن اُس خطه میں پیدا هوں اُنکو انسانوں کي تعلیم
یت کے واسطے نهایت لایق اور مناسب بتایا هی ‡ *

پس اِس ملک کو هم وه ملک سمجهیں جسکو سرستي والے خطه
ه هندوؤں نے فتح کیا هوگا *

منو کے مجموعه کا حصه دوسرا اِشلوک ۱۷ و ۱۸ یهه خطه پهلے راجاؤں
کارگاه اور بڑے بڑے داناؤں کے رهنے کا مقام تها — واسن صاحب کے ترجمه
وان کے دیباچه کا صفحه ۴۷

‡ منو کا مجموعه حصه ۲ اشلوک ۱۹ و ۲۰

مردہ حالت میں رہتی ہیں اور نامی گرامی شخص لوگوں کی ہدایت
کے واسطے نہیں ہوتے اور حاکم کی خودسری کا کوئی روکنے والا نہیں ہوتا †۔

ایسی خرابیونکی حالت میں ہندوؤں کی علم تربیت کے بگڑ جانے او
زوال پذیر ہوجانے سے ہمکو کچھہ تعجب نہیں ہوتا بلکہ حیرت کی با
بات ہی کہ وہ اِن خرابیوں کے مقابلہ میں کیونکر سرسبزی حاصل کرسکے
بلکہ وہ اِس درجہ کو بھی جو اب موجود ہی کسطرح پہونچی ہونگے ۔

اِس بات کا دریافت کرنا کہ ہندوؤں کی تربیت کس زمانہ میں اعلی
درجہ پر پہونچی آسان نہیں ہی شاید علمی جلسوں اور اخلاق میں
اُنکی تعلیم و تربیت کی عمدہ حالت سکندر اعظم کے آنے سے پہلے تھی مگر
علم انشا کو اپنے کمال پر پہنونچنے میں زیادہ مدت گذری چنانچہ اُسکی
غایت درجہ کی سرسبزی کا زمانہ ہندوؤں کی روایت سے راجہ بکرماجیت
کا عہد معلوم ہوتا ہی جو سنہ ع سے کچھہ پہلے گذرا ہی مگر جن
عالموں کو اُس راجہ کے دربار کی رونق کا باعث بتاتے ہیں اُنمیں سے کئی
پچھلے زمانہ کے معلوم ہوتے ہیں اور جن عمدہ مصنفوں کی کتابیں
اب بھی موجود ہیں اُنکا زمانہ بہت وسیع ہی چنانچہ دوسری صدی
قبل مسیح سے سنہ ۸۰۰ ع تک قرار پایا ہی ریاضی کا علم سنہ ۵۰۰
میں کمال پر پہونچا ہوا تھا لیکن ایسی کتابیں علم انشا اور اور د
علموں کی جنمیں بڑی قابلیت درکار ہوتی ہی مسلمانوں کے حملہ
کچھہ پیچھے تک لوگ تصنیف کرتے رہے *

---

† بڑے بڑے جنگی سردار اِس کلیہ سے مستثنی ہیں کیونکہ وہ اپنی جا
منقولہ اپنے جیتے جی منتقل کرجاتے ہیں مگر اُسکی ترقی کے حق میں وہ نا
بدسلیقہ ہوتے ہیں جو کہ اِن سرداروں کی تقویت اجورہ دار سپاہیوں پر منح
ہوتی ہی اِس لیئے اُنکو ہمارے بیزن امیروں کی طرح لوگوں کے مدد کی حا
نہیں ہوتی اور یہہ ہر ایک سردار ایک دوسرے سے اپنی اراضی پر جدا ہو
رہتے ہیں کہ اپنے ہمسروں کو باہمی آمدو رفت سے اور نہ اپنے آپ سے کمتر
اپنی باتھی عادات کے نمونہ سے شایستہ کرتے ہیں ۔

اپني اولاد کے لیئے بہت سي دولت چھوڑ جاویں مگر جو کہ هر ساهوکار یہہ بات جانتا هي کہ نہ میں ایک خاندان کي بنیاد قایم کرسکتا هوں اور نہ بذریعہ وصیت کے اپنے تمام مال متاع کو جسطرح جي چاهے کسي کام میں لگا هوا چھوڑ سکتا هوں پس وہ اپني کمائي سے جو عزت اور خوشي حاصل هوني ممکن هوتي هي اُسکے اسطرح سے حاصل کرنے میں کوشش کرتا هي دعوتوں اور جلسوں اور بیاہ شادي کي رسموں میں بہت بہت سا روپیہ لگاتا هي اور ایسے مندر اور تالاب بناتا هے اور باغ لگاتا هي کہ اگر اُسکے جیتے جي پورے نہ هوئے هوں تو اُنکے پورا کرنے یا پورے هوگئے هوں تو اُنکي مرمت کا اُسکے جانشین مقدور نہیں رکھتے † *

علی السویہ تقسیم کا جیسا برا اثر هندوؤں کي دولت پر هوتا هي ویساهي اُنکي عقل پر هوتا هي برابر کي تقسیم کي تدبیر قدیم زمانہ کے بعض جمہوري سلطنتوں نے عیاشي کے روکنے اور نئي باتوں پر لوگوں کے مایل هونے دینے کي غرض سے کي تھي هندوستان میں اس تقسیم سے وہ مطلب نہیں حاصل هوتے هیں اور وہ اُن تمام کوششوں اور جد و جهد کي مانع هي جو اپني حالت کو ترقي دینے کي بلند نظري سے لوگ همیشہ کیا کرتے هیں کیونکہ جس شخص نے اپني ذاتي محنت سے دولت جمع کي هو تو وہ علم یا عمدہ فنوں کي طرف متوجہہ نہیں هوسکتا اور اگر متوجہہ هو تو وہ اُسکي جمع پونجي اُسکے مرنے کے بعد برباد جاویگي اور اُسکي اولاد کو از سرنو اپني بسر اوقات کے لیئے محنت کرني پڑیگي جسکے سبب سے اُنکو اُس شایستگي اور تربیت سے حاصل کرنے کي فرصت نملیگي جو اصل نسلوں کي ترقي یافتہ تعلیم سے میسر هوتي هي *

اگرچہ هندوستان میں یورپ کي نسبت بہت جلد اور یکایک دولت جمع هوجاتي هي مگر اُس سے لوگوں کي حالت میں کوئي مستقل ترقي نہیں هوتي تمام باتیں جیسي پہلے سے چلي آئي هیں ویسي هي

---

† اسي سبب سے اهل یورپ یہہ خیال کیا کرتے هیں کہ اپنے باپ کے بنے کاموں کو جاري رکھنے کو جو رفاہ عام کے لیئے اُسنے شروع کیئے هوں بیٹا برا سمجھتا هے ؛

اپني پژمردگي كي حالت ميں بجز يورپ كي قوموں كے اور قوموں
تربيت اور شايستگي ميں كچهه گهٹي هوئے نهيں هيں اس سے ثابت
هى كه ايک زمانه ميں أنهوں نے تربيت اور شايستگي كي ايسي
حاصل كي هوگي جس تک قديم اور حال كے زمانه كي تربيت‌يافته قو
ميں سے تهوڑي هي‌سي پهونچي هونگي *

أنكے زوال كے سبب هم مختلف مقاموں ميں بيان كرچكے هيں
مذهب كاهلي پر راغب كرتا هى جو زوال كي جانب پهلا قدم هى اور
كے قاعدے اپنے ملک كي ترقيوں كے مانع هيں اورغير ملكوں سے جو
حاصل هوني ممكن هوتي هيں انكي بهي سدراه هيں انهيں قاعدونكے
سے ابتک هندو اور مسلمانوں ميں غيريت قايم رهي هى هندوستان
بهي يهه ايک خاص مثال صرف انهيں قاعدوں كي پابندي كے سبب
پائي جاتي هى كه ايک بت پرستي كا مذهب مذهب اسلام كے
جو أسكي نسبت پاک صاف هى‌خاصكر ايسي حالت ميں كه حكو
بهي مسلمانوں هي كي رهي قايم رها بيشک سلطنت شخصيه كے
سے لوگوں كي حالت كي ترقي ميں ركاوٹ هوئي هوگي مگر يهه سا
ايشيا كے اور ملكوں كي نسبت هندوستان ميں ظالمانه اور تنگ
والي نه تهي *

ورثوں كي بهت سي تقسيم در تقسيم هوني كچهه هندوؤں
مخصوص نهيں پهر بهي هندوؤں كے بهت بڑے حصه كي تباه حا
سبب محقق كي راے ميں يهه تقسيم هي قرار پاتي هى إس تقس
سبب سے هندوستان ميں بهت بڑے زميندار كي اولاد أسكے بعد ك
كسي وقت ميں جدا جدا هوكر كسان اور كميره كے درميان كي سي
پر پهونچ جاتي هى بلكه أنسے كسيقدر بدتر هو جاتي هى اور كوئي
أنكے پاس ايسا نهيں رهتا جس سے روپيه جمع كركے پهر اصلي حا
پهونچ سكيں ساهوكار اور سوداگر اسقدر كافي دولتمند هونے ممكن هير

ے سکندر کے زمانہ تک ہوئي ہیں وہ یہہ ہیں ۔خدمتگار قوم (یعني شودروں) کا بالکل ازاد ہو جانا اور اگر اس وقت میں ستي کي رسم کا نہیں تو زیادہ رواج ہونا اور قوموں کے آپسمیں شادیوں کا امتناع اور ہمنوں کا سپاہي پیشہ ہوجانا اور دیہات میں علحدہ علحدہ آباد ہونا شاید فقیروں کے فرقوں کي ابتدا قایم ہونا ہی *

اور جو تبدیلیاں منو کے زمانہ سے زمانہ حال میں ہوئیں بخوبي بیان چکي ہیں اور اگر اب ہم دونوں خاص زمانوں پر بغیر مقابلہ کیئے عام ڈالیں تو ہم کو ظاہر ہوگا کہ زیادہ تر ایسي تبدیلیاں ہوئیں ہیں میلان برائي کیطرف ہی *

شودروں کي غلامي کي حالت کا بالکل معدوم ہو جانا بیشک ایک اور بھلائي کي بات ہی مگر اور صورتوں میں ہندوؤں کے مذھب کو خراب ہوگیا ہوا اور ذاتوں کي قیدوں کے زیادہ سختي جنمیں برھمنوں کي ذاتي غرضوں سے اپنے حق میں کسیقدر آساني رکھي ہی زمین دوچند ہو جانا اور عدالتونکا اُٹھہ جانا اور قانونوں میں عورتوں عایت کم ہو جانا اور رفاہ عام کے بڑے بڑے کاموں کا مسدود ہوجانا تي میں دشمنونسے مروت اور اخلاق کے ساتھہ جو پیش آیا کرتے سکا جاتا رھنا ہم دیکھتے ہیں اور جو کتابیں اب موجود ہیں اُنسے ہوتا ہی کہ ایک زمانہ میں ہندو جن علوم اور فنون میں بہت اچھي رکھتے تھے اُن علموں میں اب کچھہ لکھنے کا قصد نہیں کرتے اور پہلی ملک کے آدمي اُنکو دیکھتے تھے اُنکي طبیعت پر ہندوؤں کي ي اور سچائي اور سادگي اور دیانتداري کا بہت بڑا اثر پڑتا تھا اُنمیں یہہ اوصاف بہت گھٹتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں *

ں سب حقیقت سے یہہ نتیجہ حاصل نکرنا ممکن نہیں کہ ایک ہمن ہندو اخلاق اور عقل سے بہرہ وافي رکھتے تھے اور اب بھي وہ

شرم و حیا اور زنانہ حجاب سے دوبالا رونق ہوجاتی ہی † *

ہندوؤں کے جسم کی صفائی ضرب‌المثل ہی اکثر جو وہ نہاتے رہتے ہیں تو ہر غسل کے بعد کپڑے نہیں بدلتے لیکن اس صورت میں بھی اُ میں کے عوام‌الناس اور قوموں کے عام لوگوں سے زیادہ صاف رہتے ہیں اُ مکان کے وہ حصے جنپر سبکی نظر پڑتی ہی بہت صاف ہوتے ہیں مگر انگریزوں کے ہاں کی سی لطافت اور نفاست ہندوؤں میں نہیں جسکا مقتضی یہہ ہی کہ وہ سب مکان بھی جو آڑ اور پردہ کے ہوں ہی پاک اور صاف رہیں *

ہندوؤں کے زمانہ قدیم کی خصلت کا زمانہ حال کی خصلت سے مقابلہ

ہندوؤں کی دونوں قسم کی خصلت جو زمانہ قدیم میں تھی اور زمانہ حال میں ہی ہمنے بیان کی اور اُسکا مقابلہ کرکے نتیجہ نکالنے سے پہلے یہہ بہتر ہوگا کہ متوسط زمانہ میں جو خصلت اُنکی تھی اُسکا دریافت کریں اُسکے دریافت کرنے کا ذریعہ ہمارے پاس وہ حالات ہیں جو یونانی چھوڑ گئی ہیں اور یہہ یونانی ایسے ہیں جنکے بیان میں ہمارے خاص خیالوں کو دخل نہیں اور اُنکی رائیں سریع‌الفہم اور واجب‌التعظیم ہیں *

اسی تحقیق میں ہمنے ایک اور مقام ‡ پر گفتگو کی ہی پر صرف نتیجے یہاں بیان کرنے مناسب ہیں *

اُن حالات سے ظاہر ہوتا ہی کہ جو بڑی بڑی تبدیلیاں منو کے ...

---

† جو لشکری عورتیں لندن کے بازار میں عام ہیں وہ اکثر بمبئی کے ... ساحل اور بنگالہ کے جنوب و مشرقی حصہ کی ہیں جہاں لوگ چانول کھاتے ہیں آب و ہوا وہاں کی مرطوب اور گرم ہی جو ہندوستان کی عورتوں کا نہایت ... نمونہ ہیں

‡ تتمہ ۳ کو ملاحظہ کرو

نسبت عیاشي میں کم هوں لیکن اگر هم انگریزوں کي قوم سے اُنکا مقابلہ کریں تو بدمستي اور اور برائیوں میں نہونے سے چال چلن کي صفائي اور عدلي میں اُنکو وہ فرق حاصل رهیگا جو هماري خود پسندي کے حق میں مضر هی *

گفتگو میں جو نہایت بري فحش گالیاں دینے میں بیباک هیں اُس سبب سے وہ اس تعریف کے قابل نہیں جو اُنکي کي گئي مگر اسکی جواب میں یہہ خوب کہا گیا هی کہ اُسکا سبب وہ سادگي طبیعت کي هی جسکے نزدیک جو شی اصل الزام سے پاک هی اُسکا نام لینے میں کچہ قباحت نہیں یہہ راے اور معاملوں میں اُنکے چال چلن کے پاک صاف هونے سے مستحکم هوتي هی *

اگرچہ هندوؤں کي طبیعت میں کم گوئي اور سوچ بچار کرتے رهنا پڑا هی مگر وہ آپسمیں هنستے بولتے خوش و خرم رهتے هیں تقریر کرنے چالاکي کرنے کے شوقیں هوتی هیں لطیفہ اور رمز و کنایہ سے هنسي کے بلکہ جھگڑ لڑنے کي نوبت پہونچنی پر کمال خوش هوتے هیں هم بیان کرچکی هیں کہ اُنکي گفتگو اکثر خفیف باتوں پر هوتي هی یہہ بات اُنکي عام خصلت هی اور اُسکے ساتھہ ایک خود بیني اور … بھي هوتي هی *

قد و قامت اور جسامت میں وہ اهل یورپ سے عموماً بہت کم هوتے اور یورپ والوں سے وضع اور انداز اُنکا بہتر هوتا هی مگر زور کم هوتے هیں … پاؤں اُنکے زیادہ چستي اور چالاکي سے چلتے هیں اور رنگ اُنکا بھورا … گندمي) حبشیوں اور جنوبي اهل یورپ کے رنگوں میں متوسط … دکھتا هی اور اُنکی بال باریک اور سیاہ سنگ موسی کے رنگ کے … اور مونچھیں اور داڑھي بھري هوئي مگر ڈاڑھي بہت کم رکھتے … کي عورتوں میں بہت زیادہ حسن اور ناز و ادا هوتي هی جسکو

… هندوستان میں سپاهي پیشہ قومیں انگریزوں سے علی العموم بلند قد هوتي هیں

مصیبتوں پر بھی اُسیطرح توجہہ نہیں کرتے جس طرح اپنی ذاتی مصیبتوں کی پروا نہیں کرتے *

یہہ عیب اُنکا مفلسوں کے ساتھہ مسلوک نہونے سے ظاہر ہوتا ہ چنانچہ سب لوگ برھمنوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور مذہبی سادہ سنتو کو خیرات دیتے ہیں مگر ایسے بھکاری کی جو صرف محتاجی کے سبب سے سایل ہوتا ہی نہ یورپ کی سی باقاعدہ خیرات سے اور نہ ایشیا کے ا حصوں کی سی بیتھنکی مہمان داری سے خبر لی جاتی ہی اگر غریبوں میں عاقبت اندیشی نکرنا اور امیروں میں نہایت نمود کے سا خاص خاص موقعوں پر ہر شی میں اصراف ہوتا ہی مگر عموماً ہن کفایت شعاری بلکہ خست پر بالطبع مایل ہیں اُنکے معمولی اخراجا قلیل ہوتے ہیں اور ہر درجہ کے لوگوں میں چندھی آدمی ایسے ہ ہیں جو اپنے جوڑے ہوئے روپیہ کو ظاہر یا پوشیدہ کسی تجارت میں کر یا بہت بڑی شرح کے سود پر دیکر نہیں بڑھاتے ہیں ہندوؤں کے لڑکے لا یورپ کے بچوں سے زیادہ تیز اور ہوشیار ہوتے ہیں بارہ چودہ بر کے بچوں کی سمجھہ اکثر حیرت انگیز ہوتی ہی اور اِسیقدر حم افزا یہہ بات ہی کہ وہ بالغ ہوکر ویسے ہی کند ذہن اور نا بلد ہوم ہیں *

مگر با اینہمہ عمر بھر صاحب شعور رہتے ہیں اور کمتر درجہ کے لو میں اِس بات کے دیکھنے سے ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ چال و چلن مناسبت اور زبان اور گفتگو میں با سلیقہ ہونے میں اپنے آپ سے لوگوں سے بہ نسبت اُسکے بہت کم تفاوت رکھتے ہیں جو انگریزوں کے اور لڑکے اپنے بزرگوں کی چال چلن اور لب و لہجہ میں رکھتے ہیں *

جس بات میں ہندو اور قوموں پر نہایت برتر فوقیت رکھتے ہ بدکاری اور زنا سے اجتناب کرنا ہی اُنکے ملک کی آب و ہوا ا تاثیریں اُسکی ہیں اُس سے یہہ توقع نہیں ہوسکتی کہ وہ اور قوموں

اگرچہ هندوؤں کي خصلت غیر ملک کے لوگوں کے ساتھہ ملنے کے زمانہ سے بدل گئي هی مگر وہ اب بهي رحیم اور شریف قوم هیں اُن بیرحمي کي خونریزیوں کا جو مسلمانوں کے ساتھہ تمام لڑائیوں میں هوئیں اُنہوں نے ضرور سخت بیرحمي سے انتقام لیا هوگا پس جو معتدل قانون لڑائي کے منو کے مجموعہ میں مندرج هیں اُنپر اُنکا عمل نرها هوگا مگر اب بهي ایشیا کي اور هر ایک قوم کي نسبت بلکہ اپنے هموطن مسلمانوں کي نسبت بهي اُن لوگوں سے جو لڑائي میں گرفتار هوجاتے هیں زیادہ مہرباني سے پیش آتے هیں *

سلطان ٹیپو انگریزي کمپو کے همراهیوں کے جو اُسکے هاتھہ لگ جاتے دائیں هاتھہ اور ناک کٹوا ڈالتا تها حالانکہ اخیر پیشوا اِس قسم کے ...ں میں سے هر ایک آدمي کو ایک روپیہ اور کسیقدر غلہ اِس عوض دیتا تها کہ اب جو میري فوج نے اِن لوگوں کو لوٹ لیا هی کسیطرح اپنے گهر و بار کو پهر جاري کرسکیں *

البتہ سرد مہري کے ساتھہ خونریز بیرحمي برهمنوں کے ساتھہ منسوب ...جاتي هی غالباً اُس سے بغض و عداوت کے قدرتي مخرجوں کا روکنا ...ود هوتا هی لیکن نہایت بد برهمن بهي ایسے قتل کے خلاف پر هیں ...ں سے خون بهي معمولي حالتوں میں هندو ذي مروت اور راحم هوتے ... مگر سر گرمي کے ساتھہ انسانیت برتنے میں اِس سبب سے قاصر ...کہ وہ ذات کے ڈر سے هر انسان سے میل جول نہیں کرتے اور کچھہ ...باعث یہہ هی کہ وہ ایسے کاهل هوتے هیں کہ اپنے همسایوں کي

...ادہ سے اُسکي مدد کي اور یہہ روپیہ جب اُسنے ادا کرنا چاها تو اُس هندوستاني ...نے واپس لینا قبول نکیا حالانکہ اور کسیطرح کے معاوضہ کي اُسکو توقع نہ تهي ...مذکورہ دوست ایک مرهٹہ برهمن تها یہہ ایک ایسي قوم هی جو هندوؤں کي ...قوموں میں سے غیر قوموں کے ساتھہ نہایت کم همدردي کرتي هی اور اختیار ...پہونچنے پر نہایت سنگدل اور کم خلق هوجاتي هی *

رهتاهی جبس طرح هی میں تسپر بهي نقصان کي شکایت کا بهت کم
موقع ملتا هی اور هندوؤں کے هاں جن لوگوں کے پاس بهت بهت سے نوکر
هوتے هیں شاذ و نادر اُنکي کسي چیز کو قفل میں دیکهنا اُنکے معمولي
جزء اعتبار کي کچهه کم دلیل نهیں هی *

هندوؤں پر احسانمند نهونے کا اکثر الزام لگایا جاتا هی لیکن یهه ظاهر
نهیں هوتا که جو لوگ یهه الزام لگاتے هیں اُنهوں نے کیا اُنکے ساتهه بهت
کچهه کیا هی جس سے اُنکے دلمیں احسانمندي پیدا هوني لازم آتي
جبکه آقا حقیقت میں مهربان اور دلسے متوجهه هوتے هیں تو وه اپنے
هندوستاني نوکروں کي طرف سے بهي ویسا هي اچها عوض پاتے هیں
جیسا که دنیا میں اور کسي سے هوسکتا هی بهت کم ایسے اهل یورپ
هونگے جنهوں نے هندوؤں کا امتحان بیماري یا مصیبت و خطره میں کیا
هو اور اُنکو همدرد اور رفیق نپایا هو اپنے سرداروں پر اُنکي جاں نثاري
ضرب المثل هی اور اُسکي وجهه جب که کوئي تعلق ذات برادري کا نهو
تو بجز احسان مندي کے اور کچهه نهیں هوسکتي هندوستاني سپاهیوں
کي جاں نثاري اپنے انگریز افسروں کے ساتهه اتنے موقعوں پر ثابت هوئي
هی که کسي اور ملک کي همقوم فوج کي بهي نظیریں پیش کرنا مشکل
هوگا *

اور یهه احسانمندي کچهه کم درجه کے لوگوں سے هي مخصوص
نهیں بلکه علی العموم یهه دیکها جاتا هی که جن لوگوں کي حاکموں
پرورش کي وه اُنکي مصیبت اور رسوائي کے وقت میں هي اُنکے ساتهه
نهیں رهے بلکه اُنکي محبت کو اُنکے بال بچوں تک اُس حالت میں
نباها جب که وه اُنکو بیکسي کے عالم میں چهوڑ کر مرگئے † *

† ایک بهت سچي مثال ایک شریف انگریز کي جو بنگاله میں ایک
عهدهٔ پر مامور تها هم بیان کرتے هیں یهه شخص اپنے عهده سے برخاست هوکر
اپنے وطن میں آیا تو وه ایک چند روزه سخت مصیبت میں مبتلا هوگیا اُس وقت
ذي رتبه هندوستاني نے جسکے ساتهه اُسنے کبهي کچهه رعایت کي تهي ایک لاکهه

علحدہ فرقہ ہوتا ہی اور ڈاکو ایسے شریر لوگوں کا گروہ ہوتا ہی جو ہمیشہ کے لئے متفق ہوجاتے ہیں اور لوٹ مار کرکے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں لیکن باقیماندہ لوگ اِس قسم کے خیالات فاسد نہیں رکھتے جنسے جمہور انام کی معیشت میں خلل پڑے متواتر رپوٹوں سے جو ہوس آف کامنز کے اجلاس میں سنہ ۱۸۳۲ ع میں پیش ہوئیں اُنسے ثابت ہوتا ہی کہ چار برس کے اندر اِنگلستان اور ویلز میں جس قدر سخت حکموں کی سال تعمیل ہوئی وہ حکم دو لاکھہ تین ہزار آدمیوں میں سے ایک شخص کی نسبت صادر ہوا اور احاطہ بنگالہ کے ضلعوں میں دس لاکھہ چار ہزار ایک سو بیاسی آدمیوں میں سے ایک کی نسبت وہ حکم نافذ ہوا † اِنگلستان میں سرسٹھہ ہزار ایکسو تہتر میں سے ایک کے حساب سے زندگی بھر کو جلا وطن ہوئے اور بنگال احاطہ میں چار لاکھہ دو ہزار دس میں سے ایک کے حساب سے جلا وطن کیئے گئے *

یہہ بات صحیح ہی کہ جتنے مجرم بنگالہ میں گرفتار نہیں ہوتے تعداد اِنگلستان کے اُن مجرموں سے بہت زیادہ ہی جو ہاتھہ نہیں آتے پس اِس سے یہہ سمجھنا کہ دونوں ملکوں میں سنگین جرموں کی تعداد ہی بڑی لغو رعایت کرنا ہی *

قتل رشک و حسد یا کسی اور رنجش کے سبب سے بہ نسبت منافع کی توقع کے زیادہ ہوتا ہی اور چوری خاص خاص فرقوں سے مخصوص ہی پس مال و متاع کیطرف سے لوگوں کو کم تردد ہوتا ہی یہہ هندوستان میں جو اہل یورپ جاتے ہیں وہ اپنے مکان کا ہرایک کھلا رکھکر سوتے ہیں اور اُنکا مال و اسباب اِسی طرح سے پھیلا پڑا

† اِنگلستان میں پھانسی دیئے جانے کے حکموں کی تعداد ایک سال میں ایک سو بتیس تھی جنمیں سے چونسٹھہ منظور ہوئی اور اُنکی تعمیل ہوئی اور بنگال میں اونسٹھہ مجرموں کو حکم پھانسی کا ہوا جو سب منظور ہوئی اور تعمیل کی گئی انگلستان کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھہ اور بنگالہ کی چھہ کروڑ ہی ۔

سے اعلی درجہ کے خاندانوں سے لیکر عوام‌الناس تک محفوظ نہیں رہتے
هندوستان میں ڈهونڈے نہیں ملتے *

هندوستان کے بعضے چند مشہور جرم اور تمام ملکوں کے جرموں
سختی میں زیادہ هیں چنانچہ ٹهگوں کے جرموں کا بیان هوچکا اور
بسبب اپنی بیرحمی کے ایسے هی قابل نفرت کے هیں جیسے که ٹهگ
سوچی سمجهی هوئی دغابازی کے باعث سے هیں *

ڈاکہ ایسے گروہ کو کہتے هیں جو لوٹ مار کرنے کی غرض
هوجاتا هی وہ لوگ راتمیں ایسے گانوں پر اچانک جاپڑتے هیں جسکو
وهم و گمان بهی اُنکا نہیں هوتا اور جو لوگ اُنسے بمقابلہ پیش آتے
هاتهہ سے ماریجاتے هیں اور جنکیطرف اُنکا یہہ گمان هوتا هی کہ اُنهوں
دولت چهپائی هی اُنکو سخت عذاب دیتے هیں اور صبح کو لوگوں
ملجاتے هیں اور اُنکا ایسا خوف دلونپر چها جاتا هی که پہچاننے
بعد بهی بہت کم آدمی اُنپر الزام لگاتے هیں یہہ جرم بجز اسواسطے
تدارک کا کچهہ بڑا خیال نہیں کیا جاتا اور ڈاکو سخت بیرحمیاں
هیں اُس جرم سے بالکل مشابہہ هی جو اکثر ایرلینڈ میں کسی
میں هوا کرتا تها هندوستان میں اس جرم کا باعث هندوستانی گورن
کی وہ کمزوری هی جو گذرے هوئے سو برس کی بد عملی کے سبب
هوگئی تهی اور اب انگریزوں کی قوی سلطنت میں یہہ جرم بہت
و نابود هوتا چلا جاتا هی ٹهگ اور ڈاکو جسقدر هندو هیں اُسیقدر
بهی هیں *

جو هیبت که ایسی سخت ظلمونسے پیدا هوتی هی اُس
تو اُس ملک کے بڑی بداخلاقی کا خیال آتا هی جسمیں وہ ظهور
هیں لیکن زیادہ تحقیق کرنے سے وہ خیال دور هوجاتا هی
جسقدر جرم هندوستان میں ٹهگ اور ڈاکوؤں کے جرموں سمیت
هیں وہ اُن جرموں سے کم هیں جو انگلستان میں هوتے هیں

. ہندوؤں کي خصلت کا نہایت خالص نمونہ بغیر اُن عیبوں کے جو
ب اُسمیں ہوگئے ہیں معہ اُسکي خصوصیتوں کے راجپوتوں اور اور سپاهي
ہوں میں جو اُن ملکوں میں بستے ہیں جنمیں گنگا بہتي هي اور اُن
ہوں سے سرکار انگریزي میں سپاهي بھرتي ہوتے ہیں پایا جاتا هي غالباً
ہیں لوگوں سے ہمکو ہندوؤں کي اولوالعزمي اور اعلی درجه کي شجاعت
ر بڑي جاں نثاري کي حقیقت معلوم ہوتي هی اِنہیں باتوں کے ساتھہ
ل چلن کي شایستگي اور رحم دلي اور طفلانه کھلاڑي پن اور بچوں کي
سادگي عجیب ڈھنگ سے پائي جاتي ہیں *

ؤں والے ہر جگہہ کم آزار اور ہر دل عزیز ہوتے ہیں اور اپنے خاندانوں
فیق اور ہمسایوں پر مہربان اور بجز گورنمنت کے سب کے ساتھہ
ت دار اور باوفا ہوتے ہیں *

ر اور شہر کے لوگ ایسي خصلت رکھتے ہیں جسمیں بھلائي برائي
ہیں ملي جلي ہوتي ہیں لیکن وہ سکون و وقار اور انتظام کے ساتھہ
هي شور و غل دنگه فساد سے عام امن و آسایش میں اور خانگي
وں سے اپنے آرام وراحت میں بہت کم خلل ڈالتے ہیں بہر حال اگر
ں لوگوں کو جو گورنمنت سے تعلق رکھتے ہیں علحده کرلیں تو شہر کے
باشندے ایسے هي نیک اور شایسته رهجاوینگے جیسے که اِنگلستان کے
بقه مذهب اور حکومت کے فائدوں میں متوسط درجه والے اِنگلستاني
ندے اُنسے بہتر هیں اور اِنگلستان کے محنتي فرقه میں بهي بہت
ے لوگ هیں جنکا ثاني هندوستان کے کسي درجه کے لوگوں
نہیں پایا جاتا لیکن برخلاف اِسکے هندوؤں میں کوئي فرقه ایسا
اور بد اخلاق نہیں هی جیسے که انگریزوں کے بڑے شہروں میں
قوم کے لوگ هیں اور ایسے لوگوں کے گروه کے گروه جو اِنگلستاني
غا فریب سے اوقات بسر کرتے هیں یعني نت کھٹ اوچکے دغاباز
ور اُن لوگوں میں سے بڑے دل چلے اور بدمعاش آدمي جنکي شرارت

اگرچه یهه ملامت هندوؤں کے تمام قوم پر جبکه اُسکا غیر قوموں سے مقابله کیا جاوے تو صادق آتي هی مگر اُسکے هر ایک گروه بلکه کسي خاص گروه کي کسي زمانه کي حالت سے یهه سب باتیں منسوب نہیں هوتیں چنانچه محنتي آدمي جفاکش اور صاحب استقلال هوتے هیں اور گروه بهي جب که کسي معامله سے بڑي غرض رکهتے هوں بلکه بعضے وقت صرف کهیل تماشے میں هي مدتوں تک بڑي بڑي سختیاں سهتے هیں *

هندوؤں کي قوم ایسي نہیں هی جو سخت حملوں کے سهارنے کي عادي هو اور اِس سے بهي کم ایسي لڑائي کو گوارا کرتي هی جسمیں مصیبت پر مصیبت اور دلشکني ایک مدت تک سهني پڑے مگر باوجود اِن باتوں کے بعض وقت اُنسے ایسي جرأت اور شجاعت ظاهر هوتي هی که نہایت سخت لڑاکا قومیں بهي اُنسے سبقت نہیں لیجاتیں ملهم عزت کے ذرا سے خیال پر بهي همیشه اپني جان کهو دیتے هیں چنانچه هندو سپاهي جو انگریزوں کے نوکر هیں دو لڑائیوں میں گوروں کي فوج کے شکست کهانے کے بعد آگے کو بڑهے اور اِنمیں سے ایک لڑائي میں اُن فراسیسوں سے مقابله هوا اِسي اپني تاریخ میں آگے ایسي مثالیں میں لکهي هیں جنمیں هندو سپاهي گروه کے گروه دیده و دانسته موت کے منهه میں دوڑ دوڑ کر جاتے تهے اور باهمي معاملات میں بهي اگر اُنمیں سے کسیکو یهه یقین هوجاتا هی که میري عزت میں کچهه بٹه لگ گیا تو اپني جان کهو دینے میں دریغ نہیں کرتا *

اِسمیں شک نہیں که اُنکا موت کو بے حقیقت سمجهنا اُنکے اُس بزدلي کے ساتهه میں جو ذرا ذرا سے معاملوں میں اُنسے ظاهر هوتي هی ایک عجیب بات هی ایک ادنی سے ادنی هندو اُس سختي اور مصیبت کو جو اُسکے سوا سے قبل نہیں سکتي ایسي بے پروائي سے سهتا هی که یوروپ حیران رهجاتے هیں اور اپنے ساتهیوں کے ساتهه اچهي طرح سے بولتا هی اور بغیر اِس بات کے که اُسکے حواس اور عادت میں کسي طرح کا کچهه فرق آوے موت کا منتظر رهتا هی *

ہیں اُنسے ظاہر ہوتا ہی جو مذہب سے کچھہ علاقہ رکھتی ہوتی ہی لیکن وفاداری میں ثابت قدم نہیں ہوتے کیونکہ ایک شخص رعایا میں سے جس مستعدی اور سرگرمی سے اپنے اصل راجہ کی کار و خدمت کرتا ہی اُسیطرح اُسکے دشمن کی خدمت اور اطاعت قبول کرلیتا ہی اور اپنے وطن کی محبت نبہانے کے بجاے نمک کا زیادہ خیال کرتا ہی *

اگرچہ ہندو حسب بیان مذکورہ اخلاق کے بڑے بڑے قاعدے توڑ ڈالتے ہیں مگر ہم یہہ نہیں کہسکتے کہ اُنکے ہاں اُسکے اصول قایم نہیں ہیں اُن باتوں کے جنکا ذکر ہوا اور سب اخلاقی باتوں کا لحاظ و پاس ہیں اور بعض قاعدوں کے جو اُنکی راے میں بڑی قدر و منزلت ہیں ہر ایسی ترغیب کے برخلاف جسکے سبب سے اُنمیں خلل آوے رہتے ہیں چنانچہ ایک برہمن ایسی چیز کے کہانے کی بجاے جو ع ہی فاقہ سے مرجانا قبول کریگا اور ایک گانوں کا پدھان ایسے روپیہ وصول کرادینے کے بجاے جو کوئی ظالم حاکم یا قزاق گانوں پر ڈالے ہر کی ایذا سہنا گوارا کرتا ہی اور ایسے ملازم کو جو حساب کتاب میں آتا کو دھوکہ فریب دیتا رہتا ہی روپیہ پیسہ بلا لحاظ تعداد کے سپرد رہتا ہی بد اخلاقی کے معاملات میں بہی بہت کم ایسا ہوتا ہی کہ شخص بجاے اِس بات کے کہ خود سزا گوارا کرے اُس شخص کو ے جسکو رشوت دی ہو *

بڑا نقصان ہندوؤں میں جرأت اور دلیری کا نہونا ہی اور اُنکی غلامانہ ت اور اندہا دہوندہی کے ساتہہ باطل اعتقادی اور خیالی گروہ دیوتوں حکمت کی باریکیاں اور زبانی امتیاز اور اُنکے نظم کی افسردہ نزاکت زنانہ پن قطرت اور سستی کی رغبت اور عاجزانہ طبیعت اور سے خائف ہونا اور طفلانہ کہانیوں کا مذاق اور معقول تاریخ سے طبیعت اور عقل کی عمدہ اور شایستہ اوصاف کے نہونے کی دلیل

نہیں کی جاتی *

اُن میں خوشامد اور منت ساجت کرنے کی عادت کا ہونا بھی ہم گورنمنٹ کے سبب سے سمجھتی ہیں زبان کی آراستگی اور درستی کے واسطے جو قومیں عجز و انکسار کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں اُنسے قطع نظر کرکے بھی دیکھا جاوے تو اُنمیں چاپلوسی کا سخت عیب ہی لو اُنکی منت ساجت اُنکی حاکموں کے تلون مزاجی کے سبب سے ہی چنانچہ وہ حاکم کے کسی حکم کو قطعی نہیں سمجھتے اور اپنے مقدمہ کی پیروی سے اُسوقت تک درگذر نہیں کرتے جب تک کہ اُنکو اپنی مختلف تدبیروں یا حالات کی تبدیلی یا حاکم کی تنگ آکر اُنکی درخواست منظور کرلینے کے خیال سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی امید قطع نہیں ہو جاتی *

هندو ایسے لوگوں کی طرح جو لڑائی جھگڑے دنگہ فساد میں ہاتھ پاؤں نہیں ہلاتے گولی بچاتے ہیں نالشیں اور فریادیں کرنے کو موجد ہوجاتے ہیں ذرا ذرا سی بات پر نالش کرتے ہیں خانہ جنگی کے بد اور گالی گلوچ تھکا فضیحتی کے عادی ہوتے ہیں وہ نالش کی پیروی ا بالکل برباد ہوجانے تک کیئے جاتے ہیں اور اپنے معمولی چال چلن برخلاف بعض موقعوں پر ایسی شورش مچاتے ہیں کہ جو شخص اُنکی اصل عادت سے واقف نہو وہ یہہ سمجھے کہ اب جوتی پیزار لاٹھی تا پر نوبت آتی ہی *

فلاح عام کے کاموں کی همت هندوؤں میں اُنکی برادری یا اُنکی مذ هی پر منحصر ہوتی ہی چنانچہ اِنہیں دونوں موقعوں پر بہت زور سے ظہور میں آتی ہی یا اگر اُنکی وہ همت کچھہ آگے قدم بڑھاتی تو سرکاری عہدہ داروں کی حکومت تک آتی ہی یعنی اُنکی حکومت ہی کو مدد پہونچاتی ہی اور طبیعت کا عام جوش بعضے وقت ایسے قو

گورنمنت سے جو لوگ علاقه رکھتے هیں اُنمیں فریب عام هی اور هندوستان میں لوگوں کے ساتهه گورنمنت کے تعلق کا سلسله دور تک پهونچا هوا هی کیونکه زمین کے محاصل کے باعث سے ادنی کانون والا بهي جهو ونعدي کو فریب سے ٹالنی پر مجبور هوتا هی *

بعض صورتوں میں گورنمنت کي خطائیں مخالف اثر پیدا کرتي هیں چنانچه ساهوکار اور سوداگر اپنے عهد و پیمان کي سخت احتیاط کرتے هیں کیونکه وه اگر ایسا نکریں تو ایک ایسے ملک میں جهاں دادرسي کا خیال هو هی تجارت قایم نهیں ره سکتي *

هندوؤں کي طبیعت سازش اور فریب سے جب کبهي اُنکو اُسکي ضرورت پیش آئی غیر مناسب نهیں هی چنانچه استقلال اور تحمل اور تیزي اور دمبازي سے اُس شخص کے اندیوں کو دریافت کرلیتے هیں جس کے ساتهه معامله پڑتا هی اور اُسکے مزاج کي کیفیت معلوم کرتے هیں اُسکي طبیعت کو ٹهنڈا یا برانگیخته کرکے غرض جو کچهه مقتضاے وقت هوتا هی اُسکے بموجب عمل کرکے اپنا کام نکالتے هیں اور چند نطرتیں کرکے هر ایسے شخص سے بهي جو اُنکی مطلبوں کے پورا کرنے سے رضامند نهیں هوتا اپني استعانت کرا لیتے هیں لیکن اُنکي سازشوں میں ایسي جرات اور غایت درجه کي معصیت نهیں هوتي جیسی که کسي اور قوموں میں بلکه هندوستان کے مسلمانوں کي سازشوں میں هوتي هی حالانکه هندوستان کے مسلمانوں کي سازشوں میں هندوؤں میں رهنے سے گونه نرمي بهي آگئي هی *

اُنکا بداخلاق هونا غالباً اُنکي گورنمنت کے قصور سے هی چنانچه ایک امیر میں بهي رشوت لینا قابل تعریف کے سمجها جاتا هی اور بڑے عهدوں میں رشوت لینا ایک جرم قابل عفو کے خیال کیا جاتا هی روپیه کے معامله میں فریب کرنا کچهه بهت بدنامي کي بات نهیں سمجها جاتا اور اگر سرکار کے ساتهه کیا جاوے تب تو اُسمیں ذرا بهي برائي خیال

فصل حاصل هوتے اور ناریل کے درختوں اور بالسوں سے بغیر گھڑنے اور رندنے کے تعمیر کا سامان بہم پہونچ جانے کے سبب سے هندوستان کي تمام قوموں کي نسبت حد سے زیادہ آرام طلب اور کمزور هوتے هیں اگرچہ آرام طلبي محنت کي عادت یا کبھي کبھي سخت محنت گوارا کرلینے کو بالکل معدوم نہیں کردیتے مگر اسکو تمام قوم کي صفت سمجھنا چاهیئے اور اُنکي کاهلي کے ساتھہ لگي هوئي اُنکي بز دلي هی جو بسبب نہونے جرات کے نہیں بلکہ مصیبت اور مشکلوں میں پڑجانے کے اندیشہ سے هی انھي دو اصلي برایوں سے اور برائیاں بھي پیدا هوتي هیں اور خود کاهلي اور بزدلي کا مخرج یہ نہایت خود مختاري اور جہالت بغیر کسي قدرتي وجھہ کے سمجھني ممکن هی لیکن یهي سبب اگر کافي وافي هوتے تو اُنکا اثر چین پر بھي جو نہایت محنتي هوتے هیں اور روسیوں پر جو حد سے زیادہ مستقل مزاج هوتے هیں ضرور ایسا هي اثر هوتا هندوؤں کي نسبت جیسے وہ سبب هیں ویسی هي نتیجے هیں *

هندوؤں میں نہایت سخت برائي دروغ گوئي هی جسمیں وہ مشرق کے بھي اور قوموں سے بہت سبقت لیگئے هیں اُنپر اگر جھوٹھ کا اتہام بھي لگایا جاوے تب بھي غصہ نہیں آتا جو شخص ایسي بات پر جس سے اُسکے نزدیک اُسکي عزت میں ذرا بھي بٹہ لگتا هی خون بہانے کو موجود هوتا هی وہ جھوٹھ کا الزام لگانے سے نرمي کے ساتھہ یہہ جواب دیتا هے کہ مجھکو جھوٹ بولنے سے کیا حاصل تھا *

حلف دروغي جو ایک اعلی درجہ کا جھوٹھ هی اور جرموں کے ساتھہ اُسکا هونا ضرور هی (اگرچہ ایشیا کي اور ملکوں کي نسبت کچھہ زیادہ نہیں هوتي) اور جو لوگ گذرے هوئي باتوں پربہت تھوڑي توجہ کرتے هیں اُنکي آیندہ کے وعدوں پر بھروسہ نہیں هوسکتا کہ وہ اُنکو پورا کرینگے باهمي معاملات میں عہد شکنیاں انگلستان کے بہ نسبت هندوستان میں بہت زیادہ هوتي هیں لیکن اکثر آدمي ایفاء وعدہ کے پابند هوتے هیں

في الحقيقت چند نقصان بڑے بڑے هيں اور اُن نقصانوں کا اصل باعث اخلاقي اسباب هيں ليکن کسيقدر سبب اُنکا اُنکے جسم کي ترکيب اور زمين اور آب و هوا هی *

بلاشبهه چند نسليں به نسبت بعض نسلوں کے زور و قوت ميں کم هيں اور اگر وه ضعيف کرنے والي آب و هوا ميں اُنکو رکها جاوے تو سب کي سب کمزور هوسکتي هيں *

صرف حرارت هي کمزور نهيں کرسکتي اگر حرارت ايسي هو جس سے بچنا ممکن نهو تو طبيعت ميں اُسکي برداشت کرنے کي قوت اُسيطرح کي پيدا هو جاتي هی جيسے که شمالي قطبوں کي سردي گوارا کرنے کي طاقت هو جاتي هی اور اگر شوريت کو زياده کرديا جاوے اور متفرق قوموں ميں سخت محنت کے نتيجوں کے حاصل کرنے پر کوشش کيجاوے تو اهل عرب کي سي عقل رسا اور قوي طبيعت حاصل هو جاوے *

مگر هندوستان ميں گرم آب و هوا کے ساتهه ميں بار اور زمين موجود هے جسکے سبب سے لوگوں کو سخت محنت نهيں اوٹهاني پڑتي اور زراعت سے زمين پڑي هونے سے اگر باشندوں کي تعداد حد سے تجاوز کرجاوے تب بهي اُنکي پرورش هوسکتي هی اور گرمي کثرت سے سايه دار درختوں سے بهرے جنگلوں کے هونے اور مينهه برسنے کے سبب سے معتدل هو جاتي هی غرض که هر شي سے وه افسرده دلي اور سستي پيدا هوتي هی جس سے غير ملکوں کے لوگ مشکل سے محفوظ رهتے هيں يهه قياس اهالي مختلف خصلتوں سے جو هندوستان کے مختلف حصوں ميں پائي جاتي هيں مستحکم هوتا هے چنانچه شمال ميں خشک ملکونکے رهنے والے جن موسم سرما ميں سردي هوتي هی تر ملکوں کے باشندوں کي نسبت مضبوط اور چست چالاک هوتے هيں اور موهٹے اور جو لوگ کوهستان اور پتهريلے ملک ميں بستے هيں سخت محنتي هوتے هيں برخلاف اسکے بنگالي اپنے ملک کي مرطوب آب و هوا اور سال ميں دو بار دهانوں کي

واقعوں میں جنسے اچھی خصلت کے بہت سے آثار ظاہر ہوتے ہیں
شوکت نصیب نہیں ہوتی *

مختلف مذہب کے پادری اور جج اور پولس کے مجسٹریت محا
یا پرمٹ کے افسر بلکہ ایلچی بھی ایک قوم کے نہایت نیک آدمی
بلکہ کسی قسم کے آدمیوں سے اُسوقت تک واقف نہیں ہوتے جب تک ا
شوق یا کسی ذاتی غرض سے اُنکی طرف مائل نہوں جو کچھہ ہم ا
قوم کے لوگوں کا حال دیکھتے ہیں اُسپر اپنے اندازہ سے رأے لگالیتے ہیں ا
یہہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ جو آدمی بچوں کیطرح ذرا ذرا سی با
میں رونے دیتا ہی وہ بڑے موقعوں پر جرأت و ہمت سے کام کرنے
تکلیف اوٹھانے کے قابل نہوگا اور یہہ کہ جو شخص اپنے آپ کو جو
کہواتا ہی اُسکو کسی ذلیل کام سے شرم نہوگی ہمارے مورخ زمانہ
مکان کے تفاوت کو بھی کٹ مد کر دیتے ہیں چنانچہ وہ بنگالی اور مرہٹ
کی خصلت ایک ہی بتاتے ہیں اور آجکل کے لوگوں کو مہابھارت
دلوروں کی خطاؤں کا ملزم ٹھراتے ہیں بہت سی مخالف دلیلوں کے جوا
میں یہہ کہا جاسکتا ہی کہ جو لوگ ہندوستانیوں کے حالات کی تحقیق
میں مدتوں تک رہے ہیں اُنکی رأے اُنکے معاملہ میں ہمیشہ مخا
ہوتی ہی لیکن یہہ بات کچھہ ہندوؤں ہی سے مخصوص نہیں بلکہ
اِنسانوں پر صادق آتی ہی کیونکہ ہر قوم کا ایسا ہی حال ہوتا ہی ا
نسبت یہہ کہنا زیادہ تر مناسب ہی کہ جتنے انگریز ہندوستان سے
کرکے انگلستان میں گئے وہ اُن لوگوں کو جنسے جدا ہوکر گئے ہیں
قوموں کے ساتھہ مقابلہ کرنے کے بعد جنکی غایت درجہ کی تعریف
ہی اُنہیں کو بہتر سمجھتے ہیں *

اِن باتوں سے یہہ لازم آتا چاہیئے کہ جب کبھی اُنکی نسبت ہمارے
میں کچھہ برے خیال پیدا ہوں ہم اُنکی طرف توجہہ نکریں لیکن
حقیقت سے ہم غافل نہیں ہوسکتے کہ ہندوؤں کی خصلت

اسمیں کہیں کہیں مزروعہ زمینوں کے تکڑے پائے جاتے هیں اُس سے دکھن کی اِبتدائي حالت اور اُسکے بتدریج آباد هونے کا حال صاف ظاهر هوجاتا هی *

هندوستان میں شاید یهہ قومیں اُس قوم کا غیر مطیع حصہ هوں جسمیں سے خادم قوم قایم هوئي یا اگر یهہ بات سچ هی کہ هندوستان ... بھي اُنکي زبان میں تامول زبان کي آمیزش هی تو یهہ بات ممکن ... کہ وہ ایسي کسي قوم کي باقیات میں سے هوں جو اُس قوم سے پہلے ...وستان میں آباد هوگي جسکو هندوؤں نے فتح کیا هی *

شمالي و مشرقي پہاڑوں اور همالیہ کے نیچے کے شعبوں میں اور قومیں ... لیکن یهہ مذکورہ بالا قوموں سے بہت مختلف هیں اور اُنکے خط و ... اور صورت اُن قوموں سے ملتي جلتي هی جو اُنکے اور چین کے ...ن میں بستي هیں *

یونانیوں نے پہاڑي قوموں کا کوئي علحدہ بیان نہیں کیا مگر پلیني ... نے کئي جگہہ اُنکا ذکر کیا هی *

هندوؤں کي خصلت کا بیان

هندوؤں کي خصلت پر راے دینے کیواسطے جسقدر موقع درکار هی ...ے اُن انگریزوں کو کم هاتهہ لگتا هی جو هندوستان میں آکر رهتے ...نگلستان میں بھي تھوڑے هي سے آدمي ایسے هیں جو اپني قوم کے ...ر قوموں کا بہت سا حال جانتے هیں اور وہ اُنکو ایسے اخباروں ...کے ذریعہ سے معلوم هوتا هی جنکي مثل هندوستان میں مشتهر ...وتے اور خود هندوستان کے اندر بھي مذهب و اطوار کے باعث سے ...ستانیوں سے انگریز بخوبي واقف نہیں هوسکتے کیونکہ اُنکے آپسمیں ... وغیرہ کے سبب سے چند هي معاملے پڑتے هیں اور رایوں کو آزادي ...وني ملک کے اندروني حصوں کے خاندانوں کا حال بجز رپورٹ ...لہ کے اور کسیطرح همکو معلوم نہیں هوسکتا اور زندگي کي اور بیشمار

نام اُن قوموں کے هیں اِس لیئے جو قومیں اپنی اپنی زبان جدا ج
رکھتي هیں اُنکي زبانوں کے مقابله کرنے سے اُنکے ایک هونے کا تص
هوسکتا هی *

یهه لوگ بهاگل پور میں پهاڑي کهلاتے هیں اور بنگاله اور بہار
مغربي ملک کے بہت بڑے جنگلي خطه میں جو کثرت سے آباد ه
وہ کول کهلاتے هیں اور بندهیاچل کے سلسله میں مرزا پور کے قریب تا
پهیلتے چلے جاتے هیں اور بندهیاچل کے سلسله میں سے اُس حصه کے
اِس جنگل کے قریب هی اور بڑے جنگل کے بیچ میں کے گونڈ کهلاتے ه
اور اِس سے بهي آگے مغرب کیطرف بندهیاچل کے سلسله میں وہ ب
مشهور هیں اور تمام مغربي پهاڑوں میں وہ کلي کهلاتے هیں یهه نام غ
کسیقدر ملک بہار کے کول سے تعلق رکهتا هی اور کولري سے بهي کسی
متعلق هونا ممکن هی جو هندوستان کے خاص جنوب میں اِسی تم
لوگ هوتے هیں کلي گنجرات کے پهاڑوں اور جنگلوں میں مغرب کیطر
کو ریگستان تک پهیلے هوئے هیں اور جنوب میں وہ کسیقدر مغربي گ
کے سلسله میں بهي موجود هیں *

ملک کے اور حصوں میں یهه مختلف ناموں سے مشهور هیں ا
مذکورہ بالا قومیں نہایت کثرت سے پائي جاتي هیں *

قدیم زمانه کي انکي تاریخ تحقیق نہیں هی جب دکهن پر هن
نے حمله کیا تها تو وہ اُس زمانه میں یهي دکهن میں ایسے هي
جیسے که اب موجود هیں غالباً اُنمیں سے چند قوموں نے رامچندر
کا بهي ساتهه دیا هوگا جو لغو اور قصه کهانیوں کي آمیزش سے بندرو
فوج مشهور هوگئے هیں *

دکهن اُس زمانه میں بالکل جنگل تها اور یهه جنگلي قومیں
اُن حصوں میں باقي هیں جو ابهي تک زیر کاشت نہیں آئے وہ بڑا
جنگل کا جسکو گونڈوانه کهتے هیں جو برار اور کٹک کے درمیان میں ه

پیداوار اور اُس آمدنی پر جو اُنکو مبادلوں سے یا لوٹ کهسوٹ سے حاصل
هوتی هی اوقات بسر کرتے هیں کبهی کبهی شکار بهی کهیلتی هیں مگر اُسکو
اپنی وجهه معاش نہیں ٹهراتے ملک کے بہت سے حصوں میں مهوے کے
پهول اُنکی غذا هوتے هیں *
علاوہ هندوؤں کے ایک دو دیوتوں کے اُنکے نزدیک اور بہت سے خاص
خاص دیوتے هوتے هیں جو عذاب اور نعمتیں بخشتے هیں اور ایک دیوتا
چیچک کا مختار سمجها جاتا هی اکثر مقاموں میں اُسکا حد سے
خوف کیا جاتا هی *
وہ پرندوں کی قربانی کرتے هیں اور شراب وغیرہ دیوتوں کو چڑهاتے
اُنکے رهنما جادوگر هوتے هیں پوجاری نہیں هوتے مردوں کو جلاتے
یا دفناتے هیں شادیوں اور بچوں کے پیدا هونے اور تجهیز و تکفین میں
کچهه رسمیں کرتے هیں شراب کے نشه سے بہت سی رغبت رکهتے
اور اکثر بیل مار کر کهاتے هیں یهه لوگ کثرت سے بندهیاچل کے
سلسله میں جو شرقا غربا گنگا سے گجرات تک پهیلا هوا هی اور جنگل کے
بڑے خطه میں جو جنوبا شمالا الهآباد کے قرب و جوار سے مسلے پاتم
تا عرض تک چلا گیا هی اور کهیں کهیں سے اُسکا شعبه نکلکر راس کماری
تک پهونچا هی آباد هیں بعض مقاموں میں اِس جنگل کا سلسله زراعت
سبب سے ٹوٹ گیا هی اور اُن میدانوں میں جو لوگ رهتے هیں وہ
گاؤں کے چوکیدار اور شکاری اور سوداگر اور اور پیشه ور جو وهاں کے قابل هیں
هیں چند مقاموں میں اچها صاف اور هموار ملک اُنکے ظلم اور
غارت گری سے جنگل بن گیا هی اور آبادیوں کے کهنڈر اور کهیڑے صحرائی
جانوروں کی جولانگاہ هوگئی هیں *
یهه باتیں اِن جنگلی قوموں کے مشابهت کی بیان هوئیں اُنسے همارے
ذهن میں یهه بات آتی هی که یهه سب کی سب قومیں ایک هی
تهیں لیکن خاص خاص باتوں میں وہ مختلف هیں اور علحدہ علحدہ

کي قسم دیتي هیں اور آب و دانه باهر سے گهر میں نهیں جانے دیتے اور جبتک اُسکو نهیں کهانے دیتے اپ بهي نهیں کهاتے اس قسم کا جبر راجاؤں پر بهي هوتا هی اور اُسکا تدارک زور اور زبردستي سے نهیں کیا جاتا یهه وه طریقه هي جو عموماً فوج اپني تنخواه وصول کرنے کے لیئے بخشي یا وزیر یا خود راجه کے ساتهه برتا کرتي هی *

دوستي نبهانے اور وقت پر ایک دوسرے کے کام انے کي قسم عهد کرنے کے لیئے کچهه رسمیں ٹهري هوئي هیں اگرچه اس قسم کي دوستي کچهه هندوؤں هي کے ساتهه مخصوص نهیں اور ایسے لوگوں میں بهي جو کچهه بڑے ایماندار نهیں هوتي قسم کا توڑنا بدنامي سمجها جاتا هی † *

پهاڑیوں اور جنگلي قوموں کا بیان

وسط هند کے پهاڑ اور جنگل ایسي قوموں سے آباد هیں جو دیس کے بسنے والي قوموں سے مختلف هیں وه پست قد اور سیاه فام دبلے پتلے مگر چالاک هوتے هیں اور خط و خال میں تفاوت هوتا هی اُنکي آنکهه بصارت میں زیاده اور شوخ هوتي هی کئي کئي کپڑے پهنتے اور تیر و کمان سے مسلح رهتے اور کهلے خزانه لوٹ مار کرتے هیں اور اگر ملک میں حکومت قوي نهووے تو همیشه همسایوں سے لڑائي جهگڑا رکهتے هیں جب اُنپر حمله هوتا هی تو اپني حفاظت کي تدبیر نهایت چالاکي سے کرکے پهاڑیوں اور جهاڑیوں میں سے ایسے ڈهب سے کهڑے هوکر تیر مارتے هیں که اگر موقعوں پر اُنپر حمله کیا جاوے تو چپکے هي سے ایسے سٹک جاویں کسي کو نظر تک نه آویں *

وه جهونپڑوں میں ایدهر اودهر پهیلي هوئي رهتے هیں لوہو بعضے وقت ایسے جهونپڑوں میں رها کرتے هیں که جهاں چاهیں اُنکو لیئے پهریں اپنے سرداروں کو بهت بڑا اختیار دیتے هیں وه اپني ناقص کاشت

---

† کسیقدر حصه اس رسم کا یهه هی که ایک بیل یا سیب کے دو حصے معاهده کرنے والے آپسمیں تقسیم کرلیتے هیں اور اس رسم کا نام بیل بهندر هی

ساتھہ بھي اسقدر زر خطیر کا پہونچنا دشوار هی اور سردار لوگ جو اُنمیں بلکہ گورنمنت کے ساتھہ بھي جو کچھہ معاهدے کرتے هیں اُن سب کے وهي ذمہدار هوتے هیں *

اُنکو یہہ قوت اور اعتبار جو حاصل هی وہ اُنکي نہایت ثابت قدم اور پختہ کار اور نیک نیت صالح اور پرهیزگار بھگت هونے کے سبب سے هی چنانچہ جو شخص اُنمیں سے کچھہ خزانہ لیجاتا هو اور اُسکے پاس کوئي چور بدمعاش بدنیتي سے آوے تو وہ اُس سے کہتا هی کہ میں تراگا ڈالونگا (یعني اپني جان کھودونگا) اور اگر کسي معاهدہ کے پورا کرنے میں کوئي کچھہ تساهل کرتا هی تو وہ یہي دھمکي دیکر پورا کراتا هی اگر اُسکي دھمکي پر التفات نہیں کیا جاتا تو وہ تلوار لیکر اپنے جسم جابجا سے زخمي کرنے لگتا هی اور اسپر بھي اگر کوئي کچھہ خیال نہیں کرتا تو وہ اپنے دل میں سے تلوار وارپار کر لیتا هی یا پہلے اپنے بچہ کا گلا کاٹ ڈالتا هی یا جب کسي معاملہ میں کئي ذمہدار هوتے هیں تو ان میں سے اسلیئے کہ سب سے پہلے کسکو مرنا چاهیئے قرعہ ڈال لیتی هیں ان باتوں کي بدنامي اور بھاٹ کا خون اپنے سرپر لینی کے خوف سے نہایت بدذات اور سرکش لوگ بھي سیدھے هوجاتے هیں بھاٹوں کي وفاداري ضرب المثل هی وہ اُس فخر کے قایم رکھنے کے لیئے جو بھاٹوں کي قوم کو حاصل هی اپني جان کھودینے میں هرگز دریغ نہیں کرتے † *

اس قسم کي وہ رسم بھي هی جسمیں برهمن ایک تلوار یا زهر لیکر کسي کے دروازہ پر دھنا دیتے هیں اور دھمکاتے هیں کہ اگر مالک مکان اُنکے مطلبوں کے پورا کرنے سے پہلے ان کھائیگا هم اپني جان گنوائینگے قرضخواہ بھي اسي طرح سے دھنا دیتی هیں مگر خودکشي سے نہیں بلکہ وہ اپنے قرضدار کو قرض ادا کرنے تک کھانا نکھانے کے لیئے عزت

† ٹاڈ صاحب کي کتاب تاریخ راجستان اور مالکوم صاحب کي تاریخ وسط هند جلد ۲ صفحہ ۱۳۰

انهیں چوروں میں سے هوتے هیں مگر نہایت وفادار اور کام کے هوتے هیں صرف اُنکے ساتهه میں رهنے سے اُنکی همقوم چوروں سے اور اُنکے هنر و چالاکي سے غیر قوم کے چوروں سے امن ملتي هی گجرات میں اس قسم کي ایک قوم مشہور هی جو پانوں کے نشان سے چوروں کا کهوج لگاتي هی ایک خشک ملک میں هر دیکهنی والي کو پاؤں کا نشان بہت کم نظر آویگا مگر اُس قوم کا آدمي اُسي سے تمام علامتیں پاؤں کي اُس نشان سے ایسي معلوم کرلیتا هی که اُس کے ذریعه سے فوراً اُس شخص کو پہچان لیتا هی اور پاؤں کے کهوج پر اسقدر دوري تک چور کا تعاقب کرتا هی کہ قیاس سے باهر هی † *

بهاٹوں اور چرنوں کا بیان

دوسري خصوصیت یهه هی که ایک قوم ایسي معلوم هوتي هی کہ مال کي حفاظت کرنا بالکل اُسي کا ذمه هی یهه لوگ مغربي هندوستان کے بهاٹ اور چرن هیں جنکي آؤ بهگت راجپوتوں کي قوم میں بطور محافظوں اور قاصدوں کے هوتي هی راجپوتانه میں وہ قافلوں کو پہونچاتے هیں جنکي حفاظت کچهه لوٹ مار سے هي نہیں کرتے بلکه اُنکے سبب سے وہ محصولوں سے بهي محفوظ رهتی هیں گجرات کے ملک میں و بہت سا سونا چاندي ایسی خطرناک موقعوں میں هوکر ایک جگهه سے دوسري جگهه پہونچاتے هیں که نہایت مستحکم پہرہ والی سپاهیوں کے

---

† اس قوم کے ایک آدمي کو ایک چور کے کهوج لگانے پر مقرر کیا گیا جو مقا کیرا کي پلٹن کے مسکوٹ کي رکابیاں چورا کر لیگیا تها اُسنے اُسکے قدم کے نشان احمدآباد کے دروازہ تک جو بارہ میل کے فاصله پر تها کهوج لگایا مگر شهر کے لوگوں کي کثرت سے آمد و رفت کے باعث سے وہ نشان گم گیا آخر کار دوسرے دروا پر پہونچکر پهر اُسکے پاؤں کا نشان اُسنے پہچان لیا اور بہت دور تک جانے کے چور کے ایک دریا کے پار هونے کے سبب سے پهر دوبارہ اُسکو دقت هوئي مگر بہت تلاش سے پهر اُسنے پانوں کے نشان کا پتا لگایا اور بیس یا تیس میل کے دور هو کے چند چور کو اُسنے پکڑا اور مال مسروقه حاصل کیا

هیں ننگے منگے تمام جسم پر تیل ملے هوئے تلوار لیکر چوری کو جاتے هیں
پس اول تو اُنکی گرفتاري هي کرنے میں خطرہ هوتا هی اور اگر پکڑا بھي
تو پکڑنے والوں کے هاتھوں میں چکنائي کے سبب سے اُنکا روکنا مشکل
هوتا هی *

ایک بڑا گروہ چوروںکا جو ٹھگ کہلاتے هیں طرح طرح کے روپ میں
دیس بدیس پھرتے اور همیشه بھیس بدلتے رهتے هیں اور اس فن میں
وہ اُستاد کامل هوتے هیں اُنکا طریقه یهه هی که وہ ایسے مسافروں کے ساتھه
مل لیتے هیں جنکے پاس کچھه مال و متاع سمجھتے هیں اور اُنکو یار
بنا کر اُسوقت تک همراہ رهتے هیں که کوئي بیهوش کرنے والي بوٹي
کھلادینے یا پھانسي ڈالکر مار ڈالنے کا موقع هاتھه لگتا هی حاصل کلام یهه
که وہ مسافر کو ایسے هنر سے مارتے هیں که قطرہ بهر خون نہیں بہتا اور
اس تدبیر سے کہیں داہتے هیں که اُسپر کوئي مصیبت گذرنے کا شبهه ایک
مدت دراز کے بعد هوتا هی ٹھگ بھواني سے مدد مانگا کرتے هیں اور
اُسکي منت مانتے هیں که جو کچھه همارے هاتھه لگیگا اُسکا اسقدر حصه
تیري نذر کرینگے مذهب اور معصیت کي آمیزش ایک خاص بات هی
که اُسکي مثل وہ قول و قسم هوتے هیں جو بحري قزاق مدونا کے ساتھه
کیا کرتے هیں اور مسلمان ٹھگ جو کثرت سے هوتے هیں شیطان کے ساتھه
وعدے کرتے هیں جنپر ایام جهالت میں اعتقاد کیا جاتا تھا *

اسبات کا بیان کرنا کچھه ضرور نہیں که چور قوموں کي نسل جو
بڑي مدت سے چلي آتي هی اُنکي قدامت کے سبب سے باقي اور لوگ
هندوستان کے اُنکو اسبات کا مستحق نہیں سمجھتے که اُنکے ساتھه همدردي
کریں اور دنیا و آخرت میں اُنکو سزا کا سزاوار جانتے هیں جس سے
معلوم هوتا هی که ان باقي اهل هند کے ابا و اجداد نهایت نیک قوموں
سے تھے *

پهرہدار چوکیدار یا نگهبان یا جو همراہ لیلیے جاتے هیں وہ علی العموم

خود کشي آگ میں کود پڑنے یا کسي اور ڈھب سے جلنجانے یا دریا میں ڈوب مرنے یا جگناتھہ کي بیواں کے پہیہ کے نیچے قصداً دب کر مرجانے سے هوتي هی *

اسٹرلنگ صاحب جو جگناتھہ کے مندر کے انتظام پر چار برس مصرور رهے اُنکے روبرو تین وارداتیں اس قسم کي ظهور میں آئیں جنمیں سے ایک شخص تو اتفاقیہ دبکر مرگیا اور دو شخص مدت سے سخت بیماریوں میں مبتلا تھے وہ قصداً اُسکے نیچے دب کر مرے † *

موروثي چور

بعضي خاص باتیں هندوؤں کي ایسي هیں کہ اُنکي قسمیں نهیں قایم هوسکتیں هندوؤں میں جو تمام پیشوں کے واسطے قومیں معین هیں تو چوروں کي بھي ذاتیں خاص هیں اور وہ اپني اولاد کي پرورش اسي نظر سے کرتے هیں کہ اپنا موروثي پیشہ چوریکا اختیار کرینگے بہت سي پہاڑي قومیں جو اکثر تردد یافتہ ملکوں کے حدوں پر بستي هیں اسي قسم کي هوتي هیں اور میدانوں میں بھي ایسي قومیں آباد هیں جو یورپ کے خانہبدوش چوروں سے زیادہ تر چوري اور قزاقي میں مشہور هیں پیشہ کے موروثي هونے سے اگر هنر کو ترقي هوئي هی تو وہ چوري کے پیشہ میں هوئي معلوم هوتي هی کیونکہ کسي اور مقام میں ایسے چالاک اور طرار چور نهیں هیں جیسے کہ هندوستان میں مسافروں سے بہت قصہ کہانیاں ایسي سنے میں آتي هیں جنسے چوروںکا استقلال اور پُر کاري اور طراري اور مکاري اس قسم کي معلوم هوتي هی جسکے ذریعہ وہ پاسبانوں میں سے چوري کرنے آتے هیں اور کمال خطرہ کي حالت [illegible] تمام مال مسروقہ بحفاظت لیجاتے هیں بعضے زمین میں سرنگ [illegible] نهایت مستحکم اور محفوظ مکان کے اندر نکل آتے هیں اور بعضے گھر [illegible] طریقہ سے اندر گھسیں مگر کوئي نکوئي راستہ اپنے بھاگنے کے واسطے [illegible]

---

† کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۳

بکمال استقلال ادا کرتي هی اور کچهه بهي هراس اُسکي طبیعت پر ظاهر نهیں هوتا اکثر عورتوں کو لوگوں نے ستي هوتے هوئی دیکها که آگ کي لپٹوں میں اپني دونوں هاتهه جوڑ کو سرکو لگاے اُسیطرح دعا میں مشغول بے کهتکی بیٹهی هوئی هیں جیسیکه عام عبادت میں دعا مانگا کرتے هیں برخلاف اِسکے ڈرپوک عورتوں کي مثالیں بهي ایسي دیکهنے میں آئي هیں که جان کے ڈرسے جلتي آگ میں سے نکل نکل کر بهاگیں هیں اور لوگوں نے گهیر چیپ کر زبردستي آگ میں ڈالا هی اس قسم کي ایک واردات بنگاله میں هوئي جس میں تماشا دیکهنی والوں میں ایک انگریز بهي شریک تها (یعنے ایک عورت آگ میں سے بهاگي اور لوگ اُسکو جبراً آگ میں ڈالنی لگی) وه انگریز اُسکي جان بچانے میں کامیاب هوا (یعنی اُسکو جلنی سے بچا دیا) لیکن دوسرے دن اُس انگریز کو اسبات سے از بس تعجب هوا که اُس عورت نے آکر سخت ملامت کي اور اُلٹي سیدهي سنائیں که تونے مجکو ذلیل اور بے عزت کیا اگر جلجانے دیتا تو آج میں اپنے شوهر کے ساتهه بیکنٹهه میں عیش اُڑاتي هوتي اور پس مانده میرے مجکو بدعاے خیر یاد کرتے *

ستي هونے کا طریقه تمام هندوستان میں هرگز عام نهیں هی کیونکه دریاے کشنا کے جنوب میں کبهي کوئي ستي نهیں هوتي اور بمبئي احاطه میں جسمیں پیشواؤں که پهلي سلطنت بهي شامل هے ستیوں کي تعداد بتیس هے اور باقي دکهن میں اس سے بهي بهت کم هوتي هیں هندوستان خاص اور بنگاله میں ایسي عام هی که صرف اُن حصوں سے جنمیں انگریزي عملداري هی سیکڑوں عورتوں کے جلنی کي رپورٹ هوتي هی *

مردوں کي خود کشي بهي هوا کرتي هی مگر علی‌العموم ایسے لوگ اپني جان کهوتے هیں جو کسي لاعلاج مرض میں مبتلا هوتے هیں یهه

بیوہ کے ستی کرنے کا طریق مختلف هی بنگالہ میں مردہ اور اُسکی زوجہ کو چتا پر لٹاکر رسیوں اور بانسوں سے جکڑکر باندہدیتی هیں کہ اُٹھہ نہ سکے اور اوڑیسہ میں گڑھا کھودکر اُسمیں مردہ کو جلاتے هیں جسمیں اوپر سے عورت کود پڑتي هی اور دکھن میں چتا پر عورت اپنے شوهر مردہ کا سر زانو پر لیکر بیٹھتي ھے اور چتا کے ایدھر اودھر بلیاں کھڑي کرکے اُنمیں لکڑیوں کي چھت رسي سے باندہ کر اُسکی سر پر لٹکاتے هیں اور اُس مردے اور عورت کے آس پاس برابر لکڑیاں چنتے چلے جاتے هیں جنمیں یا تو اُس کا دم گھٹ جاتا هی یا وہ چھت اُوپر سے گر پڑتي هی اور سر کچل جاتا هی *

ایک بیوہ کو ستي هوتے هوئے دیکھنا روح پر صدمہ پهونچني کي بات هی مگر یہہ بات کهني مشکل هی کہ اُس کے دیکھني سے تماشائي کے دل میں ترس اور رنج زیادہ پیدا هوتا هی یا حیرت اور عظمت ستي هونے والي عورت کا استقلال اور تحمل جو انسان کے مقدور سے باهر هی اپني مملوکہ اشیا کو اُسیوقت تقسیم کرنے اور آس پاس والوں سے وداعي سلام و دعا کهني سنی اور لوگوں کي طرف سے اُسکي تعظیم اور آداب پیش هونے سے دو بالا هوجاتا هی اور سخت موت جو اُس کي منتظر هوتي هی اُس کا اُسکي باتوں سے ظاهر میں کچهہ خوف نہ معلوم هونے سے دونا اثر طبیعت پر هوتا هی اِسکی بعد جو کچهہ خیال آتے هیں وہ اس کے مختلف هیں یعنے طبیعت یہہ سوچنے سے منفعل هوتي هی کہ وہ ایک ضعیف هستي صرف خیالات باطل کے سبب سے جان نثاري کا وہ کمال ظاهر کرتي هی جس سے بڑے بڑے حب وطن والوں اور شهیدوں کے [illegible] سبقت نهیں لیجاسکتی *

مینی سنا هے کہ گجرات میں عورتیں ستي هونے کو طیار هوتي هیں تو اُن کو افیون کهلاکر بیهوش کردیتی هیں اور ملک کے اکثر اور حصوں میں یہہ حال نهیں هوتا چنانچہ عورت ستي هونے کي تمام رسموں

ڈائیوڈورس نے اس رسم کا باعث انگریزوں کے پادریوں کی طرح اُس ذلیل حالت کو قرار دیا ہی جسمیں عورت اپنے شوہر کی وفات کے بعد مبتلا ہوتی ہی لیکن اگر یہہ خیال عام ہوتا تو ستی کا طریقہ بہت کم ٹھہرتا زیادہ تر غالب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ فی الفور بہشت کے عیش و عشرت کے مزے اوڑانے کا شوق اور اپنے شوہر کو بھی اُن لذتوں کے مستحق کرنے کی امیدیں اور وہ فخر جو جان بوجھہ کر جان دینے یعنی ستی ہونے کا ہوتا ہوگا اُن چند عورتوں کی طبیعت میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے کے لیئے کافی وافی ہوگا جو ایسے ہیبت ناک امتحان میں اپنے آپکو مبتلا کرتی ہیں *

کہتے ہیں کہ خود رشتہدار بیوہ عورت کو اس غرض سے خودکشی پر مائل کرتے ہیں کہ اُسکا مال و متاع اُن کے ہاتھہ لگ جاوے مگر اُن واقعات کی تعداد کی مناسبت سے بھی جنمیں بیوہ عورتوں کے پاس مال و متاع چھوڑ جانے کے واسطے ہوا ہی یہہ خیال کرنا کہ ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں انسان کی جبلی عادت پر نہایت سخت راے قایم کرنا اور حقیقت میں اسبات پر باطمینان بھروسہ کرنا چاہیئے کہ رشتہدار اگر تمام موقعوں پر نہیں تو اکثر میں بیوہ کو جان کھونے سے باز رکھنے پر زیادہ راغب ہوتے ہیں چنانچہ اُسکو باز رکھنے کے واسطے اپنی فہمایش اور اگر چھوٹے بچہ ہوتے ہیں تو اُنکی خوشامد کے علاوہ اپنی نہایت معزز دوست خاندانوں اور اور عالی مرتبہ رکھنے والوں سے اُسکو فہمایش کراتے ہیں اگر یہہ واقعہ کسی عالی خاندان میں ہونے کو ہوتا ہی تو خود راجہ بیوہ کے سمجھانے اور اُسکو تسلی دلاسا دینے کو جاتا ہی بہت سے ستیوں کا ہونا راجہ کی حکومت کے حق میں برا شگون سمجھا جاتا ہی ایک تدبیر بیوہ کو اس جان جوکھوں سے باز رکھنے کی یہہ ہوتی ہی کہ اُسکو کسی قسم کی ملاقاتوں میں مشغول رکھہ کر مردہ کو اُسکی آنکھہ بچا کر پھونک دیتے ہیں *

وہ اپني جان کھوتي هيں اُسکو ستي هونا کہتے هيں جس زمانہ ميں اس
وحشيانہ رسم نے رواج پايا هی وہ تحقيق نہيں هی منو نے اس پر کچھ
اشارہ نہيں کيا هی اُسکے اُس بيان سے جس ميں اُسنے بيوہ عورتوں کي
وفاداري کے چلن کا ذکر کيا هی اسبات ميں کوئي شبہہ نہيں رهتا کہ
شوهروں کي وفات کے بعد بيوہ عورتيں اُس زمانہ ميں زندہ رهتي تهيں بعضے
خيال کرتے هيں کہ قديم سندوں خصوصاً رگ بيد کي رو سے يہہ رسم جاري
هی ليکن بعضے اُسکے معني اور طرح پر ليتے هيں † بيشک يہہ رسم بہت
قديم هی چنانچہ ڈائيوڈورس مؤرخ نے اسکي ايک مثال اپني اُس تاريخ
ميں جو قبل ظهور حضرت مسيح عليہ‌السلام اُسنے لکھي هی بيان کي هی
اور لکھا هی کہ يہہ ستي کي رسم يومينيز کي فوج ميں تين هزار برس
قبل مسيح عليہ‌السلام کے هوئي ‡ *

شخص متوفی کي بي‌بيوں ميں سے اُسکے دعوي کو ترجيح ديني جو
عمر ميں زيادہ هو اور حاملہ عورت کے جلانے کي ممانعت کے هندوستاني
قانون اور اور اسي قسم کي باتيں جنکو ڈائيوڈورس نے بيان کيا هی
في‌الواقع هندوؤں کي قوانين سے استقدر مطابق هيں اور اور رسموںکا حال
بهي جو اُسنے لکھا هی ايسا صحيح هی کہ ڈايوڈورس کا بيان بالکل درست
اور سچ معلوم هوتا هی پس يہہ رسم يومينيز کے زمانہ ميں اگرچہ ايسي
پهيلي هوئي نہ تهي مگر ايسي هي اچهي طرح سے تسليم کي هوئي تهي
جيسے کہ آج کل هی *

---

† راجہ رام موهن نے جو اِس مقام کے معني ليئے هيں اُنکو ديکھو صفحہ ۲ سے لغايت ۲۶۲ اور کالبروک صاحب کي تحرير مندرجہ کتاب تحقيقات ايشيائي جلد ۴ صفحہ ۲۵۵ اور پروفيسر ولسن صاحب کي تحرير مندرجہ لکچروں سے اکسفورڈ صفحہ ۱۹ *

‡ ڈائيوڈورس سائيکولس حصہ ۱۹ باب ۲ اِس رسم کا بيان اسٹريبو نے بهي بسند انيوسٹريولس اور اونسي سيکريٹس کے کيا هی مگر ڈائيوڈورس کيطرح صفائي سے نہيں کيا

کا دل بھر آتا ھی مگر یہہ اُنکا لباس بھگونا اور رنج و الم کرنا مذھب کے خلاف ھی بلکہ ازروے مذھب کے یہہ ھدایت ھی کہ اشلوک پڑھکر اپنے رنج کو ٹالیں اور گریہ و زاري سے باز رھیں † *

ھندو قبریں صرف اُن لوگوں کي بناتے ھیں جو لڑائي میں مارے جاتے ھیں یا ایسي عورتوں کي خاکستر کو دفناتے ھیں جو اپنے شوھروں کے ساتھہ ستي ھوتي ھیں اور اُنکي قبریں چھوٹے چھوٹے مربعہ چبوترے ھوتے ھیں *

کریا کرم کي اور رسمیں جو کبھي کبھي معین وقتوں میں مردوں کے واسطے کیجاتي ھیں اُنکا مفصل بیان اِس کتاب کے پہلے حصہ میں کیا ھی اِس موقع پر میں صرف اُس بڑے خرچ کو بیان کرتا ھوں جو بعض وقت اِس کام میں کیا جاتا ھی چنانچہ جون سنہ ۱۸۹۳ ع کے کلکتہ کے اخبار میں چھپا تھا کہ وھاں کے ایک مشھور خاندان نے اِس موقع پر علاوہ بہت سي بخششوں کے جو برھمنوں کو دیں پانچ لاکھہ روپیہ محتاجوں پر خیرات کیا اِس رقم میں میري راے میں وہ بیس ھزار روپیہ بھي شامل ھی جو وہ خاندان نادار قرضداروں کي عوض ادا کرتا ھی ‡ *

ستي کا بیان

یہہ بات مشھور ھی کہ ھندوستان کي عورتیں اپنے شوھروں کي چتا

---

† اُن اشلوکوں میں سے یہہ اشلوک بھي ھیں — بیوقوف ھی وہ شخص جو آدمي کي ایسي زندگي کي ھمیشگي چاھتا ھی جو کیلے کي شاخ کي مانند کمزور اور پاني کے بلبلے کیطرح ناپائدار ھی — تمام ادنی سے ادنی چیزیں فنا ھونگي اور اعلی سے اعلی چیزیں بھي نیست و نابود ھونگي — روحیں اُن آنسوؤں میں جو عزیز و اقربا بہاتے ھیں نارضامندي سے شریک ھوتے ھیں روح واویلا نہیں چاھتي اپنے مردہ جسم کي کریا کرم میں محنت کے ساتھہ مصروف ھوتي ھی — کولبروک صاحب کي تحقیق مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷ صفحہ ۲۴۴

‡ کولرتولي اوریئینٹل میگزین بابت ستمبر سنہ ۱۸۲۴ ع صفحہ ۲۳

اپنے مردہ کو چار زانو بیٹھا ہوا دفن کرتے ہیں مریض قریب‌المرگ کو ایک قسم کی گھاس سے بنے ہوئے پلنگ پر جسکو مقدس جانتے ہیں لٹاکر گھر سے باہر اگر گنگا قریب ہوتي ہی تو اُسکے کنارہ پر لیجاتے ہیں اور اُسپر کالي تلسي کي پتي جسکو ہندو متبرک سمجھتے ہیں ڈالتے ہیں اور بیمار سے بھجن اور دعائیں کہلاتے ہیں اگر وہ اِس حالت کے بعد موت کے پنجہ سے بچ رہتا ہی تو اپنے خاندان میں شامل نہیں ہوسکتا لوگ گنگا کے کنارہ پر ایسے لوگوں کے گانوں کے گانوں آباد بتاتے ہیں جنکے جورو بچے گھر باہر وہاں دوسرا ہوگیا ہی مگر جو لوگ اچھي واقفیت رکھتے ہیں وہ اس رسم سے اِنکار کرتے ہیں اور اُسکا وجود نہیں بتاتے غالباً یہہ کہاني کسي غلط فہمي سے بنگئي ہی بعد وفات کے مردہ کو نہلاکر خوشبو لگا ہار سجا ارتھي پر لٹا کر لیجاتے ہیں اور مذہبي تاکید ہی کہ ارتھي کے آگے باجا بجتا جاوے جسپر ہندوستان کے جنوب میں اب بھي بڑي توجہہ ہوتي ہی اور وہاں یہہ بھي دستور ہی کہ مردہ کا چہرہ کھلا ہوا رکھتے ہیں جسکو سندور سے نہایت سرخ کر دیتے ہیں برخلاف اِسکے اور حصوں میں مردہ کا جسم نہایت احتیاط سے کپڑہ سے ڈھکتے ہیں کہ ذرا کسیطرف سے کھلا ہوا نہیں ہوتا سواے دلہن کے مردہ کو بغیر باجے کے لیجاتے ہیں اور جتنے آدمي ارتھي کے ساتھہ ہوتے ہیں کچھہ کچھہ ماتم کرتے جاتے ہیں *

عوام‌الناس میں سے ہر ایک مردہ کي چتا چار پانچ فٹ سے زیادہ بلند نہیں ہوتي اور اُسکو پھولوں سے آراستہ کیا جاتا ہی جلتے وقت گھي اور خوشبو دار تیل آگ کے شعلوں پر چھڑکتے جاتے ہیں جسوقت چتا بناکر معمولي رسمیں کرچکتے ہیں تب اُسمیں ایک رشتہ دار آگ لگاتا ہی اور بعدہ بہت سي رسمیں کرکے سب عزیز و اقربا نہاتے ہیں اور سارے چتا میں آگ پھیلجانے تک بیٹھے رہتے ہیں اُنکے کپڑے پاني میں بھیگے ہوئے اور چتا کیطرف بچشم افسوس و حسرت دیکھتے ہوئے دیکھکر تماشائي

پر راغب کیئے جانے سے یہہ بات ظاهر هی که تینوں فرقے اس زمانه کی نسبت بہت زیادہ علم و آگاهي رکھتے تھے *

هندوؤں کے لقب اور نام

مختلف تاریخوں میں جو هندوؤں کے خطاب اور نام وغیرہ آتے هیں اُنکے بلساني سمجھه میں آنے کے لیئے اُنکا بیان اُس سے زیادہ همکو کرنا مناسب هی جسقدر که معمولي طور پر هونا چاهیئے تها *

هندوؤں کي چند هي قوموں میں خاندانی نام هوتے هیں چنانچه ...هتوں کے خانداني نام ایسے هي هوتے هیں جیسے که اهل یورپ کے ...ٹیہنوں میں خانداني ناموں کے بجاے قومي نام هوتے هیں اور یهي چال ...هندوستان کے شمالي حصه کے برهمنوں کا هی *

... هندوستان کے جنوب میں معمول یهه هی که هر شخص کے نام ...شروع میں اُس مقام یا بستي کا نام لگا دیتے هیں جهاں کا وہ رهنے والا ...هوتا هی مثلاً کارپا کاندي راؤ یعني کار پا کا رهنے والا کاندي راؤ † نهایت ...طریقه بڑے موقعوں پر نام لینے کا جو ایشیا کے اکثر حصوں میں رایج ...ابنیت کا هی یعني آدمي کا نام بقید ولدیت کے لینا مگر یهه طریقه ...مسلمانوں سے لیا گیا هی *

... تاریخ کا پڑھنے والا اهل یورپ کسي شخص کے ناموں میں سے کوئي ...نام اختیار کرلے یعني اختصار کي نظر سے خواہ پہلا خواہ پچھلا نام ...لیکن پہلا نام شہر کا هوگا اور پچھلا مسمی کے باپ کا یا اُسکے قوم کا ...اُسکا نهوگا *

ایک اور مشکل خصوصاً مسلمانوں میں خطاب کے تبدیل هونے سے ...آتي هی جیسا که انگریزي امیروں میں بھي دستور هی *

کریا کرم

هندو اپنے مردوں کو عموماً دفن نهیں کرتے البته سادہ سنت وغیرہ

† شہروں سے بھي آدمیوں کا اکثر لقب مشهور هوجاتا هی

لیکن اور مقاموں میں وہ بہت کم هوگا بنگالہ اور بہار میں فیس اکثر تھو
سا غلہ یا کچي ترکاري هوتي هی † گرو یعني معلم اُنکو اپنے نائب یعنی
گر چھتروں کي مدد سے اُس طریق پر تعلیم کراتے هیں جو طریقہ مندراس
سے حاصل کرکے اِنگلستان میں رائج کیا گیا *

جس قدر لڑکے مندراس احاطہ میں عام مدرسوں میں تعلیم پا
هیں اُنکي تعداد کي نسبت منرو صاحب کے تخمینہ کي بموجب تی
میں ایک سے کم هی اگرچہ یہہ تعداد گھٹتي هوئي هی لیکن اُنکي
راے بہت ٹھیک هی کہ یہہ نسبت اُس سے بہت زیادہ هی جو اب
تھوڑے هي عرصہ پہلے یورپ کے اکثر ملکوں میں تھي غالب ایسا معل
هوتا هی کہ اور احاطوں میں بھي طالب علموں کي نسبت مندراس
کچھہ زیادہ نہوگي مجھکو یہہ شبہہ البتہ هی کہ کہیں اوسط نسبت اِ
سے بہت زیادہ نہو عورتیں هر جگہہ بالکل نا تربیت یافتہ هیں *

آسودہ حال آدمي اپنے بچوں کو عام مدرسوں میں نہیں بھیجتے
پنڈت نوکر رکھکر اپنے اپنے گھر پر تعلیم کراتے هیں بڑے بڑے علم اکثر مف
سیکھائے جاتے هیں چنانچہ بڑے بڑے ذي علم پنڈتوں کي جو اُن علو
کي تعلیم کرتے هیں اور اکثر اُنکے طالب علموں کي بسر اوقات اُن بخشش
سے هوتي هی جو راجہ اور امیر لوگ بطور نذرانہ کے اُنکو دیتے هیں

برهمنوں کے سوا اب کسي اور قوم میں علم باقي نہیں رها اور اُ
بھي زوال پر هی *

قدیم علم کي باقیات جو اب موجود هیں اُنسے وہ بڑا درجہ ج
تک قدیم زمانہ میں علم پہونچا تھا بخوبي ظاهر هوتا هی لیکن
زمانہ میں علم کي کثرت سے شایع هونے پر اِسطرحکي کوئي دلیل پائي
جاتي اور اگلے وقتوں میں چار قوموں میں سے تین قوموں کو بید پ

† آدم صاحب کي رپورٹ تعلیم مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۳۸ ع

بنگاله میں ان سواریوں پر بہت سا مال و دولت خرچ هو جاتا هی اور شادیوں میں کئي کئي لاکهه روپیه لگتا هی † دولها دلهن عموماً بچے هوتے هیں جنکي عمر دس برس سے کم هوا کرتي هی اور دولهن کا نابالغ هونا ایک ضروري امر هی اِن بیوقتي شادیوں سے ربط و اتحاد باهمي پیدا هونے کے بجاے اُنمیں اکثر آغاز عمر سے هي ایسي نا اتفاقي پیدا هوتي هی جو عمر بهر نهیں جاتي *

اولاد کي تعلیم کا طریقه

هندو اپني اولاد کے ساتهه اُنکے بچپن میں بہت محبت کرتے هیں جوان بیٹوں کے ساتهه اُنکا لڑائي جهگڑا رهتا هی جسکا سبب غالباً باپ کے اختیاروں کا اپنے مال و متاع کي نسبت از روئے قانون کے محدود نا معلوم هوتا هی *

لڑکوں کو جوانوں کیطرح لباس پہناکر اور چهوٹي چهوٹي هتیار بندهوا مجلسوں میں اپنے ساتهه لیجاتے هیں اور وہ لڑکے بهي بڑے بوڑهوں کے طور قاعدہ سے بیٹهتے اُٹهتے هیں بلکه اُنسے اکثر تکلف کي باتیں بهي میں آتي هیں *

عوام الناس کے بال بچے گلي کونچوں میں خاک اوڑاتے آپس میں فساد مچاتے پهرتے هیں اور انگلستان کے عام لوگوں کے لڑکے بالوں سے پاکیزہ هوتے هیں اس عمر میں وہ سب علی العموم بہت خوبصورت هیں *

عام لوگوں کي تعلیم لکهنے اور حساب کے اصول سیکهنے سے زیادہ نهیں تمام شهروں اور بعض دیہات میں بهي مدرسه هیں جهاں تهوڑي فیس دیني پڑتي هی اور هر لڑکے کي تعلیم کے خرچ کا هندوستان کے میں ساڑهے سات سے آٹهه روپیه تک سالانه تخمینه کیا گیا هی ‡

---

† وارڈ صاحب کي کتاب جلد ۱ صفحه ۱۷۰

‡ کپتان هارکنس صاحب کا قول مندرجه رائل ایشیا ٹک سوسیٹي نمبر ۱ ۱۹

سے جسکو مقدس سمجھا جاتا هی باندهتا هی لیکن شادي کا ضروري جز
یہه هی که دلهن سات قدم چلتي هی اور هر قدم پر خاص اشلوک پڑھ
جاتا هی ساتواں قدم رکھنے کے بعد شادي مستحکم هو جاتي هی † یہ
ایک طریق شادي کا مروج اور جایز هی باقي سات طریق منسوخ ا
متروک هوگئی هیں ‡ *

منو کے مجموعه میں جو ممانعت اسبات کي هی که دلهن کا با
دوله سے کوئي شے ایسي نلیوے جس سے معاوضه مفهوم هووے اُسکي آج کا
زیاده پابندي هوتي هی اِس معامله میں اِستدر هتک عزت کا خیال ر
هی که شادي هو جانے کے بعد بهي داماد سے امور متعلق زندگي میں کس
قسم کي مدد لینا بے عزتي سمجها جاتا هی یہه بات لابدي هی که د
دلهن کے باپ کے گهر پر بیاهنی کو آئی اور وهیں سے شادي کرکے لیجاتی

دوله جب بیاهنے آتا هی تو مهمانداري کے وهي سب طریقے جو قد
سے چلے آتے هیں برتے جاتے هیں اب بهي قدیم رسمیں مهمان نوازي ک
اِس طرح پر ادا کیجاتي هیں که دعوت کي نظر سے گائی دوله کے رو
پیش کرتے هیں لیکن دوله اُسکي جان بخشي کراتا هی اور اُسکے کهنے
اُسکي جان چهوڑ دي جاتي هی § *

راجاؤں کي شادیوں میں جنکي دلهن غیر ملک سے آتي هی ا
علحده مکان دولهن اور اُسکے باپ کے واسطے زر خطیر لگاکر بیدریغ تع
کرایا جاتا هی اور عام شادیوں میں جس سواري میں دوله دولهن
لیجاتا هے وه نهایت شان و شوکت والي اُنکے مقدور کے موافق هوتي ه

† کالبروک صاحب کي تحقیق مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷ ·
۳۰۳ و ۳۰۹

‡ ایضاً صفحه ۳۱۱

§ کالبروک صاحب کي تحقیق مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷ صفحه
و ۲۸۹ مهمان کي دعوت میں گائی کا ذبح هونا ایسا معمولي طریقه تهرا
که شنسکرت میں مهمان کا لقب گو گهنا (یعنی گائی کا هلاک کرنے والا)
هوگیا تها

اتي هيں اُن کو چکله والي بازار ميں بيٹھا کر خرچي کمانے کي غرض سے
پیش کرتے هيں اور اور صورتوں ميں اُنکے مالک اپنے خرچ ميں لاتے
هيں يعني حرم بناتے هيں جسکي چلن سے اصل بي بي اُن پر جور و ستم
کرتي هی *

هندوستان کے بعض حصوں ميں غلام کچھه اميروں کے هاں نہيں
هوتے بلکه غريب کاشتکاروں کے پاس بهي هوتے هيں جنکے ساتهه وه اُسيطرح
پیش آتے هيں جيسے اور اپنے خاندان والوں کے ساتهه منو کے مجموعه کي
رو سے معلوم هوتا هی که ايسے غلام جو کاشتکاروں سے متعلق هوں نه تھے
مگر يهه دريافت هوتا هی که جب هندو جنوب کي طرف پهيلے تو اُنهوں
اُس طرف اس قسم کي غلامي يا خود قايم کردي يا وهاں پهلے هي
هوتي هوئي پائي بعض ايسے ضلعوں ميں جو جنگلوں ميں واقع هيں
کاروں کے پاس ايسے غلام پائے جاتے هيں جنکي نہايت کم بندش اور
ک ترک هی بلکه کسيقدر مزدوري کي اجرت کا بهي مستحق اُنکو
جها جاتا هی هندوستان کے جنوب ميں جو غلام زمين سے متعلق هوتے
ی زمين کے بکنے پر وه بهي اُسکے ساتهه فروخت شده سمجهے جاتے هيں اور
بار ميں جهاں اُن کي نہايت بري حالت هی زمين سے علحده بهي
ب جاتے هيں مليبار ميں اور غايت جنوب ميں جو تعداد اِن غلاموں
لوگوں نے قياس کي هی وه ايک لاکهه سے چار لاکهه تک هی بنگاله
ار ميں اور گجرات کے شمال و مشرقي کوهستاني حصه کي طرح اور
ی حصوں ميں بهي اس قسم کے غلام موجود هيں مگر هندوستان کے
شندوں سے غلاموں کي نسبت نہايت خفيف هی اور اُسکے بہت
حصوں ميں زمين سے تعلق رکهنے والے غلاموں سے تو لوگ واقف بهي
هيں *

شادي کي رسميں

شاديوں ميں بہت سي رسميں جنميں سے تهوڑي سي دلچسپ بهي
هوتي هيں اُنميں سے دولہ دلہن کے هاتهه ملاکر ايک ايسي گهاس

کسي ایسي دقت کے جس سے برابر چلنا ممکن نہو مرد کے پیچھے پیچھے چلتي هی عورت کو مارنا پیٹنا عوام میں ایسي بیعزتي نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ انگریزوں میں عوام‌الناس سمجھتے ھیں عورتوں کے کم رتبہ ٹھہرا‌ئے جانے کے برخلاف قدرتي محبت اور عقل کے باعث سے وہ اپنے حق کو پہنچ جاتي ھیں چنانچہ شوھر اپني زوجہ پر اعتماد رکھتا ھی اور اُس سے صلاح و مشورہ کرتا ھی اور اُسکي خوشي کو اپني مرضي پر غلبہ دیتا ھی جیسا کہ اور ملکوں میں دستور ھی *

غلامي کا بیان

هندوؤں کي تربیت اور شایستگي میں دوسرے عیب اور نقصان کے معلوم ہونے سے جو بہ نسبت اس برائي کے جسکا ابھي ذکر ہوا زیادہ اصلي اور حقیقي ھی بادي‌النظر میں جو خیال اُسکي برائي کا دل میں آتا ھی حقیقت میں اُس سے بہت کم برائي اُسمیں ھی گھروں میں جو غلام علی‌العموم ہوتے ھیں وہ کچھہ نہایت سخت غلامي کي حالت میں نہیں ہوتے غلام اکثر خانہ زاد یا ایسے بچہ ہوتے ھیں جنکے ماں باپ قحط میں افلاس کے باعث بیچ ڈالتے ھیں یا ایسے بچہ ہوتے ھیں جنکو بنجارے جو گروہ اُن گلہ بانوں کا ہوتا ھی جنکي معیشت جنسوں کے ایک ملک سے دوسرے میں ملک لیجاکر فروخت کرنے پر منحصر ہوتي ھی ایک ملک میں سے پکڑ کر دوسرے ملک میں لیجاکر بیچڈالتے ھیں الخ جرم قابل سزا کے ھی لیکن انگریزوں کي غلاموں کي تجارت کي نسبت اُسکي گرفت ہوني دشوار ھی کیونکہ وہ شاذ و نادر ہوا کرتا ھی خانہ غلاموں کے ساتھہ نوکروں کیطرح پیش آتے ھیں نوکروں سے اُن میں اتنا فرق ہوتا ھی کہ اُنکو خاندان کا متوسل سمجھا جاتا ھی اُنکے فروخت کر جانے کي نسبت مجھکو شبہہ ھی اُنکي صورت سے غلام ہونا سمجھہ میں نہیں آتا کیونکہ آزاد آدمیوں سے اُنمیں کوئي فرق اور امتیاز نہیں رکھا جاتا ھی مگر غلامي کسي موقع پر برائي سے خالي نہیں ہوتي چنانچہ جو لڑکیاں بیچکر

عورتوں کا بیان

عورتوں کا لباس بھي قریب قریب اسیکے هی جو مردوں کا بیان کیا گیا هی مگر اُنکي دهوتي اور چادر لمبي اور نهایت شوخ رنگوں سے رنگي هوئي هوتي هی مرد اور عورت دونوں بهت قسم کے زیور پهنتے هیں ادنی درجه کے مرد بهي بالیاں اور بازوبند اور مالا وغیره پهنا کرتے هیں بعضے وقت زیور اِس خیال سے پهنتے هیں که جسقدر روپیه موجود هوتا هی اُسکے رکهنے کا یهه نهایت آسان طریقه هی لیکن کبهی کبهي مالا ایک خاص قسم کے بیر کے جو ایک کهردرا خوشنما سیاهي مائل بهورا دانه خشک هوکر بنجاتا هی یا لکڑي کے خراد پر اوترے هوئے دانوں کي هوتي هی جسمیں ترتیب وار سونے یا مونگے کے دانه هوتے هیں گردن کهلي هوئي اور پاؤں ننگے رهتے هیں مگر گهر سے باهر جانے پر تانت بافي لنبي نوک کي جوتیاں پهني جاتي هیں جو پالکي یا کمره کے پاس پهنچکر اوتار کر رکهه دیجاتي هیں بچوں کو سونے کے زیور سے لادے رکهتي هیں جس سے اکثر بچه کشي کي ترغیب هوتي هی *

قدیم زمانه میں هندوؤں کي عورتیں انگریزوں کي عورتوں سے کسیقدر بے حجاب اور بے تکلف تهیں بالکل پرده نشیني کي رسم مسلمانوں کے عهد سے شروع هوئي اور اب بهي یهه رسم سپاهي وضع فرقه سے مخصوص هی اور قومیں کچهه پرده لحاظ کا خیال نهیں کرتیں چنانچه بهینوں کي طرف ذرا بهي توجهه نهیں پیشوا کي بي بي کهلے خزانه مندروں میں پا جایا کرتي تهي اور بے پرده سواري پر سوار هوکر اپنے رتبه کے موافق خدم و حشم همراه لیکر بازاروں کي سیر کیا کرتي تهي *

مگر عورتیں مردوں کے جلسوں میں شریک نهیں هوتیں اور اُنکو مرتبه میں مردوں کي برابر نهیں سمجها جاتا ادنی درجه کے لوگوں میں عورت کهانا پکاکر خصم کے آگے پروستي هی اور اُسکے کها چکنے تک آپ نهیں کهاتي جب مرد و عورت دونوں کهیں جاتے هیں تو عورت باوجود نهونے

دهوتي) کمر میں لپیٹ کر ایک سرا ٹانگوں میں سے پیچھے کو نکال کر اورس لیتی هیں اور کچھہ حصہ اُس کا چن کر گھٹنوں سے نیچے تک آگے لٹکتا رکھتی هیں اور دوسري چادر کھندھوں پر ڈال لیتی هیں اور کبھي کبھي سر سے بھي اوڑہ لیتی هیں کیونکہ سر ڈھکنے کي کوئي علٰحدہ شی نہیں هوتي † داڑھي اور سر کے بال منڈاتے هیں مگر ایک لنبا کچھا بالوں کا (یعنی چوٹي) سر پر باقي رکھتی هیں اور سوائی سکت برهمنوں کی موچھیں اکثر رکھتی هیں اور بنجز بنگالہ کے هندوؤں کے اور سب هندو جو نہایت محتاط نہیں هوتے ایک چھوٹي سي دهوتي بہت چست باندہ کر اوپر سے ریشمین یا کسي چھینٹ کا پایجامہ پہنتی هیں اور ایک رنگین ململ کي کمري پہنکر کندھوں پر اُسي ململ کا ایکا دوپٹہ اور سر پر پگڑي رکھتی هیں اور بعضی مسلمانوں کي طرح ڈھیلے پائینچوں کا پایجامہ پہنتی هیں *

نہایت کامل لباس ایک سفید اور لنبا جامہ باریک اور صاف ململ کا هوتا هی اور کمر سے نیچے اُس میں بہت سا کپڑہ چنا هوا هوتا هے جامہ اور کمري اور پگڑي اور بازو بند اور مالا اور جواهرات سے پوشاک کامل هوجاتي هی *

چونکہ یہہ پوشاک کسیقدر مسلمانوں سے لي هوئي هی اس لیے بہت قدیم نہیں لیکن اس کا صحیح نقشہ مصر کے شہر تھیبس کے قبرستان میں بعض بادشاهوں کي تصویروں میں پائی جانے سے بڑی حیرت هوتي هی ‡ اِن صورتوں میں اندازو وضع اور اور هوشی بالکل ویسی معلوم هوتي هی جو آج کل کے هندو راجاؤں کي هی *

---

† یہہ ٹھیک ٹھیک وهي لباس هندوؤں کا هی جسکا ایرینئن مورخ نے ... اپنی تاریخ کے اُس حصہ میں ذکر کیا هی جس میں هندوؤں کا حال لکھا هی

‡ خصوصاً مشہور غاربلزوني کے ایک دروازہ کے پہلوؤں پر جو صورتیں بنی هوئي هیں

اچھي مشق کراتے هیں که وہ اپنے سوار کو اوڑا کر دفعتاً دشمن کے دائیں یا بائیں پہونچاتے هیں جس سے دشمن کو سنبھل نے کي فرصت نہیں ملتي *

دوسوار هندوستاني دو بدو لڑنے والی جب ایک دوسرے پر حمله کرتے هیں تو وہ اس قسم کے داؤں گھات کرتے هیں که اهل یورپ میں سے جو کوئي دیکھی وہ کھیل اور تماشه سمجھی چنانچه وہ ایک دوسرے کے هاتھه کے داؤں هوتے هیں مگر همیشه دیر تک دھوکه اور حیله سے گھات لگاتے کبھي پاس آتے کبھي بہت علحدہ هٹ جاتے هیں جس سے ظاهر هوتا هی که اُن کا ارادہ آویزش کا نہیں هی اور حقیقت میں وہ اپني هررگ وپی سے اپنا اپنا مطلب حاصل کرنے میں کوشش کرتے هیں لیکن اپني چالاکي اور فطرت سے ایک کے حربه سے دوسرا محفوظ رهتا هی یہاں تک که انجام کار ایک نه ایک زخمي هوکر گھوڑے پر سے گرجاتا هی تب دیکھنی والی کو یقین آتا هی که حقیقت میں یهه ایک دوسرے کی جان کے درپے تھے *

هندو توڑے دار بندوق سے نشانه بهي صحیح لگاتے هیں لیکن اس میں مسلمان اُن سے بہت سبقت لیگئے هیں *

کرتبوں میں سے یهه بهي ایک کرتب هی که فیل نشین آدمي اپنے هاتھي کو هانکتي هیں اور اس ذلیل کام کے کرنے کي وجهه یهه بتاتے هیں که لڑائي میں اگر فیلبان مارا جاوے تو مالک بے بس نرهجاوے اس کي مشق اُس وقت کام آوے قدیم زمانه میں یهه فن بہادروں کا بہت عمدہ هنر سمجھا جاتا تھا *

هندوؤں کا لباس

هندوؤں کا باقاعدہ لباس غالباً وهي هی جس کا ذکر بنگاله کے بیان میں هوچکا هی اور تمام پکی برهمن وهي لباس پہنا کرتے هیں جس میں دوچادریں سوتي کپڑے کي هوتي هیں جن میں سے ایک پہننے

بنارس کي دیوالي کي روشني گنگا میں دکھائي دینے سے نہایت خوبي
اور کیفیت معلوم هوتي هی جس مہینے میں دیوالي هوتي هی اُس
تمام مہینے میں اکثر دیہات اور خاص خاص لوگونکے مکانوں میں چراغ بڑے
بلند بلند بانسوں وغیرہ کے ذریعہ سے (جسکو اکاس دیہ کہتے هیں) اسقدر
اُنچے لٹکائے جاتے هیں کہ ناواقف آدمي کو دور سے دیکھکر ستاروں کا اُنپردهوکا
هوتا هی *

جنم اشتمیں ایک تہوار هی جسمیں لڑکوں کو کنهیا جي اور اُنکے
گوپیوں کي نقل بناتے هیں اور وہ سب حلقہ مار کر ناچتے گاتے هیں
(یعني راس کرتے هیں) *

هندوؤں کي ورزشیں

سپاهي وضع لوگ (یعني وہ اعلی فرقہ جو مذهب اور تجارت کے
کاموں میں مصروف نہیں رهتا) بهیڑیوں اور هرنوں اور خرگوشوں وغیرہ
کا شکار کهیلنے اور اُنکے پیچهے گهوڑا دوڑانے کا شوق رکهتے هیں اور کتونسے
جنگلي سور بهي پکڑواتے هیں لیکن زیادہ تر بهروسہ اپني تلوار یا برچهے
پر رکهتے هیں اور هاتهیوں پر سوار هوکر بندوق سے شیر کا شکار کهیلتے هیں
اور بعضے وقت گهوڑے پر سوار هوکر اور کبهي پیادہپا بهي شیر پر حملہ کرتے هیں
گانوں والے بهي ایسے شیر پر جو اُنکے قرب و جوار میں اجاتا هی اکهٹے هو
بڑي جوانمردي سے حملہ کرتے هیں مگر جب تک کہ شیر آدمیوں
چوٹ کرنے کا عادي نہیں هوتا تب تک اُسکو نہیں چهیڑتے *

سپاهي پیشہ آدمي باوجود اپني معهود کاهلي کے سب کے سب چست
و چالاک هوتے هیں خصوصاً مرهٹے اپنے گهوڑے اور نیزہ کے کرتب میں
مشهور هیں نہایت هلکے پهلکے سوار هوتے هیں اور زیربند تنگ لگاتے هیں
اور لگام بهي کڑي مگر بہت سبک چڑهاتے هیں اُنکی گهوڑے پیش سے اُٹهے
هوئے لیکن پٹهوں کے بهاري هوتے هیں اور وہ اُنکو نہایت تنگ اور تهوڑي
سي جگہہ میں کاوا اتیرن سکهاتے هیں اور کود پهاند جست کرنے کي

مناسبت سے کھیل اور تماشے هوتے هیں جنمیں هر قسم کے لوگ بہت
شوق سے شریک هوتے هیں *

اسي قسم کے کھیل تماشوں میں ایک هولي هی جو موسم بہار کي آمد
کي خوشي میں کرتے هیں اُسمیں عوام اور علی‌الخصوص لڑکے آگ کے گرد
ناچتے هیں اور فحش اور هجو کے گیت گاتے هیں اور هر قسم کي گالیاں اور
برا بھلا اپنے آپ سے برتر لوگوں کو سناتے هیں اور وہ آزردہ نہیں هوتے بلکہ
نہایت خوشي سے سہجاتے هیں اور بڑا کھیل اسمیں یہہ هوتا هی کہ لوگ
ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے اور آپسمیں عبیر وگلال اوڑاتے هیں کہیں کہیں
رنگ کي پچکاریاں اور گلال کے قمقمی بھي چلتے هیں هر درجہ کے آدمي
اس کھیل میں نہایت ذوق شوق سے شریک هوتے هیں اور اسقدر ایک دوسرے
پر رنگ ڈالتے اور اُسپر گلال لگاتے هیں کہ مشکل سے پہنچانے جاتے هیں *

راجہ کا دیوان یعنے وزیر اعظم غیر ملکي سفیر کو اپنے مکان پر هولي
کھیلنے کو بلاتا هی اور بلا تکلف مدرسہ کے طالب علموں کي طرح کھیل
شوخي و شرارت میں مشغول هوجاتا هی بہت سے اور کھیل بھي اس
قسم کے ممتاز هوتے هیں جنمیں سے بعضے خاص هیں اور بعضی عام خاص
تہواروں میں سے ایک وہ تہوار هی جو مرهٹے باجرہ کي کھیتي پکنے پر
اُسکے دانے بھونکر آپسمیں ایک دوسرے کو بلانے میں رچاتے هیں باجرہ
بھونکر کھانا گانوں والوں کي تو جبلي عادت هی مگر اس کا رواج اعلی درجہ
کے لوگوں تک بھي پہونچا چنانچہ صوبہ برار کا راجہ اپنے معزز اهل دربار
کو بلاتا هی اور اُنکي دعوت کرتا هی جسمیں پہلے اُنکے روبرو بھونا هوا
باجرہ پیش هوتا هی اور پھر عمدہ عمدہ کھانے چنے جاتے هیں *

دیوالي عام تہوار هی اسمیں هر مکان اور مندر چھوٹے چھوٹے چراغوں
کي روشني سے روشن کیا جاتا ہے جو هر جگہہ چھتوں کي منڈیروں اور دیواروں
کے کنگروں اور طاقوں اور بانسوں کے ٹہاٹروں پر روشن کیئے جاتے هیں *

پہلا نظر آتا هی اور تمام چوٹیاں اِس پہاڑ کے سلسلہ کي همیشہ برف سے ڈھکي رهتي هیں جو ایسي خوشنما معلوم هوتي هیں کہ کیسا هي پژمردہ خاطر اور تھٹري هوئي طبعیت والا اُنکو دیکھے جي پھڑک جاے اور وہ کیفیت حاصل هو کہ تا بزیست دل سے نہ بھولے مغربي گھاٹ بھي همالیہ سے کسقیدر وسعت میں کم دلفریب کوهستاني فزا دیکھاتا هی اگر اُنکو نیڈا اور لیڈن نامي جنگلوں سے جنکي خوبي سے همیشہ آرکیڈیا اور یورپ اپني نمود اور فخر جتاتے رهے هیں مشابہہ کہا جاوے تو کچھہ اُنکي تعریف میں مبالغہ نہوگا *

مگر گھاٹوں کي سیر کي کیفیت موسم پر منحصر هوتي هی چنانچہ جب گرمیوں کے موسم میں بادلوں کا شامیانہ اُنپر سے کھلجاتا هی اور سبزہ کا فرش مخملي تہ هوجاتا هی اور آبشار خشک هوجاتے هیں تو صرف پہاڑ کي بلندي کي عظمت و شان اُس کیفیت کا تدارک نہیں کرسکتي جو برسات کے موسم میں اُن سب سامان کے هونے سے معلوم هوتي هی البتہ بڑے بڑے درختوں کے جھرمٹوں میں جو گرمیوں میں بھي سرسبز رهتے هیں کسیقدر وهي خوبي باقي رهتي هی *

شہروں کے باشندوں کے بسر اوقات کا طریقہ اور تمام قوموں کے تھواروں کا بیان

شہروں میں غریب لوگوں کا دن اُسي طرح بسر هوتا هی جسطرح گانوں کے رهنیوالوں کا صرف اتنا فرق هوتا هی کہ وہ کھیت پر جانیکے بدلے دوکانوں پر جاتے هیں یا کچھہ چل پھر کر بازار میں جي بہلاتے هیں گانو والوں کے مشغلہ ایسے هوتے هیں جنمیں جسم پر کچھہ محنت پڑتی هی اور شہر کے باشندوں کے گھر سے باهر کے شغل صرف میلوں یا تھواروں میں چل پھر لینا هوتا هی اور بعض آدمي اپني دانؤں پیچ والے طریق ورزش کرتے هیں اور کشتیاں لڑتے هیں لیکن بعض موسموں میں اُن

جاے † لیکن گرم موسم میں وہ چٹیل میدان بھورا رهجاتا هی جسمیں
کوئی درخت یا جھاڑي تک کا پتا نہیں هوتا اور بہت سے مقام مغرب
کیطرف کے پورانے درختوں کے جنگلوں اور خوشبودار اور خوش رنگ
پهولوں کي بیلوں سے معمور هیں یہه بیلیں یا تو درختوں کي شاخوں سے
لپٹي هوئي یا ایک درخت سے دوسرے درخت تک پهیلي هوئي بهیئت
مجموعي جسامت میں آدمي کي ران کے برابر هوتي هیں هندوستان
کے مشرق ‡ اور وسط § کے جنگل اور مغربي گهات کے قریب کا ایک
جنگل نہایت بلند اور اونچے ایسے درختوں سے بهرے هوئے هیں
کے نیچے آبادیاں بهي هیں اور اُنمیں راستے نہایت تنگ هیں یہه
جنگل امریکه کے جنگلي حصوں کے مانند هیں *

اچهے آباد ملک میں بهي جہاں بخوبي تردد هوتا هی کئي کئي
منزل تک لگا تار میدانوں میں ڈهاکه کهڑا هوتا هی بهار کے موسم میں
یہ پتے تو گر جاتي هیں اور سرخ سرخ پهول هر درخت پر سر سے پاؤں
تک لدے هوئے عجیب کیفیت دیکهاتے هیں که تمام جنگل میں آگ
لگي هوئي نظر آتي هی *

هندوستان میں همالیه کے دامن کي نہایت عمده فزا هی جہاں سے
کي کگریں اونچي نیچي جنکے جا بجا قطار کے ٹوٹنے سے بڑے بڑے
کالی پتهر خوشنما معلوم هوتے هیں نظر آتي هیں اور اُن کگروں پر سبزه
اور اُنکي چڑهائي کے ڈهلواں سطح پر صنوبر کے بڑے بڑے بلند
درختوں کا هجوم کیفیت دیکهاتا هی اور جابجا اُن پهل اور پهولوں کي
قسمتوں کي کثرت سے جو یورپ سے مخصوص هیں قدرتي چمن پهولا

---

† یہه کهیتي جوار باجره کي هوتي هی
‡ دامن کوه کے سال کے درختوں کے جنگل
§ وه جنگل جو ناگپور سے بنگاله اور بندیلکهنڈ سے شمالي سرکار تک پهیلا
*

چهوتي ناليوں ميں پاني بهنے سے جنکے ذريعه سے درختوں کو پاني پهونچتا هى اور بهي طراوت حاصل هوتي هى *

مجهکو اس بات کا شبهه هوتا هے که يهه موجوده باغ کهيں مسلمانوں کے ايجاد نهوں کيونکه اس قسم کے باغوں کا تذکره هندو شاعروں کي اُن کتابوں ميں جنکا ترجمه هوچکا هى پايا نهيں جاتا *

هندوستان کے باغوں کے پهولوں اور درختوں کے جمع کرنے ميں وه محنت اور احتياط نهيں هوتي جو يورپ ميں اُنکے جمع کرنے اور ترقي دينے ميں کيجاتي هى ليکن قدرتي فزا ميں يهه دونوں باتيں بغير کسي کے کيئے هندوستان ميں خود بخود کمال ترقي پر هوتي هيں چنانچه تمام ملک ميں آم اور پيپل اور املي کے پورانے بڑے بڑے درخت پهيلے هوئے هيں خصوصاً گجرات ميں يهه درخت بڑے بڑے لهريلے خطونميں (يعني ايسي زمينوں ميں جنپر ريت کي لهريں هوا سے کثرت سے بنتي بگڑتي رهتي هيں) اوگی هوئی هوتے هيں جنسے انگلستان کے چراگاهوں کي سي کيفيت نظرآتي هے اور ملک کے اور حصوں ميں علی الخصوص روهيلکهنڈ ميں هموار خطوں ميں آم کے باغ سرسبز اورشاداب فرحت بخش کوسوں تک اس کثرت سے هيں که جهانتک نظرجاتي هى باغ هي باغ نظرآتے هيں اور بنگاله کےبعضے حصوں ميں مسافر اسي طرح کے هموار ميدان ميں گذرتا هى جسميں سراسر دهانوں کے سوا اور کوئي درخت کسي قسم کا نظر نهيں آتا اور اُس ميدان کي حدونپر بانسي ايسي گنجان معلوم هوتي هے جسميں صحرائي جانوروں کے رهنے کا احتمال هوتا هى مگر جب اُسکے قريب پهونچکر ديکها جاتا هى تو وه اُس ميدان کے گرد ميں ايک وسيع احاطه بانس کے درختوں اور ديهات کا هوتا هى جنميں جابجا آبادي هوتي هى اُس سے باهرنکلکر پهر ويسا هي ايک اور بڑا وسيع خطه سبزه اور آبادي سے گهرا هوا ملتا هى *

دکهن کے درمياني حصه کي زمين ڈهلواں اور لهريلي هى جو بالکل ايسي کهيتي سے سرسبز رهتي هى جس ميں گهوڑے کا سوار تک چهپ

تب هزارها آنکهونکے ایک هي طرف لگے هونے اور هزارها آوازوں میں ایک هي نام کے پکارے جانے سے جو کیفیت پیدا هوتي هی وہ ایسے شخص کے دلپر بھي اثر کرتي هے جسکو اُس هنگامہ سے کچھہ غرض نہیں هوتي هی *

لیکن ان میلوں میں بھي دل لگي کا خیال بہ نسبت مذهبي ولولہ کے بہت زیادہ هوتا هے اور ان میں سے بعضے میلے اکثر سوداگري کي چیزوں کے فروخت هونے کے لیئے بھي نہایت مشہور منڈیاں هیں *

باغ اور قدرتي فزا

اعلی درجہ کے لوگوں کے حظ اوٹھانے کي چیزوں میں سے اُنکے باغوں کا ذکر کرنا مجھکو مناسب نہیں معلوم هوتا اُنکے باغ اگرچہ بناوٹ اور ... سے جس سے سادگي کي خوبي جاتي رهتي هی بھرے هوتے هیں ... اکثر خوشنما هوتے هیں چنانچہ اُنمیں چوڑي چوڑي روشیں روشوں کے ایدھر اودھر پتھر یا اینٹ کي نہریں باغ کے مرکز تک بني هوئي اُنکے آس پاس لالہ وغیرہ کے پھولوں کي کیاریاں بعضي ایک هي رنگ پھولوں سے هري بھري بعضي میں رنگ برنگ کے پھول ملے جلے ... هیں اور گرمیوں میں آرام کرنے کے مکان باغوں میں بنے هوئی هوتے ... استرکاري اور سفیدي سے جھک معمولي عمارتوں سے کسیقدر سبک ... خوبصورتي میں کم ایسے هوتے هیں کہ باغ کي رونق اور خوبي اُنسے بہت سي استعانت نہیں هوتي مگر رنگتروں اور نیبو چکوترہ درختوں کے هجوم اور سرو کے درختوں کے ساتھہ پھول کے درختوں کے ملے هونے اور بلند درختوں کھجور وغیرہ اور زرد زرد پھلوں اور خوشبو پھولوں کے مخلوط هونے سے ایک ایسي کیفیت نظر آتي هی جو ... ملکوں هي سے مخصوص هی گرمیوں کي شدت میں سایہ دار ... کے سبب سے جنپر ٹٹیوں پر انگوروں کي بیلیں چھائي هوتي ... اور گھنے سایہ دار درختوں کے سبب سے جنمیں ذرہ بھر دھوپ نہیں ... آفتاب کي تیز شعاعوں سے آمن و آسایش ملتي هی اور تسپر اُن

پینٹھوں کے بازار جو معین وقتوں پر کھلتے ھیں اور تیرت جاترہ کے میلے

بہ نسبت مذھبي میلوں کے عام پینٹھوں یعني سالانہ بازاروں میں دھوم دھام شان و شوکت کم ھوتي ھی لیکن شوق اُنکا بھي لوگوں کو ویسا ھي ھوتا ھی جیسا کہ مذھبي میلوں کا ھوتا ھی *

یہہ معین وقتوں کے بازار اُسیطرح کے ھوتے ھیں جیسے کہ انگلستان میں ھوتے ھیں اور اُن میں ویسے ھي شغل و اشغال اور کار و بار ھوا کرتے ھیں جو انگلستان کے اسي قسم کے بازاروں میں ھوتے ھیں لیکن انگلستان میں کسي میلے یا مجمع میں وہ کیفیت اور خوبي نہیں معلوم ھوتي ھی جو ھندوستانیوں کے سفید سفید لباس پر شوخ رنگ کي پگڑیوں دوپٹوں سے ظاھر ھوتي ھی کیونکہ اھل یورپ اکثر سیاہ اور خاکي پوشاک پہنا کرتے ھیں ھندوؤں کو اکثر بھڑک دیکھانے اور نمود بنانے سواریوں وغیرہ میں شوق ھوتا ھی اور اُس میں جب فوج کي آمیزش ھو جاتي ھے توکچھہ اورھي طرح کي کیفیت نظر آتي ھے جو یورپ میں دیکھنے میں نہیں آتي ھے اِن مجمعوں مین جو دل لگي اور مشغلے ھوتے ھیں اُنمیں ھندو نہایت شوق ذوق کے ساتھہ شریک ھوتے ھیں جس سے اُنکي طبیعت میں امن چین کے لطف اُٹھا نے کي رغبت پائي جاتي ھی اِن ھنگاموں میں گو اُنکو کوئي مذھبي رسم بھي ادا کرني پڑتي ھو مگر اُسکا ایک لحظہ بھي نہیں لگتا نہ اُسکا کچھہ کھٹکا اُن کے جیمیں رھتا ھے

مذھبي میلوں میں ایک مدت پہلے سے اُس پرستش کے خیال جسکے ادا کرنے کا ارادہ ھوتا ھی اور جاتریوں کے اُس دیوتا کا نام پکار یعني اُسکي جے بولنے سے جسکي تیرتھہ کو جاتے ھیں اور اُس مقام کي عظمت سے جھاں تیرتھہ کو جاتے ھیں ایک بہت بڑا اثر پرستش کا دل میں ھوتا ھی اور بہت سي رسمیں بھي کرني پڑتي ھیں جنمیں بعضي رسم میں سب کے سب میلے والی بالاتفاق شریک ھوتے

نہایت بیش قیمت اور عمدہ ہوتے ہیں ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں اور ہر امیر
کے ہمراہ اُسکے چند مصاحب یا خواص جنکا امتیاز اُنکي سپاهیانہ صورت
سے ہوتا ہی ہوتے ہیں اُنکے پیچھے دور تک ہاتھیوں کي قطاریں جنپر
بڑے بڑے نشان طلائي جنکے پھریروں پر زردوزي کام چمکتی ہوئی بعضوں پر
ہودج عماري کھلی ہوئے یا سائبان والی نقرئي صاف یا ملمع کے ایسے جو
[illegible]ي ملک سے مخصوص ہیں کسی ہوئی ادھر اودھر اور پیچھے سواروں
[illegible] پرے جنکي عمدہ وردي دھوپ سے جھلکتي اور شالي رومالوں کے زردوزي
[illegible] پلو ہوا میں اُڑتے ہوے جنپر برچھیاں کندھوں پر اور عالیشان نشان
[illegible] ہوے دھنے بائیں جو سوار چلتی ہیں اُن میں سے تھوڑے تھوڑے
[illegible]کر سواري کے کرتب دیکھاتے ہیں اور پھر اپنے پرے میں ملجاتے ہیں اور
[illegible] جوں آگے کو بڑھتے جاتے ہیں اپني ترتیب بدلتی جاتے ہیں کبھي
[illegible] ہوتے ہیں کبھي ملجاتے ہیں یہہ ایک ایسي عمدہ کیفیت ہی
[illegible]س سے بڑہ کر اُس وحشي ملک یعني ہندوستان میں دیکھنی میں
[illegible] آئي جب راجہ اُس درخت کے قریب آنیکو ہوتا ہی توپوں کي
[illegible]ي چھوٹتي ہی اور پیادے بندوقیں چھوڑتے ہیں اور سواري ایسي تیز
[illegible] ہی جس سے ایسا سما بندہ جاتا ہے جیسے کوئي بڑا لشکر سواروںکا
[illegible] ایسي فوج پر پیادوں کي حملہ کرتا ہی جو اُسکے حملہ کے روکنی پر
[illegible] کھڑي ہوتي ہی جبکہ راجہ پرستش کرچکتا ہی اور درخت کي
[illegible] توڑ لیتا ہی تو اُسکے ہمراهي بھي اُسکي تقلید کرتے ہیں اور تمام
[illegible] کي سلامي ہوتي ہی اور فوج بے ترتیب اور منتشر ہو جاتي ہی
[illegible]جو کے کھیت میں سے جو صرف اسي غرض سے بویا جاتا ہی
[illegible]شخص پتی توڑتا ہی اور اپني اپني پگڑي میں رکھتا ہی اور آپس
[illegible] بغلگیر ہو کر ملتے ہیں اور مبارک سلامت کي دھوم ہوتي ہي
[illegible] اِس تہوار کا خاتمہ اُسي دن دربار ہوکر جسمیں جنکي افسو
[illegible] دربار سب حاضر ہوتے ہیں ہو جاتا ہی *

لنکا لڑائي کے ایک بڑے قلعہ کي صورت کي بنائي جاتي هی جس میں برج اور کنگورہ اور فصیلیں هوتي هیں اور اُسپر ایک ایسي فوج بناکر جسکو رام چندر جي اور اُنکے همراهیوں کا سا لباس پهناتے هیں هندوں کي فوج وغیرہ کي نقلیں بناکر حملہ کرتے هیں لڑائي کا خاتمہ لنکا کي بربادي یعني جلا دینے پر هوتا هی اور آتشبازیاں چهوٹتي هیں جو تمام دنیا کے لوگوں کے خوش هونے کي چیز هیں اور لنکا کے برباد هونے پر رام چندر جي کي فتح مندي کي سواري ایسي شان و شوکت سے نکالي جاتي هی جو بہ نسبت تماشہ کے کسي اور موقع پر نکلنے کے لائق هوتي هی *

اِس تهیوار کو اس سے بهي زیادہ شان و شوکت کے ساتهہ دوسري طرز پر مرهٹے رچاتے هیں اور اسي دن سے وہ اپنے جنگي کار و بار کي ابتدا کیا کرتے هیں جس خاص واقع کے یاد گار میں وہ تهیوار رچاتے هیں یہہ هی کہ رام چندر جي نے اپنے مهم کرنے سے پہلے کچهہ عبادت کي تهي اور ایک درخت کي شاخ توڑي تهي *

اُسي قسم کا ایک درخت شہر یا کمپو کے پاس کهلے میدان میں لگایا جاتا هی اور اُن تمام سوار و پیادوں اور توپوں کي جو راجہ کي اردلي میں نہیں هوتي هیں اُس میدان میں حلقہ کرکے اور ایک جانب میں دورویہ صفیں قایم کرتے هیں اور باقي میدان تماشائیوں سے بهر جاتا هی راجہ کي سواري اگرچہ مسلمان بادشاهوں کي سواري سے کسیقدر کم هوتي هی مگر هندوستان میں جسقدر سواریاں نکلتي هیں سب سے زیادہ بڑي کر و فر جاہ وحشمت کے ساتهہ هوتي هی راجہ هاتهي پر سوار هوتا هی اُسکے آگے نشان اور سنهري روپهلي علم هوتے هیں اور کچهہ پیادے پندرہ پندرہ سولہ سولہ فٹ کے لنبي بانس آنکڑے لگے هوے هاتهوں میں لیئے هوئے چلتے هیں اور ادهر اودهر امیر و امرا اور جنگي سردار نہایت بیش بہا پوشاکیں پہنے هوئے گهوڑوں پر سوار جنکے ساز نہ

اشرفیوں کي برابر ہوتي ہیں ہوا کرتي ہی مگر لوگ بڑے بڑے بیش بہا جواہرات بھي نذر کرتے ہیں اور یہہ بات بھي کچھہ عجیب نہیں ہی کہ جب راجہ اپنے کسي امیر سے ملاقات کرنے اُسکے گھر جاتا ہی تو وہ اُسکو ایک لاکھہ روپیہ کے چبوترہ پر مسند بچھاکر بٹھاتا ہی اور یہہ سب روپیہ نذر میں ہي سمجھا جاتا ہی یہہ رسم ایسي بڑھي ہوئي ہی کہ جب نواب نظام‌الملک حیدر آباد میں ریزیڈنٹ سے ملاقات کرنیکو آیا تو اسکا عمل در آمد ہوا اگرچہ یہہ نواب سرکار انگریزي کے متوسلوں سے رتبہ میں کچھہ ہي زیادہ ہی اس رسم کا بیان میں اِس لحاظ سے تا ہوں کہ اِسکا آجکل رواج ہو رہا ہی مجھکو یہہ یقین نہیں ہی کہ ہ ہندوؤں کي کوئي قدیم رسم ہی *

مذہبي تہواروں کا یہہ حال نہیں ہی اُنکا قدیم ہونا کسیقدر قریب ن کے ہی اُنمیں مکان کے صدر کمروں کو دیوتا کي عزت میں سجاتے ں اُس دیوتا کي صورت جو بہت زیب و زینت سے آراستہ ہوتي ہی وٹي کٹھہرہ کي آڑ میں جسپر کلس وغیرہ چڑھے ہوتے ہیں اُس کمرہ کے چ میں ہوتي ہی اور راجہ اور اُسکے اہلکار بڑے بڑے پر تکلف س اور جواہرات پہنے ہوئے دیوتا کي خدمت میں صف باندھے ہوئے ے ہوتے ہیں باقي ساز و سامان رسم کا عام جلسوں کیطرح پر ہوتا ہی ے شاید اِس تہوار کے مناسب کچھہ خاص ہوتے ہونگے مگر خوشبوئیں اور پھولوں کا زیور اور اور نذریں معمولي جلسوں کي سي ہوتي البتہ پان و عطر دیوتا کي مورت کے آگے سے لاکر بطور پرشاد کے تقسیم جاتے ہیں *

مذہبي تہواروں میں سے نہایت مشہور مذہبي تہوار یا میلہ لنکا فتح کا ہی جو رام چندر جي کي عزت میں گھروں سے باہر کھولہ میدانوں میں کیا جاتا ہی *

سه پهر کو پوشاک پہنکر عام نشست کے مکانوں میں آکر بیٹھتے ہیں جہاں لوگ آکر اُنسے ملاقاتیں کرتے ہیں اور بہت سي رات گئے تک کاز و بار کا اهتمام کرتے هیں بعضے آدمي گانے بجانے کے مشغلہ میں رهتے هیں مگر اکثر امیر هي ایسے شغل رکھتے هیں اور علی العموم هندوؤں کے شہر تهوڑي هي رات جانے پر سنسان هو جاتے هیں *

امیروں کي مجلسیں اور تزک و شان

علاوہ ایسے شاذ و نادر موقعوں کے جیسے کہ شادیاں وغیرہ هیں خاص خاص تهواروں میں اور بعض دوست آشناؤں کي خاطر سے مجلسیں هوتي هیں امیروں کے آپس میں تو اُس جلسہ کا آغاز کهانے سے هوتا هی لیکن اُسکا ضروري جز رقص و سرود هوتا هی جسمیں نقالوں وغیرہ کے بولانے سے اور رونق تازہ بخشي جاتي هی اور اس وقت میں خوشبوئیں سلگائي جاتي هیں اور مہمانوں کو بهینی بهینی خوشبو کے هار پہنائے جاتے هیں اور تحفہ تحایف بهي جیسا کہ بیان هوچکا کچهہ کم ضروري نہیں *

دربارون میں تمام امیروں اور بڑے بڑے عهدہداروں کے راجہ کے سلام کے لیئے حاضر هونے کے واسطے خاص خاص دن مقرر هوتے هیں اور ... موقعوں پر اس کثرت سے اژدهام هوتا هی جیسا کہ یورپ میں شهزادوں کے پیدا هونے کي خوشي کے دربار میں هوتا هی *

دربار میں جو لوگ حاضر هوتے هیں وہ باري باري سے راجہ کو ایک رومال پر کچهہ روپیہ رکهکر نذر گذرانتے هیں اپنے آپ سے اعلیٰ مرتبہ والے کو نذر دینا سرکاري جلسوں کا عام دستور هی اِس نذر کي مقدار نذر گذرانیوالے کي حیثیت پر منحصر هی ادنی سے ادنی نذر ایک روپیہ هوتا هی * غریب لوگ بعض وقت صرف پهول هي پیش کرتے هیں اور کاریگر لوگ اپني صنعت کي چیز هي نذر پکڑتے هیں اکثر موقعوں پر اسکي عوض میں خلعت ملتا هی جسکي قیمت کئي نذروں کے برابر هوجاتي بعض بڑي سے بڑي نذر سو اشرفیاں اور الکسوب پچاس یا اِسکے بقدر انکو ...

تمام ملاقاتوں کا اختتام اسطرح پر ہوتا ہی کہ صاحب مکان اُن لوگوں کو جو ملاقات کو آئے ہوتے ہیں پان کھلاتا کپڑوں پر عطر لگاتا گلاب چھڑکتا ہی گویا رخصت کا یہہ سب سامان ہوتا ہی *

اعلی مرتبہ کے لوگوں کی ملاقاتوں اور جلسوں میں شال دوشالہ اور اور پوشاکوں کی کشتیاں موتیوں کی مالا اور جوشن اور سرپیچ مرصع پیشکش کیئے جاتے ہیں اور جبکہ دونوں شخص ہم پلہ ہوتے ہیں تو تلوار گھوڑا اور ہاتھی زیادہ کیا جاتا ہی میں یہہ نہیں جانتا کہ یہہ رسم بقدر قدیم ہی مگر ہندوؤں کے نہایت پرانے سوانگوں میں جوشن وغیرہ پیشکشوں کا اکثر ذکر پایا جاتا ہی *

ایسے ہی عمدہ مشہور انعام جنمیں یہہ سب چیزیں ہوتی ہیں بہت معزز ملازموں اور اُن سپاہیوں کو جنہوں نے بڑے بڑے کارنمایاں کیے ہوں اور شاعروں اور عالموں کو بھی ملتے ہیں اور نہایت عزیز گرویوں چنیوں پر تو اس قسم کی بخششوں کی مارا مار ہوتی ہی *

با ادب جلسونمیں بجز اعلی مرتبہ کے لوگوں کے کوئی چوں و چرا نہیں کرسکتا لیکن اور مجلسوں میں بہت سی بلا رکاوٹ گفتگو ہوتی ہندوؤں کے چال چلن سے نہایت خلیق ہونا اور گفتگو سے عجز و انکسار ظاہر ہوتا ہی وہ اپنے ہمسروں کے ساتھہ بھی بہت تعظیم و تکریم اور مسکینی کے ساتھہ بلا غرض بھی پیش آتے ہیں علم کا شوق یا اپنے معمولی کاموں کے سوا اپنے خیالات کو وسعت دینے پر توجہہ بہت کم رکھتے ہیں لیکن اسمیں جو کچھہ اُنکو آتا ہی اُسمیں اُنکی گفتگو عمدہ اور معقول اور خوش کنایوں کے ساتھہ ہوتی ہی *

ہندو ہی صبح کو اُسیوقت یا شاید کچھہ تھوڑا دیر پہلے اُٹھتے ہیں جیسے کہ عوام الناس خواب سے بیدار ہوتے ہیں اور اپنی پوجا کا وقت میں پوجا پاٹ کرتے اور اپنے لڑکوں اور متوسلوں کے کام کاج کا انجام دیتے ہیں پھر نہاتے اور کھانا کھاتے اور سوتے ہیں پھر

أسپر بیتھنے کے لیئے صاف اور سفید چاندني بچھاتے هیں لیکن اور کبھي قسم کا اسباب نهیں هوتا همسر آدمي مقابله میں قطاروں میں بیتھتے هیں اور راج کنور یا رئیس قطاروں کے وسط میں ایسي جگهه پر بیتهتے هیں جهاں أس عام فرش پر ایک اور مختصر فرش بچھا هوتا هی جس زردوزي کے کام کا ایک اور کپڑا هوتا هی اور ایک بڑا تکیه پیچھے لگا رهتا هی هندوستاني أسکو مسند کهتے هیں یهه مسند فرش سے کسیقدر أونچي بهي هوتي هی راجاؤں کے بیتهنے پر وه بجاے تخت کے سمجهي جاتي هی *

تکلف بهت کچهه هوتا هی چنانچه ایک ذي عزت آدمي کا استقبال شهر سے ایک دومیل باهر سے کیا جاتا هی اور دوست آشناؤں کي تعظیم اور استقبال أنکے رتبه کے موافق صدر دروازه تک جانے یا کمره سے نکل آنے یا صرف فرش هي پر کهڑے هوجانے سے هوتا هی اگر کچهه مدت کے بعد دوستوں میں ملاقات هوتي هی تو معانقه کرتے هیں اور برهمنوں کو دونوں هاتهه جوڑکر دوتین بار پیشاني پر لگانے سے سلام کیا جاتا هی اور اوروں کو ایک هي هاتهه سے سلام کرتے هیں اور برهمن اپنے أیسیوں کے لفظونکا استعمال کرتے هیں اور باقي هندو رام چندر دیوتا کا دو بلکه تین نام لیتے هیں دوست آشناؤں کو أنکے مرتبه کے موافق بتهایا جاتا هی اور سرکاري جلسوں یعني درباروں میں أنکي نشست کا تصفیه خط و کتابت کے ذریعه سے پهلے هوجاتا هی ذیمرتبه هندو اپنے آپ سے کم درجه والوں کے ساتهه خوش اخلاقي کے ساتهه پیش آنے میں مشهور هیں اور بڑے ادب کے لفظوں سے أنکے ساتهه خطاب کرتے هیں اور کسي درشت کلامي اور بدزباني سے بهت طیش کهاتے هیں *

عوام الناس باهم خوش خلق اور ملنسار هوتے هیں لیکن جب غصه آتا هی تو اپني گفتگو میں کچهه بهي کسي بات کا پاس لحاظ نهیں رکهتے *

ہوت کے اپنا پیٹ بہر لیتا هی سب فرقے اُنگلیوں سے کہاتے هیں اور بعد
کہا چکنے کے خوب ململکر دهوتے هیں *

ایسے شغل جو گہروں میں دل بہلانے کے لیئے کیئے جاتے هیں

شطرنج اور وہ گنجفہ جسکے ورق گول هوتے هیں اور بادشاهوں وغیرہ
تصویروں کی جگہہ دیوتوں کی صورتیں بنی هوتی هیں کہیلتے هیں
ایک اور کہیل پاسوں اور نرد سے مثل تختہ نرد کی (یعنی چوسر) کہیلتے
هیں اور سب سے بڑہ کر شغل گانا سننا هی جس کے ساتہہ کچہہ نرم
نازک حرکات و سکنات بہی هوتی هیں جنکو هم مشکل سے ناچنا †
سکتے هیں مگر بہر حال اس شغل سے طبیعت پژمردہ هوتی هی اُسمیں
لگنا کوئی نہیں هوتی مگر بڑی حیرت اسبات سے هوتی هے کہ ایسے
شغل سے هر ادنے و اعلی محظوظ هوتا هی یہانتک کہ عوام الناس
کچہہ اُسمیں مزا آتا هی کہ رات رات بہر کہڑے کہڑے تماشا
کرتے هیں *

یہہ جلسہ جب کسی کمرہ میں هوتا هی تو اُسمیں انگریزی جہاز
روشن کرتے هیں مگر قدیمی طریق هندوؤں کا اُس مجلس میں
روشن کرنے کا هی جسکی لپٹ ایک کپی سے تیل ڈالتے رهنے سے
هی گہروں میں معمولی روشنی مٹی یا کسی دهات کے چراغوں
هیں *

گہروں کی آرایش اور اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی گفتگو

کے مکانوں میں درونہر گلکاری کے ریشمین پردے پڑے هوتے هیں اور
کیواڑوں اور اور لکڑی کی چیزوں پر جو مکان میں لگی هوتی هیں
منبت کا کام هوتا هی اور مکان کے اندر سراسر شطرنجی بچہاکر

† نرم و نازک حرکات سکنات هندوستان کا رقص اور ناچنے سے اهل یورپ کا
هی جسکی مثل هندوستان میں دهمال هوا کرتا هی *

راجپوتوں نے مخصوص هے چهوتي قوموں سے متعلق نهیں نهایت مفلس آدمیوں کے سوا سب لوک پان کهاتے هیں جو ایک قسم کا خوشبودار هوتا هی اور اُسکی ساتهه چهالیه اور سیپي کا چونه اور اور مصالحه حسب حیثیت کهانے والی کے ملاتے هیں اور بعض قسموں کے میوے عام اور سب هوتے هیں*

اعلی درجه کے لوگوں میں کم سے کم برهمنوں کے کهانے پینے میں اوروں نسبت کچهه فرق هوتا هی یعني بهت سي قسم کي ترکاریاں اور مصالح اُنکے واسطے پروسے جاتے هیں اور اُنکي دال ترکاري میں هینگ ضرور جاتي هی شاید اِس سے کسي قدر گوشت کا سا مزا هو جاتا هو قالینوں پر یا ایسي رکابیوں میں کهانے سے جو پرهیز کیا جاتا هی اور ذات کے لوگوں نے برتا هو تو اُس سے عجیب عجیب رسمیں هوئي هیں چنانچه بڑے بزم بهوج میں بیس یا تیس مختلف قسم کهانے اچار و مربا وغیره جو هر ایک آدمي کے روبرو چنی جاتے وه پتوں کے برتنوں یعني پتلوں میں پروسے جاتے هیں اور یهه سب کي پتلیں زمین پر رکهي جاتي هیں اور بجاے کسي قسم کے دسترخوان کے زمین پر گلکاریاں نهایت خوب صورت اور خوشنما اسطرح سے بن جاتي هیں که کاغذ کے وار پار وه سب کهدي هوئي هوتي هیں اُسکو زمین پر رکهه کر طرح طرح کے مختلف رنگ پیسے هوے چهڑکنے سے بنجاتي اور بعد کهانے کے وه جهاڑو سے صاف هو جاتي هیں کم درجه کي ذات هندو گوشت کهاتے هیں اور برتنوں کے استعمال میں بهي سخت احتیاط نهیں کرتے دهات کي قسموں کے برتن مانجهنے سے پاک صاف هو هیں مگر تمام فرقوں میں ذات کے اختلاف کے باعث سے باهمي صحبت اتفاق نهیں هوتا چنانچه ایک سپاهي یا جو شخص اپنے خاندان سفر میں هو وه اکیلا کهاتا هے اور بدوں اُس خوشي کے جو دسترخوان پر بیٹهه کر کهانا کهانے سے هوتي هی اور بغیر کسي هم پیاله اور هم

هر ایک بڑے بڑے عہده داروں کا بیان تو پیچهے کیا جاوے گا مگر
بیشمار محرروں اور اور کم درجه کے ملازموں کا کچهه حال لکهدیتی هیں
کارخانه میں اس قسم کے آدمي کثرت سے هوا کرتے هیں یہاں تک که
کوئي چهوٹا سا کارخانه کیوں نهو اِن میں سے ایک آده کا اُسمیں هونا ضرور
هي سپاهیوں کي کمپني بغیر ایک محرر کے پوري نهیں هوتي اور هرایکهه
آدمي علاوه اُن متصدیوں کے جو تحصیل وغیره کے کام پر متعین
هیں باورچیخانه اور طویله اور بازدار خانه وغیره کے لیئے علحده
محرر ضرور نوکر رکهتا هی *

سودا سلف لین دین سب انهیں لوگوں کي معرفت هوتا هی اور
نویس بهي یهي هوتے هیں باوجود اِن باتوں کے بہت سے بیکار پهرتے
طرح کي سازش وغیره میں کام آنے کے واسطے مستعد اور آماده
هیں *

تمام فرقوں کي غذا اور اُن کے کهانے کا طریق

شہروں اور گانوں کے عام لوگوں کي غذا بغیر خمیر کیئے هوئی آٹے کي
اور ترکاري اور گهي یا تیل اور مصالحه هوتا هی صرف تماکو پینا
عیاشي کي بات هی اور حقه میں بعضی نشه کرنے والي اور چیزیں
تے هیں اور صرف ادنی ذات کے لوگ اور وه بهي بہت کم شراب پیکر
هوتے هیں یهه بدمستي بعضی مرطوب ملکوں سے مثل بنگاله
اور جنوبي هندوستان کے بعضی حصوں کے مخصوص هی
که جن ملکوں میں انگریزي عملداري هی وهاں اِسکي زیادتي
ملکوں میں شراب پر محصول لگایا جاتا هی لیکن شراب خواري
وں کي کچهه جبلي عادت نهیں هی کیونکه بعض اُن ضلعوں
میں هندوستاني عملداري هی بتوقند ممانعت هی سے لوگ باز
مثل افیون جسکا استعمال مغربي هندوستان میں هي کثرت سے هوتا هی

اکثر شہروں کے فصیل ہوتي جس سے دشمن سے پناہ میں رہنے کے
قابل ہوتے ہیں *

شہروں میں کوئي موروثي پدھان یا اور افسر گانوں کي طرح نہیں ہوا
بلکہ اُن میں اکثر وہ سرکاري عہدہ دار مقیم رہتا ہی جس کے تحت میں
وہ ضلع ہوتا ہی اور وہ سرکاري افسر اُن کا انتظام فوجداري اور تحصیل
محکموں کي مدد سے کرتاہی شہروں کو انتظام متعلقہ فوجداري کي نا
سے محلوں میں تقسیم کیاجاتا ہی اور ہر ذات کے لوگوں کا ایک
چودھري ہوتا ہی جو سرکار اور اپنے گروہ کے درمیان میں ہرایک کام
سرانجام کا واسطہ اور وسیلہ ہوتا ہی اُن ذاتوں کے کھپلے کے اچھے
نتیجے بھي جسمیں اصل ذات کے ساتھہ وہ ذاتیں شامل ہوتي ہیں
باعتبار پیشوں کے قایم ہوتي ہیں اُن کے ساتھہ لازم اور ملزوم ہوتے ہیں

شہروں کے اعلی درجہ کے باشندے ساہوکار اور سوداگر اور سرکاري اہ
ہوتے ہیں علی‌العموم ساہوکار اور سوداگر ساہوکاري اور سوداگري غ
دونوپیشوں کو ملاجلاکر کرتے ہیں اور سرکاري محاصل کا ٹھیکہ بھي لیتی
اور بہت بڑے بڑے منافع اُنکو بغیر کسیطرح کي جوکھوں کے حاصل
ہیں سرکار سے معاملہ کرنے میں یہہ لوگ اپنا قرضہ وصول کرنے کے
کسي قدر محاصل رہن کرلیتی ہیں یا کسي معتبر شخص کي ذمہدا
لیتی ہیں اور وہ اپنا روپیہ سواے سود کے بہت سے نذرانہ اور دوچند
پر دیتی ہیں جو اس قدر جلد بڑھتا ہی کہ حساب کرتے وقت
ہمیشہ نیا اقرار لکھا جاتا ہی قرض خواہ بہت سا اپنے مطالبہ میں
چھوڑ دیتا ہی تس پر بھي بہت کچھہ منافع اس کا رہتاہی یہہ
بہت سیدھا سادھا چلن رکھتی ہیں اور کفایت شعاري کے ساتھہ
بسر کرتے ہیں لیکن بہت سا روپیہ خوشي کي رسموں اور رفاہ
کاموں میں صرف کرتے ہیں *

پهر چک کر سیر هو جاتي هی اور آرام پاتے هی دو بجے کے بعد سے شام
تک محنت کرکے اپنے مویشیوں کو گهر میں لاتا هی اور اُنکو کهلا پلا کر
اور خود نہا دهو کر کهانا کهاتا حقا پیتا هی پهر باقي شام اپنے بي بي بچوں
او همسایوں میں هنس بول کر تمام کرتا هی گانون کي عورتیں چرخه
تنے کے سوا کنوئے سے پاني بهرکر لاتي اور پیستي پکاتي هیں اور اور گهر کا کام
هندا کرتي هیں *

شهروں کا بیان

هندوؤں کے شهروں میں اینٹ یا پتهر کے بهت اُونچے اُونچے مکان
تے هیں جن میں تهوڑیسی اوپر کے درجه میں کهڑکیاں هوتي هیں اور
ت تنگ گلي کونچے هوتے هیں جن میں اول تو کسیطرح کي گچهه
ش کچهه نهیں هوتي اور اگر کچهه هوتا هی تو وه یهه هوتاهی که پتهر کے
ے ناهموار اونچے نیچے لگی هوتے هیں اور گلي کونچوں اور بازاروں
ایسے لوگوں کا هجوم اور کشمکش هوتي هی جو اس طرحسے پهرتے
که جس طرف سے ایک آتاهی اُسي طرف کو دوسرا جاتا هے اور طرح
کي سواریوں پالکیوں اور بہلیوں اور ایسے پیادوں کا جو پرتلےمیں تلوار
پهرتے هیں اور سادہ سنتوں اور بیکار سپاهیوں کا جو ایدهر اُدهر
اِتراتے پهرتے هیں اور موتي تازه سانڈونکا جنکو بازار کے غله یا راه گیر
استه پر سے بهزار دقت مارپیٹ کر هٹایا جاتا هی هجوم رهتا هی *

هت مشهور دکانیں حلوائیوں اور میوه فروشوں اور غله فروشوں
نیروں اور پنساریوں اور تماکو والوں کي هوتي هیں بزاز اور شال فروش
سودا بیچنے والے اپنے اسباب کو کٹهریوں میں باندهے رکهتے هیں اور
فوں نے بهي زیاده بیش قیمت اشیاء یعنے جواهرات کو جوهري
کهلی رکهتے دوکانیں بازار کي طرف کهلي هوئي هوتي هیں جنکو دو
لے مکانوں کا برانده کهنا زیبا هی خریدار بازار میں کهڑے هوئے
خرید کرتے هیں *

هوتي هی دیوار سے لگاکر کهڑا کردیتے هیں اور کهانا گهر سے باهر مٹی
میں یا ایک هلکي سي جهولپڑي میں پکتا هی جهونپڑي اگرچه کچهه
تکلف نهیں هوتي مگر لیپي پتي صاف اور پاکیزه هوتي هی *

گانوں کے رهنے والے امیروں میں بهي کچهه بهت بڑا فرق نهیں هوا
صرف أنکے مکان دو منزلے هوتے هیں اور أنمیں صحن هوتا هی دیهات
کے آدمیوں کي حالت عموماً اچهي نهیں هوتي همیشه لگان ادا کرنے
واسطے وه روپیه قرض لیتے هیں جسکے باعث سے ایسے حساب کے جهمیلے
اور قرضه کے بکهیڑه میں پهنس جاتے هیں که أنسے پله پاک هونا نهایت
مشکل هوتا هی اور ایسے کوته اندیش نا عاقبت بیں بهي هوتے هیں
اگر قرض سے چهتکارا بهي پاتے هیں تو ضروري اخراجات کے واسطے
جمع نهیں کرتے اور پهر قرض میں مبتلا هو جاتے هیں بعضے هوشیار
دور اندیش بهي ایسے هوتے هیں که جائدادیں پیدا کر لیتے هیں أنکے گانو
کے امن و امان میں أن سازشوں کے باعث سے جو پدهان کے مقابله
هوتي هیں یا پدهان کي ظلم زیادتي یا سرکار کي سخت گیري سے خلل
آتا هی اور أنکے آپسمیں به نسبت انگلستان کے دیهاتیوں کے جهگڑے
تنازعه بهت زیاده هوتے رهتے هیں جنکي اکثر عدالت تک نوبت پهونچتي
هی لیکن هر قسم کے جبر و تعدي اور نشه سے بدمستي أن میں بالکل
معلوم نهیں هوتي بهر حال گانوں کے باشندے دنگه فساد مار پیٹ سے
مجتنب اور نیک چلن اور اپنے حال میں خوش هوتے هیں *

کسان علی‌الصباح اٹهه‌کر دعاے خیر مانگتا هی اور هاتهه مونهه دهو
اپني مویشي لیکر کهیت پر چلا جاتا هی ایک دو گهنٹے کے بعد کچهه رات
کا بچا باسي کهانے کا ناشته کرتا هی اور أسوقت تک برابر محنت کیئے
هی که دوپهر هو جاتا هی اور أسکي بي‌بي گرم کهانا أسکے واسطے لاتي
وه أسکو کسي ندي کے کناره یا درخت کے نیچے بیٹهه‌کر کهاتا هی اور
دو بجے تک باتیں کرتا اور سوتا هی اسیوقت میں أسکے مویشي

کي ديواروں کے کوٹھے جنپر سيدھي چھت پٹي ہوتي ہی ايسي معلوم
ہوتي ہيں کہ بدون چھت کے کھنڈر کھڑے ہيں جو نہايت بد صورت
ہوتے ہيں اور اُس سے تھوڑا اور جنوب کو اگرچہ سب سامان اُنکي تعمير
کا وہي ہوتا ہی مگر بنانے کي صنعت بہت بہتر ہوتي ہی چنانچہ
ديواروں پر سرخ اور سفيد چوڑي چوڑي دھارياں ہونے سے بہت خوبصورت
معلوم ہوتي ہيں *

ہر گانوں ميں بازار ہوتا ہی جسميں اناج تماکو مٹھائي اور موٹا
موٹا کپڑا اور گانوں کے خرچ کي اور چيزيں بکتي ہيں اور بازار کا دن
(يعني پينٹھ) اور سالانہ ميلے اور تہوار ہوتے ہيں اور اکثر حصوں ميں
ہندوستان کے ہر گانوں ميں کم سے کم ايک مندر يا احاطہ مسافروں کے
رہنے کے واسطے ہوتا ہی اور تمام گانوں مذہبي سادہ سنتوں کے کھانے پينے
بطور خيرات کی خبرگيري کرتے ہيں اور تہوار اور ميلوں اور خيرات
کے واسطے چندہ جمع کر رکھا کرتے ہيں مسافر خانہ ميں کہيں کہيں کسي
ديوتا کا کوئی چھوٹا سا مندر بھي ہوتا ہی اور يہہ مسافرخانہ کا مکان بطور
ايک عام ديوانخانہ کے ہوتا ہی (يعنے اسميں شادي بياہ کي مجلس اور
پنچايتيں وغيرہ ہوتي ہيں) اگرچہ ہر گانوں ميں چند درخت بھي
سايہ دار ايسے ہوتے ہيں کہ اُنکے نيچے جمع ہوکر گانوں والي صلاح مشورہ
کرتے ہيں کسي موقع پر نہ تپائياں درکار ہوتي ہی نہ ميزوں کي حاجت
ہوتي ہی *

گانوں والوں کي عادتيں

جھونپڑيوں ميں بھي بجز ايک بوريہ کے جسپر بيٹھتے اُٹھتے ہيں اور کچھہ
مٹي اور پيتل کے برتن ہنڈيا اور رکابي وغيرہ اور روٹي پکانے کے ليئے توا
اور چکي چولہ اوکھلي موسل کے سوا اور کچھہ ساز و سامان نہيں
پلنگ کو جسپر نہ بستر ہوتا ہی نہ چتھري اور پردوں کي گنجايش

سے چلکر غالباً اُنکے حد فاصل سے بلا اِطلاع اِس بات کے گذر جاویگا کہ ان
دونوں قوموں میں فرق و تفاوت کس مقام سے شروع ہوا *
مختلف قوموں کا فرق اُن مقاموں پر ظاهر هوگا جہاں اِس تاریخ کے
سلسلہ میں علحدہ علحدہ بیان کیا جاویگا ابتک جو کچھہ کہا گیا
باقي جو کچھہ کہنا منظور هی وہ سب هندو قوم سے متعلق هی *

گانوں کا بیان

باوجودیکہ هندوستان میں بہت بڑے بڑے شہروں کي کثرت ه
بہت سے آدمي کاشتکار هیں دهقان جمع هوکر گانوں میں رهتے هیں
روز صبح کو اپنے گانوں میں کھیتوں پر محنت کرنے کو جاتے هیں اور
کے وقت اپني اپني مویشي لیکر پھر گانوں میں واپس آتے هیں ملک
مختلف حصوں میں دیہات مختلف وضع کے هوتے هیں چنانچہ
حصوں میں اُنکے آس پاس چار دیواري هوتي هی اور وہ اس قابل ه
هی کہ تھوڑے عرصہ تک دشمن کي هلکي فوج کے حملہ سے محفو
سکیں اور بعض سرکش ضلعوں میں اِس قابل هوتي هی کہ اپنے همسا
اور سرکاري افسروں کے مقابلہ میں بھي اُس سے کچھہ پناہ ملسکے اور بعض
میں پست احاطہ اور اُسمیں بڑا کھڑک صرف اِسواسطے لگا هوا هوتا
کہ مویشي مجتمع اور محفوظ رهے *

بنگالہ اور خاص هندوستان کے دیہات کے گھروں کا مقابلہ کیا جات
تو بنگالہ کے گانوں میں جھونپڑا دو چھپرا جھالردار چھانے اور بیا
بانس کي خوشنما ٹٹیوں کي دیواریں بنانے کے سبب سے نہایت خوبصو
جھونپڑا هوتا هی *

اور خاص هندوستان کے گانوں کے گھر چکني مٹي یا کچي اینٹوں
بنے هوئے کھپریل سے چھئے هوئے هوتے هیں اگرچہ آسایش دینے میں
هوتے هیں مگر صورت اُنکي ایسي اچھي نہیں هوتي جیسي کہ بنگالہ
دیہات کے جھونپڑوں کي هوتي هی اور دکھن کے گانوں میں گارے یا

بڑا باعث هوا هوگا اور دونوں قوموں کي زبانوں کے ماخذ کے مشترک
هونے سے اُن کي نسلوں کے مختلف هونے کا احتمال نہیں هوسکتا *

اِس اختلاف کا باعث کچھہ هي کیوں نهو لیکن وہ بہت بڑا اختلاف
هی چنانچہ هندوستان خاصکے گنگا کے قریب کے رهنے والے هندو کشیدہ
قامت اور خوب صورت جواں مرد اور بہادر هوتے هیں اور مسکن اُنکے
کھلے میدانوں کے گنجان بسی هوئی گانوں میں کھپریل سے چھائے هوئے هوتے
هیں اور خوراک اُنکي گیہوں کے ایسے آتے کي روٹي جسکا خمیر نہیں
اُٹھایا جاتا هوتي هی *

برخلاف اِسکے بنگالیوں کے چہروں کا نقشہ تو درست اور اچھا هوتا
مگر رنگ کالا اور صورت زنانہ پست قد هوتے هیں اور بز دلي اور باطل
اعتقاد رکھنے اور فن و فریب میں شہرہ آفاق هیں اور دیہات اُنکے پھونس
کے جھونپڑوں کے بانسي اور کھجور وغیرہ کے درختوں میں بسے هوتے هیں اور
اُنکا هندوؤنکا قدیمي لباس هی یعني ایک چادر کمر میں ڈالکر اُسکے
پله دونوں کندھوں پر ڈال لیتے هیں اُنکا ایک طریقہ یہہ هی جس
هندوستان خاص کے آدمي نا آشنا هیں کہ نہاتے وقت بدن پر تیل
هیں جس سے اُنکا جسم چمکدار اور چکنا هوجاتا هی اور اُنکي
کي مرطوب آب و هوا کا اثر نہیں هونے پاتا هی اور اصل غذا اُنکي
هیں اور اگرچہ اُنکي اور هندوستانیوں کي زبان کے محاورے اس
زیادہ ملتي جلتي هیں جیسے کہ انگریزي اور جرمن کے هیں مگر
هندوستان خاص کا باشندہ اُن کي زبان بالکل نہیں سمجھتا *

باوجود اِسکے یہہ دونوں قومیں اپنے مذهب اور اُن عادتوں اور رسموں
میں جو از روے مذهب کے هوني چاهیئیں اور علم اور تدبیر
اور عام مطلبوں اور بسر اوقات اور چال چلن میں ایسے مشابہہ هیں
اهل یورپ جسکو اُنکے فرق سے پہلے سے آگاہ نہ کیا جاوے نگاہ

مشابہت هی که اگر کوئي هندوستاني اجنبي یورپ میں جاتا هی تو
اِتلی والوں اور انگلستان والوں میں کچھہ فرق نہیں کرسکتا اسیطرح اهل
یورپ هندوستان کي بہت مشابہہ قوموں کا یکایک امتیاز نہیں
کرسکتے هیں *

بہت بڑا فرق و تفاوت هندوستان خاص اور دکھن کے باشندوں میں
هی اِن دونوں بڑي قسمتوں کے وہ حصے جو قریب قریب واقع هیں آپس
میں مشابہہ هیں لیکن شمال اور جنوب کي حدوں پر زبانوں میں
اِسکے اور کوئي مشابہت نہیں که اُن میں شنسکرت شامل هی اور فرقوں
مذهب اور طرز عمارت جسکا کچھہ بیان بھي هو چکا هی مختلف
اور پوشاک میں اکثر باتوں کا اختلاف هی اور صورت بھي مختلف
چنانچہ شمال کے باشندے کشیدہ قامت اور خوب صورت اور جنوب
پست قد اور سیاہ فام هوتے هیں اور شمال والے گیہوں کھاتے هیں اور جنوب
والے راگي یہہ ایک ایسا اناج هی جس سے هندوستان خاص کے لوگ
هي ناواقف هیں جیسے که انگلستان کے اِن دونوں بڑي قسمتوں
بہت سي باتوں کے اختلاف کا سبب یہہ هی که جسقدر ملک برهمن
کے پیرووں نے فتح کرکے آباد کیا اور بعد اُسکے جسقدر مسلمانوں نے
کیا اور آباد کیا اُس میں فرق و تفاوت هوا لیکن زیادہ تر اختلاف کا
مکاں اور آب و هوا کي خصوصیتوں اور نسلوں کے متفاوت هونے کے باعث
ہتے هیں مثلاً بنگالہ اور وہ حصہ هندوستان کا جس میں گنگ بہتي
متلحق هیں اور همیشہ هر ایک حکومت کے تحت میں ساتھہ هی
آیا کئی هیں لیکن بنگالہ مرطوب ملک هی اور اُسمیں پاني کے
اور اُبلے آتے رہتے هیں اور هرطرح کي علامتیں زمین کے مرطوب هونے
اُسمیں موجود اور هندوستان خاص اگرچہ زرخیز ملک هی مگر بنگالہ
نسبت اُسکي زمین اور آب و هوا میں یبوست هی یہہ اختلاف علاوہ
میں فرق و تفاوت پیدا کرنے کے سبب سے قوموں کے غیر مشابہہ هو

پیتل ٹین سیسہ مونگا شیشہ سرمہ اور چند عطریات جو
ہندوستان میں نہیں ہوتی تھیں اور کئی قسم کی شراب جس میں سے
...کی شراب کو ترجیح ہوتی تھی بہت سا سونا چاندی اور سونے
چاندی وغیرہ کے سکہ *

اُس تجارت کا بیان جو ہندوستان کے اندر ہوتی تھی

مال و اسباب کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہونچانے میں گنگا
اُسکی بہت سی شاخوں سے جو بڑی آسانی حاصل تھی اُسکا حال
...ہواهی مگر جوکہ تھوڑے هی دریا اور ایسے تھے جنمیں سمندر سے
تک جہاز راني ہوسکی تو یہہ ضرور هی کہ بہت سی تجارت خشکی
...ستوں کے ذریعہ سے ہوتی ہوگی بار برداری کا بڑا ذریعہ بیل ہوں گی
...جوکہ نہایت قدیم هندوؤں کے زمانہ سے لیکر سلطنت مغلیہ تک
سڑکوں پر گورنمنٹ کی بہت توجہہ رهی هی اِس سے ثابت ہوتاهے
...پچھلے زمانہ کی نسبت سابق میں گاڑیوں کا بہت زیادہ رواج ہوگا *

گیارھواں باب

هندوؤں کے اطوار اور خصلت کا بیان

هندوستان کی قوموں کے اختلاف کا بیان

...تی هیں کہ هندوستان خاص اور دکھن باستثناے ملک روس اور
...ہ کے شمالی ملک کے تمام یورپ کے برابر هی اس تمام وسعت
...میں تربیت یافتہ قومیں پائی جاتی هیں یہہ سب قومیں ایک
...سے زبان اور چال چلن میں قریب اُسیقدر کے اختلاف اور تفاوت
...هیں جسقدر کہ یورپ کے اُس حصہ میں رهنے والی قومیں رکھتی
...سکا ابھی مقابلہ کیا گیا هی *

...اُسیقدر عموماً مشابہت اُن قوموں میں پائی جاتی هی جو عیسائی
...قومیں پائی جاتی هی چنانچہ عیسائی ملکوں میں ایسی بڑی

کي اُن سے کوئي اطلاع نہیں ہوتي کہ ہندوؤں کیطرف سے اُسمیں کسقدر کوشش ہوتي تھي (یعنے ہندو بھي کچھہ اسباب تجارت اُن ملکوں جہاں سے اُنکے ہاں اسباب آتا تھا لیجاتے تھے یا نہیں) کیونکہ اہل عرب چینیوں کے جہازوں کي نسبت تو یہہ بیان ہی کہ اُن کے جہاز ہندوستان کے بندرگاہوں میں آتے جاتے تھے مگر اسبات کي طرف کوئي اشارہ نہیں کہ ہندوؤں کا بھي کوئي جہاز اُن ملکوں کو جاتا تھا † *

البتہ مارکوپالو صاحب ملیبار کے کنارہ کے ایسے قزاقوں کا ذکر کیا ہیں جو گرمیوں بھر سمندر میں لوٹ مار کرتے پھرا کرتے تھے علاوہ طریقہ اُنکا یہہ بھي معلوم ہوتا ہی کہ وہ کنارہ کے قریب لنگر کیلئے رہا کرتے تھے اور کسي مسافر جہاز کے قریب آنے پر لنگر اُٹھا کر اُسکو کھسوٹتے تھے جبکہ مشہور جہازران واسکوڈیگاما صاحب ملیبار کنارہ پر پہونچے تو اُنھوں نے تمام تجارت مسلمانوں کے ہاتھہ میں پائي اُنھیں کي رقابت اور حسد کے باعث واسکوڈیگاما صاحب اور اُنکے کے آنے والے اہل یورپ نے بڑي بڑي دقتیں سہیں *

اُن چیزوں کا بیان جو قدیم زمانہ میں ہندوستان سے باہر کو جاتي تھیں

ہندوستان سے مغرب کو جو چیزیں پریپلس کے زمانہ میں جاتي تھیں وہ اُن چیزوں سے بہت مختلف نہ تھیں جو اب جاتي ہیں سوتي کپڑہ ململ وغیرہ اور مختلف قسموں کي چھینٹ اور ریشم وغیرہ رنگ اور دارچیني اور اور مصالحہ شکر اور ہیرہ موتي بہت سے انسے کم درجہ کے جواہر اور فولاد اور دوائیاں اور عطر کبھي کبھي چھوکریاں *

جو چیزیں ہندوستان میں باہر سے آیا کرتي تھیں

موٹا جھوٹا اور بہت باریک کپڑا (اس سے غالباً اُوني کپڑا مراد

† مارسڈن صاحب والي مارکو پالو کي کتاب کے صفحہ ٦٥٧ کو دیکھو *

شروع سال بچھتر برس قبل مسیح علیہ السلام کا تھا قرار دی اس بیان
کی صداقت هندوؤں کے اُن بہت سے عالیشان کھنڈروں سے جو اب بھی جاوا
میں موجود هیں اور اس حقیقت سے بخوبی هوتی هی که اگرچه لوگوں
کی علم زبان ملایا هی لیکن مقدس زبان جسمیں تاریخانه اور شاعرانه
تصنیفیں اور اکثر کتبی هیں وہ شاستر میں سے نکلی هوئی ایک زبان هی
س قدیم تاریخ کا ثبوت چوتھی صدی کے چینی جاترے کے روز نامچه
ایسے هی خوبی کے ساتھہ ثابت هوتا هی اُسنے جزیرہ جاوا کو بالکل
وں سے آباد پایا اور اُسنے ایسے جہازوں میں جنکے کار پرداز برهمن تھے
لنکا اور لنکا سے جاوا اور جاوا سے چین کا سفر کیا † بعد اس
کے جاوا میں جو هندو مذهب رائج تھا وہ غالباً بدھ مذهب سے مغلوب
مگر هندوؤں کی حکومت جاوا میں چودھویں صدی تک رهی اور
بعد اُن هندو مسلموں نے جنکو عرب کے واعظوں نے تیرھویں صدی میں
ان کرلیا تھا جاوا کی حکومت کو تہہ و بالا کر ڈالا اور جزیرہ بالی جو
جاوا کے مشرق میں هی اب بھی هندوؤں سے آباد هی شکل و شمایل
تاتاریوں کی سی هی مگر وہ اپنے آپ کو هندوستان کے هندوؤں کی چاروں
میں سے بتاتے هیں یہہ ممکن هی که وہ هندوؤں کی نسل میں سے
لیکن غالب یہہ هی که اُنکا صحیح النسب هونا جھوٹ هو چنانچه
زیادہ فریب اور جھوٹی ادعا کی مثال جاوا کے اُن شاعروں کا بیان
نے مہابھارت کے تمام حالات کو گنگا جمنا پر سے تمام شہروں اور
اور راجاؤں سمیت اپنے جزیرہ جاوا میں منتقل کرلیا هے *

یوں کے زمانہ کے بعد کے هندوؤں کی تجارت

لس کے عہد کے بحری سفر کرنے والوں اور سیاحوں کے بیان سے
تا هی که هندوستان کے ساتھہ بڑی تجارت هوتی تھی مگر اسباب

† روزنامچہ رائل ایشیاٹک سوسئیٹی نمبر ۹ صفحہ ۱۳۲ لغایت ۱۳۸

ہوتي هی اُنکي خاص حالتوں کے سبب سے یہہ غالب هی کہ جس زمانہ
میں نیٹرکس نے دریاے آتک میں تجارت کا بہت کم نشان پایا تہا
تجارت کي کشتیوں سے جیسیکہ اب هی معمور هوویگي اور اُسکے کناروں
پر جو کتني هي ترتیب یافتہ سلطنتیں آباد هوچکي هیں اُنسے یہي بات
بات قیاس میں آتي هی پس جن جنسوں کي رسد ایسے زر خیز اور
وسیع ملکوں میں سے باهر کو جاتي تهي اُنکي خواهش اور حاجت اِن
ترقي یافتہ ملک دکهن کو ضرور رهتي هوگي اور ملک دکهن اور خاص
هندوستان کے آپس میں بسبب جنگلوں اور قزاق قوموں کے جو بہ نسبت
آجکل کے اُس زمانہ میں غالباً زیادہ وحشي تهیں امد و شد و میل جول
هونے میں خلل تہا تو مشرقي کنارہ کے جہاز رانوں کو یہہ بڑي ترغیب
هوئي هوگي کہ خلیج بنگالہ کے صاف اور سیدهے رستہ کے کم خطرہ کو پسند
کریں جہاں زمین سے کچهہ تهوڑے هي فرق سے کنارہ کے قزاقوں کے ظلم
ظلم سے محفوظ رها کرتے هونگے *

جزیرہ جاوا اور اور جزیروں میں هندوؤں کي بستیوں کے بسنے کا بیان

جبکہ یہہ طریق ایک دفعہ قایم هوگیا هوگا تو خلیج بنگالہ کے اوپر کے
حصہ کو طے کرنا اور کچهہ بہت مدت نگذري هوگي کہ اُس خلیج کے
اُس بہت چوڑے حصہ کو بهي طے کرنا جو جزیرہ سماترہ اور جزیرہ
ملایا سے محدود هی آسان هوگیا هوگا کارومنڈل کے کنارہ کے باشندوں نے
کچهہ هي تحریک هوئي هو لیکن جس خطہ کے هندوؤں نے جرأت اور
همت کرکے عین سمندر میں پہلي پہل جہاز راني کي وہ ضلع کاروسنڈل
کے شمالي حصہ کے باشندے تهے جاوا کي کتب تواریخ سے ظاهر هوتا هی
کہ ضلع کلنگا کی بہت سے هندو گروہ کے گروہ جہازوں پر چڑہ کر جاوا
میں گئے اور وهاں کے باشندوں کو تعلیم و تربیت کي اور اپنے وهاں
پہونچنے کي تاریخ اُس سنہ کے قایم کرنے سے جو اب بهي موجود هی جتا

یونانیوں کے ذکر میں ذکر کیا گیا هی جو ملے جلے تھوڑے سے اُس جزیرہ میں آباد تھے جو بحر احمر میں تھا جسکو اب جزیرہ سکاترہ سمجھتے هیں کوئی اشارہ نہیں کیا گیا اهل عرب کے قابو میں هندوستان کی تجارت اِس قدر تھی کہ پلینی صاحب یونانی مورخ کے زمانہ میں لنکا کا مغربی کنارہ اُنکی بستیوں سے معمور هوگیا تھا اور ملیبار کے کنارہ پر بھی مقیم تھے † [...] کتاب پریپلس میں کنارہ کنارہ کی تجارت میں هندوؤں کو نہایت [...]تعدی سے مصروف بیان کیا گیا هے اور اِسی کتاب کی بموجب جهازوں [...] بوجھہ اوتارنے کے لیئے جو دریاے اتک کے دهانہ پر کے مانع کے سبب [...] نہیں بڑہ سکتے تھے اُنکی کشتیاں لگی رهتی تهیں اور مچھلی پکڑنے [...] کی کشتیاں خلیج کیمبی کے دهانہ کے پاس اِس لیئے نوکر رکھکر [...] رکھی گئی تهیں کہ جو کشتیاں بحری گزا یعنی بڑوچ میں آویں اُنکی [...] کریں کیونکہ اِس مقام میں جیسا کہ اب بھی هی کنارہ پر بہت [...] تک کیچڑ رهنے اور جوار بھاٹہ کے جلد چڑہ آنے سے کشتیوں کو [...] تھا *

مشرقی کنارہ کی تجارت

بڑوچ سے جنوب کیطرف کنارہ پر بندرگاہ تھے جهاں هم یہہ قیاس کریں کہ [...]کشتیاں کنارہ پر کی تجارت کے لیئے آیا کرتی هونگی وہ ٹھہرا کرتی هونگی [...] مصنف راس کماری کے مشرقی کنارہ کا حال بیان کرتا هی اُن بڑی [...] کشتیوں کا ذکر کرتا هی جو خلیج بنگالہ میں سے گذر کر گنگا میں اور [...] کو جس سے غالباً جزیرہ سماترہ یا ملایا مراد هی جاتی تهیں [...] بالکل اُن حالات کے مطابق هی جو هندوستان کے مشرقی کنارہ [...] کے هیکو معلوم هوئی هیں اور اُنسے معلوم هوتا هی کہ کارومنڈل [...] کے باشندے اپنے اُن هم وطنوں سے جو هندوستان کے مغربی کنارے [...] تھے بحری کار و بار میں پہلے سے ممتاز هیں جن ملکوں میں گنگا

[...]سنت صاحب کی کتاب متقدمین کی تجارت اور جهاز رانی کی جلد ۲ صفحہ ۲۸۳

منبعہنر علیہ السلام کے گذرا هی † جسکو صرف مصر اور عرب کے جنوب میں آمدو شد هونے کا علم تها وہ بیان کرتا هی کہ دارچینی اور تیج ان میں آیا کرتي تهي بلکہ صاف بیان کرتا هی کہ هندوستان سے جهاز سیبہ یعني یمن کے بندر گاہ میں جایا کرتے تهے غرض کہ اس مورخ کے بیان سے هم یہہ سمجهنا چاهیئے کہ تجارت بالکل اهل عرب کے هاتهہ میں تهي *

سنہ ۵۰۰ ع کے بعد کا حال اِس تجارت کے راستہ کا اور اُن جنسوں کی پوري تفصیل جنکي تجارت هوتي تهي همکو بحر ارتهلي والے پرپیلس کي کتاب سے جو ایک تجربہ کار جهاز ران هی معلوم هوتي هی یہہ شخص بحر احمر اور عرب کے جنوب و مشرق کے کل ساحل پر هندوستان کے تمام کنارہ کے برابر برابر راس کماري سے کارومنڈل تک سفر کرتا تها اِن حدود کے اندر جو تجارت جاري تهي اُسکا اور انکے باهر کي تجارت کا بهي وہ حال بیان کرتا هی جس سے ظاهر هوتا هی کہ اُسکے زمانہ تک هندوستان کے جهاز خلیج ایران میں سے گذر کر عرب کے کنارہ کنارہ بحر احمر تک جاتے تهے لیکن اُسکے بعد اگر سب کے سب جهاز ران نهیں تو مصر کے یوناني بحر احمر میں سے نکلتے هي ساحل کو چهوڑ کر بحر هند کے بیچ میں گذرتے هوئے ملیبار کو جایا کرتے تهے *

پس اِس طرح سے تجارت دور دور تک جاري تهي مگر تجارت کرنے والے یوناني اور اهل عرب معلوم هوتے هیں عرب کو ایسا ملک بیان کیا گیا هی جسمیں ناخدا اور جهاز ران اور ایسے شخص جو تجارت سے بہت سا شوق رکهتے تهے کثرت سے آباد تهے لیکن هندوؤں میں اِس قسم کے لوگوں کے موجود هونے کا ذکر نهیں هوا اور هندوؤں کي طرف سے ملک سے باهر جانے میں بجز اِس بات کے کہ اُنکا اُن اهل عرب ...

† اس مورخ کا نام اگاتهر کائیڈز جسکا حوالہ ڈیوڈورس اور فوٹیئس نے دیا هی و نسنٹ صاحب کي کتاب متقدمین کي تجارت و جهاز راني کي جلد ۲ صفحہ ۲۵ *

وشام میں بھی ہوتی ہوگی اور دوسرا سلسلہ اُسکا خشکی یا ساحل سمندر کی راہ سے بابل اور ایران تک پہونچتا ہوگا † هندوستان کے مغربی سمندر کے صاف صاف حالات جو ہمکو معلوم ہیں اُنسے هندوستانیوں کی اُسطرف کی تجارت کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا چنانچہ نیئرکس کو جو سکندر کے جہازوں کے بیڑوں کا افسر تھا (سنہ ۳۲۶ قبل مسیح) دریاے اتک سے فرات تک سمندر کے کنارہ کنارہ جانے میں کوئی جہاز هندوونکا نہیں ملا جو کشتیاں ملیں وہ مچھلی پکڑنے والوں کی تھیں اور وہ بھی بہت کم کہیں کہیں نظر آئیں اتک میں بیشک کشتیاں تھیں مگر بہت تھوڑی اور چھوٹی چھوٹی تھیں کیونکہ اریئن مورخ کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ سکندر کو اپنے بیڑے کی اکثر بڑی کشتیاں خود بنوانی پڑیں اُنکے چلانے وغیرہ کا انتظام کرنے کے واسطے ملاح بحر قلزم سے بلوانے پڑے ‡ یہی مورخ هندوستان کی قوموں کے شمار کرنے میں هندوؤں کے چوتھے فرقے یعنی تاجر اور پیشہوروں کی نسبت لکھتا ہی کہ اُسی گروہ میں سے لوگ دریاؤں میں جہاز رانی کرتے ہیں وہی جہاز بناتے ہیں § اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ جسقدر اریئن کو هندوؤں کے حالات کی واقفیت حاصل ہوئی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ هندو سمندر میں جہاز رانی نہیں کرتے تھے *

مغربی ساحل سے جو تجارت ہوتی تھی

اریئن کے علاوہ اور بیانوں سے جو ہمکو مغربی ساحل کی تجارت کا حال معلوم ہوتا ہی وہ اُس مورخ کے بیان ہیں جو دوسو برس قبل

† وِنسنٹ صاحب کی کتاب متقدمین کی تجارت اور جہاز رانی کی جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ *

‡ کتاب مہم سکندر کا حصہ چھٹا صفحہ ۴۳۵ و ۴۳۶ مطبوعہ سنہ ۱۷۰۴ ع اسی کتاب کے حصہ هندوستان کا باب ۱۸ صفحہ ۴۳۲ *

§ کتاب مہم سکندر کے حصہ هندوستان کا باب ۱۲ صفحہ ۳۱۵ *

دسواں باب

تجارت کا بیان

بیرونی یعنی غیر ملکی تجارت

منو کے مجموعہ میں اگرچہ عیاشی کی اکثر چیزوں کا بیان هی لیکن یہہ نہیں ظاهر هوتا که اُنمیں سے کوئی شی غیر ملکی پیداوار تھی اُن چیزوں کی کثرت سے معلوم هوتا هی که هندوستان کے سب حصوں کے آپس میں تجارت جاری تھی *

منو کے مجموعہ کے ایک مقام † میں صرف یہہ بیان پایا جاتا هی که سود اُس روپیه کا جو جوکھوں کے کاموں کے لیئے قرض دیا جاوے اُن لوگوں کے مشورہ سے قایم هونا چاهیئے جو خشکی اور سمندر کے سفر کے حالات سے بخوبی واقف هیں منو کے مجموعہ میں جو سمندر کا کسی اندرونی چشمہ یا دریا سے متعلق نهیں پایا جاتا اسلیئے یہہ سمجھا جاتا هی که مجموعه کی تالیف کے زمانه میں هندو سمندر میں جهاز کرتے تھے مگر غالب یہہ هی که بحری تجارت اُنکی ساحلوں سے منحصر تھی اسمیں کچھہ شک نهیں که اس سے بھی زیادہ قدیم زمانه میں بحر قلزم میں اُنکی آمد و شد هوتی لیکن یہہ بات تحقیق نهیں که اُنکی بحر قلزم کی طرف کی تجارت خشکی کی راہ سے هوتی تھی یا کچھہ سمندر کی راہ سے بھی هوتی تھی اور نه یہہ تحقیق هی که ان دونوں صورتوں میں سے گو کوئی سی صورت هو هندوستان کے لوگ اپنی حدود سے باهر غیر ملکی تجارت کرتے تھے غالب ایسا معلوم هوتا هی که وہ تجارت اهل عرب کے هاتھہ میں تھی جسمیں سے تھوڑی سی اُس تنگ سمندر کی راہ جو ملک سندھ کے مغربی کنارہ سے مسقط تک هی عرب میں هوکر

---

† باب ۸ اشلوک ۱۵۶ و ۱۵۷

طرف کهیت پر نظر ڈالتا رهتا هی اور گوپهن سے ڈیلے مارتا اور رسي کے پٹاخہ کو پٹخاتا هی *

اگرچہ هندوستان کي زمین ایسي عمدہ هی کہ اُس میں فصلوں کے دور کي حاجت نہیں هوتي لیکن اهل هند فصلوں کے دور سے واقف هیں وہ زمین کي قسمیں بهت غور و باریکي سے معلوم کرتے هیں اور جس قسم کي زمین سے جو پیداوار زیادہتر مناسبت رکهتي هی اور جو طریقہ کاشت اُسکے لیئے درکار هوتا هی اُس سے بخوبي واقف هوتے هیں مگر یہہ کهیتي اُنکا ناپسندیدہ هی کہ ایک هي کهیت میں مختلف چیزیں کبهي ایک ساتهہ پیدا هونے کے لیئے اور کبهي آگے پیچهے پیدا هونے کے واسطے بوتے هیں *

یہہ جو حالت بیان کیئے گئے انکا مسافروں اور فوجوں سے بهي کچهہ کچهہ بهرا میٹهہا ملا جلا رهتا هی یعني خاص خاص موسموں میں تمام زمین پر بجز دیہات اور ندیوں کے قرب کے جهاں احاطوں اور دیواروں کے سبب سے تنگ کونچہ هو جاتے هیں جنسے مسافروں کو دقت هوتي هی ایسي صفائي اور کشادگي رهتي هی جیسے کہ سڑک میں اور بڑے بڑے یعني نالوں اور نالیوں سے بهي جنکے ذریعہ سے کهیتوں میں پاني پہنچتا هی راہ گیروں کا بڑا هرج هوتا هی *

هندوستان کے مختلف حصوں کي زمین کے مختلف هونے سے جو مختلف طریقہ زراعت میں هوتے هیں اُنکو یہہ بیان مذکورہ بالا حاوي هی اور اُن ملکوں سے جنمیں چانول پیدا هوتا هی مثل بنگالہ اور منڈل کے کنارہ کے تو یہہ بیان کچهہ مناسبت هي نہیں رکهتا اُن میں اول تو دهانوں کو ایک مدت معین تک پاني میں ڈوبا رکهنا هوتا هی اور جب وہ پهوٹ کر ایک خاص حالت پر پہونچہ جاتے هیں تو اُنکو وهانسے اُٹهاکر دوسري جگہہ لگانا پڑتا هی دهانوں کي کهیتي بڑي دقت اور محنت کا کام هی *

ضرورت هوتي هی جسکي اور ملکونمیں حاجت نهیں پڑتي اور بعض قسمیں کاشت کرنے کي ایسي هیں که اُنسے بیان مذکورہ کچهه بهي علاقه نهیں رکهتا *

گرمیوں کي فصل یعني خریف کو بارش سے کافي پاني ملتا هی لیکن جاڑوں کي فصل یعني ربیع کے بڑے حصه کو آبپاشي سے پاني دینے کي بڑي ضرورت هوتي هی اور وہ آبپاشي ندیوں اور دریاؤں اور تالابوں سے اور زیادہ تر کنوؤں کے ذریعه سے هوتي هی ملک کے نهایت عمدہ حصے میں هر کهیت میں ایک کنواں هوتا هی جسکا پاني نالیوں میں بهکر چهوٹي چهوٹي کیاریوں میں جمع هوتا هی جو مٹي کي نیچي مینڈهوں سے منقسم هوتي هیں پاني بیلوں کے ذریعه سے ایک بڑے ڈول میں جسکا چمڑہ کا ایک بڑا تهله کهنا چاهیئے (یعني چرس) کنوی میں سے کهینچا جاتا هی اور ایک دانائي کے تدبیر سے اُس میں سے خود بخود باهر نکل جاتا هی *

بعض اراضي میں تیسرے چوتهے سال گهرا هل جوتنی سے گهاس کوڑے کي بیخ و بنیاد دور کرني ضرور هوتي هی اور یهه کام ایک بڑے هل سے جسکو ایسے موسم میں جبکه زمین نمناک هوتي هی بهت سے کهینچتے هیں هوتا هی عام زراعت میں کهات کا استعمال کم کیا جاتا مگر نیشکر اور اور اکثر قسموں کي پیدا وار کے واسطے کهات بهت سا ڈالا هوتا هی اور اکثر قسم کي پیداوار کي حفاظت کے واسطے احاطه بنانے کي بهي حاجت هوتي هی کبهي کبهي مٹي کي دیواریں بنادیتی هیں مگر زیادہ تر کهیتوں کے چاروں طرف جهانکڑ اور کانٹی ایسے لگادیتی هیں جنمیں سے کوئي نکل نهیں سکتا بڑي محنت پرندوں کے اوڑانے میں هوتي هی جو باوجود هوشیاري اور حفاظت کے بهت سا حصه پیداوار کا کها جاتے هیں کهتکی کهٹکا نے کا بهي کچهه کچهه اثر هوتا هی مگر بڑا بهروسا اُس شخص پر هوتا جو کهیت میں ایک اونچي ٹانڈ پر کهڑا هوا چلا

نواں باب

فن زراعت کا بیان

زمین اور آب و هوا کي خاصیت کے سبب سے زراعت کا فن بہت سیدھا سادہ هی ایک ایسے هلکی هل سے جسکو کاشتکار هر روز اپنے کاندھی پر رکھہ کر کھیت میں لیجاتا هی اور دو چھوٹی بیلوں کي مدد سے زمین میں تخم ریزي کرنے کے واسطے تھوڑي گھڑي باهیں دي سکتا هی ایک ایسے آلہ کے ذریعہ سے جو پانچ یا چھہ نلکیوں میں سے گراتا هی جسکو هم مشکل سے کوئي ایسي شی خیال کرسکتی هیں جو هل سے علحدہ هو زمین میں بکھیرتے هیں اور ایک تختہ سے جسپر ایک آدمی کھڑا هو جاتا هی سہاکا یا پٹیلا پھیرتے هیں ایک پھاوڑہ اور کدال اور دو چار اور چیزیں کاشتکاري کے آلات میں کافي هوتي هیں اور درانتي سے کھیت کاٹ کر مویشي سے روندواتے هیں اور گاڑیوں میں نلج بھر کو لاتے هیں اور بڑے بڑے خشک کھتوں میں بھر دیتی هیں اگرچہ کھیتوں کي حدیں نہایت احتیاط سے محفوظ رهتي هیں مگر کسي باڑ وغیرہ سے گھري هوئي نہیں هوتیں بجز فصلوں کے کبھي کبھي تبدیل هوجانے کے سب کھیتوں کے ایک میدان معلوم هونے کي صورت میں کوئي شی تبدیل نہیں کرتي *

لیکن هندوستان کي کاشتکاري کي حالت ایسي سیدھي سادي هی اسمیں چند خصوصیتیں ایسي جنمیں اُس هنر و محنت کي

ممالک مغربي و شمالي میں صرف ایک نلکي هلکي اُس لکڑي میں جسکو هل جوتتے کے وقت پکڑکر چلتا هی باندہ دیتے هیں اور اُسکے اوپر کے سرے پر ایک یا مٹي کا برتن جسکي تلي میں سوراخ هوتا هی لگاتے هیں اور پانچ چھہ دانے هاتھہ سے اُس برتن کي راہ سے نلکي میں ڈالتے جاتے هیں معلوم نہیں کہ مورخ نے یہہ طرز تخم ریزي کا جو لکھا هی کونسے حصہ میں هند کے دیکھا هی (مترجم)

کي عمدگي میں ابهي تک کسي اور ملک کے آدمي برابري نهیں
کرسکے هیں *

اور اُنکي ریشمیں مصنوعات بهي بهت عمدہ هوتي هیں ریشمیں کپڑ
بنني اور ریشم حاصل کرنے کا فن غالباً وہ قدیم سے جانتے هیں * †

سنهري اور روپهلي کمخواب زربفت وغیرہ کا بهي هندوؤں کو بهت
شوق هی اور شاید اُنهیں کي ایجاد بهي هیں *

رنگت کا بیان

اُنکي بهت سي رنگتوں کي چمک دمک اور پختگي میں ابهي
تک اهل یورپ همسري نهیں کرسکتي هیں *

زرگري کا فن

هندوؤں کو همیشہ سے نهایت باریک کام کے زیور کا شوق رها هی اسلیے
زرگري کے فن میں سبقت لیگئے هیں *

جواهرات کے اعتبار سے اِنکي شهرت قدرت کي فیاضي سے هی نہ
اُنکي هنر و فن کے باعث سے نهیں کیونکہ وہ ایسے بدتمیز هیں کہ زرد موتي
اور چپٹي هیرہ کو پسند کرتے هیں اور اگرچہ جواهرات کو بڑے عمدہ
زیوروں میں جڑتے هیں لیکن مرصع کاري کا کام اُنکا بهدا هوتا هی *

تمام کاموں کے کرنے کا طریقہ اُنکا بهت سیدها سادہ هی اور
بهت تهوڑے سے نهایت سبک ایسے هوتے هیں کہ جهاں چاهیں لیے
پهریں چنانچہ سنار اپني چهوٹي سي اهرن اور اُن دهونکنیوں کو جو اُسکي
ذات سے مخصوص هیں جهاں ضرورت هوتي هی آساني سے لیجاتا هی
اور بڑهئي اس سے بهي زیادہ آساني سے اپنے اوزار لیئے پهرتا هی اور زمین
پر بیٹهہ کر کام کرتا هی اور هر شي کو اپنے پاؤں کي انگلیوں سے ایسے
تهام لیتا هی جیسے کہ هاتهوں سے *

---

† کالبروک صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب تعلیقات ایشیا جلد ۵ صفحہ

سے شروع هوکر کنوئے میں کے مکانوں کے کسي حصہ میں سے گذرتي هوئي پاني تک پہونچتے هیں هندوؤں کے جو نہایت مشہور پل هیں وہ پتھر کے ستونوں کے هیں جنکا هر ایک ستون پتھر کے کئي کئي لٹھوں کو ملاکر بنایا هی اور پتھر کے هي شہتیروں سے اُنکو ملایا یعني پاٹا هی اس قسم کے پل دکھن میں عموماً هوتے هیں اور اور پل چونہ اور اینٹ کے موتے موتے ستونوں کے هیں جنکي محرابیں گاتھہ طرز کی بنی هوئي هیں لیکن اُنکي قدامت پر شبہہ هی اور نہ یہہ معلوم هوتا هی کہ قدیم زمانہ میں هندو محراب بنانا جانتے تھے یا گنبد پتھر کي تہہ پر تہہ اسطرح پر چڑھا کر کہ اُوپر کی تہہ نیچے کي تہہ سے' بڑھي هوئي رهے جیسا کہ مائیسین والے پادشاہ ایٹرس کے خزانہ کي عمارت میں تھا بنا سکتے تھے *

عمارت کي اور قسموں میں گول مناروں اور بڑي بڑي محرابوں کا جنکو بڑے بڑے دروازہ کہنا چاهیئے اور هندو اُن کو فتح کے یادگاروں کے بناتے تھے بیان کرنا ضرور هی چنانچہ بہت اچھا تراشا هوا نمونہ ایکسو بیس فٹ بلند فت چتور میں موجود هی اور اُسکا نقشہ ٹاڈ صاحب نے اپني تاریخ راجستان میں چھاپا هی † فتوحات کي یادگاري کي محرابوں سے جو حقیقت میں مربعہ هوتي هیں اگر هم اُنکو محراب کہہ تو اُنمیں سے ایک بار نگر میں جو گجرات کے شمال میں هی عمدہ موجود هی وہ هندوؤں کے فن کے نہایت عمدہ اور بہتر نمونوں هی *

باب آٹھوان

ذکر اور فنوں کا

کپڑہ بنی کے فن کا بیان

هندوستان کے مصنوعات میں سے نہایت مشہور روئي کا کپڑہ هی خوب صورتي اور نزاکت کي تعریف مدت تک رهي اور بناوٹ

† جلد ایک صفحہ ۳۲۸ و ۷۶۱

یهي حال عام لوگوں کے مکانوں کا بهی هوتا هی جنکو مشکل سے عمارت میں سمجها جاسکتا هی *

امیروں کے مکانوں میں ایک یا دو چهوتے چهوتے چوک هوتے هیں جنکے چاروں طرف بنے هوئے مکان هوتے هیں جنپر کهیں تو گهٹي هوئي استرکاري اور کهیں سرمئي رنگ هوتا هی اور کهیں دیواروں کي روکار پر بیل بوتے اور تصویریں طرح طرح کے نقش و نگار هوتے هیں تمام مکان گند مند اور بے ترتیب هوتے هیں *

شاید هندوؤں کے تمام کاموں میں سے بڑے کام تالاب اور بند هیں جن میں پاني جمع رهتا هی تالاب تو وہ هوتے هیں جو زمین میں کهودے جاتے هیں اور بند وہ هوتے هیں جو کسي گهاتي کے دهانہ بند کرنے سے بنتے هیں تالابوں میں پتهر یا کسي اور مصالحہ کي چاروں طرف پاني میں اُتري هوئي هر کنارہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سیڑهیاں بني هوئي هوتي هیں اور اکثر مندر کناروں پر اور چهوتے چهوتے معبد سیڑهیوں پر بني هوتي هیں اور بند میں یهہ سب چیزیں بند کے پشتہ پر هوتي هیں تالاب اکثر شهروں کے قریب نهانے دهونے کے واسطے هوتے هیں اور ابپاشي کے کام میں بهي آتے هیں لیکن بند همیشہ ابپاشي هي کے واسطے هوتے هیں اکثر بند بهت بڑے اور اُنکی پشتے بلندي اور استحکام میں بڑے بڑے عالیشان هیں اُنمیں سے چند کي جهیلیں بن گئي هیں جنکا محیط کئي کئي میل کا هی اور بڑے بڑے خطوں کو ملک کے اُنسے پاني ملتا هی *

هندوؤں کا ایک قسم کا کنواں (یعنے باوري) بهي بیان کرنے کے قابل هی اکثر وہ بهت عمیق اور وسیع هوتا هی حال کے بنے هوئے تو اکثر مدور هیں لیکن قدیم کے بنے هوئے مربعہ هیں زمین کي سطحہ سے پاني تک جسقدر وہ گهرے هوتے هیں اُس تمام گهرائي میں چاروں طرف نهایت مضبوط اور پائیدار مکان جیسا کہ هندوؤں کا معمول هی بناتے هیں اور اُنکي سیڑهیاں اکثر بهت چوڑي هوتي هیں جو کنوئیں سے کسي قدر فاصلہ

کسي کے نہایت قدیم هونے کي دلیل موجود نہیں بلکہ برخلاف اُسکے
قیاس کرلینے کے قرینے پائے جاتے هیں *

مندروں کي نسبت محل اور مکانوں میں یہہ بات غالب تھي کہ
زیادہ زیب و زینت پائي جاوے مگر باوجود اِس امر کے کہ وہ مندروں
سے بہت پیچھے کے بنے هوئے هیں مگر اُنسے بھي وهي هندوپن پایا جاتا
هی *

نہایت پورانے محلوں سے کوئي اصلي نقشہ معلوم نہیں هوتا یا
بتدریج اِسقدر مکان اُنمیں زیادہ هوتے چلے گئے کہ اُنکے اصلي نقشہ کي
اصلیت هي جاتي رهي جو کہ تعمیر اُنکي نہایت مضبوط اور مستحکم
چھتیں بہت گتہ چونہ سے لدي هوئي موٹي موٹي دلدار هوتي هیں
اسلیئے ایک مکان کي چھت پر دوسرا مکان بنانے میں نہایت آساني
هوتي هی پس محلوں میں علاوہ اُن مکانوں کے جو ایک مکان کے
پاس میں هوتے هیں اُسپر نیچے اوپر دور تک بہت اونچے بیڈھنگے
مکان بناتے چلے جاتے هیں *

محلوں میں چھوٹے چھوٹے چوک چارونطرف سے اونچي عمارتوں
سے گھرے هوئے هوتے هیں اور کہیں تو اِن چوک یعنی صحنوں میں
پھلدار درخت لگے هوتے هیں اور کہیں بالکل کھلے هوئے اور صاف هوتے
همیشہ هر چوک ستونوں کي چھدري قطار سے چاروں طرف سے گھرا
هوتا هی *

سرکاري یا دربار کے مکانات بالا خانوں پر مثل انگریزي سرکاري مکانوں
چاروں طرف سے گھرے هوئے هوتے هیں لیکن اسقدر بلند نہیں هوتے کہ اُنکو
عمارت کي بلندي ختم هوجاوے اور مسلمانوں کے دیوان خانوں کي
طرح ایک جانب سے کھلے هوئے هوتے هیں سیڑھیاں تنگ اور اونچي
دیوار کے اندر میں سے کٹي هوئي هوتي هیں *

قابل هم دیکھتے هیں اُنکے قدیم هونے کي کوئي دلیل هاتهه نهیں لگتي غارو
میں کے معبد بهي بہت قدیم نہیں معلوم هوتے کتبوں سے جنکے حروفوں
رواج کم سے کم تین سو برس قبل مسیح علیه السلام کے تها اور اب مدت سے
بالکل جاتا رها هی یہه گمان هوتا هی که بدهه مذهب والوں کے غاروں میں
کے مندر عیسوي سنه سے پہلے کے هیں † لیکن هندوؤں کے مندروں کی
دیواروں پر جو دیوتوں کي تصویریں هیں اُنسے یہه بات بلا حجت ثابت
هوگئي هی که وه اِسقدر زمانه حال کے هیں که صرف نویں یا آٹهویں صدی
میں تعمیر هوئے هونگے ‡ مهابالي پورام میں جو مندراس کے جنوب
میں هی کهدے هوئے سنگین کاموں کي تاریخ نهایت قدیم سمجهي گئي
هی لیکن وهاں کے لوگوں کے بیانوں سے اُنکي بنیاد بارهویں یا تیرهویں
صدي عیسوي میں معلوم هوتي هی اور دیواروں پر جو صورتیں بني هوئي
هیں اُنسے اِن روایتوں کي بالکل تائید هوتي هی § *

نہایت مشہور تعمیر کے مندروں میں سے بعض مندر تهوڑے هي
دنوں کے بنے هوئے هیں چنانچه جگناتهه کا مندر جو بہت مشہور هی
اور دوسرا کالا مندر جو اُسي ضلع میں هی هندوؤں کے نهایت قدیم مندروں
میں سے شمار کیا جاتا هی لیکن یہه بات اچهي طرح مشهور هی که جگناتهه
کا مندر سنه ۱۱۹۸ ع میں اور کالا مندر سنه ۱۲۴۱ ع میں بنچکے هیں
‖ بیشک اور بڑے بڑے مندر انسے بہت پورانے هیں لیکن اِنمیں سے

† چیني سیاح پانچویں صدي کے شروع میں ایک بڑے غار میں کے مندر کا
ذکر کرتا هی وه مندر کم سے کم چوتهي صدي میں بنایا گیا هوگا روزنامچه رائل
ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۵ صفحه ۱۰۳

‡ آرس کائن صاحب کي تحریر مندرجه حالات لٹریري سوسئیٹي بمبئي میں
پروفیسر ولسن صاحب کي تحقیق کاغذات مکنزي کے دیباچه کے صفحه ۷۰ میں

§ پروفیسر ولسن صاحب کي تحریر مندرجه دیباچه کاغذات مکنزي صفحه

‖ سٹرلنگ صاحب کي تحقیق اوڑیسه مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا
۱۵ صفحه ۳۱۵ و ۳۲۷

ساٹھہ فٹ زیادہ سے زیادہ ایک سو پچاس فٹ سے ایکسو اسي فٹ تک
هی نظر آتے هیں † *

اور بیجانگر کے مندر جو دریاے تمبادرا کے بائیں کنارہ پر واقع هیں
وہ اُسے بهي زیادہ قدو قامت اور شان و شوکت میں بر تر هیں.
باوجودیکہ هندوؤں کے مندر بہت عالیشان هوتے هیں مگر یونانیوں کے
سیدهی سادے مندروں کي خوبي کو نہیں پہونچتی اور نہ وہ شان اُنمیں
ظاهر هوتي هی جو مسجد کے پهولی پهولی گنبدوں اور اونچي اونچي
محرابوں سے ظاهر هوتي هی هندوؤں کي عمارتوں میں وسیع مکان تو
نہیں هوتے اور بلند مکان وسیع نہیں هوتے هیں اور مختلف حصوں
عمارت کے ایک سے دوسرے کو کچهہ مناسبت نہیں هوتي جسکے
سے معلوم هوتا هی کہ هندوؤں کي اور باتوں کي طرح اس فن میں
کل عمارت کي هیئت مجموعي سے وہ فکر و دانائي معلوم نہیں هوتي
اُسکے جزوں کے حسن و خوبي سے ظاهر هوتي هی صرف اُن مندروں
غاروں میں بنائے هیں اُنکي همت و جرأت پائي جاتي هی *
اچهے مندروں کے نمونہ سے دیکهنے والے پر جو کچهہ اثر هوتا هی وہ اُنکو
اور مقدس سمجهتا هی اور اس سمجهہ کے ساتهہ ایک عجیب
کا راز شامل هوتا هی جو نہ مذهب کي خاصیت سے اور نہ اُس
سے جو روز مرہ کي مذهبي رسومات کے دیکهنے سے حاصل هوتي
پیدا هوتا هی *

حال کي تعمیر کیئی هوئی مندروں میں کچهہ کچهہ مسلمانوں
عمارت شامل کردي جاتي هی مگر اُن عمارتونکي عام صورت قدیم
پر رهتي هی اور اور قوموں کي عمارتوں سے مشابہت نہیں رکهتي
هم یہہ نتیجہ نکال سکتے هیں کہ اس فن کے عام اصول قدیم زمانہ
قایم هوگئے هیں لیکن جو بڑي بڑي عمارتیں تعریف کرنے کے

مسٹر لانگ صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۵
۳۰۷

اور کبھي گلدان کي صورت کے بنا کر اُن کي کنگني میں زنجیریں یا ط
لٹکاتے هیں اور بعض اوقات جانوروں کي صورتیں اُن پر بناتے هیں ا
کبھي انسانوں کي تصویروں کے مرقع تراشتي هیں *

عمارت کے زیادہ مضبوط حصوں میں کئي کئي گول اور چہا
ستون کے مجموعے هوتے هیں اُن ستونوں کے کگروں اور تاج اور غلطه
ڈھلاؤ سے جو ایک دوسرے کے قریب اور مناسب هوتے هیں زیادہ حس
و خوبي ظاهر هوتي هي اور چوکھٹ کیواڑوں میں عمدہ عمدہ نقش
نگار گہرے کہودے هوتے هیں اور پھول پھل بیل بونتي چرند پرند انس
اور اور خیالي موجودات کي صورتیں بھي اهل عرب کي طرح بني هوا
هیں الحاصل هر قسم کي زیب و زینت جو انسان کے خیال میں آ
هي هوتي هی انمیں سے بیل بونتے خاص کر ایسے خوبصورت
هیں که اُنکے مثل تمام دنیا میں مشکل سے نکلیں گي *

اکثر دیواروں پر اُوبھري هوئي تصویریں دیوتوں کے معرکوں وغیرہ
حیرت انگریز نہایت صنعت سے بناتے هیں اسیطرح سے دو محرابوں
بیچ کا وہ حصه جو ستون کے تاج پر سے چھت کے نیچے کي کانس ا
هوتا هي وہ دیوتوں کي تصویروں وغیرہ سے بہت آراسته و پیرا
هوتا هي † *

جن مندروں کا اوپر ذکر هوا کہیں کہیں وہ بہت سے ایک
جگہه اکھٹي هوتے هیں چنانچه بھوانیسواڑہ کے کھنڈروں میں جو اڑ
میں واقع هي بڑے برج پر سے هر طرف دیکھنے میں چالیس چالیس
پچاس پچاس سنگین برج مندروں کے جنکي بلندي کم سے کم پچ

---

† ٹاڈ صاحب نے جو تاریخ راجستان کي لکھي هي اُسمیں هندوؤں کي ا
خوبصورت عمارت کے نقشے چھاپے هیں رام راز کي تحریر سے اُن مصالحو
سامانوں کا حال بخوبي ظاهر هوتا هي جو دکھن کي عمارتوں میں کام میں
گئي هیں اور اُن عمارتوں کي کیفیت بھي معلوم هوتي هي لیکن ڈینیل صاحب
جو عمدہ کتابیں لکھي هیں اُنسے هندوستان کے غاروں میں کے سب مندر
حقیقت واضح هوتي هي *

شمال میں مندر اوپر کو پتلے هوتے چلے جاتے هیں لیکن نوک دار نهیں هوتے چوٹي اُنکي چپٹي یا کسي اور خوشنما طرز پر هوتي هی اور اُسپر کسي دهات کا سنهري کلس یا ترسول یا کوئي اور نشان جو کسي دیوتے سے مخصوص هو نصب کردیتی هیں مگر بنیاد سے اوپر کچهه تهوڑا چن کر ایک خمدار جهکاؤ ایسا رکهتے هیں جس سے بیچ کا حصه به نسبت کرسي اور چوٹي کي پهول جاتا هی سب مندر کے به نسبت یهه برج سادے اور سادہ هوتے هیں لیکن کبهي کبهي اُنپر بهي کنگورے اور اور هر قسم کي آرایش کے کام بنائی جاتے هیں *

معبد همیشه چهوٹا کاؤ دم سا هوتا هی اور اُس میں بهت کم روشني صرف ایک چهوٹی سے دروازہ کے جاتي هی اور معبد میں پوجا کرنے والا اپنا نذرانا چڑهاتا هی اور پوجا کرتا اور دعا مانگتا هی چهوٹے چهوٹے مندروں میں تو صرف اسیقدر عمارت هوتي هی لیکن بڑے مندروں پر برج هوتاهے اُس کے آس پاس وسیع دالان اور اُن کی گردو پیش چهل ستون اور مکان ایسی هوتے هیں جن میں اور مندر اور مذهبي عمارتیں هوتي هیں اور مقام سرنگم میں علحدہ علحدہ ساتهه احاطه هیں جن میں سے سب سے باهر کے احاطه کا محیط قریب چار میل کے هی † جو چهل ستون صحنوں کے اندروني حد پر واقع هیں جنکو مندروں کے متصل سمجهیئے وہ ایسی لنبی چوڑے هیں که اُن کي وسعت میں اور بهي بہت سے ستون لگانے پڑے هیں اور یهه ستون بهت اونچی اور پتلے اور اُنکی لیکن گنجان بنی هوئی هیں جیساکه قوم گاتهه کے گرجوں کے بغلي رستوں کو بلوط کے کهکوڑلوں سے تشبیهه دي گئي هی هندوؤں کے اِن ستونوں کو کهجوروں کے جهرمٹ سے مشابه کهه سکتی هیں *

اور چهل ستون پست بهي هوتے هیں جن میں بهت سے نهایت شکل یا چوپهل یا هشت پهلو یا سب طرح کے ملے جلے هوتے هیں

† ملیم صاحب کي تاریخ هندوستان جلد ۱ صفحه ۱۲۸

مصالح بھي بہت موٹا اور بھاري اور عمارت بھي بھاري ہوکر نہایت
مستحکم ہوتي هی اور بعض قسم کي عمارتوں کي سنگتراشي میں هندو
اور مصریوں کے کام کي مشابہت ہوتي هی بڑے دروازوں پر بڑے بر
بنانے کا طریقه بھي ملتا جلتا هی لیکن مصر میں دروازه کے هر جان
میں ایک ایک برج ہوتا هی اور ہندوستان میں بیچ میں صرف اي
برج ہوتا هي *

مصریوں کے بعضے ستون بھي مذکورہ بالا اُمور میں هندوؤں کے غار
مندروں کے ستونوں سے مشابہت رکھتے هیں مصریوں کي عمارت میں
مشہور باتیں یہه هیں که اُنمیں ایک تو مناروں کا رواج هی اور دوسر
دیواروں کا آثار نیچے سے بتدریج چھت تک گھٹاتے چلے جانے کا دستور
جنکے چوٹي پر ایک بہت چوڑي کانس نکال کر سیدھي چھت
هیں اِنمیں سے کوئي علامت ہندوستان میں نہیں پائي جاتي البته مند
کے آگے جو مکان ہوتے هیں اُنکي چھتیں گنبدنما ہوتي هیں لیکن وہ
ہوتي هیں اور دیواروں یا ستونوں پر قائم ہوتي هیں اہل ہند ٹھوس منا
سے بالکل واقف نہیں هیں اور چھتوں کے منڈیر پر مکان کے باہر کیطر
بھي کنگورے اور کلسیاں وغیرہ آرایش کي چیزیں بناتے هیں جنسے مصر
کے ساتھه کچھه مشابہت نہیں رهتي دیواریں ہمیشه سیدھي نیچے
اوپر تک یکساں ہوتي هیں اور اگرچه مندروں کے برج بتدریج نیچے سے
کو گھٹتے جاتے هیں لیکن اُنکي وضع هندوؤں کے ساتھه مخصوص هی او
جسقدر که انگریزوں کے پتلے برجوں سے مشابہت رکھتے هیں اُسي
مصریوں کے موٹے برجوں سے مشابه ہوتے هیں یعني وہ مصریوں اور انگر
کے مناروں یا برجوں میں متوسط درجه رکھتے هیں غرض که کچھه
کچھه اُنسے دونوں سے ملتے جلتے ہوتے هیں *

دکھن میں مندر کئي کئي منزلے ہوتے هیں اول منزل سے دو
منزل آخر تک تنگ ہوتي چلي جاتي هی اور دریاے گوداوري

فن تعمیر کا بیان

بهت سي عمارتیں جو هندوؤں نے بنائي هیں اُنسے ظاهر هوتا هي
وہ فن تعمیر کا عملي علم رکهتے تهے اگر اُن کتابوں کا جنکي کچهه کچهه
اجزا اب بهي موجود هیں اعتبار کیا جاوے تو معلوم هوتا هی که هندو
قدیم زمانه هي سے فن عمارت میں مهارت رکهتے تهے عمارت کے فن
کي جو کتابیں هندوؤں کي موجود هیں اُنپر ایک عقلمند هندوستاني
نے ازروے اِنصاف کے نظر ڈالکر ایک خال کے چهپے هوئے جواب مضمون
میں اُنکے قواعد کو بهت ترتیب کے ساتهه بڑي قابلیت سے بیان کیا هی †
اس جواب مضموں سے معلوم هوتا هی که اِس فن کے اصول کو هندو بخوبي
جانتے تهے اور بهت سے قاعدہ اِسکے اُنهوں نے ایجاد کیئے هندوؤں کے
مختلف سانچے متي کے خوشنما چیزیں بنانے کے بارہ هوتے هیں
اُن سے بعضے تو ایسے هي هیں جیسے انگریزوں کے هاں اور بعضے
اُن سے مخصوص هیں ستونوں کي بنیاد اور قاعدہ اور جسم اور تاج اور
اُنکے اوپر کے حصه کي مناسبتیں بیان کي گئي هیں اور یهه بات که وہ
اُنکے جوڑ بندوں سے کیسے اچهے واقف تهے اِس سے ظاهر هوتي هی که
مثل چوتستهه وضع کے قاعدے ستونوں کے هیں اگرچه کوئي کلیه قاعدہ
نهیں هی لیکن ستونوں کي بلندي اُنکے قطر سے چهه گنے سے لیکر دس
گنے تک هوتي هی ستونوں کي ساخت کي مناسبت اُنکے تاجوں کي
طرح اور اُس فاصلہ کي مناسبت پر هوتي هی جو اُنکے بیچ میں هوتا
اِس مقام پر فن تعمیر کے قاعدوں کا کوئي خاص بیان نهیں هوسکتا او
هندوستاني عمارتوں کے مختصر بیان سے زیادہ جو اب هندوستان میں
موجود هیں اور کچهه هوسکتا هی اُنکا طرز عمارت مصریوں کے طرز عمارت سے
مشابه سمجها گیا هی لیکن اُسمیں مشابهت صرف اِس بات میں هی که

---

† رام راز کا جواب مضمون هندوؤں کے فن تعمیر پر جو اورینٹیتل ٹرینسلیشن
کمیٹي نے چهپوایا

ملاتے ہیں اور علاوہ مذکورہ بالا چیزوں کے انسانوں کي فرداً فرداً بهي
تصویر کهینچتي هیں *

هندوؤں نے قلمي پشتکوں کو نہایت خوب صورتي سے رونق
زیب و زینت بخشي ہی مگر تصویروں کے سوا اور نقاشي وہ بہت
کرتے هیں اگر اُنکی سوانگ کے پشتکوں میں تصویروں کا عموماً ذکر نہو
تو مجهکو یهہ شبہہ هوتا کہ اُنہوں نے مصوري مسلمانوں سے سیکهي
جنکو برخلاف اُس مذهبي امتناع کے جو تصویر کهینچنے کي نسبت
مذهب اسلام میں هی هندوؤں سے بہت سبقت حاصل هی *

هندوؤں کي سنگ تراشي کا بیان

هر شخص کو یهہ توقع هوگي کہ ایک ایسي قوم نے جو بہت
معبودوں کي پرستش کرتےهي سنگتراشي کے فن کو کمال پر پهونچایا
اور اِسمیں کچهہ شک نہیں کہ یهہ فن کچهہ کام کے کم هونے کے سبب
سے کمال پر پهونچنے سے قاصر نہیں رها کیونکہ علاوہ بیشمار معمولي
اور مورتوں کے هزار ها غار اور مندر ایسے بتوں سے معمور هیں جو پتهر
پر اوبهرے هوے کهدني هیں یهہ اوبهري هوئي مورتیں اکثر عمدہ
هیں جنکے بڑے بڑے جهمیلي کے مرقع ایسے هوتے هیں کہ اُنسے مختلف
جذبے اور کیفیتیں سمجهہ میں آتي هیں کہیں کہیں اُنسے سنگتراش
بڑا زور طبیعت ظاهر هوتا هي هندو سنگ تراشي اور مصوري کے کام
ایسی نمونہ بنانے میں جنسے وضع اور صورت کي خوبي ظاهر هو قاصر
هیں لیکن نقصان یهہ هی کہ علم تشریح سے بالکل ناواقف هیں یہاں
کہ اعضا اور رگ اور پٹهوں کي ظاهري صورت کا بهي لحاظ نہیں
اور نہ مختلف صورتوں کے آپسمیں مناسب هونے کا کچهہ خیال کرتے
اور نہ کامل هنر مرقع بنانے کا رکهتے هیں انهیں سببوں سے هندوؤں
مصوري اور سنگ تراشي غرض کہ دونوں کا کوئي نمونہ اهل یورپ
اِن کاموں کے نمونہ سے ذرابهي مناسبت نہیں رکهتا *

مشهور هی که علم موسیقی میں بهی اور علوم کی طرح زوال هو گیا بلا شبهه جن سروں میں آج کل لوگ گاتے هیں اُنمیں ایسے شخص کو جو راگ سے ناواقف هو کچهه اوتار چڑهاؤ فرق و تفاوت معلوم نہیں هوتا وه سب اُسمیں بهت ملتی جلتی قریباً یکساں اور قوموں کے سروں سے متفاوت صاف اور شیریں هوتی هیں مگر انصاف کرنے کے واسطے خالی گانا بلا کسی ساز کے یا صرف بین و بربط کے ساتهه سننا چاهیئے *

هندوستان میں گانے کا طریق یهه هی که ایک طایفه ملکر گاتا بجاتا هی اکثر سارنگی اور طبله پر گاتے هیں جسکو اونگلیوں سے بجاتے هیں یهه باجا ایسے زور و شور سے بجتا هی که گویا اگر اسقدر نه چلاوے جس سے […]کے گانے کی خوبی اور نزاکت جاتی رهتی هی تو اُسکی آواز بالکل […]ب جاوے * †

مصوری کا بیان

مصوری کا ابتک بهت برا حال هی مکانوں کی دیواروں پر اکثر […]نگ اور کبهی کبهی تیل سے تصویریں کهینچی جاتی هیں جو اکثر دیوتوں […]جنگ کے میدانوں اور پهلوانوں اور عورت مرد اور جانوروں کی هوتی هیں […]سی قسم کی فزا نہیں هوتی اگر کچهه هوتی بهی تو صرف ایک دو […]ت وه بهی ایسے جنکے سایه وغیره کا کچهه امتیاز نہیں هوتا یا کوئی […] جو بالکل بلا اندازه اور پیمانه کے هوتی هی اور قوموں کی تصویروں […]نسبت هندوؤں کے هلی کی تصویریں مصریوں کی قبروں پر کی تصویروں […]هت مشابه هوتی هیں اور وه چهوٹی چهوٹی قد و قامت کی تصویریں […]رنگوں سے کهنچتے هیں جنکو تیل ملانے کے علاوه کسی اور چیز سے

* مخصله خیال ایسے شخص کی رائے جو رائے دینی کی کامل لیاقت رکهتا هی […]نچے پر ظاهر کرنی واجب هی (اوریئنٹل کوارٹرلی میگزین بابت دسمبر سنه […] صفحه ۱۹۷) یعنی جن هندوستانی گویوں اور نقالوں کا اهل یورپ هندوستان […] حصوں میں گانا وغیره سنتی هیں اُنکے گانے کو وه هندوستانی جو علم […] سے بخوبی واقف هوتے هیں ایسا هی سمجهتی هیں جیسے که اٹلی کے علم […] کے کامل ایک بازاری گنوار کے گانے کو خیال کرتے هیں

جنمیں کچھہ زور طبیعت اور فکر کي جولاني نہیں هی مگر یہہ بات
بیان کرنے کے قابل هی که بیان کے مذاق کا لوت پھیر هو گیا یعني هندوؤں
کي کہانیوں میں وہ سحر بیاني اور لطافت نہیں هوتي جو اهل عرب او
اهل فارس کي کہانیوں میں دلفریبي اور رنگیني هوتي هی * †

ساتواں باب

عمدہ عمدہ هنر اور فنون کا بیان

علم موسیقي

سر ولیم جونس ‡ اور پیٹرسن § صاحب کے بیان سے دریافت هوتا هی
که هندوؤں کا علم موسیقي ترتیب وار اور شایسته هی اُنکے هاں چوراسي
راگنیاں هیں جنمیں سے چھتیس علم استعمال میں هیں اور هرایک کے تا
سر علحدہ هیں اور طبیعت کے خاص خاص جذبوں کے برانگیخته کر
میں هو ایک جداگانه تاثیر رکھتي هی * ||

اِن راگنیوں کے نام سال کے موسموں اور دنرات کے گھنٹوں کے بموجب
رکھے هیں اور هر راگني میں ایک ایسي صفت سمجھي جاتي ه
جسکے باعث سے وہ ایک خاص وقت سے مناسبت رکھتي هی *

---

† اِسبات کي اور تحقیقات کے واسطے که یورپ کے قصے کہانیوں کا مخرج
هیں حالات رائل ایشیاٹک سوسئیٹي کي جلد ۱ صفحه ۱۵۶ کو دیکھو

‡ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۳ صفحه ۵۵

§ ایضاً جلد ۹ صفحه ۴۴۵

|| سر ولیم جونس صاحب بیان کرتے هیں که ان راگنیوں کو اهل یورپ کے ز
حال کي اُن راگنیوں سے جنکا مخرج اُن سروں کي ترتیب هی جو اب یورپ م
قرار پائي هی هندوستان کي راگنیاں یورپ کے بارہ سروں میں سے ایک کو بڑھا
رکھکر باقیوں میں سات طرح اوتار چڑھاؤ کرنے سے بنتي هیں غرض که اسي طرح
چوراسي راگنیاں قایم هو جاتي هیں مگر بہت سي اصل راگنیوں سے کنارہ کیا
هی یہہ تعداد حقیقت میں خیالات کا مجموعہ هی اور سروں کے گھٹاؤ بڑھاؤ سے
هوئي هی

هجو کي نظم

هندوؤں کي ایسي نظم کا جس میں هجو کسي کي کي گئي هو مینے کوئي خاص نمونه نهیں پایا البته اُنکے سوانگوں کي نظم میں اس قسم کي نظم بهي کهیں کهیں پائي جاتي هی † ترتیب وار سوانگوں میں جو کهیں کهیں هجو امیز کلام پائي جاتے هیں اُنکي درشتي سے همکو یهه یقین کرنا چاهیئی که وه اس فن سے بهره وافي نرکهتے تهے *

سرگذشتوں اور کهانیوں کا بیان

اگرچه شنسکرت کي بهت سي اور نظم کي کتابیں بهي انگریزي میں ترجمه هو گئي هیں مگر اِس باعث سے که ترجموں کے لحاظ سے جو راے قایم کي جاتي هی وه کچهه قدر و منزلت نهیں رکهتي هم اُن سب کي بابت کچهه لکهنا مناسب نهیں سمجهتی بلکه اُسیقدر کافي هوگا جو اب بیان کردیا گیا لیکن هندوؤں کے علم انشا کا ایک اور بهي بڑا جز بیان کرنے کے قابل هی یعني سرگذشتیں اور کهانیاں اِن دو نوں قسم کي چیزوں میں هندو کل انسانوں کے تعلیم کرنے والے معلوم هوتے هیں چنانچه تمام مشهور کهانیاں (یعني بد پائي کي کهانیاں) شنسکرت زبان کے پیرایه میں بجنسه پائي گئیں اور اکثر اور ملکوں کے قصه کهانیوں کا بهي اُنهیں سے پته ملتا هے ‡ داستان گوئي کا وه مسلسل طرز جسمیں قصے کے اندر قصه نکلتا چلاجاتا هی جیسا که الف لیلے کا قصه هی اُنهیں کا ایجاد کیا معلوم هوتا هی اور یورپ اور ایشیا دو نوں کي بهت مشهور کهانیاں انسانوں کے بهي هندو هي موجد هیں یهه کهانیاں اپني اصلي صورت (یعني شنسکرت میں) نهایت سیدهي ساده طرز پر لکهي گئي هیں

---

† ولسن صاحب کي هندوؤں کے سوانگ کے تتمه کي جلد ۳ کے صفحه ۹۷

‡ کولبروک صاحب اور بیرنٹني سي کي صاحب اور پروفیسر ولسن صاحب کي

کي گونج نے دھوم مچائي - هی مرجھاتی هوئی روکھ اور جڑی بوٹي تا
جان تازہ پاتي هی تمام چرند پرند نے فرحت و سرور سے شورش اٹھائي
هی کالي گھٹا میں بگلوں اور سارسوں کي قطار اور اور قسم قسم کے پرند
هزار در هزار بلند پرواز نظر آتے هیں هر ایک تماشائي کا دل لبھاتے هیں
سوا اسکے اُس شاعر نے اور رنگ برنگي فوا کا سما باندھا هی اور اُ
شہروں کا حال جنمیں پیام لیجانے والی بادل کا گذر هوگا ایسے هي لطف
و کیفیت کے ساتھہ بیان کیا هی اور اُسمیں اس قسم کے قصہ اور کہانیوں
کا حوالہ دیا هی جو مختلف کیفیتیں رکھتے هیں *

اور اسکے ساتھہ یہہ اور صنعت دیکھا ئي هی کہ روح کے اُس زخم
مصیبت کي کیفیت جو وہ فراق وطن میں اشک حسرت روتي هی
اپنے وطن کي لطف و لذت کو یاد کرکے جان کھوتي هی سناتي هی *
اس شاعر کے کلام میں بہ نسبت اور شاعروں کے بہت کم لغو
هی لیکن وہ بھي اُس بھیکے پن سے جو شنسکرت زبان کي نظم
ساتھہ مخصوص هوگیا هی جسپر هم اوپر کچھہ لکھہ آئی هیں خالی
نہیں هی *

دهقانی نظم

گوبندا یا جیدیوا † کے گیت دهقاني نظم کا وہ خالص نمونہ هیں
سے میں واقف هوں اِن گیتوں میں اعلي درجہ کي کیفیت اور نزاکت
جاتي هیں مگر طبیعت کا زور اور جوش معلوم نہیں هوتا جو
شاعروں کے عیب و هنر سمجھی جاتے هیں *
اِن گیتوں میں چٹکلی اور لطیفہ بھي هیں اُن کا مصنف چودہویں
صدي عیسوي میں گذرا هی اسلیئی معلوم ایسا هوتا هی کہ لطیفہ
کلام کرنا مسلمانوں سے حاصل کیا هوگا *

† کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۳ صفحہ ۱۸۵

هونیکو اُس عمدہ صنعت کے سبب هے جس سے اُس کو رزمیہ نظم میں داخل کیا هی اور مضمون کی اُس عمدگی اور شایستگی کی وجہہ سے … سے وہ مہابھارت میں شامل هونے کے قابل هوئی هی … کہلاتی هی *

* پرانوں میں جو کہانیاں هیں اُنکی نظم بھی ایسی هی سمجھنی … نمونے سی کلامی جنکو کرنل کینیڈی صاحب نے هندوؤں کے … کی تحقیقات میں داخل کیا هی اُنمیں بہت سا فرق طبیعت کی جودت اور فکر کی رسائی پائی جاتی هی *

… کی رامائن کا وہ حصہ جسکا ترجمہ ایلس صاحب نے کرکے … سنہ ۱۸۲۶ ع کی اورینٹل میگزین میں چھپوایا وہ ترجمہ … اور تبصروں کے زیادہ تر اهل یورپ کے مذاق سے مناسبت رکھتا … اُسکے صفحہ ۸ پر جو حاشیہ هی اُس سے اسباب میں اشتباہ … آیا وہ ترجمہ لفظی هی یا نہیں اسی سبب سے اُسکو هندوؤں کی … ٹھیک نمونہ نہیں سمجھا جاتا *

بزمیہ نظم کا بیان

بزمیہ نظم کا خالص اور عمدہ نمونہ مگہا دوتا † هی جسمیں بیان … روح جو اُسکے سے خارج کردی گئی هی بادل کے هاتھہ اپنے … پیغام بھیجتی هی اور اُس ملکوں کا حال بادل کے روبرو بیان کرتی … طرح هوکر اُسکو جانا پڑیگا *

اس بیان میں شاعر نے وہ مضمون باندھا هی جو هندوؤں کو حد سے … اتا هی یعنی وہ نہایت خوبی سے برکھا کی آمد کا نقشہ جماتا … چاروں اور کالی گھٹا گھنگھور چھائی هی دامنی دمکتی هی بادل

† جسکا حاملہ التی ترجمہ پروفیسر ولسن صاحب نے سنہ ۱۸۱۳ ع … چھپایا هی

پیشگوں کو تراشے قایم کرنی چاهئیں اُس ترجمون سے جو نثر میں کئی گئی [illegible]
هیں کچھه یعنی لیتی مناسب نہیں طویلا گو هم اُن لفظی ترجمون کے ذریعہ
سے جو انگریزی میں اکثر رامائن کے هیں راے قایم کرنا کے اپنی مقدار
هیں تو بجز سادگی کے اُن خوبیوں میں سے جنکو لوگوں نے بہت [illegible]
بیان کیا هی معلوم نکو هوسکیگی اور اُس نظم کا پھیکاپن اور طوالت [illegible]
خیال میں آوینگی بعضے نظم جو جمونکے بعضے مقام اوس سے بہت [illegible]
تعریف کے مستحق هین جو اُنکی تعریف کیجاتی هی مہابھارت کے
نمونہ اور ترجمہ [illegible] میں چھپی هوئ وه بہت سی تعریف کے قابل [illegible]
یہہ سچ هی که انتخاب اور اختصار سے شایستہ هوجانے پر بہت [illegible]
مین ملتی جاتی هی جسکو ملاحظہ اس نقصان کے بہت مقام اُن میں [illegible]
هیں جنسے بڑی جودت طبیعت اور شاعری ظاهر هوتی هے علی الخصوص
تشبیہیں اُن میں کی مختصر اور سیدھی سادی هیں اور تو کیا [illegible]
بہر حال مہابھارت کے مصنف کو هومر ‡ کا همسر ماننا چاهیئے گو کیسا [illegible]
کچھه فرق اُنمیں کیوں نہو * . . . . پسند [illegible]

مہابھارت میں جو قصہ نالا اور دمیانتی کا مندرج هی وه بغیر [illegible]
لڑائی کے بیان کے هندوؤں کی فکر و طبیعت سے زیادہ مناسبت رکھتا
اور عمدہ سادگی کا نمونہ هے اور مہابھارت کے اور قصوں میں ایک [illegible]
بھاگوت گیتا هی جو بہت آخر زمانہ کا تصنیف کیا هوا معلوم هوتا
§ کتاب بھاگوت گیتا علم الهیات کے پنڈتوں کے مسایل کی شاعرانہ [illegible]
هی سلاست بیان اور زبان اور مثالوں کی خوبی کے سبب سے اُس [illegible]
تعریف هوتی هی بوجہہ سلاست کے اُس میں گو کیسی هی کچھه [illegible]

---

‡ اوریئنٹل میگزین بابت مہینہ دسمبر سنہ ۱۸۲۴ع اور بابت مارچ [illegible]
سنہ ۱۸۲۵ ع . . .

‡ یہہ ایک قدیم یونانی شاعر اپنے زمانہ کا یکتا مشہور و معروف [illegible]
(مترجم)

§ بھاگوت گیتا کا ترجمہ ملمین صاحب نے کیا هے . . .

کوئي وجهه نهیں هی جو اُس راے دینے کي اچهي قابلیت رکهتا هی
کتابیں لکهي جانے حضرت مسیح علیه السلام سے دو تین صدي پہلے سے
لکهي هوئي تهے ‡ اِن دونوں کتابوں کي تاریخ اِس راے سے ثابت هوتي
هی که اگرچه جن دو شجاعوں کا بیان اِن میں کیا گیا هی وه بشن جي
کے اوتار هیں مگر رام چندر جي کا بیان علی العموم اُنکي اِنساني صورت
میں هوا هی اور کرشن جي کو بعض موقعوں پر گو اِنسان کي صورت
میں معني قادر علی الاطلاق کہا گیا هی مگر اُنکے کار و بار سے قادر
هونا اُنکا کسیطرح ثابت نهیں هوتا اور جن مقاموں میں صاف
الوهیت مالک جمله کائنات کا بیان کیا گیا هی اُن مقاموں پر
بعد باقي اور تصنیف کے یهه شک هوسکتا هی که وه زمانه حال
میں ترتیب کیئے هوئے هیں ‡ *

کالبروک صاحب کے جو مذهبي نظم کي مذمت میں اِن
کو بهي داخل کرتے هیں اور سب لوگ جنهوں نے اُنکو اصل
سنسکرت میں پڑها هی اُنکي رزمیه نظم میں بهت سي تعریف
اور وه لوگ بهي اِس کي خوبیوں کے قایل هیں جنکي تصنیفات
کي راے عالي اور روشن معلوم هوتي هی یهه تعریف صرف اُنهیں
پر منحصر نهیں هی جنهوں نے ایشیا کے علم انشا کي چهان بین
ملمن صاحب اور سکلیگل صاحب تعریف کرنے میں ولسن
اور جونس صاحب کي همسري کا دم بهرتے هیں اور اِن مصنفوں
کو کسي نه کسي سے اِن پشتکوں کي حقیقت اور سادگي اور
کي متانت اور لطف اور پاکیزگي اور دلاوروں کي
ترکیب اور چال چلن کي عمده شایستگي اور مصنفوں کي
کي رسائي دریافت هوتي هی همکو ایسي شهادتوں سے اصل

---

‡ ایشیاٹک میگزین جلد ۳ صفحه ۱۳۳

* ترجمه بشن پوران صفحه ۹

بڑے بڑے مبالغے اور مصنوعي نمایشوں سے ظاهر هوتا هی که اُس راز کو گذرے هوئے اُس مصنف سے پہلے اِستقدر عرصه دراز گذرا هوگا که لوگ بالکل بهول گئے هونگے مگر اِس تقریر سے جس حالت میں بالیک ا… ممدوح کي قدامت بخوبي ثابت هوتي هی یهه نه سمجهنا چاهئے ا… اُس کتاب کي قدامت میں کچهه نقصان آتا هی اُسکي قدامت م… کچهه حجت نهیں هوسکتي کیونکه اِس کتاب کي شنسکرت زبان… نظم به نسبت اور کسي قدیم کتاب کے بید کی نظم سے بهت ملتي جلتي هی اور اُسمیں سے کسیقدر بطور خلاصه کے مهابهارت میں جو نهایت پراني کتاب هی نقل کیا گیا هی ٭

مهابهارت کي نظم

اِس کتاب کو بیاس جي سے منسوب کرتے هیں جنکو بید کا مولف کہا گیا هی اور مهابهارت کے تمام واقعات اُنهوں نے اپني آنکهوں د… لکهي هیں لیکن مهابهارت میں هي یهه لکها هوا هی که جیسي ک… صورت مهابهارت کي اب موجود هی اُسمیں ساتي نے اُسکو مرتب… هي جسنے ایک اور شخص کي وساطت سے وه بیاس جي سے حا… کي تهي اور اُسي مقام میں یهه ذکر هی که کل ایک لاکهه شعروں میں صرف چوبیس هزار اصل مصنف کے تصنیف هیں † اِس کتا… بهت قدیم هونے کا معمول زبان کي بهت سي شایستگي سے بهي هوتا هی اور لفظ یارنا ‡ کے اُسمیں آنے سے بشرطیکه اُس سے یوناني مراد… یهه ظاهر هوتا هی که اُسکا کچهه حصه چوتهي صدي قبل مسیح علیه… سے بهي بعد کا هی لیکن اُس شخص کي رایے پر کچهه شبهه کرنا…

† اورینٹیئل میگزین جلد ۳ صفحه ۱۳۳

‡ پروفیسر ولسن صاحب کا قول مندرجه کلمات تمهیدات … صفحه ۱۰۱

بین کا صرف پہلا حصہ جسمیں پنجہ وغیرہ ہیں نظم میں ہے
علاقہ اور منسوب انکے کو کسی ہی منتخب اور وستاویزیں ہیں مگر
اُنمیں طرف اُس نظم کی عمدہ ہوتی جسمیں وہ لکھے ہوئے ہیں *
ہے مخصوص کا رام موہن راے اور کالبروک صاحب اور سر جونس
صاحب نے ترجمہ کیا اور جو نمونہ حسب سنہ ۱۸۲۵ ع کے اورینٹل
میں چھپا اُنسے کوئی نشانی نازک خیالی کا اور زور طبیعت اور
عمدہ طرز بیان کی مثال ظاہر نہیں ہوتی *
بجز چند مستثنی مناجاتوں کے یہی حال اُن بھجنوں اور مناجاتوں سے
ہوتی ہی جنکو کالبروک صاحب نے اپنے رسالہ رسومات مذہبی
میں بیان کیا ہی † *

رزمیہ نظم کا بیان

رامائن

بیدوں کے بعد رامائن کی بڑی عمدہ رزمیہ نظم کا درجہ ہی جسمیں
... کا حال ہی اُسکے مصنف بالمیک کو اُس واقعہ کا ہمعصر
ہیں مگر شاعر باوجود ہر طرح کے مبالغوں کے ایسے سپاہی سے جو
زمانہ میں موجود ہو الہیہ قوتیں ہرگز منسوب نہیں کرنیکا اور نہ
کہ بجاے رفیقوں کے بندروں کی فوج اُسکے ساتھ بنائے ایسے
[illegible]

رگ بید کے اُس حصہ پر سرسری نظر ڈالنے سے جسکا ترجمہ روزن صاحب
نے چھاپا ہی بید کی نظم کی نسبت جو کچھ کہ ہماری راے ہی اُسمیں
... نہیں ہوتی وہ ایسے چھوٹے بھجنوں کا مجموعہ معلوم
... منظوم ... سے مطلب کہا گیا ہی اور اُنمیں
... درخواستیں ہیں جنمیں بہت کم فرق و تفاوت اور نیرنگی معلوم
اور شاعری کا جو حق ہی اُسکی کوئی علامت اُن میں پائی نہیں جاتی اور
... ہر دیوتے کی اُس قوت و اختیار کی نسبت جو اُسکو خفیہ پر حاصل
... ہی اور دعائیں اُن میں سے بہت کم روحانی ہیں
اکثر حصول دولت کے لیئے کی گئی ہیں

اور تشبیهیں لاتے هیں جس سے ایسا شخص جو اُنکي سي طبیعت نهیں رکهتا سمجهه نهین سکتا چنانچه ایک خوبصورت معشوقه کا قد سرو اور زلفیں اُسکي مشک اور آنکهیں اُسکي نرگس بیمار اور تهوڑي کا گڑها کنواں تهراته هیں مگر سنسکرت کي تشبیهیں جنکا هندو شاعر به کثرت استعاروں کا زیاده استعمال کرتے هیں علی العموم نئے اور مناسب ایسے [illegible] هوتے هیں که گو پهلے سے اُنکا علم نهو مگر هي هر شخص بخوبي سمجهه لیتا هی *

اگرچه سنسکرت کے شاعر بهي بیشک مشهور و معروف تشبیهوں* [illegible] استعمال کرتے هیں اور بعضے اُنمیں سے ایسے هي ٹهیک خیال هیں جیسے که اهل فارس مگر جن تشبیهوں وغیره کو کوئي هندو شاعر باندهتا [illegible] وه صرف اُسکے ذهن اور خیال کي پیدا کي هوئي هوتي هیں اُنکي [illegible] نهیں هوتیں جنکو عموماً پهلے شاعر کام میں لاے تهے هندوؤں کے [illegible] کي نظم کا حال اسقدر بیان کرکے اور سنسکرت کي اور قسموں کي نظم حقیقت پر کچهه اشاره کرکے اب جو کچهه باقي رها هی اُسکو هم [illegible] اختصار کے ساتهه بیان کرتے هیں *

مذهبي نظم کا بیان

هندوؤں کي ایسي نظم جسکي بڑي بڑي کتابیں کثرت سے هیں نهایت قدیم اور بڑي قدر و منزلت والي تهي وه مذهبي اور [illegible] مذهبي نظم کي نسبت کالبروک صاحب فرماتے هیں* که اس نظم کا طرز نهایت پهیکا اور بیمزه اور طوالت کے ساتهه هی جسقدر کتابیں [illegible] مجهکو سکیں اُسمیں آئے هیں اُسیقدر اُنکي خوبي اور [illegible] هی اور جو نمونے اُس نظم کے ترجمه کیئے گئے هیں اُنسے کوئي اچها رائے بر قائم نهیں هوسکتي *

* کتاب تحقیقات ایشیائیه جلد ۱۰ صفحه ۳۹۵ [illegible]

باقی ہیں مگر اِس عیش و نشاط کے کارخانہ میں اور تو شب کا ہجوم
ہی مرغ عاشق خجستہ خاطر ہی اپنی محروم ہی آب رواں کو دیکھکر یہہ
خیال آتا ہی کہ اِسیطرح وقت ہاتھہ سے جاتا ہی بلبل بے ثباتی گل یاد
کرکے رونی چیختی چلاتی ہی کہ خواں درپیش خرابی چلو ریز چلی آتی
ہی ای فلک جیسے میں اشکبار ہوں تو بھی گریہ زار کر اور ای صبا
آہ و زاری سے میرے تغافل شعار کو خبردار کر *

برعکس اِسکے ہندو شاعر مرغزار کے گھنے سایہ کا بیان کرتا ہی جسن
کا تامل اپنی ٹہنیوں کو نیم کے پیلے پتوں سے ملاتا ہی آم کا درخت
پرانے گدھوں کو ببول کے نوکدار پتوں میں پہنچاتا ہی عشق پیچا
کے درخت کو لپٹا جاتا ہی اوپر تک چڑھ کر اپنی بیل کے سرے
لٹکاتا ہی اسوک کے شوخ رنگ پھولوں کے گچھے کے گچھے لٹکتے
ہیں مادھو بوتا کے سفید پھول عجیب کیفیت دیکھاتے ہیں
کے اور بیل بوٹوں کی ہری بھری ٹہنیوں میں سے اگر کوئی ہلتی
پھولوں اور کلیوں کا مینہہ برستا ہی دھیمی دھیمی ہوا اُنکی بو باس
بسی ہوئی اٹھکیلیوں کی چال چلتی ہی ایسے سنسان مکان میں
کی مکھیوں کا بھنبھنانا اور پرواز نرمل جل کا لہراتے ہوئے چلنا اور
بھینی آواز کوئل کی کوک کبھی کبھی کان میں آتی ہی فاختہ
کوک سناتی ہی پیت کا بروگی تنہا ایسے پر فزا مقام میں سرگرداں
پھرتا ہی ہوا کے دکھہ کا لطف اوٹھاتا ہی اوتر کی سرد ہوا سے
ٹھنڈا ہوتا ہی آم کا مور بھینی بھینی باس سے اُسکے دل و دماغ
کھوتا ہی یہانتک کہ جب چنبیلی کے درختوں کے جھرمٹ
ہی خوشبو سے مست ہوکر اپنے من موہن کی یاد میں محو
ہی *

قومیں جن اِستعاروں اور تشبیہوں کا استعمال کرتی ہیں اُنمیں
یہہ ہی کہ اہل فارس تو اکثر اپنے بیان میں کبھی کبھی ایسے استعارے

کا بیان ایسی خوبی سے ادا کیا هی جسکے سننے سے رواں کهڑا هوتا هی
اور جسمیں وہ بهوت پریت غایب هوجاتے هیں اور شور و غل تهاتا رهتا هی
تب اُس موگهٹ کے میدان کا سنسان هونا اور درختوں کے پتوں
کی کهڑکهڑاهٹ دریا کے پانی کا شور الو کی هوک گیدڑوں کا رونا ایسا
ڈراتا هی کہ اُن هیبتناک صورتوں اور شور و غل کا خوف یاد
نهیں آتا هی † *

یہہ لطف بیان هندوؤں کا بمقابلہ اُنکے بعضے همسایوں کے زیادہ
رکهتا هی *

مثلاً فارسی شاعروں کی کتابوں میں غیر ذی روح اشیا کا طول
بیان شاذ و نادر پایا جاتا هی وہ جن مضمونوں پر طبیعت لڑاتے
وہ نهایت پر تاثیر یا متین خیالات هوتے هیں وہ اپنے بیان میں
نهایت مجمل اور مغلق طور پر ادا کرنا چاهتے هیں اُبن اثر کا ذکر
هیں جو موجودات میں سے کسی شی کا طبیعت پر هوتا هی اور
تاثیر سے اغماض کر جاتے هیں جو اُس سے حواس پر هوتے هیں *

برخلاف اِسکے شنسکرت کا شاعر اُس ولولہ کا بهی لحاظ رکهتا
طبیعت میں هوتا هی اُن عنصروں کا جنسے وہ ولولہ پیدا هوتا هی
وضاحت سے بیان کرتا هی اور فزا کے سارے خط و خال کی ایسی
اپنے بیان سے بناتا هی کہ ایک ناواقف شخص بهی باوجودیکہ
اور جانوروں کے نام نجانتا هو هندوستان کی فزا کی کیفیت بآسانی
کرسکتا هی *

مثلاً فارسی شاعر کے باغ کے بیان میں غنچے مسکراتے هیں
و دلال سے بلبل شیدا کا دل لبهاتے هیں نسیم سحری سے پیر نود
جوانی کی لهر آتی هی بهار بزم عشرت میں دوشیزگی ماہ طلعت

† مالتی اور مادهنا کی پہلی نقل سوانگ پہلا مندرجہ تماشہ گاہ هندوان
ولسن صاحب

هیں کہ کوئی تنہا مقام سبزہ زار یا مرغزار یا دریا کے کنارہ پر پهلوار هو اور
ٹهنڈي هوا چلتي هو ٹهنڈا پاني خوشگوار هو اُسمیں بیٹهه کر دهیان
لگایا جاوے سواے اسکے خوشنما اور فرحت بخش مضمونوں کے بیان
سے بهي وہ عاري نہیں هیں اس قسم کا بیان اُس خطہ کا هی جو اوجین کے
آس پاس واقع هی اور وہ مالیتي اور مادهلوا کي فریں نقل میں مندرج
هی یعني کہسار اور ٹیکریوں اور دریا اور گانوں کا مجموعہ بناکے ایک وسیع
فضا قائم کي هی جسکے مرکز میں شہر بستا هی جسکے برج اور مندر
اور دروازوں کا عکس آئینہ آب دریا میں جو مثل گوهر نایاب مصفا
جلوہ دکهاتا هی گویا پاني میں ایک اور شہر آباد نظر آتا هی اور
دریا کے سبز بوٹي اور صحرا کے سبزہ زار نے ابر بہار سے تر و تازہ هوکر
هزاري دودهہ دینے والي بکریوں کي غذا اور عیش و سرور کا سامان بہم
پہنچایا هی اور کبهي کبهي اپني خیال بلندي میں ایسي بلندي پر
پہنچتیں کہ پہاڑ کو چین بر جبیں اور رنجیدہ ٹهہراتے هیں اور
گوهر مضمون تازہ کے لیئے دریاے تفکر میں ایسا غوطہ لگاتے
کہ طوفان کو امنڈ آنے کي تحریک کرتے هیں بلاتے هیں اس
کے نازک خیالیوں میں بهاولبهوتي سب سے سبقت لیگیا هی اُسنے
مقاموں کے پہاڑوں کي اور اُن بڑے بڑے جنگلوں اور
پہاڑیوں کي جو دریاے گوداوري کے مخرج کے قریب واقع هیں
و غریب فضا کي کیفیت بڑي شان اور متین لکهي هی اُسکی
موثر بیانوں میں سے ایک وہ بیان هی جسمیں اُسنے اپنے بہادر
کي نسبت لکها هی کہ وہ آدهي رات ادهر اور آدهي رات اودهر
میں جہاں کہیں کہیں کسي کسي چتا میں کچهہ کچهہ آگ
هي جاتا هی اور وہاں کے بهوت پریتوں کو جگاتا هی جس سے
عجیب مهیب شکلیں جو کبهي زمین پر نظر نہیں آتیں دیکهتا هی
شور و غل لیجیو پکڑیو ماریو جانے نپاویگا سنتا هی اور اُن مهیب صورتوں

آرام طلبي کي حالت میں یعني گهر میں بیٹهي لفظوں کي بال کي کهال نکالتے تهے کسي تجربه یا معقول باتوں پر متوجهه نهیں هوتے تهے اس سبب سے اگرچه اُنکي معمولي نظم نهایت صاف اور لطیف اور رنگین هوتي هی مگر اکثر اُس سے وه کیفیت ظاهر نهیں هوتي جس سے پڑهنے والے کي طبیعت عیاشي سے احتراز کرے اور اُس سے پڑهنے والے کے دماغ میں کوئي معقول قوي خیال اور دلمیں نهایت عمده راے بهت کم پیدا هوتي هی *

جن ولولوں کے برانگیخته کرنے میں وه تصنیفیں کامیاب هوتي هیں وه عشق و شفقت هیں چنانچه اُنمیں باهمي ارتباط اور وصل کے عیش و عشرت اور فراق کے رنج و مصیبت اور وصل سے مایوسي کي حسرت نهایت موثر بیان هوتا هی اور ان نهایت جانثاري کے ساتهه وفاداري و جوانمردي سے بالغرض ملاقات اور محبت میں ثابت قدم رهنا جو نهایت عمده صفتیں هیں انکا بهي اُن میں بیان هی لیکن اُن تصنیفوں میں جودت طبع اور فخر اور آزادي کا تلاش کرنا فضول هی اُنکے جنگنامے میں کوئي ایسا مضمون بهت کم نظر آتا هی جس سے لڑنے والوں کي طبیعت کا جوش و خروش اور باهمي همدردي پر جان دینے کا ظاهر هوتا هو یهه شاعر بجاے اُس دلسوزي اور جوش و خروش کے جو ایک یوناني شاعر اسوجهه سے که اُسکے دلمیں تصنیف کے وقت پیدا هوتا هی اپنے ایک بهادر کے حال میں بهردیتا هی فضول گوئي اور ... کو کام فرماتے هیں † *

شنسکرت کے شاعروں کا زور طبیعت اور دلي رغبت صرف طاقت بیان کي طرف معلوم هوتي هی جسمیں اکثر مضمون اسي قسم کے

---

† مگر بهاوا بهوتي کے ایک سوانگ میں ایک لڑکے کے مفصله ذیل کلام سے لڑائي کي وه خوشیاں یاد آتي هیں جیسے همالي جنجبو خوش هوا سے سنسناتي سپاهي اپني کمانیں چڑهاکر تمکو نشانه ٹهراتے هیں اور منتهي ابهي بهت چلو جهاکر وغیره لڑا پڑا تیر برسنے سے آها کیا اچهے معلوم هوتے هیں

ان دونوں شاعروں نے سوانگ کی نظم میں تین تین کتابیں لکھی ہیں جنمیں سے ہر ایک کی دو دو کتابوں کا ترجمہ انگریزی میں ہوگیا ہی کالیداس کے کلام میں نزاکت اور فصاحت بدرجہ غایت ہے اور اُسکی تصنیف عمدہ عمدہ نازک خیالیوں سے معمور ہی کالیداس کی دھقانی نظم سکنتلا کی خوبیوں کی تعریف مدت سے لوگوں میں ہوتی ہی اور حق یہہ ہی کہ وہ حقیقت میں مستحق ایسی ہی تعریف کی ہی اور ولسن صاحب کے مجموعہ میں اسی شاعر کی سورما اور پری کی ایک مثنوی مندرج ہے وہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہی اور اگر اُسکا کل مضمون اور نتیجہ ایسا وحشت انگیز ہی کہ ہم اُسکو اپنے ہاں کی مثنوی ہمر اور مثنوی گرمیوں کے شباب کی رات کی خواب سے مشابہہ سمجھتے ہیں † اور بھاوابھوتی جو بہت بڑا شاعر ہی اُسکے کلام میں بھی سب خوبیوں کے متانت اور زور غایت درجہ کا ہی وہ مضامین اور بزمیہ دونوں میں یدطولی رکھتا ہے جسقدر ہندو شاعروں کو میں جانتا ہوں انمیں یہہ شخص بے نظیر ہی *

البتہ ہندوؤں کی تمام تصنیفات کی نسبت کہا جاسکتا ہی کہ اُنمیں اخلاقی نقص پائی جاتے ہیں اور اُنسے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ لوگ

---

* مل صاحب نے جو رائے سکنتلا پر لکھی ہی وہ عموماً اچھی تھیں لیکن ایک اُسکی خوبی اور انصاف سے اُنہوں نے لکھا ہے کہ اُسکی نقل کرنے سے ہم احتراز کرتے ہیں — البتہ اس مثنوی میں بعض بعض مقام بہت عمدہ ہیں چنانچہ اور دش مانتو (دش مانتو راجہ کا نام ہی) کے آپس میں جو ربط و اختلاط وہ نہایت پسندیدہ اور دلچسپ ہی اور جو اُن دونوں کی ہر دل عزیز پر عشق نے اثر دکھائے اُنکو اس خوبی سے بیان کیا گیا ہی کہ ہوا ہوا کھنچگئے ہی اور تین دوشیزہ لڑکیوں کے آپس میں جو الفت تھی اُسکا کمال خوبی سے کھینچا ہی اور وہ کیفیت جو اُسوقت کا حال دیکھنے سے ہوتی ہی جب کہ سکنتلا اپنی منڈھی سے جہاں اُسنے اپنی جوانی بسر کی اپنے عزیزوں اور ہواخواہوں اور اپنے پالتو جانوروں بلکہ اپنے لگائے ہوئے پھول وداع ہوتی ہی حقیقی لذت اور لطف سے بہت زیادہ سبقت رکھتی ہی

ایک خاص سوانگ کي دونقلوں کے درمیان میں بارہ برس کا وقفہ ہوتاهی لیکن علی‌العموم اور سوانگوں میں ایک هي وقت میں کیجاتي ھیں البتہ مکان کي تبدیلي کا مضایقہ نہیں سمجھا جاتا لیکن اِن دونوں باتوں سے زیادہ احتیاط کا امر یہہ هي کہ حرکات و سکنات میں جیسا کہ آجکل کے سوانگوں میں لحاظ کیا جاتا هی فرق نہیں آتا *

چھل بل فن و فطرت دلچسپ ہوتے ھیں اور سوال و جواب بھي اگرچہ طول طویل ہوتے ھیں مگر فرحت انگیز ہوتے ھیں اور سوانگ کي کتابوں میں کبھي کبھي اشخاص منقول کي اُن حالتوں کا اظہار کرنے کے لیے جو اُنپر گذرنے والے ھیں بطور پرداز کے بہت کچھہ ایسا بیان ہوتا هي جس سے پڑھنے والے کي طبیعت ان کے معلوم کرنے پر مایل و آمادہ ہو *

نقل کرنے والوں کي کیفیت اب بھي اُن نقل کرنے والوں سے جو دیکھے جاتے ھیں قیاس میں آسکتي هی ترتیب کے ساتھہ بہت کم سوانگ ہوتے ھیں اور اگر ہوتے ھیں تو آواز سنجیدہ اور تمسخر آمیز دونوں طرح کي ہوتي هی اور لباس اس قسم کے ہوتے ھیں جیسیکہ کہ ہم قدیم زمانہ کي پتھر کي بني ہوئي مورتوں میں دیکھتے ھیں اور اُونچي اُونچي ٹوپیاں اور مکٹ سے جنپر لاجوردي اور سنہري کام ہوتا هی جو قدیم مورتوں سے مخصوص ھیں حال کي پگڑیوں کي بہ نسبت زیادہ شاندار انداز حاصل ہوجاتي هی بھانڈ بھگتوے اور مسخرے جو بلا مدد کتاب نقلیں کرتے ھیں اب بھي کثرت سے ھیں لیکن بد سلیقہ اور بد تمیز ہوتے ھیں کہ اگر اول هي سے اُنکو متنبہ نکر دیا جاوے تو بہت گستاخانہ خلاف ادب کے باتیں کرتے ھیں لیکن نقل اور تمسخر میں حرکات و سکنات متناسب کرنے کي بڑي قابلیت اور استعداد رکھتے ھیں *

سوانگوں کي نظم کے کالي داس جو پانچویں صدي عیسوي میں اور بھاوا بھوتي جو آٹھویں صدي میں گذرے نہایت عمدہ مصنف

جداگانہ ہیں کہ اُنکي کوئي حد معلوم نہیں ہوتي چنانچہ جس سوانگ
کا ترجمہ بمبئي والی ڈاکٹر تیلر صاحب نے کیا ہی جس میں حکومتوں
کے مختلف فرقوں کے مسئلوں کا بیان ہی اُسکا بیان ایسا ہی کہ کسي
مقام سے تو ایک طرح کي فرحت اور طبیعت کو ترو تازگي حاصل
ہوتي ہی اور کسي مقام سے تمسخر اور چھل کا مزا آتا ہی * اور
ترتیب وار سوانگوں میں سے بعضوں میں دلوروں کا کارنامہ اور بعضوں میں
آدمیوں کا عشق اور لڑائي اور بعضوں میں وزیروں کي سازشوں کا اور
بعضوں میں خاص خاص سوانح زندگي کا مضمون ہے *
جس قدر کہ اُن سوانگوں کے مضامین مختلف ہیں اُسیقدر وہ لوگ
مختلف اوصاف والی ہیں جن کا اُن میں ذکر ہی چنانچہ
بعضوں میں تو فرشتوں وغیرہ یا مذہبي امور پر کچھہ اشارہ تک نہیں
اور بعضوں میں آدمیوں کا حوران بہشتي سے تعشق مذکور ہی اور
بعضوں میں دیوتوں اور راچھسوں کا بیان ہی اور بعضوں میں ایسی سحر
کا تذکرہ ہی جو مذہب سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتي اور ایک
سوانگ میں سوربیوني کي بیگناہي ثابت کرنے کو تمام دیوتے جمع ہوئے
مگر عموماً ایسي حالتوں میں بھي جنمیں دیوتوں کي بھي شرکت
ہي سوانگ کا نتیجہ اور منشاء ایسی قدرتي حالات سے متعلق
ہي جو انسان ہي کي ذات سے متعلق ہوتے ہیں انسان سے اعلےٰ درجہ
کي قوت اور اختیار رکھنے والي مخلوق سے علاقہ نہیں رکھتے *
ایکٹوں کي کچھہ تعداد معین نہیں مگر جس قدر سوانگ میں
ہوتے ہیں وہ ایک سے لیکر دس تک ہوتي ہیں اور سوانگ کے حصے
مقام کے نقل کرکے علحدہ ہوجانے اور دوسرے کے آنے سے یا جبکہ
نقل کے دو حصوں میں کچھہ توقف ہووے تب معلوم ہوتے ہیں

ان سوانگوں کے دیکھنے سے ایرسٹوفینیز کے بادل سوانگ کا خیال آتا ہی اور زیادہ تر
مشابہت کے اُس قسم کے سوانگوں سے مشابہہ ہی جو اداب و اخلاق سے علاقہ رکھتي

سے سکنتلا کیوشر کی تصنیف سے بہت مدت سے واقف ہیں اور ولسن صاحب کے عمدہ ترجموں کے باعث سے سوانگ اور نقلیں لکھنے والے بڑے ہندو شاعروں سے ہم واقف ہو گئے ہیں *

اگرچہ ہمارے پاس ایسے ایسے سوانگ موجود ہیں جو کم سے کم عیسوی کے شروع میں تصنیف ہوئی اور ایک اُن میں سے ابھی چھپی نہیں ہوئی بنگالہ میں لکھا گیا ہی لیکن وہ کل سوانگ ساٹھہ سے زیادہ نہیں ہیں اِس کمی کا باعث شاید وہ طریقہ ہو جسپر* اول ہی اول تصنیف کیا گیا ہی یعنی کسی خاص تہوار میں کسی محفل کے اندر سال میں ایک آدہ بار ہوا کرتے ہونگے † اسی سبب سے اُنکا ایسا چرچا نہ ہوا جیسا کہ اب ہمارے زمانہ کے سوانگوں کا مختلف شہروں اور تماشہ گاہوں میں مکرر ہوتے سے ہی اور بہت سے سوانگ مصنفوں کی غفلت سے جاتے رہے ہونگے کیونکہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت دنوں اگر اُنکا شوق بالکلیہ معدوم نہیں ہوا ہی تو قریب جاتے رہنے کا ہو گیا ہی اور اگرچہ اب بھی کچھہ کچھہ سوانگ لوگوں میں ہیں مگر ہرگز توجہہ کے قابل نہیں ہیں پروفسر ولسن صاحب فرماتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں ہمکو صرف ایک برہمن ایسا ملا جسکو ملک کے سوانگ تماشہ کے علم سے واقف کہہ سکتے ہیں ‡ اِن سوانگوں میں سے آتھہ کے تو ترجمے ہمارے پاس ہیں اور چوبیس کے خلاصے موجود ہیں *

اگرچہ اِن سوانگوں میں سے کوئی سوانگ بالکل حسرت و افسوس پیدا کرنے والا ایسا نہیں ہے جسکا انجام ناکامی پر ہوا ہو مگر ایسے بڑنگی ہیں کہ وہ اپنی گونا گونی میں تمام قوموں کے تماشا گاہوں سے کہیں بڑھ کر ہیں علاوہ مختلف قسموں سوانگ کے اُن کے مضمون ایسے

* ‡ ولسن صاحب کا دیباچہ کتاب تماشہ گاہ ہندواں۔

‡ تتمہ تماشاگاہ ہندواں جلد ۳ صفحہ ۹۷

کچهه زیاده هوجاتي هی لیکن دوسري زبان میں جو اُس سے تبائن کلي هوتا هی رکنوں میں ثقالت اور بد اسلوبي هوجانا لابدي هی *

هندوؤں کي نظم کے مضمون هي یورپ کے خیالات سے ایسے غیر هیں که اُنسے همکو پورا لطف حاصل نهیں هوتا کیونکه همارے نظم کے لوازمات (یعني استعاره و تشبیهه وغیره) نے اُسکے سمجهنے میں کچهه مدد نهیں ملتي هندوؤں کے خیالات اور فکر کي خصوصیت نے همکو اُنکے نظم کي مواد سمجهني دشوار هی اور تمام قدرتي مظهروں اور اشیاء کے مختلف هونے ...ے جو همارے اور اُنکے استعاروں اور تشبیهوں میں اختلاف هی اُس سے ...ارے پاس اُنکي نازک خیالیوں کي رنگیني آدهي رهجاتي هی اور اهل ...ن کے لیئے جس بات سے کلام کو زیب و زینت هوتي هی همارے ...ں میں وه تاریکي اور اولجهاوت کا باعث ٹهرتي هی مثلاً اگر یهه کها ...ے که ایک معشوقه کے لب بندهو جیوا پهول هیں اور اُسکے رخساروں ...هوکا کي چمک دمک هی یا اُسکے رخسارے چنپا کے پتي کي ...د هیں تو همارے دلمیں کیا خیال پیدا هوسکتے هیں مگر یهه تشبیهیں ...لوگوں کے واسطے جو اِن کا مذاق رکهتے هیں ایسے هي عمده اور پر ...ت هیں جیسے که هماري یهه تشبیهیں هیں که ایک جوان حسین ...وق گلاب کا کهلا هوا پهول هی اور عاشق مغموم مثل پرم روز کے هی † *

...باوجود اِن تمام دقتوں کے شنسکرت کي کئي نظمیں جنسے هم واقف ...بهت خوبي اور رنگیني رکهتي هیں *

...ر - وه نظم جس میں نقلیں اور سوانگ هوتے هیں

...هندوؤں کي یهه خاص نظم جس کے حال سے هم بخوبي واقف هیں ...عمده اور کامل درجه پر پهونچي هوئي هی سرجونس صاحب نے ...نمو شاعروں کي بهت سي تصنیفوں کے ترجمے کیئے هیں اُنکے سبب

† پرم روز ایک قسم کا پهول مثل گلاب کے سرخ زرد اور سفید هوتا هی معلوم هی که یهاں زرد قسم سے تشبیهه هوگي (مترجم)

هی اِس وجهه سے مرهتے بندهیاچل کے اِسطرف کے باشندوں کے اولاد میں سے هونگے لیکن اُنکے وهاں جا بسنے کے زمانه کا قیاس نہیں هوسکتا †*

چهٹا باب

هندوؤں کا علم اِنشا وغیره

نظم کا بیان

جو شخص زبان شنسکرت سے واقف نہیں هی وه کسیطرح سے اُس نظم پر راے نہیں دے سکتا *

شنسکرت کي نظم میں موزونیت پر کمال توجهه کي گئي هوگي وه اُسکے ترجمه میں باقي نہیں ره سکتي هی شنسکرت میں ارکان بنانے میں جو آساني هی اُس سے زبان کي فصاحت و بلاغت

† جنوب کي زبانوں کي نسبت جو کچهه میں نے لکها هی بجز چند کے ولسن صاحب کے دیباچه کاغذات مکنزي اور ایلس صاحب کي تحریر بیبنگٹن صاحب کي تحریر میں سے جسمیں سے کسیقدر اُن تحریروں میں نقل لیا هی

بعض علماء علم‌السنه نے خیال کیا هی که هندوستان کي سب زبانیں کسي زبان سے نکلي هیں چنانچه ایک کتاب میں جسکا نام (بیبل هر زمیں) چوالیس زبانوں کو جو اب مروج هیں شنسکرت زبان سے نکلا هوا لکها هی اِس مقام پر اُن زبانوں کي تفصیل مندرج کي جاتي هی ۱ پالي ۲ ۳ هندوي ۴ برج بهاشا ۵ قنوجي ۶ کسولي ۷ بهوجپوري ۸ هریانی بندیل کهنڈي ۱۰ بگهیل کهنڈي ۱۱ اوجیني ۱۲ هراتي ۱۳ اوده ۱۴ مارواڑي ۱۵ جیپوري ۱۶ شیخاواتي ۱۷ بیکانیري ۱۸ بیتانیري ۱۹ ۲۰ مگادها ۲۱ ترهتي یا میتهیلي ۲۲ اسامي ۲۳ اوریا یا اوڑیسه ۲۴ ۲۵ سندهي ۲۶ ملتاني ۲۷ پنجابي ۲۸ جنبو ۲۹ کشمیري ۳۰ ۳۱ پلپا ۳۲ کماؤن ۳۳ گتهوالي یا سري‌نگري ۳۴ گجراتي ۳۵ مرهٹي کانکني ۳۷ رومیني یا گپسي ۳۸ تامول ۳۹ تلنگا یا تلگو ۴۰ کرناٹک تاو ۴۲ ملایا ۴۳ سنگالي ۴۴ مالدیوي (مترجم)

هندوستان کي اور زبانوں کا بيان

جسقدر که زبان شنسکرت هندوستان کي حال کي زبانوں میں مخلوط هی اُس سے زبان شنسکرت کي تاریخ کا حال کسیقدر ذهن نشین هو سکتا هی *

پانچ شمالي زبانیں یعني پنجاب اور قنوج اور متهیلا یعني شمالي حصه بهار اور بنگال اور گجرات کي زبانیں کالبروک صاحب کي تحقیق بموجب زبان شسکرت کي ایسي شاخیں هیں جنکو خاص خاص لفظوں اور غیر ملکوں کے الفاظ اور نئي تصریفوں کي امیزش سے اُسیطرح بدل کر قایم کرلیا هی جسطرح که زبان رومي سے اٹلي کي زبان قایم هی † لیکن دکهن کي پانچ زبانوں میں سے تامول اور تیلگو اور کارنٹا کا مخرج شنسکرت زبان سے مختلف هی اور اُس زبان میں شنسکرت کي لفظ اُسیطرح پر لیئي جاتے هیں جسطرح که زبان رومي کے الفاظ زبان انگریزي میں یا زبان عربي کي زبان اُردو میں ان تینوں میں سے زبان تامول اسقدر خالص هی که بعض اوقات اُسي زبان کو دکهني زبانوں کا مخرج خیال کیا جاتا هی اور اگرچه تلگو زبان کي بناوٹ بهي مخصوص هی مگر شنسکرت کے لفظوں کي اُسمیں بهت سي امیزش هی *

باقي دو زبانوں میں سے اوریسه کي زبان اگرچه تامول کے سلسله میں هی مگر شنسکرت کي اُسمیں اِسقدر آمیزش هی که اُسکي نسبت ولسن صاحب فرماتے هیں که اگر شنسکرت کے الفاظ اُسمیں سے نکالے جاویں تو وه زبان نهیں ره سکتي اکثر اِس زبان کو شمال کي زبانوں میں بجاے گجراتي کے گنتے هیں *

مهاراشترا یعني مرهٹهي زبان کو باوجودیکه وه همیشه دکهن کي زبانوں میں گني جاتي هی ولسن صاحب نے شمالي زبانوں میں قرار دیا

† کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷ صفحه ۲۱۹ اور ولسن صاحب کے دیباچه فهرست میکنزي کو بهي ملاحظه کرو

تصریف کا مقابلہ ہونے سے جسکو جونسنی کے موورخوں اور خصوص باپ صاحب نے کیا اُسکا توافق اُن زبانوں کے ساتھہ تحقیق ہوگیا † *

کالبروک صاحب فرماتے ہیں کہ بید کے ایک خاص بھجن کی زبان اور وزن اور طریق تصنیف سے اسبات کی دلیل ہاتھہ لگتی ہی کہ بید کے نظموں کی وہ تالیف جو اب موجود ہی اُس زمانہ کے بعد ہوئی ہوگی جبکہ شنسکرت زبان اُس دہقانی اور بیقاعدہ بولی سے جسمیں بید کے بہت سے بھجن اور مناجاتیں تصنیف ہوئیں ترقی پاکر اُس شایستہ فصیح زبان کو پہونچی جسمیں دیوتوں وغیرہ کے حالات کے بھجن لکھے گئے *

سرجونس صاحب خیال کرتے ہیں کہ بید سے منو کے زمانہ تک منو سے پرانوں کے ظہور کے زمانہ تک تبدیلی اور ترقی زبان شنسکرت ٹھیک اُسی موافقت سے ہوئی ہوگی کہ جس مناسبت سے قدیم زبان رومی میں بادشاہ نیوما کے زمانہ کے پرچوں سے ‡ بارہ تختیوں تک بارہ تختیوں سے سسرو فصیح کی تصنیفات تک ترقی ہوئی *

سکندر کے ہمراہیوں نے جو ہندوستانی نام ہندوستان کے حالات میں بیان کئی ہیں اکثر اُن میں سے مروجہ حال کی شنسکرت کے نام پائے ہیں اُن مورخوں نے کسی مقدس زبان کے موجود ہونے پر جو لوگوں کی عام زبان سے علحدہ تھی کوئی اشارہ نہیں کیا لیکن اُن سوانگوں میں جو ہندوؤں کے قدیم تصنیف ہیں عورتوں اور ناتعلیم یافتہ لوگوں کی زبان میں ایک کم شایستہ زبان بیان کی ہی اور بڑے لوگوں کے استعمال کے واسطے شنسکرت قرار دی ہی *

---

† باپ صاحب نے جو مقابلہ کیا اُسکا بہت مسلسل بیان اڈنبرا ریویو جلد صفحہ ۴۴۱ اور اُسی بھی زیادہ وسیع بیان علم ایشیا کی تاریخ کے نامی اخبار ملاحظہ کرو

‡ ان بارہ تختیوں سے رومیوں کے قانون مراد ہیں اور وجہہ تسمیہ اُسکی ہی کہ شاید بارہ تختیوں پر یہہ قانون تحریر ہوئی تھی (مترجم)

و نحو ایسي کامل هوگئي هی کہ انسان کے کلام کے اصول تمام دنیا میں اگر تام بھي هوئے هیں تو اُنسے زیادہ نہیں هوئے *

مجھکو اس مقام میں گو میں اُسپر کچھہ کہہ بھي سکوں گفتگو کرنے نہیں چاهیئے اُسکا کسیقدر حال کالبروک صاحب کے جواب مضمون میں موجود هی † *

علاوہ بے شمار کتابوں صرف نحو اور کتب لغت کی زبان شنسکرت میں علم فصاحت بلاغت اور علم انشا پردازي کي کتابیں بھي بقدر اُس علم و استداد کے جو هندو اُن علموں میں رکھتے تھے موجود هیں ‡ زبان شنسکرت کي اب بھي لوگ تحصیل کرتے هیں اگرچہ مدت سے اُسکا رواج بالکل معدوم هوگیا مگر عالم لوگ اب بھي اُسمیں ایسے هي آساني کے ساتھہ گفتگو کرسکتے هیں جیسیکہ یورپ کے عالم حال کي زبانوں کے علم کے شایع هونے سے پہلے لکھتے تھے اسبات کي تحقیق کہ لوگوں میں سے زبان شنسکرت کا رواج کب سے جاتا رها هی اور جسوقت میں کہ وہ کمال رونق پر تھي تو اُسکا عام لوگوں میں کس درجہ پر تھا ایک عجیب غریب هوگي *

تھوڑي مدت سے جب کہ یہہ بات تحقیق هوئي کہ زبان شنسکرت اور یوناني اور رومي میں بہت سي موافقت هی بلکہ اکثر صورتوں میں وہ یکساں هیں همکو اُسکي تحقیق تدقیق کا زیادہ تر شوق پیدا هوا اگرچہ اسي موافقت کا حال یورپ کے شنسکرت کے عالموں کو جنھوں نے خود لفظوں میں وہ موافقت بتائي مدت سے معلوم تھا لیکن اُنکي

کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ اس زبان کي بڑي شایستگي کي بہت سي باتوں میں سے ایک اور علامت هی جس سے علم عروض کي بحروں میں بڑي فصاحت اور خوبي هوگي کالبروک صاحب کے قول کے موافق وہ تقطیع کرنے کا قاعدہ هی جس سے وہ صرف اسطرح موزوں نہیں کرتے کہ خاص خاص لفظوں میں سے ثقالت جاتي رهے بلکہ بڑے بڑے رکنوں کے اجزا کو اسطرح سے موزوں کرتے هیں کہ اُنسے تمام کلام کي موزونیت کو مدد ملتي هی غرض کہ اور زبانوں میں جو تصرف خاص خاص لفظوں میں کیا جاتا هی وہ اس زبان میں بحر کي مناسبت سے رکنوں میں هوتا هی

‡ کالبروک صاحب کي تحقیق مندرجہ کتاب ایشیا جلد ۷ صفحہ ۲۰۵ وغیرہ

غالبا ان کے اسی علم کی عمدہ ترقی کے زمانہ میں بھی عیبوں مذکور
میں سے کچھہ نہ کچھہ ضرور ہونگے لیکن اب بہ نسبت پہلے کے اُنکے اس
علم میں بہت زوال آگیا ہی چنانچہ آج کل کے ادویات کو ترکیب دینے
والے یا بنانے والے بنا تو لیتے ہیں مگر اُسکے اصول سے بالکل واقف نہیں
ہوتے اور طبیب اپنے اُستادوں کی راہ پر بلا تحقیق اور بے دیکھے بھالے چلے
جاتے ہیں اور فن جراحی سے اسقدر نفرت ہوگئی ہی کہ فصد حجام پر اور
ہڈی جوڑنے کا علاج گنڈرئی پر منحصر کیا گیا ہی اور پھوڑے پھنسی
کا علاج عموماً ہر شخص کرنے کو آمادہ ہو جاتا ہی وہ یا تو فریبوں لگا
ہی یا لوہے کی سیخ آگ میں سرخ کرکے جلاتا یعنی داغ دیتا ہی *

پانچواں باب

هندوؤں کی زبان کا بیان

هندوؤں کی شنسکرت زبان کو ایک ایسے صاحب جنکی راے ا
سبب سے کہ بہت سے قدیم زمانہ کی قوموں اور حال کے زمانہ کی قوم
کی زبانوں سے اچھی پوری واقفیت رکھتے تھے قدر و منزلت کرنے کے
ہی فرماتے ہیں کہ شنسکرت زبان یونانی زبان سے زیادہ کامل اور لا
سے زیادہ وسیع اور دونوں سے زیادہ فصیح اور بلیغ ہی † *

جس زبان کی اسقدر تعریف کی گئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ
لوگوں کی کافی توجہہ ہمیشہ رہی ہی چنانچہ صرف نحو کے اُن
مصنفوں میں سے جنکی تصنیفیں اب موجود ہیں پانینی استد
مصنف ہی کہ اُسکے زمانہ کو لغو زمانوں میں شامل کردیا گیا ہی
اور اُسکے بعد کے مصنفوں کی تصنیفوں کے باعث سے اس زبان کی

† سر ولیم جونس صاحب کی تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا
صفحہ ۴۲۲

کیا هی چنانچه سنگ مثانه نکالتے تهے اور آنکهوں کے امراض جالے پهولي وغیرہ میں وہ آنکهیں بناتے تهے اور رحم میں سے بچه نکالتے تهے اُنکي قدیم کتابوں میں اُنکے فن جراحي کے آلات ایکسو ستائیس سے کم نہیں معلوم ہوتے † لیکن آلات اُنکے همیشه بیڈهنگے رهے اب بهي موجود هیں اُنمیں سے آنکه بنانے کے آلات سے تو اچها کام نکل آتا هی مگر سنگ مثانه کے نکالنے کے آله سے اکثر جان کا ضرر هوتا هی *

وہ چیچک کے علاج میں مدت سے ٹیکه لگاتے هیں ‡ لیکن تسپر بهي اِس گوتهن سیتلا کے علاج جاري هونے تک بہت سي جانیں چیچک کے مرض سے تلف هوتي تهیں *

هندو حکیم نبض و قارورہ دیکهنے اور جلد اور زبان اور آنکهوں کی حالت معلوم کرنے سے مرض کي تشخیص کرتے هیں یعني اِن علامتوں کے دیکهنے سے وہ صحیح صحیح مرض کو دریافت کرلیتے هیں مگر هندو طبیبوں کے علم کي بنیاد بالکل تجربه کاري پر هی اور قیاس اُنکا اُنکو صرف ... کرنے پر مایل هی *

علاج کرنے میں کچهه هوشیاري نہیں کرتے کیونکه بیمار کو تپ کي حالت میں ایک ایسي کوٹهڑي میں جسکو آگ وغیرہ جلاکر گرم کرتے بند کرتے اور کهانے پینے سے بالکل محروم کردیتے هیں (اسکو لنگهن کہتے هیں) *

علم نجوم اور سحر سے اپنے علاج میں مدد لیتے هیں چنانچه سیاروں کے خاص مقاموں پر هونے کي حالت میں بیمار کو دوا دیتے هیں اور دینے کے وقت کچهه جهاڑ پهونک جنتر منتر بهي کرتے جاتے هیں *

---

† ڈاکٹر ولسن صاحب کا صفحه ۴۹

‡ هندو جو ٹیکه لگاتے تهے اُسمیں اور انگریزوں کے ٹیکه لگانے میں فرق یهه ... جلد پر خراش کرکے وہ اصل چیچک کے دانه کا چهلکا لگاتے تهے جس سے تمام ... چیچک نکل آتي تهي اور انگریز گائے کے تهن پر کے دانه کا چهلکا لگاتے هیں ... سے صرف ایک آبله نکلتا هی (مترجم)

کا کشتہ یعني کھیل اور پیسک کرنا جانتے تھے اور تانبے اور لوھے اور پارہ اور سرمہ اور سنکھیا میں سے ہر ایک کے ساتھہ گندک ملاکر ایک مرکب دوا بنالیتے تھے اور تانبے اور لوھے اور جست کا گندک کے تیزآب کے ساتھہ کھار بناتے تھے اور لوھے اور سیسہ کا کھار کاربون † کے تیزآب کے ساتھہ بناتے تھے اگر بالکل نہیں تو بعض صورتوں میں اِن دواؤں کے طیار کرنے کا اُنکا طریق ایسا ہی کہ اُنہیں کے ساتھہ خصوصیت رکھتا ہی ‡ *

اِن دواؤں کے استعمال میں بھي وہ بڑے دلیر معلوم ہوتے ہیں چنانچہ ہندوؤں هي نے سب سے پہلے معدنیات کا دوا کھانے میں استعمال کرایا وہ صرف پارہ هي نہیں کھلاتے تھے بلکہ زہر کا تیزاب بھي باري کي تپ میں دیتے تھے اور مدت سے شنجرف کا بپھارہ اُنکے استعمال میں ہی جس سے بہت جلد منہہ آجاتا ہی اور صحت حاصل ہوتي ہی *

اُنکا فن جراحي بھي خاصکر ایسي حالت میں کہ وہ علم تشریح سے بالکل ناواقف تھے ایسا هي قابل تعریف کے ہی جیسا کہ اُنکا علم

† حیوانات کے سانس لینے اور پتیوں اور لکڑیوں کے جلنے سے ایک لطیف لچکدار جسم یعني گاس پیدا ہوتي ہی اور جب وہ ایک حصہ اور اکسیجن جو ایک اور گاس ہی دو حصہ ملجاویں تو کاربون کا تیزآب بنجاتا ہی کیسے کچھہ انسوس و حسرت کا مقام ہی کہ ہندوستانیوں کے علم کو اسقدر زوال ہوا ہی کہ آجکل ہنوز نام تک ہمکو نہیں ملتا حالانکہ ہندوستان کے متقدمین نے هي اُنکو دریافت کیا تھا جو اِس زمانہ کي تحقیقیں سمجھي جاتي ہیں معلوم ایسا ہوتا ہی کہ یہہ اور بہت سي اصطلاحیں اور مفردات اور مرکبات علم کیمیا کے متقدمین ہندوؤں کو معلوم تھي جو بسبب ہندوستانیوں کي غفلت کے بالکل ایسي نسیا اور منسیا ہوگئي کہ اہل یورپ کو از سر نو اُنکي تحقیقیں کرکے اُنکے نام رکھنے پڑے ہیں جنکو ہم سنکر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں (مترجم)

‡ ڈاکتر رایل صاحب کے جواب مضمون کے صفحہ ۴۴ کو دیکھو جسمیں خاص ان ترکیبوں کا بیان ہی جنسے ہندو بید پارہ کے دو مرکب طیار کرتے تھے جنمیں ایک میں دو جز پارہ اور ایک جز کلورایں (یہہ ایک گاس نمک کا مقدم جز ہی) ہوتا تھا اور دوسرا ایسا مرکب جو زہر ہلاہل کا کام دیتا تھا

معلوم نہیں لیکن سنسروتا کي تصنیف پر جو پچھلا مصنف هی ایک
شرح موجود هی جو کشمیر میں بارهویں یا تیرهویں صدي عیسوي میں
لکھي گئي یهه شرح اول هي شرح نہیں معلوم هوتي † *

اِن مصنفوں کي کتابوں کا ترجمه عربي زبان میں هوا اور غالباً اُنکا
ترجمه هوتے هي اهل عرب علم کي تحصیل پر متوجهه هوئے عربي زبان کے
مصنف علانیه اقرار کرتے هیں که همنے هندوستان کے طبیبوں سے فائده
حاصل کیا هی اور هندو طبیبوں کو یوناني طبیبوں کے مساوي المرتبه
سمجھتے هیں یهه بات معلوم کرنے سے که دو هندو مسمی منکا اور سالي
حضرت عیسی کي آتھویں صدي میں هارون رشید کے دربار میں طبیب
هی همکو اُس زمانه کي تاریخ قایم کرنے میں مدد ملتي هی جس میں
اهل عرب هندوؤں سے واقف هوئے ‡ *

دواؤں کا علم هندوؤں کا نہایت وسیع معلوم هوتا هی اُنکے مفردات
دواؤں کے علم سے جسکي ابتداء میں اهل یورپ نے اُنسے تعلیم پائي اور
حال میں بھي دمه کے مرض میں دھتورے کو حقه میں پینے کا فائده اور
کیڑوں کا علاج کینچ کي پھلي سے کرنا اُنسے سیکھا کچھه تعجب نہیں
تھا بلکه اُنکے علم کیمیا سے کمال حیرت هوتي هی کیونکه جسقدر وه اُن
میں پایا جاتا هی اُسقدر کا هونا قیاس نہیں چاهتا تھا *

اُنکو شوره اور گندک اور نمک کا تیز آب بنانا آتا تھا اور وه تانبے لوہ
اور سیسے اور تین اور جست کا کشته خصوصاً سیسه کا دونوں طرح

---

† اِس چوتھے باب کا بہت سا مضمون ایک جواب مضمون میں سے جو
هندوستان کے علم طب کي قدامت پر ڈاکٹر رائل صاحب پروفیسر کنگ کالج لندن نے
لکھا هی لیا گیا هی اور علاوه اُنکے وارڈ صاحب کے حالات هندوؤں کے جلد ۲ صفحه
۳۳۶ وغیره اور کوتس صاحب کي تحریر مندرجه حالات لٹریري سوسئیٹي بمبئي کي
جلد ۲ صفحه ۲۳۲ میں سے بھي لیا گیا هی

‡ پروفیسر ڈیز صاحب جنکا حواله ڈاکٹر رائل صاحب نے اپنے جواب مضمون
کے صفحه ۶۴ میں دیا هی

پس معلوم هوتا هی که اِن پریشان حالت میں کچھہ کچھہ سچ بهي ملا هوا هی مگر وہ بدون کسي قسم کي خارجي مدد کي اُسمیں سے نکل نهیں سکتا اور جو که اِسي قسم کا بیان اور پورانوں میں بهي کیا گیا هی اِس لیئے بجز اس بات کے که هم مگادا کے راجاؤں کے حالت کي تحقیقات سے دست بردار هوں اور کوئي چارہ نهیں دیکھتے *

بکرماجیت اور سلیواهن کے سنه

مالوہ کے راجه بکرماجیت کا سنه جسکا آغاز ستاون برس پهلے حضرت مسیح سے هوا هی اور تمام خاص هندوستان میں اُسکا رواج آج تک برابر رها هی اور اِسیطرح راجه سلیواهن کا سنه جو سنه ۷۸ ع سے شروع هوا هی تمام دکهن میں مروج هی دونوں ایسے سنه هیں که اُنکے شروع هونے کے تمام واقعات کے زمانه کا حواله اُنپر دیا جاسکتا هی اور اُن جاگیروں کے وقفوں کي تاریخیں قایم کرنے میں اُنسے بهت بڑا کام نکلتا هی جنسے بهت سے تاریخي حالات بهم پهونچتي هیں اور پورانوں کے سنه صحیح نهونے سے اُن کتابوں میں اِس سنه کا استعمال نهیں هوسکتا لیکن بجز اُن واقعات کے جو اُن کتابوں میں مذکور هیں اور کوئي واقعه کسي اور کتاب میں ملتا هي نهیں جسمیں اُن سنوں سے کام لیا جاوے بهر حال هم کو اِس بات کا اقرار کرنا چاهیئے که هندوؤں کے واقعات کا زمانه کسیطرح قابل اور کافي نهیں اور باستثناء چند واقعوں کے اُسوقت تک که مسلمان هندوستان میں آئے اور اُنسے مسلسل تاریخ هاتهه لگتي هی باقي واقعات پر همکو کسیقدر قیاس لگانا پڑتا هی *

چوتها باب

علم طب کا بیان

علم طب کے نهایت قدیم مصنف جنکي تصنیفیں ابتک موجود هیں چرک اور سسروتا هیں اِنمیں سے کسي کے زمانه حیات کي تاریخ کا

غرضکه یهه سب تمام پرتھي کے راجه تیره سو نوه برس کے واسطے
هونگے اور گیاره پارے اُنکے بعد تین سو برس تک سلطنت کرینگے اور اُنکے بعد
کولنا یاونا ایک سو چهه برس ملک پر مسلط رهینگے اِن سب کے جمع
کرنے نے اِس حال کے زمانه سنه ۱۸۴۰ ع سے قریب پانسو برس کے زیادہ
هوجاوینگے اور اگر یهه مانا جاوے که پہلے خاندانوں کے زمانه کی میزان
غلط هی یهه سب حقیقت میں (کوئی کہیں کوئی کہیں) ایک هي
زمانه مین هوئے تو جو نتیجه اِس سے حاصل هوتا هی وه یهه هی که
[illegible] خاندان کے بعد ایسا پریشانی کا زمانه هوا جسمیں هندوستان کے
مختلف حصے مختلف خاندانوں کے قبضه میں رهے جنکا کچهه حال
معلوم نهیں اگر یاونا سے یونانی مراد هیں تو یهه معلوم هوتا که سنه
۳۴ ع کے بعد اُنمیں سے آتهه بادشاه هندوستان میں هوئے موتي حیرمطر
[illegible] هی اور کیلانا یاونا کا حال اور بهي زیاده متحیر کرنیوالا هی غالباً
[illegible] مسلمان مراد هوسکتے هیں † *

اور اِس پریشانی کے بعد بهي هندوستان کے مختلف حصوں پر
[illegible] سلطنت کرنیوالے شاهي خاندانوں کي فهرست مندرج هی اور اُن میں
[illegible] تهوڑا سا بیان مکادا کے گپتا خاندان کا هی جو گنگا کے کناروںپر
[illegible] (یعني الهآباد) تک مسلط تها اب سکوں اور کتبوں کے سبب سے
[illegible] میں کچهه شبهه اور حجت نهیں رهي که اُنمیں جو بعض
[illegible] کے سلسله کا خاتمه گپتا کے نام پر هوتا تها اُنهوں نے گنگا کے کناروں
[illegible] حضرت عیسی کي چوتهي پانچویں صدي سے ساتویں آتهویں صدي
[illegible] سلطنت کي *

[illegible] پروفیسر ولسن صاحب کے بشن پوران کا صفحه ۴۸۱ اور ڈاکٹر مل صاحب کا ترجمه
[illegible] کے عبارة مندرجه روز نامچه ایشیا تک سوسٗیتي کلکته جلد ۳ صفحه ۲۵۷
[illegible] کتبات مندرجه روز نامچه مذکور جنکو پروفیسر ولسن صاحب نے داخل کیا هی

البته چین کے مصنفوں کي کتابوں میں ایک ایلچي کا یهه ذکر پایا جاتا هی که وه سنه ۶۴۱ع میں هندوستان کے ایک بڑے راجه هرتومیں کي طرف سے جو خاندان کاتیلي تالي میں سے تها چین میں آیا ایم ڌي گکنیز صاحب اس راجه کي سلطنت کو مکادا کا ملک خیال کرتے هیں مگر پوران کے کسي نام سے اس راجه یا اسکے خاندان کا نام ذرا بهي مشابهت نهیں رکهتا † *

سنه ۴۳۶ ع کے بعد تاریخ کا کچهه حال نهیں کهلتا .

بشن پوران میں جو بیاس جي کي کتاب تسلیم کیجاتي هی بیاس جي کے وفات کے بعد کے واقعات بطور پیشین گوئي لکهے هیں که فلاں [illegible] راجه هونگے یعني اندرا خاندان کے بعد سلطنت کرینگے *

۷ آبهیر

۱۰ گردهرجب

۱۶ ساکا

۸ یاونا

۱۴ توشارا

۱۳ منڈي

۱۱ مانا

---

† جس حاشیه میں ڈي گکنیز صاحب اپني راے لکهتے هیں وه [illegible] یعنے اسمیں وه چین کي ایک کتاب سے ثابت کرتے هیں که اهل چین مکادا کو [illegible] کهتے تهے اور اسکي دارالسلطنت کے دونوں ناموں سے واقف تهے چنانچه کسوما [illegible] پهنپاے کیا سوسو پولو کهتے هیں اور پتالي پترا سے پتالي تس اسطرح سے بنایا [illegible] لفظ پترا کے جسکے معني شاستر میں بیٹے کے هیں اپني زبان کا انهیں معنوں [illegible] تس لگادیا لیکن سنه ۶۴۱ ع پتالي پترا سے ایلچي چین کو نهیں گئے هونگے اس سے مدت پهلے دارالسلطنت راج گریهي یعني بهار میں منتقل هوگئي تهي کیونکه چیني سیاح پانچهویں صدي کے آغاز میں هندوستان میں آیا تو اسنے [illegible] بهار میں هي دیکهي تهي ا روز نامچه رائل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۵ صفحه [illegible]
اور ایک اور چیني جسنے سنه ۶۴۰ ع میں لکها هی بیان کرتا هی که جس [illegible] هندوستان میں سیر کي اسمیں پتالي پترا بالکل برباد اور مسمار پایا

چندرا گپتا کے بعد کے زمانے

پورانوں میں نندا کے بعد کا زمانہ اُس سے پانچویں شاہی نسل تک یا سلدراکنس سے چوتھی شاہی نسل تک آٹھہ سو چھتیس یا آٹھہ سو چھون برس کالے یعنی پانچویں شاہی نسل سنہ ۴۵۴ ع میں ہوئی ہی اِن پانچوں خاندانوں میں اخیر اندرا لقب والی خاندان نے قریب شروع ہونے سنہ مسیح کے رونق اور قوت حاصل کی تھی یہہ خاندان اُسی نام کے بڑے خاندان کے مطابق ہی جسکو پلینی صاحب (یہہ ایک یونانی مورخ ہی) سنہ ۲۰۰ ع میں ہندوستان میں ہوا بتاتے ہیں اور اگرچہ یہہ اُنکا اُس دوسرے اندرا خاندان کی نسبت سمجھا جاوے جو دکھن میں ہوا تو اندراندی نام ایک خاندان کا جو اُس ملک میں ہوا جسمیں ہنی ہی پیٹوتن جیریئن نقشوں میں آنے سے یہہ بات بھی ایسی غالب معلوم ہوتی ہی کہ یہہ وہی خاندان ہی جسپر ہم گفتگو کرتے ہیں *

چین کے مورخوں کے بیانوں سے بھی مگادا کے راجاؤں کے زمانہ کی تصدیق ہوتی ہی

ڈیگنیز صاحب نے چین کی جن تاریخونکا ترجمہ کیا ہی اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۴۰۸ ع میں مقام کیاپیلی کے ہندوستانی راجہ کی طرف سے چین میں ایلچی آئی کیاپیلی بنجز کپلی کے جو مقام ولادت اور مگادا کی دارالسلطنت تھا جسکے نام سے چینیوں نے کبھی کل سلطنت کا ذکر کیا ہی اور کوئی مقام نہیں ہوسکتا اور بلکہ سوتی یا یجنا سے جو زمانہ مذکور میں اندرا خاندان کے تخت نشینوں سے مشابہت رکھتا ہی اور خاندان اندرا کا خاتمہ مقام یا پولو-مارکش میں سنہ ۴۳۶ ع کے اندر ہوا ہی اور اُس سے آگے کے راجاؤں کا حال ایسا ہی پریشان اور اولجھا ہوا ہی جیسا کہ مہابھارت کی لڑائی سے پہلے کا ہی *

ایک پوران میں تو مہابہارت کي لڑائي سے ننداکے وقت تک ایکہزار پندرہ برس کا عرصہ لکھا ھے اور دو پورانوں میں ایک هزار پچاس چونے میں ایک هزار ایک سو پندرہ برس لکھی ھیں ان میں سے جو سب سے کم مدت ھی اُس کو اگر سینتالیس راجاؤں پر تقسیم کیا جاوے تو ہر ایک کي سلطنت کا زمانہ اکیس برس سے کچھہ زیادہ نکلی گا اور اگر ان میں سینتالیس پر پندرہ سو برس کا زمانہ تقسیم کریں تو ھر ایک سلطنت کا زمانہ اکتیس برس سے کچھہ زیادہ ھوگا سلسلہ وار سینتالیس سلطنتوں کے واسطے اسقدر عرصہ جو پورانوں میں لکھا ھی خلاف قیاس ھی مگر بمجبوري تینوں عرصوں میں کے اوسط عرصہ کو بلا تامل قبول کرکے قرار دیسکتے ھیں کہ از روے پورانوں کي سند کے مہابہارت کي لڑائي نندا سے ایکہزار پچاس برس پہلے یا حضرت مسیح علیہ‌السلام سے چودہ سو پچاس برس پہلے ختم ھوئي تھي اگر ھم ھندوؤں کے اس یقین کو تسلیم کرلیں کہ بید مہابہارت کي لڑائي کے زمانہ میں تالیف ھوئي تو اُس لڑائي کا زمانہ چودہ سو برس قبل مسیح یعنے پانسو برس سے کچھ کم اُس مدت سے جو پورانوں میں (زیادہ سے زیادہ) ھی قرار دینا چاھیے اسکي تائید اس بات سے بہي ھوتي ھی کہ سینتالیس سلطنتوں کا عرصہ جو نہایت طول طویل ھی مختصر ھوجاتا ھی پس اس صورتمیں مہابہارت کي لڑائي تراے کے محاصرہ سے قریب دو سو برس کے پیشتر قرار پاتی ھی لیکن پندرہ سو برس کا طویل عرصہ جو مہابہارت سے نندا کے عہد تک بیان کیا گیا ھی تسلیم کر لیا جاوے تب بہي کلجگ کے شروع یعنے طوفان نوح سے اُن چند واقعات کے لیئے جو ھندوؤں کي تاریخ میں مہابہارت سے پہلے ھوئي ھیں مہابہارت تک بہت سا عرصہ باقي رھتا ھی یعنے طوفان اور کلجگ کا شروع ایک ھي زمانہ میں سمجھا جاوے جیسا کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ھیں تو اُس سے چودہ سو برس کي مدت مہابہارت تک رھتي ھی *

نندا کي سلطنت کا زمانه

سب سے اول جس راجه کا زمانه همکو قرار دینا چاهیئے وه نندا هی ... نندا اور چندراگپتا کے درمیان میں آتهه راجا گذرے مگر یهه معلوم ... که وه سب نندا کے بیتے پوتے تهے یا اور عزیز و اقارب تهے ایک بیان ... که وه سب آپسمیں چهوتے بڑے بهائي معلوم هوتے هیں لیکن چار پورانوں ... نو راجاؤں کے سلطنت کا جنمیں نندا بهي شامل هی سو برس کا ... زمانه قرار پاتا هی اس لیئے هم خیال کرسکتی هیں که نندا سلدراکتس ... سو برس پهلے یا چار سو برس قبل مسیح علیه السلام کے تخت نشین ...

بدھ کي وفات کا زمانه

نندا کے بعد چهتا راجه اجیتا ستروهي جس کے عهد میں سکیا نے ... پائي ایسي سندوں سے جو هندوؤں سے کچهه تعلق نهیں رکهتیں ... کي وفات پان سو پچاس برس قبل مسیح علیه السلام قرار پاتي هے ... جو پانچ سلطنتیں سنه ۵۵۰ قبل مسیح اور سنه ۴۰۰ قبل مسیح کے ... میں هوئي هیں اُن میں سے هر ایک کا زمانه تیس تیس ... کا تهرے کا پس اُن کے زمانوں میں کوئي ایسا اختلاف نهیں ره ... جس کا کچهه علاج نهوسکی *

مهابهارت کي لڑائي کا قرین قیاس زمانه

... اور مهابهارت کي لڑائي کے بیچ میں تین خاندان شاهي هوئي ... ایک خاندان کي سلطنت کا جس جس قدر زمانه گذرا وه چار ... میں مذکور هی جس کے کل برسوں کي میزان پندره سو برس ... لیکن اس عرصه میں جو راجه هوئي وه بڑي سے بڑي فهرست میں ... سینتالیس هیں اور اِن هیں پورانوں میں ایک اور مقام پر اسي ... کے ساتهه اِن برسوں سے بالکل مختلف مدت کي تعداد لکهي هی!

اِسکے بعد چو ایک کتبه ایک پهاڑ پر ملا وه ٹوٹا پهوٹا خراب خستہ هی بخوبی نهیں پڑھا گیا اور اُسکا مطلب اچهی طرح سمجهه میں نهیں آیا لیکن معلوم هوتا هی که اسوکا کے مذهبی مسائل خصوصاً جانورو کے ذبح سے پرهیز کرنے کے † مسئلوں کا غیر ملکوں میں بهی رواج هوجانے سے اسوکا اپنی خوشنودی ظاهر کرتا هی اس فرمان میں سے مفصله ذیل حصه باقی رها هی یعنی علاوه اسکے اور یونانی بادشاه جسکی چهپا (جو تحقیق نهیں هوا) بادشاه تو راماس اور گونگ کا کینه اور ملا ‡ *

ان ناموں میں سے جو ناموں کو مسٹر پرنسپ صاحب ٹولیمی اور ماگس خیال کرتے هیں اور اُنکو اسبات کی دلیل گردانتے هیں که اسو مصر سے ناواقف نه تها اور خط کتابت رکهتا تها یهه ایک ایسا نتیجه جسکو بلا عذر و حجت قبول کرسکتے هیں کیونکه مصر کے اول ٹولیمی ناموں کے بادشاهوں کے عهد میں هندوستان کے ساتهه تجارت کا هونا ایک مشهور واقعه تاریخ کا هی پرنسپ صاحب کی یهه راے هی که جس ٹولیمی کیطرف اشاره هی وه ٹولیمی فلوتلفس تها جسکا ایک بهائی ماگس نام تها اور اُسکی شادی اینتیوکس اول کی بیٹی سے هوئی تهی نهایت غلط معلوم هوتی هی اور اُس سے یهه بات قرار پاتی هی که جس اینتیوکس کا دوسرے فرمان میں ذکر هی وه اینتیاوکس اول هی خواه ثانی یعنی سلیوکس کا بیٹا یا پوتا هی *

چندرا گپتا کے پوتے اور سلیوکس کے پہلے جانشینوں میں سے کسی ایک کے همزمانه هونے سے اُنکے بزرگوں کے همعصر هونے میں کوئی شبه باقی نهیں رهتا اور اُس سے هندوؤں کے واقعات کی تاریخ کا ایسا سنه هوتا هی جسپر پہلے واقعات کی تاریخوں کو باطمینان تمام حواله کر سکتے هیں *

† ایشیاٹک سوسئیٹی کلکته کا جرنل جلد ۷ صفحه ۲۶۱

‡ ایضاً صفحه ۲۲۴

زیادہ پسندیدہ طرز سے مستحکم ہوا جو اُنہوں نے اور پروفیسر لسن صاحب
بون والے نے ایک ہي وقت میں دریافت کي که اگاتھوکلیز اور پانٹیلیئن
نام جو ایک طغمه کے ایک جانب یوناني زبان میں تھی وہ دوسري
جانب اُس طغمه کي ٹھیک اُسي الف بے کے حرفوں میں لکھے تھے جو
اُنہوں نے قایم کي تھي یہه قوي کل جو پرنسپ صاحب کے ہاتھہ لگ
گئي اُسکا اُنہوں نے فیروز شاہ کي لاٹ کے کتبه پر استعمال کیا جسکی
دریافت کرنے پر مشرقي حالات کے تحقیق کرنے والوں کي بڑي توجهه
مبذول تھي اور ہندوستان کے اُس حصه میں کے تین مناروں کے کتبوں پر
بھي اُسکا استعمال کیا جنمیں گنگا بہتي هی اور اُن سب کا مضمون بلا
دقت معلوم هوگیا چنانچه اُن سب میں اسوکا کے چند فرمان مندرج
پایم هوئي اور اور کتبوں کے دیکھنے پر دوکتابوں میں اُسي مضمون کے
فرمان اُسي راجه کے اُنہوں نے پائی ان میں سے ایک کتبه تو پادري
[illegible] صاحب پریسیڈنت لٹریري سوسئیٹي نے پایا جو بدھوں کے مقدس
گرنار کے ایک پتھر پر جو گجرات کے جزیرہ نما میں واقع هی کندہ تھا اور
دوسرا کتبه لفٹننت کٹو صاحب نے مقام دھالي واقع کٹک کے پہاڑ کے
چوٹی پر کندہ پایا تھا ان میں سے ایک کتبه میں گیارہ فرمان اور
دوسرے میں چودہ فرمان تھے اور اِن کتبوں میں وہ سب کتبے شامل تھے
جو ادھر ادھر ستونوں پر کندہ تھے اور ان دونوں پہاڑوں کے کتبوں میں
[illegible] پر دس فرمان مطابق تھے پہاڑ کے کتبوں میں سے ایک فرمان
[illegible] اور اور خیرات خانوں کے بنانے سے متعلق تھا جنکي نسبت لکھا
[illegible] اسوکا کے قلمرو اور اُن صوبوں میں جنمیں بدہ مذهب والے
[illegible] بنائے جاویں ان صوبوں میں سے چار کا نام بھي مذکور هی
[illegible] یا تاپروبین یعني لنکا اور اس سے بھي بڑہ کر اینٹیکوینا
[illegible] یوناني کي سلطنت کے صوبوں میں جہاں اُسکے سردار
سکونت کرتے هیں بنائے جاویں *

کے باقي اور حصنے بهي روشن هو جاوینگے یعنے بهت سے غاروں اور پهاڑوں اور ستونوں پر هندوستان کے مختلف حصوں میں ایسے حرفوں میں کتبه پائے جاتے هیں جنکا مضمون نه کوئي اهل یورپ سمجهه سکتا تها اور نه کسي هندوستاني کي سمجهه میں آتا تها

غرض که لوگ اُسوقت تک اُسیطرح متحیر و ششدر تهے جیسے که مصر کے کتبوں کي تصویروں کو دیکهه کر حیران رهتے تهے که پرنسپ صاحب نے جو اُن قدیم حرفوں کے علم کي تحصیل کے درپے تهے اُنکي سمجهه میں آنے کي راه نپاکر یهه بات ٹهرائي که وه تمام کتبے جو ایک خاص مقام سے اُنکے پاس بهیجے گئے تهے بالاجمال هیں اور اِن میں کنائے اشارے کئے هیں الحاصل یهي بات قایم کرکے اور بده مذهب والوں کے زمانه حال کے ایک طریقه سے ملاکر یهه نتیجه نکالا که غالباً اِن میں سے هر ایک میں کسي وقف کا حال مندرج هی اور ذهانت کے ساتهه یهه قیاس لڑاکر وه اسبات سے حیران هوئي که هر ایک کتبه کا کنده دو همشکل حرفوں پر ختم هوتا هی اور اپنے اُسي قیاس پر جمی وه کر اُنهوں نے یهه سمجها که آخر کے یهه دو نوں حرف وه اصل بنجن شاستر کے هیں جو اُس کے شروع میں هوتے هیں جسکے معنے انگریزي میں ڈونیشن هیں؟ اِملا یهه دو نوں حرف بجاے تهي اور اِن ڈونیشن کے قایم هوئي اور ایک حرف کے مکرر سه کرر آنی سے اُسکو اس سمجها جسکے بجاے شنسکرت میں جو حرف آتا هی وه مالک کي علامت سمجها جاتا هی یهه اُنهوں نے اسطور پر کهوج لگا کر ایک الف بے قایم کرلي اور معلوم کیا که یهه کتبے شنسکرت میں تحریر نهیں هوے هیں بلکه یهه پالي زبان میں هیں جس میں مقدس تحریریں بده مذهب والوں کي لکهي گئي هیں وه اِن تحقیقتوں کے ذریعه سے اُن کتبوں کو جو ابتک سمجهه میں نهیں آتے تهے پڑهنے اور بهت سے هندوستاني راجاؤں کے سلسله سکوں کو بهي دریافت کرنے لگے اور اُنکا قیاس اُس حقیقت سے اور ...

طرح هوگیا اِن میں سے اول نقشہ کي رو سے جو کرافورڈ صاحب کے رسالہ
[illegible] میں شامل هی چندرا گپتا کي سلطنت کا زمانہ تین سو پانوہ اور تین
سو چھتر برس قبل مسیح کے اندر قایم هوتاهی اور دوسرے نقشہ کے
بموجب جوٹرنور صاحب کے ترجمہ مہاونسو ‡ میں داخل هی تین سو
[illegible] اور تین سو سینتالیس برس قبل مسیح کے بیچ میں ثابت
[illegible]تا هی اور یونانیوں کے بیان سے اُس کا زمانہ سلیوکس کي تخت نشیني
[illegible] سے جو تین سو بارہ برس قبل مسیح کے هوئی اُس کي وفات تک
[illegible] دوسو اسي برس قبل مسیح میں هوئی ثابت هوتا هے § بدہ مذهب
[illegible] اور یونانیوں کی قائم کي هوئي تاریخوں میں جو اختلاف تیس
[illegible] برس || کا هی اُسکو ٹرنور صاحب بدہ مذهب والوں کے پوجاریوں
[illegible] فریب و فطرت سے منسوب کرتے هیں یہہ پوجاري اگرچہ برهنموں
[illegible] لغویات سے جو وہ واقعات کي تاریخ میں بھرتے هیں بالکل پاک و
[illegible] هیں مگر اُنهوں نے تاریخي واقعات کواپني مذهبي روایتوں سےجو
[illegible] هوتي چلي آتي تهیں مطابق کرنے کے واسطے یہہ کارستاني کي هے اگر
[illegible] اور دلیل بهي هاتهہ نہ لگتي تب بهي همارے اِس مضبوط یقین کے
[illegible] کے لیئے کہ چندرا گپتا اور سندرو اکتس ایک هي هی یہہ اختلاف
[illegible] اثر نکرتا مگر اور سب رها سها شک و شبہہ ایک ایسي تحقیق کے
[illegible] جاتا رهتا هے جس سے یہہ توقع هوتي هی کہ هندوستان کي تاریخ

[illegible] پرنسپ صاحب کے مفید نقشوں کے صفحہ ۱۳۲ کو دیکھو

‡ مہاونسو کے دیباچہ کا صفحہ ۴۷

[illegible] کلنٹن صاحب کي کتاب

[illegible] سلیوکس کي هندوستان کي مہم بعد فتح هونے بابل کے (جو تین سوبارہ برس
[illegible] میں هوئي) همارے راے میں تین سو دس برس قبل مسیح کے هوئي
[illegible] اور چندراگپتا نے بموجب مہاونسو کے تین سو سینتالیس برس قبل مسیح
[illegible] وفات پائي تو سینتیس برس کا اختلاف اُس حالت میں بهي رهتا هی کہ
[illegible] گپتا کا عهد نامہ پر دستخط کرتا دم واپسیں میں سمجها جاوے

اور اچھي طرح جانچنے میں اُنکی حالت مشابهه دیکھکر اور بهي زیاده
متحیر هوئي. اور چندراگپتا اور سلیوکس کا ایک زمانه تسلیم کرکے باقي
اور اُنسے پہلے واقعات کے تاریخ کو زیاده تر قرین قیاس قایم کرسکے † جن
دلیلوں سے اس قیاس کے استعانت کي جاسکتي هی اُنکو پروفیسر ولسن
صاحب نے نہایت تکمیل اور صفائي کے ساتهه بیان کیا هي ‡ وه دلیلیں
یهه هیں مشابهت اُن ناموں کي جو ابهي بیان هوئے اور مشابهت
زندرامس کي جسکو دائیوڈورس سندراکٹس کہتا هی چندرا مس
کے ساتهه (یعني چندراگپتا کے ساتهه) جسکو بعض اوقات هندو
مصنفوں نے بهي چندرامس نام سے یاد کیا هی اور اُسکا کم اصل هونا
اور سلطنت کا غصب کرنا جسکا بیان یونانیوں اور هندوؤں غرضکه دونوں
کي کتابوں میں پایا جاتا هي اور یهه بات که اُسکی سلطنت کہاں واقع
تهي میگاستهینز نے جو یونانیوں کیطرف سے اُسکے دربار میں بطور سفیر
کے حاضر رهتا تها لکهي هي اور اُسکي رعایا کو یوناني پراسي کہتے تهے
پراسي پراچي کے مطابق هی اور پراچي وه اصطلاح هی جس سے هندو
جغرافیه دانوں نے اُس ملک کو جهاں مگادا واقع هی لکها هی
نام اُسکی راج دهاني کا یوناني پالي بتهرا کہتی هیں اور هندو پتالي پتر
لیتی هیں اِسکی بعد جو تحقیقیں برهمنوں کي تحریروں وغیره کے ذریعه
سے کي گئیں اُن سے چندراگپتا کي تاریخ کسیقدر زیاده درستي کے ساتهه
قایم هوگئي چنانچه ولفورڈ صاحب کي راے کے موافق وه تین سو پچاس
برس اور پروفسر ولسن صاحب کي راے کے بموجب تین سو پندره برس
قبل مسیح علیه‌السلام کے هوا اور اِن دونوں رایوں کو ایسا استحکام جس
کچهه شک گمان بهي نه تهابدهه مذهب والوں کے واقعات کي ایسي [تاریخ
کے نقشوں سے جو دور دور کے ملکوں مثل آوا اور لنکا سے بهم پهونچے اُن

† کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۲ کے دیباچه کا] صفحه ۲۷
‡ کتاب تماشه‌گاه هندوان جلد ۳ صفحه ۳

ے تیسرا اسوکا تھا جو تمام ملکوں کے بدھ مذھب والوں میں اس وجھہ
ے مشہور ھی کہ وہ اس مذھب کا نہایت ترقی دینے والا اور نہایت سرگرم
ومستعد پیرو تھا *

ان دونوں پچھلے راجاؤں کے ذریعہ سے ھندوستان اور یورپ کے واقعات
تی تاریخوں کے ملانے کا سلسلہ ھمارے ھاتھہ لگتا ھی اور ھندوؤں کے
ریخی حالات کے زمانہ کی حدیں گو وہ کامل یقین کے قابل نہوں قایم
وسکتی ھیں *

ھندو مصنفوں نے کسی غرض سے جو غالباً کرشن جی کی شان و
یت اور عظمت بڑھانا معلوم ھوتی ھی مھابھارت کی لڑائی کے اخیر اور
رشن جی کے وفات سے کلجگ کی ابتدا قایم کی ھی اگرچہ زمانہ مذکور
کلجگ کے شروع ھونے کی نسبت خود ایک ھندو مصنف نے اعتراض
ھی اور اور مورخوں کے بیان سے بھی اسکی غیر معتبری معلوم ھوتی
مگر اب بھی اسکو بلا عذر و حجت مانا جاتا ھی *

چندراگپتا سلیوکس کا ھمعصر تھا

اور اسوکا اینٹیئوکس کا ھمعصر ھوا

راجاؤں کی اس فہرست سے جو پوران میں سے لی گئی ھی چندراگپتا
سلیوکس کے ھمعصر ھونے کی تحقیق کرنے میں سرجونس صاحب
اگپتا اور سندرکتس یا سندرا کپٹس کے نام کے مشابہہ ھونے سے جسکی
بت یونانی مورخوں نے لکھا ھی کہ اسنے سلیوکس کے ساتھہ عہدنامہ
یت حیران ھوئے *

سلیوکس ایک بڑا سردار سکندر اعظم کے سواروں کی فوج کا افسر ھندوستان کے
ی سکندر کے ھمراہ تھا اور اسوقت عمر اسکی چونتیس برس کی تھی اور بڑا
ک جوان تھا اسکا باپ اینٹیئوکس فلپ ثانی یعنی دوسرے فیلقوس سکندر
کے باپ کے ھاں بڑے پایہ پر تھا اور مقدونیہ کا رھنے والا تھا بعد وفات سکندر
ک شام وغیرہ کا سلیوکس بادشاہ ھوگیا تھا (مترجم)

اعتبار کے قابل معلوم هوتي هیں اور اکثر باتیں اُنکي خارجي دلیلوں سے
ثابت هوتي هیں *

ان فہرستوں کي تصدیق اکثر مذهبي کتبوں اور وقفي جاگیروں سے
هوتي هی یهه وقف کي سندیں اکثر پتهروں اور تانبے کے پتروں پر جو
بالکل صحیح و سالم بهم پهونچتي هیں پائي جاتي هیں اُنمیں صرف وقف
کي تاریخ وغیرہ هي کندہ نهیں هوتي بلکه اُس راجه کے ابا و اجداد کے
نام بهي همیشه هوتے هیں جسنے وہ وقف کیا هوتا هی اگر یهه پترے بقدر
کافي بهم پهونچ جاویں تو تمام راجاؤں کي تاریخ سلسلهوار قایم هوسکتي
هی لیکن بالفعل جو ملے هیں وہ مسلسل نهیں خاص خاص مقاموں
کي تاریخوں کے کام کے هیں لیکن عام واقعات کي تاریخ میں کچهه مدد
اُنسے نهیں حاصل هوتي *

مگادا کے راجاؤں کے زمانه کا بیان

صرف مگادا کے راجاؤں کے خاندان کا سلسله مختلف قسم کے استحکام
اور ثبوت کے ساتهه مهابهارت کي لڑائي سے سنه ۵۰۰ ع تک همکو حاصل
هوتا هی یعني وہ اُس زمانه کے قریب کے کل متدم واقعوں تک بخوبي
پهونچتا هی *

سهادیوا مهابهارت کي لڑائي کے آخر میں مگادا کا راجه تها
اور اُس سے پینتیسواں راجه اجیتا سترو جسکے عهد میں سکیا
گوتاما بدہ مذهب کا باني ظهور میں آیا اور اس بات میں کچهه شک
نهیں که سکیا حضرت عیسی علیه‌السلام سے قریب پانسو پچاس برس کے
پهلے هوا هی اسکے ثبوت کے لیئے همارے پلس برهما اور لنکا اور سیام
اور هندوستان کے باهر کے بدہ مذهب والی مورخوں کي شهادتیں موجود
هیں جنسے اجیتا سترو کا زمانه قایم کرسکتے هیں *

اور اجیتا سترو سے چهٹا نندا راجه تها جسکي تاریخ پر اور واقعوں
کي بهت سي تاریخیں منحصر هیں نندا سے نواں چندراگپتا اور چندر

پہلے قبل مسیح علیہ السلام تک زمانہ کا حال معلوم کرسکتے تھے لیکن خود ان فہرستوں کے بیان میں ایسا تناقض ہی کہ اُسکے سبب سے کسی اعتبار نہیں ہوسکتا دونوں فہرستوں کے شروع ہی پر جو نام ہیں وہ ہمزمانہ اور بہن بھائی ہیں مگر پھر بھی چندر بنسی خاندان میں زمانہ میں صرف اَڑتالیس نام ہیں جس میں سورج بنسی خاندان پچاس نام ہیں اور سری کرشن جی جنکو خود پوران میں رام چندر جی بعد کے زمانہ میں مانا گیا چندر بنسی میں پچاسویں درجہ پر ہیں رامچندر جی سورج بنسی میں ترپنسٹھویں درجہ پر ہیں † ان کے مطابق کرنے میں جو لوگوں نے قصد کیئے ہیں اُنسے اُنمیں اور زیادہ تر ہوگیا مگر کم نہوا بقول شاعر رشک زلف یار ہیں میرے دلکے سرور اور اولجھہ اوٹھتے ہیں بیٹھے جبکہ سلجھانے کو ہم ساتھ جو قصہ پوران میں مندرج ہی وہ اُنکو طفلانہ اور لغو باتوں کے سے اور بھی زیادہ بے اعتبار ٹھہراتا ہی اگرچہ بہت سے ایسے راجاؤں بہت کی ہوگی جنکے نام اُس فہرست میں داخل ہیں اور اُس میں بھی اعلی واقعات کچھہ کچھہ شامل ہونگے مگر کرشن جی مہابھارت کے معرکہ تک اُن سے کوئی بنا ہمکو ایسی نہیں نظر آتی سلسلہوار ہندوؤں کے واقعات کی تاریخ قایم کیجاوے *

مہابھارت کے زمانہ سے ہندوستان کے مختلف حصوں کے راجاؤں بہت سے فہرستیں ہمکو ملتی ہیں اور وہ علحدہ علحدہ کسیقدر

ان فہرستوں کے تہایت عمدہ نسخوں کے واسطے تو پرنسپ صاحب کے نقشوں کے وغیرہ کو دیکھو اور اُس سے پہلے مباحثوں کے واسطے جونس صاحب کی تحریر کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ اور کرنل ولفورڈ صاحب کی تحریر کی جلد ۵ صفحہ ۲۴۱ و ۲۸۷ اور وارڈ صاحب کی کتاب کی جلد ۱ صفحہ ڈاکٹر ہملٹن بکانن صاحب کے نسب نامہ ہندوؤں کو دیکھو اور پروفیسر ولسن وشنو پوران کے صفحہ ۶۴ وغیرہ اور خود پوران کے حصہ ۴ باب ۱ ۳۴۷ کو بھی ملاحظہ کرو

هندوؤں کي قديم تاريخوں يعني زمانوں کا قايم کرنا غير ممکن هی

پس حالات مذکورہ کے لحاظ سے همکو جگوں اور کلپوں اور مانونترو
سے در گذر کرکے هندوؤں کے واقعات کي تاریخ ایسي اور ماخذوں سے م
خود هندوؤں سے همکو حاصل هوئي هيں دریافت کرني چاهيئے *
یهه بات هم بيان کرچکے هيں که بيد غالباً چودہ سو برس پهلے حضر
مسيح عليه السلام سے لکهي گئے هيں ليکن اس تاريخ کے ساتهه کوئي تاريخ
واقعه حسب اطمينان خاطر متعلق نهيں هوسکتا شايد هيئت دان پارسر
چودهويں صدي قبل مسيح عليه السلام ميں هوئے اُنسے اور اُنکے بيٹے بيا
سے جو بيد کے مولف هيں بهت سے ايسے شخص جنکا بيان تاريخ
واقعات يا ديوتوں کے حالات ميں شامل هی متعلق هيں ليکن دونوں صور
ميں بهت سے ايسے شخص جو اُنکے همعصر ٹهرائے گئے هيں ايسے زمان
ميں گذرے معلوم هوتے هيں جنميں بهت بڑا تفاوت پايا جاتا هی اور
بزرگ آدميوں کے ايام حيات کو جو لغو زمانوں سے منسوب کرديا گيا
اسوجهه سے اُنکے حالات سے کسي معامله کے تصفيه کرنے ميں کچهه
نهيں ملسکتي *

سورج بنسي اور چندر بنسي راجاؤں کي نسلونکي تاريخ

جس دوسري وجهه سے همکو هندوؤں کے واقعات کي تاريخ قايم کر
توقع کرني چاهيئے تهي وہ اُن فهرستوں سے ممکن تهي جو پورانوں
راجاؤں کے دو معتبر خاندانوں يعني سورج بنسي اور چندر بنسي کي
هيں جنهوں نے گنگا جمنا کے دوابه اور اجودهيا کي سلطنتوں کي بن
کي اُن ميں سے کسي نه کسي سے قديم هندوستان کے تمام راجاؤں کے خا
برآمد هوئے هيں سرجونس صاحب کے حساب کے مطابق هم تين هزار ب

ایک دن ٹھہراتے هیں اِس دن میں چودہ مان ونترا یا زمانے شامل هیں
جنمیں سے هر ایک میں دنیا ایک منو کے تحت و تصرف میں هوتي
هی اور هر مان ونترا اِکہتر مها جگ یعني بڑے طول و طویل زمانوں سے
بنا هوا هی اور هر مها جگ میں چار جگ غیر مساوي مدت کے هوتے
هیں یهه چاروں جگ یونانیوں کے سونے چاندي پیتل اور لوهی کے چاروں
زمانوں سے کچهه مشابهت رکهتے هیں *

صرف یهه پچهلي هي تقسیم انسانوں کے کار و بار سے متعلق هوسکتي
هی † اول جگ یعني ست جگ سترہ لاکهه اٹهائیس هزار برس کا هي
دوسرا یعني تریتا جگ بارہ لاکهه چهیانوہ هزار برسوں کا هی اور تیسرا
جگ یعني دواپر آٹهه لاکهه چونسٹهه هزار برس کا اور اخیر یعني کلجگ
چار لاکهه بتیس هزار برس کا هی اس موجودہ مان ونترا کي اخیر یعني
کلجگ میں سے چار هزار نو سو اکتالیس برس گذر چکے هیں جنمیں
سے تاریخانہ واقعات گذرے هیں مگر اُنمیں سے بعضی اس سے پهلے
زمانوں میں قرار دیئی گئے هیں اوراگر اُنکو زیادہ قابل یقین زمانہ میں
رکها جاوے تو وہ تاریخ واقعات میں کسیطرح شمار نهیں هوسکتي ‡ *

* فیرد صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحه ۲۲۸ لغایت ۲۳۲

† منو کے قوانین کي تاریخ کو جو اصل میں نوسو برس قبل مسیح علیه السلام
کے میں لکهي گئي هی تاریخ واقعات کے لکهنے والے هندو اِن چاروں جگوں
کیسا قریب سات مان ونترا کے پهلے قرار دیتے هیں جو ایک ایسي مدت هی
جو ... لاکهه بیس هزار کو اکہتر چهه گنی سے ضرب دینے سے حاصل هوتي هی
(... تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحه ۱۱۴) اور سورجا سیدهانتا جو
... میں لکهي گئي هی وہ منو کے قوانین سے کم قدیم ماني گئي هی اور
... جگ کي وجي قرار دیکر صرف بیس لاکهه سے تیس لاکهه برس کي مدت
... اور رام چندر جي کي تاریخ کو جو حقیقت میں ایک ایسے شخص هیں
... تاریخ سے متعلق هوني چاهیئیں دوسرے جگ میں قرار دیتی هیں جسکو
... سے دس لاکهه برس هوے

و مغربي قوموں میں اُسنی قرار دیا هی علاوہ اسکی ملک چین کا نام مدّتوں
کے زمانہ سے مدتوں کے بعد چین مشہور هوا *

– اگر کرنل ولفورڈ صاحب کے نہایت عالمانہ اور تیز فہمي کے نتیجوں کا
اعتبار نکیا جاوے تو جو جواب مضمون جغرافیہ کے اُن مضمونوں پر لکھے
گئے جنکا ماخذ سنسکرت هی اُنسے اسبات کا دریافت کرنا نہایت دشوار
هی که هندو مصر سے کسطرح کي واقفیت رکھتے تھے حالانکہ اُن یوناني اور
رومي جہاز رانوں کي آمد و شد سے جو مصر سے اکثر هندوستان کے ساتھہ
سیکڑوں برس تک تجارت کرتے رهے یہہ توقع هوسکتي هی که هندو مصر
کے حال سے واقف هوگئے هونگے *

تیسرا باب

تاریخ واقعات کا بیان

خیالي یا مصنوعي زمانے

زمانہ کے حساب میں جو هندوؤں نے اور قوموں کي نسبت حد سے
زیادہ مدتیں قایم کي هیں اُن پر کچھہ گفتگو کرني فضول معلوم هوتي هی
اگرچہ وہ مدتیں هیئت کے اصول پر قایم کي هوئي هیں مگر علانیہ لغو اور
خیالي هیں اور اُس توجہہ کے قابل نہیں هیں جو یورپ کے عالموں نے
اُن پر کي هی *

نوڈز † اور ایپسائیڈز ‡ کي کامل گردش جو اُنکے خیال میں چار
ارب بتیس کرور برسوں میں پوري هوتي هی اُسکو وہ ایک کلپا یا برهما

† نوڈز طریق الشمس کے دایرہ کے اُن نقطوں یا مقاموں کو کہتے هیں جہاں
سیارہ کي گردش کا محیط مقاطع کرتا هی یعني راس و ذنب (مترجم)

‡ ایپسائیڈز سیارہ کے اُن دونوں مقاموں کو کہتے هیں جو قدیم زمانے میں
زمین سے نہایت قریب اور نہایت بعید سمجھے جاتے تھے اور اب آفتاب سے نہایت قریب
اور نہایت بعید سمجھے جاتے هیں یعني اوج و حضیض (مترجم)

یہ هندوستان هي میں واقف هوئی اُن ملکوں کے حال سے بالکل ناواقف رہے جہاں سے وہ اُن کے ملنے والی آئی تھی نہایت صاف اور روشن سراغ جو هم نے رومیوں کے ساتھہ اُن کي واقفیت کا لگا یا هی وہ یہہ هی کہ کلبروک صاحب فرماتے هیں † کہ ساتویں آٹھویں صدي کا ایک هندو مورخ اپنی کتاب میں بیان کرتا هے کہ وحشیوں کي زبانوں کا نام فارسیکا اور یاونا اور روماکا اور بار برا هیں اِن میں سے اول کي تین زبانوں سے فارسي اور یوناني اور رومي معلوم هوتي هیں *

وہ مغربي ملک جس کو روماکا کہا هے اور اُس کي نسبت بیان کیا هی کہ جب لنکا میں صبح هوتي هی تو اُس ملک میں آدھي رات هوتي هی شاید روم هي هو چنانچہ اس ملک کا ذکر سدھا نتا شریمني ‡ کے ترجمہ میں مندرج هی اس سے معلوم هوتا هی کہ برهمن مسلمانوں کے هندوستان میں آنے سے بہت پہلے اُس ملک سے واقف هوگئی هوں گی ملک چین کا حال بیشک وہ جانتی تھے همارے پاس ایک چیني سیاح کا جو هندوستان میں آیا سیاحت نامہ موجود هے اور چیني مصنفوں کي تحریروں سے ثابت هوتاهی کہ مگادا کے راجاؤں نے ... اور اور پچھلي صدیوں میں چین کو ایلچي بھیجی منو کے بیان میں ایک قوم کا ذکر چین کے نام سے موجود هی مگر اُس کو شمال

† حالات رائل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۸ صفحہ ۳۶۷

‡ وارڈ صاحب کي هندوؤں کے حالات کي کتاب جلد ۴ صفحہ ۴۵۷ اور روماکا کا ... کو روما کا سمجھہ کر کرنل ولفورڈ صاحب نے بھي کیا هی (کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۸ صفحہ ۳۶۷ اور اور مقام بھي) لیکن اسبات پر غور کرني ... کہ روم اور اٹلي کے حال سے اهل مشرق ابتک بالکل ناواقف هیں ایران ... بھي روم سے مراد ایشیا مائینر یعنی ایشیا کوچک هوتي هی اور قیصر روم کا ... لس سے پہلے بھي کہ وہ مسلمان شاهنشاهوں قسطنطنیہ پر اُن کے نزدیک ... هوگیا هی قسطنطنیہ هي کے شاهنشاهوں کا جانتي هیں اصل روم کے شاهنشاهوں کا جو اٹلي میں واقع هی نہیں جانتي

نہوتا اور خانہ نشینی مرغوب هوتی تو وہ باقی تمام دنیا سے علحدہ اور بے تعلق رهتے *

دریاے انڈس سے آگے دو مقاموں میں هندوؤں کا موجود هونا هماری اس راے کو جو اوپر مذکور هوئی ضرر نہیں پہنچاتا جو هندو سمندر کے ساحل پر آباد هیں غالباً وہ ملکی جھگڑوں کے سبب سے اپنے ملک سے نکلکر ایسے مقاموں میں جو نہایت قریب اُن کو ملے آباد هوگئی هونگی (تیسرے تتمہ کو دیکھو) اِن میں سے جو هندو شمالی پہاڑوں میں جاکر آباد هوئے اُن کا حال همکو کسیطرح معلوم نہیں هوسکتا مگر یہہ معلوم هوتاهی کہ سکندر کے زمانہ میں اِن دونو کو (یعنے پہاڑوں کے رهنے والے اور ساحل دریای شور کے رهنی والی هندوؤں کو) هندوستان سے کچھہ تعلق نہیں رها تها اور اکثر باتوں میں اهل هند سے وہ مختلف هوگئی تهے مگر پهر بهی کسی غیر قوم کے حال سے وہ آگاہ نہیں هوئے اور اگر کچھہ هوئی بهی تو اپنے هم وطن میں اور غیر قوموں کے لوگوں کے آنے جانے سے هوئی *

آج کل علاوہ سادہ سنت فقیروں کے جو بحر کاسپیئن پر باکو اگ کا مقدس سمجھہ کر اور استرخان اور ماسکو قدیم دارالسلطنت روس تک چلتی پهرتے چلے جایا کرتے هیں شکار پور کے رهنی والی هندو جو دریاے اٹک پر ایک شہر هی بطور ساهوکار اور سوداگر کے ایران اور ترکیستان اور روس کے شہروں میں رهتی هیں مگر اپنے اصل هموطنوں کو کسی قسم کی عام واقفیت اور آگاهی کا فایدہ پهونچا نے میں کوشش نہیں کرتے *

هندوؤں کے پاس پروس کی قوموں میں سے بهی چند هی قوموں کا حال هندوؤں کی قدیم کتابوں میں پایا جاتا هی وہ یونانیوں سے واقف تهے اور اُنکو یونا کهتی تهے بعدہ اُن سب قوموں کو جو شمال و مغرب سے فتح کرنے والي آئیں وہ یونا کهنی لگی اور یہہ خیال کرنے کی معقول وجهہ هی کہ ستهیا والوں کو ساکا کهتے تهے † لیکن هندو اِن دونوں قوموں

† حسب قول یونانیوں کے قدیم ایرانی اُن کو ساکي کهتی تهے

جمبودیپ کا نام کبھي تو هندوستان کے ساتھہ منسوب کیا گیا هی اور بعض اوقات اُسکو بھارتا کہا هی *

معلوم هوتا هی که وہ ملک اور اُسکے آس پاس هي کے ملک کل زمین کے وہ حصے تھے جو هندوؤں کو معلوم تھے *

هندوؤں کي قدیم کتابوں سے هندوستان کي قسمتیں جو از روے جغرافیه کے کي گئي تھیں معلوم هوتي هیں اور هر قسمت کے شہروں اور پہاڑوں اور دریاؤں کي فہرستیں موجود هیں گو وہ بہت کچھہ تاریک اور بے ترتیب هیں مگر باوجود اسکے اُنمیں سے زمانه حال کي قسمتیں اور شہر اور پہاڑ وغیره پہچانے جا سکتے هیں *

لیکن هندوستان کے سوا اور جو کچھہ اُنکے جغرافیه میں هی وہ ایسا بے بنیاد کہانه هی که زمانه حال کے جغرافیهدانوں نے جسقدر کوششیں اُسکے بیان اور اُجلا کرنے میں کیں وہ سب رایگان گئیں † *

یہه بات بیان کرنے کے قابل هی که دریاے اتک سے آگے کسي مقام کا سنسکرتي نام اُن ناموں سے جو سکندر کے همراهي مورخوں نے لکھے هیں بہت کم مطابق هوتا هی حالانکه جسقدر نام هندوستان کے اندر کے هیں وہ سب مطابق هیں اسلیئے یہه معلوم هوتا هی که قدیم زمانه کے هندو بھي ولایت سے ایسے هي متنفر تھے جیسے که زمانه حال کے نفرت کرتے هیں اگر اور تمام انسانوں کو هندوؤں کیطرح تفتیش اور تلاش کا شوق

† اسبات کے قایم کرنے میں جو نا کامیابي هوئي اُسکا حال کرنل ولفورڈ صاحب کے حصه کو دیکھنے سے جسمیں هندوستان کے مغربي مقدس جزیروں پر گفتگو هی معلوم هوتي هی (کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۸ صفحه ۲۶۷) اُسي قسم کي تحقیقات کے دریافت کرنے کے واسطے بہتر سامانوں کا موجود هونا اُسي مصنف کے جواب میں متعلق اُس حصه هندوستان سے جسمیں گنگا بہتي هی (کتاب تحقیقات جلد ۱۴ صفحه ۳۷۳) اور اوریئنٹل میگزین جلد ۴ کے ایک جواب مضمون سے ثابت هوتا هی وشنوپران کي دوسري کتاب کے پہلے چاربابوں کو بھي دیکھو صفحه ۱۶۱

میں ایسا ہي مشہور اور نامور ہاتے ہیں جیسے کہ وہ ہمیشہ سے چلے آئے ہیں لیکن باایںہمہ اُنمیں بز دلي اور اپني بات پر نہ جمنا اور ہر بات کو کہاني اور قصہ کي ملاوت سے خراب کر دینا اور پوجا پاٹ کرانے والوں کا مفروضہ فائدوں کي طمع سے صدق اور راستي کو ضایع کرنا موجود ہیں *

دوسرا باب

ہندوؤں کے علم جغرافیہ کا بیان

ہندوؤں نے بہ نسبت کسي اور علم کے جغرافیہ میں بہت کم ترقي کي ہی

اُنکے جغرافیہ کے بموجب میرو پہاڑ † دنیا کا مرکز ہی یہہ ایک بڑا پہاڑ گاو دم شکل کا ہی اور اُسکے پہلو جواہرات کے اور اُسکي چوٹي زمین کي بیکنتھہ ہی اس پہاڑ کا خیال اُنکو ہندوستان کے شمالي پہاڑوں سے ہوا ہوگا مگر یہہ پہاڑ اُس سلسلہ کا یا کسي اور ایسے سلسلہ جو دیوتوں کي کہانیاں لکھنے والوں کے عالم خیال میں موجود ہو کوئي جز نہیں معلوم ہوتا *

اور اُس پہاڑ کے گرد ساتھہ دایرہ زمین کے اور ساتھہ دایرہ سمندر ایک دوسرے کے بعد واقع ہیں *

ان دایروں میں سے سب سے پہلا دایرہ زمین کا جمبو دیپ جو پہاڑ کے قریب ہی نمکین سمندر کے دایرہ سے گھرا ہوا ہی اور اسي دایرہ میں ہندوستان واقع ہی ‡ *

باقي چھہ دایرے دودھ اور شراب اور گنے کے رس وغیرہ کے سمندر سے ایک دوسرے سے علحدہ ہیں یہہ بات بالکل لغو معلوم ہوتي ہی

---

† بعضے میرو پہاڑ سے قطب شمالي سمجھتے ہیں یہہ کچھہ ہي ہو مگر ہندوؤں کے جغرافیہ میں یہہ ایک ایسا نقطہ ہی جسکي جانب ہر شی مایل ہی

‡ کرنل ولفرڈ صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۸ صفحہ ۲۹۱ و ۲۹۸ وغیرہ

جو کچھہ کہ ہم بیان کرچکے هیں اس سے غالباً یہہ بات معلوم نہیں
هوتي کہ هندوؤں نے علم هندسہ اور حساب یونانیوں سے لیا هوگا اور اور کوئي
علم ایسي نہیں هی جو اُن علموں میں هندوؤں پر تقدم کا دعوی کرسکے
اور جبر و مقابلہ میں جس طور و طریقہ سے اُنہوں نے تحقیقیں کي
هیں وہ ایسا اُنکے ساتھہ مخصوص هی جس سے ثابت هوتا هی کہ وہ
باتیں بھي اُنہیں کي ذاتي هیں *

جبر مقابلہ میں اهل عرب کے دعوی هندوؤں کے مقابلہ میں پیش
کئے هیں لیکن کالبروک صاحب نے بخوبي اسبات کو ثابت کیا هی
اهل عرب کو جبر و مقابلہ کا علم حاصل هونے اور اُنمیں دقیق علموں
ابتدا سے پہلے هندوستان میں کمال کو پہنچ چکا تھا † *

جو کچھہ اهل عرب اور هندو مشترک علم رکھتے تھے اُسکو یہہ سمجھنا
... هی کہ عربوں کو هندوؤں سے حاصل هوا هوگا اور گو اُنکي پچھلي
... اور تحقیقیں کیسي هي کچھہ کیوں نہ بڑي هوں یہہ یاد رکھنا
... کہ اُنہوں نے آٹھویں صدي تک جسمیں اول هي اول یونانیوں کے
خزانوں تک دسترس پائي اپني تحصیل شروع نہیں کي تھي *

... اِن معاملوں میں اُسیطرح جسطرح اور تمام اُن معاملوں میں
برهمنوں کے علم و هنر سے متعلق هیں تمام بڑے عالموں کي تصنیفوں
... ایسي رائیں سمجھنا چاهیئے جو موجود حالتوں پر دي گئي
... اُنکو اُسوقت تک کہ هم شنسکرت سے بخوبي آگاہ هوکر قطعي راے
... ایسا سمجھنا چاهیئے کہ اُنپر اعتراض اور حجت عاید هوسکتي

... حال علم کي تاریخ خاص کر اس وجہہ سے زیادہ دلچسپ هوتي
... همکو اُس قوم کي خصلت پر جسکو وہ علم حاصل هو راے دینے
... حاصل هوتا هی اسي اعتبار سے هم برهمنوں کو محنت اور ذهانت

... کالبروک صاحب کا جبر و مقابلہ و حساب وغیرہ

یونانیوں کے ہیئت اور اُنکے ایکسنٹرک † اور اِپیسائکل ‡ کے آلات کی مشابہت سے جسکو مشکل سے اِتفاقی خیال کیا جاسکتا ہی یہہ یقین کرنا بیجا نہوے کہ ہندوؤں نے یونانیوں سے وہ علم حاصل کیا جس سے وہ اپنے ناقص علم ہیئت کی اصلاح اور ترقی کرسکے تو میں بھی اِس راے کو ناپسند نہیں کرونگا اور قیاس لڑانے کی بہ نسبت اور بھی زیادہ وجہہ اِس بات کے سمجھنے کی کہ جس زمانہ میں اہل عرب نے علم ہیئت کی تحصیل شروع کی ہندو اس سے پہلے یونانیوں کی ہیئت سے واقف ہوچکے تھے معلوم ہوتی ہی * ۱

ایک اور مقام میں § کالبروک صاحب یہہ راے دیتے ہیں کہ غالب ہندوؤں نے منطقة‌البروج کا پتا یونانیوں سے پایا ہوگا اور طریق‌الشمس کی تقسیم جو قدیم سے ستائیس حصوں میں اُنکے ہاں تھی اُسکو اُس کے مناسب کرلیا ہوگا اور وہ یہہ بھی خیال کرتے ہیں کہ ہندوؤں نے نجوم بالکل مغرب سے حاصل کیا ہوگا || *

---

† دو ایسے مشترک دائروں میں سے ایک کو کہتے ہیں جنکا مرکز متحد (مترجم)

‡ ایک ایسے چھوٹے دائرہ کو کہتے ہیں جسکا مرکز کسی دوسرے بڑے دائرہ کے محیط کے ساتھہ گردش کرتا ہو (مترجم)

§ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۹ صفحہ ۳۲۷

|| علاوہ اُن باتوں کے جو ابھی بیان ہوئیں اور اُنمیں ہندو اور قدیم قوموں سے سبقت لیگئے کالبروک صاحب دو باتیں علم ہیئت کی اور لکھتے ہیں ایک مقامات اعتدال کا مشرق سے مغرب کیجانب کو نہایت آہستہ بڑھنا جسمیں ہندوؤں کی راے بطلیموس کی نسبت اُسیقدر زیادہ صحیح ہی جیسی کہ اہل عرب کی راے جنکو ہندوؤں کے بعد کمال ترقی حاصل ہوئی تھی اور دوسری بات زمین کی گردش اپنے محور پر ہی جس پر پانچویں صدی میں بحث و مباحثہ کیا ہی ... کی طرف اِس سے پہلے ہریکلٹس نے اِشارہ کیا مگر یونانیوں نے مدت تک اُسپر ... نہیں کی اور یورپ میں کوپرنیکس کے زمانہ تک اِس مسئلہ کو رونق اور ... حاصل نہوئی تھی ۔

هندوؤں کا تها وہ صرف اُنکي ذات پر مخصوص و منحصر هي نہیں تها بلکہ وہ ایسے اصولوں پر مبني هی جنسے کوئي اور قدیم قوم مطلق واقف نہي اور اُس سے ایسي تحقیقوں کا علم ظاهر هوتا هی جنسے اب سے دو سو برس پہلے تک اهل یورپ بهي واقف نہ تهے الغرض اُنکي هیئت لیئے جسقدر مذکورہ تحقیقوں پر حصر رکھتے هیں اُسقدر اُنکي نسبت عیاں هی کہ اُنکا کسي غیر قوم سے حاصل کرنا ممکن نہ تها اور اُن حصوں کي نسبت بهي جو ایسي تحقیقوں پر منحصر نہیں هیں انصاف یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جن لوگوں میں ایسا کچهہ ذخیرہ استعداد فہم فراست کا هو اُنکو اور غیر قوموں سے سہارا تکنے کي حاجت پڑي

غالباً ایسا معلوم هوتا هی کہ اگر هندوؤں نے غیروں سے کچهہ لیا بهي تو ایسے زمانہ میں لیا هوگا کہ اُنکا علم هیئت بڑي ترقي پر پهنچ هوگا اُنکے اور غیر قوموں کے علم هیئت کے قاعدوں کے جن حصوں نہایت قربت هی اُنمیں بالکل مشابہت نہونے سے یہہ معلوم هوتا هی گویا اُنہوں نے اپنے تعلیم کرنیوالوں کے مسئلوں کي صریح نقل کرنے بجاے کچهہ کچهہ خلاصہ لے لیا *

یہہ بات خلاف قیاس نہیں هی کہ اُنہوں نے بطرز مذکورہ سکندریہ والیوں سے کچهہ کچهہ لیا هو اِسکا ثبوت کالبروک صاحب کے کلام سے بهي معلوم هوتا جنہوں نے اپنے معمولي علم اور ذهانت سے بلا طرفداري اِسمیں گفتگو کي هی چنانچہ کالبروک صاحب یہہ بات ثابت کرکے پانچویں صدي کے هندو مصنف یاونا لوگوں کي هیئت کا ذکر تعظیم سے کرتے هیں اور اِسمیں کچهہ شک نہیں کہ یاونا سے اِس موقع پر اُنکے یوناني مراد هیں اور ایک هندو مصنف کے ایک رسالہ کا نام روماکا هی جس سے غالباً مغربي یعني رومیوں کے علم هیئت پر پایا جاتا هی یہہ فرماتے هیں کہ اگر ان وجوهات لوز هندوؤں اور

ہندوؤں کے علم کي اصلیت

ہندوؤں کے علم کي اصلیت کے باب میں مذکورہ بالا بیانوں کے ذریعہ
سے راے قایم ہوسکیگي ہندوؤں کے علم ہیئت میں کسي کلیہ قاعدہ کا نہو
اور جو مختلف حصے علم کے ہمکو معلوم ہوئے ہیں اُنکي شایستگ
کا مساوي نہونا اور ثبوتوں اور لکھي ہوئي تحقیقتوں کا نپایا جانا اور اُ
آلات کا بیڈھنگاپن جنکو برہمن کام میں لاتے تھے اور اُنکي تحقیقوں کا کام
نہونا اور ایک درجہ خاص پر پہنچکر ترقي کا تھم جانا اِس بات کي
مستحکم دلیلیں ہیں کہ اُنہوں نے اپنا علم کسي غیر ماخذ سے لیا ہ
لیکن برخلاف اِسکے اُنکي ترقي کے زمانہ کي اِبتدا میں تمام اور قوم
اِنسے بھي زیادہ جاہل تھیں اور زیادہ ترقي کا زمانہ میں جب کہ غا
یہہ بات ممکن تھي کہ وہ کسي غیر قوم سے کچھہ حاصل کرتے تو اُ
حال یہہ ہی کہ اُس زمانہ میں جو طریق علمي تحقیقاتوں وغیرہ م

یولر صاحب ناکام رہے صرف ڈي لاگرانج صاحب نے سنہ ۱۷٦۷ ع میں پورا حل ک
اگرچہ برہما گپتا نے چھٹي صدي میں ایسے ہي کمال کے ساتھہ حل کردیا تھا ا
یوناني جبر مقابلہ دانوں پر ہندوؤں کي فضیلت اُنکي تحقیقوں کے سبب ایسي ص
نہیں ہی جیسے کہ وہ اپنے قاعدہ کي عمدگي سے جو ڈائي فانٹس کے قاعدہ سے ک
مشابہت نہیں رکھتا (اسٹریچي صاحب کي بیجا گنت جسکا حوالہ آڈن برارو
جلد ۲۱ صفحہ ۳۷۴ و ۳۷۵ میں ہی) اور اپنے اعمال ستہ یعني تضع
تنصیف جمع و تفریق اور ضرب و تقسیم کے کمال کے باعث سے حاصل ہی (کال
صاحب کا جبر و مقابلہ ہندوستاني جسکا حوالہ آڈن براررویو جلد ۲۹ ص
۱٦۲ میں ہی) ہندوؤں کا ایک نہایت عمدہ عمل جسکو کٹا کا کہتے ہیں
میں جسوقت تک کہ باکٹ ڈي میزیریئک صاحب نے سنہ ۱٦۲۴ ع میں
کسیکو معلوم نہ تھا اور وہ حقیقت میں وہي ہی جسکو یولر صاحب نے بیا
ہی (اڈن براررویو جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۱) ہیئت کي تحقیقوں اور علم ہند
ثبوتوں میں جبر و مقابلہ کا استعمال جو اُنہوں نے کیا ہی وہ بھي اُنکي ہي ا
ہی اور جس طریق سے کہ وہ یہہ کام کرتے ہیں اب بھي تعریف کے قابل ہی (کا
صاحب کي تحریر جسکا حوالہ پروفسر والس صاحب نے یوني سپرا کے صفحہ ۱
۴۰۹ اور اڈن براررویو جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۸ میں دیا ہی)

کي راے میں وہ اُسي زمانہ میں ہوا ہی جبکہ ڈائي فانٹس نامي پہلا
مصنف جبر و مقابلہ کا یونان میں ہوا تھا یعني سنہ ۳۶۰ ع میں *

لیکن اِن دونوں میں گو کوئي زیادہ قدیم ہو اِس بات میں کسي طرح کي حجت نہیں کہ ہندو علم کو غایت درجہ پر پہنچانے کے کمال کے باعث سے برتري رکھتے ہیں چنانچہ آرجا بہاٹا ڈائي فانٹس سے صرف اُس کمال کے باعث سے فوقیت نہیں رکھتا جو جبر مقابلہ کي ایسي مساواتوں کے حل کرنے میں جنمیں کئي کئي مجہول مقداریں شامل ہوں یا کم سے کم اول درجہ کے عام سوالوں کے حل کرنے میں † اُسکو حاصل تھا بلکہ وہ اُن تحقیقتوں کے سبب سے بھي جو اُسنے اور اُسکے جانشینوں نے جبر و مقابلہ میں ایسي کیں جنکے کاوش کرنے اور بہم پہنچانے کا ہمارے قریب کے زمانہ کے محقق فخر کرتے ہیں ممتاز ہی لیکن میں آرجا بہاٹا جبر و مقابلہ کا موجد نہیں ہی کیونکہ یہہ ہر یقین ہوسکتا ہی کہ اُسکے زمانہ میں علم ایسي حالت پر مدتوں محنتوں اور ایجادوں کے بعد پہنچا ہوگا ‡ معلوم ہوتا ہی کہ اِسي زمانہ میں یا کم سے کم پانچویں صدي میں ہندوؤں کا علم بیشک کمال پر پہنچا ہوگا § *

---

* ایڈنبرا رویو جلد ۲۹ صفحہ ۱۴۲

† ایضاً صفحہ ۱۴۳

‡ ایڈنبرا رویو جلد ۲۱ صفحہ ۳۷۲ میں اِس سوال کا کہ (ک) کي وہ معلوم کرو کہ (ا) اور (ک) کا مربعہ مثبت (ب) برابر ایک مربعہ کے عجیب حال لکھا ہی چنانچہ اِس سوال کے حل کرنے کا اِرادہ اول ڈائي فانٹس نے کیا اور فرمات صاحب نے ڈائي فانٹس سے کچھہ زیادہ مساوات میں رکھکر جبر و مقابلہ جاننے والوں کے پاس اِمتحاناً حل کرنے کو بھیجا لیکن صرف صاحب نے اُسکي مساواتیں پوري کرکے ٹھیک وهي نتیجہ حاصل کیا جو بہاسکرا ۱۱۵۰ ع میں حاصل کرچکا تھا اُسي رویو کي جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۳ میں ایک لکھا ہی اور کالبروک صاحب کے قول کے بموجب اُسکي نسبت لکھا ہی کہ سنہ ع میں بہاسکرا نے جو اُسکا حل کیا تھا بالکل وهي ہی جسکے قریب قریب صاحب سنہ ۱۶۵۷ ع میں پہنچے اور اِسي سوال کے کامل حل کرنے میں

علم حساب کا بیان

علم حساب میں هندو کسور عشاریه کي ایجاد کے سبب سے جسکا موجد سب اُنہیں کو تسلیم کرتے هیں معزز اور ممتاز هیں اور معلوم هوتا هی که اسي تحقیق کے موجد هونے کے سبب سے علم حساب میں هندو یونانیوں پر بہت بڑا فخر اور فوق رکھتے تھے † *

جبر مقابله کا بیان

برهمن جبر و مقابله میں بهي اپنے همعصروں سے نہایت سبقت لیگئے هیں اُنکے اس علم کي تحقیقوں کے حالات همکو برهماگپتا کي کتابوں سے جو چهٹي صدي میں هوا اور بهاسکرا اچارجیا کي کتاب سے جو بارهویں صدي ‡ میں هوا دریافت هوتے هیں لیکن ان دونوں نے جو کچهه اپنے مضمون لکهے هیں آرجا بهاٹا کي تصنیف سے لیئے هیں جسکے زمانه میں معلوم هوتا هی که علم کمال کے درجه کو پهونچا هوا تها اگرچه اس مصنف کي تاریخ کا صحیح پتا پانچویں صدي سے پہلے نہیں ملتا مگر کالبروک صاحب

---

† اڈن‌براریو کي جلد ۱۸ صفحه ۲۱۱ میں ایک مصنف کي راے جو اس میں هندوؤں کي نسبت مخالفانه گفتگو کرتا هی نہایت توجهه کے قابل هی اُسکا یه هی که کسورعشاریه بہت پراني ایجاد نہیں هی کیونکه اگر فیساغورس کے زمانه میں هندوستان میں اس قاعدہ کا رواج هوتا تو اُسپر اُسکو اطلاع نهوني ممکن تهي

‡ بنٹلي صاحب اپنی اخر کتاب میں اپنے معمولي حساب کے طریقه سے یهه ثابت کرنا چاهتے هین که بهاسکرا نے اکبر کي سلطنت میں سنه ۱۵۵۶ع میں لکها هی اس مصنف کي ایک کتاب کي اصلي متن کے لکهے جانے کي تاریخ ایک مشهور شخص فیضي نے اپنے فارسي ترجمه میں جو اُسنے مرتب کرکے اکبر کے حضور میں پیش کیا تها بیان کردي هی اور یهه سب کو معلوم هی که هندوؤں کے دقیق علموں کي کچهه فیضي نے تحقیقاتیں کي هیں اُس زمانه میں نہایت مشهور تهیں [اسي کتاب کے نویں حصه کے تیسرے باب کو دیکهو] اسیطرح سے اور بہت سے مصنفوں نے جو بنٹلي سے پہلے گذرے هیں بهاسکرا کا حواله اپني تصنیفوں مین دیا هی جنکي صداقت سے بنٹلي صاحب کو انکار کرنا پڑا هی

صدي تک نهیں هوا تها † *

هندوؤں کے علم هندسه کا بیان

علاوہ اور باتوں کے اُنکا علم هندسه کا هنر مثلثوں کے مختلف ثبوتوں سے خصوماً اُس ثبوت سے جسمیں مثلث کے تینوں ضلعوں سے سطح دریافت هوتي هی جس سے یورپ کے لوگ اُس وقت تک واقف نه تهي کلاویس صاحب نے سولهویں صدي میں اُسکو مشتهر کیا ‡ اور اُس علم سے جو اُنکو نصف قطر کي مناسبت کا محیط دایرہ سے تها جسکو وہ ایک ایسے طریق سے جو اُنهیں پر مخصوص هی ظاهر کرتے هیں یعني ایک مقدار مفروضه اور ایک اکائي دونوں کے واسطے مقرر کر رکهي هی ثابت هوتا هی اس مناسبت کا حال جسکو یورپ کے بڑے بڑے عالموں نے کوشش کرکے استحکام بخشا هی هندوستان کے سوا زمانه حال تک اور ملک کے لوگوں کو معلوم نه تها § *

---

† اس قسم کا سوال وایتا کا هی جسکا ذکر پروفیسر پلیفیئر صاحب نے اُس کے ذیل میں کیا هی جسکو اُنهوں نے ایشیاٹک سوسئیٹي کے پاس بهیجا تها کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۴ صفحه ۱۵۲] پروفیسر پلیفیئر صاحب نے رایل سوسئیٹي کے حالات جلد ۴ میں هندوؤں کے علم مثلث پر ایک گفتگو چهاپي هی اور پروفیسر واٹسن صاحب نے نهایت عمدہ مفصله ذیل اپني راے دي هی — که کوئي قدیم کوئي کتاب کیوں نهو جسمیں بیان هم علم مثلث کا پاویں همکو یقین هی وہ کتاب اس علم کي آغاز میں نهیں لکهي گئي اسلیئے هم یهه نتیجه نکال سکتے هیں که سورجا سدهانتا کے لکهے جانے کے ایک مدت پهلے سے علم هندسه سے ماهر هونگے اُسمیں وتروں کي مقدار معلوم کرنے کا ایسا عمدہ قاعدہ موجود هی جو استعمال پهلے پهل برگز صاحب نے سترهویں صدي میں کیا [برٹش انڈیا جلد ۳ صفحه ۴۰۳ جو اڈنبراکیونیٹ لائیبریري میں موجود هی]

‡ اڈنبرا رویو جلد ۲۹ صفحه ۱۵۸

§ محیط اور قطر کي مناسبت کا بیان سورجا سدهانتا میں هی جو غالباً پانچویں صدي میں [کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحه ۲۵۹] اور بنٹلي صاحب کے بیان کے بموجب بهي گیارهویں صدي میں لکهي گئي هی اور مثلثونکے ثبوت عموماً برهماگپتا کي چهٹي صدي میں لکهي هیں

باوجود ان نقصانوں کے معلوم هوتا هی که اُنهوں نے علم هیئت میں بهت سي ترقیاں کي هیں هندوؤں نے جو کوئي کامل سلسله اپني تحقیقوں کا نهیں چهوڑا هی جسکو ایک عام پسند طریقه کي طرح پیش اور اور قوموں کي تحقیقوں سے مقابل کیا جاوے اس لیئے ریاضي داں لوگوں کو اُنکي علمیت پر اُس هنر کے ذریعه سے رائے دیني چاهیئے جو اُن سے اُن باتوں کي بحث میں ظاهر هوا هی جنپر اُنهوں نے گفتگو کي هی اور اس معامله میں جو رائیں دي گئي هیں وہ متفق نهیں هیں مگر اسبات کو بالاتفاق تسلیم کیا گیا هی که اُنکے علم هیئت کي تصنیفات میں بڑے درجه کے نقص کے ساتهه اعلی مرتبه کا کمال بهي پایا جاتا هی *

علم ریاضي کي اور شاخوں میں جو ترقي هندوؤں نے کي هی وہ علم هیئت کي به نسبت اور بهي زیادہ بیان کرنے کے قابل هی چنانچه سورج سدهانتا میں جو بموجب قول بنتلي صاحب کے سنه ۱۰۹۱ع میں لکهي گئي هی اور عموماً پانچویں چهٹي صدي † کي تصنیف کے هوئي تسلیم کي جاتي هی علم مثلث کا بیان ایسا پایا جاتا هی که اُس سے انکا یه علم به نسبت یونانیوں کے بهت زیادہ هی ثابت نهیں هوتا بلکه اُسمیں ایسے ایسے سوالات پائے جاتے هیں که اُنکا علم اهل یورپ کو سولهویں

مائل معلوم هوتي هی که جو کهانیاں قدیم سے چلي آتي هیں اُنسے اختلاف نه پاوے اور اِڈن برا رویو میں (جلد ۱۰ صفحه ۴۵۹) مذهبي فطرت اور فریبنده طریقه کے اُس اثر کا بڑا کامل ثبوت هی جو علم کي ترقي کا مانع هوا اور اِس سے بهت عمدہ دلیل اِس بات کي نکالي گئي هی که زمانه قدیم هي میں پهلے پهل عمدہ تحقیقیں هوچکي هونگي

† اُس زمانه کے اعتدال ربیعي کا موقع دریافت کرنے کے واسطے جسمیں سورج سدهانتا لکهي گئي کالبروک صاحب کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۹ صفحه ۳۲۹ کا حاشیه اور اُس زمانه کے دریافت کرنے کے واسطے جبکه وہ اعتدال واقع هوا سر جونس صاحب کي تحریر اُسي کتاب کي جلد ۲ صفحه ۹۲ کو دیکهو کالبروک صاحب اُسکا واقع هونا برهماگپتا کے زمانه میں خیال کرتے هیں اور برهمگپتا کي تاریخ چهٹي صدي کے اخر میں قرار دیتے هیں

اِس وجهه سے جن قاعدون پر هندوؤں نے اپنے زائچه کهینچے هیں اُنکوبهي بیان نهیں کیا اور اُنکي کوئي ایسي کتاب جسمیں اُنکي تحقیقوں کا سلسله باقاعده مندرج هو پائي نهیں جاتي هی *

اگر یهه طریقه اُنکا اُنکے حالات کي تحقیقاتوں کا جو هم کرني چاهتے هیں مانع هو تو اِسمیں کچهه شبهه نهیں که اُنکے علم کا بهت بڑا مانع هوا هوا غالباً تحقیقات علمي کرنے کا فن بهت تهوڑے اور خاص آدمیوں کو سکهایا جاتا هوگا اور اِس سے بهي کم لوگ ایسے ذریعه سے کام لینے پر مائل هونگے جس سے اُس مذهب کو جسکي بنیاد احکام الهي پر ٹهرا رکهي تهي اِستحکام حاصل هونا ممکن نه تها بلکه نقصان هوسکتا تها اُنکے متقدمین جو کچهه سعي و کوشش کرکے تحقیقیں چهوڑ گئے تهے اُن سے وه فن وه سیکهتے تهے نه وه اُنهوں نے حاصل کیا تها اور نه علمي فخر حاصل کرنے کا شوق اور غبطه اُنمیں تها جو اُن تحقیقوں کو دیکهکر هونا چاهیئے تها جب که اُن زایچوں میں جنکو وحي ٹهرا رکها تها روز بروز غلطیاں زیاده هوئیں اورنئي تحقیقوں سے اُنکے تصحیح کرنے پر مجبور هوئے تو جو ترقیاں اُنهوں نے اُنمیں کیں اُنسے بجاے شهرت اور ناموري حاصل کرنے کے اُنکو اِس امر میں کوشش کرني پڑي که سب کو یهه یقین رهے که زایچوں میں کسیطرح کي تبدیلي نهیں هوئي هی † *

† سورجا سدهانتا کا مفسر (کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحه ۲۳۹) اِس بات کو اچهي طرح ثابت کرتا هی جو اُن لوگوں کي طبیعتوں کو حاصل تهي جنهوں نے اُن غلطیوں کي تصحیح کا اِراده کیا تها جو مذهبي سند سے هوتي چلي آتي تهیں اِسي جلد کے صفحه ۲٥۷ سے معلوم هوتا هی که اگرچه اُنکے هاں مدتهاے دراز سے جسکا زمانه معلوم نهیں قایم تها تسپر بهي اِس بات کو بیدیني سمجهتے تهے که اُنکے علم منقول اور معقول میں اختلاف هووے البته صرف ایک هي مصنف کا قول هی که زمین غیر محدود خلا میں معلق هوئي هی چند حیوان نیچے اوپر جمع هوکر اُسکو اُٹها نهیں سکتے اور مصنف ایسے مباحثه کي راے ظاهر نهیں کرتے بلکه اُنکي طبیعت اسطرف

فطرت کے اُسي دستور سے جسکا هندوؤں کي اور باتوں پر بہت بڑا اثر هوا هی اُنکے علم پر بهي پردہ پڑگیا (یعنے علم کا حال بهي بخوبي ظاہر نہیں هوتا) چنانچہ لغو زمانے واقعات کے جو ان پوجاریوں نے قرار دیئے هیں اُنمیں علم هیئت سے کام لیا هی اسلیئے جو سنہ اور زمانہ علم هیئت کے ذریعہ سے مقرر هونے چاهیئیں وہ ابتر اور پریشان هوگئے اور کہیں کسي کتاب میں علی‌العموم کوئي بیان هندوؤنکے علم هیئت کے سلسلہ کا معلوم نہیں هوتا اور علم کي صرف اسیقدر باتیں جو روز مرہ کے کاروبار سے متعلق هیں لوگوں پر ظاهر کی گئي هیں لیکن اُنکي بهي اصل ماخذ مخفي رکھکر صرف نتیجے اِس ادعا سے ظاهر کیئے هیں کہ خدا تعالی کیطرف سے یہہ وحي آئي هی † *

---

† مثلاً سورجا سدهانتا جو پانچویں یا چهٹي صدي کے ایک بڑے هیئت داں کی کتاب هی اُسکو هندو ایسي وحي کي کتاب سمجھتے هیں جسکو نازل هوئے اکیس لاکھ چونسٹھہ هزار نو سو برس هوئے جو اولجھا هوا اور خراب طریقہ علم کے ظاهر کرنے کا علم هیئت میں اُنکا تھا ویساهي اور علموں میں بهي تھا چنانچہ پروفیسر پلیفیئر صاحب اُنکے علم مثلث کي نسبت فرماتے هیں کہ اور بہت سي باتوں کیطرح جو مشرقي علوم سے متعلق هیں اِس کتاب کي صورت سے ظاهر هوتا هی کہ اُسکے مصنف نے اپنے علم کے موافق اُسمیں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا یعني اُس مصنف مضمون سے بہ نسبت اُسکے بہت زیادہ واقف تھا جتنا کہ اُسنے بیان کیا هی غالباً یہہ ایک مختصر رسالہ هی جسکو کسي علم هندسہ کے کامل نے مبتدیوں کے سیکھنے کے واسطے لکھا هی اور اُنکے علم حساب کي نسبت اڈن براوریو کي جلد ۸ صفحہ ۱۴۷ میں یہہ بیان هی کہ اس علم کو هندوؤں نے نظم میں لکھا هی همیشہ سوالوں کو نہایت درستي کے ساتھہ مجمل بیان کیا هی اور حل کرنیکا قاعدہ کچھہ اجمال کے ساتھہ بیان کیا هی لیکن مثال پر پہنچنے سے جو تیسرے درجہ پر هوتي هی سوال بالکل سمجھہ میں آجاتا هی اور کوئي ثبوت یا دلیل مفصل یا مجمل کے ساتھہ بیان نہیں کي گئي هی مگر امتحان کرنے پر قاعدے اُسکے صرف صحیح اور درست هي ثابت نہیں هوتے بلکہ ایسے سیدھے اور صاف معلوم هوتے هیں جو اِس زمانہ میں قایم هونے ممکن هیں جسمیں تحقیق اور تشریح کو کمال حاصل هی اور اُنکے جبر و مقابلہ پر بهي اڈن براوریو کے صفحہ ۱۵۱ میں بهي راے دي گئي هی

یونان میں پہلے پہل هیئت کا چرچا شروع هونے سے سو دو سو برس پہلے قایم هوگا *

اور جس قاعدہ پر پترا بنا هی جسکا ذکر بید میں موجود هی اُسکے جانیکا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام سے چودہ سو برس پہلے قرار دیا هی † اور پارس راے کو جو قدیم زمانہ کا اول هیئت داں هی اور اُسکی تصنیفوں میں سے اب بھی کچھہ کچھہ باقی هی اُسی زمانہ میں فروغ هوا ‡ *

هندوؤں کو علم هیئت کسقدر حاصل تھا

هندوؤں کے هیئت کی جو تحقیقاتیں همارے زمانہ میں هوئیں اُنمیں کو اُنکے قدیم مصنفوں سے کوئی مدد نہیں ملتی پوجاریوں کے فریب و

† پہلے تتمہ اور تحقیقات حالات ایشیا کی جلد ۸ صفحہ ۴۸۹ اور جلد ۷ صفحہ ۲ کو ملاحظہ کرو

‡ اس مصنف کا زمانہ اُسکی اُس تحقیق سے جو اُسنے رنگون کے مقام کی کی جسکا ذکر ڈیوز صاحب نے کتاب تحقیقات ایشیا کی جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ میں کی قایم هوتا هی سر جونس صاحب ایک اور اطلاع کی رو سے جو اُنکو ڈیوز صاحب سے حاصل هوئی پارس راے کے زمانہ کو سنہ ۱۱۸۱ قبل مسیح علیہ السلام لکھا هی لیکن خود ڈیوز صاحب نے بعدہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۵ صفحہ ۲۸۸ میں بیان کیا هی کہ اس معاملہ میں کامل غور کرنے سے یہہ دریافت هوا هی کہ یہہ تحقیق سنہ ۱۳۹۱ قبل مسیح علیہ السلام میں هوئی هوگی ایک مقام سے جو پارس راے کی کتاب سے نقل کیا گیا هی ثابت هوتا هی کہ اوسکے زمانہ میں زحل کا آفتاب کے طلوع کے بعد تک چمکتا رهنا اپنے زمانہ میں واقع هوا جو اُس زمانہ سے مطابق هی جسکو اُس مصنف کی نسبت اور باتوں سے قرار دیا گیا هی — کالبروک صاحب کی تحریر کتاب حالات ایشیا جلد ۹ صفحہ ۳۵۶ اور اسی کتاب کی جلد ۵ صفحہ ۲۸۸ میں ڈیوز صاحب کی رائے بھی دیکھو مگر بنتلی صاحب کو ایک زمانہ میں پارس راے کی تصنیفوں پر یہہ شبہہ تھا کہ یہہ کسی کی زمانہ حال کی کارسازی هی (کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۶ صفحہ ۵۸۱) اور جبکہ اُنہوں نے اپنی دوسری چھاپی هوئی کتاب میں اُنکو تسلیم کیا زحل کے بیان کے معنی اور ٹھہراے اور اس وجہہ اور اور وجوهات سے اُس کے زمانہ کو سنہ ۵۷۶ قبل مسیح علیہ السلام قرار دیا (خلاصہ تاریخ بنتلی کی مندرجہ اوریئینٹل میگزین جلد ۵ صفحہ ۲۴۵) جو ارادہ کہ سر جونس صاحب کا هندوؤں کی تاریخ کے ذریعہ سے جنمیں پارس راے کا نام آیا هی اُسکی تاریخ معین کرنیکا کیا وہ پورا نہوا (کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحہ ۳۹۹) ۔

بہت سے آدمي جو علوم دقیق میں مشہور اور نامي هیں جیسے
که لاپلیس صاحب اور ڈیلمبر صاحب اُن تحقیقوں کے مستند اور صحیح
هونے سے انکار کرکے اُنکے نتیجوں کو ناجایز ٹہراتے هیں *

اسباب میں گفتگو بالکل اصول هیئت پر کیجاتي هی اور اُسکا تصفیہ
صرف علم هیئت کے عالم کرسکتے هیں جہانتک که اُسکو ایسا شخص جو
علم ریاضي سے بالکل ناواقف هو سمجھه سکتا هی اُس سے هندوؤں ا
اُسقدر ناموري حاصل نہیں هوسکتي جتني که اُنکو دیجاتي هی *

مگر تمام هیئت دان هندوؤں کي تحقیقوں کے نہایت قدیم هونے
تسلیم کرتے هیں اور اس باب میں کچھه حجت نہیں معلوم هوتي ه
که اُنہوں نے جو نہایت ٹھیک اور صحیح حرکت وسطي سورج اور چا
کي قرار دي هی وہ اُنکو قدیم زمانه کي تحقیقوں سے ان تحقیقوں
مقابله کرنے سے حاصل هوئي هوگي جو اس زمانه کے لوگوں نے کي هیں
بنٹلي صاحب جو هندوؤں کے دعوی کے بالکل برخلاف هیں وہ بھي اپن
اخیر چھاپي هوئي کتاب میں لکھتے هیں که هندوؤں نے جو طریق الشمـ
کو ستائیس منازل قمر (یعني نچھتر) میں تقسیم کیا هی جس سے
اُس زمانه میں بہت بڑے عالم اس علم کے معلوم هوتے هیں وہ تقـ
حضرت مسیح علیه السلام سے چودہ سو بیالیس برس پہلے هوئي تھي
اس باب میں بنٹلي صاحب کي سند هي پر بس نکرکے همکو یقین ک
چاهیئے که هندوؤں کي تحقیقیں حضرت مسیح علیه السلام سے پندر
برس پہلے سے شروع هوئي هونگي اور یہه زمانه مہم ارگوناٹک ‡

† پونڈ صاحب کي لاپلیس صاحب والي کتاب انتظام دنیا

‡ یونانیوں میں روایت هی که یوناني دلاوروں نے مقام کالسس واقع
بحر اسود پر جو مہم سونہري اُون حاصل کرنے کے واسطے کي تھي اُسکا نام آرگو
هی وجهه تسمیه اس مہم کي یہه هی که اُن لوگوں نے جس جہاز پر اس مہم
سفر کیا تھا اُسکا نام آرگو اس سبب سے تھا که اُسکو آرگس نے اُن سب دلاور
سردار جیسن کے حکم سے بنایا تھا اس مہم کو مشہور لڑائي ٹرائي سے قریب
پشت یعني سو برس پیشتر قایم کرتے هیں (مترجم)

تیسرا حصه

هندوؤں کے پچھلے زمانه کا حال چلا جاتا هی

جو مضمون اب بیان کیئے جاوینگے اُنمیں سے بہت تھوڑے منو نے
بیان کیئے هیں اِس لیئے هم اُن تبدیلیوں کي تحقیق کا اُسکے ذریعه سے
کچهه اِرادہ نهیں کرسکتے جو منو کے زمانه کے بعد هوئیں بلکه هندوؤں میں
علم و هنر کي ترقي کي غایت درجه کي تحقیقات اور اُسکي اُس
حالت کا بیان جو اب موجود هی همکو اور ذریعوں سے کرنا چاهیئے *

پهلا باب

علم هیئت اور ریاضي کا بیان

هندوؤں کے علم هیئت کي قدامت

هندوستان کے علم هیئت کي قدامت اور اصلیت نهایت دلچسپ
مضمون هیں † اِنمیں سے قدامت پر یورپ کے نهایت بڑے درجه والے
عالموں نے گفتگو کي هی تسپر بهي ابتک اُسکا کچهه تصفیه نهیں
هوا

کاسینی صاحب اور بیلي صاحب اور پلیفیئر صاحب کا قول هی که
اُنکي کتابوں میں ایسي ایسي تحقیقیں جو حضرت مسیح علیه السلام
سے کئی هزار برس پهلے هوئي تهیں اب بهي موجود هیں اور اُنسے بهت
ترقي جو اُس زمانه سے پهلے هوچکي تهی ثابت هوتي هی *

---

† هیومرے صاحب کي هندوستان کي انگریزوں کے وقت کي تاریخ میں جو بڑي
معقول کتاب هی لوگوں نے جو ثبوت مضمون کے داخل کیئے هیں اُنسے بهت
بهت اچهي طرح معلوم هوتے هیں مگر اُنمیں ایسي رائیں هیں جو هندوؤں
میں مفید تهیں

بعد لکھي گئي هیں چنانچه سب سے اول سند اسبات کي هوروتوتس مور
هی جو فیساغورس کي حکمت کے علی العموم شایع هونے سے مدت کے بع
هوا هی اور بالفرض اگر یهه مسئلے مصریوں میں موجودبهي تھے تو ا
ایک علحدہ ترتیب حکمت میں بطور متفرق رایوں اور خیالوں کے هوتے
اور یونان میں اُن مسئلوں کو سواہ فیساغورس کے اور یوناني حکیم م
فاضل سمجھتے تھے اور جزو کل کو صحیح اور درست نهیں جانتے تھ
برخلاف اسکے هندوستان میں اُنکو ایسے اصول سمجھا گیا هی که اُ
لوگوں کے مذهب کي بنیاد هی اور تمام حکیموں کے فرقے اُنکو اپني س
گردانتے هیں اور انهیں پر طبیعات کا هر ایک مسئله اور اخلاق کا هر ایک
مقوله منحصر هی *

کالبروک صاحب نے کیا اچھا کها هی که هندوؤں کي حکمت پ
یونانیوں سے به نسبت پچھلے یونانیوں کے زیادہ تر مشابهت رکھتي هی
اگر هندو کسي غیر قوم سے ابتدا میں حکمت کے اصول سیکهه سکے تو
وجهه هی که وہ پچھلي ترقیوں کا علم حاصل نکرسکے اور اس سے
نتیجة نکالتے هیں که هندوؤں نے حکمت کسي سے سیکھي نهیں هی ب
اوروں کو سکھائي هی † *

† حالات رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۱ صفحه ۵۷۹ یهه کها جاسکتا هی
فیساغورس کے مسائل منو کے زمانه کے بعد کے هیں اُسکي تحریروں میں ا
لوگوں کا ذکر پایا جانے سے جو باهم رهکر اوقات بسر کرتے هوں اور ایک هي
تعلیم پاتے هوں اور مردوں کو جلانے کے بجاے دفناتے هوں سادہ سنتوں کے
سمجھے جاتے هیں اور حیوانوں کا گوشت کھانے کي جو اُسنے سخت ممانعت کي
اُس سے بھي پچھلا هی زمانه پایا جاتا هی

کر درختوں کي شاخ و برگ توڑنے مروڑنے سے امتناع کرنے کو † اور
شاگردوں کو مدت تک معرض امتحان میں رکھنے اور مخفي تعلیم کرنے
کو زیادہ کریں تو خیال میں نہیں آتا کہ اسقدر مطابقت اور موافقت
بغیر اسباب کے کہ صریح نقل هندوؤں کي کیجاوے هوسکے *

اور بھي مشابہتیں بیان هوسکتي هیں گو انسے جنکا بیان هوچکا کم
رتبہ هیں مگر متحیر اور متعجب کرنے میں کچھہ کم نہیں هیں مثلاً
خدایتعالی اور روشني کي مشابہت اور چاند کو خواہ مخواہ اس خیال
سے رتبہ بخشنا کہ وہ زمین کي تبدیلیوں کي حد هی اور ان سب مسئلوں
کو زیادہ فخر اور امتیاز اس سبب سے حاصل هوا هی کہ وہ فیساغورس
کے اور تمام همعصر یوناني حکیموں کے مسائل سے مختلف هیں ‡ *

مشہور هی کہ دونوں فرقوں کے بعض مسائل قدیم مصریوں میں موجود
هے اور خیال کیا جاتا هی کہ فیساغورس اور برهمنوں نے اُنہیں سے حاصل
کیئے لیکن مصر میں ان مسئلوں کے رایج هونے کے حالات صرف ایسي
کتابوں میں پائي جاتي هیں جو اُنکے یونان میں پہونچنے پر مدت کے

† سٹینلي صاحب کي تاریخ حکمت صفحہ ۵۲۰
‡ هندوؤں کے جو خیال اور قیاس روشني کي نسبت هیں اُنکے معلوم هونے کے
لیئے گایتري کے مختلف ترجموں اور تفسیروں کو خصوصاً سر جونس صاحب کي کتاب
کي جلد ۲ صفحہ ۴۱۷ و ۴۲۱ اور کالبروک صاحب کي تحقیقات ایشیا کي جلد ۸
صفحہ ۴۰۰ اور حاشیہ اور رام موهن راے کے ترجمہ بید کے صفحہ ۱۱۴ اور کالبروک
کي تحریر مندرجہ حالات رایل ایشیاٹک سوسئیٹي کي جلد ۲ صفحہ ۲۶ وغیرہ کو
دیکھو — اور فیساغورس کي راے دریافت کرنے کے واسطے انفیلڈ صاحب کي کتاب کے
جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ اور سٹینلي صاحب کي کتاب کے صفحہ ۵۴۷ کو دیکھو اُنہوں نے
لکھا هی کہ فیساغورس نے روشني کا مسئلہ مشرقي حکیموں سے سیکھا هی اور چاند
اور هوائي ملکوں کے باب میں هندوؤں اور فیساغورس کي رایوں کو کالبروک صاحب
نے حالات رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۱ صفحہ ۵۷۸ میں بیان کیا هی اور صرف
فیساغورس کي رایوں کے معلوم کرنے کے واسطے سٹینلي صاحب کي کتاب کے صفحہ ۵۵۱
ملاحظہ کرو

ایک هي هوگا بقول فیسا غورس کے تمام حکمت کا منشاء طبیعت کو ایسے گراں باروں سے آزاد کرنا هی جو اُسکو کمال حاصل کرنے کے مانع هوتے هیں † اور اُسکو جذبوں اور نفسانی خواهشوں کے غلبه سے بچاکر اسطرح اعلی درجه پر پہونچاوے که صفات باري حاصل هوجاویں اور دیوتوں میں شامل کیئے جانے کے قابل هو جاوے ‡ روح خدا کي ذات کا جز هی § اور بہت سے اواگوں اور مرے هوؤں کے دیس میں || متواتر جانے اور پاک صاف هو جانے کے بعد روح اپنے اُسي مخرج میں سما جاتي هی جسمیں سے نکلي تهي طبیعت روح سے علیحده ایک شی هی * خدا ایسي عام روح هی که هر شی میں پهیلي هوئي هی اور تمام کائینات کي اصل اصول لو مخفي هی اور انحطاط اور زوال کے قابل نہیں هی اُسکو صرف طبیعت هي سمجهه سکتي هی ⊥ خدا اور انسانوں کے درمیان میں هوائي موجودات (یعني ایسے مخلوق جو هوا میں رهتي هی) بہت سے گروهوں میں منقسم هی جو دنیا کے کار و بار پر مختلف تسلط رکهتے هیں †† *

یهه سب کے سب ٹهیک هندوستان کے علم الهیات کے مسئلے هیں جب هم اس پر فیساغورس کي اُس نفرت کو جو حیوانات کے کهانے سے اُسکو تهي اور اُسوقت تک کسي حیوان کے کهانے کي اجازت ندینے کو جب تک که وه قرباني نکیا جاوے ‡‡ اور اپنے شاگردو

---

† انفیلڈ صاحب کي تاریخ حکمت جلد ۱ صفحه ۳۸۲

‡ ایضاً ایضاً صفحه ۳۸۹

§ ایضاً ایضاً صفحه ۳۹۳

|| اس مقام پر قیاس چاهتا هی که عالم ارواح لکها جاوے مگر مصنف نے هي لفظوں میں بیان کیا هی جو لکهے گئے مترجم

* انفیلڈ صاحب کي تاریخ حکمت جلد ۱ صفحه ۳۹۷

⊥ ایضاً ایضا صفحه ۳۹۳

†† ایضاً صفحه ۳۹۵ اور سٹینلي صاحب کي تاریخ حکمت کو بهي دیکها

‡‡ انفیلڈ صاحب کي تاریخ حکمت جلد ۱ صفحه ۳۷۷ اور سٹینلي صاحب تاریخ حکمت صفحه ۵۲۰

هندو حکیموں کے فرقوں کا چند یوناني حکیموں کے فرقوں خصوصاً فیساغورس کے فرقہ سے مشابہ ہونا

جن مضمونوں پر هندو حکیموں نے بحث کي هی اور قدیم یوناني حکیموں نے جن مضمونوں پر توجہہ کي هی اُن دونوں کے یکساں هونے اور ایسے فرقوں کے مسئلوں میں جو دنیا کے بہت دور دراز ملکوں میں آباد تھے مشابہت پائے جانے سے متعجب نہونا غیر ممکن هی چنانچہ مسبب‌الاسباب اور ارادہ کا مادہ سے تعلق اور پیدایش اور تقدیر اور اسي قسم کے بہت سے مضمونوں میں هندوؤں نے ایسے سوال شامل کیئے هیں جو زمانہ حال کے علم الهیات میں پیش آئے هیں اور اُنسے متقدمین (اهل یورپ) آگاہ نہ تھے مادہ کا قدیم هونا یا اُسکا خدا تعالی کي ذات میں سے نکلنا اور خدا تعالی کا وجود جداگانہ یا اُس وجود کا قدرت کے انتظام میں سے ظہور کرنا اور تمام روحوں کا مخرج خدا کي ذات کو ٹھہرانا اور پھر اُسیکي ذات میں سمانا اور اجزا یعني ذروں کا مسئلہ اور دنیا کے مسلسل انقلابوں کے مسئلے غرضکہ یہہ سب باتیں یوناني حکیموں میں اِسطرح سے کہ کوئي کسي فرقہ میں اور کوئي کسي فرقہ میں پائي جاتي هیں † لیکن میري راے میں یہہ مسئلے غور و خوض کرنیوالے لوگوں کے دھیان میں خود بخود علحدہ علحدہ ملکونمیں گذرے هونگے اور حسن اتفاق سے اُنمیں سے کسي ایک مسئلہ کي مطابقت دوسرے کے ساتھہ هوگئي هو لیکن جبکہ هم کسي کل ترتیب کو هندو حکیموں کے قاعدوں کي ترتیب سے ایسا مطابق پاویں جیسا کہ فیسا غورس کے قاعدوں کي ترتیب هی اور ان فرقوں کے مسئلے ایسے خلاف قیاس هوں کہ عقل انساني کا مقتضی نہ معلوم هوں تو فیساغورس کي مشرقي سفر کي روایتیں جو مشہور هیں اُنسے تسلیمات کا یقین اجانا بعید نہیں هی کہ ان دونوں کي حکمت کا ماخذ

---

† وارڈ صاحب کي کتاب حالات هندوؤں کي جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ کو دیکھو

هونی والی اشیاء میں سے هر ایک کی تحقیق بهی اِسیطرح سے کرکے دوسری فصل ختم کردی گئی هی *

فصل تیسری یعنی شک کا بیان

تیسری فصل یا مضمون یعنی شک کا بیان اور اسیطرح سے سولہویں فصل تک بخوبی مفصل بیان هوا هی لیکن مباحثه کا طریق ظاهر کرنے کے لیئے هم بہت کچهه بیان کرچکے اِس سے زیادہ مفصل اور مشرح لکهنے میں بہت سا طول هوگا *

الهیات کے مسائل

مذکورہ بالا مضمونوں کی بحث میں الهیات اور طبیعات کے بہت سے مسائل شامل هیں مثلاً روح کا غیر مادی هونا اور قدیم هونا اور علحده وجود رکهنا بیان کیا گیا هی اور خدا تعالی کو اعلی روح اور علم ابدی کا مرکز اور کل اشیاء کا خالق کہا گیا هی *

جزوں یا ذروں کا بیان

کناد کا فرقه جسکو جز لایتجزا کا ماننے والا گروہ کہتے هیں خیال کرتا هی که یهه چند روزہ دنیا ابدی اجزا یعنی ایسے ذروں کے مجموعوں سے جو همیشه سے هیں بنی هوئی هی لیکن یهه قول فیصل نهیں معلوم هوتا هی که اونکی یهه ترتیب عارضی اُنکا ذاتی وصف هی یا خدا تعالی کی قدرت پر منحصر هی † *

---

† کالبروک صاحب کی تحریر مندرجه حالات رائل ایشا تک سوسئیتی جلد صفحه ۱۰۵ اور منطقی فرقه کی مفصل کیفیت دریافت کرنے کے واسطے حالات رائل ایشیا تک سوسئیتی جلد ۱ صفحه ۹۲ اور گلیڈون صاحب کے آئین اکبری کی جلد صفحه ۳۸۵ اور نیز وارڈ صاحب کی کتاب هندوؤں کے حالات کی جلد ۲ صفحه ۲۴ کو ملاحظه کرو

جس کے ساتھہ شامل کردیا گیا هی مگر پانچ آلات حرکت کا امتیاز علحدہ نہیں کیا گیا هی جنکے شمار سے سنکیا فرقہ نے گیارہ آلات حس کے قایم کیئے هیں *

چوتھے محسوسات

(۴) دوسري فصل کي دوسري تقسیم میں محسوسات داخل هیں اور اُنکو اُن لفظوں میں کہا گیا هی جنمیں کناد فرقہ نے حالتوں کو گنا هی *

اِنمیں سے اول شی هی اور شی کي نو قسمیں هیں متي اور پاني اور روشني اور هوا اور آکاس کي نہایت لطیف هوا زمان و مکان و روح اور ارادہ اِنمیں سے هر ایک کي صفتوں کو بخوبي تحقیق کیا گیا هی بعد اسکے مصنف دوسري حالت یعني صفت کا بیان کرتا هی اور صفتیں چوبیس هیں سولہ † جسماني یعني رنگ مزہ بو احساس تعداد مقدار تجرد وصل فصل تقدم تاخر ثقل رقت چپکاوٹ آواز اور آتھہ صفتیں روحاني هیں یعني تکلیف راحت خواهش و نفرت ارادہ نیکي و بدي اور استعداد اِنمیں سے هر ایک کي تحقیق بہت تفصیل سے کي گئي هی اور بعض موقعوں پر ایسي خوبي سے جیسے کہ یونانیوں نے کي هی تحقیقات کي هی ‡ *

بعد اِسکے باقي پانچ حالتوں کي تشریح کي گئي هی جس میں محسوسات کي بحث پوري هوچکي هی اور اسکے بعد باقي چھہ § ثابت

† سولہ کے بجاے مصنف نے صرف پندرہ کو شمار کیا هی معلوم نہیں کہ یہہ غلطي چھاپہ کي هی یا کیا وجہہ هی (مترجم)

‡ مثلاً هلکاپن کي صرف یہہ تعریف کي گئي هی کہ وہ ثقل کا نہونا هی حالانکہ افلاطو نے اُسکو ایک علحدہ اصل قایم کرکے کہا هی کہ جوں جوں ثقل کھتتي جاتي هی وہ بڑھتي جاتي هی اور آواز کو بیان کیا گیا هی کہ وہ لہرانے سے پھیلتي هی جیسے کہ ایک مرکز سے موج پر موج نکلتي هی

§ بجاے اِن چھہ کے آتھہ هوني چاهیئیں کیونکہ ثابت هونیوالي چیزوں کي تعداد پہلے بارہ لکھي هی اور اُنمیں سے صرف چار کا بیان کیا هی معلوم ایسا هوتا هی کہ چھپنے میں غلطي هوگئي هی (مترجم)

اس تقسیم کي جو اور بهي تقسیم کي گئي هی وہ زیادہ تر معقول اور ترتیب‌وار هی *

فصل اول یعني دلیل

دلیل کي چار قسمیں هیں بدیهہ نتیجہ تقابل مقولہ یا شهادت

دلیل کي چاروں قسموں میں سے نتیجہ تین قسم کا هوتا هی ایک صغروی جسمیں علت سے معلول معلوم هوتا هی دوسرا کبروی جسمیں معلول سے علت دریافت هوتي هی تیسرا مماثل *

فصل دوسري یعني وہ اشیا جو معلوم اور ثابت کیجاویں اور اُنکي تقسیم در تقسیم

ثابت هونے والي چیزیں بارہ هیں روح جسم آلات حس محسوسات قوت مدرکہ ارادہ سرعت خطا اواگون کرمونکا پهل تکلیف مکت یعني نجات *

اول روح

(۱) ثابت هونے والي پہلے شي روح هی اور اُسکي خاصیت ا قوتوں اور اُسکے وجود کي دلیلوں کا کامل بیان کیا گیا هی روح کي چو صفتیں هیں یعني تعداد اور مقدار اور کثرت اور وصل اور فصل اور علم ادراک اور رنج اور راحت اور خواهش اور نفرت اور ارادہ اور لیاقت ا نالیاقتي اور قوت متخیلہ *

دوسرا جسم

(۲) ثابت هونے والي شی جسم هی اور اسکي بحث اور تقس اور بهي زیادہ مفصل کي گئي هی مگر بعضي باتیں جو ازروے مناسبت علم طبیعات میں شامل هیں اسمیں مخلوط کردي گئي هیں *

تیسرے آلات حس

(۳) اسکے بعد آلات حس کا بیان هی جنکا مخرج معرفت کو س فرقہ کے مانند نهیں ٹهرایا هی بلکہ اُسي فرقہ کي طرح اُنکو چهتے اندر

اور عنصر اور روح اور اُسکي مختلف قوتيں اور زمانه اور خلاء وغيره ليکن بہت سے مضمون جو ارسطو کے نزديک اول درجه رکھتے هيں هندوؤں سے فروگذاشت هوئے اور اسيطرح ارسطو کا حال هی مضمونوں کي تعريف اکثر مختلف هی اور عام ترتيب اُنکي بالکل مشابه نہيں هی *

نہايت مشہور مطابقت هندوؤں اور يونانيوں ميں يهه هی که تمام هندو فرقے حواس خمسه پر چهٹا اراده زياده کرتے هيں جو باقي پانچوں کے کاموں پر قبضه رکهتا هی يهه ارسطو کي تسليم کي هوئي اُس حس سے جسکو وه عام حس يا اندروني حس کهتا هی بالکل مطابق هی *

عام تجنيس گوتاما کے فرقه کي راے کے بموجب

گوتاما کے فرقه کي تجنيس به نسبت کناد کے فرقه کے زياده کامل اور وسيع هی اور اُسکا بطور تهوڑے سے نمونوں کے بيان کرنے سے وه تفصيل اچهي طرح سمجهه ميں آسکتي هی جو وه فرقه اپني تجنيس کي کرنا چاهتا هی *

تقرير کے مراتب کي فصلوں کا بيان

تقرير کے مرتبوں کي اول تقسيم سوله فصلوں ميں کي گئي هی اور جس اصل پر يهه تقسيم هوئي هی اُسکو بجز سبات کے که مباحثه کے طريقے اور اور چند درجے اُسميں پائے جاتے هيں اور کچهه ميں نہيں سمجهتا وه فصليں يهه هيں *

(۱) دليل (۲) وه شی جو معلوم اور ثابت کيجاوے (۳) شبهه (۴) علت (۵) مثال (۶) ثابت شده حقيقت (۷) ايک مفصله تقرير يا قضيه کا جمله (۸) وه تقرير جس سے بيہودگي ثابت کي جاوے (۹) تعين يا تحقيق (۱۰) مقدمه (۱۱) مناظره (۱۲) اعتراض (۱۳) دليل فاسد (۱۴) انحراف (۱۵) تذليل (۱۶) ترديد *

یہہ دونوں فرقے بعضي باتوں میں اختلاف رکھتے هیں مگر ایسي باتونپر جنپر دونوں نے بحث کي هی عموماً اتفاق پایا جاتا هی اِسلیئے اُنکو ایکهي مجموعہ کے ایسے دو جز سمجھنے چاهیئیں جو ایک دوسرے کے نقصانوں کي تکمیل کرتے هیں *

گوتاما اورکناد کي اُن باتونکا بیان جو ارسطو کي رایوں سے ملتي جلتي هیں

اب جو فرقہ ان دونوں کے اجتماع سے قایم هوا اُسکا مقابلہ ارسطو کے گروہ سے کیا گیا هي † یہہ فرقہ تجنیس اور ترکیب اور ترتیب پر توجہہ کرنے اور ایک بد اسلوب قضیہ پانچ مراتب کا جنمیں سے دو مراتب محض فضول هیں قایم کرنے میں ارسطو سے موافقت رکھتا هی ‡ *

اور کناد کے فرقہ کي منطق میں حالتوں کي شمار بهي کي گئي هی اور وہ چھہ هیں یعني شی اور صفت اور حرکت اور اجتماع اور خصوصیت اور اتحاد بعضے ساتویں اور زیادہ کرتے هیں یعني مصیبت ارسطو کے نزدیک ان میں سے اول کی تین هیں باقي نهیں هیں اور ارسطو نے جو اور سات حالتیں تجویز کي هیں اُن میں سے کوئي نهیں لي گئي هی § *

هندوؤں کے دونوں گروهوں نے جن مضمونوں پر بحث کي هی اکثر اُنهیں سے وهي مضامین هیں جنپر ارسطو نے گفتگو کي هی یعني حواس

† کالبروک صاحب کي تحریر مندرجہ حالات رایل ایشیا تک سوسئیتي جلد ۱ صفحہ ۱۹ اور اِڈیراردیو بابت جولائي سنہ ۱۸۳۴ ع صفحہ ۳۶۳

‡ مثلاً اول یہہ پہاڑ آتشین هی دوسرے کیونکہ اُسمیں سے دھواں نکلتا هی تیسرے جس شی میں سے دھواں نکلتا هی وہ آتشین هوتي هی جیسے بهٹهي کا تنور چوتھے پس پہاڑ دھواندھار هی پانچویں اِس لیئے یہہ پہاڑ آتشین هی هندوؤں کے هاں با قاعدہ قضیہ بهي مستعمل تها جسکا قائم هونا مذکورہ قضیہ کے بعد ایک امر لازمي هی لیکن جو کہ یہہ باقاعدہ قضیہ مذکورہ قضیہ کے ظهور میں آیا اِس لیئے معلوم هوتا هی کہ هندوؤں نے ترقي کے زمانہ میں یونانیوں سے لی لیا هوگا

§ یعني جذبہ اور تعلق اور مقدار اور زمان اور مکان اور حالت اور عادت

دونوں فرقے اِس بات پر متفق هیں کہ جو اثر طبعیت پر پیدا هوتا هی وہ بلقاعدہ اور بترتیب هوتا هی پس دنیا کو بے اصل سمجھنے والا فرقہ سبب اور اثر پر تهیک اُسیطرح بحث کرتا هی جسطرح دنیا کو اصل ماننے والا فرقہ گفتگو کرتا هی *

دونوں اِرادہ الهي کے قائل هیں اور یہہ نہیں خیال کرتے کہ مادہ کي خامیت میں یا خدا تعالی کي صفات میں کوئي بات ایسي هی جسکے سبب سے اُسکا ارادہ محدود هوجاوے *

دونوں اِس مقولہ میں متفق هیں کہ روح خدا کي ذات کا ایک جز هی اور پهر اُسیکي ذات میں شامل هوجاویگي مگر کوئي انمیں سے یہہ نہیں کہتا کہ وہ خدا کي ذات میں سے کسطرح سے جدا هوئي خاصکر دنیا کے بے اصل سمجھنے والے یہہ بیان کرنے میں قاصر هیں کہ جب روح خدا تعالی کے وجود کا ایک ذاتي جزو یعني عین هی تو پهر اُسکو خدا تعالی نے اِس بات کا یقین کرانیکا کیوں دهوکا دیا هی کہ وہ ایک علیحدہ اور غیر شی هی جسپر عالم کون و فساد کي تاثیریں هوتي هیں † *

منطقي فرقوں کا بیان

علم منطق کو برهمن دل سے عزیز رکهتے هیں اور بیشتد و حساب تصنیفیں اِس علم میں کي هیں بعض اُنمیں سے بڑے بڑے مشهور مصنفوں نے لکهي هیں اِسي سبب سے مختلف فرقے قائم هوگئے هیں مگر تمام فرقوں کا ماخذ گوتاما اور کناد کے فرقے هیں انمیں سے پہلے نے منطقي باتوں پر اور دوسرے نے طبیعات یعني محسوسات پر توجهہ کي هی اگرچہ

† علاوہ کالبروک صاحب کي تحریر مندرجہ حالات رائل ایشیا ٹک سوسئیٹي جلد ۲ صفحہ ۳۸ و ۳۹ کے کرنل کینیڈي صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب مذکور کي جلد ۳ صفحہ ۴۱۴ اور سر گریوز هاٹن صاحب کي رایوں کو جو دنیا کے بے اصل هونے یا مادي وجود رکهنے کے استفسار میں هیں ملاحظہ کرو

یہہ فرقہ برهما کي قدرت کے غیر محدود هونے اور اُسکے ظہور هونے اور دهرم کرم کي تاثیر (یعني کامل اور ناقص دهرم اور اچهے برے کرم کے موافق جزا و سزا هوني لابدي هی یا نہیں) اور اور بہت سي منتخب باتوں پر بحث و مباحثہ کیا کرتا هی دهرم کرم کي تاثیر کا ذکر اِس فرقہ کي قدیم کتابوں میں نہیں هی البتہ بیدانتیوں کے اُس فریق کا مسئلہ هی جو بهاگوت گیتا کي پیروي کرتے هیں مگر بیدانتیوں کے فرقہ میں سے جو نہایت پابند قاعدہ کے هیں وہ مکت کا هونا برهما کي کرپا سے مانتے هیں اور برهما کي قدرت کو ایسے مسلسل اسباب کے ذریعہ سے جنکا ابهي ذکر هوچکا هی کہ اُنکي اِبتدا نہیں معلوم محدود جانتے هیں *

یہہ بات ظاهر هی کہ یہہ فرقہ مذکورہ بالا فرقہ سے مادہ کے قدیم هونے اور کائنات کو خداتعالی کي مرضي اور قدرت سے منسوب کرنے میں بالکل اختلاف رکهتا هی بیدانتیوں کي اصل تعلیم کرنے والے بلکہ اهل یورپ میں سے وہ لوگ بهي جنهوں نے انکي تصنیفات کا ترجمہ کیا هی مادہ کے وجود میں آنے کے طریق پر اتفاق نہیں کرتے چنانچہ انمیں سے ایک فرقہ کا اعتقاد هی کہ ذات باري تعالی نے اپنے وجود میں سے مادہ کو نکالا هی اور وہ اُسکے ارادوں کي تکمیل کے بعد پهر اُسیکي ذات میں شامل هوجاویگا اِس مادہ سے جو اِسطرح سے پیدا هوا تمام کائنات کو ظہور میں لایا اور اُسکو اِنسان کي روح پر طرح طرح کي تاثیر پیدا کرنے کے لیئے چهوڑا هی اور دوسرے فرقہ کا عقیدہ یہہ هی کہ خدا تعالی نے مادہ کو پیدا نہیں کیا اور نہ وہ موجود هی بلکہ بلا واسطے اِنسان کي روح پر سلسلہ وار تاثیر پہنچاتا هی جنکا پیدا هونا پہلا فرقہ مادي دنیا کے ذریعہ سے سمجهتا هی پہلا فریق کہتا هی کہ هر شی خدا کے وجود سے موجود هی اور دوسرا کہتا هی کہ بجز خدا کے کوئي شی موجود نہیں معلوم ایسا هوتا هی کہ آخر مسئلہ آجکل کے بیدانتیوں میں پهیلا هوا هی اگرچہ غالباً اِس فرقہ کے بانیوں یا متقدمین کي ایجاد نہیں هی *

غلاف ارادہ تیسرا حس و حرکت کے آلات هیں ان تینوں کا ایک لطیف جسم بنتا هی جو روح کے ساتھہ اواگوں میں رهتا هی *

چوتھا غلاف یہہ کثیف جسم هی † باعتبار جسم کے روح کي حالتیں یہہ هیں کہ جب انسان بیدار هوتا هی تو وہ متحرک اور ایک اصلي اور حقیقي خلقت سے تعلق رکھتي هی اور خواب خیال کے حالت میں ایک وهمي اور مجازي خلقت سے سروکار رکھتي هی اور خوب غافل سونے کي حالت میں خدا کي ذات سے لپٹي هوتي هی مگر اُسمیں وصل نہیں هو جاتي هی بعد وفات کے وہ اس جسماني ڈھانچ سے کنارہ کر لیتي هی ‡ بعد اسکے وہ جرم قمر میں جاتي هی اور وهاں اُسکو ایک ابي رقیق جسم ملتا هی اور مینھہ کي صورت میں برستي هی جسکو کوئي نباتات جذب کر لیتي هی پس بذریعہ غذا کے کسي حیوان کے بچہ کے قالب میں جاتي هی § اور اپنے اواگوں کے پورا کرنے کے بعد جسکي مدت روح کے اعمال پر منحصر هوتي هی نجات حاصل کرتي هی *

نجات کي تین قسمیں هیں ایک تو کامل یعني تعلقات جسماني سے مبرا هوکر روح کو تجرد حاصل هوجاوے جسکے بعد وہ برهما کي ذات میں جذب هوجاتي هی دوسرے نجات ناقص جسمیں روح صرف برهما کے مسکن تک پہونچ سکتي هی تیسرے اِس سے بھي کم یعني یہہ کہ انسان کي حالت زندگي هي میں بعض صفتیں برهما کي حاصل هوتي هی اور روح میں اِستعداد حظ اوٹھانے پر مائل اور راغب هونیکي اور افعال اور حرکات کرنے پر امادہ هونیکي نہیں پچھلي دو قسم کي ریاضتوں اور معینہ طریقوں پر نہایت استغراق کے ساتھہ دھیان کرنے سے حاصل هوجاتي هی *

---

† حالات ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۲ صفحہ ۳۵

‡ ایضا ایضا صفحہ ۳۷

§ ایضا ایضا صفحہ ۲۵

گذشتہ نو سو برس میں تصنیف ہوئي ہیں ان تفسیروں کے انتخاب سے
کالبروک صاحب نے اس فرقہ کے حالات لیکر لکھے ہیں لیکن اس باعث
سے کہ اُس میں قابل بحث اور ایسے مضمون بھي لکھے ہیں جنکا
عقلي ثبوت دینے کے بجاے اصل متن پر حوالہ کیا گیا ہی بہ نسبت
اور فرقوں کے حالات کے زیادہ تر تاریک ہیں *

ہستي مطلق صرف خدا کي ذات ہی

اس فرقہ کے اول درجہ کے مسئلہ یہہ ہیں کہ خدا عالم الغیب اور
قادر مطلق کائنات کي فنا اور بقا اور ہستي کا باعث ہی اور خلقت اُسکي
مرضي کا ایک کام ہی اور دنیا کا خالق اور مادي باعث اُسیکي ذات ہی
بقول شاعر * خود کوزۂ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ * اور بعد تکمیل
کے ہر شی اُسیکي ذات میں فنا ہو جاتي ہی اور وہي وجود مطلق
موجود اور کل عالموں کي روح ہی † *

مفرد روحیں اُسیکي ذات کے اجزا ہیں جو اسطرح اُس سے علیحدہ
ہوکر پھر اُس میں شامل ہو جاتي ہیں جسطرح آگ کے شعلہ میں سے
شرارہ نکل کر پھر اُسمیں ملجاویں *

روح خدا کي ذات کا ایک جز ہونے کے سبب غیر فاني اور غیر
محدود اور صادق اور عالم اور صاحب امتیاز ہی *

اگرچہ سکون و قرار اُسکي قدرتي حالت ہی مگر سرعت اور حرکت
کي قابلیت بھي اُسمیں ہی اعلی ہستي نے جیسا کہ پہلے سے ارادہ کر رکھا
تھا اُسکو قابل حرکت بنایا اور اپنے ارادوں کو ایسے بے انتہا سببوں کے
سلسلہ کے ساتھہ جسکي ابتداء نہیں ظاہر کر رہا ہی ‡ روح جسم میں
اسطرح بند ہی جیسے کوئي شی ایک غلاف یا کئي غلافوں میں ہوتي
ہی اول غلاف اُسکا علم و ادراک معہ حواس خمسہ کے ہی اور دوسرا

† حالات رائل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۲ صفحہ ۳۴
‡ ایضا ایضا ایضا

درجہ کي قسم نہایت ذلیل فقیروں میں اب بھي موجود ھی ان دونوں
قسموں کے لوگ جوگي کہلاتے ھیں اور جوگي ایک اصل فرقہ کا نام تھا یہہ
نام ایسے لفظ سے لیا گیا ھی جسکے معني ترک دنیا کرکے دھیان میں
لگے رھنا ھیں † *

پچھلے ممانسا یا بیدانتي فرقہ کا بیان

اس فرقہ کي بنیاد بیاس جي سے جو بدھ کے مفروضہ مولف قریب
چودہ سو برس قبل مسیح کے ھوئے ھیں منسوب کرتے ھیں غالباً ایسا
معلوم ھوتا ھی کہ اُس مولف نے گو وہ کوئي کیوں نہو اُن تالیفوں کے
منشاء اور ضروري مسئلوں پر ایک رسالہ لکھا ھی لیکن کالبروک صاحب
کي یہہ راے ھی کہ باقي پانچ فرقے اس سے پہلے کے ھیں بلکہ جین اور
بدھ مذھب کے فرقوں سے بھي یہہ فرقہ نیا ھی اسلیئے جس کتاب میں
اس فرقہ کے مسائل اور عقاید کا بیان مندرج ھی چھہ سو برس پیشتر
حضرت عیسی علیہ السلام سے نہ لکھي گئي ھوگي ‡ *

اگرچہ اس فرقہ کے عقیدوں اور مسئلوں کي امداد عقلي دلیلوں
سے کي گئي ھی لیکن یہہ فرقہ دعوی کرتا ھی کہ ھمارے مسئلوں کي
بنیاد بیدوں پر ھی اور اُنکے ثبوت میں بیدونکا حوالہ دیتا ھی اس فرقہ کي
طرف سے بہت سے رسالہ معہ اُنکي تفسیروں اور تفسیروں کي تفسیروں کے

‡ سنکیا فرقہ کا مذکورہ بالا بیان زیادہ تر کالبروک صاحب کي تحریر مندرجہ
کتاب رائل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۱ صفحہ ۱۹ لغایت ۴۳ میں سے لیا گیا ھی
اس فرقہ کپیلا کے اصلي متن کا ترجمہ جسکو کالبروک صاحب نے اول مرتب کیا وہ
چھپا ھی اور اُسکے ساتھہ ایک اُس متن کي تفسیر کا ترجمہ جو سنسکرت میں
اور پروفیسر ولسن صاحب کي ایک بہت عمدہ تفسیر اُس متن کي چھپي ھی اور
آکسفورڈ کي یونیورسٹي کے لکچروں میں سے سب سے آخر مصنف کے لکچروں کے صفحہ
۹۴ و ۹۳ میں بھي سنکیا کے مسائل پر مشرح راے چھپي ھی ان کتابوں سے میں نے
اُس بیان کے درست اور صحیح کرنے میں کوشش کي ھی جو سنکیا فرقہ کا کیا ھے
† کالبروک صاحب کي تحریر مندرجہ حالات رائل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۲
۴ و ۳

علاوہ اسکے خداپرست عبادت بھي قايم کرتے هيں اور اس عبادت سے
اُنکے دهيان کے مضمون تجويز هوتے هيں دهريه فرقه ارادة اور مادة کي
تحقيق اور مشکل مضمون پر بحث و مباحثه کرتا هی اور خدا پرست
فرقه اپنا تمام وقت رياضت ميں صرف کرتا هی يا وة بالکل محو اور
مستغرق هوکر تعلقات دنيا سے متنفر هو جاتا هی اس سے اُسکي طبيعت
ميں صاحب اسرار هونے کا خبط اور جنون پيدا هو جاتا هی جو مختلف
صورتوں ميں ظاهر هوتا هی سنکيا کے اس فرقه پر اس خصلت نے ايسا
غلبه کيا هی که وة اِسکے سبب سے سب کي نظروں سے گر گيا هی *

پتنجالي کي کتاب ميں جو اِس خدا پرست فرقه کے مذهبي عقايد
کي اصل متن هی جسماني اور روحاني رياضتوں کي کامل هدايتيں مندرج
هيں چنانچه اُسميں لکها هی که فلں فلں صورتوں کے دهيان ميں بالکل
ڈوب جاؤ اور حبس نفس کرو اور حواسوں کو معطل کرکے معينه طريقوں
پر باستقلال تمام قايم رهو ايسي رياضتوں سے مرتاض کو زمانه گذشته اور
استقبال اور مخفي يا دور دراز کي شی کا علم هو جاتا هی چنانچه اوروں
کے خيال اُسکو معلوم هو جاتے هيں اور هاتهي کي سي طاقت اور شير کي
سي جرأت اور هوا کي سي سرعت حاصل هو جاتي هی هوا پر اُڑتا اور
پاني پر چلتا اور پاتال ميں اوتر جاتا هی اور پلک مارنے ميں تمام
کائينات کا حال جان ليتا هی ان خرق عادات کے حاصل کرنے کے واسطے
بعض شخص وة رياضتيں کرتے هيں جو نهايت اعلی درجه کي خوشي
يعنی حصول بهشت کے ليئے کرني چاهيئيں اور بعضے بجاے اصل خرق
عادت کے فريب اس نيت سے کرتے هيں که ديکهنے والوں کو ايسي عجائبات
ديکها کر متحير کريں جنکے ديکهانے کا اُنکے پاس بجز فريب کے اور کوئي
ذريعه نهيں هوتا هی *

جوگيوںکا بيان

انسان کے لغضه قديمة سے جو بظاهر هی اُن تکـه وصالي حاصل
کرنے کے ارادة کرنے والوں کي اعلي قسم اچهے ساده بستروں ميں اور

کي حالت میں بھي بدستور جاري رهینگي علاوه اسکے یهه سبب کل روح کي نجات کے واسطے انجام پاتے هیں حالانکه روح ابتدا میں بھي ایسي هي آزاد تھي جیسے که بعد نجات کے هوگي غرض که هر حالت میں روح ایک مد فضول میں داخل رهتي هي اس سے یهه خیال اتا هی که کپلا نے بھي روح کے وجود اور نجات کا اقرار اُن هي لفظوں میں کیا هی جنھیں اپیکورس حکیم اس خیال سے اپنے همعصروں کے دیوتوں کو تسلیم کرتا تھا که مبهم انکار سے لوگوں کے مذهبي تعصبوں کو اشتعالک نهوو ے *

سانکھیا فرقه کي دونوں شاخوں دهریه اور خدا پرست کے مسائل مختلفه کا بیان

ابتک جو مسئلے بیان هوئے وه دونوں فرقوں کے مشترک مسائل تھے لیکن جیسا که بیان هوچکا هی کپلا روحوں کو جداگانه تسلیم کرنے اور ادراک کو باعث ظهور ماده یعنے پیدایش کا سبب قبول کرنے کے علاوه کسي ایسے مادے یا روحاني وجود مطلق کا اقرار نهیں کرتا جسکي مرضي سے تمام کائنات عدم سے وجود میں آئي هی † *

برخلاف اسکے پتنجالي کا عقیده هی که اور سب روحوں سے علیحده ایک روح هی جسپر اُن برائیوں کا کچھه اثر نهیں هوتا جنکي تاثیر سے روحیں مبرا نهیں هیں اور وه روح بري بھلے کاموں اور اُنکي نتیجوں وهم و خیال سے پاک هی اور وه ایسي روح عالم الغیب هی جسپر محدودیت مکاني اور زماني کا کسیطرح اطلاق نهیں آتا هی یهي روح باریتعالی هی جو احکم الحاکمین هی ‡ *

ان دونوں گروهوں کا طریق اُنکے ان خاص عقیدوں سے قایم هوتا هی جن کے نزدیک تمام علم کا مقصود روح کا تعلقات ماده سے نجات پانا جو دهیان کے ذریعه سے حاصل هوتي هی *

---

† [illegible] جلد ۱ صفحه ۲۴۴

‡ حالات ایشیاٹک سوسیٹي جلد ۱ صفحه ۳۷

رکھتي بلکہ وہ اُس ادراک کے ساتھہ واسطہ رکھتي ھی جو اصل ادراک کا پیدا ھوا ھی *

پیدایش کے وقت روح کو ایک لطیف جسم † ملتا ھی اور اُسکے اوپر ایک کثیف جسم اور زیادہ کیا جاتا ھی جبکہ روح اور مادہ کے بیچ اِسطرح رشتہ مستحکم ھوجاتا ھی تو بیروني محسوسات کو آلات جسماني روح تک پہونچاتي ھیں قوت مدرکہ محسوسات کي اِطلاع کو جمع کرکے معرفت تک پہنچاتي ھی اور معرفت اونسے اِنسان کو آگاہ کرتي ھی اور ادراک اُس سے نتیجے نکال کر ایسا علم حاصل کرتا ھی جس تک حواس کو رسائي نہیں ھوتي ‡ غرضکہ روح بازیگر کي مانند نہیں بلکہ ایک تماشائي کیطرح سب کچھہ دیکھتي ھی *

روح کي مثال آئینہ کي سي ھی کہ اُسمیں ھر قسم کي شی کا عکس ہوتا ھی مگر کوئي تبدیلي نہیں آتي اِسیطرح روح سب کچھہ معلوم کرتي ھی مگر اُسمیں اثر کسي شی کا نہیں ھوتا § جبکہ روح قدرت کو بالکل دیکھہ اور سمجھہ چکتي ھی تو کام اُسکا پورا ھوجاتا ھی اور اُسکو نجات حاصل ھوجاتي ھی اور قدرت اور اِس مفرد روح کے آپس میں جو تعلق ھوتا ھی وہ بالکل فنا ھوجاتا ھی بقول اُن حکماء کے قدرت ایک بازیگر کي طرح اپنے آپ کو بخوبي ظاھر کرتي ھی اور جب اُسکو اچھي طرح دیکھہ لیا جاتا ھی تب منہہ چھپاتي ھی اور روح کو نجات کا درجہ حاصل ھوجاتا ھی *

اِس سے ظاھر ھوتا ھی کہ قدرت کے کار و بار میں روح کو کچھہ مداخلت نہیں اور اُسکے کسي کام میں روح کے ھونے کي کچھہ ضرورت نہیں ھی چنانچہ محسوس ھونا اور معرفت اور مباحثہ اور تجویز روح کے ھونے

---

† کالبروک صاحب کي تحریر مندرجہ رسالہ رایل ایشیا تک سوسیٹي جلد ... صفحہ ۵۴۹

‡ ایضا — ایضا — صفحہ ۳۱ و ۳۸

§ ایضا — ایضا — صفحہ ۴۲

مندرج هیں کالبروک صاحب نے چند دلیلیں اور تقریریں اُن حکیموں کي بطور نمونه کے لکھي هیں اُنمیں نقص جیسا که ایسي حالتوں میں هوا کرتا هی یهه معلوم هوتا هی که وه حکیم نهایت نازک خیالي اور تدقیق کے بهرے تهے † *

عام راے سنکیا حکیموں کے مسئلوں پر

سنکیا حکیموں کے قاعدوں کا منشاء معلوم کرنے سے جنکو اُنکے موجدوں نے ایسي عجیب صنعت اور بناوٹ سے ایجاد کیا هی جسکے سبب سے کسیقدر تاریک هوگئے هیں اول همکو یهه خیال آتا هی که اگرچه یهه فرقه خدا کا منکر اور ماده کو ماننے والا هی لیکن اُس فرقه کے عقائد سے بهت ملتا جلتا هی جو کل اشیا کا مخرج روح کو قرار دیتا هی مثلاً سنکیا فرقه کے عقائد یهه هیں که قدرت سے علم اور علم سے معرفت اور معرفت سے حواس لطیف اصول عنصروں کے هوئے اور اِن عنصروں سے خود کثیف عنصر هوئے هیں پس اِس سلسله سے یهه ظاهر هی که اگرچه ماده کو قدیم مانا لیکن همکو اُسکي صورتیں روح سے مشتق هوئیں اور کوئي وجوه اُنکا احاطه ادراک سے خارج نهیں هی *

لیکن اِس فرقه کا اصل عقیده جو اِن مذکوره لفظوں سے بادي‌النظر میں سمجهه میں آتا هي نهیں هی حقیقت میں اُنکا اعتقاد یهه هی که قدرت کي صفت ذاتي یهه هی که وه جمله اصولوں کو بترتیب ظهور میں لوے اور روح کا ذاتي وصف یهه هی که وه اُن کو قدرت کا علم حاصل هونیکے ذریعوں کیطرح کام میں لوے اگرچه اِن دونوں باتوں کا منشاء واحد هی مگر اصلیت میں جداگانه هیں قدرت اور روحیں قدیم هیں اگرچه ایک روح ادراک اور اور تمام اُن چیزوں کے ساتهه تعلق رکهتي هی جو اُس سے پیدا هوئیں هیں لیکن اُنکے ظهور میں کچهه دخل نهیں رکهتي اصل ادراک سے جو خاص قدرت کي پیدایش هی کچهه علاقه نهیں *

† کالبروک صاحب کي تحریر کتاب حالات رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۱ صفحه ۲۳ لغایت ۳۷

کرنیوالي ادراک کي هی † *

سانکیا فرقه کے حکیم مثل اور هندوستاني حکیموں کے قدرت کي تین صفتوں یا صورتوں پر زیاده توجهه کرتے هیں اور وه نور اور جذبه اور ظلمت هیں وه کہتے هیں که تمام موجودات ذي روح اور غیر ذي روح پر انکا اثر معلوم هوتا هی مثلاً نور کي وجهه سے آگ کا شعله بلند هوتا هی اور انسان کے جسم میں نیکي اور خوشي پیدا هوتي هی اور جذبه سے هوا میں زور شور اور آدمیوں میں بدي ظهور میں آتي هی اور ظلمت سے پاني اور مٹي پستي کیطرف مائل هوتي هیں اور انسان کے دل میں رنج و افسردگي پیدا هوتي هی قدرت کي ان صفتوں سے ایسي آتهه باتیں نکلي هیں جو ادراک سے متعلق هیں اور آپسمیں ایک دوسرے کی ضد هیں یعني ایک جانب میں تو نیکي علم اعتدال اختیار اور انکے مقابله میں بدي جهل بے اعتدالي مجبوري هیں ان میں سے هر ایک کي تفصیل کي گئي هی چنانچه اختیار کي آتهه قسمیں هیں سنکیا حکیموں کے فرقے کي رائیں جو انکے مسائل کے طور پر همنے اوپر بیان کیں هیں وه انکي کتابوں میں نهایت مدلل اور مشرح

† ان چار قسموں کي فهرست بهت وسیع هی کیونکه بڑي بڑي پچاس فصلیں اسکي ایسي هیں جنکي اور بهت سي تقسیم در تقسیم کي گئي هی هم اسکے نمبر میں مفصله ذیل ایک نمونه کالبروک صاحب کي تحریر میں سے نقل کرتے هیں جو نهایت اجمال کے ساتهه انهوں نے لکها هی

اول موانع ادراک کے غلطي وهم جذبه حقارت خوف ان سب کا بیان جدا جدا پانسهه فصلوں میں کیا گیا هی

دوسري قسم ناقص کرنے والي ادراک کي اتهائیس قسمیں قایم کي هیں جنکا بیان حواس کے آلات میں کسي قسم کا خلل اجانا هوتا هی -

تیسري رضامند کرنے والي قسم کے نو حصے هیں اور یهه سب کار و بار سے آدمي کے بالکل معطل هوجانے یا کچهه تهوڑا سا مشغول رهنے سے متعلق هیں جس سے نجات یا کامل درجه کي آسایش حاصل هوتي هی

چوتهي ادراک کي کامل کرنیوالي قسم کي اتهه قسمیں هیں جنمیں سے تین تو رنج کي روکنے والي اور باقي پانچ یهه هیں یعني تقریر اور زباني نصیحت اور تحصیل تعلق انس اور صحبت سے اور صفائي ظاهر و باطن کي

اِس هر ایک مطلب کے پورا هونے کے لیئے اُسکو ایک لطیف جسم جو علم و ادراک اور معرفت اور ارادہ اور آلات حس و حرکت اور اصول عناصر یعني هیولیٰ خمسه سے مرکب هی عطا هوا هی یهه لطیف جسم غیر محدود اور غیر متعهد اور خیالات سے اثر پذیر هوتا هی لیکن لطافت کي قابلیت اُسوقت تک اُسمیں نهیں هوتي هی که ایک کثیف جسم جو عناصر سے ترکیب پایا هوا هو اُسکے ساتهه متعلق نهوجاوے اور یهي اِنسان کا بدن هی جو قابل فنا هی *

یهه لطیف جسم به نسبت اِس کثیف جسم کے زیادہ دیر پا هی اور ... کے لوٹ پهیر میں روح کے ساتهه رهتا هی † *

اپني جسماني پیدایش کي جسمیں روحیں کثیف جسموں سے تعلق ... هیں چودہ درجه هیں جنمیں سے آتهه تو اِنسان سے اعلیٰ اور برتر ... اور پانچ ادنی اور کمتر هیں *

برتر درجه میں دیوتا اور اور روحیں جنکو هندو مانتے هیں شامل ... اور کمتر درجه میں حیوانات مطلق اور نباتات اور جمادات داخل ... *

علمي پیدایش کا بیان

علاوہ کثیف اور لطیف جسماني پیدایش کے جو مادي کائنات سے ... هي سنکیا ایک علمي مخلوق بهي قائم کرتا هی جو علم کے عشق ... اور قوا سے مرکب هی *

... مخلوق کي چار قسمیں هیں ایک تو ادراک کي روکنیوالي ... اُسکي ناقص کرنیوالي تیسري رضامند کرنیوالي چوتهي قسم کامل

---

* ... کولبروک صاحب کي تحریر مندرجه حالات رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۱

† ایضاً ... ایضاً ... صفحه ۳۳

تیئسوے معرفت جسکا مبدء علم و ادراک هی اور اُسکا کام اپنا جانی لینا یعني یقین کرنا هی که میں هوں *

چار سے آتهه تک معرفت پانچ اصلوں یا جزوں یعني حواس کا منفر هی جو پانچوں عناصر کے خالق هیں † *

نو سے اونیس تک معرفت گیارہ آلات حس و حرکت کا بھي مخر هی ‡ جنمیں سے دس محسوس هیں پانچ تو آله حواس خمسه کے یعني ناک کان آنکهیں وغیرہ اور پانچ آله حرکت کے یعني هاتهه پاؤں زبان وغیر هیں اور گیارهوں آله غیر محسوس یعني ارادہ هی جو حس و حرکت دونو کا ذریعه هی *

بیس سے چوبیس تک اُن پانچ اصلوں سے جو چار سے آتهه تک بیان هوئیں پانچ عنصر نکلے هیں (یعني معلوم هوتے هیں) خلا هوا آگ پاني متي *

پچیسویں اصل روح هی جو نه خود مخلوق هی اور نه خالق او وہ ایسي شی هی جسپر کثرت اور وحدت دونوں کا اِطلاق هوتا هی و صاحب اِدراک اور همیشه ایک هي حالت پر اور غیر مادي هی *

اجسام ذي روح کي بناوت

قدرت کا دهیان اور تصور کرنے اور پهر قدرت کے تحت سے آزاد حاصل کرنے کے لیئے روح اور قدرت کا اجتماع هوتا هی اِس اجتماع پیدایش جو حقیقت میں علم و ادراک اور اور اصلوں کا ظهور هی وق میں آتي هی روح کي خواهش لطف و لذت اوتهانا یا آزاد هوجانا ه

† لفظ خالق سے عناصر کا پیدا کنندہ نه سمجهنا چاهیئے بلکه اُنکو ایسي اصل جاننا چاهیئے جنسے هم پانچوں عناصر کو دریافت کرسکتے هیں مثلاً آواز اصلی هے تها لطیف اور نازک هوا کي (یعني آواز باعث دریافت هونے اُس هوا کي هی) اور بو ا خاک کي (یعني بو سبب معلوم هونے خاک کي هی) پروفسر ولسن صاحب کي ... سنکهیا کریکا پر

‡ معرفت آلات حس و حرکت کا مخرج کسي طرح نهیں هوسکتي خارج ... هونے سے یهه مراد هی که معرفت سے هي یهه آلات بهي دریافت هوتے هیں ...

پتنجلي کي شاخ جو خدا کے وجود کے مقر هیں لیکن اِن دونوں فرقوں کا مفصله ذیل رایوں میں اِتفاق هی † *

اِن فرقوں کي راے میں صرف اصلي اور کامل علم سے نجات حاصل هوسکتي هی ‡ اِس کامل علم کا موضوع مادي دنیا کي قابل محسوس اور غیر محسوس اصول سے اُس فهم و اِدراک کي اصل یعني غیر مادي روح کا امتیاز کرنا هی § *

اِس علم کي تحصیل کے ذریعوں کا بیان

اصلي علم حاصل کرنے کے تین اسباب هیں ایک تو قوت مدرکه دوسرے نتیجه تیسرے اعتراف || *

اصول مذکورہ کا بیان

جن اصول کا علم تین سببوں مذکور سے حاصل هوتا هی وہ پچیس هیں ¶ *

اول قدرت جو تمام اشیاء کي اصل اصول اور تمام کائینات کا مادي سبب هی اور یهه ایک ایسا مادہ هی جسکي کوئي اِبتدا اور انتها نهیں اور عقل و گیاست بهي نهیں رکهتا اُسکو جز لایتجزا مانا گیا هی وہ خالق هی لیکن خود کسي سے پیدا نهیں *

دوسرے علم و اِدراک جو قدرت کي اول پیدایش اور غیر مخلوق خالق اور اصولوں کا هی *

---

† کالبروک صاحب کي تحریر مندرجه کتاب حالات رایل ایشیا ٹک سوسئیٹي جلد ۱ صفحه ۳۱

‡ ایضاً	ایضاً	صفحه ۲۶
§ ایضاً	ایضاً	صفحه ۲۷
|| ایضاً	ایضاً	صفحه ۲۸
¶ ایضاً	ایضاً	صفحه ۲۹ لغایت ۳۱

* علم کو قدرت کي پیدایش اور غیر مخلوق جو کها گیا هی اِس تناقض کا سبب یهه هی که اُسکا وجود قدرت پر منحصر هی لیکن وہ قدرت کے ساتهه همیشه سے هی اِس توضیح سے بهي اصل تناقض رفع نهیں هوتا بلکه یهه ثابت هوتا هی که موجود کا عین هی غیر نهیں هی (مترجم)

ملے اور اس لحاظ سے یہہ فرقہ فقط نکتہ‌چینوں کا هی اور اس فرقہ کا جو
یہہ مقصد هی کہ جو فرایض بیدوں میں مقرر هیں اُنکي تحقیقات کرے
اس واسطے اُسکا کام خالص مذهبي کام هی اور حکمت کے فرقوں میں شمار
هونے کا مستحق نہیں برخلاف اسکے باقیماندہ فرقوں کي مختلف شاخیں
هوگئي هیں کہ هر ایک اُنمیں سے علحدہ فرقے سمجھے جانے اور تعداد
اصلي پر زیادہ کیئے جانے کي مستحق هی ان انواع انواع کے فرقوں کي
حکمتوں کے تمام اختلافوں کا بیان کرنا همارے مطلب کي برخلاف هی
اسلیئے چھہ بڑے فرقے مذکورالصدر میں سے دو نہایت متفق فرقوں کا
مختصر حال اور باقي فرقوں کي مجمل کیفیت لکھنا ناظرین کے دل پر
اُس ترقي کا خیال نقش پذیر کرنے کے واسطے کافي هوگا جو هندوؤں نے
حکمت میں کي تھي *

یہہ دو فرقے جنکا هم مختصر حال دریافت کرنا چاهتے هیں سنکیا
اور بیدانتا هیں پہلا فرقہ کہتا هی کہ مادہ همیشہ سے هی اور همیشہ رهیگا
اور اس فرقہ کي اعلی شاخ خدا کے وجود سے منکر هی اور دوسرا فرقہ
تمام چیزوں کا مخرج یا پیدا کرنے والا خدا کو بتاتا هی اور اس فرقہ کي
ایک شاخ مادہ کے وجود سے منکر هی *

تمام هندوستان کے دهریہ اور خدا پرست حکیموں کے فرقوں کا منشا
ایک هي هی یعني اعلی درجہ کي خوشي یا اواگون اور تمام جسماني
بار اور تکلیفوں سے آزادی حاصل کرنے کے طریقوں کا سکھانا هی *

بیان حکیموں کے دهریہ اور خدا پرست فرقوں کا جو سنکیا کے مشترک نام سے مشہور هیں

علم کا مقصد

یہہ فرقہ جیسا کہ هم سابق میں بیان کرچکے هیں دو شاخوں م
منقسم هی ایک تو کپیلا والے شاخ جو خدا سے منکر هی اور دوسر

کي مختلف قسموں کي حکمت قائم ہوئے ہندو پہلے سے بخوبي واقف تھے *

حکیموں کے چھہ بڑے فرقوں کا بیان

اِن فرقوں کے مسائل کي تحقیق کرنے سے حکمت کي حالت موجودہ بخوبي معلوم ہوجاویگي *

ہندوؤں میں حکیموں کے چھہ قدیم فرقے ہیں جنکے مسئلوں کو لوگ تعلیم کرتے ہیں اِنمیں سے بعض فرقے برہمنوں کے مذہبي مسائل سے اختلاف رکھتے ہیں اور بعض فرقے اگرچہ مذہب مقبولہ کے عام پابند ہیں مگر اُنکي بعضي ایسي رائیں ہیں کہ وہ بید میں نہیں پائي جاتي ہیں *

کالبروک صاحب نے اُن فرقوں کي ترتیب مفصلہ ذیل طریق پر قرار دي ہي *

اول پہلا فرقہ میمانسا جسکي بنیاد جیمني نے ڈالي *

دوسرا پچھلا فرقہ میمانسا یا بیدانتا جسکا باني بیاس کو بتاتے ہیں

تیسرا نیائي یعني گوتاما کا منطقي فرقہ *

چوتھا کناد کا وہ فرقہ جو یہہ اعتقاد رکھتا ہي کہ دنیا کي چیزیں ذروں سے بني ہوئي ہیں جنمیں از خود حرکت کرنے اور جمع ہونے کي قوت موجود ہي *

پانچواں کپیلا کا دہریہ فرقہ *

چھٹا پتنجالي کا خدا پرست فرقہ *

پچھلے دو فرقہ بہت سي باتوں میں متفق ہیں اور سنکیا کے عام نام سے مشہور ہیں *

اس تقسیم سے حکمت کا موجودہ حال بخوبي نہیں معلوم ہوتا ہي پہلا فرقہ میمانسا کا تقریر کرنے کے فن کي تعلیم علانیہ اس نظر سے کرتا ہي کہ بیدوں کے مطلب سمجھنے اور شرح کرنے میں اُس سے مدد

کثرت سے خاص کر راجپوتانه اور گجرات اور کناره میں هیں اور وه لوگ
عموماً دولتمند اور تاجر هیں اور اکثر اُنمیں سے ساهوکار هیں اور هندوستان
کي تجارت کي دولت یعني سرمایه کا بڑا حصه اُنکے قبضه میں هی † ا

پانچواں باب

حکمت کے موجوده حالت کا بیان

حکمت پر منو نے کچهه لکهنے کا اراده نهیں کیا البته کهیں کهیں اُسکے مجموعه کے پهلے باب میں اِتفاقاً بیان اِس مضمون کا آیا هی لیکن منو سے پچهلے زمانه کے هندوؤں نے اس مضمون پر بڑي توجهه کي ه اِس لیئے هندوؤں کي ذهانت اور خصلت کے بیان میں اُنکے حکمت ذکر کرنے سے هم باز نهیں ره سکتے *

یهه بات ظاهر هی که منو کے مجموعه قوانین کے پهلے باب منو کا اعتقاد مذهبي ظاهر هوتا هی اور اُسکے مجموعه کے قوانین برخلاف جو مختلف زمانوں کے بنے هوئے معلوم هوتے هیں اِس باب غالباً لوگوں کي وهِ هي رائیں ظاهر هوتي هیں جو اُسي کے زمانه م موجود تهیں *

اِس پهلے باب میں خدا تعالی اور روح کي خاصیت اور پیدایش علم طبیعات اور الهیات کے سوا اور باتوں کا تذکره اِسقدر کم هی که اُس سے ظاهر نهیں هوتا که آیا حکیموں کے فرقے اُس زمانه میں ایسے هي تهے جو که اب هیں لیکن دقیق مضمونوں پر اِسطرح سے اشاره کرنے سے که گویا لو اُنسے پهلے هي سے واقف تهے اور ایسي اصطلاحوں کو جنکو حکما اب استعمال کرتے هیں اسطریق پر کام میں لانے سے که گویا لوگ اُنکو بخ سمجهتے تهے ثابت هوتا هی که مباحثوں کے اُن اصولوں سے جنپر حقی

† ٹاڈ صاحب کي کتاب راجستان جلد ۱ صفحه ۵۱۸ اور پروفیسر ولسن صا کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۷ صفحه ۲۹۴ اور بکانن صاحب سیاحت نامه جلد ۳ صفحه ۱۹ و ۷۶ لغایت ۸۴ و ۱۳۱ و ۴۱۰

هندوستان خاص کي سلطنت پر قابض تهے اور سنه ۱۱۰۰ ع † تک بنارس میں اُنکا فرقه بڑا غالب اور ممتاز تها اور گجرات کے شمال میں سنه ۱۲۰۰ ع تک رائج رها ‡ *

معتقد اِس مذهب کے اب هندوستان میں جا بجا موجود نهیں لیکن لنکا میں اُنکا مذهب قایم اور برقرار هی اور گنگا کے کناره کے صوبجات کے شمال و مشرق کے بعض پهاڑي اضلاع میں اب بهي رائج هی بده مذهب برها اور تبت اور سیام اور اُن تمام ملکوں میں بهي جو مابین هندوستان اور چین کے واقع هیں رائج هی مگر ملک چین میں بهت غلبه رکهتا هی اور چیني اور روسي تاتار کے بڑے حصه میں پهیلا هوا هی پس یهه کلام صحیح اور بجا هی که به نسبت کسي اور مذهب کے معتقدوں کے اِس مذهب کے معتقد بهت زیاده هیں *

جین مذهب کي اِبتدا سنه ۶۰۰ یا سنه ۷۰۰ ع میں معلوم هوتي هی اور سنه ۸۰۰ یا سنه ۹۰۰ ع میں اُسکو شهرت حاصل هوئي اور سنه ۱۱۰۰ ع میں نهایت اعلی درجه پر پهونچ گیا اور سنه ۱۲۰۰ ع کے بعد اُسکو زوال هوا § اِس مذهب کے معتقد جن مقاموں میں کثرت سے هیں وه مقام دکهن کے جنوبي حصه اور گجرات اور هندوستان خاص کے مغرب میں معلوم هوتے هیں اور معلوم هوتا هی که گنگا کے صوبوں میں اُنکو کبهي بهت سي کامیابي حاصل نهیں هوئي *

معلوم هوتا هی که برهمنوں نے اُنکو هر ایک مقام پر خصوصاً دکهن میں کئي مرتبه ستایا اور مغلوب کیا || جین مذهب والے اب بهي بهت

† پروفیسر ولسن صاحب کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۷ ۲۸۲

‡ آرسکائین صاحب کي تحریر مندرجه کتاب حالات بمبئي جلد ۳ صفحه ۵۲۳ کینیڈي صاحب کي شرح کے

§ پروفیسر ولسن صاحب کي تحریر مندرجه کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۷ ۲۸۲

|| بکانن صاحب کي کتاب کے جلد ۱ صفحه ۸۱

اسوکا کے واعظوں نے اس مذهب کو اسي صدي کے اخیر میں لنکا میں رائج کیا † *

غالباً تاتار اور تبت میں وہ اِس زمانہ سے پیشتر مروج هوا لیکن چین میں سنہ ٦٥ ع تک جبکہ وہ هندوستان سے وهاں سیدها گیا رائج نہیں هوا اور سنہ ۳۱۰ ع تک بخوبي قایم نہیں هوا ‡ *

اور اِس مذهب کے زوال کا حال اُسکي اصلیت کے مقام یعني هندوستان میں ایک چیني سیاح نے لکها هی جو بعد مسیح کے پانچویں صدي کي ابتداے میں تیرتهہ کرنے آیا تها § اِس سیاح نے بدہ کے مذهب کو اُس ملک میں جو چین اور هندوستان کے درمیان میں هی ترقي پر پایا لیکن پنجاب میں کچهہ زوال پر اور گنگا جمنا کے کنارہ کے ملکوں میں نہایت زوال کي حالت میں دیکها چنانچہ کپیلا جو بدہ کا مولد تها ویران اور برباد اور ایسا بیابان هوگیا تها کہ اُسپر کوئي شخص کاشت بهي نکرتا تها اور مذهب بدہ کا لنکا میں عین شباب پر تها لیکن هنوز جزیرہ جاوا میں مروج نہیں هوا تها جس میں سے یہہ جاتري گذر کر براہ تري چین کو واپس گیا *

بعد اِسکے بدہ کے مذهب نے هندوستان کے بعض حصوں میں پهر عظمت حاصل کي آخر اُس مذهب کے معتقدوں کو ذک دینے اور خارج کرنے میں کمریلا تو کامیاب نهوا مگر آتهویں یا نویں صدي میں بعد مسیح کے شنکرا اچارجا نے اُنکو قایل کیا اور ایذا دي اور غالباً دکهن میں سے مار کر نکال دیا لیکن معلوم هوتا هی کہ اُسکے معتقد سنہ ۸۰۰ ع میں

† ۳۰۷ برس قبل مسیح علیہ السلام سے — ٹرنور صاحب کے ترجمہ کتاب مهاوانسو کے دیباچہ کے صفحہ ۲۹ و مقامات دیگر کو دیکهو

‡ ڈي گگنیز صاحب کے حالات کتبوں کے مدرسہ کي جلد ۴۰ صفحہ ۲۵۱ و ۱۲ اور تاریخات قوم هنز کي جلد ۱ صفحہ ۲ و ۲۳۵ و ۲۳۶

§ روز نامچہ رایل ایشیاٹک سوسئیٹي نمبر ۹ صفحہ ۱۰۸ وغیرہ خصوصاً صفحہ ۱۳۶

یہہ اختلاف اس کثرت سے هیں کہ اس قیاس سے اُنکا رفع کرنا ممکن نہیں کہ وہ ایک پہلے اور دوسرے پچھلے بدہ کي طرف اشارہ کرتے هیں اور جن شخصوں سے یہہ مختلف تاریخیں منسوب کي گئي هیں اُنکے نام اور اُنکي زندگي کے حالات کے یکساں هونے کي وجہہ سے بهي یہہ قیاس درست نہیں ٹہرتا اسلیئے همکو خواہ تو هندوستان کے بدہ مذهب والوں کو ایسے مذهب کي تاریخ سے جو اُنمیں قایم هوا ناواقف اور هندوؤں کي تواریخ واقعات کا وہ حصہ جو نہایت مستحکم اور صحیح هی غلط ٹہرانا چاهیئے یا یہہ تسلیم کرنا چاهیئے کہ کشمیر یا تبت میں جہاں بدہ کا مذهب اُسکے باني کي وفات سے کئي سو برس بعد رایج هوا کوئي غلطي واقع هوئي هوگي اور اُن ملکوں میں سے وہ غلطي مشرقي ملکوں میں پهیل گئي هوگي پس جو کہ پچهلا بیان نہایت غالب معلوم هوتا هی اسلیئے هم بدہ یعني سکیا کي وفات کا زمانہ قریب پانسو پچاس برس قبل مسیح علیہ‌السلام بصحت تمام قرار دیسکتے هیں *

علاوہ صریح دلیلوں کے بدہ مذهب والوں کي اصلیت کا هندوستان میں هونا اِن باتوں سے بهي ثابت هوتا هی کہ بدہ مذهب والوں کا علم‌الهیات دیوتاوں کا علم اور حکمت اور جغرافیہ اور علم تواریخ واقعات وغیرہ کل هندوؤں کے علموں سے مطابق هیں اور اُن علموں میں جو اِصطلاحیں اُن نے برتے هیں وہ سب سنسکرت کي اصطلاحیں هیں یہاں تک کہ بدہ کے معني علم و فہم کے هیں اور آدبدہ بمعني علم مطلق مشہور الفاظ سنسکرت کے هیں *

اِس مذهب کي اِبتداء ترقي کي نسبت هم کوئي ٹهیک اطلاع نہیں رکهتے هیں هندوستان میں اِس مذهب کي دهوم دهام اسوکا کي سلطنت میں قریب ڈهائي سو برس قبل مسیح علیہ‌السلام کے هوئي † اور

---

† ترنور صاحب کے ترجمہ کتاب مہاوانسو اور دیگر هم عصر کتبوں کے ترجموں جو روز نامچہ ایشیاٹک سوسئیٹي بابت فبرروي سنہ ۱۸۳۸ ع میں مندرج هیں ملاحظہ کرو

کي فہرست کے مختلف حالات سے گواھي ہوتي ھی *

برخلاف اسکے کشمیری لوگ سکیا کے ظہور کے زمانہ کو تیرہ سو بتیس برس قبل مسیح علیہ‌السلام اور چیني اور منگول اور جاپان والے قریب ایکہزار برس قبل مسیح کے قرار دیتے ھیں اور تبت کے اُن تیرہ مورخوں میں سے جنکا مشرقي حالات کے میگزین یعنے خزانہ میں حوالہ دیا گیا ھی چار مورخ دو ہزار نو سو اُنسٹھہ اور نو مورخ آٹھہ سو پینتیس برس بطریق اوسط قبل مسیح علیہ‌السلام کے بیان کرتے ھیں † اور تبت کي بڑي مذھبي کتاب میں اس کلام کے مندرج ھونے سے کہ وہ مجلس عام جو اسوکا نے منعقد کي ایک سو دس برس بعد وفات بدھ ‡ کي جمع ھوئي تھي § تاریخ مذکور بالا چار سو برس قبل مسیح علیہ‌السلام کے بھي قایم ھوتي ھی کیونکہ ایسے ثبوت سے جسمیں کوئي حجت نہو یہہ بات ظاھر ھوگي کہ اسوکا کا زمانہ حیات تین سو برس قبل مسیح علیہ‌السلام سے کم تھا ‖ *

ایک چیني مورخ اور مورخوں سے اختلاف کرکے گوتاما کے زمانہ کو چھہ سو اٹھاسي برس قبل مسیح علیہ‌السلام قرار دیتا ھی * اور چیني اور جاپان والوں کي تواریخ واقعات کے نقشوں سے جنکے بموجب سکیا کي شہرت کا زمانہ نو سو ننیانوے برس قبل مسیح علیہ‌السلام قرار پاتا ھی معلوم ھوتا ھی کہ وہ واقعہ یعني سکیا کا دنیا میں آنا اجاتاسترو کي سلطنت میں جسکا زمانہ مگادا کے راجاؤں¶ کي فہرست میں چھہ سو برس قبل مسیح علیہ‌السلام مندرج ھی ظہور پذیر ھوا *

---

† مختلف تاریخیں مورخوں کي قرار دي ھوئي مشرقي حالات کے میگزین کے جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷ اور ولسن صاحب کي تحریر مندرجہ کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۵ صفحہ ۹۲ میں ملاحظہ کرو

‡ بدھ سے مراد سکیا یا گوتاما سے ھی اور اسوکا کا حال آیندہ معلوم ھوگا مترجم

§ روز نامچہ ایشیاٹک سوسئیٹي کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶

‖ حصہ ۴ باب ۳ تاریخ ھذا کا ملاحظہ کرو

* ڈي گگنیز صاحب کي حالات کتبوں کے مدرسہ کے جلد ۴۰ صفحہ ۱۹۵

میں ایسے هي حضرت عیسی علیہ‌السلام سے چودہ سو برس پیشتر مرتب
هوئے هونگے اور جس مذهب کي اُنسے تعلیم هوتي هی اُسنے اُسوقت
بہت بڑي ترقي پکڑي هوگي لیکن بدہ مذهب والوں میں سے کوئي بڑا
راسخ‌الاعتقاد بهي بدہ مذهب کے ابتدا کا دعوی حضرت عیسی علیہ‌السلام
سے ایکهزار یا گیارہ سو برس پہلے سے زیادہ میں نہیں کرتا اور نہایت
صحیح اور سچے حالات کي رو سے وہ چهہ سو برس پیشتر حضرت عیسی
علیہ‌السلام کے قایم هوا معلوم هوتا هی *

تمام قومیں جو بدہ مذهب رکهتي هیں اُس مذهب کا مخرج
هندوستان کو بتانے میں متفق هیں † اور اس بیان میں بهي متفق هیں
کہ اُس مذهب کا باني سکیامني یا گوتاما هی جو کپیلا واقعہ شمال گورکهپور
کا باشندہ تها از روے ایک روایت کے وہ چهتري تها اور بقول بعض کے
ایک راجہ کا بیٹا هندو بهي اس بیان کي تصدیق کرتے هیں کہ وہ
چهتري تها اور سورج بنسي نسل کے ایک راجہ کا بیٹا تها مگر یہہ مختلف
قومیں اُس مني کے ظهور کي تاریخ کے باب میں متفق نہیں چنانچہ
...ور اور اوا اور سیام اور لنکا کے لوگ اُس تاریخ کو قریب ساڑهے پانسو
برس قبل مسیح کے قرار دیتے هیں ‡ اور اس تاریخ پر مگادها کے راجاؤں

† بلحاظ چینیوں کے دي گگنس صاحب‌کي کتاب حالات کتبوں کي جلد ۴۰ صفحہ
... وغیرہ اور ایبل رموسٹ صاحب کي تحریر جو روزنامچہ ساوان بابت نوامبر
... ۱۸۳۱ع میں مندرج هی اور خلاصہ اخبار مندرجہ روز نامچہ ایشیاٹک کي جلد
... و صفحہ ۲۳۹ و ۲۴۰ اور جواب مضمون مندرجہ روز نامچہ مذکور بابت ماہ
... کے صفحہ ۲۴۱ کو ملاحظہ کرو اور بابت قوم منگول کے ...پورٹ صاحب کي
... مندرجہ روز نامچہ ایشیاٹک کي جلد ۷ کے صفحہ ۱۸۲ اور اگلے صفحوں کا
ملاحظہ کرو اور بابت لنکا کے بدہ مذهب والوں کے ٹرنور صاحب کے ترجمہ مهاوانسو
... دیکهو

‡ ٹرنور صاحب کے ترجمہ کتاب مهاوانسو اور نقشہ تاریخات حالات نوشتہ
... صاحب ایلچي دربار اوا جنکو پرنسپ صاحب نے اپنے مفید نقشہ‌جات کے
صفحہ ۱۳۴ میں داخل کیا هی اور پرنسپ صاحب کے نقشوں کے صفحہ ۷۷ و ۷۸
... ملاحظہ کرو

ایک شخص ایسا فرض کرو کہ وہ خیالات مذہب سے محض ناواقف ہو اب اگر وہ شخص خدا کو پہچانیگا تو اُن قوتوں کو دیکھکر جانیگا جو اُسکي قوت سے اعلی اور برتر هیں اور اگر اُسکے دلمیں ایک سکون و قرار رکھنے والے یعني بیحس حرکت دیوتا کا خیال بھي گذریگا تو وہ بجاے اُسکي پوجا کرنیکے سورج کو جس سے اُسکو گرمي حاصل هوتي هی یا آسمان کو جسکے بادل کي گرج وغیرہ سے ڈرتا هوگا پوجیگا اور سدھوں کي پرستش تو اور بھي نہیں کرنیکا کیونکہ سدہ پن صرف پہلے سے مقرر کیئے هوئے مسائل مذهبي کي پابندي کو سمجھنا چاهیئے ایک قوم کي طبیعت پر پہلے اس سے کہ وہ ایسے لوگوں کو جو نہایت پابند مذهب کے هوں خاصکر ایسي حالت میں کہ وہ اُن لوگوں کو دنیا کا حاکم یا دنیا کے مالک تک رسائي کرانے کا ذریعہ بھي نجانتي هو سدہ اور سنت مانے مذهب کا غایت درجہ کا اثر هو جانا ضرور هی *

برخلاف اسکے هندوؤں کا مذهب انسان کي خلقت اور طبیعت کے مقتضاء کے موافق هی کیونکہ پہلے پہلے وہ قدرتي قوتوں (یعنے آگ پاني هوا وغیرہ) کو مانتے تھے اور یہانتک ترقي کي کہ اُنکے ذریعہ سے بھگوان کو پہچان گئے اور اب آخر میں اسقدر زوال پکڑا کہ ذي علم آدمي خدا کي ذات اور وحي میں شک کرنے لگے اور عوام انسانوں کو پوجنے لگے *

سنکھیا نامي حکیموں کے مسائل کے اصول پر بدہ مذهب والوں میں سے خدا کي نماننے والے فرقہ کے مسئلہ بنے هوئے معلوم هوتے هیں اور عام هندوؤں کا بہادر آدمیوں کو پوجنا اور بیجا تعظیم و تکریم تپشیا کرنے والوں وغیرہ کي کرنا بدہ مذهب والوں کے سدھوں کي پوجا کرنے کے مطابق سمجھا جاتا هی اب هماري راے میں برهمنوں کا مذهب قدیم هی اور بدہ مذهب اُسمیں سے اُسوقت نکالا گیا هی جبکہ برهمنوں کے مذهب کے اصلي مسائل غایت درجہ کي ترقي پر پہونچ چکے تھے *

ازروے تاریخ کے جو ان مذهبوں کے باب میں نتیجہ نکل سکتا هی وہ یہي هی جو همنے بیان کیا خیال کیا گیا هی کہ بید جیسے اب موجود

جزیرہ ایلورا اور ناسک اور اور مقاموں میں جین مذهب والوں کے بهي بڑے بڑے مندر غاروں میں واقع هیں اور مقام جنترایاٹن کے قریب جو میسور میں واقع هی ایک ترتنکر کي مورت هی جسکو پهاڑ میں سے تراشا هی لوگ اُسکو چوں فت سے لیکر ستر فت تک بلند خیال کرتے هیں *

جین مذهب کے لوگ بهي بهت سا علم رکهتے هیں اور وہ برهمنوں کے علم سے مشابهه هی لیکن علم واقعات کي تاریخ اور جغرافیه کا برهمنوں کے علم سے بهي زیادہ تر لغو هی چنانچه اُن تاریخوں کو کروڑوں سے بڑها دیا هی جو لاکهوں هي میں لغو اور بیهودہ تهیں اور جس زبان میں اُنکي مذهبي کتابیں لکهي هوئي هیں وہ مگادهي یا پالي هی *

بیان اِس بات کا کہ برهمن اور بدہ اور جین مذهبوں میں کونسا مذهب بہ نسبت ایک دوسرے کے زیادہ تر قدیم هی

اِس بات پر بحث هی کہ اِن تینوں مذهبوں میں سے هندوستان میں کونسا مذهب اول رائج هوا *

تصفیه اِس امر کا بدہ اور برهمنوں کے مذهب کے اُن حالات کي بحث سے متعلق هی جنسے اُن مذهبوں کي قدامت جداگانہ ثابت هوتي هی † *

اگر یهه بات تسلیم کیجاوے کہ اِن دونوں مذهبوں کي عام بنیاد اُنکے مسائل اصولي کي تطبیق سے دریافت هوسکتي هی تو غالب دلیلیں اِس جانب پر معلوم هوتي هیں کہ برهمنوں کا مذهب قدیم هی اور ایک اور ثبوت زائد یهه بهي هی کہ بدہ مذهب کا قدیم اور اصلي هونا خلاف قیاس هی *

† طرفین کے دلائل کو آرس کائن صاحب نے حالات بمبئي کي جلد ۳ صفحه ۴۹۵ لغایته ۵۰۳ میں بهت صفائي سے اور بلا طرفداري جمع کیا هی اِس مقام میں اگر اُنکا خلاصه بهي داخل کیا جاوے تو تقریر بهت طول طویل هوجاوے

هیں اور سب ذاتوں میں سے هوتے هیں جنکے لباس میں برهمنوں کے لباس سے کچھه فرق هوتا هی چنانچه وہ بہت بڑے بڑے ڈهیلے سفید جامه پهنتے هیں اور سر ننگا سر کے بال اور داڑهي ملجهي هوئي اور صاف رکهتے هیں اور ایک کالي چهڑي اور ایک جهاڑن زمین پر سے کیڑے مکوڑے جهاڑنے بوهارنے کو اپنے پاس رکهتے هیں اور خیرات پر اوقات بسري کرتے هیں اور کبهي نهیں نهاتے شاید یهه فعل برهمنوں کي ضد پر جو بلا ناغه نهاتے دهوتے رهتے هیں کرتے هیں *

جین مذهب والوں کے مندر عموماً بہت بڑے اور خوبصورت هوتے هیں اُنکي چهت اکثر رهنے کے مکانوں کي سي هوتي هی اُنمیں ستون اور صحن بهي هوتا هی کبهي کبهي هندوؤں کے مندروں سے بهي مشابهه هوتے هیں اور کبهي کبهي گول هوتے هیں اور چاروں طرف اُنکے ترتنکروں کي بڑي بڑي مورتیں بني هوئي هوتي هیں † اور اُنکي دیواروں پر طرح طرح کي تصویریں کهچي هوتي هیں جنسے جین مذهب کي روایتیں ظاهر هوتي هیں اور اُنمیں هندوؤں کے مذهب کي روایتیں بهي مخلوط هوتي هیں علاوہ مورتوں کے اُن مندروں میں سنگ مرمر کے چوک خوشبوؤں کے جلانے کیواسطے اور اِن چوکوں پر سدہ لوگوں کي اوبهري هوئي مورتیں تراشي هوئي هوتي هیں سادہ سنتوں کے قدموں کے نشان بنے هوئے هوتے هیں اور یهه ایسي یادگاري هی که بدہ مذهب والوں میں بهي هوتي هی *

هندوؤں کے مندروں کي مانند جو نمونه جین مذهب والوں کے مندروں کے موجود هیں وہ سفید سنگ مرمر کے مندر هیں جنمیں سے باقي رهے هوئے نهایت عالیشان ابو پهاڑ پر گجرات کے شمال میں پائے جاتے هیں *

---

† اِس قسم کا ایک عالیشان مندر احمد آباد کے پاس زمین کے نیچے بنا هو هی اور کهتے هیں که جس زمانه میں هندو درپی ایذا رساني جینوں یعني سراؤگیوں کے هوئے تهے یهه مندر واسطے خفیه پرستش کے سراؤگیوں نے بنایا

کچھہ مشابہہ هیں لیکن حالات اور ناموں میں اُنسے علحدہ هیں اِن سدھوں کو ترتنکر کہتے هیں جو تینوں زمانوں یعني ماضي اور حال اور اِستقبال کے چوبیس چوبیس مقرر هیں *

اِن ترتنکروں میں سے جنکي بعض مقاموں میں نہایت پرستش هوتي هی ایک رِشوبا هی † جو زمانہ حال کے ترتنکروں میں سے اول درجہ رکھتا هی لیکن هر ایک مقام میں علی‌العموم پارس ناتھہ اور مہابیر کي پوجا هوتي هی اور یہہ زمانہ حال کے ترتنکروں میں سے تیئیسویں اور چوبیسویں هیں ‡ بجز تمام اور باقي ترتنکروں کے صرف پارس ناتھہ اور مہابیر کے قد و قامت اور زمانہ حیات کو جو اسقدر مبالغہ سے بیان کیا هی کہ اُسپر جھونت کا اِطلاق هوتا هی اِس لیئے یہہ خیال بہت درست هی کہ پارس ناتھہ اور مہابیر هي اِس مذهب کے اصلي بانی هیں یہہ سب ترتنکر قرار و سکون کي معمولي حالت کي خوشي میں برابر سرشار هیں اور دنیا کي حکومت سے کچھہ سروکار نہیں رکھتے § *

جین مذهب والوں نے هندوؤں کے دیوتوں کے مرتبوں اور حالات کو کسیقدر تبدیل کرلیا هی چنانچہ وہ هندوؤں کے بڑے دیوتوں کو چھوتے دیوتوں پر ترجیح نہیں دیتے سوا اِسکے دیوتوں کي تعداد کو بڑھا بھي دیا هی جس سے مذهب میں اور بھي لغویات داخل کر دیئے هیں مثلاً اُنکے نزدیک چونستھہ اندر اور بائیس دیبیاں هیں ‖ *

جین مذهب والے بزرگوں کے تبرکات کي تعظیم نہیں کرتے اور اُنکے یہاں سادہ سنتوں کے دھرم شالے بھي نہیں هوتے اُنکے پوجاري جاتي کہلاتے

---

† میجر تي لامین صاحب کي تحریر روزنامچہ رایل ایشیا تک سوسئیٹي کي جلد ایک صفحہ ۴۲۴

‡ پروفسر ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۸

§ پروفسر ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۰

‖ میجر تي لامین صاحب کي تحریر روزنامچہ رایل ایشیا تک سوسئیٹي کے جلد ۱ صفحہ ۴۲۲

مشور سے رایج هی اور شمال و مغرب میں جینوں کي کوئي ذات نہیں هی
البتہ جب کوئي جین مذهب والا آدمي هندو هوجاتا هی تو وہ هندوؤں
کے چاروں ذاتوں میں سے کسي ایک میں شامل هوجاتا هی اور اُسي سے
اُسکے خاندان کا سلسلہ اُس ذات میں قائم هوتا هی اور جینوں هي میں
بہت سے فرقے هوتے هیں وہ غیر ذات والوں میں شادي نکرنے اور میل جول
نرکھنے کي ایسے هي سخت پابند هوتے هیں جیسے کہ هندوؤں کے چاروں
ذاتوں کے لوگ هوتے هیں † *

اگرچہ جین مذهب والے بیدوں کو کتاب آسماني نہیں مانتے لیکن اُن
سب باتوں میں جو اُنکے مذهب کے مخالف نہیں هیں اُنکو بہت بڑا
مستند سمجھتے هیں جین مذهب والے بیدوں پر بہت بڑا اعتراض یہہ
کرتے هیں کہ بیدوں میں بلدانوں کي تاکید هی اور خوشبوئیں وغیرہ جلانے
کي هدایت هی جسکے سبب سے اکثر کیڑے پتنگوں کي جانیں اِسطرح سے
جاتي هونگي کہ جلانے والوں کو خبر بھي نہوتي هوگي ‡ هندوؤں کے تمام
دیوتوں کو مانتے اور اُنمیں سے بعض کي پوجا بھي کرتے هیں لیکن اپنے
بزرگان دین سے جنکو وہ اپنا مناسب معبود جانتے هیں اُن دیوتوں کو کمرتبہ
سمجھتے هیں *

علاوہ اِن تمام باتوں کے جو جین مذهب والوں میں بدہ مذهب والوں
یا برهمنوں کي سي هیں اُنکي خاص رائیں اور خیالات سب سے علحدہ
بھي هیں اُنکے نزدیک اُنکے خاص معبود کسیقدر اُنکے ایسے سدہ هیں
جنھوں نے اپني ریاضتوں کے باعث سے دیوتوں پر سبقت حاصل کي هے
اور وہ بدہ مذهب والوں کے سدهوں سے صورت اور خصلت میں دیھہ

---

† گیلامین صاحب کي تحریر مندرجہ روز نامچہ رایل ایشیاٹک سوسئیٹي
ایک صفحہ ۴۱۳ اور کالبروک صاحب کي تحریر اسي روز نامچہ کے اُسي جلد
صفحہ ۴۴۹ میں اور بکانن صاحب کي تحریر روز نامچہ مذکور کے اُسي جلد کا صفحہ
۵۳۱ و ۵۳۲ اور ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۷ صفحہ ۹
‡ ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۳ و

میں موجود اور اُن میں سے اکثر زبانوں میں چھاپہ کے فن کے سبب جو اُن میں مدت سے رایج تھا بہت سي مشتہر ہو گئي ہیں *

ہرچند ادعا یہہ کیا گیا ہی کہ شنسکرت اور وہ زبانیں جو شنسکرت سے نکلي ہیں اُنکي مقدس زبانیں تھیں مگر معلوم ایسا ہوتا ہی کہ مگادھا کي پالي زبان میں جہاں سکیا یا گوتاما نمود ہوا بدہ مذہب والوں کي مذہبي کتابیں علےالعموم لکھي پڑھي جاتي تھیں اور مگادھا ایک قدیم سلطنت گنگا کے کنارہ پر تھي مگر ادعا یہہ کیا گیا ہی کہ شنسکرت اور اُس سے جو زبانیں نکلیں ہیں وہ اُنکي مقدس زبان تھي *

جینی مذہب والوں کا بیان

جین مذہب والے بدہ اور برہمنوں کے مذہب کے بیچ بیچ میں متوسط درجہ رکھتے ہیں † بدہ مذہب والوں سے جینوں کو خدا کے وجود [سے] انکار اور کم سے کم اُسکے بے حس و حرکت اور بیقدرت ہونے کا اقرار [اور] مادہ کو قدیم ماننے اور ایسے شخصوں کے پوجنے میں جنمیں خدا کي [سي] صفتیں تھوالي ہوں اور ہر ذیحیات کي جان کا بہت سا لحاظ کرنے [اور] اُنکي حفاظت کے لیئے بہت احتیاطیں کرنے اور موروثي خاص پوجاري [ہونے] اور بیدوں کو کتاب آسماني نہ سمجھنے اور بلدان اور آگ کي تعظیم [کرنے] میں اتفاق ہی *

[او]ر تمام تعلقات سے علحدہ ہوکر سکون و قرار کي حالت کو نہایت [ہي] درجہ کي راحت سمجھنی اور اُن تمام مسئلوں میں جنمیں بدہ [مذہ]ب والے ہندوؤں سے متفق ہیں اتفاق رکھتے ہیں *

اور وہ ہندوؤں سے اور باتوں میں بھي اتفاق رکھتے ہیں مثلاً ذاتوں کا [با]ہم علحدہ ہونا دکھن اور مغربي ہندوستان کے جینوں میں بڑے زور و

† جینوں کا امتیاز بدہ اور برہمنوں سے معلوم کرنے کے لیئے جو علامتیں لیگئي [ہیں] وہ اُس جواب مضمون میں سے لیگئي ہیں جو ارس کائن صاحب نے کتاب [ترانزکشن] بمبئي کي جلد ۳ صفحہ ۵۰۶ میں لکھا ہی

اختلاف اُنکا یہہ هی کہ وہ آگ کي تعظیم مطلق نہیں کرتے اور اپنے
بزرگوں کے تبرکات کي تعظیم و تکریم کرتے هیں یہہ ایک ایسي بات هی
جس کا هندوؤں کے دلمیں گذر نہیں ان تبرکات پر جو چند بال یا کوئي
هتي یا دانت هوتا هی بدہ مذهب والی بڑے بڑے تہوس گنبد گول او
کلس دار بناتے هیں یہہ عمارت اُنکے مذهب کي خاص علامت هی *

بدهوں کي مورت سیدهي کهڑي هوئي اور اکثر چار زانو بیٹهي هوئي
ایسي بناتے هیں جس سے دهیان گیان میں مستغرق هونا اور نہایت
استقلال چهرہ پر ثابت هو اور بالوں کي لٹیں بل کهائي هوئي هوتي هی
علاوہ بہت سے اُن ملکوں کے مندروں اور یادگاروں کے جہاں بدہ مذهب
والی اب بهي موجود هیں هندوستان میں بهي اکثر بڑي بڑي عالیشان
باقیات اُنکی مندروں اور یادگاروں کي پائي جاتي هیں *

چنانچہ اُن میں سے نہایت عجیب مندر دکہن میں غار والی مند
هیں جو مقام ایلورا میں پہاڑ کاٹ کر بنائے هیں لیکن نہایت عمدہ مند
مقام کارلا میں جو شہر پونہ اور بمبئي کے درمیان میں واقع هی موجو
هی یہہ مندر ایسا بلند اور لنبا چوڑا هے اور اُسکي چهت ایسي محرابد
اور اُسکے هر پہلو میں بہت سے ستون ایسے هیں کہ اُسکو دیکهنے سے
گاتہہ † کے گرجا یاد آتے هیں ‡ بدہ مذهب والے بڑے بڑے کتب خانہ رکه
هیں جنمیں کتابیں برهمنوں کے ڈهنگ پر هیں اور اُنکے اصول هندوستا
سے هي قایم کیئے گئے هیں § اور یہہ کتابیں مختلف ملکوں کي زبان

---

† قوم گاتہہ ایک قدیم نصف وحشي قوم هی جسنے قدیم سلطنت روم کو
کیا هی اور گاتہہ کے گرجا کا ایک طرز عمارت بهي مشہور هی جسمیں نہایت
محرابیں اور کئي کئي پہلوؤں کے ستون هوتے هیں (مترجم)

‡ هندوؤں اور بدہ مذهب والوں کے فرق اور امتیاز کے حالات اُس جواب مض
میں سے لیئے گئے هیں جو ارس کاین صاحب نے کتاب حالات بمبئي کي جلد ۳ صف
۵۰۳ میں لکها هی *

§ هاکسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۶ صفحہ ۴۳۳
ڈاکٹر بکانن صاحب کي تحریر کتاب مذکور کي جلد ۶ صفحہ ۱۹۴ و ۲۲۵ اور
مقامات میں ملاحظہ کرو

رفع پر سوتے هیں اور اُنمیں سے کسیکو سوا‌ے آتهویں دن کے جسمیں وہ اشنان کر جاتے هیں † دهرم شاله سے باهر نکلنے کي اجازت نهیں هوتي مگر کچهه تهوڑي دیر کے واسطے بعض بعض اُنمیں سے سب کے واسطے خوراک بہم پہونچانے کے لیئے هر روز دهرم شاله سے باهر بهیک مانگنے کو نهیں بلکه خیرات لینے کو جاتے هیں کیونکه اُنکو خود سوال کرنے کي اجازت نهیں هی ‡ اور یهه بده مذهب والوں کے پوجاري بجز اُن مندروں کے جو اُنکے دهرم شالوں سے متعلق هوتے هیں اور کهیں پوجا پاٹ نهیں کرتے اور نه اُنمیں دنیاداروں کو آنے کي اجازت هوتي هی دنیاداروں کے مندر اُنکے دهرم شالوں کي حد سے باهر هوتے هیں *

معلوم هوتا هی که ایک زمانه میں عورتوں کے دهرم شالے بهي علی العموم هوتے تهے *

بده مذهب والے هر ایک ذي روح کي جان کي برهمنوں سے بهي زیاده تر احتیاط کرتے هیں چنانچه اُنکے پوجاري اس خیال سے که کوئي چهوٹا سا کیڑہ نگل نجاویں دو پہر کے بعد سے کوئي چیز نهیں کهاتے اور آفتاب کے غروب هوجانے سے پاني تک نهیں پیتے اور همیشه ایک جهاڑن پاس رکهتے هیں جس سے جهاں کهیں بیٹهنے کا اراده کریں اول زمین کو جهاڑ بهار کر صاف کرلیں تاکه کوئي جاندار لاعلمي کي حالت میں نیچے کچل نجاوے بعضے یهانتک محتاط هوتے هیں که اپنے منهه پر ایک کپڑہ اس خیال سے باندهی رکهتے هیں که کهیں چهوٹے چهوٹے کیڑے اُنکے سانس سے کهنچ کر مر نجاویں § اور برهمنوں سے ایک ظاهري

† ڈیوس صاحب کي تحریر مندرجه روز نامچه رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۲ صفحه ۴۹۵ اور ترکس صاحب کي تحریر اسي روز نامچه کے جلد ۳ صفحه ۲۷۷ *

‡ کپتان مهوني صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۷ صفحه ۳۲ ترکس صاحب کي تحریر روز نامچه رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۳ صفحه ۲۷۷ *

§ اس مذهب والی دنیادار لوگ تو حیوانکا گوشت بیدهڑک کهاتے هیں اور نهیں اُس صورت میں گوشت کهانے سے دریغ نهیں کرتے که کسي حیوان کو خاص اُنکے واسطے قتل کیا هو *

بدهوں کا خدا اور وحي کو ماننے والا فرقه نیپال میں پهیلا هوا هی † اور دهریه فرقه لنکا میں کمال پکڑے هوئي هی ‡ *

ایبل ریموست صاحب خیال کرتے هیں که ملک چین میں خدا اور وحي کو نه ماننے والے لوگ عوام‌الناس هیں اور خدا اور وحي کو ماننے والے خاص خاص لوگ هیں § *

بدھ لوگ برهمنوں سے بهت سي اور باتوں میں بهي اختلاف رکهتے هیں چنانچه بید اور پوران کي سند سے وه اِنکار کرتے هیں اور کوئي ذات نهیں رکهتی پوجاري لوگ هردرجه کے لوگوں میں سے هوتے هیں اور هندوؤں کے پوجاریوں کي نسبت یورپ کے درویشوں سے زیاده تر مشابهت رکهتے هیں چنانچه وه دهرم شالوں میں رهتے هیں اور همیشه زرد پوشاک پهنے اور برهنه پا اور سر اور ڈارهي مونڈاے رهتی هیں اور اپني مندر میں جمع هو کر با قاعده پرستش کرتے هیں اور سواریاں نکالنے اور بهجن گانے اور خوشبوئیں جلانے اور شمع روشن کرنے میں - رومن کیتهلک کے گرجوں کے پیرووں سے بهت مناسبت رکهتے هیں || *

جیسي کچهه که خود مختاري اور بیقیدي هندوؤں کے ساده منتروں کو هوتي هی ویسي اِن لوگوں کو حاصل نهیں هوتي وه مجبور رهنے از بس پسند کرتے اور نفساني لذتوں سے اجتناب کرتے هیں †† اور سب ایک مکان میں ایک ساتهه بالاتفاق کهانا کهاتے هیں اور ایک خا

---

† بقول هاکسن صاحب

‡ جو سوالات مقام پونام کے کتب خانه کي جلد ۳ میں مندرج هیں اُ جوابوں کو ملاحظه کرو کو اُس کتاب میں تاریخانه تحریروں کي حالت کچهه کیوں نهو میري راے میں وه جواب معتبر هیں

§ روز نامچه سایِنس بابت نومبر سنه ۱۸۳۱ ع

|| تحریر ڈیوس صاحب کي کتاب حالات ایشیا شاهي ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۲ صفحه ۴۵۱ اور ٹرنر صاحب کي تاریخ تبت

†† روز نامچه رایل ایشیاٹک سوسئیٹي جلد ۳ صفحه ۲۷۳ *

کیا گیا هی اور قطع نظر سب سے پچھلے کا حال بہت مشہور معروف هی
اسکا نام گوتاما یا سکھیا تھا اُسینے مذهب موجودہ کو لوگوں پر ظاهر کیا
اور پرستش اور اخلاق کے قاعدہ قایم کیئے اور اگرچہ مدت هوئي که اُسکو
برتر وجود حاصل هوگیا مگر اب بهي اُسکو اس دنیا کا مذهبي سردار
سمجھتے هیں اور جب تک که وہ اپنا پانچهزار برس کا دورہ پورا نکرلیگا
جو اُسکے لیئے مقرر هی اُسکو رهنماے مذهب سمجھتے رهینگے *

اس قسم کے بدهوں سے کمتر بیحد مختلف درجوں کے بدہ هیں ظاهرا
ان میں ایسے آدمي داخل هیں جنهوں نے اپني زندگي کو نیم دهرم سے
بسر کرکے کمال کے برتر درجوں تک رسائي حاصل کي هی *

علاوہ بدهوں کے سلسله کے اور بیشمار آسماني اور زمیني موجودات
هیں اُنمیں سے بعضے تو اصل هیں اور بعضے هندوؤں کے دیوتوں میں سے
کسي تبدیلے کے لیلي گئي هیں † اور مختلف ملکوں کے بدہ مذهب
لوگ بہت سي باتوں کا آپسمیں اختلاف رکھتے هیں مثلاً نیپال کے بدہ
هندوؤں کے خیالات باطل میں نہایت مبتلا هیں گو ملک چین میں
مذهب کي عام خاصیت صاف صاف هندوؤں کے مذهب کي سي هی

---

† هاکسن صاحب نے کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ١٦ صفحه ٤٣٥ لغایت
... میں جو کامل اور بہت صاف بیان بدہ مذهب کا کیا هی اُسي بیان میں سے
مسائل مذکورہ بالا نقل کیئے هیں لیکن صاحب موصوف کے دلائل اور اور کاغذ
... کي شاهي ایشیا تک سوسیٔتي کے حالات کي کتاب اور ایشیا تک سوسیٔتي
کے روز نامچه میں مندرج هیں اور نیز ایبل رموست صاحب کے کاغذات مشموله
نامچه سوانز سنه ١٨٣١ ع اور روز نامچه ایشیاٹک سنه مذکور اور کاغذات کاسمادي
... صاحب مندرجه روز نامچه اشیاٹک سوسیٔتي کلکته اور کاغذات جائین ول اور
... مهوني صاحب مطبوعه تحقیقات ایشیا کي کتاب جلد ٧ اور پروفسر ولسن صاحب
... جنکو جو اُنکي تاریخ کشمیر مشموله کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ١٦ میں
... اور صاحب موصوف نے جو حالات فرقه جین کے کتاب مذکور کي جلد ١٧ میں
... بدهوں کے پوجاریوں کے جوابوں کو جو مقام یوفام کي مقدس اور تاریخانه
... لنکا کے جلد ٣ میں مندرج هیں مطالعه کیا هی

پیدا هوتے هیں اور هر بدهس ساتوا کو باري باري سے ایک ایک دنیا پیدا کرنے کا کام سپرد کیا جاتا هی *

لیکن بموجب بدهوں کي راے کے آرام اور خوشي اور کمال حاصل هونے کے واسطے سکوں و قرار استقدر ضروري هی کہ جهانتک ممکن هوتا هی بدهس ساتوا کو بهي اپني مخلوق کي پرورش اور قیام کے کام سے بے تعلق رکها گیا هی بعض خیال باندهنے والی یهہ خیال کرتے هیں کہ هر بدهس ساتوا دنیا کو ایسي قوانین کے بموجب بنا تا هی کہ اُنکی سبب سے اُسکے کام خود بخود جاري رهتے هیں اور بعضوں کا یهہ قیاس هی کہ اُسکو قایم رکهنے کیواسطے کمتر درجہ کے نائب مقرر کیئے هیں اور بموجب ایک مسئلہ کے موجودہ دنیا کے بدهس ساتوا نے مشهور هندوؤں کے تریود کو پیدا کیا اور اُن پر پیدا کرنے اور قایم رکهنے اور غارت کرنے کے کاموں کو چهوڑ رکها هی *

بدهوں کي نسبت جو بذریعہ بهت سے اواگون کے بدہ کے درجہ کو پهونچے هیں مختلف رائیں هیں بعضوں کي مثل دهریہ فرقہ کے جو خدا کا منکر هی یهہ راے هی کہ بدہ مثل اور انسانوں کے جداگانہ قدرتی مخلوق هیں اور اُس حالت قرار اور سکون میں اکر جسکي اُنکو بهت آرزو هوتي هی اُنکا وجود بے تعلق هوجاتا هے یعني اُنکے خالق کو اُن پر کچه قابو باقي نهیں رهتا اور بعضے فرقے یهہ کهتے هیں کہ بدہ هستي مطلق کي ذات میں سے کسي دوسرے بدہ یا بدهس ساتوا کے ذریعہ سے پیدا هوئي هیں اور آخر کار اُنکو یهہ جزا نصیب هوتي هی کہ وہ ذات الهي میں جذب هوجاتے هیں *

اس دنیا میں اور اس سے پهلے دنیاؤں میں بهت سے انساني بدہ اس قسم کے † هوئی هیں لیکن سات آخیر بدهوں کا خاص حال بیان

† هاکسن صاحب نے کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۶ میں دورِ اول کے ایکسو تیس بدهونکي فهرست بیان کي هی *

جدہ مذهب کا وہ فرقہ جو خدا کے وجود سے منکر هے اُن صفتوں میں جو مادہ کے هر جزو میں موجود هیں عقل اور آگاهي اور ارادہ کو بهي شامل کرتا هی اور دوسرا فرقہ اُن صفتوں کي تشریح جو زیادہ فهم میں آنے کي قابل † هی اسطرحپر کرتا هی کہ اُن سب صفتوں کو مجتمع کرکے ایک خاص مجموعہ شاید اُسکو علم یا قوت مدرکہ سمجها جاوے اسطرحپر قایم کرتا هی جس سے وہ سب صفتیں ایک تن واحد بن جاویں لیکن یہہ مجموعہ همیشہ حالت سکون و قرار میں رهتا هی یعني اُسکي بلا تحریک اور مرضي کے اُسکي صفتیں یا قوتیں مادہ کے باقي حصوں پر عمل کرتي هیں *

قریب قریب اُس اعتقاد کے جسمیں خدا کا وجود مانا گیا هی بعضے بدہ مذهب والی فرقوں کي یہہ راے هی کہ ایک ایسا وجود ‡ مطلق هی جو ازل سے ابد تک رهیگا اور وہ غیر مادي اور علیم اور مختار هی اور صفات حمیدہ بهي رکهتا هی لیکن جیسا کہ مذکورہ بالا فرقہ کے اعتقاد میں بیان هوا همیشہ قرار اور سکون کي حالت میں رهتا هی اُن لوگوں میں سے جو ایسے خدا کے معتقد هیں ایک گروہ تو اسبات کا قایل هی کہ وہ ازل سے ابد تک رهیگا اور وہ بذات خود موجود هی لیکن دوسرا گروہ مادہ کو دوسرا خدا سمجهہ کر اُسکا رفیق ٹهراتا هی اور دنیا کا اصلي خالق ایسے وجود کو سمجهتا هی جو دونو کے اتفاق اور اجتماع سے قایم هی *

لیکن کسي فرقہ کے قیاس یا اعتقاد کي روسے خداتعالی بجز اسبات اور کوئي فعل نہیں کرتا کہ اپني مرضي سے وہ اپني ذات خاص میں پانچ بدہ اور بقول بعضوں کے سات بدہ پیدا کرتا هی اور اسیطرحپر بدهوں میں سے پانچ یا سات اور وجود کہ وہ بدهس ساتوا کہلاتے هیں

† اس فرقہ کا نام پراج نیکا هی *

‡ اسکا نام ادهي بدهاهے جسکے معنے کمال عقل یا علم کے هیں *

ہونے کے لیئے مختلف دوزخوں اور نیک آدمي کي روحوں کي آسایش اور آرام کے بیکنٹھوں پر اعتقاد رکھنے میں مشابہہ ہیں اور تینوں مذہبوں کا بڑا مقصد روح کو ایک کامل سکون اور قرار کي حالت کا آخرکار حاصل ہونا ہی اور ہمارے نزدیک روح کي اس حالت میں اور معدوم ہو جانے میں بہت کم فرق ہی اور اس کے حاصل کرنے کے لیئے جو فریعے عمل میں لائے گئے ہیں وہ ان سب مذہبوں میں رنجوں اور سختیوں کا اُٹھانا اور دنیا کے فکروں اور حاجتوں سے اور اِنسانیت کي باتوں سے جدا ہو جانا ہی ہندوؤں کے مذہب اور ان دو نوں مذہبوں میں جسقدر حیرت انگیز مشابہہ باتیں پائي جاتي ہیں اُسیقدر اِنکے اختلاف بھي علی الخصوص بدھ مذہب میں حیرت افزا ہیں *

بدھ مذہب والوں کا بیان

بدھ مذہب کے فرقوں میں نہایت قدیم فرقہ خداتعالی کے وجود کا منکر ہی اور جو فرقے اس مذہب کے خدا تعالی کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں وہ اسکو عالموں کا خالق یا حاکم نہیں کہتے *

اُس قدیم فرقہ کے اعتقاد کے بموجب جو خدا کے وجود سے منکر ہے بجز مادہ کے جو ازل سے ابد تک رہیگا اور کوئي شی وجود نہیں رکھتي اور مادہ میں ترتیب اور انتظام کي قوت ذاتي ہی اور اگرچہ دنیا وقتاً فوقتاً معدوم ہو جاتي ہی مگر مادہ کي یہہ قوت اُسکو تہوڑي مدت میں بحال کرلیتي ہی اور بے ہدایت کسي دوسرے فاعل کے زوال اور پیدایش مکرر کي طرف ہمیشہ جاري اور مایل رکھتي ہی

اور موجودات میں سب سے اعلی درجہ چند موجودات کو جو بدھ کہلاتے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو اپنے کاموں اور ریاضتوں سے جو حال کي دنیا اور پہلي دنیاؤں میں مدتوں تک آواگون میں رہکر بالکل غیر متحرک اور قرار پذیر رہنے کي حالت کو پہونچایا ہی جو بڑي خواہش اور آرزو کي بات سمجھي جاتي ہی حاصل ہی *

نوج کے چوراسي گرو یعني پیشواؤں میں سے اوناسي گرو دنیادار برهمن هیں * †

لوگوں کے اِن گرو یعني پیشواؤں کي قوت هندوؤں کے مذهب کي نهایت عجیب اور طرفه ایجاد هی چنانچه ان گرو یعني پیشواؤں میں سے بهت سے دکهن میں بڑے بڑے کارخانے رکهتے هیں جنکي امداد اُنکے معتقدوں کي طرف سے بذریعه وقف جاگیروں اور روپیه پیسه کے هوتي هی یهه ساده لوگ اپني آمدني خاصکر خیرات کے کاموں میں صرف کرتے هیں لیکن بهت سي شان اور بهڑک اپنے دوره کے زمانه میں رکهتے هیں چنانچه اُس زمانه میں اُنکے همراه هاتهي گهوڑے اور نشان وغیره مثل دنیوي سرداروں کے هوتے هیں اور غول کے غول اُنکے چیلوں کے اُنکے ساتهه هوتے هیں اور جن ملکوں میں وه گذرتے هیں وهاں کے تمام راجه باتي اُنکي عزت کرتے هیں اور ان سادهوں کا کام بهت بڑا هی یعني لوگوں کے اخلاق اور ذات کي حالت کي نگراني کرنے کو دوره کرتے هیں اور یهه ایک محتسب کا کام اور اختیار اُنکو حاصل هی ‡ *

بده اور جین مذهب والوں کا بیان

هندوستان میں دو مذهب اور بهي هیں جو هندوؤں کے مذهب سے غیر یعني جدا تو معلوم هوتے هیں مگر اُنکا تعلق بهي اُسي مخرج سے معلوم هوتا هي جس سے هندوؤنکا مذهب نکلا هی اور معلوم هوتا هی که قبل رواج ایک بالکل غیر مذهب کے جو مسلمانوں نے جاري کیا هندوستان کے لوگ ان دونوں مذهبوں کا بهي لحاظ پاس کرتے تهے یهه مذهب بده اور جین لوگوں کے مذهب هیں *

یهه دونوں مذهب برهمنوں کے مسایل سے سلیم اور حلیم هونے اور جانوں پر رحم کهانے اور آواگون اور بدذاتوں کي روحوں کے پاک صاف

† بکانن صاحب کا سیاحت نامه جلد ۱ صفحه ۱۴۴ و جلد ۲ صفحه ۷۴ و ۷۵
‡ بکانن صاحب کا سیاحت نامه جلد ۱ صفحه ۲۱ و دیگر مقامات

کچھہ ہي کیوں نہ عمل ہوتا ہو بہت زیادہ آزادي اختیار کي گئي ہی*

بڑا پکا برہمن اِس زمانہ میں بھي ایک دن میں چار گھنٹے سے کم پوجا پاٹ میں مصروف نہیں رہتا لیکن اگر دنیادار برہمن ہو تو سارے مذہبي فرائض کو آدہ گھنٹہ میں بھي ادا کرسکتا ہی اور اُس سے کم درجہ کے ذات کا آدمي صرف اشنان کرتے وقت اپنے مربي دیوتا کا نام جپنے پر قناعت کرتا ہی † *

سادہ سنتوں کے فرقوں کي عظمت کا بیان

سادہ سنتوں کے گروہوں کو فرقوں کے زیادہ ہونے سے زیادہ عظمت حاصل ہوئي اور اُس عظمت کے باعث سے فرقے زیادہ ہوئی غرض کہ یہہ دو نوں باتیں باہم ایک دوسرے کے معاون ہیں ہر گروہ سادھوں کا کسي خاص دیوتا کي عبادت کرتا ہی اور اُس فرقہ کي فخر و عزت اُسي دیوتا کي تعظیم و تکریم پر موقوف ہوتي ہے اِسلیئے اُس فرقہ کے سادہ لوگونکو اسبات کي تعلیم کرتے ہیں کہ ہمارے دیوتا پر اعتقاد لانا تمہاري خواہشوں کے پورا ہونے اور تمہارے گناہوں کے بخشے جانے کا ذریعہ ہوگا اور علاوہ اِسکے سادہ لوگ اپنے چیلوں سے زندگي بھر ایسي بے عذر اطاعت کے خواستگار ہوتے ہیں جیسے کہ بموجب منو کے مجموعہ کے برہمن گرو اپنے چیلے سے صرف امتحان ریاضت کے زمانہ میں چاہتا تھا غرض کہ یہہ سب دست اندازیاں سادہ سنتوں نے برہمنوں کے اختیارات مذہبي پر کي ہیں اور انہي کے باعث سے رقابت اور دشمني دو نوں گروہوں یعني برہمنوں اور سادہ سنتوں میں ہوگئي ہی لیکن جو طریقہ گوشائیوں نے اختیار کیا ہے اُس سے اپنا مطلب نکالنے میں برہمن بھي اپني طرف سے نہیں چوکے چنانچہ جس طرح سے گشائیوں نے لوگوں کي ہدایت اور تربیت کا طریقہ اختیار کیا ہی اُسیطرح اُنہوں نے بھي اختیار کیا ہی چنانچہ فرقہ و[...]

† وارڈ صاحب کي کتاب حالات ہنود

اِنتار کیطرف اِشارہ هوتا هی اِسکے بار بار اِس مجموعہ میں لکھنے سے یہہ
غرض معلوم هوتي هی کہ بید میں بشن کے اوتاروں کي سندیں بہت هي
کم هیں کالبروک صاحب نے اپنے جواب مضمونوں میں صرف اُنھیں پانچ
رسموں پر جو بطور مذهبي فرض هندوؤں کے منو کے زمانہ میں پائي جاتي
تھیں بحث کي هی لیکن ایک نئي قسم کي پرستش جسکا منو کے قواعد
میں کچھہ مذکور نہیں هی آجکل هندوؤں کا ایک بڑا مقدم فرض ٹھري
هی یعني یہہ بتوں کي پوجا هی جنکے روبرو هر روز بلا ناغہ سجدہ هوتا هی
پھول پھل چڑھائے جاتے هیں اور اور پوجا پتري کي باتیں هوتي هیں اور
خوشبوئیں سلگائي جاتي هیں اچھے اچھے پکے هوئے کھانوں کا بھوگ لگایا
جاتا هی بہت سے بتوں کو اُنکے معتقد نفیس نفیس پوشاک پہناتے هیں
عمدہ عمدہ جواهرات زر و زیور سے آراستہ کرتے هیں غرضکہ تمام آرایشیں
جو اِنسان کیا کرتے هیں بتوں کي کرتے هیں *

هندوؤں کي رسمیں بہت سي هیں مگر ایسي نہیں هیں جو دلمیں
کچھہ کرسکیں اور اُنکي عبادت اور دعا کے قاعدے جنکا نمونہ کالبروک صاحب
کے بیان میں هی باوجودیکہ عمدہ مضمون بھي دعا کے هیں بہت هي
بے مزہ اور پھیکے اور دقت طلب هیں هر شخص هر روز اکیلا اپنے گھر میں
خواہ کسي مندر میں یا کسي دریا یا تالاب کے کنارہ پر جہاں اُسکا جي
چاہے پوجا کرتا هی جسکي تنہائي کے سبب سے اُسکي پوجا پاٹ کا اثر اگر
دیکھنیوالوں کے دلوں پر کچھہ نہو تو اُسکا کسیطرح وہ تدارک نہیں هوسکتا
جو اوروں کے شریک هوکر پوجا کرنے سے ممکن هی اگرچہ پرستش کا طریقہ
بدل گیا هی مگر اوقات اور موقعے اُسکے وهي هیں جنکا منو کے مجموعہ
میں همنے بیان کیا هی حمل رهنے کے زمانہ سے اِنسان کے مرنے کے بعد
تک وهي رسمیں هوتي هیں جو هوتي چلي آئي هیں اور همیشہ هر روز
ایک هي طرحکي دعائیں اور بلدان اور چڑھاوے هوا کرتے هیں لیکن اُنکے
مختصر کرنے میں بہ نسبت منو کے مجموعہ کے گو اُسپر اُسکے زمانہ میں

فرقوں پر منحصر کیا گیا تها جنمیں سے دو بالکل معدوم سمجهے جاتے هیں
اور ایک فرقه جو باقي هی وه اپنے اصلي فرضوں کے ادا کرنے میں حد سے زیاده
قاصر هوگیا هی اِن هي سببوں سے اُس اصلي مسائل کي کتاب کا رواج بالکل
جاتا رها هی اور مذهبي خیالوں مین جو تبدیلیاں هوئیں اُنکے مناسبت
سے ایک نیا مجموعه مروج هوگیا هی *

اِس حال کے رواج پائے هوئے مجموعه میں بهجن اور منتر اور پوجا
کے طریقے اور کهیں کهیں بید کے فقرے بهرے هوئے هیں جسپر آجکل پوجا
پات وغیره کا دار مدار هی † اور اِس مجموعه کي کیفیت کالبروک صاحب
نے اپنے تین جواب مضمونوں میں جو پانچویں اور ساتویں جلد کتاب
تحقیقات حالات ایشیا میں چهپي هیں بخوبي بیان کي هی اُس مجموعه
میں جسکے کچهه کچهه فقرے منو کے مجموعه میں هم پاتے هیں یعني
بید میں اور اِس حال کے رواج پائے هوئے مجموعه میں به نسبت اُسکے
بهت کم اختلاف هی جو همارے قیاس کي بموجب هونا چاهیئے تو
طهارت اور گایتري کے دهیان گیان کے طول طویل طریقے جو اِس حال کے
مجموعه میں مندرج هیں وه اصل بید کے مطابق هیں اور اگرچه منو کو
اُنکے بیان کرنے کا کوئي موقع نهیں ملا مگر منو کے زمانه میں بهي اُنکا هونا
ممکن هی اِس حال کے مجموعه میں دیوتا اور هندوؤں کے معبود وهي
هیں جو پہلے سے چلے آتے هیں یعني پاني هوا آگ وغیره اور اور
قدرتي قوتیں البته کرشن کا چرچا ایک نئي بات هی سو اُنکا تذکره
کهیں کهیں هی *

علاوه اور نئے طریقوں کے اِس حال کے مجموعه میں برهما بشن اور
شب کا دهیان گیان اِنساني صورت تصور کرکے کرنے کي هدایت هوئي هی
اور اکثر مقاموں میں جهاں بشن کا ذکر کیا هی وهاں یهه جمله نقل کیا هی
که بشن نے تین قدم بهرے اور یهه ایک فقره بید کا هی جس سے پانچویں

† وارڈ صاحب کي هندوؤں کے حالات کي کتاب جلد ۲ صفحه ۳۶۲

علامتیں هندوؤں کي هیں قوم کي علامت سمجهے جاتے هیں کسي خاص فرقه کي نشاني نهیں معلوم هوتے *

جو لوگ کسي فرقه میں شامل هونا چاهتے هیں تو اُنکو اُس فرقه کا گرو کچهه منتر کان میں پهونک کر اپنے فرقه میں ملا لیتا هی جنسکے لفظ اکثر گایتري سے ملتے جلتے هوتے هیں جو برهمن ابتدا میں اپنے شاگردوں کو سکهایا کرتے هیں *

فرقوں کي قدامت میں فرق اور اختلاف هی کوئي بهت زیاده قدیم هی کوئي اُس سے کم اور کوئي اُس سے بهي کم تین دیوتوں اور اُنکي دیبیوں کي پرستش غالباً قدیم سے هوتي چلي آئي هی † لیکن یهه بات بخوبي تحقیق نهیں هی که اِن دیوتون میں سے ایک پر ایک کو فوق اور بزرگي دینے کي ابتدا لوگوں میں کب سے شروع هوئي هی جس سے آجکل کے فرقے ممتاز هیں غالب یهه هی که یهه بات به نسبت اُنکي علحده علحده پرستش هونے کے بهت بعد کو ظهور میں آئي هی *

یهه قریب تحقیق کے هی که اِن مختلف فرقوں کي بنیادیں رام جي مختلف اوتاروں کي پرستش کے سبب سنه ۸۰۰ ع کے بعد قائم هوئي هیں ‡ بید کا رواج اوٹهه جانے سے جس سے هندوؤں کا خالص مذهب تها بیشک بهت سے فرقے هوگئے بید کي بموجب عمل کرنا صرف تین

---

† پروفسر ولسن صاحب نے اپني تحریر کتاب تحقیقات ایشیا کے جلد ۱۷ صفحه ۔ میں ایک کامل یقین دلانیوالي دلیل اِسبات کي لکهي هی که پاربتي کي پوجا قدیم سے هوتي چلي آئي هی چنانچه ایک مندر اِس دیبي کا کماري دیبي کے نام سے مشهور هی جس سے ثابت هوتا هی که هندوستان کے جنوبي راس کا نام راس کماري اِسي مندر کي وجهه سے مشهور هوا جسکا بیان کتاب پرپلس میں جو ایریئن نامي مورخ کي تصنیفات سے سمجهي جاتي هی مندرج هی اور یهه کتاب سنه ۲۰۰ ع میں تصنیف هوئي تهي

‡ ایک کتاب میں جسمیں شنکرا چار جي کے وقت کے مختلف فرقون کے مسائل لکهے هیں اِن فرقوں کا کچهه ذکر نهیں هی اور شنکرا چار جي گیارهویں صدي میں گذرا هی

اور مغرب † میں بڑي دھوم دھام هی لیکن رام کي تعظیم و تکریم هرجگهه علی العموم هوتي هی یهانتک که عام ملاقات کے وقت تمام هندو بجاے سلام کے رام کا دو بار نام لیتے هیں سب جگهه اصلي تین فرقوں میں سے شیوائے فرقه کے لوگ یعني شب کے ماننے والی بهت زیاده هوتے هیں اور هرقسم کے لوگوں میں شب کے ماننے والے میسور اور مرهٹوں کے ملک میں کثرت سے هوتے هیں اور باقي جنوب میں بشن کے ماننے پهیلے هوئے هیں لیکن وهاں بشن کي پوجا کچهه انساني صورت میں بحیثیت رام اور کرشن کے اوتار کے نهیں هوتي بلکه خاص بشن کي پرستش باعتبار حافظ اور حاکم هونے کل عالموں کے هوتي هی ‡ اور سکتائي یعني دیبیوں کے معتقد اوروں میں ملے جلے هوتے هیں البته کهیں کهیں خاص خاص مقامونمیں کثرت سے بهي هوتے هیں بنگالے کے تین چوتهائي آدمي دیبیوں کے ماننے والے هیں جنمیں سے بهت سے درگا یعني پاربتي کي پرستش کرتے هیں § *

اِن مختلف فرقوں میں اگرچه کسیقدر باهم تعصب هی مگر ایسا قوي اور سخت نهیں هی جو بظاهر کچهه معلوم هو چنانچه اهل یورپ اُنکے باهمي اختلاف سے جب تک که پروفسر ولسن صاحب اور کالبروک صاحب اور بکانن صاحب کي تالیفیں ملاحظه نکریں بهت کم واقف هوتے هیں هندوؤں میں هر فرقے کے آدمي اگرچه پیشاني پر طرح طرح کے ٹیکے اِسلیئے لگاتے هیں که اُنسے هر فرقه کا تفاوت ظاهر هو لیکن اب اُن ٹیکوں سے یهه مراد حاصل نهیں هوتي کیونکه وه ٹیکے جو خاص

---

† ٹاڈ صاحب کي کتاب راجستان

‡ بکانن صاحب کا قلمي نسخه جو لندن کے دفتر هندوستان میں هی جهه یهه کے معتقد لوگ یا تو پکے هندو هونگے یا رام نوج کے پیرو هونگے

§ پروفسر ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۷ صفحه ۲۲۰ و ۲۲۱

هیں اور بید اور پوران وغیرہ هي سے اپنے مسائل کا استنباط کرتے هیں اُن
رسموں کے پابند نہیں هوتے جو بید اور پوران کے علاوہ اور کسي طرح سے
قایم هو جاتي هیں اور بڑے پکی هندو هوتے هیں ظاهر هی که بہت بڑا فرقه
برهمنوں کا جو آج کل موجود هی وہ اس طریقه کا پابند هی † لیکن
غالباً ایسا معلوم هوتا هی که اِن میں سے بهي سواے حکیمانه مذهب
رکهنے والوں کے سب لوگ خاص خاص دیوتوں کے طرفدار هوتے هیں اور
برهمنوں سے کم درجه کي ذاتوں کے اُن لوگوں کي نسبت بهي زیادہ
تحقیق اور یقین کے ساتهه یهي بات کهي جاسکتي جو صرف ضروري
فرضوں هي کو دریافت کرنے پر بس نکرکے اور تحقیقاتیں کرتے هیں اهلِ
تحقیق کي راے یهه هے که هندوؤں کے معبودوں میں سے ایسے معبود جنکي
پوجا پر عام توجهه هندوؤں کي هوتي هی وہ بشن کے اوتار هیں اور تمام
بنگاله اور هندوستان خاص میں یهي اوتار لوگوں کے خیال میں سماے
ہوئے هیں هرچند که شب کے مندر اور نشان جابجا علے العموم پاے جاتے
هیں مگر شب کے پوجنے والے بہت هي کم هیں اور اُن کے دلوں میں
شب کي عظمت کچهه تهوڑي سي هوتي هی یهه معلوم هوتا هی که
شب جي همیشه برهمنوں کے فرقه کے مربي دیوتا رهی هیں عموماً لوگوں
کے دلوں میں اُنکي پوجا پتري کا جوش خروش کبهي نہیں هوا ‡ اور اگر
کہیں شب کي پرستش کرنے والا فرقه کچهه سر براوردہ بهي هے تب بهي وهاں
بہت سے لوگ رام اور کرشن جي کی انسانیت کي باتوں اور دلچسپ
باتوں کي طرف زیادہ‌تر راغب هوتے هیں رام کي پوجا جمنا کے دو نوں
کناروں پر اور گنگا کے شمال و مغرب کي طرف بڑے زور و شور سے هوتي هے
اور کرشن جي کي پرستش کي گنگا کے مشرقي کنارہ § اور وسط هند اور

† پروفسر ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۶ صفحه ۲۰
‡ پروفسر ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۷ صفحه ۱۶۹
§ ایضاً صفحه ۵۲

کوئي مذهبي کونسل یا کوئي اکیلا بڑا سردار نهیں هی اسلیئے بهت سے ایسے فرقے هوگئے هیں جنکے طریق اور مسائل میں اختلاف هی *

فرقوں کا بیان

ان فرقوں میں سے تین بڑے فرقے هیں ایک شیوائے یعني شب کا معتقد فرقه دوسرا وشنوئي یعني بشن کا معتقد فرقه تیسرا سکتائي یعني وه فرقه جو برهما بشن مهیش کے تریود میں سے کسي ایک کي سکتي یعني قوت فاعلیه یا زوجه کا معتقد هوتا هی *

اِن فرقوں میں سے بهت شاخیں پهوٹ کر بهت سے فرقے هوگئے هیں جو اصل فرقه کے دیوتا کي مختلف صورتوں کے جدا جدا معتقد هوتے هیں اور اُنهوں نے اصل فرقه کے عقاید کے اصول پر اپنے عقیدے اور مسائل قایم کرلیئے هیں مگر سکتائي فرقه کے صرف تین شعبه هوئے هیں جو باهم کچهه زیاده اختلاف نهیں رکهتے اور وه دیبیوں هي کے معتقد هوتے هیں دیبي پاربتي کا معتقد فرقه استقدر کثرت سے هی که باقي دونوں بڑے دیوتوں کے سکتیوں یا دیبیوں کے معتقد دونوں سکتائي فرقوں کے جمع کرنے سے بهي زیاده رهتا هی *

اِن بڑے تین اصل فرقوں کے علاوه اور چهوٹے چهوٹے فرقے بهي هیں جو سورج اور گنیش کي پرستش کرتے هیں اور اور بهي چهوٹے فرقے ایسے هیں جو بظاهر هندو معلوم هوتے هیں مگر حقیقت میں سواے ایک خدا کي ذات کے ماننے کے کسي دیبي دیوتا وحي و الهام کو قبول نهیں کرتے سکهونکا جنکا بیان آگے آویگا ایک ایسا فرقه قایم هوا هی جس میں ایسي عجیب نئي نئي باتیں هیں که اُنکے سبب سے اُس فرقه کے طریقه کو ایک نیا مذهب کهنا چاهیئے *

یهه خیال نکرنا چاهیئے که هر ایک هندو کسي نه کسي مذکوره فرقه سے تعلق رکهتا هی بلکه وه لوگ جو ایک وسیع طریقه مذهب کا پیروي کرتے هیں اور خاص خاص دیوتوں کي پرستش کرنے کے مخالف

ہنر جانے کے بعد اپني شہرت چھوڑ جانے کا شوق بالکل جاتا رہتا هی
اور علم اور قوانین کے بجاے بهي مذهب سے کام لیئے جانے کے سبب سے
علم اُسي درجه تک ترقي پاکر رهگیا جس درجه پر اُس زمانه میں
پہونچا تها جس زمانه میں هندو الہام اور مکاشفه هونے کا ادعا کرتے هیں
اور لوگوں کے چال چلن طور و طریقه میں اس مذهب کي مزاحمت سے
یہه خرابي پیش آئي که آزاد منش لوگوں کے عالي حوصلگي اور وسیع
خیالات نیست و نابود هوگئے اور انسان بمنزله ایک ایسي کل کے هوگئي
جو برابر معمولي کام کیئے جاتي هی عام قاعدہ هی که جب کسي قوم کے
قدمیں کو ازاد طبع چهوڑ رکها جاتا هی تو جن ترقیوں کي ضرورت پیش
آتي جاتي هی وہ خود بخود هوتي چلي جاتي هیں اور تهوڑي هي
پشتیں گذرنے کے بعد بغیر معلوم هونے کسي ایک شخص کي کوشش کے
سب کي سب قوم کے حالات اور عادتیں بدل جاتي هیں لیکن جبکه مذهب
کي پابندي هوتي هی تو ایک ذرا سي نئي بات کرنے کے لیئے ایسي
جرات اور محنت درکار هوتي هے جیسے که ایک صدي کي نئي ایجادوں
کے تهوڑي سي دیر میں کرلینے کے لیئے چاهیئے هندوؤں میں یہه آفت
هی که اگر کوئي شخص اپني غذا میں بهي ذراسي تبدیلي کرے یا ایسے
مذهبي یا ملکي انتظام کے مسئلوں میں سے کسي مسله کو مان لے جو
اُن مسئلوں کے برخلاف هو جسکو اُسکے همجنسوں نے قایم اور مقرر کیا
هی تو اُسکو اپنے مذهب اور دوست آشناؤں سے هاتهه دهونا پڑے *

پر جس موقع پر مذهب نو ایجاد باتوں کے مزاحمت میں بہت کم
کامیاب هوا هی وہ صرف اُسکي اپني هي ذات هی اس میں کچهه شک
نہیں که علی العموم مذهب کي اصل کو وحي سے مانا جاتا هی مگر
اُسکي هر ایک شعبه کي قدر و منزلت متفاوت هوتي هی اور یکساں
لفظوں کے جداگانه معني سمجهے جاتے هیں ان متنازعه مسئلوں کے
تصفیه کرلینے اور مذهبي طریقه کے یکساں برتاؤ کرانے کے لیئے جو حاکموں کي

دیوتا کے حضور میں جاتی ہی کہ راہ میں چاروں طرف سے پھولوں کی بکھیر ہوتی ہی ہوا نیکوں کے گن گانے سے گونج جاتی ہی اور فرشتوں کی سریلی آواز کیفیت دیکھاتی ہوتی ہی اور بد کرداروں کی روح کا گذر نہایت تنگ و تاریک اور خوفناک راستوں سے ہوتا ہی اور کبھی جلتے ہوئے ریت اور سخت خاردار پتھروں پر جنسے ہر قدم پر پاؤں زخمی اور لہولہان ہوتے جاتے ہیں ہوتا ہی غرضکہ وہ برہنہ خاک و خون میں آلودہ بھوکا پیاسا خشکی سے زبان پر کانٹے پڑے ہوئے گریہ و زاری چیخ پکار کرتا ہوا ایسی حالت میں کہ چاروں طرف سے بھوبل اور انگارے برستے بہت بھیت ڈراتے دھمکاتے ہیں جلتا بھنتا جاتا ہی † جن نرکوں میں ان بدکرداروں کو جانے کا آخرکار حکم ہوتا ہی اُنکی نسبت بھی ایسے ہی کچھہ خیالات ہیں اور اُنکا حال اس سنجیدگی اور شان و شوکت کے ساتھہ بیان کیا ہی کہ اُسکے سنے سے دوزخ نظر میں پھر جاتی ہی *

اس وعدہ اور وعید کا اثر اخلاق پر

یہہ وعدہ وعید ہمیشہ شخص متوفی کے اچھے برے اعمال سے متعلق ہی مگر زندوں پر اُسکا بہت کچھہ اثر ہوتا ہی اس اعتقاد کا بہت اچھا اثر جو اخلاق کی استعانت کرنے کی قابل ہی اُسکو عبادت کے طریقوں کا توجہہ کرنا اور اعتقاد کو موثر جاننا اور کفارہ ادا کرنے سے گناہوں سے پاک صاف ہوجانے کا یقین کرلینا نہایت ضعیف اور کم زور کرتا ہی * ۱۱

اور اس مذہب کا اندرونی اثر اُسکے معتقدوں کے حق میں بہ نسبت مذکورہ بالا عیبوں کے اور بھی زیادہ مضر ہی کیونکہ نہایت برے اور باطل توہمات جو اس مذہب میں ہیں اُنکے باعث سے طبیعت عمدہ اور نہایت عالی خیالات کے قابل نہیں رہتی اس مذہب کا قطعی مقصود اس عالم کا عیش و آرام اور انجام کو بھگوان کی ذات میں جذب ہو جانا ہی جس سے بڑے بڑے کاموں کے کرنے اور اُنکے باعث اس عالم

---

† وارڈ صاحب کی کتاب ہندوؤں کے حالات کی جلد ۳ صفحہ ۳۷۳ *

اوپر کے بیانونمیں همنے اور ملکوں کے مذهب کا حواله دینے سے اجتناب کیا هي یهه بات ممکن هی که قدیم حالات کي تحقیق کرنیوالے لوگ اب بهي هندوؤں اور یونانیوں یا مصریوں کے دیوتوں کے درمیان میں کوئي تعلق اصول یا اصلیت کا دریافت کرنے میں کامیاب هوویں لیکن بیروني حالات اُن قوموں کے دیوتوں کے اِسقدر مختلف هیں که اگر یونانیوں یا مصریوں کے دیوتوں پر حواله کرنے سے کسیطرح اِنمیں اور اُنمیں تعلق ثابت کرنیکا قصد کیا جاوے تو طبیعت بالکل گمراه هوجاویگي *

معاد کا بیان

اب همکو هندوؤں کے اُس عقیده کا کچهه تهوڑا سا بیان کرنا باقي رها جو وه معاد کي نسبت رکهتے هیں اُنکا خاص اور مشهور مسئله اواگون هی لیکن وه یهه اعتقاد بهي رکهتے هیں که حیات کے مختلف درجوں میں سے ایک درجه یهه بهي هی که هر شخص اپنے اپنے اعمال کے موافق بیکنٹهوں میں (جنکا بیان هوچکا) هزارها برس تک عیش و عشرت میں رهیگا یا نرکوں یعني دوزخوں میں (جو هندوؤں کے نزدیک بهشتوں سے بهت زیاده هیں) هزارها برس تک تکلیف اور عذاب سهیگا مگر کوئي شخص گو کیسا هي بد اعمال کیوں نهو انجام بخیر هونیسے مایوس نهیں هوتا چنانچه بد سے بدکردار آدمي اواگون کے سبب سے لوٹ پهیر اور عذاب اور تکلیفیں بهگت کر آخر کار ایک بهتر زندگي اور بیکنٹهه میں وه اعلی درجه پاسکتا هی جس سے بڑه کر ممکن نهیں یعني بهگوان کي ذات میں واصل هوجاتا هی *

هندوؤں کے هاں معاد کے عیش و آرام اور نعمتوں یا رنج و عذاب کا بیان نهایت مبالغه سے شاعرانه کیا گیا هی وه کهتے هیں که جب نیک اور عالم آدمي کي روح جسم سے جدا هوتي هی تووه نهایت خوشنما راستوں میں خوشبودار اور سایه‌دار درختوں کے سایه میں ایسي نهروں پر گذرتي هوئي جنمیں کثرت سے کنول کے پهول کهلے هوتے هیں اِس شان و شوکت سے یاما

یعني گناہ نکرنے کي تعلیم کرتے ھیں اگرچہ نیک کاموں کي ھدایت نہیں کرتے لیکن جزو اعظم اس نئے مذھب کا یہہ ھی کہ فرقہ کے گرو کے خاص دیوتا پر تمام توکل اور بھروسہ رکھا جاوے اُس دیوتا پر بڑا اعتقاد اور بھروسہ رکھنے سے اور تمام نقص اور قصور دور ھوجاتے ھیں اور بغیر اس توکل اور اعتقاد کے جسپر تمام باتوں کا حصر سمجھا گیا ھی کسي رسوم مذھبي یا قواعد اخلاق پر توجہہ کرنے سے کچھہ حاصل نہیں ھوتا یہہ مذھب بھاگوت گیتا میں بیان اور تعلیم ھوا ھی اور اس کتاب کو کالبروک صاحب اِس مذھب کے فرقہ کي اصول کي کتاب سمجھتے ھیں *

ھندوؤں کے مذھب میں یہہ ایک غیر مترقب بات ھی گو اسي مذھب پر بالکل موقوف نہیں کہ دیوتوں کا زمانہ حیات معین ھي چنانچہ مدت دراز کے جگ کے اختتام پر دنیا معدوم ھوجاتي ھی اور تریود یعني برما بشن مھیش اور تمام اور دیوتے عدم کي راہ لیتے ھیں اور صرف تمام سببوں کا سبب اول یعني خدا تعالے بے انتہا خلا میں باقي رھتا ھی اور بعد مدتوں کے گذر جانے کے خدا تعالی کي قوت پھر حرکت میں آتي اور تمام مخلوق انسان اور دیوتے سب پھر پید هو جاتے *

کوئي شخص اسبات کو بمشکل یقین کریگا کہ اسقدر جاھلانہ طفلانہ کھانیاں جنمیں سے اکثر کا اوپر بیان ھوا نہایت قدیم اور نہایت نصف وحشي زمانوں کي باقیات نہیں ھیں لیکن باوجود اسکے کہ مذھب عیسا کي اصلیت بہت مقدس اور عمدہ تھي مگر علم کے زوال پکڑنے پر ا مذھب میں بھي ایسے ھي ذلیل اور معیوب باطل خیالات کا داغ ل سے باز نہیں رھا اور اسلیئے ھم بھي یقین کرلیں جیسا کہ نہایت آگاہ مشرق کے لوگ یقین رکھتے ھیں کہ مذھب ھنود کسي زمانہ میں بہ زیادہ خالص تھا اور تمام اور علموں کے زوال پکڑنے سے یہہ بھي ا موجودہ حالت میں تنزل کرگیا *

کے جسم میں حلول کرنے پر مجبور ہوا † بلکہ یاما دیوتا کي نسبت بھي جو مردوں کا سخت حساب کتاب اور نیاؤ کرنیوالا هی ایک روایت میں بیان کیا گیا هی کہ اُسکو ایک فعل کي وجهہ سے جو اُسنے بحیثیت اپنے عهدہ کے کیا برهمن کي بد دعا سے غلام کي جون میں آنا پڑا ‡ *

ظاهر هی کہ ایک راجہ کے جگ اور بلدانوں سے تمام دیوتوں کو جو خطرہ اور ضرر پهونچنے کو تها اُسکے دفعہ کرنے کے واسطے بشن جي نے پانچواں اوتار لیا اور ایک اور راجہ نے تینوں عالم کو حقیقت میں فتح کرلیا اور تمام دیوتوں کو بجز تین اعلے دیوتوں کے بهاگنے اور مختلف جانوروں کي صورت میں اپنے آپ کو چهپانے پر مجبور کیا § اور ایک تیسرا راجہ انسے بهي بڑہ کر رها کہ اُسنے اِن دیوتوں کو اپني پرستش کرانے پر مجبور کیا || اِس قسم کي بهت سي مثالیں هیں اِنمیں سے همنے صرف چند بیان کیں بلاشبهہ یهہ سب باتیں اس غرض سے ایجاد هوئیں کہ رسومات کي بجاآوري کي خوبیاں ظاهر هوں اور اُس سے برهمنوں کي قدر اور اُنکو فائدہ زیادہ هو لیکن یهہ سب پہلے زمانہ کي روایتیں هیں اور یہی خیالات سے کہ لوگ آج کل خداتعالی کي پرستش پر رجوع کرتے هیں وہ خیالات نہیں هیں اگلے زمانہ میں بلدانوں اور ریاضتوں سے جو مقصد حاصل کیئے جاتے تهے وہ اب اعتقاد سے حاصل کیئے جاتے هیں پس نئے قاعدہ کے پیرو بید پر اور تمام عبادت کے طریقوں پر جنکي نسبت میں هدایت اور تاکید هی کچهہ مخفي طور پر حقارت سے نظر نہیں کرتے جو کہ کوئي مذهب اخلاق سے بالکل خالي نہیں هوتا اسلیئے پس نئے قاعدے کي پیروي کرنے والے پاک صاف طور سے زندگي بسر کرنے

† وارڈ صاحب کي کتاب جلد ۳ صفحه ۳۱

‡ وارڈ صاحب کي کتاب جلد ۳ صفحه ۵۸

§ کینیڈي صاحب کي تحقیقات کي کتاب صفحه ۳۶۸

|| وارڈ صاحب کي کتاب جلد ۳ صفحه ۷۵

ترتیب کي بموجب تابع هیں چنانچه اِندر جسکو راجه بیکنتهه کا کہتے هیں اور یونانیوں کے دیوتا جوپٹر † کا همسر بتلاتے هیں کسي اور دیوتے پر کچهه اختیار نہیں رکهتا ایسي ایسي باتوں کا اور اور بیڈهنگي باتوں کا سبب کسیقدر یهه معلوم هوتا هی که مختلف فرقے علحده علحده دیوتوں کي تعریف و ثنا اور عظمت کرني چاهتے هیں جو اُنکو جداگانه عزیز هیں لیکن جو که سب پران مستند هیں تو اُن روایتوں کو جنکي بنیاد پران پر هی هر فرقے کے عام اعتقاد سے علحده کرنا ممکن نہیں با اینهمه هندوؤں کے دیوتوں کي بڑي قدادري اور هیبت ناکي اور عالیشاني اور اُن دیوتوں کے خیالات اور افعال کي اصلي خاصیت اور اُنکے لباس کے خاص طریقوں اور اُس آب و تاب اور زیب و زینت میں جو اُن دیوتوں کے هر چار طرف پائي جاتي هی کچهه ایسي شی موجود هی جسکا اثر طبعیت پر ضرور هوتا هی *

هندوؤں کے مذهب میں نهایت عجیب بیڈهنگي بات وه قوت هی جو بلدان اور مذهبي ریاضتوں میں سمجهي گئي چنانچه بذریعه ریاضت مذکور کے ایک تپیشري یعني عابد چاهی جسپر بلکه دیوتے پر بهي بددعا سے نهایت سخت عذاب پهونچا سکتا هی اور نهایت بد ذات اور ناخدا شناس آدمي اُنپر ایسا غلبه حاصل کرسکتا هی که جو جي میں آوے اُ سے کام لیوے بلکه اُن کے بیکنتهوں اور خود اُن کو اپنا مطیع کرلی چنانچه اندر ایک برهمن کي بد دعا سے اپنے بیکنتهه سے نکالدیا گیا اور ایک بلم

† جوپٹر کے لفظي معني بهشتي باپ کے هیں اور جو که جوپٹر کو بهشت مالک سمجها جاتا تها اِس لیئے تمام آسماني واقعات جیسے بارش اور آندهي بجلي اور گرج اُسیکے اختیار میں سمجهي جاتي تهي رومیوں کے اعتقاد بموجب جوپٹر کل مخلوقات کا منتظم اور واقعات آینده کا غیب دان تها اِسي سبب سے هر کام کے شروع میں اُسکي اِستعانت چاهي جاتي تهي یهه معلوم هوتا هی جوپٹر اصل میں رومیوں کا دیوتا تها اور اِن هي اوصاف کے ساتهه یونانیوں کے مذ ذي اُس دیوتا مانا جاتا تها انجام کو یهه دونوں ایک سمجهے گئے

اسبات کا بیان کرنا کافي هی که اِن دیوتاؤں کے گروہ کي عام صفت یہہ هی که اُنمیں نہایت بعید از قیاس اور ایسي باتیں بھري هوئي هیں جنکے آپسیں کچھہ تعلق اور ربط نہیں هی یونانیوں کے دیوتے اِنسانوں کیصورت پر بنائے گئے تھے اور اُنکو بڑي بڑي قوت اور اختیار اور سامرتھہ یعني هر کام کي طاقت رکھنیوالا سمجھا گیا تھا اور اُنکے کام ایسے هوتے تھے جیسے که اِنسانوں کے کام اُس صورت میں هوتے اگر اُنکے بھي ایسي هي حالت هوتي مگر وہ دیوتا ایک ایسي قدرت و مرتبہ کے ساتھہ کرتے تھے جیسے که کمالیت کے درجه کے قریب پہنچنے کے قابل هی بر خلاف اِسکے هندوؤں کے دیوتونمیں بھي گو جذبات اِنساني پائے جاتے هیں مگر اُنکي صورت میں همیشه کچھہ نکچھہ هیبت ناک اور خلاف قدرت کي بات هوتي هی اور اُنکے چال چلن میں وحشت اور تلون مزاجي ظاهر هوتي هی اور رنگ اُنکے مختلف هیں کوئي سرخ هوتا هی اور کوئي زرد اور کوئي نیلا اور بعضوں کے بارہ سر اور اکثروں کے چار هاتھہ هیں اور وہ اکثر بلا سبب ناراض هوجاتے هیں اور بلا سبب راضي هوجاتے هیں بعض اوقات تو ایک دیوتا کو اِسقدر قوت هوتي هی که وہ صرف نگاہ هي پھیر کر اپنے دشمنوں کو تباہ کردیتے هیں اور جب چاهتے هیں اُنکو مغلوب کرتے هیں اور کبھي کبھي وہ هي دیوتا اپني مراد بر لانے کو بڑي بڑي فوجیں جمع کرنے پر مجبور هوتے هیں اور اُسپر بھي کامیاب نہیں هوتے † *

تینوں بڑے دیوتوں یعني برهما بشن اور شب کي قوتیں اگرچه برابر اور غیر محدود هیں لیکن اُن قوتوں کا ایسي نا اِتفاقي سے عمل درآمد هوا هی که ایک تنازعه میں شب نے برهما کا ایک سر کات ڈالا ‡ اور نه اور دیوتا اُن تینوں دیوتوں کے اور نه وہ تینوں دیوتا آپسمیں ایک دوسریکے کسي

† شب اور جلندرا کا حال کینیڈي صاحب کي تحقیقات کي کتاب کے صفحه ۲۹۰ میں دیکھو

‡ کینیڈي صاحب کي تحقیقات کي کتاب صفحه ۲۹۵ اور ولسن صاحب کي تحریر کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱۲ صفحه ۴ کي شرح دیکھو

بیان ہندوؤں کے مذہب کی عام خاصیت کا

ہندوؤں کے مذہب کا یہہ احوال بطور ایک نمونہ اور خاکے کے بیان ہوا ہی اور جو مفصل حالات اُس مذہب کے ہیں پڑھنے والی کے دل میں اُنکا ایک خیال پیدا کرنے کے لیئے اُنکے بیشمار دیوتوں کے افسانوں میں سے بعض روایتوں کا بیان کرنا ضرور ہی مثلاً دیوتوں اور بیروں کا سمندر کو امرت نکالنے کے واسطے بلونا اور پھر دیوتوں کا اپنے شریکوں سے اُس ہاتھ آئے ہوئے امرت کے چھین لینے میں فطرت کرنا اور ایک سدھ یعنی خدا رسیدہ کی دعا سے گنگا کا بہشت سے نازل ہونا اور شب جی کے سر پر زور سے گرنا اور اُنکے پیچیدہ لٹوں میں برسوں تک اُسکا چکر کھانا اور پھر آخر کار ایک بڑی ندی بنکر معہ تمام مچھلیوں اور سانپوں اور کچھووں اور مگر مچھوں کے جو اُسمیں موجود ہیں زمین پر گر کر بہنا اور گنیش جی کا بغیر باپ کے دیبی پاربتی کی خواہش سے پیدا ہونا اور گنیش جی کا شب جی کے ہاتھ سے تھوڑی دیر کو اِسطرح پر قتل ہونا کہ پہلے تو اُنہوں نے اُنکا سر کاٹ ڈالا اور پھر گھبراہٹ اور جلدی میں جو پہلی ہی دفعہ ہاتھی کا سر ملا وہ اصلی سر کی جگہہ لگا دیا ایسے ایسے قصہ اور دیوتوں کے جھگڑے اور عشق و محبت اور رشک و حسد اور آدمیوں اور دیوتوں سے اُنکا لڑنا اور شکست کھانا اور بھاگنا اور قید ہونا اور اپنی خواہشوں کے پورا ہونے کے لیئے کناروں اور ریاضتوں کا کرنا اور اُنکے ہتیاروں کا بوا ور اُنکا بہت سے رنگ روپ میں ہوجانا اور ایسے فریب اور دھوکے د جنسے اُنہوں نے اُن لوگوں کی عقل کو کھو دیا جنکو وہ دیوتا ضرور پہنچ چاہتے تھے غرض کہ اِن سب باتوں کا بیان اُن رائیوں کے بخوبی ظ کرنے کے لیئے جو مذہب کی نسبت ہندو رکھتے ہیں ضرور ہی لیکن باتیں ایسی بیقدر ہیں کہ وہ اُس کاغذ کی قیمت بھی نہیں رکھتیں نکے بیان میں صرف ہو *

گھروں کے دیوتے هیں اور هرگانوں دو یا تین دیوتوں کو بطور † اپنے خاص محافظ کے پوجتا هی لیکن بعض اوقات اُن دیوتاؤں سے ایسے ڈرتے هیں که گویا وه دیوتا گانوں کے دشمن اور اُسکے ستانے والی هوتے هیں اور یهه دیوتا رومیوں کے گھریلو دیوتوں سے مشابهت رکھتے هیں اور مثل رومیوں کے دیوتوں کے تمام قوم اُنکو خواه ایسا دیوتا هونے کے سبب سے جو عموما تسلیم کیا جاتا هی یا کسي خاص مقام کے اوتار هونے کے سبب سے دیوتا مانتي هے لیکن اکثر یهه دیوتے ایسے مردوں کي روحیں هوتي هیں جو پاس پروس کے رهنے والوں کے خیال میں بس جاتي هیں ان دیوتوں کے مندر یا مورتیں بهت کم هوتي هیں بلکه متي کا ایک تودہ بناکر اُنکي پوجا کیجاتي هی ‡ *

یهه بات ممکن هی که ادنے دیوتوں میں بعضے شودروں کے قدیم دیوتوں میں سے هوں جو برهمنوں کے مذهب قایم هونے پر بهي باقي رهی هوں § *

---

† یهه آفت هندوستان کے مسلمانوں میں بهي پهیلي هی اکثر پورانے قصبوں میں کسي فقیر کو جسکي قبر اُس قصبه کے نواح میں هوتي هی صاحب ولایت ٹهراکو اسکي قبر کي دو حقیقت پرستش کرتے هیں صاحب ولایت سے یهه مطلب لیتے هیں که یهه صاحب گویا اس قصبه کے آباد رکھنے والي اور اُسکے اور وهاں کے باشندوں کے محافظ هیں (مترجم) *

‡ دیهات کے مسلمان بهي اسیطرح کرتے هیں اور کبهي کبهي ایک طاق بناکر اُسکو نیاز چڑهاتے هیں (مترجم) *

§ ڈاکٹر هملٹن بکانن صاحب نے جبکه بنگال اور بهار کے بعضے ضلعوں کي پیمایش کي تو اِس مضمون پر بهت سي توجهه خرچ کي چنانچه اُنکو دریافت هوا که گانوؤں کے دیوتے عموماً وهاں کے ایسے آدمیوں کي روحیں هیں جو مظلوم مرے اکثر برهمنوں کي روحیں هیں جنهوں نے کسي ظام کو باز رکھنے یا اُسکا انتقام لینے کے واسطے آپکو هلاک کیا یهه عبارت ایک قلمي نسخه میں سے جو لندن میں دفتر هندوستان میں موجود هی اور جسمیں سے کسیقدر حصه مانتگمري مارٹن صاحب نے مشتهر کیا نقل کیا گیا هی (گانوں کے مسلمان بهي اکثر اُس ٹهراے هوئی صاحب ولایت کو شهید مرد کے نام سے پکارتے هیں) مترجم *

میں پھیل رهي هی اور آفتاب سے بهي زیادہ چمکدار روشني سے منور هی
اور حور غلمان اُس میں انبوہ کے انبوہ هیں اور کئي قسم کے فرشتہ اُن
بیکنتهہ باشیوں کي خدمت میں حاضر رهتے هیں جو هروقت رقص و سرود
ناے و نوش عیش و عشرت میں سرشار رهتے هیں *

اچهي بري ارواحوں کا بیان

علاوہ فرشتوں اور نیک خو جنوں کے جو مختلف بیکنتهوں میں
رهتے هیں بہت سي اور قسم کي روحیں بهي هیں جو مخلوقات میں
پهیلي هوئیں هیں *

(سور بیر) اُن دیوتوں کي قسم هی جو اپني ورثہ یعني بیکهنتہ سے
محروم کئي گئي هیں اور تاریکي میں اُنکو ڈالدیا گیا هی مگر مخالفوں سے
مدت سے ورثہ کي بابت لڑ جهگڑ رهی هیں اور یونانیوں کے دیوتوں
ٹائیٹنز سے † بہت مشابہت رکهتے هیں *

(دیت) دیوؤں کي قسم هیں اور تعداد اُنکي اُستدر هی کہ اُنہوں نے
دیوتوں سے لڑنے کے لیئے لشکر فراهم کیئے اور لڑے *

(راچهس) بهي بڑے بڑے قد والی اور بڑے موذي هوتے هیں او
(پسیچ) بهي اسي قسم میں سے هیں اگرچہ قوت میں شاید اُن سے کمتر هیں
اور (بهوت) سب سے ذلیل اور بري ارواح هوتے هیں اور بهوت وہ روحیں
هیں جنسے انگریز بچوں کو ڈراتے هیں لیکن هندوستان میں هر فرقہ کے
لوگ هر زمانہ میں اُنکو ایک قسم کي مخلوق سمجهتے رهی هیں *

بیشمار دیوتوں کا بیان اب بهي باقي هی اگرچہ وہ دیوتے عام طور پر نہیں
مانے جاتے مگر جداگانہ خاص خاص ضلعوں میں مانے جاتے هیں اور اُ
کي پرستش کے جواز سے کبهي کبهي برهمن انکار کرتے هیں یہہ دیو

† یوناني بہشت اور زمین کي اولاد خیال میں قایم کرکے اُنکو ٹائیٹنز دیو
کهتی تهے اور بیبل کے پوراني لیٹن ترجمہ میں ٹائیٹنز سے دیو مراد هیں *

مشہور تحقیق کرنے والی یعنے جون صاحب نے راجۂ اندر کو هندوؤں کا جو پتر قرار دیا هی مگر اس زمانہ میں اُنکي بہت کم پرستش هوتي هی *

کام دیو کا بھي ایسا هي حال هی کچھہ اُسکي بھي گرم بازاري نہیں هي هندوؤں کے تمام دیوتوں میں سے یہہ دیوتا نہایت مرغوب اور پسندیدہ هی اس دیوتے کي اصلیت جیسیکہ اهل یورپ تجویز کرسکتے تھی بالکل ویسي هي هی یہہ دیوتا اپني دایمي جواني اور بیزوال کامل درجہ کے حسن و جمال کے سبب انسانوں اور دیوتوں پر غرض کہ دونوں پر تسلط رکھتا هی برهما بشن بلکہ تکر مند دیوتا شب جي بھي کام دیو کي پھولوں دار کمان کے اُن تیروں کے گھایل هیں جنکي بوریاں کلیوں کي هیں اُسکے مندروں اور کنجوں کا تذکرہ قدیم زمانہ کي کہانیوں اور نظموں و ساتکوں میں بڑي شان و شوکت سے هوا هی † اس سے بھي لوگ ایسي هي غافل هوگئی هیں جیسیکہ باقي نودیوتوں میں سے یاما دیوتا کے سوا اوروںسی غفلت کرتے هیں یاما دیوتا کو سمجھتے هیں کہ آدمي کے مرنے کے بعد حساب کتاب اور نیاؤ یہي دیوتا کرتا هی اور اسي سبب سے اُس سے بہت سا خوف کہاتے هیں *

اِن سب دیوتوں کے علحدہ علحدہ بیکنتھہ جمیع نعمتوں سے معمور سونے چاندي اور جواهرات سے جگمگاتی هوئي اور هر ایک دیوتا کے خدم اور کار پرداز جدا جدا موجود هیں *

اندر دیوتا کي بیکنتھہ کا حال بہ نسبت اور دیوتوں کے بیکنتھہ کے مفصل هی یعنے علاوہ سونے چاندي کے محلوں کے جنمیں بہت قیمتي جواهرات جڑي هوئے هیں بہت سي نہریں اور طرح طرح کے درخت چمن اور انواع انواع کے پھول کھلی هوئے هیں اور اُس بیکنتھہ کے بیچا بیچ میں ایک ایسا خوشبو دار درخت هی جسکي خوشبو تمام بیکنتھہ

† پرو فسر ولسن صاحب کي کتاب حالات ایشیا کي جلد ۱۶ صفحہ ۴۰

گانوں میں بھي خاص خاص دیوتے مانے جاتے هیں جو اکثر اوتار
بشن یا شب جي یا اُنکي دیبیوں کے هوتي هیں لیکن یهه سب اوتار
بشن کے بڑے بڑے اوتاروں خصوصاً رام اور کرشن جي کے مقابلہ میں محض
بے حقیقت سمجھے جاتے هیں *

بشن کي زوجه لچهمي هیں لچهمي کے مندر نهیں هوتے مگر اُنکي
بهت سي تعظیم و تکریم دهن دولت مال و متاع کے هونے کے سبب سے
کیجاتي هی غالب یهه هی که هندو اُنسے کبهي غافل نهووینگے *

باقي اور دیوتوں کا بیان

اور دیوتوں میں سے سورج اور گنیش جي کي نهایت عام پوجا هوتي
هی اِنکے معتقد اور تمام دیوتوں پر اِنکو فوق دیتے هیں اور اُنکي پوجا
باقاعده هوتي هی غالباً گنیش جي کے مندر سواے شب جي کے اور دیوتوں
کي به نسبت دکهن میں بهت زیاده هیں سورج کي تصویر رتهه میں بناتے
هیں وه ایک ایسا چهره هوتا هی جسکے گرد خطوط شعاعي کهچے هوتے
هیں اور گنیش جي یا گنپتي جي کي صورت ایسي هوتي هی که سا[illegible]
جسم تو ایک موٹے اِنسان کا اور سر هاتي کا سا هوتا هی *

منجمله ستره دیوتوں کے جنکو همنے پهلي شمار کیا هی اور اب [illegible]
میں سے آٹهه کا بیان کرچکی نو دیوتا جو باقي رهی اُنکا مندر نهیں هو[illegible]
البته اگلی وقتوں میں اُنمیں سے بهي اکثر کے مندر هوتے تهی † اِنمیں سے
بعضوں کے نام کے سالانه تهوار هوتے هیں جنمیں اُنکي مورت بناکر پوجتے هی[illegible]
اور پوجا کرنے کے بعد دوسرے روز اُس مورت کو دریا میں بهادیتی هی[illegible]
اور بعضوں کا صرف نام هي جپاجاتاهی ‡ معلوم ایسا هوتا هی که اگ[illegible]
وقتوں میں اب کي به نسبت اندر دیوتا کو بهت مانتی تهی جنکو بیک[illegible]
کا حاکم اور دیوتوں کا بزرجه سمجها جاتا هی اور حالات ایشیا کے اَ[illegible]

† پروفسر ولسن صاحب کي تحریر کتاب حالات ایشیا کي جلد ۱۶ صفحه
‡ وارڈ صاحب کي هندوؤں کے حالات کي کتاب کي جلد ۳ صفحه ۲۸ وغیره

هندو اپنے تمام دیوتوں میں سے کرشن جي کي نہایت تعظیم و تکریم قدر منزلت کرتے هیں اُن فرقوں میں سے جو اور سب دیوتوں کو چھوڑ کر بشن کو هي مانتے هیں ایک فرقہ صرف رام کي هي پوجا کرتا هی اگرچہ اس فرقہ میں بڑي قدر و منزلت کے لوگ جنمیں سے اکثر مذهبي محتتق اور تپشیا کرنے والے هیں مگر اُنکي تعداد اور شهرت بشن کے اس فرقہ کي بہ نسبت بہت هي تہوڑي هي جو صرف کرشن جي کي هي پرستش کرتا هی اِس فرقہ میں تمام دولتمند اور عیاش اور قریب سب کے سب عورتوں کے اور هر درجہ کے بہت سے آدمي شامل هیں † کرشن جي کے بہت سے معتقد اس بات کي پیچ کرتے هیں کہ کرشن جي بشن کا اوتار هي نہیں بلکہ خود بشن هیں اور وهي تمام مخلوق کے ایسے خالق هیں جو ابد سے هے اور ازل تک رهیگا ‡ بشن کے بڑے مشہور اور نامي اوتار تو صرف دس هي هیں مگر اِنکے علاوہ اور بہت سے اوتار بهي جنکا کتابوں میں بهي ذکر هی پائے هیں اور اور اوتاروں کے سبب سے جو خاص خاص مقاموں کے سدہ ستہہ اور سورما هوئے هیں اور اُنکے معتقدوں نے اُنکو دیوتا مانا هی بشن اوتاروں کي تعداد اور بهي بڑهجاتي هی *

اِس قسم کي بیقیدي اور دیوتوں کے ساتهہ بهي برتي گئي هی یعني هندوؤں نے اور دیوتوں کي تعداد کي بهي کوئي حد نہیں رهنے دي چنانچہ گنپتیا جو مرهٹوں کا بہت بڑا دیوتا هی جسکي صورت ایک مسلم هاتهي کي سي بناتے هیں شب جي کا اوتار هی § مقام چینچور جو قریب پونہ کے ایک بستي هی اسمیں برهمنوں کے خاندان کو گنیش جي کے ایک اوتار سے لقب حاصل هوا هی جنمیں سے ایک شخص کي ذات میں الوهیت موروثي سمجهي جاتي هی ‖ *

† پروفسر ولسن صاحب کي تحریر تحقیقات ایشیا کے جلد ۱۶ صفحہ ۸۵ و ۸۶

‡ پروفسر ولسن صاحب کي تحریر تحقیقات ایشیا کے جلد ۱۶ صفحہ ۸۶ وغیرہ

§ کورٹ صاحب کي کتاب حالات بمبئي کے جلد ۳ صفحہ ۱۹۸

‖ کالبروک صاحب کي تحریر کتاب حالات ایشیا کي جلد ۷ صفحہ ۲۸۲ اور مور صاحب کي تحریر اِسي کتاب کي جلد ۷ صفحہ ۳۸۱

هي فریفته نه تهیں بلکه تمام هندوستان کي امیر زادیاں اور رانیاں جو اُنکا حسن و جمال دیکھتي تهیں مایل اور شیفته هوجاتي تهیں † *

جوں جوں کرشن کي عمر زیادہ هوتي گئي ویسے هي کار نمایاں اُنسے ظہور میں آتے گئے علاوہ اور کاموں کے کرشن نے ایک ظالم مذکور یعني کنس کو مغلوب کیا اور اُسکي سلطنت پر قبضه کرلیا لیکن غیر ملک کے دشمنوں سے تنگ هوکر اپني دارالسلطنت گجرات ‡ میں متور کي اور بعد اُسکے اُنهوں نے پانڈوں کے خاندان کي اُس لڑائي میں جو پانڈوں اور کوروؤں میں هستناپور کي سلطنت پر هوئي تهي اعانت کي § لوگ خیال کرتے هیں که هستناپور دهلي کے شمال و مشرق میں اُس مقام سے چالیس میل کے فاصله پر واقع تها جہاں گنگا هندوستان خاص میں داخل هوئي هی *

اس لڑائي کا بیان مہابهارت نام هندوؤں کي ایک نہایت عمدہ نظم کتاب میں جو بطور جنگ نامه کے هی لکها هی اور اُسمیں سب سے زیادہ بڑہ کر شجاعت اور دلاوري کرشن جي کي بیان کي هی اِس لڑائي میں پانڈوں کي فتح هوئي اور کرشن جي اپني راجدهاني کو گجرات میں واپس آئی اُنکا انجام بهي اچها نہوا کیوں که تهوڑے هي دنوں بعد اپنے ملکي جهگڑوں میں پهنس گئے اور اتفاق سے ایک شکاري کے تیر سے جو ایک جهاڑي پر نشانه لگاتا تها مارے گئے || *

---

† دیکهو سرجونس صاحب کي تحریر کو جو ایشیا کے حالات کي کتاب جلد ایک صفحه ۲۵۹ اور جي دیوا کے راگ کے ترجمه کو که وہ هندوؤں کي دهیمي نظم کا ایک عمدہ نمونه هی جلد ۳ صفحه ۱۸۵ کتاب مذکور بهي ملاحظه کرو *

‡ دیکهو خلاصه مہابهارت وارڈ صاحب کي هندوؤنکي کتاب جلد ۳ صفحه ۸ اور پروفسر ولسن صاحب کي تحریر کتاب حالات ایشیا کي جلد ۱۵ صفحه ۱۰۶ اور کرنل ولفورڈ صاحب کي تحریر کتاب مذکورۂ بالا کي جلد ۶ صفحه ۵۰۸ میں

§ دیکهو وارڈ صاحب کي کتاب جلد ۳ صفحه ۱۴۸ *

|| ٹاڈ صاحب نے اپني کتاب راجستان کے جلد ایک صفحه ۵۰ میں جو کسي هندوستاني تاریخ کے لکها هی *

اور اُس سیتا کے ستانے والے پر کامل فتح حاصل کرنے کے بعد سیتا کو دوبارہ پایا اُس مہم میں رام کے معاون بندروں کی فوج هنومان جي کے زیر حکومت تھي جنکي صورت اکثر مندروں میں بني هوئي هوتي هی اور دکھن میں اُسکي پوجا اُسیقدر کثرت سے هوتي هی جسقدر رام یا کسي اور نامي دیوتے کي هوني چاهیئے مگر رام کا انجام اچھا نهوا کیونکه اُنکي غفلت سے اُنکے بھائي لچھمن کي جنهوں نے هرایک خطرہ میں رام کے ساتھه جان لڑائي تھي جان گئي اور رام نے اپني غفلت کي حرکت پر مطلع هوکر بھائي کے فراق کے رنج میں آپکو دریا میں غرق کیا اور بقول هندوؤں کے ذات باري میں پھر شامل هوگئے لیکن اُنکي علحدہ پرستش هونے سے ثابت هوتا هی که اب بھي اُنکا وجود علحدہ قایم هے رام کي اصلي صورت کي شبیهه بناتے هیں جسکي علےالعموم پرستش هوتي هی *

کرشن کا بیان

رام کي پرستش سے بهت زیادہ اِن دوسرے فاني شخص کي جنمیں دیوتانکي صفتیں مانتي هیں پوجا هوتي هی جو نه بشن کے دس اوتاروں میں شامل هیں نه اُنکا راجه یا فتحیاب هونے کا کوئي دعوے قایم هوسکتا هے یه متھرا کے راجه بنس میں کرشن پیدا هوئے لیکن ایک گوالیئے نے جو اُسي کے نواح میں رهتا تھا ایک ظالم (راجه کنس) کے پنجه ظلم سے بچاکر پرورش کي † کرشن کے اس زمانه یعني بچپن کے وقت کا هندوؤں کي طبیعتوں پر غایت درجه کا اثر هوا هی وہ کرشن کے بالے پن کي حرکات مثل دودہ چورانے اور سانپوں کے مارنے کي تھوار کے سے کبھي سیر نهیں هوتے اور هندوؤں میں ایک بهت بڑا فرقه کرشن کو خالق مطلق سمجھه کر بالی پن کي صورت میں اُنکي پرستش کرتا اِسیطرح کرشن کي جواني کا عالم جو اُنهوں نے گوپیوں کے ساتھه ناچ کھیل کود بانسري بجانے میں بسر کیا اُنکي پرستش کرنے والے میں ایک جوش خروش پیدا کرتا هی کرشن پر کچھه گوالنیں

---

† ٹاڈ صاحب کي کتاب راجستان کي جلد ایک صفحه ۵۳۳

و نابود کردیا ساتواں رام اوتار هی آتهواں بالرام اوتار یهه بهي
ایک اویس صاحب جرأت اور شجاع اور بهادر تها اسنے راچهسوں سے
دهرتي کو چهتایا هی نواں بده اوتار یهه ایک جهوتے مذهب کا تعلیم
کرنے والا تها جسکے روپ میں بشن نے دیوتوں کے دشمنوں کو فریب دینے
کے لیئے اوتار لیا تها یهه جو کها گیا هی که یهه اوتار جهوتی مذهب کي
تعلیم کرنے والا اور دیوتوں کے دشمنوں کو بهکانے والا تها اس جهوتے مذهب
سے بده کا مذهب سمجها جاتا هی کیونکه بده مذهب والے برهمنوں کے
دشمن اور صریح مخالف هیں دسواں اوتار ابهي نهیں هوا یهه آینده
هونے والا هی بشن کے اوتاروں میں رام اور کرشن اوتار (یهه کرشن اوتار
اُن دس اوتاروں میں شامل نهیں هیں) نے ایسي عظمت اور شهرت
حاصل کي هی که باقي اور سب اوتاروں کي گرم بازاري جاتي رهي کم سے
کم شمالي هندوستان میں اِن دونوں اوتاروں نے کچهه صرف اپني اصلی
یعني بشن پر هي پردہ نهیں ڈالا بلکه سوائے شب اور سورج اور گنیش کے
تمام اُن اور دیوتوں کي پرستش پر جو اُصول دین میں داخل هیں اُنکي
پوجا بڑهگئي هی † *

رام کا بیان

رام جنکو اُنکي مدح کرنے والوں نے اپني خام خیالي سے عین مظہر
تصور کیا اودهه کے راجه تهے صرف یهي ایک ایسے شخص هیں جنکے افعال
هندوؤں کي روایتوں میں کچهه کچهه تاریخانه پائی جاتي هیں مشہور
هی که اُنهوں نے اول اپنے باپ (راجه جسرت) کي سلطنت میں سے خارج
هوکر کئي برس تک ایک جنگل میں بنو باس کیا اور اُنکي راني سیتا
کو راون راچهس اوتها لیگیا رام نے اپني راني کے لیئے فوج فراهم کردکهن کي
راہ لي اور جزیرہ لنکا میں گهس گئے جنسکا راجه وهي راون راچهس تها

† کالبروک صاحب کي کتاب تحقیقات حالات ایشیا کي جلد ۷ صفحه ۲۸۰ اور
اسي کتاب کي جلد ۱۲ صفحه ۳ و ۲۰ میں واسن صاحب کا قول ملاحظه کرو *

پہلا اوتار مچھلي کا هے جس سے بیدوں کا دوبارہ لوگوں تک پہونچانا
منصود تھا کیونکہ اُنکو ایک دیو پاني کے طوفان میں بہا کر لیگیا تھا اور
دوسرا سؤر کا اوتار جسنے تمام دنیا کو جبکہ وہ سمندر کي تہہ میں بیتھہ
گئي تھي اپنے دانتوں پر اوبھار لیا تیسرا کچھوہ کا اوتار جسنے ایک بڑے
پہاڑ کو سہارا دیا جسکي کہاني نہایت مشہور هی چوتھا اوتار زیادہتر
انسان کي بھلائي سے تعلق رکھتا هی چنانچہ ایک ظالم کافر (هرناکش)
اپنے بیتے (پہلاد) کو بشن کا معتقد هونے کے سبب سے قتل کرنا چاهتا تھا
عین وقت پر اُس ظالم نے اپنے بیتے سے اُسکے اُس عزیز معبود کي تحقیق
کے جو هر جگہہ هردم موجود رهتا هی مکان کے ایک ستون کي طرف
اشارہ کیا اور کہا کہ آیا وہ اس ستون میں بھي هی جسکے جواب میں
اُسنے کہا کہ هاں اس میں بھي هی یہہ سنکر هرناکش پیچ تاب کھاکر
اُسکے قتل کا حکم دینے هي کو تھا کہ یک بیک وہ ستون شق هوگیا اور
اُس میں ایک ایسي مہیب صورت بنائے باهر آئي کہ سارا جسم تو آدمي کاسا
اور سر اور پنجے شیر کے سے تھے نکلتے هي اُس ظالم کو چیر پھاڑ کر پارچہ
پارچہ کرڈالا پانچواں اوتار یہہ هی کہ ایک راجہ نے بہت سے جگ
بلدان اور ریاضتیں کرنے سے تمام دیوتوں کو مجبور کرکے زمین اور
سمندر پر قبضہ کرلیا تھا اور تمام دیوتوں کو فکر و اندیشہ تھا کہ ایکبار
اور جگ یا بلدان ادا کرنے کے بعد آسمان بھي اُسکے قبضہ میں آجاویگا
لاچار بشن نے ایک برهمن کے لڑکے کي صورت میں اوتار لیا اور اُس
راجہ سے اپنے تین قدم بھر زمین مانگي راجہ نے اُسکے چھوتے قد کو دیکھہ کر
اُسکے سوال پر مسکرا کر اجازت دیدي بشن نے پہلے قدم میں تو تمام
زمین اور دوسرے قدم میں سارا سمندر گھیر لیا اب تیسرا قدم بھرنا باقي
تھا اور راجہ بچن هار چکا تھا اِسلیئے اُسکو نرگ میں رهنے پر راضي کرکے
تیسرے قدم کا بچن معاف کیا چھتا پرسرام اوتار هی جو ایک نہایت
بہادر اور بہادر برهمن کا روپ تھا اِسنے تمام چھتریوں کي نسل کو نیست

شامل هوتے هیں) عورتیں اور مرد جمع هوکر شراب و کباب کي مجلس
کرتے هیں اور بدکاري کا حظ اوتهاتے هیں اُنکي یهه حرکت زیادہ تر نفرت اور
نفرین کے قابل اِس سبب سے اور بهي هوتي هی که وہ اُسکو مذهب کي
آڑ میں کرتے هیں لیکن یهه جلسه نهایت کم شاذ و نادر وقوع میں آتا
هی اور جهاں کهیں کبهي هوتا هی تو نهایت پوشیدہ اور پردہ میں هوتا
هی مگر اچهے پکے هندو بهي اس برے رسم سے آگاہ هوکر اُس فرقه سے
کچهه نفرت نهیں کرتے دیبي کے اِن معتقدوں کے سوا دیبي کي پرستش
کرنیوالے بعض قسم کے سادهوؤں میں سے ایسے سادہ بهي هوتے هیں جو اپنے
آپ کو مذهبي اُمور سے غیر مکلف سمجهتے هیں اور جانتے هیں که هم
جو جي چاهے سو کریں همسے کسي طرح کا مواخذہ نهوگا اِن هي لوگوں
سے هندوؤں کے مذهب کو بٹه لگتا هی اور اس سے بهي اِنکار نهیں هوسکتا
که اُنکے دیوتوں کے حالات میں کهیں کهیں عیاشي اور نفسانیت کا رنگ
ڈهنگ پایا جاتا هی جو خاص میلوں اور دعوتوں اور مندروں او
کتابوں سے خصوصیت رکهتا هی هر شخص کو علی‌العموم معلوم نهیں هو
چنانچه ایک غیر شخص برسوں تک هندوؤں میں رهکر اُنکے جلسوں ا
مذهبي رسموں میں آمد و شد رکهنے پر بهي کسیطرح کي کسافت ا
نجاست اُنمیں هرگز ندیکهے گا مردوں اور عورتوں کے ملنے چلنے بیٹه
اوٹهنے میں جو کچهه ادب اور قاعدے کي پابندي هندوؤں میں هی
عقل میں نهیں آسکتي اور اهل یورپ کے قیاس سے باهر هی *

بشن اور اُنکے اوتاروں کا بیان

بشن کي شبیهه ایک خوبصورت سلیم اور حلیم طبع جوان آدمي
سي جسکے تمام جسم کا رنگ نیلا اور اگلے زمانه کے راجاؤں کا سا لباس
هی بناتے هیں علاوہ اِسکے بشن کي تصویر اُنکے دس اوتاروں کي صور
میں بهي بناتے هیں جنکا بیان هم اِس نظر سے کرتے هیں که هندوؤ
قصه بنانے کي ذهانت معلوم هو جاوے *

کر جاتي هی جسکے غارت کرنے کے لیئے اُسنے اوتار لیا هی لیکن دوسري صورت جو اپنے موقع پر بنائي جاتي هی جسکو بنگالي زیاده مانتے هیں ایسي هوتي هی که ایک مهیب شکل سیاه رنگ کي خون سے مهنه لتهڑا کچهه لهو اور کچهه لودهر پڑا اِنسان کي کهوپریوں اور سروں کي مالا گلے میں ڈالے دانت نکالے سانپ بدن کو لپٹے هوئے غرض که هر قسم کا هیبت ناک ایسا سنگار کیئے هوئے جو به نسبت کسي دیوتا یا دیبي کے زیاده تر غیظ و غضب سے نسبت رکهتا هی بنائي جاتي هی جن مقاموں میں ایسي مورت بنائي جاتي هی وهاں اُسکي پوجا کي رسمیں بهي اُس صورت کے مناسب ادا کیجاتي هیں سابق میں اُسپر اِنسان کي قرباني چڑهائي جاتي تهي† اور اب سمجها جاتا هی که حیوانوں کي قربانیاں جو اُسکے قربانی گاه میں هوتي هیں اُن سے اب بهي وه خوش هوتي هی اُسکے اُس مندر میں جو کلکته کے قریب هی ایک مهینے میں ایک هزار بکریاں علاوه اور جانوروں کے گردن ماري جاتي هیں‡ مقام بندرا چاهي کے مندر کے پوجاري اُس موقع پر واقع هی جهاں بندهیا چل کا سلسله دریاے گنگ کے کنارہ پر پهنچا هی فخریه کها کرتے تهے که دیبي پر اس کثرت سے جاندار چڑهائے جاتے هیں که کبهي خون خشک نهیں هونے پاتا هی *

اور سب پرستش کي باتوں میں دیبي کي پوجا دیوتوں کي پوجا سے مختلف نهیں هوتي مگر بعض اوقات ایسے انداز سے کیجاتي هی جس سے هندوؤں کے مذهب پر ایک بڑا احتمال بلکه اُسکي نهایت خرابي ظاهر هوتي هی اِس قسم کي پرستش سے وه مخفي دعوتیں همارا مقصود هیں جنکا پادریوں نے اپني تقریر میں اکثر حواله دیا هی اور هندوؤں نے آجتک اُنسے اِنکار نهیں کیا یعني اِن دعوتوں میں دیبي کے پوجنیوالوں کا ایک فرقه خصوص برهمن (مگر برهمنوں هي پر کچهه منحصر نهیں هی کیونکه پوجنیوالوں کے اُس فرقے میں هرایک ذات کے آدمي

† بلیکرتیٹر صاحب کي تحقیقات ایشیا کے جلد ٥ صفحه ۳۷۱

‡ وارڈ صاحب کي هندوؤں کے حالات کي کتاب جلد تیسري صفحه ۱۲۶

میں چھیدکر اسقدر بلند معلق لٹکتے ہیں کہ اگر اُنکی کھال پھٹ جاوے تو بیشک گر کر مر جاویں اور تسپر لوگ اُس ڈنڈی کے ذریعہ سے اُنکو چکر دیتے ہیں † *

شب جو اپنے ہی مشغلوں میں مصروف رہتے ہیں اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ انسان کے کار و بار کی طرف بہت توجہہ نہیں کرتے ہیں اس زمانہ کے ہندوؤں کے دیوتاؤں کے حالات سے پایا جاتا ہی کہ دنیا کی حکومت کسی خاص دیوتا کے سپرد نہیں ہی اُس وجود مطلق کو بھی جسکے مادہ سے دنیا پیدا ہوئی ہی اُس سے کچھہ غرض نہیں ہی لیکن عوام کی راے بہ نسبت اُنکی تعلیم کرنے والوں کے زیادہ معقول معلوم ہوتی ہی کیونکہ وہ اُس وجود مطلق اور اپنے معبود میں کوئی فرق نہیں رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ انسان کے افعال کی نگرانی کرتا ہی اور اس جہان اور اُس جہان میں نیک کو ثواب اور بد کو عذاب دیتا ہی شب کا بیکنٹھ ہمالیہ کے نہایت بلند چوٹیوں میں سے کیلاس پربت پر جہاں ہمیشہ برف کا انبار جما رہتا ہی اور نہایت بلند اور گنجان درختوں کا جھرمٹ ہی سمجھا جاتا ہی *

ذکر دیبی یا بھوانی کا

شب کی زوجہ دیبی یا بھوانی کی پوجا اگرچہ کچھہ زیادہ نہیں تو اُسقدر تو ضرور ہوتی ہی جسقدر شب کی پرستش ہوتی ہی اور اُسکی شکل شب سے بھی زیادہ مہیب صورتوں میں ظاہر کیجاتی ہی اُسکی نہایت نرم اور نازک صورت سے بھی جو اکثر جنوبی ہندوستان میں دیکھی جاتی ہی ایک خوف اور ہیبت پیدا ہوتی ہی یعنی وہ ایک خوبصورت عورت تو معلوم ہوتی ہی مگر شیر پر سوار ایسی ناک بھوں چڑھائے ڈراونی صورت بنائے معلوم ہوتی ہی کہ گویا وہ کسی دیو یا راچھس کے قتل کو

† وارڈ صاحب کی ہندوؤں کے حالات کی کتاب کی جلد تیسری صفحہ ۱۵ اور ہیبر صاحب کا جرنل روزنامچہ کی جلد ایک صفحہ ۷۷

اُنکي بنائي جاتي هیں وہ بهي انهیں خراب حالتوں کے مطابق هوتي هیں بلکہ یہہ اور زیادتي کرتے هیں کہ اُنکي تین آنکهیں بناتے هیں اور ایک هاتهہ میں ترسول دیتے هیں اور اُنکي لٹیں سادهوؤں کي طرح پیچیدہ رکهتے هیں اور ایسي شکل بناکر بٹهاتے هیں جیسے کوئي نہایت اعلی درجہ کے دهیان گیان میں مستغرق بٹها هوتا هی یہہ شبیہ اُنکي اُن کہانیوں کے مطابق هی جو اُنسے منسوب هیں کیونکہ اُنمیں بیان کیا گیا هی کہ مہادیوجي هر وقت دهیان گیان میں ڈوبے رهتے هیں اور جو کوئي شخص اُنکي اس کیفیت میں خلل‌انداز هونے کي مبادرت کرتا هی اُسکو اپني آنکهہ کي جوت سے بهسم کر دیتے هیں اگرچہ یہہ حالات شب کے غارت اور معدوم کرنے کي خاص صفت سے مطابق هیں لیکن جس نشان کے ذریعہ سے اُنکي پوجا هوتي هی اُس سے ظاهر هوتا هی کہ معدوم کرنے کي صفت کو پیدا جنم دینے کي علامت سے تعبیر کیا هی *

اس زمانہ میں اُس نشان کي جو صورت هی اُس سے وهي نشان پیدایش کي اصل کا مراد هی جسکا رواج اگلے وقتوں کے هندوؤں میں تها اب وہ ایک چهوٹا سا پتهر کا استوانہ هوتا هی جو شب کے مندروں میں بجاے بت کے هوتا هی اُس سے جو اصلي مراد هی اُسمیں کچهہ شبہہ نہیں آتا شب کے نام کي بڑي بیرحمي کي بلدان هوتے هیں اگرچہ شب کے ماننے والے پنڈت لوگوں کو دبا دهمکا کر اُنسے باز رکهنے میں کوشش کرتے رهتے هیں شب اور اُنکي زوجہ پاربتي کي عظمت میں لوگ هرسال بعض بعض دنوں میں اپني دلي رغبت سے سخت ایذا اور تکلیفیں اٹها کرتے هیں یعني بعضے اپنے اعضا کو مجروح کرتے اور بعضے اپني زبان میں چاقو چهید لیتے هیں اور بعضے شب کي سواریمیں اپنے جسم کو زخمي کرکے اُن زخموں میں تیر اور تلواریں گهسیڑ کر اور زندہ سانپ چپٹاکر چلتے هیں اور بعضے ایک چکر کهانے والي ڈنڈي میں ایک ایسي رسي باندہ کر جس میں لوهے کا کانٹا هوتا هی اور اُس کانٹے کو پشت کي کهال

سے سمجھا جاسکتا هی کہ تمام دیوتے ایک وجود مطلق کے مختلف اوتار هیں † *

اگرچہ ایک زمانہ میں برهما کو کسیقدر وقعت اور فوقیت کا حاصل هونا معلوم هوتا هی تریبود میں سے بهي ایک دیوتا هی جسکا منو نے ‡ بیان کیا هی لیکن اُسکي کبهي بہت پرستش نہیں هوئي اب هندوستان § میں اُسکا صرف ایک هي مندر هی اگرچہ روزانہ عبادت میں اُسکا نام جپا جاتا هی مگر اُسکي جداگانہ پوجا بالکل معدوم هوگئي هی || *

برهما کي زوجہ سرستي سے جو کہ علم و فصاحت کي دیبي هی لوگ استدر غافل نہیں هیں جسقدر برهما کو بهولے هوئے هیں *

بشن اور شب کي پرستش کا حال اس سے بہت مختلف هی چنانچہ ان دونوں دیوتوں اور اوتارونکي پرستش اور مذهبي تعظیم آج کل هندوستان میں بہت کیجاتي هی اور ان دونوں کے ان‌گنت معتقد هیں اور هر ایک کي قدر و منزلت نہایت گرمجوشي سے کرتے هیں اور بہت بڑے بڑے فرقے هیں جن میں سے بعضے تو شب کي مطلق الهیت قایم کرتے هیں اور بعضے برهما کي *

شب یا مہادیو جي کا بیان

پورانوں میں شیو کا حال اسطرحپر لکھا هی کہ وہ متوالے بالکل برهنہ منڈا هوا لکڑي کي راکھہ کي بهبوت بدن پر ملے هوئے انسانوں کي کهوپري اور هڈیونکا زیور پہنے هوئے بهوت پریت ساتهہ ساتهہ لیئے جنگلوں میں آوارہ اور سرگرداں کبهي روتے کبهي هنستے پهرتے هیں اور جو تصویر

† کینیڈي صاحب کي کتاب تحقیقات مذهب هنود کے صفحہ ۲۱۱ اور کال صاحب کي کتاب تحقیقات ایشیا کي جلد ۷ صفحہ ۲۷۹

‡ کینیڈي صاحب کي کتاب تحقیقات صفحہ ۲۷۰

§ ٹاڈ صاحب کي کتاب راجستان جلد ۱ صفحہ ۷۷۴

|| وارڈ صاحب کي کتاب در باب حالات هنود جلد ۳ صفحہ ۲۶

تیسرے شب یعني نیست و نابود کرنے والا *

اور أنكي علحده علحده دیبیاں بهي هیں أنكو دیوتوں کے حالات کے بیان کے بموجب أنكي بي‌بیاں ملتے هیں اور هندوؤں کے علم الهیات کے مسائل کے موافق أنكو ایسے قوائے فاعلیه سمجهتے هیں جیسے تریود یعني تینوں دیوتوں کے افعال صادر هوتے هیں اور یهه أنکے نام هیں *

چوتهے سرستي پانچویں لچهمي چهٹے پاربتي جسكو دیبي بهواني درگا بهي کهتے هیں *

ساتویں اندر یعني بلند اور نهایت هلکي هوا اور آسمانونکا دیوتا

آٹهویں ورن یعني پانیوں کا دیوتا *

نویں پون یعني نیچے کي هوا کا دیوتا *

دسویں اگني یعني آگ کا دیوتا *

گیارهویں یاما یعني دوزخ کے طبقوں کا دیوتا اور مردوں کے حساب کتاب عذاب ثواب کا نیاو کرنے والا *

بارهویں کویرا یعني دولت کا دیوتا *

تیرهویں کارتکي یعني لڑائي کا دیوتا *

چودهویں کام دیو یعني عشق کا دیوتا *

پندرهویں سورج دیوتا *

سولهویں سوم یعني چاند دیوتا *

سترهویں گنیش یعني مشکلونکا رفع کرنے والا دیوتا اس دیوتا کے اس صفت کے سبب سے تمام مکانوں کے دروازوں پر أنكي تصویر بنائي جاتي اور سب کامونکے شروع میں تبرکا أنكا نام لیا جاتا هی *

اول کے تین دیوتؤں یعني برهما بشن شمب سے تریود یعني تثلیث هوتي هی جسکے هر رکن کي خصلت جداگانه تو بخوبي ظاهر هی أنکے مفروضه یکتائي کا منشا پکے اعتقاد والے هندوں کے اس عام مقوله

افسانے جو دیوتاؤں اور داناؤں اور بہادروں کے کاموںسے متعلق ہیں مندرج اور
مذکور ہیں منجملہ ان کتابوں کے اکثر کتابیں خاص خاص فرقوں کے مسائل
کے اثبات اور استدلال کے لیئے لکھی گئی ہیں اور تمام کتابوں میں جو ہر ایک
فرقہ کے افسانے بھرے ہوئے ہیں اس سبب سے وہ سب کے سب ایک
ایسا مجموعہ نہیں ہیں کہ اُسمیں ایک کتاب کو دوسری کتاب سے کچھہ
تعلق اور مناسبت ہو وہ ہرگز اس ارادہ سے تالیف نہیں کی گئیں تھیں کہ
اُنسے کوئی عام طریقہ مذہب کا قایم ہووے لیکن باوجود اسکے وہ سب
بہت بڑی سند مذہبی سمجھی جاتی ہیں اور جو کہ انہیں کتابوں سے
هندوؤں کا حال کا مذهب قایم ہوا ہی اسلیئے کچھہ جاے تعجب نہیں
ہی کہ ہم اُسمیں ایسی ایسی باتیں پاتے ہیں جو باہم مخالف ہیں *

اِسوقت کے معبودوں کا بیان

جیسا کہ ہم لکھہ چکے ہیں اب بھی ہندو ایک وجود مطلق کے قایل
ہیں جس سے تمام مخلوق پیدا ہوئی یا جسکے مادہ سے ساری کائنات
وجود میں آئی کیونکہ اُنکے حال کے عقیدہ کے موافق دنیا اور خدا ایک ہی
ہی لیکن مختلف دیوتوں اور دیبیونکی پرستش کرتے ہیں جنکی تعداد
معین کرنی غیر ممکن ہی مگر بعض حسابوں کے بموجب جنسے هندوؤں
کا معمولی مبالغہ ظاہر ہی اُنکی تعداد تینتیس کرور ہی اُن میں سے اکثر
مختلف آسمانوں کے فرشتے اور ارواحیں ہیں جنکی شمار لاکھوں سے ہوتی
ہی اور وہ کوئی خاص نام یا خصلت نہیں رکھتے *

مفصلہ ذیل سترہ بڑے بڑے دیوتے ہیں شاید یہہ وہ دیوتے ہیں جنکو
لوگ عموماً ایسا تسلیم کرتے ہیں کہ اُنکے کام علحدہ علحدہ ہیں اور
صفات الہیہ رکھتے ہیں اسی سبب سے پرستش کے مستحق ہیں † *

اول برهمہ یعنی خالق

دوسرے بشن یعنی حافظ *

† کینیڈی صاحب کی کتاب تحقیقات ہندوؤنکے دیوتوں کی صفحہ ۳۴۷

اگرچه بید کے پیرووں نے عناصر کي پرستش اور قدرت کي قوتوں کي
عبادت پر جو شروع شروع میں رائج تھي در گذر کي اور خداے تعالی
کي اصلي حقیقت کے علم سے آگاه هوئے اور هر چند که اُنکو اپنے مسائل
کے شایع کرنے کي خواهش هوئي لیکن وه عام عقیدوں میں خلل انداز
نہوئے بلکه اُنهوں نے قدیم رسموں کي تعظیم و تکریم سے یا پوجاریوں کے
فائدوں کے لحاظ سے جن سے نہایت روشنضمیر برهمن بهي کبهي بیغرض
و آزاد نہیں معلوم هوتا آماده هوکر اُنهیں دیوتوں کي پرستش کو جو
قائم نه جاري رکها اور اُن دیوتوں کو خداے حقیقي کے ظهور اور اوتار
سمجهه لیا لیکن اُنهوں نے کوئي صندر نہیں بنایا اورخداے حقیقي کي
پرستش کا کوئي خاص طریقه نہیں تهرایا پس نتیجه اسبات کا وه هوا جو
انسان کي ناقص خلقت سے متصور هي یعني بید کے پیرووں کے مذهب کے
جو اجزاء ظاهري تهے وه اُن اجزا باطني پر غالب آئے جو زیاده دقیق
و سنجیده تهے حاصل یهه هي که جو طریق دیوتوں کي پرستش کا
زمانه سابق میں مروج تها وه جڑ پکڑ گیا اور دلاوروں کي پرستش کي
جس سے جنمیں دیوتاوں کي سي صفتیں تهیں اور بهي زیاده خراب هوگیا
اور جب ان دلاور دیوتوں کي نوبت آئي تو یهه اُن اصل دیوتوں سے جنکي
پرستش سے انکو صفت دیوتائي کي حاصل هوئي تهي سبقت لیگئے *

بیان پوران کا

اس نئے مذهب کي مقدس کتابیں اٹھاره پوران هیں جنکے پیرو کہتے
هیں که یهه کتابیں بیاس جي کي تالیف هیں جو بید کے مصنف تهے
لیکن حقیقت میں اُنکو آتهویں اور سولهویں صدي کے درمیان میں متفرق
زمانوں میں مختلف مصنفوں نے تصنیف کیا گو بعض بعض مقاموں
میں زیاده پراني باتیں اور قدیمي کیفیتیں پائي جاتي هیں ان کتابوں
میں دیوتاوں کے نسب نامه اور دنیا کي پیدایش کے حالات اور حکمت کي
باتیں اور مذهبي مسائل اور عام نسب نامه اور تاریخوں کے تکڑے اور بیشمار

میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی مندر ہوتے ہیں اور نہایت وحشت ناک جنگلوں میں بھی ایک درخت کے نیچے پتھر کی پنڈی اُسپر سندور لگا ہوا اور درخت میں ہار لٹکتا یا ایک چھوٹی سی جھنڈی درخت کی چوٹی پر کھڑی ہوئی مسافر کو آگاہ کرتی ہی کہ یہہ پرستش کا پاکیزہ متلم ہی *

سڑکوں پر جاتریوں اور گائورتھیوں اور فقیروں کے گروہ کے گروہ ملتے ہیں فقیروں اور جاتریوں میں فرق اور تفاوت فقیروں کے لباس اور جاتریوں کے اُس دیوتا کی کچھہ نشانی پاس رکھنے سے جسکے تیرتھہ کو وہ جاتے ہیں او ایک دوسرے کو دیکھکر اُس دیوتا کے نام کی جی بولنے سے ہوتا ہی سا پھر کے اندر جو بہت سے تیوہار آتے ہیں اُنکو رئیس اور امیر ہندوستانی ع بڑی دھوم دھام سے رچاتے ہیں اور طرح طرح کی اپنی نمود اور شان دیکھا ہیں اور غریبوں میں بھی کچھہ نمایش اور دعوتیں وغیرہ ہوتی ہیں.*

برت نیم کے دن اور اور بڑے بڑے میلے خاص کر غریبوں کے واسطے مق کیئے گئے ہیں کیونکہ ایسے موقعوں پر وہ کوسونسے آکر جمع ہوتے ہیں ا آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں *

جو جو کچھہ ہوتا ہوا ہم دیکھتے ہیں وہ سب اگرچہ مذہب ک رو سے قایم ہوتا ہی لیکن اُسمیں مذہب کی پابندی بہت کم ہوتی ہ اس حالت میں بھی اگر حقیقت پر نظر ڈالی جاوے تو شروع زمانہ ، ابتک مذہب کے اثر میں بہت کم نقصان ایا ہی *

لیکن ہندوؤں کے معبود اب وہی نہیں رہے ہیں جو پہلے تھے بیجا توحید کے جسکو بید نے بطور ایسے سچے مذہب کی تعلیم کیا ہی جنمیں تمام اوتار شامل ہیں بہت بڑے بڑے دیوتوں کی پرستش بت‌پرستی کا طریقہ قایم ہوگیا ہی اگرچہ توحید کو لوگ ہر جگہہ یا نہیں بھول گئے لیکن بجز حکما اور علماے الہیات کے کوئی شخص تو کی بطور خود مستقل پیروی نہیں کرتا *

فرقوں کي کثرت اور ترقي هو جانا اور بعض دیوتوں سے انحراف کرکے بعض کي بہت سي تعظیم و تکریم کرنا *

بیدوں کے بجاے نئے نئے مسئلوں کے مجموعه کا رواج دینا اور درویشوں کے فرقوں کو ایک مذهبي عظمت حاصل هونا *

هندوؤں کے مذهب کي تبدیلیوں کي خاصیت اُنکے مذهب کي موجودہ حالت سے جسکا بیان کرنا لوگوں کے معمولي کار و بار اور معاملات کے سمجھنے کے لیئے ضرور هی معلوم هو جاویگي *

بجز هندوستان کے کوئي ملک ایسا نهیں معلوم هوتا هی جسمیں مذهب هر دم لوگوں کے پیش نظر رهتا هو چنانچه هر شهر میں هر قسم کے معبد گردوارہ سے لیکر جسمیں بت هوتے هیں بڑي عالیشان برج اور ...نوں اور صحن والے مندروں تک هوتے هیں ان مندروں میں پرستش ...نے والے بلاناغا آتے جاتے اور پھل پھول اور هار بتوں پر چڑهاتے رهتے هیں ...یا اور مصنوعي تالابوں کے کناروں پر (کیونکه کوئي شهر ایسا نهیں هی ...سمیں دریا یا تالاب نهو) پخته سیڑهیاں پاني میں اُتري هوئي هوتي ...ں اُنپر صبح سے کچھه دن چڑهے تک لوگ کلي دتون اور اشنان اور ...جا پاٹ کرتے رهتے هیں دنمیں مندروں کے اندر گانا بجانا اور حسین و ...یل لعبتان هند کا جھرمٹ جو اچھے اچھے لباس فاخرہ پہنے بنلو سنگار ...ئے هوئے تنتنوت کرتي پھرتي هیں دل لبھاتا هی اسي قسم کے موقعوں پر ...ں اور اور لوگ گذرتے هیں اور اکثر سواریاں کسي خاص رسم کي ...یب میں باجے گاجے اور دهوم دهام کے ساتھه نکلتي هیں ان سواریوں ...ں سنگھاسنوں پر مندر اور رتھه وغیرہ کے نهایت خوبصورت اور خوشنما ...ں کے اندر جو نهایت ارزاں اور کمزور چمک دمک رکھنے والے مصالحوں ...بني هوئي هوتي هیں مورتیں رکھي هوتي هیں *

...شهروں سے کچھه فاصله پر بھي آباد مقاموں میں همیشه مندر بنے ...ے هوتے هیں اور اکثر دریاؤں کے کناروں پر اور گنجان درختوں کے بیچ

ذکر قوانین خاص کا

علاوہ منو کے اُن قواعد کے جو پچھلے زمانہ میں تبدیل ہوگئے بہت سي خاص خاص رسمیں اب دیکھنے میں آتي ھیں جنکا منو کی قواعد میں کوئي نشان نہیں پایا جاتا ان رسموں میں سے اکثر رسمیں بے حقیقت سمجھي جاتي ھیں لیکن بعضي رسمین بڑے بڑے معاملوں سے علاقہ رکھتي ھیں غالباً وہ اُن قانونوں کا بقیہ ھیں جو منو کے مجموعہ یا برھمنوں کے اختیار سے پہلے اُنھي قوموں میں جاري تھے جنمیں وہ رسمیں اب موجود ھیں بڑا ثبوت اسبات کا ملک ملیبار کے نیر قوم کے لوگوں میں پایا جاتا ھي اُنمیں ھر ایک بیاھي ھوئي عورت کو بلا کسي قسم کي بندش اور رکاوٹ کے اپني ذات کے آدمیوں کے ساتھہ یا آپ سے برتر درجہ کے لوگوں کے ساتھ ھم صحبت ھونے کا اختیار ھی اور اس کھیل چودس میں اولاد پیدا ھونے کے سبب سے یہہ قاعدہ معین ھی کہ کسي شخص کي اولاد اُسکي وارث نہیں ھوتي بلکہ اُس شخص کي بہن کي اولاد کو ورثہ پہونچتا ھی † *

چوتھا باب

مذھب کي موجودہ حالت

منو کے زمانہ سے ابتک جو تبدیلیاں ھوئي ھیں اُنکا بیان

جو بڑي بڑي تبدیلیاں منو کے زمانہ سے مذھب میں ھوئي ھیں وہ یہہ ھیں

توحید کی اصول سے غافل ھو جانا *

بعضے دیوتوں سے غفلت کرکے نئے دیوتے تھرا لینا *

ایسے اشیائے فاني کي پرستش کا رواج جنمیں صفات باري فرض کرلیں ھیں *

---

†بکانن صاحب کي سیاحي کي جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ و ۱۲

کي وجهه وهي معلوم هوتي هی جس سے اکثر باتیں قانون دیواني کي خارج هوگئي هیں اور بجاے اُسکے ایک طرحکا رسمي قانون قائم هوگیا هی بلکه حاکم اپني مرضي کے موافق عمل درآمد کرتا هی *

هندوؤں کي کوئي گورنمنٹ مستقل عدالتوں کے ذریعه سے ایک معین قاعده پر داد رساني کرنے کیطرف جسکي هدایت منو کے مجموعه میں کي گئي هی اور جن عدالتوں کا ذکر معه اُنکے اختیارات مختلفه کے منو سے پچھلے † مورخوں نے لکھا هی متوجهه نهیں هوتي اُن عدالتوں کي جگهه کبھه تو وه کمیشن یعني کمیٹیاں قائم هوگئي هیں جنکو راجه سرسري طور سے مقرر کرتا هی اور اکثر ایسا هوتا هی که اهل دربار میں سے کسي کي خاطر سے راجه کمیٹي مقرر کرنیکي اجازت دیدیتا هی اِن کمیٹیوں میں ایسے لوگ هوتے هیں جو دربار کے موافق مطلب کے هوتے هیں اور کسیقدر اُن عدالتوں کي جگهه پنچایتیں قائم کیجاتي هیں یهه پنچایتیں کبھي تو راجه کي اجازت سے اور کبھي صرف فریقین کي مرضي سے مقدمونکا فیصله کرتي هیں باوجود گورنمنٹ کي غفلت کے اِن پنچایتوں کا اثر اُس اختیار کے سبب سے جو منو نے قرضخواه کو قرضدار پر دیا هی کسیقدر اب بھي هوتاهی جو اختیار قرضخواه کو اب بھي حاصل هی اُسیکے سبب سے قرضدار جو قرض ادا کرنے سے اِنکار کرتا هی اس بات کے قبول کرنے پر مائل هوتا هی که قرضخواه دعوي کي تحقیق و ثبوت بذریعه پنچوں کے کراوے *

بهرحال اِسبات میں کچھه شک نهیں هوسکتا که هندوؤں کي سلطنتوں میں اِس زمانه میں به نسبت قدیم زمانه کے جسکا همکو کچھه علم هی داد رساني بهت بري طرح هوتي هی جو عدالتدیواني کے ذریعه سے هوني چاهیئے *

† ملاحظه کرو کالبروک صاحب کي تحریر جو درباب عدالت هاے هنود کے شاهي ایشیاٹک سوسئیٹي کے حالات کي جلد ۲ صفحه ۱٦٦ میں مشتهر هی

بہ نسبت منو کے زمانہ کے آجکل جو قانون رائج هی وہ تمام معاملوں میں بہت مفصل هی چنانچہ زمین کي اکثر کئي قسمیں بیان کي گئي هیں اور زمیندار اور کاشتکار کے درمیان میں جو تعلقات هیں اُنمیں سے بعضے تعلق قرار دیئے گئے هیں *

مختار یا وکیل کرنے کي اجازت دي گئي هی اور عذر داري کے قواعد قائم کیئے گئے هیں جنکي سر ولیم جونز صاحب نے بہت تعریف کي هی † *

پنچایت کے مختلف طریقے ٹھرائے گئے هیں هرچند پرانے قوانین کي بہت سي بیڈھنگي جاهلانہ باتیں اب بھي موجود هیں لیکن قانون رائج الوقت میں زمانہ حال کي صاف علامتیں پائي جاتي هیں کیونکہ منو کے مجموعہ کے قدیم زمانہ کي نسبت مقدموں کے دائر اور تجویز کرنے کے طریقوں میں زیادہ تر تجربہ اور لوگوں کے باهمي کارو بار اور معاشرت کي زیادہ پیچیدہ حالت پائي جاتي هی *

لیکن اور ترقیاں جو قانون تحریري میں واقع هوئي هیں وہ اصلي متن کي خوبي اور عمدگي سے کچھہ مناسبت نہیں رکھتیں اِس لیئے هندوؤں کا رائج الوقت قانوني مجموعہ ایشیا کے اور قانونوں پر وہ فوق اور بزرگي اب نہیں رکھتا جو قدیم زمانہ میں وہ اپنے همعصر مجموعوں پر رکھتا تھا *

قانون کے عمل درآمد کي تبدیلیاں

قانون کي عبارت میں بغیر کوئي تبدیلي کیئے بہت سي بڑي تبدیلیاں کي گئي هیں مثلاً شادي کے آٹھوں طریق اب بھي جائز هیں لیکن صرف ایک طریق همیشہ عمل میں آتا هی اور یہہ وہ طریق هی جسکو عقل پسند کرتي هی اور اور فرقوں کے طریقہ کے مطابق هی *

قانون فوجداري

قانون فوجداري بھي اپني اصلي حالت پر رهنے کے سبب سے جو نہایت بري هي اِستعمال سے خارج هوگیا هی اور غالباً اِسکے استعمال اوٹھہ جانے

† خلاصہ قوانین هنود مولفہ کالبروک صاحب کے دیباچہ کا صفحہ ۴۸

اعلی اور ادنے ذات کے لوگوں میں شادیوں کے ناجایز کرنے میں یہہ سب فرقہ اتفاق رکھتے هیں اور متوفی بھائیوں کے واسطے اولاد پیدا کرنے کے طریقے اور اُن تمام قسموں کي بیٹوں کے پیدا کرنے کی رواج کو جسکا تذکرہ منو کے مجموعہ میں هی یہہ سب فرقے جایز نہیں رکھتے صرف حقیقي اور متبنی بیٹے کو روا رکھتے هیں لیکن اکثر فرقے ایسي قسم کا متبني بیٹا بھي روا رکھتی هیں جسکا کچھہ ذکر منو کے مجموعہ میں نہیں هی اور یہہ وہ بیٹا هی جسکو بیوہ عورت اپنے متوفی خاوند کیطرف سے بوجہہ اصلي یا فرضي هدایتوں کے جو اُسکا خاوند ایام حیات میں کرگیا هو متبنی کرتي هی اور بعضی فریق بیوہ عورت کو متبنی کرنے کا اختیار بلا لحاظ اُسکے متوفی خاوند کے هدایتوں کے دیتی هیں *

بخلاف منو کے تمام فرقے یہہ بات بھي قرار دیتے هیں کہ تمام بیٹوں پر ورثہ بحصہ مساوے تقسیم هو اور اکثر فرقے کسي کو بلا رضامندي اپنے بیٹوں بغیر اسبات کے کہ وہ هر ایک بیٹی کي پرورش کا سامان درست کردے اپني جائداد موروثي کے منتقل کرنے کي اجازت نہیں دیتی بلکہ سب جائز نہیں رکھتے کہ جایداد موروثي کي تقسیم تقسیم کنندہ کي مرضي یا اختیار مطلق سے هو حتی کہ اپني پیدا کي هوئي جایداد کي تقسیم کرنے بھي ممانعت کرتے هیں دروِدا فرقہ بیٹوں کو اپنے باپ کي تمام جایداد نسبت بیع و رهن وغیرہ کے وهي اختیار دیتا هی جو باپ کو حاصل صرف اسقدر اختیار باپ کا اُسکے حین حیات بیٹوں سے زیادہ رکھا کہ وہ اُس سے حظ زندگي کا جس طرح چاهی حاصل کرے † انتظام آمدني و خرچ اُسکے اختیار سے هووے *

سواے بنگالہ کے اور تمام فرقے اب بھي بعض صورتوں میں مورث کو نامہ لکھنے کا اختیار نہیں دیتے *

---

† ایلس صاحب کا قول مدراس کي لٹریري سوسئیٹي کے حالات کي کتاب ۱۴

تیسرا باب

اُن تبدیلیوں کا بیان جو قانونوں میں ہوئي ہیں

تحریري قانون کي تبدیلیاں

هندوؤں کے قوانین کي بنیاد اب بهي منو کا مجموعہ هی اُس کي
مقدم باتیں آجتک غیر متبدل چلي آتي ہیں *

باوجود اُن مقدم باتوں کے غیر متبدل رهنے کے الهامي لکهنے وال
کي مختلف کتابوں اور کم سند والے لوگوں کي بہت سي تفسیروں اور
زیادتیوں کے سبب سے جو ایک عرصہ دراز کے گذرنے پر هوني لازم هو
ہیں قانون تحریري میں بہت سي تبدیلیاں واقع هوئي ہیں اور بہت
فرقہ قانوني قایم هوگئے ہیں اور اُنکي مختلف رایوں کي پیروي هندوس
کے مختلف حصوں میں جابجا هوتي ہے یعني هر فرقہ کي راے هرجا
تسلیم نہیں کي جاتي بلکہ کہیں تسلیم کیجاتي هی اور کہیں نہیں *

اِن تمام فرقوں میں منو کي کتاب بجاي متن کے هی لیکن ع
عمدہ مفسروں نے جیسي کچھہ اس کتاب کي تفسیر اور تغیر و تبد
کي هی اُسکي بموجب تسلیم کیجاتي هی یهي سبب هی کہ بہت
کتابیں قانوني مرتب هوگئي ہیں اور ان کتابوں کے خلاصہ بهي کئي
ہیں اور هر خلاصہ اس وجہہ سے مستند سمجها جاتا هی کہ اُسکا مو
کسي نہ کسي فریق قانوني سے متعلق هوتا هی *

بنگال میں بنگال کا قانوني فرقہ علحدہ هی اور اگرچہ هندوستا
اور حصوں کے فریق اس فرقہ کي عام رایوں سے اتفاق کرتے ہیں لیکن
بهي وہ چار علحدہ فرقہ ہیں ایک فرقہ متهیلا یعني شمال و بہار کا
دوسرا بنارس تیسرا مهارشترا یعني مرهٹوں کے ملک کا فرقہ چوتها د
یعني دکن کا فرقہ *

ملتي هی بهت اچهی شایسته اور چست و چالاک هوتے هیں اور
اُنکو معمول سے زیادہ ترقي تنخواہ کي توقع هوتي هی بعض گروہ اِن
سواروں کے ایسے هوتے هیں جنکي سواري میں سرکاري گهوڑے هوتے هیں
اگرچه یه لوگ درجه کم رکهتے هیں مگر سرکار کے بڑے فرمانبردار اور
نمکحلال هوتے هیں *

آج کل پیادوں کي بهت اچهي فوج وہ هوتي هی جسمیں ایسے
غریب آدمي گنگا اور جمنا کے ضلعوں میں کے هوتے هیں جو صرف زر کے هي
طالب هیں اور اسیطرح سے وہ فوج جسمیں سندہ اور عرب کے لوگ هوتے هیں
جنمیں سے خاص کر عرب اکثر ایشیا کي اور قوموں میں دلاوري و قواعد
و وفاداري میں بهتر هوتے هیں *

جس خاص طریق سے هندوستاني محاصرہ کرتے هیں اُسمیں منو کے
وقت سے ابتک کسي قسم کي ترقي نهیں هوئي لوگ چهاتي کے بل زمین سے
لپٹ کر سستے سستے قلعه کي فصیل تک جاتے هیں اور زمین کهود کر اِس
طرح سے لیٹ رهتے هیں که قلعه داروں میں سے جو هاته آئے گرفتار کرلائیں
دمدمه باندہ کر توپخانه کو بتدریج اونچا کرتے هیں اور وقتاً فوقتاً اُس سے
گوله لگاتے هیں جس سے قلعه کي فصیل کو کچهه ضرر نهیں پهونچتا
چاروں طرف سے گهیر نے یا شبخون مارنے یا محصوروں کے ناکام
کرنے سے به نسبت باقاعدہ حمله کرنے کے محاصرہ کا نتیجه
حاصل هوتا هی *

ذکر تدبیر مملکت

زمانه حال میں جو طریقه حکومت اور تدبیر سلطنت کا هی اُسکا
بهت سي مختلف صورتوں میں آیندہ کیا جائیگا اِس مقام پر اُسکے
ذکر کي کچهه ضرورت نهیں *

کوئي شی اس حملہ سے زیادہ شان‌دار نہیں هوسکتي سواروں کے سیلاب
کے آهستہ آهستہ بهي امنڈ کر آنے کا ایک ایسا اثر دلونپر هوتا هی جو اور
کسیطرح اُس قدر نہیں هوسکتا اور جبکہ وہ تیزي سے دوڑکر آتے هیں تو
زمین کي دهمک اور هتیاروں کي چمک دمک اور بهالوں کي گردش اور
هوا میں اُنکے پهریروں کا اوڑنا اور ایک جم غفیر کا سرعت کے ساتهہ قریب
انا ایسي شان و شوکت اور دبدبہ کا اثر پیدا کرتا هی جس سے زیادہ خیال
میں نہیں آسکتا *

حملہ کرنے کا طریقہ یہہ هی کہ وہ یکبارگي مخالف کي فوج کے قلب
اور بازوؤں پر ٹوٹ کر گرتے هیں اور جسطرح سے وہ اس کام کو انجام دیتے
هیں اُس سے اُنکے مخالف اهل یورپ بهي بعض اوقات حیران و ششدر
رهے هیں فی‌الحقیقت ایک قواعد نجاننے والي فوج میں اس کمال کا
هونا حیرت کي بات هی تمام فوج بگ‌ٹٹ گهوڑے دوڑاے هوئے دشمن کے
لشکر پر سامنے سے آتي هی اور حملہ کرتے وقت کچهہ لوگ منتخب هو
جاتے هیں کہ وہ آتے آتے جب قریب آجاتے هیں تو بیچ میں سے مڑکر
یکایک سپاہ دشمن کے بازو پر اُس سے پہلے کہ اُسکے دلمیں اُنکے آجانے
خیال آوے برچها هلاتے آجاتے هیں اگرچہ یہہ حملے بڑے شاندار هوتے هیں
مگر با قاعدہ فوج پر جب تک کہ وہ منتشر اور بکهري هوئي نہو یا توپ
کي آتش باري سے چهدري اور تهوڑي نرہ گئي هو اُنکا کچهہ اثر نہیں
هوسکتا جیسا کہ هم پہلے بیان کرچکے هیں سواروں کي پرورش لگان
سرکاري حصہ ملک کے خاص حصوں میں مقرر کردینے سے هوتي
هی اور اکثر سواروں کي پرورش سرکاري خزانہ میں سے نقد روپیہ‌ملنے
هوتي هی کبهي فوج کے اعلی افسر کو علاوہ اُسکي ذاتي تنخواہ
اُسکے ماتحت سرداروں کے تمام سواروں کي تنخواہ خزانہ سے ملجاتي
هی اور وہ تقسیم کرتا هی یا هر ایک سوار کو فرداً فرداً خزانہ
بلا واسطے ملجاتي هی یہہ سوار جنکو خزانہ سے بلا واسطہ تنخواہ

بهت سر سبز اور شاداب اسوجهه سے هوتي هی که اهل شهر گذرنے والي فوج کے افسروں سے عهد و پیمان کر لیتے هیں *

هندوؤں کي لڑائي کا نهایت بڑا جز جو بیان کرنے کے قابل هی وه توپ † کي لڑائي هی اس فن میں هندو انگریزوں سے بهت زیاده سبقت رکهتے هیں اُن تمام لڑائیوں میں جو انگریزوں اور هندوؤں میں هوئیں بهت سا نقصان انگریزوں کو اُنهوں نے پهونچایا هی علاوه نوک جهوک کي لڑائي کے جو اُنکو زیاده تر پسند هی نهایت مشهور طریقه اُنکي لڑائي کا سواروںکا عام حمله کرنا هی جس سے لڑائي کا بهت جلد خاتمه هو جاتا هی *

---

† توپ کے ایجاد میں بهت اختلاف هی اِسکا حال کسي فارسي هندي کي قدیم تاریخ میں پایا نهیں جاتا بادشاهان غوري اور غزنین نے جب هندوستان فتح کیا هی اُنکي لڑائیوں میں بهي توپ کا پتا نتها یهاں تک که مغلوں کے ابتداے عهد سلطنت میں بهي اِسکا رواج نهیں تها اهل یورپ بهي اِسکے ایجاد میں اختلاف رکهتے هیں ... صاحب کا قول هی که یهه جو اُن کي ایجاد هی انگلستان کے ملک میں اِسکا رواج سنه ۱۵۴۵ع میں هوا اور پهر صاحب موصوف اپنے اِس قول کو ضعیف ٹهرا کر لکهتے هیں ... کرسي کے معاربه میں چار پانچ توپیں انگریزي لشکر میں تهیں اهل فرانس نے اُسي لڑائي میں پهلے پهل توپ کي آواز سني تهي اور مسٹر مزبرے صاحب نے ... هی که بادشاه لتورد نے پانچ چار ضرب توپ سے فرانس کي فوج میں تهلکه ڈالدیا کیونکه اهل فرانس اِس سے ناواقف تهے محققوں کي راے یهه هی که اُس زمانه میں اهل فرانس بهي واقف تهے لیکن بسبب بهاري هونے کے همراه نهیں لائے تهے اور ... جرمن کي راے یهه هی که توپ کي ایجاد بهت مدتوں پهلے اِس سے هوئي هی ... ذکر هوا ایلبرٹس اعظم نے سنه ۱۲۵۰ ع میں توپ ایجاد کي مسٹر ڈوشس ... سب سے علیحده هوکر یهه بیان کرتے هیں که ستره سو برس هوئے که چین میں توپ ایجاد هوئي هی شاه کیتي نے سنه ۵۵ ع میں اسکو ایجاد کیا هی الحاصل ... کي ایجاد کبهي هوئي هو مگر بهاري هونے کے سبب سے فوج کے همراه نهوتي تهي ... اُس سے کوئي نهیں جانتے تهے اگرچه همایون اور اکبر کے وقت میں رواج اسکا ... لیکن اُسقدر نهیں هوا جسقدر که دانایان یورپ نے اُسکو درجه غایت پر پهونچایا ... که سواے توپ کے کسي اور هتیار کي لڑائي نهیں رهي پس هم یقین کرتے هیں که جب ... مغلیه نے هندوستان میں توپ کا رواج دیا جب هي سے هندوؤں کے هاں بهي ... کا استعمال شروع هوا مترجم

سپاهي مبارک نشانوں کو ديکهکر منزل طی کرچکنے سے خوش هوتے اور بخشش کرتے هيں *

لشکروں کي پرورش يعنے اُن کے کهانے خوراک کا سامان بڑے بڑے بنجارے کرتے هيں جو ايک ايسي قوم هی که غله وغيرہ دور دور سے خريد کرکے بيلوں پر لاد کر لاتي هی اور تهوک کا تهوک بيوپاريوں کے هاتهه بيچ ڈالتي هی *

تهوڑي پونجي والے بيوپاري اُس مقام کے پاس پروس کے ديهات ميں سے جهاں کنمپو پڑتا هی خريد لاتے هيں اور لشکر ميں بيچتے هيں اس قسم کے کار و بار ميں حاکم بهت کم دست‌اندازي کرتے هيں اور هندوساني فوج کي رسد رساني کا انتظام بخوبي هوتا رهتا هی *

کمپو کے آس پاس کے ديهات کے گردا گرد اگر محافظ پهرے قائم نکيئے جاويں تو وہ لٹ جاتے هيں اور اُنکے باشندے جو کچهه اُنسے چل سکتا هی اپنا مال متاع ليکر بهاگتے هيں باقي لوٹ ليا جاتا هی اور اُنکے گهروں کے کيواڑ اور چوکهٹيں اور کڑياں اوتار کر ايندهن کي جگهه جلائي جاتي هيں اگر کچهه بڑي بستي هوتي هی تو خزانه کي تلاش ميں کهدنتي بهي کيجاتي هی اور چهوٹے گانوں ميں بهي لوگ زمين کو تهوک پيٹ کر ديکهتے هيں که کهيں غله کا کوئي کهته هاتهه لگ جاوے يا ايسے لوهے کي نوکدار چهڑ ميں جيسے آجکل بندوبست کے سروير کام ميں لاتے هيں زمين ميں گاڑتے اور اُسکو نکال کر سونگهتے هيں که آيا غله ميں گندي هی يا نهيں ايسي هي باتوں سے ملک بهت جلد ويران هوتا هی اور جن ضلعوں ميں فوج گذرتي هی اُنميں کے ديهات بالکل برباد اور مسمار اور خاک سياه هو جاتے هيں اور مختلف زمانوں کے جهاڑيوں سے جو ميدانوں ميں منتشر پهيل جاتي هيں ظاهر هوتا هی که بهت سے ايسے کهيت جنميں کسي زمانه ميں کهيتي هوتي تهي جنگل هوتے جاتے هيں بڑے بڑے شهروں ميں ضلع کے بهاگے هوئے لوگ آکر بهر جاتے هيں اور اُن شهروں کے گرد نواح کي کهيتي

اور قواعد داں لوگ تو صف باندھ کر ٹھہرتے ھیں اور جو قواعد نہیں جانتے وہ تتر بتر ٹھہر جاتے ھیں خیمے اکثر سفید ھوتے ھیں مگر اُن میں سرخ اور نیلی دھاریاں ھوتي ھیں اور بعضے بالکل سرخ یا سیاہ بھي ھوتے ھیں *

غریبوں کے پاس صرف کالي پیلي راوٹیاں ھوتي ھیں اور بعض وقت کمبل ھي تین نیزوں پر تان لیتے ھیں اگرچہ صاحب نیزہ سپاھي بہت کم ایسے رھتے ھیں سرداروں کے خیمہ ایسے ھوتے ھیں جنمیں کئي کئي درجہ روغندار ٹاٹ کے پردے پڑے ھونے سے بن جاتے ھیں بعضے خیمے کچھہري کے اونچے اور وسیع ھوتے ھیں اور بعضے نیچے اور متوسط بعضوں میں ایکھري اور بعض میں دوھري تہري قناطین ھوتي ھیں جنسے آڑ پردہ ھوتا ھی اور خاک دھول سے حفاظت ھوتي ھی *

اِن سب خیموں کے آپسمیں ایک سے دوسرے تک سائبدار راستہ قناطوں سے گھرا ھوا ھوتا ھی اور اُن خیمونمیں ھر قسم کے ساز و سامان جو امیروں کے محلوں میں ھونے چاھیئیں مہیا ھوتے ھیں البتہ مرھٹوں کا ھر بار بہ نسبت شہروں کے کنمپوں میں بڑي خوبي کے ساتھہ ھوتا ھی مگر باوجود اِس شان و شوکت کے وہ اپني عادت کے موافق کسي شی کي تکمیل پر توجہہ اور التفات نہیں کرتے چنانچہ یہہ ٹاٹ کے محل ایسے بري طرحسے ایستادہ کیئے جاتے ھیں کہ بعض موسموں کي آندھي اور مینھہ کي برداشت کرنیکے قابل نہیں ھوتے دریافت ھوا ھی کہ ایک مرتبہ سیندھیا کے تمام خاص خیمے آدھي رات کے وقت آندھي اور مینھہ کي شدت سے گر گئے اور اُنکي رانیوں وغیرہ نے کسي سپاھي کي راوٹي میں اُس مصیبت میں قائم رھي نہي رات بھر مصیبت بھگتي آجکے پڑاؤ سے دوسرے دن کے کوچ و مقام کا حال فقیر یا گشائیں تمام کنمپو میں پکارتے پھرتے ھیں اور اِن سب باتوں سے سب کو مطلع کرتے ھیں کہ فلاں وقت اور فلاں سمت اور فلاں مقام کو کوچ ھوگا اور کوچ ھوجانے پر یہہ فقیر سب سے پہلے اُس مقام پر پہونچ کو بھیک مانگنے کو کھڑے ھوجاتے ھیں جہاں

کبھي کبھي اگر کوئي هرن یا جنگلي سور لشکر کي کسي صف کے
رو برو آتا هی یا جاتا هی تو ایک عجب غل اور شور مچ جاتا هی کوئي
لاٹھي مارتا هی کوئي گولي لگاتا هی سوار گھوڑے جھپٹاتے هیں اور برچھا
لگاتے هیں اپنے یا کسي دوسرے کے هاتھه پاؤں ٹوٹنے یا جان جوکھوں کا کچھ
اندیشه نهیں کرتے *

باوجود اِس تمام پریشاني اور بے ترتیبي کے هندوستاني فوج بسبب
اپني هوشیاري اور مستعدي اور بهت سي سبک هونے فوج کے کبھي سفر
میں دشمن کا چھاپه نهیں کھاتي *

انگریزوں نے جستدر لڑائیاں لڑي هیں اُنمیں ایک مثال بھي ایسي
نهیں ملیگي که کسي هندوستاني فوج کا اسباب اُسکي غفلت کے سبب
سے بجز متواتر سخت کوچ کرنیکي ماندگي سے مغلوب هوجانے کے چھین
یا کاٹ لیا هو ان بڑے بڑے بوجھل گروهوں نے اپني چالاکي اور اپني جنبش
و حرکت کے پوشیده رکھنے سے بهت بڑے فائدے حاصل کیئے هیں چنانچه
سلطان حیدر اور سلطان ٹیپو اور مرهٹوں نے انگریزي فوج کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑوں پر ایسي حالت میں که اُنکے بهت دور هونے کا اِطمینان رها تھا
حمله کرکے اکثر مغلوب کیا هی اور اکثر ایسي حالتوں میں جبکه انگریزي
جنرل اِس خیال میں هوا هی که میں اُنکو اُنکے ملک کي طرف بڑھا
رها هوں نهایت سخت گھاٹیوں اور دشوار گذار راستوں سے نکلکر اُنهوں نے
اُس جنرل کي پشت پر ملک کو لوٹ لیا هی *

فرودگاه پر پهونچنے کے بعد اِس منتشر انبوه کا ایسا اچھا انتظام
بندوبست هوجاتا هی جسکي اُس پریشاني اور ابتري سے کسیطرح توقع
نهیں هوتي هی چنانچه بڑے بڑے نشان گاڑ دیئے جاتے هیں جنسے
سردار اور افسر کا مقام قیام معلوم هوتا هی اور هر شخص اپنے اپنے گروه
صف کو پهچان لیتا هی *

جب کمپو ٹھهرتا هی تو اُسمیں کچھه اِنتظام اور کچھه بے انتظامي
دونوں هوتي هیں بازار لنبے لنبے اور بیڈھنگي طرحسے پڑتے هیں توبھي

بيچ کا گروه بعض مقاموں میں گھنا اور بعض مقاموں میں چھدرا هوتا
هی اُس میں هاتهي گهوڑے پالکیاں عورتیں بچے اونٹ پیادے گاڑیاں چهکڑے
لدے هوے بیل مزدور اور مویشي اور گدهی اور بکریاں بهیڑوں کے ریوڑ یہه
سب بهیڑ بهنگاه نہایت پریشاني اور بد انتظامي سے گڈ مڈ هوتے هیں اور
سب پر ایک بڑا بلند آسمان گرد و غبار کا چهیایا هوتا هی جو کوسوں سے
معلوم هوتا هی *

جس لشکر میں باقاعده پیادونکي پلٹنیں هوتي هیں وه سب ملکر
کوچ کرتي هیں یا ایک ایک پلٹن کوچ کرتي هی اور توپوں کي ایک لنبي
قطار بن جاتي هی جس سے سڑکوں کي خرابي یا گاڑیوں کے ٹوٹ جانے
سے حرج هوتا هی اور باقي فوج اسباب کے ساتهه تتر بتر چلتي هی اور
جن اونچی اونچی هاتیوں پر بڑے بڑے نشان اور نقاره هوتے هیں اُنکے
پیچهے بجاے چار پانچ هزار سواروں اور سپاهیوں کے چلنے کے صرف پانچ
سے لیکر پچاس تک رهتے هیں باقي سوار متفرق اور چهوٹي چهوٹي
ٹکڑیوں میں ایدهر اودهر چلتے هیں اور هر ایک سوار اپنا نیزه اپنے کنده پر
اسطرح رکهے هوے هوتا هی جس سے اُسکے پیچهے آنے والے کو بڑا خطره رهتا
هی خصوصاً جبکه وه نیزه بردار اوروں سے هنسي چوهل کرتا هوا چلتا هی *
یہه سب انبوه ایسا تین تیره هوکر چلتا هی که اگر کوئي سوار اُسکے
اول سرے سے انتها تک بجز چند ایسے تنگ مقاموں کے جهاں سب
سب کشمکش کا صدمه سهتے هیں گهوڑا دوڑاکر جاے تو برابر راسته
ملتا چلا جاے *

اِس لشکر کا اگلا سرا کبهي کبهي کچهه دیر تک کسي مقام پر اُس
وقت میں قیام کرتا هی جبکه لشکر کا سردار اُس مقام کے مالک سے اِس
باب میں خط و کتابت کرتا هی که اگر تمهاري زمین پر کمپو ڈالا جاوے
تو کسقدر روپیه نذر کروگے اور اِسیطرح سے لشکر کا پچهلا سرا بهي جبکه لوگ
کهانا پاني پینے کو رکتے هیں ٹهرتا جاتا هی *

جنگ و جدال کا بیان

لڑائي کا فن بہت بدل گیا هی پہلے جبکہ غزنین سے مسلمانوں نے حملے کیئے هیں اُسوقت میں هندو لشکر کشي کے برسوں کے سامانوں کي مسلسل تدبیریں سوچنے کے قابل تھے کچھہ هفتہ دو هفتہ کي لڑائي کي تدبیریں نہیں کرتے تھے بعدہ توپ کے رواج سے ایک اور بڑي تبدیلي هوگئي اور با قاعدہ پلٹنوں کے قائم هونے سے میدان جنگ کي صورت بالکل هي بدل گئي یورپ کي اس ترقي سے قطع نظر کرکے دیکھو تو اُنکے کوچ و مقام اور لڑائي کا انتظام اُس سے بہت بدتر هی جو منو نے بیان کیا هی لیکن لڑائي کا موقع پسند کرنے اور سبک فوج کے لڑانے اور اپني رسد کے سامان کو بچانے اور دشمن کي رسد بند کرنے میں ایسا هنر ظاهر کرتے هیں جسکا منو کي طول طویل هدایتوں میں نشان بھي نہیں هی *

لڑائي کے پرانے قانونوں میں جو رحم اور جوانمردي کے برتاؤ کا ذکر جا بجا پایا جاتا هی اُسکا استعمال لڑائي میں آج کل نہیں هوتا لیکن به نسبت اور ایشیا کے ملکوں کے هندوستان میں اب بھي لڑائي میں زیادہ انسانیت برتي جاتي هی اور به نسبت مسلمانوں کے هندو زیادہ نرمي برتتے هیں *

به نسبت زمانہ سابق کے اب جو وہ مدت تک لشکر کشي میں رهتے هیں اس سبب سے اُنکي زندگي کے جنگي کاروبار به نسبت سابق کے زیادہ ممتاز هیں خصوصاً بعضے مرهٹے سردار میدان میں زندگي بسر کر رهی بجز کنمپو کے کوئي دارالسلطنت اُنکو نصیب نہوئي اِس سبب لوگوں کا گروہ جو اُنکے ساتھہ جمع هو جاتا هے سپاهیوں سے کچھہ مناسبہ نہیں رکھتا جبکہ یہہ سب متجمع اُنکا چلتا هی تو ایک بڑا پریشان انبوہ معلوم هوتا هی جو طول میں بارہ بارہ میل اور عرض میں دو دو میل پھیل جاتا هی اور وہ لوگ اِنکے علاوہ هوتے هیں جو لوٹ مار کے ارادہ سے اُنکے ساتھہ لگ لیتے هیں *

ان ادهورے مطیع سرداروں کي تعداد اس صورتمیں بڑهتي چلي گئي که هندوؤں کي مختلف سلطنتوں کے مفتوح هونے پر اُنکے بعضے ضلعوں کے حاکم یا سردار فتحیابوں کا مقابله کرسکے اور مختلف درجوں کي خود مختاري قایم رکهه سکے اسي قسم کے اور لوگ اور انسے بهي زیاده اُن لوگوں نے جو اپنے حسن خدمت سے ازراه فطرت و چالاکي همیشه حاکم وقت کو رضامند رکهتے تهے اپنے مقاموں کو اپنے قبضه میں رکها اُن لوگوں کو جب تک که وه اپنے ضلعوں کا انتظام حسب دلخواه کرتے رهتے اور محاصل سرکاري ادا کرتے تهے بلا کسیطرح کي خود مختاري کا شبهه بهي کرنے کے موروثي ذیحق سمجها جاتا تها *

اصل میں زمیندار کون هیں

ان هي تین قسم کے لوگوں سے معه اُنکے جنهوں نے مسلمانوں کے عهد میں رونق اور ترقي پکڑي هی وه بڑا گروه بنا هی جسکو انگریز زمینداروں کي تحقیقات میں زمیندار کے † نام سے پکارتے هیں اور اُنکے حقوق پر بڑي سرگرمي اور پریشاني کے ساتهه گفتگو هوئي هی جنکا پهر مناسب موقعوں پر ذکر هوگا *

---

† زمیندار لفظ فارسي کا هی جسکے معنے زمین رکهنے والے کے هیں لیکن اس سے خواه مخواه ملکیت زمین کي نهیں پائي جاتي هی لفظ دار امر داشتن کا هی جو هر ایک اسم کے ساتهه ملکر اسم فاعل سماعي بن جاتا هی جس سے اعلی قسم کے اسم سے لیکر ادنی سے ادنی قسم کے اسم کے ساتهه ملانے سے ایک هي طرح کے معنے حاصل هوتے هیں جیسے قلعهدار اور چوبدار ابدار فوجدار سٹرلنگ صاحب ایشیاٹک سوسئیٹي کي تحقیقاتوں کے جلد ۱۵ صفحه ۲۳۹ میں لکهتے هیں که اورنگ زیب عالمگیر کے عهد تک یهه لفظ زمیندار کا ایسے سرداروں سے منسوب هوتا تها جو کچهه قدر ذي اختیار هوتے تهے اور اب زمانه حال میں اُنپر محدود نهیں رها کیونکه بنگاله میں ضلع کے افسروں کو عموماً زمیندار کهتے هیں اور خاص هندوستان میں کاشتکاروں کي زمینوں پر دخل رکهنے والوں کو زمیندار کهتے هیں

کبهي چهوتي چهوتي کهيت هوتے تهے ليکن بعض موقع پر خصوص
مذهبي معامله ميں يهه زمين بهت بڑے خطه بهي هوتے هيں هميشه
مذهبي وقف هميشه کے واسطے ديئے جاتے هيں اور بهت کم پهر اُنميں
دست اندازي کيجاتي هی اور لوگوں کو بهي جو معافي ديجاتي هی
اُسمين سے اکثر معافي علی‌الدوام هوتي هی اور اُن کي اور تمام جايدادوں
میں وه نهايت محفوظ اور عمده سمجهي جاتي هی ليکن اس فياضي
کي کثرت اور معافي کے اکثر جعلي فرمانوں کے بنے سے بعض وقت راجه
اپنے بزرگوں کے عطا کي هوئي معافي کے چهين لينے پر راغب هوتا هی
اور اکثر اُلپر ايک سخت نذرانه تو ضرور هي مقرر کرديتا هی بلکه اُس
حالت ميں جبکه وه معافي کسي شخص کے پاس بذريعه بيع اور هبه کے يا
بطور ورثه کے پهونچي هو تو اُسپر نذرانه نا واجب نهيں سمجها جاتا
ليکن بالکل ضبط کرلينا يا هميشه کے واسطے اُسپر ايک معين جمع باندهنا ظلم
سمجها جاتا هی معلوم ايسا هوتا هی که يهه نذرانه لگانے يا ضبط کرنے کا
طريقه مدتوں سے چلا آتا هی کيونکه هم اکثر قديم کتبوں ميں ديکهتے
هيں که معافي دينے والے کي اولاد کو اُسکے چهين لينے سے بد دعاؤں سے
ڈرايا هوتا هی *

خراج گذار اور اور متعلق ضلعوں کا بيان

يهه بات غالب هی که تمام وقتوں ميں پهاڑي اور جنگلي قوموں کے بعض
سردار ايسے هوئے هيں جو هندوؤں کے فرماں بردار نهيں هوئے کيونکه مغل
اور انگريزوں کي زياده قوي حکومتيں بهي اُنکو هميشه مطيع نه رکهه سکيں
بيشک ايسے سردار بهي تهے جو راجه کو مانتے تهے اور کسيقدر براے
خراج بهي ديتے تهے اور کبهي کبهي فوج سے مدد بهي کرتے يا
اعانت کرتے تهے مگر اپنے ملک کا بالکل انتظام اپنے هي اختيار ميں
رکهتے تهے غرض که حسب اقتضاے وقت اور موقع کے پادشاه کي اطاعت
کرتے تهے *

وہ راجہ جنگي مہموں کي طياري کرکے روانہ کرنے اور اور ملکونمیں نئي سلطنتوں کي بنا ڈالنے میں اُنکي مدد کرتا تھا (ف) *

راجہ کے خاندان میں جو جاگیریں تقسیم ہونیکا طریق رایج ہوا اُس طریقہ کي وسعت رفتہ رفتہ غیر لوگوں تک ہوگئي یعني غیروں کو بھي جاگیریں ملنے لگیں چنانچہ بہت سي جاگیریں اب بالکل مختلف قوموں کي راجپوتوں کے قبضہ میں ہیں † اور معلوم ہوتا ہی کہ پچھلے زمانوں میں اول درجہ کي جاگیر ایک مسلمان ‡ کو بھي ملي *

سنہ ۷۱۱ ع میں جبکہ مسلمانوں نے ملک سندھ پر پہلي پہل یورش کي اور وہاں کے حالات قلمبند کیئے اُنسے غالب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُس زمانہ میں عماید کو بشرط جان نثاري جاگیریں دینے کا طریقہ جو زمانہ حال کے راجپوتوں میں باقي ہی کثرت سے مروج تھا § *

عطا ہونا جاگیروں کا غیر جنگي خدمتوں کي عوض میں

غیر جنگي خدمتوں کے عوض میں علاوہ خاص خاص مقاموں کے حاکموں کے جنکا بیان ہوچکا جاگیریں وزیروں اور ملکي انتظام کے بڑے بڑے افسروں اور محلسراے کے بندوبست کرنے والوں اور قدیم مصاحبوں کو عطا کیجاتي ہیں *

عطا ہونا زمینوں کا بلا عوض خدمتوں کے

علاوہ مذکورہ بالا جاگیریں عطا ہونے کے معبدوں اور درویشوں اور کامل ہنر و فن رکھنے والی نوکروں اور معشوقوں کو بھي معافي کي زمینیں عنایت ہوتي تھیں اگرچہ یہہ معافیاں کثرت سے دیجاتي تھیں مگر اکثر نہایت خفیف ہوتي تھیں چنانچہ کبھي صرف ایک کانوں اور

† کرنل ٹاڈ صاحب کي کتاب جلد پہلي صفحہ ۱۰۵

‡ سنہ ۱۷۷۰ ع میں یہہ جاگیر ملي کرنل ٹاٹ صاحب کي کتاب راجستان جلد اول صفحہ ۲۰۰

§ اسکي تفصیل اسي تاریخ کے پانچویں حصہ کے پہلے باب میں بیان ہوگي *

جنگي خدمتوں کے حاصل کرنے کا طریقہ اُس طریقہ سے جو یورپ میں رایج تھا مختلف هی اسلیئے که بنیاد اسکي اس اصول پر هی که اراضي ملک کو ایک خاندان آپسمیں تقسیم کرلیتا هی اُس اصول پر نهیں هی که بڑے بڑے جنگي سرداروں کي خدمت جو سواے بادشاهي خاندان کے غیر خاندانوں میں سے هوں حاصل کیجاوے لیکن اس طریقہ کي بنیاد نئے ملکونکي فتح پر همیشہ موقوف نرهي هوگي اور جب کبھي نرهي هوگي تو نسلي تعلق جو راجپوتوں کي قوم کے لوگوں میں موجود هی اُس نے یهہ بات غالب معلوم هوتي هی که فتح کرنے والوں میں ملک کي حکومت کا حصہ نسل هي پر رهتا هوگا اور جو رشتہدار که سردار اعظم یا راجہ کي فتوحات میں شریک هوئے هوں وہ اُس فتح سے پہلے بھي قوم کے سردار هي هونگے *

راجپوتوں کي ریاستیں جو اب بھي موجود هیں اُنکي نسبت راجپوت سردار یهہ جیمیں جانتے هیں که اصل میں ان ریاستوں پر قبضہ هونے میں تمام خاندان شریک هی چنانچہ یهہ سردار راجہ کو ایک راہ سے تو اپنا شریک جانتے هیں اور دوسرے راہ سے راجہ سمجھتے هیں راجپوتوں کا یہ تعلق باهمي عبارت مفصلہ ذیل سے بخوبي دریافت هوتا هی جو اُس شکایت میں مندرج تھي که بعض مارواڑي سرداروں نے اپنے راجہ کي کي هی چنانچہ وہ اُسمیں لکھتے هیں که جب همارے خدمتیں مقبول هوتي هیں تو وہ همارا راجہ هی اور جب نهیں هوتیں تو اُسکے بھائي برادر اُ ملک کے دعویدار هیں † *

ملک کي تقسیم کا قاعدہ بعد فتح کرنے ملک کے یهي عمل میں تھا هر ایک راجہ پر جبکہ وہ بجاے اپنے باپ کے راج کرنا شروع کرتا اپنے باپ کے کنبہ کے صغیر سنوں کو کوئي جاگیر دیني لازم تھي اور جب کبھي ان دعویداروں میں سے کسیکو کافي مال و متاع بهم پهونچتا تھا

† کرنل ٹاڈ صاحب کي کتاب راجستان صفحہ ۱۹۸

کي مثاليں هندوستان کے جنوب میں جو هندوستاني راج تھے اُنمیں پائي جاسکتي هیں اور آخر زمانوں میں مرهٹوں میں یهہ قاعدہ نہایت تکمیل کے ساتهہ رائج تھا *

مگر مقبوضہ غیر ملکوں میں بهي سواے سرکار کے غیر شخص کے وسیلہ سے اراضي کا کاشتکاروں کے پاس هونا ایک خاص امر تھا کوئي عام قاعدہ نہ تھا کیونکہ ضلع کا بہت بڑا حصہ خاص راجہ کے انتظام میں رهتا تھا *

لیکن کار روائي کا ایک طریقہ اور بهي باقي هی جو سرکار کي جانب سے عمل میں آتا تھا جسمیں انتقال اراضي کے قاعدہ کا بہت زیادہ برتاو کیا جاتا هی اور اُس سے ایسا انتظام پیدا هوتا هی جسکو بجز ایسے انتظام کے کسي اور نام سے بیان کرنا ممکن نہیں کہ اراضي سرکاري چند سرداروں کو اس شرط پر مرحمت کیجاوے کہ وہ ضرورت کے وقت جنگي خدمت کا کام انجام دیں *

جنگي خدمتیں بجالانے کي شرط پر راجپوتوں میں اراضي کي تقسیم هونے کا بیان

طریق مذکورہ بالا راجپوتوں میں رایج تھا چنانچہ اُن میں جو شخص سلطنت کي بنیاد ڈالتا تھا وہ اپني سیر کے واسطے زمین رکھہ لینے بعد باقي ملک کو اپنے رشتہداروں میں تقسیم کے اُن قاعدوں کے بموجب جو هندوؤں میں مروج تھے تقسیم کردیتا تھا اور هر سردار جسکو زمین ملتي تھي راجہ کي جنگي خدمت اور عام اطاعت کرنے کا پابند هوتا لیکن اپني اراضي میں بیحد اختیار رکھتا تھا اور یہہ سردار بهي اپني زمین کو اپنے متعلقین میں اُن هي شرطوں پر تقسیم کرتا تھا غرض کہ راجہ سے مطیع اور فرمانبردار سرداروں کا ایک سلسلہ قایم هو جاتا تھا ملک کي حکومت کا انتظام اور فوج کا مہیا کرنا اُس پر منحصر هوتا (ع) *

باوجود اِن تمام دور اندیشیوں کے اِن بخششوں کے معمولي نتیجہ ظاهر هونے سے باز نہیں رهتے چنانچہ اراضیات شروع هي سے موروثي ملکیت کي صورت پکڑتي جاتي تھیں اور بمناسبت اُس عرصہ کے جو اول تقرر یا اِنتقال اراضي کے وقت سے گذرتا جاتا تھا گورنمنت کي بندش روز بروز کم زور هوتي جاتي تھي مگر بخشش کی اصلي مقصد کبھي فراموش نہوتے تھے اور اُسکے شرائط پر توجہہ رکھنے سے کبھي اِنکار نہوتا تھا *

اِن بخششوں میں سرکاري ضلعوں کا بھي ایک تھوڑا سا حصہ شامل هوتا تھا اور باقي حصہ کا اِنتظام خاص خاص مقاموں کے افسر خاص واسطے کي هدایت سے اُس قاعدہ کي بموجب جو منو نے قرار دیا هی کیا کرتے تھے اراضیات کو فوج میں تقسیم کردینا فوج کي تنخواہ ادا کرنے کا ذریعہ تہرایا گیا تھا کچھہ ملک کی حکومت کرنیکا قاعدہ نہ تھا اِس سے ظاهر هی کہ اگرچہ ایسے زمیندار موجود تھے جو بعیوض لگان کے سرکار کي جنگي خدمتوں میں کام آتے تھے مگر جنگي خدمتوں کے لیئے کا کوئي عام قاعدہ یا بندوبست نہ تھا *

اگرچہ اُن ضلعوں میں جنپر سرکار کو قبض و تصرف حاصل تھا اراضي کي تقسیم فوج میں اِسطرحپر کي گئي تھي مگر غیر ملکوں میں جو قبضہ هوتا تھا وهاں اورطریق اختیار کیا جاتا تھا چنانچہ حملہ کرنیوالي فوج کبھي کبھي ایک سردار کو اِس کام پر مقرر کرتي تھي کہ ملک کے کسي دور و دراز حصہ کو اپنے قبضہ و تصرف میں لاوے اور اپني فوج کي پرورش اُس ملک کي آمدني سے کرے اور اُس سردار کو بے خلل وهاں پر رهنے کي اُسوقت تک اِجازت دیجاتي تھي (یعني اُس سے کچھہ مطالبہ امداد نہیں چاهي جاتي تھي) کہ اُسکا خاندان وهاں جڑ پکڑ جاوے یعني وہ اپنا تسلط بخوبي کرلے اور فوج میں سے کچھہ لوگ صرف ایسے ایسے عہدہدار سرکاري هونے کے جو خاص کام پر مقرر کیئے گئے هوں سرکاري خدمتوں کے کرتے رهنے کي شرط پر کاشتکار سرکاري مقرر هوجاویں اِسی

ایسي هوشیاري اور احتیاط برتي گئي جس سے سواء تنخواه فوج کے اور کچهه زیاده فوج کا سردار اپنے تصرف میں نه لاسکے اور اور تحصیلداروں کے معمولي اختیاروں سے زیاده کوئي اختیار بهي نه برتے جو قاعده که مرهٹوں نے رائج کیا اُس سے وه ذریعے جو اس مطلب سے اختیار کیئے گئے بخوبي دریافت هوتے نهیں *

مرهٹوں کے قاعده کي بموجب فوج کي تعداد اور قسم جسکي پرورش سردار کوتا تها مقرر کیجاتي تهي اور فوج کي تنخواه کے حصے نهایت راستي سے کرلیئے جاتے تهے اور افسروں کو بهت کچهه اختیار دیئے جاتے یهانتک که بعض اوقات لوگوں کے مقرر کرنے کا بهي اختیار رکهتے تهے خود سردار کے ذاتي خرچوں کے واسطے ایک رقم مقرر کیجاتي تهي میعاد خدمت اور طریق جمع هونے وغیره کے قاعده مقرر کیئے جاتے بعد اُسکے ضلع کا کوئي ایسا حصه منتخب کیا جاتا تها جسکي سرکاري آمدني بعد وضع خرچ تحصیل اور دیگر اخراجات کے اُس قدر روپیه بهم پهنچانیکے واسطے جو فوج کو واجب هوتا تها کافي هوتي تهي اور وه کل جس سے اس قدر آمدني حاصل هو سردار کے حواله کردیا جاتا تها انتقال ضلع کے سردار ایسی ضلع کا حاکم ٹهہرتا تها جس سے محاصل حاصل هو اور اور تمام کام جو ایسے عهده دار کے ذمه هوتے هیں وه کردیتا تها *

مگر اس سردار کے ماتحت لوگوں کے حقوق کي حفاظت کے واسطے مداخلت کرنے کا اختیار اور اُس محاصل کا دعوے بهي جو ضلع مقرره اُسقدر آمدني سے زیاده حاصل هو جسقدر کے واسطے وه ضلع عطا هوتا گورنمنٹ اپنے هاتهه میں رکهتي تهي اور اُن شرطوں کي تعمیل دوباره وه افسروں کے ذریعه سے کیجاتي تهي جنکو گورنمنٹ اُس سردار کے کارروائي متعلقه انتظام فوج و اراضي کي نگراني کرنے کے واسطے مقرر کرتي تهي *

هیں † یہہ اِنتقال حقیت راجہ کیطرف سے فوج اور ملکي اہلکاروں کي تنخواہ
اور وظیفوں کے ادا کرنے یا معبدوں کے قائم رکھنے اور فقیروں کي پرورش کرنے
یا سرکاري خدمت کے صلہ میں اِنعام و اکرام دینے کیواسطے کیا جاتا ھی جو
زمینیں کہ پہلے دو مطلبوں کیواسطے دیجاتي هیں وہ جاگیریں کہلاتي هیں
اِسیطرحپر بعض افسروں کي خدمتوں کا معاوضہ دینے اور بزرگ آدمیوں
کي پرورش کے سرانجام کرنیکا یہہ قاعدہ اِسقدر پرانا ھی کہ منو کے وقت
میں بھي تھا یہہ بات تحقیق نہیں ھوئي کہ کب یہہ قاعدہ فوج کے ساتھہ
برتا گیا جبکہ مسلمانوں نے بیجاپور اور جنوبي هندوستاني ریاستوں کو
تہہ و بالا کیا اُس زمانہ میں اُن اضلاع میں فوج کي نسبت اِسي قاعدہ پر
عمل ہوتا تھا لیکن جس کامل صورت میں یہہ قاعدہ آجکل مرہٹوں میں
پایا جاتا ھی غالباً وہ تھوڑے هي دنوں سے جاري ہوا ھی اِسي طرح پر
زمینوں کے منتقل یا مرحمت کرنیکي وجہہ یہہ معلوم ہوتي ھی کہ خزانہ
عام پر حکم دینے کي جگہہ اُس مقام کے پاس جہاں فوج مقیم ھی کسي
ضلع میں کوئي زمین اُسکي پرورش کیواسطے مقرر کرنے میں آسایش ھی
اور اِنتقال کا یہہ طریق خصوص ایسے ملک میں بہت مناسب ہوتا ھی
جہاں محاصل سرکاري بجاے نقد کے جنس کے ذریعہ سے ادا کیا جاتا
ھی *

فوج کي پرورش کے لیئے پہلے تو زمینوں کا مقرر ہونا خاص
اُن رقموں کے لیئے جو فوج کي تنخواہ واجب کي برابر ہوتي تھیں
عمل میں آیا لیکن جبکہ وہ مدت تک جاري رہا اور اسقدر بڑہ گیا
کل ضلع کا محاصل اُس میں صرف ہونے لگا تو کل محاصل کو فوج
سردار کے نام پر منتقل کرنے سے اِنتظام کا سہل کرنا مناسب سمجھا گیا

† اِسي بات سے غفلت کرنے کے سبب زمین کي حقیت کي نسبت غلطیاں واقع
ہوتي هیں هندوستاني زبان میں راجہ کے اِنتقال حقیت کو گانوں یا ضلعہ کا عطا کرنا
بولتے هیں پس اِس سے لوگ یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ اُس بخشش سے تمام گانوں
یا ضلع مفہوم ہوتا ھی اور اور ملکیتداروں کا حق خارج ہوجاتا ھی

جہاں تنازعہ حقیت کا واقع ہو اور کسي ایسے عام قاعدہ سے جسکي بنیاد کسي قیاسي حقیت پر نہ ہو ہوسکتا هی اُن قوانین قدیم کي روسے نہیں ہوسکتا جو مدت سے فراموش ہوگئے ہیں *

راجہ کے محاصل کے اور ذریعوں کا بیان

راجہ کا جو حصہ تمام زمینوں کي پیداواروں میں ہوتا هی وہ اور اور تمام سرکاري زمینوں کا لگان سرکاري محاصل کا بڑا جز ہوتا هی اور باقي محاصل مختلف ذریعوں سے حاصل ہوتا هی منجملہ اُنکے چند ذریعہ زمین سے متعلق ہیں مثلاً وہ فیصدي محصول اور دیگر محاصلِ جنکا بیان اوپر ہوچکا هی اور علاوہ اِنکے وہ محصول جو کاشتکاري سے متعلق ہیں اور دوکانوں اور پیشوں اور شہر کے مکانات یا اشیاء مصارف کا محصول اور بازار کا محصول اور بڑي بڑي سڑکوں پر راستوں کا محصول اور سمندر کا محصول اور چند اور اِنمیں سے اکثر راستوں کا محصول خاص کر ظلم اور ایذا رساني کا بڑا ذریعہ هی اور باوجود بہت سي برائي کے اُس محصول سے بہت تھوڑي خالص آمدني حاصل ہوتي هی اِن سب محصولوں کو گانوں اور خاص خاص مقاموں کے حاکم تحصیل کیا کرتے ہیں لیکن اُن میں سے چند خاص محصول مثل راستہ کے محصول اور پرمٹ کے محصول کا ٹھیکہداروں کو ٹھیکہ دیدیا جاتا هی *

انتقال حقیت

یہہ بیان کیا گیا هی کہ راجہ اپنے حصہ کو جو گانوں میں ہوتا هی منتقل کرسکتا هی اور اسي طرح سے راجہ اکثر بڑے بڑے حصہ ضلعوں کے جنمیں بہت سے گانوں اور بہت سي ویران زمین غیر مقبوضہ شامل ہوتي ہیں انتقال کرتا هی لیکن اِن تمام صورتوں میں صرف اپنے هي حقوق کا انتقال کرتا هی اور گانوں کے زمینداروں اور موروثي کاشتکاروں اور ضلع اور گانوں کے افسروں اور ایسے شخصوں کے حقوق جنھوں نے پہلے راجاؤں سے حاصل کیا راجہ کے اِنتقال حقیت سے غیر متبدل اور محفوظ رہتے

یا راجہ کا کاشتکار اُسکي جگہہ پر قایم کیا جاتا هی اور بعد ایک مدت کے، وہ اپنے حق سے بالکل محروم ٹہرتا هی *

ان تمام باتوں سے ظاهر هی کہ جہاں کہیں گانوں کے گروہ اور موروثي کاشتکار موجود هیں وهاں کسي حصہدار کو زمین میں حق ملکیت کامل نہیں حاصل هوتا اور جہاں کہیں نہ گانوں کے گروہ اور نہ موروثي کاشتکار هوتے هیں وهاں بلاشبہہ راجہ مالک مطلق هوتا هی اور تمام حقوق جو بعد اُسکے قایم هوں وہ راجہ کی فرمان یا پٹہ دینے سے حاصل هوتے هیں اور وسعت ان فرمانوں کي حالات کے بموجب مختلف هوتي هی لیکن جبکہ بلا کسي شرط اور همیشہ کیواسطے وہ فرمان عطا کیئي جاتي هیں تو اُنسے کامل حقیت لوگونکو البتہ حاصل هوتي هی *

زمین کي حقیت کے بابت جو تنازع واقع هوتے هیں اُنمیں سے اکثر کا سبب یہہ هی کہ ایسے واقعات کو جو صرف خاص خاص ضلعوں پر صادق آتے هیں تمام ملک کے حصوں سے منسوب کیا جاتا هی اور ایسے نتیجوں میں جو ایک قسم خاص کے اجارہ یا پٹہ سے حاصل هوں اور اجاروں کے ساتھہ جو اُس قسم سے بالکل مختلف اور غیر مشابہہ هوتے هیں شامل کر دیا جاتا هی اور اکثر تنازع کا سبب یہہ هی کہ یہہ مان لیا جاتا هی کہ جہاں کہیں گورنمنت حقوق پر توجہہ نہیں کرتي وهاں اب کوئي حق باقي نہیں یعني کوئي حق دار نہیں مگر باوجود اِسکے جو لوگ محروم هوتے هیں وہ اپنے حقوق کا دعوی کیئے جاتے هیں اور اُنکے محروم کرنیوالے بهي اُن حقوق سے منکر نہیں هوتے اور اکثر حالات موافق یعني مفید مطالب کے پیش آنے پر محروم لوگ اُن حقوق کو مثل سابق کے پهر بخوبي حاصل کرتے هیں اصل میں گفتگو اِسبات پر نہیں هونا چاهیئے کہ حق ملکیت کسی شخص کو حاصل هوتا هی بلکہ اِسبات پر هو کہ پیداوار کا کس کس قدر حصہ هر فریق کو واجب هوتا هی اور اِس بات کا تصفیہ صرف ایسي تحقیقاتوں سے جو خاص اُس مقام پر کیجاویں

تو خود زمین کو تبدیل یا غارت کردیتا غرضکه یهه سب حقوق بهیئت
مجموعي حق ملکیت کہلاتے هیں اور ان سب باتوں میں سے کسي ایک
بات کو حق ملکیت نہیں کہہ سکتے جہاں کہیں یهه سب باتیں مجتمع
هیں وهیں حق ملکیت هوگا اور کہیں نہوگا راجه پیداوار کے صرف ایک
حصه کا حق مطلق دایمي رکھتا هی اور جب چاهے اُسکو فروخت کرسکتا هی
لیکن علاوه اپنے حصه کے گانوں کي باقي زمین میں یا پیداوار میں مزاحمت
نہیں کرسکتا اور اگر اُسکو زمین واسطے عمارت یا سڑکیں یا اور تمام فلاح
کے کام بنانے کیواسطے درکار هو تو بطور حاکم کے زمین کو لیتا هی مگر اُسپر
اور حصهداروں کو اُسکا معاوضه دینا لازم هوتا هی یهه زمین اسي طرحپر
راجه لیتا هی جسطرح پر وه ضرورت کے وقت گاڑیاں اور کشتیاں وغیره
پکڑ سکتا هی اور مجبور شہروں میں مکانات گروا سکتا هی گو ان صورتوں
میں اُسکا کوئي حق ملکیت نہیں هوتا *

بعد ادا هو جانے راجه کے حصه کے جو کچهه پیداوار باقي رهتي
هی زمیندار کے هاتهه لگتي هی اور اُس پیداوار کے حق کے برتنے کا اُسکو
همیشه کیواسطه اختیار رهتا هی اور کوئي مزاحم نہیں هوتا اور راجه
کے حصه اور زمیندار کا لگان ادا هو جانے کے بعد جو کچهه باقي رهتا هی
کاشتکار کو ملتا هی اور وه اس پیداوار کو همیشه اپنے کام میں لانیکا
مختار هي لیکن اُس پیداوار کا حق اُسپر اور اُسکے وارثوں پر منحصر
هی اور کسي اور طرحپر خرچ کرنیکا مجاز نہیں هی زمین کي
پیداوار کي قوت کو نه زمیندار کام میں آنے سے خارج کرسکتا هی نه کاشتکار
اور تینوں میں سے کوئي اُسکو معطل بهي نہیں رکهه سکتا چنانچه جب کاشتکار
کاشتکار کرنے سے قاصر رهتا هی جس سے باقي حصهداروں کو یعني زمیندار
اور راجه کو اُنکے حصے ملسکیں تو بیدخل کردیا جاتا هی اور جو زمیندار
قصور کا ملزم هوتا هی تو چند روز گانوں کي بستي کا کوئي کاشتکار

هیں لیکن اُنکو وهي درجه اور منزلت حاصل هوتا هی جو اُنکے پہلوں کو
تها چنانچه راجه کے حصه کا مالک راجه کے حصه پیداوار کے لینیکا تو
مستحق هوتا هی مگر پدهان سے جو کار و بار متعلق هوتا هی اُسمیں
اُسکو کچهه دخل نہیں هوتا بلکه عام کاشتکاروں کے کام میں بهي مزاحمت
نہیں کرسکتا غرضکه نیا زمیندار پورانے زمیندار کے سب تعلقات کو اختیار
کرتا هی اور پدهان اور پٹواري وغیره آینده سے نئے خاندان میں سے لیئے
جاتے هیں لیکن اُنکے کار و بار میں کوئي تبدیلي نہیں آتي *

راجه جس غرض سے اپنے حصه کو اِنتقال کرتا هی اُسکا بیان کچهه
آگے آویگا *

ملکیت زمین کے اِستحقاق کا بیان

زمین کے مختلف کاشتکاروں یا اِستحقاق قبض و دخل رکهنیوالوں کا بیان
کرنے سے خود بخود طبعیت زمین کي ملکیت کے معامله پر جسپر بہت سے
بحث هوچکي هی مائل هوتي هی چنانچه بعضے یهه خیال کرتے هیں
که زمین کي ملکیت کا اِستحقاق سوکار کو حاصل هوتا هی اور بعضے کہتے
هیں که بڑے بڑے زمینداروں کو هوتا هی † بعضے کہتے هیں که گانوں
اصلي زمینداروں کو هوتا هی اور بعضے کہتے هیں که کاشتکاروں کو هوتا هی
بڑے زمینداروں کے دعویکي نسبت مناسب موقع پر یهه بات ثابت
کي جاویگي که اُنکا حق باقي تین فرقوں میں سے کسیکے حق سے نکلا هی
پس اس امر میں گفتگو کرنے کا انحصار ان هي تین فرقوں پر کیا گیا
هی *

معلوم ایسا هوتا هی که زمین کو همیشه کے واسطے بالکل اپنے استحقاق
میں رکهنا اور اُسکے انتقال اور فروخت کرنیکا اختیار هونا اور اگر ممکن

† بڑے زمینداروں کا فرق جنکو هم تعلقدار بهي کہتے هیں گانوں کے اصلي
زمینداروں سے (گانوں کے زمینداروں کي حقیقت کا بیان) جو اوپر گذرچکا اور وهاں
دیکهنے سے که (اصل میں زمیندار کون هیں) جو آگے آتا هی معلوم هوویگا

هاتهه آنے پس بدعملي کے سبب سے گانوں والوں کے حقوق بالکل بے حقیقت ہوجاتے ہیں *

اکثر حصوں میں هندوستان کے تمام ایسي برائیاں معاملہ سرکاریکا ٹھیکہ دینے کے قاعدہ سے بہت بڑہ جاتي هیں چنانچہ اِسصورت میں ضلعوں کي حکومت اُس شخص کو عطا هوجاتي هی جو سرکار کو سب سے زیادہ سالانہ روپیہ دینیکا ذمہ اور ضمانت کرتا هی اور یہہ ٹھیکہدار اُس ضلع کے حصوں کو سب سے زیادہ بولي بولنے والے کو اِسیطرح ٹھیکہ پر دے دیتا هی اور پھر یہہ لوگ گانوں کے سردار یعني پدهان کو معین رقموں پر ٹھیکہ دیدیتے هیں یہہ سب کے سب ٹھیکہدار اُس منافع کے حاصل کرنیکے مجاز و مختار هوتے هیں جو اُنسے حاصل هوسکے ان وجوهات سے وهي شخص یعني گانونکا پدهان جو کاشتکاروں کا اصلي محافظ اور حامي هوتا هی اُنکے حق میں بڑا جابر هوجاتا هی اور جو شرائط کہ پدهان سے ٹھیکہدار ٹھہراني چاهیں اگر وہ اُنکو منظور نکرے تو ٹھیکہدار اُس کام کو کسي غیر شخص کو جو ٹھیکہ لینا قبول کرے حوالہ کرتے هیں تب تو حال بھي بدتر هوجاتا هی *

ایسے هي ایسے جبروں اور سخت مطالبوں کي وجہہ سے اکثر گانونکے کاشتکار جو گانوں کے مالک تھے صرف کاشتکار سرکاري رہ گئے هیں اور بعض کاشتکار اِس غرض سے اپني اراضي کو چھوڑ کر بھاگ جاتے هیں کہ ایسي شرطوں پر اُنکو کاشت کرني نہ پڑے جنکو وہ گوارا نہیں کرسکتے *

لیکن گانوں میں هر حصہدار ایسا سمجھا گیا هی کہ وہ اپنے حقوق کي بابت عمل کرتا هی راجہ اور زمیندار دونو کو اِس بات کا اِستحقاق هی کہ اُنکا جو حصہ گانوں کي آمدني میں هوتا هی جب چاهیں منتقل کریں اِسیطرح اگر گانوں کے اور کرندے نہیں تو سردار یعني پدهان اور پٹواري یعني پتواري بھي اپنے عہدوں اور اُنکي آمدني کو فروخت کرتے هیں غرض کہ اِس طریق سے نئے آدمي گانوں میں دخیل هوسکتے

کافي علحدة کیجاتي هی اور گانوں خرچه وضع هونیکے بعد جو کچهه رهتا هی وه سرکار لیلیتي هی اور جبکه تمام اور ذریعے راضي خوشي سے تصفیه کرنیکے باقي نهیں رهتے تو خاص پیداوار کي تقسیم آپسمیں کیجاتي هی لیکن اِسطریق میں ایسے مکر و فریب بهرے هوئے هیں که دونوں فریق عموماً اِس سے باز رهتے هیں البته وه مقام مستثنیٰ هیں جهاں سرکار کے کارند اور لوگوں کے درمیان میں مدت سے تعلق رهنے کے باعث اعتماد باهمي قائم هوجاتا هی چنانچه اِس صورت میں پیداوار کي تقسیم تمام تصفیو میں سے نهایت عام پسند تصفیه سمجهي جاتي هی *

گورنمنٹ کے اهلکاروں سے جو تنازعه هوتا هی اگر اُسکا نتیجه یهه ه که کاشتکاروں کے صبر و طاقت سے زیادہ کوئي محصول لگایا گیا تو تم کاشتکار عام اِتفاق کرکے اپني اراضي اور اپنا گانوں بهي چهوڑ دیتے هیں اُ گورنمنٹ سے هر قسم کا معاهده کرنے سے اِنکار کرتے هیں تب سرکاري اف اُنکي تسلي اور تسکین کرتے هیں اور ڈراتے دباتے هیں اور بشرط ضرورت رعایت کرتے هیں جبر همیشه ناگوار گذرا کرتا هی اگر کسي پر کیا جاوے تو اُس سے کوئي بهتر نتیجه حاصل نهیں هوتا اُسکا بڑے سے اثر یهه هوتا هی که گانوں والے منتشر هوکر اور علاقوں میں بهاگ کر جاویں *

یهه بات بآساني خیال میں آسکتي هی که اِس قسم کے تصفیئے بد اِس بات کے نهیں هوسکتے که گانوں کے اصلي اور حقیقي حالات دست اندازي کیجاوے سرکاري افسر هر قسم کا مطالبه پدهان کي معر کرتا رهتا هی اور اگر ضرورت هوتي هی تو اور خاص خاص گانوں والوں مقابله میں سرکاري افسر پدهان کي حمایت کیا کرتا هی لیکن بعضے وه اُسکو معطل کرکے جمع بندي اور تحصیل اپنے آپ سے کرتا هی قال اور استغاثے بهي اِس غرض سے کرائے جاتے هیں که عدل اور اِنصاف پولس کے متعلق معاملات میں اُنکو مجبور کرکے کچهه حاصل کرنیکا

مخفي مجرا لیجاتي هیں اور یہہ ایک رقم ایسي هی که اسکي تحقیق
نکرنا گانوں والے اور وہ تحصیلدار جو زمانہ آیندہ میں مقرر هوتے هیں اور
مناسب اپني عزت سمجھتے هیں *

اِنہیں خرابیوں کے باعث سے جو گورنمنت کي برائیوں کے علاج و
تدارک کیواسطے عمل میں لائي جاتي هیں یہہ حال پیش آتا هی که زمین
جسپر اِسقدر جمع لگائي جاتي هی جو اُسکي پیداوار کے غایت درجه کي
برابر هو تو وہ باوجود لگان ادا کرنیکي قابلیت کے بکتي پھرتي هی † *

ان بد اِنتظامیونسے ایسي پریشاني طرفین یعني کاشتکار اور گورنمنت
کي طبعیت میں پیدا هوتي هی که پیداوار کي مناسبت کے اُصول سے
بالکل غفلت کیجاتي هی اور هندوستان کے اکثر حصونمیں محاصل کا
تصفیه هر سال اُس محاصل کي سند پر هوتا هی جو پہلے برسوں میں ادا
کیا هوتا هی صرف اِسقدر تفاوت اور تبدیلي البته هوتي هی جسقدر
موسم کي خصوصیت سے یا کسي چندروزہ فائدہ یا نقصان کے واقع هونے
سے مناسب معلوم هو *

جبکه طرفین اِس قسم کے تصفیه سے اِتفاق نہیں کرتے تو وہ سال متنازعه
بابت گانوں کي کل پیداوار کي خاص تحقیقات کرنے پر آمادہ هوتے
هیں غرضکه بار آوري کي اور اُن آسانیوں کي بموجب جو کاشت کیواسطے
موجود هوں زمین کي قسمیں اُسیطور سے جیسا که پہلے بیان هوا علحدہ
کي هیں پھر پیداوار کا خرچ وضع کرنے تک جو فاضل یا باقي رهتا هی
کو سمجھہ لیا جاتا هی اور اُسمیں سے کاشتکار کي پرورش کیواسطے مقدار

---

† مثلاً جس گانوں کا بیان رائیل اشیاٹک سوسیئتي کے معاملات کي جلد دو
۷۲ میں هاگسن صاحب نے کیا اُسمیں زمیندار اپني پیداوار میں سے فیصدي
... حصے گورنمنت کو دیتے هیں اور جو اِنتخاب که ایست انڈیا کمپني نے
کیا هی اُن میں چیپلن صاحب اور دکھن کے کلکٹروں اور دربار گجرات کي
... کي رپورٹوں کو بھي ملاحظه کیا جاے اور هملٹن بکانن صاحب کي
علحدہ رپورٹوں کو دوبابِ دیناج پور اور اور ضلعوں کے دیکھا جاوے

یهه زیادتي محاصل سرکاري کي اسوجهه سے نهیں هوئي هی که جستدر حصه پیداوار میں راجه کا هوتا تها اُسکو علانیه زیادہ کیا گیا بلکه اُسکي وجهه زیادہ تر وہ مختلف محصول هیں جو صریح زمین پر لگائے جاتے هیں اور بعضے محصول ایسے هیں که وہ پهر پهراکر کاشتکار کے ذمه عاید هوتے هیں اول قسم کے محصول وہ هیں جو هلوں اور مویشیوں اور اِسي قسم کي اور چیزوں پر لگتی هیں اور دوسري قسم کے محصول وہ هیں جو بعضي رسموں میں باجی کے استعمال پر اور بیوہ عورتوں کي شادیوں پر لگتے هیں اور اور نئے نئے محصول جو اور اصراف پر لگائے جاتے هیں علاوہ انکے دونوں قسم کے ایسے محصول فیصدي جو بجبر لیئے جاتے هیں اور علانیه چند روزہ مطلبونکے واسطے لگائے گئے تهے مگر برابر جاري رهی اور موقوف نهیں کیئے گئے اس قسم کا محصول فیصدي تمام کاشتکاروں پر بمناسبت اُنکے پهلے محصول کے اور گانوں اور ضلع کي کارباري آدمیوں کي تنخواهوں اور وظیفوں پر لگایا جاتا هی *

جو که اِن مطالبوں کي کوئي حد نهیں بلکه حد اُنکي اُن لوگوں کي اِستعداد هی جنپر یهه محصول لگائے جاتے هیں پس گانوں والے اُس سے بچنے کا جو کچهه علاج کرسکتے هیں وہ صرف یهه هوتا هی که اپني آمدني کے چهپانے میں کوشش کرتے هیں اِس غرض سے وہ اپنے پیداوار کي مقدار کم بیان کرتے هیں اور کسیقدر اُسمیں سے بلا علم حاکم اور تحصیلدار کے حکمت سے الگ کرلیتے هیں مگر اکثر یهه کرتے هیں که گانوں کے کاغذات حساب کو اِسطرحپر جهوٹا بنا کر که جب تک بهت سي دقت اور خرچ سے تحقیقات اور زمین کي پیمایش نکیجاوے جعلسازي اُنکي دریافت هوني ممکن نهیں هوتي مزروعه زمین کي مقدار کو چهپاتے هیں زمینداروں کو جنکي وسعت گورنمنت بهت کم دریافت کرسکتي هے جهاں کهیں وہ هوتے هیں فائدے حاصل هوتے هیں چنانچه کسیقدر چشم پوشي حاکم کیجانب سے بذریعه رشوتوں کے حاصل کیجاتي هی اور یهه رشوتیں گانوں خرچه کے ایک جزو کیطرح گانونمیں سے جمع کیجاتي هیں اور حساب کتاب میں

جو کہ بڑے سے بڑا حصہ راجہ کا پیداوار میں منو کے زمانہ میں کل کا چھٹا تھا اور اب وہ نصف ہی تو بہت سے گانوں کے گروہ جو نیست و نابود ہوگئے اور بہت سونکی حالت اب بھی تباہ ہی اُسکی وجہہ امی سے ظاہر ہی پس جو اراضي زمیندار اسطرحپر چھوڑ بیٹھے ہونگے وہ سرکار کے قبضہ میں آجاتي ہوگي *

اگرچہ یہہ صورت اکثر واقع ہوئي ہوگي مگر اُسکا عام ہونا ضرور نہ تھا اسلیئے کہ ایسي مقبوضہ زمینیں جو پہلے سے مزروعہ ہونگي راجہ کي ملکیت میں داخل ہوتي ہونگي اور اُن زمینوں کے پرانے مالکوں نے تباہ ہونے کے بعد مطیع کاشتکار ہوکر اُن اراضیوں کي کاشت سرکار کیطرف سے کي ہوگي آج تک بھي سرکار برابر گانوں بسانے کے واسطے اُن لوگوں کو جو اس کام پر آمادہ ہیں بغیر زمیندار تسلیم کرنے کے اراضي عطا کرتي ہی اور ان بخششونکي شرطیں مختلف ہوتي ہیں مگر عام شرطیں یہہ ہوتي ہیں کہ اتنے برسوں تک وہ گانوں کل یا جزو جمع سرکاري سے آزاد رہیگا اور بعد اُس عرصہ کے وہي محاصل سرکار اُس سے وصول کریگي جو پاس پڑوسکے گانوں میں ملتا ہی *

سواہ اسکے اور صورتیں بھي پیش آتي ہونگي جیسا کہ ہمکو اُنکے نتیجوں سے معلوم ہوتا ہی گو ہم اُنکي ابتدا اور ترقي کا حال دریافت نہیں کرسکتے ضلع کنارہ اور مالابار اور تراونکور میں اراضي کے خاص خاص شخص مطلق مالک پائے جاتے ہیں اس ملکیت پر صرف اتني قید ہی کہ سرکار کو ایک معین محصول ادا کرتے ہیں *

سرکاري

عام اراضي کا محاصل

بادشاہ کا پورا حصہ اب نصف پیداوار سمجھي جاتي ہی اور جہاں کہیں بادشاہ پیداوار کي تہائي لیتا ہی اُس ملک کي جمعبندي کو معتدل سمجھتے ہیں *

ملکیت مجوزہ کاشتکارونکو اُنسے یک مشت قیمت یا ایک معین سالانہ لگان جیسا اور ملکون میں دستور هی لیکر حوالہ کردے کسیقدر پیداوار اپنا حق رکھی هوگي جو اُس زمین کے وسعت اور قسم کي مناسبت سے جسپر کاشت کي گئي بڑھتي گھٹتي هوگي اور باقي پیداوار گانوں کے اباد کرنے والے لوگوں کي هوتي هوگي لیکن اگر وہ لوگ اُس سے زیادہ اچھي زمین اپنے پاس رکھتے هونگے جسقدر وہ جوت سکتے هوں تو وہ اوروں کي محنت کے ذریعہ سے اُس زمین سے فائدہ اُٹھانے پر کوشش کرتے هونگے اور ایک شخص کو ایسا قرار دینے سے کہ علاوہ لوگوں کے حصوں کے پیداوار میں کے سرکاري حصہ کے بھکتانے کا ذمہ کوئي اور طریق سهل تر نهیں معلوم هوا لیکن جب زمین کثرت سے تهي اور بهت سے گانوں آباد هونے کو تھے تو کسي آدمي نے کوئي قطعہ اراضي کا پاک صاف کرنا اُسوقت تک قبول نکیا هوگا کہ اُس قطعہ کي کاشت کا اُسکو همیشہ کیواسطے اختیار نملا هو اور اسي سبب سے کاشتکار موروثي قائم هوئے هونگے اور لوگوں کے کار و بار کے ترقي پانے پر کاشتکار غیر موروثي اور اجرت پر محنت کرنیوالے پیدا هوئے هونگے بسبب وراثت کی ملکیت کي تقسیم در تقسیم هونے سے یهہ انتظام معدوم هوگیا هوتا اور سب لوگ مزدور هوگئے هوتے لیکن جب تک کہ ویران زمین کثرت سے باقي رهي یهہ قاعدہ بخوبي ظهور پذیر نهوا هوگا اس صورت میں گانوں کے گروہ کي حالت اُسوقت تک غیر متبدل رهي هوگي جب تک کہ پیداوار میں راجہ کا حصہ غیر متبدل رها هوگا یعني جب راجہ اپنے مطالبہ کو زیادہ کرتا هوگا تو زمینداروں یا موروثي کاشتکاروں کے منافع کم هوجاتے هونگے اور جب کہ وہ راجہ کا حصہ ایک مقدار مفروض سے زیادہ هو جاتا هوگا تو گانوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا اپني اراضي کي کاشت نقصان سے کرتے هونگے اور اگر یهہ صورت جاري رهي هوگي تو وہ مجبور هوکر اپني اراضي کو چھوڑ بیٹھے هونگے اور اور ذریعہ اوقات بسري کا تلاش کرتے هونگے *

یهه بیان کرنا بهي کچهه ضرور نهیں که هر گانوں میں اِن سب فرقوں کا هونا لازم هی کیونکه ایک گانوں کي هر قسم کي زمین کي کاشت اِنمیں سے صرف کوئي ایک فرقه یا سب کے سب باهمي مناسبت سے کرسکتے هیں *

دکانداروںکا بیان

دکانداروں وغیره کو زمین کا کرایه جس جگهه وه رهتے هیں اُسکے مالک کو اور کبهي کبهي اور بهي کچهه محصول دینا پڑتا هی دکاندار گانوں کے سردار کا جو بمنزله مجسٹریٹ گانوں کے هوتا هی عموماً محکوم رهتا هی لیکن دکانداروں کو گانوں کے لوگونسے اور کسیطرح کا تعلق بهت تهوڑا هوتا هی *

گانوں کے لوگوں کي غالب اصلیت اور اُنکا تنزل

غالباً ایسا معلوم هوتا هی که جو دیهات هندوؤں نے اول اول آباد کئي وه سب گانو کے گروهوں کے قبضه میں هونگے کیونکه جب اس ملک پر تسلط پایا هوگا تو اُسکی شروع شروع میں یهه بات غیر ممکن هوگي که جداگانه آدمي جنگل کاٹ کر کهیتوں کو صاف کریں اور اصلي باشندوں یا جنگلي حیوانوں کے حملوں سے اُنکو محفوظ رکهیں اور اوروںکي خدمتیں حاصل کرنے کے واسطے اُنکے پاس کچهه سرمایه نهوگا اور جبکه سربراه کار کے بهت سے رشتهدار بهي ساتهه نهونگے تو وه ایسے رفیقوں کے بلانے پر مجبور هوا هوگا جو گانوں کي آبادي کے فائدونمیں شریک هوں اور گانوں کے گروهوں کے قایم هونے اور زمینوں کے گانوں میں تقسیم هونیکا باعث غالباً یهي امر هوا *

نوآباد ویران زمین بلا شبهه سلطنت سے اسیطرح سے متعلق رهي هوگي جیسے تمام اُن صورتوں میں هوتي هی جب که لوگوں کي جماعت ایک صورت با قاعده پکڑتي هی لیکن راجه نے بجاے اِس بات کے که یهه

یہہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسے ہي عام کاشتکار ہیں صرف مدت گذرنے کے سبب سے موروثي ہوگئے ہیں غالباً یہہ دونوں قیاس کچھہ کچھہ صحیح ہیں اور ایسے ہي یہہ تیسرا بھي معلوم ہوتا ہی کہ اکثر صورتوں میں زمینداروں نے اُن کاشتکاروں کو جو اول ہي گانوں میں آباد ہوئے زمینوں پر قبضہ عنایت کر دیا ہی *

غیر موروثي کاشتکار

(م) غیر موروثي کاشتکار ایسے گانوں کي اراضیات کو کاشت کرتا ہی جس سے وہ کسیطرح کا تعلق نہیں رکھتا اور سالانہ تحریري یا مفہوم پٹہ کے ذریعہ سے اُن پر قابض ہوتا ہی اول قسم کي اراضي خاص پر گانوںکا رهنیوالا کاشتکار قابض ہوتا ہی اور غیر موروثي کاشتکار کے حصہ میں کمتر قسم کي زمینیں آتي ہیں جسکي خواہش لوگوں کو بہت کم ہوتي ہی اِسوجہہ سے اور اور نقصانوں کے سبب سے وہ اپني زمیں بہ نسبت موروثي کاشتکار کے کم لگان پر حاصل کرتا ہی *

(ن) ایک اور قسم کے کاشتکار ہوتے ہیں جنکا بیان ضرور ہی گو وا کاشتکار دونو قسم مذکورہ بالا سے قدر و منزلت میں کمتر ہوتے ہیں یہا کاشتکار ایسے لوگ ہوتے ہیں جنکي ذات یا حالت اِس بات کي مان ہی کہ وہ محنت یا مشقت کریں یا کسي کام میں جسمیں علانیہ مزدور کے روبرو آنیکي ضرورت ہو اُنکي عورتیں شریک ہوسکیں پس اِن نقصانو کے لحاظ سے اُنکو اراضي کا قبضہ نرخ مناسب پر دیا جاتا ہی تاکہ بمدد (س) مزدوروں کے اپنے فن یا سرمائہ سے فائدہ اُٹھاسکیں *

بیان مزدوروں کا

اُجرت پر کام کرنیوالے لوگوں کي خدمتیں اور اُنکے معاوضے خود بغ مختلف ہوتے ہیں لیکن اور ملکوں کے محنتیوں کي خدمت اور اُجر سے بہت تھوڑا اختلاف رکھتے ہیں اِسلیئے اُنکا شرح بیان ضرور نہیں *

اکثر ان کاشتکاروں کو اصل زمینداروں میں مخلوط کردیا گیا ھی لیکن پھر
بھی جہاں کہیں زمیداروں کا نذرانہ موجود ھی وھاں امتیاز بیٹن ھی. اور
اُسیں کاشتکار کو کبھی شریک نہیں کیا جاسکتا ھی † *

بہت سے آدمیوں کی یہہ راے ھی کہ یہی کاشتکار زمین کے اصل
مالک ھیں اور بعضے یہہ کہتے ھیں کہ نہیں یہہ زمیندار کی مرضی کے
تابع ھیں لیکن سب کے سب بعض بعض باتوں میں متفق ھیں چنانچہ
سب یہہ کہتے ھیں کہ بسبب قبضہ قدیمی کے اُنکا اراضی میں کچھہ
حق ھی لیکن زمین کی بیع اور رھن کا حق نہیں ھی *

ھرچند کہ قبضہ کے حق پر سبکو اِتفاق ھی مگر بعضے کہتے ھیں کہ
زمیندار کو لگان بڑھانیکا اختیار حاصل ھونے سے وہ حق کسی کام کا نرھا
اور بعضے یہہ کہتے ھیں کہ لگان بخوبی بڑھا ھوا ھی وہ اُس شرح سے زیادہ
نہونا چاھیئے جو گانوں کے قرب و جوار میں ھو *

غالباً سچ یہہ ھی کہ کاشتکار کا حق ظاھر اور صاف جب ھی تک
رہ سکتا ھی جب تک کہ سرکاری مطالبہ ایک قاعدہ پر رھے لیکن جب
سرکاری جمعبندی باقاعدہ نرھوے بلکہ سرکار کی مرضی کے موافق کبھی
کچھہ اور کبھی کچھہ ھو تو یہہ حق کسی کام کا نہیں رھتا آجکل زمیندار کے
[illegible] سے اِس کاشتکار کا قبضہ قائم رہ سکتا ھی چنانچہ اُن زمینوں کے لیئے
جو مدت سے اُسکے کنبہ کے قبضہ میں چلی آتی ھیں اور اُسی گانوں میں
واقع ھیں جہاں وہ رھتا ھی جو کچھہ کوئی اور غیر شخص دینے پر آمادہ
ھو وہ اُس سے زیادہ دیتا ھی اور جبکہ اُسکو نہایت تنگ اور مجبور کردیا
جاتا ھی تو وہ اُس اراضی کو چھوڑکر کسی دوسرے گانوں میں بہت
سستی کھیوت پر غیر اِستمراری زمین آسانی سے لے لیتا ھی (ل) *

بعضے یہہ خیال کرتے ھیں کہ موروثی کاشتکار ایسے زمینداروںکا بقیہ
ھیں جو جبر و تعدی کے سبب سے اِس حالت کو پہنچ گئے ھیں اور بعضے

† رپورٹ سلیکٹ کمیٹی سنہ ۱۸۳۲ ع کی جلد ۳ صفحہ ۳۸۵ مین ایلس
صاحب کا مقولہ دیکھو *

شادي کسي ایسے بڑے امیر خاندان میں کرنے کي به نسبت جو ذات میں تو هیٹا نهو مگر لوگ اُسکي تعظیم اور عزت نکرتے هوں ایسے غریب زمیندار خاندان میں خوشي سے کردیتا هی جو اپنے هاتهه سے محنت کرتا هو *

گانوں کے اصل زمیندار کے جي میں زمین کي ملکیت کا شوق ایسا گهر کیئے هوئے هوتا هی که اگر کوئي زمین جسمیں مطالبه سرکاري سے بهي کم پیدا هونے کے سبب اُسکو بمجبوري چهوڑني پڑي تب بهي وهي مالک سمجها جاتا هی اور سرکاري دفتر میں اُسکا نام خانه مالک میں مندرج رهتا هی اور تین پشتوں یا سو برس تک اگر حالات کے بدلنے سے وه پهر اُس اراضي کا خواهاں هو تو اُسکو مل سکتي هی *

ملک تامول اور خاص هندوستان میں ایک ایسا کاشتکار بهي جسکو گورنمنٹ نے اپني طرف سے زمین کاشت کرنے کو دي هو اُس زمیندار کو جو بسبب نه ادا کرنے مالگذاري کے خارج هو گیا هو اپني خوشي سے کسیقدر ملکیت کا نذرانه دیتا هی † *

موروثي کاشتکاروں کا بیان

تمام گانوں میں دو قسم کے کاشتکار هوتے هیں جو اصل زمینداروں سے جهاں کهیں زمیندار هوتے هیں اراضي کاشت کرنے کے واسطے لیتے هیں اور جهاں زمیندار نهیں هوتے وهاں بلا واسطه سرکار سے حاصل کرتے هیں اُن کاشتکاروں کو عموماً رعیت (ي) کهتے هیں جنکي دونوں قسموں میں سے ایک موروثي اور دوسرے غیر موروثي هوتے هیں *

موروثي وه کهلاتے هیں جو اُسي گانوں کي زمین جوتتے هیں جسمیں سکونت رکهتے هیں اور بعد اُنکے اُنکي اولاد اُسي زمین پر کهیتي کرتي هی (ک) *

---

† ریپورٹ سلیکٹ کمیٹي سنه ۱۸۳۲ ع کي جلد ۳ صفحه ۱۲۸ میں ایلس صاحب کا بیان دیکهو اور منتخبات کي جلد ۳ صفحه ۲۰۵ میں فارلس کیر صاحب کے قول کو ملاحظه کرو *

اور بعض گانوں میں اصل زمینداروں کے حقوق مشترک هوتے هیں وہ سب ملکر کاروبار کرتے هیں اور سرکاري لگان ادا کرنے کے بعد خالص پیداوار کو آپسمیں تقسیم کرلیتے هیں اور بعضے گانوں میں وہ اراضي مزروعہ کو باهم بانٹ لیتے هیں مگر سرکاري لگان کے سب کے سب اکھٹے ذمہ دار هوتے هیں اور کبھي کبھي وہ اپني زمینونکا آپسمیں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے واسطے مبادلہ بھي کرلیتے هیں اور بعض گانوں میں وہ مزروعہ زمین کو تو تقسیم کرلیتے هیں اور اراضي افتادہ اور اور حقوق کو نہیں بانٹتے اور کبھي ایسا بھي هوتا هی کہ افتادہ اراضي کو بھي تقسیم کرلیتے هیں اور زمین کي تقسیم میں وہ هر حصہ دار کو ایک هي قطعہ هموار زمین کا اُسکے حصہ میں نہیں دیتے بلکہ باعتبار اقسام اراضي کے جو اُس گانوں میں هوتي هی کسي ایک مقام پر عمدہ زمین کا ٹکڑا اور کسي دوسرے مقام پر سخت کلر زمین کا ٹکڑا اور کسي اور مقام پر گاہ چرائي کي زمین کا ٹکڑا وغیرہ اُسکو دیتے هیں (ح) *

اُنکے حقوق ملک کے مختلف حصوں میں مختلف هوتے هیں جہاں اُنکا قبضہ کامل هوتا هی وهاں زمین کي پیداوار میں سے ایک معین مقدار سرکار کو دیتے هیں یا کچھہ نہیں دیتی هیں اور جہاں اُنکا قبضہ کامل نہیں هوتا وهاں بھي بہ نسبت اور گانوں والوں کے انکے حق میں بہت سي رعایتیں هوتي هیں (ط) *

یہہ زمیندار جو اراضي پر جي دیتے هیں اسلیئے گورنمنٹ نے اراضي سے اُنکا تعشق دریافت کرکے اپنے فائدہ کے لیئے اکثر اُس مقدار سے بہت زیادہ لگان لگالیا هی جو کاشتکاروں سے وصول هونا ممکن تھا مگر پھر بھي یقیني ایسا فائدہ جسکي آیندہ توقع هو ضرور هوتا هی کیونکہ کوئي ایسا ضلع نہیں جسمیں گانوں کے زمیندار اپنے حقوق کو بیع یا رهن نکرتے هوں علاوہ اسکے ایک بڑا فائدہ جو همیشہ اُنکو حاصل رهتا هی وہ مفصل میں زمیندار کے خاندان کي عزت هی چنانچہ ایک خاندان اپنے بیٹي کي

گانوں کے رهنے والوں کے فرقه

جہاں کہیں زمیندار هوتے هیں وہ گانوں کے باشندوں سے اول درجه کا فرقه هوتے هیں لیکن انسے کمتر درجه کے چار فرقی اور هوتے هیں اُن میں سے ایک تو کاشتکار موروثي اور دوسرے غیر موروثي کاشتکار تیسرے هالي کمیرے چوتھے دوکاندار جو بازار کے کاروبار کے واسطے سکونت رکھتے هیں *

گانوں کے اصل زمینداروں کي حقیقت

اِس بات میں سبکو اتفاق هی که زمینداروں کي اصل اور بنیاد اُن لوگوں سے قایم اور شروع هوئي هی جو اول هي اول میں گانوں میں جاکر آباد هوئی اور اِنکے علاوہ اور جو زمیندار بن گئے هیں وہ وہ لوگ هیں جنهوں نے اصلي خاندان کے زمینداروں سے اُنکا حق و ملکیت بذریعه بیع یا اور کسي طریقه کے حاصل کرلیا هی یهه حقیقت اس بات سے زیاده مستحکم هوتي هی که چهوتی چهوتی گانوؤں میں صرف ایک هي خاندان زمینداروں کا پایا جاتا هی اور بڑے بڑے گانوؤں میں بھي بہت سے نهیں هیں (ز) لیکن هر خاندان کے آدمي اُس خاندان کي شاخیں پهوتت کر اسقدر کثرت سے هوگئے هیں که اکثر تمام کاشتکاري کا بلا استعانت کسي کاشتکار یا هالي کمیرے کے آپ هي کرلیتے هیں *

زمینداروں کے حقوق بهیئت مجموعي هوتے هیں اور اگرچه وہ حقوق سے تهوڑي بهت کامل علاحدگي اختیار کرلیتے هیں مگر هر ایک جداگانه بالکل کنارہ کرلینے کا اختیار نهیں هوتا اگر کوئي زمیندار اپنا زمینداري بیع کرنا چاهی تو اُسکو تمام اور شریکوں یا زمینداروں رضامندي حاصل کرني لازم هوتي هی اور بعد بیع کے خریدار اُن حق حقوق کا مالک هو جاتا هی جو بایع کو حاصل تهے اور اگر ک خاندان اِن زمینداروں میں سے معدوم هو جاتا هی تو اُسکا حصه لوت پهر مجموعه میں شامل هو جاتا هی *

جو بعض وقت نقد ملتا هی اور اکثر اوقات پیداوار میں سے بطور چھتکي کے ملتا هی *

گانو والوں کي حکومت

جبکہ گانو راجہ کے تحت تصرف میں بلا واسطہ هوتا هی تو اُسکا انتظام بطریق مذکورہ هوتا هی لیکن نصف هندوستان میں خصوصاً شمال اور جنوب میں هر گانؤں میں ایک ایسا فریق هوتا هی جو اُس گانوں کا ذمہ دار هوتا هی اور سب باشندے اُسکے کاشتکار هوتے هیں (ہ) اُن لوگوں کو گانوں کي کل زمین کا مالک سمجھا جاتا هی اور زمین پر اُنکا حق موروثي اور قابل انتقال تسلیم کیا جاتا هی لیکن اُنکا حق ملکیت جو مشتبہہ هی اِسلیئے اُنکو اُسے ذو معني اور مشتبہہ لقب سے پکارنا مناسب هی یعني زمیندار کے لقب سے جسکے ساتھہ وہ اب بھي مشهور هیں (و) *

جہاں کہیں ایسا فرقہ هوتا هی وهاں بعضے وقت تو ایک هي سردار حکومت کرتا هی اور اگر وہ فرقہ بہت سے اِسي قسم کے خاندانوں سے مرکب هوتا هی تو هر ایک خاندان میں سے ایک شخص سردار تمام گانوں کا کاروبار کرنے والا هوتا هی جو اپني هي طرح کے اور سب سرداروں سے مل جل کر سب کام انجام دیتا هی یہہ کونسل جو اسطرح کے سرداروں سے مرکب هوتي هی وهي عہدہ رکھتي هی جو ایک سردار رکھتا هی اور جو کچھہ رعایا یا سرکار سے اُس کونسل کو اُس کار گذاري کا عوض حاصل هوتا هی وہ سب آپسمیں تقسیم کرلیتي هی اُس کونسل کے شریکوں کي تعداد اگرچہ خاندانوں کي تعداد پر منحصر هی مگر آٹھہ یا دس سے زیادہ بہت کم هوتي هی هر ایک سردار خاندان کي نہایت بڑي شاخ میں سے انتخاب کیا جاتا هی لیکن باقي اور زمینداروں کي نسبت نہ تو وہ زیادہ دولتمند هوتا هی اور نہ اور کوئي وجہہ مختاري کي رکھتا هی *

سے باھر اُسکے همسایہ چوکیدار پر اُسکا کھوج لگانا واجب هی ان سب
کاموں کا انجام پانا ایک آدمی کي قوت سے غیر ممکن هی لیکن حقیقت
یہہ هی کہ یہہ عہدہ ایک خاص خاندان کا موروثی هوتا هی اُس خاندا
کے سب آدمي اسکام کے انجام دینے میں کوشش کرتے هیں † اور همیشہ
یہہ خاندان نیچ ذات میں سے هوتا هی *

پرکھیئے کو بھي سردار کا ایک مددگار سمجھنا چاهیئے کیونکہ وہ تما
گانوں کا روپیہ پرکھتا هی اور سارے گانوں کا سنار بھي وهي هوتا هی علاو
انکے گانوں میں اور بھي سردار هوتے هیں جنکي تعداد سب کے اتفاق سے
بارہ قرار پائي هی مگر یہہ تعداد سب گانؤں میں یکساں نہیں هوتي کسي
میں کم کسي میں پوري هوتي هی اور همیشہ ایک هي سے افسر بھي
نہیں هوتے *

گانوں میں پروهت اور جوتشي جنمیں سے ایک پڑھانے والا معلم هو
هی اور اکثر لوهار بڑھئي کمہار حجام اور چمار ضرور هوا کرتے هیں اور دوز
اور دھوبي اور بید اور مطرب اور بھاٹ اور بعضے اور هر ایک گانوں میں
هونے کچھہ بہت ضروري نہیں اور جنوبي هندوستان کے گانوں میں کنچنی
بھي هوتي هی بھاٹ کا کام کبت بنانا اور لوگوں کو سنانا اور نسب‌نامہ
رکھنا هی اور بعض مقاموں میں یہي خاص کام اُسکا نہایت ضروري هـ
ان سب گانوں کے افسروں اور کاریگروں کا حق بطور فیس کے مقرر هوتا هـ

---

† یہہ عہدہ اُس کھیتي کے حق میں جو وہ لوگ مل جلکر کرتے هیں مفید
باقي اکثر کاموں کو سب شرکاء باري باري سے پورا کرتے هیں البتہ حساب کتاب
کام باري باري سے کرنے میں نقصان عظیم هی کیونکہ کئي شخصوں کے هاتھہ بد
سے حساب ابتر هوتا هی اور کاغذات گم هو جاتے هیں اور کوئي شریک اتنے رو
تک لگاتار کام نہیں کرتا جو اُس کام میں پختہ کار هو جاوے *

‡ هندوستان میں هر طرح کي ملکیتوں کے معاملات کے پیچیدہ هونے
شادیوں کے تعلقات میں بہت پیچیدگي هونے کے سبب سے بہ نسبت انگلستان
نسب‌نامہ رکھنے کا کام بہت ضروري اور بڑا هی

هی جنکو فریقین پسند کرلیتے هوں یا اسیسروں سے جنکو وہ خود منتخب کرتا هی اُس سردار کو اُسکی اُس عهدہ کے سبب سے اپنے گانوں میں تو رعب داب اور پاس پڑوس میں بهت سي عزت حاصل هوتي هی یهہ عهدہ فروخت بهي هو جاتا هی لیکن اُسکا مالک اُس سے بالکل دست بردار بهت کم هوتا هی یعنے جب کہ وہ اور سب اصلي فائدوں سے کنارہ کرنے پر مجبور هوتا هی تو بعضي خاص رسموں میں افسري کا حق اور اور معزز حقوق اپنے هي ذات پر منحصر رکهتا هی *

گانوں کے عملہ یعنے چوکیدار اور محاسب (یعنے پٹواري) وغیرہ کا بیان

اس سردار کے معاون مختلف عهدہدار هوتے هیں جنمیں سے محاسب اور چوکیدار بڑا درجہ رکهتے هیں محاسب (ج) گانوں کا سارا حساب کتاب رکهتا هی جسمیں زمین کي قسمیں اور اگلے پچهلے قابضوں کے نام لگان کي شرح اور اور سب شرطیں قبضہ کي مندرج هوتي هیں سب کا حساب کتاب گورنمنٹ سے اور گانوں والوں کا باهمي حساب بهي رکهتا هی اور اُنکي دستاویزوں اور ذاتي خط کتابت کے لکهنے پڑهنے کا کام بهي کرتا هی تنخواہ اُسکي گانوں والوں پر فیس مقرر کرنے سے اور کبهي گورنمنٹ کیطرف سے قطعہ اراضي یا وظیفہ کے طور سے ملتي هی *
چوکیدار (د) عام اور خاص حدوں کا محافظ هوتا هی اور وہ فصلوں کي نگهباني اور قاصدي اور رهنمائي کا کام بهي کرتا هی اور پولس کے کام میں اُس سردار کے بعد دوسرا درجہ رکهتا هی اسیوجهہ سے وہ رات کو پهرا دیتا هی اور آنے گئے کي خبر لیتا هی اور اپنے گانوں کے هر شخص کے چال چلن سے آگاهي حاصل کرتا هی اور اُسکا فرض یهہ هی کہ اپنے گانوں میں اگر کسي کا کچهہ مال چوري جائے تو اُسکے چورانے والے کو گرفتار کرے یا اُس چوري کا اپني سرحد تک کهوج لگائے اور اُسکي حد

نائب قرار دیا هی اور لکها هی که اُسکو جب چاهی راجه اُسکے کام پر سے برخاست کرسکتا هی اب اُسکا عهده موروثي هوگیا هی اور وه اب بهي حاکم وقت کا نائب سمجها جاتا هی مگر زیاده تر وه لوگوں کا سرپرست اور وکیل هوتا هی اس عهده کے واسطے بعضے وقت کسي شخص کا مناسب خاندان میں سے منتخب هونا گانوں والوں کي راے پر اور زیاده تر گورنمنٹ کي مرضي پر منحصر هوتا هی لیکن دونوں کے حق میں مفید هونیکے واسطے یهه ضرور هی که اُسپر دونوں کا اعتماد هو وه زمین کے ایک خطه پر قابض هوتا هی اور سالانه وظیفه گورنمنٹ سے اُسکو ملتا هے لیکن اُسکي آمدني کا بهت سا حصه گانوں والوں کي نذر بهیٹ هوتي هی وه گانوں سے ایسا یکرنگ هوجاتا هی که اُسیکي ذات کو بمنزله تمام گانوں کے سمجها جاتا هی اور هر معامله میں محاصل وغیره کے وصول نهونے پر اُسي سے مواخذه کیا جاتا هی *

گانوں کے اُس سردار کے ذمه جو کارو بار ضروري هیں اُنکا بیان

یهه سردار یعني پدهان گورنمنٹ سے اُس رقم کي قرار داد کرلیتا هی جو سال بهر میں گورنمنٹ کو ملني چاهیئے اور بموجب وسعت اور زمین کے پٹوں کے گانوں کے لوگوں پر اُس رقم کا پرته ڈالکر اُنسے وصول کرتا هی او[ر] جس زمین کا کوئي کاشت کار معین نهیں هوتا هی اُسکو بهي جوتنے والو[ں] کو دیتا هی اور کهیتوں میں پاني تقسیم کرتا هی اور جهگڑوں اور تنازعو[ں] کا فیصله کرتا هی اور مجرموں کو گرفتار کرکے ضلع کي عدالت می[ں] بهیجدیتا هی غرضکه مینو سپل گورنمنٹ کے تمام کاموں کو انجام د[یتا] هی یهه سب کام ایک مقام میں (جسکو چوپال کهتے هیں) جو اِس مطلب کے واسطے معین هوتا هی کهلے خزانه کرتا هی اور اُن تمام معامل[وں] کو جو عام فائدوں سے متعلق هوتے هیں گانوں والوں کي صلاح اور مشو[رت] سے کرتا هی انفصال خصومات میں اُسکو ایسے پنچوں سے استعانت مل[تي]

میں گانوں والی مسلح هوکر اپنی اپنی بستیوں کی خندقیں اور احاطه
درست کرلیتے هیں اور جب فوج مخالف ملک میں سے گذرتی هی تو
گانوں والی اپنی مویشی کو احاطه کے اندر جمع کرلیتے هیں اور بلا تعرض
گذر جانے دیتے هیں اور اگر اُنکے لوٹنے اور تباه کرنے کا اراده کیا جاوے تو
وہ اپنے رفیقوں کے کسی دوسرے گانوں میں چلے جاتے هیں مگر جب فتنه
و فساد دب جاتا هی تو پهر اپنے گانوں میں اکر اپنے معمولی کارو بار میں
مصروف هوتے هیں اگر ملک کے کسی حصه میں غارتگری قتل اور فساد
ایسا برسوں تک قایم رهی جس کے سبب سے گانؤں آباد نره سکے تو وه
گانؤں کے آدمی ملک میں ایدهر اودهر متفرق پهیلے رهتے هیں مگر
جسدم امن هوتا هی اُسیوقت پهر آکر آباد هوجاتے هیں اگرچه اُس
پریشانی میں ایک پشت اُنکی گذر گئی هو لیکن فتنه اور فساد کے فرو
هوتے هی اُن پریشان شده گانؤں والوں کی اولاد آکر اُسی موقع اور آبادی
اور زمین میں بستے هیں اور بیٹا اپنے باپ کی جگهه لیتا هی اور اُن هی
زمینوں میں دوباره کهیتی کرتے هیں جنمیں سے اُنکے باپ نکل جانے کو
مجبور هوئی تهے مگر اُنکو گانوؤں میں سے نکال دینا کچهه سهل اور آسان
نہیں هی کیونکه فتنه اور فساد کے دنوں میں وه بهی قتل و غارت کرنے
والوں کا مقابله کرنے کی اکثر کافی قوت بهم پهونچا لیتے هیں اور اپنے مقام
پر جمے رهتے هیں گانؤں والوں میں جو ایسا اتفاق هی اور هر گانوں بجاے
خود ایک جمهوری سلطنت هی اسیکی وجهه سے میری راے میں
هندوستانی کے لوگ اُن بڑے بڑے انقلابوں میں جو اُنکو سهنی پڑے اپنے
ملک میں قایم اور بر قرار رهی هیں اور اُنکو جو فارغبالی اور آزادی
حاصل هی اُسکی بهی یهی بات معاون رهی هی † *

ایک بستی نهایت سیدهی سادی حالت میں ایک سردار (مقدم
پٹیل) کی تحت میں (ب) هوتی هی جسکو منو نے راجه کا

---

† رپورٹ سلیکٹ کمیٹی هوس آف کامنس سنه ۱۸۳۲ ع کی جلد ۳ تتمه
کے صفحه ۳۳۱ میں سر سی تی مٹکاف صاحب کا مقوله هی *

کرتے هیں اور جو کسي کا مال و اسباب اُس گانوں کے حدود میں لٹ جاوے اُسکے جوابدہ هوتے هیں اور وہ اپنے آپس میں هي جرایم خفیفہ اور مقدمات اِبتدائي کا تصفیہ بهي کرلیتے هیں اور اپنے حدود کے اندروني اخراجات مثل مندروں اور احاطہ کي مرمت اور عام بلدانوں اور خیراتوں اور تیوهاروں اور جلسوں کے واسطے روپیہ جمع کرنے کے لیئے آپس میں چندہ کرتے هیں *

اِن تمام کاموں کے انجام دینے کے واسطے جو افسر درکار هوتے هیں اور اور مختلف افسر لوگوں کي ضرورتوں کے موافق موجود هوتے هیں اگرچہ یہہ بستي حقیقت میں بالکل عام گورنمنٹ کي مطیع هوتي هے لیکن بلحاظ بہت سي باتوں کے نہایت ترتیب یافتہ اور کامل انتظام پائي هوئي جمہوري سلطنت کا نمونہ هوتي هی اُنکي اس خود مختاري اور حقوق کو اگرچہ بعض اوقات گورنمنٹ توڑ دیتي هی لیکن کبهي اُنسی انکار نہیں کرتي یہي خود مختاري اور حقوق ایک ظالم حاکم کے ظلم سے کسي قدر بچاتے هیں اور اگر اعلی گورنمنٹ ٹوٹ جاوے تو اُسکي وجہہ سے گانوں کے حدود میں بد انتظامي نہیں هونے پاتي *

سرچارلس متکاف صاحب نے جو ایک منٹ (یعنے حسب ضابطہ راے) اسي معاملہ میں لکهي هی اُسکا خلاصہ بسبب اُنکي فصاحت اور معتبر سند هونے کے هم اس مقام پر لکهتی هیں

وہ فرماتے هیں کہ گانوں کے گروہ هر ایک جمہوري سلطنت هوتي هیں چنانچہ اُنمیں هر شے جسکي اُنکو حاجت هوتي هی موجود هوتي هی اور کسي قسم کا غیروں پر توکل اور بهروسہ نہیں رکهتے اور کیساهي کچهہ انقلاب کیوں نہ هووے ان گروهوں میں خلل نہیں پڑتا پشتیں کي پشتیں گذر جاتي هیں اور انقلاب پر انقلاب هوتے هیں چنانچہ هندو اور پٹهان اور مغل مرهٹے سکهہ اور انگریز باري باري سب ملک کے مالک هوا مگر گانوں کے گروہ جیسے تهے ویسے هي رهی شورش اور فساد کے دف

اُن حاکموں ہي کي ذات پر جملہ کارو بار انتظام کے منحصر ہوتی ہیں اور منو کے زمانہ کے موافق اب جنگي قسمتیں نہیں رہیں اور عدالتیں بهي اگر ہوتي ہیں تو دارالسلطنت میں ہوتي ہیں اور کہیں نہیں ہوتیں *

لیکن اِن تمام تبدیلیوں میں گانوں کا انتظام اب بهي بدستور سابق موجود ہی صرف یہي ایک شی ہی جسمیں کچهہ خلل نہیں اور اِن کے ہي اجتماع سے بڑي بڑي سلطنتیں ہندوستان کي بني ہوئي ہیں *

گانوں کے انتظام کا بیان

گانوں ایک ہموار خطہ زمین کا ہوتاہی اور اُسکي وسعت مختلف ہوتي ہی جس میں ایک متفق گروہ بستا ہی حدیں اُسکي نہایت صحیح اور درست معین ہوتي ہیں اور اُنکي حفاظت اور نگہباني نہایت تعصب اور احتیاط سے کیجاتي ہی اور اس میں زمین ہرقسم کي ہوتي کہ آراضي مزروعہ اور غیر مزروعہ اور قابل زراعت اُفتادہ اور ایسي کہ اُس میں زراعت نہو سکی ہوتي ہی اور یہہ سب آراضي بہت سے حصوں (کهیتوں) میں تقسیم ہوتي ہی جنکي حدیں اُسي درستي اور احتیاط قائم ہوتي ہیں جیسے کہ گانوں کي حدود ہوتي ہیں اور اُن حصوں کے نام اور اوصاف اور وسعت اُس گروہ کے حساب کتاب کي کتابوں میں تفصیل مندرج ہوتي ہی اور وہ سب کا سب گروہ گانوں کي حدود کے اندر بستا ہی اور وہ بستي ہندوستان کے اکثر حصون میں خندق یا چار دیواری یا ایک مستحکم گڑهي سے گهري ہوئي ہوتي ہی *

گانوں کے باشندوں کے حق حقوق

ہر ایک گانوں کے باشندے اپنے گانوں کے کارو بار کو آپ ہي انجام دیتے ہیں چنانچہ اپنے آپس میں لوگوں پر اُس محاصل کو پهیلا کر جو سرکار مقرر کرتي ہی جمع کرتے ہیں اور کل یکمشت رقم کے سرکار میں داخل کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور پولس کا انتظام بهي رهي

محاصل کے وصول کرنے کي آساني کے لیئے ملک کي تقسیم

منونے محاصل کے بآساني وصول کرنے کے لیئے جو ملک کي تقسیم اسطرح پر کي تهي کہ دس دس گانوں اور سو سو اور هزار هزار گانوں کے حاکم هوا کریں منو † کي ان قسمتوں کي علامتیں اب بهي خصوصاً ملک دکهن میں پائي جاتي هیں لیکن جو قسمت کہ ابتک پوري بدستور پائي جاتي هی اور جسکو هم سو گانو کي حکومت خیال کریں وہ آجکل پرگنه هی بلکه پراني سرشته کے حاکم بهي ابتک موجود هیں جو اراضي اور نذرانه سے اپنا حق حاصل کرتے هیں لیکن اب وہ گورنمنٹ کے ذي اختیار نوکر نہیں هیں بلکه صرف معاملات متعلقه زمین کے کاغذ درست رکهنے پر متعین هیں (۱) *

یهه بات بالعموم خیال کي جاتي هی کہ یهه افسر مسلمانوں کے تسلط کے بعد بالکل بیکار هوگئے لیکن یهه افسر جو هندوؤں کي هر اور شے کیطرح موروثي ٹهرگئی اور اُنکے عهدوں میں وراثت جاري هوگئي تو هندو راجه اور مسلمان بادشاہ دونوں نے اُنکو اُس کام کے پورا کرنے کے لایق نه سمجهه کر یهه بات مناسب دیکهي هوگي کہ اپنی کام کے انتظام کے لیئے اور نئی افسر اپني پسند کے موافق مقرر کریں *

بالفعل هندو راجاؤں کے ملک بهي بڑے بڑے ضلعوں میں دقت کے دور کرنے کے لحاظ سے تقسیم هیں اور اُنکي بهي پهر تقسیم در تقسیم کي گئي هی راجه بڑے بڑے ضلعوں میں حاکم مقرر کرتا هے اور وہ حاکم اپنے ماتحت چهوٹے حصوں میں اپنے نائب مقرر کرتے هیں *

---

† محاصل کے اس بیان پر اکثر طول طویل شرحیں ایسي هیں کہ عموماً مطلب کے سمجهنے میں کچهه اُنپر حصر نہیں هی اسلیئے همنے اُنکو تتمه میں ایک جگه لکهه دیا هی اور هر ایک پر نشاني حروف ابجد کي لکهي هی جس سے معلوم هو کہ فلاں فقرہ فلاں مقام کي شرح هی *

نہو نے کي وجهه خود کامي اور فعل مختاري ٹهرائي جاسکتي هی ان دونوں میں همسري اور رقابت هوئي اِسکے بہت بڑے اثر ظاهر هوتے لیکن جو رعب داب برهمنوں کو علم اور قانون پر اُنکي قوم کا قبضه هونے سے حاصل هی اُسکا اثر ان فقیروں پر بهي مثل اور هندوؤں کے هوا اور جبکه اِن فقیروں نے منو کے مجموعه کو اور اپنے ملکي رسومات کو تسلیم کیا تو وه برهمنوں کے رتبه سے انکار نہیں کرسکے جس پر برهمنوں نے اپنے آپ کو اپني تحریروں کے حواله سے پهونچایا *



باب دوسرا

حکومت کي تبدیلیوں کا بیان

منو نے جو طریق حکومت کا بیان کیا هی اُس سے زمانه حال کے هندوؤں کي حکومت میں کچهه اس سبب سے کوئي فرق نہیں هوا که ...ازاں دانائي اور دور اندیشي کسي قسم کي معقول تبدیلیاں اُس میں ...ی گئي هوں بلکه منو کے طرز حکومت کے قواعد کے پورا پورا برتنے میں ...فلت اور چشم پوشي کیجاتي هی اور یقین هے که اُن قاعدوں پر کبهي ...پہلے بهي کوئي حاکم بالکل کاربند نہوا هوگا *

انتظام

...اِس زمانه میں راجه تعداد معینه کے بموجب وزیر اور حسب قاعده ...نہیں رکهتا صرف محکموں کے چند افسر رکهتا هی اُنسے اور اپنے ...ے هر سردار کے معاملوں میں استفسار اور مشوره کیا کرتا هی *

مستحق سمجھتی هیں † *

هندو فقیروں کے بہت سے فرقوں میں قاعدوں کی پابندی سے سستی
هونے اور جوگیوں اور بیراگیوں میں بالکل کسی قاعدہ کے نہونے کا سبب
یہہ هی کہ هندوؤں میں کوئی ایسا مذهبی سرگروہ نہیں هی جسکی
سب اطاعت کرتے هوں اور یہی سبب هی کہ بہت سے شریر اور خا
جنگوں سے ناڈگوں کے گروہ بن جاتے هیں ‡ *

اسی وجہہ سے یہہ فرقی فقیروں کے آزاد رهے هیں اور یورپ کی طر
مذهبی حکومت کے تحت میں نہیں آئے اِن فرقوں اور برهمنوں میں اتفا

---

† کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۹ کو دیکھو یہہ بیان پرا
ولسن صاحب کے جواب مضمون میں سے جو کتاب مذکور کی جلد ۱۶ اور ۱۷ م
مندرج هی اور کچھہ وارڈ کی کتاب اور کچھہ اسٹیل صاحب کی کتاب کے تتمہ م
جو هندوؤں کی ذاتوں کی تبدیلیوں کے بیان میں هی لیا گیا هی

‡ اسی قسم کی سستی یعنی قواعد کی پابندی میں کاهلی مختلف زمانوں م
عیسائی فرقوں میں بھی تھی جسکے سبب سے پوپ اور مذهبی کونسلوں کے اِس معا
میں دست اندازی کرنے کی ضرورت هوئی *

گرجوں کے انتظام کے شروع زمانہ میں سارا بیٹیز فرقہ فقیروں کا کسی عبادتخ
سے تعلق نہیں رکھتا تھا نہ کسی کی اطاعت میں تھا بلکہ ملک میں هرقسم
بدمعاشی کرتا هوا خیرات سے بسر اوقات کرتا پھرتا تھا اور یہہ آزادی اُسکو نویں ص
کے اندر تک حاصل رهی کیونکہ اُسوقت تمام فقیری کا دم بھرنے والوں کو خا
خاص عبادتخانوں کا رکن هونے پر مجبور کیا گیا بلکہ عبادت خانوں سے علاقہ ر
والے بھی جب تک کہ اُنکی روک ٹوک حکومت سے نہیں کی گئی ایسی هی آوار
میں زندگی بسر کرتے تھے عیسائیوں میں بھی جب تک سنہ ۱۲۱۵ ع میں پوپ انوس
تیسرے نے بندش نہیں کی تھی هندوؤں کی طرح اِس معاملہ کا کوئی سردهرا نہ
کے سبب سے بہت سے فرقہ فقیروں کے هوگئے تھے *

اور جیسوئیٹس فرقہ اب تک بہت سی تجارت کرتا تھا اسی فرقہ کا فقیر
دعوے مٹانے میں یہہ تجارت ایک بڑی قوی حجت ٹھہرائی گئی اور گنوی
صدی کے آخر تک اُن میں سے بعضی فرقہ ایسے تھے کہ وہ اُن لوگوں کو بھی
گروہ میں شامل کرلیتی تھے جو عہد و اقرار تو کرلیتے اور لباس فقیری کا پہنا
تھے مگر دنیا داروں میں رهتے اور پیشہ بھی کرتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ بھی
هو جاتے تھے جو جورو بچہ رکھتے تھے *

نہایت مرتاض اور عابد بتلاتے هیں اور کچھہ کسي کے لالچ سے نہیں بلکہ صرف اپني بزرگي کي شہرت دینے کیواسطے دھوکا دهي اور فریب کام میں لاتے هیں یہہ لوگ ایسے هوتے هیں کہ کسي حکمت سے جسکا حال ابهي تک معلوم نہیں هوا کئي کئي منت تک زمین سے چار فٹ بلند معلق رهتے هیں اور ظاهر میں بجز اسکے اور کوئي سہارا نہیں هوتا کہ وہ ایک ترسول کي نوک پر ایک هتیلیکا هلکا سہارا لگائی رهتی هیں اور اُسي هاتهہ کي اُنگلیوں سے مالا پهراتے جاتے هیں † *

گسائیوں میں بعضے آدمي عالم بهي هوتی هیں اور هوتے هیں جنمیں سے اکثر نہایت شایستہ اور نیک مذهب کے پابند هوتے هیں اور بہت سے بڑے رتبہ والے سوداگر هوتے هیں اور بہت سے بیبهیا بے باک بهکاري اور بہت سے نالایق اور آوارہ اور هر قسم کے عیب دار هوتے هیں اِن لوگوں کو اِس لالچ سے اِس پنتهہ کے اختیار کرنے پر رغبت هوتي هی کہ اُسی کاهلي اور سستي سے زندگي بسر کرنے کا موقع حاصل هو جو فقیري میں هوتا هی بشن کے ماننے والے فقیر نہایت عمدہ ادب اور لحاظ کرنے کے قابل اور شب کے ماننے والے بڑے عیب دار اور بد هوتے هیں هندوؤں کي فہم وفراست اِس معاملہ میں بہت اچهي هی کہ جو فقیر جسقدر بیہودہ اور لغو مجنونانہ حرکتیں کرتے هیں اُسیقدر اُنکي قدر و منزلت اُنکے دل سے بڑهتي رهتي هی *

بشن کے ماننی والے فقیر اپنے گرو کي ایسي بڑي تعظیم کرتے هیں کہ ... میں نہیں آسکتي چنانچہ بنگالہ میں اُن میں سے بعضی اپنے گرو کو نہایت اعلی درجہ والا بلکہ خداے تعالے سے بڑہ کر تعظیم اور ادب کا

† حالات ایشیا کي تحقیقات کي کتاب کي جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۶ میں پرانسرولسن صاحب نے اِس قسم کے ایک فقیر کا نہایت صحیح حال لکها هی جسکو ایک معتبر آدمي نے بچشم خود دیدہ ایشیا تک سوسئیٹي کے مارچ سنہ ۱۸۲۹ ع کی جنرل میں مشتہر کرایا هی *

ان کي صفت خاص يهه هي که يهه لوگ اپنے مذهب کي ترقي کيواسطے
هتيار نهيں اوٹهاتے بلکه اُجرت پر ملک کے سرداروں کي خدمت کرتے هيں
اور عموماً ستمگار اور عياش مگر بڑے بهادر هوتے هيں اُنکے بازوؤں پر بهبوت
ملا هوتا هے اور لنبي لنبي ڈاڑهيوں اور لنبي لنبي اور گندهي هوئے بالوں سے
جنکو بڑي حکمت سے بڑها اور موڑکر سرپر پگڑي کيطرح لپيٹ ليتے هيں
ان جنگ جو فقيروں کي عجيب صورت بنجاتي هے جب اُنکو کوئي مزدوري
پر نهيں رکهتا تو اُنکي بڑے بڑے غول ملک کو لوٹ کهسوٹ کر سامان
معيشت مهيا کرتے پهرتے هيں پهلے وقتوں ميں انگريزوں کے ملک پر ان
قزاقوں نے کئي بار يورش کي اور خوب لوٹا ليکن يهه مسلح فقير بجاے اسکے
که تهوڑے تهوڑے جمع هوکر يا کسي ملک کي لڑائي ميں کام آنے کيواسطے
جمع هوويں کبهي کبهي بهت کثرت سے جمع هوجاتے هيں اور جب که اُن
ميں کے دو مخالف فرقوں کا کهيں مقابله هوجاتا هي تو اکثر بڑي خونريزي
هوتي هي چنانچه سنه ۱۷۶۰ ع ميں هردوار کے بڑے ميله ميں ايک بڑا
تنازعه بلکه ايک بڑي جنگ شب اور بشن کے معتقدوں ميں واقع هوئي جس
ميں اُس مقام پر اٹهارہ هزار آدميوں کا کهيت هوا † بلاشبهه يهه تعداد بهت
مبالغهسے بيان کي گئي هي ليکن بهر حال اس بيان سے اُس کثرت کا خيال
دل ميں بندھ جاتا هي جس کثرت سے طرفين کے ناگے لڑے هونگے *

ايک جماعت گشائيوں کي جو شب کے معتقد هيں جوگي کهلا
هيں (ملاحظه کرو باب پانچ کو) اور دهيان گيان اور حبس نفس اور ا
پکهنڈونسي جوگي خدا کے ساتهه وصل هوجانے کا اراده رکهتے هيں اور اُ
ميں جو نهايت ذليل هوتے هيں وه خرق عادات دکهانے کے حيله کر
هيں اور بعضے اُن ميں سے قلندر پيشه هيں بندر نچانے اور ڈگڈگي بجا
اور اور تماشے دکهانے اور شعبده بازي اور اور هتپهيريوں سے لوگوں کے د
بهلاتے هيں اور ايک اور قسم گشائيوں کي ان سے بهي زياده مشهور هے وه اپ

† کپتان ريپر صاحب کا قول ديکهو جو درباب تحقيق ايشيا کے لکهي هي .
جلد دوسري صفحه ۴۵۵

خطرہ اپنے اوپر گوارا کرتے هیں اور اس سے بهي زیادہ بڑا اندیشہ جنگلي اور شکاري جانوروں کا اپنے اوپر گوارا کرتے هیں † *

بہت کم فرقے سخت قول قسم کے پابند هوتے هیں اور عبادت خانوں اور عام رت جگوں یا اور رسومات میں بهي شریک نہیں هوتے بہت سي حالت تجرد میں اوقات بسر کرنے کے پابند هوتے هیں اور بہت سے فرقے اپنے چیلوں کو شادي کرنے اور دنیا داروں کي طرح رهنے سہنے کي اجازت دیتے هیں اور ایک فرقہ جو کنهیاجي کے بالی پن پر نثار هوتا هی وہ اپنا فرض سمجهتا هی کہ عمدہ عمدہ کهانے کهاوے اور اچهے اچهے لباس پہنے اور هر ایک قسم کي ایسي کیفیت اور حظ اوٹهاوے جو گناہ سے خالي هو اس خصلت سے اُسکا معتقدوں پر رعب داب کچهہ کم نہیں هوجاتا بلکہ اور زیادہ هوتا هی اس فرقہ کے لوگوں کو اسطریق پر اوقات بسر کرنے کے واسطے سارے سامان افراط سے میسر آتے هیں مگر بعضے فرقے مذکورہ بالا فرقوں سے بہت مختلف هوتے هیں اور وہ وہ فقیر هوتے هیں جو اپنا ایک هاتهہ یا دونو هاتهوں کو جب تک خشک هوکر قایم اور بیحس و حرکت نہوجاوے اور ناخن نہ بهڑ جاویں اوپر کو اوٹهائے رکهتے هیں اور ایک وہ فقیر هوتے هیں جو کانٹوں پر سوتے هیں اور دوسرے وہ هوتے هیں جو همیشہ چپ چاپ رهتے هیں اور ایسے بهي هوتے هیں جو خوا مخواہ اپنے اوپر طرح طرح کي تکلفیں گوارا کرتے هیں اور تهوڑے ایسے بهي هوتے هیں جو هر طرح کي غلاظت اور پلیدي اختیار کرتے هیں اور اپني صورت کي وحشت اور حقارت سے یا اعضا میں چهریاں مارنے سے لوگوں کو خیرات دینے پر مجبور کرتے هیں *

بعضے بالکل برهنہ اور بعضے بہت کچهہ برهنہ پهرتے هیں اِنکو ناگے کہتے هیں یہہ گروہ کے گروہ هزاروں هوتے هیں اور اپنے اپنے سردار رکهتے هیں

† وارڈ صاحب اپني کتاب کي تیسري جلد صفحہ ۳۲ میں جو هندوؤں کے حالات میں هی لکهتے هیں کہ جزیرہ ساگر کے ایک مقام میں همکو خبر ملي هی کہ ایسے دو مزدوروں کو تیس مهینے کي مدت میں شیر لیگئے

هوتے هیں اور ملک کے کسي گوشہ میں پڑے رهتے هیں اور بعض فرقہ کے
اِسقدر آدمی هوتے هیں کہ کل هندوستان میں پهیلے رهتے هیں *

اکثر فرقوں کے پاس دهرم شالی وغیرہ سکونت کے واسطے موجود هیں
اور بعض صورتوں میں دهرم شالوں کے خرچ کے واسطے جاگیریں بهي
مقرر هوتي هیں اور دیندار لوگوں کي امداد سے اور اُس روپیہ سے جو
بهیک مانگ کر جمع هوتا هے اور اکثر صورتوں میں تجارت سے جو کبهي
کبهي علانیہ اور اکثر پوشیدہ کیجاتي هی اُنکو اور زیادہ آمدني کا ذریعہ
هوتا هی سب دهرم‌شالے ایک مهنت کے تحت میں هوتے هیں اُس مهنت
کو اُسکے گروہ کے لوگ یا اور مهنت مقرر کرتے هیں اکثر یہہ مهنت موروثي
هوتا هی اور اُسکو پهلا مهنت اپنا جانشین مقرر کر جاتا هی جب تک
ایک دو برس تک امتحان نہیں لیا جاتا کسي کو کسي فرقہ میں داخل
نہیں کیا جاتا جو شخص چیلا هونا چاهتا هی اُسکو کوئي خاص گرو اپنا
چیلا کرلیتا هی جسکے اکثر بہت سے ایسے هي اور بهي چیلی هوتے هیں
اور سب چیلے گرو سمیت مهنت کے مطیع هوتے هیں بنگال کے ایک
فرقہ میں مرد عورت کو ایک دهرم شالہ میں ایک جگہہ رهنے کي اجازت
هی مگر بہت سے قول قسم پاک دامني کے لے لیئے جاتے هیں *

بہت سے گسائیں جو دهرم شالوں سے متعلق هوتے هیں وہ اپني
بہت سي زندگي آوارہ گردي اور بهیک مانگنے میں بسر کرتے هیں اور
بعضی گسائیں بالکل زندگي آوارہ گردي هي میں بسر کرتے هیں اور کهیں
ٹهور ٹهکانا نہیں هوتا بعضے اس حالت میں بهي مهنت کے تابع هوتے
هیں اور بعضے بجز ایسے قاعدوں کے جو خود اپنے ذمہ لگالیتے هیں بالکل
آزاد اور خود مختار هوتے هیں لیکن اِنمیں سے بعضے نہایت جفاکش
هوتے هیں خصوصاً وہ جو بیابان جنگلوں میں چلے جاتے اور بالکل انسانوں
سے جدا هوکر بیٹهہ رهتے هیں اگر کوئي مخبر اُنکي خبر نہ لے تو قحط

طرح کا فرق اور امتیاز ذات کا باقي نہیں رہتا چنانچہ برھمن اپني
مقدس ڈورے یعني جنیؤ کو توڑ ڈالتے ھیں اور چھتري اور بیش اور شودر
بھي فقیروں کے کسي فرقہ میں داخل ھونے کے بعد ذات سے انکار کر
دیتے ھیں اور اُس فقیري کے نئے فرقہ کے سب کے سب برابر اور یکساں رکن
ھوجاتے ھیں پرافسر ولسن صاحب یہہ خیال کرتے ھیں کہ اس نئي
انوکھي قسم کے بیباک اجتماع کا ایجاد چودھویں صدي کے آخر میں
ھوا ھی *

اس قسم کے گروہ جو یورپ میں ھیں اور وہ جن قاعدوں اور درستي
سے اوقات بسر کرتے ھیں ھندوستان کے یہہ گروہ ویسے نہیں رہتے اور انمیں
مبہم اور آسان علامتیں ایک دوسرے اور عام انسانوں سے امتیاز ھونے کي
نہیں ھیں بلکہ اُن کا کوئي عام نام بھي نہیں ھوتا اگرچہ سارے فرقے
گسائیں کے نام سے پکارے جاتے ھیں لیکن یہہ ایک خاص فرقہ سے منسوب
ھونا چاھیئے البتہ وہ اپنے لباس کے فرق سے پہچانے جاتے ھیں کیونکہ
وہ کپڑونمیں سے کوئي کپڑا مثل پگڑي اور انگوچھے کے، میلے رنگترے کے
رنگ کا (یعنے گیروا) باستثناء چند کے جو بالکل برھنہ ھوتے ھیں رکھتے
ھیں سب کے سب بچنوں کے پابند ھوتے ھیں اور سب خیرات لیتے ھیں
اگرچہ سب مانگتے نہیں *

جستدر حالت اُن سب فرقوں کے بیان کیئے گئے شاید اِس سے زیادہ
اور نہوں لیکن اکثر اِنمیں سے ایسے بھي ھونگے جنکے اور بھي کچھہ حالات
ھونگے ھر فرقہ اپنے گرو یعني روحاني تعلیم کرنیوالے کي خو بو حاصل کرتا
ھی اور اُسیکے مسائل کا پابند رہتا ھی اِن ھي فرقوں کے بانیوں میں بڑے
بڑے فرقوں کے باني ھوئے ھیں اور چیلوں کي کثرت کي وجہہ سے مسائل
بلکہ گسائیوں کے اپنے اصلي حقیقت پر قائم نہیں رہے تعداد اُن فرقوں کي
بہت مختلف ھی چنانچہ بعضے فرقہ میں بہت تھوڑے ایسے آدمي

کسي خاص طریقه کے اُنکے پاس جمع رهتے هوں چنانچه قدیم عیسائیوں میں جو تنها درویشوں کے بڑے بڑے ایسے فرقے بنگئے جو خانقاهوں میں رهتے هیں اُنکي بنیاد اِسیطرح پر پڑي تهي *

ان مذهبي مباحثه کرنے والوں کے گروه کے رفته رفته چیلے هونے لگے هونگے اور وه برهمن تو نهونگے مگر ایسي قوموں کے لوگ هونگے جنکو علوم دینکي تحصیل کرنے کي اجازت هوگي اور هر شخص جسکا پیرو هوتا هوگا اُسکے طریق کا پابند رهتا هوگا معلوم ایسا هوتا هی که ان جلسوں کي یهه نوبت سکندر اعظم کے زمانه تک پهونچ چکي تهي چنانچه یوناني قدیم مورخوں کي تحریروں سے ثابت هوتا هی که اُنمیں سلسله فقیري کے جیسے که اب موجود هیں بهت کچهه قایم هوگئي تهے † اگر یوناني مورخوں کي شهادت کو هم کافي نسمجهیں تو اسباب کے دریافت کرنے کا کوئي اور طریقه نهیں که کس زمانه میں وه مجمع ایسے مذهبي فرقه هوگئے که اپنے اپنے طریق جداگانه پر قایم هوئے کسي فرقه کي بنیاد کي نهایت قدیم تاریخ جو هندوؤں کي کتابوں میں ملسکتي هی سنه عیسوي کي آٹهوین صدي هی جو فرقا اب موجود هیں اُنمیں سے تهوڑے هي سے فرقه ایسے هیں جو چودهویں صدي سے پہلے کے هیں ‡ بعضے فرقوں میں اب بهي صرف برهمن هي هیں اور ان فرقوں میں سے بعضوں کو اب بهي اُن اصل برهمنوں کا نمونه سمجها جاسکتا هی جنکا بیان هم ابهي کرچکے هیں مگر بهت سے فرقوں کي مقدم پهچان یهه هی که جب کوئي اُنمیں داخل هوتا هی تو کسي

† اس کتاب کے تیسرے تتمه کا ملاحظه کرو اُسي موقع سے معلوم هوتا هی ان مجمعوں میں ایسے لوگ شامل تهے جو وه کفارے ادا کیا کرتے تهے جنکا ادا ک برهمنوں کي زندگي کے تیسرے درجه میں برهمنوں پر لازم تها برهمن تیسرے در میں تنهائي اور خاموشي کے پابند هوتے هیں

‡ منو کے مجموعه کے باب ۵ اشلوک ۸۹ میں جو یهه حکم مندرج هی که پهدینوں کي کریا کرم نهوگي جو بید کے خلاف پوشاک پهنینگے اُس سے یهه مراد جاسکتي هی که منو کے زمانه میں بهي ایسے فرقه موجود تهے

ذاتوں کا اثر قوم کي ترقي کے لیئے اگر چہ بہت سا مضر هی لیکن لوگوں کے کار و بار میں ایسا بڑا مخل نہیں هی جیسا کہ یورپ کے مورخ خیال کیا کرتے هیں دنیا کا کوئي حصہ ایسا نہیں جسمیں حالات کي تبدیلیاں ایسي یکایک اور حیرت انگیز هوں جیسے کہ هندوستان میں هوتي هیں چنانچہ پچھلے پیشوا (یعني مرهٹوں کے راجہ) کے مختلف زمانوں میں دو ایسے وزیر اعظم تھے جنمیں سے ایک تو مندر کے پوجاري کا خادم یا گویا تھا اور یہہ دونوں ذلیل پیشہ هیں اور دوسرا وزیر اصل میں مرهٹہ تھا اور جیپور کے راجہ کا وزیر نائي تھا اور هلکر کے راج کرنیوالے خاندان کي سلطنت کا باني گڈریا تھا اور سندهیا کے راج کا باني خدمتگار اور یہہ سب شودر هي تھے مرهٹوں کے ملک میں جو بڑا خاندان راستیا کا هی اُسنے اول تو وہ پیشہ اختیار کیا جسپر برهمن بالطبع راغب هوتے هیں اور بعد اُسکے بڑے ساهوکار هوئے آخر کار بڑے سپاهي اور سپہ سالار هوگئے اور اور بھي بہت سي ایسي هي مثالیں عزت اور امتیاز حاصل هونیکي دي جاسکتي هیں خاص پیشہ وروں کي حالت میں بہت کم تبدیلي ظهور میں آتي هی لیکن جس شخص نے نہایت وضاحت سے سارے خط و خال درست کرکے هندو کي تصویر اهل یورپ کے طور پر بنائي وہ لوهار تھا *

فقیروں کے فرقوں کا بیان

ان فرقوں کے قائم هونے سے یہہ کہا جاسکتا هی کہ ایک نئي ذات نے رواج پایا هی *

منو کے مجموعہ کے قاعدوں کے بموجب ایک برهمن ترک دنیا کي مصیبتوں سے گذرکر اپني زندگي کے چوتھے درجہ میں رسومات کي پابندي سے آزاد هو جاتا هی اور اپني باقي عمر دهیان گیان میں صرف کرنیکا مجاز هوتا هی غالباً ایسي حالتوں کے آدمي مذهبي مسائل پر بحث و مباحثہ کرنیکي غرض سے جمع هوگئے هونگے اور اُنمیں سے جو بڑے فہم و فراست والے هونگے اُنهوں نے ایسے معتقد اکٹھے کر لیئے هونگے جو بلا پابندي

کیا جاتا هے مگر جب تک که ذات کسي بڑے جرم یا مدت تک مسائل مذهبي سے انحراف کرنے کے سبب سے نجاوے همیشه کفارہ ادا کرنے سے پهر حاصل هو جایا کرتي هے اور اُسکے دوبارہ حاصل هونے کے طریقه بهت آسان هونگے کیونکه ذات کے جاتے رهنے کے اثر اب لوگوں میں بهت کم ظاهر هوتے هیں بے شک ذات کا جاتا رهنا وقوع میں آتا هے اور انگریزي عدالتوں میں بطریق ناجایز ذات میں سے خارج کرنے کي نالشیں بهي دایر هوتي هیں مگر میں مدت تک هندوستان میں رها مجهکو یاد نهیں آتا که مینے کبهي ایسا واقعه دیکها یا سنا هو جیسا که مینے ذات کے باب میں بیان کیا *

سب سے بڑي تبدیلي یهه هوئي هی که اب کوئي خاص فرقه خادموں کا نهیں رها مگر اب بهي هندوستان کے جنوب اور اور ضلعوں کے بعض پهاڑي حصوں اور جنگل کے ضلعوں میں ایک قسم کے غلام جنکو هالي کمیرے کهتے هیں هوتے هیں یهه ممکن هی که یهه لوگ قدیم شودروں کا بقیه هوں لیکن اور سب ضلعوں میں تمام فرقے آزاد هیں اِنمیں سے لونڈي غلام مستثنی نهیں کیونکه وہ هر فرقه کے ایسے لوگوں میں سے جو بسبب کسي خاص حالت کے غلامي کي حالت میں آجاتے هیں هوتے هیں *

اگرچه خیالي نسب نامه بنانیوالے یهه کهیں که خالص نسل کے شودر اب باقي نهیں رهے لیکن پهر بهي بهت سي قسم کے لوگ شودر مانے جاتے هیں بلکه برهمن بهي اُنکو شودر تسلیم کرتے هیں مثلاً مرهتے سب شودروں میں سمجهے جاتے هیں شودر کا مناسب پیشه آجکل کاشتکاري خیال کیا جاتا هی مگر شودر اُسي پیشه پر اکتفا نهیں کرتے کیونکه بهت سے سپاهي بهي هیں اور کایتهه جنکو نوشت و خواند اور اور کار و بار میں برهمنوں کا همسر بیان کیا گیا هی کم سے کم بنگال میں خالص شودر هیں جنکا پیشه لکهنے پڑهنے کا اُنمیں قدیم سے چلا آتا هی † *

---

† کتاب تحقیقات حالات ایشیا کي جلد ٥ صفحه ٥٨ میں کالبروک صاحب قول ملاحظه کرو

اُن فرقوں کا بیان جو آمیزش سے پیدا هوگئے

وہ نہایت کمتر فرقہ جو منو کے زمانہ میں موجود تھی اب اُنکی جگہہ پر بہت سي ایسي قومیں قایم هوگئي هیں کہ اُنکي گو نسل نامعلوم هی لیکن باوجود اِسکے یہہ خرقی بہ نسبت قدیم فرقوں کے اپنے تفرقہ کو زیادہ اهتمام سے قایم رکھتے هیں چنانچہ آپسمیں نہ وہ کھاتے هیں اور نہ شادي کرتے هیں اور نہ عام رسموں میں شریک هوتے هیں پونا کے قرب و جوار میں جہاں وہ بہت کثرت سے نہیں هیں اُنکي ذاتیں مختلف قریب اَسّي پچاس کے هیں † اکثر صورتوں میں ذاتیں پیشونکي مطابق هوتي هیں مثلاً ایک ذات سنہاروں کي هی دوسري لوهاروں کي و علی هذالقیاس یہہ قاعدہ منو کے طریقہ کے مطابق هے کیونکہ اُسنے هر دوغلہ فرقہ کے واسطے موروثي پیشہ مقرر کیا هی *

ذات کے قواعد کي تعمیل بہت هي زیادہ سخت هے مگر بنیاد اُنکي صرف وهم و خیال پر هی مثلاً اگر کوئي کمتر ذات کا آدمي کسي بہتر ذات والے کے چوکے میں قدم بھي رکھدے تو وہ رسوئي والا کھانے کو فی الفور نامل پھینک دیتا هے گو اُسکو مقدور اور غذا حاصل کرنے کا نہو *

ذات کے جاتے رهنے کي کسیقدر تعبیر اسطرح پر کي گئي هے کہ گویا وہ جیتے جي کي موت هے چنانچہ جب آدمي ذات سے خارج هوتا هے تو وہ حقِ وراثت اور معاهدہ اور گواهي دینے کے حقوق سے هي محروم نہیں هو جاتا بلکہ لوگوں کي هرطرح کي آمدورفت سے اور شہري هونے کے حقوق سے بھي خارج هو جاتا هے وہ اپنے باپ کے گھر میں بھي نہیں جانے پاتا اور اُسکے قریب کے رشتہ دار اور کنبہ والے اُس سے ربط و ضبط نہیں رکھتے اور اِس زندگي میں اور عاقبت میں بھي جو مذهب کے ذریعہ سے راحت و تسکین حاصل هوتي هے اُن سب کي توقع سے محروم

---

† سیکّس صاحب کي کتاب کے دیباچہ کا صفحہ ۴۱ جو مشتمل هے اوپر بیان ذاتوں اور رسوم مختلف هونے هندوؤنکي ذاتوں کے

یهه صاف ظاهر هی که برهمنوں نے جو امور دنیوي کي پیروي کي
تو ضرور هی که أنکا مذهبي رعب داب کسیقدر جاتا رهی پس ایک
بڑے مستند مورخ † نے بیان کیا هی که کم سے کم گنگا کے قرب و جوا
کے ضلعوں میں برهمنوں کے مذهبي اختیار جاتے رهی هیں أنمیں پنڈ
بهي کوئي کوئي شاذ و نادر هی اور أنکي تعظیم و تواضع آو بهگت بهت
کم رهگئي هی کنبوں اور لوگوں کو ایمان دهرم کي باتیں سیکهانے میں بهي
گوشائیں اور اور قسم کے فقیروں کے فرقه أنکے قایم مقام هوگئیے هیں ‡

مگر بنگاله میں اب بهي دنیا داروں کے نزدیک وه بڑے واجب‌التعظ
اور خدمت اور رعایت کے مستحق هیں § اکثر مندروں کي خدمت ا
پوجا پات کرانا اب بهي أنهي کے اختیار میں هی اور هندوستان کے بعض
حصوں میں أنکي مذهبي عظمت اور حکومت میں کچهه بهي خلل
نهیں معلوم هوتا یهه حال مرهٹوں کے ملک میں تو بیشک هی ا
مغربي هندوستان میں بهي معلوم هوتا هی || أنکي تعداد اور آسودگ
اور مرتبه کے سبب سے دنیوي دبدبه أنکو تمام ضلعوں میں حاصل ه
لیکن جهاں کهیں برهمنوں کا دیني اختیار باقي بهي هي وهاں بهي لوگوں ک
دلي رغبت أنکي آؤبهگت کیطرف سے خصوصاً راجپوتوں میں بهت
هوگئي هی اور اس سے بهي زیاده مرهٹوں میں بهي یهي بات هی
ابهي تک یهه بات نهیں بهولی هیں که هماري بجاے هماري حکومت
میں وه لوگ دخیل هوگئیے هیں جو فنوں سپه گري میں کچهه رتبه نه
رکهتے اور اوصاف سپه گري مرهٹوں کے نزدیک ایسي شے هیں که اُن
کے باعث انسان مستحق حکومت کا هوتا هی *

---

† کتاب تحقیقات حالات ایشیا کي جلد ۱۷ صفحه ۳۱۰ و ۳۱۱ میں پرا
ولسن صاحب نے جو تحریر کیا هی اُسکو دیکهو

‡ ایضاً جلد ۱۷ صفحه ۳۱۱

§ وارڈ صاحب کي هندوؤں کے حالات کي کتاب کي جلد اول صفحه ۶۸ لغا
۷۶ کو دیکهو

|| ٹاڈ صاحب کي کتاب راجستان کي جلد ایک صفحه ۵۱۱ و ۵۱۲

برهمنوں میں سے جاتي رهیں اگرچه اب بهي بعض آدمي اپني دلي رغبت سے اُن سب طریقوں میں سے جو سب کو برتنے پڑتے تھے کسي طریقه کو اختیار کرتے هیں *

برهمن اب نوکري کرتے هیں اور تمام پیشوں اور تجارتوں میں بهي مصروف پائی جاتی هیں جسقدر برهمنوں کي پرورش بموجب اصلي قاعده کے خیرات سے هوتي هی وه نهایت کم هیں یهه بات عام هی که اُنکو پیشه کاشتکاري اور اس سے بهي زیاده سپاهگري میں دیکها جاتا هی اور جن نهایت ذلیل پیشوں کي اُنکو سخت سزاؤں کے ساتهه ممانعت هی اُنمیں سے گهٹ کر پیشه سے کچهه تهوڑا سا وسوسه سا کرتے هیں اور بعض مقاموں میں اُنکو بهي کرتے هیں † مگر هندوستان کے جنوبي حصه میں برهمنوں کي معیشت کے پیشے لکهنا پڑهنا اور سرکاري نوکریاں هیں عهده وزارت سے لیکر گانو کي پٹوار گري تک بهت سے عهدے اُن هي کے هاتهه میں هیں اور هندوؤں کے قانون کے معنے بتانا اور اور پوجا پات کرانا اور اور بهت سے کام جنمیں لکهنے پڑهنے اور کار و بار کا علم درکار هی ان هي کے حواله هیں *

جن ضلعوں میں مغلوں کا انتظام بخوبي رواج پا گیا تها اُن میں فارسي زبان کی رواج سے سرکاري کام مسلمانوں اور کایتوں کے هاتهه پڑگئی هیں ‡ حیدرآباد دکهن کے نواب کي عملداري کے ضلعوں میں بهي اسي سبب سے برهمنوں کا روزگار کم ره گیا هی مگر باوجود اس کے یهه تسلیم کرنا چاهیئے که منو کے مجموعه کے عمل در آمد کے وقت صرف ایک صلاحکار برهمن اور کئي ججوں اور منصفوں کو حکومت میں دخل هوتا تها اور اب به نسبت اُس زمانه کے دکهن میں هر جگهه برهمن بهت کچهه اختیار رکهتے هیں *

† دیکهو وارڈ صاحب کي هندوؤں کے حالات کي کتاب کي جلد اول صفحه ۸۷ کو
‡ کایتهه شودروں میں سے ایک فرقه هی جنکا ذکر آگے آتا هی

پهلا باب

ذات کي تبديليوں کا بيان

شايد فرقوں کي تقسيم اور کار و بار هي ميں بڑي بڑي تبديلياں مدتو
کے وقت سے واقع هوئي هيں *

چاروں فرقوں کي تبديلياں

چهتري اور بيش بلکه شودر بهي بقول برهمنوں کے معدوم هو گئے
يهه ايک ايسي بات هي که جو لوگ اس سے بهت سي غرض رکهتے هيں
وه کسيطرح قبول نهيں کرتے راجپوت اب بهي علانيه دعوی کرتے هيں که
هم خالص چهتريوں کي نسل ميں سے هيں اور بعضے محنتي فرقے بهي
بيشونسے اسيطرح کے تعلق کا دعوی کرتے هيں مگر برهمن عموماً استقدر
کامياب هوئے هيں که أنهوں نے اور فرقوں کو بيد تک رسائي حاصل کرنے
سے محروم کيا هی اور تمام علوم ديني اور دنيوي کو اپنے هي فرقه پر
مخصوص کرليا هی *

اگرچه برهمنوں نے اپني نسل کو اپنے آپ بلا اعتراض قايم رکها هی مگر
وه اپنے بزرگوں کے طريقه سے بهت کچهه کناره کر گئے هيں بعض باتوں ميں
به نسبت سابق کے وه بهت زياده سخت اور متعصب هيں يعني حيوانوں
کے گوشت کي خوراک † کا استعمال أنکو ممنوع اور کمتر فرقوں سے شادياں
کرنيکي ممانعت هی ليکن اکثر باتوں ميں أنکے طريق ميں بهت سستي
آگئي هی اور زندگي کو چار حصوں ميں تقسيم کرنے کا قاعده اور تما
قيديں جو طالب علموں اور عابدوں اور تارک الدنيا لوگوں پر تهيں اب

---

† خاص هندوستان ميں بعضي ذات کے برهمن بعض قسم کا وه گوشت جو
جگ ميں چڑهايا گيا هو کهاتے هيں اور بعض حالتوں ميں گوشت جايز خوراک هی
ليکن اس قسم کي قرباني دکهن ميں ايسي ناياب هی که غالباً بعضے برهمنوں نے
أسکو ديکها بهي نهوگا

دوسرا حصہ

ہندوؤں کی پچھلے زمانوں کی حالت اور اُن تبدیلیوں کے بیان میں جو منو کے بعد ہوئیں

اگرچہ ہندوؤں نے بہ نسبت اور کسی قوم کے جسکے حال سے ہم واقف ہیں اور ایسی بڑی مدت تک جو کسی اور قوم کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی ہی اپنی رسموں کو قایم اور ثابت رکھا ہی مگر باوجود اسکے یہ نسمجھنا چاهیئے کہ دو ہزار پانسو برس کے عرصہ میں جو اُسوقت سے اب تک گذرا ہی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہی *

اگرچہ اُن تبدیلیوں کا امتیاز کرنا جو مسلمانوں کے سبب سے ہوئی ہیں ہمیشہ ممکن نہیں ہی مگر میں حتی‌المقدور اُنہیں باتوںکا ذکر کرونگا جو اب بھی ہندوؤں میں پائی جاتی ہیں خواہ وہ مذہب سے متعلق ہوں یا حکومت سے یا چال چلن سے *

میں اُسی ترتیب سے بیان کرونگا جو منو کے مجموعہ میں ہی چنانچہ قوموںکی تبدیلیوں سے شروع کرتا ہوں *

بستے هیں اور کسي مذهبي حکومت یا کونسل یا عام سردار کے مطیع اور
ماتحت نہیں هیں اِس پابندي کے قیام کي صورت جسکو اِبتدا میں
حسن اِتفاق پر چھوڑا گیا تھا مختلف سببوں سے هوئي اول اُسکو خدا کا
قانون سمجھکر هکا بکا کر دینیوالي وهمي تعظیم کا هونا هی جو غالباً بعد
کو اُس فرقه کے دل میں بھي بیٹھي هوگي جسکے بزرگوں نے اُسکو ایجاد
کیا تھا دوسرے اِبتداے تعلیم کي سختي اور وہ کفارے جو مذهبي حکم
ے ادا کرنے ضرور هوں اور غالب یہه هی که اُنکي تعمیل راجه کے حکم سے
شاید کرائي جاتي هوگي تیسرے افعال کي پابندي کي قدامت نے بعد
لوگوں کا عادي هوجانا اور عام راے کا غلبه چوتھے قطع نظر اِن سب
سببوں کے اپني قوت کے نگاہ رکھنے اور اپنے قوم کے فائدے کو ملحوظ رکھنے
کے لیئے جسکا خیال جیسا که برهمن کے دلمیں گھر کیئے هوئے تھا کسي اور
کے نہوگا خود برهمن کا اُن دشوار کاموں کي پابندي میں چوکس رهنا مگر
برخلاف اِن قوي سببوں کے برهمنوں کے قواعد مذهبي کي پابندي بتدریج
زوال پذیر هوتي چلي آئي هی چنانچه جن معاملوں میں ترغیب بہت
بڑي هی یا جہاں کہیں اُنکے رعب داب میں کچھه خلل آنیکا کوئي
اندیشه نہیں اُن موقعوں میں برهمنوں نے اپنے مذهبي قواعد کي پابندي
سے غفلت کي هی یہانتک که اُنکي خصلت کے تقدس میں کمي هوتے
هوتے اُنکا اختیار بھي کم هوگیا اور اِسي باعث سے اُنکے اختیار کا بڑا حصه
بہت سے اور فرقوں کے هاتھه میں جا پڑا جنمیں سے بہت بڑے بڑے فرقے
سادهوں اور سنتوں کے بنے هوئے هیں *



برهمنوں کي حیرت انگیز باتوں کا بیان

اِس مجموعۂ پر بهیثت مجموعي نظر ڈالنے سے همکو برهمنوں کے متعلق دو عجیب باتیں دیکهنے سے جنهوں نے اِس مجموعه کو بنایا نهایت حیرت هوتي هی اُنمیں سے ایک تو حیراني کي بات یهه هی که اُنهوں نے هر قسم کي عام پرستش اور مذهبي رسومات میں پیشوا هونے کے کام کو کچهه بهي قدر و منزلت کا کام نه سمجها اُس عزت اور توقیر پر لحاظ کرنے سے جو دین کے خادموں کو اهل دنیا اور خدا تعالی کے درمیان میں وسیله هونے سے حاصل هوتي هی اور اُس قدرت اور اختیار پر خیال کرنے سے جو دیوتاوں کي آواز سنانے اور اور فریب کي باتوں کے کرنے سے حاصل هوتا هی معلوم هوتا هی که برهمنوں کو جو حکومت ظاهري پر مدت سے قبضه رکهنے کي وجهه سے اِطمینان حاصل تها اُسکے سبب سے رعب داب کے ایسے بڑے ذریعوں سے غفلت هوگئي هوگي مگر یهه کسیطرح خیال میں نهیں آسکتا که قدیم مجموعه میں جسکا اصلي مقصود برهمنوں کے اختیار و قوت کو مستحکم اور پائدار کرنا هی ایسا برخلاف حکم هو *

اس غفلت کے اثر بهي غور کرنے کے قابل هیں اس غفلت سے یه بات ظهور میں آني لازم تهي که پرستش کي تحقیر سے جو بے پروائي اب کثرت سے مروج هی رواج پاوے مگر یهه اور بهي حیرت کي بات هی که باوجود ایسي حالت کے قوموں میں وه پرستش کچهه نکچهه برابر جاري هی اور بعض موقعوں میں مثل تیرتهه اور تهوار کے وه ایسي هی اُس سے ایک عام ولوله لوگوں کے دلونمیں نهایت جوش و خروش پیدا هوتا هی *

دوسري عجیب بات یهه هی که تمام ایسی سخت اور دشوار امور کو جنکا پورا ادا هونا کسي مندر یا عبادت خانه میں ممکن هی زندگي بهر ایک ایسي بڑي قوم کے لوگ جیسي که برهمنوں کي تهی باقاعده کرتے رهے جو بڑے وسیع ملک میں پهیلے هوئے اور اپنے کنبوں سمیت اور باشندوں کیه

إستحکام حاصل هو یا جو تبدیلیاں أنکو کرنی منظور هوں وہ اچھي طرح هوسکیں بناتے تھے اور جبتک وہ راجہ کو نہایت اعلی درجہ کي قوت پر پہنچا لیتے تو وہ اپنے فرقہ کي ایسي شان و شوکت حاصل کرتے تھے جس سے کسیکو رشک و حسد نہووے یا زهد و تقوی سے جو عظمت أنکو حاصل هی أسمیں خلل نہ پڑے برهمنوں کے فرقہ کا یہہ نہایت مضبوط اور قوي إتفاق اور أسکے سبب اور ذریعے هماري قوت إدراک کے قابو میں۔ آنیکي چیز نہیں هیں لیکن اگر هم إس بات پر غور کریں کہ جس زمانہ میں چارلي میں شہنشاہ فرانس کے سوا روم کے کیتهلک فرقہ کے پادریوں کا کوئي سردار یا حاکم نہ تھا اور أنکو علاوہ اور بہت سي باتوں کے ایک إس بات کي ممانعت نہ تھي کہ شادیاں کرکے اولاد حاصل کریں اور اپني اولاد کو اپنا هي کام سیکھاویں تو یہہ حال باساني خیال میں آتا هی جو هم هندوؤں میں دیکھتے هیں جو رسمیں آجکل مروج هیں أنکے اور راجاؤں کے احکامات کے بطور قانون قلمبند هونے سے پہلے کچھہ عرصہ گذرا هوگا اور بعد أسکے مجموعہ کے اندر إس غرض سے أنمیں چپ چپاتي تبدیلیاں کي گئي هونگي کہ جو شایستگي لوگوں کي حالت اور حاکموں کي تدبیروں میں واقع هوئي هو یہہ مجموعہ أسکے مناسب هوجاوے اور پورانے قانونوں میں بھي نئے قانون ملاکر ایک ایسا قدیمي مجموعہ ٹھرا لیا هوگا جسپر کسیکو یہہ شک نہو کہ سارا مجموعہ خدا کا دیا هوا قانون نہیں هی لیکن آخرکار اب مجموعہ کا اصل متن قائم هوگیا هوگا اور أسکے بعد پچھلي تبدیلیوں کو بطور شرح کے أسپر زیادہ کیا هوگا یا بطور ایک علحدہ قانون کے جو کسي ذي اختیار حاکم نے جاري کیا هو داخل کي گئي هونگي *

غرضکہ هر طرح سے ظاهر هوتا هی کہ یہہ مجموعہ أس زمانہ سے مدت کے بعد مرتب هوا هوگا جبکہ لوگ تربیت کے إبتدائي درجوں سے گذر کر کمال کو پہنچ گئے هونگے *

اور متعدد گروه کے هونگے اور سپاهي پیشگي اور فخر کے سبب سے متعلقین یعني تاجروں میں شادي کرنے سے اِس خیال سے باز رهے هونگے که اِس فعل سے اُنکي نسل بگڑ جاویگي اور یهه ایک ایسا خیال هی جو بهتسي یورپ کي قوموں کے دل میں ایسے جوش خروش سے سما رها هی جیسے که ذات کے قاعده کا اثر هندوؤں کے جي میں بیٹهه رها هی اور پوجاریوں نے بهي نسل کے فخر میں اوروں سے گهٹ کر رهنا نچاها هوگا اور ایسي نسل کا خالص قائم رهنا ضروري سمجها هوگا جو مذهبي خدمتوں سے مخصوص تهے مفتوحه قوم جیسا که ایسي حالتوں میں اکثر هوا کرتا هی ایک علحده گروه کي مانند رهي هوگي اول تو وه فتحیابوں هي کے لیئے کهیتي کرتے هونگے بعده اُنکے فتحیابوں نے اپني کسي غرض یا آرام یا فائده کے لیئے اُنکو آزاد باج گزار کاشتکار کردیا هوگا یهانتک تو بجز پوجاریوں کے علحده فرقه هونے کے اور سب ترقي هندوؤں کي جمعیت کي ویسے هي هوئي جیسے قدیم اور متوسط زمانوں میں اکثر قوموں کو پهلے پهل هوئي هی اور قوموں سے هندوؤں کي قوم کا مقدم فرق یهه هی که اُنکے قانون اور قاعدے جیسے ایک خاص حد پر قائم هوئے همیشه ویسے هي رهے اور کسي زمانه آینده میں اُنمیں کسیطرح کي ترقي یا تبدیلي جائز نهیں رکهي گئي اور اُسکے اِس قیام کي وجهه پوجاریوں کا اِتفاق اور اُس اِتفاق سے جو قوت اُنکو حاصل هوئي وه اور اُنکے ظاهري حاکموں یعني راجاؤں سے موافقت معلوم هوتي هی راجا کے احکام خدا کے حکموں کیسي قدر و منزلت رکهتے تهے اور جو کچهه راجه کي زبان سے نکلتا تها وه سب اِلهام سے سمجها جاتا تها اِسلیئے اُسمیں کوئي کچهه چوں و چرا نهیں کرسکتا تها اُن احکاموں میں جو مذهبي اور اخلاقي اور ملکي معاملے هوتے تهے اِسلیئے لوگوں کے چال چلن اور دلوں پر کامل بندش رکهتے تهے اور تمام رعایا کے طریقه کو ایسے سانچهه میں ڈهالتے تهے که پهر اُنکي دوسري صورت پلٹني ممکن نهوتي تهي پوروهت ذاتوں کے نسب نامے اور اور ایسي کهانیاں جنسے مروجه قوانین کا

کے دریافت کرنے میں کوئی روشنی حاصل نہیں ہوتی یہہ صرف ایک
نفی بات ہی کہ اُنکا تعلق ایک مرکز سے نکلکر چاروں طرف پھیلا کچھہ
واقعی امر نہیں ہی کیونکہ نقل مکان اور ترییت مرکز سے محیط کیطرف
نہیں پھیلی ہی بلکہ مشرق سے مغرب کی طرف پھیلی ہی پھر وہ مرکزکوں
اسکطرف کو هوسکتا هی جہاں سے ایک زبان هندوستان اور یونان اور
اٹلی میں تو پھیل سکے اور کالدیا اور شام اور عرب کو چھوتی ہوئی نہ
جاے *

اِسلیئے یہہ سوال ابھی تصفیہ طلب ہی کہ کوئی وجہہ اِس بات کے
خیال کرنے کی نہیں کہ هندو بجز اپنے موجودہ ملک کے کسی اور ملک
میں بھی بستے تھے اور اِس بات کو تسلیم نکرنیکی بھی کوئی وجہہ نہیں
کہ جو کچھہ نہایت قدیم تاریخیں اور روایتیں اُنکی اب موجود هیں اُنسے
پہلے بھی کبھی بستے ہونگے *

فرض کیا کہ وہ ایک فتح کرنیوالی قوم خواہ غیر ملک کی یا اُسی
ملک کی تھی ذات کا قائم ہونا اور هندوؤں کی اور مخصوص باتیں اُنکی
حالت کا مقتضی ہوگا یعنی بغیر دور اندیشی یا اِرادہ کے پیدا ہوگئی ہونگی اور
ایک نئے خطہ پر قبضہ حاصل ہونے پر جو لوگ زیادہ دولتمند اور جنگ آور
ہونگے وہ سپاہ گری کے پیشہ ہی میں مصروف رہے ہونگے اور اُنمیں جو
لوگ معزز اور مشہور کم ہونگے اُنہوں نے کاشتکاری اور اور پیشہ اور
تجارت اختیار کی ہوگی اور جیسے کہ باقی پرانی دنیا میں تمام جاهل
قوموں کا طریق ہوتا ہی سو اِس قوم میں بھی پوجاری اور جوتشی ہونگے
جو اپنے آپکو خدا تعالی کے اِرادوں اور اُن تدبیروں سے واقف بتاتے ہونگے جنسے
خدا تعالی کی مہربانی پائی جاوے لیکن یہہ لوگ اول میں اپنے همسایوں
سے زیادہ دانا ہونگے اور اگرچہ وہ اپنا فن اپنی اولاد کی ذات میں چھوڑ
جاتے ہوں لیکن اِس سے پہلے کچھہ عرصہ گذرا ہوگا جسمیں اُنکی تعداد اور
اِستعداد زیادہ ہوگی کہ وہ تقدس کو خاص خاص خاندانوں پر مخصوص

جو فرقه برهمنوں سے نهایت غیر اور بے میل هی وہ چنڈالوں کا فرقه هی باوجود اِسکے که اُنکی پیدایش ایک برهمنی سے هی پس اِس خیال سے که اُنکو اپنے مربی سے کچهه مشابهت باقی رهیکی ذات میں کهٹے هونیکے سبب سے اُنکو سواے اپنے همقوموں کے اوروںسے ربط ضبط کی اجازت نهیں دی گئی هی اور عادتوں اور پیشونکا اختلاف هی اُس بڑی نامشابهت کے پیدا کرنیکو کافی وافی هی جو برهمنوں اور شودروں میں موجود هی هندوستان میں جو مختلف پیشے موروثی چلے آتے هیں یهه امر اُس نامشابهت کے قائم رکهنے اور ترقی دینے میں مدد کرتا هی † اور یهه بات بهی اُنکے غیر ملکی قوم هونیکے مخالف هی که نه تو اِس مجموعه میں اور نه بید میں اور نه اور کتابوں میں جو اِس مجموعه سے پرانی هیں کوئی اشارہ اِسبات پر پایا جاتا هی که اُنسے پهلے کوئی اور قو هندوستان میں بستی تهی یا کسی ملک سے جو هندوستان سے باهر ت اُنکو بجز اسکے نام کے اور کچهه واقفیت تهی دیوتوں کا ذکر بهی همالیه سلسله سے آگے نهیں پایا جاتا چنانچه اُس سلسله میں اُنکی بود و باش قائم کی گئی هی *

زبان شنسکرت اور مغربی زبانوں کی اصلیت کے ایک هی هونے اِس باب میں کوئی شبهه نهیں رهتا هی که جو قومیں آپس میں زبانوں کا استعمال کرتی هیں اُنکے آپسمیں کسی زمانه میں رشته هوگا لی اُس سے وہ مقام ثابت نهیں هوتا جس مقام میں یهه تعلق قائم تها نه اِس تعلق کا زمانه معلوم هوتا هی وہ زمانه اُن قوموں کے میل ج کے ایسے شروع درجه کا زمانه هوگا جسکے سبب سے همکو مختلف قوم

---

† اُس اختلاف پر غور کرو جو صرف چند برس میں ایسے دو شخصوں پیدا هوسکتا هی جو اپنا اپنا پیشه کرنیکے شروع میں یکساں هوں مثلاً ایک قواعد دان پلٹن کے سپاهی اور کسی کارخانه کے ایسے آدمی کے فرق کو دیکه بهت کم چست چالاک اور تندرست هو

زنّاردار قوموں کو مکرر سہ کرر هدایت کي گئي هی که بحر مشرقي سے بحر مغربي تک هماوت † اور بندهیا ‡ پہاڑوں کے درمیان میں جو حصہ ملک کا هی اُسمیں آباد هوں صرف ان تینوں بڑي قوموں هي کو اس بڑے خطه میں محدود کیا گیا هی شودر کو بشرطیکه وہ سامان معیشت کا محتاج هو هر جگہہ جانے اور بسنے کي اجازت هی § ان سب باتوں سے خواہ مخواہ یہہ نتیجہ نکلتا هی که زنّاردار تینوں قومیں فتحیاب قومیں تهیں اور شودر مفتوحہ قوم اصلي باشندے اس ملک کے تهے اور جو خود مختار آبادیاں شودرونکي تهیں وہ اُنهیں چهوٹے خطونمیں جنمیں هندوستان منقسم تها واقع تهیں جو ابهي تک مفتوح نهوئي تهي اور بندهیاچل سے آگے بڑہ کر وہ حمله آور نهوئي تهي اور نه اُنکے مذهب کي وهاں تک رسائي هوئي تهي *

مگر یہہ شبہہ پیدا هوتا هی که یہہ فتحیاب کوئي غیر ملکي قوم تهي یا یونان کے تهرس والوں کیطرح خاص هندوستاني هي تهي یا هندوستان کے کسي خاص صوبه کے لوگونمیں کا ایک حصه تهی مثلاً کوئي مذهبي فرقه جسنے تمام علم و هنر میں سب سے فوقیت حاصل کرلي هو اور اجماع کے تمام فائدونکا اپنے هي ذات میں انحصار کر لیا هو *

ان برتر فرقوں کي صورت شکل کا شودروں سے تفاوت جو ابتک پایا جاتا هی اُس سے سمجها جاتا هی که غیر ملک کے لوگ تهے لیکن برهمن اور چهتریوں کي نسبت اس تقریر کو تسلیم کرکے همکو اُن باتوں کیطرف توجہہ کرني چاهیئے جنسے اس گفتگو کي قوت گهٹتي هی *

---

† هماوت کوہ همالیه کو کہتے تهے

‡ یہہ اب بهي اسي نام سے مشهور هی اور خاص هندوستان کي ایسي هي شمالي حد هی جیسے شمالي حد همالیه هی معلوم ایسا هوتا هی که اس مجموعه کے مولف کو یہہ اچهي طرح معلوم تها که بندهیاچل کا سلسله مشرق کي جانب کہاں ختم هوا هی -

§ باب ۲ اشلوک ۲۱ لغایت ۲۴

بڑے عقیل اور دانا آدمیوں کے دلونپر بہت تھوڑي سي چمکي مگر یوناني غیر قوموں کے ساتھہ بلا رکاوٹ میل جول رکھنے سے آراستہ ہوگئي اور ہر ایک قوم سے جو عمدہ باتیں اُنکو ابتدا میں حاصل ہوئیں اُن سب کو اُنھوں نے قلمبند کیا ہی برخلاف اسکے ہندوؤں نے اپني تربیت آپ ہي آپ بڑھائي اسیوجہہ سے اُنکي تربیت کي ایک خاص خاصیت ہوگئي جسکے باعث سے اُس اعلی درجہ کي شایستگي کي چھان بین کرنے میں ایک شوق پیدا ہوتا ہی جو آخر کار خود بخود اُس تربیت نے حاصل کي مگر یہہ سوال ہوسکتا ہی کہ ہندوؤں کو ایسي جلد اور بلا ذریعہ کے ترقي تربیت حاصل ہونے سے کیا اُنکي بدبختي نہیں سمجھي جاتي ہی کیونکہ اُنھوں نے اپنے آپکو اور قوموں سے جنکو وہ جانتے تھے برتر دیکھہ کر اپنے جلسونکي توقیر اور اور قوموں کے جلسوں سے نفرت کي جس کے سبب سے وہ غیر قومونکي ترقي کي باتوں سے متنفر اور خود اپنے آپ بھي کسي علمي بات کے ایجاد کرنے کے قابل نرہے *

ہندوؤں کي اصلیت اور اُنکي معاشرت کا بیان

منو کے مجموعہ سے جو آگاہي حاصل ہوتي ہی اُسپر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ دوبارہ جنم لینے والے یعني جنیئو پہننے والے تین فرقے ازروے قانون کے ہندوؤں کا مجمع سمجھے جاتے ہیں اور شودروں کا فرقہ ذلت و خواري کي حالت میں اُنکا خدمتگار باوجود اسکے یہہ بھي معلوم ہوتا ہی کہ شودر راجہ شہروں میں راج کرتے تھے اور اُن شہروں میں برہمنوں کو ریاست نکرنے کي ہدایت کي گئي ہی † اور ضلع ضلع ایسے بیان کیئے گئے ہیں جہاں شودر ہي آباد تھے اور برہم پترا کے کنارے دشمنونکا زور شور تھا اور برہمنونکا وہاں پتا بھي نہیں تھا ‡

† باب ۴ اشلوک ۶۱

‡ باب ۸ اشلوک ۲۲

موجود هیں لیکن لوگونپر اُنکا اثر اِسقدر نہیں ہوتا جتنا کہ غیر ملک والے سمجھتے هیں برخلاف اِسکے مصیبت کے وقتونکا حال کنایۃ معلوم ہونے سے یہہ شبہہ ہوتا هی کہ قدیم زمانوں میں بھي قحط کي سختي اکثر ہوتي تھي جو اب بھي هندوستان میں ہوا کرتي هي *

اِس مجموعہ میں اُن قوموں کا کہیں کچھہ بیان نہیں هي جو صرف مویشي کا دودہ پیکر زندگي بسر کرتے تھے جیسا کہ اب بھي ایشیا کے اکثر ملکوں میں موجود هیں *

عام حالات

تمام قدیم قوموں میں سے صرف مصر والے هندوؤں سے نہایت مشابہ معلوم ہوتے هیں لیکن اُس قوم کے حالات سے اِسقدر کم آگاهي هي کہ اُسکو دوسري قوم سے مطابق نہیں کرسکتے † *

هندوؤں کي اُن یونانیوں سے مطابقت کرنا جنکا مفصل حال ہومر شاعر نے جو قریب اُسي زمانہ کے گذرا هي جب کہ یہہ منو کا مجموعہ تالیف ہوا زیادہ تر آسان هي اگرچہ اُس دلاور قوم یعني یونانیوں سے هندو همت اور دلوري اور لطافت طبع میں کیسے هي کمتر کیوں نہوں مگر جبکہ ان دونوں قوموں کے قوانین اور انتظام کے طریقے اور هنر و فن کي کیفیت اور علم تہذیب اور شایستگي اور قانون کي پابندي کا مقابلہ کیا جاوے تو ظاهر ہوتا هي کہ هندو یونانیوں سے شایستگي اور تربیت میں بہت بڑھے ہوئے تھے هندوؤں کے ملکي جلسے بہ نسبت یونانیوں کے بہت کم ناشایستہ تھے اور وہ دشمنوں سے بہت ترحم کے ساتھہ سلوک کرتے تھے اور هر قسم کے علوم میں اُنکو بہت زیادہ دسترس تھے اور خدا تعالی کي ذات اور صفات کي علم کي روشني اُسي زمانہ میں ایسي اُنکو حاصل ہوگئي تھي [illegible] میں سے ایتھنس کے اعلی ترقي کے زمانہ میں وهاں کے نہایت

---

† - اِن دونوں قوموں میں جو خاص خاص باتیں مشابہت کي پائي جاتي هیں [illegible] هیرن صاحب نے ایشیا کي قوموں کي تاریخ کي جلد ۳ صفحہ ۴۱۱ سے آخر تک لکھا هي

لدا جاتا تھا باغ اور گنبج اور چبوتروں کا ذکر پایا جاتا ھی اور امیر لوگ
فلاح عام کیواسطے جو تالاب اور باغچہ آجکل بھي بناتے ھیں اُنکے
بنانے کي شاید اِسي مجموعہ میں اول اول ھدایت کي گئي ھی † شہروں
کا بہت کم ذکر پایا جاتا ھی اور علاوہ اِن قاعدوں یا افسروں کے جو گانوں
کے اِنتظام کیواسطے درکار ھوتے ھیں یا کسي بستي اور اُسکے افسروں کا ذکر
نہیں معلوم ھوتا غالباً جو بڑے شہر تھے وہ صرف دارالخلافت کے شہر تھے ‡ *

جن پیشونکا بیان ھوا ھی اُنسے ظاھر ھوتا ھی کہ جو چیزیں تربیت
پانیوالوں کي اوقات بسري کے واسطے ضرور تھیں وہ سب تھیں مگر جو
نہایت شایستہ اور لئیق لوگوں کي حیات کیواسطے درکار ھوتي ھیں وہ سب
موجود نہ تھیں مثلاً اگرچہ جواھرات اور زیور طلائي عام تھا مگر زردوز اور
اور اِسي قسم کے کاریگر جو اُن مصالحوں سے نہایت لطیف کام بناتے ھیں
شاید نہ تھے کیونکہ اُنکي طرف کہیں اِشارہ نہیں پایا جاتا اور مصوري اور
تحریر کو وہ ترقي حاصل نہیں ھوئي تھي جو بعد کو اُس زمانہ میں
ھوئي جبکہ شودر لوگوں کو مصیبت کے وقت میں جن پیشوں کي اجازت
ملي اُنہیں میں اِنکے کرنیکي بھي اجازت ھوئي *

روپیہ کا ذکر اکثر پایا جاتا ھی لیکن یہہ نہیں معلوم ھوتا کہ اُسکي
مالیت کو بذریعہ وزن کے یا بذریعہ سکہ کے قائم کیا تھا اُسوقت داد ستد
میں بجاے روپیہ کے پنونکا چلن تھا اِسي نام سے بعض مقاموں میں کسي
قدر کوڑیوں کو پکارتے ھیں جو پیسہ کي عوض میں آتي ھیں *

اناج اور مصالحوں اور خوشبوؤں اور اور پیداوار کے اقسام کي کثرت
ایک بڑي تربیت یافتہ ملک کا ثبوت ھی اور مجموعہ سے عموماً ایسي
آبادیوں کے آثار معلوم ھوتے ھیں جو امن و امان میں ترقي پر تھیں
بعضے ایسے حالات جنسے اُس زمانہ کي بدعملي ظاھر ھوتي ھی اب بھي

† باب ۴ اِشلوک ۲۲۶

‡ باب ۷ اِشلوک ۱۳۰

عمر نوے برس سے زیادہ هو اور کسي بیماري میں مبتلا هو اور بوجھہ بھي مرتا هو اور عزت اور پوجاري اور راج کنور اور نوشه کو جگهه دیني چاهیئے †*

میں نهیں جانتا که قدیم رسموں کي تعظیم کا جسقدر اِس مجموعه میں حکم هی اُسکے بخوبي ادا کرنے کیواسطے کس مقام پر ذکر کرنا چاهیئے حکو بهت معزز قانون اور تمام خدا پرستي کي بنیاد بیان کیا گیا هی ‡ یهي رسمیں آجتک هندوؤں کے مذهب کي جان هیں اور هندوؤں کے قوانین کے همیشه قائم رهنے کي بهي یهي رسمیں باعث هیں اِس مجموعه میں علم کو نهایت ممتاز بیان کیا هی اور هدایت کي گئي هی که تمام فرقے اِسکو تحصیل کریں یهه سچ هی که بید اور اُسکي تفسیروں اور صرف اور چند قانون کے پڑهنے کي طالبعلم کو هدایت کي گئي هی لیکن اُنهیں قانون سے علم الهیات اور علم منطق اور علم طبعیات حاصل هوتا هی یهه بات سب کو معلوم هی که اول رسالوں میں جو بید کے ساتهه شامل هیں اِنهیں مضمونوں پر بحث کي گئي هی اور برهمن جو اُن سب علموں سے اِبتداء زمانه میں اچهي واقفیت رکهتے تهے اِسوجهه سے یقین هی که اُنهوں نے اُن علموں میں اُسي زمانه میں جسوقت مجموعه بنایا گیا تها بهت سي اِستعداد حاصل کي هوگي *

فنون کا ذکر

اگرچه اُسوقت میں فن صاف اور سیدهے ساده تهے مگر ایسے بے رونق نه تهے جیسکه جاهل اور اکهڑ قوموں میں هوتے هیں چنانچه موتي اور جواهرات اور ریشمین کپڑے اور زیور کا موجود هونا تمام خاندانوں میں بیان کیا گیا هی § هاتهي اور گهوڑے اور رتهه کا بیان جابجا پایا جاتا هی هاتهي اُنپر سوار هوتے تهے اور مویشي اور اونٹ اور گاڑیوں پر اسباب

† باب ۲ اشلوک ۱۳۰ لغایت ۱۳۸

‡ باب ۱ اشلوک ۱۰۸ لغایت ۱۱۰

§ باب ۵ اِشلوک ۱۱۱ و ۱۱۲

معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی پرہیزگاری کا اعتبار نتھا چنانچہ جب طالبعلم کو اپنے گروکي ذاتي خدمتیں کرنی اور اُسکے اور اُسکے قریب رشتہ داروں کے قدم چومنے کي اجازت دي گئي ہی تو گرو کي جوان بي بي کے قدم چومنے کي ممانعت کي گئي ہی اور یہہ چاہا گیا ہی کہ جب وہ عورتوں کي صحبت میں ہو تو اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور اِس بات کي احتیاط رکھے کہ جو عورتیں اُسکي نظروں میں نہایت لحاظ اور آداب کے قابل ہوں اُنکے ساتھہ بھي تنہا نرہے † *

جو عیش و آرام اُس زمانہ کے لوگ کرتے تھے اُنکا حال کسیقدر ہنکو اُس عیش و آرام سے معلوم ہوسکتا ہی جسکي بادشاہ کو ممانعت کي گئي ہی (باب ۷ اشلوک ۴۷) جیسے شکار کھیلنا اور لہو و لعب اور دنمیں سونا اور عورتوں سے زیادہ صحبت رکھنا اور نشہ بازي اور گانا اور ناچنا اور بلا ضرورت سفر کرنا ہی چال چلن کا کچھہ حال اُن مقاموں کے بیان سے بھي واضح ہوتا ہی جہاں لوگ اکثر جایا کرتے تھے اور چور اور نیم‌طبیب اور جوتشي یعني پیشین گوئي کرنیوالے اور اور فریبي لوگ آتے جاتے رہتے تھے وہ مقام حوض اور تنور اور فاحشہ عورتوں کے چکلے اور شراب کي بھٹي اور حلوائیوں کي دوکانیں اور چوراہے اور بڑے بڑے درخت اور مجلسیں اور عام تماشہ گاہیں ہیں *

تمام فرقوں اور ہررشتہ کے لوگوں کے ساتھہ آداب اور اخلاق برتنے کے طریق بہت تفصیل سے بیان کیئے گئے ہیں *

ما باپ اور بڑے بوڑھوں ‡ اور عالموں اور خلیق اور دولتمند اور اہل مرتبہ سے نہایت تعظیم کے ساتھہ پیش آنیکي نصیحت کي گئي ہی چنانچہ حکم ہی کہ ضرورت کے وقت گلي میں ایسے آدمي کو جسکو

† باب ۲ اشلوک ۲۱۱ لغایت ۲۱۵

‡ باب ۲ اشلوک ۲۲۵ لغایت ۲۳۷

گھر میں خبردار اور شفیق محافظوں کي حفاظت میں عورتیں محفوظ نہیں رہ سکتي ھیں لیکن وہ ھي عورتیں پاکدامن رہ سکتي ھیں جنکا دل خود اُنکا محافظ ھی † *

ستي ھونے کي رسم کا ذرا سا بھي بیان نہیں پایا جاتا ھی برھمن کي بیوہ کو جس ریاضت اور نیک طریقہ میں زندگي بسر کرنے کي اجازت دي گئي ھی ‡ اُس سے بھي ظاھر ھی کہ شوھر کے ساتھہ اُنکا جلنا کچھہ بھي ضروري نہیں سمجھا گیا ھی *

صرف جس خودکشي کي اجازت دي گئي ھی وہ ایسے عابد برھمن کیواسطے ھی جو کسي لاعلاج بیماري میں مبتلا ھو چنانچہ اُسکو اجازت ھی کہ وہ شمال طرف جاوے اور بجز پاني کے اور کچھہ اپنے ھمراہ نہ لیجاوے اور تاوقتیکہ بسبب بھوک پیاس اور ماندگي کے نہ مر جاوے برابر چلا جاوے § اور راجہ کو بھي خود کشي کي اجازت دي گئي ھی چنانچہ لکھا ھی کہ جب راجہ اپني زندگي کو قریب خاتمہ کے پاوے تو وہ اپني اُس دولت کو برھمنوں کو دیدے جو اُسنے تنخ تاوان وغیرہ سے حاصل کي ھو اور سلطنت کو اپنے بیٹے کے حوالہ کرے اور لڑائي میں مر جاوے اگر بالفرض لڑائي نہو تو خود فاقہ کشي کرکے مر جاوے || *

چال چلن کا بیان

چال چلن کي نسبت چند باتیں اور انتخاب ھوسکتي ھیں مثلاً جوان برھمنوں کیواسطے جو سخت تنہائي میں رھنے کا حکم ھی اُس سے

† باب ۹ اشلوک ۱۱ و ۱۲
‡ باب ۵ اشلوک ۱۵٦ لغایت ۱۵۸
§ باب ٦ اشلوک ۳۲
|| باب ۹ اشلوک ۳۲۳ — یہہ عجیب بات ھی کہ رسم ستي کا ذکر نہیں کیا جسکي نسبت کالبروک صاحب نے بیان کیا ھی کہ از روے بید کے اُسکي اجازت ھی (کالبروک صاحب کي کتاب تحقیقات ایشیا جلد ۱ صفحہ ۴۵۸) اور متقدمین نے بیان کیا ھی کہ کالنس ستي ھوئي اُسکا ذکر اِس مجموعہ کے کسي مقام میں نہیں پایا جاتا ھی

میں وکہا جاتا هی اُس خاندان کے تمام لوگ تباہ هوجاتے هیں لیکن جس خاندان میں شوهر زوجه سے اور زوجه شوهر سے راضي اور خوش هووے وہ گھر یقیناً همیشه خوش اور آباد رهیگا ایسي باتوں میں جنپر مجموعه قوانین میں گفتگو کرنا عجیب معلوم هوتا هی زوجه پر شوهر کي نوازش کے واسطے قانون مقرر کیا گیا هی چنانچه تاکید کي گئي هی که تیوهاروں اور خوشي کے دنوں پر خاوند کو چاهیئے که اپني زوجه کیواسطے عمدہ عمدہ زیور اور پوشاک اور کھانا مهیا کرے † *

بیوہ عورتیں بھي قانون کي خاص حفاظت میں هیں چنانچه اُنکے رشتهدار مردوں کو سخت تاکید هی که اُنکے مال و متاع سے مزاحمت نکریں (باب ۳ اِشلوک ۵۲) راجه کو بیوہ عورتوں اور تنها عورتوں کا محافظ قرار دیا گیا هی اور اُسکو هدایت کي گئي هی که وہ عورتوں کے ایسے رشتهداروں کو چوروں کي مانند سزا دیوے جو اُنکے مال و دولت کے هضم کرنیکا ارادہ کریں (باب ۸ اِشلوک ۲۸ و ۲۹) *

بجز اُن باتوں کے جو برهمنوں سے متعلق هیں خانگي برتاو کا کم بیان پایا جاتا هی اور حسب معمول برهمنوں کی چال چلن پر بهت سخت اور لغو قیدیں لگائي گئي هیں چنانچه برهمن کو اپني جورو کے ساتھه کھانا نهیں کھانا چاهیئے اور جب وہ کھانا کھاتي هو یا انگڑائي لیتي هو یا ننگي کھلي بیٹھي هو یا اپني آنکھوں میں سرمه لگا رهي هو اور علی هذا اور موقعوں پر اُسکي جانب دیکھنا نهیں چاهیئے ‡ *

هرایک فرقه یا ذات میں عورتوں کا کام یهه هي که وہ دولت کے جمع کرنے اور اُسکے صرف کرنے اور صفائي اور اور اُن فرضوں میں جو عورتوں کو کرنے چاهیئیں یعني روزمرہ کا کھانا پکانے میں اور گھر کے برتنوں کي حفاظت کرنے میں مصروف رهیں *

† باب ۳ اشلوک ۵۵ لغایت ۶۱

‡ باب ۴ اشلوک ۴۳ وغیرہ

پانچواں باب

طور طریقہ اور تربیت اور شایستگي کے بیان میں

عورتوں کي حالتونکا بیان

جب هم ایک قوم کے اطوار کي تحقیقات کرتے هیں تو اول هماري توجه عورتوں کے حالت سے آگاهي کرنے پر مایل هوتي هی. هندوؤں کي عورتونکي حالت اُن قواعد سے جو شادیکے معامله میں بیان کیئے گئے هیں اور ایسے اتفاقي قاعدوں یا بیانوں سے جمع کیجا سکتي هی جن سے از خود وه بات ظاهر هوتي هے جو اُس زمانه میں لوگ عورتونکي نسبت رکهتے تهے *

اگرچه بعض بعض قوانین متعلقه شادي میں جاهل اور ناشایسته زمانه کي بري نشانیاں پائي جاتي هیں مگر بهر حال وه شادیکے قوانین ناتوان فرقه یعني عورت کے حق میں بري نهیں هیں اور اور باتوں میں عورتوں کي حالت ایسي هي هی جسکي قانون سے توقع کیجاتي هی *

ایک زوجه کو اپنے شوهر کا بالکل فرمانبردار اور جاں نثار هونا چاهیئے اور شوهر کو لازم هی که اُسکو پابند قانوني قیدوں کا رکهے اور بے قباحت اور جائز شغلوں کي اجازت دے که جسطرح اُسکا جي چاهے اُسیطرح اُن میں مشغول هو † اور جس زمانه میں اُسکا شوهر موجود نهو تو جسطرح وه اُسکي مرضي کے تابع رهتي هی اُسیطرح اپنے رشتهدار مردوں کي مرضي کے تابع رهے ‡ لیکن برخلاف اسکے شوهر کے رشتهدار مردوں کو عورت کي عزت کرنیکي بهت تاکید کي گئي هی چنانچه لکها هی که جس جگهه عورت کي بیقدري هوتي هی وهاں جو اچهے اچهے کام مذهبي کیئے جاتے هیں وه سب اکارت جاتے هیں اور جس جگهه عورتوں کو ذلیل اور مصیبت

---

† باب ۹ اشلوک ۲ وغیره

‡ باب ۵ اشلوک ۱۴۷ وغیره

کي آسایش میں خلل انداز هوں عاقبت میں ایسي هي سزا ملیگي جیسے مذهبي معصیت پر ملیگي *

مگر اس معامله میں ایک مسئله کا اثر کم قابل تعریف کے هی کیونکه اُسمیں یهه بیان کیا گیا هي که جو لوگ اپنے جرموں کي سزا گورنمنت کے هاتهه سے پائینگے اُنکو عاقبت میں سزا نه ملیگي وه نیک کرداروں کي برابر هوجاتے هیں پاک صاف هوکر بهشت میں جاوینگے † *

اخیر میں یهه کها جاسکتا هی که قانون کے ذریعه سے جیسی اخلاق کي تاکید کي گئي هي اُسکو جهوتے دیوتاؤں کے برے چال چلن کے بیان سے یا اُس عیاشي کے شامل کرنے سے جسکي اجازت اب بعض فرقوں کي رسومات میں دیکهي هی ناکاره اور بے اثر نهیں کیا گیا تها جیسا که آج کل مذهبي کتابوں میں بهت سے مسئلوں سے جنکو مختلف مقاموں میں نقل کیا گیا هی یهه ثابت هوتا هی که منو کے مجموعه میں عمده مسئلوں یا عالي خیالات کي کسیطرح قلت نهیں هے لیکن برهمنوں کے اُس اخلاق کا عام میلان جو برهمنوں نے قایم کیا هی ایسا تو هی که گناه سے بچنے اور پاک صاف رهنے کے قابل کرسکتا هی مگر ایسا نهیں که اُسکو بهلائي اور فیض رساني پر آماده اور سرگرم کرے اور اُس اخلاق کا مقصد خاص یهه هی که آدمي اپنے امن و امان کا مزه اُٹهاوے اور کسي جاندار کو تکلیف نه پهونچاوے

† باب ۸ اشلوک ۳۱۸

هر شخص جو کفارہ ادا کرلیتا هی وہ شرعي طور پر برادري میں پھر لے لیا جاتا هی لیکن سب کو ایسے لوگوں کي صحبت سے بچنا لازم هی جنکے جرم حقیقت میں بہت سنگین هوں اُن جرموں میں اپنے مسنون آدمي کو مارنا اور اپنے مربي کو ضرر پہونچانا داخل هی † *

اُس اثر کا بیان جو مذهب سے اخلاق پر هوتا هی

البتہ منو کے مذهب کا اثر اخلاق پر عموماً اچھا هی جائز اور ناجائز کا مذهبي فرق شروع میں بہت اچھي طرح بیان کیا گیا هی جیسا کہ پہلے ذکر هو چکا هی اور وہ فرق عموماً جابجا خوب قائم رکھا گیا هی اور جو تھوڑي سي باتیں اس راے سے مستثنی هیں وہ مشهور مقام هیں جو جھوٹي شهادت سے متعلق اور ایک دو وہ مقام هیں جهاں یہہ حکم هی کہ بلدان یا جگ ‡ کے لیئے دوسرے کے مال پر تصرف کر لیا جاوے اور راجا چوروں کے گرفتار کرنے میں زیادتي کرے § *

برخلاف اسکے بہت سے احکام اور تاکیدیں عدل و انصاف اور راستي کي بابت پائي جاتي هیں اور برے چال چلن کے بہت برے نتیجے اس دنیا اور عاقبت میں بیان کیئے گئے هیں چنانچہ لکھا هی کہ نیک آدمي کو بسبب تنگدست هونیکے دل شکستہ اور پژمردہ نهونا چاهیئے اور ظالم اور بدکار کو اور اُس شخص کو خوشي کبھي حاصل نهیں هوتي هی جو جھوٹي شهادت کے ذریعہ سے دولت حاصل کرتا هی || *

ایک مقام میں صاف یہہ کہا گیا هی کہ رسموں کے فرضوں سے اخلاقي بہتر هیں * اور یہہ بھي کہا گیا هی کہ ایسے گناهوں پر جو لوگوں

---

† باب ۱۱ اشلوک ۱۹۰ و ۱۹۱

‡ باب ۱۱ اشلوک ۱۱ لغایت ۱۹

§ باب ۱۱ اشلوک ۲۵۶ لغایت ۲۶۹

|| باب ۴ اشلوک ۱۷۰ لغایت ۱۷۹

* باب ۴ اشلوک ۲۰۴

اور جرمانوں کي مناسبت بهي جرموں سے بہت بري طرح قایم کي گئي هی سانپ مارنے کي عوض میں برهمن پر لازم هی که ایک پهاوزا اور خوجه کے مارنے کي عوض میں پوال کا ایک بوجهه دے *

اپنے آپ سے کسي برتر آدمي سے دور هو یا هشت کهنے اور برهمن پر تقریر میں غالب آنے کا کفارہ هوتا هی اور کیڑوں کے مارنے اور پودے اور گهاس کو ناحق کاٹنے کا بهي کفارہ لازم آتا هی اسلیئے که درختوں کو بهي دکهه درد معلوم کرنیکے قابل سمجهتے هیں † *

کفارہ بهت هي مشهور اور قابل غور کے هی یعني جو پوجاري تمام رگ بید کو حفظ یاد کرلے وہ هر طرح کے گناہ سے پاک صاف هوجاتا هے اور مجرم نهیں هوتا یهانتک که اگر وہ تینوں تولوک کے بلشندوں کو بهي قتل کر ڈالے اور نهایت ناپاک هاتوں سے کهانا کهالے ‡ تو بهي پاک صاف رهتا هی *

بعض کفارے اور بعض سزائیں ایسي ناپاک کاموں کے واسطه قرار دي جاتي هیں جنسے یهه ظاهر هوتا هی که لوگوں کے اطوار بهت خراب تهے یا مقننن کے دماغ میں فتور تها § لیکن غالب یهه هی که جسطرح بعضے یورپ کے کج فهم مذهبي مسائل کو اپنے دلسے گهڑہ کر بنا دیتے هیں اسیطرح ان کفاروں کي بنیاد پڑي هي *

اور بعض کفارے بهت هي اچهے هیں جو اُن بیهودہ خیالات اور مذهب باطل کے خیال کو جسکا شدت سے برهمنوں میں رواج هی کسیقدر همارے دلسے کم کرتے هیں چنانچه بیان کیا گیا هی که جو آدمي سخاوت اختیار کرے گو وہ سخاوت اُسکي روحاني فائدہ پهونچانے کے واسطه کیوں نکیجاوے اگر وہ اپنے کنبے کو محتاج چهوڑ جاویگا اُسپر عاقبت میں عذاب اور سختي ضرور هوویگي || *

† باب ۱۱ اشلوک ۱۲۵ لغایت آخر
‡ باب ۱۱ اشلوک ۲۶۲
§ باب ۱۱ اشلوک ۱۷۱ لغایت ۱۷۹
|| باب ۱۱ اشلوک ۹ و ۱۰

هندوؤں میں کفارہ ادا کرنے کي رسموں کا اور اخلاقي امور میں متوسط درجہ کي گناهوں سے بچانے میں اُنسے مدد هوتي هی اور طریق مذهبي سے انحراف کرنے سے باز رکھنے میں کام آتے هیں اور استعمال اُنکا همیشہ ایسا بے قاعدے اور بے اصل طور سے کیا جاتا هی کہ اُسکے باعث سے وہ اپنے مُوثر نہیں هوتے جیسا اُنکو لوگوں کي بھلائي کے قائم کرنے میں کرنا چاهیئے تھا *

شراب کا پینا اول درجہ کے گناہ میں شمار کیا گیا هی اور بیگناہ آدمي کے تباہ کرنے کیواسطے بلدلي کرنا تیسرے درجہ میں شامل هی *

برهمن کو تکلیف پهنچاني اور جو چیزیں قابل سونگھنے کے نہیں اُنکے سونگھنے اور اور ایسے هي جرموں کا جو حقیقت میں مضر هیں ایک هي کفارہ هی † *

اگر جبر سے اُنکي تعمیل کرائي جاوے تو بعض کفارے نہایت سخت برهمني کي سزا سمجھی جاوینگي اور جب اُن کفاروں کا استعمال اِس دنیا میں صحبت سے خارج نہونے اور عاقبت میں انتقام سے بچ جانیکے واسطے کرایا جاوے تو وہ بہت هي لغو اور بیہودہ هیں *

حقیقي یا دهرمي ما یا بہن کے ساتھہ زنا کرنے اور کسي نابالغ سے مجامعت کرنے اور نہایت ذلیل ذات کي عورت کے ساتھہ زنا کرنیکا کفارہ لوہے کے گرم بستر پر جل کر مرنا هی یا خوب تپتے هوئے لوهے کي مورت سے بغلگیر هونا هی ‡ اور شراب پینے کا کفارہ گاے کا گرم گرم پیشاب پینا هی § *

اور اور کفارے اکثر بذریعہ جرمانہ یا ریاضت کے ادا کیئے جاتے هیں اور اکثر جرمانہ میں مویشي لیئے جاتے هیں جنکے دیئے جانیکا برهمن کو حکم هی اور بعض جرمانہ ایسے بڑے هیں کہ ایک هجار اور هزار گاے کي پڑتي هیں *

---

† باب ۱۱ اِشلوک ۵۵ لغایت ۶۸

‡ باب ۱۱ اِشلوک ۱۰۳ و ۱۰۵ و ۱۷۱

§ باب ۱۱ اِشلوک ۹۲

کھانے پر یہہ سب قیدیں ہونیکے علاوہ برهمن پر بہت سے ایسے قواعد کي اطاعت لازم کي گئي هی جو زندگي کے معمولي کاموں سے متعلق هیں اُن قواعد میں سے هر ایک سے منحرف هونا گناہ سمجھا گیا هی *

اس مجموعہ کا ایک حصہ نصف سے زیادہ ایسے قواعد سے بھرا هوا هی جو پاک صاف رهنے سے متعلق هیں *

ناپاک هو جانیکا نہایت عام سبب کسي رشتہدار کا مرجانا هی اور اگر وہ قریب کا رشتہدار هو تو برهمن کو دس روز اور شودرا کو ایک مہینہ سوتک رهتا هی *

اور بہت قسم کے چھوئے جانے اور اور سببوں سے بھي آدمي ناپاک هو جاتا هی اور صرف نہانے اور اور ایسي رسموں سے جنکا بیان کرنا دقت سے خالي نہیں پاک هوتا هی † *

بعض ایسے مستثنیٰ قاعدوں سے جو اُنکے برخلاف هیں اچھي دانشمندي ظاهر هوتي هی جسکي توقع اِس مقنن سے نہ تھي چنانچہ لکھا هی کہ راجہ کبھي ناپاک نہیں هوسکتا هی اور نہ وہ لوگ ناپاک هوسکتے هیں جنکا ناپاک هونا راجہ کار و بار کے سبب سے نہ چاهے اور کاریگر کا هاتھ جو کار و بار میں مصروف رهتا هی همیشہ پاک رهتا هی اور سپاهي کے وہ رشتہ دار جو لڑائي میں مارے جاویں اسدہ نہیں هوتے اور جو سپاهي خود اپنے فرض کے ادا کرنے میں مارا جاوے وہ گویا نہایت بڑا جگ کر چکا هی اور هر طرح کي ناپاکي سے فوراً پاک صاف هوجاتا هی ‡ اور تمام پاک صاف چیزوں میں سے کسي شی میں ایسي عمدہ صفائي اور پاکیزگي نہیں سمجھي گئي هی جیسي کہ وہ صفائي دل کي هوتي هی جو دولت حاصل کرنے اور قصوروں کے معاف کرنے اور فیاضي کرنے اور عبادت کرنے میں هوتي هی § *

---

† حصہ پانچواں اشلوک ۵۷ تا آخر

‡ باب ۵ اشلوک ۹۳ لغایت ۹۸

§ باب ۵ اشلوک ۱۰۷

علی‌الخصوص جس بات سے همکو تعجب هوتا هی وہ یهه هی کہ اکثر اقسام کے گوشت کهانیکي برهمنوں کو اجازت دیگئي هی † اور خصوصاً بیل کے گوشت کي بڑے بڑے تیوهاروں میں تاکید کي گئي هی ‡ لیکن برهمنوں کو بجز جگ کے گوشت کهانا نهیں چاهیئے مگر جیسا کہ هم بیان کرچکے هیں قربانیاں روز مرہ کے فرایض میں سے هیں اور انہسہ کي گولیاں اور اندرسہ اور بهت سي اور چیزیں اسي قسم کي ممانعت میں داخل هیں § *

یہہ سچ هی کہ حیوانوں کے ساتهہ انسانیت برتنے کي هر جگهہ بهت هدایت اور تاکید کي گئي هی اور اس خیال سے کہ اُنکو زیادہ ایذا نهو غذاے حیواني سے پرهیز کرنا قابل تعریف بیان کیا گیا هی اسي طرح کي اور بهي وجوهات سے اُسکے استعمال سے احتیاط کرنیکي فهمایش کي گئي هی ‖ مگر کسي مقام میں کبهي ممانعت نهیں کي گئي اور اُسکو ناپاک نهیں بیان کیا گیا بلکہ اکثر مقاموں میں بهت استحکام کے ساتهہ جایز کہا گیا هی * بیل کے گوشت کهانیکي اجازت زیادہ تر قابل غور کے هی کیونکہ گاے اُن دنوں میں ایسي هي مقدس سمجهي جاتي تهي جیسے اب سمجهي جاتي هی گاے کي جان کا بچهانا برهمن کے قتل کا معاوضہ سمجها جاتا تها ¶ اور برهمن کے سوا اور کسیکے قتل کا عوض تین مهینے تک بڑي بڑي سختیاں سهني اور گاے کي تین مهینے تک خوب خدمت کرنے سے هوتا تها †† *

---

† باب ۵ اشلوک ۱۲ لغایت ۳۶
‡ باب ۵ اشلوک ۴۱ و ۴۲
§ باب ۵ اشلوک ۷
‖ باب ۵ اشلوک ۴۳ لغایت ۵۶
* جو شخص قانون کے بموجب کهاوے وہ گناہ نهیں کرتا گو وہ شرعي جانوروں کا گوشت کهاوے کیونکہ اُن حیوانات کو جو کهائے جاویں اور اُنکے کهانیوالوں کو برهماهي نے پیدا کیا — باب ۵ اشلوک ۳۰
¶ باب ۱۱ اشلوک ۸۰
†† باب ۱۱ اشلوک ۱۰۹ لغایت ۱۱۷

مگر جو لوگ بدنام یا گنهگار مرجاتے هیں یا جو خلاف قانون اپنے آپ کو هلاک کرتے هیں † اُنکے واسطه کوئي نذر نیاز نهیں کي جاتي هی بلکه برخلاف اسکے ایک عجیب رسم هی جیسے ایک بڑے گنهگار شخص کو اُسکا کنبا چھوڑ دیتا هی اور اُسکي حین حیات هي میں رسومات اُسکے مرنے کي نهایت درستي سے کیجاتي هیں لیکن اگر وہ شخص توبه یا کفارہ کرے تو پھر اُسکو ایک اور رسم سے خاندان میں لیلیتے هیں اور صحبت میں ملا لیتے هیں ‡ *

جو چیزوں سے ایک دوبارہ جنمي یا زناردار شخص کو پرهیز کرنا چاهیئے اُنکي کچھه انتها نهیں هی جنمیں سے بعض کا کھانا ظاهري اسباب کے واسطه منع هی مثلاً گوشت خور پرند اور پالتو سور اور اور جانور جنکي صورت یا رهنے کے طریقه سے دل کو نفرت آتي هی لیکن اور چیزوں کو اسي طرح اپني طبیعت سے مقرر کر لیا هی که مرغ اور سانپ کي چھتري اور گندنا یا پیاز سے فوراً ذات جاتي رهتي هی § اور خاردار جنگلي چوها اور خار پشت اور چھپکلي اور کچھوؤں کو علانیه واسطه خوراک کے جائز قرار دیا گیا هی سخت سزاؤں کي عبرت سے برهمن کو شکاري یا بے ایمان آدمي اور سنار یا بید کے کام بنانے والے یا دھوبي یا رنگریز کے کھانا کھانیکي ممانعت کي گئي هی شکاري کے کام کي بیرحمي کے سبب سے برهمن کي نظروں میں شکاري بے ایمان کي برابر سمجھا جاسکتا هی لیکن علاوہ اور بے اصل حکموں کے اس حکم کے دریافت کرنے سے هر شخص کو بڑا تعجب آتا هی که طبیب || جسکا پیشه بڑي دانش اور فیضرساني کا هی حقیقت نهایت ناپاک پیشهوالوں کے فرقه میں شمار کیا گیا هی *

† باب ۵ اشلوک ۸۹

‡ باب ۱۱ اشلوک ۱۸۲ لغایت ۱۸۷

§ باب ۵ اشلوک ۱۸ و ۱۹

|| باب ۳ اشلوک ۲۱۲

ایسے مقام میں بید کے پڑھنے کي ممانعت ھی جہاں بانسري بجتي ہو اور تیر سنسناتے ہوں اور قصاقوں نے کسي شہر کو گھیر لیا ہو یا جبکہ عجیب واقعات کے سبب سے تمام لوگوں پر حیرت طاري ہو بظاہر دوسرے درجہ کے خللوں سے تعلق رکھتي ھی †

اخیر مذہبي فرض یعني مہمان نوازي کا بیان بڑي تفصیل سے کیا گیا ھی اور اُسمیں بہت سي نصیحتیں خوش اخلاقي اور خاکساري کي مندرج ہیں اگر اِن نصیحتوں میں یہہ قید نہوتي کہ برہمن صرف اپني قوم کے لوگوں کي خاطر تواضع اِس طریق پر کریں تو وہ بہت اچھي ہوتیں ‡ *

علاوہ روز مرہ بھوگ لگانے اور بھیٹ دیني سے ہر شخص کے بزرگوں کي ارواح کے واسطہ ماہواري نذر نیاز کرني چاہیئے اور یہہ نذر نیاز پاک صاف خالي میدانوں میں یا دریاؤں کے کنارہ یا تنہائي کے مقاموں مین کرني چاہیئے بلدان کرنیوالے کو بعض چیزوں کو جلانا اور بہت سي رسمیں بجالانا اور چانول کے پنڈ بھرنا اور اگیاري کرنا اور ارواح کو انس لینے کے لیئے بلانا چاہیئے *

بعدہ چند ایسے برہمنوں کو جو اُسکے معمولي دوست اشنا یا مہمان نہوں بھوجن کرانا اور اُنکے ساتھہ تعظیم و تکریم سے پیش آنا چاہیئے اور برہمنوں کو لازم ھے کہ چپ چاپ بھوجن کریں *

بیان کیا گیا ھی کہ اسمیں کچھہ شک نہیں ھی کہ جو برہمن نیوتے جاتے ہیں اُنکے آس پاس متوفي بزرگوں کي روحیں پاک صاف روحوں کي طرح پھرتي رہتي ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو وہ بھي اُنکے پاس بیٹھ جاتے ہیں § *

† باب ۴ اِشلوک ۹۹ لغایت ۱۲۶

‡ باب ۳ اِشلوک ۹۹ لغایت ۱۱۸

§ باب ۳ اِشلوک ۱۸۹

دونو وقت صبح اور شام پاني کے چشمہ کے نزدیک عبادت کرني چاهیئے † اور هر روز پانچ فرائض ادا کرنے چاهیں یعني بید کا پڑهنا اور دیوتاؤں کي عزت میں مردوں کي ارواح اور آگ کو بهوگ لگانا اور پاني دینا اور زندہ مخلوق کو چانول کهلانا اور مهمانوں کي باعزاز تمام خاطرداري کرنا ‡ *

دیوتوں کي پرستش گهي کو آگ پر جلانے سے اور ایک قسم کا رس چڑهانے سے هوتي هی اور اُسکے ساتهہ دیوتا کا نام لیکر دعا مانگي جاتي هی اگرچہ بتوں کا بهي بیان کیا گیا هی اور ایک مقام پر یہہ بهي لکها هی کہ اُنکي عزت کرني چاهیئے § مگر باوجود اِسکے اُنکي پرستش کا کبهي کهیں ذکر نهیں هوا هی اور اگر کچهہ ذکر اُنکا هوا بهي هی تو حقارت سے خالي نهیں هی اور آجکل جو طریقہ خوشبو او پهولوں کے چڑهانے کا هی اُسکا تو ذکر تک بهي نهیں هوا اور هوم وغیرہ کي نسبت یہہ حکم هی کہ لوگ اُنکو برهمنوں کے گهر خاص اُنهیں کے گهر کي آگ سے کرائیں ‖ *

اور فرضوں کے ساتهہ نہ اِسقدر زیادہ قیدیں لگائي گئي هیں اور نہ اُنکي نسبت اِسقدر تاکید کي گئي هی جسقدر کہ بید کے پڑهنے کي تاکید اور قیدیں هیں چنانچہ بیدوں کو صاف صاف اور باواز بلند پڑهنا چاهیئے اور اُنکے پڑهنے کے وقت اُنهیں سے دهیان لگا رکهنا اور آسن مار کر ادب سے بیٹهنا چاهیئے اور بهت سے شگون یعني علامتوں کے سبب سے پڑهنے میں خلل آجاتا هی اور اکثر ایسے امر اتفاقیہ کے واقع هونے پر جو طبیعت کو پریشان کردے اور اُس کام کے قابل نرهنے دے پڑهنے سے باز رهنا چاهیئے مثلاً هوا اور گرج اور مینهہ اور زلزلہ اور شهاب ثاقب اور گوهر اور گیدڑ کا بولنا اور بهت سے اور واقعات اول درجہ کے خلل انداز هیں ۲

† باب ۲ اِشلوک ۱۰۱ لغایت ۱۰۳

‡ باب ۳ اِشلوک ۶۹ و ۷۰

§ باب ۴ اِشلوک ۱۳۰

‖ باب ۳ اِشلوک ۸۲ وغیرہ

هی اور اس مجموعہ میں جا بجا تاکید کي گئي هی کہ واسطے عبادت
اور کفارہ کے اسکو جپنا چاهیئے اور اس منتر کا ورد کیا جاوے اور هميشہ
مزاولت رکھي جاوے تو آدمي بغير کسي اور مذهبي عبادت کے بہشت
کو پہنچ سکتا هی † اگرچہ یہہ مخفي عبادت في زماننا صرف برهمنوں
کو معلوم هی اور سیکھنا اسکا آسان نہیں رها مگر یورپ والوں نے بھي
اسکو خوب هي تحقیق کیا هی. اور کالبروک صاحب نے اُسکا یہہ ترجمہ
کیا هی ‡ ذات باري یعني خدا کي قابل پرستش تجلي کا دهیان کرو
اور یہہ دعا مانگو کہ وہ همارے عقل کو هدایت کرتي رهے *

اُس پورے اشلوک پر لحاظ کرنے سے جسکا یہہ ایک جملہ هی ظاهر
هوتا هی کہ تجلي سے وهي قادر مطلق مراد هی اگرچہ افتاب کي روشني
بھي مراد هوسکتي هی *

اُسوقت تک اسباب کا دریافت کرنا آسان نہیں هی کہ اس منتر کے
مقدس هونیکي کیا وجہہ هی جب تک یہہ ثابت نہو کہ ایک زمانہ
میں باوجود اس منتر کے الفاظ کے ذو معني هونے کے نو آموز آدمي پر
ایسے وقت میں جبکہ آفتاب کي پرستش رائج تھي خدا تعالی کي ذات
و صفات کا راز ظاهر هو جاتا تھا § *

هر ایک برهمن بلکہ هر دوبارہ جنمي یا جنیؤ پہنني والے کو هر روز
[illegible] کرنا چاهیئے اور تاروں کي چھانونمیں کسي تنهائي کے مقام میں

---

† باب ۲ اشلوک ۷۴ لغایت ۸۷

‡ کالبروک صاحب کي کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ۸ صفحہ ۴۰۰

§ اس عبارت کي بہت سي تفسیریں کي گئي هیں اور بلحاظ اُسکے معني کے کسیقدر [illegible] رائے هی پروفیسر ولسن صاحب نے اُس کتاب کي جلد اول صفحہ ۱۸۴ میں [illegible] کے تماشہ گاہ کے بیان میں هی ایک حاشیہ لکھا هی جسمیں وہ یہہ [illegible] کرتے هیں کہ اُس آفتاب الهي کي تجلي اعلی کا دهیان کرو جس سے هماري [illegible] عقل کو روشني پہنچ سکتي هی اور بید کے انگریزي ترجمہ کے صفحہ ۱۹۳ [illegible] رام موهن رائے نے لفظي ترجمہ یہہ کیا هی کہ هم اُس شان و شوکت والے آفتاب [illegible] روح اعلی کا دهیان کرتے هیں جو هماري عقل اور فہم کو هدایت کرتا هی

خدا نے آدمي کو پیدایش هي سے برے بهلے کي تمیز بخشي جسکو اندروني ناصح کے † نام سے تعبیر کیا هی اور جائز اور ناجائز اور آرام اور تکلیف اور اور مخالف باتوں میں بالکل فرق رکھا هی یعني انمیں ناموافقت رکھي هی ‡ *

بعد اِسکے خدا تعالی نے اُس قرباني کے اچھي طرح سے پورا هونے کے واسطے جسکو اُسنے شروع هي سے مقرر کیا تها بید پیدا کیئے مگر همکو منو کي کتاب کے اُس حصه کے زیاده حالات بیان کرنے ضرور نهیں معلوم هوتے هیں جو علم الهیات سے متعلق هی *

رسموں کا بیان

هندوؤں کے مجموعه کا بهت سا حصه رسموں سے بهرا هوا هی مگر اخلاق سے بهي غفلت نهیں کي گئي هے عورت کے حامله رهنے کے زمانه اور لڑکے کي پیدایش کے وقت اور بهت سے پچھلے موقعوں پر جنمیں سے مقدم موقع وه هی جب اول سال لڑکے کي عمر میں بجز چوٹي کے اُسکا سر مونڈا جاتا هی بے انتها رسمیں عمل میں آتي هیں § لیکن سب سے مقدم رسم جنیؤ کي هوتي هی جسکے بجالانے میں برهمن کو سوله برس او بیش کو چوبیس برس سے زیاده دیر نهیں کرني چاهیئے || اِس مقد رسم کو دوسرا جنم بیان کیا گیا هی اور تین فرقوں (یعني برهمن چهتري اور بیش) کو جنکو اِسکي اجازت هی اُسکے بجالانے سے دوباره جنمي خطاب ملتا هی اور اسي خطاب سے کل مجموعه میں اُنکا ذکر کیا گ هی اور اسي موقع پر جن شخصوں کو جنیؤ پهنایا جاتا هی اُوم ا گایتري کا منتر سکهایا جاتا هی اور بید میں یهه عبارت نهایت مقدس

† باب ۲ اِشلوک ۱۴

‡ باب ۱ اِشلوک ۲۶

§ باب ۲ اِشلوک ۲۶ لغایته ۳۵

|| باب ۲ اِشلوک ۳۶ لغایته ۴۰

ذکر ارواح

دیوتاؤں سے بالکل علحدہ نیک و بد جن بیان کیئے گئے هیں اور پیدایش کے بیان میں بہ نسبت دیوتاؤں کے، اِنکو زیادہ تر حیوانات سمجھا گیا هی چنانچہ یہہ بیان کیا گیا هی کہ خداوند تعالی نے جوانمرد جن اور غضبناک بھوت اور خونخوار وحشي اور حور بہشتي اور پریاں اور دیو اور بڑے بڑے اژدھے اور بڑے بڑے بازؤں کے پرند اور مختلف قسمیں اِنسان کي پیدا کي هیں † *

آدمي کا بیان

خدا تعالی نے آدمي کو دو روحیں بخشي هیں ایک تو روح حیواني جسکے سبب سے بدن حرکت کرتا هی اور دوسري روح انساني جو جذبوں او اچھے اور برے وصفوں کا مخرج هی اور اگرچہ یہہ دونوں روحیں ایک دوسري سے تعلق نہیں رکھتي هیں اور علحدہ علحدہ وجود رکھتي هیں مگر اُس ذات باري کے ذریعہ سے شامل هیں جو تمام موجودات میں پھیلي هوئي هی ‡ *

روح حیواني کے هي ذریعہ سے اِنسان کے گناهوں کا کفارہ هوتا هی یہہ روح اپنے جرموں کي مناسبت سے عرصہ معین تک عذاب سہتي هی اور اُسکے اُسکو حکم هوتا هی کہ آدمیوں حیوانوں بلکہ درختوں میں جاکر [illegible] کرے جس قدر زیادہ اِس روح کا گناہ هوتا هی اُسیقدر ذلیل وہ جسم هوتا هی جسمیں وہ پھر بھیجي جاتي هی تا وقتیکہ وہ اذیت اور [illegible] اُٹھا کر اخر کار صاف پاک هوجاتي هی اور پھر وہ اپنے زیادہ پاک [illegible] رفیقوں کے جسم میں جاتي هی § اور پھر اُسکا وہ دور شروع هوتا هی جو اُسکو ابدي نعمتوں یعني بہشت میں پہونچاتا هی *

---

† باب ۱ اِشلوک ۳۷

‡ باب ۱ اِشلوک ۱۴ و ۱۵ و باب ۱۲ اِشلوک ۱۲ لغایتہ ۱۴ و ۲۴

§ باب ۱۲ اِشلوک ۱۶ لغایتہ ۲۲

تمام مخلوق پیدا هوئي واپس بلائي جاتي هی اور برهما بذات مطلق میں مجذوب هو جاتا هی اور تمام کارخانه کو زوال هو جاتا هی † *

اور پیدایش کا اسطرحپر معدوم هو جانا اور پهر پیدا هونا وقتاً فوقتاً بڑي بڑي مدتوں کے بعد واقع هوتا رهتا هی ‡ *

کمتر درجه کے دیوتاؤں کا بیان

کمتر دیوتا عنصروں کے قایم مقام هیں یعني عنصرون کو اُن دیوتاؤں کي علامت سمجها جاتا هی مثلاً اندر یعني هوا اگني یعني آگ ورون یعني پاني پرتوي یعني زمین اجرام فلکي کو اُن دیوتاؤں کي علامت سمجها جاتا هی مثلاً سوریا یعني سورج چندر یعني چاند برسپتي اور اور سیارے یا مختلف صفتوں کو علامت اُن دیوتاؤں کے سمجهتے هیں مثلاً دهرما یعني دیوتا انصاف کا اور دهنونترا یعني دیوتا دوا کا § اُن شجاع اور دلاور لوگوں میں سے جنکا بید میں تو ذکر نهیں مگر آج کل هندوؤں کے دیوتاؤں میں بڑا رتبه اور درجه حاصل هی مثلاً رام اور کرشن وغیره کسي کو مطلق دیوتا بیان نهیں کیا گیا *

بلکه اُن دیوتاؤں کا بهي جنکے یهه اوتار هیں کهیں ذکر نهیں پایا جا هی برهما کا کئي مرتبه نام آیا هی لیکن بشن اور شیو کا کبهي نهیں آ خدا کي یهه تین صورتیں اُن دیوتاؤں میں جنکا ذکر بید میں هی بهه رتبه نهیں رکهتي هیں اور ان تینوں کے باهم ایک جسم میں شامل هو کے معمه پر منو کے قانون میں یا غالباً بید میں اشاره تک نهیں کیا گیا تین صورتوں یعني جسموں میں سے بعض جسموں میں تمام اور دیوتا کو داخل اور شامل سمجها جاتا هی وه آگ اور هوا اور سورج هیں ||

---

† باب ۱ اشلوک ۵۱ لغایت ۵۷

‡ باب ۱ اشلوک ۳ لغایت ۷۴

§ باب ۹ صفحه ۳۰۳ لغایت ۳۱۱ اور اور مقامات

|| کالبروک صاحب کي کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ۸ صفحه ۳۹۵ لغایته

علت کي مرضي سے پیدا هوا هی † *

برخلاف اسکے مذهبي قواعد کي کتابوں سے یهه بات پیدا هوتي هی کو صاف صاف نهیں پائي جاتي هی که دنیا خالق کے مادہ سے بني لور بطریق جزو مادہ الهي کے مادہ کا وجود همیشه سے هی اور یهه خیال بیهودہ هی اُن هي کتابوں کے بموجب یهه بهي ثابت هی که بسبب پانچ عناصر یعني خاک باد آب آتش اور خلا اور اصلوں کي خود موجود قوت یعني خدا نے جو آپ تو نظر نهیں آتا مگر دنیا کي چیزوں کو قابل محسوس هونے کي کرتا هی بڑے جلوہ اور شان سے ظهور کیا اور تاریکي کو دور کیا *

اُسنے چاها که اپني مادہ الهیت سے مختلف موجودات کو پیدا کرے پس اول ایک بات کي بات میں پاني پیدا کیا اور پاني کے اندر ایک بار اور تخم رکها ‡ *

اس تخم سے انڈا پیدا هوا اور اس انڈے میں قادر مطلق خود برهما کي صورت میں ظاهر هوئے *

اور اسي قسم کي ترکیبوں سے جو هندوؤں کے بنائے هوئے جهگڑے معلوم هوتے هیں بهگوان نے برهما کي صورت میں آسمان اور زمین اور انسان کي روح کو پیدا کیا اور تمام مخلوقات کے علحدہ علحدہ نام رکهے اور اُنکو جداگانه کام سپرد کیا *

اسیطرح سے پاک صاف روح والے دیوتاؤں کو جنمیں بهت سي بهگوان کي صفتیں هیں اور اُنسے کمتر جنوں کو جو بهت نازک اور لطیف هیں پیدا کیا § *

یهه تمام پیدایش صرف تهوڑے عرصه تک قایم رهتي هی اور بعد اُسکے معدوم هوجاتي هی اور وہ موجود قوت جسکے سبب سے

---

† ولسن صاحب کے لیکچرکا صفحه ۴۸ جو بمقام اکسفورد دئي گئے تهے

‡ کتاب اول اشلوک ۵ و ۷

§ باب ۱ اشلوک ۸ لغایت ۲۲

بید سے بتوں کا رواج اور پرستش کي چیزوں کا ظاهري نشان اور علامت کا بنانا ثابت نهیں هوتا هی † *

منو کے مذهب کا بیان

مذهبي کتابوں میں جا بجا وحدت کا مسئله پایا جاتا هی اور اُنکے آخر میں یهه بیان کیا گیا هی که سب فرضوں میں سے یهه بڑا فرض هی که اپاني شاد یعني رساله علم الهي سے خدا واحد اور قادر کي معرفت حاصل کریں ‡ *

لیکن اگرچه منو نے خدا کي وحدت پر اپني راے کو اپنے تمام کتاب میں قایم رکها هی مگر خدا تعالی کي ذات و صفات پر اُسکي راے جیسي شروع میں عمده اور خالص تهي ویسي هر جگهه نهیں پائي جاتي هی *

بیان پیدایش

یهه بات خصوصاً پیدایش کے بیان سے جو منو نے لکها هی ثابت هوتي هی چنانچه بید میں اکثر مقامات میں لکها هی که خدا وه ماده هی جس سے دنیا پیداهوئي هی اور جسنے دنیا کو پیدا کیا هی اور وهي کمهار هی جسنے برتن بنایا هی اور وهي متي هی جسی وه برتن بنا هی مگر جو لوگ بید کے ترجمه کرنے کي بڑي لیاقت رکهتے هیں وه یهه خیال کرتے هیں که ان فقروں کے لفظي معنی پر لحاظ نهیں کرنا چاهیئے او بجز اس بات کے ظاهر کرنے کی اُنسے اور کچهه مطلب نهیں هی که ایک هي علت اولی سے تمام چیزیں نکلي هیں بیدوں کا عام منشاء اسبات ! ثبوت کرنا هی که تمام مخلوقات کا ماده اور صورت ایک خود موجو

† پروفیسر ولسن صاحب کے اُس لکچر کا جو بمقام اکسفورڈ دیا گیا صفحه ۲ بشن پران کے دیباچه کے صفحه ۲ پر دیکهو

‡ باب ۱۲ اشلوک ۸۵

اُس قادر مطلق نے اپني مخلوقات میں سے بعض کو اِنسان سے برتر پیدا کیا هی اُنکي پرستش کرني چاهیئے اور اُن سے سلامتي بذریعه مناجات کے حاصل هوسکتي هی منجمله اِن برتر مخلوقات کے جنکا اکثر بید میں ذکر پایا جاتا هی هوا پاني آگ اور خاک کے دیوتا اور ستارے اور سیارے هیں لیکن اور قوتوں اور اوصاف کا ذکر بهي پایا جاتا هی جنکو مجسم سمجها گیا هی خدا واحد کے تین بڑے ظهور هیں یعني برهما بشن اور شیو اور اور مجسم اوصاف اور قوی اور هندوؤں کے مقرر کیئے هوئے دیوتاؤں میں سے اکثر کا البته بید میں اِشارہ پایا جاتا هی لیکن ایسے شخصوں کي پرستش جو اپني دلاوري اور شجاعت کے باعث سے دیوتا گردانے جاویں مذهب کا کوئي جز و نهیں قائم کي گئي هی † *

برهما بشن اور شیو کا بهت کم ذکر پایا جاتا هی اور اُنکو کچهه فوقیت نهیں دي گئي هی اور نه وہ پرستش کے قابل سمجهے گئے هیں ‡ اور کالبروک صاحب کو بید میں کوئي ایسا مقام نهیں ملسکا جس سے اُنکا اوتار هونا ثابت هو *

صاحب نے اپني کتاب میں نقل کیا هی وہ بیان یهه هی که خدا کیا هی وہ کامل سے هی اور کامل خوشي هی اور اُسکي ذات لاثاني هی اور اُسکو ثنا نهیں هی اور وہ واحد مطلق هی اُسکي ذات کو نه تو زبان بیان کرسکتي هی اور نه عقل سمجهه سکتي هی اور سب میں موجود هی اور سب پر غالب هی اور اپنے بیحد علم اور دانائي سے بےنقص هی یعني بے پروا هی اور هر جگهه اور هر وقت میں حاضر و ناظر هی اور اُسکے پیر نهیں هی لیکن پهر بهي بهت تیزي سے چلتا هی اور اُسکے هاتهه نهیں هیں مگر تمام دنیا کو پکڑے هوئے هی اور بے آنکهوں کے سب چیز کو دیکهتا هی اور بغیر کانوں کے سب چیزوں کو سنتا هی اور بغیر کسي سمجهانے والے کے هرایک چیز سمجهتا هی اور بلا کسي سبب کے تمام سببوں کا سبب اول هی اور سب پر حاکم هی اور سب پر قوي هی اور پیدا کننده اور بچهانے والا اور تمام چیزوں کي صورت پلٹنیوالا هی — ورکس سر ولیم جونس صاحب جلد ٦ صفحه ۴١٨

† کالبروک صاحب کا بیان بید کا کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ٨ صفحه ۴٩۴

‡ پروفیسر ولسن صاحب کے اُس لکچر کا جو بمقام آکسفرڈ دیا تها صفحه ١٢

میں نہیں تو بھجنوں اور مناجات میں ضرور ہیں اور هندو کہتے ہیں کہ اِنہیں لوگونپر علحدہ علحدہ یہہ سب مسئلہ اور مناجات خدا کیطرف سے ظاہر ہوئے تھے غالباً بید مختلف زمانوں میں لکھے گئے ہیں لیکن جو صورت اُنکي في زمانہ موجود هی اُس صورت میں وہ چودھویں صدي میں قبل حضرت مسیح سے جمع کیئے گئے ہیں † *

بید پوراني سنسکرت میں لکھے هوئے ہیں جو اِس سنسکرت سے جسکا آجکل رواج هی اِسقدر مختلف هی کہ بجز بڑے بڑے قابل اور عالم برهمنوں کے اُسکو کوئي نہیں سمجھہ سکتا هی اُنکے صرف تھوڑے سے حصہ کا ترجمہ یورپ کے زبانوں میں هوا هی اور اگرچہ همارے پاس بید کا خلاصہ انگریزي زبان میں موجود هی جسکو ایسے شخص نے لکھا هی کہ اُسکي راے اور صداقت پر بالکل بھروسہ هوسکتا هی ‡ اور اُس خلاصہ سے هم بیدوں کے مسئلوں کے عام منشاء کو بخوبي تمام دریافت کرسکتے ہیں مگر تو بھي هم اُسکي تفصیلوں پر باطمینان تمام گفتگو نہیں کرسکتے ہیں یعني یہہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں قصوں یا مسئلوں کا ذکر جنسے آجکل کے هندوؤں کا مذهب مرکب هی بید کے کسي حصہ میں هی یا نہیں *

بیان مسئلہ وحدانیت کا

بیدوں کا مقدم مسئلہ یہہ هی کہ خدا واحد هی چنانچہ اکثر مقامات پر بید میں مندرج هی کہ حقیقت میں صرف ایک خدا واحد هی جو سب سے اعلی اور برتر روح تمام عالموں کا مالک هی اور اُسي نے سب عالم پیدا کیئے ہیں § *

† تتمہ اول کتاب کو ملاحظہ کرو

‡ یعني کالبروک صاحب کي کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ۸ صفحہ ۲۰۹

§ پروفیسر ولسن صاحب نے جو لکچر مقام اکسفورڈ میں دیا تھا اور اُسکو چھپوا دیا تھا اُسکے صفحہ ۱۱ میں مندرج هی کہ ایک عالم برهمن نے بخدا کے اوصاف کا بیان جیسے کہ بید سے ظاهر هوتے ہیں مفصلہ ذیل طور سے کیا هی جسکو سر ولیم جونس

باب چوتھا

مذهب کا بیان

مذهبي کتابوں میں جو أصول مذهب کے سکھلائے جاتے هیں وہ بید سے لئے گئے هیں چنانچه أن کتابوں کے هر ایک صفحه میں بید کا حواله پایا جاتا هی *

بیدوں کا ذکر

بید چار هیں لیکن بہت سے عالم فاضل هندو چوتھے بید کو نہیں مانتے اِس حقیقت میں تین بید سمجھنے چاهیئیں هر ایک بید دو حصوں یا شاید تین حصوں میں منقسم هی اول حصه میں بھجن اور مناجات † اور دوسرے حصه میں ‡ مذهبي فرائض کي هدایتیں اور علم الهیات کي تقریریں هیں § بعض تقریروں کے علحدہ علحدہ رساله هوتے هیں اور یه رساله کبھي تو دوسرے حصه میں اور کبھي علحدہ هونے سے تیسرا حصه قائم هوتا هی || *

هر بید کے ساتھه ایک جنتري بھي اِس غرض سے هوتي هی که جن فرضوں کي أسمیں هدایت اور تاکید کي گئي هی أنکي بجا آوري کیواسطے اوقات مناسب مقرر هوسکے *

بید بھي کسي ایک شخص کي تصنیف نہیں هیں بلکه هر ایک بید کئي شخصوں کي تصنیف هی جنکي تصنیفات میں أنکے نام اگر سب

---

† اِس حصه کا نام میترا هی

‡ اِس حصه کا نام برهمنا هی

§ کالبروک صاحب کي تحریرات جو کتاب تحقیقات حالت ایشیا جلد ۸ صفحه ۳۸۷ میں مندرج هی و ولسن صاحب کے رگ وید کے دیباچه

|| اِس حصه کو اپانشاد کہتے هیں

اگر اور بیٹے نہوں تو بھي شودر بیٹے کو ایک حصہ یا ایک دسواں حصہ ملکیت کا ملنا بہت بڑا سمجھا جاتا هی † خرچوں یا خارج‌الذات یا جنم کے بہرے یا گونگے یا اندھے یا اپاھج یا دیوانہ یا جنم کے مورکھہ کو جا نشیني سے خارج کیا هی لیکن جو لوگ وارث ہوں اُنپر اُنکي پرورش لازم هی مگر خارج‌الذات شخصوں کے بیٹے ورثہ پانے کے مستحق ہوتے هیں ‡ *

---

† باب ۹ اشلوک ۱۵۱ لغایت ۱۵۵ — مجموعہ کے اندران قواعد میں اس سبب سے بہت ابتري پائي جاتي هی کہ پڑھے لکھے اور نیک چلن بیٹوں کو اور بیٹوں پر حق وراثت میں ترجیح دي گئي هی لیکن کوئي ایسا شخص مقرر نہیں کیا گیا جو اس بات کے تصفیہ کا مجاز ہو کہ وہ اوصاف کون کون سے بیٹوں میں هیں

‡ باب ۹ اشلوک ۲۰۱ لغایت ۲۰۳



جبکہ ایک شخص مرجاتا هی تو اُسکے بیٹیوں کو اختیار هی کہ خواہ بہم ملکیت کو اکیٹھا رکھکر باهم اوقات بسر کریں یا بموجب بعض قواعد کی تقسیم کرلیں اگر وہ شامل رهیں تو بڑا بہائي ملکیت پر قابض هوتا هی اور باقي جسطرح کہ باپ کي اطاعت میں رهتے تھے اُسیطرح اُسکي اطاعت میں رهتے هیں اسصورت میں تمام ایسے بیٹوں کي کمائي سے جو قانوناً علحدہ نہوئے هوں مشترک سرمایہ کو ترقي هوتي جاتي هی † *

اور اگر وہ جدے هوجاتے هیں تو بیسواں حصہ بڑے بیٹے کے لیئے اور کل کے اسي حصے کرکے اُنمیں سے ایک حصہ سب سے چھوٹے بیٹے کےواسطے اور منجھلے اور سنجھلے وغیرہ بیٹوں کیواسطے چالیسواں حصہ علحدہ کرکے باقي ملکیت کو پھر آپسمیں برابر تقسیم کرلیتے هیں *

کواري بہنوں کي پرورش اُنکے بہائیونپر لازم هوتي هی اور اُنکو باپ کي ملکیت کا کوئي حصہ نہیں ملتا ‡ لیکن اپني ما کي جائداد میں اُنکو بہائیوں کے ساتھہ برابر حصہ ملتا هی § *

باپ کے ورثہ کا بیٹوں میں اِسطرح پر برابر تقسیم هونا اُس صورتمیں جائز هی جب سب بہائي ایکہي اصل نسل کے هوں ورنہ جو بیٹا برهمني سے هو اُسکو چار حصہ اور جو کھترانی سے هو تو تین حصہ اور بیش سے هو تو دو حصہ اور شودر سے هو تو ایک حصہ ملتا هی *

---

† باب ۹ اشلوک ۱۰۳ لغایت ۱۰۵ اس قاعدہ کے خلاف مسئلہ بھي هیں لیکن اب بھي یہہ قاعدہ ایسا مستحکم اور موثر هی کہ زمانہ حال میں ایسے شخص کے قریب رشتہداروں کو جسنے آپ کو پیشوا کے وزیر اعظم کے رتبہ پر پہونچایا تھا اُسکي بڑي ملکیت کے حصہ کا جسکے حاصل کرنے میں اُنھوں نے کچھہ بھي کوشش نکي تھي مستحق گرداناگیا

‡ باب ۹ اشلوک ۱۱۲ لغایت ۱۱۸

§ باب ۹ اشلوک ۱۹۲

بیٹون کے نہونے کي حالت میں بھتیجے وارث هوتے هیں جو بھائے بیٹوں کے سمجھے جاتے هیں اور اگر اُنکو منظور هوتا هی تو یہ ترجیح تمام اور شخصوں کے اونهیں کو متهنی کیا جاتا هی † جب بیٹے یا پوتے یا متهنی بیٹے اور بھتیجے نهوں تو وراثت کا حق ما باپ کو هوتا هی اور بعد اُنکے بھائیوں اور دادا اور نانا اور دادي اور نانی کا هوتا هی ‡ اور بعد اِنکے اپنے رشتہ داروں کا حق هوتا هی جو بالاشتراک بزرگوں کے کریا کرم کرنیکا حق رکھتے هیں اور جب یہہ بھي نهوں تو عموماً گرو اور هم مکتب یا شاگرد وارث هوتا هی اور یہہ بھي نهوں تو برهمن عموماً وارث هوتا هی اور اگر شخص متوفی دوسري قوم یعني هندو نهو تو راجہ مالک هوتا هی § *

باپ اپنے جیتے جي اپنا مال و متاع اولاد پر تقسیم کر سکتا هی اور یہہ بیان نهیں کیا گیا کہ جسطرح چاهیئے اُسیطرح اُسکو تقسیم کرے یا کسي مناسبت کے ساتھہ اور اسکا بھي ذکر کهیں نهیں پایا جاتا کہ اُسکو وصیتنامہ لکھنے کا اختیار هی یا نهیں || *

---

† باب ۹ اشلوک ۱۸۷

‡ باب ۹ اشلوک ۱۸۵ و ۲۱۷

§ کریا کرم پر وراثت کے موقوف هونے سے چند قواعد اطلاع کے قابل قائم هوتے هیں اول قسم کي کریا کرم صرف باپ دادا اور پردادا کیواسطے کیجاتي هی جو لوگ ان تینوں کے کریا کرم کرتے هیں اُنکو وراثت میں ترجیح دیجاتي هی اور بعد اِنکے اُنکو جنهوں نے دو کي کریا کرم کي اور بعد اُنکے اُنهوں کو جنهوں نے ایک کي کریا کرم کي هو اور جو اِنمیں سے کسیکي کریا کرم نکریں وہ خارج کردیئے جاتے هیں پس اِس قاعدہ کي روسے پوتے کے پوتے کي اولاد خارج کیجاتي هی اور وراثت کسي ایسے شخص کي اولاد کو ملتي هی جو پردادا کے تین پشتوں کي اندر هو اُن لوگوں کے بعد جو اول قسم کي کریا کرم کرتے هیں اُن بہت سے لوگونکا حق هوتا هی جو دوسري قسم کي کرتے هیں — اورنی اهنتل میگزین جلد سویم صفحہ ۱۷۹ و خلاصہ کالیبروک صاحب جلد ۳ صفحہ ۶۲۳

|| باب ۹ اشلوک ۱۰۴ بلکہ مال و متاع کے تقسیم کرنے کا اختیار بھي صرف کلوکا مفسر کي سند پر همنے بیان کیا هی

ے برا اور ناجایز سمجھا جاتا هی لیکن جب وہ حقیقت میں عمل میں آیا هی تو جایز تصور کیا جاتا هی *

جبکہ مذکورہ بالا قسم کی اولاد نہیں هوتی تو متبنی بیتا وارث هوتا هی اس بیتے کا تمام حق اپنے حقیقی باپ کی ملکیت سے جاتا رهتا هی اور اگر متبنی کرنے والے باپ کے بعد متبنی کرنے کے اولاد حقیقی پیدا هو تو بهی وہ اپنے اس باپ کی ملکیت کے چوتہے حصہ کا مالک رهتا هی †*

جبکہ ورثاے مذکورۂ بالا نہوں تو دس قسموں کے ایسے بیتے وارث سمجھے جاتے هیں جنکا خیال بجز هندوؤں کے اور کسی قوم کو نہیں هوسکتا کیونکہ هندو کریا کرم کرنے کیواسطے اولاد کا هونا اکثر باتوں سے بہت زیادہ ضروری اور بہتر سمجھتے هیں منجملہ ان بیتوں کے ایک بیتا ایسا هوتا هی جو شوهر کے مدت تک گهر سے باهر رهنے کی حالت میں کسی نامعلوم باپ کے نطفہ سے پیدا هوا هو اور دوسرے ایک شخص کا وہ بیتا جو اُسکی بی بی کے پیت میں شادی کے زمانہ میں تها اور اُس شخص کو خبر نہ تهی اور انہیں قسموں میں وہ بیتا داخل هوتا هی جو کسی شخص کی بیتی کا حرامی بیتا ایسے شخص کے نطفہ سے هو جس سے وہ آخر کار شادی کرلے یا ایسی منکوحہ عورت کا بیتا جسنے اپنے خاوند کو چهوڑدیا هو یا ایسا بیتا جو کسی بیوہ سے پیدا هوا هو اور وہ بیتا جو کسی کمتر قوم کی زوجہ سے پیدا هوا هو ‡ ایسے ایسے بیتے اور اور قسموں کے بیتے کل دس هیں جو قانونی اختراع سے جائز سمجھے جاتے هیں کیونکہ خود مجموعہ کا مولف ایسے بیتوں کو کنبے میں ملا لینے کے طریق کو بہت برا بہلا کہتا هی گو وہ اچهی کریا کرم کرنیکا ذریعہ کیوں نہوں § *

† باب ۹ اشلوک ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۶۸ و ۱۶۹

‡ باب ۹ اشلوک ۱۵۹ لغایت ۱۶۰ و ۱۶۷ لغایت ۱۸۰ آج کل جو قانون جاری هی اُسکی روسے بجز حقیقی اور متبنی بیتوں کے اور اِن سب اقسام کے بیتے وارث نہیں سمجھے جاتے هیں

§ باب ۹ اشلوک ۱۶۱

پہونچیں تک † *

اپنے بھائی کی زوجہ سے اولاد پیدا کروانے کا طریقہ جو لاولد مرا هو یا زندہ بھی هو مگر اولاد کی امید نهو بجز شودر اور ایسی بیوہ کے ناجائز هی جسکا خاوند پیشتر نکاح سے یعنی بعد منگنی کے مرگیا هو ‡ *

بیان وراثت

ایک شخص کا حقیقی وارث اُسکا خاص بیٹا اور اُسکا پوتا اور اُس صورت میں نواسہ هوتا هی جبکہ نسل قایم رهنے کے لیئے کوئی وارث مذکر نرها هو § *

ایک شخص کی زوجہ کا ایسا بیٹا بھی جو بموجب طریقہ مذکورہ بالا کے || کسی قریب رشتہدار کے تخم سے ایسے وقت میں پیدا هوا هو جبکہ اُس شخص کی زندگی کی نا اُمیدی سے اولاد کی اُمید نرهی هو اُس شخص کا وارث بطور بیٹے کے هوتا هی * اگرچہ یہہ طریقہ خلاف مذهب

---

† باب ۹ اشلوک ۷۶ کلوکا اپنی تفسیر میں متن پر یہہ لفظ زیادہ کرتا هو کہ ان میعادوں کے گذرنے پر زوجہ اپنے خاوند کی تلاش کرے لیکن منو کے مجموعہ میں زیادہ تر اُس میعاد سے غرض هی جسکے گذرنے پر زوجہ دوسری شادی کرسکتی هی مجموعہ میں بلحاظ شادی بیوہ عورتوں کی اُسیطرح سے اختلاف پائے جاتے هیں جسطرح اور بعض مسلوں میں پائے هیں اُنسے یہہ نتیجہ نکل سکتا هی کہ مختلف مقاموں اور مختلف اوقات میں قانون جدا جدا تھا یا شاید لکھنے والے کی راے اُسکے عمل میں اختلاف تھا اس زمانہ میں بھی لوگ بیوہ عورتوں کی شادی مخالف هیں اور پس کلوکا کے زمانہ میں بھی یہہ هی حال هوگا

‡ باب ۹ اشلوک ۵۹ لغایت ۷۰

§ باب ۹ اشلوک ۱۰۴ و ۱۳۳

|| باب ۹ اشلوک ۵۹ وغیرہ

* باب ۹ اشلوک ۱۴۵ شاید یہہ اجازت شودر زوجہ کے بیٹے سے مخصوص کئی هی کیونکہ شودروں کے هی واسطے ایسا کام جایز هوتا هی لیکن متن میں اس خصوصیت کا کچھہ بیان نہیں پایا جاتا هی اور منو کے مجموعہ کی تحریر میں اس تمام مضمون کے کبھی کچھہ اور کبھی کچھہ پائی جاتی هی مگر آج کل یہہ طریقہ تمام فرقوں کے واسطے بالکل ممنوع هی

بجز اُن چند صورتوں کے جنکا بیان آگے کیا جائیگا جنمیں ایک مرد دوسرا نکاح بھي کرسکتا ھی مرد کو ایک ھي زوجه رکھني چاھیئے ایک زوجہ بعد انتقال اپني زوجه کے دوسري شادي کرسکتا ھی مگر ہندو عورتوں کي شادي کرنے کو بجز شودرو کے اگر بالکل ممنوع نہیں تو بہت برا کہا گیا ھی *

جس شخص کي زوجه کے آٹھه برس تک اولاد نہو یا جسکے گیارہ برس کے اندر اندر لڑکا پیدا نہو تو مرد دوسري شادي کرسکتا ھی † *

مگر باوجود اِس اجازت کے اُس پہلي زوجه کي خاندان میں سب سے زیادہ عزت ہوتي ھی ‡ *

کسي شخص کي زوجه اگر شرابي اور بدچلن یا ایسي ہو جو اپنے خاوند سے عداوت اور کینه رکھتي ہو یا حد سے زیادہ فضول خرچ ہو تو اُس شخص کا دوسرا نکاح ہوسکتا ھی § *

جو زوجه اپنے خاوند کے گھر سے بلا سبب بارہ مہینے تک باہر رہے اور اُسکي جانب سے غافل رہے اُسکو بالکل طلاق دیدي جاتي ھی || *

جو مرد باہر جاوے اُسکو لازم ھی که اپني زوجه کے کھانے پینے کا بندوبست کردے ¶ *

زوجه کو لازم ھی که اگر اُسکا خاوند جاترہ کو گیا ہو تو آٹھه برس تک اُسکا اِنتظار کرے اور اگر علم یا نیکنامي کي تحصیل کے واسطے گیا ہو تو چھه برس تک اور اگر صرف سیر کیواسطے گیا ہو تو تین

[illegible] باب ۹ اِشلوک ۸۱

‡ باب ۹ اشلوک ۱۲۲

§ باب ۹ اشلوک ۸۰

|| باب ۹ اشلوک ۷۷ لغایت ۷۹ مہیچٹ

¶ باب ۹ اِشلوک ۷۴

یعني سچائي سے اپني اصلي مرضي ظاهر کرنے کے لائق نهو † *

ایک لڑکي کي شادي آٹهه برس کي عمر میں یا اُس سے بهي پہلے هوسکتي هي اور اگر اُسکا باپ تین برس بعد بالغ هونے کے اُسکي شادي نکرے تو وه اپنے واسطے ایک خاوند تلاش کرنیکي مجاز هی ‡ *

مردوں کو اپنے سے کم ذات کي عورت کے ساتهه شادي کرنیکي اجازت هي مگر اپنے سے اعلي ذات کي عورت کے ساتهه شادي کرنیکي هرگز اجازت نهیں § ما باپ کیجانب کي چهه معلوم پشتوں کے رشتهداروں سے اور نیز ایسي عورت سے جسکے ایک گوت هو اور جس سے یهه معلوم هو که اُسکي اور اُسکے مجوزه شوهر کي نسل ایک هي هی شادي کرنے کي ممانعت هی || *

ایک ذات کے لوگوں کي شادي هاتهه ملانے سے هوجاتي هی مگر جو عورت فرقۂ چهتري کي برهمن سے شادي کرے تو اُسکا نکاح تیر هاتهه میں لینے سے هوتا هی اور ویش عورت کا کوڑا هاتهه میں لینے سے اور شودر عورت کا جامه کا دامن هاتهه میں لینے سے * اور یهي کہا گیا هی که برابر کي ذاتوں میں نکاح کا هونا خصوصاً پہلي شادي بہت مناسب هی اور برهمن اور شودر میں شادي هوني ممنوع هی اور پہلي شادي تو بالکل هي ممنوع هی ✝ *

نکاح هوجانے کے بعد کسیطرح ٹوٹ نهیں سکتا اور فریقین کو لازم هی که هر ایک دوسرے سے بے وفائي نکریں ‡‡ *

---

† باب ۳ اشلوک ۲۰ لغایت ۳۴
‡ باب ۹ اشلوک ۸۸ لغایت ۹۳
§ باب ۳ اشلوک ۱۲ لغایت ۱۹
|| باب ۳ اشلوک ۵
* باب ۳ اشلوک ۴۴
✝ باب ۹ اشلوک ۴۶ و ۴۷ و ۱۰۱ و ۱۰۲
‡‡ ایضاً

سے قائم ہوتے ہیں اور سرحد کا تنازع ہونے پر گواہوں کا اظہار فریقین مقدمہ کے روبرو اُنکے سر پر مٹی ڈالکر اور گلے میں سرخ پھولوں کا ہار اور بدن میں سرخ کپڑا پہناکر لیا جاوے اگر معاملہ گواہی کے ذریعہ سے تصفیہ نہوسکے تو راجہ کو چاہیئے کہ تحقیقات ختم کرے اور حکومت کے زور سے سرحد کو قائم کردے *

جو کھیت سرکاری نہوں اور خاص خاص لوگوں کے ہوں اُنکے سرحد کے فیصلہ میں بھی یہہ ہی طریق اختیار کیا جاے † *

بیان زن و شوہر کے تعلقوں کا

قواعد متعلقہ تعلق زن و شوہر لغویات سے بھرے ہوئے ہیں اُنمیں سے جو بڑے بڑے امور سے علاقہ رکھتے ہیں اُنکو شادی کے قوانین کے تذکرہ کے بعد بیان کیا جاویگا *

شادی کے چھہ طریق جائز سمجھے جاتے ہیں منجملہ اُن کے چار طریقہ برہمنوں کے واسطے جائز ہیں اُن طریقوں میں گو ایک طریقہ کا نام جدا ہی مگر وہ سب اسباب میں متحد ہیں کہ باپ بیٹی کو بلا کسی عوض لینے کے حوالہ کردے اور باقی دو طریق صرف کھتریوں کیواسطے ہیں اور گو شمار میں وہ دو ہیں مگر بہت اچھے ہیں ایک طریق وہ ہی جسمیں کوئی سپاہی لڑائی کے فتح ہونے پر کسی عورت کو لے بھاگے اور اُسکی مرضی کے خلاف اُس سے نکاح کرلے اور دوسرا وہ ہی جسمیں نکاح باہمی مرضی سے ہو اگرچہ اُسمیں رسمیات کسی طرحکی نہ عمل میں لائی جاویں اور دو قسم کے نکاح ممنوع ہیں ایک وہ جسمیں باپ نکاح کرنے کا نذرانہ لیوے ‡ اور دوسرے جب کہ عورت نشہ کے باعث یا اور

---

† باب ۸ اشلوک ۲۴۵ لغایت ۲۶۵

‡ مگر اِس مسئلہ میں بہت سا اختلاف اِس مجموعہ کے اندر پایا جاتا ہی چنانچہ جب عموماً نذرانہ کا قبول کرنا بہت نفرت سے بیٹی کا بیچنا سمجھا گیا ہی تو بعض مقاموں میں یہہ بھی مندرج ہی کہ جو نذرانہ نکاح کے بدلے حاصل ہو اُسکو کسطرح پر خرچ کیا جاے اور اُسی نذرانہ سے جو جو دعوی پیدا ہوتے ہیں اُسپر قانونی مطالب کے بحث کی گئی ہی

کوشش کے باب میں بہت سے قاعدے معاهدوں کے قانون میں بیان کیئے گئے هیں *

ایسے معاهدے جو فریب اور دغابازي کے ساتهہ کیئے جاویں اور نیز وہ معاهدے جو ناجایز مطلبوں کے واسطے هوویں ممنوع اور ناجایز هیں جو معاهدہ ایک غلام نے بهي اپنے غیر حاضر مالک کے کنبے کي پرورش کے واسطے کیا هو اُسکا پورا کرنا مالک پر لازم هوتا هی *

بیع بلا مالک هونے کے

جو شخص مالک نهو اور وہ کسي شی کو بیع کردے اگر علانیہ بازار میں وہ بیع نهوئي هو تو ناجایز هی اور اُس صورت میں جائز هی کہ خریدنے والا بیچنے والے کو حاضر کرسکے ورنہ جو اُس شے کا اصلي مالک هی وہ اُسکو نصف قیمت دیکر واپس لی سکتا هی † *

جو تاجر اپنے وعدہ کو توڑے وہ سزاوار جرمانہ کا هی اور اگر وہ وعدہ قسم کے ساتهہ کیا گیا هو تو وہ جلا وطن کیا جاوے ‡ *

بایع اور مشتري دس روز کے اندر بیع کو منسوخ کرسکتے هیں مگر بعد اس عرصہ کے نهیں § *

بیان تنازع مالک اور ملازم کا

مالک اور ملازم کے آپسمیں جو تنازع بیان کیئے گئے هیں وہ تنازع صرف وہ هیں جو گلہ بانوں سے متعلق هیں || *

بیان تنازع سرحد

گانوں کے حدود کے نشان ایسی ایسی قدرتي چیزوں کے ذریعہ ہو جیسے ندیاں یا درخت لگانا اور تالاب کهودنے اور اُنکے پاس مندر بنا اور زمین کے اوپر اور علانیہ نشان اور زمین کے اندر خفیہ نشانوں کے ذریعہ

† باب ۸ اشلوک ۱۹۷ لغایت ۲۰۲

‡ باب ۸ اشلوک ۲۱۹ وغیرہ

§ باب ۸ اشلوک ۲۲۲

|| باب ۸ اشلوک ۲۲۹ لغایت ۲۳۴

هیں وہ معاملات ابھی ترقی پر نہ پہونچی تھی ہم ہر قانون کے چند
مشہور مطالب بیان کرینگے *

بیان قرضہ کا

عدالت میں نالش کرنے سے پہلے قرضخواہ مجاز ہی کہ جسطرح سے
اُس سے ہو سکے یہانتک کہ ایک حد کے اندر جبر بھی روا رکھہ کر قرضدار
سے اپنا قرضہ وصول کرلے † *

یہہ قانون بعض ہندو ریاستوں میں اب بھی ایسے زور و شور سے جاری
ہی کہ قرضخواہ اپنے قرضدار کو اکثر اپنے گھر میں قید کرتا ہی بلکہ ایک
عرصہ تک اُسی بھوکا مارتا ہی اور دھوپ میں کھڑا کرتا ہی تا کہ وہ
مجبور ہوکر اُسکا روپیہ دیدے *

بیان سود کا

دو روپیہ ماہواری کے سود سے لیکر جو برہمن کو بابت قرضہ کے دیتا ازروے
قانون کے ٹہرا ہی شودر کے واسطے پانچ روپیہ سیکڑہ تک کا سود مقرر ہی
اور جب کوئی چیز گرو رکھی جاوے تو یہہ شرح سود کی نصف ہوجاتی
ہی اور اگر مرتہن اُس مرہونہ شی کو اپنے استعمال میں لاتا ہی اور اُس
سے فائدہ اُٹھاتا ہی تو سود بالکل موقوف ہوجاتا ہی ‡ *

ایسے جہازوں کے رہن رکھنے پر جو سفر کرتے رہتے ہیں اور نیز ایسی
زمینوں کے زر رہن پر جنمیں جوکھوں ہو سود لینے کے لیئے قواعد مندرج
ہیں اور ایسے قواعد بھی منضبط ہیں جو اسقدر کے مانع ہیں کہ اصل سے
سود بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جاوے § *

بیان معاہدوں کا

اشیا حاضر ہونے اور روپیہ پیسہ کے ادا کرنے اور معاہدوں کے پورا

† باب ۸ اشلوک ۴۸ لغایت ۵۰

‡ باب ۸ اشلوک ۱۴۰ لغایت ۱۴۳

§ باب ۸ اشلوک ۱۵۱ و ۱۵۶ و ۱۵۷

اپنے دعوے کي بہوري مدت تک ملتوي رکھنا ثرونہ سزاے جسماني کا مستحق ہونا بیہودہ ہوگیا هی † تنازعہ کے تصفیہ کے واسطے یا کلام کي صداقت کے ثبوت کے واسطے بطریق امتحان کے آگ میں کسي عضو کا جلانا یا پاني میں کود پڑنا وغیرہ اس مجموعہ میں جایز هیں جنکي بیہودہ خیال اور باطل مذهب رکھنے والے قوم سے توقع ہوسکتي هی ‡ *

جن بڑے بڑے قانونوں کے نام ذیل میں بیان کیئے گئے هیں اُنسے ظاهر ہوتا هی کہ یہہ قوم بہت شایستگي اور تربیت کو پہونچي تهي اور اگر دیواني اور فوجداري کے مقدموں کو مخلوط نکیا جاتا تو بیان مفصلہ ذیل بہت صاف اور سمجھنے کے لایق ہوتا *

اول قانون قرضہ بابت ایسي چیزوں کے جو واسطے استعمال کے مستعار لیجاویں دوسرے قانون بابت اُن امانتوں اور مستعار چیزوں کے جو واسطے استعمال کے هوں تیسرے قانون بیع بلا مالک ہونے کے چوتھے قانون بابت کار و بار شرکا کے پانچویں قانون وصولي رقومات کي حیثهائي کا چهٹے قانون بابت نہ ادا ہونے اُجرت یا کرایہ کے ساتویں قانون بابت پورا نکرنے معاهدوں کے آٹھویں قانون منسوخي بیع و شرا نویں قانون بابت تنازع آقا و ملازم دسواں قانون تنازع سرحد گیارھواں و بارھواں قانون بابت مارپیٹ اور بدگوئي تیرھواں قانون بابت دزدي چودھواں بابت قضاتي اور ظلم و جبر کے پندرھواں بابت زناکاري سولھواں بابت تنازع زن و شوهر کے اور نیز اُنکے فرضوں کے سترھواں قانون وراثت اٹھارھواں قانون بابت قماربازي بذریعہ پانسہ اور جانوروں کے § ان قانونوں میں سے بعض کو نہایت تکمیل اور خوبي سے بیان کیا هی مگر بعض قانونوں میں بہت تھوڑے قواعد پائے جاتے هیں اور ایسے قاعدے هیں جنسے ظاهر ہوتا هی کہ جن معاملات سے وہ متعلق

† باب ۸ اشلوک ۵۸ و ۵۹

‡ باب ۸ اشلوک ۱۱۴ لغایت ۱۱۶

§ باب ۸ اشلوک ۴ لغایت ۷

هرچند که اس جهوتي گواهي کا کمینه‌تر کفاره اُسکو ادا کرنا پڑیگا مگر بهر حال وه کام اُسکا نیک اور اچها هی † *

دوسري بات بهي اسي قسم کي هی گو وه گواهي سے متعلق نهیں ایک تو بي‌بي کے خوش کرنے کے واسطے اور کسي کے پهل یا گهاس کو گئے کے کهالینے کو یا کسي برهمن کي جان بچانے کے واسطے وعده کرنے میں کوئي هلکي سي قسم ‡ کها لینے کا مضایقه نهیں *

ان مقولوں سے یهه سمجها گیا هی که هندوؤں کا قانون حلف دروغي کي مروج اجازت دیتا هی . اور هندوستان میں جو تمام مذهب کے لوگوں میں حلف دروغي عام پائي جاتي هی اُسکا سبب یهه هي بیان کیا گیا هی مگر باوجود اسکے اسي مجموعه میں حلف دروغي پر به نسبت کسي اور جرم کي زیاده تر گفتگو کي گئي هی اور جیسے یورپ کي کسي مذهبي یا قانوني کتاب میں حلف دروغي کو تنبیهه اور سختي کے ساتهه ممنوع ٹهرایا گیا هی اُسیطرح اس قانون میں بهي برا کها گیا هی § *

مقدمات کي سماعت کا دوباره بیان

جو شخص دانسته جهوٹا عذر یا جوابدهي کریگا اُسپر بڑا بهاري جرمانه هوگا یهه قاعده معقول هی مگر اسبات کے قایم کرنے سے که اگر مدعي

---

† باب ۸ اشلوک ۱۰۳ و ۱۰۴

‡ باب ۸ اشلوک ۱۱۲

§ حلف دروغي کے جرم میں جو کچهه بڑے بڑے تفصیلیں اور اذیتیں اوروں کو [illegible] هیں اُنکو خوب جانچکر تو ٹهیک ٹهیک سچ کهه — باب ۸ اشلوک ۱۰۱ جو کچهه عذاب اور سزائیں کسي پوجاري کے قتل کرنے والے کے واسطے مقرر هیں جهوٹي گواهي دینے والے کے حق میں اُنهیں عذابوں کا حکم دیا جاتا هی — باب ۸ اشلوک ۸۹ جهوٹي گواهي دینے والے کا یهه حال هوگا که بدن سے ننگا اور سر منڈا اور بهوک پیاس سے مرتا هوا اور آنکهوں سے اندها هاتهه میں ٹهیکرا لیکر اپنے دشمن کے دروازه پر بهیک مانگتے جاویگا — عدالت میں وقت اظهار کے جو شخص ایک سوال کا جهوٹا جواب دیگا وه خداترس بد بخت عین تاریکي میں سیدها سر کے بل دوزخ میں جاویگا — باب ۸ اشلوک ۹۳ و ۹۴

قاعدۂ مقدمات کي سماعت کا

اول اِس مجموعہ میں ایسے مقدموں کا بیان هی جنمیں مدعي کا قانوني قابل سماعت کے نهو یا مدعا علیه پر بوجهه عدم پیروي کے † ڈگري هو * گواهوں کے اظهار اُنکو عین عدالت میں فریقین مقدمه کے روبرو کهڑا کرکے لیئے جاویں حاکم مجوز کو چاهیئے که اظهار سے پهلے گواہ کو اچهي طرح سمجهاوے اور تنبیهاً آگاہ کرے که جهوٹي گواهي کیسا سخت گناہ هی اور اُسکے لیئے عاقبت میں کیا کچهه عذاب هی ‡ اگر گواہ نهوں تو حاکم فریقین کے حلف پر منحصر کرے § *

گواهي کا قانون

یهه قانون بهت سي صورتوں میں انگلستان کے قانون گواهي سے مشابه هی اول تو اُن لوگوں کي جو اهل مقدمه سے کچهه روپیه پیسے کا لالچ رکهتے هوں اور خدمتگاروں اور دوست اشنا اور بدنام آدمیوں اور اور بهي ایسے هي شخصوں کي گواهي معتبر نهیں لیکن اگر اور کوئي معتبر گواہ نهو تو هر قسم کے آدمي کا اظهار لینا جایز هی مگر حاکم مجوز تجویز کے وقت اُسکا بغور و تامل مناسب لحاظ کرے ‖ یهه سب قوانین جو هر ایک طرح تعریف کے قابل هیں اور اُنکا نتیجه بهت بهتر هی خاص دو باتوں کے سمجهدار دانائي اور عیبدار هیں اور اُن هي دونوں باتوں نے یورپ کي توجهه کو اپني طرف کهینچا هی ایک تو یهه هی که اگر کوئي شخص کسي ایسے مجرم کي جان بچانے کے لیئے جسنے بڑا سنگین جرم کیا * هو جهوٹي گواهي دے تو وہ بهشت میں سے اپني جگهه نکهووےگا

† باب ۸ اشلوک ۵۴ لغایت ۵۷

‡ باب ۸ اشلوک ۷۹ لغایت ۱۰۱

§ باب ۸ اشلوک ۱۰۱

‖ باب ۸ اشلوک ۶۱ لغایت ۷۲

* قدیم شارح کلوکا نے جرم سنگین کے لفظ کے بعد لفظا بسبب غفلت یا غلطي کے زیادہ کئي هیں جس سے ثابت هوتا هی که کلوکا کے عهد میں یهه مسئله لوگوں کو چهلي اخلاق کے برخلاف تها

سخت سزا ہی † اور اس سے بھی زیادہ سخت اور ناانصافی کی سزا یہہ ہی کہ اگر سنار کا کوئی فریب سونے چاندی میں ثابت ہو تو اُستروں سے اُسکا جسم قیمہ کرکرکے قتل کیا جاوے ‡ جن جرموں کی سزا قوانین کے اور مجموعوں میں نہیں لکھی گئی ہی اُنکی سزا بالحاظ مناسبت جرم کی اِس مجموعہ میں مندرج ہی چنانچہ ما باپ یا زوجہ کے چھوڑنے پر چھہ سو پنہ جرمانہ ہی اور اپنے ہمسائیوں کو کسی اپنے جلسہ اور تقریب میں نہ طلب کرنے پر ایک ماشہ چاندی جرمانہ ہی § *

پولیس کے قاعدے بے ڈھنگے اور نہایت سخت ہیں علاوہ گشت اور مستقل چوکیاں علانیہ مقرر کرنے کے راجہ کو چاہیئے کہ خفیہ جاسوس مقرر کرے جو چوروں سے سازش رکھیں اور اُنکو ایسے موقع پر لیجاویں جہاں وہ پھنس جاویں جب ظاہری ماخوذی کا کوئی موقع نملے تو راجہ کو چاہیئے اُنکو گرفتار کرکے معہ کنبہ قتل کر ڈالے اِس مجموعہ کے قدیم شارح کلوکا نے اِس مسئلہ پر اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ بشرطیکہ اُنپر جرم ثابت ہو اور اُنکے کنبہ کی شراکت اور سازش پائی جاوے اگر یہہ لفظ متن میں ہوتے تو بیشک وہ بہت منظور جاتا مگر اُنکے متن میں داخل ہونے کی کوئی وجہہ اور دلیل نہیں || *

قانون دیوانی یعنی قانون اِنفصال خصومات

مجموعہ تعزیرات یعنی قوانین سیاست کی نسبت دیوانی یعنی انفصال خصومات کے قوانین بہت معقول اور عمدہ ہیں جیسی کچھہ کہ ایسے قدیم زمانہ سے توقع ہوسکتی ہی اُسکے اعتبار سے بہت شایستہ اور بہتر ہیں *

---

† باب ۹ اشلوک ۲۹۱

‡ باب ۹ اشلوک ۲۹۲

§ [illegible] اشلوک ۳۸۹ و ۳۹۴

|| باب ۹ اشلوک ۲۷۲ لغایت ۲۷۹

کي علامتیں پائي جاتي هیں اُن لوگوں کو بهي کچهه تهوڑے سے جرمانه کي سزا معین هی جو کسیکو بسبب کسي قدرتي عیب مثل لنگڑے لولے پن کے چهیڑیں اور چڑاویں گو وہ سچ هي کیوں نه کہتے هوں † مار پیٹ میں اگر صرف خون نکل آوے تو مارنیوالے پر سو پنه کا جرمانه هی اور زخم آجاوے تو اور زیادہ تعداد کا جرمانه اور جو هڈي ٹوٹ جاوے تو جلا وطني کي سزا هي ‡ فرقوں کي سزاؤں میں جو کچهه بڑا اختلاف هی وہ اوپر بیان هوچکا هی § *

جو لوگ اپني جان و مال کي حفاظت کے لیئے اُن حالتوں میں که جب اپنے کام سے جهوٹا روکے جاویں یا ناحق اُنپر کوئي حمله کرے کسیکو ایذا پہنچاویں تو اُنکے لیئے مناسب قانون بنائے گئے هیں || اندها دهوندي سے تیزي کے ساتهه سواري دوڑانے کي سزا بقدر نقصان انسان کي جان جانے سے لیکر ایک ناچیز جانور کے مرنے تک جرمانه هي * جو لوگ شاہ راہ عام کو نجس اور خراب کریں اُنکے لیئے سواے اُس نجاست کے صاف کرنے کے کسیقدر جرمانه کي بهي سزا هی ‡ جو وزیر معاملات ذاتي میں رشوت لیں اُنکي سزا اُنکے مال و متاع کا ضبط هونا هی †† کهیتوں وغیرہ کے مینڈ باڑ اور مٹي کے بت توڑنے اور کهري جنسوں کو کهوٹا کرنے اور خرید فروخت میں دهوکا اور فریب دینے اور جراحوں یا طبیبوں کي بے هنري سے مریضوں کو ضرر پہچنے کي سزا ڈهائي سو پنه سے لیکر پانسو پنه تک جرمانه هي ‡‡ لیکن خراب غله کو اچهے غله میں ملانے کے لیئے جسمانی

† باب ۸ اشلوک ۲۷۴

‡ باب ۸ اشلوک ۲۸۴

§ باب اول جو هرباب مقرر کرنے فرقوں اور اُنکے کار و بار میں بیان هوا جس

|| باب ۸ اشلوک ۳۴۸ وغیرہ

* باب ۸ اشلوک ۲۹۰ لغایت ۲۹۸

‡ باب ۹ اشلوک ۲۸۹ و ۲۸۳

†† باب ۹ اشلوک ۲۳۱

‡‡ باب ۹ اشلوک ۲۸۴ لغایت ۲۵۷

ٹھگوں کی سزا لڑائی تو اُنکی اونگلیوں کا کاٹنا اور دوسرے ہاتھ کاٹنا تیسرے اور بھی سخت سزا هی *

جھوٹی گواهی کی عام سزا جلا وطن کرنا معه کسیقدر جرمانه کے هی مگر برهمن اِس جرم کا مرتکب هووے تو صرف جلا وطن هی کیا جاتا هی † اور جو لوگ کسی بستی ‡ کو لٹتے دیکھیں اور غارتگروں سے اُسکو نہ بچائیں یا کوئی پشته دیوار وغیرہ پناہ کی چیز کو توڑنے والوں کے ہاتھ سے بچانے میں مدد نکریں اور شاہ راہ عام کے قزاقوں کے دفع کرنے میں کوشش نکریں اُنکو بھی جلا وطنی کی سزا دیجاوے جو سرکاری چوکیدار چوروں کو گرفتار یا اُنکا مقابلہ نکریں اُنکو بھی چوروں هی کیطرح سزا ملے § قمار باز اور جوئے کا پھڑ رکھنیوالے جسمانی سزا پاتے هیں || اکثر جرموں کی سزا جرمانه هی هی اگرچه بعض وقت اور قسم کی بھی سزا دیجاتی هی اور کسی جرمانه کی تعداد هزار پنه سے زیادہ اور ڈھائی سو سے کم نهو * هتک عزت کی سزا اور سب کے لیئے اِسی قسم کی هی مگر شودر کے اِس جرم میں کوڑے مارے جاتے هیں مگر یهه غور کرنیکے قابل هی که شودر کی عزت بھی جرمانه کی سزا دینے سے محفوظ رکھی گئی هی کو برهمن هی کیوں نه اُسکا هتک کرے اُسکو بھی جرمانه کی سزا دیجاویگی ¶ *

۸۰ تعزیرات کی سزاؤں میں سے بد زبانی یعنی دشنام وغیرہ کی سزا میں بہت سا اختلاف ظاهر هوتا هی مگر اِس سے بھی تربیت یافته طبیعت

† باب ۸ اشلوک ۱۲۰ لغایت ۱۲۳

‡ باب ۹ اشلوک ۲۴۷ اگر اِس قانون سے غیر ملکی دشمن مراد نهیں هی تو اِس سے ثابت هوتا هی که قزاقی جو ٹھگ کا مشهور هی اُسوقت میں بھی هوتی تھی جبکه یهه مجموعه تالیف هوا تها

§ باب ۹ اشلوک ۲۷۲

|| باب ۹ اشلوک ۲۲۴

* باب ۸ اشلوک ۱۳۸

¶ باب ۸ اشلوک ۲۶۷ لغایت ۲۷۷

وہ اُنہیں صورتوں سے متعلق هیں جنمیں عمداً اِن جرموں کا ارتکاب نہوا هو لیکن اِسکے بعد جو خاص خاص آدمیوں کا قتل نہایت سنگین † جرم قرار دیا هی تو یہہ بات سمجھنی هی کہ عموماً اِن جرموں کی کیا سزا هی چوری کی سزا اگر شی مسروقہ نہایت تھوڑی هو تو جرمانہ هی اور جو بیش هو تو هاتھہ کاٹا جاتا هی اور اگر چور معہ مال مسروقہ گرفتار هو تو وہ نہایت سنگین جرم کا مرتکب قرار پاتا هی ‡ جو لوگ چوری کا مال خریدیں یا چور کو پناہ دیں اُنکے لیئے بھی چور کے برابر سزا معین هی § یہہ بات لحاظ کے قابل هی کہ خفیف چوری میں اگر برہمن مجرم هو تو شودر کی نسبت آٹھہ گنا اُسپر زیادہ جرمانہ هوتا هی اور اِسیطرح هر فرقہ کی قدر و منزلت کی مناسبت سے سزا کم و بیش هوتی تھی || اور اگر وہ مرتکب کسی جرم کا هو تو اُسکو هزار گنا جرمانہ زیادہ دینا هوتا هی * قزاقی میں اُس هاتھہ یا پاوں کے کاٹے جانے کی سزا هوتی تھی جس سے قزاق مرتکب اُس جرم کا هوا هو اور اگر اُس قزاق کا جسمانی ایذا پہنچانا بھی ثابت هوتا تھا تو اور بھی زیادہ سخت سزا دیجاتی تھی اور جو لوگ قزاقوں کو پناہ دیتے یا کھانا کھلاتے یا هتیاروں سے مدد کرتے تھے اُنکو پھانسی کی سزا ملتی تھی بادشاهی فرمانوں میں جعلسازی کرنا بڑے بڑے وزیروں میں نزاع پیدا کرانا اور بادشاہ کے دشمنوں سے سازش کرنا اور عورتوں یا بچوں یا پوجاریوں کو قتل کرنا یہہ سب ایک هی قسم کے جرم قرار پائے هیں ┼ جو لوگ راجہ کی علانیہ نافرمانی کریں یا اُسکے خزانہ لوٹیں یا گھوڑے رتھہ وغیرہ سواریوں کو چرالیں وہ سب سنگین سزا پاتے هیں اور مندر میں نقب لگانے والے کو بھی ویسے هی سزا دیجاتی هی

† باب ۹ اشلوک ۲۳۲
‡ باب ۹ اشلوک ۲۷۰
§ باب ۸ اشلوک ۳۳۷ و ۳۳۸
|| باب ۹ اشلوک ۲۷۸
* باب ۸ اشلوک ۳۳۶
┼ باب ۹ اشلوک ۲۳۲
†† باب ۹ اشلوک ۲۸۰

اِس سے بھي زیادہ تو زنا اور مقدمات زنا کي سزاؤں میں اختلاف هی کسي تیرتھ کے مقام پر یا جنگل میں یا اپنے مقام پر جہاں دو دریا ملتے هوں کسي غیر عورت سے باتیں کرنا یا پھول وغیرہ تحفہ میں بھیجنا اُسکے لباس اور زیور کو چھونا ایک پلنگ پر بیٹھنا مقدمات زنا میں داخل هیں † مگر سزا اِن سب جرموں کي جسم میں ایسي کچھہ علامتیں قائم کرکے جلا وطن کر دینا هی جنسے هنسي اور حقارت هو ‡ مگر پھر ایک مقام پر یہہ صاف صاف بیان کیا هی کہ زنا کي سزا میں عورت کو کتوں سے تُڑوایا جاوے اور مرد کو گرم توے سے جلایا جاوے § اور ایک اور مقام سے معلوم هوتا هی کہ زنا کي بلا رو رعایت پانسو سے هزار پنون تک جرمانہ کي سزا هی ‖ البتہ سزا اُس شخص کي حیثیت اور قدر و منزلت کے مناسبت سے کم و بیش هوتي هی جسکے ساتھہ جرم کیا گیا هو یہاں تک کہ اگر کوئي سپاهي بھي کسي برهمني کے ساتھہ جو نہایت پاکدامني میں مشہور هو اور اُسکي نگراني بھي اچھي طرح کي گئي هو زنا کرے تو اُسکو خشک گھاس یا سرکنڈوں کي آگ میں زندہ جلانے کا حکم هی * اِن اختلافوں کا صرف یہہ عذر هوسکتا هی کہ مؤلف مجموعہ نے مختلف زمانہ کے قوانین کو لکھدیا یا مختلف سندوں کے قوانین کو بلا لحاظ اِس بات کے مندرج کردیا هی کہ اُنکے آپسمیں کیا تعلق ظاهر هوگا *

قتل کي کوئي علانیہ سزا نہیں پائي جاتي ایک مقام ¶ سے یہہ معلوم هوتا هی کہ قتل اور آتش زني اور غارت گري بہت بڑے جرم هیں اور جو خفیف سزائیں اور مقاموں پر اِن کے واسطے بیان کي گئي هیں

---

† باب ۸ اِشلوک ۳۵۴ و ۳۵۷

‡ باب ۸ اِشلوک ۳۵۴

§ باب ۸ اِشلوک ۳۷۱ و ۳۷۲

‖ باب ۸ اِشلوک ۳۷۶ و ۳۸۲ لغایت ۳۸۵

* باب ۸ اِشلوک ۳۷۷

¶ باب ۸ اِشلوک ۳۴۴ لغایت ۳۴۷

قانون جو مذهب اور پوجاریوں کي طرفداري سے اُس برهمن مصنف نے اپنے خیال میں قانون کي تکمیل سمجهه کر داخل کیا هی اُسپر کوئي چهتري راجه کاربند نهوتے هونگے † *

اُس قانون میں سزائیں اگرچه في نفسه کچهه بهت سخت نهیں مگر همیشه کےجرم کے مناسب نهیں معلوم هوتي هیں اور اکثر اُنکو ایسا گول گول یا کبهي کچهه اور کبهي کچهه بیان کیا هی که مجرم کي بد قسمتي سے فتوی بالکل مشتبهه رهجاتا هی اور یهه دونوں نقصان مفصله ذیل مثالوں سے ثابت هیں پوجاري کا قتل اور شراب پینا اور پوجاري کا سونا چورانا اور عورت کا اپنے حقیقتي باپ یا دهرم کے باپ سے زنا کرانا یهه سب جرم ایک قسم میں داخل هیں اور ایک هي سزا ان سب کے لیئے مقرر هی ‡ اور وه سزا اول تو یهه بیان کي گئي هی که پیشاني پر داغ دینا اور جلا وطن کرنا اور انسانوں کي صحبت سے بالکل خارج کرنا بشرطیکه اُس جرم کا کفاره § ندیا جاوے جو پیشاني پر داغ دینے کي عوض میں ایک بهت بڑا جرمانه دینا پڑتا هی اور یهه سزا هر فرقه کے ساتهه متعلق هی مگر اِسکے بعد هي یهه هدایت کي گئي هی که اگر پوجاري مجرم هو اور کفاره ادا هونا قرار پاوے تو وه اوسط جرمانه ادا کریگا اور اپنے مال و متاع اور کنبه سے محروم نکیا جاویگا حالانکه حکم یهه هی که اور فرقه کا آدمي بالاراده جرم کرنے کي صورت میں بعد دینے کفاره کے بهي سزاے موت کا سزاوار هوتا هی || *

---

† کتاب ثاثیکارت میں جو ایک نهایت قدیم سانگ سنه عیسوي کے شروع کا لکها هوا هی یهه لغو عزت برهمنوں کي اُس سے بالکل ثابت نهیں هوتي چنانچهه راجه ایک برهمن کي نسبت جسپر قتل کا جرم ثابت هوا سولي دینے کا حکم دیتا هی اور اگرچه بعد اُسکے رعایا نے بغاوت میں کامیاب هوکر راجه کو تخت پر سے اُوتار دیا اور برهمن کي بے گناهي ثابت هوئي مگر راجه کے ذمه کوئي الزام اسبات کا نهیں لگایا گیا که اُسنے منو کے قانون کے خلاف عمل کیا

‡ باب ۹ اِشلوک ۲۳۵

§ باب ۹ اشلوک ۲۳۷

|| باب ۹ اِشلوک ۲۴۱ و ۲۴۲

امر کا ایکمرتبہ قانون کي رو سے تصفیہ هوچکا هو اُسمیں پھر فسخہ اندازي
نکرے † اور مقدموں کي تحقیقات میں ضابطہ کا پابند رهے ‡ *

قانون سیاست

قانون سیاست سخت اور ایسا جاهلانہ هی کہ منو کے مجموعہ کے
اُس حصہ کے دیکھنے سے جسمیں اسکا بیان هی اور مذهبي کفارے معلوم
هونے سے طبیعت پر ایسي بري تاثیر هوتي هی جو اور قواعد کے دریافت کرنے
سے قدیم هندوؤں کي لیاقت کی نسبت هرگز نهوتي مگر وہ قانون بجز اُن
حالتوں کے جنمیں خیالات باطل یا ذات کے تعصبوں کا دخل هی غایت
درجہ کا سخت نهیں اگر کسي موقع پر سزائیں نهایت سخت هیں تو
کسي دوسرے موقع پر نهایت نرم بھي هیں جسم کے اعضا کا کاٹنا خصوص
هاتھہ کا جیسا کہ تمام ایشیا کے قوانین میں داخل هوتا هی اِس قانون میں
مندرج هی جو مجرم برهمنوں کي نسبت جرم کرتے هیں اُنکي سزاؤں میں
سے ایک سزا زندہ جلا دینا هی لیکن اکثر اور تمام قدیم قوموں کے قوانین
کي نسبت هندوؤں کے قوانین کو اِس بات کي عزت هی کہ گواهوں اور
اُن لوگوں سے جنپر جرم لگایا گیا هو بجبر اور جسماني ایذا دیکر جرم کا
اقرار نهیں لیا جاتا هی اِس قانون میں جو ایک بد نظمي اور بے ترتیبي
پائي جاتي هے اِس سے ثابت هوتا هے کہ یہہ قانون قدیم زمانہ کے طریق سے
اخذ کیا گیا هی اِس مجموعہ کي تالیف کے وقت اُسمیں اِس قانون کا داخل
هونا اِسبات کا ثبوت هی کہ لوگوں کي حالت بخوبي ترقي پر نہ پهنچي تھي
اگرچہ یہہ غالب هے کہ اُسکے بعضے حصوں کو اِبتدا هي میں بهت سے معقول
قاعدوں سے بلا سند ترمیم کیا گیا هی جیسا کہ اب بھي هندوؤں کے ملکوں
میں هوتا هی کہ قدیم قاعدوں کے بجاے بعض معقول قاعدے اختیار کرلیئے
جاتے هیں اور اِسمیں کچھہ شبہہ نهیں معلوم هوتا کہ یہہ خونریز سخت

---

† باب ۹ اِشلوک ۲۳۳

‡ باب ۸ اِشلوک ۴۵

تحقیقات کے بعد خود مدعاعلیہ قبول کرلے تو فیصدي پانچ روپیہ پانیکا مستحق هوتا تھا اور اور سب ایسے مقدموں میں جنمیں مدعاعلیہ انکار پر مستقل رهے اور عدالت میں دعوي مدعي کا صحیح ثابت هو فیصدي دس روپیہ راجہ کا حق هی † غالباً یہہ فیس حکام مجوز لیتے هونگے جسکے سبب سے اُس قانون میں کچھہ خلل نہیں آسکتا جسکا یہہ منشاء هی کہ برهمن کسي خدمت کي عوض میں کچھہ اجرت یا تنخواہ نہ لیوے حکام مجوز تحقیقات کے وقت فریقین اور گواهوں کے چہرے اور اشارے اور طرز کلام کي طرف اچھي طرح دھیان لگائے رهیں اور ضلعوں کے رسم و رواج اور قوموں کے خاص قانون اور کنبوں کے خاص قاعدوں اور سوداگروں کے دستوروں کا پاس و لحاظ رکھیں اور جو اصول کہ پہلے حاکموں نے قایم کیئے هوں بشرطیکہ رسم و رواج وغیرہ کے خلاف نہ هوں اُنکے هي بموجب انفصال خصومات کریں راجہ اور اُسکے ماتحت حاکموں کو چاهیئے کہ ایسي حرکات و سکنات نکریں جنسے لوگوں میں جھگڑے قصے بڑھیں اور جو مقدمہ حسب ضابطہ دایر هوا هو اُسکے فیصل کرنے میں سستي نکریں ‡ جو راجہ رعایا سے اُنکي نگہباني اور حفاظت بخوبي نکر کے محاصل وصول کرتا هی وہ ایک نہایت بڑے سخت مجرموں میں شمار کیا جاتا هی § راجہ کو هدایت کي گئي هی کہ جو لوگ ایسے نالشي هوں جو غصے سے بھرے هوں اُنکي اور بیمار اور بڑھے آدمیوں کي سخت کلامي اور درشتي کي برداشت کرے ‖ اور یہہ بھي اُسکو تاکید کي گئي هی کہ کوئي مقدمہ بدون مشورہ قانون داں لوگوں کے اپني هي راے سے فیصل نکردے * اور اسباب کي بھي بہت ممانعت راجہ کو کي گئي هی کہ جس

† باب ۸ اشلوک ۱۳۹

‡ باب ۸ اشلوک ۴۱ لغایت ۴۶

§ باب ۸ اشلوک ۳۰۷

‖ باب ۸ اشلوک ۳۱۲

* باب ۸ اشلوک ۳۹۰

تیسرا باب

عدل و انصاف کے بیان میں

عام قاعدے

حکم هے کہ راجہ خود برهمنوں اور اور مشیروں کي استعانت سے دادرسي کرے † یا اس کام کو ایک ایسے برهمن کي سپرد کیا جاوے جسکے تین اور همقوم مددگار سرکاري پنچ هوویں ‡ اور مقدمات سیاست یعني فوجداري کے لیئے کوئي علاحدہ انتظام نہیں کیا گیا لیکن قوانین کے عام منشا سے مفہوم هوتا هی کہ بہ نسبت معاملات دیواني کے راجہ زیادہ تر فوجداري پر متوجہہ رها کرے *

منو کے مجموعہ میں اُن مقاموں کا جنمیں دادرسي کي جاوے کچھہ ذکر نہیں هوا هی اسلیئے یہہ قیاس هو سکتا هی کہ اُن آبادیوں میں جو راجدهاني سے فاصلہ پر هوتے هونگي راجہ کیطرف سے نیابتاً کوئي حاکم عدالت کا کام کرتا هوگا § راجہ ایسے قرضہ کي نالشوں میں جسکي

† باب ۸ اِشلوک ۱ و ۲

‡ باب ۸ اِشلوک ۹ و ۱۱

§ یہہ بات جسکا ذکر هوا هندوؤں کے قدیم طریقہ کي رو سے جو اور کتابوں میں مندرج هی غیر محقق هی کیونکہ اُن کتابوں سے معلوم هوتا هی کہ راجہ ملک کے خاص خاص مقاموں میں منصف حاکم مقرر کرتے تھے اور تین قسم کے پنچایتوں کا بھي قانون تھا جو اُن منصف حاکموں کي تجویز سے بنتے تھے اول برادري کے لوگوں کي پنچایت دوسرے هم پیشہ لوگوں کي تیسرے هموطنوں کي پنچایت هوتي تھي اول پنچایت کا اپیل دوسري کے روبرو اور دوسري کا اپیل تیسري کے روبرو هوتا تھا اور ان سب کا اپیل ضلع کي عدالت میں هوتا تھا اور ضلع کي عدالت کا راجدهاني کي اعلی عدالت میں اور اعلی عدالت کا اپیل خود راجہ کے دربار میں هوتا تھا جسمیں راجہ کے وزیر اور منصف اور راجہ کے گرو هوتے تھے اگرچہ یہہ سب مشیر راجہ کے راے کو صلاح دے سکتے تھے مگر تصفیہ صرف راجہ هي کي راے پر منحصر هوتا تھا لیکن اس سررشتہ کے کمال کا زمانہ صحیح بیان نہیں کیا گیا۔ کولبروک صاحب کي تحقیقات هندو راجاؤں کي عدالت کے باب میں جو رائل ایشیاٹک سوسئیٹي کي پہلي جلد کے صفحہ ۱۶۶ میں مندرج هی

جاوے † یہہ بات قابل اطلاع کے هی که راجه کے ذاتي نوکروں کي تنخواه کو ذرا ذرا تفصیلوار بیان کي گئي هی مگر فوج کي تنخواه کي نسبت یا اُسکي پرورش کے کسي ذریعه کي نسبت ایک حرف بهي نهیں کها گیا اس زمانه کي هندو قوم کے طریق کے دیکهنے سے یہہ قیاس هوسکتا هی که فوج کي پرورش سردارون کو جاگیرون میں اراضیات مقرر کرنے سے هوتي هوگي اگر یہہ طریق اُسوقت میں جب که منو کا مجموعه بنا مروج هوتا تو کو کوئي قاعده ان سردارون کي حاضر باشي اور اُنکي جاگیرون پر راجه کے اختیار کي مقدار باقي رهنے نرهنے کے لیئے مقرر هوتا مگر یہہ ممکن نه تها که ملک کے اندروني بندوبست میں ان سردارون کے ایک بڑے گروه کا کچهه تذکره نهوتا یہہ هوسکتا هی که هر ایک سپاهي کو علحده علحده زمین دیدینے سے جیسے که جنوبي هندوستان میں (جهاں مسلمانوں کا بهت کم گذر هوا) اب بهي رواج هی تنخواه دیجاتي هو اِس راے کي اس بات سے بهي کچهه استعانت هوتي هی که ملکي کار و بار کے افسروں کو بهي جاگیرون کے ذریعه سے تنخواه دیجاتي تهي ‡ اور ایک مقام سے معلوم هوتا هی که سلطنت تقسیم نهیں هوتي تهي بلکه راجه کے ایک بیٹے کو غالباً بموجب هندو قانون کے اُس بیٹے کو جسکو اُسکا باپ نهایت لئیق سمجهتا تها پهونچتي تهي *

---

† باب ۷ اِشلوک ۹۰ لغایت ۹۳

‡ دیکهو باب ۷ اِشلوک ۱۱۹ کو جسکا هم حواله دیچکے هیں

——*——

قسم کے سپاهی هوتے تھے اور سوار اور پیادے دونوں تیر و کمان اور ڈھال تلوار باندھتے تھے اور لڑائي میں هاتھي بہت کام دیتے تھے اور منو کے وقت تک بھي هاتھي اور رتھہ فوج کا بڑا حصہ هوتے تھے *

فوج کے کوچ کرنے اور لڑنے کے مختلف قاعدے اِس مجموعہ میں کچھہ کچھہ بیان کیئے گئے هیں راجہ کو هدایت کي گئي هی کہ اپني فوج میں مغربي هندوستان کے آدمیوں کو نوکر رکھیں وهاں اب بھي جوانمرد هوتے هیں اپني فوج کو راجہ اپني مردانگي دیکھا کر دلیر کرے اور صف لڑائي کے وقت مختصر اور بڑھاوے کي گفتگو سے اُنکے دل بڑھاوے غنیمت کا مال جو لوٹے وهي اُسکا مالک هو اور اگر بهئیت مجموعي هاتھہ آوے تو فوج پر تقسیم کردیا جاوے † لڑائي کے قانوانون سے تمیز اور انسانیت پائي جاتي هی چنانچہ زهر کے بجھے هوئے اور آتشین تیرونسے لڑنے کي ممانعت هی اور بہت حالتوں میں دشمن کو برباد کرنا هرگز جائز نہیں مثلاً جو لوگ مسطح نهوں یا زخمي هوں یا جنکے هتیار بیکار هوگئے هوں اور وہ اپنے آپکو حوالہ کردیں اُن سب کو امن دیني چاهیئے اور ممانعتوں میں اِس سے بھي زیادہ جوانمردي پائي جاتي هی چنانچہ گھوڑے یا رتھہ کے سوار کو جائز نہیں کہ پیادہ پر حربہ کرے یا جو شخص تھک کر بیٹھہ گیا هو یا دوسرے سے لڑ رها هو یا بھاگتا هو اُسکو بھي مارنا درست نہیں ‡ *

ملک مفتوحہ کا بندوبست بھي ایسي هي عمدہ فیاضي کے اصولوں پر مبني هی چنانچہ اشتہار کے ذریعہ سے فوراً سلامتي اور حفاظت کا رعایا کو یقین دلانا چاهیئے اور اُس ملک کے جو قوانین اور مذهب هوں اُنکي رعایت اور پاس و لحاظ کیا جاوے اور جسدم یہہ یقین هو جاوے کہ مفتوحہ قوم اعتماد کے قابل هی اُسکے قدیم خاندان شاهي میں سے ایک شخص کو راج گدي پر بیٹھاکر اپني مطیع حکومتوں میں شمار کرلیا

† باب ۷ اِشارک ۹۶ و ۹۷

‡ باب ۷ اِشارک ۲۰۱ لغایت ۲۰۳

کار و بار میں جاسوسوں کي اشد ضرورت ظاھر کي گئي ھی جو لوگ اِس کام پر طرح طرح کے مامور ھوں اُنکے ذرا ذرا اوصاف لکھے گئے ھیں چنانچہ اُن ھي میں سے بعضے قسم کے اب بھي ھندوستان میں ھوتے ھیں اُنمیں سے کچھہ تو متفني چالاک دھوکا دینے کے لیئے بڑے پوجاریوں کي صورت بنائے رھتے ھیں اور کچھہ مصیبت زدہ کاشتکار کي حالت میں رھتے ھیں اور کچھہ خراب خستہ سوداگر کے لباس میں ھوتے ھیں † *

لڑائي کا بیان

لڑائي کے قواعد بہت سیدھے سادے ھیں اور برھمنوں نے جو اُنکو لکھا ھی اِسلیئے اُنمیں وہ خوبي نہیں پائي جاتي جو اجکل ھندوستانیوں سے ظہور میں اتي ھی اور اُسکے سبب سے ھندوستاني ممتاز ھیں لشکر کشي کا قاعدہ یوناني جمہوري سلطنتوں یا روم کے اِبتدائي قاعدہ لشکر کشي سے مشابہ ھی اور یہہ قاعدہ بہ نسبت ان بڑے بڑے ضلعوں کے جو آجکل ھندوستان میں موجود ھیں بہت چھوٹے چھوٹے ضلعوں کے لائق اور مناسب معلوم ھوتا ھی *

لکھا ھی کہ جب فصل ربیع کٹ چکے جب راجہ چڑھائي کرکے سیدھا دشمن کي دارالخلافت پر جاوے اور ایک اور مقام پر لکھا ھی کہ ایک قلعہ کے اندر سو آدمي محافظ دس ھزار دشمنوں کے مقابلہ کے واسطے کافي ھیں اِس سے ظاھر ھوتا ھی کہ محاصرہ کا تو ذکر کیا ھی حملہ کي تدبیر و فن میں بھي پناہ لینے کے فن سے نہایت کمي تھي اور اگر دشمن مقابلہ نکرے تو راجہ اُسکے ملک میں اُسوقت تک لوٹ کھسوٹ کرتا رھے اور اُسکے سرداروں سے سازش کرے کہ دشمن مجبور ھوکر اُس سے ایسي لڑائي لڑے جو اُسکے حق میں مفید ھو ‡ اور بہتر یہہ ھی کہ اُسکو ایسا لاچار کرے کہ اطاعت کے عہد و پیمان کرلے اور فوج میں سوار اور پیادے دونوں

† باب ۷ اِشلوک ۱۵۴

‡ باب ۷ اِشلوک ۱۸۱ لغایت ۱۹۷

میں بہت سے قواعد غیر ملکی معاملات کے ہیں که کسطرح غیر ملکوں کے
ساتھہ پیش آنا اور کسطرح جنگ اور صلح کرنا چاهیئے اور یہہ سب باتیں
اُنہیں دلیلوں کے ثبوت سے جنسے ظاهر هوتا هی که هندوستان نہایت
قدیم زمانه میں بہت مختلف چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں منقسم تھا
اور نیز اُن آثار کے سبب سے جنسے معلوم هوتا هی که لوگ تربیت یافته تھے
ازبس دلچسپ ہیں مثلاً لکھا هی که راجه اپنی حفاظت نہایت هوشیار
اور چوکنا رهنے اور ساز و سامان درست رکھنے سے کرے کبھی دغا اور فریب
کام میں نه لاوے کوئی کام دھوکه کا نکرے † دشمن کے ٹالنے کی چار تدبیریں
ہیں اول تو کچھه نذر و نیاز دیدینا دوسرے اُسکے رفیقوں میں پھوٹ ڈلوا
دینا تیسرے خط کتابت سے صلح کرلینا چوتھے بدرجه مجبوری لڑنا کہتے
ہیں که عقلا پچھلے دونوں طریقوں کو ترجیح دیتے ہیں ‡ راجه اپنے نہایت
قریب همسایوں اور اُن راجاؤں کو جنسے صلح هو دشمن سمجھے اور اُنسے
بعید کے رهنیوالوں کو دوست اور اُنسے بھی بعید کے راجاؤں کو نه دوست
نه دشمن § یہه بات قابل اِطلاع کے هی که مشکلوں کے دفعیه کی جو
تدبیریں بنائی گئی ہیں اُنمیں اپنے آپ سے قوی سلطنت کی پناہ چاهنا
عمده تدبیر هی || مگر معلوم هوتا هی که اِس پناہ لینے میں اُس سلطنت
کا بالکل مطیع اور فرمانبردار هوجانا هوتا تها اور جس موقع پر آخر میں
اِس پناہ کا ذکر کیا گیا هی وهاں راجه کو یہه هدایت کی گئی هی که اگر
وہ اِس پناہ کو اپنی نسبت کوئی برائی سمجھے تو باوجود سخت
مصیبت کے اور ضعیف هونے کے دشمن کے مقابله پر بلا خوف و خطر
سخت لڑائی میں مستقل رهے * سلطنت کے غیر ملکی اُمور اور لڑائی کے

† باب ۷ اِشلوک ۱۰۳ و ۱۰۴
‡ باب ۷ اِشلوک ۱۰۹
§ باب ۷ اِشلوک ۱۵۸
|| باب ۷ اِشلوک ۱۶۰
* باب ۸ اِشلوک ۱۷۵ و ۱۷۶

لے سر سبز و شاداب رکھے اور ایک ایسي راني پسند کرلے جو عالي خانداني اور حسن میں شہرہ آفاق ہو اور گھر کا بوجھ سنبھال سکے † ؛

راجہ رات کے پچھلے پہرے اُٹھکر بلدان اور پوجا پات کرکے ایک عمدہ اور نفیس دیوان خانہ میں دربار کرے اور اپني رعایا پر مہرباني اور شفقت کي نظر رکھے اور بعد اِسکے کہیں جنگل میں درختوں کے جھرمٹ میں یا پہاڑ وغیرہ کي کسي بلندي پر جہاں کسي غیر کا گذر نہو اپنے مشیروں کو جمع کرے اور بولنیوالے جانوروں اور عورتوں کي بھي احتیاط رکھے پھر ورزش اور اشنان کرکے اپنے خاص کمرہ میں کھانا کھاوے اب اسوقت اور ادھي رات کو اپنے گھر کے اِنتظام اور اپنے نیچ کے نوکروں کي موقوفي بحالي اور اپنے ذاتي کاموں کو انجام دے ‡ اسکے بعد کچھہ تفریح طبع بھي کرے بعدہ فوج کا ملاحظہ کرے اور دن چھپے مذھبي فرض جسکو سندھیا کہتے ھیں ادا کرکے قاصدوں کے کاغذات سنے اور اس کام سے فارغ ھوکر اپنے خاص خلوتخانہ میں رات کا کھانا کھاکر اور کچھہ دیر رقص و سماع سے دل بہلاکر آرام کرے § ؛

مگر یہہ معقول اور خوشنما شلسلہ بیسو اوقات کا اُن بہت سي احتیاطوں سے توڑا گیا ھی جنکے سبب سے ایشیا کے بادشاھوں کے تمام حظ زندگي میں خلل پڑتا ھے چنانچہ یہہ ھدایتیں کي گئي ھیں کہ راجہ کي رسوئي نہایت معتمد آدمي بروسا کریں اور کھانے کے ساتھہ ھي زھر کي دفع کرنیوالي دوا بھي موجود رھا کرے اور جبکہ وہ ایلچیوں کو دربار میں بلاے یا کسي اور موقع پر ملاقات کرے تو مسلح ھو خالي ھاتھہ نرھے اور اپنے محل کي خادمہ اور چھوکریوں کي اِس اندیشہ سے تلاشي لیا کرے کہ اُنکے پاس کچھہ ھتیار پوشیدہ نرکھے ھوں غرض کہ اندر باھر اُسکو ھمیشہ اپنے دشمنوں کي سازشوں سے ھوشیار رھنا چاھیئے اِس مجموعہ کے اِس باب حکومت میں

† باب ۷ اِشلوک ۷۹ لغایت ۷۸

‡ باب ۷ اِشلوک ۱۴۵ لغایت ۱۵۲

§ باب ۷ اِشلوک ۲۲۴ لغایت ۲۲۵

کے مالک هونیکي نسبت بہت کم اِشارہ کیا گیا هی حالانکہ بہت موقعوں پر اِسکا ذکر ضرور هونا چاهیئے تها البتہ صاف صاف بیان اِسمارت کا آتهویں باب میں اِشلوک ۲۴۲ سے ۲۶۵ تک جو زمین کي حدود کے بیان میں هی کیا گیا هی اور باب ۹ اِشلوک ۴۹ و ۵۲ سے لغایت ۵۴ میں یہہ بات سمجهہ لینے سے ثابت کي گئي هی کہ ایک شخص کا بیج دوسرے شخص کي زمین میں بویا گیا هی اور باب ۴ اِشلوک ۲۳۰ و ۲۳۳ میں زمین کے هبہ اور وقف کرنے کا ذکر اِسطرح پر کیا گیا هی کہ لوگوں کو زمین کے بخشنے کا حق تها مگر اِن دونوں آخر کے فقروں کے یہہ بهي معني سمجهے جاسکتے هیں کہ زمین کي ملکیت کا حق صرف راجہ یا کلُ گانوں کو حاصل تها اِس مجموعہ میں ورثہ کے تقسیم اور رهن کے قواعد اور جا بطنوں کي ملکیت کے احکام اور لوگوں کي دولت کے بیان میں هر قسم کي ملکیتوں کا ذکر هی مگر زمین کا مطلق ذکر نہیں اگر باب ۸ کے اِشلوک ۲۴۲ سے ۲۶۵ تک کي سند نہوتي جسکا اوپر ذکر هوا تو هم ضرور یہہ سمجهتے کہ زمین گانوں والوں کے آپس میں تقسیم تهي جیسا کہ اب بهي هندوستان کے بہت سے مقاموں میں هی اور یہي قاعدہ شاید عام هوگا اور لوگوں کو گانوں میں کي وقف زمینوں میں سے یا راجہ کے حصہ پیداوار میں سے اِنعام و اکرام ملتا تها *

دربار کا بیان

راجہ کو هدایت کي گئي هی کہ اپني راجدهاني اپنے ملک میں سے ایسے مقام پر قرار دے جو نہایت زرخیز اور سر سبز و شاداب هو اور اُس تک مخالفوں کي رسائي مشکل هو اور حملہ کرنیوالوں کو رسد نہ ملے اور اپني گڑهي کو سپاهیوں اور ذخیروں سے همیشہ معمور رکهے اور اُسکے بیچا بیچ میں اپنا محل نہایت شاندار اور ایسا مستحکم بناوے کہ اُسمیں بهي دشمنوں کے حملہ سے پناہ مل سکے اور درختوں اور چشموں

برس کی اندر اندر وہ نہ اُٹھاوے راجہ کا ہو جاتا ہی † اور راجہ علاوہ اُن کانون کے جو اُسکے خاص قبضہ میں ہوں اور تمام معدنیات کے نصف کا حقدار ہوتا ہی ‡ اور معلوم ہوتا ہی کہ بعض قسم کے اسبابون مین یہہ حق بھی راجہ کا ہوتا تھا کہ جب تک اُنکے خرید کرنے سے وہ انکار نکرے کوئی خرید نکرسکے § *

کہا گیا ہی کہ منو کے مجموعہ میں علاوہ اِن حقوق کے جو بیان ہوئے راجہ کو کل ملک کی زمین کا مالک بھی ٹھہرایا گیا ہی اور اسبات کا ثبوت باب ۸ اشلوک ۳۹ سے جس میں راجہ کو زمین کا اعلی درجہ کا مالک قرار دیا ہی اور باب ۸ اشلوک ۲۴۳ سے بھی جس سے پایا جاتا ہی کہ زمین کا مالک اگر کاشت نکرے تو راجہ اُس سے باز پرس کریگا ہوتا ہی اِسکا جواب یوں دیا گیا ہی کہ پہلے حوالہ کی تردید باب ۷ کے ساتویں اِشلوک سے جسمیں راجہ کو دریاؤں اور آسمانوں کا مالک بیان کیا گیا ہی ہوتی ہی اور دوسرے حوالہ کو صحیح نہیں مانا جاتا ہی اگر وہ صحیح بھی ہو تو اُسمیں صرف یہہ مصلحت ہوگی کہ راجہ زمین کے مالک کی غفلت کے سبب سے اپنے حصہ سے محروم نرھے علاوہ اِسکے ایک اور مقام پر باب ۹ اِشلوک ۴۴ سے راجہ کا دعوی توڑ دیا گیا ہی یعنی اُسمیں لکھا ہی کہ زمین کا مالک وہ ہی جسنے جنگل کاٹا اور مفسر اِسکی اِصطلاح تشریح کرتا ہی کہ جسنے زمین کو صاف کیا اور اُسپر کاشت کی لیکن تصفیہ اِسبات پر ہی کہ جب راجہ کا حصہ ایک چوتھائی یا ایک چھٹا قرار پاچکا تو باقی تین چوتھائی یا پانچ چھٹے حصوں کا مالک کوئی اور ہوگا جسکی زیادہ تر اُس زمین سے غرض متعلق ہوگی ⊥ مگر یہہ عجیب بات ہی کہ اِس مجموعہ میں رعایا کے زمین

---

† باب ۸ اشلوک ۳۰ ‡ باب ۸ اشلوک ۳۹۹

§ باب ۸ اشلوک ۳۹

⊥ رعایا کے زمین کے مالک ہونے پر جو دلائل ہیں وہ ولکس صاحب کی تاریخ میسور کے حصہ اول کے پانچویں باب میں مندرج ہیں اور تتمہ میں بھی ہیں و مل صاحب کی تاریخ هندوستان عہد انگریزی کی جلد اول کے صفحہ ۱۸۰ میں و دلائل جو راجہ کے زمین کے مالک ہونے پر ہیں لکھی ہیں

لئے ایک گروہ فوج کا ایک ایک حصہ ملک میں رہے جسکا افسر نہایت عمدہ شخص ہو یہہ ضرور نہیں کہ اُسکے ضلع کی حدیں ملکی حاکم کے ضلع کی حدوں کی مطابق ہوں *

محاصل کا بیان

ہر قسم کی کاشتکاری کی پیداوار کا وہ حصہ جو راجہ کا حق ہو اور تجارت کے محصول اور خوردہ فروشوں اور اور دکانداروں پر تھوڑا تھوڑا سالانہ محصول اور پیشہوروں سے ایک مہینے میں ایک دن کی بیگار ملکیہ کا محاصل ہوتا ہی † سوداگروں کے مال پر اُسکی اصل قیمت اور راہ خرچ اور خالص منافع کے لحاظ سے محصول لگانا چاہیئے محصول کی شرح یہہ ہی کہ مویشیوں اور جواہرات اور سونے چاندی پر جو سال بھر میں سرمایہ پر بڑھے اُسکا پچاسواں حصہ محصول ہو اور لڑائی کے وقت میں بیسویں حصہ تک زیادہ کرنے کا مضایقہ نہیں اور غلہ میں بارھواں یا آٹھواں یا چھٹا حصہ (بموجب زمین اور اُسکی کاشت کی محنت کے) مقرر ہو ‡ اور ضرورت میں اسکی بھی چوتھائی تک بڑھالینے میں قباحت نہیں تمام سرکاری محاصل میں بھی ایک ایسی رقم معلوم ہوتی ہی جو سب سے بڑہ کر ہو اور درختوں اور شہد اور خوشبوؤں اور گوشت اور اور بہت سی قدرتی پیداواروں اور مصنوعی چیزیں جو سال بھر میں ترقی پائیں اُنکی خالص ترقی کا چھٹا حصہ محصول قرار دیا جاوے § * اور ہر ایک بیع و شرا کے منافع پر بحساب فیصدی بیس روپیہ سرکار لیتی ہی ‖ لاوارث مال و متاع کا بھی راجہ ہی مالک ہوتا ہی اور تمام وہ مال بھی جسکا مالک موجود نہو تین بار اشتہار دینے کے بعد اگر دو

† باب ۷ اشلوک ۱۲۷ و ۱۳۸

‡ پرتھیس میں جو لفظ ہیں انکو منہی کاؤکا مفسر نے اصل متن پر زیادہ کیا ہی *

§ باب ۷ اشلوک ۱۲۷ لغایت ۱۳۲

‖ باب ۸ اشلوک ۳۹۸

خوبصورت اور فصیح هو اور فوج کا بندوبست بالکل سپه سالار کے اختیار میں هو اور سیاست اور سزا دهی حکام عدالت کے اختیار میں هو اور خزانه اور ملک کا انتظام خود راجه کی ذات پر منحصر رهے اور جنگ اور صلح غیر ملکی معاملات کے وزیر کے قبضه میں رهے † اس میں کچهه شک نهیں که ان سب محکموں کی نگرانی راجه خود کرتا تها لیکن جب وه کثرت کام سے تهک جاتا تو کسی اپنے وزیر اعظم سے یهه کام لینے کا اختیار رکهتا تها ‡ اور اپنی قلمرو کا انتظام بهت سے افسروں کے ذریعه سے اسطرح پر کرے که ایک ایک قصبه اور گانوں پر حاکم مقرر کرے اور اُنپر دس دس قصبوں کا حاکم اور اُنپر سو سو گانوں اور قصبوں کا حاکم اور اُنپر هزار هزار گانوں اور قصبوں پر حاکم مقرر کرے ان تمام حاکموں کو راجه مقرر کرے اور وه سب جرموں اور سزاؤں کی اطلاع اپنے حاکم بالا دست کو کیا کریں اور هر گانوں یا ایک قصبه کے حاکم کو اُسکی خدمت کی عوض میں وه غله وغیره اور چیزیں ملا کریں جنکی پانیکا اُس گانوں یا قصبه سے راجه مستحق هو اور دس گانوں یا قصبوں کے حاکم کو دو هل کی زمین اور سو گانوں یا قصبوں کے حاکم کو ایک چهوٹے گانوں کی اراضی اور هزار گانوں کے حاکم کو ایک بڑے گانوں کی زمین ملے § *

اور یهه سب حاکم بڑے ذي رتبه اور صاحب اختیار گرداوروں کی نگرانی میں رهیں اور هر بڑے قصبه یا شهر میں ایک گرداور رهے اور وه اُنکی تمام خرابیوں اور بد استعمالیوں کا انسداد کیا کرے جنپر ضلع کے حاکم بالطبع مائل هوتے هیں || اور ملک کے تقسیم بلحاظ فوج کے بهی هوتے دیکهے

† باب ۷ اشلوک ۵۴ سے لغایت ۶۹

‡ باب ۷ اشلوک ۱۴۱

§ پهلی صورت یعنی ایک گانوں کی حکومت کا معاوضه وه تهوڑا تهوڑا حصه هوتا تها جو اب بهی پدهانوں کو ملتا هی اور باقی تین صورتوں میں گانوں اُنکو ملتا تها اُسمیں سے زمین کی پیداوار کے اُس حصه کے وه مستحق هوتے جو راجه کا یافتنی هوتا تها

|| باب ۷ اشلوک ۱۱۹ سے لغایت ۱۲۳

راجہ کے سنگاسن پر بیٹھائے جانے سے یہہ غرض بیان کي گئي هی کہ وہ ظلم اور تعدي کي روک تھام کرے اور بد اعمالوں کو سزا دے " سزا جاگتي رهتي هی جب کہ پھرہ والے سو جاتے هیں " اگر راجہ سیاست نکرے تو زبردست کمزور کو اِسطرح بھون کر کھا جاے جیسے مچھلي کو سیخ پر " اور کوئي شي کسیکي ملکیت نرهے اور هر ادنی هر اعلی کو تباہ و برباد کردے " † *

راجہ کے فرض عموماً یہہ بیان کیئے گئے هیں کہ وہ اپني قلمرو میں عدل و اِنصاف کرے اور غیر ملکي دشمنوں کے ساتھہ سخت سزا اور سیاست سے پیش آوے اور دوستوں کے ساتھہ نفاق نہ برتے اور برهمنوں پر شفقت رکھے ‡ اور برهمنوں کے ساتھہ ادب سے پیش آوے اور حیا اور دلجمعي کي باتیں اُنھیں سے سیکھے اور اِنصاف اور تدبیر مملکت اور علم معرفت اور علم الهیات بھي اُنھیں سے سیکھے اور رعایا سے فن کاشتکاري اور تجارت اور اور عمدہ فنون یاد کرے § اور حفظ نفس اور غیظ و غضب اور کاهلي سے آپ کو بچائے رکھے *

اِنتظام حکومت

راجہ سات شخص وزیر یا مشیر رکھے (معلوم هوتا هی کہ یہہ چھتریوں میں سے هوتے هونگے) اور اُن سب پر ایک عالم برهمن کو ممتاز رکھے جسپر کامل اعتماد اور بھروسہ راجہ کا هو اور اور افسروں کو بھي مقرر کرے جنمیں سب سے معزز وہ هوتا تھا جسکو ایلچي کھا گیا هی هماري دانیست میں اِس شخص کو غیر ملکي معاملات کا وزیر سمجھنا چاهیئے یہہ شخص اور افسروں کیطرح عالي خاندان اور دانا اور تیز فہم اور بڑا لئیق اور دیانتدار اور هر دل عزیز اور چست و چالاک اور ملکوں اور زمانہ سے واقف اور

† باب ۷ اشلوک ۱۴ و ۱۷ سے لغایت ۲۹
‡ باب ۷ اشلوک ۳۲
§ باب ۷ اشلوک ۴۳

دوسرا باب

گورنمنٹ یعني حکومت کے بیان میں

راجه

اسطرح کي ترتیب دیا هوا گروه خلقت کا ایک خود مختار راجه کے اختیار میں رهتا تها منو کے مجموعه کے اُس باب کے شروع هي میں جو انتظام ملک کے بیان میں هی راجه کي عظمت اور اختیار ظاهر کرنے میں جسکو کوئي روک نهیں سکتا ایسا شاعرانه مبالغه کیا گیا هی که راجه کو خدا کي برابر ٹهرا دیا هی † راجه کسي قانوني بندش کا جو کبهي انسان نے تجویز کي هو تابع نهیں هوتا تها اگرچه اُسکو ایک موقع پر ‡ سزا کا خوف دلایا گیا هی اور دوسرے موقع پر § جرمانه سے ترایا گیا هی مگر اس سزا یا جرمانه کے عمل میں آنے کا کوئي طریقه نهیں معلوم هوتا اور راجه کے اهلکاروں اور فوج کے افسروں وغیره کو بجز اسبات کے که جو کچهه راجه کا حکم اور مرضي هو وه کریں کوئي باقاعده قانوني اختیار حاصل نه هوتا تها مگر یهه یقین هی که راجه اُن قاعدوں اور قانون کا ضرور پابند هوتا هوگا جو خدا کیطرف سے قرار پائے هوئے سمجهے جاتے تهے اور جو دبدبه که برهمنوں کو راجه اور اُسکي رعایا پر حاصل تها اُس سے منو کے مجموعه کے احکام کو بڑي مدد پهونچتي تهي اور ضرور هی که راجه اَور ظالم حاکموں کي طرح رعایا کي بغاوت کے ڈر سے بهي حد سے باهر قدم نه بڑهاتے هونگے || *

---

† باب ۷ اشلوک ۱ سے لغایت ۱۳

‡ باب ۷ اشلوک ۲۷ سے لغایت ۲۹

§ باب ۸ اشلوک ۳۳۶

|| ثاني کات میں جو ایک ساتک سنه عیسوي کے شروع کا لکها هوا هی اُسمیں راجه کو ظلم کے سبب گائیوں کے ریوڑ نے تخت سے اوتارا هی اور دوسرے ساتک میں جسکا نام اوتارا راماچرتا هی بڑے راجه رام نے لوگونکي فریاد سے اپني محبوب رانی کو بمجبوري جلا وطن کیا اسکو ولسن صاحب کي هندو کي تماشاگاه نام کتاب میں دیکهو

عجیب فرق هی جو کسي مهمان چھتري کو قانون کي رو سے خود اپنے هاتهه سے برهمن کو پکاکر کھلانا پڑتا هی † لیکن منو کے مجموعه میں سواے شودر کے اور فرقوں کے آدمیوں کو آپسمیں ساتهه کھانے یا ایک دوسرے کے هاتهه کا پکا هوا کھانے کي جس سے اس زمانه میں ذات جاتي رهتي هی کهیں ممانعت معلوم نهیں هوتي اور شودر کے ساتهه یا اُسکے هاتهه کا پکا هوا بهي کھالینے کے گناه کا کفاره صرف سات روز آش جو پینے سے دفع هو جاتا هی ‡ معلوم ایسا هوتا هی که گناه کرنے یا گناه کرکے اُسکا کفاره نه ادا کرنے سے ذات جاتي رهتي تهي *

یهه بات غور کرنے کے قابل هی که ان چاروں فرقوں میں کاریگر کسي فرقه میں شامل نهیں البته شودر کو یهه اجازت هی که جب اُسکي معمولي خدمت نه ملے تو وه کاریگري کے کام کرے مگر یهه نهیں بیان کیا گیا که منعت کن لوگونکا معمولي کام هی دسویں باب کے چند مقاموں سے مفهوم هوتا هی که ان معمولي فرقوں کي امیزش سے جو گروه پیدا هوئے کاریگري اُنکا پیشه ٹهرا جیسا که اب بهي هوتا هی اور یهه ایسي بات هی جسکي بنیاد سے هم یهه نتیجه نکال سکتے هیں که ذاتوں کي تقسیم ایسے زمانه میں کي گئي جس میں کاریگري اور فن نهایت اختصار کے ساتهه پهلے هي پهلے شروع هوئے هونگے جسکے سبب سے هر فن کے لیئے علحده کاریگروں کي ضرورت نهوگي اور هم یهه بهي سمجهه سکتے هیں که قوموں کے تقسیم هونے سے اس مجموعه کے مرتب هونے تک بهت سي نسلیں گذري هونگي اور اس زمانه میں جو اکثر فرقے اصلي تقسیم کے بعد قایم هوئے صدها پیشے اُنسے متعلق هوگئے هونگے *

---

† جلد ۳ اشلوک ۱۱۰ سے لغایت ۱۱۳

‡ جلد ۱۱ اشلوک ۱۵۳

کی امتناع میں جو قانون بنے تھے اُنکی بنا زیادہ تر برتر فرقوں کی عورتوں کے خطر کے تعصب پر تھی کچھہ نسل کی حفاظت کے لیئے نہ تھی تینوں اعلی فرقوں کے مردوں کو آپ سے کم درجہ کی † عورت سے شادی کرنیکی اجازت دی گئی ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ اپنے خاندان میں اُسکو برتر مرتبہ ندیویں ‡ لیکن آپ سے برتر درجہ کی عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہی چنانچہ برتر درجہ کی عورتوں کے پاس ناجایز امد و رفت کرنے کی نسبت نہایت سخت سزائیں قانون میں مندرج ہیں § اپنی شادی کرنے والوں کی اولاد جو آپ سے کم درجہ کی عورت کے ساتھہ شادی کریں اُنسے بہت کم مرتبہ رکھتی ہی ‖ مثلاً ایک برہمن کی اولاد جسنے آپ سے ایک درجہ کم عورت سے شادی کی ہو اُن دونوں میں متوسط مرتبہ والی ہوتی ہی * اور اگر ان متوسط مرتبہ والوں کی بیٹیوں کی سات پشت تک متواتر برہمنوں کے ساتھہ شادی ہووے تو وہ نسل پھر متبرک ہو جاتی ہی ↓ لیکن شودر کی ایسی اولاد جو برہمنی سے ہو چنڈال ہوتی ہی ‡‡ اور یہہ چنڈال اگر اعلی فرقوں کی عورتوں سے صحبت کریں اور اُنسے اولاد پیدا ہو تو ہر مرتبہ اپنے جنانے والے سے زیادہ ناپاک ہوتی جاویگی ‡‡ *

معلوم ایسا ہوتا ہی کہ یہہ سب فرقہ منو کے وقت میں بھی کھانا ایک دوسرے کے ساتھہ باہم بیٹھکر نہ کھاتے تھے اور برہمن جو اور برہمنوں کی اپنی رغبت سے دعوت کرے اُسمیں اور اُس کھانا کھلانے میں ایک

---

† باب ۴ اشلوک ۲۲۸ سے لغایت ۲۴۰ و باب ۳ اشلوک ۱۳

‡ باب ۳ اشلوک ۱۴ سے لغایت ۱۹

§ باب ۸ اشلوک ۳۶۶ و ۳۷۴ لغایت ۳۷۷

‖ باب ۱۰ اشلوک ۱۱ سے لغایت ۱۹

* باب ۱۰ اشلوک ۶

↓ باب ۱۰ اشلوک ۶۴

‡‡ باب ۱۰ اشلوک ۱۲

‡‡ باب ۱۰ اشلوک ۲۹ و ۳۰ اب نیچی کے فرقہ کی عورت سے شادی کرنا منع

اگرچه شودر کي ذلت کیسے هي کچهه کیوں نه ظاهر هو مگر اُسکي اصل وقعت معلوم نهیں هوتي کیونکه شودر کو عموماً خدمت کرنیوالا بیان کیا گیا هی مگر اکثر مقاموں میں یهه صاف لکها هی که اگر شودر کو اُسکا مالک آزاد بهي کردے تب بهي وه خادم کا خادم هي رهتا هی مخدوم نهیں بنجاتا کیونکه جو حالت اُسکو خالق نے بخشي هی اُس میں سے کون اُسے نکال سکتا هی † باوجود اِسکے یهه بهي ثابت نهیں هوتا که وه کسیکا غلام هوتا هی کیونکه اُسکو اختیار حاصل هی که جسکي جي چاهے خدمت کرے اور اپنے لیئے تجارت کرنیکا بهي مختار هی اور نقل مکان کرنے کے اِمتناع میں جو قانون هیں اُنسے شودر لوگوں کے آزاد هونے سے ‡ اِسهات کے یهي یقین کرنے کي کوئي وجهه نهیں که وه لوگ ملک کے غلام هیں حقوق مالکانه جنسے غلام محروم تهے § بهت مقامونمیں انکي نسبت ثابت هوتے هیں || اور اُنکو مار پیٹ سے بهي قانوناً محفوظ رکها گیا هی یهاں تک که اُنکے مالک بهي اُنکو قانون کے بموجب تنبیهه تادیب کرسکتے هیں اور یهي حال اُنکے جورو بچوں وغیره کا هی * بهر کیف شودر فرقه کے لوگوں کي حالت قدیم زمانه کي جمهوري سلطنتوں کي غلاموں یا متوسط زمانه کے باجیوں اور اور هر خادم فرقوں کي حالت سے جنکو هم جانتے هیں بهتر تهي *

مخلوط هو جانا فرقوں کا

اگرچه ان مختلف فرقوں کا امتیاز نهایت مضبوطي سے قایم کیا گیا تها مگر اُنکے مخلوط نهونے کے لیئے جو تدبیریں مقرر کي گئي تهیں اُنهر ایسي توجهه نهوتي تهي جیسي که پچهلے زمانوں میں هونے لگي اس آمیزش

---

† باب ۸ اِشلوک ۴۱۴
‡ باب ۲ اِشلوک ۲۴
§ باب ۸ اِشلوک ۴۱۶
|| باب ۹ اِشلوک ۲۵۷
* باب ۸ اِشلوک ۲۹۹ و ۳۰۰

اُسکو دنیا کے کاموں میں بھی نصیحت کرنا ممنوع ہی † برہمن کو ایسی سخت اور مکرر سکرر تنبیہہ اور تاکید کسی اور جرم پر نہیں کی گئی ہی جیسی شودر سے نذر بھیٹ لینے کے اِمتناع میں کی گئی ہی اور اِس جرم کا کفارہ جب تک کہ وہ اُس دچھنا کو واپس نکردے تیرتھہ جاترہ سے بھی نہیں ہوسکتا ‡ اگر کسی برہمن کی فاقہ سے جان لب پر آجاوے تو شودر سے خشک اناج لیلینا روا ہی مگر اُسکے ہاتھہ کا پکا ہوا نکھاوے شودر اپنے آقا کے پس خوردہ سے پالا جاوے اور اوترے ہوئے پھٹے پورانے کپڑے پہنے § اور شودر کواگر کچھہ مقدور بھی ہو تو دولت جمع کرنے کی اِجازت نہیں وجہہ اِسکی یہہ ہی کہ وہ دولتمند ہوکر شاید کسی برہمن کو رنج پہونچائے || اگر کوئی شودر کبھی اعلی فرقہ میں کے آدمی کو گالی دے تو اُسکی زبان کاٹ لیجاوے * اگر کوئی شودر برہمن کے پاس ایک ہی فرش پر بیٹھہ جاے تو اُسکے چوتڑوں کا گوشت کاٹ ڈالا جاوے ‡ اگر شودر برہمن کو دھرم کی باتیں بتائے تو اُسکے منہہ اور کانوں میں کھولتا ہوا تیل ڈالیں ‡‡ *

اِسی طرح کے اور بھی اِیسے قانون ہیں جنپر خواہ مخواہ ہنسی آوے اور نہایت بیرحمی اُنسے ظاہر ہو جنمیں اور اعلی فرقوں کی رعایت سے شودر فرقہ پر نہایت سختی مقرر کی گئی ہی شودر ذلیل کو کہتے ہیں ‡‡ اور اُسکے قتل کا کفارہ بھی مذہب کی روسے وہی ہی جو بلی کتے اور چھپکلی مینڈک اور اور بہت سی قسم کے جانوروں کے مار ڈالنے کا کفارہ ہی §§ *

---

† باب ۴ اِشلوک ۸۰ و ۸۱

‡ باب ۱۱ اِشلوک ۱۹۳ سے لغایت ۱۹۷ و باب ۱۰ اِشلوک ۱۱۱

§ باب ۱۰ اِشلوک ۱۲۵

|| باب ۱۰ اِشلوک ۱۲۹

* باب ۸ اِشلوک ۲۷۰

‡ باب ۸ اِشلوک ۲۸۱

‡‡ باب ۸ اِشلوک ۲۷۲

‡‡ باب ۲ اِشلوک ۳۱

§§ باب ۸ اِشلوک ۳۱۴

خدمتگار یعني شودر فرقه کا بیان

شودر فرقه کے آدمیوں کا فرض مختصر یهه بیان کیا گیا هی که اور فرقوں کي وه خدمت کیا کریں † لیکن اور مقاموں میں یهه بات مفصل بیان کي گئي هی که اُسکا بڑا فرض برهمنوں کي خدمت کرنا هی ‡ اور اُسکو اِسبات کي خاص اجازت هی که اگر وه نان و نفقه کا محتاج هو اور برهمنوں کي خدمت حاصل نهوسکے تو چهتریوں کي خدمت اختیار کرے اور اگر چهتري کي خدمت بهي نه میسر آسکے تو کسي مالدار بیش کي خدمت کرے § اور یهه عام قاعده ٹهرایا گیا هی که مصیبت کے زمانه میں هر فرقه اپنے سے ادنی فرقه کے کام کرنے لگے مگر کسي حالت میں آپ سے اعلی فرقه کے کاموں میں هاتهه نڈالے شودر فرقه سے نیچے اور کوئي فرقه نهیں هی اگر اِس فرقه کے لوگوں کو اُنکا معمولي کام نملسکے تو وه دستکاري کے کام مثل نجاري اور نجاري اور مصوري اور معمري کے اختیار کرلے || شودر کو بید شاستر اور مذهبي کتابیں پڑهنے کي اِجازت نهیں البته هوم کرنے کي اِجازت هی * لیکن برهمن کا اُس سے هوم وغیره کروانا ایسا سخت گناه هے که کفاره دینا پڑتا هی ‡ اور برهمن کو شودر کے روبرو بهي بید کا پڑهنا درست نهیں ‡‡ شودر کو دهرم شاستر کے مسئله سکهانا یا اُسکے گناه کے کفاره کا طریق بتانا برهمن کو اُس دوزخ میں ڈالتا هی جسکو اسم ورتا کهتے هیں

---

† باب ۱ اِشلوک ۹۱

‡ باب ۹ اِشلوک ۳۳۴

§ باب ۱۰ اِشلوک ۱۲۱

|| باب ۱۰ اِشلوک ۹۹ و ۱۰۰ منو کے مجموعه میں شودر کو کاشتکاري کرنے کي اجازت میں کهیں نهیں دیکهتا جسکو لوگ کهتےهیں که اِس کتاب میں کسي موقع پر علتیه هی مگر اِس زمانه میں یهه لوگ اِسقدر کثرت سے کاشتکاري کرتے هیں که گویا یهه کام خاص اُنهیں کي ذات کا خیال کیا جاتا هی

* باب ۱۰ اِشلوک ۱۲۷ و ۱۲۸

‡ باب ۱۰ اِشلوک ۱۰۹ سے لغایت ۱۱۱ و باب ۱۱ اِشلوک ۴۲ و ۴۳

‡‡ باب ۴ اِشلوک ۹۹

هیں † راجہ اِسي فرقہ میں سے ہوتا هی اور غالباً اکثر معمولي وزیر بهي اِسي فرقہ میں سے ہوتے ہیں ‡ اور تمام جنگي کار و بار اور بالکل لشکري عہدے اور سپہ سالاري وغیرہ الغصہ ساري حکومت کے کامونکے اختیار اِسي فرقہ کا ذاتي حق سمجھا گیا هی یہہ بات جاننے کے قابل هی کہ برهمنوں نے باوجود اِسبات کے کہ مجموعہ قوانین کا بنایا بجز اُسکي تشریح بیان کرنے اور اِنفصال خصومات میں بیوستہ لکھنے کے اِنتظام حکومت اپنے اختیار میں نہیں رکھا چھتریوں کے فرض یہہ بیان کیئے گئے ہیں کہلوگوں کو اپني پناہ میں رکھکر ہر طرح کي حفاظت کرنا ہوم کرنا خیرات دینا بید پڑھنا اور نفساني خواهشوں کو دبائے رکھنا § *

محنتي فرقہ بیش کا بیان

بیش فرقہ کي کچھہ بڑي عزت نہیں کیونکہ برهمن کو مہمانداري کرنے کے بیان میں هدایت کي گئي هی کہ بیش کے ساتھہ بهي مروت سے پیش آوے اُسکو بهي اُسوقت کھانا دے جبکہ اپني اور متوسلوں کو دیتا ہو || علاوہ داد دهش کے اور ہوم کرنے اور بید پڑھنے کے بیش کا کام مویشي پالنا تجارت کرنا روپیہ سود پر قرض دینا اور کھیتي کرنا ہیں * جو کار آمدني علم بیش کو تحصیل کرنا لازم هی وہ اور فرقوں کے علم سے بہت زیادہ هی کیونکہ اُسکو علاوہ مویشیوں سے بچے لینے کے طریق اور اپنے ملک کي جنسوں اور اقسام اراضي سے بخوبي واقف ہونے کے غیر ملک کي حاجتوں اور جنسوں کا علم رکھنا اور اور ملکوں کي مختلف زبانوں کا سمجھنا اور ہر ایسي شي سے واقف ہونا جو خرید و فروخت سے متعلق ہو اور مزدوروں کي اُجرتوں کا جاننا بهي ضروري هی ⊥ *

† باب ۸ اِشلوک ۲۶۷ و ۲۶۸
‡ باب ۷ اِشلوک ۵۴
§ باب ۱ اِشلوک ۸۹
|| باب ۳ اِشلوک ۱۱۲
* باب ۱ اِشلوک ۹۰
⊥ باب ۹ اِشلوک ۳۲۹ سے لغایت ۳۳۲

هر ایک سخت عبادت چاترا اور تیرتھہ وغیرہ کا کفارہ بہت سا روپیہ اِس بزرگ فرقہ کو دینے سے ہوجاتا ہی † اگر برہمن کہیں دفینہ پائے تو سب کا مالک ہو اور اگر کسی اور کو کچھہ ملجاے تو وہ راجہ لیلیوے پانے والے کا کچھہ حق نہیں البتہ برہمنوں کو آدھا دیوے ‡ اگر کوئی لاوارث مرجاے تو اُسکا مال راجہ کے بیت المال میں جاتا ہی مگر لاوارث برہمن کے مرنے پر اُسکا مال برہمنوں ہي میں تقسیم ہوتا ہی § ہر ایک ذي علم برہمن ہر طرح کے محصول سے بري ہوتا ہی بلکہ اگر وہ محتاج ہو تو اُسکي پرورش راجہ پر لازم ہی ‖ اور اگر کوئي شخص برہمن کا سونا چراتا ہی تو راجہ اپنے ہاتھہ سے اُسکو ایک نہایت سخت سزا دیتا ہی * اور برہمنوں کے مال کي حفاظت کے لیئے بڑي بڑي سیاستیں مقرر ہیں اور اُنکے مویشي کے ستانے والے کا ٹخنہ سے نیچے آدھا پانوں کاٹ ڈالا جاتا ہی ⸸ *

چھتریوں کا بیان

اگرچہ منو کے مجموعہ میں سپاہیوں یعني چھتریوں کو برہمنوں کے برابر تو نہیں سمجھا گیا مگر پھر بھي بہت بڑي عزت بخشي گئي ہی یہہ بات مسلم سمجھي گئي ہی کہ متبرک فرقہ یعني برہمن بغیر سپاہي فرقہ یعني چھتریونکے اور چھتري بدون برہمنوں کے اقبال مند نہیں ہوسکتے اور یہہ کامیابي اِس جہان اور اُس جہان میں دونوں کے دلي اِتفاق پر منحصر ہی ⸸⸸ جیسا کہ تمام احکام سیاست میں برہمن اور سب فرقوں پر برتري رکھتا ہی اُسیطرح چھتري محنتي فرقہ یعني ویش پر فوق رکھتے

† باب ۱۱ اِشلوک ۱۱۷ و ۱۲۸ سے لغایت ۱۳۹
‡ باب ۸ اِشلوک ۳۷ و ۳۸
§ باب ۹ اِشلوک ۱۸۸ و ۱۸۹
‖ باب ۷ اِشلوک ۱۳۳ و ۱۳۴
* باب ۸ اِشلوک ۳۱۴ سے لغایت ۳۱۶ و باب ۱۱ اِشلوک ۱۰۱
⸸ باب ۸ اِشلوک ۳۲۵
⸸⸸ باب ۹ اِشلوک ۳۲۲

وہ برهمن † هو اور برهمن هي راجه کو تدبیر مملکت اور انصاف اور تمام علمي باتیں تعلیم کیا کریں ‡ بجز اس خاص اختیار کے جو راجه اپني ذات پر موقوف رکھے تمام جھگڑہ چکانا برهمنوں کا کام هی § اور اگرچه مذهبي اور پاک کتابوں کے پڑهنے کي چھتري اور برهمن دونوں قوموں || کو اجازت هی مگر اُنکي تشریح یعنے انفصال خصومات میں پیوسته لکھنا وغیرہ صرف برهمن هي پر منحصر هی †† *

قوانین کا مطلب بیان کرنا برهمنوں پر موقوف رکھا گیا تھا اور همکو خود منو کے مجموعہ هي سے یهه بات ثابت هوتي هی که قانون بنانے کے کام میں سے بہت کچھه برهمنوں کے اختیار میں تھا اور برهمن کے مال کي حفاظت بهي از روے قانون کے ایسي هي اچھي طرح سے کي گئي هی جیسے که اُسکے اختیار کي کي گئي هی چنانچه هر نیک آدمي * پر یهه بات واجب اور راجه ‡ پر فرض هی که برهمنوں کے ساتھه بڑے سلوک سے پیش آوے یہي وجهه هی که هوم اور جگ اور پوجاپات اور اور تمام مذهبي رسوم کے ساتھه برم بهوج کرنا یعني برهمنوں کو کھانا کھلانا اور اُنکو دچھنا دیني یعنے نذر بهیٹ میں کچھه دینا لگا هوا هی ‡‡ اور جو کچھه برهمنوں کو دیا جاوے اُسکي مقدار همیشه زیادہ هوني چاهیئے اور ایسے هوم سے جسکے ساتھه بہت قلیل دچھنا هو هاتھه پانوں آنکھه ناک کان وغیرہ بلکه تمام جسم و جان اور اولاد اور مویشي اور اس عالم کي نیک نامي اور اُس عالم کي خوشي برباد جاتي هی ‡‡ *

† باب ۷ اشلوک ۵۸
‡ باب ۷ اشلوک ۴۳
§ باب ۸ اشلوک ۱ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۲۰
|| باب ۱۰ اشلوک ۱
†† باب ۱۲ اشلوک ۱۰۸ سے لغایت ۱۱۳
* باب ۱۱ اشلوک ۱ لغایت ۲ و باب ۴ اشلوک ۲۲۶ سے لغایت ۲۳۵
‡ باب ۷ اشلوک ۸۳ سے لغایت ۸۶
‡‡ باب ۳ اشلوک ۱۴۳ سے لغایت ۱۴۶
‡‡ باب ۱۱ اشلوک ۳۹ و ۴۰

چپ رہا کرے اور اور بہت سی سختیاں بہی اٹہاے یعنے برسات میں کیسلہی مینہہ برسے ننگا پڑا رہے جہونپڑی نہ چہاے اور جاڑوں میں نمناک لباس پہنے رہے اور گرمیوں میں یہہ مصیبت سہی کہ تیز دہوپ میں اپنے چاروں طرف پانچ جگہہ آگ جلاکر کہڑا رہا کرے † اور باحتیاط تمام پوجاپات اور ہوم وغیرہ انجام دیتا رہے اور تمام مذہبی رسموں کو ادا کرتے رہنا اپنا فرض سمجہے *

اور اپنی زندگی کے آخر درجہ یعنے بڑہاپے میں بہی اسیطرح تنہا اور علیحدہ رہے جسطرح کہ تیسرے درجہ میں رہتا تہا مگر اب اُسپر ظاہری رسموں کا بجالانا ضرور نہیں صرف دہیان گیان سے لگا رہے اور پوشاک بہی اور برہمنوں کی مانند پہنا کرے اور برہیز گاری اگرچہ اب بہی بہت سی چاہیئے مگر پہلے سی نہیں چاہیئے اور جان بوجہہکر سختیاں نہ اُٹہاوے مگر بالکل نیکی اور صلاحیت کماوے اور اُسکے دلکو صرف خدا کی معرفت سے تسکین رہے یہاں تک کہ اُسکی روح اس جسم سے اسطرح الگ ہو جاے جیسے کسی درخت کی شاخ پر سے کوئی پرند جب جی چاہے اوڑ جاے ‡ *

پس صاف ظاہر ہی کہ برہمن اپنی عمر کے تین حصوں میں بالکل دنیا سے خارج رکہا گیا ہی اور باقی چوتہے حصہ میں بہی علاوہ بجالاتے رہنے رسموں اور بید کے پڑہنے کے دنیا کی فخر و عزت اور ہر طرح کی دولت کی خواہشوں سے محروم کیا گیا ہی لیکن منو کے مجموعہ سے کچہہ تہوڑا سا اور واقف ہونے سے معلوم ہوجاتا ہی کہ یہہ قواعد اُس سے بہی اگلے زمانہ کے برہمنوں کی حالت کی بنیاد پر بنائے گئے تہی اگرچہ اب بہی اُنہیں کے بموجب عمل کرنے کی ہدایت تہی مگر دولت و حشمت کی ترغیبوں نے اُنکی تعمیل میں دخل پایا *

راجہ کو لازم ہی کہ اپنا نہایت معتمد مشیر جس شخص کو بنائے

† باب ۶ اشلوک ۱ سے لغایت ۲۹

‡ باب ۶ اشلوک ۳۲ سے تا آخر باب

اور تمام لذات نفسانی سے برهمن کو بچنا چاهیئے اور هر طرح کی ایسی دولت سے جو بید کے پڑھنے میں مخل هو پرهیز کرے ‡ اور تمام دنیوی فخر و عزت سے اِس طرح اجتناب کرے جیسے زهر سے کرتے هیں § مکو برتی رهنے یا اور غیر ضروری سختی کا پابند هونے کی برهمن کو حاجت نہیں || پورا کام جو اُسکو کرنا چاهیئے وہ یہہ هی کہ تحصیل علوم اور رسموں کے بجا لانیکا اچھی طرح پابند رهے اور چال چلن شایستہ رکھے برهمن کی پوشاک بھی ذرا ذرا مقرر کردی گئی هی برهمن کو چاهیئے کہ ایسی صورت بنائے رکھے کہ کم‌گو شرمیلا اور پاک و صاف سر کے بال اور ڈهاڑی منڈی هوئی هو اور نفسانی خواهشوں کو دبائے اور سفید جامہ پہنے رهے جسم پر میل کچیل نهو ایک هاتھہ میں بید اور دوسرے هاتھہ میں چھڑی رکھے چنانچہ آج کل بھی جو بڑے مہذب پنڈت هوتے هیں اُنکی ایسی هی صورت هوتی هی اور کانوں میں چمکتی هوئی سونے کے بالی ڈالے رهے * اور جب اُسکے یہہ تینوں فرض ادا هوجاویں یعنی بید پڑہ چکے اور اُسکے اولاد هوجاوے اور مذهبی معین رسمیں ادا هوچکیں تو وہ اپنی زندگی کے دوسرے هی درجہ میں اپنا تمام گھر و بار اور مال متاع اپنے بیٹے کو حواله کرکے آپ بطور ایک پنچ یا نیک صلاح کار کے رهوے † *

برهمنوں کا فرض یہہ هی کہ اپنی زندگی کے تیسرے درجہ یعنی ادهیڑ عمر کو جنگلوں میں تارک‌الدنیا هوکر بسر کرے اور لباس اُسکا درختوں کی چھال هو یا کالے هرن کی کھال زمین پر سوئے کوئی بستر نہ بچھائے ناخن اور بال بڑهائے کسیطرح کا مسکن نہ بنائے پھل پھلاری کھائے جپ

‡ باب ۴ اشلوک ۱۶ و ۱۷

§ باب ۲ اشلوک ۱۶۴

|| باب ۴ اشلوک ۳۴

* باب ۴ اشلوک ۳۵ و ۳۶

† باب ۴ اشلوک ۲۵۷

اپنے هي هاتهه سے توڑے اور در بدر بهیک مانگ کر اوقات بسر کرے † *

اور دوسرا درجه اپني زندگي کا یعني عین شباب کا اپني زوجه وغیره کنبه قبیله کے ساتهه بسر کرے اور اور معمولي کام جو برهمن پر فرض هیں بجا لائے جنکي تفصیل مختصر یهه هي پڑهنا اور پڑهانا بید شاستر کا اور خیرات دینا اور نذر بهیت لینا هوم یا جگ کرانا اور خود کرنا اِن کاموں میں سے بید کا پڑهانا نهایت معزز کام هي ‡ یهه عجیب بات هي که اور سب مذهبوں کے بموجب جو لوگ معابدوں کي خدمتیں کرتے هیں یا لوگوں سے عبادت کراتے هیں وهي پوجاري یا کاهن یا مجاور کهلاتے هیں مگر برهمن بطور پیشه کے پوجا کے کام کرنے اور هوم یا جگ کرانے سے ذلیل سمجها جاتا هي § اور برهمنوں کو بتاکید تمام نیچ ذات اور بدچلن لوگوں سے نذر بهیت لینے کي ممانعت هي || اور ایسے لوگوں سے بهي جنسے لینا درست هي بهت سي نذر بهیت لینا منع هي اور اگر یهه خواهش جي میں هو تو نهایت احتیاط اور کوشش سے اُسکو دل سے دور کریں * اگر کوئي کسیطرح کي آمدني نرهے تو برهمن کو چاهیئے که صرف بقدر حاجت سله (یعني کهیت میں گرا اناج) چنے یا بهیک مانگے یا کهیتي کرے یهاں تک که تجارت بهي کرلے لیکن کسي حالت میں خدمت نه اختیار کرے اور بازاري لوگوں سے بات چیت نکرے اور گانے بجانے راگ رنگ اور شکار وغیره سے جو دلکو پریشاني کریں اور هوش و حواس کو خراب کریں بالکل اجتناب کریں ¶ *

---

† اب اِن باتوں پر بهت کم عمل هوتا هي اگر کچهه کرتے هیں تو صرف وهي طالب علم کرتے هیں جو بید شاستر کے اچهي طرح پابند هیں

‡ باب ۹ اِشلوک ۷۵ و ۷٦ و ۸۵

§ باب ۳ اِشلوک ۱۸۰ و باب ۳ اِشلوک ۲۰۵

|| باب ۳ اِشلوک ۸۳ و باب ۱۰ اِشلوک ۱۰۹ سے لغایت ۱۱۱ اور باب ۱۱ اِشلوک ۱۹۳ سے لغایت ۱۹۷

* باب ۳ اِشلوک ۱۸٦

¶ باب ۳ اشلوک ٦۳ و ٦۳

اِس عالم میں سخت قانوں اور اُنس اعزایم کے نہایت مہیب اور خوفناک وعیدیں مقرر هیں نہایت سخت جرموں میں بهي سخت || سزا پانے سے برهمن آزاد هی * اور فرقوں پر جو کچهه جبر و تعدي وغیرہ برهمن سے ظہور میں آوے اُسکے پاداش میں کچهه تهوڑیسي تنبیهه مقرر هی ‡ لیکن اور فرقوں کے لوگوں سے جو کچهه جرم اُسکي نسبت واقع هو اُسکي دس گنی ‡‡ سخت سزا معین کي گئي هی *

باوجود اِن سب باتوں کے بادي النظر میں یہہ معلوم هوتا هی کہ برهمن اپني روحاني عظمت پر قانع هوکر کسي طرح دنیوي قوت و دولت سے فائدہ اُتهانے کي خواهش نرکهتے هونگے چنانچہ جو طریق حیات کا برهمنوں کے لیئے مقرر کیا گیا هی وہ یہہ هی کہ نہایت سخت محنت سے علم کي تحصیل کریں اور ریاضت اور گوشہ نشیني میں عمر کاتیں *

حکم هی کہ برهمن اپني زندگي کا اول درجہ یعني آغاز جواني تک علم تحصیل کرے †† اور اِس زمانہ میں اُسکو پرهیزگاري اور اِنکساري کے ساتهہ زیست بسر کرني پڑتي هی لازم یہہ هی کہ وہ بالکل بید شاستر پر متوجہہ رهے دنیوي حاصلات پر دل نہ لگائے اور اپنے گرو کا حد سے زیادہ لحاظ اور ادب کرے اور نہایت اِطاعت و فرمانبرداري سے پیش آوے کسي طرح سے اُسکا دامن نچهوڑے اور یہي معاملات اپنے گرو کے سارے کنبہ کے ساتهہ برتے حتیٰ کہ تمام کام خدمتگاري کے انجام دے اور اپني ذات اور اپنے پوجا پات کے لیئے پاني اور هوم یا جگ کے سارے سامان لکڑیاں وغیرہ

§ باب ۹ اِشلوک ۲۰۵ سے لغایت ۲۰۸ اور باب ۳ اِشلوک ۱۱۸ سے لغایت ۹۱۹

|| باب ۹ اِشلوک ۲۳۲ اور باب ۸ اِشلوک ۲۸۱ سے لغایت ۲۸۳

* باب ۸ اِشلوک ۳۸۰

‡ باب ۸ اِشلوک ۲۷۶ و ۳۷۸ و ۳۷۹

‡‡ باب ۸ اِشلوک ۲۷۲ و ۲۸۳ و ۳۲۵ و ۳۷۷ اور باب ۱۲ اِشلوک ۲۰۵ و ۲۰۳

†† باب ۲ اِشلوک ۱۷۵ سے لغایت ۲۱۰

باب اول

انسانوں کے برنوں یا فرقوں میں تقسیم اور اُنکے کار و بار

اِن لوگوں کے حال میں وہ حیرت انگیز پہلي بات جو منو نے لکھي هی لوگوں کا چار برنوں (فرقوں) میں تقسیم کرنا هی اول متبرک دوم سپاهي سوم محنتي چہارم خدمتي حیرت کي وجہہ یہہ هی که برهمنوں کو جو اول فرقه هی غایت درجه کي عظمت اور بزرگي اور ادنی فرقه کو نہایت درجه کي ذلت اور خواري سوچ سوچ کر دي هی هرچند که اوپر کے تینوں فرقونمیں باهم برابري نہیں هی پهر بهي هر ایک کو عزت حاصل هی کیونکه بعضي مذهبي رسموں میں تینوں فرقے شریک هوتے هیں اور معلوم هوتا هی که اِن هي تینوں فرقوں کے اِنتظام کیواسطے یہہ قانون بنایا گیا چوتھے فرقه اور اور نیچ ذات والوں سے یہہ قانون صرف اُسیقدر متعلق هی جسقدر که اُنکو تینوں برتر فرقوں کي خدمت سے علاقه هی *

برهمنوںکا بیان

برهمن تمام خلقت میں اعلی اور برتر قرار دیا گیا هی اور تمام دنیا اور جو کچهه که اُس میں هی سب اُسکا مال هی اور اُسیکا وجود اِس تمام کائنات کي هستي کا باعث هی † اور برهمن اپنے منتروں کے زور سے راجه کو معه اُسکي فوج هاتهي گهوڑے اور گاڑیوں کے برباد کرسکتا هی ‡ اور برهمن دنیا کي مثل بہت سے عالم اور نائب السلطنت اور نئے دیوتا اور نئے فاني اور فاني چیزیں پیدا کرسکتا هی § راجه کي یہہ نسبت برهمنی زیادہ ادب کا مستحق هی || اور اُسکے جسم و جان کے محفوظ رهنے کے لیئے

† مجموعه منو باب ۱ اشلوک ۹۲ و ۱۰۰ و ۱۰۱

‡ مجموعه منو باب ۹ اِشلوک ۳۱۳

§ ایضاً باب [illegible] اِشلوک [illegible]

|| باب ۲ اِشلوک ۱۳۹

مجموعہ میں ہیں وہ اُس بڑے درجہ کے گناہ اور برائیوں پر مبني هيں جو خيال ميں آسکتي تهيں پس هکو مجموعہ کے مضمون کے عام منشاء سے اُس زمانہ کي طبيعت معلوم کرليني چاهيئے اور اُسپر بهي جب تک کہ هيکو لوگوں کي اصلي حالت معلوم هو مجموعہ کے مضامين پر سختي سے نديکهنا چاهيئے بلکہ رعايت سے نظر ڈالني چاهيئے ميں اِس مجموعہ کے ذکر ميں معمولي طرز بيان اختيار کيا هي هرچند کہ اُسکو هندوؤں کے قانون کي ناقابل اعتراض سند شروع هي سے تسليم کيا گيا هي مگر ميري يهہ جرات نهيں هوتي کہ ميں اُسکو ايک ايسا مجموعہ قرار دوں جو کسي گورنمنٹ کي منظوري سے کسي خاص ملک کے انتظام کيواسطے بنا هو بلکہ وہ ايک عالم کي کتاب معلوم هوتي هي - جسکا يهہ ارادہ سمجهہ ميں آتا هي کہ اُسکے ذهن ميں يهہ بات تهي کہ جسطرح پر ايک کامل جمهوري سلطنت هندوؤں کے قوانين کي بموجب هوسکتي تهي اُسکا نقشہ قائم کرے اِس قياس پر اِس مجموعہ سے لوگوں کي حالت ايسي هي دريافت هوسکتي هي جيسيکہ کسي گورنمنٹ کے منظور شدہ قانون سے معلوم هوتي هے کيونکہ يهہ ظاهر هي کہ اِس مجموعہ ميں وہ سب قانون شامل هيں جو اُس زمانہ ميں رائج تهے اور جو کچهہ تبديلياں اِس خيال سے اُسميں هوئي هونگي کہ مقنن نے بهلائي ميں جس اعلى درجہ پر لوگوں کو پهونچانا سوچا تها اِن تبديليوں کے ذريعہ سے لوگ اُسپر پهنچيں تو وہ تبديلياں بهي اُنهيں خيالات سے هوئي هونگي جو مقنن کے زمانہ ميں پهيلي هوئي تهي اِن سب باتوں کو ايسي مقلم کے مناسب سمجهکر لکها گيا اب ميں اُن مضمونوں کو بطريق اختصار کے لکهتا هوں جو منو کے مجموعہ ميں هيں اور اُسکے بعد هندوؤں کي يهہ حالت جيسي کہ اِس زمانہ ميں هي بيان کرونگا اور جو تبديلياں اُس زمانہ سے اِس زمانہ تک وقوع ميں آئي هيں اِن دونوں حالتوں کے مقابلہ کرنے سے ظاهر هونگي اور ايک خاص زمانہ ميں اُنکي حالت کے بدلنے کي کيفيت اُن بيانوں سے معلوم هوگي جو يونانيوں سے هکو پهونچي هيں *

کی کمی نہیں جسکا سکہلاتا اُنکے حالات کی تاریخ کا. اگر وہ ہوتی تو نہایت مفید مشغلہ ہوتا پس جبکہ ہم اُنکی اُس حالت کو جو نہایت قدیم زمانہ میں تھی اور اُن تبدیلیوں کو جو اب تک اُسمیں ہوئیں دریافت کرسکتے ہیں تو ہمارے ہاتھہ نے اُنکی تاریخ کی ضروری حصہ میں سے بہت تھوڑا سا حصہ رہ جاویگا ‡ چنانچہ اُنکے بید شاستر سے جو قدیم بھجنوں اور دعاؤں کا ایک مجموعہ ہی جسکو خیال کیا جاتا ہی کہ وہ اِسی حیثیت سے جیسے کہ اب موجود ہے چودہ سو برس پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے مرتب کیا گیا تھا اُنکے مذہب کی کیفیت اور دقیق علموں اور علم حکمت میں اُنکے دسترس کی کچھہ روشنی نظر آتی ہی اور لوگوں کی حالت کا کامل نقشہ قوانین کے اُس مجموعہ سے ظاہر ہوتا ہی جو منو کے نام سے مشہور ہی غالباً یہہ مجموعہ حضرت عیسی سے نو سو برس پیشتر لکھا گیا تھا پس اِسی مجموعہ کو ہندوؤں کی تاریخ کا مخرج سمجھنا چاہئیے ٭

مفروضہ منو کے ہمعصر ہندوؤں کے حالات کا صحیح خیال کرلینے میں ہمکو یہہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ کوئی مجموعہ ایک ہی زمانہ میں مرتب نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک مجموعہ میں اکثر کئی اگلے زمانہ کی بیہودہ اور نامعقول باتیں نہایت ترقی یافتہ زمانہ کی عمدہ اور روشن باتوں کے ساتھہ مخلوط ہوتی ہیں ایک مشہور مثال اِسبات کی یہہ ہی کہ بلیکسٹون صاحب کی تشریحوں میں بہت سے ایسے قوانین مندرج ہیں جنسے قوم کی نہایت اعلی درجہ کی شایستگی ظاہر ہوتی ہی مگر جو قانون اُسمیں جادو اور [illegible] لڑائی کی شرطوں کے مندرج ہیں اُنسے یہہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ [illegible] کے لکھے جانے کے زمانہ تک جہالت باقی نرہی تھی اگر [illegible] کیا جائے کہ منو کے مجموعہ سے ایک ہی زمانہ پایا جاتا ہے تب بھی [illegible] کے اطوار کا اصلی حال معلوم نہوسکتا کیونکہ اِس مجموعہ میں جو [illegible] ہیں اُنکی بنا لوگوں کی [illegible] اُس غایت درجہ کی بھلائی پر [illegible] رکھی گئی ہی نہ مجموعہ کا مقصود ہی اور جو منا ہی [illegible]

‡ دیکھو تتمہ اول کو جو منو کے زمانہ کی تحقیق میں ہی

هندوؤں کي تاریخ

پهلا حصه

هندوؤں کے اُس زمانه کي حالت کا بیان جبکه منو کے قوانین کا مجموعه بنا

بیان تمهیدي

جب یهه خیال کیا جاتا هی که کوئي کیسي هي جاهل اور اکهڑ قوم کیوں نهو اکثر اپني آبا و اجداد کے حالات کي کوئي نکوئي کتاب رکهتي هی تو کمال تعجب اِس بات سے هوتا هی که هندوؤں کے پاس باوجودیکه وه نهایت عمده شایستگي اور تربیت کے درجه پر پهونچ گئي تهي کوئي کتاب † تاریخ سے ملتي جلتي هوئي بهي نهیں هندوؤں کے حالات کي تحریروں میں سے جو کچهه اب باقي هی وه جهوٹهي کهانیوں اور مبالغه آمیز جهوٹهي تاریخي واقعات سے ایسي خلط ملط هیں که اُنمیں سے کوئي سچي مسلسل تاریخ نکلنے کي توقع نهیں هوسکتي اور نه کسي عام واقعه کي تاریخ سکند کے یورش کرنے سے پهلے قائم هوسکتي هی اور نکوئي مسلسل بیان هندوؤ کے حالات کا هندوستان پر مسلمانوں کے تسلط کرنے تک لکها جا سکتا هی اور اگرچه قدیم هندوؤں کي کوئي تاریخ نهیں هی مگر اسپر بهي اُن قوانین اور اطوار اور مذهب سے بخوبي آگهي حاصل هونے میں کسي طر

† کشمیر کي تاریخ هماري اِسبات کو نهیں بگاڑتي کیونکه وه تاریخ مسلمانوں کشمیر پر مسلط هونے سے سو برس بعد کي لکهي هوئي هی اگرچه اُس میں بهت قد تاریخوں کا حواله هی اگر وه قدیم بهي هوتي تو کسي شمار میں نه آتي کیونکه ا چهوٹے سے خطه کي تاریخ هی جو هندوستان کي ایک سرحد پر واقع هی جس اُسي تاریخ کي بموجب معلوم هوتا هی که کبهي کبهي کچهه غیر ملک والوں کے طریقے برتاؤ میں آتے رهے جنکي باتي تمام هندوؤں نے کبهي پیروي نهیں کي

پر پڑتا هی جہاں بہت سا پاني هو اور آساني سے دستیاب هوتا هو جو
تمام باربرداري کے مویشیوں کے کام آوے اور هر ایک صاحب فوج اپنے دشمن
کو لڑنے پر اِسطرح سے مجبور کرسکتا هی که جس پاني کے سہارے پر اُسکا
لشکر پڑا هو اُسپر قبضه کرلے برسات میں بارش نهونے سے قحط کي تمام
آفتیں ظہور میں آتي هیں *



کثرت سے آتے هیں اور عقاب بهي بعض مقاموں میں هوتا هی اور مختلف
قسموں کے شکاري پرند باز جرے وغیره کثرت سے هوتے هیں اور لک اور
چیلیں عموماً هر جگهه بے نهایت هوتے هیں اور علاوه طوطوں کے بهت سے
خوشرنگ پروں والے پرند جنکے انگریزي میں نام نهیں اور اکثر یورپ کے
هي طایر سوا خوش آواز پرندوں کے هوتے هیں *

مچهلیاں کثرت سے هوتے هیں بنگاله اور اور بعضے ضلعوں میں کثرت سے
کهائي جاتي هیں اور کچهوے اکثر بڑے تالابوں اور دریاؤں میں هوتي هیں *

معدنیات کا بیان

هندوستان کي کاني چیزوں میں سے بجز هیرے اور لوهے کے اور کوئي شی
مشهور نهیں اگلے وقتوں کے لوگ هندوستان کي فولاد کے از بس خواستگار
هوتے تهے چنانچه فارسي شاعروں میں اسکي بهت سي تعریف پائي گئي
هی اور اب بهي خراسان اور دمشق میں اسکي تلواریں بنتي هیں کمتر قسم
کے جواهرات مثل کرده پتهر اور یاقوت اور عقیق اور فیروزه اور یشب
وغیره بهت سے هوتے هیں تمام دنیا میں جسقدر موتي هیں انمیں اکثر اور
سب کے سب قسم اول کے موتي لنکا کے پاس کے سمندر کي ته میں سے
نکلے هیں پنجاب کے پهاڑوں کے سلسله میں نمک کي پهاڑیاں پائي جاتي
هیں اور بهت سا نمک سانبهر کي جهیل کے پاني سے جو اجمیر میں هی
اور سمندر کے پاني سے بنتا هی اور شوره اس کثرت سے هوتا هی که کئي
اور ملکوں کو جاتا هی *

هندوستاني ملکوں کی صورت اور آب و هوا کي خصوصیات لڑائي کے
کار و بار پر بڑا اثر رکهتي هی جو پهاڑ کے سلسلے اکثر ملکوں کو جدا کرتے
هیں انکي گهاٹیوں سے سڑکیں اور اکثر میدان جنگ قائم هوتے هیں برسات
کے موسم میں لشکر کشي نهیں هوتي اور اس موسم کے آخر میں جب
غله اور چاره کثرت سے هوتا هی تب چڑهائیاں هوتي هیں اور لشکر ایسے موقع

اور سانپ وغیرہ موذي کیڑے اور دوسرے ایسے کیڑے جنسے کچهه ضرر نہیں پہنچتا هر جگهه بہت سے پائے جاتے هیں گهوڑے بافراط تمام هوتے هیں مگر اُنپر صرف سواري هوتي هی بار برداري وغیرہ هل جوتنے اور سوداگري کا مال گاڑیوں میں لاد کر ادهر اودهر لیجانے کا اور ایسے هر قسم کے کاموں کا مدار بیل پر هوتا هی اور جو که اکثر ضلعوں میں راستے ناهموار هیں اور برسات کے سبب سے سڑکیں ٹوٹ جاتي هیں تو بوجهه کهینچنے والے چوپایوں کي به نسبت لدنیوالے چوپایوں سے بہت ساکام نکالتے هیں سڑکوں پر یهه لدے لدائے جانور اِسقدر کثرت سے ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتے هیں که مسافر کو رستہ چلنا مشکل هوتا هی *

اور هندوستان کے امیر ایسے اونٹ اکثر پالتے هیں جو تیز رفتاري سے بہت بڑا سفر جلد طے کرلیتے هیں بہت بوجهه لیجاتے هیں اور فوجوں میں باربرداري کے لیئے اونٹ کثرت سے هوتے هیں اور بڑے بڑے خیمه ڈیرے اور فرش و فروش وغیرہ غرضکه ایسے اسباب کے لادنے کے لیئے جو ٹکڑے ٹکڑے نہیں هوسکتا هاتهي بهي کام میں آتے هیں اور بهینسیں کثرت سے هوتي هیں اُنکو دودهه کے لیئے پالتے هیں دودهه کي بہت سي چیزیں بنتي هیں جنمیں سے کثرت سے گهي اور دهي هوتا هی پنیر بہت کم بناتے هیں اور مکهن نہیں کهاتے هیں اور بهینسا باربرداري کے چهکڑوں اور کهرے اور تر زمینوں کي کاشت میں هل میں جوتا جاتا هی سواري کي گاڑیوں میں بہت کم کام میں آتا هی بهیڑیں ایسے هي کثرت سے هوتي هیں جیسے که یورپ میں اور بکریاں یہاںسے بهي زیادہ اور سور نہایت ادنی قومیں پالتي هیں اور [illegible] جانور اور مرغیاں وغیرہ خاص کر چهوٹے گانوں میں بہت کم هوتے هیں وجهه اسکي یهه هی که هندوؤں کو اُنسے نفرت هوتي هی لیکن چڑیاں [illegible] کثرت سے گهروں میں رهتي هیں اور بغیر پلے هوئے مور بهي [illegible] هوتے هیں اور سارس اور بڑے نہایت کثرت سے همیشه هوتے هیں اور قازیں کلنگ اور چهي وغیرہ اور ملکونسے اپنے اپنے موسم میں بہت

لگائے لیمو نارنگي اور چکوترے عموماً پائے جاتے هیں اور بعض قسمیں اُنکي عمدہ بھي هوتي هیں انجیر هر جگهه تو نهیں هوتے مگر بعض مقاموں مثلوں بهت هوتے هیں چنانچه پتنه اور دکھن میں ایسے عمدہ انجیر هوتے هیں جو تمام دنیا کے انجیروں سے شاید بهتر هوں آننانس هر جگهه هوتے هیں اور مقام ‡ پیگو کے جنگلوں میں خود رو بهت سے هوتے هیں *

اونتھ گھوڑے اور اور مویشي ایک قسم کے پھلیوں یعني چنوں سے پرورش پاتے هیں اکثر کا چارہ گیهوں کا بھوسه هوتا هی اور جوار باجرہ کا چارہ بهت طیاري لاتا هی گھوڑوں کو تازہ گھاس دھوپ میں خشک کي هوئي کھلائي جاتي هی مگر گھانس کے کھلیاں کهیں کهیں شاذ و نادر لگائے جاتے هیں بعض مقاموں میں هندوستان کے سه فصلي اور اکثر میں دو فصلي پیداوار هوتي هی باجرہ جوار اور چانول وغیرہ برسات کے شروع میں بوئے جاتے هیں اور آخر برسات میں کاٹے جاتے هیں اور گیهوں اور وغیرہ اور پھلیاں جاڑوں میں پکتے هیں اور بهار کے موسم میں کٹتے هیں *

جیوانوں کا بیان

هاتھي اور گینڈے اور ریچھه اور جنگلي بھینسے هندوستان کے جنگلوں میں رهتے هیں شیر ببر اور بگھیرے اور چیتے وغیرہ چھوٹے چھوٹے جنگلوں میں کو هوتي هي هیں مگر اونچے اونچے اناج کے کھیتوں میں بھي رهتے هیں اور سور اور چرغ اور بھیڑیئے وغیرہ جنکا لوگ شکار کرتے هیں چھوٹے جنگلوں اور بڑے کھیتوں میں کثرت سے هوتے هیں اور شیر ببر خاص خاص جنگلوں میں هوتا هی اور هر ضلع میں بهت سے هرن اور چکارے پھرتے هیں اور جنگلوں اور اکثر ضلعوں بلکه بستیوں میں بندر کثرت سے هوتے هیں سوئے اور ایکینومن گرگٹ اور اور قسم کي چھپکلیاں اکثر هوتي هیں

‡ چین اور یورپ کے اکثر میووں کو هندوستان میں رواج دیا گیا اُنمیں سے آڑو اور ستاپهل ایسے هوتے هیں گویا خاص اُسي زمین کي پیداوار هیں لیکن سیب بهت چھوٹے هوتے هیں اور ناسپاتي اور بیر بالکل خراب هوتے هیں *

جہاں کہیتی کو پانی کثرت سے ملسکتا ہی کم و بیش پیدا ہوتا ہی اہل ہند جو بہت کم کہاتے ہیں اور تہوڑے سی گذرے کہ جنکی کا نام بہی نجانتے ہیں اور نئے اناج کی بہتسی قسمیں کنگنی کودوں وغیرہ کے جنکا انگریزی زبان میں نام نہیں ہی ہوتے ہیں اور موتہہ اکثر مویشی کے واسطے بوئی جاتی ہی اور جب تک اُسکے دانہ نرم رہتے ہیں کانس والے پہول بہونکر ایک لطیف غذا کی مانند کہاتے ہیں یہہ تحقیق نہیں کہ اُسکی روٹی بہی پکاتے ہیں یا نہیں *

قسم قسم کی پہلیاں ہوتی ہیں جو ہر ادنی اعلی کے کام آتی ہیں اور طرح طرح کی ترکاریاں مثل اروی آلو گاجر مولی وغیرہ اور انواع و اقسام کے ساگ پالک وغیرہ ہوتے ہیں جنکو غریب لوگ بہت سے مصالحے ملاکر پکاتے ہیں اور روٹی اُنکے مزہ کے ساتہہ کہاتے ہیں اکثر پہل خصوص آم اور خربوزے اور تربوز غریبوں کو میسر آتے ہیں تربوز اور خربوزے گرمی کے موسم میں دریاؤں کی ریت میں ہوتے ہیں کہیرے اور لکڑی اور کدو کدو اور پیٹہے اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ بیلیں اُنکی غریبوں کے جہونپڑوں پر پہیلی ہوئی ہوتی ہیں اور تمام گہر اُنکے ہرے ہرے پتوں اور زرد زرد پہولوں سے چہپا ہوا رہتا ہی ہندوستان کے میووں میں سے نہایت عمدہ میوہ آم ہی اور وہ تمام ملک میں عام ہی اُسکا درخت باغچوں میں اور تنہا بہی جو کچہہ بویا جاتا ہی اُسمیں ایک خوبی یہہ ہی کہ ابتدا میں صرف پہل آنے تک اُسکی پرورش اور احتیاط کیجاتی ہی بعد کو بلا غور و پرداخت برسوں سالہا سال پہلتا پہولتا رہتا ہی کیلے امرود اور شریفے اور انجیر اور بہت سے میوے گرم ولایتوں کے کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور انگور صرف باغچوں کی چہاؤں کے درختوں سے جیسے اکثر لگایا جاتا رہی مگر شراب کیواسطے نہیں

[illegible] مشہور اور اکثر مقاموں میں تہایت عام میوہ ہی نہایت پر [illegible] وزن [illegible] ہوتا ہی اور درخت کے تنہ پر لگتا ہی [illegible] ہوتا ہی

کاشتکاري کي پیداوار کا بیان

روئي تماکو اور خشخاش کے درختوں سے میدان کے میدان سرسبز هوتے هیں بلکه گلاب کے بهي بعضے مقاموں میں عطر اور عرق کهینچنے کے لیئے کهیت کے کهیت بوئے جاتے هیں نیشکر اگرچه اس سے بهت زیاده پیدا هوتا هی مگر اسکے لیئے نهایت عمده زرخیز مرطوب زمیں درکار هوتي هی اس سبب سے هر جگهه نهیں هوتا اور زمین کے بڑے بڑے قطعوں میں نیل بویا جاتا هی اور اکثر شوخ رنگ بهي کهیتوں هي کے پیداوار هوتي هیں اور السي رائي اور تل اور ارنڈ وغیره سے کهانے اور اور کاموں میں لانے کے واسطے بهت سا تیل حاصل هوتا هی ٭

شمالي هندوستاني کے لوگوں کي مقدم خوراک گیهوں هی اور دکن والے جوار باجره کثرت سے کهاتے هیں اور تمام بنگاله میں اور بهار کے ایک حصه سے لیکر شرقي غربي گهاٹوں کے دامن میں سمندر کے کنارہ کنارہ سب لوگ عموماً چانول کهاتے هیں اور باقي تمام هندوستان میں † چانول خاطر عیاشي کي چیزوں کے کام میں آتا هی ٭

دکن کے جنوبي حصے میں اکثر آدمي ایک سستے بیقدر اناج پر اوقات بسري کرتے هیں جسکو راگي کهتے هیں اگرچه یهه اناج ملک کے خاص خاص حصوں میں پیدا هوتے هیں مگر انهیں مقاموں میں محدود نهیں رهتے چنانچه باجره اور جوار کا شمالي هندوستان میں اتني قدر خرچ هی جتنا که گیهوں کا خرچ هی اور چانول کے ملکوں میں بهي جوار باجره اگرچه کثرت سے نهیں هوتا مگر کچهه نه کچهه پیدا هوتا هی اور دکن میں گیهوں کهانے کا اکثر رواج هی اور چانول کے ملکوں میں بهي بویا جاتا هی اور چانول تمام هندوستان میں دامن کوه اور اپنے اپنے مقاموں میں

---

† انگریزوں میں جو یهه بات مشهور هوگئي هی که تمام اهل هند چانول هي کهاتے هیں اسکا سبب یهه معلوم هوتا هی که انگریز پهلے پهل جو هندوستان میں آئے تو بنگاله اور کارمنڈل کے کناره پر آئے تهے اور انهوں نے لوگوں کو چانول هي کهاتے دیکها

پهول آتا هی جسکي شراب بهت کهینچي جاتي هی اور پهاڑي قوموں میں ایک عمده کهانا سمجها جاتا هی تاز کي هي قسم کا ایک اور درخت چهالیا کا هوتا هی اُسمیں جو پهل آتا هی اُسکو چهالیا کهتے هیں اور اُسکو ایک خوشبودار سبز پتے کے ساتهه جسکا نام پان هی کتهه وغیره ملا کر تمام اهل هند چابتے هیں اور ساگودانه ایک اور قسم کے تاز میں سے پیدا هوتا هی همالیه پهاڑ کے سلسله میں بالکل مختلف درخت هوتے هیں چنانچه صنوبر اور بلوط اور یورپ اور ایشیا کے جنگل کے درخت اور سدا گلاب اور خوشنما پودے کوسوں تک هوتے هیں*

مصالحوں وغیره کا بیان

سیاه مرچ اور چهوتي بڑي الایچي هندوستان کے مغربي کناره پر اور دارچیني جزیره لنکا میں کثرت سے پیدا هوتي هی اور لال مرچ اور ادرک اور زیره دهنیا اور هلدي اور اور بهت مصالحے هر جگهه کهیتوں میں پیدا هوتے هیں بهت سے مشهور خوشبوؤں کے لیئے اهل یورپ هندوستان کے مرهون منت هیں اور اکثر پهاڑوں پر خوشبودار سبزه کوسوں تک لهلهاتا هی اگلے وقتوں کے لوگ جو بالچهڑ کا تیل بناتے تهے اُسکو اِسي گهانس کا پهل سمجهتے هیں اور بهت سے درختوں میں سے مثلاً کافور اور بنسلوچن اور ایلوا اور تیج وغیره دوائیاں پیدا هوتي هیں اور بعضے درختوں سے رال [illegible] وغیره اور قسم قسم کے گوند اور طرح طرح کے روغن حاصل هوتے هیں [illegible] خوشبودار پهولوں کے بیل بوٹوں سے جنگل کے جنگل هرے [illegible] هیں اور سوتي اور اور بهت سے خوبصورت خودرو بیل بوٹوں سے [illegible] صحرا معمور هیں اور جهیلوں اور تالابوں کے پاني کے سطح پر کنول اور نیلوفر کے پهول تیرتے هیں اور اور بهت سے عمده مفرح خوشبودار [illegible] هیں جنکي خوشبو اگرچه في نفسه نهایت نفیس هوتي هی [illegible] هوتي هی که اهل یورپ کا دماغ اُسکي برداشت [illegible]

اور، اور درخت جنگلوں اور میدانوں میں بہت سے هوتے هیں. اور شهتوت کے
درخت کثرت سے لگائے جاتے هیں جنکے ذریعه سے بہت ریشم پیدا هوتا هی
ناریل کے درخت اور کهجور اور تاڑ وغیره جابجا هوتے هیں ناریل کے درخت
میں جو ناریل لگتے هیں اُنکے اوپر ایک سخت کهپره هوتا هی جسکے اوپر
جهونسڑے هوتے هیں اِس کهپرے کے پیالے وغیره برتن بنتے هیں اور
جهونسڑوں کی رسیاں اور جهازوں کے لنگر وغیره بہت عمده بنے جاتے هیں
اُس کهپره کے اندر ایک گری نکلتی هی جسکے اندر پکنے سے پہلے دوده
نکلتا هی اِس گری کو کهاتے هیں اور اُسکا تیل بهی کثرت سے نکالا جاتا هی
ناریل کی لکڑی بڑهئی کے کام میں آنے کے قابل تو نہیں هوتی مگر پانی
پہنچانے کے نلوں کے لیئے اور هلکے اور چوڑے پلوں پر پاٹنے کے واسطے اور
اور هر ایک ایسے کام میں جسمیں مضبوطی اور موٹائی کی نسبت لنبائی
زیاده درکار هوتی هی بہت مناسب هوتی هی بانس هلکا اور کهکل اور
مضبوط هونے کی وجهه سے اکثر کاموں میں لگتا هی اور جب وه ثابت
هوتا هی تو مختلف قد و قامت کا هونیکے سبب سے سپاهی اُسکی برچهے اور
برچهیاں اور اپنی راوتی کی چوبیں بناتے هیں اور فوجوں کے نشان بهی
اُسیکے بنتے هیں اور گنوار اپنی لاٹهیاں بناتے هیں اور جهونپڑے چهاتے هیں
هندوستان میں مکانوں کی تعمیر میں لکڑی کے پیچوں سے پاڑ بنانے کی بجاے
بانسوں کی پاڑ رسیوں سے باندهتے هیں اور بانسوں کو چیر کر اُسکی لنبی
لچکدار ریشه کی ٹوکریاں پٹارے بوریا وغیره بناتے هیں اور اُسکی پوریاں کاٹکر
نال بناتے هیں جسکو تیل شراب دوده وغیره رکهنے کے کام میں لاتے هیں ٭

تاڑ کی لکڑی بهی ویسے هی کاموں میں آتی هی جنمیں ناریل کی
لکڑی کام آتی هی اور اُسکے پتوں سے چهپر چهاتے هیں اور جهونپڑوں میں
اُنکی ٹٹیاں بهی لگاتے هیں اور اُسکا مد جسکو تاڑی کهتے هیں نشه کرتا هی
اور درخت کو گود کر اُسے نکالتے هیں اور شراب کیطرح پیتے هیں اِسیطرح کا
مد کهجور میں سے بهی نکلتا هی اور موے کا درخت تمام جنگلوں میں
کثرت سے قد وقامت میں بلوط کے درخت کی مانند هوتا هی اُسمیں گودپید

هی بحر هند سے کهینچه لاتي هی سمندر کے قریب خاص کر پست ملکوں میں بشرطیکه پهاڑوں کے آڑ میں نهوں بارش شدت سے هوتي هی مثلاً کارومنڈل کا کنارہ گهاٹوں اور بلند زمین کے سبب سے جنوب و مغرب کي برساتي هوا سے محفوظ رهتا هی اور جبکه اکتوبر اور نوامبر میں هوا شمال و مشرق سے خلیج بنگال پر هوتي هوئي آتي هی تب اُس ملک میں مینه برستا هی جس شدت سے بارش هوتي هی وه یورپ والوں کے خیال میں نهیں آسکتي باوجود اِسبات کے که هندوستان میں صرف چار مهینے بارش هوتي هی اور اُنمیں بهي هر ایک مهینے کے بهت سے دن اور دن کے بهت سے گهنٹے خالي جاتے هیں یورپ کے باره مهینے کي بارش کي نسبت دوچند سے زیاده هوتي هی اِن اختلافوں کے سبب سے سال تین موسموں میں تقسیم هوتا هی گرمي برسات اور جاڑے یا معتدل موسم کهو یهه موسم گرمي اور برسات کي نسبت زیاده طول طویل هوتا هی *

پیداوار کا بیان

هندوستان کي زرخیز زمین اور عمده پیداوار مدت سے اظهر من الشمس هی

درخت

هندوستان کے جنگلوں میں بڑے بڑے شهتیروں کے قابل بهت سے درخت هوتے هیں جنمیں سے ٹیک یعني ساگون کي لکڑي جهاز وغیره بنانے کے کام میں کم سے کم بلوط کي برابري کرتي هی اور سال ایک نهایت کار آمدني شهتیر کا بلند درخت هوتا هی اور صندل اور آبنوس اور بهت سي بیش بها خوبصورت لکڑیاں مختلف مقداروں میں کثرت سے هوتي هیں گولر پیپل بڑ املي اور خوشنما کار آمدني درخت ایسي زمین پر بهت زیاده کثرت سے هوتے هیں بهول کا درخت جسکے زرد پهول اور اُنمیں میٹهي میٹهي خوشبو آتي هی اور دونوں قسم کے کیکر

هبلکہ کے اُتر ہموار حصہ کي آب و ہوا میں جو همالیہ پہاڑ کے بڑے سلسلہ کے قریب قریب هي اور حصوں کے آب و ہوا کي بہ نسبت بہت کم اختلاف هي هندوستان اور انگلستان کي آب و ہوا میں گرمي سے تمیز هوتي هي چنانچہ اس ملک کا ایک بڑا حصہ گرم آفتاب † سے تین مہینے تک خوب تپتا رهتا هي ہوا بهي گرم هوجاتي هي اور زمین خشک هوکر بهوري پڑجاتي هي بگولے اُٹھتے هیں شدت سے خاک اوڑتي هي ندیاں خشک هو جاتي هیں چھوتی دریاؤں کي دھاریں بهي بند هوجاتي هیں اور بڑے دریا اسقدر خشک هوجاتے هیں کہ اُنکي دھار سمٹ کر بھنڈار کے بیچا بیچ میں اجاتي هي باقي ایدھر اودھر ریتا رہ جاتا هي *

موسم سرما میں سورج کے نکلنے سے پہلے کبھي کبھي اُن ملکوں میں جو بالکل شمال میں واقع یا سمندر کے سطح سے بہت بلند هیں ایک دو گھنتہ کچھہ کچھہ پالا پڑتا هي اور جنوبي پست مقاموں میں معتدل گرمي بمنزلہ بهوري سردي کے هوتي هي اور تمام هندوستان کي سردي اگر بحساب اوسط دیکھي جاوے تو انگریزي تھرمامیٹر یعني مقیاس الموسم کے اعتدال کے درجہ سے بہت زیادہ نہیں هوتي اور جاڑوں کے دنوں میں جو نہایت گرم دن هوتا هي وہ انگلستان کي گرمیوں کے نہایت گرم دن سے زیادہ گرم هوتا هي اور جسقدر سردي کہ تھرمامیٹر یعنے مقیاس الموسم سے دریافت هوسکتے هي طبیعت کو اُس سے بہت هي زیادہ معلوم هوتي هي جن مہینوں میں نہ بہت گرمي هوتي هي نہ بہت سردي یعنے بہار کے موسم میں اسقدر جولرت هوتي هي کہ اتلي مین عین گرمي کے موسم میں اُتني نہیں هوتي *

هندوستان کي آب ہوا کي دوسري خاص صفت اوقات معین پر بارش کا هونا هي جنوب ومغرب سے آنیوالي ہوا جو جون سے اکتوبر تک چلتي

---

† گرمي کے عین شباب میں بعضے دن کسي وقت میں مقیاس الموسم کا پارہ سو درجہ پر چڑہ جاتا هي بلکہ ایک سو بیس درجہ تک بهي پہونچ جاتا هي *

هندوستان کي آبادي غير مساوي طور سے پهيلي هوئي هی چنانچهه بنگاله کے ایک خاص بڑے ضلع بردوان میں بحساب في ميل مربع ‡ چهه سو آدمیوں کي آبادي اور بعضے ویران ضلعوں میں اگر بحساب في ميل مربع کے دس آدمي بهي حساب میں لگاویں تو مبالغه هوتا هی *

اگرچه هندوستان اسباب میں بهت مشهور هی که اُسمیں بڑے بڑے قصبے اور شهر هیں مگر اُنمیں سے کوئي خوب آباد نهیں هی اُنکے تنزل کي حالت کي آبادي جو اسوقت میں هی یورپ کے دوم درجه کے شهروں سے زیاده نهیں چنانچه خاص کلکته میں بغیر اُس آبادي کے جو اُسکے آس پاس هی صرف ۲۶۵۰۰۰ لوگوں کي آبادي اور کوئي دو یا تین اور بڑے شهر ایسے هونگے جنکي آبادي ۲۰۰۰۰۰ سے زیاده هو § *

هندوستان کي آب و هوا اور موسموں کا بیان

اس بات پر خود عقل گواهي دیتي هی که ایسے بڑے خطهٔ زمین میں جسکي وسعت آٹهویں درجه کے خط عرض شمالي سے پینتیسویں خط عرض تک اور بلندي ایسي مختلف جیسے که سمندر کي سطح سے لیکر همالیه کي چوٹي تک هی غایت درجه کي گرمي اور سردي هو لیکن

قریب ایک ثلث کے بڑا هی لیکن جبکه یورپ میں سے اُسکے شمالي ویرانوں کو علیحده کرلیا جاوے تو یورپ هندوستان سے باعتبار آبادي کے سبقت رکهتا هی کیونکه روس اور سوئیڈن اور ناروے کے چهه کروڑ پانچ لاکهه اٹهاره هزار آدمي منها کرنے کے بعد یورپ میں سوله کروڑ اِکهتر لاکهه بیاسي هزار آدمي باقي رهتے هیں اور هندوستان کي آبادي صرف چوده کروڑ هی

‡ بیلي صاحب کي تحقیقات ایشیا کے بارهویں جلد کے صفحه ۵۳۹ کو ملاحظه کرو

§ کلکته کي نسبت پارلیمنٹ کے هوس آف کامنز کے رپورٹ مورخه ۱۱ اکتوبر سنه ۱۸۳۱ ع کو دیکهو اور بنارس کي نسبت تحقیقات ایشیا کي جلد ۱۷ صفحه ۴۷۲ اور ۴۷۱ کو ملاحظه کرنا چاهیئے جنمیں یهه بیان هی که بنارس اور اُسکے آس پاس کي آبادي پوري دو لاکهه هی اور کسي بڑے تیرتهه کے هنگامه میں ایک لاکهه آدمي اُسمیں اور سما سکتے هیں

آدمیوں کي آبادي هی هندوؤں کے زمانه کي ابتدا میں غالباً اس سے بہت کم تهي اور اُس زمانه کے اخر میں اس سے بہت زیادہ تهي *

---

* سرکار انگریزي کی ممالک مقبوضه کي سطح پیمایش سے اور هندوستاني ریاستوں کي زمین کي سطح کچهه از روے پیمایش اور کچهه تخمیناً لکهي هی اور انگریزي ممالک کي آبادي کي تعداد رپورٹ میں سے جو از روے حساب سرکاري دفتروں کے هی بجز چند مفصله ذیل مقاموں کے لي هی جنکا میں نے خود تخمینه کیا هی

(۱) برار کے اضلاع جو بنگال میں داخل هیں اُنکي سطح ۸۲۰۰۰ مربعه میل هی انمیں سے ۳۰۰۰۰ دریاے نربدا کے قریب کے خوب آباد هیں جنمیں مینے بحساب في میل مربع ۶۰ آدمیوں کي آبادي تخمینه کي هی اور باقي ۵۲۰۰۰ میں اِسقدر جنگل اور بیاباں هیں که اُنمیں مینے بحساب في میل مربع ۲۵ آدمیوں کي آبادي فرض کي هی

(۲) بمبئي کے ایک ضلع یعني شمالي کانکن کي سطح پیمایش سے لکهي هی مگر اُسکي آبادي کا حساب نهیں کیا گیا بلکه اُسکے قریب کے ضلع یعني جنوبي کانکن کي آبادي پر قیاس کرلیا هی جو بحساب في مربع میل سو آدمیوں کي آبادي هوتي هی غالباً یهه اندازه بهت زیاده هی مگر کل تعداد آبادي کي اِسقدر تهوڑي هی که اسمیں اگرچه غلطي بهي هوگي تو وه نهایت خفیف هوگي

(۳) هندوستاني ریاستوں کي آبادي کا تخمینه اُس رپورٹ میں نهیں هی جنکے بعضے حصے ایسے آباد هیں که اُنمیں في میل مربع ۳۰۰ سے لیکر ۴۰۰ آدمیوں تک بستے هیں اور بعضے حصے ایسے هیں که بالکل ویران سمجهے جاتے هیں بعد غور و تامل کے مینے عموماً في میل مربع ۷۰ آدمیوں کي آبادي اُن ریاستوں میں قائم کي هی جسنے ۳۳۰۴۲۷۰۰ کل تعداد آبادي کي هوئي

(۴) سنده کي سطح اور آبادي اور پنجاب کي صرف آبادي برنس صاحب کي سیاحي کي کتاب کي دوسري جلد کے صفحه ۲۸۶ اور تیسرے جلد کے صفحه ۲۲۷ سے لي گئي هی اور پنجاب کي سطح بالکل قیاسي هی صرف اِس وجهه سے مینے اُسکو لکها هی که نقشه کا ناقص رکهنا نامناسب تها

سنه ۱۸۴۴ ع کي جنتري میں جو باکي نائیر صاحب اور بالني صاحب نے چهاپي هی یورپ کي وسعت ۲۷۹۳۰۰۰ مربعه میل اور آبادي ۲۲۷۷۰۰۰۰۰ هی اب انمیں سے اگر روس اور سوئیڈن اور ناروے کي وسعت کے ۱۷۵۸۷۰۰ مربع میل منها کرلیں اور پهر یورپ کا میجر رینل صاحب کے راے کي بموجب هندوستان سے مقابله کریں تو همکو معلوم هوتا هی که باقي یورپ میں ۱۰۴۵۳۰۰ مربع میل رهتے هیں اور هندوستان میں ۱۲۶۴۴۰۲ مربع میل هیں اس حساب سے هندوستان یورپ سے

مختلف هیں مگر هندوستان شمالي کے اُس حصہ سے ملتي جلتي هیں جو اُنکے قریب هی *

اگرچہ مناسب طور سے اُس تمام ملک کو جو بندهیاچل کے جنوب میں واقع هی دکهن سمجهنا چاهیئے مگر زمانہ حال کے رواج کے بموجب صرف اُسیقدر حصہ جو بندهیاچل سے دریاے کشنا تک هی دکهن سمجها جاتا هی *

هندوستان کي سطح اور آبادي کا بیان

† هندوستان کے مسطح پیمایش تخمیناً بارہ لاکهہ ستاسي هزار چار سو تراسي مربع میل هی اور زمانہ حال میں تخمینا چودہ کروڑ

---

† ان تخمینوں کو بالکل صحیح نہیں کہہ سکتے هملٹن صاحب نے اپني کتاب بیان هندوستان کي جلد اول صفحہ ۳۷ میں مسطح پیمایش کے ۱۲۸۰۰۰۰ مربع میل قایم کیئے هیں اور آبادي تخمینا ۱۳۴۰۰۰۰۰۰ لکهي هی

مگر ضابطہ کي رپورٹ کے بموجب جو امورات هندوستان کے باب میں پارلیمنٹ کے هوس آف کامنز میں پیش هوئي اگر اُس رپورٹ کے خالي مقاموں کو بهر دیا جاوے تو کل سطح ۱۲۸۷۴۸۳ میل مربع هوجاوے اور آبادي ۱۳۲۲۰۰۷۰۰ هوتي هی جسکي تفصیل یہہ هی

	میل مربع		آبادي
بنگالہ کے نیچے کے ضلع	۱۵۳۸۰۲		۳۷۵۰۰۰۰۰
بنگالہ کے اوپر کے ضلعے	۶۶۵۱۰		۳۲۲۰۰۰۰۰
برار کے ضلعے جو اب بنگالہ میں شامل هیں	۸۵۷۰۰	(۱)	۳۲۰۰۰۰۰
میزان کل بنگالہ کي	۳۰۶۰۱۲		۷۲۹۰۰۰۰۰
مدراس	۱۳۱۹۲۳		۱۳۵۰۰۰۰۰
بمبئي	۶۳۹۳۸	(۲)	۶۸۰۰۰۰۰
میزان کل ممالک مقبوضہ سرکار انگریزي	۵۱۲۸۷۳		۹۳۲۰۰۰۰۰
هندوستاني ریاستیں جو سرکار انگریزي کے رفیق هیں	۶۱۴۶۱۰	(۳)	[illegible]۰۲۲۷۰۰
رنجیت سنگهہ کي عملداري پنجاب (۴)	۶۰۰۰۰		[illegible]۵۰۰۰۰۰۰
چهتہ	۱۰۰۰۰۰		۱۰۰۰۰۰۰
میزان کل هندوستان کي	۱۲۸۷۴۸۳		۱۳۰۷۲۲۷۰۰

هی اِس حصہ کي زمین هرچند مختلف قسموں کي هی ليکن زرخيز هی *

دکهن کي تقسيم

بندهیاچل شمالي هندوستان کي جنوبي حد هی ليکن اُسکے سامنے دریاے نربدا کے نشیب کے بعد ایک سلسلہ پہاڑ کا جسکو انجهادري یا ست پڑي کہتے هیں واقع هی دریاے تپتي کے میدان کي قدرتي قسمت میں اِسي پہاڑ پر سے گذر کر پہنچتي هیں یہي ایک چهوٹا حصہ نشیب میں هي باقي تمام دکهن کي زمین بلند اور مثلث کي صورت پر هی بلندي اُسکي وسط هند کي برابر هی اور سب طرف سے پہاڑوں سے کهرا هوا هی نہایت بڑے لمبے دو سلسلے پہاڑوں کے جو جنوب کیطرف کو جاتے هیں جزیرہ نما کي صورت بناتے هیں اور سمندر کے اور اِن دونوں سلسلوں کے بیچ میں پٹکے کي طرح ایک تنگ ضلع کنارہ کنارہ واقع هی اِن دونوں سلسلوں کو گهاٹي کہتے هیں مغربي گهاٹي نہایت بڑي اور بلند هی اور اُسکے دامن میں سمندر کیطرف کو جو خطہ زمین کا هی وہ نہایت تنگ اور از بس ناهموار هی بلند زمین دکهن کي هموارے اور بار آوري میں حد سے زیادہ مختلف هی اِس ملک کے دو حصے هیں جنکي کهلي هوئي اور مستحکم حد فاصل دریاے وارڈا هي اپنے مخرج سے ليکر جو ست پڑي میں ناگپور کے شمال و مغرب میں هی اُس مقام تک جہاں وہ دریاے گوداوري میں گرتا هی اور وهاں سے ليکر اُس مقام تک جہاں گوداوري سمیت سمندر میں گرتا هی اِن دریاؤں کے شمال و مشرق میں ایک بڑا وسیع جنگل هی جسمیں کہیں کہیں کچهہ کچهہ آبادي هی اور بعض جگهہ کسي کسي بڑے قطعہ زمین پر کاشت بهي هوتي هی اور اِن دریاؤں کے جنوب و مغرب میں جو ملک هی اُسمیں اگرچہ مختلف قسموں کي زمین هی مگر کثرت سے آباد اور زیرکاشت اور دلکشا هی *

اهل هند گجرات اور بنگالہ کو نہ هندوستان شمالي میں شمار کرتے هیں نہ دکهن میں داخل سمجهتے هیں یہہ دونوں ملک باهم بہت

جو نہایت زر خیز هی مگر اُسپر جیسے که چاهیئے کاشت نہیں کیجاتي وہ
تمام ضلعے جنمیں گنگا بہتي هی باوجود اِس بات کے که جن ندیوں سے وہ
ضلعے سیراب هوتے هیں اُن ندیوں کا مخرج پہاڑي ضلعوں میں هی اور اُنکے
درمیاني ضلعوں کي زمین بہت بھلي بھي هی ازبس وسیع اور نہایت
زرخیز اور بار آور هیں یہي خطه اُن لوگوں کي بودوباش کا مقام تھا جو
هندوستان کي تاریخ میں اول درجه رکھتے هیں اور هندوستان کے اَور حصوں
کے باشندوں سے اِسي حصه کے لوگ تربیت میں اب بھي سبقت رکھتے هیں
اراولي پربت نامي ایک سلسله پہاڑ کا جو بندھیا چل کے مغربي سریسے
بذریعه اپني چھوٹي چھوٹي پہاڑیوں کے گجرات کے حد پر ملتا هی اور
اجمیر سے آگے تک دهلي کیطرف کو پھیلا هوا هی مغربي ریگستان اور وسط
هند کے بیچ میں حد فاصل هی اور اِس مغربي ریگستان کو ایک نشیب
کي زمین کہنا زیادہ صحیح هی کیونکه اُسمیں سے جنوب و مشرق کیطرف
کو جودهپور زر خیز ملک هی اور بجز اِس ملک کے باقي تمام خطه جو
اراولي پربت اور دریاے سندہ کے بیچ میں ستلج سے جو اُسکي شمالي حد هی
سمندر تک جو جنوبي حد هی ریگستان هی مگر کہیں کہیں کچھه چھوٹے
بڑے قطعے اچھي زمین کے بھي هیں جنمیں سب سے بڑا قطعه زمین کا
جیسلمیر کا ملک هی اور ایک چھوٹا سا ملک کچھ ریگستان اور سمندر کے
درمیان میں هی جو ملک سندہ اور گجرات کے لیئے ایک قسم کا پل یعني
رهگذر هی *

وسط هند اِن چاروں قدرتي تقسیم کے حصوں میں سب سے چھوٹا هی
اور زمین اُسکي بلند اور ناهموار هی جسکي بلندي کسي مقام پر سمندر
کے سطح سے ۱۵۰۰ فیت اور کسي جگهه سے ۲۵۰۰ فیت هی جسکے
مغرب میں اراولي پربت اور جنوب میں بندھیاچل اور مشرق میں
بندیلکھنڈ کي پہاڑیوں کا سلسله هی شمال و مشرق کیطرف اِس حصه کي
زمین ڈھلوان هوکر اُن ضلعوں کي زمین سے ملجاتي هی جنمیں گنگا بہتي هی

عرضي میں واقع هی اور اُسکے سبب هندوستان کے دو حصے شرقا رہا گجرات کے شمالي مغربي جنگل سے گنگا کے کنارہ تک از خود هوگئي هیں اُنمیں سے جو حصہ شمال کو هی اُسی هندوستان کہتے هیں اور جو حصہ جنوب کو هی اُسی دکھن †† بولتے هیں *

شمالي هندوستان کے حصے

هندوستان اُن ضلعوں سے جنمیں گنگا بہتي هی اور جنمیں دریا انڈس گذرتا هی اور اُسکے قریب کے ریگستان سے اور اُس بلند حصہ سے جسکو وسط هند کہتے هیں مرکب هی دریاے انڈس کے قریب کا حصہ جسکو پنجاب کہتے هیں دریاے جهلم کے مشرق تک نہایت زر خیز اور دلکشا هی اور جهلم کے مغرب میں ناهموار هی اور جہاں پانچوں دریا پنجاب کے ملتے هیں وهاں سے ریتیلا هی اور اِن پانچوں دریاؤں کي ایک دهار هوکر پہاڑوں میں اور بیابان کے بیچ کے میدان میں بہتي هی اور اُسکے پاني سے جسقدر زمیں سیراب هوتي هی اُسقدر حصہ اُس میدان کا بار آور هی اور جب یہہ دهار جو دریاے سندھ کہلاتي هی بہکر سمندر کے پاس پہنچتي هی تو اُسکي کئي دهارین هوجاتي هیں اور اُن دهاروں سے ایک وسیع قطعہ زمین کا مثلث کي صورت بن جاتا هی

†† اس تقسیم کے بموجب دریاے نربدا دکھن میں واقع هوتا هی مگر مغلیہ خاندان کے بادشاهوں نے ان دونوں بڑے حصوں کي حد فاصل بجاے بندهیاچل کے دریاے نربدا کو ٹهرایا تها مگر حقیقت یہہ هی کہ بندهیاچل پہاڑ سے قوموں کا تفاوت شروع هوتا هی سر جونز صاحب اور میجر رینل صاحب نے بہت ٹهیک بات کہي هی کہ ایشیا کے دریاؤں کے دونوں کناروں پر ایک هي قوم کے لوگ اباد هوتے هیں یورپ میں بهي ایسا هي حال هی چنانچہ دریاے رائین اور دریاے پو کے دونوں کناروں پر ایک هي ایک قوم کے لوگ اسطرح آباد هیں جسطرح گنگا اور دریاے نیل کے کناروں پر آباد هیں ملک کي مصنوعي تقسیم یعني جسکو کوئي شخص قایم کرے تو اُس تقسیم کے لیئے تو دریاؤں کا حد فاصل ٹهرانا بہت ٹهیک اور نہایت ارامدہ هوتا هی اور امد و رفت کا بهي هلاج نہیں هوتا لیکن قوموں کی پیدایشي فرق اور تفاوت کا باعث پہاڑوں کا سلسلہ هوتا هی

تاریخ هندوستان

دیباچه

هندوستان کي حدیں اور اُسکي لنبائي چوڑائي

هندوستان کا ملک کوه هماليه اور دریاے اٹک (جسکو انڈس اور اباسین بهي کهتے هیں) اور سمندر سے گهرا † هوا هی اُسکي لنبائي کشمیر سے راس ‡ کماري تک ۱۹۰۰ میل هي اور اُسکي چوڑائي دریاے انڈس کے دهانه * سے اُن پهاڑوں تک جو برهمپتر دریا کے مشرق میں هیں ۱۵۰۰ میل سے زیاده هی *

‖ قدرتي تقسیم هندوستان کي

بندهیاچل پهاڑ کا § سلسله تیئیسویں اور پچیسویں درجه کے خط

---

† یعني اسکي شمال اور مشرق میں کوه هماليه اور مغرب میں دریاے انڈس اور جنوب میں سمندر هی

‡ راس کماري کرناٹک کے ملک میں سمندر کے کناره پر جو زمین کا سوا نکلا هوا هی اُسکا یهه نام هی اور انگریزي میں اُسکو کیپ کامرن کهتے هیں *

* انڈس کے دهانے کرانچي بندر کے قریب سمندر میں گرتے هیں پس هندوستان کي چوڑائي کرانچي سے گنني چاهیئے اور برهم پتر دریا کے مشرق میں جو پهاڑ هیں اُنکے کنارے پر سیدیا شهر هی اسلیئے وهاں تک هندوستان کے چوڑائي کي انتها سمجهني چاهیئے اور یوں کهنا چاهیئے که هندوستان کي چوڑائي کرانچي سے سیدیا تک ۱۵۰۰ میل هی

‖ کسي ملک کي زمین کے حصے جو بسبب دریاؤں یا پهاڑوں کے از خود جدا جدا هو جاتے هیں اُسکو قدرتي تقسیم کهتے هیں

§ بندهیاچل کا پهاڑ مغرب سے مشرق کو چلا گیا هی اور اسکي جڑ میں دریاے نربدا بهتا هی

چوتها تتمه

پانچواں تتمه

چاروں حصوں مرقوم الصدر کے تتمے ۴۲۳

پہلا تتمہ منو اور بيدوں کے زمانہ کے باب میں

دوسرا تتمہ

تيسرا تتمہ

چوتها حصہ

پہلا باب

دوسرا باب

صفحہ	مضمون

گیارهواں باب

صفحه	مضمون

چھتا باب

ساتواں باب

آتھواں باب

نواں باب

دسواں باب

تیسرا حصه

پهلا باب

مضمون	صفحه

چوتها باب

پانچواں باب

تیسرا باب

فہرست

مضامین جلد اول تاریخ ہندوستان جسمیں صرف ہندوؤں کا بیان ہی

مضمون ... صفحہ

دیباچہ

پہلا حصہ

باب اول

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.



اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هز گریس ڐیوک آف آر گائل

کے

سیبن ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

No. 9.

THE

HISTORY OF INDIA.

THE

Hindu and Mahomedan Periods.

BY THE

HON. MOUNTSTUART ELPHINSTONE.

TRANSLATED AND PUBLISHED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

تاریخ هندوستان

هندوؤں اور مسلمانوں کی عهد کي ابتدا سے

سنه ۱۷۶۱ع مطابق سنه ۱۱۷۵ هجري تک

مولفه

انریبل مؤنت استورت الفنشتن صاحب بهادر

سابق گور نر بمبئي

معه

تتموں اور حواشي اور نقشه هندوستان کے

جسکو

سین تیفک سوسئیتي علیگڈه نے ترجمه کرکر

مشتهر کیا

ALLYGURH:

PRINTED AT THE SECRETARY SYUD AHMUD'S PRIVATE PRESS,

1866.